
درد دل کی تو دوا
زہرہ فرخ حسن

درد دل کی تو دوا

زہرا فرخ حسن

مبین صاحب کے ہارن دیتے ہی گیٹ پر کھڑے گارڈ نے ان کی کار کو پہچان کر بڑی فرتی سے انہیں سلام ٹھوکا تھا اور اس سے بھی فرتی سے ان کی کار کے لئے، بڑا سالوہے کا گیٹ پورا کھول دیا_____

مبین صاحب نے مسکرا کر گردن موڑ کر پاس بیٹھی اپنی بیٹی کو دیکھا مگر اس وقت وہ ان کی طرف متوجہ نہیں تھی_ وہ تو بس ٹھس سی بیٹھی شیشے کے ہار نظر آتی اس عمارت کو دیکھے جا رہی تھی_____

انہوں نے ایک سرد آہ بھری اور اپنی کار کو گیٹ سے اندر لے آئے_ ثمین بس کار کے شیشے کے پار نظر آتے کئی گز پر پھیلے ہرے بھرے لان اور لان کے بیچ میں شان سے کھڑی اس جدید طریقے سے بنی عمارت کو دیکھ رہی تھی_____

آج اسی عمارت میں رہنے والوں سے اس کے بابا اسے ملوانے لائے تھے لیکن بابا کا مقصد صرف ملوانا ہی ہوتا..... تو وہ سلام دعا کر کے یہاں سے ایسا بھاگتی کی دوبارہ کبھی مڑ کر بھی ادھر کا رخ نہیں کرتی..... لیکن اسے تو یہاں رہ کر اب اپنی بقیہ زندگی گزارنے کی سزا سنائیں گئیں تھی اور یہی بات اسے عذاب میں مبتلا کر کے خوفزدہ کر رہی تھی_____

اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن کو چباتی وہ بہت بے بسی سے عمارت کو دیکھ رہی تھی_ دل تو بس یہی کہہ رہا تھا وہ دھاڑے مار مار کر رونا شروع کر دے_____

"ثمین کیا سوچ رہی ہو بیٹا؟ ہماری منزل آ گئی_" قریب ہی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے بابا کی مہربان آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ اپنی سوچوں سے باہر نکل آئی_ اپنی کیفیت چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے گردن گھما کر انہیں دیکھا ساتھ ہی زبردستی مسکرانے کی کوشش بھی کی مگر وہ تو اس کے بابا تھے..... وہی مہربان بابا جنہوں نے زمانے کے سرد و گرم ہوا سے اسے محفوظ رکھ کر بڑے ناز و نعمت سے اس کی پرورش کی تھی .....

جو اس کے چہرے کے ہر رنگ سے آشنا تھے اس کا اضطراب، اس کا خوف، کچھ بھی تو ان کی محبت بھری آنکھوں سے چھپا نہیں رہا_____

"بیٹا تم اتنی کیوں پریشان ہو رہی ہو_" انہوں نے ثمین کے چہرے پر چھائے خوف اور اضطرابی کیفیت کو پڑھتے ہوئے بہت ہی پیار سے اس سے کہا تھا_____

"نہیں بابا... میں پریشان نہیں ہوں_" ثمین نے پھیکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر ان کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کی مگر چاہ کر بھی وہ ان سے اپنے خوف کو چھپا نہیں پائی_ اپنی مسکراہٹ میں وہ خوشی، وہ سکون نا لا سکی،

جیسے وہ یہاں آنے سے پہلے مطمئین انداز میں مسکراتی تھی، ہنستی تھی ہر فکر سے آزاد، ہر غم سے نا آشنا

"بیٹا یہ تمھارا اپنا گھر ہیں_ یہاں رہنے والے سب تمھارے اپنے ہی ہیں_ گھبرانے کی کوئی بات ہی نہیں اور نا ہی خوفزدہ ہونے کی_ تم بلا جھجک اور بنا کسی خوف کے یہاں آرام سے رہنا.... فائق نے خود مجھے تمھیں یہاں لانے کو بولا تھا_ یہاں رہنے والے سارے مکین بہت اچھے ہیں_ ان سے تم کو محبت اور اپنا پن ہی ملیں گا_" اس کی پھیکی مسکراہٹ مبین صاحب کو بہت دکھی کر گئی_ وہ اندر سے تڑپ گئے مگر اپنی اندرونی کیفیت کو چھپا کر انہوں نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بھرپور تسلی بھی بخشنی چاہی_____

لیکن ثمین کے دل کو چین کہاں.... ثمین بس انہیں دیکھ رہی تھی_ لبوں سے ایک لفظ بھی نا نکلا کیونکہ وہ جانتی تھی یہ محض دلاسے ہی ہے, یہاں بسنے والے لوگ کبھی اس کے اپنے نہیں ہو سکتے اگر اپنے ہوتے تو کیوں اسے ان کے پاس چھوڑ کر اپنی دنیا میں مست رہتے؟ کیوں کبھی اس کا حال بھی جاننے کی کوشش نہیں کی؟ کیوں اسے اپنوں کے رہتے پرائے گھر میں ڈال دیا گیا تھا؟_ ایسے کئی سوالات مچل مچل کر اس کے دل میں ادھم مچا رہے تھے مگر زبان سے ایک شکوہ بھی نہیں نکلا، اس لئے کی کہیں اس کے پیارے بابا کو اس کے سوالوں کے جواب دینے میں مشکلات کا سامنا نا کرنا پڑے_____

"اس طرح مت دیکھو میری طرف_ تم جانتی ہو تمھارا بابا تمھیں جھوٹی تسلی نہیں دے رہا ہے_ میں یہاں رہنے والے ہر فرد سے آشنا ہوں_ سب تمھیں خوشی خوشی گلے لگائیں گے_ ہم سے زیادہ تمھیں یہاں محبت ملیں گی میری جان_" اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پیار سے اس کا گال تھپک کر وہ اداسی سے مسکرائے

"آپ سے زیادہ مجھے کوئی پیار نہیں دے سکتا بابا_ میں کیسے رہوں گی آپ کے بنا_" ایک دم سے سارے باندھ ٹوٹ گئے... ضبط کا دامن چھوٹ گیا اور بے اختیار وہ ان کے گلے سے لگ گئی... ناچاہتے ہوئے بھی وہ بری طرح سے روئی تھی_____

اس کا اس طرح بے بسی سے رونا... مبین صاحب کا بھی دل بھاری ہونے لگا لیکن انہوں نے خود کو سنبھال کر اس کا سر سہلا کر کہنا شروع کیا_" بیٹا زندگی بہت بار ہمیں ایسی آزمائش میں ڈالتی ہے کی ناچاہتے ہوئے بھی ہمیں اس آزمائش میں اترنا پڑتا ہے... اگر ہم اس آزمائش کا سامنا ہمت سے کرے نا تو وہ آسان ہو جاتی ہے اور میری بیٹی تو بہت بہادر ہے، صابر ہے... ہے نا_" بہت ہی نرمی سے اور پیار سے ثمین کو خود سے الگ کرتے ہوئے، وہ اس کے آنسو بھی صاف کر رہے تھے اور اسے سمجھا بی رہے تھے_ ثمین نے روتی آنکھوں سے انہیں دیکھا اور ان کے مہربان چہرے پر اپنے رونے سے دکھ اور پریشانی کے سائے ابھرتے دیکھ کر ثمین نے فوراً خود کو سنبھالا

_____

"میں ٹھیک ہوں بابا بس پہلے آپ سے کبھی دور نہیں ہوئی ہوں نا اس لئے رونا آگیا_" بڑی مشکل سے مسکرا کر وہ اپنے آنسو صاف کر رہی تھی_ انداز بہت ہی معصومیت بھرا تھا، انہوں نے اس کا سر اپنے ہاتھوں میں تھام کر جھکاتے ہوئے وہاں مشفقانہ بوسہ دیا تھا_____

ثمین کے چہرے کو ہاتھوں میں تھام کر وہ بولے تھے_" دیکھ لینا میری بچی یہاں بہت خوش رہیں گی_ بس کچھ دن کی بات ہے سب ٹھیک ہو جائے گا_ فائق کی وجہ سے گھبرانا مت اور نا ہی رونے دھونے لگنا ورنہ میں وہاں سکون سے نہیں رہ پاؤں گا اور میرے لئے فکر مند تو ہونا ہی نہیں، گاؤں میں بہت سے لوگ ہے میرا خیال رکھنے کے لئے_" اسے دلاسے دیتے اور تاکید کرتے ہوئے انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کا گال تھپکا_____

"ان شاءاللہ ایک دن سب ٹھیک ہو جائیں گا اور میری بیٹی مجھے ویسے ہی ہنستی مسکراتی ملیں گی جیسا میں ہمیشہ تمھیں دیکھتا رہا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ_" امید سے کہتے ہوئے اس بار انہوں نے اس کا گال تھپکا اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے_____

ثمین کی آنکھوں میں ناچاہتے ہوئے پھر سے آنسو آئے تھے، جسے چھپانے کے لئے اس نے اپنا سر جھکا لیا_ مبین صاحب نے اس کی نم ہوتی آنکھوں کو دیکھ لیا تھا اور ثمین کی آنکھوں میں پھر سے آئی اس نمی نے انہیں تڑپا دیا_____

"میری بچی تم ایسے حوصلہ ہاروں گی تو تمھارا بابا بہت بیچین رہیں گا_ وہ کیسے تمھیں چھوڑ کر جا سکیں گا_" ان کی بے بسی پر ثمین نے تڑپ کر تیزی سے اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو گالوں سے رگڑ کر پونچھ ڈالا_ چہرہ اٹھا کر بڑے حوصلے سے مسکرا کر مبین صاحب کے دونوں ہاتھ تھام لئے_____

"بابا میں آپ کی بیٹی ہوں اور آپ کی طرح ہی ہمت اور حوصلے سے یہاں رہ کر ساری مشکلات کا سامنا کروں گی، آپ کے لئے خوش رہنے کی بھی کوشش کروں گی_ بس آپ اپنا خیال رکھئے گا_" اپنے سارے آنسو اندر ہی کہیں اتار کر اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے وہ مسکرا کر ان سے کہہ رہی تھی_ مبین صاحب کو وہ ٹوٹی پھوٹی مسکراہٹ تکلیف دے گئی مگر اس تکلیف کو چھپا کر وہ اپنے چہرے کو بشاش بنا کر مسکرا دیئے_____

"انشاءاللہ، تمھیں کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑیں گا_ کوئی ہے جو تم پر کبھی کوئی مشکل نہیں آنے دیں گا_ وہ تمھیں دنیا جہان کی خوشیاں دیں گا_" اس کا چہرہ تھام کر انہوں نے بہت یقین سے کہا اور یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں کسی کا عکس بھی لہرایا تھا_ ثمین نے مشکل سے مسکرا کر صرف انہیں مطمئین کرنے کے لئے ہاں

میں سر ہلایا ورنہ اسے تو اب یقین تھا اب ان کے بعد کوئی اس کا ایسا اپنا نہیں رہا جو اسے خوشیاں دے سکیں، زمانے کی سرد و گرم ہوا سے بچا سکے_____

"اندر چلیں اب_" وہ بولیں تو ہاں میں سر ہلا کر ثمین بھی ان کے ساتھ ہی کار سے اتر آئی_ مبین صاحب کار کی ڈگی کھول کر ثمین کا سارا سامان نکالنے لگے_ ثمین اپنے اطراف میں دیکھنے کے بجائے بس اپنا سامان نکالتے ہوئے مبین صاحب کے مہربان چہرے کو دیکھ رہیں تھی_____

وہ انہیں جی بھر کر دیکھ لینا چاہتی تھی پتہ نہیں قسمت ان سے پھر ملائے یا نہ ملائے_ ان کے مہربان اور محبت و خلوص سے بھرے چہرے کو وہ جی بھر کر دیکھ لینا چاہتی تھی .....

یہی تو وہ چہرہ تھا جہاں اس نے محبت اور اپنائیت کے رنگ کے علاوہ کوئی اور دوسرا رنگ دیکھا ہی نہیں تھا_ بچپن سے لے کر اب تک انہوں نے اسے ہتھیلی کا چھالا بنا کر پالا تھا_ اگر دیکھا جائے تو کیا لگتی تھی وہ ان کی، کچھ بھی تو نہیں_ وہ صرف ان کے بچپن کے دوست کی بیٹی ہی تو تھی، کوئی بھی رشتہ نہیں تھا ان سے نہ نسبی نہ سببی مگر پھر بھی اسے سگی بیٹیوں سے زیادہ محبتیں دیں ....

سارا آنٹی جو بابا کی بیوی تھی وہ بھی تو اس کے لئے ماں جیسی ثابت ہوئی تھی یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ دونوں میاں بیوی نے اپنی بیٹی کی طرح اس کی پرورش کی تھی_ اسے بے حساب محبتیں دینے کے ساتھ ساتھ اس کی بہترین تربیت بھی کی لیکن ثمین کو معلوم نہیں تھا ایک دن یہ سب ختم ہو جائیں گا_ اسے محبتوں کے دیس سے نکل کر اس عمارت میں آنا پڑیں گا_ جہاں اسے نفرتوں کا سامنا کرنا ہے وہ نفرت جس کو جھیلنے کی اس کے دل میں طاقت ہی نہیں_ وہ تو لفظ نفرت سے آشنا بھی نہیں تھی_____

اس کی بد قسمتی کا دور تب شروع ہوا جب سارا آنٹی کو اچانک کینسر ہو گیا_ بابا نے ان کی بیماری کا پتا چلتے ہی ان کے علاج کے لئے کتنے ڈاکٹروں کو دکھایا بڑے سے بڑے ہاسپٹل میں لے کر گئے_ پیسہ پانی کی طرح بہایا، لیکن اللہ کو کچھ اور منظور تھا کہ ڈاکٹروں کے لاکھ جتن کے باوجود بھی ان دونوں کو روتا بلکتا چھوڑ کر وہ محبوبہ الٰہی سے جا ملی _ ان کے جانے کے بعد بابا اب اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتے تو بھی دنیا ثمین کو ان کے ساتھ رہنے نہیں دیتی_ ہم چاہیں کسی بھی صدی میں جی رہیں ہو مگر ہمارے سماج کا المیہ تھا کہ یہ دنیا ان ہی رشتوں کو مانتی تھی جسے دنیا نے خود رشتے ہونے کی سند بخشی ہو_____

سب کو معلوم تھا کہ ثمین مبین صاحب کی بیٹی نہیں اور جب اس کا باپ زندہ ہیں تو وہ کیوں ان کے ساتھ رہتی ہے پھر بابا کے اپنے خاندان والے سب کا دل مبین صاحب جیسا وسیع نہیں ہوتا کہ وہ غیر کی اولاد کو اپنے رحمت کے دامن میں سمیٹ لیں_ وہ لوگ بابا کو تو رکھنے کو تیار تھے مگر ثمین کو نہیں اور اس کے پاس یہاں آنے کے سوا کوئی چارہ نہیں بچا تھا_____

"کیا سوچے جا رہی ہو بیٹا_؟ چلو اندر چلیں_" بابا کی آواز پر وہ چونک کر اپنے خیالوں سے باہر نکل آئی

_____

"جی_" ایک سرد آہ بھر کر وہ ان کے ہمراہ سر جھکائے ہوئے اندر کی طرف بڑھی تھی_ اس محل جیسے گھر کے لان کو پار کر کے جب وہ لوگ اندر پہنچتے تو اندر آتے ہی ملازم نے انہیں خوبصورت ڈرائنگ روم میں بٹھا کر یہ بھی بتا دیا کہ سب لوگ کسی خاندانی فنکشن میں گئے ہوئے ہیں اور رات گئے تک کسی کے بھی آنے کا امکان نہیں تھا_ اس وقت گھر میں ملازموں کے علاوہ کوئی بھی نہیں_____

"کچھ دیر انتظار کر لیتا ہوں ان لوگوں کا_ فائق کو بتا کر تو آیا تھا وہ ضرور آتا ہو گا_ تم بیٹھو میں اسے کال کر لوں _" شرمندہ شرمندہ سے مبین صاحب ثمین سے نگاہیں چرا کر کہتے ہوئے وہاں سے نکل گئے_ ثمین بہت ہی تلخی سے مسکرائی تھی_____

"انہیں آنا ہوتا تو وہ جاتے ہی کیوں_ بابا آپ لاکھ مجھ سے چھپائے مگر وہ میرے بابا کبھی نہیں ہو سکتے_" کچھ غصے کچھ بے زاری بھرے انداز سے سوچتے ہوئے وہ جدید ترین طرز میں سجے بے حد خوبصورت بڑے سے ڈرائنگ روم کو دیکھنے لگی_ چاروں طرف دیکھتے ہوئے اس کے دل میں کہیں سے بھی ستائش نہیں ابھری_ اسے تو اپنا وہی معمولی سا مگر نفاست سے سجا چھوٹا سا ڈرائنگ روم ہی پسند تھا_____

اسے رہنے کے لئے یہ اتنا بڑا محل نہیں بلکہ اپنا چھوٹا سا خوبصورت گھر چاہئے تھا_ جہاں بابا سے وہ لاڈ دکھاتی، سارا آنٹی سے فرمائشیں کرتی رہتی تھی_ اب کہاں وہ سب ثمین نے پھر سے آہ کی صورت میں سانس لی_ حیرت تو اسے اس بات پر بھی تھی کہ اس کے باپ نے اس کا یہاں آنا قبول کیسے کر لیا، وہ اسے اپنے گھر میں رکھنے کے لئے راضی کیونکر ہو گئے_____

اب تک تو بس دوسروں سے یہی سنا تھا_ اس کے باپ کو اس سے بہت نفرت تھی اتنی نفرت کی اکلوتی اولاد ہونے کے باوجود بھی نہ کبھی ملنا پسند کیا نہ دیکھنا_ جب وہ بہت چھوٹی تھی تبھی اسے مبین صاحب کو سونپ کر انہوں نے الگ دنیا بسالی تھی اور اپنی دنیا بھی کیا خوب بسائی ثمین نے چاروں طرف نگاہ دوڑائیں_

"اب ایسے شاندار گھر کے ہوتے ہوئے اور ایسی آسائشوں میں گھرے ہوئے کبھی بیٹی کی یاد نہیں آئی تو کیا غم_" بڑبڑا کر اس نے اپنی آنکھوں میں آئی ان چاہی نمی کو صاف کیا دل نا جانے کیوں دکھ سا گیا تھا

_____

"بابا نجانے کون سی بات میں لگیں ہوئے ہیں_ ان کی ٹرین مس نہ ہو جائے_" فکر مندی سے سوچتے ہوئے اس نے گھڑی پر نظر ڈالی_ ابھی اٹھ کر وہ باہر انہیں کہنے جاتی کہ سامنے سے ہی مبین صاحب آتے ہوئے دکھائی دیئے_____

"بابا آپ کی ٹرین کا ٹائم ہو گیا ہیں_" تیزی سے چل کر ان کے پاس آتے ہوئے وہ فکر مندی سے بولی_ مبین صاحب نے اپنی گھڑی دیکھی واقعی ان کی ٹرین کا وقت ہو گیا تھا_ فائق کو اتنی کال کی مگر اس نے کال پک ہی نہیں کی ان کا دل نہیں مان رہا تھا کہ ثمین کو ایسے اکیلے چھوڑ کر چلے جائے_____

"بابا! میں نے کہا نا، میں آرام سے رہ لوں گی_ آپ بالکل بھی میری فکر مت کریں_ بس وہاں جا کر اپنا خیال رکھنا مت چھوڑ دیجئے گا_ ٹائم سے کھانا، اور ٹائم سے دوا لینا یاد رکھیے گا_" ان کی الجھن بھانپ کر وہ اپنے سارے دکھ اور اندیشہ چھپا کر مسکرا کر لاڈ سے ان کے کرتے کے کالر کو درست کرنے لگی_____

"مجھے معاف کر دینا میری بچی_ تمھارا بابا بہت مجبور ہیں ورنہ کبھی اپنی بچی کو خود سے دور نہ کرتا_" مبین صاحب اس بار خود پر قابو نا رکھ سکے ثمین کو گلے لگا کر وہ پہلی بار بے بس سے ہوئے_____

"اپنا خیال رکھنا میری بچی_" ثمین کو خود سے الگ کرتے ہوئے اس کا سر تھپک کر وہ اپنے آنسو چھپاتے ہوئے مڑ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئے_____

ثمین بھاگ کر ان کے پیچھے جانا چاہتی تھی_ ان سے کہنا چاہتی تھی کہ بابا مجھے بھی لے جائیں یا ایک بار پھر مجھے گلے لگا لیں مگر اس کے قدم جیسے پتھر کے ہو گئے_ تیزی سے آنکھوں میں جمع ہوتے پانی نے سارے منظر دھندلا دیئے_ ثمین پاس پڑے سوفے پر گر کر بے آواز روئی تھی_ گھٹی گھٹی سسکیوں کی آواز وہاں گونج رہی تھی مگر وہاں کوئی ایسا نہیں تھا جو اس کے آنسوؤں کی وجہ پوچھتا یا اسے گلے سے لگاتا_ اکیلے ہو جانے کا احساس، کسی اپنے کا نا ہونے کا غم سب ثمین کو بری طرح سے رلا رہے تھے_____

*.... *..... *..... *..... *..... *.... *

"سنو ڈیڈ کے مہمان آنے والے تھے.... کیا وہ لوگ آ گئے_؟" کار گیٹ سے اندر داخل کرتے ہی اس نے گارڈ سے سب سے پہلا سوال یہی پوچھا تھا_____

"جی چھوٹے صاحب، مبین صاحب تو شام کے ہی وقت آ گئے تھے اور کچھ دیر بیٹھ کر چلے گئے_" گارڈ نے بڑے ادب سے اس کی کار کا ڈور کھولتے ہوئے بتایا بھی_____

"اچھا_" ایلیار بہت تیزی سے کار سے اترا تھا_ اپنی کار کی چابیاں گارڈ کے حوالے کی تا کی وہ کار اپنی جگہ پر جا کر کھڑی کر دے_ ویسے ہمیشہ وہی یہ کام کرتا تھا اسے ملازموں سے ہر وقت کام لینا پسند نہیں تھا مگر آج اندر جانے کی جلدی تھی اس لئے کار پارک کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی_ اندر بڑھتے ہوئے اس نے کلائی پر بندھی گھڑی پر بھی نگاہ ڈالی، اسے پہنچنے میں زرا دیر ہو گئی تھی_____

"وہ اپنے روم میں نا چلی گئی ہو_" بیچینی سے سوچتے ہوئے اس نے بڑا سا داخلی دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا پھر وہ سیدھے ڈرائنگ روم کی ہی طرف بڑھا تھا_____

ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہیں تیزی سے سوفے پر اوندھے منھ گری روتی ہوئی اس لڑکی پر پڑی تھی_ رونے کا اسے ایسے پتہ چلا کی اس کی گھٹی گھٹی سسکیاں اس کے تیز کانوں میں صاف پہنچ رہی تھی_ اپنے گھر میں روتی وہ لڑکی کون تھی یہ وہ پہچان گیا تھا.... نا صرف پہچان گیا بلکہ اس کے رونے پر دل بیچین سا ہو اٹھا_ قدم قدم چلتا وہ اسی صوفے کے پاس آ گیا جہاں ثمین سارے جہان سے بے خبر بس رونے میں مصروف تھی_____

"اکسکیوزمی مس! کیا میں اس طرح سے آپ کے رونے کی وجہ جان سکتا ہوں_؟" سوفے کی بیک تھام کر وہ زرا سا جھکا اور روتی ہوئی ثمین سے بڑے مہذب انداز میں نرمی سے پوچھا_____

بڑی فرصت سے روتی ثمین اپنے قریب مردانہ آواز سن کر ڈر ہی گئی_ایک ہی جھٹکے سے وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی_ سارا رونا دھونا بھول کر وہ آنکھیں پھاڑے سوفے کی بیک کو پکڑ کر زرا سا جھکے ہوئے ادب سے سوال پوچھتے اس لڑکے کو دیکھ رہی تھی_____

اپنے بابا کے جانے کے بعد سے وہ تو رونے میں مصروف تھی اور بڑے اطمینان سے یہ سوچ کر رونے میں مصروف تھی کی کوئی نہیں جو اسے دیکھے گا یا ٹوکیں گا مگر اب نجانے یہ کون موصوف تھے، جنہوں نے اس کے رونے میں خلل پیدا کیا تھا_خوف کی جگہ اب آنکھوں میں غصہ اتر آیا_بے تحاشا سرخ ہوتے چہرے اور آنکھوں میں آنسو بھرے وہ اسے غصہ سے گھور رہی تھی_____

"سوری میں نے شاید آپ کو ڈرا دیا اور شاید ڈسٹرب بھی کر دیا_" وہ جو ابھی تک جھکا ہوا تھا، ثمین کو پہلے ڈر سے اچھل کر بیٹھتے پھر خود کو گھورتے دیکھ کر شرمندہ سا ہو کر سیدھا ہو گیا_____

"نہیں آپ تو شاید لڑکی دیکھ کر چیک کر رہے تھے دیکھوں ڈرتی ہیں کہ نہیں اور ڈسٹرب تو کرنا آپ لوگوں کی عادت ہے_پرانے ہیرو والا حربہ آزمانا چھوڑ دیں_لڑکیاں اب اتنی بے وقوف نہیں رہ گئی_" اپنا چہرہ ہتھیلیوں سے رگڑ کر صاف کر کے وہ اسی انداز میں اسے گھورتی کھڑی ہوئی تھی_اس کا بھرپور طنزیہ لہجہ، ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی_ایک اس کی معصوم معافی کا اتنا تگڑا بے رحم سا جواب_اس کے مسکرانے پر ثمین جل کر راکھ ہو گئی کیا اس نے جوک سنایا تھا جو وہ بتیسی دکھانے لگا_____

"اس طرح ڈرانے کے لئے میں نے سوری بولا آپ کو اور میرا آپ کو ڈرانے کا بالکل بھی ارادہ نہیں تھا نا ہی ڈسٹرب کرنا چاہتا تھا_ آپ کو روتا دیکھا تو پوچھنا فرض بنتا تھا میرا، ورنہ پرانے ہیرو والے کوئی جراثیم میرے اندر نہیں ہے_ ہاں نئے ہیرو والے ہے، چاہے تو آزمالیں_" لبوں پر مسکراہٹ سجائے وہ اب بھی بہت نرمی سے اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش میں اپنی باتوں سے اسے اور بھی غصہ دلا چکا تھا_____

"اچھا تو کیا آپ ہر کسی سے اسی طرح رونے کی وجہ پوچھتے ہوئے فرض نبھاتے پھرتے ہیں_ کوئی رو رہا ہے تو آپ سے کیا مطلب اور یہ جو نئی پرانی جو بھی ہیرو گیری ہے نا اسے نکلوانا مجھے اچھے سے آتا ہے_" ثمین کو اس کی صفائی اور بھی جلا گئی وہ کون ہوتا ہے اس سے رونے کی وجہ پوچھنے والا_ پیشانی کے بل کم ہونے کے بجائے اور زیادہ ہوئے اور چہرے پر غصے کی لالی بھی_____

"ہیرو گیری کو چھوڑے، وہ مجھے پسند نہیں..... ہاں ہر کسی سے رونے کی وجہ پوچھنا میرا فرض نہیں مگر آپ سے پوچھنے کا تو میرا حق ہے_" مسکراہٹ چھپاتے ہوئے اس کی دو معنی جملے..... ثمین نے کچھ بولنے کے لئے منھ کھولا ہی تھا کی وہ اس سے بھی تیزی سے بول پڑا_____

"آپ ثمین ہیں نا_" اس بار وہ چونکی، اس نے کیسے پہچانا جہاں تک اسے علم تھا، جیسے وہ اس گھر کے ہر فرد سے آشنا نہیں ہیں، اسی طرح اسے یہ بھی یقین تھا یہاں رہنے والے افراد بھی اسے پہچانتے نہیں ہے_

"اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں_ میں آپ سے بے خبر نہیں اور ویسے بھی کچھ دن سے آپ کا ہی ذکر ہو رہا ہیں ہمارے یہاں_ صبح میں بھی آپ کے آنے کا اتنا زبردست ذکر ہو چکا تھا کی نا پہچاننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور پھر اس گھر کی بیٹی ہونے کی حیثیت سے اتنے حق سے تو آپ ہی یہاں بیٹھ کر رو سکتی ہیں_" اس کے

چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ جو کچھ بھی بول رہا تھا، ثمین کے خون میں ابال لانے کے لئے کافی تھا_ ایلیار نے انجانے میں اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا_____

"جی مجھے اندازہ ہے کہ کچھ دنوں سے میرا کیسا ذکر ہو رہا ہو گا_ ضرور ویسا ہی ذکر جیسا کچھ دنوں پہلے بابا کے گھر آپ لوگوں کا ہو کر میری اچھی بھلی زندگی کو غارت کر چکا ہیں..... اگر یہ ذکر ہی نہیں ہوتا تو میں یہاں آپ کے اس محل نما گھر میں بیٹھی رو نا رہی ہوتی اور آپ جیسے لوگوں کی طنزیہ باتیں نا سن رہی ہوتی_ ویسے مجھے بھی صبح میں جو منحوس ذکر خیر ہوا ہو گا اس کا بھی اندازہ ہے_ اسی کا اثر دیکھ رہی ہوں جو سامنے کھڑا سارا حال بتا رہا ہے _" اف یہ تڑ تڑ چلتی زبان وہ دل ہی دل میں کراہ کر رہ گیا_ اس نے اپنی نظر میں تو کوئی طنز نہیں کیا وہ تو طنزیہ باتیں کر ہی نہیں سکتا وہ بھی سامنے کھڑی لڑکی سے_ ایلیار خاموشی سے ثمین کی زبان کے جوہر دیکھ رہا تھا_ جو لگاتار اب بھی اس پر پھول برسا رہی تھی_____

"اور جو آپ کہہ رہیں ہیں، حق سے رونے والی بات تو میں اسی لئے تو رو رہی تھی کہ میں اس گھر کی بیٹی ہوں تو کیوں ہوں؟_ اس گھر کی بیٹی نا ہوتی تو، آج آپ کے اس شاندار ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر مجھے رونا نہ پڑتا_ اور تم آکر میرے سر پر کھڑے مجھے جتا نہیں رہتے کی کون ہے آپ اور کیوں رو رہی ہے_" ایک تو پہلے سے ہی اس کا دماغ خراب تھا اس پر سے ایلیار نے بول کر اپنی شامت بلالی تھی_____

ثمین کو بھی تو اپنا غبار نکالنا تھا سو وہی صحیح وہ بول نہیں رہیں تھی بلکہ انگارے چبا رہی تھی_ اب وہ آنکھیں پھاڑے ثمین کی زبان کی تیزی دیکھ رہا تھا_ اس نے تو مزاق میں ایسی بات کی تھی محترمہ کو اتنی مرچی کیوں لگ گئی کی اتنی کھری کھوٹی سنا رہی ہے_ ہمدردی کا اظہار کرنا جرم ہو گیا میرا_____

"دیکھئے_" ایلیار نے ہاتھ اٹھا کر بڑے ادب سے خود کو آنکھیں دکھاتی ثمین سے اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہا_

_____

"اتنی دیر سے دیکھنے اور سننے کے علاوہ کچھ اور کر رہی ہوں_" ایلیار کا بولنا تھا کی ثمین اور بھی بھڑک اٹھی

_____

اس کے یوں بھڑک کر بولنے پر ایلیار کا منہ کھل گیا اب تو اور بھی اسپیڈ سے لگاتار اس پر اپنا سارا غصہ انڈیل رہی تھی_

"پہلے تو آپ کے خادم صاحب نے ہمیں یہاں بٹھا کر، آپ کا اتنا خوبصورت ڈرائنگ روم دیکھنے کے لئے چھوڑ دیا_ تب سے اب تک بس یہی دیکھنے کا کام کر رہی ہوں_ دوسرا آپ آئے ہے سنانے کے لئے جو سنائے جا رہے ہیں تو اب سن رہی ہوں_" اس کے چبا چبا کر بولنے پر ایلیار کی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا_ اتنی دیر سے میڈم باتیں خود سنائے جا رہی ہے اور الزام مجھ پر لگا رہی ہیں باتیں سنانے کا_ اسے ثمین کچھ کھسکی ہوئی لگی ہاتھ نچا نچا کر بولتی اس کے ایک بیچاری دیکھئے کا اتنا لمبا چوڑا اجلا بھنا جواب_____

"یہ خادم کون ہیں؟ جس نے آپ کو یہاں بٹھا دیا_ ہمارے یہاں تو کوئی خادم نہیں_ "اب اس نے بھی ٹھان کر اسے مزے سے چھیڑتے ہوئے بڑی معصومیت سے اس کے لال بھبوکا ہوتا بے حد حسین چہرہ نظروں کی گرفت میں لے لیا_____

"خادم آپ کے ملازم کو بولا میں نے زیادہ شوخیاں نہ بگھارے میرے ساتھ سب سمجھتی ہوں میں_" اس کی پیشانی پر ہزار بل پڑے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے پھر سے آنکھیں دکھاتے ہوئے دوبارہ کہا .....

"خیر مجھے آپ کے منھ بھی نہیں لگنا_ بس اتنا بتا دے کی میرے والد صاحب جو کہلاتے ہیں کیا آج کی تاریخ میں میری ان سے ملاقات ہو سکتی ہیں یا نہیں.... اگر نہیں تو گھر میں صرف میرا ذکر ہی نہ ہوا ہو گا بلکہ شاید میرے ٹھکانے کا بھی آپ کے اس محل جیسے گھر میں انتظام کیا گیا ہو_ تو برائے مہربانی بتانے کی تکلیف اٹھائیں گے آپ کی میں اب کس جگہ آرام کروں یا ساری رات یہی بیٹھ کر آپ کے گھر کو دیکھتی رہوں اور آپ کو سنتی رہوں_" سامنے کھڑے مسکراتے اس لڑکے کو شعلہ اگلتی نظروں سے دیکھتے ہوئے چبا چبا کر بولی_ ایلیار کی مسکراہٹ اسے اور بھی تپا رہی تھی_____

"یہ تو ماننا پڑیں گا کہ آپ واقعی میری ہی رشتہ دار ہیں آئی لائق اٹ_ بہت اچھا لگا آپ کا اپنا پن_ آپ نے اپنا ہی سمجھ کر تو اتنا سب مجھے سنا ڈالا ورنہ اس نئے دور میں کون ہے جو آپ سے اتنے پیار سے بولتا ہو_" اتنی جلی کٹی سننے کے بعد بھی وہ زرا سا بھی تو غصہ نہیں ہوا نا ہی اس کی پیشانی پر کوئی بل پڑے تھے بلکہ بڑی شرارت سے ثمین کو دیکھتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا_ ساتھ ہی اب اس کے ہونٹوں پر دبی دبی ہنسی بھی تھی_ ثمین نے ناک چھڑا کر اسے گھورا_____

"دیکھئے_" ثمین نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرنا چاہا ایلیار ایک دم سے ہنس دیا اور اس کی ہنسی نے ثمین کے خون میں ابال سا اٹھایا تھا_ اس نے بولنے کے لئے منھ کھولا ہی تھا کی وہ اس سے بھی تیزی سے بول اٹھا_____

"ارے اتنی دیر سے آپ کی آنکھوں سے غصہ کا نور ہی تو پھوٹتا دیکھ رہا ہوں اور ساتھ میں منھ سے برسائیں گئے انگاروں جیسے پھولوں والے الفاظ بھی سن رہا ہوں_ کچھ اور باتیں ہے تو وہ بھی دکھا اور سنا دیں_" وہ بناوٹی سنجیدگی سے بہت معصومیت سے پوچھ رہا تھا مگر آنکھوں میں صاف شرارت جھلک رہی تھی اور ہنسی تھی کی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی_ ثمین نے کچھ کہنے کی صورت میں بس اپنے دانت پیس لئے_____

" یہ سب چھوڑے... مجھے چبانے کے لئے دانتوں کو بعد میں تیز کر لیجیے گا_ ابھی آپ کو باخبر کر دوں کی ڈیڈ سے ملاقات تو ممکن نہیں کیونکہ وہ ابھی تک فنکشن سے واپس نہیں آئے ہیں کیونکہ آپ تو جانتی ہو گی کی خاندانی فنکشن تو اتنے لمبے چلتے ہیں کی انسان بور ہو کر بھاگ آئے_ جیسے میں بھاگ آیا مجھے بالکل نہیں پسند یہ فنکشنز، پارٹی وغیرہ، خواہ مخواہ کی بیہودگیاں_" ثمین اب حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی_ وہ کیا اس کی رشتہ دار ہے یا دوست جو اپنی پسند ناپسند بتا رہا ہے_____

"اب آپ حیران کیا ہو رہی ہے_ مجھے واقعی نہیں پسند فنکشنز وغیرہ_" ایلیار اسی معصومیت سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"میری بلا سے.... فنکشنز پسند ہو یا قل کی دعوتیں مجھے کیا_" منھ بنا کر بڑی بے رخی سے جواب دیا گیا_ ایلیار نے اس بار زور کا قہقہہ لگایا_ منحوس آدمی ثمین نے دل ہی دل میں اسے گالی دی_____

"اچھا گالی تو مت دے دل ہی دل میں_" ثمین نے اس بار تعجب سے اسے دیکھا تو وہ شرارت سے مسکرا دیا_ ثمین نے جل کر منھ پھیر لیا_____

"ناراض مت ہوئے_ ڈیڈ تو نہیں آسکتے، فل حال آپ ان کے بیٹے سے ہی مل لے_" اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وہ شرارت سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کے آگے جھکا_ اس بار لفظ ڈیڈ اور بیٹے پر ثمین ٹھٹکی_ کیا وہ اس کا... ثمین سوچتے ہوئے اپنے آگے جھکے اس کے سر کو دیکھ رہی تھی_____

"آپ میرے..... "ثمین بولتے ہوئے جھجھک سی گئی _____

"اللہ کے واسطے یہی ٹھہر جائے اس کے آگے مت سوچئے گا_" ایلیار نے سیدھے ہوتے ہی ثمین کی آنکھوں میں دیکھ کر ایک دم سے ہاتھ جوڑے_ ثمین اس کے اس طرح ہاتھ جوڑنے پر تعجب سے اسے دیکھنے لگیں اسے کیا ہوا ایک دم سے_____

"مجھے بالکل بھی اپنا بھائی مت سمجھئے گا_ کافی سوتیلا رشتہ ہیں میرے اور آپ کے درمیان_ میں آپ کے ڈیڈ اور میرے بھی بہت پہلے ہو چکے ڈیڈ کی دوسری بیوی، یعنی میری ممی کے پہلے شوہر یعنی میرے اپنے پہلے والے ڈیڈ اور آپ کی سوتیلی ممی کا اکلوتا بیٹا ہوں_ یعنی آپ کے ڈیڈ کا سوتیلا بیٹا لیکن آپ کا سوتیلا بھائی ہرگز نہیں ہوں_" شاید اسے عادت تھی زیادہ بکواس کی اپنا اور رشتہ اتنا گھما پھرا کر بتانے کی کیا ضرورت تھی_ سیدھے سیدھے کہنے میں زبان گھستی ہے کیا وہ اس کے باپ کا سوتیلا بیٹا ہے .....

ثمین نے سوچ کر منہ بنالیا_" مجھے بھی کوئی شوق نہیں آپ کو بھائی بنانے کا_" اسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے ناک چھڑا کر منہ پھیر لیا_____

"اللہ کا شکر ہے، آپ کو ایسا کوئی شوق نہیں اور مجھے تو سوتیلی بہن بنانے کا دور دور تک کوئی شوق نہیں_ ہم دوست ہو سکتے ہیں تو چلے اسی بات پر میں آپ سے اپنا تعارف ہی کرا دوں_" وہ اب بھی اسی شرارتی موڈ میں تھا ثمین نے جل کر پھر سے اس کی طرف دیکھا_____

"ابھی بھی کوئی تعارف بچا ہیں_" وہ طنزیہ مسکرائی_____

"اجی آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا، کیسے کیسے تعارف نکلتے ہیں ہمارے درمیان_" اس کی طرف زرا سے جھکتے ہوئے اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کی_ ثمین پہلی بار ان سحر زدہ آنکھوں کی چمک سے نروس ہوئی تھی_ گھبرا کر تھوڑا پیچھے ہٹی تھی_ ایلیار مسکرا کر سیدھا ہو گیا_____

"بائی دی وے یہ سب چھوڑے_ میں ایلیار ہوں رِشتہ کیا ہیں پہلے ہی تفصیل سے بتا چکا_ اب آپ ایلیار کا معنی بھی پوچھے گی_ جیسا اکثر ہر نئے ملنے والے لوگ پوچھ لیتے ہیں اور مجھے بتانا پڑتا ہے_ اجی اردو جو سب کی خراب ہو گئیں ہیں_ آپ کی تو ٹھیک ٹھاک لگ رہی ہیں پھر بھی بتا دیتا ہوں کہ ایلیار کے معنی ہیں اپنے ایل کا دوست اور اس کا حفاظت کرنے والا_ آپ بھی میری ہیں_ میرے ایل کا ایک حصہ، تو آپ کی حفاظت بھی میری ذمہ داری_ تو پھر چلے آپ کو حفاظت سے آپ کے ٹھکانے تک پہنچا دوں_" ایک ہی سانس میں ایلیار نے اپنی بات پوری کر کے بھویں اچکا کر اس سے شاباشی مانگی کہ کہو کیسی رہی_ اس بار منہ کھلنے کی باری ثمین کی تھی_ اس کی طرف دیکھتے ہوئے ایلیار زور سے ہنس دیا_____

"بیہودہ_" اس کے ہنسنے پر وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی_____

"پھر سے گالی دی_" اتنا تیز کان ثمین کو حیرت ہوئی_____

"اتنی متعجب ہونے کی ضرورت نہیں_ الحمدللہ خدا نے حواسِ خمسہ مجھے کافی قوی عطا فرمایا ہیں_" وہ اترایا

_____

"غالب کی اولاد_" اس کی اردو پر وہ منہ ہی منہ میں پھر سے بڑبڑائی_____

"میرے ابا کا نام زین علی ہیں_" دوسری بڑبڑاہٹ بھی سن کر فوراً تصیح کی_____

"میری بلا سے زین علی ہو یا مرزا غالب ہو_" ثمین نے بہت جل کر اسے سر سے پیر تک دیکھا_وہ کون سی مخلوق تھا، جو اسے لگاتار جلا بھنا رہا تھا_____

لمبی ہائٹ اور پرفیکٹ باڈی، نکھری نکھری سی صاف رگنت، جاذب نظر چہرے کے نقوش، بے حد خوبصورت کالی آنکھیں جن میں جگمگاتی ہوئی چمک اسے اور بھی خوبصورت بنا رہی تھی_دیکھنے میں وہ اچھا خاصا ہینڈسم سا تھا اگر اس سے اتنی بکواس نہ کی ہوتی تو ثمین کو زہر لگنے کے بجائے ٹھیک لگ سکتا تھا_____

"اب میرا پوسٹ مارٹم مت کر دیجئے گا_مجھے ڈر لگ رہا ہیں ان حسین شعلہ اگلتی نگاہوں سے_"ایلیار نے اس کے اس طرح دیکھنے پر شرارت سے ڈرنے کی ایٹینگ کی تھی_خود پر اور اس پر بھی ہزار لعنت بھیج کر ثمین نے جل کر منھ موڑ لیا_____

"اچھا چھوڑے باقی گالیاں بعد میں دے دیجئے گا ابھی میں آپ کے کمرے تک لے چلتا ہوں آپ کو_" اس بار ایلیار سنجیدہ ہو گیا ساری شرارت پرے کر کے وہ اس بار بہت نرمی سے اس سے بولا تھا_اس کے ایک دم سے سنجیدہ ہو جانے پر ثمین نے چہرہ موڑ کر پھر سے اس کی طرف دیکھا_____

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

"بہت ہو گیا مزاق اب پھر کسی دن یہ مزاق وزاق کر لیں گے_ ابھی چلے میں آپ کو آپ کے روم تک لے چلتا ہوں_" سنجیدہ مگر بہت نرمی لئے تھی اس کی آواز_ ثمین نے شکر کیا کہ وہ شرافت کے جامہ میں آگیا ورنہ اب اگر وہ کوئی اور بکواس کرتا تو اسے اس کا سر ضرور پھوڑ دینا تھا_ اطمینان کا سانس لے کر ثمین نے کچھ دوری پر رکھے اپنے سامان کو ہاتھ ہی لگایا تھا وہ بول اٹھا_____

"آپ کا سارا سامان ملازم آپ کے روم تک پہنچا دیں گے، بس آپ آئے میرے ساتھ_" لگ ہی نہیں رہا تھا وہ وہی لڑکا ہے جو ابھی تک اس کا دماغ خراب کر رہا تھا_ اب تو بہت ہی مہذبانہ اور شریفانہ انداز تھا اس کا_____ اپنا سامان اٹھاتے ہوئے اس کے ہاتھ رک گئے_ آگے بڑھ کر صرف اپنا ہینڈ بیگ سوفے سے اٹھا لیا_ ایلیار اسے آنے کا اشارہ کر کے آگے بڑھا تو ثمین بھی سر جھکائے ہوئے اس کے پیچھے ہو لی_ پہلے سیڑھیاں، پھر کوریڈور پار کر کے وہ ایک بند کمرے کے دروازے کے آگے رک گیا_____

"یہ آپ کا کمرا ہیں_" ہاتھ بڑھا کر دروازے کا لاک کھول کر وہ مڑا تھا_ اپنے پیچھے کھڑی ثمین کی طرف دیکھتے ہوئے وہ ایک طرف ہٹ کر سائڈ میں ہو گیا_____

"شکریہ_" لٹھ مار انداز میں شکریہ اس کے منہ پر مار کر بنا ایلیار کی طرف دیکھے وہ کمرے میں داخل ہو گئی_ اندر جاتے ہی دروازہ دھاڑ سے اس کے منہ پر بند کیا گیا تھا_ ایلیار نے ہونٹ گول کر کے سیٹی ماری_____

"عجیب ہیں یہ بھی_" سر جھٹک کر کہتا وہ تیز تیز قدموں سے چل کر دوبارہ نیچے آ گیا_ ہال میں آتے ہی آواز دے کر اس نے سارے ملازموں کو اپنے سامنے جمع کیا_ ایک ہی لمحے میں سارے ملازمین قطار میں کھڑے ایلیار کے حکم کے منتظر تھے_____

"آج یہ کون سی حرکت کی تم لوگوں نے_" اس نے غصہ سے سارے ملازموں کے چہرے پر ایک ایک کر کے نظر ڈالی_ ملازمین حیرت میں تھے کہ کیا خطا ہوئی جو چھوٹے صاحب غصہ ہو گئے ورنہ انہیں تو کبھی غصہ آتا ہی نہیں اور نا ہی وہ کبھی ایسے سب کو ڈانٹتے ہیں_____

"میں ثمین کی بات کر رہا ہوں تم لوگوں سے_ تم سب کو بھی خبر ہو ہی گئی ہو گی کہ ثمین ڈیڈ کی بیٹی ہیں تم لوگ کی چھوٹی مالکن پھر بھی تم لوگوں نے ان کے ساتھ ایسی حرکت کی؟_" کمر پر ہاتھ رکھے وہ سب کو گھور رہا تھا_ سب نے ایک دوسرے کے چہرے کو دیکھا_____

"آج کے بعد ان کی بھی وہی حیثیت ہیں جیسی ہم سب کی آئندہ آج والی حرکت پھر کبھی نہ ہو_ اتنی دیر سے وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھی رہ گئی اور تم لوگوں سے اتنا نہ ہوا کہ انہیں ان کے کمرے تک پہنچا دیتے_" وہ سب پر برس رہا تھا ملازموں نے ماجرا سمجھ کر اپنے اپنے سر جھکا لئے_____

"آج تو معاف کر رہا ہوں مگر آئندہ ثمین کے ساتھ کوئی بھی کوتاہی کی تو کسی کو بھی معاف نہیں کروں گا سمجھے تم لوگ_" وہ کافی غصے سے ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا سب نے ایک ساتھ اس کے حکم کی تعمیل میں ہاں میں سر ہلائے_" اب بجائے سر ہلانے کے اپنے اپنے کام کرو جا کر_" اس بار وہ نرم پڑا_____

"اور جا کر تم میں سے کوئی ایک ثمین کا ڈنر اس کے روم تک پہنچا دے_ ضرور وہ بھوکی ہو گی اور تم لوگوں نے پوچھا نہیں ہو گا_ انہیں ڈنر دے کر ان کا سامان بھی ان کے کمرے میں پہنچا دو اور وہ بھی فوراً سمجھے تم لوگ_" انہیں آرڈر دے کر وہ دوبارہ سیڑھیاں چھڑ کر اوپر آ گیا_ یہ بھی عجیب اتفاق تھا کہ ثمین کا کمرا اس کے ساتھ والا ہی کمرا تھا_ کچھ دیر پہلے کی بات یاد کر کے دھیمی سی مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی_ یوں ہی وہ مسکراتا ہوا اپنے کمرے میں گھس گیا_

*..... *..... *.....*.... *..... *

ثمین اپنی عادت کے مطابق فجر کے وقت اٹھی تھی_ رات بھر وہ ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی_ ایک تو اپنے گھر اپنے بابا سے بچھڑنے کا غم دوسری طرف نئی جگہ، آئندہ اس کا کیا ہو گا... وہ یہاں کیسے زندگی گزارے گی یہ سوچ سوچ کر اس کی نیند اڑ جاتی_____

اسی غم و فکر میں رات سوتے جاگتے گزر گئی صبح ہوتے ہی سب سے پہلے اٹھ کر اس نے نماز پڑھ کر اللہ سے اپنے لئے بہتری چاہی تھی_ نماز اور تلاوت قرآن پاک کر کے دل کو کچھ سکون ملا تھا_ ان سب سے فارغ ہو کر وہ کب سے اپنے بستر پر بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کی نیچے جائے یا نا جائے_ اسی ادھیڑ بن میں ناشتے کا وقت ہو گیا اور ثمین کو ملازمہ بلانے آ پہنچی_____

"ثمین بی بی، آپ کو نیچے ڈائینگ روم میں بڑی ماں جی بلا رہیں ہیں_" اس کے دروازہ کھولتے ہی ملازمہ نے بڑے ادب سے پیغام دیا تھا_ اب اللہ جانے یہ بڑی ماں جی کون تھی وہ بنا پوچھے سر ہاں میں ہلا کر ملازمہ کی ہمراہی میں ڈائینگ ہال تک آ گئی_____

ڈائینگ روم میں بیٹھے ہوئے سارے چہرے اس کے لئے اجنبی تھے_ یہاں تک اپنے والد محترم کا چہرہ بھی اس کے لئے انجان تھا_ بات یقین کرنے کی بھلے نہ ہو مگر آج تک اس نے ان کی فوٹو بھی نہیں دیکھی تھی کجا کی ملاقات_____

وجہ جو بھی رہی ہو بابا اور سارا آنٹی اس سے ان کی بات کرتے ہی نہیں تھے اور اس نے بھی کبھی ضرورت محسوس نہیں کی بابا اور سارا آنٹی سے اپنے والد صاحب کے بارے میں پوچھے کیونکہ وجہ وہاں پوچھی جاتی ہے جہاں آپ کو ان کی کمی محسوس ہو_ ثمین کو تو ان لوگوں کی محبتوں نے کبھی احساس ہی نہیں ہونے دیا کہ وہ اس کے اپنے حقیقی ماں باپ نہیں_____

"آو ثمین وہاں کیوں کھڑی ہو_" اسے ایک جگہ پر منجمد دیکھ کر ایک پیاری مگر تھوڑی سی صحت مند لڑکی ٹائپ عورت اٹھ کر اس کے پاس آ گئی_ وہ چہرے سے ہی بڑی ملن سار لگ رہی تھی_____

"میں نیلم ہوں.... اس گھر کی بہو_" نیلم نے قریب آتے ہی پیار سے اس کا ہاتھ تھام لیا_ ثمین بس انہیں دیکھ کر ہولے سے مسکرائی_____

"میں تو کل ہی تم سے ملنا چاہتی تھی مگر ساقب نے منع کر دیا_ کہنے لگے کی تم سو گئی ہو گی_ جب سے تمھارے آنے کا سنا تھا مجھے تمھیں دیکھنے کا بڑا شوق ہو گیا تھا_ اس بات کی بڑی خوشی ہوئی تھی کہ چلو اب نند پلس بہن والا

کوٹا پورا ہو جائیں گا_ تمھیں دیکھ کر اتنی خوشی ہو رہی ہے کیا بتاؤں اتنی حسین نند ہے میری_" اس کا ہاتھ تھامے ہوئے وہ بڑی خوشی خوشی نان اسٹاپ بولیں جا رہی تھی_____

"یہاں سب کو نان سٹاپ بول کر خوشی کا اظہار کرنا پسند ہیں شاید_" دل ہی دل میں سوچتی زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ انہیں بس دیکھ رہی تھی_____

"آؤ تمھیں سب سے ملواؤں_"بڑے جوش و خروش سے اس کا ہاتھ دبوچ کر وہ اسے چلتے کم گھسیٹتے ہوئے زیادہ سب کے درمیان لے کر آ گئی_ ثمین کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی_____

"پہلے تم ان سے ملو یہ ساقب ہیں میرے شوہر_" سب کے درمیان لا کر انہوں نے پہلی ہی کرسی پر بیٹھے مرد سے اس کا تعارف کروایا_ کوٹ پینٹ میں ملبوس وہ خوش شکل مرد تھے_ اس کے سلام کا جواب بھی بڑی گرم جوشی سے دے کر اور اس کا حال احوال پوچھ کر پھر سے ناشتہ میں مشغول ہو گئے_____

"یہ بڑی ماں ہیں_ ساقب کی ماں اور میری ساس_" نیلم نے ساقب کے ساتھ ہی بیٹھی محبت بھری نظروں سے اپنے کو دیکھتی ہوئی عمر رسیدہ مگر بے حد مہربان چہرے والی خاتون کی طرف اشارہ کیا_ ثمین کو یہاں موجود سارے چہروں میں سب سے مہربان ان کا ہی چہرہ لگا_ اس کے سلام کا جواب دے کر ڈھیر ساری دعائیں بھی دے ڈالی اور اسے اٹھ کر گلے بھی لگایا_ ثمین کو ان کی محبت میں سارا آنٹی کی جھلک نظر آئی تھی_____

"یہ نگار مامی ہیں_ ہماری مامی لیکن تمھاری ممی ہیں_" ٹیبل کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی ٹپ ٹاپ نظر آتی ممی کو دیکھ کر انہیں ممی کہنا ہی ثمین کو غلط لگا_ وہ کسی اینگل سے بھی ممی نظر نہیں آ رہیں تھی_ اسے فوراً سارا آنٹی یاد آئی دوپٹہ سے ڈھکا سر، آنکھوں میں ممتا کی چمک، ہر وقت بس محبت سے پیش آتی، شفقت دکھاتی، مائیں تو ایسی ہوتی ہیں_____

سامنے نظر آتی غرور سے گردن تانے بیٹھی عورت کو ماں کیسے کہہ سکتے ہے_ جن کی آنکھوں میں ممتا سی کوئی بھی چمک نہیں تھی_ نگار کو تو بس باجی یا آپا ہی کہہ سکتے تھے_ ثمین غور سے انہیں دیکھ رہی تھی_ جدید تراش خراش کا ماڈرن ڈریس، گلے میں پڑا دوپٹہ، نفاست سے کیا گیا میک اپ، ڈائی کئے کاندھے تک آتے خوبصورت تراشے بال، وہ بہت خوبصورت نہیں تھی مگر انہیں خوبصورت نظر آنے کا ہنر آتا تھا_ اس کے سلام کا جواب بس سر ہلا کر دیا تھا اور اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے جوس کے گلاس کی طرف متوجہ ہو گئی_____

ثمین کی نظر ان سے ہٹ کر ان کے ہی پاس بیٹھے سر جھکائے ہوئے بابا کے عمر کے مرد پر مرکوز ہوئی_ ایک بار گی ان کو دیکھ کر اس کا دل بڑے زور سے دھڑکا_____

"ثمین یہ تمھارے ڈیڈ ہیں... فائق انکل_" نیلم کے تعارف پر وہ بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگی اتنے شاندار، وجاہت سے بھرپور، کیا واقعی وہ اس کے بابا تھے_ اپنے دل میں انگڑائی لے کر اٹھتے احساسات پر وہ حیران ہوئی_ کیسے اس کا دل ایک نگاہیں پدرانہ شفقت کا طلبگار ہو رہا ہے اور وہ چاہنے لگی کی وہ ان کے گلے لگ جائے_ کچھ نہیں تو کم سے کم ایک نظر وہ ثمین کو دیکھ ہی لے مگر ادھر شاید سارے احساست برف ہو چکے تھے_ نہ جھکی نگاہیں اٹھیں نہ چہرے کے سپاٹ پن میں کوئی کمی آئی_ یوں ہی وہ ناشتہ میں مشغول رہے جیسے نیلم نے بجائے ان کے کسی اور سے کہا ہو_____

"انکل آپ ثمین سے مل تو لیں.. کیا آپ نہیں ملیں گے ثمین سے_" ان کا یہ انداز نیلم کو برا لگا اس لئے کہہ بیٹھی شاید مروت میں ہی صحیح بیٹی کا حال پوچھ لیں_____

"اتنے تکلفات کی کیا ضرورت ہے نیلم_ سب سے ایک ایک کر کے ملوا چکی ہو نا بس اب بہت ہو گیا_ اب اسے یہیں رہنا ہیں کہیں جا نہیں رہی ہے یہاں سے، روز ہی نظر آئیں گی اس گھر میں، اسے کہیں جانا نہیں ہے تو ملنا اتنا

اہم تو نہیں کی زبردستی سب سے ہی تعارف کروایا جائے، میرے خیال میں جس کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی، سب کو معلوم ہے یہ کون ہے اور کیوں یہاں آئی ہے_" بغیر سر اٹھائے انہوں نے بہت سرد مہری اور بے مروتی سے جواب دیا تھا_____

سب کے چہرے کے تاثرات عجیب ہو گئے_ احساس توہین سے ثمین کا چہرہ سرخ ہو گیا یعنی ان کے در پر آ پڑیں تو ان کی نظر میں اتنی اہمیت نہیں کہ پہلی بار ملنے والی بیٹی سے مروت کے کچھ الفاظ ہی کہہ دیں_ نگار نے ایک نظر فائق پر اور دوسری نظر ثمین کے سرخ ہوتے چہرے پر ڈالی پھر اطمینان سے جوس کا گلاس لبوں سے لگا لیا_ فائق کے رویے نے بیٹی کی حیثیت بتا کر انہیں مطمئین کر دیا تھا_____

"فائق سب کو معلوم ہے یہ ثمین ہے مگر ثمین کو نہیں معلوم تھا یہاں بیٹھے سب لوگ کون ہے اسی لئے اس کا تعارف نیلم کروا رہی تھی_ نیلم! ثمین کو ناشتہ دو بعد میں ہوتا رہیں گا ملنا ملانا، بچی کا اپنا ہی گھر ہیں_" بڑی ماں نے ایک دم سے بول کر فائق کو ان کے الفاظ کی سنگینی کا احساس کروانا چاہا مگر ان پر کوئی اثر نہیں ہوا_ وہ اسی طرح چہرے پر سرد مہری لئے اپنے ناشتے میں مشغول رہے تھے_ نگار نے منہ بنا کر اپنی بڑی نند کو دیکھا جنہیں ہر کسی سے ہمدردی کرنے کا بھوت سوار رہتا تھا_____

"جی بڑی ماں دیتی ہوں_" نیلم ثمین سے شرمندہ سی ہو گئی تھی_ فوراً اسے اپنے پاس والی کرسی پر بٹھا کر خود بھی بیٹھ گئی_" کیا دوں تمھیں ثمین؟_" انہوں نے پاس بیٹھی ثمین سے پوچھا_ ثمین سے کچھ نہیں بولا گیا بولنے کی صورت میں بس آنسو ہی نکلنے تھے اس لئے فقط سر جھکا لیا_____

"میں خود ہی دیتی ہوں_" انہوں نے کہہ کر اس کی پلیٹ میں سلائس اور آملیٹ ڈالا_ ثمین کا دل تو کہہ رہا تھا کہ اٹھ کر بھاگ جائے مگر بھاگ کر خود کو بیچاری کہلوانے کا اسے بالکل شوق نہیں تھا_ اس لئے چپ چاپ سر جھکا کر آنسو پیتی سلائس کے ٹکڑے کرنے لگی_____

"السلام علیکم_" ایلیار نے ڈائینگ روم میں آتے ہی زوردار انداز میں سلام جھاڑا_____

"وعلیکم السلام، صبح ہوگئی آپ کی_" اب تک سرد اور سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے فائق صاحب نے فوراً سر اٹھا کر بڑی محبت سے ایلیار کے سلام کا جواب دے کر پوچھا، چہرے پر نرمی چھا گئی_____

ایلیار کے لئے ایسا پیار ثمین نے بے اختیار سر اٹھا کر ان کا چہرہ دیکھا... ان کے چہرے پر پدرانہ شفقت اور محبت کے رنگ بکھر گئے تھے اور اس کے لئے مروت کے دو لفظ نہیں.... محرومی کے احساس نے سینے میں آگ لگا دی.... بہت ہی جلتی ہوئی نگاہ ایلیار پر ڈال کر اس نے سر کو اور بھی جھکا دیا_____

"جی صبح بھی ہوگئی اور ہم آپ کے ساتھ آفس چلنے کے لئے تیار بھی ہوگئے ہے_" سرشار سا چمکتا چہرہ، لبوں پر مسکراہٹ، نگار نے محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھا اپنے بیٹے پر انہیں کتنا فخر تھا، سب ان کی محبت چھلکاتی آنکھوں سے ظاہر ہو رہا تھا_____

ایلیار نے سب سے پہلے آکر ہر روز کی طرح بڑی ماں کے آگے سر جھکا کر ان کا پیار اور دعا لی جو اس کا روز کا معمول تھا_____

"کیا بات ہیں آج آپ کچھ زیادہ ہی چمکتے دکھائی دے رہے ہے_" بڑی ماں کے ساتھ بیٹھے ساقب نے پاس ہی کھڑے ایلیار کے کان میں سرگوشی کی_____

"آپ سے کم ہی چمک رہا ہوں_" منھ بنا کر مصنوعی خفگی سے ان سے کہتے ہوئے وہ فائق اور نگار کی بیچ والی خالی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا_پاس بیٹھی نگار کا شانہ خود سے لگایا تو نگار نے ہاتھ اٹھا کر اس کا سرشار سا چہرہ تھپتھپایا پھر ناشتے کی ٹیبل پر اب سب ثمین کو بھلائے آپس میں باتیں کر رہیں تھے_____

ثمین کے کانوں میں سب کے ہنسنے بولنے کی آوازیں بخوبی پڑ رہی تھی مگر اس نے سر اٹھا کر کسی کو بھی دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی_پلیٹ میں پڑے سلائس کے کتنے ٹکڑے ہو چکے تھے لیکن اب تک ایک ٹکڑا بھی اس کے منھ کی طرف نہیں گیا تھا_____

ایلیار گاہے بگاہے اس کی طرف دیکھ لیتا اور جب جب اسے دیکھتا ہر بار اسے اور بھی افسوس ہوتا_پہلی ہی نگاہ میں اس نے جانچ لیا تھا کہ وہ کتنا جبر کر کے یہاں بیٹھی ہیں_چہرہ ایسا ہو رہا تھا کہ لگ رہا تھا کسی بھی پل وہ رو دیں گی_اس کے آنے سے پہلے ہی ضرور کوئی تلخی ہو چکی تھی کہ ثمین کی حالت ایسی ہیں_____

گھر کا ہر فرد اچھے سے جانتا تھا، فائق صاحب کو اپنی پہلی بیوی اور بیٹی سے کتنی نفرت ہیں_ثمین کے آنے سے پہلے تو کبھی ان لوگوں کا ذکر ہی نہیں ہوا تھا، اس گھر میں ثمین کے آنے سے پہلے تو ان کے منھ سے کسی نے بھی ان کی پہلی بیوی اور بچی کا نام بھی نہیں سنا تھا_

انہوں نے بھولے سے بھی کبھی کوئی ذکر نہیں کیا اور پھر اچانک ہی کچھ دن پہلے ثمین کے بھی یہاں آنے کی بس اطلاع دی تھی کی وہ آرہی ہیں کیوں آرہی ہے، وجہ کیا تھی، کچھ نہیں کہا نہ انہوں نے بتایا نا کسی نے پوچھنے کی ہمت کی_____

شروع سے ہی ان کا رویہ ایسا ہی تھا کہ کوئی ان سے بے تکلف نہیں تھا یہاں تک کہ نگار بھی_ بس ایک ایلیار تھا جو ان سے بہت گھلا ملا تھا مگر فائق صاحب بھلے ہی اس سے بہت محبت کرتے ہو لاکھ ان کے درمیان بے تکلفی بھی ہو لیکن اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں دخالت دینے کا حق اسے بھی نہیں دیا تھا_ بہر حال ماضی میں جو بھی حادثہ ہوا ہو ایلیار کو کوئی لینا دینا نہیں تھا_ اس کے لئے وہ ایک مہربان اور محبت کرنے والے باپ تھے_ ایلیار ان سے بہت محبت کرتا تھا اس لئے زبردستی اب کچھ پوچھ کر ان کا دل آزاری بھی نہیں کرنا چاہتا تھا_ ایک نگاہ ثمین اور دوسری نگاہ فائق صاحب پر ڈال کر اس نے گہری سانس لی_ ناچاہتے ہوئے بھی اس کا دل ناشتے سے اچاٹ سا ہو گیا_

"تم ہمارے ساتھ آرہے ہو_؟" فائق صاحب اپنی کرسی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے_ اپنا کوٹ درست کرتے ہوئے انہوں نے ایلیار کو دیکھا_____

"جی آپ لوگ چلیں_ میں اپنی کار سے آؤں گا_" وہ جو کھویا ہوا بیٹھا تھا سنبھل کر بیٹھ گیا_ انہیں بتاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھا جوس کا گلاس بھی اٹھالیا_____

"او کے! تم اپنا بریک فاسٹ کمپلیٹ کرو ہم جارہیں ہیں مگر جلدی آنا_ چلے ساقب_" اس سے کہہ کر انہوں نے جلدی جلدی اپنا جوس ختم کرتے ساقب کو چلنے کا اشارہ کیا_____

"جی انکل_" ساقب نے فوراً ہی بچا ہوا جوس ٹیبل پر رکھا اور کرسی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے_ ایلیار نے مسکراہٹ دبا کر ان کی عجلت دیکھی فائق صاحب کا رعب بھی بہت تھا ان پر_ ساقب اپنا کوٹ کرسی سے اٹھا کر فائق صاحب کے ساتھ ہی ڈرائنگ روم سے باہر نکلے تھے_____

"میں بھی چلتی ہوں_" ان لوگوں کے جاتے ہی نگار بھی کرسی چھوڑ کھڑی ہو گئی_____

"اپنا خیال رکھنا_" ایلیار کے کاندھے کو پیار سے تھپک کر وہ ہائی ہل کی ٹھک ٹھک فرش پر بجاتی ڈائننگ روم سے نکل گئی_ ان کے جاتے ہی ایلیار نے بے زاری سے ہونٹوں سے لگایا ہوا اپنا جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھ دیا_ ایک نگاہ ثمین اور پھر ثمین کو افسوس سے دیکھتی ہوئی بڑی ماں پر ڈالی_____

"میں بھی چلتا ہوں پھوپھو_" اپنی ٹائی کی ناٹ درست کرتے ہوئے کرسی پیچھے کی طرف کھسکا کر وہ اٹھا تھا _بڑی ماں بھی ایلیار کے ساتھ ہی اٹھ گئیں_ نیلم پہلے ہی کسی کام سے اٹھ کر جا چکی تھی_ بڑی ماں نے ثمین کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ ساتھ آ کھڑے ہوئے ایلیار نے ان کا ہاتھ نرمی سے دبایا_ یہ اشارہ تھا کہ فل حال کچھ مت کہیں انہوں نے سر اٹھا کر ایلیار کی طرف دیکھا ایلیار نے بس مسکرا کر انہیں تسلی بخشی_ وہ دکھ سے ثمین کو دیکھتے ہوئے ایلیار کے ساتھ ہی باہر چلی گئیں_____

ملازم اب ناشتے کے برتن وغیرہ اٹھانے کے لئے آ چکا تھا_ جب سب کے جانے کا اطمینان ہو گیا تبھی ثمین نے اپنا جھکا سر اٹھایا اور اپنی پلیٹ کھسکا کر وہ اٹھ گئی_ اب یا وہ تھی یا ملازم جو اپنے کام میں لگا ہوا تھا_ اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش میں وہ بے حال ہوئی جا رہی تھی_ کرسی پیچھے دھکیل کر وہ بہت ہی آہستہ قدموں سے ڈائننگ روم سے نکلی تھی اس طرح کی سر جھکا تھا اور آنکھیں پانیوں سے بھری_____

"ثمین کہاں جارہی ہو_؟ کیا کروں گی روم میں جا کر_ چلو میں تمھیں پورا گھر دکھادوں_" ابھی اس نے اپنے کمرے میں جانے کے لئے سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ اپنے پیچھے اس نے نیلم بھابھی کی پیار بھری صدا سنی_ ثمین کے قدم پہلی ہی سیڑھی پر تھم گئے_ آنسو بھری آنکھوں سے پلٹنا محال ہوا مگر مروت بھی تو نبھانی تھی_ اس لئے اپنے آنسوؤں کو گالوں پر بہنے سے روکتے ہوئے، وہ خود پر جبر کرتی، اپنا آپ سنبھالتی ہوئی، نیلم کی طرف مڑی_____

"آجاؤ خوب باتیں کریں گے لیکن پہلے گھر دکھاتی ہوں_" اس کی کیفیت سے انجان نیلم بڑی خوشی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامنا چاہتی ہی تھی، تبھی وہاں سے گزرتے ہوئے ایلیار کے کانوں میں نیلم کی باتیں پڑی تھی_ وہ سر تاسف سے ہلاتا تیز قدموں سے چل کر ان لوگوں کے قریب آکر بولا تھا_____

"ان کو گھر بعد میں دکھا دیجئے گا یہ ان کا اپنا ہی گھر ہیں، جب چاہے دیکھ سکتی ہیں... اس لئے آپ دونوں باتیں بعد میں کر لیجیے گا پہلے مجھے وہ فائل لا کر دے جو کل بھائی نے آپ کو دی تھی_" ایک نظر ثمین پر ڈال کر وہ سنجیدگی سے نیلم سے مخاطب ہوا_ اس وقت ثمین کی کیا حالت تھی وہ سمجھ سکتا تھا_
نیلم کی محبت اور اپنا پن کی انہوں نے یہ دیکھا ہی نہیں ثمین کو اس وقت بس تنہائی چاہیے تھی تاکی وہ کھل کر رو سکے_ نیلم جتنی محبتی تھی اتنی ہی سادہ دل بھی اسی سادگی میں ثمین کی کیفیت ان سے چھپی ہوئی تھی_____
"رات تو رکھ لی تھی انہوں نے..... اچھا میں دیکھتی ہوں ثمین تم جانا مت میں ابھی آئی_" ثمین سے کہتے ہوئے وہ تیز قدموں سے اپنے پورشن کی طرف بھاگی_

ایلیار کی نگاہ جیسے ہی ثمین کی نگاہوں سے ٹکرائی_ ثمین سے اب برداشت کرنا مشکل ہوا تھا اس سے پہلے کی آنسو اپنا ضبط کھو دیتے ایک جھٹکے سے مڑ کر وہ سیڑھیوں سے بھاگتے ہوئے ایلیار کی نظروں سے اوجھل ہو گئی_ ایلیار کی آنکھوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا_ افسوس سے سر ہلا کر پہلے وہ کچن کی طرف گیا اس کے بعد نیلم سے یہ کہنے کے لئے کہ فائل ساقب بھائی کے ہی پاس ہیں بڑی ماں کے پورشن کی طرف بڑھ گیا_____

"میں کیوں اتنا دل پر لے رہی ہوں ان کے رویہ.... یہ جاننے کے بعد بھی کی ان سے مجھے یہی توقعات تھی_ جو کبھی اس سے ملنے نہیں آئے، کبھی دیکھنے کے لئے بھی نہیں تڑپے، کیا وہ اب ملنے پر اس سے محبت سے پیش آتے_" بہت تلخی سے سوچ کر اس نے سر جھٹک کر سب بھول کر بے حس ہونا چاہا مگر اپنی حساس طبیعت کا کیا کرتی لاکھ خود کو سمجھایا مگر دل تھا کہ بار بار بھر آتا اور آنسو چھلک پڑتے_____

واش روم میں بند وہ آئینہ کے سامنے بار بار اپنی آنکھیں دھو رہی تھی اور آنسو تھے کی جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے_ آخر کار تھک کر وہ وہی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی_ بری طرح سے روتے ہوئے وہ بس اپنے پیارے بابا کو یاد کر رہی تھی جو آج اگر اس کے پاس ہوتے تو وہ یوں یہاں چھپ کر رو نہیں رہی ہوتی_____

دل بھر کر رونے سے اس کا دل کچھ ہلکا ہو گیا تھا_ دروازے پر دستک ہوئی تو ثمین جلدی جلدی منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر پھر تولیے سے چہرہ رگڑ کر واش روم سے باہر نکل آئی_____

"بی بی جی آپ کا ناشتہ_" جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا ملازمہ بولتے ہی ٹرے لئے کمرے میں گھس آئی_____

"میں ناشتہ کر چکی ہوں_" ثمین اس کی ایسی فرتی پر حیران ہوئی اس کے انکار اور اقرار سے پہلے ہی وہ روم کے اندر تھی_____

"وہ جی چھوٹے صاحب نے بولا تھا_ ناشتہ لے کر کمرے میں جانا اور ثمین بی بی کے کچھ کہنے سے پہلے کمرے میں گھس کر اور ناشتہ وہاں رکھ کر فوراً وہاں سے چلی آنا اس سے پہلے کہ وہ ٹرے اٹھا کر تمھارے منہ پر دے مارے_ " ملازمہ فر فر اپنے چھوٹے صاحب کا رٹایا ہوا سبق دوہراتی، دانتوں کا ایڈ کرتی، کمر ہلاتی کمرے سے یہ جا وہ جا_____

ثمین کا واقعی منہ کھل گیا یہ کون بد تمیز چھوٹے صاحب ہے جنہوں نے یہ بھی محسوس کر لیا کی اس نے ناشتہ نہیں کیا تھا اور اس کے بارے میں ایسا ملازمہ کو بتایا_____

"اب میں اتنی بد تمیز نہیں کی ٹرے ملازمہ کے منہ پر مارتی_ " جل کر بڑبڑاتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی_ یہ چھوٹے صاحب کون ہے جو بلاوجہ ہمدردی جتا رہے ہے، تبھی ایلیار کا چہرہ اس کی ذہن کے پردے پر لہرایا_____

"ضرور وہی ہو گا ایسی بیہودہ باتوں کی امید اسی سے کر سکتی ہوں_ " مگر اتنی ہمدردی کیوں؟_ رات اتنی بکواس کے باوجود بھی ڈنر اسی نے بھجوایا تھا اور ابھی کچھ دیر پہلے نیلم کو بہانے سے اسی نے بھیجا اور اب یہ ناشتہ_ وہ کچھ اور سوچتی کی کھلے دروازے سے نیلم اندر آگئی_____

"ارے ناشتہ آگیا! میں تو تمھیں اپنی طرف لے جا کر کروانے والی تھی_ بڑی ماں بھی کہہ رہی تھی، تم نے ناشتہ نہیں کیا ہے تمھیں لا کر کروادوں_ "ناشتہ کی بھری ٹرے کو دیکھتے ہوئے وہ بولتے بولتے اس کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھ گئی_____

"ملازمہ دے کر گئی ہے ابھی ابھی مگر میرا دل نہیں ہے ناشتہ کرنے کا بلاوجہ ہی لے آئی_ " ثمین زبردستی مسکرائی انہوں نے غور سے اس کا مرجھایا چہرہ اور سوجی آنکھوں کو دیکھ کر خود کو کوسا_ کیا ضرورت تھی فائق

انکل سے متعارف کروانے کی بیچاری کا دل دکھا دیا_ نیلم بہت ہی رحم دل اور محبت سے پر لڑکی تھی اب بھی ثمین کا دکھ دل سے محسوس کیا_ " سوری ثمین مجھے تمھیں انکل سے ملوانا ہی نہیں چاہیے تھا_ خواہ مخواہ تمھارا دل خراب ہوا_ " وہ بہت شرمندہ سی اسے دیکھ رہی تھی_____

"نہیں بھابھی آپ کا قصور نہیں_ وہ تو.... " کچھ کہنے سے پہلے ہی اس کا گلا روندھ گیا وہ آگے بول ہی نہیں پائی ایک بار پھر آنسو اس کے گالوں پر بہہ نکلے_____

"ثمین.... سب ٹھیک ہو جائیں گا انشاءاللہ_ تم دل چھوٹا مت کرو_ " نیلم اس کے قریب کھسک کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے لگا کر دلاسہ دینے لگی_____

"ہاں شاید_ " جھٹ سے ان سے الگ ہوتے ہوئے وہ آنسوؤں کو صاف کرتی دقت سے مسکرائی_____

"اللہ سب بہتر کرے گا_ حالات آگے جا کر جیسے بھی ہو.. فائق انکل کب تک ایسے رہے یہ نہیں معلوم مگر ہم سب تمھارے ساتھ ہیں_ "_ اس سے الگ ہو کر انہوں نے اس کا گال تھپکا کر بچوں کی طرح پچکارا_ " چلو اب ناشتہ کر لو پھر میں تمھیں سارا گھر دکھاتی ہوں_ اس ایلی کے بچّے نے تو پہلے یہ کام کرنے ہی نہیں دیا ساقب تو فائل لے گئے تھے_ " نیلم نے اٹھ کر ٹیبل سے ٹرے اٹھا کر ناشتہ کی ٹرے اپنے اور ثمین کی بیچ رکھتے ہوئے کہا_____

"تمھیں میں ایلی سے ملوا بھی نہیں پائی ایلی اصل میں ایلیار ہے وہی جو نیچے مجھ سے فائل کے لئے بولا تھا_ " نیلم کے بتانے پر اس نے صرف سر ہلایا_ اب انہیں کیا بتاتی کی رات وہ اس سے اچھے سے مل بھی چکی ہے اور اس سے لڑ بھی چکی ہے_ رہا تعارف اس کے منہ سے پورا تعارف بھی پورے حسب و نسب کے ساتھ سن بھی سن چکی ہیں_____

"ایلیار نگار مامی کے پہلے شوہر کا بیٹا ہے یعنی ساقب کے ماموں کا_ ایلی کے ڈیڈ زین ماموں میری ساس کے سگے بھائی تھے_" اس کے منہ میں انہوں نے بتانے کے ساتھ ساتھ زبردستی لقمہ ڈالا یوں کہنا زیادہ مناسب تھا کی ٹھونس دیا_____

"تم کھاتی جاؤ اور میری سنتی جاؤ_" ثمین کی بیچاری ہوتی ہوئی شکل دیکھتے ہوئے وہ ہنسی _____

"میں خود کھالیتی ہوں بھابھی"...

"چلو خود ہی کھالو ہاں تو میں کہہ رہی تھی_ یہ اپنا ایلیار ہیں نہ بڑا ہی محبتی اور بہت اچھا لڑکا ہیں_ اور....." پھر وہ شروع ہو گئی اسے ایلیار نامہ سنانے کے ساتھ ساتھ سارے گھر والوں کی مزاج اور عادتیں بھی بتا ڈالی_ اسی بیچ خود بھی کھاتی رہی اور اسے بھی زبردستی بھرپور ناشتہ کرا دیا پھر اسے اپنے ساتھ لے کر پورے گھر کو بھی دکھایا _ ثمین ان کے ساتھ گھسیٹتی ہوئی چلتی رہی تھی_____

خوبصورتی سے بنا ہر طرح کی آسائشوں سے سجا یہ محل جیسا گھر دو پورشن میں بٹا ہوا تھا_ جس کے ایک پورشن میں فائق صاحب اور نگار ایلیار کے ساتھ رہتے تھے_ دوسرے پورشن میں بڑی ماں، ساقب بھائی، نیلم اور ان کے دو پیارے پیارے بچے عاقب اور عادل رہتے تھے_____

بڑی ماں ایلیار کی پھوپھو بھی تھی_ جو بیوہ ہونے کے بعد سے یہی رہ رہیں تھی کیونکہ بنگلہ اور جائداد میں ساقب کے والد صاحب کا بھی حصہ تھا وہ بڑی ماں کے فرسٹ کزن تھے_ ساقب اپنی ممی کو اس لئے بڑی ماں کہتے ہیں کہ بقول نیلم بھابھی کے اپنے سسرال میں سب کی بڑی ماں تھی اس لئے ساقب بھی انہیں بڑی ماں کہنے لگیں_

ایلیار اور بڑی ماں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں_بڑی ماں کے لئے ایلیار ساقب سے بڑھ کر تھا_____

بڑی ماں اسے بھی بہت اچھی لگی تھی_دیکھا جائے تو یوں کوئی رشتہ نہیں تھا ان سے ثمین کا مگر اس سے اتنی محبت اور نرمی سے پیش آتی کی ثمین نہ چاہتے ہوئے بھی ان سے گھل مل گئی_زیادہ تر وہ ان ہی لوگوں کے ساتھ اسی طرف ان کے پورشن میں رہتی تھی_نیلم بھابھی کے ساتھ بھی اس کی دوستی ہو گئی تھی_جس میں زیادہ تر نیلم کا ہی ہاتھ تھا لیکن ساقب کے آنے کے بعد وہ ادھر سے اپنے پورشن میں چلی آتی_نیلم کے روکنے پر بھی نہیں رکتی حالانکہ ساقب بہت اچھی نیچر کے تھے_ثمین سے آتے جاتے جب بھی ملے بڑے خلوص سے اس کا حال احوال پوچھتے_بس اس کی نیچر ہی بہت ریزرو تھی_ان کے آنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آکر بند ہو جاتی تو پھر صبح سب کے جانے کے بعد ہی کمرے سے نکلتی_____

بڑی ماں کی فیملی سے پھر بھی وہ تھوڑی بہت گھل مل گئی تھی مگر اس طرف کے پورشن میں جو کہنے کو اب اس کا بھی تھا وہ کسی سے بھی بات تک نہیں کرتی_اس دن کے بعد سے وہ فائق صاحب کے جانے اور آنے سے پہلے ہی اپنے کمرے میں بند ہو جاتی_بلاوا آتا بھی مگر وہ بہانا بنا کر ہر بار ملازمہ کو اپنا انکار پہنچا دیتی_ایک دو بار بڑی ماں اور نیلم نے انکار کی وجہ پوچھا بھی وہ انہیں نرمی سے ٹال گئی_اب کیا بتاتی کی وہ اب فائق صاحب کا سامنا کرنا ہی نہیں چاہتی تھی_نگار سے کبھی سامنا ہوا بھی تو نگار کی نظروں میں اس کی کیا حیثیت تھی ان کا سرد رویہ اسے اپنی حیثیت بتا دیتا_اس کے رہنے یا نہ رہنے کی انہیں کوئی پرواہ نہیں_ویسے بھی وہ بزنس ویمن تھی گھر پر رہتی ہی کب تھی_____

رہ گیا ایلیار تو وہ اس کے سائے سے بھی بچتی تھی اس کی گہری روشن آنکھوں سے اسے گھبراہٹ ہوتی تھی_ اسے لگتا تھا وہ اس سے اپنا حال نہیں چھپا سکتی_ وہ جان جائیں گا کہ کون سے غم اس کے دل میں پلنے لگیں ہیں _جب کہ ایلیار سے جب جب ثمین کا سامنا ہوا تو وہ بہت نرمی سے اس کی خیریت دریافت کرتا_ اس سے باتیں کرنے کی کوشش بھی کرتا مگر وہ ہوں ہاں کر کے فوراً اپنا دامن چھڑا کر بھاگ کھڑی ہوتی_

اس دن کے بعد تو اس نے کوئی الٹی سیدھی شوخی بھی نہیں دکھائی مگر پھر بھی ثمین اس سے بچتی رہتی تھی جس کا احساس ایلیار کو بھی اچھی طرح سے ہو گیا تھا_ اب دونوں کے درمیان سلام دعا کے علاوہ فل حال کوئی اور بات تھی نہیں_ ان کے درمیان کے تعلقات سے کوئی مطمئین رہے نا رہے_ ایک شخص اس گھر میں ایسا تھا جسے یہ سب دیکھ کر دلی سکون محسوس ہوتا تھا_ اور اس کی ہمیشہ سے یہ خواہش تھی یہ تعلقات کبھی اس سے آگے نا بڑھے ورنہ ایک بار پھر ماضی خود کو دہرائے گا، جسے نا وہ خود دہرانا چاہتا تھا نا اس قصے کو دہرانے میں کوئی خوش رہ سکتا تھا_____

.... *..... *..... *..... *..... *

روز کی طرح ثمین نے سب کے جانے کا اطمینان کرنے کے بعد ہی بڑے مطمئین انداز میں اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر قدم باہر رکھا_ روم کا ڈور بند کر کے بنا رخ موڑے وہ دوپٹہ سر پر اچھے سے لپیٹنے لگی

_____

"السلام علیکم_" سلام کی آواز پر ثمین بری طرح سے اچھلی تھی_ دوپٹے کو سر کے ارد گرد لپیٹتے لپیٹتے ہی مڑ کر سلام کرنے والے کو دیکھا_ اپنے کمرے کے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑے ایلیار نے مسکرا کر پینٹ کی پاکٹ سے اپنا ہاتھ نکال کر ہلایا_ ثمین کی پیشانی پر ہزار بل پڑ گئے_ سلام کا جواب دئے بنا اس نے اور بھی تیزی سے دوپٹہ لپیٹ لیا_____

"السلام علیکم_" ثمین سے کوئی جواب نہ پا کر اسے اور بھی غور سے دیکھتے ہوئے اس نے دوبارہ زور سے سلام کیا_____

"وعلیکم السلام_" آہستہ مگر ناگواری سے جواب دے کر اس نے الجھن سے اس کی طرف دیکھا_ گھریلو کپڑوں میں ملبوس کیا وہ آج آفس نہیں جائے گا_____

ایک تو نہ جانے کون سی منحوسیت ہیں کہ اس کا سامنا ہمیشہ ایلیار سے کمرے میں آتے جاتے ہی ہوتا تھا_ نا جانے کس نے اس کے ساتھ والا کمرا اسے دیا تھا_ اتنے بڑے گھر میں کوئی اور کمرا اس کے لئے نہیں تھا_ جہاں وہ رہ سکتی اور کم کم سے وہ اس کی چیل سی نظروں سے بچ تو سکتی تھی_ اپنے دل میں وہ کوفت سے سوچ رہی تھی_ جتنا وہ اس سے خار کھاتی تھی اتنا ہی وہ اس سے نرمی سے پیش آتا تھا_____

"آپ کا کمرا میں نے سلیکٹ کیا تھا تاکہ آپ مجھ سے بھاگ نہیں سکے_" جیسے اس نے اس کی سوچ تک رسائی حاصل کر لی تھی_ دوبارہ اپنے پینٹ کی جیبوں میں دونوں ہاتھ ڈال کر اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑا وہ بڑی شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا.....

ثمین نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے_ اس وقت وہ وہی شرارتی سا پہلی ملاقات والا ایلیار لگا جس نے تپا تپا کر اس کا خون جلا ڈالا تھا_____

"میں اس کمرے میں نہ بھی رہتی تو بھی مجھے بھاگ کر کہیں نہیں جانا تھا_ فضول میں آپ نے زحمت کر ڈالی بھلا کوئی بچ سکتا ہے آپ کی نظروں سے_" وہ کیوں چپ رہتی خوب چبا چبا کر لفظوں کو ادا کر کے اپنے دل کی کھولن کو باہر نکالا_____

"اپ کے لئے تو ہر وقت کسی بھی زحمت کے لئے میں ہمیشہ تیار ہوں_" اس کے طنز پر جناتی قہقہہ لگا کر فرمایا گیا_ ثمین کی پیشانی کے بل گہرے ہو گئے_ اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر ایلیار نے اپنی ہنسی کو اپنے ہونٹوں میں دبا لیا_____

"میرا مطلب یہ ہے کہ کم سے کم اسی بہانے تم سے سلام دعا تو ہوتی رہیں گی ورنہ تم تو مجھے بھوت سمجھ کر بھاگ لیتی ہو_" وہ بھی ایک نمبر کا ڈھیٹ تھا_ اسی انداز میں اسے دیکھتے ہوئے بولا_ آپ سے تم خواہ مخواہ کی بے تکلفی وہ جل کر پھر سے کمرے میں جانے کے لئے مڑی_____

"آج میرا آفس جانے کا بالکل موڈ نہیں اور کہیں باہر جاؤں گا بھی نہیں_ تو اب کیا تم پورا دن اپنے روم میں ہی گزار دو گی_" اسے واپس کمرے میں جاتے دیکھ کر اس نے تیزی سے کہہ کر اسے روکا_____

ثمین نے مڑ کر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا_ ایلیار نے اپنے ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلائے_ آنکھوں کی چمک میں اور اضافہ ہوا تھا_ کوئی اور بات کئے بنا وہ بس اسے گھور کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی_ نیچے آ کر اس نے ادھر رکنے کی غلطی ہرگز نہیں کی تھی، اس کے قدم بڑی ماں کے پورشن کی طرف بڑھ گئے_ یہاں اب ملازمین صفائی میں لگیں ہوئے تھے_____

"ثمین بی بی بڑی ماں جی اپنے رشتہ داروں کے گھر گئیں ہوئی ہیں_" ملازمہ نے اسے بڑی ماں کے کمرے کی طرف بڑھتے دیکھ کر اطلاع دی_____

"بھابھی بھی گئیں ہیں؟_" ثمین نے مڑ کر ملازمہ کی طرف دیکھ کر پوچھا_____

"نہیں وہ کچن میں ہیں_" ملازمہ نے بتا کر اپنا کام دوبارہ شروع کر دیا_بھابھی اکثر کچن میں ہی پائی جاتی تھی_ جتنی کھانے کھلانے کی شوقین تھی اسی حساب سے بولنے کی بھی لیکن تھی بہت سادہ سا قب بھائی کی کزن تھی وہ_

ان کی اور ساقب بھائی کی لو میرج تھی ان کی یہی سادگی ساقب بھائی کو اپنی محبت میں گرفتار کر گئی تھی_یہ بات بڑی ماں نے اسے بتایا تھا_بچپن سے جتنی دونوں میں محبت تھی اتنا جھگڑا بھی ہوتا رہتا تھا_اب شادی کے بعد بھی وہیں حال تھا_بس فرق اتنا تھا کہ اب جھگڑنے کا موقع کبھی کبھی ملتا تھا کیونکہ ساقب بھائی اب زیادہ تر بزنس میں مصروف رہتے تھے اور نیلم بچوں اور گھر میں مصروف ہو گئی تھی مگر دونوں کے بیچ محبت کا تعلقات بہت گہرا تھا_وہ سوچتے سوچتے کچن تک آ گئی_____

"اچھا ہوا تم آ گئی میں تمھیں ہی یاد کر رہی تھی_ابھی خود ہی آ جاتی وہاں تمھارے پاس_"نیلم ثمین کو کچن میں داخل ہوتے دیکھ کر سارے کام چھوڑ کر چہکی تھی_____

"کیوں ڈیئر بھابھی؟_ایسا کیا جادو کر دیا آپ کی نند صاحبہ نے کی آپ ہمیں چھوڑ کر نند عرف گند کو یاد کرنے لگی_" اس سے پہلے کی وہ کچھ بولتی اپنے پیچھے ایلیار کی آواز سن کر اس بار ثمین بہت غصے سے مڑی_____

"قسم لے لو جو میں تمھارا پیچھا کرتے ہوئے آیا ہوں_میں بس بھابھی کے ہاتھوں کا بنا ناشتہ کرنے کے لئے یہاں کھینچا چلا آیا ورنہ تمھارا پیچھا کرنے کی میری ہمت کہاں، خون تھوڑے چسوانا ہے اپنا_" ثمین کی گھورتی نظروں

سے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے وہ اندر آکر نیلم کے پاس کھڑا ہو گیا_ نیلم اس کی بکواس پر بڑی زور زور سے ہنس رہی تھی_ ثمین کو اس کی بک بک بالکل اچھی نہیں لگتی تھی، جسے دیکھو اس کی بک بک پر ہنس دیتا تھا

_____

"بھابھی آپ مجھے وہی پراٹھے بنا کر جلدی سے پیش کرے جسے کھا کھا کر آپ کے ہاتھوں میں پہلوانوں جیسی طاقت آگئی ہیں_ مجھے بھی پہلوان بننا ہیں_ کسی کے نظروں کے شعلوں سے بچنے کے لئے ورنہ آپ کو تو معلوم ہیں میں کتنے کمزور دل کا ہوں_ نظروں کے تیر میرا دل برداشت نہیں کر سکیں گا_" ثمین کی شعلہ اگلتی نظروں کو دیکھتے ہوئے وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا بن بن کر نیلم سے بولا_ صاف لگ رہا تھا وہ بس ثمین کو سنا رہا تھا_ ثمین کا جل بھن کر برا حال ہو رہا تھا_____

"تمھیں میں پہلوان دکھتی ہوں_ خود کیا ہو؟_" اس لقب پہلوان پر نیلم نے برا مان کر ساتھ کھڑے ایلیار کے بازو پر بڑی زور سے ہاتھ مارا_____

"اف..... خود کو مار کر دیکھ لیں پتا چل جائے گا_ نا جانے کون سے پہلوان کی شاگرد رہی ہے آپ_" وہ بازوں سہلاتے ہوئے پرے کھسک گیا ورنہ نیلم کی بات بات پر ہاتھ مارنے والی عادت سے وہ بچ نہیں سکتا تھا_ ثمین کو بڑا اچھا لگا نیلم کا اس کو مار نا لبوں پر مسکراہٹ آگئی_ ایلیار نے اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ کو دلچسپی سے دیکھا... پہلی بار اسے مسکراتے دیکھا تھا ایلیار نے بے ساختہ نگاہیں پھیری_____

"تمھیں مار کر بھی پتا چل جاتا ہیں_ اپنے ہی ہاتھ میں درد ہو جاتا ہیں_" ادھر نیلم نے اسے جواب دیتے ہوئے اپنی ہتھیلی سہلائی_____

"آپ مجھے پراٹھے تو بنا کر دیں_" ہنس کر وہ ثمین سے دھیان ہٹا کر کچن میں رکھی ٹیبل کے پاس آ گیا_ کرسی کھینچ کر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے وہ ٹیبل پر کہنیاں ٹیک کر نیلم کے پاس کھڑی ثمین کو پھر سے بڑی فرصت سے دیکھنے لگا_ لائٹ کلر کے کرتے پاجامے پر بڑے سے دوپٹے کو اپنے سر پر لپیٹے، اپنا آپ چھپائے وہ بہت ہی مقدس سی لگ رہی تھی، چہرے پر اب بھی غصے کی سرخی تھی _____

"پراٹھے تو تمھیں ثمین بنا کر دے گی_ بڑے اچھے پراٹھے بناتی ہیں یہ_ ثمین چند از را پراٹھے بنا کر دے دو ایلی کو_" ثمین کی تعریف کرنے کے ساتھ ساتھ خاموش کھڑی ثمین کو پیار سے چمکارا_____

ثمین کو لاکھ ایلیار کے لئے پراٹھے بنا کر دینا تپا گیا ہو مگر کسی کو منع کرنا اس کی طبیعت میں نہیں تھا_ سو دل ہی دل میں اپنی تپن چھپاتے ہوئے وہ سر ہلا کر چولہے کے پاس آ گئی_ دل تو کہہ رہا تھا پاس ہی چولہے پر رکھا فرائی پین اس کے سر پر مار دے جو لگاتار اسے دیکھے جا رہا تھا، اتنی دیر سے اس کی نظروں کو خود پر محسوس کر رہی تھی _

_____

"ان کو آتا ہیں پراٹھے بنانا_" ایلیار کی دلچسپی اور بڑھی دور کھڑی اپنے غصے پر کنٹرول کرتی وہ اسے اور بھی حسین لگ رہی تھی_ معصوم سی بار بار ناک چھڑاتی، غصہ دکھاتی_____

"ارے اپنی ثمین تو ہر فن مولا ہیں_ تمھیں معلوم ہیں" .....

"بھابھی آپ کو کوئی کام تھا مجھ سے شاید_" اس سے پہلے وہ اس کی خوبیاں بتانا شروع ہو جاتی، ثمین نے ان کی بات کاٹ کر ان کو یاد دلانا چاہا کہ اس سے کوئی کام تھا انہیں_____

"کام کیا تھا بس شاپنگ پر جانا تھا اور اس بار کوئی بہانہ نہیں چلیں گا تمھارا_ اب تو ڈرائیور کا مسئلہ بھی نہیں رہا یہ اپنا ایلیار ہیں نا وہ لے چلیں گا_ کیوں ایلی.... ؟" بھابھی نے خوشی سے کہتے ہوئے ایلیار سے بھی تائید چاہی

_____

"ہاں اٹھا لیں فائدہ میرے گھر پر رکنے کا_" اس نے منہ بنا کر پہلے نیلم کو دیکھا پھر ثمین سے دوبارہ مخاطب ہوا_" اور کیا کیا خاص خوبیاں ہیں تم میں_ پراٹھے بنانے کے ساتھ ساتھ_ بھابھی کو تو بتانے نہیں دے رہی ہو،

تم ہی بتادو_" اپنی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھوں کی مٹھی رکھ کر وہ بڑی شرارت سے پوچھ رہا تھا_ پوچھا بھی اس لئے کی وہ ابھی بھڑک کر اس پر الٹ پڑے گی، اس کا بھڑک کر بولنا اسے بہت اچھا لگتا تھا_____

"کچھ خاص نہیں_" خود سے مخاطب ایلیار کو ثمین نے اپنا غصہ دباتے ہوئے روکھائی سے جواب دیا تھا_ بنا ایلیار کی طرف دیکھے وہ اپنا سارا غصہ گندھے آٹے پر نکال رہی تھی_____

"کچھ خاص نہیں تو عام ہی بتادیں_ تمھاری عام باتیں بھی اچھی لگیں گی مجھے_" اس کی طرف دیکھتے ہوئے وہ شرارت سے مسکرا دیا_ نگاہیں اس کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے اور بے رحمی سے آٹے کی لوئی بناتے ہاتھوں پر بھی تھی_ دل ہی دل میں اسے بہت ہنسی آرہی تھی_____

"جی... نا کچھ خاص ہیں نا ہی کچھ عام_ جسے آپ کو جاننے کا شوق ہوا ہیں اور میرے خیال میں پراٹھے آپ کو بھابھی کے ہاتھ کے ہی کھانے چاہیے ورنہ پراٹھوں کے ساتھ ساتھ اس میں زہر بھی ملا کر کھلا دوں گی تمھیں تاکی تمھاری زبان ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے_" ایک دم آٹے کی لوئی پٹخ کر وہ بپھری ہوئی اس کے سر پر کھڑے ہو کر غرائی_ ایلیار نے شرارت سے آنکھیں نچائی اور شکل پر معصومیت سجالی_____

"اپنا یہ بک بک کرتا منھ میرے سامنے کم چلایا کرو ورنہ منھ توڑ دوں گی اور تمھاری یہ آنکھیں ہے نا جو ہر وقت چمکتی رہتی ہے، انہیں نوچ لوں گی_" آخر کب تک ثمین خود پر قابو رکھتی وہ شیرنی کی طرح اس پر جھپٹنے کے لئے جیسے تیار تھی_ ایلیار کو دیکھتے ہی نا جانے اسے کیا ہو جاتا تھا_ وہ غصے سے پاگل ہو جاتی تھی_ اس وقت بھی بس اس کا منھ نوچنے کی دیر تھی_____

"بھابھی مجھے بچالے اپنی نند سے ورنہ آپ کا اکلوتا دیور شہید ہو جائے گا، وہ بھی آپ کی حسین نند کے حسین ہاتھوں سے_ سارے شوق نکل جائے گے آپ کے میرے بنا_" ایلیار بمشکل اپنا قہقہہ دباتے ہوئے، منھ کھول

کر مکھی جانے کی منتظر نیلم سے مخاطب ہوا_ ثمین کو غصے کے ساتھ ساتھ رونا بھی آیا_ یہ انسان مجھے جھگڑالو مشہور کر کے ہی رہیں گا_ اسے گھورتے ہوئے وہ پیر پٹخ کر کچن سے ہی نکل گئی_____

"یہ یہ..... _" نیلم کی حیرت ختم ہی نہیں ہو رہی تھی وہ ہاتھ اٹھا کر انگلی کے اشارے سے جاتی ثمین کی طرف اشارہ کرتی ایلیار سے پوچھ رہی تھی_ بھلا ابھی اتنے دنوں میں اس کا ایسا موڈ کہاں دیکھا تھا_ انہوں نے ابھی تک دھیمی آواز میں بولتی، جھجھکتی ہوئی، سنبھل کر رہتی ثمین دیکھی تھی اور کہاں ابھی اتنا غصہ وہ بھی ایلیار سے ان کا تعجب کرنا حق بجانب تھا_____

"اسے رہ رہ کر مرچیں لگ جاتی ہے میری باتوں سے اور مجھے دیکھ کر_" ایلیار بول کر خود ہی ہنس پڑا اس کے یوں بھڑکنے پر اسے بہت ہی مزا آتا تھا_ وہ اس سے کیوں چڑتی تھی اس کا بھی اندازہ تھا اسے_____

"اچھا... لگتا ہیں میرے دیور جی کو پہلی بار کسی مرچی سے منھ لگانے کا دل کہنے لگا_" اس بار نیلم نے معنی خیز انداز میں اسے ٹٹولا_____

"جی نہیں، ایسا کچھ نہیں ہیں_" ایلیار فوراً سنجیدہ ہو کر خفا ہوا_____

"اجی معلوم ہیں آپ تو پہلے ہی سے مرچ لگوا چکے ہے_" انہوں نے اسے چھیڑا_____

"جو آپ سمجھے_ اب آپ پر اٹھے دے رہی ہے یا آپ کا ارادہ بھی زہر کھلانے کا ہیں_" وہ ثمین کی بات سوچ کر پھر سے سر جھٹک کر ہنسا_____

"یہ اچھا نہیں کیا تم نے کیا ضرورت تھی اسے چھیڑنے کی جب اسے پسند نہیں_" نیلم نے ناراضگی ظاہر کی ثمین کے جانے پر افسوس بھی ہوا_____

"مزا آتا ہے مجھے اسے چھیڑنے میں_" کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے وہ اب بھی ہنس رہا تھا_ ثمین کا چڑنا اس کا بولنا..اس کی آنکھوں میں انوکھی سی چمک تھی_____

"زیادہ مزا لینے کی ضرورت نہیں_ میری نند بہت اچھی ہے_" نیلم نے میز پر پڑی پھل کاٹنے والی چھری اٹھا کر اسے دکھایا_____

"واہ بھئی اتنی پیاری ہے آپ کو اپنی نند کی مجھے چھری دکھا رہی ہے نہیں لیتا میں مزا_ پر اٹھا تو بنا کر دے مجھے_" سنجیدہ ہو کر ان کے ہاتھ سے چھری لے کر اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے ان سے لاڈ سے کہا_____

"جا کر اسے منا کر لاؤ_ مجھے شاپنگ پر جانا ہے اس کے ساتھ_ تمھاری وجہ سے وہ پروگرام بھی لگتا ہے خراب ہو گا_" نیلم جھوٹی ناراضگی کا اظہار کرتی مڑ کر پراٹھا بنانے کی تیاری میں لگی_____

"یہ کہے کہ اصل غم شاپنگ کا ہیں_" ایلیار ایک دم سے کرسی چھوڑ کر اٹھ گیا_____

"کہاں چلے_ کھا کر تو جاؤ_" نیلم نے اسے کھڑے ہوتا دیکھ کر جلدی سے روکتے ہوئے پکارا____

"آپ خود کھا لے_ اب میں جا رہا ہوں_" ان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ کچن سے باہر نکل گیا_____

"عجیب لڑکا ہے_" نیلم سر جھٹک کر اس کے لئے بنایا گیا پراٹھا خود کھانے کے لئے بیٹھ گئی_____

*..... *..... *..... *.....*..... .*

"ثمین بی بی جی، مجھے دے میں بنا دیتی ہوں آپ کا ناشتہ_" ملازمہ اسے اپنے لئے ناشتہ بنانے کی تیاری کرتے دیکھ کر اپنی خدمت پیش کرتے ہوئے آگے بڑھی اور چاہا کی اس کے ہاتھ سے فرائی پین لے لیں_____

"کیوں کس خوشی میں_؟میرے ہاتھ ٹوٹے ہے_" ثمین نے فرائی پین والا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اسے اس طرح سے گھورا کی بیچاری حیران ہونے کے ساتھ ساتھ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی_____

ثمین کو اب اپنا ابال نکالنے والا مل گیا اس لئے اب ملازمہ آرام سے اس کے غصے کا نشانہ بن رہی تھی_" تمھیں کیوں دوں ناشتہ بنانے کا آرڈر_ میں لگتی کیا ہوں تمھاری_ کوئی بی بی جی نہیں ہوں تمھاری سیدھے سیدھے ثمین کہو اور ہاتھ دئے ہیں اللہ نے مجھے اپاہج نہیں ہوں میں_ جو گھڑی گھڑی ملازموں کو کام کے لئے آواز لگاؤں _میرے بابا کے گھر ملازم نہیں تھے اس لئے کام کرنے کی عادی ہوں میں، تم اپنا کام کرو_ مدر ٹریسا بننے کی کوشش مت کرو_ جسے دیکھو اپنی خدمت حاضر کر دیتا ہے_ نا کوئی کام کرنے دیتا ہے ناخود سے جینے دیتا ہے_" بھڑک کر وہ ملازمہ پر ہی الٹ پڑی اور صرف زبان سے انگارے ہی نہیں نکل رہے تھے فرتی سے ہاتھ بھی چل رہے تھے .....

اپنے کام میں لگے ہوئے مسلسل تیز رفتار سے بولا بھی جا رہا تھا_ رات سے کچھ کھایا نہیں تھا اب اس سے بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی اور لگتا تھا اسی لئے اس کا دماغ خراب ہو گیا تھا_ ملازمہ منھ کھولے ثمین کا نیا روپ دیکھ رہی تھی_ ابھی تک تو وہ کیسی چپ چپ سی گھر میں رہ رہی تھی اور اب تو لگ رہا تھا کوئی خوبصورت چڑیل ہو گئی ہو_____

"اب تک تو میں ناشتہ کر چکی ہوتی اگر وہ بد تمیز اور منحوس انسان آج آفس گیا ہوتا_ منحوس..ڈرامے باز، سمجھتا کیا خود کو... " جلدی جلدی پراٹھے بنانے کے بعد وہ آملیٹ کا آمیزہ تیار کرتے ہوئے زوردار آواز میں اپنے دل کی تپن نکال رہی تھی_

ملازمہ تعجب سے اسے دیکھ رہی تھی کہ یہ ثمین بی بی بات کس سے کر رہی ہے اس سے یا کچن میں آ چکے اور ایک طرف چپ چاپ کھڑے چھوٹے صاحب سے_ اس نے اپنے چھوٹے صاحب کی طرف دیکھا_

جیسے ہی ملازمہ نے ایلیار کی طرف دیکھا اس نے منہ پر انگلی رکھ کر اسے آنکھوں ہی آنکھوں سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا_ ملازمہ نے فوراً دانتوں کی نمائش کی_ ایلیار وہی ٹیک لگا کر سینے پر ہاتھ باندھ کر اپنے لئے سارے اس کے منہ سے نکلے القاب، اعجاز سمجھ کر قبول کر رہا تھا_____

"سمجھتا کیا ہے خود کو بد تمیز_ مانا کی سب کا لاڈلا منہ چھڑا ہیں مگر میرا بس سوتیلا لگتا ہے پورا سوتیلا پن نکال رہا ہے مجھ سے_ اپنی اپنی چکنی چپڑی باتوں سے میرے باپ کو تک کو ہتھیا لیا ہے، ہر وقت ڈیڈ ڈیڈ، چمچا کہیں کا_" بولتے بولتے اصلی جلن دل سے نکل کر زبان پر آ گئی_ ایلیار کا شک صحیح نکالا اصلی وجہ چڑنے کی یہی تھی کی اسے شاید لگتا تھا کی فائق صاحب کی محبت اس نے ہتھیالی ہے وہ ان لوگوں کی وجہ سے اسے بھاؤ نہیں دے رہے ہیں_ وہ اس کے بچکانہ پن پر تاسف سے سر ہلا کر مسکرا دیا_____

"بی بی جی ایسے تو نا کہیں، چھوٹے صاحب، بڑے صاحب کے سگے بیٹے جیسے ہے وہ ان سے بہت محبت کرتے ہیں_ چمچے نہیں ہے_" ایلیار کو تو اس کی بات بری نہیں لگی مگر ملازمہ جیسے تڑپ اٹھی_____

"چہ.. چہ بیچاری... اب تمھاری خیر نہیں_" ایلیار نے ملازمہ کو افسوس بھری نگاہوں سے دیکھا جس نے شیرنی کو دعوت دی ہے اور وہی ہوا وہ چھری والا ہاتھ اٹھا کر وہ پورے جلال سے ملازمہ پر غرائی_____

"وہ تمھارا سگا لگتا ہے.. تمھارا پھوپھا لگتا ہے یا تیرا سیاں... جو تمھیں برداشت نہیں ہوا_" ثمین نے اس کی آنکھوں کے آگے چھری والا ہاتھ لہرایا_ ملازمہ نے تھوک نگلتے ہوئے چھری کی طرف دیکھا_

"استغفر اللہ اس کا میں سیاں.." ایلیار کا حلق تک کڑوا ہو گیا_____

"میری بلا سے وہ اصلی محبت کرے یا ٹی-وی سیریل والی_ تم کیوں بولی_ مجھے بڑبڑانے دو ورنہ میں تمھارا بھی اس چھوٹے صاحب کے ساتھ خون کر دوں گی اسی چھری سے تمھارے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دوں گی_" اس کی آنکھوں سے جیسے انگارے نکل رہے تھے... ملازمہ ڈر کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے پیچھے ہٹ گئی_ ثمین ناک پھولاتی مڑ کر پھر سے اپنے کام میں لگ گئی_____

"حد ہو گئی ہر کوئی اس کا شیدائی ملازموں تک کو نہیں چھوڑا_ جس کے پاس بیٹھو ایلیار نامہ شروع مگر وہ میرا تو کچھ نہیں لگتا_ اتنا سوتیلا ہے وہ میرا کی سارا سوتیلا پن اس نے میرے ساتھ نکال لیا اس کی وجہ سے میں اتنی غصہ ہو گئی_ کیا سوچ رہی ہو گی بھابھی میں کتنی بدتمیز ہوں_ بدتمیز میں نہیں بدتمیز ان کا دیور ہے_ خواہ مخواہ کی بے تکلفی، اور بدتمیزی کی تو حد ہیں_ آج تک ایسا بدتمیز انسان میں نے نہیں دیکھا ہے_" اس کے جملے میں بار بار بدتمیز سن کر ایلیار کا منھ بن گیا_ کون سی ابھی اس نے کوئی بدتمیزی کی ہے جو میڈم اسے بدتمیز ثابت کرنے پر تلی ہوئی ہے_____

"میں بدتمیز بالکل نہیں ہوں اور سوتیلا تو مر کر نہیں ہو سکتا تمھارا_" ناچاہتے ہوئے بھی بدتمیز کی گردان کرتی ثمین کو باخبر کرنا پڑا وہ بدتمیز نہیں ہیں اور سوتیلا کیسے ہو گیا_ اپنے پیچھے پھر سے اس کی آواز سن کر ثمین جھٹکے سے مڑی تھی_ یہ یہاں بھی آ پہنچا ثمین کا پارہ اور بھی چڑھ گیا_ اب چھپ چھپ کر میری باتیں بھی سنی جا رہی ہے_____

"قسم سے یہاں سے گزر رہا تھا تو پراٹھے اور آملیٹ کی خوشبو یہاں کھینچ لائی_ ورنہ میرا دماغ خراب ہے جو تمھارے پاس آکر اللہ کو پیارا ہو جاؤں_" ثمین نے دانت پیس کر اس کی ڈرنے کی ایکٹنگ دیکھی_____

"آج یہ بھی پتا چلا کہ تم تڑ تڑ زبان چلانے کے ساتھ ساتھ کام بھی بڑی تیز کر لیتی ہوں_" دو قدم چل کر وہ چولہے کے پاس آگیا_ خوشبو دار آملیٹ، خستہ پراٹھا، ایلیار نے ساکت کھڑی ثمین کو توصیفی نظروں سے دیکھا_____

"یار بہت بھوک لگی ہیں وہاں بھابھی نے بھی تمھاری یاد میں ناشتہ نہیں دیا_" کہنے کے ساتھ ہی پل میں ہی اس نے دونوں چیزیں اپنے قبضے میں کر لی_____

"تم...." اس کی اس حرکت پر ثمین اب ہوش میں آگئی_____

"جو بھی اپنی تیز چھری جیسی زبان سے کہنا ہے کہہ لو مگر میں قسم سے تعریفیں کر کر کے کھاؤں گا یہ ناشتہ_" ثمین کے غصہ کی پرواہ کئے بغیر وہ کچن سے باہر جانے کے لئے مڑا جاتے جاتے مڑ کر منہ کھولے اس کی بے تکلفی دیکھتی ثمین کو شرارت سے دیکھا_" بٹ آئی نو، کی اس میں زہر ہرگز نہیں ملا ہو گا کیونکہ یہ تم نے اسپیشلی میرے لئے جو نہیں بنائے ہیں_" ایک بار پھر اسے جلا کر خاک کرتا وہ اس کے محنت کے پراٹھے اور آملیٹ لے کر چلا گیا_ یعنی اتنی بدتمیزی ثمین کو اتنا صدمہ پہنچا تھا کی اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اپنا ناشتہ اس کے قبضے میں جاتے دیکھ کر_ ایلیار کی شرارت پر ملازمہ منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی_____

"او جی چھوٹے صاحب بڑے شرارتی ہے ثمین بی بی آپ کے لئے میں ناشتہ بنا دیتی ہوں_" ملازمہ اپنی ہنسی روکتی بڑی خوشی خوشی صدمے سے کھڑی ثمین سے بولی تھی_ ثمین کے سر سے لگی پیروں تک بجھی نہیں بلکہ وہ سراپا شعلہ جوالا بن گئی_____

"وہ ناشتہ بنا کر اپنے چھوٹے صاحب کے منہ پر مار نا جا کر_" ہنستی ہوئی ملازمہ کو جب ایسا جواب ملا تو، ملازمہ اس کی نظروں سے ڈر کر فوراً مڑ کر اپنے کام میں لگ گئی، ورنہ کیا پتا بی بی جی کا الٹی کھوپڑی کی لگتی ہے سر ہی نا پھوڑ دے_ ملازمہ سوچتے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہو گئی_____

ثمین پھر کچن میں رکی نہیں تھی، پوری رفتار سے چلتی ہوئی کچن سے ڈائینگ ٹیبل تک آئی تھی_ وہاں آرام سے بیٹھا ایلیار ابھی اس کا بنایا ہوا ناشتہ کھانا شروع ہی ہوا تھا کی ثمین نے جھپٹ کر اس کے آگے سے ٹرے اٹھا کر اپنے قبضے میں کر لی_" مسٹر ایلیار_ میں ان لڑکیوں میں سے نہیں جنہیں آپ کی یہ شوخیاں بہت بھاتی ہو گی_ یہ ناشتہ میں نے اپنی محنت سے بنایا تھا صرف اپنے لئے_ اس پر حق بھی صرف میرا ہیں اور اپنا حق لینا مجھے آتا ہے_" غصے سے بولتی وہ ٹرے لے کر وہیں بیٹھ گئی اسی کے سامنے تا کی اس کے سامنے کھاتے ہوئے اسے دکھا دے کی وہ اس سے ڈرتی نہیں_____

"وہی تو تمھیں سمجھانا چاہ رہا ہوں، ڈیڈ بھی تمھارے ہیں پورا حق ہے تمھارا ان پر ان سے چھپ کر کیوں اپنا حق کھو رہی ہو_" ثمین کا منہ کی طرف نوالہ لے جاتا ہوا ہاتھ تھم گیا_ وہ ایک دم سے بت بن گئی_ کہاں کا غصہ کہاں کی اکڑ، سب جھاگ کی طرح بیٹھ گئی_ آنکھیں دو گہری جگمگاتی آنکھوں سے ٹکرائیں تھیں_ سامنے بیٹھا ہوا ایلیار اب بہت سنجیدہ تھا چہرے پر کہیں بھی کوئی شرارت کی چمک ڈھونڈنے سے بھی نہیں تھی_____

"مجھے ان سے حق لینا بھی نہیں_" خود کو سنبھال کر وہ آہستہ سے بولی تھی_ آواز میں غصے کی جگہ اب تلخی گھل گئی_ ہاتھوں میں لیا ہوا لقمہ دوبارہ سے پلیٹ میں رکھ دیا_ کیسی بھوک، کہاں کی بھوک، سب اڑ چکی تھی

"حق نا لینے کی وجہ_" اس کے چہرے پر آئے ہر ایک رنگ کو غور سے دیکھتے ہوئے ایلیار نے بڑے سکون سے کرسی سے پشت ٹکالی_ بیٹھے بیٹھے ہی سینے پر ہاتھ باندھ کر وہ اپنی گہری نظروں سے ثمین کے چہرے کو جانچ رہا تھا

"حق ان سے مانگا جاتا ہیں جو دینا چاہتا ہو یا اس کے دل میں ایسی خواہش ہو_ وہ تو سرے سے بیٹی کے ہی وجود سے ہی انکاری ہیں، بیٹی کو اس کا حق دینا بہت دور کی بات ہیں_" اس کی آواز میں اور بھی کڑواہٹ گھل گئی تھی _ ثمین نے کہہ کر اپنا سر جھٹکا جیسے خود کو اس تکلیف سے نکالنا چاہا جو اذیت اسے فائق صاحب کے رویے سے ملی تھی

"کبھی کبھی، ہمیں دوسروں کے دلوں میں یہ احساس جگانا پڑتا ہے کہ آپ پر ہمارا حق ہے_ تمھارا اور ڈیڈ کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے_" ایلیار سنجیدگی سے اسے دیکھتا پھر سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_ ثمین کی آنکھیں اس کے مہربان چہرے پر ٹک گئی

"یہ دنیا ہیں ثمین اور ہم مادی پرست انسان_ کچھ بننے کے لئے کوششوں کے ساتھ محنت کرنی پڑتی ہیں_ ہاتھ پاؤں مارنے پڑتے ہیں تب جا کر ہم کچھ کر پاتے ہیں اور زندگی میں کوئی مقام بنا لیتے ہیں_ لیکن کسی انسان کے دل میں جگہ بنانے کے لئے تو احساسات کو محنت کرنی پڑتی ہیں اپنی انا کو مارنا پڑتا ہیں_ اپنے دل کو مار کر اس دل کی پرواہ کرنی پڑتی جس سے ہمیں محبت ہوتی ہے_ جن سے ہم جڑے ہوتے ہیں مگر تم نے تو اس دن کے بعد سے

ڈیڈ کے رویے کو اپنی انا کا مسئلہ بنالیا ہے_ تم چاہتی ہو تمھیں کوئی کوشش نہیں کرنی پڑے وہ خود تمھاری طرف پلٹے اور مجھے نہیں لگتا ڈیڈ اس طرح تمھاری طرف متوجہ ہو جائے گے_" ہولے ہولے اسے سمجھا تا زندگی کا سچ ثمین کو بتا رہا تھا_ ثمین نے اپنے دل میں اعتراف کیا کی وہ بہت گہرائی سے اسے پڑھ چکا تھا، سمجھ چکا تھا_ ثمین نے پلکیں جھکالی... انگلی کی پور کو ٹیبل کی سطح پر پھیرنا شروع کر دیا... ایلیار اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بہت غور سے دیکھ رہا تھا_____

"مانا کی تم بہت حساس ہو ثمھیں بہت برا لگا ڈیڈ کا اس دن کا رویہ اور میں بھی کہتا ہوں ان کا رویہ تمھارے ساتھ بہت غلط ہیں مگر تم یہ کیوں بھول جاتی ہو وہ تمھارے ڈیڈ ہیں اور تم ان کی سگی بیٹی خون کے رشتہ میں بہت کشش ہوتی ہے ثمین وہ اپنا آپ منوا ہی لیتی ہیں_ ابھی وہ نفرتوں کے پردے میں خود کو چھپائے ہوئے ہیں اور تمھیں وہی پردہ کھولنا ہے_ تم اگر کوشش کرو تو وہ ضرور اپنی نفرت بھلا کر ایک نارمل زندگی جی سکتے ہیں_ میں نے آج تک ڈیڈ کو سکون میں نہیں دیکھا ہے ان کا سکون تم ہو ثمین_" مدھم مگر اس کی نرم آواز پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے اس کے کہے سارے الفاظ دھیمے دھیمے ثمین کے دل میں اترنے لگے وہ ان خلوص سے بھری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہیں کھوئی تھی_____

"تم اتنے دن سے یہاں ہو_ اس دن کے بعد سے تم نے سب کے ساتھ کھانا، رہنا سب چھوڑا ہوا ہے یوں رہ رہی ہو جیسے یہ تمھارا اپنا گھر نہیں، مسافر خانہ ہو_ خود کو زبردستی کا بوجھ کیوں مانتی ہو تم_" ایلیار غور سے اس کے چہرے پر نگاہیں جمائے اسے سمجھا رہا تھا_____

"زبردستی ہی تو لائی گئی ہوں یہاں_ کسی کی بھی مرضی کے بغیر_" وہ پھر سے اسی احساس کمتری کا شکار ہوئی_ جو یہاں آنے کے بعد اس کے وجود کو گھیر چکی تھی_ آنکھوں میں نمی بھی آئی تھی جسے چھپانے کے لئے اس نے پلکیں جھکا لی_

"غلط بالکل غلط_ تمھارا ایسا سوچنا بس تمھارے اپنے دماغ کی کھوج ہے_" اس کے سمجھانے کے باوجود بھی پھر سے وہی بات.... ایلیار کی آواز ایک دم سے تیز ہوئی_

اس بار ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر ثمین کے قریب ہوتے ہوئے وہ اس کی طرف جھکا تھا_ " تمھیں اس گھر میں ہی آنا تھا آج نہیں تو کل_ تم دور رہ کر بھی اس گھر کا ہی ایک فرد تھی اور ہو_ ڈیڈ کے علاوہ کسی نے تم سے کچھ کہا، یا اپنے رویہ سے تمھیں یہ احساس دلایا کہ تم بغیر کسی کی مرضی کے یہاں آئی ہو_ ڈیڈ کا کیا مسئلہ ہے وہ وہی جانے مگر ہم سب کے لئے تم اپنی ہو ہماری فیملی ہو_ " ثمین نے گھنی پلکیں اٹھا کر اس کے پر کشش چہرے کو دیکھا اس چہرے پر صرف خلوص تھا، نرمی تھی، کتنا اپنا پن_____

کیا تھا وہ، بہت خوبصورت نا ہوتے ہوئے بھی وہ اسے کیوں اتنا اچھا لگ رہا ہے_ اس کی ساری سوچوں کو اس نے غلط ثابت کر دیا تھا_ کتنا غلط سوچ رہی تھی وہ اس کے بارے میں ثمین لگاتار اسے دیکھے جا رہی تھی_ ایلیار گہری سانس لے کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا پہلے سیدھا ہوا پھر کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہو گیا_____

"میری بات پر سوچنا ضرور ثمین_ مجھے اچھا لگیں گا جب تم دل سے سب کو اپنا مان لو گی_ " ہر ریاکاری سے پاک، اس کی صاف و شفاف آنکھیں اس وقت ثمین پر جمی تھی_ " ویسے ایک بات اور تھی اجازت دو تو کہوں _" ایلیار کے مسکرا کر بولنے پر ثمین کی آنکھوں میں سوال اترا وہ اور کیا کہنا چاہتا ہے، ایلیار اس کے سامنے زرا سا جھکا_____

"تم بھلے ہی ان لڑکیوں میں سے ہو جو کسی کو ایک پراٹھا نہیں دے سکتی مگر میں وہ ہوں جو ضرور تمھارے ہاتھوں کے بنے پراٹھے زبردستی کھا سکتا ہوں_ " اس سے پہلے کی وہ کچھ سمجھتی اس کے آگے سے ناشتہ کی ٹرے

اٹھا کر وہ بھاگا تھا، پہلے تو وہ کچھ نہیں سمجھی مگر جب اپنا ناشتہ پھر سے اپنے قبضے سے دور جاتا دیکھا تو سمجھ میں آیا کی وہ پھر سے اسے بے وقوف بنا گیا ہے_____

"تم اس قابل ہی نہیں ہو جو میں تمھارے بارے میں اچھا سوچوں_بد تمیز، بیہودہ اسے مجھے ستانے میں نا جانے کون سا مزا آتا ہے_" ساری اچھی سوچیں پھر سے غصے میں تبدیل ہو گئی_ ثمین کرسی زور سے دھکیل کر دوبارہ کچن کی طرف بڑھی تھی_ بھوک بہت زیادہ تھی اور اسے بجھانے کے لئے پھر سے محنت کرنی تھی_ ثمین جلتی کلستی ایلیار کو ہزار گالیوں سے نوازتے ہوئے کچن میں گھسی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *.... *

"ارے ثمین آؤ وہاں کیوں کھڑی ہو_" نیلم اسے ڈائینگ روم کی طرف آتے دیکھ کر بڑی خوشی خوشی سے بلانے لگی_

دو دن کے بعد ہی صحیح، ثمین نے ایلیار کے دیے ہوئے مشورے پر عمل کرنے کے لئے خود کو مشکل سے تیار کر ہی لیا تھا_ آج وہ ڈنر کے وقت اپنے کمرے سے نکل تو آئی تھی مگر اب ڈائینگ ٹیبل تک آتے آتے جھجک ہو رہی تھی کی آگے بڑھے یا نہیں_ نیلم کی نظر اس پر پڑی تو وہ خوشی خوشی اسے پکڑ کر ٹیبل تک کھینچ لائی_ اپنی جھجک کو کنارے کرتے ہوئے وہ آہستہ قدموں سے چلتی ہوئی نیلم کے ساتھ ان کے پاس ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

_____

"اپنا گھر کتنا مکمل لگ رہا ہیں آج ایک ثمین کے آجانے سے، کیوں نگار_؟" ثمین کے آجانے سے اور سب کے ساتھ مل کر بیٹھنے سے، بڑی ماں بہت خوش ہو گئی تھی_ انہوں نے ٹیبل کے اطراف میں سب کو دیکھتے ہوئے خاموشی سے بیٹھی نگار سے بھی تائید چاہی_____

"ہمم_" انہوں نے ہنکارا بھر کر سر جھکا کر بیٹھی ثمین اور دوسری نظر فائق پر ڈالی_ فائق اب خاموشی سے اپنی پلیٹ میں کھانا نکال رہے تھے_ ثمین کے داخل ہوتے ہی وہ بالکل چپ ہو گئے تھے ورنہ ابھی تک ایلیار اور ساقب سے بزنس کے سلسلے میں باتیں کر رہے تھے_____

ایلیار سب سے نظریں بچا کر ثمین کے چہرے کو دیکھ رہا تھا_ نیلم کے ساتھ بیٹھی خاموشی سے ثمین کو دیکھ کر ایلیار کے دل میں سکون سا اترا تھا_ اس دن نا صحیح مگر آج اس پر اس روز کے اس کے سمجھانے کا اثر تو ہوا... اسے سمجھانے کے ساتھ ساتھ ہی جاتے جاتے جو حرکت کی تھی اس کا ناشتہ چھین کر ہزار گالی بھی دی ہو گی اس نے، ایلیار بے ساختہ مسکرا دیا_____

ثمین نے نگاہیں اٹھا کر سامنے دیکھا_ نگاہیں دو روشن چمکتی آنکھوں سے ٹکرائی_ نگاہوں کے اس تصادم پر ایلیار نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کا شکریہ ادا کیا_ جہاں گھبرا کر ثمین کی پلکیں جھک گئی وہی ایلیار کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی_____

"کھانا نکالو ثمین یا میں نکال دوں_" نیلم نے پاس بیٹھی ثمین سے پوچھا_ ابھی تک وہ یوہی ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی ہوئی تھی_____

"جی میں خود لے لیتی ہوں_" وہ اچھی خاصی نروس ہو رہی تھی_ لگ رہا تھا جیسے سب اسے ہی دیکھ رہے ہے_ گھبرا کر سامنے رکھی چاولوں کی ڈش کی طرف ہاتھ بڑھایا_ ابھی اس نے چاولوں کی ڈش کو اٹھانا ہی چاہا تھا کہ

ایلیار نے اس سے پہلے ہی ڈش اٹھالی_ نجانے اس نے شرارت کی تھی کی انجانے میں اس سے یہ حرکت سرزد ہوئی تھی_ ثمین ناسمجھی سے اسے دیکھ کر رہ گئی_ ایلیار نے مسکرا کر اس کا چہرہ دیکھا_

" ڈیڈ آپ ثمین کی طرف چکن والی ڈش بڑھا دیں پلیز.. ثمین مٹن بریانی نہیں کھاتی_" خاموشی سے سر جھکا کر کھانا کھاتے ہوئے فائق صاحب سے اس نے تیز آواز میں کہا تھا_ اس کے اچانک کہنے پر انہوں نے سر اٹھا کر ایلیار کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا_ ادھر ثمین کو حیرت ہوئی اسے کیسے پتا کی وہ صرف چکن ہی کھاتی ہے اور کوئی گوشت نہیں .....

"ثمین کی طرف ڈش بڑھا دیں آپ وہ اور دوسری چیزیں نہیں کھا پائے گی_" ان کے پاس رکھے ڈونگے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ نرمی سے بولا_ نگار کی پیشانی پر بل پڑ گئے اپنے بیٹے کی اس لڑکی کی پرواہ پر..... کھانا کھاتے ہوئے بھی سب کی توجہ ان کی جانب ہو گئیں_ چپکے چپکے سب فائق صاحب کو دیکھ رہے تھے

_____

فائق صاحب نے خاموشی سے ہاتھ بڑھا کر ڈش اٹھا کر ایلیار کے سامنے رکھ دی اور پھر سے سر جھکا کر اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گئے_ ثمین نے فوراً ایلیار کی طرف دیکھا آنکھوں میں جیسے شکوہ سا اتر آیا کی دیکھا کوئی اثر نہیں ہو گا_ اس کی آنکھوں کے شکوے کو پڑھ کر اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی اور فائق صاحب کا بڑھایا ہوا ڈونگا ثمین کی طرف بڑھا دیا_____

ثمین نے چپ چاپ ڈش تھامی تھی پھر کھانا سب نے خاموشی سے ہی کھایا_ کھانے کے بعد واک اور پھر لاؤنج میں سب کی محفل جمی تو ثمین سب سے نگاہیں بچا کر اپنے کمرے میں جانے کے لئے بڑھ گئی_ آج کے لئے اتنی ہی ہمت اس میں تھی_____

"تم بھی چل کر بیٹھو لاؤنج میں کوئی ضرورت نہیں کمرے میں جانے کی_ کل سنڈے ہیں اس لئے رات دیر تک جاگنے کا ارادہ ہے سب کا_" اسے کمرے میں جاتے دیکھ کر بیچ راستے میں ہی نیلم نے اسے روک لیا_____

"بھابھی مجھے نیند آرہی ہیں_" منمناتے ہوئے بہانے سے وہاں سے کھسکنے کی کوشش کی_____

کافی بنوا رہی ہوں_ نیند بھاگ جائیں گی تمھاری_ چلو شاباش جا کر بیٹھو مجھے بھی تو باتیں کرنے کے لئے کوئی " اپنے جیسا چاہیے_" بھابھی نے زبردستی اسے پکڑ کر لاؤنج کی طرف دھکیل دیا_ لاچار ہو کر اسے لاؤنج میں آنا _____ پڑا تھا

لاؤنج میں ایک طرف بڑے سوفے پر ایلیار اور ساقب بھائی کی فائق صاحب کے ساتھ میٹنگ چل رہیں تھیں_ دوسرے سوفے پر بڑی ماں اور نگار بیٹھی نظر آئیں_ وہ کہاں کس کے پاس جاتی اس لئے آکر بچوں کے ساتھ ان کے سوفے پر بیٹھ گئی_ بچے کارٹون دیکھنے میں بزی تھے_

"آپ ہمارے ساتھ کارٹون دیکھے گی پھوپھو_" اپنے پاس آکر بیٹھی ثمین کو دیکھ کر عادل خوش ہو گیا اور بڑی فرتی سے اس کی گود میں چھڑ کر بیٹھ گیا_ تین سال کا عادل بڑا ہی کیوٹ اور شرارتی بچہ تھا_ اس کے مقابلے میں عاقب سنجیدہ اور سمجھدار تھا_ کیوٹ نیس میں دونوں بچے ایک دوسرے کے مقابلے کے تھے_ ثمین کو ان دونوں پر بے انتہا پیار آتا_ اب بھی عادل کے گال چومتے ہوئے پاس بیٹھے عاقب کے گال بھی نوچے

_____

اس کے پیار پر عاقب نے برا مانا_" پھوپھو، عادل کی طرح آپ میرے بھی گال چوم سکتی تھی_" اپنے گال سہلاتے ہوئے وہ ناراض ہوا_____

"سوری مائی شونو مونو_" ثمین نے ہنستے ہوئے اس کے گال جھک کر کئی بار چومے تھے_ اتنے میں ملازمہ کافی لے کر وہاں آگئی_ سب کو کافی کے مگ دے کر وہ بچوں کی طرف آگئی_ دونوں کے کو ان کے دودھ کے گلاس تھمائے اور ثمین کو کافی_____

"آپ بھی ہمارے ساتھ میلک شیک پیئے تب آپ جلدی سے بڑی ہو جائیں گی_" عادل نے گھونٹ بھرتے ہوئے کافی کا گھونٹ بھرتی ثمین کو اپنے مخلصانہ مشورہ سے نوازا_____

"اچھا یہ تو اچھی بات کہیں عادل میاں نے_ اب میں واقعی صرف ملک شیک لوں گی_" ثمین اپنی ہنسی دباتی عادل سے بولی_____

"اچھی اچھی باتیں چاچو بتاتے ہیں ہم کو_ وہ بولے ان کی طرح بڑے ہو کر باڈی بنانی ہیں تو روز یہ پینا ہو گا_" عادل نے معصومیت سے اپنا دودھ کا گلاس دیکھاتے ہوئے فخر سے کہا_____

"پھوپھو آل ریڈی بڑی ہو چکی ہے بدھو اور وہ گرل ہے باڈی بوائز بناتے ہیں_" عاقب نے بھائی کو جیسے سمجھایا تھا_____

"چاچو بھی تو بڑے ہو گئے ہیں، وہ تو پیتے ہیں ہمارے ساتھ اور گرلز بھی تو جم جاتی ہے.. تو ہی پاپا کہتے ہیں مما سے جم جوائن کر لو وزن کم کرو...." عادل کو اپنی بات صحیح ثابت کرنی تھی اس لئے منہ بنا کر لڑا تھا وہ ساتھ ہی مما پپا کی باتیں_ ثمین منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے ہنس رہی تھی_____

کچھ دیر میں نیلم بھی آ کر ان کے ساتھ بیٹھ گئی تو ان کی محفل اچھے سے جم گئی_ بچوں کی پیاری پیاری باتیں اور نیلم کی شوخیاں_ ثمین بار بار ہنس دیتی_ یہ دیکھے بنا کی اس کی ہنسی کی آواز بار بار اس دور بیٹھے کچھ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی_____

"بہت ہی پیاری بچی ہے ثمین، بہت ہی سادہ اور معصوم_ کوئی بناوٹ تو ہے ہی نہیں اس میں_" بڑی ماں ثمین کی ہنسی کی آواز سن کر متوجہ ہوئی تھی_ ان کی طرف دیکھتی ہوئی وہ پاس بیٹھی نگار سے بولی_____

"ہاں اور بہت خوبصورت بھی ہے_" نگار اس پر نگاہ جمائے سنجیدہ تھی_ بڑی ماں نے تعجب سے نگار کو دیکھا_ آج تک نگار نے اپنے علاوہ کسی کی بھی تعریف کی ہو آج انہیں کیا ہو گیا.... وہ مسکرا کر کہنے لگی_

"خوبصورت کیوں نہیں ہو گی فائق کو دیکھو کتنا شاندار ہیں اس عمر میں بھی، جوانی میں تو اور رہا ہو گا_ ثمین کی آنکھیں، بالوں کا رنگ فائق کو پڑا ہیں اور باقی نقوش لگتا ہے اپنی ماں پر ہے اس کے_ بہت خوبصورت رہی ہو گی وہ_" بڑی ماں دل کھول کر تعریف کرتی بولی تو نگار کے دل میں جیسے کانٹا سا چبھا_____

"ہاں ماں بھی ایسی خوبصورت تھی_ ہر ادا میں حسن بھرا تھا_ سب کو دیوانہ بنا دیا تھا اس نے_" بڑی ماں چونک کر نگار کو دیکھنے لگی_ وہ کیا کہہ رہی تھی انہیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا_ بڑی ماں کے تعجب سے دیکھنے پر نگار فوراً سنبھل کر بولی_____

"حسین تو رہی ہو گی، مگر کردار کی بڑی خراب رہی ہو گی جو فائق ماں کی وجہ سے یوں بیٹی سے نفرت کرتے ہیں_" بڑی ماں نے ناگواری سے اپنی نند کو دیکھا_ دوسروں کے بارے میں یوں ایسی رائے رکھنا ان کو بالکل اچھا نہیں لگا_____

"ضروری نہیں ہر بار نفرت کی یہی وجہ ہو کچھ اور بھی ہو سکتی ہیں_ یوں کسی کی کردار کشی نہیں کرنی چاہیے اللہ کو برا لگیں گا_" انہوں نے اپنی ناگواری چھپاتے ہوئے نگار سے رسانیت سے کہا_____

"آپا مجھے کوئی شوق نہیں دوسروں کی ذات کے بارے میں مزے لے لے کر بات کرنا اور اگر دوسری وجہ ہوتی تو کیا فائق اتنی شدید نفرت کرتے_" نگار کو ان کی نصیحت بہت بری لگی مگر وہی اخلاق کا خیال رکھنا_ اپنی ناگواری چھپاتے ہوئے پھر بھی ادب سے ہی ان سے کہا تھا_____

"اتنی اچھی طبیعت کا مالک ہیں فائق پھر بھی نجانے کیوں بیٹی کے معاملے میں ایسا سلوک اختیار کیا ہوا ہے_ اگر ایسا کچھ تھا بھی تو بیٹی کا کیا قصور_ وہ بھی اتنی پیاری نیک بیٹی کی جسے دیکھتے ہی پیار آ جائے_" بڑی ماں نے دور بیٹھی ہنستی مسکراتی ثمین کو دیکھ کر افسوس سے سر ہلایا_____

"نیک اور پیاری_" نگار نے بڑبڑا کر نخوت سے ناک سکڑی_ بڑی ماں کو ان کی یہی عادت اچھی نہیں لگتی تھی_ نگار نے اپنے آگے کبھی کسی کو اہمیت نہیں دی_ ہر خوبصورت چہرے سے انہیں نجانے کیوں چڑ تھی_ برسوں کا ساتھ تھا ان کا نگار کا مگر وہ آج تک انہیں سمجھ نہیں پائیں تھی کی وہ واقعی وہی ہے جو وہ نظر آتی ہے یا ان کا باطن کچھ اور ہے_ بہر حال جو بھی تھا اپنے مرحوم بھائی اور ایلیار کی وجہ سے وہ ان سے محبت کرتی تھی_ اس لئے کبھی نگار کی کڑوی باتوں کا برا انہیں مانا ظاہراً وہ بھی ان کا احترام ہی کرتی تھی_____

"نگار ثمین بے ضرر سی بچی ہیں اور اگر وہ آج مجبوری سے ہمارے پاس آ گئی ہیں، تو اس کے لئے اپنا دل صاف رکھو_ جب سے یہاں آئی ہے بیچاری کیسی سہمی سہمی سی رہتی ہے_" بڑی ماں نے ایک دم سے سنجیدہ ہو کر نگار کے مغرور انداز دیکھ کر سمجھانے کی کوشش کی_____

"آپا آپ کیا سمجھتی ہے مجھے ثمین سے کوئی دشمنی ہے_ آپ اچھے سے جانتی ہے میں ان عورتوں میں سے نہیں، جو جاہلیت کی بنا پر اپنی سوتن کی بیٹی سے اپنی نفرت نکالتی ہے_ وہ یہاں رہے یا نہیں رہے آئی ڈونٹ کیئر... لیکن مجھے جھوٹی محبتیں جتانے کا بالکل شوق نہیں اور نا ہی میں نے اپنے دل میں اس کے لئے کوئی بغض رکھا ہے_ جو اپنے دل کو صاف کر لوں_" ان کی آواز بہت دھیمی مگر کڑواہٹ سے بھری ہوئی تھی_ ساری مروت کنارے

رکھ کر انہوں نے انہیں اچھے سے سنا دیا_ بڑی ماں بس خاموشی سے ان کے چہرے کو دیکھ رہی تھی پھر ایک گہری سانس لے کر وہ سوفے کے ہتھے کا سہارا لے کر اٹھ گئی _____

"اب میں چلتی ہوں، سب کا تو دیر تک بیٹھنے کا ارادہ ہے_" ایک نظر نگار پھر دوسری نگاہ دوری پر بیٹھے فائق سے کچھ کہتے ایلیار پر ڈال کر انہوں نے گہری سانس لی_ پھر وہ دھیرے دھیرے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

_____

نگار اتنی دیر بس انہیں جاتے دیکھتی رہیں پھر اپنا سر جھٹک کر ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل فون اٹھا لیا_ تبھی پھر سے ان کے کانوں میں ثمین کی ہنسی گونجی تو ایک بار پھر ان کی نگاہوں میں ناگواری اتر آئی_ انہوں نے اس طرف دیکھا_ ان کے پیچھے والے سوفے پر بچوں اور نیلم کے ساتھ بیٹھی وہ بہت خوش نظر آ رہی تھی _

وہائٹ اینڈ یلو کلر کے فراک سوٹ پر بڑا سا دوپٹہ اپنے سر کے ارد گرد لپیٹے وہ مکمل حجاب میں تھی_ بس چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں دکھ رہا تھا پھر بھی کیوں وہ اتنی حسین نظر آتی تھی_ نا کوئی سجاوٹ نا کوئی میک اپ_ نا کٹے بال نا کوئی ناز و ادا_ پھر بھی دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے_

کہتے ہے خدا کسی کو بڑی فرصت میں بناتا ہے شاید اسے بھی خدا نے بڑی فرصت سے خلق کیا تھا_ گلابی چمکتی دودھیا رنگت، حسین آنکھوں میں چھلکتی ہیرے سی چمک، چہرے پر چھائی معصومیت اس کے حسن کو دوبالا کر رہی تھی، اس پر سے جب جب وہ ہنستی ہلکا سا گالوں میں پڑنے والا وہ گڑھا.... ثمین کو دیکھتے دیکھتے وہ کہیں اور کھو گئی تھی_ ثمین کا چہرہ اس لڑکی کا چہرہ بن گیا جس نے ان کی زندگی میں قیامت لا دی تھی_ نگار لاؤنج میں ہو کر بھی وہاں نہیں تھی وہ ایسا کھوئی کی ساری دنیا سے جیسے غافل ہو بیٹھی _____

"کیا بات ہے ممی، ثمین کے چہرے پر ایسی کون سی چڑیل نظر آنے لگی کی آپ بالکل بت بن بیٹھی ہے_" اچانک سے ایلیار ان کے قریب بیٹھتے ہوئے شرارت سے بولا تھا_ ایلیار زرا سا گردن موڑ کر کچھ دوری پر بیٹھی ثمین کو بھی دیکھنا نا بھولا تھا_ بھابھی بچوں کو لے کر جا چکی تھی اور وہ بڑی دلچسپی سے پروگرام دیکھ رہی تھی _اپنے اطراف کی اسے کوئی خبر نہیں تھی_____

ایلیار کے پاس بیٹھتے ہی نگار خیالوں کی دنیا سے نکل کر اس کی طرف متوجہ ہوئی_

"کیا سوچ رہی ہے ممی_" پاس بیٹھے ایلیار نے مسکرا کر ان کا ہاتھ تھاما_ نگار کچھ کہے بغیر اب اپنے بیٹے کو محبت سے دیکھنے لگیں_ ان ہی کی طرح صاف کھلی رنگت، ویسے ہی نقوش، مگر چہرے کی بے پناہ جاذبیت اسے بہت منفرد بناتی تھی... زین کی طرح خوبصورت آنکھیں جو دیکھنے والے کو خود میں جکڑ لے_ وہ بہت خوبصورت نہیں ہوتے ہوئے بھی بے حد پرکشش شخصیت کا مالک تھا اس پر سے اس کا محبت آمیز اور مخلص فطرت، سب ملا کر ایلیار کی شخصیت کو بہت خاص بنا دیا تھا_ انہیں اپنے بیٹے پر فخر تھا اور یہ فخر یوں ہی نہیں تھا وہ تھا بھی فخر کے لائق_____

"ممی کیا اب میں بھوت نظر آ رہا ہوں جو اس طرح مجھے دیکھ رہی ہے_" اس بار ایلیار نے ہنس کر ان کے چہرے کے آگے ہاتھ ہلایا_____

"تم تو میرے پرنس ہو_" انہوں نے مسکرا کر اس کے دونوں گالوں پر اپنے ہاتھ پیار سے رکھے_____

"وہ اس لئے کی ایک شہزادی کا بیٹا جو ہوں_" انہیں اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے اس نے پیار سے ان کے شانے پر اپنی ٹھوڑی رکھی_____

"اچھا چھوڑو مجھے_ سب چلے گئے ہیں تم بھی جا کر سو جاؤ_" انہوں نے اس کے سر کو تھپک کر خود سے الگ کرنا چاہا_ ایلیار نے انہیں اور جکڑ لیا_____

"ایلی اب بڑے ہو جاؤ"_

"میں تو ہمیشہ بچہ بنا رہوں گا"_

"ایلی مار لگا دوں گی تم کو"_

"لگا دے... مگر میں تو ایسے ہی بچہ بنا رہوں گا_ کبھی کبھی تو ممی کو ایسے پیار دینے کا موقع ملتا ہے_" وہ ہنستے ہوئے انہیں بھینچتے ہوئے بولا_____

"ایلی بچوں والی حرکتیں بند کر دو_ ایک تو تمھاری پھوپھو کے ایسے لاڈ، پیار نے تمھیں بگاڑا ہوا ہے_" نگار کو اس طرح کے لاڈ پیار کم ہی اچھے لگتے تھے_____

"پھوپھو نے آپ کے بچے کو بس سنوارا ہے_" ایلیار ہنستے ہوئے بڑی ماں کے لئے پیار سے بولا_ نگار کو یہ سب پسند نہیں تھا اس لئے جب بھی ایلیار لاڈ میں آتا وہ سیدھے اپنی نند کو قصوروار ٹھہراتی_ ان کی نگاہ میں اس طرح کے لاڈ پیار فضول ہے_ ایک دوسرے سے محبت جتانے کے ایسے طریقے ضروی نہیں ہوتے_____

"اچھا ہٹو اب_" نگار کے چڑنے پر ایلیار زور سے ہنس دیا تبھی اس کی نگاہ اپنے کو دیکھتی ثمین پر پڑی_ نا جانے کب وہ پروگرام سے نظر ہٹا کر ان کی طرف دیکھنے لگی تھی_ بڑی دلچسپی اور معصومیت سے وہ اسے دیکھ رہی تھی_ جیسے ہی ایلیار کی نظر خود پر پڑی دیکھی اس نے سٹ پٹا کر تیزی سے نظروں کو زاویہ موڑ لیا_ ایلیار اپنی مسکراہٹ دبا کر نگار کو چھوڑ کر پرے ہو کر بیٹھ گیا_____

"بالکل بچہ بنے رہتے ہو، اب جا کر سو جاؤ_" نگار اسے چپت لگا کر اٹھ کھڑی ہوئی_____

"آپ جائے سو جائے_ میں ابھی یہی ہوں_" وہ آرام سے سوفے پر دراز ہو گیا_ نگار نے ایک نظر ایلیار پھر ثمین پر ڈالی_ اسے ابھی تک وہی بیٹھے دیکھ کر ان کی پیشانی پر ہزار بل پڑ گئے_ اس وقت ان تینوں کے علاوہ وہاں کوئی اور نہیں تھا_

"تم ابھی تک یہی ہو ثمین سونا نہیں ہے تمھیں؟_" ایسے تو وہ کبھی بھی اس سے بولتی نہیں تھی مگر اس بار وہ بول اٹھی_ کوشش کر کے انہوں نے اپنا لہجہ نارمل ہی رکھا تھا مگر آنکھوں میں تپش سی تھی_ یہی تپش تو ثمین کو اندر ہی اندر جلا دیتی تھی وہ نگار سے خوف کھاتی تھی_ اب بھی اپنی جگہ سے بہت ہی گھبرا کر اٹھی تھی_ اس طرح اٹھنے سے گود میں رکھا ریموٹ فرش پر گر گیا، ایلیار بھی اٹھ کر بیٹھ گیا_____

"جی میں بس جا رہی تھی_" ادھر ادھر وہ کچھ ڈھونڈتی بہت زیادہ نروس نظر آ رہی تھی_ چہرے پر نگار کی چبھتی نگاہوں سے گھبراہٹ کے رنگ بڑھ ہی رہے تھے_____

"تم پروگرام دیکھ رہی ہو اپنا پروگرام دیکھو ابھی آ رہا ہے_" ایلیار نے نرمی سے کہہ کر اس کی گھبراہٹ دور کرنی چاہی_____

"یہ پروگرام دیکھنے کا وقت ہے رات بہت ہو گئی ہے_" نگار نے ایلیار سے کہہ کر بہت ہی سرد نگاہوں سے ثمین کو دیکھا_

"میں دیکھ چکی بس اب نہیں دیکھنا_" اف ثمین ان کی آنکھوں سے ڈر کر ڈھونڈنا چھوڑ کر ان دونوں کی طرف دیکھے بغیر تیز قدموں سے وہاں سے بھاگی تھی_ ایلیار نے افسوس سے بس نگار کو دیکھا تھا_ جنہوں نے اس بیچاری کو اور بوکھلا دیا تھا_____

"عجیب بدتمیز، بے وقوف لڑکی ہے_" انہوں نے منہ بنا کر ادھر ہی دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے ثمین گئی تھی

_____

"بہت اچھی لڑکی ہے ثمین! بدتمیز تو وہ بالکل نہیں ہے اور بے وقوف بھی نہیں بس معصوم بہت ہے_ اسے بس یہاں ایڈجسٹ کرنے میں کچھ ٹائم لگیں گا_" ایلیار کو ثمین کی سائڈ لینے پر انہوں نے ایک دم سے چونک کر

غور سے اسے دیکھا ابھی کچھ دیر پہلے بھی ڈائینگ ٹیبل پر اس کی پسند ناپسند کے بارے میں بتا کر اس نے انہیں چونکایا تھا اور اب یو اس کی سائڈ لینا_____

وہ کچھ کھوجنے لگی مگر وہاں کوئی بھی تو خاص جذبہ نہیں تھا بس وہی مخلصانہ مسکراہٹ جیسے سب کے لئے رہتی تھی کوئی خاص بات نہیں تھی جو انہیں شک میں مبتلا کرتی_ وہ مطمئن ہو گئی_____

" تو کرے نا ایڈجسٹ_ اب ہر کوئی اسے سمجھاتا تو نہیں پھرے گا کی تمھارا اپنا گھر ہے اگر یہاں رہنا اتنا ہی برا لگ رہا ہے تو جائے چلی جائے اپنے نام کے باپ کے پاس_" نگار ایک دم سے جل کر بولی_ ثمین کے بارے میں ایلیار کا بولنا انہیں تپا گیا تھا_____

"ممی یہ اس کا اپنا گھر ہے وہ کیوں جائے یہاں سے_ اتنے سالوں سے وہ یہاں آئی نہیں کسی سے ملی نہیں تھی، اوپر سے ڈیڈ کا اجنبی رویہ تو اسے بھی اجنبیت دور کرنے میں مشکل تو ہو گی_" ایلیار نے پھر سے ثمین کی طرف سے صفائی پیش کر کے ان کو اس کی مشکل سمجھانے کی کوشش کی_____

"میں نے انکار نہیں کیا اس کا اپنا گھر ہے اجنبی بن کر وہ رہ رہی ہے_ فائق جانے اور اس کی بیٹی_ تم اس سے دور ہی رہو، ہمیں اس معاملے میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں_ وہ جیسے چاہے رہے ایڈجسٹ کرے یا نا کرے اس کا پرابلم... اس کی کھانے پینے کی ذمہ داری نہیں لی ہے تم نے وہ جیسے چاہے رہے تم خود کو دور رکھو اس سے_" ایک بار گی غصہ سے اور دوسرے لمحے انہوں نے سر کو جھٹک کر ایلیار کو نرمی سے سمجھایا تھا_ ایلیار نے بڑھ کر ان کا ہاتھ تھام لیا_____

"ممی آپ اسے ایڈجسٹ کرنے میں مدد کرے نا اس سے زرا محبت سے پیش آئے، اس کا حال احوال پوچھ لیا کرے_ ڈیڈ تو اس سے بولنے والے نہیں آپ ہی اس سے محبت سے بول لیا کرے_" وہ بہت امید سے ان کا ہاتھ تھامے ان سے التجا کر رہا تھا_____

"دیکھو ایلی... تم مجھے اچھے سے جانتے ہو مجھے جھوٹے دکھاوے نہیں آتے_ میرا ایک اصول رہا ہے نا میں جھوٹی محبت کرتی ہوں نا میں جھوٹی محبت دکھا سکتی ہوں_ مجھے ثمین سے نفرت نہیں تو مجھے اس سے کوئی لگاؤ بھی نہیں ہے_ اس لئے دنیا کے دکھاوے کے لئے اس سے محبت کا ناٹک بھی نہیں کر سکتی_" وہ بہت سنجیدگی سے بول رہی تھی ایلیار بس چپ چاپ ان کا ہاتھ تھامے انہیں دیکھ رہا تھا_____

"وہ جیسے چاہے اس گھر میں رہے جو مرضی ہو وہ کرے، مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر تم لوگ مجھ سے کوئی امید مت رکھو کی میں اس کی ماں بن جاؤں گی_ میں اس کی ماں نہیں جو اس کی ناز برداری کروں اور نا ہی مجھے اس سے کوئی ذاتی دشمنی ہے کی جو اس سے نکالوں_ تو آئندہ تم اور آپا مجھ سے یہ خواہش مت کرنا کی میں اس کی ماں بن جاؤں گی_" ایک دم صاف صاف اسے جواب دے کر انہوں نے اپنے ہاتھ ایلیار کے ہاتھ سے نکال لئے

_____

ایلیار نے ایک گہری سانس لے کر اپنی ممی کو دیکھا_ وہ تھی ہی ایسی صاف گو، بغیر کسی لاگ لپٹ کر بولنے والی_ دل کی بہت صاف اور زبان کی تلخ_ حقیقت پسند، ان کو جو پسند تھا ہمیشہ وہی کرتی تھی مگر جیسی بھی تھی ایلیار کو اپنی ماں بہت عزیز تھی_ وہ اپنی ممی سے بے پناہ محبت کرتا تھا ان کی ساری خوبیوں اور خامیوں سمیت_ ایلیار یہ

بھی جانتا تھا ان کے لئے ایلیار سے بڑھ کر کوئی اور نہیں تھا_ تبھی تو اس کی ایک خواہش پر انہوں نے اپنی زندگی وار دی تھی_ آج تک اس خواہش کے بنا پر وہ فائق صاحب کی محبت کے بغیر بھی اس رشتے کو نبھا رہی تھی

_____

"اچھا اب ایسا منھ مت بناؤ_ میں کوشش کروں گی اس کے لئے نرم برتاؤ رکھوں_" ساکت کھڑے ایلیار کو دیکھ کر انہوں نے اس کا دل رکھنے کے لئے بول دیا_____

"مائی سوئٹ ممی_" وہ ایک دم سے بچوں کی طرح ان سے لپٹ گیا_____

"اچھا بس، لیکن تم بھی زرا اس سے دور رہنا یہ ہمدردی فائق کو بالکل پسند نہیں آئے گی_ تم اس کی پرواہ کرنا چھوڑ دو یہی بہتر ہے ایلی_" نگار نے اسے سمجھانا ضروری سمجھا_ ایلیار ان سے الگ ہو گیا_____ _

"ممی آپ کو معلوم ہے اپنی فیملی کے لئے میں کتنا ٹچی ہوں_ ثمین میری فیملی کا ایک اہم حصہ ہے اسے یوں تنہا تو نہیں چھوڑ سکتا_ جب تک ڈیڈ اس کی حیثیت نہیں مان لیتے میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ ثمین کی مدد کر سکوں_" اس کا ارادہ اٹل تھا اور نگار نے بہت تپ کر اپنے بیٹے کے مہربان چہرے کو دیکھا_ جس کی یہی اچھائیاں انہیں پریشان کر دیتی تھی_____

"ایلی....." انہوں نے کچھ کہنا چاہا_

"پلیز ممی آپ کو معلوم ہے میں کسی کو پریشان اور دکھی نہیں دیکھ سکتا_ ثمین تو میرے ڈیڈ کی بیٹی ہے، اسے کیسے ایسے پریشان دیکھ سکتا ہوں_ آپ کو مجھ پر اعتبار ہے نا کی آپ کا بیٹا کبھی ایسا کام نہیں کرے گا جو میری ممی کا سر جھکا دے_" اس بار نگار اطمینان سے مسکرا دی اپنے بیٹے پر تو انہیں خود سے بھی زیادہ اعتبار تھا_____

"ٹھیک ہے، مگر اب جاؤ سو جاؤ_ بہت ٹائم ہو گیا ہے_" نگار اس کا چہرہ تھپتھپا کر وہاں سے نکل گئی_ ایلیار کچھ دیر وہی کھڑا کچھ سوچتا رہا تھا پھر وہ اپنا سر جھٹک کر لاؤنج سے باہر نکل آیا_

اپنے کمرے میں جانے کے لئے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا_ آخری سیڑھیوں پر وہ وہی ٹھٹک کر رک گیا_ سامنے پریشان سی آتی ثمین بھی اسے وہی سیڑھیوں کے پاس دیکھ کر ایک جگہ تھم سی گئی_____

"اللہ یہ سیدھے اپنے روم میں جائے رکے نا_" ثمین نے جلدی جلدی سے اپنے دل میں دعا مانگنا شروع کر دی مگر کہاں وہ دعا قبول ہونے والی_ ثمین پریشان ہو اور ایلیار مطمئین رہے، یہ کہاں ہو سکتا تھا_ وہ سیدھے اس کے پاس آیا تھا_____

"اینی پرابلم_" سوالیہ نظروں سے پریشان سی ثمین کو دیکھتے ہوئے وہ بالکل اس کے سر پر کھڑا تھا_____

"سب سے بڑی پرابلم تو تم ہی ہو_" کلس کر دل میں سوچا مگر کہا تو بس اتنا_" مجھے پیاس لگی تھی پانی لینے جا رہی ہوں_" زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر اس نے ایلیار کو ٹرخانے کی کوشش کی_____

"میں لا دیتا ہوں_" اس کے معاملے میں وہ کچھ زیادہ ہی مہربان تھا اس لئے فوراً اپنی خدمت پیش کی_____

"ہاتھ، پیر سلامت ہے میرے_ میں جا سکتی ہوں_" بھاڑ میں جائے اخلاق_ پل میں زبردستی کی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں سے جدا ہوئی تھی_ لبوں سے پھر سے پھول جھڑے_ ایلیار کے ہونٹوں کے گوشے پر مسکراہٹ آ کر گم ہو گئی_ ابھی اسے بہت محنت کی ضرورت تھی_____

"اوکے... جاؤ_" کہنے کے ساتھ ساتھ وہ زرا سا سائڈ پر ہو گیا_ ثمین تیزی سے اس کے کنارے سے نکل کر سیڑھیوں سے دھڑ دھڑ اترتی بھاگی_ ایلیار کی تیز نگاہوں سے اس کے سلیپر سے عاری پیر بچ نہیں سکے تھے

_____

تعجب سے وہ کچھ سوچتا ہوا آہستہ قدموں سے سیڑھیوں کی ریلنگ کی طرف بڑھا پھر اس کی حیرت میں اور اضافہ ہوا تھا جب اس نے ثمین کو دبے پاؤں کچن کے بجائے دوبارہ لاؤنج میں جاتے دیکھا تھا_____

"یہ وہاں کیا کرنے گئی ہے_" ایلیار خود سے بڑبڑایا_ یوں تو وہ کسی کی ذاتیات میں اتنا دخل نہیں دیتا تھا اگر کوئی اور ہوتا تو وہ کبھی دیکھنے نہیں جاتا مگر ابھی معاملہ ثمین کا تھا اور اس کے معاملے میں وہ پوری طرح سے دلچسپی رکھتا تھا_ سو وہ بھی اسی طرف بڑھا جہاں وہ گئی تھی_____

نیچے کی لائٹس وغیرہ سب بند ہو چکی تھی_ وہ بہت احتیاط سے چلتا ہوا لاؤنج کے اندر آیا تھا_ ثمین بڑی بیچینی سے وہاں سوفے کے پاس جہاں وہ تھوڑی دیر پہلے بیٹھی ہوئی تھی جھک جھک کر کچھ ڈھونڈ رہی تھی_ پورا لاؤنج نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا_ ایلیار کمر پر ہاتھ رکھے اس کی مصروفیات پر غور کر رہا تھا_____

"شکر ہے مل گئی_" جو اسے چاہیے تھا وہ مل گیا تو وہ خوشی سے بولتی ہاتھ میں سلیپر لے کر کھڑی ہو گئی_ بڑی خوشی سے سلیپر سینے سے لگا کر وہ جانے کے لئے مڑی تھی کی اپنے پیچھے آ کھڑے ہوئے ایلیار سے بری طرح سے ٹکرائی_ ایلیار کیا مل گئی دیکھنے کے چکر میں اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا تھا_ اس ٹکر کے لئے وہ بھی تیار نہیں تھا اس لئے وہ بھی گھبرا گیا_ اس پر سے ثمین کی ڈر کر نکلی چیخ جو اس سے ٹکرانے کے بعد اس کے منہ سے نکلی تھی وہ اور گھبرا گیا_____

"چیخوں مت میں ہوں_" ایلیار نے فوراً کہا_ ثمین نے اپنے ایک دم قریب کھڑے ایلیار کو غصے سے گھورا

_____

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ میرا پیچھا کرنا کب چھوڑوں گے تم_؟" ہاتھوں میں دبے سلیپر پشت پر کرتے ہوئے وہ غرائی_ اس نیم اندھیرے میں بھی اس کی آنکھوں میں غصے کی چنگاریاں صاف نظر آ رہی تھی_____

"مر کر بھی نہیں"_ ایلیار کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا_____

"ہاں تب بھوت بن کر چپک جانا_" دانت پیس کر وہ ایلیار کو آنکھیں دکھا رہی تھی_ اسے غصے میں یہ بھی احساس نہیں تھا کی وہ ایلیار کے کتنے قریب کھڑی ہے_ اپنی پشت پر ہاتھ میں سلیپر چھپائے وہ بس اسے گھور رہی تھی_____

"صحیح، بھوت بن کر ساری زندگی پریشان کروں گا_" ایلیار نے اس بار شرارت سے اسے دیکھا_____

"اب بھی کوئی کمی نہیں ہے پریشان کرنے میں_ جب سے یہاں آئی ہوں کوئی اور کام کیا ہے تم نے_" ثمین کا بس نہیں چل رہا تھا اندھیرے میں چمکتی اس کی آنکھیں نوچ لے جو اسے پریشان کرتی ہے_____

"اچھا میں پریشان کرتا ہوں_" ایلیار نے بھویں سکڑ کر اسے گھورا_____

"اور کیا کرتے ہو_جب دیکھو ہر جگہ تو تم حاضر ہو جاتے ہو_میرا پراٹھا تک کھا گئے_" اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گھورتے ہوئے شکوہ کیا_____

"اب سمجھ میں آیا اب بھی تم کیوں ناراض ہو_بڑی ہی کنجوس ہو تم ایک پراٹھا نہیں دے سکتی_" ایلیار کو اس کی بات پر ہنسی آرہی تھی ہنسی دبا کر اسے چھیڑا_____

"نہیں دے سکتی اور تمھیں تو بالکل نہیں دے سکتی_" وہ تپی تپی بس اسے گھورے جارہی تھی_

"میں نے کون سی جائداد کھائی ہے تمھاری_" اپنے لئے اس کی ناراضگی پر ایلیار اس بار تپا تھا_اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسی کے انداز میں اسے گھورا_____

"میرے منھ مت لگو تم اپنا کام کرو_کیوں پیچھے پڑے ہو میرے_؟" ثمین نے دل کی بات زبان پر لانے سے پرہیز کیا_ورنہ دل تو کہہ رہا تھا کی کہہ دے سب سے بڑی جائداد تو اس کے والد محترم ہی ہے_____

"کیا کروں تم میری.... اچھا خیر چھوڑو تم یہاں کیا کر رہی تھی_" وہ روانی سے بولتے بولتے اپنی بات بدل گیا

_____

"تم سے مطلب_" ثمین غصے سے بول کر اس کی سائڈ سے نکل کر باہر جانے والے راستے کی طرف بڑھ گئی_ ایلیار نے اس کے پیچھے چھپے ہاتھوں میں سلیپر دیکھ لئے تھے_وہ مسکرا دیا اتنی دیر سے میڈم خزانے کی طرح یہ چھپا رہی تھی_____

"عجیب لڑکی ہے کبھی جو ڈھنگ سے بات کرلے_" منہ بناتا اس کے پیچھے وہ بھی لاؤنج سے جانے کے لئے مڑا

"ڈھنگ کی بات وہ بھی تم سے _" ثمین جل کر جواب دینے کے لئے مڑی_ہاتھ میں لئے سلیپر فرش پر رکھ کر پیروں میں ڈال لئے

"کوئی بات کا جواب نا دینا تم سے نہیں ہوتا_" اسے جلاتے ہوئے وہ اس کے پیچھے پیچھے تھا، ثمین بہت جل کر اسے دیکھتے ہوئے جھٹکے سے اپنی گردن موڑ کر تیز قدموں سے لاؤنج سے باہر نکلی

وہ بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے تھا دونوں آگے پیچھے ہال میں آئے تھے..... ابھی وہ لوگ سیڑھیوں کی طرف بڑھے ہی تھے کی سیڑھیوں کے پاس کوریڈور کے آخری سرے پر فائق صاحب ان دونوں کو نیچے آتے دکھے تھے لیکن انہوں نے ان دونوں کو ابھی نہیں دیکھا تھا .....

اتنی رات میں وہ دونوں تنہا اور ان کا سامنا... دونوں کو ہی غلطی کا احساس ہوا تھا ایک دوسرے کے ساتھ ان دونوں کو دیکھ کر وہ کہیں کچھ غلط نا سوچ لیں اس فکر نے دونوں کو ہی چھپنے پر مجبور کر گیا تھا، ثمین اور ایلیار ایک ساتھ ہی سامنے نظر آتے اسٹڈی روم کے دروازے کی طرف بڑھیں تھے اور دوسرے پل ہی میں دونوں اسٹڈی روم کے اندر تھے

"سب تمھاری وجہ سے ہے تم اگر.... " اس سے پہلے کی وہ پھر سے شروع ہو جاتی ایلیار نے فوراً اس کے ہونٹوں پر اپنی چوڑی ہتھیلی رکھ کر اس کا چلنے کی تیاری کرتا منہ بند کر دیا .....

اس کے تیز کانوں نے آرام سے اسٹڈی روم کے باہر قدموں کی آہٹ سنی تھی... اس لئے اس کا منہ بند کرنا ضروری سمجھا تھا.....

ثمین کی آنکھیں پھٹ سی گئی اس کی جرأت پر... بڑی جارحیت سے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے ہاتھ کو اپنے منھ سے ہٹانا چاہا_____

"ہشت.... ڈیڈ ادھر ہی آرہے ہے_" ثمین کو ایک گھوری دے کر کہنے کے ساتھ ہی اس کا منھ کو ہتھیلی سے ڈھکن کی طرح بند کئے کئے وہ اسے لے کر چھپنے کے لئے ایک طرف لگی الماریوں کی طرف بڑھ آیا _____

ثمین بس آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتے ہوئے اب بھی اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی ہر کوشش بے کار تھی ایلیار کا سارا دھیان ابھی بالکل بھی ثمین کی طرف نہیں تھا..... اس کی ساری حس اب دروازے کی طرف لگی ہوئی تھی... آہٹ اب قریب ہو چکی تھی وہ ثمین کو اور بھی قریب کرتے ہوئے وہ الماری سے لگ کر کھڑا ہو گیا _____

ثمین ایک دم ساکت ہو گئی تھی_ وہ اس کے اتنے قریب تھی جیسا وہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی_ اپنی حیرت انگیز آنکھوں سے ایلیار کے پریشان چہرے کو دیکھ رہی تھی_ اسے شاید خود نہیں معلوم تھا انجانے میں وہ ثمین کو اپنے سے لگا بیٹھا تھا_ ایک ہاتھ اس کی کمر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے منھ پر رکھے وہ چپکے چپکے ادھر دیکھ رہا تھا جہاں فائق صاحب اندر آچکے تھے_____

اپنی پرسنل الماری کی طرف جاتے ہوئے وہ ایلیار کو بہت فکر مند کر چکے تھے_ ایلیار نے پریشانی سے ایک طرف کھڑے کاغذات نکالتے فائق صاحب کو پھر ثمین کی طرف دیکھا اب جو اس نے ثمین کی پھیلی ہوئی آنکھوں میں دیکھا.... تو اسے احساس ہوا تھا کی وہ کس قدر اس کے قریب تھی_

ایلیار نے فوراً اس کے ہونٹوں سے اپنی ہتھیلی ہٹالی اور دوسرے پل اس کی کمر سے اس کے ہاتھ بھی جدا ہو چکے تھے_ ثمین خاموشی سی ایک طرف ہو گئی ایلیار نے ثمین کی طرف سے نگاہیں ہٹا کر پھر سے فائق صاحب کی طرف دیکھا ....

وہ اب الماری بند کر کے اس طرف آنے لگے تھے جدھر وہ دونوں چھپ کر کھڑے تھے..... مصیبت در مصیبت ایلیار نے کراہ کر ثمین کی طرف دیکھا_ اچھے پھنسے تھے وہ دونوں... اس سے اچھا تو وہ انہیں ہال میں ہی دیکھ لیتے یہاں تو ان دونوں کی پوزیشن اور بھی آکوڈر ہو گئی تھی_

اپنی بغل میں کھڑی پریشان سی ڈری سہمی ثمین کی طرف نگاہ کی اسی پل اس نے بھی اسے دیکھا تھا دونوں کی آنکھوں میں یہ سوال تھا اب کیا کرے، ایلیار نے بڑی احتیاط سے پھر سے ادھر جھانکا جہاں فائق صاحب تھے وہ اب جا رہے تھے ہاتھوں میں ان کے کچھ کاغذات تھے ایلیار نے سکون کا سانس لیا کچھ ہی لمحے میں دونوں نے اسٹڈی روم کا دروازہ بند ہونے کی صدا سنی تھی_____

"اللہ میں تو مر گئی تھی آج_ سب تمھاری وجہ سے ہے_" ان کے باہر جانے کا یقین ہوتے ہی ثمین اچھل کر اس سے دور ہٹی تھی_____

"اور میں تو بہت خوش تھا جیسے، شکر کرو انہوں نے دیکھا نہیں ورنہ دونوں کے وہ لتے لگتے کی یاد رکھتی_" سکون کا سانس لیتا وہ بھی لڑنے کے لئے تیار ہو گیا_____

"تم... " کچھ کہنے کی خواہش میں وہ بس ہونٹ بھینچ کر رہ گئی.. اس کی طرف دیکھتے ہوئے ایک جھٹکے سے وہ جانے کے لئے مڑی تھی کی اسی پل ایلیار نے اس سے بھی تیزی سے اس کا ہاتھ تھام کر کھینچا تھا... ثمین اس سے

ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی_ "دماغ خراب ہے تمھارا ابھی وہ باہر ہی ہوں گے_ " ایلیار نے اس کا ہاتھ تھامے تھامے ہی زرا تیز آواز میں کہا_

"تم یہ بات میرا ہاتھ پکڑے بنا بھی کہہ سکتے تھے_ "اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچ کر وہ پھنکاری... ایلیار نے منھ بنا کر اس کی ناراضگی دیکھی.. ثمین اب اس سے دور جا کر کھڑی ہو گئی ...

ایلیار آہستہ قدموں سے چلتا ہوا اسٹڈی روم کے دروازے تک گیا تھا، آہستہ سے ناب پر ہاتھ رکھ کر گھمایا دروازہ کھول کر سر باہر نکال کر دیکھا اب وہاں کوئی بھی نہیں تھا وہی کھڑے کھڑے ثمین کی طرف پلٹ کر دیکھا وہ خفا خفا سی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی.... ایلیار نے کچھ بولے بغیر ہاتھ کے اشارے سے اسے باہر نکلنے کو بولا تو وہ لاکھ ناگواری کے باوجود دروازے تک آئی تھی_____

"چلو وہ اب نہیں ہے_" دھیمی آواز میں کہہ کر اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا ثمین اسے گھورتی باہر بھاگی تھی

_____

"جیسے میں زبردستی لے کر یہاں آیا تھا_ میڈم کا تو مزاج ہی نہیں ملتا_ "دل ہی دل میں سوچ کر وہ بھی باہر نکل آیا_

ثمین اتنی دیر میں سیڑھیاں چھڑ چکی تھی... ایلیار اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے اس کے پیچھے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا... ثمین نے اپنے کمرے میں گھسنے سے پہلے ناچاہتے ہوئے بھی پلٹ کر دیکھا تھا_ وہ بڑے آرام سے چلتا ہوا اپنے کمرے کی طرف آرہا تھا_ نگاہیں ٹکرائی تو ثمین منھ بنا کر فوراً اپنے کمرے میں گھس گئی..... اس کے منھ بنا کر جانے پر ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی وہ یوں ہی مسکراتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

_____

"پھوپھو آپ اٹھے اور میرے ساتھ کھیلے_ کل آپ نے وعدہ کیا تھا میرے ساتھ کھیلنے کا_" وہ شام کے وقت لان میں تنہا بیٹھی ہوئی تھی کی عاقب اپنی فٹ بال لئے اس کر سر پر آکر کھڑا ثمین کو اس کا کل کا کیا وعدہ یاد دلانے لگا_ _____

"آج میرا موڈ نہیں ہے... کل ٹھیک_" ثمین نے نرمی سے اس کے گال چھو کر چھوٹے عاقب کو منع کیا_ دل بہت اداس ہو رہا تھا ایسے میں کھیلنے کا کیا دل کہتا_____

"آپ روز یہی کہتی ہے آج موڈ نہیں آج دل نہیں کہہ رہا ہے... آپ کا کل تو آتا ہی نہیں_" عاقب نے برا مان کر اپنا پیر پٹخا_ عادل سو رہا تھا اور چاچو گھر پر نہیں تھے_ پاپا کھیلتے نہیں اور ماما دوڑ ہی نہیں سکتی تھی_ اب ثمین ہی واحد اس کا سہارا تھی جو منع کر رہی تھی... وہ ناراض ہوا _____

"سچ میں میری جان میرا موڈ نہیں اور مجھے تو فٹبال کھیلنا آتا بھی نہیں_" اس کی ناراض ہونے پر ثمین نے پیار سے عاقب کے پھولے پھولے گال سہلا کر اپنی مشکل بتا کر اسے ٹالنا چاہا_____

"کرنا کیا ہے بس لات ہی تو مارنی ہے سو مارتی رہنا_" عاقب سے پہلے وہاں فروٹس کی پلیٹ ہاتھ میں لئے آتی نیلم مزے سے بولی تھی_____

"میرے پیروں میں درد ہونے لگتا ہے_" ثمین نے نیا بہانا بنایا_____

"پھوپھو جب میرے پیروں میں نہیں ہوتا تو آپ کو کیوں ہو گا آپ تو بڑی بھی ہو_" عاقب کوئی صورت میں بھی ماننے کو تیار نہیں تھا_ ثمین کا ہاتھ تھام کر اسے منانا چاہا_____

"کیوں بچے کا دل توڑ رہی ہو کھیل لو ناں میری بہن ورنہ یہ میرے پیچھے پڑ جائے گا اور تمھیں معلوم ہے دوڑنا میرے بس کی بات نہیں_"نیلم آرام سے وہی رکھی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی.... کھاتے ہوئے اسے پچکارا بھی_____

"اچھا بس کچھ دیر_" ثمین کو ماننا ہی پڑا عاقب خوشی سے اس کا ہاتھ تھام کر ایک طرف لے آیا_ ثمین اس کے ہاتھوں سے فٹبال لے کر عاقب کے ساتھ کھیلنے لگی_ایک بار کھیل شروع کیا تو دماغ سے کچھ الجھنیں مٹ بھی گئی وہ اب مگن ہو کر عاقب کے ساتھ کھیل رہی تھی.... نیلم فروٹس کھاتی... تالیاں بجاتی دونوں کو شاباشی دے رہی تھی_____

"تم نے گول کیا ہے نا اب دیکھو میں کیسے گول کرتی ہوں_" سانس پھول گیا تھا مگر وہ پورے جوش سے عاقب سے بولی اور پیروں کے نیچے فٹبال رکھ کر ثمین نے بہت ہی جوش میں فٹبال کو کِک ماری تھی.....

فٹبال اپنی جگہ سے بہت ہی زور سے اچھلی اور اس سے پہلے وہ خوشی سے اچھل جاتی کی ثمین جہاں تھی وہی کھڑی رہ گئی_ فٹبال سیدھے فائق صاحب کے ساتھ اندر آتے ایلیار کے ہاتھوں پر لگی تھی_ ایلیار کے ہاتھوں سے اس کا موبائل چھٹک کر اس کے قدموں سے کچھ دوری پر گر گیا_ ان لوگوں کے پیچھے پیچھے ساقب بھی تھے

_____

"پھوپھو اپ نے چاچو کو بال مار دی_" عاقب کہتا ہوا دوڑ کر ایلیار کے پاس چلا گیا_

ثمین شرمندہ سی اپنی جگہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی_ نیلم بھی فروٹس کھانا بھول کر حیرت سے سب دیکھ رہی تھی _کانوں میں لگا ہینڈ-فری گود میں گر گیا... ایلیار ہوتا تو کوئی بات نہیں تھی ان کے لیے مگر ساتھ میں فائق صاحب جو تھے...پورے گھر میں ایک ان ہی سے نیلم ڈرتی تھی_____

"چاچو آپ کو چوٹ تو نہیں لگی_" عاقب لمحوں میں دوڑتا ان لوگوں کے پاس پہنچ گیا عاقب کی آواز پر سب کے ہوا اس واپس آ گئے_____

"آپ نے فٹبال مارا_" ساقب نے بہت ہی خفگی سے اپنے بیٹے کو دیکھا جسے رونالڈو بننے کا زیادہ شوق تھا

_____

"میں نے نہیں... پھو پھو نے..." عاقب نے فوراً نفی کرتے ہوئے انگلی سے سراسیمہ سی کھڑی ثمین کی طرف اشارہ کیا..اپنی طرف سب کی نگاہیں دیکھ کر وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی_____

"اوہ میرا ہاتھ....." ایلیار اچانک ہی اپنا ہاتھ تھام کر بری طرح سے کراہا تھا_ اچانک اس کے درد سے کراہنے پر فائق صاحب اور ساقب نے ایک ساتھ اس کی طرف دیکھا_____

"کیا ہوا ایلی چوٹ لگ گئی ہے..درد ہو رہا ہے؟_" فائق صاحب فکرمندی سے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگے_____

"ہاں ڈیڈ بہت زیادہ لگ گئ ہے جیسے ہڈی ٹوٹ گئی ہے_" اس کی آواز میں درد سمٹ آیا_ اپنا ہاتھ پکڑے پکڑے وہ بری طرح کراہنے لگ گیا تھا چہرے پر بھی درد سا تھا... فائق صاحب اور بھی فکرمند ہو گئے_____

"چاچو کا ہاتھ ٹوٹ گیا_ پھوپھو نے چاچو کا ہاتھ توڑ دیا_" عاقب نے فوراً دہائیاں دینی شروع کر دی_ نیلم کرسی چھوڑ کر خود کو سنبھالتی گرتی پڑتی ان کی طرف بھاگی_ گھبراتو ثمین بھی گئی تھی اس لئے وہ خود کو روک نہیں سکی وہ بھی دوڑتے قدموں سے ان لوگوں کے پاس پہنچی تھی.... خوف کے ساتھ ساتھ اب چہرے پر فکر اور ندامت بھی تھی_____

"میں نے تو بہت دھیرے سے مارا تھا کیسے لگ گئی.... ہاتھ ٹوٹ گیا تمھارا_" ایلیار کے ہاتھ کی طرف دیکھتی وہ بے حد گھبرائی ہوئی پوچھ رہی تھی_____

"اف یہ دھیرے سے تھا.... میرا ہاتھ توڑ کر پوچھ رہی ہے ٹوٹ گیا لگتا ہے اپنے پراٹھوں والی دشمنی نکالی گئی ہے_" ایلیار نے ثمین کے بولتے ہی اور بھی تیزی سے ہائے ہائے کرتے ہوئے فریاد کی تھی_ کسی کو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا اتنی سی بال سے ہاتھ کیسے ٹوٹ گیا_ ثمین بری طرح سے شرمندہ ہو گئی... شکل رونی سی ہو گئی

_____

"ساقب اسے ڈاکٹر کے پاس لے جائے_ دیکھے کتنا درد ہو رہا ہے_" نیلم گھبرا کر اپنے میاں سے جلدی سے بولی _ایلیار کے چہرے پر تکلیف کا احساس بہت زیادہ تھا.. اپنے پیارے دیور کا حال ان سے نہیں دیکھا گیا

_____

"ایلی دکھاؤ اپنا ہاتھ کتنی چوٹ لگی ہے.. دیکھ کر پتا چلیں گا نا_" فائق صاحب گھبراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامنے لگے_____

"نہیں نہیں ڈیڈ، بہت درد ہو رہا ہے_ مجھے لگتا ہے ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی ہے_" اپنے ہاتھوں کو زرا سا پیچھے کرتے ہوئے وہ ثمین کے روہانسے ہوتے چہرے کو بھی دیکھ رہا تھا_____

"یقین کرے... میں نے جان بوجھ کر نہیں مارا تھا_" ثمین کی آواز گلے میں پھنس گئی_لگ رہا تھا بس اب رو دیں گی_فائق صاحب ایک دم سے ملامتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے ثمین سے بہت غصے سے بولے_" تم سے کس نے فٹبال کھیلنے کے لئے کہا تھا_جب ایسے" ....

"ڈیڈ کچھ نہیں ہوا ہے میں مذاق کر رہا تھا_" اس سے پہلے کی فائق صاحب ثمین کو بری طرح سے ڈانٹ دیتے کی ایلیار ان کی بات کاٹ کر تیزی سے سارا مذاق وزاق بھول کر بول اٹھا_____

یعنی صرف اسے ستانے کے لئے وہ ایسا مزاق کر رہا تھا.... ثمین کا جھکا سر جھٹکے سے اٹھا تھا اور بہت ہی شکایت بھری نگاہوں سے اس نے ایلیار کو دیکھا..ان نگاہوں کا شکوہ.... وہ بری طرح سے شرمندہ ہو گیا_____

"کچھ کچھ مجھے بھی سمجھ میں آرہا تھا_اتنی اسٹرانگ باڈی پر چوٹ لگی تو کیسے... بیچاری ثمین کی لات میں کتنا زور رہا ہو گا جو تمھارے جیسے فولاد کی ہڈی ٹوٹ گئی_" سارا ماجرا سمجھتے ہوئے اب تک ساکت کھڑے ساقب ہنس کر ماحول میں چھائے سناٹے کو توڑنے کے لئے مزاحیہ انداز میں بولے_____

"سوری ڈیڈ وہ بس_" ایلیار اپنا سر ایک انگلی سے کھجلاتے ہوئے فائق صاحب کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ رہا تھا_ اپنی شرارت پر اسے شرمندگی سی ہو رہی تھی_وہ بہت سنجیدگی سے ایلیار کو دیکھ رہے تھے ایسے مزاق کی انہیں بھی امید نہیں تھی_____

"مذاق مت کیا کرو ہر وقت_" فائق صاحب نرم لہجے میں کہہ کر ان لوگوں کو وہی چھوڑ کر لان سے اندر کی سمت بڑھ گئے_____

"بس اتنا... یہ ڈانٹ تھی_" ثمین کے دل پر جیسے چوٹ سی لگی، بڑے صدمے سے وہ جاتے ہوئے اپنے والد صاحب کو دیکھ رہی تھی_____

"تم نے تو ڈرا دیا تھا ایلی_ بیچاری ثمین کتنا ڈر گئی تھی اوپر سے انکل سے ڈانٹ بھی پڑ گئی_" نیلم نے اپنی سادگی میں ثمین کے زخموں پر نمک چھڑک دیا_ ایلیار کراہ کر رہ گیا_____

"یہی تو یہ چاہتا ہے کی وہ مجھے ڈانٹے باتیں سنائے اور یہ خوش ہوتا رہے... ایسے ہمدردی دکھاتا ہے مگر یہ میرا دشمن ہے_" ثمین کے دل پر کچھ زیادہ ہی لگی تھی_ آنسو بھری آنکھوں سے ایلیار کو دیکھا... چبا چبا کر باتیں سنائی اور پھر وہ رکی نہیں دوڑتے قدموں سے وہاں سے بھاگ گئی_____

"اچھا نہیں کیا تم نے_" نیلم بھی ملامتی نگاہوں سے اسے دیکھتی ناک پھلا کر اندر کی جانب بڑھ گئی تاکی ثمین کو تسلی دے سکے_____

"ان کو روکے بھائی، یہ تسلی کے بجائے ثمین کو میرے خلاف ہی کریں گی وہ پکا مجھے دشمن ہی سمجھ لیں گی_" ایلیار جاتی ہوئی نیلم کو دیکھتے ہوئے ساقب کو دہائی دینے لگا_____

"کیا کر سکتا ہوں... " ساقب نے شانے اچکائے.. "نیلم کی تسلی دلاسے دینے کا اپنا ہی اسٹائل ہے_ تم بعد میں منا لینا، ویسے مذاق تب کرتے جب انکل نا ہوتے_" ساقب نے اس کے شانے کو تھپک کر جیسے ایلیار کے جلے پر اور نمک چھڑک دیا_____

"مجھے کیا معلوم تھا ڈیڈ کی پدرانہ ڈانٹ جاگ جائے گی_" ایلیار بری طرح سے جل گیا تھا... اچھے بھلے موڈ کا پورا کباڑا ہو گیا_____

"چاچو آپ کا موبائل_" عاقب اس کا موبائل ایک ہاتھ میں اور اپنا فٹبال بغل میں دبا کر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا_____

"یہ فٹبال کھیلنے کا کس کا آئڈیا تھا_" ایلیار اپنا موبائل عاقب کے ہاتھ سے لیتے ہوئے منہ بنا کر بولا تھا_____

"میرا... " گردن اکڑا کر بتایا_"اتنی مشکل سے پھوپھو کو راضی کیا تھا_انہوں نے شاٹ مارا اور آپ کا ہاتھ ٹوٹ گیا_چاچو آپ کا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا نا کیسے صحیح ہو گیا_" عاقب کے بھولے پن سے بولنے پر ساقب بہت زور سے ہنسے تھے_وہی ایلیار نے کھسیا کر اپنا موبائل جیب میں رکھ کر عاقب کو گود میں اٹھا لیا پھر وہ ساقب کے مذاق بننے کے لئے رکا نہیں تھا تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گیا_ہنستے ہوئے ساقب بھی ان کے پیچھے تھے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

ایلیار بڑی بیچینی سے ثمین سے معذرت کرنے کا خواہش مند تھا کی کب وہ تنہا ملے اور وہ اس سے اپنی شام والی غلطی کی معافی مانگ لیں_شام سے لے کر رات ڈنر تک اسے ایسا موقع نہیں ملا تھا یہاں تک کی دھیرے دھیرے سب سونے کے لئے اپنے اپنے روم میں بھی چلے گئے_____

آدھی رات ہونے والی تھی اور ایلیار لان میں ٹہلتا اس سے ملنے کی کوئی تدبیر بنا رہا تھا کی ذہن میں ایک ترکیب آئی تھی اور اس ترکیب پر عمل کے لئے وہ پھر سے اندر آیا اور کچن تک گیا تھا_____

دروازے پر دستک ہوئی تو سونے کی تیاری کرتی ثمین نے تعجب سے دروازے کی طرف دیکھا...اس وقت کون آ گیا وہ سوچتے ہوئے لائٹ جلا کر دروازہ کھول چکی تھی... سامنے ملازمہ دانتوں کی نمائش کرتی کھڑی تھی

_____

"ثمین بی بی آپ کو نیلم بھابھی نیچے بلا رہی ہے_" ملازمہ نے تیزی سے ثمین کو نیلم کا پیغام سنایا اور پیغام دے کر اسی تیزی سے جانے لگی_____

"اے رکو.... بھابھی نے بلایا ہے اس وقت مگر کیوں_؟" ثمین کو حیرت ہوئی_اس وقت جب سب سونے کے لئے جا چکے ہے، بھابھی کو کیا کام پڑ گیا_____

"مجھے کیا پتا جی.... کہنے لگی بہت ضروری کام ہے بلا کر لے آؤ_آپ کا لان میں انتظار کر رہی ہے_" ملازمہ جلدی جلدی کہہ کر تیزی سے نکل گئی_____

"کیا کام پڑ گیا؟_اللہ خیر کرے_" ثمین جلدی جلدی سے دوپٹے کو سر کے ارد گرد باندھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی_روم سے لان تک کا سفر اس نے خیریت کی دعا کرتے ہوئے طے کیا تھا_لان میں اس وقت بھی ساری لائٹس جل رہی تھی اور سارا لان روشن تھا مگر بھابھی کہیں نظر نہیں آ رہی تھی_____

"یہاں تو کوئی نہیں ہے_" لان میں پھیلے سناٹے کو دیکھ کر اسے زرا سا خوف سا محسوس ہوا تھا..چاروں طرف گھبرا کر دیکھتے ہوئے وہ سہمی سی بولی_____

"میں تو ہوں نا.. ڈر کس چیز کا_" نا جانے کہاں سے ایلیار نکل کر اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا_ ہونٹوں پر مسکراہٹ اور چہرے پر وہی نرمی_ ثمین نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے یعنی اسے بے وقوف بنا کر اس نے بلایا ہے وہ بھی رات کے اس وقت جب وہ سونے جا رہی تھی_____

"کیوں بلایا ہے مجھے.. کون سی آفت پڑ گئی تھی تم کو_" ثمین بہت ہی غصے سے ہاتھ سینے پر باندھ کر اسے دیکھ رہی تھی _____

"آفت دل پر پڑی تھی اور بلایا ہے معافی مانگنے کے لئے_" ایلیار تیزی سے مسکین بن کر بولا تھا_ آنکھوں میں بھی وہی التجا تھی جو ہونٹوں پر تھی_ ثمین کے چہرے پر حیرت کے رنگ ابھر آئے اس نے معافی مانگنے کے لئے اسے اتنی رات میں یہاں بلایا تھا_____

"دیکھو شام میں جو کچھ ہوا اس پر میں دل سے شرمندہ ہوں_ میں تو بس مذاق کر رہا تھا_ تمھاری کیوٹ سی رونی رونی سی گھبرائی ہوئی شکل بنتی دیکھنا چاہتا تھا_" وہ بڑے پیار سے دیکھتا کہہ رہا تھا اور ثمین آنکھیں پھیلائے اسے بولتے سن رہی تھی_" مگر ڈیڈ ڈائریکٹ تمھیں ڈانٹنے لگیں گے اس کی خبر نہیں تھی_ تمھارا دل دکھ گیا اور تم مجھ سے اور بد ظن ہو گئی_ میری عادت ہے کسی کا دل دکھا کر مجھے نیند نہیں آتی ساری رات اسی ٹینشن میں سو بھی نہیں پاتا_" بڑی ہی نرمی اور پیار سے کہتے ہوئے وہ ثمین کے چہرے کو بھی اپنی نظروں کی گرفت میں لئے ہوئے تھا_____

"یہ کہو نا کی تمھیں بس اپنی نیند پیاری تھی_" ثمین کی پیشانی کے بل کم ہی نہیں ہوئے_ ایلیار کا دل کہا اپنا سر پیٹ لے_ اتنی باتوں میں بس یہی بات میڈم کو پکڑنی تھی اور بقیہ پر مٹی ڈال دیا_____

"نہیں تمھارے دل کو تکلیف پہنچی اس وجہ سے نیند نہیں آتی_" اس بار ثمین کی آنکھوں میں جھانک کر کہا _اس کی آنکھوں میں کچھ تو ایسا تھا کی ثمین نے گھبرا کر نگاہیں جھکالی_____

"معاف کر دیانا_؟" بیچارہ سا منھ بنا کر ایلیار نے بڑی امید سے پوچھا_____

"اپنی فضول کی حرکتیں بند کر دو تو معافی کی ضرورت ہی نہیں پڑے_ شام میں ایسا ڈرامہ نہیں کرتے تو اتنی رات میں ملازمہ سے جھوٹ کہلوا کر بلوانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی_" ثمین ناک چھڑا کر بولتی جانے کے لئے مڑ گئی_____

ایلیار اس سے بھی تیزی سے اس کے راستے میں حائل ہو کر ثمین کے مقابلے میں کھڑا ہو گیا_ ثمین نے رک کر گھورا_" یار کب سے تم سے دوستی کا طلب گار ہوں_اب تو بندے کو معاف کر کے دوستی کر لو_" اس کی اچانک ایسی خواہش پر ثمین کی آنکھیں پوری کھل گئی_____

"تمھارا دماغ چل گیا ہے_یہاں مجھے تمھاری شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں اور تم دوستی کی بات کر رہے ہو_" ثمین بس اسے کچا نگلنے کے لئے گھور رہی تھی_____

"میرا قصور تو بتا دو... آخر میں نے کون سی تمھاری زمین ہڑپ لی ہے یا تمھاری بھینس چرا لی ہے جو تم نے مجھ سے دشمنی پال لی ہے_" بے بسی سے پوچھے گئے سوال پر ثمین نے بہت جل کر اسے دیکھا_" اول روز سے ہی تم مجھے زہر لگے ہو_یہ جو تمھاری بڑبڑ کرنے کی عادت ہے نا میرا خون جلاتی ہے_اوپر سے خواہ مخواہ بے تکلف ہونا _میٹھی میٹھی باتیں بنا کر میرا ناشتہ کھا گئے اور حد ہے آج تو مجھے ڈانٹ بھی پڑوا دی تھی_" ایلیار کو ایک بھی الزام قابل قبول نہیں لگا_اپنی روشن آنکھوں سے وہ ثمین کے لگاتار چلتے منھ کو دیکھ رہا تھا_____

"بڑبڑ کرنے کا الزام مجھ پر اور تمھارے اپنے لبوں سے میرے لئے تو جیسے ہمیشہ رومانٹک جملے ہی نکلے ہے_"
ایلیار بھی کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑا تھا_ ثمین سر سے پیر تک اور بھی جل بھن گئی_____

"دیکھ لینا ایک دن اپنے ہاتھوں سے تمھارا گلا دبا دوں گی_" اپنے ہاتھوں کو ایلیار کی گردن کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ واقعی اس کا گلا دبا دینا چاہتی تھی_____

"چڑیل تو ہو ہی تم_" اس نے منھ بنا کر اسے چڑایا تھا_____

"ایلی میں واقعی تمھارا خون پی جاؤں گی_" ثمین کے منھ سے کیا نکلا، ایلیار ایک دم سے خوش ہو کر ثمین کو دیکھنے لگا_ انجانے میں ہی صحیح اس نے اسے ایلی کہہ کر پکارا_ لبوں پر مسکراہٹ کھل گئی_____

”بھوت کہیں کا_“ اس کی مسکراہٹ پر ثمین چڑ کر پیر پٹخ وہاں سے جانے ہی لگی تھی کی اندورنی دروازہ کھول کر فائق صاحب ان دونوں کو باہر لان میں آتے نظر آئے تھے_____ _

"اللہ.. آج پھر..." وہ رونے والی ہو گئی ادھر ایلیار کا دل بھی اپنا سر پیٹنے کو کہنے لگا مگر اس وقت بس اس کی فرصت نہیں تھی.... وہ دونوں ایک ساتھ دوڑ کر سامنے نظر آتی پھولوں کی ہری بھری جھاڑیوں کے پیچھے جا کر تیزی سے چھپ کر بیٹھ گئے_____

”سب تمھاری وجہ سے ہے تم نا مجھے بدنام کر دوں گے_“ وہ سرگوشی میں بولتی ایلیار کو اس وقت جنگلی بلی کی طرح لگی.. اس کا منھ نوچ لینے کی خواہش صاف اس کی آنکھوں اور دانتوں کی کچکچاہٹ سے پتا لگ رہی تھی.. ایلیار نے جھرجھری سی لے کر رخ موڑ کر اچک کر فائق صاحب کو دیکھنا چاہا.....

" اور مجھے تو وہ جیسے ایوارڈ سے نوازے گے.. اپنی بیٹی کے ساتھ راتوں کی تنہائی میں پیار محبت بھرا سین کرتے دیکھ کر_ "شتر مرغ کی طرح گردن نکال کر فائق صاحب کو دیکھتے ہوئے وہ سادگی سے جو بولا ثمین کا خون کھول گیا_____

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی اس طرح بولنے کی... میں تمھاری محبوبہ ہوں جو راتوں کی تنہائی میں تم سے ملتی ہوں " اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا بے حد پر کشش چہرہ اپنے ناخنوں سے نوچ نوچ کر زخمی کر دے

"جنگلی بلی کی طرح گھوروں مت... اللہ کے فضل و کرم سے ڈیڈ ادھر ہی آرہے ہے " اس کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ طنزیہ کہتے ہوئے.. آرام سے وہی دھم سے بیٹھ گیا

ثمین بس آنکھیں پھاڑے اس کا اطمینان دیکھ رہی تھی جو بڑے آرام سے مٹی اور گھاس پر بیٹھا ایک ایک پتیاں نوچتا بلاوجہ مسکرا رہا تھا اسے کچھ کہنا فضول ہی تھا ثمین نے خود ہی زرا سا اچک کر پھولوں کی گھنی جھاڑیوں سے زرا سا جھانک کر اس طرف دیکھا جہاں فائق صاحب آرام سے چہل قدمی کرتے سگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑ رہے تھے

"ڈیڈ میں مغل اعظم کے سلیم کی روح بسی ہے... کبھی کبھی راتوں میں وہ باہر آجاتی ہے اور پھر انار کلی کو ہاد کرتے ہوئے اب وہ سگریٹ کا پورا پیکٹ خالی کئے بنا جانے والے نہیں " سرگوشی میں ثمین کو اطلاع پہنچاتا وہ اسی اطمینان سے ایک ایک پتیاں نوچ رہا تھا ..

ثمین جل کر اس کے قریب ہی بیٹھ گئی "شرم نہیں آتی بڑوں کا مزاق اڑاتے "کچھ دیر پہلے وہ جو بولا تھا اس پر شرم دلانا ثمین نے فرض سمجھا

ایلیار نے گردن موڑ کر بیٹی کے خطرناک تیور دیکھے "شرم کی کیا بات ہے.. محبت کا روگ جس پر لاحق ہوتا ہے وہ سلیم صاحب ہی بن جاتا ہے "وہ ڈھیٹ تھا جو دل کہیں گا وہی بولیں گا... ثمین نے جل کر گردن موڑ لی .....

"تم بھی اچھے سے بیٹھ جاؤ کبھی کبھی مٹی میں بیٹھنا صحت کے لئے اچھا ہوتا ہے_ "ثمین کو پنجوں کے بل بیٹھے دیکھ کر خلوص سے مشورہ نوازا.... خود کا ٹاوزر مٹی سے خراب ہو رہا تھا اسے بھی وہی مشورہ دیا جا رہا تھا_____

"مجھے مصیبت میں پھنسا کر مشورے مت دو اور یہ پتیاں نوچ نوچ کر کھا جاؤ گے کیا... ساری پتیاں نوچ کر جھاڑیوں کا کام ہی تمام کر دو اور ہم دکھائی دے جائے_ "اس کی نرالی ڈانٹ پر ایلیار کا دل کہا ایک زوردار قہقہہ لگائے مگر کچھ دوری پر جو صاحب تھے ان کی ڈر کی وجہ سے پھر کبھی پر چھوڑ دیا ....

ابھی بس وہی کام کر رہا تھا ایک ایک پتیاں نوچ رہا تھا_ "بد تمیز سمجھ میں نہیں آتا... بکری کے خاندان سے ہو کیا_ "اپنی ڈانٹ کا کوئی اثر نہیں دیکھ کر اس بار ثمین نے اس کا پتیاں نوچتا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑ لیا... ایلیار نے ایک دم سے اس کی طرف دیکھا تو ثمین کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا.. تیزی سے اس کا ہاتھ جھٹک کر اس نے اپنے ہاتھ ہٹا لئے.. وہ خجل سی ہو گئی_____

"بکرے کے خاندان سے ہو یہ کہتی زیادہ اچھا لگتا.. جملہ غلط تھا تمھارا مونث مذکر کا خیال رکھا کرو جملے بنانے پر_ "پھر سے ویسے ہی پتیاں نوچتے ہوئے وہ ایک طرف سیدھ میں دیکھتا لاپرواہی سے اس کی غلطی بتا رہا تھا... ثمین کی ساری شرمندگی دور ہو کر پھر سے غصے میں تبدیل ہو گئی_____

"ان پر سلیم صاحب کی روح اور تم پر غالب صاحب کی روح دونوں ایک ساتھ ہی آ گئی_ "ایلیار نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہہ دبایا تھا.. جوابی کارروائی کرنے میں واقعی اس کا کوئی جواب نہیں تھا_____

ہنسی دباتے ہوئے اس نے ثمین کی طرف دیکھا انجانے میں وہ بھی وہی آرام سے بیٹھ کر اب وہی کام کر رہی تھی جو ابھی تک وہ کر رہا تھا... یعنی بکرا بکری والا... " کیا خیال ہے آج رات ہم دونوں کتنی پتیاں جمع کر لیں گے..."

ثمین نے چونک کر اسے پھر اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو پتیاں نوچ رہے تھے... چڑ کر اس نے ہاتھوں سے نوچی پتیوں کو ایلیار کے چہرے پر پھینک دیا_____

"شکریہ.." جواب میں اس نے بھی ڈھیروں پتیاں سب اپنی دونوں ہتھیلیوں میں اٹھا کر اس کے سر پر ڈال دی..." مرو تم.. "وہ شکریہ بولا اور بدلے میں ملی بد دعا ایلیار نے منہ بنا کر ایک بار پھر سلیم صاحب کی روح کا دیدار کرنے کے لئے زرا سا اٹھ کر ادھر جھانکنے لگا... اللہ کا شکر تھا اب ڈیڈ وہاں نہیں تھے_____ آسمان کی طرف سر کر کے شکر مناتا ایلیار پینٹ سے مٹی جھاڑتا اٹھ کر کھڑا ہو گیا_____

"چلے گئے وہ_ "ثمین نے اسے اٹھتے دیکھ کر دبی دبی سرگوشی کی ....

"سلیم صاحب کی روح آج تھکی رہی ہو گی جو دو چار سگریٹ کا مزا لے کر آسمانوں میں پرواز کر گئی اور ڈیڈ اپنی روح پا کر اندر چلے گئے ہیں_ "لگاتار جھوٹی سنجیدگی سے اطلاع دی گئی_

"کوئی ایک بات تم ڈھنگ سے نہیں کر سکتے_ "وہ کپڑے جھاڑتی چڑ کر اٹھ گئی.. سارے کپڑے خراب ہو گئے تھے.....

"تم دوستی کر لو ڈھنگ کی کیا پیار محبت کی باتیں بھی کرنا شروع کر دوں گا_ "شرارت سے وہ دونوں پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اسے چھیڑ رہا تھا_____

"دوستی کرتی ہے میری جوتی تم سے_ "وہ ناک چھڑا کر مڑ کر تیز تیز چلتی اندر کی سمت جانے لگی..... " نک چھڑی بلی_ "وہ منہ بناتا اس سے بھی لمبے ڈگ اٹھاتا دو ہی منٹ میں اس کے برابر تھا_____

"بات مت کرنا مجھ سے_ "ناک چھڑا کر انگلی دکھا کر وہ دوڑتی ہوئی اندر گم ہو گئی.... ایلیار بس سر ہلا کر گہری سانس لے کر اس کے پیچھے چلا تھا_____

سیڑھیوں پر پہنچتے ہی ثمین کے قدموں کی رفتار خود بخود دھیمی پڑ گئی اب وہ دبے دبے قدموں سے چلنے لگی شاید اسے ڈر تھا کی کہیں کوئی اس کے قدموں کی آواز نا سن لیں_____

اتنی دیر میں تیز قدموں سے چلتا ایلیار بھی اس کے پاس پہنچ گیا تھا_ "گڈ نائٹ ڈیر فرینڈ_ " ثمین کے بغل سے گزرتے ہوئے اسے چڑا کر وہ دھڑ دھڑ سیڑھیاں چھڑ گیا.. ثمین دیکھتی ہی رہ گئی...

" اوپر کے سارے روم ساؤنڈ پروف ہے_ "کوریڈور سے گزرتے ہوئے مڑ کر اسے دیکھ کر بتایا تھا آنکھوں میں بے پناہ شرارت تھی_____

"کمینہ_ " دانت پیس کر وہ بھی باقی سیڑھیاں تیزی سے چھڑی تھی_____

*..... *..... *..... *.... *..... *..... *

"گڈ مارننگ سر_" جیسے ہی وہ لوگ گیٹ میں داخل ہوئے گیٹ پر تعینات گارڈ نے مستعدی سے انہیں سلام کیا، فائق صاحب نے سر کے اشارے سے گارڈ کو جواب دیا اور اپنے ساتھ چلتے ایلیار سے پھر سے باتیں کرنے لگیں_باپ بیٹا روز کے معمول مطابق صبح کی واک سے واپس آ چکے تھے_____

"ڈیڈ میں آج آفس لیٹ آوں گا ایک ضروری کام ہے_" ان کے ساتھ لان کی روش پر چہل قدمی کرتے ہوئے ایلیار نے بتایا تھا_____

"ٹھیک ہے مگر کوشش کرنا جلدی پہنچ جاؤ آج ہی میٹنگ رکھی ہے میں نے_" سر ہلا کر انہوں نے تاکید بھی کر ڈالی_____

"یس باس... جیسا آپ کا حکم آپ اندر جائیں میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں_" ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے ان کے آگے سر بھی جھکا دیا_____

"آج کل تم کچھ زیادہ نہیں بولنے لگیں ہو_" اس کی شوخی پر فائق صاحب کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آگئی اس کے جھکے سر پر چپت بھی لگا دی_____

"آپ اتنا کم بولتے ہیں ناڈیڈ اسی لئے آپ کو ایسا لگا_" ایلیار نے جھکا سر اٹھا کر ان کا وجیہہ چہرہ دیکھا_ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا بس اس کا گال نرمی سے تھپک کر اتنا کہا_" جلدی سے کام نپٹا کر آفس آجانا"_

ایلیار نے ہاں میں سر ادھر اُدھر ہلا کر کہا_" آپ اندر جائے میں کچھ اور ایکسر سائز کر لوں "_

فائق صاحب سر ہلا کر اندر کی جانب بڑھ گئے تو وہ تیز قدموں سے دوڑتا لان میں ایک طرف چلا آیا

_____

صبح کی تازہ ہوا، لان میں کھلے ہر طرح کے پھولوں کی مہک نے ماحول کو اور بھی خوشگوار بنایا ہوا تھا_ یوں ہی ٹہلتے ہوئے اس کی نگاہ ایک طرف لہراتے دوپٹے پر پڑی تھی_ بے شک وہاں ثمین تھی اس کے دل نے فوراً گواہی دی_____

اس رات کے بعد وہ آج اسے نظر آرہی تھی نا جانے ان چار دنوں میں وہ کہاں چھپی ہوئی تھی_ وہ گھوم کر اس طرف آگیا جہاں سے وہ ثمین کو ڈائریکٹ دیکھ سکتا تھا_ آہستہ آہستہ ٹہلتی وہ اس وقت بہت پریشان نظر سی آ رہی تھی_____

سوچوں میں الجھی، لائٹ کلر کے کرتے پاجامے پر دوپٹہ شانوں پر بہت سلیقہ سے پھیلائے وہ صبح کا سارا نور اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھی_ دوپٹہ سلکی تھا اس لئے آج سر پر اسکارف باندھا ہوا تھا_____

ایلیار اس کی طرف آتے ہوئے لگاتار اس کا جائزہ لے رہا تھا_ پریشانی میں وہ ناخن کُترتی بڑی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی_ جب سے وہ یہاں آئی تھی، ایلیار نے اسے بات بات پر پریشان ہوتے ہی دیکھ رہا تھا، آج بھی کسی بات پر پریشان ہو کر گھوما جا رہا ہو گا_ وہ اسے دیکھتے ہوئے سنجیدہ تھا_____

اب بھی ڈھیروں تکلفات میں گھری وہ کہیں سے بھی اس گھر کی بیٹی کا احساس نہیں دلاتی تھی_ اجنبیت تھی کی ختم ہو ہی نہیں رہی تھی_ ادھر اس کا دیا ہوا دلاسہ بھی بس دلاسا رہ گیا تھا ڈیڈ کی لاتعلقی، ان کی بے رخی بجائے ختم ہونے کے اور بڑھی جا رہی تھی_ ثمین نے سے انہیں کوئی مطلب ہی نہیں تھا_ "قسم ہے مجھے... جب تک تمھارے چہرے پر سچی خوشی نا سجا دوں، چین سے نہیں بیٹھوں گا_" اپنے دل میں عہد کرتا وہ تیزی سے چل کر ثمین کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا_____

"آج ناشتے میں ناخون چبانے کا ارادہ ہے کیا میڈم_؟" ثمین نے چونک کر اپنے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے ایلیار کی طرف دیکھا_ لائٹ کلر کے ٹریک سوٹ میں چہرے پر وہی پر خلوص مسکراہٹ سجائے، آنکھوں میں وہی مخصوص چمک لئے، آج وہ پھر اس کے سامنے تھا جس سے وہ نا جانے کیوں چھپ رہی تھی_ وہ بنا پلکوں کو جھپکائے کھوئی کھوئی اسے دیکھ رہی تھی_____

"آج مجھے یقین ہو گیا کی واقعی میں بھی ہینڈسم ہوں_" ثمین کو ایک ٹک اپنی طرف دیکھتے دیکھ کر اپنے بالوں میں اسٹائل سے انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ اترایا_ اس کی فضول کی اتراہٹ پر ثمین جیسے ہوش میں آ گئی_ خود پر

ہزار لعنت بھیج کر اپنا رخ فوراً دوسری جانب موڑ لیا_ اس کا رخ موڑنا تھا کی ایلیار ہونٹ گول گھماتا منہ بناتا اس سے بھی تیزی سے اسی رخ پر آ کر کھڑا ہو گیا جس رخ پر ثمین کھڑی تھی_____

"تم اتنی غور سے دیکھ رہی تھی تو تعریف کرنا تو بنتا تھا میرا_ اب میرے اترانے پر اتنا برا ماننے کی کیا بات ہے کی رخ ہی موڑ لیا_" ثمین نے غصے سے اس کی بکواس سن کر جھکے سر کو اٹھایا اور سامنے کھڑے ایلیار کو دیکھا

_____

" تم سے برا ماننے کا میرا کوئی رشتہ نہیں_" منہ بنا کر تپ کر کہتی وہ اس کی سائڈ سے نکل کر اندر کی جانب بڑھی

_____

"ویسا ہی رشتہ تو بنانا چاہتا ہوں_" پھر سے اس کے راستے میں حائل وہ اب بڑی گہری نظروں سے خود کو گھورتی ثمین کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا_____

"مگر میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں_" ثمین نے اس بار جھنجھلاہٹ سے اسے دیکھا جو ہر بار اس کے پیچھے پڑ جاتا تھا

_____

"تمھاری بے مروتی پر تو مجھے بالکل شک نہیں مگر میں اپنے دل کا کیا کروں، میں اپنے رشتہ داروں سے بنا دوستی کئے نہیں رہ سکتا_" اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر وہ مصنوعی اداسی خود پر طاری کر چکا تھا_ ثمین کو اس سے بحث کرنا خود کا ہی سر پھوڑنا ہی لگا_ اس لئے خاموشی سے بس جانا چاہا مگر جاتی بھی کیسے سامنے وہ پہاڑ بن کر کھڑا تھا

_____

"ہٹو سامنے سے مجھے اندر جانا ہے_" اس بار غصہ کا گراف اور بڑھا تھا_____

"اندر جا کر کیا کروں گی... بندے کے ساتھ واک پر چلو پھر اچھا سا بریک فاسٹ کرواتا ہوں_" وہ اس کے سامنے کھڑا ایسے بول رہا تھا جیسے کسی بچے کو بہلاوے دینے کے لئے اسے اس کی پسندیدہ چیزوں کا لالچ دیا جاتا ہے_ اپنا جو ضروری کام تھا اسے کل کرنے کی اس نے سوچ لی تھی.... آج اسے ثمین کو باہر لے ہی جانا تھا

_____

"میرے خیال سے بندہ واک کر کے آیا ہے_" اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اس نے نتھنے پھلا کر ایلیار کو گھورا_ وہ ایک دم سے زور سے ہنس دیا_" جواب دینے میں تو تمھارا جواب نہیں مگر واک پر نہیں تو چلو بریک فاسٹ ہی ساتھ کرنے چلو_" اپنی ہنسی دبا کر اس نے ثمین کا بنا منہ دیکھا_____

"کتنی بار جا چکی ہوں تمھارے ساتھ بریک فاسٹ کرنے_؟"

"ہمم.... ایک بار بھی نہیں "_

"پھر تم نے کیسے سوچ لیا کی میں تمھارے ساتھ کہیں جاؤں گی "_

"تم جاؤں گی نہیں میں لے جاؤں گا_" ایلیار پر تو کوئی اثر نہیں ہوتا تھا اس کے غصے کا... اس کے ڈھیٹ پن پر تو ثمین کو کوئی شک نہیں تھا_____

"مجھے اندر جانا ہے_" ایک بار پھر اس نے اس کے کنارے سے ہٹ کر اندر جانا چاہا مگر اس بار بھی اس کی کوشش بری طرح سے ناکام ہوئی تھی_ وہ پوری دیوار چین بنا اس کے روبرو کھڑا تھا، ثمین جدھر مڑتی وہ ادھر ہی مڑ کر کھڑا ہو جاتا_ ثمین پر بری طرح سے جھلاہٹ سوار ہو گئی_____

"ہٹو بد تمیز انسان، جانے دو مجھے_" اس کی گہری نگاہیں اسے اب پریشان کر رہی تھی وہ جھنجلا سی گئی

_____

"اندر باسی ہوا کے سوا اور کچھ نہیں کھانے کو ملنے والا، شرافت سے میرے ساتھ چلی چلو_" کہتے ہوئے وہ ایک قدم ثمین کے اور قریب بڑھا_ ثمین گھبرا کر دو قدم پیچھے کی طرف ہٹی تھی_____

"تم ہوتے کون ہو مجھ سے زبردستی کرنے والے ہٹو میرے سامنے سے_" اپنی طرف بڑھتے ایلیار سے اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے ثمین نے اسے انگلی دکھائی_____

"تمھارا بہت قریبی رشتہ دار ہوتا ہوں کتنی بار کہہ چکا_ سیدھے سے چلو ورنہ اٹھا کر بھی لے جا سکتا ہوں_" اس کی شرارت بھری سنجیدگی پر ثمین نے ڈر کر چاروں طرف دیکھا_ اس وقت کوئی بھی لان میں نظر نہیں آ رہا تھا، جس سے وہ مدد مانگ سکے_ بھاگ بھی نہیں سکتی تھی اس کا کیا بھروسہ سچ میں ہی پکڑ نا لے_ ایلیار ہونٹوں میں ہنسی دبائے اس کی گھبرائی ہوئی شکل دیکھ رہا تھا_____

"مجھے جانے دو پلیز میں کہیں نہیں جاتی.. مجھے جانے دو نا_" ثمین کی آواز خود بخود نرم ہو گئی بڑے پیار سے منایا... کہتے ہیں ڈھیٹوں کو پیار سے ہی منایا جا سکتا اس لئے وہ بھی آزمانے کے لئے میٹھی بنی شاید ایسے وہ ڈھیٹ مان جائے_____

"ہائے... اتنے پیار سے تم پہلی بار مجھ سے بولی ہو نا کی میرا دل مچل کر اب تمھارے ساتھ گھومنے کا کہہ رہا ہے_" اس بار اپنے بازو پھیلا کر آرام سے اسے دیکھتے ہوئے اس نے ثمین کو آگ لگا دی_ قدم اب بھی ثمین کی طرف بڑھ رہے تھے اور وہ الٹے قدموں سے پیچھے ہٹتی اسے بری طرح سے گھور رہی تھی، اسے گھورنے میں ثمین کو پتا ہی نہیں چلا کی وہ یوں ہی اسے اپنی کار تک لے آیا تھا_____

"چلو بیٹھ جاؤ کوئی ہوشیاری مت دکھانا ورنہ اٹھا کر گاڑی میں بھی بند کر سکتا ہوں_" ایک بازو پھیلا کر ثمین کو گھیرتے ہوئے اور دوسرے ہاتھ سے اس نے کار کا دروازہ ثمین کے لئے کھولا_ ثمین خود کو پوری طرح سے بے بس پا رہی تھی، بس اسے کچا چبانے کے لئے گھورتے ہوئے فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھی_ کار کے ڈور کو لاک کرتا ایلیار مسکراتا ہوا کار کے دوسری طرف آ گیا_ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر ایک نظر اپنے کو گھورتی ثمین کو دیکھ کر اس نے کار اسٹارٹ کر دی پھر بہت تیزی سے اس نے کار گیٹ سے باہر نکال لی تھی_____

"اب آ گئی ہو تو کم سے کم اپنا غصہ تو ختم کر لو_ ایسے کچا چبانے کے لئے مجھے گھورتی رہوں گی تو پبلک کو لگیں گا کی زبردستی اٹھا کر لایا ہوں_" کار روڈ پر دوڑاتے ہوئے وہ بڑی ہی خوشی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا_____

"تم زبردستی ہی مجھے لائے ہو_" ثمین نے خوب چبا چبا کر کہا_____

"وہ بھی مرغیوں کی طرح ہنکا کر_" اپنی بات پر وہ خود ہی محظوظ ہو کر زور سے ہنس دیا_____

"تم خود ہوں گے مرغا_وہ بھی جنگلی مرغا جسے تمیز چھو کر نہیں گزری_" ثمین تو شعلہ جوالہ ہی بن بیٹھی

_____

"اچھا کافی سرچ کی ہے مرغوں پر تبھی پتا ہے جنگلی مرغوں کو تمیز نہیں ہوتی_" باتوں میں سنجیدگی مگر آنکھوں میں شرارت کی چمک لئے اس نے چہرہ موڑ کر ثمین کو دیکھا_

"اگر مجھے موقع مل جائے نا تو تمھارا خون ضرور کروں گی_" وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتی ایلیار کو ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی_____

"موقع بھی ہے دستور بھی لے سرکار سر قلم کر دیجئے_" بڑی شرارت سے اس کے آگے اپنا سر جھکا دیا

_____

"بد تمیز انسان سامنے دیکھ کر کار چلاؤ_" ثمین اس کی لاپرواہی پر چیخ اٹھی_____

"یہ اور خون کرے گی_" اس کے ڈر کر چیخنے پر وہ صاف صاف اس کا مزاق اڑاتا سیدھا ہو گیا_____

"میں تمھارا سر ضرور پھوڑ دوں گی "_

"جو کرنا ہے گھر جا کر کر لینا ابھی اپنا منہ تو درست کرو "_

"نہیں کروں گی"_

"یار لوگ کہیں گے کی مار کر لایا ہوں"_

"اچھا ہے لوگ جوتے مارے تو ہی اچھا ہے_" اس نے جل کر اسے جواب دیا_____

"ٹھیک ہے! میں بھی کہہ دوں گا بیوی ناراض ہے، منانے کے لئے شاپنگ پر لے جا رہا ہوں، اس طرح مار کھانے سے تو بچ جاؤں گا_" اف اس کی زبان کی تیزی_ ثمین نے تیزی سے رخ موڑ لیا، اس سے بحث کرنا فضول ہی تھا_____

وہ چپ چاپ کار کی ونڈو سے باہر دیکھنے لگی_ ایلیار بھی مسکرا کر خاموشی سے کار ڈرائیو کرتا رہا تھا_ کتنے لمحے یوں ہی بیٹے تھے دونوں خاموش ہی رہے_ وہ بلاوجہ ہی کار روڈ پر دوڑائے جا رہا تھا_ آخر کب تک ثمین برداشت کرتی ایک دفعہ پھر اس نے اپنا رخ ایلیار کی طرف موڑا_____

"کیا پورا ٹائم روڈ پر کار دوڑانے کا ارادہ ہے_" سنجیدگی سے کار چلاتے ایلیار کو دیکھتے ہوئے اس نے طنز کیا_

_____

"چلتے ہیں نا_ آج پہلی بار موقع ملا ہے تمھارے ساتھ باہر آنے کا فل انجوائے تو کر لوں_" وہ شاید بڑی ترنگ میں تھا مگر ثمین بری طرح تپ گئی_____

"مجھے گھر جانا ہے ابھی چلو_" تیز آواز میں حکم دیا_____

"چلتے ہیں نا، کون سا ہم لوبرڈس کی طرح گھر سے بھاگ آئے ہے جو واپس نہیں جائیں گے_" وہ شرارت سے اس کی طرف دیکھ کر آنکھ بھی مار چکا تھا_ ثمین کی برداشت ایک دم سے ختم ہو گئی_

"مسٹر ایلیار! میں تمھاری زبردستی سے تمھارے ساتھ آگئی ہوں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تمھاری ہر بیہودہ بکواس اور حرکت برداشت کرلوں گی_" آنکھوں سے انگارے اگلتے ہوئے اس نے اپنے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا_____

"میں نے کوئی بیہودہ بات نہیں کی یہ صرف ایک مزاق تھا_" اس کی طرف ایک نظر دیکھ کر ایلیار سنجیدہ ہو گیا

_____

"مذاق مذاق ہر وقت مذاق_" وہ ایک دم سے چیخ اٹھی_" تمھیں تو مجھے دیکھتے ہی بس مذاق سوجھتا ہے_اس طرح تم مذاق اڑا کر میری بے بسی کا تماشا دیکھنا چاہتے ہو_" وہ پورے غصے سے اس پر بلاوجہ چیخ رہی تھی

_____

"تم غلط سمجھ رہی ہو ثمین_میں تو بس تمھیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں_" ثمین کی بات سے اسے دکھ پہنچا تھا، چہرے پر سنجیدگی گہری ہو گئی_____

"کس خوشی میں تم مجھے خوش دیکھنا چاہتے ہو_کس نے تمھیں مجبور کیا ہے جو تم بار بار اس طرح مجھے خوش کرنے کی کوشش میں مجھے اپنے جھانسے میں پھنسانا چاہتے ہو_" وہ اس کے خلوص کو کتنے غلط انداز میں لے جا رہی تھی، ایلیار کا دل بری طرح سے دُکھا تھا_____

"ثمین تم غلط"....

"جو سمجھ رہی ہوں بالکل ٹھیک سمجھ رہی ہوں میں_" وہ بیچ میں ہی پھر سے چیخی تھی، ایلیار نے ہونٹ بھینچ لئے پیشانی کی لکیریں گہری ہو گئی_

"اولین روز سے تم نے میری بے بسی میری مجبوری کو دیکھتے ہوئے مجھے ایک مذاق سمجھ لیا ہے_ تم سمجھتے ہو میں کچھ کر نہیں سکتی، میرے ساتھ تم جیسا بھی رویہ رکھو کوئی کچھ بولنے والا نہیں.... اس لئے تم جب چاہو جیسے چاہو مجھ پر دھونس دکھاتے ہو_ کیوں پیچھے پڑے ہو میرے؟ کیا ملتا ہے مجھے اذیت دے کر؟_" وہ جو بھی کچھ بول رہی تھی ایلیار کے دل کو ٹھیس پہچانے کے لئے کافی تھا.... اس نے کار وہی ایک طرف سائڈ پر ہو کر روک دی... اور ثمین کی طرف دیکھا_ ثمین آنکھوں میں غصے کی آگ لئے اسے گھور رہی تھی_____

"میری طرف سے تم اتنی بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہو مجھے معلوم نہیں تھا_ تمھیں اپنا سمجھتا ہوں اپنا فیملی میمبر، تمھارے دکھی چہرے اور تمھیں اداس نہیں دیکھ سکتا_ تمھارے دکھ کو، تمھاری پریشانی کو دور کرنا چاہتا ہوں، بس اتنا ہی میرا ارادہ تھا_" ایلیار بہت سنجیدگی اور دکھ سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا_____

"ہوتی کون ہوں تمھاری میں؟ تمھارا میرا رشتہ ہی کیا ہے؟ جو تم مجھ سے ہمدردی جتانے بیٹھ جاتے ہو_ میرے باپ کو میری کوئی پرواہ نہیں تو تم کس خوشی میں میرے دکھ کو ختم کرنا چاہتے ہو، تم ہو کون بتاؤ مجھے؟_" ثمین جیسے ایک دم سے پھٹ پڑی تھی_ ایلیار اب بس خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا_ وہ چاہتا تھا آج ثمین اپنے دل کا سارا غبار نکال دے_____

ثمین اب بھی چیختی ہوئی بول رہی تھی_" تم نے کہا تھا کی میں ان کے سامنے آنا شروع کر دوں تو وہ ضرور میری طرف متوجہ ہو جائے گے_ خونی رشتوں میں بہت کشش ہوتی ہے مگر تم جھوٹے ہو، تمھارے سارے دلاسے

جھوٹے ہے_" ثمین کی آنکھوں سے بولنے کے ساتھ ساتھ تیزی سے آنسو بھی بہے تھے_ ایلیار اسے دیکھتے ہوئے اب بھی چپ تھا_____

"اب خونی رشتے پانی ہو چکے ہے، اس پر نفرتوں کی تہہ چھڑ گئی ہے_ وہ کل بھی مجھ سے نفرت کرتے تھے وہ اب بھی مجھ سے نفرت کرتے ہے_ وہ کبھی بھی مجھے اپنی بیٹی کی حیثیت نہیں دے سکتے ہیں سمجھے تم_" ثمین اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی چلائی مگر آواز اب درد سے پھٹ گئی چہرہ ہتھیلیوں میں ڈھانپ کر وہ بری طرح سے روئی تھی_____

"تمھیں یقین ہے ڈیڈ تم سے نفرت کرتے ہے؟_" اس بار وہ بولا تو آواز بہت سرد تھی_ ثمین نے اپنا چہرہ اٹھا کر بے تحاشا سرخ ہوتی آنکھوں سے ایلیار کو دیکھا_

"نفرتوں پر یقین نہیں کیا جاتا وہ خود آنکھوں سے آپ کے سلوک سے ظاہر ہو جاتی ہے_ تم کیا جانو نفرت کیا ہوتی ہے_ تمھیں تو ہمیشہ سب سے محبت ملی ہے_ تم کیا میرا دکھ سمجھ سکتے ہو_" بے دردی سے اپنے گال رگڑ کر آنسو صاف کرتے ہوئے وہ اس بار بہت ہی نفرت سے بولی_____

"مجھے جھوٹے بہلاوے دینا اور ہمدردی جتانا چھوڑ دو تم_ تمھاری ہمدردی تمھاری توجہ مجھے بس دکھ دیتی ہے بلکہ تم ہی کیا تم سب لوگ تمھارے پورے گھر کی ہمدردیاں اور محبتیں مجھے احساس دلاتی ہے کی میں خالی دامن ہوں_ تمھاری فیملی کا حصہ نہیں، زبردستی کا لادا گیا بوجھ ہوں_ نہیں چاہیے یہ دکھاوے کی ہمدردی_ سمجھے تم کیا سمجھ کر بار بار میرے پیچھے "....

"چپ بالکل چپ_" اس بار ایلیار نے بہت ہی غصے سے میں آکر اسے ایک دم سے چلا کر چپ کر دیا تھا_ ثمین کی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا، اسے پہلی بار غصے میں جو دیکھ رہی تھی_ پہلی بار اتنی اونچی آواز میں خود کو ڈانٹتے سنا تھا_

" اتنی دیر سے تمھاری ہر بکواس سنے جا رہا ہوں تو تمھارا جو دل کہیں گا وہ بولتی رہو گی_ اپنے چھوٹے سے دماغ میں اتنا زہر بھر لیا ہے سب کے لئے_ تم بیوقوف تو ہو مگر اتنی زیادہ بیوقوف ہو مجھے معلوم نہیں تھا_ کیا سوچ کر ایسی بکواس کی کیسے ہمارے خلوص کا مزاق اڑا رہی ہو_" ایلیار اسے بری طرح سے ڈانٹتے ہوئے غصے سے گھور بھی رہا تھا_____

"تم...." ثمین نے کچھ کہنے کے لئے منھ کھولا... اپنا بیوقوف سمجھنا بالکل پسند نہیں آیا_____

"ہاں تم، کیا تم...." وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اس طرح سے غرایا تو ثمین ڈر کر اپنی سیٹ پر دبک گئی کہاں دیکھا تھا اس کا یہ انداز_ لگ ہی نہیں رہا تھا وہ وہی ایلیار ہے جسے پہلے روز سے بس ہنستے مسکراتے دیکھا تھا، ابھی وہ بس آگ برساتے ہوئے اسے گھور رہا تھا_____

"تمھیں کیا لگتا ہے ہم سب تم سے ہمدردی کا دکھاوا کر رہے ہے_ تم سے جھوٹی محبتیں جتا رہے ہے_" آنکھوں میں سرخی لئے وہ اس پر جھکا تو ثمین کار کے ڈور کی سے اور بھی لگ گئی_

"ثمین بی بی تم بالکل غلط ہو_ جھوٹی محبتیں جتانے والے ہر وقت آپ کے لئے پریشان نہیں رہتے_ وہ آپ کو خوش دیکھنے کے لئے کوششیں نہیں کرتے_ تم سے جھوٹی محبت ہوتی تو تمھاری ایک مسکراہٹ کے لئے یوں تم

سے تمھاری ساری بے رخی کے باوجود بھی تمھاری پرواہ کرنا نہیں چھوڑتے_" اس کی آنکھوں کی سرخی اور بڑھ گئی، اس بار ثمین کی آنکھیں جھک گئی وہ اب بھی اپنی سرخ آنکھوں میں غصہ لئے اس پر غرایا .....

"تم نے بس ڈیڈ کی بیگانگی دیکھی.... اور گھر میں تو کسی کو بھی اپنے ساتھ روڈ نہیں دیکھا، بڑی ماں، بھابھی، بھائی، بچے سب تم سے محبت کرتے ہے_ کیا ان لوگوں کی محبتوں میں تمھیں دکھاوا اور کھوٹ نظر آیا، بولو کیا تمھیں وہ صرف ہمدردی لگتی ہے؟_" بہت ہی چبا چبا کر بولتا اس نے ثمین کا سر شرمندگی سے جھکا دیا _____

"تم سے مذاق کرتا تھا صرف تم سے دوستی کرنے کے لئے_ کبھی میری آنکھوں میں کوئی گندگی دیکھی تم نے _ تمھارے لئے میرے دل میں بہت عزت ہے، میری دوستی کے لئے بڑھائے گئے ہاتھ میں صرف پاکیزگی ہے اور کچھ نہیں_ جھانسے میں پھنسانے کے لئے نہیں_" اپنے لگائے گئے بیہودہ الزام پر ثمین کا سر شرم سے جھکنے لگا _ وہ جو کہہ رہا تھا سچ کہہ رہا تھا، اس کی آنکھوں میں اتنی پاکیزگی اور خلوص ہوتا ہے کی اس نے کئی بار خود سے اعتراف کیا تھا کی ایلیار کی آنکھیں ہر بدی سے پاک تھی_____

"اس گھر میں جب سے تم آئی ہو، سب لوگ تمھیں اس گھر کی بیٹی سمجھ کر سچے دل سے چاہتے ہیں، دکھاوے نہیں کر رہے ہے بس ایک ڈیڈ ممی کو چھوڑ کر_ ڈیڈ کیوں کر رہیں ہیں ایسا.... اس کا پتا لگا ہی لوں گا مگر ممی تو وہ آج صرف ایسی نہیں ہے وہ سب کے ساتھ ایسے ہی رہتی ہے_ تم نے دیکھا ہے ان کو کسی کے ساتھ بے تکلفی سے ہنستے بولتے، محبت جتاتے، وہ ہمیشہ ایسی ہی ہے تمھیں دیکھ کر نئی نہیں ہو گئی ہے..... وہ صرف مجھ سے محبت جتاتی ہے تو میں ان کا بیٹا ہوں وہ مجھ سے فطری محبت کرتی ہے تم اسے جھٹلا نہیں سکتی..... "اس کی سچی باتیں وہ اب شرمندگی سے رونے والی ہو رہی تھی_____

"اور سب کے بعد رہ گیا میں تو میری محبت کو تو تم اسے کوئی گنتی میں نہیں گنتی، آخر میں لگتا کیا ہوں تمھارا اور اپنی صفائی میں میں کچھ نہیں کہوں گا_" اس بار وہ زرا سا دھیما ہو گیا_ ثمین نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ اسے اتنی بری طرح سے گھور رہا تھا کی ڈر کر فوراً ہی پلکیں جھکا لی_____

"تم نے کہا مجھے محبتیں ہی ملی ہے میں کیا تمھارا دکھ سمجھ سکتا ہوں_ اوکے مانتا ہوں مجھے محبتیں ہی ملی ہے_ بدلے میں ان محبتوں کو اور بھی محبت نا دوں تو کیا یہ محبتیں میرا نصیب بنتی_ اپنے ڈیڈ کے مرنے کے بعد اگر میں ڈیڈ سے اتنی محبت نا کرتا تو کیا وہ مجھے اتنی توجہ اتنی محبت دے سکتے تھے؟ میں نے ہمیشہ مانا ہے محبتوں کا بدلا صرف محبت ہے_ جو آپ کو محبت دے اس سے کہیں زیادہ آپ اس کو محبت دو تو ہی وہ چاہتیں بڑھتی رہتی ہے اور تم....." وہ زرا دیر کے لئے رکا ثمین نے پھر سے اس کی طرف دیکھا_____

"ابھی تک تم بھی تو محبتوں کی چھاؤنی میں تھی، مجھے یقین ہے کبھی انکل یا آنٹی کی محبت میں تم نے کوئی کمی نہیں دیکھی ہو گی مگر ایک بار، صرف ایک بار زرا سا آزمائی گئی تو یوں شکوے شکایت پر اتر آئی_" ثمین کا دل ایک دم سے کہنے لگا وہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دے_ احساس شرمندگی تھی یا ایلیار کے ساتھ ہونے کا انوکھا احساس، دل کہہ رہا تھا اس کے شانے پر سر رکھ کر اپنے سارے آنسو بہا ڈالیں_ اپنے دل کی خواہش پر وہ حیران ہوتی چپ سی اسے دیکھے جا رہی تھی_ مگر اس کے ہر احساس سے انجان ایلیار بس اس کے کچھ دیر پہلے کہے گئے جملوں سے بری طرح سے بھڑکا ہوا تھا_____

"لیکن تم کیا سمجھوں گی تم بس اسی خود اذیتی میں مبتلا رہو_ میں تو تمھارا کچھ لگتا نہیں ٹھیک ہے مرو اپنی الگ دنیا میں رہو اسی عذاب میں_ اب میں کچھ نہیں کہوں گا_ نہیں آؤں گا تمھارے پیچھے_ میں تو مذاق اڑاتا ہوں نا

تمھارا بلکہ میں کیا گھر والے بھی اب تم سے جھوٹی ہمدردی کا اظہار نہیں کریں گے_ تم رہنا اپنی الگ دنیا میں_"
اس بار غصے میں وہ کچھ زیادہ ہی تلخ ہوا تھا_ ثمین کو اس بار بھگو بھگو کا مارا گیا طنز زخمی کر گیا_

برداشت بھی بس یہی تک تھی، اس کی طرف شکایتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ہونٹ بری طرح سے لرزے اور پٹ پٹ کتنے ہی آنسو گالوں پر بہنے لگے تھے_____

اور پھر لگاتار بہتے ہوئے ان آنسوؤں نے ایلیار کے اشتعال پر پھوار کی طرح پڑے اور لمحوں میں ہی اس کا سارا غصہ پانی کی طرح بہہ گیا_ اپنے الفاظوں کی سنگینی کا احساس اب اسے ہوا تھا_ غصے میں اس نے کچھ زیادہ ہی ثمین کو سنا دیا تھا، بے بسی سے اس نے دھواں دھار روتی ثمین کو دیکھا، آنکھوں میں ڈھیروں شکوہ لئے وہ رو بھی رہی تھی اور اسے دیکھے بھی جا رہی تھی_____

ایلیار نے بے بسی سے اپنا سر دونوں ہاتھوں پر گرا لیا اپنے بالوں میں ہاتھوں کی انگلیاں پھنسا کر چند گہری گہری سانسیں لے کر اپنے اعصاب نارمل کئے_ بالوں میں انگلیاں پھنسائے پھنسائے، سر جھکائے ہی بس نظریں اٹھا کر ثمین کی طرف دیکھا_ ثمین اب بھی اسے دیکھتی اپنے الٹے ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو پونچھ رہی تھی_ ساتھ میں سوسو بھی کیا جا رہا تھا_____

ایلیار ہونٹوں سے سانس خارج کر کے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_ ڈیش بورڈ سے ٹشو باکس سے دو انگلیوں کی مدد سے ٹشو باہر کھینچا پھر اپنا رخ پوری طرح ثمین کی طرف موڑ کر ہاتھ آگے بڑھا کر اس کے سامنے ٹشو پیش کیا_ ثمین نے پوری قوت سے ہاتھ مار کر بڑھایا گیا ٹشو والا ہاتھ پرے جھٹکا تھا اور خود ہی ہاتھ بڑھا کر کافی غصے سے ٹشو پیپر

کھینچا اور اپنا چہرہ ٹشو سے رگڑا.. اتنی دیر میں ایلیار سنجیدہ سا ہونٹ چباتا اسے دیکھتا ہی رہا تھا_ سو سو کرتی، ناراض سی، وہ گلابی گلابی سی ننھی سی بچی لگ رہی تھی_____

"آئی ایم سوری... میرا ارادہ نہیں تھا تم سے اتنا روڈلی بولنے کا_" بار بار آنسو پوچھتی ثمین سے نرمی سے معذرت کی_____

"ہاں تمھارے مینو میں یہ تھوڑے ہی شامل تھا_ وہ تو بس میں نے بلاوجہ ہی رونا شروع کر دیا_" اپنی گلابی ہوتی آنکھوں سے ایلیار کو دیکھتے ہوئے وہ تڑ سے بولی تھی_ ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھل جانا جاتی تھی کی اس نے فوراً اپنی مسکراہٹ دبائی ورنہ وہ جنگلی بلی ہی بن جاتی_____

"سوری کہہ تو رہا ہوں، مجھے اس طرح ڈانٹنا نہیں چاہیے تھا تمھیں_" ابھی تک اپنے ہاتھوں میں لیا ہوا ٹشو پھر سے اس کی طرف بڑھایا_ اس بار ثمین نے اس کا بڑھایا ہوا ٹشو لے کر اپنا چہرہ صاف کرنے کے ساتھ ساتھ جل کر کہا ....

"ہاں تم تو کچھ اچھا کھلانے لائے تھے سو کھلا دی ڈھیر ساری اچھی سی ڈانٹ_" اس کی جلی کٹی سن کر ایلیار کو بہت ہنسی آ رہی تھی مگر ہنس کر مرنا تھوڑی تھا اسے_____

"ایسے بول رہی ہو جیسے کبھی ڈانٹ ہی نہیں کھائی_" ایلیار سنجیدہ بن کر دلچسپی سے اس کا رویا رویا چہرہ دیکھ رہا تھا_____

"تمھیں پڑتی رہی ہو گی ہمیشہ ڈانٹ_ میرے بابا نے کبھی اتنا سا بھی ڈانٹا ہو مجھے_" کافی معصومیت سے ہاتھ کے اشارے سے چٹکی بنا کر کم کا اشارہ بھی کیا گیا_ ایلیار کو بڑی مشکل لگا ہنسی روکنا_____

"پوری بگڑی ہوئی شہزادی ہو"_

"تم ہو گے بگڑے ہوئے بد تمیز"_

"میں اور بگڑا ہوا_" بھویں اچکا کر حیرت سے سینے پر انگلی رکھ کر اپنی طرف اشارہ کیا_____

"تم نہیں تو اور کون_" اپنی ناک ٹشو سے رگڑتی وہ بہت غصے میں تھی_____

"اچھا اب بس کرو یہ رونا دھونا اچھا نہیں لگ رہا مجھے تمھارا رونا_" بار بار اسے اپنا چہرہ رگڑتے دیکھ کر اس بار وہ پیار بھری نرمی سے بولا_____

"پہلے دل بھر کر ڈانٹ کر رولاؤ پھر کہو اچھا نہیں لگتا مجھے تمھارا رونا دھونا_" کافی جل کر اس نے منھ بنا کر ایلیار کی نقل اتاری_ اس بار ایلیار خود کو روک نا سکا سیٹ کی پشت پر خود کو ٹیک کر وہ بے تحاشا ہنستا چلا گیا_____

ثمین نے جل کر اپنا رخ ہی موڑ لیا اور کار ونڈو سے باہر کی طرف دیکھنے لگی... کچھ دیر وہ یوں ہی ہنستا رہا تھا پھر سیدھے بیٹھتے ہوئے وہ سنجیدہ ہو گیا_____

"تمھیں ڈانٹا اس کے لئے دل سے سوری کرتا ہوں، بس مجھے تمھاری بیوقوفانہ باتوں کی وجہ سے غصہ آ گیا تھا_" اس کی نرم پیار سے گندھی آواز پر ثمین نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا_ وہی مہربان، خلوص سے چمکتا اس کا

پرکشش چہرہ_ " ڈانٹتے بھی تو اسی کو ہے جو بہت اپنا ہوتا ہے، ہیں نا_ " مسکرا کر ثمین کی آنکھوں میں جھانکا _ ثمین بس ساکت سی اسے دیکھ رہی تھی_____

"آئندہ کیا ہو گا ثمین یہ سوچ کر خود کو تکلیف مت دو، وہ ہے نا ہماری پرواہ کرنے والا سب کچھ اس پر چھوڑ دو_ " ایلیار نے شیشے کے پار نظر آتے آسمان کی طرف شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا_____

"اپنا مقدمہ اللہ کے سپرد کر کے مطمئن ہو جاؤ ثمین.... وہ ہمارے لئے بہترین عطا کرنے والا اور ہمارا سب سے بہترین چاہنے والا ہے_ تمھاری آج کی آزمائش کے بدلے میں وہ تمھیں ایک دن بہترین سے نوازے گا انشاءاللہ اور پھر ہم سب ہے نا تمھارے ساتھ تم ہم کو کبھی بھی اپنے جدا نہیں پاؤں گی_ ہم تم سے محبت کرتے ہیں ثمین تو کیسے تمھیں اداس پریشان دیکھ سکتے ہے... کیا تم ہمیں دل سے اپنا نہیں سکتی؟_ " بہت ہی نرمی سے بولتا وہ اس کے دل میں آہستہ آہستہ اپنے پیر جما رہا تھا_ ہر ریاکاری، ہر مکاری سے پاک اس کی آنکھیں ثمین کے اندر اترنے لگی_____

"اب کبھی بھی ایسا سوچنا مت کی ہم تم سے ہمدردی کر رہے_ وی آر فیملی اور فیملی میں بس محبتیں ہوتی ہے اور کچھ نہیں_ " اس بار وہ مسکرایا تو ثمین بھی بے ساختہ مسکرا دی_ " یہ ہوئی نا بات _ " اس کے مسکرانے پر ایلیار مطمئن سا ہو کر کار اسٹارٹ کرنے لگا_ ثمین اب بھی اسے دیکھے جا رہی تھی_ ایلیار نے گردن موڑ کر دیکھا

_____

"مجھے معلوم ہے کہ تم ایسے کیوں دیکھ رہی ہو_ سوچ رہی ہوں گی کی اب بندے سے معذرت وعذرت کر لی جائے مگر اس کی کوئی ضرورت نہیں بندہ بہت بڑے دل کا ہے تمھاری بات کا برا نہیں مانا میں نے_" شرارت سے اس کا چہرہ دیکھ کر وہ مسکرایا_____

ثمین کھکھلا کر ہنس دی ہر فکر سے آزاد سچی سکون بھری ہنسی_ ایلیار نے دل میں خدا کا شکر ادا کیا تھا_____

"تو اپنی رشتے داری پکی ثمین میڈم_" ایلیار نے شرارت سے ایک ہاتھ اسٹیرنگ سے ہاتھ ہٹا کر اس کی طرف بڑھایا_ ثمین نے بس آنکھوں کے اشارے سے ہاں میں جواب دیا تھا_ ایلیار نے ہنس کر اپنا ہاتھ پھر سے اسٹیرنگ پر رکھ لیا_____

"چلو آج اسی رشتہ داری کے پکے ہونے پر تمھیں شاہی ناشتہ کرواتا ہوں_"کار کی اسپیڈ بڑھاتے ہوئے اس نے ثمین کی طرف دیکھا بھی_____

"ہاں اگر مذاق سے دل بھر گیا ہو تو چلو مجھے بہت بھوک لگی ہے_" اس کے بے تکلفی سے کہنے پر ایلیار پورے سکون سے مسکرا کر کار روڈ پر دوڑانے لگا_____

*..... *..... *.... *..... *..... *

لیپ ٹاپ پر کچھ لکھتے ہوئے فائق صاحب کی انگلیاں جیسے تھک سی گئی تھی.... لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھ کر انہوں نے سر صوفے کی بیک سے ٹیک دیا_ بالکنی کی طرف کا گلاس ڈور کھلا ہوا تھا اور پردے کھسکے ہوئے تھے_ ان کی نگاہوں نے بالکنی سے نظر آتے بیرونی منظر کو دیکھا_ شام کے سائے اب دھیرے دھیرے گہرے ہو رہے تھے_____

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے کی بالکنی کی طرف چلے آئے_ ہر بار کی طرح شام ہوتے ہی سالوں سے سینے میں دبا غبار اور بھی زیادہ بڑھنے لگتا تھا_ بیچینی اتنی زیادہ ہو جاتی تھی کی بند کمروں سے انہیں وحشت ہونے لگتی تھی _اسی لئے وہ تازہ ہوا کے لئے کمرے کے پر سکون ماحول سے بالکنی کی طرف چلے آئے_____

بالکنی میں آتے ہی وہ دھیرے دھیرے چل کر لان کی طرف لگی ریلنگ کے پاس آ گئے_ گہری گہری سانسیں لے کر انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا_ یہاں سے وہاں تک پھیلا آسمان اس وقت تاریکی میں ڈھلنے والا تھا _انہوں نے سینے میں درد سا اٹھتا محسوس کیا... ان کے سینے میں جو راز دفن تھے وہ اب ساری مصلحتوں کو ترک کر کے باہر آ کر تباہیاں مچا دینا چاہتے تھے_____

مگر اس طوفان پھر سے ان کی ہی زندگی میں تباہی لا سکتا ہے اور اسی مجبوری نے ان کے ہونٹوں پر قفل لگا دیا تھا_ سینے میں چھپے درد نے تکلیف دی تو انہوں نے اپنے سینے کو مسلا تھا_ آنکھیں بند کر کے گہری سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور اپنے پینٹ کے پاکٹ سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا... کچھ ہی دیر میں وہ سگریٹ منھ سے لگائے گہرے گہرے کش لے رہے تھے_____

انہوں نے پھر سے نیچے لان کی طرف نگاہ دوڑائی_ چاروں طرف نگاہیں دوڑاتے ہوئے ان کی نگاہ لان میں ایک طرف کھیلتے دوڑتے بچوں اور ایلیار پر پڑی_ ایلیار بچوں کے ساتھ مل کر فٹ بال کھیل رہا تھا_ ان ہی کے ساتھ بچہ بنا ادھر ادھر دوڑتا اور بچے اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے_____

فائق صاحب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی_ ان لوگوں کو بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھتے دیکھتے ان کی نگاہ لان میں آتی ثمین پر ٹک گئی_ دور ہی سے کچھ بولتی وہ ان لوگوں کی طرف بڑھ رہی تھی، غور سے ثمین کو دیکھتے

ہوئے انہیں پہلی بار وہ بہت ہی خوش لگی_ ہاتھوں میں شاید اس نے بچوں کے کھانے کے لئے کچھ لیا ہوا تھا اور وہ اسی لئے ان کو بلا رہی تھی_____

انہیں حیرت کا جھٹکا تب لگا تھا جب وہ ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے جا کر بچوں کے پاس گئی اور ایلیار نے بڑی بے تکلفی سے اس کے ہاتھوں سے پلیٹ اچک لی_ بجائے ناراض ہونے کے وہ ہنستے ہوئے ایلیار سے کچھ کہہ رہی تھی.....

ثمین کو انہوں نے کبھی بھی ایلیار کے ساتھ اس بے تکلفی سے باتیں نہیں کرتے دیکھا تھا_ ان کی حیرت میں اور بھی اضافہ ہو گیا جب ایلیار اور ثمین ایک دوسرے کے پاس کچھ فاصلے پر لان چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئے_ ثمین کی مسکراہٹ، ایلیار کا سرشار چہرہ، فائق ایک ٹک ادھر ہی دیکھ رہے تھے_____

ان دونوں کی دوستی دیکھ کر بالکل بھی نہیں لگ رہا ابھی کچھ دنوں پہلے ان دونوں کے بیچ بات بھی برائے نام کی ہوتی رہی ہو گی_ ایلیار جھک جھک کر اس کے کان کے پاس کچھ کہتا اور ثمین اپنی کھلکھاہٹ روک نہیں پاتی_ فائق کو یقین تھا ایلیار بہت جلد ثمین کو اپنی دوست بنالیں گا مگر اتنی جلدی ایلیار اس سے دوستی کر لیں گا انہیں یقین نہیں ہو رہا تھا_____

دونوں ایک ساتھ بیٹھے انہیں کسی کی بڑی شدت سے یاد دلا گئے تھے_ آنکھوں میں بہت کچھ جلنے لگا_ وہ اسی طرح کھوئے رہتے کی تبھی کانوں میں اپنے موبائل کی رینگ کی آواز پڑی تھی_ ان دونوں کو دیکھتے دیکھتے ہی وہ مڑ کر دوبارہ کمرے میں آ گئے_ بیڈ کے پاس ہی سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھا کر اسکرین دیکھی مبین کالنگ ہو رہی تھی_

"ہاں بولو مبین_" اپنے کان سے موبائل لگاتے ہی وہ سنجیدگی سے بول کر پھر سے بالکنی کی طرف چلے آئے _لان کا منظر اب بھی وہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئے تھے_ عادل اور عاقب اب وہاں نہیں تھے اور وہ دونوں دنیا سے بے خبر خود میں گم تھے_ مبین سے باتیں کرتے ہوئے وہ لگاتار ادھر ہی دیکھے جا رہے تھے_____

روم کا دروازہ کھولتے ہی نگار نے سب سے پہلے روم میں فائق کو ڈھونڈا تھا_ وہ کمرے میں دکھائی نہیں دے رہے تھے مگر ان کی آواز بالکنی سے آ رہی تھی_ نگار آہستہ قدموں سے بالکنی کی طرف بڑھی تھی_____

"اچھا مبین بعد میں بات کرتا ہوں_" ان کے آنے کی خبر فائق کو ہو چکی تھی اس لئے انہوں نے لمحوں میں ہی بات ختم کر دی_ نگار بس انہیں دیکھ کر رہ گئی_____

"کوئی کام تھا تم کو_؟" موبائل کان سے الگ کرتے ہوئے مڑ کر نگار کے چہرے کو دیکھتے ہوئے انہوں نے سوال پوچھا_____

"ڈنر پر کب جانا ہے اس لئے پوچھنے آئی تھی_" وہ بولتی ہوئی وہیں آ کر کھڑی ہوئی جہاں سے نیچے لان کا نظارہ دکھائی دے رہا تھا_ نگار کی پہلی ہی نظر ابھی تک ایک دوسرے کے قریب بیٹھے باتیں کرتے ثمین اور ایلیار پر گئی تھی_____

"کچھ زیادہ ہی دوستی نہیں ہو گئی ہے اس لڑکی سے ایلیار کی_" اس سے پہلے کی وہ کچھ بولتی فائق بول اٹھے

_____

"ایلیار کی تو کسی سے بھی دشمنی نہیں ہے_ لگتا ہے ثمین کی دوستی اب ایلیار سے زیادہ ہو گئی ہے_" نگار اندر ہی اندر سلگ اٹھی تھی مگر اوپر سے وہ بالکل لاتعلقی دکھاتے ہوئے لاپرواہی سے بولی تھی_ جیسے ان دونوں کی دوستی ہونے سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا_____

"دوستی کسی کی بھی طرف ہو مجھے بالکل نہیں پسند_ آپ ایلی سے کہہ دے اس لڑکی سے دور رہے_" وہ اسی سنجیدگی سے ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ان کے چہرے کو جانچ رہے تھے_____

"آپ کیوں نہیں کہہ دیتے اپنی بیٹی سے کی آپ کو یہ سب نہیں پسند_" نگار نے مڑ کر بہت ہی طنزیہ انداز میں انہیں دیکھا_____

"تم نے دیکھا ہے اس سے باتیں کرتے ہوئے مجھے_" اس بار کہہ کر وہ رکے نہیں تیز قدموں سے چل کر بالکنی سے روم میں آ گئے_ صوفے پر بیٹھ کر انہوں نے دوبارہ اپنا لیپ ٹاپ کھول لیا_ نگار بھی ان کے پیچھے روم میں چلی آئیں_____

"آپ کو ثمین سے کہنے میں کیا پریشانی ہے آفٹر آل آپ کی بیٹی ہے وہ_" نگار چبھتی ہوئی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی_ نگار کو دوسروں کے زخموں کو کریدنے میں نجانے کیا مزا آتا تھا_ فائق نے جلتی نظروں سے انہیں دیکھا_____

"وہ میری کوئی نہیں لگتی_" انہوں نے کافی سرد انداز سے ان کو دیکھ کر کہا_____

"لگتی کچھ نہیں ہے اور اس گھر میں بڑے شوق سے لا کر بیٹھا دیا_" ان کی طنزیہ باتیں.... اس بار فائق نے زور سے لیپ ٹاپ بند کیا تھا_____

"تمھیں اعتراض کس بات پر ہے؟ یہاں لانے پر یا ایلیار سے دوستی پر_؟" بہت ہی چبھتا ہوا سوال تھا ان کا

_____

"اعتراض مائی فٹ... وہ رہے یا نا رہے_" نگار تڑخ کر جواب دیتی مڑ کر الماری کی طرف بڑھ گئی_ فائق کڑواہٹ سے مسکرا دئے، جانتے تھے نگار کتنی بے بس تھی ان کا ہر فیصلہ ماننے کے لئے_ زین نے ان کے پر جو کاٹ دئے تھے سارے اختیارات فائق کو سونپ کر_____

"تمھیں اعتراض ہو یا نہیں ہو ثمین اسی گھر میں رہیں گی_ بس تم ایلیار کو سمجھا دو اس سے دور رہے، جتنا ممکن ہو_" بڑے سکون سے نگار سے کہہ کر انہوں نے پھر سے لیپ ٹاپ کھول لیا_____

"اور جیسے وہ مان جائے گا_ اسے تو ہمدردی کا بھوت چھڑا رہتا ہے اور آپ کی بیٹی کو تو دوسروں کی ہمدردی حاصل کرنے کا بڑا ہنر آتا ہے_" نگار اسی زہریلی آواز میں بولی اور فائق بس ان کی پشت کو گھورتے خود پر کنٹرول کر رہے تھے_____

"ایلیار سے کہہ دے کی ڈنر پر چلنا ہے_" اچانک سے ان سے کہہ کر وہ موبائل اٹھا کر دیکھنے لگیں_ نگار نے مڑ کر فائق کو دیکھا_____

"ڈنر پر جانے کے لئے وہ بھی ایلی سے.... آپ کو معلوم ہے وہ کتنا بھاگتا ہے پارٹیوں سے_" نگار لاپرواہی سے کہہ کر اپنا ڈریس چیک کرنے لگی جو آج کی شام انہیں پہننا تھا _____

"تم کہہ دو میں نے کہا ہے انکار نہیں کرے گا ایلی_" فائق کہہ کر موبائل میں ضروری میسیز چیک کرنے لگے _نگار سر جھٹک کر اپنی جیولری وغیرہ سلیکٹ کرنے میں لگ گئی _____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"چھوٹے صاحب آپ کو بڑے صاحب اور میڈم بلا رہیں ہیں_" ایلیار اپنے کمرے میں بڑی بے دلی سے تیار ہو رہا تھا کی ملازم فرمان لے کر اس کے دروازے پر کھڑا ہو گیا_ ملازم کے اپنا بلاوا پہچانے پر ایلیار نے جھنجلا کر پہلے ملازم پھر اپنی کلائی میں بندھی گھڑی دیکھی _____

"کہہ دو آرہا ہوں... یہ اچھی زبردستی مچا رکھی ہے ممی ڈیڈ نے_ جب معلوم ہے مجھے نہیں پسند پھر بھی آرڈر دے ڈالا کی تمھیں چلنا ہے، تمھارے ہی اعجاز میں ڈنر ہے_ ان لوگوں کو معلوم نہیں آج کا دن میرے لئے کتنا اہم ہے مگر اس میں یہ بیہودہ پارٹی گھس گئی_" وہ شرٹ کے کف لنکس بھی بند کر رہا تھا اور لگاتار بڑبڑا بھی رہا تھا_ بیزاری صرف اس کے چہرے سے ہی نہیں اس کے ہر انداز سے ظاہر ہو رہی تھی_ بالوں میں برش پھیرتے ہوئے وہ دل ہی دل میں اپنا پروگرام چوپٹ ہونے پر جھنجھلا رہا تھا_____

"میں کہہ دوں بڑے صاحب سے، آپ آرہے ہیں_" سب سنتے ملازم نے ادب سے پوچھا_____

"نہیں کہہ دو کی چھوٹے صاحب کی جگہ پر میں خود چل رہا ہوں_" اس کے جھلاہٹ بھرے جواب پر ملازم نے تعجب سے سر اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا_ ایلیار اپنا کوٹ بیڈ سے اٹھاتے ہوئے ملازم کا چہرہ دیکھ کر ہنس پڑا _ ملازم اب اطمینان سے مسکرا دیا اپنے چھوٹے صاحب کے مزاج سے آشنا جو تھا_____

"تم سچ میں یار میری جگہ چلے جاؤ_" اس بار ملازم کو ہنسی آگئی_ چھوٹے صاحب کی پارٹیوں والی بیزاری سب کو پتا تھی_____

"سب کو معلوم ہے کی مجھے پارٹیوں سے نفرت ہے مگر ممی ڈیڈ کو نہیں_" ایلیار بیڈ پر بیٹھ کر جوتے پہننے کے ساتھ بار بار جھنجھلا رہا تھا_____

"چھوٹے صاحب تو جا کر کہہ دوں نا آپ آرہے ہیں_" ملازم نے پھر سے پوچھا_____

"کہہ دو میں دس منٹ بعد آرہا ہوں_" کوٹ پہنتا ہوا وہ جلدی جلدی اپنا موبائل وغیرہ اٹھا کر چیک کرنے لگا انداز بہت مصروف سا تھا_ ابھی اسے جاتے جاتے ثمین سے بھی مل کر جانا تھا اس لئے دس منٹ کہا_ ملازم سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا_____

ایلیار نے ساری چیزیں اپنے کوٹ کے پاکیٹ میں رکھ کر ایک بار پھر شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھا _ دل ہی دل میں سب ٹھیک کا سینگل دے کر پرفیوم اٹھا کر اسپرے کیا_ اپنے کمرے سے نکل کر وہ تیزی سے کوریڈور پار کر کے سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا_

ابھی وہ اوپری سیڑھیوں پر ہی تھا کی سیڑھیوں سے اوپر آتی ثمین نے مسکرا کر ایلیار کو دیکھا_ اسے دیکھ کر ایلیار کے بھی قدم ٹھہر گئے تھے، ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی_____

"تم جا رہے ہو؟" ثمین کی نگاہیں بار بار اس کے چہرے پر ٹھہر جا رہی تھی بڑی تیاری کے ساتھ پارٹی میں جایا جا رہا تھا_ نجانے کیوں اسے اتنا نک سک سا تیار دیکھ کر ثمین کے دل میں جلن کا احساس جاگا_____

ایلیار اپنے اور ثمین کے درمیان بچی چار سیڑھیوں کو بھی پھلانگتا ہوا ثمین کے مقابلے میں آ کر کھڑا ہو گیا_ اب ثمین اس سے بس ایک سیڑھی کے فاصلے پر کھڑی تھی_____

"جی جا رہا ہوں_ تم ڈنر کر لینا اور بڑی ماں کی طرف ہی رہنا یہاں اکیلے میں تمھیں ڈر نا لگے... جب تک کوئی آنا جائے اُدھر ہی رہنا_" ثمین کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ نرمی سے ہدایت کر رہا تھا_ ثمین نے ناک چھڑا کر اس کی ہدایت سنی_____

"ناک صحیح کرو اپنی اور میری بات مانو، میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا ٹھیک_" ایلیار کے کہنے پر ثمین نے اس بار منھ ٹیڑھا کیا_____

"مجھے ڈر ور نہیں لگتا_ میں آرام سے یہاں اکیلے آ کر سو جاؤں گی_ تم جاؤ سب کو دکھا آؤ خود کو_" ریلنگ سے ٹیک لگائے وہ بڑی تپی تپی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"استغفر اللہ، میری منھ دکھائی ہے کیا جو میں سب کو دکھا کر آؤں_" ایلیار نے اس بار منھ بنا کر خفگی سے کہا

_____

"مجھے کیا معلوم... ہو بھی سکتی ہے_ بھلا اتنا تیار ہو کر کیوں جائے گا کوئی، کوئی منھ دکھائی وغیرہ ہی ہو گی_" سیڑھیوں کی ریلنگ سے لگ کر ہلتے ہوئے بڑے تپے تپے انداز میں کہا گیا_____

غور سے ثمین کو دیکھتے ہوئے ایلیار کے ہونٹ گول ہوئے پھر اپنے ہونٹوں کو دبا کر جیسے مسکراہٹ دبائی_ "تم کہو تو نہیں جاؤں_" اس نے ریلنگ پر اپنے ہاتھ رکھ کر ثمین کی طرف خود کو جھکایا تھا_ آنکھوں کی چمک میں اور اضافہ ہوا_____

"تمھاری اپنی مرضی، مجھے کیا_" نگاہیں چراتے ہوئے لاپرواہی دکھائی ورنہ اس کے اس طرح قریب ہونے پر دل بے ہنگم انداز میں دھڑکا تھا_____

"میری مرضی ہوتی میڈم تو کبھی نہیں جاتا مگر ہمارے والد صاحب کا حکم ہے_" افسوس بھری سانس بھر کر وہ پھر سے سیدھا ہو گیا... ثمین نے پلکیں اٹھائی_____

"مگر اتنا تیار ہو کر کیوں جا رہے ہو_" ثمین کے لبوں سے پھر سے وہی نکلا، نجانے کیوں اسے برا لگ رہا تھا کی وہ کس لئے اتنا بن سنور کر جا رہا تھا_____

"ابھی جا کر لان میں پلٹیاں کھا کر، مٹی سے کشتی لڑ کر، دوبارہ آ کر تمھیں دکھا دیتا ہوں تا کی تمھیں گندا سندا سا لگوں اور تم کہو ہاں اب پرفیکٹ لگ رہے ہو_ بس خوش!" وہ اپنی مسکراہٹ چھپائے وہ شرارت سے بول کر اسے تپا چکا تھا_

"یہ تو نہیں کہا میں نے_" ثمین فوراً برا مان گئی_____

"مطلب تو یہی نکلتا ہے_ ایک عام سا کوٹ پینٹ پہنا ہے، تھوڑے بال شال بنائے ہے اور کیا کیا ہے... اب میں تمھارے جتنا حسین تو نہیں کی دس دن بھی نانہاؤں اور ویسا ہی حسین لگوں_" اس کی فراٹے سے چلتی زبان پر ثمین نے ادھر اُدھر اسے مارنے کے لئے کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کی_____

"واپس آنے دو کچن سے چھری لا کر دوں گا مار لینا_" اس کی شرارت، ثمین نے پیر پٹخ کر اوپر جانا چاہا_ ایلیار نے فوراً اس کے آنچل کا کونا تھام لیا... ثمین تیزی سے پلٹی تھی_____

"تم ناراض ہوئی تو میں جا نہیں سکوں گا_" وہ جب اتنی محبت سے بولتا تھا ثمین ساری ناراضگی بھول جاتی تھی _اب بھی اس کے ہونٹ مسکرا دئے_____

"ایسا کرو تم بھی چلو پھر جو کوئی میری منھ دکھائی کرے، اس سے پیسے وصول لینا_" اس کے دوپٹے کو چھوڑ کر وہ پھر سے مذاقیہ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا_____

"ہاں اب یہی کام تو رہ گیا ہے میرا، مجھے کہیں نہیں جانا_" ہونٹ ٹیڑھا کر کے پھر سے اس کے برابر ہی ریلنگ سے ٹیک لگالی_____

"کیوں نہیں جانا_ سچ کہہ رہا ہوں ساتھ چلتے ہیں ڈیڈ سے میں بات کر لیتا ہوں_" ایلیار کے کہنے پر اس بار ثمین کچھ نہیں بولی بس اپنا چہرہ جھکا لیا_____

"یہ ایک دم سے چہرہ کیوں مرجھا گیا_ نہیں لے جا سکتا کیا میں_" ایلیار نے جیسے اس کے احساسات پڑھ کر فوراً پیار سے پوچھا_____

"میں اداس نہیں اور مجھے پارٹیوں وغیرہ میں جانے کا بالکل بھی شوق نہیں_ تم ہی جاؤ اور ثواب کماؤ_" اس کے اس طرح منھ بنا کر بولنے پر ایلیار اس بار کھل کر ہنس دیا_____

"ثواب تو بس تمھارے ساتھ آ کر کمانا ہے ابھی جاتا ہوں ورنہ باہر قیامت آ جائے گی، ٹھیک ہے.... اپنا خیال رکھنا اور ڈرنا گھبرانا مت میں جلدی آؤں گا اوکے اللہ حافظ_" اس کی بات پر یوں ہی ہنستے ہنستے وہ پھر سے اس سے جلدی جلدی کہتے ہوئے باقی بچی سیڑھیاں اتر گیا_

"اللہ حافظ_" ثمین کے ہونٹوں سے بھی بے آواز نکلا تھا_ وہ تب تک وہیں کھڑی رہی تھی جب تک وہ اسے نظر آتا رہا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"اپنی ثمین کے آجانے سے گھر میں کتنی رونق ہو گئی ہے نا بڑی ماں_" بڑی ماں کے پاس بیٹھی ثمین کی طرف دیکھ کر نیلم نے بہت ہی پیار سے کہا تھا_ ہونٹوں پر مسکراہٹ، کھلے کھلے چہرے والی ثمین اب بہت خوش رہنے لگی تھی_ اس کا رویہ سب کے ساتھ بالکل بدل گیا تھا_ وہ غیریت، وہ بیگانگی، تکلفات سب جیسے کہیں کھو گئے تھے_ سب کے ساتھ ایسے ہنستی بولتی جیسے برسوں سے یہی رہ رہی تھی_ بڑی ماں نے پیار سے پاس بیٹھی ثمین کے سر کو سہلایا_____

"ہم تو ہے ہی ایسے جہاں جاتے ہے وہاں رونق لگ جاتی ہے_" ثمین فخر سے گردن اکڑا کر بولی_____

"بیٹیاں تو ہوتی ہی ہیں گھر کی رونقیں، جہاں رہتی ہے وہ گھر سجا دیتی ہے_" بڑی ماں نے اس بار اسے پیار سے خود سے لگا لیا_

وہ بھی چھوٹی بچی کی طرح ان سے لپٹ گئی یہ دیکھ کر نیلم مسکرا دی_ دیر سے ہی صحیح اس نے ان لوگوں کو اپنا مان تو لیا_ ثمین کو بدلنے میں ایلیار کی کوششوں کا ہی ہاتھ تھا_

"صحیح کہہ رہی ہے آپ بڑی ماں، ثمین کے آجانے سے مجھے کتنا سکون مل گیا ہے میں بتا نہیں سکتی ورنہ کون تھا مجھ سے بات کرنے والا_" سوفے پر پیر اٹھا کر آلتی پالتی مار کر بیٹھی نیلم نے سامنے ٹیبل سے ڈرائی فروٹس کی پلیٹ اٹھالی_ مزے سے ڈرائی فروٹس کھاتی ہوئی وہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی_

"کیوں بھائی نہیں تھے کیا بات کرنے کو_" اس بار ثمین نے شرارت سے انہیں دیکھا_

"تمھارے بھائی کو فرصت ہے بات کرنے کی_" ان کا فوراً منھ بنا_" جب دیکھو بزنس میں بزی_ وہ تو کہو گھر میں ایلیار تھا ورنہ میں تو بات کرنے کو بھی ترس جاتی_" ان کی جل کر کہنے پر ثمین بس ہنسی تھی_

"صحیح کہہ رہی ہے نیلم بیچاری_ کس سے بات کرتی، ساقب کام میں لگا رہتا ہے، بچے اسکول یا ٹیوشن_ نگار گھر میں کم ہی ٹکتی ہے اور میری تو زیادہ بات کرنے کی عادت نہیں_ رہ گیا ایلیار تو میرا بیٹا واقعی سب کا خیال رکھتا ہے، گھر کی اصلی رونق تو وہی ہے وہ نہیں ہوتا تو گھر خالی خالی لگتا ہے جیسے آج لگ رہا ہے_" بڑی ماں کا ہر لفظ محبت میں گندھا ہوا تھا_ ثمین اور نیلم ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دی_ ایلیار سے ان کی والہانہ محبت کی سب کو خبر تھی_

"دادو ابھی آپ پھوپی کو رونق کہہ رہی تھی اب چاچو کو، پھر اصلی رونق کون ہو اتب_ ؟" اتنی دیر سے گیم کھیلتے عاقب کے کان ادھر ہی لگے تھے_ اس نے اپنا بولنا فرض سمجھا تھا_ نیلم کے ساتھ ثمین بھی زور سے ہنسی تھی_

"اصلی رونق ہے عاقب اور عادل، تم لوگوں سے ہی تو میرے گھر میں خوشیاں ہے_" فرط محبت سے بڑی ماں نے عاقب کو کھینچ کر گلے سے لگالیا_ وہ بھی اپنی دادو کے گلے میں بانہیں لپیٹ کر ان سے لپٹ گیا_____

"دادو مجھے بھی آپ کے پاس آنا ہے_" اب عادل صاحب کہاں پیچھے رہنے والے تھے وہ بھی دادو کی گود میں چھڑنے کے لئے سارے گیم ویم چھوڑ کر ان کی گود میں جگہ بنانے لگیں_ بڑی ماں نے جھٹ سے اسے بھی گود میں لے لیا_ ثمین اٹھ کر نیلم کے پاس آکر بیٹھ گئی_____

"آپ بھی چلی جاتی پارٹی میں تفریح ہو جاتی آپ کی_" ثمین ان کی ہی طرح سوفے پر پیر سمیٹ کر کشن اٹھاتے ہوئے سادگی سے بولی_ کشن گود میں رکھ کر نیلم کے پاس رکھی پلیٹس سے کاجو اٹھا کر منھ میں ڈالا

_____

"نہیں گئی اس کی وجہ خود معلوم ہو جائے گی تمھیں اور تفریح کیا خاک ہوتی وہاں جا کر_" نیلم نے ڈرائی فروٹس چباتے چباتے منھ بھی بنایا_____

"کیوں بھائی کے ساتھ تفریح نہیں ہوتی آپ کی_" پلیٹس سے چن چن کر کاجو نکالتے ہوئے اس نے بھویں اٹھا کر نیلم کو دیکھا_____

"تمھارے بھائی کے ساتھ بس دماغ خراب ہو سکتا ہے اور کچھ نہیں_" نیلم بہت جل کر بولی تھی_ ثمین نے بڑی ماں کی طرف دیکھا وہ ان کی باتیں نہیں سن رہی تھی_ بچوں کے سوالوں کے جواب دینے میں لگی ہوئی تھی

"اب ایسا کیا کر دیا بھائی نے جو آپ اتنی خفا ہے_" منھ میں سارے کا جو ایک ساتھ بھر کر بمشکل پوچھا

"انہیں خفا کرنے کے علاوہ کچھ اور آتا ہے_" نیلم نے اور غصے سے بادام چبایا جیسے بادام نہیں ساقب کو چبا رہی ہو

"اب ایسا تو مت بولیں اتنی محبت کرتے ہیں آپ سے_" جلدی جلدی منھ چلاتے ہوئے اس نے نگل کر اپنی بات پوری کی

"شوہروں کی محبت پر کبھی یقین نہیں کرنا چاہئے_ اپنا مطلب ہو تو ان سے بڑھ کر محبت کرنے والا کوئی نہیں اور باقی وقت تو بس....." انہوں نے سر ہلایا اور فلسفہ بگھار کر بات ادھوری چھوڑ دی

"آج لگتا ہے بھائی بیچارے نے زیادہ ہی آپ کو ناراض کر دیا ہے_" ثمین نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے ان کو دیکھا _ نیلم جب بھی ساقب سے لڑتی، یوں ہی شوہروں کی قوم سے ناراض ہو جاتی تھی_

"تمھیں لگتا ہے تمھارے بھائی بیچارے ہے_" نیلم کی بھویں تن گئی ناک پھلا کر ثمین کو دیکھا

"نہیں نہیں..... وہ کیوں بیچارے ہوں گے میرے منھ سے ایسے ہی پھسل گیا_" ثمین نے جیسے ان کے غصے سے گھبرانے کی ایکٹنگ کی_____

"ایلیار کی دوستی میں تم نے بھی اس کی طرح ڈرامے بازیاں سیکھ لی ہے_" بھابھی نے اس بار اس کے پیر پر بہت زور سے مارا_وہ تو کہو اس کی گود میں کشن تھا ورنہ بڑی زور کی چیخ نکلتی ثمین کی وہ بس ہنستی رہی تھی _____

"ہنس لو جب شادی ہو گی نا تو سمجھ میں آئیں گا کی میں کیا کہتی تھی_" اس کے ہنسنے پر نیلم نے جھوٹی ناراضگی دکھائی_____

"پھوپھو کی شادی ہو رہی ہے مما_؟" نجانے کب بچے اور بڑی ماں ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے_اب عادل نے بڑے شوق سے پوچھا_جہاں نیلم اور بڑی ماں کی ہنسی چھوٹی وہیں ثمین کا منھ بن گیا_____

"کوئی شادی وادی نہیں ہو رہی ہے میری عادل صاحب_" عادل کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا تھا_وہ اپنی معصوم آنکھوں میں چمک لئے اپنی پھوپھو کو دیکھ رہا تھا_____

"شادی تو ہونی ہی ہے بنو رانی_ایک دن سب کو رخصت ہونا ہے_" نیلم نے پیار سے اس کی ٹھوڑی چھوئی _____

"مجھے نہیں کرنی شادی، میں آپ لوگ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہی_" روٹھی روٹھی ثمین کو دیکھ کر بڑی ماں مسکرا دی_____

"جانا تو سب کو پڑتا ہے مگر اتنی جلدی میں تمھیں بھیجنے والی بھی نہیں_ہاں کچھ دنوں بعد اپنی پیاری سی نند کے جیسا دلہا ڈھونڈوں گی_" نیلم اب فل موڈ میں آگئی_____

"بڑی ماں دیکھے بھابھی کو_" اس بار اس نے مسکراتی بڑی ماں کی طرف دیکھ کر ان کی شکایت کی_____

"کیوں چھیڑ رہی ہو بچی کو_" انہوں نے پیار سے نیلم کو ٹوکا_____

"میں چھیڑ کہاں رہی ہوں میں تو" ...

"اچھا بس کرے ہو گیا نا_" اس نے غصے سے انہیں ٹوکا تھا_گالوں پر لالی سی بکھر گئی تھی_بڑی ماں اور نیلم دونوں کو وہ بڑی پیاری لگی تھی_____

"ثمین بیٹا، آج ادھر ہی سو جاؤ، وہاں پر تو وہ لوگ نجانے کب آئے_" بڑی ماں نے موضوع تبدیل کر کے اس سے پیار سے کہا_____

"ابھی تو نیند نہیں آ رہی بڑی ماں لیکن میں اپنے کمرے میں جاؤں گی سونے کے لئے_" بہت عاجزی سے اس نے کہا تھا_____

"دیکھ لو ڈرنا لگیں_" نیلم بھی بولی_____

"اپنے گھر میں ڈر کیسا_" اس کے بے ساختہ جواب پر بڑی ماں بہت ہی خوش ہو گئی_ _____

"تمھارے اکیلے پن کی وجہ سے کہہ رہی تھی_ چاہو تو میرے کمرے میں سو جاؤ_" بڑی ماں اٹھتے ہوئے بہت نرمی سے اسے دیکھ رہی تھ_ _____

"نہیں بڑی ماں اتنی مشکل سے تو اپنے کمرے میں سونے کی عادی ہوئی ہوں، آپ کے کمرے میں نیند نہیں آئے گی تو ڈسٹرب ہو گی آپ_" اس کی معصوم سی شکل پر انہیں پیار سا آیا تھا_____

"بیٹیاں کبھی ڈسٹرب نہیں کرتی پگلی_ تمھیں جہاں آرام ہو وہی سو جاؤ_" اس کا سر تھپک کر وہ آہستہ آہستہ قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی_____

"تکلف میں تو نہیں کہہ رہی ہونا_" نیلم نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھا_____

"جی نہیں میرا گھر ہے جہاں چاہوں سو سکتی ہوں_ بس عادت ہے نا اپنا بستر اپنا کمرا_" ثمین نے اطمینان سے ان کی گود میں پیر رکھ کر اپنے پاؤں پھیلا لیئے_____

"یہ اپنا بستر اپنا کمرا والی عادت چھوڑ دو_ میاں جی کے کمرے میں کیسے گزارہ ہو گا_" انہوں نے شرارت سے اپنی آنکھوں کو نچایا_____

"بس کرے آپ ورنہ میں جا رہی ہوں_" ان کی باتوں سے وہ پیر سمیٹ کر اٹھنے لگی_____

"اچھا بابا بہت ہو گیا تم بیٹھو تو_" نیلم نے جلدی سے اسے پھر سے اپنے پاس سوفے پر گرایا تھا_ ثمین منھ بنا کر وہی ان کی پاس بیٹھ گئی_____

پھر دونوں کو باتیں کرتے ہوئے ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کی عادل اپنی آنکھیں مسلتا، نیند میں جھومتا، بھابھی کی گود میں آکر چھڑ گیا_____

"مما سونا ہے_" سر ان کے کاندھے پر رکھتے ہوئے آنکھوں کو بند کر لیا_____

"تم پوچھ رہی تھی نا پارٹی میں کیوں نہیں گئی دیکھ لو یہی وجہ ہے_" عادل کے سر کو پیار سے سہلاتے ہوئے نیلم ثمین کو دیکھتی ہوئی مسکرا کر بولی_____

"سونے لگتا ہے تو آپ چھوڑ کر جاتی_" ثمین نے کہنے کے ساتھ ساتھ ایک طرف سے عادل کے نظر آتے پھولے پھولے گال بھی چھوئے_ اس نے احتجاج کے طور پر اپنا سر دوسرے شانہ پر رکھ لیا تاکی دوبارہ پھوپھو یہ حرکت نا کرے_ اس کی چالاکی پر وہ زور سے ہنس دی_____

"چھوڑ کر جاتی اور اسے... کسی کے پاس نہیں رہتا ہے سونے کے وقت بس مما_ بڑی ماں کے پاس تک نہیں رہ سکتا_ ساری رات پریشان کرتا رہتا ہے اسی لئے تو تمھارے بھائی سے ناراض تھی_ میں بھی جانے کو تیار تھی تو کہنے لگے، کیا کروں گی وہاں جا کر..... صاحب زادہ کو لے کر میں کہاں ہر جگہ بیڈ روم ڈھونڈتا پھروں گا کی جہاں ماں بیٹا آرام سے خرخر کرے_ کیا فائدہ وہاں جا کر یہ کام یہاں کرو یا وہاں جا کر دونوں صورت میں مجھے ہی اکیلے پارٹی اٹینڈ کرنی ہے_" نیلم بھابھی نے عادل کی پشت کو تھپکتے ہوئے، ساقب کی پوری بات دہراتے ہوئے اپنے جلے دل کے پھپھولے اب پھوڑے_ ثمین منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنستی چلی گئی_ دوسرے سوفے پر بیٹھا عاقب بس دونوں کی شکل دیکھ رہا تھا_____

"ہنس لو خوب ہنس لو_ تمھاری باری بھی آئے گی_" نیلم نے مصنوعی دکھ سے اسے دیکھتے ہوئے دکھی بن کر کہا_____

"اچھا سوری، مجھے دے دیتی میں اپنے عادل کو سلا لیتی اپنے پاس_" ثمین نے تیزی سے ہنسی پر قابو پا کر عادل کو اپنی گود میں لینا چاہا_____

"مجھے بس مما پاس سونا ہے_" وہ آدھا سویا آدھا جاگا نیلم کی گردن میں اپنی چھوٹی چھوٹی بانہیں کس کر ان سے اور چپک گیا_ ثمین نے مسکرا کر اپنے ہاتھ سمیٹ لئے_____

"جب تک نیند گہری نا ہو جائے کوئی چھو بھی نہیں سکتا اور اگر آنکھ کھل گئی تو قیامت_ ہاں بس ایک ایلی ہو تو اس کے پاس آرام سے رک جاتا ہے_ وہ بیچارہ وہاں ضروری میٹنگ کے لئے گیا ہے، کہاں اسے ڈسٹرب کرتی_" وہ صوفے سے عادل کو کاندھے سے لگائے لگائے کھڑی ہو گئی_____

"اس کے پاس تو ہر دل کی دوا ہے_ ہر کسی کو اپنا عادی بنا لیتا ہے_ وہ جادوگر ہے جسے دلوں کو جیتنا آتا ہے_" ثمین ایلیار کے بارے میں سوچتے ہوئے جیسے کھوئی تھی_____

"کہاں کھو گئی ثمین.. میرے روم میں سوؤں گی؟_" نیلم کے پکارنے پر ثمین چونک کر اپنے خیالوں سے باہر آ گئی_ نیلم عادل کو گود میں اٹھائے اور عاقب کا ہاتھ پکڑے اس سے پوچھ رہی تھی_____

"جی نہیں آپ جائے آرام کرے میں بھی چلتی ہوں_" نفی میں سر ہلا کر وہ بھی کھڑی ہو گئی_____

"چلو ناخوب باتیں کرے گے_" نیلم نے پھر سے فورس کیا_____

"اور پھر ساقب بھائی آکر مجھے کوسے، نہیں بھابھی میں اپنے روم میں جارہی ہوں_" مزاحیہ انداز سے کہہ کر اس نے عاقب کے بال چھوئے_____

"مما میں پھوپھو کے پاس سو جاؤں_" عاقب کی بات پر ثمین کو حیرت بھری خوشی ہوئی تھی، بڑے تو بڑے بچے بھی کتنا اس سے پیار کرتے تھے_____

"تم میرے پاس سوؤں گے تو پھوپھو کو بالکل ڈر نہیں لگیں گا_" عاقب کا ہاتھ تھام کر وہ خوشی سے چہکی_____

"لیکن پھوپی کو پریشان مت کرنا_" نیلم نے پیار سے عاقب کو نصیحت کی_ وہ سر ہلاتا ثمین کا ہاتھ پکڑ چکا تھا، ثمین خوشی خوشی اس کے ہمراہ اپنے پورشن کی طرف آگئی_ ادھر سارے ملازم اپنا کام ختم کر کے جا چکے تھے_ ثمین عاقب سے باتیں کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی_____

"پھوپھو، چاچو کے کمرے میں چلے_" سب کچھ بہت ٹھیک ٹھاک رہا تھا مگر جیسے ہی ایلیار کے کمرے کا دروازہ نظر آیا عاقب میاں کی نیت ڈول گئی_ ایلیار کے کمرے کے دروازے کو دیکھتے ہوئے سر اٹھا کر ثمین کی طرف دیکھا_____

"آپ کو معلوم ہے نا بنا پرمیشن کے کسی کے روم میں نہیں جاتے_" ثمین نے ٹھہر کر اسے پیار سے سمجھایا_____

"آئی نو، بٹ یہ روم تو چاچو کا ہے_ چاچو ہمیشہ بولتے ہے بنا پرمیشن کے عاقب جب چاہے آسکتا ہے_ چاچو کے روم میں آنے کی پرمیشن کی ضرورت نہیں_" پٹ پٹ رٹا رٹایا سبق ثمین کے گوش گزار کیا_____

"ہاں وہ جب ہو تب نا ابھی نہیں_" ثمین نے پھر سے سمجھانے کی کوشش کی_____

"نہیں چاچو بولے نہیں ہو تب بھی.... عاقب اور عادل آسکتا ہے_" ساقب نے بہت زور دے کر بتایا_ ثمین لاجواب سی ہوئی_____

"تو آپ کو کہاں ہے نا بیٹا مجھے نہیں نا_" ثمین نے جلدی سے بہانا ڈھونڈا_____

"آپ بھی چلے_ پر امس کی چاچو برا نہیں مانیں گے_ وہ بہت اچھے ہے.... پلیز پھو پھو چاچو کے کمپیوٹر پر بہت اچھے اچھے گیم ہے_" اس بار کہنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ چھڑانے کی کوشش بھی کی_ ثمین نے اس کا ہاتھ اور مضبوطی سے پکڑ لیا_____

"تم میرے ساتھ سونے کے لئے آئے تھے نا_"ثمین کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا اسے کیسے اس کی ضد سے باز رکھے_____

"بس تھوڑی دیر_" عاقب اتنی معصومیت سے بولا کی ثمین کا دل پسیجنے لگا مگر پھر بھی ایلیار کے کمرے میں جانا، وہ اسے روکنے کے لئے پھر سے کوشش کر کے بولی_____

"وہ روم لاک کر کے گئے ہو گے نا ہم کیسے جاسکتے ہے"....

"چاچو لاک کر کے نہیں جاتے_" عاقب اس بار پورا زور لگا کر ہاتھ چھڑاتا بھاگ کر ایلیار کے روم کے پاس چلا گیا اور اس سے پہلے وہ کچھ کہتی وہ ناب گھما چکا تھا_" دیکھا روم لاک نہیں_" فخر سے گردن اکڑا کر عاقب دوسرے ہی لمحے میں ہی روم کے اندر تھا_ ثمین منہ کھولے کھڑی دیکھتی ہی رہ گئی_____

"بد تمیز روم لاک کر کے جا نہیں سکتا تھا_" ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے غائبانہ ایلیار کو کوسا پھر انگلیاں چٹخاتے ہوئے وہ پس و پیش میں تھی اس کے روم میں جائے یا نہیں جائے_عاقب کو بھی تو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی_

"اسے راضی کر کے اپنے کمرے میں لے چلتی ہوں_" ثمین سوچتے ہوئے مرے مرے قدموں سے ایلیار کے روم میں آئی تھی_____

عاقب آدھا دھڑ ٹیبل پر رکھے، گھٹنوں کو چیئر پر ٹکائے ایلیار کا کمپیوٹر آن بھی کر چکا تھا اور پوری دلچسپی سے اب گیم کھیلنے میں لگا ہوا تھا_____

"عاقب چلو میرے روم میں صبح اسکول بھی تو جانا ہو گا_" ثمین تیزی سے میز تک چل کر آئی تھی ساتھ ہی عاقب کا بازوں پکڑا_____

"پھوپھو کل میری چھٹی ہے ممانے بتایا تو تھا_" عاقب نے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے بتا کر اس کی ساری کوششوں پر پانی پھینک دیا_____

"عاقب چاچو آ گے تو کیا سوچیں گے_"وہ پریشان ہو چکی تھی اس سے_____

"کچھ نہیں، چاچو کے ساتھ گیم کھلیں گے_" اسے اور بھی ہری ہری سوجھ رہی تھی، ثمین نے دانت پیسے

_____

"آپ چلے میرے روم میں مجھے نیند آرہی ہے_" ثمین نے تحمل سے کہہ کر اسے اٹھانا چاہا مگر وہ اتنا گپلو سا اور کہاں وہ نازک سی وہ اسے ہلا بھی نہیں پائی_____

"پھوپھو میں چاچو کے ساتھ سوؤں گا_" اس کے پالیٹکس کے لیڈر کی طرح پارٹی بدلنے پر ثمین کا منھ کھل گیا

_____

"دس از ناٹ فیئر_ آپ میرے ساتھ آئے تھے نا_" اس کی شکایت پر عاقب نے اپنی پھوپھو کو دیکھا_____

"اوکے بٹ آپ پہلے مجھے کھیلنے دے_" اس کے رام ہونے پر ثمین نے شکر کیا_____

"اچھا بس تھوڑی دیر_" ثمین نے ناچار ہو کر اسے دیکھا، اس نے بھی بس سر ہلایا تھا سارا دھیان گیم میں لگا ہوا تھا_____

ثمین گہری سانس لے کر اس بار چاروں طرف دیکھنے لگی_ یہ پہلا موقع تھا کی وہ ایلیار کے کمرے میں آئی تھی_ کمرے کو غور سے دیکھتے ہوئے اس کی ساری گھبراہٹ ساری جھنجھلاہٹ ختم ہو گئی تھی_ وہ بڑی دلچسپی سے کمرے کی سجاوٹ کو نہار رہی تھی_

جدید طرز سے سجا لایٹ بلو شیڈیڈ دیتا اس کا کمرا بہت ہی نفاست اور خوبصورتی کا نمونہ پیش کر رہا تھا_ ثمین آہستہ آہستہ قدموں سے چلتی ہر طرف گھومتی آکر بیڈ پر بیٹھ گئی_ نجانے کس خیالوں میں وہ ایسا بے خود ہوئی کی سب بھلا کر وہ نرم بستر پر گری تھی_ ایسا لگ رہا تھا کی وہ کمرے میں نا ہوتے ہوئے بھی موجود ہو_ دو گہری گہری

روشن چمکتی آنکھیں اسے اپنے جادو میں جکڑ رہی تھی_ ثمین اوندھے منھ لیٹی بس اسے سوچنے لگی تھی اور اسے سوچتے سوچتے نجانے کب اس کی پلکیں بوجھل ہو کر بند بھی ہو گئی ثمین کو پتا بھی نہیں چلا_____

کار کا ہارن بجا تو گارڈ نے حیرت سے اپنے چھوٹے صاحب کی کار دیکھی، ابھی تو ان لوگوں کے لوٹنے کا وقت نہیں تھا_ اتنی جلدی واپسی، وہ سوچتا ہوا گیٹ کھول چکا تھا_____

ایلیار تیزی سے کار اندر لایا اور پھر کار اپنی مخصوص جگہ پر کھڑی کی تھی_ تیزی سے اتر کر بیک ڈور کھولا اور سیٹ سے سارا سامان نکال کر سیدھا اندر چلا آیا_ امید کے مطابق نیچے بالکل سناٹا چھایا ہوا تھا_ ڈنر پر اس طرف کوئی نہیں تھا تو ملازمین بھی اپنا کام جلدی ختم کر کے جا چکے تھے_ ہاتھوں میں لیا سامان اس نے سب کچن میں جا کر رکھا_ ثمین کے بارے میں سوچتا ہوا وہ سیڑھیاں چھڑ گیا_____

اپنے روم کے بجائے وہ ثمین کے روم کی طرف بڑھا تھا مگر تیزی سے چلتے چلتے اپنے روم کے سامنے اس کے قدم ٹھٹھکے تھے_ روم کا ڈور آدھا کھلا ہوا تھا_ اسے اچھی طرح سے یاد تھا وہ اپنے روم کا دروازہ بند کر کے گیا تھا، بس لاک نہیں لگایا تھا مگر دروازہ بند کرتے ہوئے ہی گیا تھا_ ملازموں میں کسی کی اتنی جرأت نہیں تھی کی اس وقت وہ دروازہ کھول کر اندر جائیں_ بس صفائی کے وقت ہی ملازم اس کے کمرے میں ہوتا تھا_ بچے بھی اس وقت روم میں نہیں ہو سکتے تھے_

سب سوچتے ہوئے وہ اپنے روم میں گھسا_ پہلی ہی نظر عاقب اور دوسری نگاہ اپنے بیڈ پر حق سے سوئے وجود پر نگاہ پڑتے ہی اس کے ہونٹوں پر بڑی جاندار مسکراہٹ آئی تھی_ اطمینان سے وہی کھڑے کھڑے اپنا کوٹ اتارتے ہوئے، وہ ٹیبل کی طرف بڑھا، جہاں عاقب دنیا فہم سے بے خبر گیم میں مست تھا_____

"جان سکتا ہوں آپ یہاں اپنی پھوپھو کے ساتھ کیا کر رہے ہے_؟" بہت ہی آہستہ آواز سے اس نے عاقب کے کاندھے پر جھک کر شرارت سے کہا_ عاقب نے چونک کر پلٹ کر اپنے چاچو کو دیکھا_____

"چاچو_" کہنے کے ساتھ ہی گود میں بھی آنے کی کوشش شروع_ ایلیار نے اسے کمر سے تھام کر ٹیبل پر بٹھا دیا اور خود اس کے سامنے چیئر پر بیٹھ گیا_____

"پہلے آپ بتائیں یہاں کیسے اور آپ کی پھوپھو کو کیسے گوارا ہوا یہاں آنا_" وہ عاقب کی ناک ہلاتے ہوئے ہلکی مگر خوشی سے بھرپور آواز میں بولا_____

"پھوپھو یہاں سو گئی_" عاقب نے بیڈ کی طرف دیکھ کر اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا_ ایلیار نے چیئر گھما کر اپنے بستر کی طرف دیکھا جہاں وہ اس وقت قبضہ جمائے ہوئے تھی_____

"مجھ سے کہہ رہی تھی نہیں چلو میرے روم میں چلو... اب خود ہی سو گئی_ آپ کیسے انہیں اٹھا کر لے جائے گے_" عاقب کو دوسری ہی فکر لاحق ہو گئی_ ایلیار نے دوبارہ چیئر گھما کر عاقب کو دیکھ کر اپنی ہنسی دبائی_____

"جیسے آپ کو لے جاتا ہوں_" مسکراہٹ دبا کر اس کی ناک چٹکی میں بھر کر ہلائی_____

"میں تو چھوٹا ہوں گود میں آسکتا ہوں_" عاقب کی آنکھوں میں تعجب تھا_____

"پھوپھو بھی تو مجھ سے چھوٹی ہے_" ایلیار سنجیدہ بنا_____

"ہاں ایسا تو ہے_ آپ تو ان سے ہائیٹ میں زیادہ ہو_" عاقب کے بھولے پن پر اسے ہنسی آرہی تھی_____

"پھو پھو کو نیند آ رہی تھی اور ہم،... پھر اس نے الف سے ے تک کی پوری داستان ایلیار کو سنا دی وہ بس مسکراتے ہوئے سب سن رہا تھا_____

"تو لے جائے پھو پھو کو اٹھا کر ان کے روم میں_ میں آپ کے ساتھ بیڈ پر سوؤں گا_" عاقب سب بتا کر پھر وہی پہنچ گیا_____

"مروانا ہے کیا تمھیں_" ایلیار اس کی ناک دباتا اٹھ گیا_____

"آپ ابھی گیم کھیلو_ آپ کی پھو پھو کو سونے دے_" اس کا سر سہلا کر اس نے گیم کی طرف عاقب کی توجہ کرائی_ عاقب فوراً مڑ کر پھر سے کمپیوٹر میں بزی ہو گیا_ ایلیار دھیرے دھیرے چل کر اپنے بیڈ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا بے خبر سی وہ سوئی ایک قیامت تھی_ جس سے منھ موڑ کر اس نے عاقب کی طرف دیکھا تھا.. عاقب گیم میں بزی تھا اور محال ہی تھا کی اس کی توجہ ان دونوں کی طرف ہو جاتی.. ایلیار ایک بار پھر سوئی ہوئی ثمین کو دیکھتے ہوئے جھکا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

ثمین کو انجانے سے احساس نے جیسے نیند سے جگایا تھا_ بہت آہستہ سے اس نے اپنی پلکیں کھولی تھی_ آنکھیں کھلتے ہی جو منظر اس نے دیکھا تھا اس کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئی_ ایک جھٹکے سے وہ اٹھ کر بیٹھی تھی_ وہ

یہاں کیسے یہ تو ایلیار کا روم تھا اور وہ اس کے بیڈ پر پھر اسے سب یاد آنے لگا وہ کیسے ایلیار کے روم میں آئی اور پھر یہاں بیڈ پر بیٹھ کر سو گئی تھی_____

"اللہ میں کتنی پاگل ہوں اس طرح سوتے ہے_" بڑبڑاتے ہوئے اس نے ادھر دیکھا جہاں عاقب ابھی بھی آرام سے گیم کھیل رہا تھا_" یعنی ابھی ایلیار نہیں آیا ہے، شکر ہے_" اس نے شکر مناتے ہوئے سر پر سے اپنا کھل چکا دوپٹہ کھول کر لاپرواہی سے ایک طرف کاندھے پر ڈالا اور وہ تیزی سے بیڈ سے نیچے اتری تھی_____

"ابھی تمھیں بتاتی ہوں عاقب کے بچے، تھوڑی دیر کہہ کر نجانے کب سے لگا ہے_ چلو اب میرے ساتھ ورنہ تمھارے چا...." تیز تیز بولتی ثمین کے منھ سے بس چا نکلا تھا، واش روم کا دروازہ کھول کر باہر آتے ایلیار کو دیکھ کر باقی الفاظ منھ میں ہی رہ گئے_ تولیہ سے بال رگڑتا وہ نکھرا نکھرا سا ضرورت سے زیادہ ہی خوش نظر آرہا تھا_ ثمین کی سانس اٹک گئی، وہ کتنی دیر سے ایسا مری پڑی تھی اسے خبر بھی نہیں ہوئی کی وہ کب آیا.. کب واش روم میں گھس گیا_ ثمین کو اس طرح کھڑے دیکھ کر ایلیار بھی اپنی جگہ تھم سا گیا_____

"چاچو تو آچکے تھے پھوپھو_" عاقب کی آواز نے دونوں کو ہوش میں لایا تھا_____

"نیند پوری ہو گئی تمھاری_" وہ اس کی طرف سے نگاہیں پھیر کر سادگی سے کہتا اپنے بال رگڑ رہا تھا_ ثمین نے تیز ہاتھوں سے شانوں پر پڑا دوپٹہ سر پر لپیٹا تھا_ احساس شرمندگی اتنی تھی کی وہ بھاگنا چاہ رہی تھی مگر پاؤں ایک جگہ جیسے جڑ ہو کر رہ گئے تھے_ اف ایسی شرمندگی اس نے کبھی نہیں اٹھائی تھی_____

"کیا ہو گیا ایسی بت کیوں بن کر کھڑی ہو گئی ہو_" ایلیار تولیہ سوفے پر اچھال کر اس کے مقابل میں آ کر کھڑا ہو گیا_ ثمین نے کچھ نہیں بولا تھا بس اس بار بھاگنے کی جلدی مچی تھی_____

"اب تمھارے لئے اتنی جلدی آ گیا ہوں تو یوں بھاگنے تو نہیں دوں گا، کیوں عاقب میاں _" وہ شرارت سے اس کے راستے میں کھڑا اسے اور بھی شرمندہ کر رہا تھا، عاقب نے بس کئی بار ہاں میں سر ہلایا_____

"مجھے نیند آ رہی ہے، مجھے جانا ہے_" ثمین نگاہیں چراتے ہوئے سائڈ سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گئی

_____

"ایسے کیسے_ تم میرا انتظار میرے روم میں کر رہی تھی اور میں تمھیں جانے دوں_" وہ اس پہلے ہی دروازے پر پھیل کر کھڑا ہو گیا_____

"کوئی انتظار نہیں کر رہی تھی_" اس بار ثمین نے خفگی سے اسے دیکھا_____

"اچھا_" اف ایلیار کی آنکھیں اور ان میں پھوٹتی روشنیاں.... ثمین ایک پل بھی ان آنکھوں میں نہیں دیکھ پائی تھی.. نگاہیں جھک گئی_____

"میں نہیں آئی تھی، تمھارا یہ چمچہ مجھے لایا تھا گیم کی وجہ سے_" جھکی جھکی نگاہوں سے اپنے ہاتھوں کو آپس میں مسلتے ہوئے بس اتنا کہا_____

"چمچے کا بہت بہت شکریہ عاقب میاں آپ کی آئسکریم اب پکی_" ایلیار نے عاقب کی طرف دیکھا اور عاقب نے ہرا کانارا لگایا_____

"تمھیں اتنی عقل نہیں دروازہ لاک کر کے جایا کرو_" آخر کب تک شرمندہ رہتی اپنی شرمندگی دور کرنے کے لئے اس پر ہی چھڑ دوڑی _____

"میں تو اپنی اس عادت کا شکر مناؤں گا کی اس کی وجہ سے تم میرے روم میں تو آئی_" ایلیار اس بار بہت پیار سے بولا ثمین نے اس کا روشن چہرہ دیکھا_" تمھیں اپنے روم میں دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی_تم نے دل سے مجھے اپنا دوست مان لیا ہے ورنہ اگر اجنبی مانتی تو کیا ایسے حق سے یہاں آکر اطمینان سے سوتی_میں تمھارے بھروسے اور اعتماد پر بہت خوش ہوں_" اس کی آنکھوں میں جھانکتا وہ بہت خوشی خوشی بولا تھا اور ثمین کو اس کے حرف حرف پر اعتبار تھا_____

"تم اتنی جلدی کیوں آگے_" ساری ناراضگی بھلا کر پوچھا بھی تو کیا_____

"میڈم بارہ بجنے والے ہے_" ایلیار نے اس کی توجہ گھڑی کی طرف دلائی _____

"اس سے پہلے تو سب بہت لیٹ آئے ہے نا اس لئے پوچھا_" ثمین نے مبھ بنایا _____

"ہمم.... ابھی صرف میں آیا ہوں"_

"کیوں؟"

"تمھاری یاد آرہی تھی اس لئے"_

"ویری فنی_"اس کے کہنے پر ثمین نے اس بار ایلیار کو منھ چڑایا_بدلے میں اس نے آنکھ ماری اور ثمین سٹ پٹا گئی_

"بہت فضول ہو گئے ہو تم_ ہٹو سامنے سے مجھے نیند آ رہی ہے_" کہنے کے ساتھ اسے ہٹنے کا اشارہ کیا_____

"مجھے تم سے کچھ کام ہے_" اسے اب جانے کے پر تولتے دیکھ کر ایلیار نے فوراً کہا_____

"کیا کام ہے_" آبرو اچکا کر اسے دیکھا__

"پہلے تم میرے ساتھ نیچے چلو"_

"وجہ"....

"مجھے کام ہے"_

"پہلے کام بتاؤ"_

"اللہ... کیسی لڑاکا لڑکی سے پالا پڑا ہے_ ایک کام بنا کسی بحث کے کر نہیں سکتی_" ایلیار نے سر اونچا کر کے چھت کی طرف دیکھ کر دہائی دی_____

"تمھیں کوئی کام نہیں بس سارے ڈرامے ہے_" اس کی دہائی پر ثمین بری طرح سے تپ گئی___

"مجھے کھانا گرم کر کے دے سکتی ہو_" ایلیار نے بھی دانت کچکچاتے ہوئے کہا___اس کے کام بتانے پر ثمین نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر بری طرح سے اسے گھورنا اسٹارٹ کیا تھا_____

"کھانا مانگا ہے_ خود کو کھانے کو نہیں بولا ہے جو چبانے کے لئے گھور رہی ہو_" اس کے گھورنے پر ایلیار نے بھویں سکڑی_____

"تم ڈنر پر گئے تھے نا "_

"ہاں تو "_

"وہاں کھانا نہیں ملا" _

"نہیں وہاں منہ دکھائی ہوئی بس "_

"تو منہ دکھائی کے بعد گھاس کھا کر آئے ہو "_

"ہاں تمھارے لئے بھی لایا ہوں کھاؤں گی_" ایلیار نے بہت جل کر کہا_

"خود کھالو تمھیں ہی بھوک لگی ہے_" بڑے سکون سے جواب دیا____

"نہیں اس گھاس سے دل نہیں بھرا_ تمھارے دماغ میں جو بھوسا بھرا ہے اسے کھانا ہے_" ایلیار کے جواب پر ثمین نے بہت جل کر اسے دیکھا_ ابھی اس نے جواب دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کی ....

"اچھا بس اب کچھ مت کہو... مجھے سچ میں بہت بھوک لگی ہے_ مجھے پارٹی میں جانا نہیں پسند تو بھلا کھانا کھانا کہاں پسند ہو گا_ یار بہت بھوک لگی ہے چل کر گرم کر دو_" اس بار ایلیار نے امن کا جھنڈا لہرا کر اس کے آگے ہاتھ جوڑے_____

"پھوپھو چاچو کو کھانا گرم کر کے دے_" اتنی دیر سے وہ دونوں عاقب کو بالکل بھول ہی گئے تھے_ دونوں نے مڑ کر اسے دیکھا وہ اطمینان سے نجانے کب کمپیوٹر بند کر کے ان کی بحث سن رہا تھا_____

"سن لو بچہ کتنی صحیح بات کر رہا ہے_" ایلیار خوشی خوشی عاقب کے پاس جا کر اسے گود میں اٹھا چکا تھا_____

"ہاں ایک آپ صحیح ایک آپ کا پیارا چمچہ_" ثمین نے اسے دیکھ کر ناک چھڑائی_

"کیا یار پہلی بار کوئی کام کہاں ہے تم سے اس میں بھی بحث کر رہی ہو.. دوست ہوں نا تمھارا_" ایلیار نے مسکینوں والی صورت بنائی_____

"اچھا چلتی ہوں زیادہ مسکین نا بنو_" وہ ہونٹ ٹھیڑا کر کے چلنے کے لئے تیار ہو گئی_ ایلیار نے شکر کا سانس لیا_

"اب چلو بھی_" وہ جھنجھلاہٹ سے اسے دیکھ کر بولی_

"ہاں چلو_" ایلیار نے فوراً عاقب کو گود سے اتارا اور عاقب کا ہاتھ تھام کر دروازہ کھولا_

"چلے ملکہ عالیہ_" جھک کر اسے باہر نکلنے کا اشارہ دیا_____

"یہ جو تمھاری نئے نئے خطاب دینے والی عادت ہے نا ایک دن تمھارا منہ توڑ دوں گی_" ثمین ناک بھو چھڑاتی اس سے پہلے کمرے سے نکلی تھی.... ایلیار نے بیچاری سی شکل بنا کر عاقب کی طرف دیکھا_

"پھوپھو آپ سے اتنا لڑتی کیوں ہے_" عاقب کے سوال پر اس نے مسکرا کر اپنے سے تھوڑا آگے چلتی ثمین کی پشت دیکھی_" مجھ سے انہیں زیادہ محبت جو ہے_" سب سنتی ثمین نے بس مڑ کر اسے گھورا تھا_ ایلیار نے جھٹ سے دانت نکالے وہ دانت پیس کر تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی_ ایلیار بھی اسی رفتار سے عاقب کے ساتھ اس کے ہمراہ ہوا تھا_ وہ تینوں ساتھ ساتھ ہی کچن کے اندر آئے تھے_____

جیسے ہی ثمین نے کچن کی لائٹس آن کی اس کا منھ بے ساختہ کھل گیا_ حیرت بھری خوشی سے سامنے خوبصورتی سے سجی ٹیبل دیکھی اور اس پر رکھا کیک جس پر بڑی خوبصورتی سے،ہیپی برتھ ڈے ثمین لکھا ہوا تھا_____

"واؤ کیک_" عاقب کیک دیکھتے ہی ایلیار کا ہاتھ چھوڑ کر بھاگ کر ٹیبل کے پاس رکھی کرسی پر چھڑ گیا

_____

"ہیپی برتھ ڈے ثمین_" ایلیار کی سرگوشی پر ثمین فوراً مڑی تھی، اتنا خیال ہے اس کا یہ سوچ کر اس کی آنکھیں جھلملا اٹھی_____

"رونا بالکل نہیں_" ایلیار نے جھک کر ان جھلملاتی آنکھوں میں دیکھ کر پیار سے ٹوکا_" آج کے دن اس لبوں پر بس مجھے مسکراہٹ چاہئے_" ان جھلملاتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایلیار کے ہونٹ مسکرا رہے تھے_ ثمین نے بس سر ہلا کر اپنے آنکھوں میں آئی نمی کو پونچھا_____

"تمھیں کیسے معلوم ہوا_" آنکھوں سے نمی صاف کرتے ہوئے پوچھا بھی_____

"یار بہت پرانا ڈائلاگ نہیں ہے یہ اس موقعے پر_" ایلیار کی شوخی پر وہ نم آنکھوں سے زور سے ہنس دی_ ایلیار کی آنکھیں اسے دیکھتے ہوئے اور روشن ہوا اٹھی _____

"آج پھوپھو کا برتھ ڈے ہے، چلے سب کو بلا کر لاتے ہے چاچو_ سب مل کر کیک کاٹ کر کھائے گے_"
عاقب کیک کو دیکھتے ہوئے بہت مزے سے ایلیار سے بولا_____

"ابھی سب سو گئے ہیں_ ہم کل بتادے گے ابھی صرف ہم تینوں اوکے_" ایلیار اس کے پاس آکر سمجھاتے ہوئے بولا تو عاقب نے سمجھداروں کی طرح سر ہلا کر رضامندی ظاہر کی_____

"میرا پیارا بیٹا_" ایلیار نے جھک کر اس کا سر چوما پھر وہ ثمین کی طرف مڑا_" اب آجائے آپ کے انتظار میں ہم یہی ہے_" ایلیار نے چپ کھڑی ثمین کو پکارا اور ٹیبل سے چھری اٹھا کر ثمین کی طرف بڑھائی_ وہ خوشی خوشی ان دونوں کے ساتھ ٹیبل کے پاس کھڑی ہو گئی_____

"لیجیے گلا کاٹے کیک کا_" وہ شرارت سے چھری اس کے ہاتھ میں دے کر بولا_

"تمھارا گلا کاٹ دوں_" آنکھوں میں ہیرے سی چمک لئے شرارت سے ایلیار کے گلے کے پاس چھری لہرائی
_____

"حاضر ہوں_" ایلیار ادب سے جھکا تو ثمین نے چھری کے دستے سے اس کے سر پر مارا تھا وہ ہنستا ہوا سیدھا ہو گیا_____

"پھوپھو کیک کاٹے نا_" عاقب کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا_ کیک کھانے کی جلدی جو تھی_____

"پہلے کینڈلز لگاؤ_" ثمین نے گردن اکڑا کر ان دونوں کو باری باری دیکھا_____

"کتنی لگاؤں_" ایلیار نے شوخی سے پوچھا ....

"ایک ہی لگا دو_" پٹ سے جواب پر ایلیار نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا_

"تم سے چھوٹی ہوں میں_" اس کے قہقہے پر ثمین نے منہ بنایا_____

"اچھا چھوٹی بچی کیک کاٹو جلدی سے_ میں نے سچ میں کھانا نہیں کھایا ہے اس کے بعد کھانا گرم کر کے دو مجھے_" ایلیار نے چھری والے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا تو ثمین اسے گھور کر کیک کاٹنے لگی_ کیک کاٹ کر اس نے پہلا پیس عاقب پھر ایلیار کی طرف بڑھایا تھا_ جیسے ہی اس نے منہ کھولا ثمین نے جھٹ سے وہ ٹکڑا اپنے منہ میں رکھ لیا_____

"یہ تمھاری کینڈلز نالانے کی سزا_" ثمین کی بات پر بس اس نے گھورنے پر اکتفا کیا تھا عاقب بھی ہنس رہا تھا

_____

"اچھا سوری_" اپنے کان چھو کر اس نے فوراً دوسرا پیس کاٹ کر ایلیار کے منہ کی طرف بڑھایا تھا مگر آنکھوں میں شرارت چھپی تھی_ جسے ایلیار اچھے سے سمجھ رہا تھا اور اس سے پہلے کی وہ دوبارہ وہی شرارت کرتی ایلیار نے فرتی سے اپنے داہنے ہاتھ سے اس کا کیک پیس پکڑے ہوئے ہاتھ کو جکڑ کر اپنے منہ میں رکھ لیا تھا_ ایلیار کی حرکت پر عاقب نے زوردار تالی بجائی تھی_____

"چھوڑو بھی کیا اب میری انگلیاں بھی کھا جاؤں گے_" ثمین اس کے ہاتھ پکڑنے سے نروس ہوئی جا رہی تھی_ ایلیار نے مسکرا کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا_" میں کھانا گرم کرتی ہوں_" ایلیار سے نگاہیں چرا کر وہ جھٹ سے فریز کی طرف مڑ گئی_

دل بری طرح سے دھڑ دھڑ کر رہا تھا_ اپنے ہاتھوں پر اس کے مضبوط ہاتھ کی گرفت اور انگلیوں پر اس کے ہونٹوں کا لمس ابھی تک محسوس ہو رہا تھا_ ثمین کو اپنی دلی کیفیت پر گھبراہٹ سی ہو رہی تھی، فریز سے کھانا نکالتے ہوئے اس کے ہاتھوں میں کپکپاہٹ سی تھی_ ادھر ایلیار آرام سے ٹیبل کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھا کیک کے پیس کانٹے کی مدد سے عاقب کے منھ میں ڈال رہا تھا_ کیک کھاتے ہی عاقب کو نیند آنے لگی_____

"چاچو مجھے نیند آ رہی ہے_" عاقب اب جاگنے کو تیار نہیں تھا... اس نے ایلیار کے کاندھے پر اپنا سر ٹیک دیا_____

"ثمین تم کھانا گرم کر کے یہی ٹیبل پر لگاؤ میں آتا ہوں_" اس سے نرمی سے کہتے ہوئے وہ عاقب کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر لے کر کچن سے نکل گیا_____

ثمین نے مڑ کر اس کی چوڑی پشت دیکھی پھر مسکرا کر جلدی جلدی اس کے لئے کھانا گرم کرنے میں لگ گئی _سب ریڈی کر کے اس نے ٹیبل پر رکھا تھا اور ایلیار کو بلانے کی غرض سے وہ کچن سے نکل کر باہر آ گئی_

ایلیار وہی لاؤنج کے سوفے پر ہی لیٹا شاید سو گیا تھا_ عاقب اس کے سینے پر تھا ثمین دھیرے دھیرے چلتی سوفے تک آئی_

"ایلی.... " آہستہ سے اس نے آواز دی مگر وہ اتنی دیر میں ہی نیند کی آغوش میں چلا گیا تھا جو اس کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی_____

"ایلی!" ثمین نے دوبارہ پکارا اس بار بھی کوئی ہلچل نا پا کر اس نے قریب آ کر عاقب کو اس کے سینے سے اٹھانا چاہا _ ایلیار نے مندی مندی آنکھوں سے خود پر جھکی ثمین کو دیکھا _ "کھانا لگا دیا ہے کھالو _" وہ عاقب کو اسی طرح اس کے سینے پر سوتا چھوڑ کر سیدھی ہو گئی _

ایلیار بس اسے جاتے دیکھتا رہا تھا پھر وہ عاقب کو اپنے سینے سے لگائے لگائے اٹھ کر بیٹھ گیا _ عاقب کے سر کے نیچے کشن رکھ کر اسے لٹایا... اس کے ارد گرد بھی کشنز رکھ کر وہ سوفے سے اٹھ کھڑا ہوا _ بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ کچن میں چلا آیا _ ثمین دوسری کرسی پر بیٹھی اس کی منتظر تھی _____

"مجھے نیند آ گئی تھی _" مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے وہ اپنی آستینیں کہنیوں تک چڑھاتا کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا _ ثمین کے لب بس مسکرائے تھے _ ٹیبل پر کہنی رکھ کر دونوں ہتھیلیوں میں چہرہ ٹیک کر اس کی نگاہ بس ایلیار کی ہر حرکت کو اپنی گرفت میں رکھنا چاہتی تھی _

اس کی نظروں سے وہ بے خبر نہیں تھا پھر بھی سارا دھیان کھانے پر رکھتے ہوئے بولا _ "تھینکس فار دس، تمھیں زحمت دی _ اصل میں اس بھاگ دوڑ میں کھانا میرا واقعی رہ گیا تھا _ لنچ بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا اس لئے زیادہ بھوک لگ گئی تھی ورنہ اتنی رات میں تم سے کام کرنے کے لئے نہیں کہتا _" اپنی پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے اس نے معذرت آمیز لہجے میں کہا _____

"تب تو مجھے بھی تھینکس کہنا چاہیے تم نے میرے لئے اتنی زحمت کی _" اس کی طرف میٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ پیار سے بولی _____

ایلیار نے سر اٹھا کر ثمین کی آنکھوں میں دیکھا، پھر سر جھٹک کر ہنستے ہوئے کھانا شروع کر دیا_ " میں اس سے زیادہ کر تا یعنی ہم کہیں باہر جا کر اچھے سے سلیبریٹ کرتے اگر یہ پارٹی بیچ میں نہیں آتی_ " ایلیار نے لقمہ بناتے ہوئے خوشی خوشی بتایا_____

"میرے لئے یہی بہت تھا جناب_ میں بہت خوش ہوں_" ثمین کے چہرے پر ایک انوکھی سی چمک جھلک رہی تھی وہ اسے دیکھتے ہوئے کھانا کھانے لگا_

"تم نہیں کھا رہی_" خود کو دیکھتی ثمین کی طرف اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا_____

"میں کھا چکی ہوں"_

"اپنا ساتھ دینے کے لئے کہہ رہا ہوں"_

"ساتھ دینے کے لئے اپنے پیٹ پر ظلم کروں_ پہلے ڈنر، پھر کیک، اب تمھارے ساتھ پھر ڈنر کروں_" ثمین کی بات وہ ہولے سے ہنسا_____

"اچھی بات ہے تم کسی پر ظلم نہیں کرتی_" لقمہ چباتے ہوئے وہ مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ بھی رہا تھا_

"اور کیا، میں ہوں ہی اتنی اچھی لڑکی_" وہ گردن اکڑا کر اترائی تھی_

"تو اچھی لڑکی اگر زحمت نا ہو تو مجھے اچھی سی کافی بھی کھانے کے بعد پلا دو_" ایلیار نے جھٹ سے فرمائش کر ڈالی_

"پلادوں گی مگر رات گئے کافی پینا اچھی بات نہیں"_

"جی مادام... آج پلادیں آئندہ خیال رکھوں گا_" سادگی سے کہہ کر وہ اپنا کھانا ختم کرنے لگا_

"مجھے تو اپنا برتھ ڈے یاد بھی نہیں تھا، تمھیں کیسے معلوم ہوا میرا برتھ ڈے کب ہے_" سامنے رکھے کیک سے اسٹرابیری اٹھا کر اپنے منھ میں ڈالتے ہوئے وہ پھر سے پوچھ بیٹھی_____

"تمھیں تو کچھ بھی یاد نہیں_سب بھلا دیا ہے_" اس بار وہ سر جھکا کر کھاتے ہوئے جو بولا ثمین نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا کچھ تو تھا اس کی بات کا معنی جو سمجھ میں نہیں آیا_

ایلیار نے اپنی طرف دیکھتی ثمین کو سر اٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا_" اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو_سب کے برتھ ڈیٹ مجھے یاد ہے تم تو ویسے بھی اسپیشل ہو بیچ میں اس پارٹی نے کچھ گڑبڑ کر دی ورنہ،_"....

"ایلی....." ابھی وہ کچھ اور بھی بولتا کی ثمین کے اس طرح پکارنے پر غور سے اسے دیکھنے لگا_میز کی سطح پر اپنی انگلی پھیرتی وہ تھوڑا مضطرب نظر آنے لگی تھی_____

"کوئی کچھ نہیں کہیں گا میرے پارٹی چھوڑ کر آنے پر_سب جانتے ہیں پارٹی چھوڑ کر بھاگنا میرا پرانا کام ہے_تم ٹینشن مت لو جیسی خوش ابھی تک مجھے دکھائی دے رہی تھی ویسی ہی خوشی سے چمکتی شکل مجھے دکھاتی رہو_" ثمین کی پریشانی بھانپ کر وہ تسلی دینے کے ساتھ ساتھ شرارت سے بولا بھی تھا ثمین سر جھٹک کر ہنس دی

_____

"یہ ہوئی نا بات اب تمھیں میں اپنا پارٹی سے بھاگنے والا کئی قصہ سناتا ہوں_" وہ چہک کر کہتا شروع ہو گیا _ثمین پورے دھیان سے سنتے ہوئے نجانے کب اس کی باتوں سے ہٹ کر اسے دیکھنے میں کھونے لگی_

نہایا دھویا وہ بالکل فریش سا گھریلو لباس میں بہت مسرور اور شاد سا لگ رہا تھا_پیشانی پر بکھرے اس کے بال، چمکتی روشن آنکھوں میں اس وقت جھلکتا ہلکا سا گلابی پن اس کی آنکھوں کو اور بھی سحر بخش رہا تھا_بے حد کھڑی ناک کے نیچے بولتے ہوئے اس کے ہونٹ ثمین اس کے چہرے کے ہر نقش کو آنکھوں کے راستے سے اپنے دل میں اتار رہی تھی_____

ایلیار ایک دم سے چپ ہو گیا خود کو دیکھتی ثمین کی بے خودی وہ بھانپ گیا تھا_اس کے ذہن نے اسے پھر سے شرارت پر اکسایا تھا_" بہت کالا ہو گیا ہوں کیا آج کل_؟" ثمین کے چہرے کے آگے ہاتھ بڑھا کر اس نے چٹکی بجائی ثمین ہڑبڑا کر ہوش میں آئی تھی_" کیا کہہ رہے تھے تم_"سٹ پٹا کر کہتے ہوئے اس نے خواہ مخواہ برتن ادھر ادھر کئے_____

"یعنی تمھیں میری زرا سی پرواہ نہیں اتنا اہم سوال کیا تھا_" ایلیار نے منھ بنا کر اسے دیکھا_

"سنا نہیں میں نے بتاؤ تم_" خود کو سنبھال کر وہ زبردستی مسکرائی اپنی بے خودی پر شرمندگی سی ہو رہی تھی_

"یعنی ایسا، میں نے کہا بہت کالا ہو گیا ہوں نا_" سنجیدگی سے پوچھا_

"لاحول ولا قوۃ_" ثمین نے برا سا منھ بنایا_

"اب اتنا کالا ہو گیا ہوں تم لاحول پڑھ رہی ہو_" اسے جیسے صدمہ پہنچا_____

"اللہ، میں نے لاحول تمھاری بکواس پر پڑھی_" ثمین نے اپنا سر ہی پیٹ لیا_

"یہ بکواس نہیں بہت اہم مدعا ہے_" ایلیار گلاس میں پانی انڈیلنے لگا چہرہ سنجیدہ مگر آنکھوں میں شرارت کی چھلک_

"تم بیٹھے افسوس کرتے رہو مجھے اپنے اچھے سے موڈ کا ستیاناس نہیں کرنا_" ثمین تپ کر کرسی پیچھے کر کے کھڑی ہو گئی_

"یعنی تمھیں زرا بھی پروا نہیں_ تمھیں معلوم ہے میں کتنا حساس ہوں اپنے رنگ کے معاملے میں_" ثمین کے کھڑے ہونے پر ایلیار نے جھوٹے دکھ سے اسے دیکھا_

"بس کرو تم"_

"تم کیوں اتنے غور سے دیکھ رہی تھی تب"_

"میں تو وہ_" ثمین بولتے بولتے چپ ہو گئی_ "کچھ نہیں_" وہ نگاہیں چرا کر پلیٹ اٹھا کر سینک کی طرف گئی_

"ابھی تو میری باری آنی تھی تم بھاگ کیوں رہی ہو_" ثمین نے ناسمجھی سے مڑ کر اسے دیکھا_ "کافی میں شکر کم ڈالنا_" ایلیار نے اس کے مڑ کر دیکھنے پر بات بدلی_____

ثمین بس اسے دیکھ کر رہ گئی پھر جب تک وہ سب سمیٹ کر اس کے لئے کافی بناتی رہی تھی_ وہ ایسے ہی اوٹ پٹانگ باتیں کرتا کبھی ہنساتا اور کبھی چھیڑتا رہا تھا_ ثمین کو سب خواب جیسا لگ رہا تھا رات کی یہ تنہائی، ایلیار کی باتیں، وہ جیسے آج ہوا میں اڑ رہی تھی_

"تم نہیں لے رہی کافی_" اسے صرف ایک مگ لاتا دیکھ کر ایلیار نے فوراً ٹوکا_____

"دل نہیں کہہ رہا_" ثمین نے مگ اس کے سامنے ٹیبل پر رکھا_

" آؤ چل کر لاؤنج میں بیٹھتے ہیں_" ایلیار مگ اٹھا کر کھڑا ہو گیا تو ثمین بھی اس کے ہم راہ لاؤنج میں چلی آئی_

"ایسا کرتے ہے میرے روم میں چلتے ہیں تم زرا یہ کافی پکڑو_" ایلیار کچھ سوچ کر ساتھ کھڑی ثمین کو مگ دیتے ہوئے بولا_

"یہی بیٹھتے ہے نا_" مگ تھامتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھا_

"عاقب سوفے میں ان کمفیر ٹیبل ہے_" نرمی سے کہہ کر عاقب کی طرف اشارہ کیا، وہ سوفے کے کونے میں آگیا تھا_ ایلیار تیزی سے عاقب کو اٹھانے کے لئے سوفے کی طرف بڑھا_____

"بچے تم سے بہت محبت کرتے ہیں_" عاقب کو اٹھاتے ہوئے ایلیار کو مسکرا کر وہ دیکھ رہی تھی_" بچے بہت خالص ہوتے ہے_ انہیں محبت دو تو وہ بدلے میں آپ کو بالکل خالص محبت لوٹاتے ہیں، ہر غرض سے پاک کوئی مطلب نہیں, ہے نا_" ثمین بے حد محبت سے اسے دیکھ رہی تھی وہ تھا ہی اتنا خالص کی سب اس سے ویسی ہی محبت کرے_

"اتنا اچھا فلسفہ جھاڑا کوئی داد تو دو_" اس کی شوخی پر وہ بے ساختہ ہنسی تھی_ اس کے ہنسنے پر وہ بھی ہنسا_ دونوں نے ایک ساتھ چلتے اور باتیں کرتے ہوئے لاونج پھر سیڑھیاں اور کوریڈور کو پار کیا تھا_

"آجاؤ_" جیسے ہی ایلیار اپنے روم میں جانے لگا اپنے ساتھ کھڑی ثمین کی طرف دیکھ کر بولا_ رات کے اس پہر تنہا ایلیار کے روم میں جاتے ہوئے اب وہ جھجھکی تھی کتنی بھی وہ اس سے بے تکلف صحیح مگر پھر بھی وہ جھجک گئی

_

"رک کیوں گئی_" عاقب کو اٹھائے ہوئے وہ ثمین کی طرف مڑا_____

"رات بہت ہو گئی ہے، تم اپنی کافی پکڑو_ اب سونا چاہئے_" ثمین نگاہیں چرا کر کافی کا مگ اسے دے رہی تھی

_____

"مگ تو رکھ سکتی ہو نا_" ثمین کی جھجک محسوس کر کے وہ نرمی سے بولا_" تم مجھ پر اعتبار کر سکتی ہو ثمین_" ثمین نے بس ایک نگاہ ان پاکیزہ آنکھوں میں دیکھا تھا پھر وہ اعتماد سے مسکرا دی_____

"ایک تم پر ہی تو اعتبار ہے ایلی_" کہتے ہی وہ پورے اعتماد سے اس کے روم میں داخل ہوئی تھی_" شکریہ_" ایلیار پورے دل سے مسکرا کر عاقب کو لئے لئے بیڈ کی طرف مڑا تھا_ عاقب کو آرام سے بیڈ پر لٹا کر سیدھا ہو گیا_ مڑ کر ثمین کی طرف دیکھا اس کے دیکھتے ہی ثمین نے کافی والا ہاتھ اسے دینے کے لئے بڑھا دیا_

"تھینکس فار کافی اینڈ یور کمپنی_" ایلیار اسے دیکھتے ہوئے کافی تھام چکا تھا ثمین بس مسکرا دی_

"بیٹھو نا کھڑی کیوں ہو_" ایلیار نے سوفے کی طرف اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا_" تم نے اپنا روم بہت اچھا ڈیکوریٹ کیا ہے_" ثمین اس بار تعریف کئے بنا نہیں رہ سکی کہتے ہوئے سوفے پر بیٹھی بھی تھی_____

”روم تو ممی کی پسند سے ڈیکوریٹ ہوا ہے مجھے اتنا شوق نہیں_“ ایلیار سادگی سے کہہ کر اس کے پاس والے سوفے پر بیٹھ گیا، ساتھ ہی کافی کا بڑا سا گھونٹ بھرا تھا_____

"کیا ملایا ہے تم نے کافی میں_" گھونٹ لیتے ہی اس نے منھ بنا کر مگ میں دیکھا_" کیوں کیا ہوا اچھی نہیں ہے_" وہ تو گھبرا سی گئی ایک دم سے کافی کا مگ اس سے لے کر گھونٹ بھرا تھا_____

"ایک دم ٹھیک تو ہے_" گھونٹ بھر کر ثمین حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی_

"ہاں یہی تو بول رہا تھا کیا ملایا ہے اتنی اچھی کافی بنی ہے_" اس کے ہاتھ سے کافی لے کر اب وہ مزے سے گھونٹ بھر رہا تھا_____

"ایسے تعریف کی جاتی ہے یوں منھ بنا کر میں ڈر گئی اور میں نے تمھاری کافی جھوٹی کر دی_" ثمین خفا سی اسے کافی پیتے دیکھ رہی تھی_____

"تو کیا ہوا کہتے ہے جھوٹا کھانے سے محبت بڑھتی ہے_" وہ اب شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا_ ثمین نے سٹ پٹا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا_____

"تم نے کوئی گفٹ نہیں مانگا مجھ سے_" ایلیار پھر سے بولا تو ثمین نے مسکرا کر اسے دیکھا_____

"تم نے اتنا اچھا سرپرائز دیا میرے لئے اتنی محنت کی اور کیا چاہیے_" معصومیت سے بولتی ایلیار کو اور بھی پیاری لگی_ گلابی چہرے والی ہیرے سی چمکتی آنکھوں والی، جیسے کوئی گڑیا اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھر سے آئی تھی_____

"یہ تو ماننا پڑے گا کہ تم بہت ہی صابر بچی ہو_" اس کے بچی کہنے پر ثمین کا منھ بنا_____

"میں بچی نہیں ہوں سمجھے اور تم بھی مجھ سے دس پندرہ سال بڑے نہیں ہو جو مجھے عاقب اور عادل کی طرح ٹریٹ کرتے ہو زیادہ بزرگ مت بنو_" اس کے خفا چہرے کو دیکھ کر اس کی ہنسی چھوٹی تھی_ دل کہا عاقب و عادل کی طرح اس کی ناک پکڑ کر دبا دے مگر اپنی حدود وہ جانتا تھا اس لئے اپنی خواہش دبا کر ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا_____

"کہاں جا رہے ہو؟_" ثمین نے ایلیار کو اٹھتے دیکھ کر تعجب سے پوچھا_

"کہیں نہیں یہی ہوں_" خالی مگ ٹیبل پر رکھ کر وہ بیڈ کے پاس تک گیا تھا وہاں کی سائڈ ٹیبل سے گفٹ ریپر میں لپٹا باکس نکال کر دوبارہ ثمین کی طرف آیا تھا_____

"تم نے نہیں مانگا مگر مجھے تمھارے لئے گفٹ لینا بہت پسند ہے_" اس کی گود میں باکس رکھتے ہوئے وہ پھر سے اپنی جگہ بیٹھ گیا_ _____

"میرے لئے ہے_" اس نے خوشی سے اپنی گود میں ڈالا گیا گفٹ اٹھایا_

"نہیں تمھاری پڑوسن کے لئے ہے_" اس بار اس نے زرا سا جل کر کہا_ ثمین نے بس اسے گھورا تھا پھر خوشی خوشی وہ گفٹ پیپر کھولنے لگی_____

"ایلی، یہ کیا، یہ میں نہیں لے سکتی اتنا مہنگا گفٹ نہیں نہیں تم نے بہت کیا، سب میں کہہ چکا اب تم کچھ مت بولنا یہ سارے ڈائلاگ اب تمھارے منھ سے نہیں سننا مجھے_" ثمین کچھ دیر منھ کھولے اسے بولتے دیکھتی رہی پھر زور سے ہنسی تھی اس بار ایلیار کو بھی ہنسی آگئی_ دونوں کافی دیر تک ہنستے رہے تھے_____

"پسند ہے نا_" ایلیار اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس ہی سوفے پر ثمین سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا_

"بہت پسند آیا... تمھارا واقعی بہت شکریہ مجھے ضرورت بھی تھی بہت دن سے مگر کس سے کہتی_" ثمین خوشی خوشی آئی فون الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی_____

"جی میں تو غیر ہوں نا آپ کا_ کبھی جو کچھ مانگ لو_" ایلیار نے شکوہ کیا_

"سب سے زیادہ تمھیں ہی تو اپنا مان لیا ہے_" جزب کے عالم میں اس کے چہرے کو دیکھتی ثمین کے منھ سے پھسلا تھا ایلیار کا چہرہ کھل اٹھا_____

"اپنا سمجھتی بھی ہو اور کچھ کہتی بھی نہیں_" اس کے چہرے کو اپنی سحر زدہ آنکھوں کی گرفت میں لے کر اس کی آنکھوں میں محبت سی چھلکی_____

"کبھی موقع نہیں ملا_" نجانے کیوں ثمین نے نگاہ جھکالی_____

"ٹھیک اب سے جو تمھیں چاہیئے جو کہنا ہو بندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے_" اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو اس کے آگے جھکایا وہ بس مسکرا کر رہ گئی_ ایلیار سیدھا ہو کر بولا_"مجھے معلوم ہے تمھارا موبائل خراب پڑا ہے اور تم نے کسی سے کچھ نہیں کہا_ میں پہلے ہی دینا تو چاہتا تھا مگر معلوم تھا پہلے دیتا تو تم اس وقت میرے منھ پر مار دیتی_" اس کی شرارت پر ثمین شرمندہ سی ہو گئی_____

"زیادہ شرمندہ نا ہو چیک تو کرو_"ثمین کی شرمندگی دور کرنے کے لئے اس کے ہاتھ میں تھمے آئی فون کی طرف اشارہ کیا_____

"تھینکس ایلی"_

"بس کرو اتنا تھینکس شکریہ، مجھے تو تم گفٹ دوں گی تو میں تو بڑے حق سے وصول کروں گا_" ایلیار آرام سے کشن گود میں رکھ کر بیٹھ گیا_____

"ضرور تمھیں تو گفٹ دینا ہی چاہیئے_" ثمین نے فوراً ہامی بھری_

"اچھا کب دوں گی گفٹ"_

"جب تمھاری برتھ ڈے آئے گا"_

"یہ کون سی فلاسفی ہے_ تم کبھی بھی دے دو گفٹ_" اس بار ایلیار نے منہ بنایا_

"بدھو گفٹ کوئی وجہ ہو تبھی دیتے ہے_" ثمین نے ایک دم سے اس کی پیشانی پر اپنے ہاتھ کی انگلیاں ماری ایلیار زرا سا حیران پھر خوشی سے سرشار ہوا تھا_

"بے وجہ بھی دینا چاہیئے_" مسکراتے ہونٹوں سے اس کا چہرہ دیکھا_

"اچھا بابا جب کہو دے دوں گی گفٹ اب خوش"_

" جب کہوں تب"_

"ہاں جب کہوں گے تب"_

"چلو پھر ٹھیک اپنی پسند کا گفٹ لوں گا"_

"جو مرضی چاہے وہ مانگ لینا_" ثمین نے سخاوت دکھائی_

"ہاں کیوں نہیں آخر آپ نے کہا ہے_" ایلیار خوشی خوشی بولا تھا_ ثمین کچھ نہیں بولی بس آی فون کو الٹ پلٹ کر دیکھا_

"اس میں میں نے سب کے نمبرز ایڈ کر دئے ہیں_" اس کے ہاتھ سے فون لے کر اس نے ثمین کو دکھانا چاہا_

"مجھے فون بابا سے بات کرنے کے لئے چاہئے تھا_ باقی چیزوں میں اتنا انٹرسٹ نہیں_" ثمین کی بات پر ایلیار نے سر اٹھا کر اسے دیکھا_ "کیا تمھاری ابھی تک بات نہیں ہوئی انکل سے_" اسے حیرت ہوئی تھی ثمین کا چہرہ اداس نظر آنے لگا_

"کہاں بات ہوئی جب سے یہاں آئی ہوں_ بابا کے پاس میرا نمبر تھا تو موبائل خراب ہے_ انہوں نے کال کی بھی ہو گی تو سویچڈ آف بتایا ہو گا_ گھر کی لینڈ لائن سے بات کرنی چاہی تو بابا کا موبائل آف بتا رہا تھا_ میں تو بہت پریشان ہوں ان کی فکر ستاتی رہتی ہے_" ثمین کی ساری خوشی ختم ہو گئی آنکھیں نم ہونے لگی_____

"اچھا رونا مت میں کچھ کرتا ہوں_ میں ڈیڈ سے ان کا نمبر مانگ لوں گا اور تم بات کر لینا ٹھیک_" اس کی نم آنکھیں وہ کہاں دیکھ سکتا تھا تیزی سے دلاسہ دیا_

"سچ ایلی تم بابا کا نمبر لا دوں گے_" ثمین فوراً خوشی سے اچھل ہی پڑی_

"ہاں اگر ڈیڈ نے نمبر دے دیا نا تو صرف نمبر ہی نہیں تمھاری بات بھی کروا دوں گا"_

"ابھی کروا دو نا_" وہ منت کرتی انجانے میں اس کے قریب کھسک آئی_

"ابھی تو ڈیڈ بھی نہیں_ انشاء اللہ جلد کروادوں گا بس تم ٹینشن مت لو_" ایلیار پر اسے پورا بھروسہ تھا وہ ضرور اب بابا سے اس کی بات کروادے گا اس لئے اس کی ساری اداسی دور ہو گئی_

"ویسے مجھے نہیں لگتا انکل تم سے بے خبر ہوں گے_ وہ ضرور ڈیڈ سے تمھارے بارے میں خیریت لیتے ہیں_ ڈیڈ پر انہیں یقین ہے تبھی تو انہوں نے تم سے بات نہیں کی_" ایلیار نے اس بار سنجیدگی سے کہہ کر اس کا چہرہ جانچا کی ثمین فائق صاحب کے بارے میں کیا سوچتی ہے_____

"بابا میرے پاس آج ہوتے تو وہ کتنی خوشی خوشی میرا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرتے_ وہ مجھے یاد تو کرتے ہو گے نا ایلی_؟ مجھے بھول تو نہیں گئے ہو گے وہ مجھ سے اب کبھی ملیں گے یا نہیں_؟" اسے تو بس مبین صاحب کی یاد آ رہی تھی... ایک دم سے ثمین نے اس کے بازوں پر اپنی پیشانی رکھ دی... شاید دل میں بھرا غبار تھا جو آج اس مہربان کے سائے میں سب بہہ جانا چاہتا تھا_____

اس کا یوں اچانک خود سے لگ جانا، ایلیار کو جھٹکا لگا تھا مگر دوسرے ہی پل کوئی سکون سا دل میں اتر گیا_ بہت نرمی اور پیار سے ایک بازوں کے حصار میں اس کو لیا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا سر تھپکتے ہوئے وہ بولا تھا_" اللہ ہم سے کچھ لیتا ہے تو اس کے بدلے میں ہمیں بہت کچھ دے دیتا ہے ثمین_ تم پریشان مت ہو میں ہوں نا تمھارے ساتھ_ تمہارے پاس کوئی دکھ کوئی پریشانی بھٹکنے بھی نہیں دوں گا_" ثمین اس کے بازوں سے لگی سسکتی رہی تھی_ ایلیار خاموشی سے کچھ دیر اس کے سر کو تھپکتا رہا تھا_____

!

”اچھا اب بس کرو ورنہ میں بھی رونے لگوں گا_“ اس کے سر کو تھپکتے ہوئے وہ اس بار شرارت سے بولا_ ثمین اس سے لگی لگی روتے روتے ہنس دی پھر جیسے احساس ہوا وہ ایلیار کے قریب تھی اس احساس سے وہ بوکھلا کر دور

ہٹی تھی_ شرمندگی سے برا حال ہو گیا وہ کیسا پاگل پن کر بیٹھی جذبات میں بہہ کر وہ سب بھول گئی تھی_ ایلیار اس کی کیفیت سمجھ سکتا تھا اس لئے بہت پیار سے سمجھایا .....

" انکل کبھی تمھیں بھول نہیں سکتے_ تم ان کی بیٹی ہو_ تم سے بات نا کرنا کوئی مصلحت بھی ہو سکتی ہے، ہے نا_" ثمین کی شرمندگی دور کرنے کے لئے اس نے نارملی بات کرنی شروع کی تھی تاکی وہ اس شرمندگی کے احساس سے نکل جائے_ اپنے آنسو پونچھ کے ثمین نے اپنا چہرہ اٹھایا.... وہ سادگی سے مسکرا دیا_

"جب کہا ہے نمبر دے دوں گا پھر رونا کیوں؟_ تمھیں اس لئے تو اتنا اچھا سرپرائز نہیں دیا تھا کی تم گھڑی گھڑی رونے بیٹھ جاؤ_" پیار سے کہے گئے جملوں نے ثمین کو مسکرانے پر مجبور کر دیا وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کھل کر مسکرا دی_____

"یہ ہوئی نا بات، اب روئی تو عاقب اور عادل کی طرح چپ کروں گا_" ایلیار پھر سے شوخ ہوا_

"کیسے_؟" ثمین ہنسی_

"باہر لے جا کر آئسکریم اور چاکلیٹس دلا کر_" ایلیار نے شرارت سے آنکھیں نچائی_

"یہ بات ہے تو چلے آئسکریم کھانے_" ثمین نے بھی شرارت سے کہا_

"دس ازمائی آنرا ابھی اٹھو اور چلو_" ایلیار ایک دم سے سوفے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا_____

"پاگل ہوئے ہو اتنی رات گئے_" ثمین نے بوکھلا کر کہا وہ تو مزاق میں بولی اور وہ تو سچ میں تیار ہو گیا_____

"آپ کو نہیں معلوم اس شہر میں دن اب شروع ہوتا ہے_ چلو اٹھو ورنہ مجھے آتا ہے تمھیں لے جانا_" ایلیار کی ضد پر ثمین الجھن میں پڑی جائے یا نا جائے_

"سوچوں مت بس اب اٹھ جاؤ"_

" ایلی عاقب تو اکیلا رہے گا_" ثمین نے ایک دم سے بیڈ پر سوئے عاقب کی طرف اشارہ کیا_ "ایٹس ناٹ اے پرابلم_ میں اسے بڑی ماں کے روم تک چھوڑ کر آتا ہوں_ تب تک تم تیار ہو جاؤ_ کم آن ہری اپ_" ایک دم سے اس نے بیٹھی ہوئی ثمین کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیا_ یہ پہلی بار تھا کی وہ اس طرح حق سے اس کا ہاتھ پکڑ بیٹھا تھا ثمین نے بس اسے دیکھا تھا_____

"پلیز چلو میری خاطر_" اس کے لئے تو وہ کچھ بھی کرنے کے لئے تیار تھی فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا_____

"ہاتھ چھوڑو میں چینج تو کر لوں_" ثمین نے آہستہ سے کہہ کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا_____

"ایک منٹ_" ایلیار ایک دم سے کہتا اپنی الماریوں کی طرف بڑھا تھا_ ثمین حیرت سے اسے ڈھیروں پیکٹ اپنی الماری سے نکالتے دیکھ رہی تھی_ ایلیار سارے پیکٹ لے کر اس کے پاس آ گیا_

"یہ کچھ شاپنگ ہے جو میں نے تمھارے لئے کی تھی مگر دینے کا پہلے موقع نہیں ملا یہ اب تمھارے لئے اسی میں سے کوئی ایک ڈریس پہن کر آؤ_" ایلیار اس کے ہاتھوں میں سارے شاپرز تھماتا جلدی جلدی بولا_ ثمین منھ کھولے اسے دیکھ رہی تھی_____

"اب ایسے مت دیکھو جاؤ اور جلدی سے تیار ہو جاؤ،_" ثمین کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ اسے دروازے کی طرف جانے کا اشارہ کر کے بولا_ ثمین سارے پیکٹس سنبھالتی جلدی سے اپنے روم کی طرف بھاگی تھی_____

"شکریہ میرے اللہ جو تو نے میری مراد پوری کر دی_" اس کے جاتے ہی ایلیار نے تشکر سے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا تھا پھر وہ بڑی تیزی سے عاقب کو اٹھا کر اسے بڑی ماں کے کمرے میں پہچانے کے لئے اپنے کمرے سے نکل گیا تھا_____

ثمین نے جلدی جلدی اسکارف اپنے سر پر باندھتے ہوئے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھا_ ایلیار کے دیئے سارے ڈریسز اتنے خوبصورت اور قیمتی تھے کی وہ داد دئے بنا نہیں رہ سکی_ اس وقت ان ہی ڈریسز میں سے ٹی پینک سوٹ اس نے زیب تن کیا تھا_ گھٹنوں سے نیچے آتا فراک اور تنگ پاجامہ، فراک پر بڑی نفاست سے دھاگوں کی کڑھائی ہوئی تھی_ سوٹ کے ہم رنگ ریشمی بیل لگا دوپٹہ، اس کے جسم پر پھب سا گیا تھا_ ساتھ میں ہم رنگ اسکارف وہ خود کو تعجب سے دیکھ رہی تھی_ اتنی حسین تو وہ خود کو کبھی نہیں لگی_ دروازے پر دستک ہوئی تو ثمین نے جلدی سے اسکارف پین اپ کر کے تقریباً دوڑ کر دروازہ کھولا_ سامنے بلو جینز پر اسی کی ہم رنگ لائٹ بلو کی شرٹ پہنے وہ بالکل تیار تھا_ اسے دیکھتے ہی ایک پل کو ایلیار ٹھٹھکا تھا دوسرے ہی لمحے وہ مڑ گیا_____

"چلو جلدی اب اس سے پہلے سرکار صاحب آجائے_" ثمین جو اس کے منہ سے تعریف سننے کی خواہش مند تھی، منہ بنا کر اس کے ساتھ ہولی_ دونوں ساتھ ساتھ ہی باہر آئے تھے_____

"ہم جا کہاں رہے ہے_" کار جیسے ہی سڑک پر دوڑنا شروع ہوئی ثمین نے بیتابی سے پوچھا_

"میلا دیکھنے_" ایلیار نے زرا سا رخ موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا_____

"تم سے بات کرنا فضول ہے کبھی جو ڈھنگ سے بول دو_" ثمین نے اپنا غصہ نکالا ابھی تک ایلیار نے اسے دیکھ کر کچھ کہا نہیں_وہ اس کے دئے گئے ڈریس میں کیسی لگ رہی تھی_دل نجانے کیوں کچھ سننے کا خواہش مند تھا

_____

"اوکے ڈھنگ کی بات کرتا ہوں کی اس ڈریس میں تم بہت پیاری لگ رہی ہو بالکل پری_" وہ تو ایلیار تھا اس کا ہر انداز سمجھنے والا مڑ کر بڑی دلچسپی سے اسے دیکھتے ہوئے تعریف کی_____

"اچھی لگ رہی ہوں نا_" ثمین بے تحاشا خوش ہو گئی_____

"اللہُ اکبر، کتنا شوق ہے تمھیں تعریف کروانے کا_" اس بار ایلیار نے اسے چھیڑ کر مزہ لیا_ثمین نے بس ناک چھڑا کر اسے دیکھا تھا پھر وہ اسے اتنی خوبصورت جگہ لے آیا تھا کی ثمین اس کے ساتھ ہر جگہ گھومتے پھرتے ہوئے سب بھول گئی_یاد تھا تو بس ایلیار اس کا ساتھ اس کا بولنا، اس کا ہنسنا، اس کا خیال رکھنا_اس رات کو اس نے فل انجوائے کیا تھا وہ رات اس کی زندگی کی راتوں میں سے ایک بہترین رات تھی_____

گھر واپسی میں وہ اسے پچھلے گیٹ سے اندر لایا تھا_ایلیار کے ساتھ چلتی ثمین کو پچھلے گیٹ سے اندر جانے کی وجہ پوچھنا لازمی لگا_بہت ہی سادگی سے ایلیار سے پوچھا_" یہاں سے کیوں مین گیٹ سے کیوں نہیں "_

"میڈم ثمین! ہم اپنی مرضی سے اپنے گھر والوں سے چھپ کر گئے تھے اور رات کے ساڑھے تین بجے ہیرو ہیروئین جب گھوم پھر کر واپس آتے ہے، تو انہیں ایسے ہی راستے چننے پڑتے ہے_جوتے کھانے کے لئے تیار ہو

تو چلو سینا تان کر مین گیٹ سے چلتے ہیں_" ایلیار نے بڑے مزے سے پچھلے گیٹ سے اندر جانے کی پوری داستان ہی سنا دی_____

"کتنا بیہودہ بولتے ہو تم_ کبھی تو تمھیں جو اپنی زبان پر کنٹرول ہو_" اپنے ایک سوال کا ایسا جواب، ثمین نے تپ کر اسے گھورا_____

"بک بک مت کرو_ چپکی سے چلتی رہو_" دبے پاؤں چلتے ہوئے اس نے ڈپٹ کر چپ کرا دیا_

"بک بک خود کرتا ہے اور مجھے ڈانٹا جا رہا ہے_" ثمین بری طرح سے جل کر اسے سناتی، اس کے آگے آگے تیز تیز چلنے لگی_ رات کے اس سناٹے میں اس کے جوتے کی ہیل کی آواز کی کھٹ کھٹ_ ایلیار نے اس کے پیر وں کی طرف دیکھا_____

"کیا کھٹ کھٹ چل رہی ہو سب کو جگانا ہے کیا_ ایک تو تم لوگوں کے جوتے....." ایلیار کی بات پر ثمین نے ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھا پھر اسے دیکھتے دیکھتے اپنے پیر اٹھا کر باری باری دونوں جوتا نکالا تھا_" لو مرو اب یہ ٹھیک_" بہت جل کر وہی جوتے اس کی طرف پھینک دئے_ ایلیار نے دونوں جوتے باری باری کیچ کر لئے_

"اب کیا مجھے اپنا بیچارہ شوہر سمجھ لیا ہے جو جوتے بھی کھائے اور اٹھا کر لے بھی جائے_" اف ثمین نے غصے سے اپنی مٹھیاں کس لی_ جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے اپنے جوتے چھینے تھے اور پلٹ کر تیز تیز چلنے لگی_ ایلیار مسکراتا ہوا اس کے ہمراہ ہو گیا_

ثمین دھیمی آواز میں بڑبڑا بھی رہی تھی_ " پہلے ضد کر کے باہر لے جاؤ پھر چوروں کی طرح گھر آو اور جوتے بھی نہیں ٹھک ٹھک کرو اور ساری بیہودہ باتیں بھی برداشت کرو_ زرا سا جو اس کو اپنی زبان پر کنٹرول ہو_" اس کی بڑبڑاہٹ پر ایلیار نے اپنے کان بند کر لئے ورنہ یہی دونوں گھمسان جنگ شروع کر دیتے_ فل حال ابھی جنگ افورڈ نہیں کر سکتا تھا_ دونوں یوں ہی دبے پاؤں چلتے ہوئے اپنے کمرے تک پہنچ گئے تھے_____

"مہارانی جی اب بندے کو معاف بھی کر دے_ پورے راستے کوسنے دیتے ہوئے آئی ہے_ اب روم میں جانے سے پہلے تو ایک اچھی سی مسکراہٹ دے کر رخصت کرے_" خفا خفا ثمین کو دیکھتے ہوئے وہ اس بار بڑی نرمی سے بولا مگر آواز سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی_____

"کہنا تو نہیں چاہیے پھر بھی بہت بہت شکریہ_ بس زبان پر قابو رکھ لو تو سب ملا کر تم بہت اچھے ہو_" ثمین آنکھوں میں ڈھیروں پیار لئے شرارت سے بولی_

"تمھاری ایک مسکراہٹ کے لئے میں اس سے بھی زیادہ کر سکتا ہوں_ بس تم ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہو_" ثمین کی شوخی پر اس کا ایسا جواب، ثمین کی نگاہیں ساکت سی اس کے چہرے پر ٹک گئی_____

"ہمیشہ ایسے ہی مجھ سے لڑتی جھگڑتی ہنستی مسکراتی رہنا_" جھک کر ان آنکھوں میں دیکھتا وہ کہہ کر پھر رکا نہیں تھا، تیزی سے اپنے روم میں چلا گیا_ ثمین بس اسی جملے کے جادو میں کھوئی آسمان میں اڑنے لگی تھی_ اپنے کمرے میں آکر وہ سیدھے بیڈ پر گر کر خوابوں میں کھو گئی_____

چھن چھن کر کے باہر سے پردے سے آتی روشنی سیدھے اس کی آنکھوں کو اذیت دینے لگی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر بغل میں رکھا دوسرا تکیہ جھٹ سے اپنے چہرے پر رکھ لیا_ کچھ دیر ایسے ہی تکیہ چہرے پر رکھے ہوئے وہ کاہلی سے بستر پر لیٹا کروٹ بدلتا رہا تھا پھر ایلیار نے تکیہ چہرے سے ہٹا کر مندی مندی آنکھیں کھول کر گھڑی دیکھی تھی، دوپہر کا وقت ہونے لگا تھا یعنی اسے سوتے ہوئے اتنی دیر ہو چکی ہے_____

خود پر سے کمفرٹر پھینک کر وہ فوراً اٹھ بیٹھا_ بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ بیڈ سے نیچے اترا تھا_ آفس تو اس نے جان بوجھ کر مس کیا تھا_ رات اتنی دیر سونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں اب جا کر کھلی تھی_ رات کی ساری باتیں یاد آئی تو اس نے ایک بھرپور انگڑائی لی تھی_ سب سوچتے ہوئے بار بار ہونٹوں پر مسکراہٹ آجاتی _یہی سب سوچتے وہ واش روم میں گھسا تھا_____

تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک دم فریش سا نیچے تھا_ ملازموں کے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آرہا تھا_ "ڈیڈ اور ممی تو آفس چلے گئے ہوں گے ثمین میڈم کہاں ہے_؟" دل میں سوچتے ہوئے اس نے ملازمہ کو فریش جوس لانے کو بولا تھا اور وہیں سوفے پر نیم دراز ہو گیا... موبائل چیک کرتے ہوئے بار بار زہن ثمین کی ہی طرف جا رہا تھا

_____

"ثمین کہاں ہے_؟" ملازمہ کچھ ہی دیر میں جوس کا گلاس لے کر حاضر ہو گئی تھی_ ایلیار نے گلاس ٹرے سے اٹھاتے ہوئے موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا_____

"وہ تو بڑی ماں جی کی طرف ہے_" ملازمہ نے بتایا تو ایلیار نے موبائل پاکٹ میں ڈالتے ہوئے سر ہلا کر کہا_" اچھا تم یہ گلاس لے جاؤ_ میرے لئے بریک فاسٹ نہیں بنانا میں اب سیدھا لنچ کروں گا_" ایک ہی سانس میں سارا جوس کا گلاس خالی کر کے وہ سوفے سے اٹھ کھڑا ہوا_ اس کے قدم تیزی سے بڑی ماں کے پورشن کی طرف بڑھے تھے_____

"آج لگتا تھا سونے کے سارے ریکارڈ قائم کرنے تھے تمھیں_" جیسے ہی وہ بڑی ماں کی طرف آیا.. ایلیار کو اپنی طرف آتے دیکھ کر نیلم نے چہک کر کہا تھا_ ثمین نے فوراً گردن موڑ کر اندر آتے ایلیار کی طرف دیکھا

"آپ کھانے اور بولنے کے ریکارڈ قائم کرتی رہتی ہے_ میں نے سوچا میں سونے کا ہی کرلوں_" وہ بولتا ہوا آکر ان لوگوں کے سامنے والے سوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھا تھا

"ایلی تم نے کچھ کھایا میں ناشتہ لاؤں تمھارے لئے_" بے ساختہ ہی ثمین نے بڑی فکر سے اس سے پوچھا تھا، ایلیار اسے دیکھتے ہوئے مسکرا دیا_

"جوس لیا ہے ابھی_ اب سیدھے لنچ کروں گا تم پریشان مت ہو_" ثمین سے نرمی سے کہہ کر وہ وہی سوفے پر دراز ہو گیا_ اتنی دیر میں بس نیلم دونوں کے چہرے کو دیکھ کر مسکراتی رہی تھی_

"گھر میں اتنا سناٹا کیوں ہے بڑی ماں اور بچے نظر نہیں آرہے ہے_" ایلیار نے لیٹے لیٹے ہی چاروں طرف دیکھتے ہوئے نیلم سے پوچھا

"بچے اپنی دادو اور پاپا کے ساتھ اپنے ددھیال گئے ہوئے ہے_" نیلم نے بتایا

"کیوں خیریت_؟" نیلم کے بتانے پر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا_ بڑی ماں کا ادھر جانا کم ہی ہوتا تھا_ بس کبھی کبھار کسی فنکشنز میں یا کسی کی عیادت وغیرہ پر_ اب جو وہ بچوں اور ساقب سمیت گئی تو اس کا پوچھنا لازمی بنتا تھا_ پوچھتے ہوئے ایک نظر خود کو دیکھتی ثمین کو دیکھ کر مسکراہٹ اچھالی

"ہاں سب خیریت ہے، یہ سب تمھارے بھائی صاحب کی کارستانی ہے_" نیلم ایسا جل کر بولی تھی کی ایلیار اور ثمین نے ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا کی اب کیا جھگڑا ہو گیا_ ایلیار نے لاعلمی سے کاندھے اچکا کر پھر سے نیلم کو دیکھ کر پوچھا_" اب کون سی خطا کر دی بیچارے میرے بھائی صاحب نے "_

"بیچارے بھائی صاحب وہ تمھیں بیچارے لگتے ہے_" نیلم جیسے اس کے بیچارے کہنے پر درد سے بلبلا گئی

"اچھا گناہ گار اور خطاکار بھائی صاحب، اب خوش_" ایلیار نے فوراً سنجیدگی سے تصیح کی.. اس کے بے ساختہ بولنے پر ثمین کو ایک دم سے ہنسی آئی تھی_____

"بری بات... ہنستے نہیں ہے بھابھی کو برا لگے گا_" ثمین کے ہنسنے پر اس نے ٹوک دیا_ اف ایلیار کا سنجیدہ چہرہ مگر اس کی شرارت بھری آنکھیں ثمین منھ پر ہاتھ رکھے ہنسی تو ہنستی چلی گئی_ نیلم نے جل کر ایلیار کو دیکھا

"دیکھ لیں اپنی نند کو_ آپ پر ہنس رہی ہے میں تو ایک دم چپ بیٹھا ہوں_" ایلیار نے ہنستی ہوئی ثمین کی طرف اشارہ کر کے خود کو بے گناہ ثابت کرنا چاہا_____

"ہاں تم پھلجھڑی چھوڑ کر سنجیدہ بنے رہو اور تمھیں تو میں بتاتی ہوں_" انہوں نے ایلیار کو ناراضگی سے دیکھ کر ہنستی ثمین کو کشن اٹھا کر مارا_ ثمین نے بچنے کے لئے فورا اپنے ہاتھ آگے کئے تھے مگر انہوں نے کشن سے مارنا نہیں چھوڑا_

"بس کرے کیوں بیچاری کو مارے جا رہی ہے_ گناہ گار بھائی کا غصہ اس پر کیوں نکال رہی ہے_" ایلیار نے ایک دم سے اٹھ کر ان کے ہاتھ سے کشن چھینا اور جا کر دوبارہ اپنی جگہ پر لیٹ گیا_ ثمین نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھ کر نیلم کی طرف دیکھا_____

"میں اب آپ کے پاس بیٹھوں گی ہی نہیں مجھے ہی مارنے کو دوڑتی ہے_" ثمین خفگی سے کہتی ان کے پاس سے اٹھ کر دوسرے سنگل سوفے پر جانے کے لئے بڑھی_

"ہاں جاؤ اپنے ہمدرد کے پاس بیٹھ جاؤ_" نیلم کو کیا سوجھی کی انہوں نے اسے تیزی سے پکڑ کر جس سوفے پر ایلیار لیٹا تھا وہی دھکا دے دیا_ ثمین اس حملے کے لئے بالکل تیار نہیں تھی اور خود ایلیار بھی وہ تو آرام سے آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا ہوا تھا.... بھابھی کے دھکے سے وہ لیٹے ہوئے ایلیار پر پوری کی پوری گر ہی گئی_

اس اچانک افتاد پر ایلیار اور ثمین دونوں ہی بوکھلا گئے_ ثمین کا چہرہ بالکل اس کے چہرے کے اوپر تھا_ وہ دونوں ساتھ کتنے اچھے لگتے ہیں ہنستی ہوئی نیلم کے دل میں ایک دم سے خیال آیا تھا مگر ایلیار، انہوں نے سوچ کر سر جھٹک دیا اور پھر سے ہنستے ہوئے دونوں کو دیکھا_ ثمین کا خجالت سے سرخ چہرہ اور ان کو گھورتا ایلیار_ دونوں اب الگ ہو کر ایک ہی سوفے پر بیٹھے ہوئے تھے_____

"یہ مزاق تھا آپ کا_اب محترمہ اتنی بھی نازک نہیں کی میرے اوپر دھکیل دی جائے _" وہ ہنستی نیلم کو گھور کر دیکھ رہا تھا_

"مرو تم_" ثمین اس کی بات پر جل کر غصے سے کہتی دوسرے سینگل سوفے پر بیٹھ گئی_____

"اچھا یہ تو بتائے ماجرا کیا ہے جو آپ اس قدر جنگجو بنی ہوئی ہے_لوگوں کو ادھر ادھر دھکیل رہی ہے_" ایلیار اطمینان سے کہہ کر پھر سے لیٹ گیا_____

"تمھیں معلوم ہے نا ایک ہفتے بعد میری فرسٹ کزن کی شادی ہے اور وہ میری بہت اچھی دوست بھی ہے اور" ....

"ہاں تو شادی سے بھائی کے گناہ گار ہونے کا کیا کنیکشن_" ایلیار نے انہیں بیچ میں ہی ٹوک دیا_ساتھ ہی دوسرے سوفے پر بیٹھی ثمین کی بھی طرف دیکھا_وہ اب بہت ہی چپ سی کہیں کھوئی ہوئی تھی_ایلیار اس کے کھوئے کھوئے انداز پر مسکرا دیا_____

"ہاں کنیکشن ہے نا میں نے کہا تھا آج مجھے شاپنگ کرا دے_میرے کہنے پر ہاں ہاں کرتے ہوئے آج آفس سے چھٹی بھی مار لی_میں اتنی خوش تھی، چلو آج میرے لئے آفس تو چھوڑا لیکن میری خوشی ان کو کہاں برداشت صبح صبح میرے اٹھنے سے پہلے ہی سب کو لے کر اپنے ددھیال چلے گئے اور پتا ہے میرے پاس چٹ چھوڑ کر گئے تھے کی سوری نیلم چچا کو بچوں اور اپنی بھابھی کی یاد آ رہی ہے اور مجھ سے ان کو کچھ کام ہے اس لئے شاپنگ پھر کبھی_اتنا دل خراب ہوا میرا اب بتاؤ غصہ نا کروں_" نیلم لگاتار بولتے ہوئے اپنے جلے دل کا سارا

ابال نکال رہی تھی_ ایلیار کب سے ان کا منتظر تھا کی وہ خاموش ہو تو کچھ بولے_ ویسے اسے اس میں کوئی ناراض ہونے والی بات نہیں لگی تھی_____

"انہیں بھائی سے سچ میں کوئی کام پڑ گیا ہو گا_" ایلیار نے ساقب کی دفاع کی_

"مجھے بس ستانے میں انہیں مزا آتا ہے_" نیلم بہت زیادہ تپی ہوئی تھی_____

"آپ اتنا چڑتی کیوں ہے_" ثمین نے اس بار ان کی گفتگو میں حصہ لیا_ ایلیار پھر سے سوفے پر دراز ہو چکا تھا

_____

"تمھیں نہیں معلوم جب تمھاری شادی ہو گی نا، تو پتا چلے گا کی کیا ہوتی ہیں یہ شوہروں کی قوم_ شروع شروع میں ایسا جتاتے ہے، آپ سے عزیز کوئی نہیں، منھ سے کہنے سے پہلے سارے کام میں آگے اور پھر جب کچھ سال بیتتے ہے تو ہر کام میں بہانے شروع اور بچے ہو جائے تو پورے کے پورے باگڑ بلے بن جاتے ہیں_" آج بھابھی کچھ زیادہ ہی چڑی ہوئی تھی، ورنہ وہ دونوں ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے ہیں، یہ ایلیار تو جانتا ہی تھا_ ثمین بھی اتنے دنوں میں اچھے سے سمجھ گئی تھی_

بس ساقب بھائی کو جب موقع ملتا نیلم کو چھیڑنے کے لئے یہی سب کرتے_ ایلیار جانتا تھا بھابھی کو شاپنگ کا کریز ہے_ وہ ایک بار مارکیٹ نکل جاتی ہے تو ان کا گھر آنے کا دل نہیں کرتا_ اس لئے ساقب بھائی ان کی شاپنگ سے بچتے تھے_ اب بیوی کو منع نہیں کر پائے تو بہانے سے بھاگ گئے_ وہ سب سوچتے ہوئے نیلم کا سارا جلال نکلتے سن رہا تھا، جو وہ ثمین کو سنا رہی تھی_____

"تم سے کہہ رہی ہوں ثمین_ تمھاری شادی جب ہو جائے تو اس پر اپنی گرفت مضبوط رکھنا کبھی اس کی باتوں میں مت پھنسنا_" _ نیلم کے ایک دم کہنے پر ثمین ایلیار کے سامنے بوکھلا سی گئی وہ کہاں سے کہاں پہنچ گئی_ ایلیار نے افسوس سے سر ہلایا_ اچھی ٹریننگ دی جا رہی تھی_____

"بھابھی، بس کرے_" ثمین نے ٹوکا کہیں وہ ایلیار کی موجودگی میں ہی زیادہ ہی نا کھل جائے_____

"سمجھا رہی ہوں گانٹھ باندھ لو_ اپنے شوہر کو خوب نکیل ڈال کر رکھنا_ زرا سا بھی ڈھیل مت دینا ورنہ پھر ہر روز کے بہانے ہی پلے پڑیں گے_" ثمین نے سر تھام کر چپکے سے دوسرے سوفے پر لیٹے ایلیار کو دیکھا_

"کیا بھابھی اس میں اس بیچارے کا کیا قصور کی آپ اس پر بھی پہنچ گئی_" ایلیار نے منہ بنا کر لیٹے لیٹے کہا تو نیلم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا_

"اے کون بیچارہ یہاں آ گیا جس تک میں پہنچ گئی ہوں"_

"وہی بیچارہ جس کے لئے آپ فرمان جاری کر رہی ہے کی اس کی باتوں میں مت پھنسنا اس پر گرفت مضبوط رکھنا _ گھدھا سمجھ کر نکیل ڈال لینا گلے میں رسی ڈال لینا تاکی وہ رسی ڈھیلی کر کے بھاگ نا جائے اور وغیرہ وغیرہ_" ثمین نے اپنے سر پر ہاتھ مارا شروع ہو گیا یہ، اب اسے کون چپ کرائے_ سوفے پر دراز، آنکھیں بند تھی مگر زبان فراٹے سے چل رہی تھی_____

"اچھا تم ثمین کے ہونے والے شوہر کی بات کر رہے ہو_" بھابھی نے سمجھ کر سر ہلایا_____

"جی میں اسی بیچارے کی بات کر رہا ہوں_" ایلیار نے اس بار آنکھ کھول کر ثمین کی طرف دیکھا_ وہ دانت پیستی اسے ہی دیکھ رہی تھی_____

"کوئی بیچارے ویچارے نہیں ہوتے سب_ میں تو اسے سمجھا رہی ہوں تا کی بعد میں شکایت نا کرے کی بھابھی آپ نے سکھایا نہیں_ بھابھی کے ساتھ ساتھ بہن بھی ہوں میں اس کی سب سیکھا پڑھا کر ہی بھیجوں گی_ دیکھنا اس کا میاں کیسے اس کے قابو میں رہتا ہے_" ایلیار اش اش کر اٹھا ان کے اتنے نایاب باتوں پر_____

"واہ بھابھی آپ تو لگتا ہے اسے پوری ڈگری دے کر اپنے شوہر کے پاس جانے دیں گی_ تا کی روز اس کی کلاس لے_" ایلیار تعریف کرتا اٹھ کر بیٹھ گیا_ ثمین کا دل کہہ رہا تھا دونوں کے بال نوچ لیں_____

"اور کیا_" بھابھی کچھ زیادہ ہی اکڑ گئی_____

"اپنی ڈگریوں کو اپنے پاس رکھے اور بھائی پر ہی آزمائے_ کوئی ضرورت نہیں اسے پٹیاں پڑھانے کی_ ایسے سیکھا پڑھا کر بھیجے گی نا تو بس جھگڑے کروائے گی آپ اور آپ کیسے کہہ سکتی ہے سب ایسے ویسے ہوتے ہیں_ ہو سکتا ہے وہ بہت کیرینگ اور لوینگ ہو_ ثمین سے کبھی بہانے بازی نا کرے، کبھی وعدہ کر کے بھاگے نہیں، جیسے آپ کے میاں کرتے ہے_" ایلیار بڑے سکون سے پیر ٹیبل پر رکھ کر انہیں دیکھ رہا تھا_ ثمین منہ کھولے دونوں کو دیکھ رہی تھی_ اس انسان کے لئے اتنی بحث جو سرے سے ہے ہی نہیں_____

"اب میرے میاں اتنے بھی بہانے باز نہیں_" نیلم کے منہ سے بے ساختہ نکلا_____

"ایک بات پر قائم رہے_ ایک بار ایسے ایک بار ویسے_ تو وہ جب ایسے ویسے نہیں آپ اسے کیوں بہکا رہی ہے لڑائی کروانی ہے اس کی_" ایلیار کی بات پر نیلم نے ناک پھولایی_____

"میں کیوں لڑائی کروانے لگی_ میری نند ہے سمجھانا میرا کام ہے تم مت بولوں بیچ میں_" نیلم تو لڑنے کے لئے تیار ہو گئی_

"آپ کی نند ہے مجھے معلوم ہے مگر آپ سمجھانے والے نہیں بہکانے والے کام کر رہی تھی_" ایلیار بھی کیا کم تھا پٹاخ سے جواب دیا، ثمین کی برداشت جواب دے گئی_____

"بس کرے آپ دونوں_ اسے کیسے صحیح رکھنا ہے میں سمجھ لوں گی_ میرا میاں ہو گا میں سنبھال لوں گی_" وہ ایک دم سے تیز آواز میں دونوں کو ڈپٹ کر بولی تھی_ اس کے ایک دم سے بولنے پر نیلم اور ایلیار نے ایک دوسرے کے منھ کو دیکھا_____

"اتنی دیر سے جو ہے نہیں اس پر لڑے جا رہے ہے شادی تو ہونے دے پہلے_ وہ ہو گا تو میں دیکھ لوں گی کی..." بولتے بولتے وہ چپ ہو گئی غصہ میں کیا اول فول بکے جا رہی تھی_ ایلیار اور نیلم نے بے اختیار قہقہہ لگایا تھا_ ثمین بری طرح سے شرمندہ ہو گئی_ ان کے قہقہہ تھے کی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے_ ثمین تیزی سے اٹھی تھی اس سے پہلے کی وہ بھاگ جاتی نیلم نے اسے دبوچ کر وہی دھکیل دیا، جہاں وہ بیٹھی تھی_ شرمندہ سی ہو کر اس نے پہلے نیلم پھر ہنسی دباتے ایلیار کو گھورا تھا_ ایلیار نے فورا منھ پر انگلی رکھ کر خود کا خاموش ہونے کا اشارہ کیا تھا_____

"ایلی دیکھو زرا ہماری بنو رانی کیسی بیر بہوٹی بنی جا رہی ہے_" نیلم نے ہاتھ بڑھا کر ثمین کی ٹھوڑی چھوئی

exponovels

"آپ اب بات مت کرنا مجھ سے_" وہ ناراض ناراض سی بولتی چہرے پر حیا کی لالی لئے اتنی پیاری لگ رہی تھی کی نیلم نے نظروں ہی نظروں میں اس کی بلائیں لے ڈالی_ خود ایلیار بھی بہت دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا_

"اچھا چھوڑوں یہ سب ایلی تم لے چلو نا مجھے شاپنگ پر_" نیلم نے امن کا جھنڈا پھیراتے ہوئے مڑ کر ایلیار سے منت آمیز لہجے میں کہا_ اس نے مہارت سے اپنی نظر موڑ لی_____

"واہ بھئی.. اب آپ مجھ سے شروع ہو جائے_ جب آپ کے میاں نہیں مانتے تو آپ کو میں ہی نظر آتا ہوں _" ایلیار کہہ کر دوبارہ سے سوفے پر لیٹ گیا، کشن اٹھا کر سر کے نیچے سیٹ کیا_____

"تم تو میرے اچھے والے بھائی ہو نا_ دیکھو کتنے دن ہو گئے ہے مارکیٹ نہیں گئی_ ابھی تو ضروری ہے میرا جانا _شادی کے لئے شاپنگ کرنی ہے_ چلو تمھیں اچھا سا لنچ کرواؤں گی_" نیلم اب خوشامد پر اتر آئی ثمین کو ان پر ترس آیا تھا_____

"اچھا جی شاپنگ میرے پیسے کی کر کے، چند روپیوں کا لنچ کروا کر آپ حاتم تائی کی جانشین بن جائے_" وہ ابھی جانے کے موڈ میں نہیں لگ رہا تھا_____

"شاپنگ تو تمھارے بھائی کے پیسے سے کروں گی_ چلے گئے تو کیا ان کا کریڈٹ کارڈ تو میرے پاس ہے_" نیلم نے فخر سے کہہ کر ایلیار کو دیکھا جو آنکھیں بند کئے آرام سے پڑا ہوا تھا____-_

"چلو نا میرے بھائی مجھے ڈرائیونگ آتی تو کبھی نہیں کہتی"_

"توڈرائیور کے ساتھ چلی جائے_" جھٹ سے مشورہ دے دیا_

"تمھیں معلوم ہے_ مجھے ڈرائیور کے ساتھ جانا بالکل نہیں پسند_ تم چلو قسم سے زیادہ دیر نہیں بس کچھ دیر _" وہ لگاتار اس کی منتیں کر رہی تھی_____

"چلے جاؤنا ایلی_ بھابھی بیچاری کتنے پیار سے کہہ رہی ہے اتنے نکھرے کیوں کر رہے ہو_" اس بار ثمین بول اٹھی_ اس کی ہمدرد طبیعت کو یہ بات اچھی نہیں لگی کی بھابھی اتنی منت کرے_ ایلیار گہری سانس لے کر اٹھ گیا_

"ٹھیک ہے چلتا ہوں ویسے بھی میں مان گیا تھا_ بس آپ وعدہ کرے شاپنگ جلدی نپٹائے گی_" نیلم ایک دم سے خوش ہو گئی فوراً جلدی جلدی ہاں میں سر ہلایا تھا_

"چلو ثمین تیار ہو جاؤ چلتے ہے_" انہوں نے کہنے کے ساتھ ساتھ مارے خوشی کے ثمین کا کاندھا بھی ہلا ڈالا _____

"نہیں نہیں بھابھی مجھے نہیں جانا_" وہ تو گھبرا ہی گئی_____

"کیوں نہیں جب سے یہاں آئی ہو یہی نکھرا ہے کہیں نہیں جانا_" نیلم نے خفگی سے اسے دیکھا ایلیار بھی اسے دیکھ رہا تھا_____

"وہ کیا ہے نا بھابھی مجھے بھیڑ بھاڑ والے علاقوں سے ڈر لگتا ہے_ بازار وغیرہ جاتے ہوئے گھبراہٹ ہوتی ہے_ لوگوں سے خوف آتا ہے کی کون کیسا ہو_" معصومیت سے بولتی وہ ایک دم سچ کہہ رہی تھی_ وجہ بھی معلوم تھی ایلیار بغور اسے دیکھ رہا تھا_____

"ارے بابا کچھ نہیں ہوتا میں ہو گی نا تمھارے ساتھ_" نیلم کی بات پر ایلیار مسکرایا_____

"ہاں بھابھی جیسے پہلوان کے ساتھ ہوتے ہوئے کیا ڈر_" اس کے مزاق پر بھابھی نے کشن اسے دے مارا ثمین بھی مسکرا دی_____

"تم چلو کچھ نہیں ہوتا_ تمھارے لئے بھی شاپنگ کرنی ہے آخر تم بھی تو چل رہی ہو میرے ساتھ_" بھابھی جو بولی تھی ثمین گھبرا اٹھی_____

"ایک منٹ اسے کہاں لے جا رہی ہے آپ_" ایلیار نے فوراً سنجیدگی سے پوچھا_____

"اپنے ساتھ شادی میں اور کہاں_" نیلم نے جلدی سے بتایا_____

"آپ کو جانا ہے تو جائے اسے کہیں نہیں لے جا سکتی آپ_" اس کے حتمی فیصلہ سنانے پر نیلم نے ابرو تانے

_____

"کیوں نہیں لے جا سکتی؟ میری نند ہے تم اس کے بھائی مت بنو زیادہ_" لفظ بھائی پر ثمین کا حلق تک کڑوا ہو گیا وہی اس کا بھی منہ بنا تھا_" لاحول ولا....." وہ دھیرے سے بڑبڑایا_____

"کیا بولے تم_" نیلم سن نہیں پائی تھی_

"کچھ نہیں آپ شاپنگ کرے اور شادی میں سدھارے_ ثمین کو یہی گھر میں رہنے دے_" ایلیار ہاتھ اٹھا کر منع کر چکا تھا_ ثمین خوشی خوشی ایلیار کو دیکھنے لگی_____

"ارے واہ میں تو لے جاؤں گی میری نند ہے_ اتنی تعریفیں کی ہے میں نے ثمین کی، اس کے اخلاق کی، اس کے حسن کی_ سب میری کزنز اسے دیکھنے کے لئے بیچینی سے منتظر ہے_" ثمین بے بسی سے نیلم کو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی_ کہاں وہ بازار میں ہی نہیں جانا چاہتی تھی کہاں یہ شادی_____

"ایسا کرے ملکہ صبا کے لئے ولیمہ کا فنکشن بھی ارینج کروادے منہ دکھائی بھی ہو جائے گی اور پیسے بھی مل جائے گے_" ایلیار بہت جل کر بولا تھا_____

"تم مجھے کہہ رہے ہو،_" پھر نیا خطاب، ثمین نے ناک پھلا کر اسے دیکھا_____

"چپ سے بیٹھی رہو بعد میں لڑ لینا_" ایلیار کے ڈپٹنے پر وہ منہ ٹیڑھا کر کے بیٹھ گئی_

"وہ بھی کروالوں گی مگر لے جاؤں گی ضرور_" نیلم کا ارادہ اٹل تھا_ ثمین نے اس بار بے بسی سے ایلیار کی طرف دیکھا، اس نے انکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی_____

"اچھا آپ نے ڈیڈ سے پوچھا؟ ان کی پرمیشن کے بنا آپ کہاں لے جا سکتی ہے ثمین کو_" ایلیار نے جو کہا اس پر ثمین خوش اور نیلم چپ ہو گئی_

"ہمم... انکل سے تو پوچھنا مشکل ہے_ میں بڑی ماں سے کہوں گی وہ کہہ دے انکل سے، ان کی بات وہ نہیں ٹالیں گے_" نیلم سوچتے سوچتے خوشی سے اچھل کر بولی_ ثمین اور ایلیار نے ایک ساتھ اپنا سر پیٹا_____

"نہیں ڈیڈ پھر بھی نہیں مانیں گے_ آپ اطمینان سے جائے میں لے آؤں گا ثمین کو شادی والے دن_ آپ ایسا کرنا دلہن کے ساتھ اسے بھی وہی بیٹھا دینا منہ دکھائی بھی ہو ہی جائے گی_" ایلیار نے ایک فیصلہ کر کے ان سے شرارت سے کہا_ ثمین اسے گھور کر نیلم سے لپٹتی بولی_____

"پلیز بھابھی میں کہاں جا پاؤں گی اتنے دن پہلے لیکن پرامس شادی والے دن ایلی کے ساتھ ضرور آؤں گی_" اس بار نیلم مسکرا دی_" ٹھیک ہے ایلی نے کہا ہے تو وہ لائے گا تب نکھرا مت کرنا آنا ضرور_" جانے کس موڈ میں آگئی تھی وہ آرام سے مان گئی تو ایلیار نے خدا کا شکر ادا کیا_____

"ٹینشن مت لے بھابھی اٹھا کر لے آؤں گا منہ دکھائی کے لئے_" ایلیار کی شرارت پر وہ زور سے ہنس دی وہی ثمین بس اسے گھور کر رہ گئی _____

"چلے اب جلدی سے تیار ہو کر نیچے آئے میں کار میں ویٹ کر رہا ہوں آپ دونوں کا_" ایلیار کہتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا_____

"تم چلو ہم آتے ہے_" نیلم کے کہتے ہی ایلیار سر ہلا کر باہر نکل آیا_ باہر آکر وہ کار گیراج سے نکالنے کے لئے بڑھ گیا_ ابھی پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے کی ثمین اسے آتی دکھائی دی تھی_ ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی_____

"میں ڈرائیور نہیں آگے بیٹھو_" اسے بیک ڈور کھولتا دیکھ کر ایلیار فورا بولا تھا_____

"بھابھی بیٹھ جائے گی_" ثمین کہتے ہی بیک ڈور کھول کر پیچھے بیٹھ گئی_ ایلیار کار کا ڈور کھولتے ہوئے نیچے اتر آیا_____

"چلو نیچے اترو_" ثمین نے حیرت سے اسے ڈور کھول کر خود کو حکم دیتے ایلیار کو دیکھا_

"کیوں؟_" وہ حیرانی سے اس کا چہرے دیکھنے لگی تھی_____

"اترو تو تم زرا_" اس بار جھنجلا کر کہا، ثمین حیران پریشان سی اتر آئی_ ایلیار نے اس کے اترتے ہی فرنٹ ڈور کھول کر اس کا بازوں تھام کر اسے ڈرایونگ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر بٹھا دیا_ ثمین بس ہکا بکا سی دیکھتی رہ گئ_ وہ منھ کھولے سے اسے دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے دیکھ رہی تھی_____

"یہ کیا بدتمیزی ہے_" حیرت ختم ہوئی تو غصہ بھی آگیا_____

"یہ بدتمیزی نہیں میرا حق ہے_" اس نے ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلا کر اپنی بات کہی وہ اتنے حق سے بولا تھا کی ثمین چپ سی ہو گئی_____

"کیا سوچیں گی بھابھی_" ثمین کو نیلم کا ڈرستایا چور نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ خواہ مخواہ اپنا اسکارف اور پیشانی پر کھینچنے لگی_____

"وہ کچھ نہیں سوچیں گی تم فکر مت کرو_" ایلیار آرام سے اس کی طرف رخ موڑے اس کے ہاتھ کو اس کے اسکارف سے ہٹاتے ہوئے خفا چہرے کو دیکھنے لگا____

"تم نے کسی کو بتایا نہیں تمھارا برتھ ڈے ہے آج_" ایلیار کے پوچھنے پر ثمین نے بس نفی میں سر ہلایا تھا_" کیوں؟_" وہ بڑی فرصت سے اس کے چہرے پر اپنی نظروں کی گرفت رکھے ہوئے تھا_____

"تم نے سلیبریٹ کر لیا بس اور کسی سے کہنے کی ضرورت نہیں_" ثمین سیٹ سے داہنا کاندھا ٹیک کر اس کی طرف دیکھتی کسی اور ہی دنیا میں پہنچی تھی_____

"میں نے تو سوچا تھا ہم پھر سے کہیں گھومنے چلتے، پورا دن سیلیبرٹ کرتے_" ایلیار بھی جیسے اسی میں کھویا تھا دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے دنیا بھلائے ہوئے تھے_____

"اچھا رات گھوم کر دل نہیں بھرا_" وہ اس بار ہنسی تھی کار میں جیسے گھنگھرو سے بج گئے_____

"تمھارے ساتھ سے کیا دل بھر سکتا ہے_" ثمین کی نگاہوں میں دو روشن آنکھوں کا جادو چھانے لگا، وہ سب بھولے بس ان آنکھوں میں دیکھ رہی تھی_____

"چلو بھئی بہت دیر ہو گئی ہے_" بھابھی کی آواز پر جیسے دونوں خواب سے جاگے ہو.... دونوں ہی تیزی سے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے_ بھابھی بیک ڈور کھولتی اب بیٹھ گئی_ ایلیار مسکراتے ہوئے کار اسٹراٹ کر چکا تھا

_____

*..... *..... *.....*..... *..... *

ملازمہ آہستہ آہستہ ثمین کے روم کے پاس آکر کھڑی ہو گئی اور ہاتھوں کی مٹھی بنا کر دروازے کو بجایا تھا_ کچھ دیر منتظر رہنے کے بعد کوئی آواز نہیں آئی تو اس نے ایک بار پھر دروازے پر ہاتھ مارا_ دروازے پر زوردار دستک ہوئی تو ثمین نے کسلمندی سے آنکھیں کھولی تھی_ دروازہ اب بھی ہلکے ہلکے بجایا جارہا تھا_ وہ تیزی سے بیڈ سے نیچے اتری اور فوراً آکر دروازہ کھولا تھا_____

"بی بی جی سب ڈائینگ روم میں جمع ہو گئے ہیں آپ کو بلا رہے ہے_" سامنے ملازمہ اسے بلانے کے لئے کھڑی تھی_____

"ڈنر کا وقت ہو گیا ہے_" ثمین نے تعجب سے اس کی شکل دیکھی_____

"جی کب کا.... آپ سو گئی تھی کیا_" ملازمہ نے عادت کے مطابق دانت پھاڑا_

"اچھا تم چلو میں آتی ہوں_" ثمین اس سے کہہ کر دروازہ بند کر کے فوراًواش روم کی طرف بھاگی تا کی وضو کر کے پہلے نماز پڑھ لے_ جلدی جلدی کرتے ہوئے بھی اسے نیچے پہنچتے ہوئے دیر ہو گئی _____

"السلام علیکم.... سوری میں لیٹ ہو گئی_" ثمین سب کو سلام کرتی جلدی سے جو خالی کرسی ملی تھی اسی کو کھینچ کر بیٹھنے لگی، یہ دیکھے بنا کی جلدی جلدی میں وہ ایلیار کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی ہے _____

"کوئی بات نہیں ابھی فائق بھی نہیں آیا ہے_ کھانا کسی نے بھی شروع نہیں کیا ہیں_" بڑی ماں نے پیار سے کہہ کر اس کی شرمندگی دور کر دی ثمین سکون سے بس مسکرا دی_____

"تھکان دور ہو گئی تمھاری_" ایلیار نے اس کے بیٹھتے ہی اس کی طرف جھک کر سرگوشی میں پوچھا تھا_ ثمین کو اب سمجھ میں آیا وہ جلدی میں کہاں بیٹھ گئی ہے_ چور نظروں سے سب کی طرف دیکھا سب اپنے اپنے میں مگن تھے_ کسی کا بھی دھیان ان دونوں کی طرف نہیں تھا_____

"پہلے چلا چلا کر تھکاتے ہو اب پوچھ رہے ہو تھکان اتری کی نہیں_" اسے ابھی ابھی اپنی ایلیار سے ناراضگی یاد آئی تھی_ شاپنگ کے ٹائم جو کچھ ہوا تھا سب یاد آ گیا_ مارکیٹ میں اس کی لاکھ تھکنے کے باوجود بھی ان دونوں نے اسے گھما گھما کر خوب تھکایا تھا_____

"آج میں تمھارا ڈر نکال کر رہوں گا_" ایلیار نے اسی ارادے سے اسے گھما گھما کر گھن چکر بنا ڈالا تھا_ نیلم بڑی خوشی سے ایک شاپ سے دوسری شاپ گھوم رہی تھی_ وہی وہ تھک کے چور ہو گئی_

"بڑی نازک ہو تم_ اپنے میاں کا تو کباڑا کر دوں گی_ وہ بیچارہ تو تمھیں چھونے سے بھی ڈرے گا_" اف نیلم کی زبان وہ تو ایلیار کے سامنے پانی پانی ہو گئی تھی_____

ثمین کو سب یاد آ گیا خود کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ایلیار کو گھور کر دیکھا بھی اور ساتھ ہی ناراضگی کے اظہار کے لئے جیسے ہی اس نے اٹھ کر دوسری کرسی میں بیٹھنا چاہا، ایلیار نے جھٹ سے اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑ لیا_____

ثمین چپ سی ہو کر بیٹھی رہ گئی_ اب وہ سب کے سامنے تو اس پر چیخ چلا نہیں سکتی تھی_ نجانے کیوں وہ ایلیار کے سامنے خود کو بے بس پاتی تھی_ ایلیار کے علاوہ اسے کبھی کسی بھی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ ہوتی تو سب بھول جاتی_ اسے لگتا بس وہی اس کا محرم ہے، اس کا چھونا، اس کا دیکھنا، کبھی اسے برا ہی نہیں لگتا تھا یا شاید اس کے چھونے میں بھی اتنی پاکیزگی کی تھی اسے سب برا لگنے کے بجائے اچھا لگتا تھا_____

"ہاتھ چھوڑو میرا_" ثمین نے سرگوشی نما آواز میں اس سے کہہ کر اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا_ ایلیار نے آرام سے اس کا ہاتھ پکڑے پکڑے اسے آنکھ ماری تھی_ ثمین نے گھبرا کر سب کے چہرے دیکھے_ نیلم عادل سے کچھ کہہ رہی تھی، ساقب بھائی موبائل میں بزی تھے، بڑی ماں عاقب کی بات سن رہی تھی_ نگار جب بھی سب کے ساتھ ہوتی ان کی نگاہ اپنے موبائل پر ہی ہوتی تھی_ اب بھی نگاہیں موبائل پر ہی تھی_ فائق صاحب ابھی تک آئے نہیں تھے_ ان دونوں کو کوئی نہیں دیکھ رہا تھا_ اسی لئے وہ اتنا شیر بنا ہوا تھا_____

"ایلی ہاتھ چھوڑو_" وہ گھبراہٹ سے سب کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ سے بولی_ کلائی چھڑانے کی کوشش بھی جاری تھی_____

"پہلے کہو ناراض نہیں ہو_" ایلیار تو کچھ اور ہی موڈ میں تھا اس کی کلائی پر گرفت اور مضبوط ہو گئی_____

"افف..... " اس کے منھ سے اف اونچی آواز میں نکلا تھا_ سب کی آنکھوں نے فوراً ثمین طرف دیکھنا شروع کیا تو ایلیار نے تیزی سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اسی تیزی سے اپنا موبائل اٹھا کر ایسا بن گیا جیسے کب سے بس موبائل میں لگا ہوا ہے_____

"کیا ہوا؟_ "بڑی ماں نے فکر سے پوچھا ثمین خود شرمندہ ہو گئی تھی، اب کہے تو کیا کہے_ " وہ بڑی ماں آج بہت تھک گئی ہوں نا پیروں میں درد سا اٹھا تھا_ اس لئے اف نکل گئی_ " اس کا بوندا سا بہانا_ ایلیار نے بڑی مشکل سے اپنے موبائل میں کچھ ٹائپ کرتے ہوئے اپنی ہنسی دبائی_ نگار نے ناگواری سے ثمین کو ایلیار کے بغل میں بیٹھا دیکھا تھا پھر سر جھٹک کر اپنے موبائل کی اسکرین کو دیکھنے لگی_____

"کوئی دوا لے لو بیٹا، ایلی تم کوئی پین کیلر دے دو اسے_ " بڑی ماں نے جھٹ سے ایلیار کو ثمین کو دوا دینے کا حکم دیا_____

"جی پھوپھو... لاؤں پین کیلر آپ کے لئے_ " وہ بڑی سنجیدگی سے سر گھما کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا_ ثمین نے دل ہی دل میں دانت پیستے اسے گالی دیتے ہوئے بس نفی میں سر ہلایا_____

"درد زیادہ ہو رہا ہے تو لا دوں_ " شرارت اس کی آنکھوں سے پھوٹی پڑ رہی تھی مگر چہرہ ایک دم سنجیدہ تھا

_____

"نہیں بولانا ایک بار... چپ اب_" اس بار وہ اسے گھڑک کر بولی_بڑی ماں نے اپنی مسکراہٹ دبائی_نیلم اور ساقب بھی سر جھٹک کر ہنس دئے_بس ایک نگار تھی جو بار بار پہلوں بدل رہی تھی_ایلیار کی وجہ سے مجبور نہیں ہوتی تو اب تک ثمین کو اٹھا کر باہر پھینک چکی ہوتی_

ادھر بڑی ماں دونوں کو دیکھ کر سوچ رہی تھی کی دونوں ساتھ بیٹھے کتنے اچھے لگ رہے تھے وہ کچھ سوچ کر مسکرا دی_____

ایلیار نے تیزی سے کچھ ٹائپ کر کے سب کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا موبائل ٹیبل پر رکھ کر ثمین کی طرف کھسکایا_ثمین نے تعجب سے موبائل کی جگمگاتی اسکرین کی طرف دیکھا جہاں کچھ لکھا تھا... وہ موبائل اٹھا کر پڑھنے لگی ....

"تم تو سچ میں اپنے میاں کا کباڑا کر دوں گی وہ بیچارہ تو....." اس کے آگے بس مسکراتا ہوا ایموجی بنا تھا_ثمین اس کا مطلب سمجھ کر کان کی لو تک سرخ پڑ گئی_فوراً موبائل پر تیزی سے ٹائپ کیا تھا اور پھر سے ٹیبل پر رکھ کر ایلیار کی طرف گھسیٹ کر کھسکا دیا... ایلیار نے فوراً موبایل اٹھایا اس کی لکھی لائن پڑھ کر بے اختیار وہ ہنسا تھا... جہاں اس نے لکھا تھا.... " تمھیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں_اس کا مسئلہ ہو گا تم اپنی بیوی کی فکر کرو جس کا پالا تم جیسے بے شرم جنگلی انسان سے پڑے گا_بد تمیز جسے ہاتھ پکڑنے کی بھی تمیز نہیں"_

"کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو؟ کوئی کبھی درد سے اف کر رہا ہے کوئی بلاوجہ ہنس رہا ہے_" اس بار نیلم نے مشکوک نظروں سے دونوں کو دیکھا_____

"میں تو ایک جوک پڑھ کر ہنسا تھا_" وہ اب بھی ہنسے جا رہا تھا اور ثمین کا دل اس کے بالوں کو نوچنے کا کر رہا تھا

"نیلم کے ساتھ مارکیٹ جانے والے ایسا ہی ری ایکٹ کرتے ہے_ کوئی درد سے تڑپتا ہے کوئی جیب خالی ہونے پر پاگلوں کی طرح ہنستا ہے_" اس بار ساقب اپنا موبائل رکھ کر مذاقیہ انداز میں ان تینوں کو دیکھتے ہوئے بولے تھے

"واٹ ڈو یو مین آپ کا مطلب کیا ہے بھائی کی میں پاگل ہو گیا ہوں_" ایلیار نے فوراً ہونٹ سکڑ کر ساقب کو گھورا تھا

"بھائی بالکل صحیح کہہ رہے ہے یہ نا بالکل پاگل ہے_" ثمین نے جھٹ سے تائید کی تھی

"میں پاگل ہوں تم کیا ہو لڑاکا بلی_" ایلیار کے جواب پر ثمین نے اسے گھورتے ہوئے غصے سے گلاس ٹیبل سے اٹھایا_

"ارے پاگل، لگ جائے گا مجھے_" ثمین کے بھڑک کر گلاس اٹھانے پر وہ ہاتھ اپنے چہرے کے آگے کر کے تھوڑا پیچھے ہو گیا_ سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی_ بس سوائے نگار کے وہ کچھ حیرت اور غصے سے ثمین کو گھور رہی تھی_ ان کو معلوم تھا ایلیار سے ثمین کی دوستی ہو گئی ہے مگر اتنی بے تکلفی بھی ہے ان کے درمیان، اس کا انہیں اندازہ نہیں تھا

"دیکھ لو تم تمھارے ساتھ کا یہ اثر پڑا ہے ان پر... ثمین بیٹا تم کیوں گئی ان کے ساتھ_" ساقب جھوٹی سنجیدگی سے نیلم سے کہہ کر اب ثمین کو دیکھنے لگے_ ثمین شرمندی سی ہو کر گلاس رکھ چکی تھی_____

"تھینکس بھائی آپ نے بچالیا_" ایلیار نے شکر کا سانس لیتے ہوئے خود کو کرسی کی پشت سے ٹیکا_____

"یہ آپ بار بار ایسا بول کر مجھے کیا ثابت کرنا چاہتے ہے_" اس بار نیلم چپ نہیں رہی_ بڑی ماں نے تاسف سے سر ہلایا اب تینوں شروع ہونے والے تھے اور جب تک فائق نہیں آئیں گے یہ دونوں نیلم کی ناک میں دم کر دیں گے_ بچے بھی بڑی دلچسپی سے سب کو دیکھ رہے تھے_____

"مجھے کیا ثابت کرنا ہے_ وہ تو سب کو پتا ہے تم کیا ہو_" ساقب نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے کاندھے اچکائے_____

"کیا ہوں میں ہاں پاگل یا جنگلی یا پہلوان جو کہنا ہے کہہ دے_" نیلم چمک کر بولتی بہت غصے سے انہیں دیکھ رہی تھی_____

"میں نے کہا تم کو کچھ_ اب تم خود ہی کہہ رہی ہو تو ہو سکتا ہے_" نیلم نے بہت جل کر ان کا معصوم انداز دیکھا پھر ان دونوں کو بھی دیکھا جو ساقب کی بات پر ہنس رہے تھے_ نیلم نے جل کر ہنستی ثمین کے بازوں پر چٹکی کاٹی_" ہائے اللہ_" ثمین بلبلا اٹھی_____

"آہستہ بھابھی ہمیں عادت ہے آپ کے پہلوانوں جیسے ہاتھ کی مگر ان کو نہیں سوچ سمجھ کر ہاتھ لگائے بہت نازک ہے آپ کی نند_" ایلیار اس کی ہائے پر مسکراہٹ دباتا شرارت سے بولا تھا_ ساقب نے قہقہہ لگاتے ہوئے ایلیار کے کاندھے پر زوردار ہاتھ بھی مارا_

"آپ کی بیگم کے ساتھ جا کر پیر تڑوا چکا ہوں آپ میرا ناتواں شانہ تو بخش دے_" ایلیار ان کے ہاتھ مارنے پر اپنا کاندھا سہلاتے ہوئے ان کو خفگی سے دیکھنے لگا_____

"کچھ نہیں ہوتا سالڈ کاندھا ہے_" انہوں نے اسے ایک ہاتھ اور مارا تھا ثمین کے کھکھلانے پر ایلیار اسے گھور کر بولا_" ایک ہاتھ تم بھی کھالو_ تو پتا چلیں گا کی دونوں میاں بیوی کا شجرہ نسب پہلوانوں سے جا کر ملتا ہے_" اس کے چڑ کر کہنے پر ساقب زور سے ہنسے تھے_ وہی ثمین نے بس ناک چھڑا کر اسے چڑایا تھا_____

"تمھارے بھائی کا ہو گا ہاتھ پہلوانوں والا_ میرے ہاتھ تو بہت نازک ہے_" نیلم کے اترا کر بولنے پر ایلیار اور ساقب نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا_____

"بھائی بھابھی کے ہاتھ نازک_" ہنستے ہنستے بیچ میں ساقب کو دیکھ کر شرارت سے وہ بولا تھا پھر دونوں بے تحاشا ہنس دئے تھے_____

"چپ ہو جاؤ تم دونوں ورنہ_" نیلم نے بہت تپ کر دونوں کو انگلی دکھائی_

"بھائی بس کرے ورنہ_" ایلیار ہنسی روکتا معنی خیزی سے ان کو دیکھنے لگا_

"بیٹا زمانہ ہوا ہم نے ورنہ سے ڈرنا چھوڑ دیا ہے_" عاقب نے اپنے فرضی کالر کھڑے کئے_____

"آپ کو تو میں دیکھ لوں گی کیسے مجھے بیوقوف بنایا اور تمھیں بھی_" نیلم ایک بار ساقب کو دھمکی دے کر ایلیار کو بھی دھمکی دینے لگی_____

"مجھے کیوں دیکھے گی میں نے تو آپ کے ساتھ گھوم گھوم کر اپنی ٹانگیں بھی تڑوالی ہے_" ایلیار نے فوراً بیچاری سی شکل بنائی_____

"تم نے ٹانگیں تڑوائی ہے بلکہ آپ دونوں نے مل کر میرے پیروں کا حشر کر دیا ہے_" ثمین کے تیزی سے بولنے پر ساقب کی مسکراہٹ گہری ہو گئی_____

"دیکھ لو نیلم تمھارے چکر میں بیچاری میری بہن کا اتنا سا منھ نکل آیا ہے_" ساقب کی بات پر ثمین نے فوراً اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا_____

"نہیں بھائی میرا منھ تو بالکل صحیح ہے_" وہ بار بار اپنا چہرہ چھو رہی تھی_____

"بس دماغ الٹ گیا ہے_" ایلیار نے بولنا اپنا فرض سمجھا_____

"تمھارا دماغ ہو گا خراب_" وہ کہاں چپ رہتی فوراً جوابی کارروائی کی تھی_

"تمھارے پیچھے دماغ بھی خراب کر لوں گا_" جھک کر اس کے کان کے پاس سرگوشی کی ثمین نے اسے پرے دھکیلا تھا_____

"اب نہیں جاؤں گی میں تم لوگوں کے ساتھ_ ایک شاپنگ پر کیا لے جاتے ہیں ہفتے بھر مزاق بنائیں گے_" ہر بار کی طرح نیلم نے اس بار پھر وہی ارادہ کیا جو ہمیشہ کرتی تھی مگر کبھی وہ ارادہ پائے تکمیل تک نہیں پہنچتا تھا_ نیلم کی بات پر ایلیار نے فوراً اپنے ہاتھ دعا میں اٹھا لئے_" اللہ اس وعدہ کو قبولیت کا شرف بخش "_

"آمین تاکی اللہ میری جیب پر رحم کرے_" ساقب نے بھی دونوں ہاتھ اٹھا دئے_ ان دونوں کا انداز ایسا تھا کی ثمین ہنستی چلی گئی_ اس بار سارے جھگڑے سے لاتعلق مگر سب سنتی بڑی ماں بھی ہنس دی_ بچوں کے ہنسی مزاق میں وہ بالکل نہیں بولتی تھی_ ان کا ماننا تھا یہی تو وقت تھا ان کے ہنسی مذاق کا_ بس ایک نگار تھی جن کا ثمین کی ہنسنا دیکھ سن کر خون کھول جا رہا تھا_

"ایلیار اسٹاپ اٹ، بس کرو یہ ہنسی مزاق_" ناچاہتے ہوئے بھی انہوں نے ٹوک ہی دیا_ ثمین کی ہنسی ایسے رک گئی جیسے کسی نے بریک لگا دیا ہو_____

"جی ممی_" ایلیار نے بھی مسکراہٹ دبا کر چپ ہو کر پھر سے اپنا موبائل اٹھا لیا_

"اللہ کبھی آپ لوگوں پر رحم نہیں کرے گا_ دیکھ لیجیے گا مجھے اتنا ستاتے ہے_ آپ کی جیبیں تو میں کھالی کرتی ہوں نا_ اس ایلی کو ایسی بیوی ملیں گی جو روز اسے مارکیٹ لے جائے اور پیسے خرچ کروائے_" نیلم کہاں چپ رہنے والی تھی_ نگار کے بولنے کا کوئی اثر نہیں ہوا ان پر، ویسے بھی وہ شروع سے ہی بہت نڈر تھی گھر میں سوائے فائق صاحب کے علاوہ وہ کسی کے رعب میں نہیں آتی تھی_____

"ڈونٹ وری بھابھی جان میری بیوی کو شاپنگ پسند ہی نہیں ہے_" موبائل دیکھتے ہوئے ایلیار بہت آہستہ سے بڑبڑایا جو کسی نے بھی نہیں سنا_ ثمین بس اس کے ہلتے ہونٹ ہی دیکھے_____

"ہاں ڈاکو جو ہو تم ہمیشہ میری جیب پر حملہ کرتی ہو_" ساقب نے درد سے بناوٹ بھری آہ بھری_____

"آپ کی جیب پر.."ایلیار جیسے تڑپ اٹھا_"جملہ درست کر لے یہ میری جیب پر حملہ کرتی ہے آپ تو دامن بچا کر بھاگ لیتے ہے_اوپر سے مجھے بد دعا دے رہی ہے_" موبائل رکھ کر دہائی دی_نیلم بس دانت کچکچا کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی_____

نگار نے دل میں تلملاتے ہوئے نیلم کو دیکھا پھر مسکراتی اپنی بڑی نند کو ان کے خیال سے انہوں نے اپنی بہو بیٹے کو کچھ زیادہ ہی بگاڑ دیا ہے اور ایلیار ان ہی کی سنگت میں ایسا بد تمیز ہوا جا رہا ہے_ان کو لگتا ہے سب کے لاڈ پیار سے وہ بگڑ رہا ہے مگر یہ ان کی خام خیالی تھی ایلیار کی شخصیت کو نکھارنے میں بڑی ماں کا بہت بڑا ہاتھ تھا

_____

نگار بہت ہی ناگواری سے ٹیبل پر مچی ان کے خیال سے بد تمیزی دیکھ رہی تھی اور یہ ہنگامہ تب ہی بند ہوا جب فائق آکر بیٹھے تھے_سب ایسے چپ ہوئے جیسے کسی نے ریموٹ سے سب کے بٹن بند کر دئے ہو_ساقب اور ایلیار ادب سے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے چہرے پر سنجیدگی تاری کر لی_نیلم بھی بڑے ادب سے سر جھکا کر بچوں کی طرف متوجہ ہو گئی_____

ثمین نے چور نظروں سے فائق صاحب کا چہرہ دیکھا_ ہمیشہ سنجیدہ سے مگر بے حد شاندار شخصیت والے اس کے بابا مگر اب بھی وہ اس سے کتنے فاصلے پر تھے_ مجال ہے جو وہ ایک نگاہ غلط بھی اپنی بیٹی پر ڈال لے_ ثمین کا دل بھر آیا آنکھوں کے نرم گوشے نم ہونے لگے_____

سب کی نگاہوں سے آنکھوں کی نمی چھپانے کے لئے جیسے ہی ہاتھ اٹھانا چاہا تھا کی تبھی ایک مضبوط ہاتھ نے اس کے ہاتھ کو ٹیبل کے نیچے سے تسلی دینے والے انداز میں تھپکا تھا_ ثمین نے تیزی سے پہلے تھپکتے ہاتھ کو پھر ایلیار کی طرف دیکھا_ اس نے آنکھوں کے اشارے سے تسلی دی تھی ثمین اداسی سے مسکرادی_ ایک وہی تو تھا جو اس کے دل کی ہر حالت سے باخبر ہو جاتا تھا_ ہمیشہ ہر جگہ ایک گھنی چھاؤں کی طرح اس پر سایہ دار_ ثمین کی آنکھوں میں محبت اپنا رنگ جمانے لگی ایلیار نے مسکرا کر اس کے ہاتھ پر سے اپنے ہاتھ ہٹا لئے_____

"ایلیار تم کل پارٹی چھوڑ کر کیوں آ گئے تھے؟_" اف ایلیار کراہ اٹھا_ اسے امید نہیں تھی فائق صاحب کھانے کی ٹیبل پر یہ سوال پوچھ بیٹھیے گے_ وہ تو ہر بار کی طرح مطمئن تھا کی وہ اس سے کچھ نہیں پوچھے گے، جیسے پہلے بھی کبھی نہیں پوچھا تھا_____

نگار بھی متوجہ ہو گئی، ان کو تو کل سے ایلیار پر غصہ آ رہا تھا مگر ایلیار سے سوال جواب کبھی انہوں نے کیا ہی نہیں تھی_ اس لئے باوجود غصے کے ابھی تک اس سے وجہ نہیں پوچھی اور اب جب فائق نے پوچھ لیا ہے تو وہ بھی سن لیں_ خود ثمین نے ڈری ڈری نظروں سے ایلیار کی طرف دیکھا_____

اس کی نگاہوں کو محسوس کرنے کے باوجود بھی اب ایلیار اس کی طرف دیکھ کر فائق صاحب کے غصے کو ہوا نہیں دینا چاہتا تھا_ بس لبوں پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے فائق صاحب کی طرف دیکھ رہا تھا_ وہ بڑی سنجیدگی

سے ایلیار کے چہرے کو جانچ رہے تھے_ " ٹیل می، کیا وجہ تھی تمھارے وہاں سے بھاگ آنے کی_ میں نے کہا بھی تھا کی اس بار کوئی لاپرواہی نہیں چلے گی پھر_" وہ اس بار زرا سختی سے اس سے پوچھ رہے تھے_____

ثمین کا دل لرزا تھا یہ سوچ کر اگر وہ جان لے کی وجہ وہ خود تھی کیا ہو گا_ وہ تو ویسے بھی فطرتاً جلدی گھبرا جانے والی تھی_____

"وہ ڈیڈ..... " ایلیار اپنے کان کی لو کھجلاتے ہوئے سوچ رہا تھا کی کیا بہانا بنائے کی تبھی بڑی ماں بول اٹھی_" جانے دو فائق تم تو جانتے ہو ایلی کو پارٹیوں وغیرہ سے دلچسپی نہیں ہے گھبرا کر چلا آیا ہو گا_" ایلیار نے تشکر بھری نظروں سے اپنی پھوپھو کو دیکھا_ انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا بدلے میں وہ بھی مسکرا اٹھا دونوں ہی ایک دوسرے کی مسکراہٹ کی وجہ جانتے تھے_____

لیکن ان کی یہی مسکراہٹ نگار کو سراپا سلگا گئی_ ایلیار کی اپنی پھوپھو سے والہانہ لگاؤ انہیں کبھی نہیں بھایا تھا_ وہ اپنی محبتوں میں شراکت گوارا نہیں کرتی تھی مگر ایلیار کا کیا کرتی وہ تو سراپا محبت تھا_ جس سے محبت کرتا ٹوٹ کر کرتا بالکل اپنے باپ زین کی طرح_____

"آپا آپ پلیز بیچ میں مت بولے_ آپ کے اسی لاڈ نے اسے غیر ذمہ دار بنا دیا ہے ہمیشہ آپ کے سپورٹ نے ہی اسے لاپرواہ کر دیا ہے_" نگار نے بہت ناگواری سے انہیں ٹوک دیا_ بڑی ماں بہت افسوس سے اپنی خود غرض اور مغرور نند کو دیکھ رہی تھی_ ان کا انداز سب کو برا لگا تھا_____

"ممی پلیز پھوپھو کو کیوں کہہ رہی ہے انہوں نے....." ایلیار نے فوراً انہیں ٹوکا پھوپھو سے کوئی ایسے بولے اسے کہاں منظور تھا_____

"تم چپ رہو بس_ ہمیں بتاؤ کی کیا لاپرواہی تھی کل... کتنی اہم میٹنگ تھی اور تم ایسے بھاگے جیسے کوئی اور کی بات ہو، ایسی لاپرواہی اور غیر ذمہ دارانہ حرکت پر کیا کہوں تم کو_" نگار اتنے غصے میں تھی کی انہوں نے ایلیار کو سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے کافی سختی سے باتیں سنا دی_ یہ غصہ ایلیار کی لاپرواہی کا نہیں تھا بلکہ اس بے تکلفی کا تھا جو آج انہوں نے اس کے اور ثمین کے درمیان اپنی آنکھوں سے دیکھ لی تھی، ان کی ڈانٹ پر ایلیار نے ہونٹ بھینچ لئے_____

ٹیبل پر سب ایک دم ساکت ہو گئے تھے_ فائق صاحب بس نگار کو دیکھ رہے تھے، ذہن میں کیا چل رہا تھا کوئی ان کا چہرہ دیکھ کر نہیں بتا سکتا تھا_

ثمین کا دل اتنا دھڑک رہا تھا کی مارے گھبراہٹ کے اس کی ہتھیلی پر پسینہ آنے لگا_ وہ اٹھ کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر کیسے..... اس کی ہتھیلیوں کو تو ایک ہاتھ نے مضبوطی سے جکڑ کر اپنی انگلیوں میں اس ہاتھ کی انگلیاں پھنسایی ہوئی تھی_ ثمین کی گھبراہٹ بھانپ کر ایلیار نے کب سے اس کا ہاتھ تسلی کے لئے تھام رکھا تھا_ اب اس کی ہتھیلی کا بھیگا پن ایلیار کے میں ہاتھ میں سمانے لگا تو اس نے اپنی پکڑ اور مضبوط کی تھی_____

"ایلیار کبھی غیر ذمہ دار نہیں رہا نگار_ ناوہ لاپرواہ ہے_ تم کیوں اتنی سخت ہو رہی ہو اس کا دل کب لگا ہے ان پارٹیوں میں_ کیا" .....

"آپا بزنس دل نہیں لگا تو چھوڑا نہیں جاتا ہے_ یہ اس کے کیریئر کا سوال ہے آخر سارا بزنس اسے ہی سنبھالنا ہے _" بڑی ماں کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی نگار نے بری طرح سے انہیں کہہ کر چپ کرا دیا_ ساقب اور نیلم نے غصے سے انہیں دیکھا_

نگار چپ نہیں رہی تھی بولتی چلی گئ_ " آپا مجھے آپ لوگوں سے زیادہ اپنے بچے کی فکر ہے کیونکہ میں اس کی ماں ہوں_ فضول کے لاڈ دکھا کر میں اس کی زندگی برباد نہیں کر سکتی_ ہر وقت اس کی غلطیوں پر اس کی سائڈ لینے کھڑی مت ہو جایا کرے_ میں ماں ہوں مجھے سب سے زیادہ اپنے بیٹے سے محبت ہے_" بڑی ماں بس اپنی نند کو دیکھ رہی تھی_ وہ پوچھنا چاہتی تھی یہ محبت کہاں تھی جب ایلیار کو ان کے حوالے کر کے وہ اکثر اپنے بزنس میں گم ہو جاتی تھی مگر انہیں جتانا نہیں آتا تھا_ کچھ بھی تھا وہ ایلیار کی ماں تھی ایلی اپنی ماں کو بہت چاہتا تھا بلکہ وہ تو سب کے لئے سراپا محبت تھا_____

"ممی کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ پھوپھو پر میرا غصہ کیوں نکال رہی ہے_" ایلیار کو بہت برا لگا تھا ان کا انداز وہ انہیں پھر سے ٹوکے بنا نہیں رہ سکا_ ابھی نگار کچھ بولتی کی سب سنتے فائق صاحب بول اٹھے_____

"نگار بس کرے_ میں ایلیار سے پوچھ رہا ہوں نا_" انہوں نے اتنی سختی سے کہا تھا کی نگار چپ ہو گئ مگر اندر ہی اندر وہ کھول رہی تھی_____

"تو بتاؤ کیا وجہ تھی ایلی؟ تم ایسی وجہ بتاؤ میں مطمئن ہو جاؤں کی واقعی تمھیں کوئی کام آ پڑا تھا_" وہ کہنی ٹیبل پر رکھ کر ہاتھوں کی مٹھی بنا کر اس پر اپنا چہرہ رکھ کر بڑی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہے تھے_____

!

موضوع پھر وہی جا پہنچا تھا جس سے وہ بچ نہیں سکتا تھا_ ایلیار نے اب ثمین کا ہاتھ چھوڑ دیا، فائق صاحب کی عقابی نظروں سے جو واقف تھا_ ثمین کا سر جھکا ہوا تھا_____

"وہ ڈیڈ میں کل رات..... " ایلیار کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کیا بہانہ کرے_ کچھ ذہن میں نہیں آ رہا تھا، جھوٹ بولنا جو نہیں آتا تھا .....

"چاچو کل پھوپھو کا برتھ ڈے کیک لینے چلے گئے ہوں گے نا_ اس لئے پارٹی چھوڑ دی ہو گی _" اتنی دیر سے سب سنتے عاقب نے آخر اپنا بولنا فرض سمجھ لیا تاکی اپنے چاچو کی مشکل آسان کر سکے_ اف ایلیار نے بے بسی بھری بیچارگی سے اپنی آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر گردن پیچھے کی طرف ڈھلکا دی_ ثمین کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا، سب کے چہرے گھوم کر ان دونوں کی طرف ہو گئے اور سب کی حیرت بھری نظریں دونوں پر جم گئی_____

"چاچو نے پھوپھو کو سرپرائز دیا تھا_ ہم نے کل رات کیک کاٹا اور مما کیک بہت مزے کا تھا_" عاقب منھ کھولے بیٹھی نیلم کو بتا کر پھر سے سب کو دیکھ کر بولا_ " پھوپھو کی برتھ ڈے میں ہم نے فوٹوز لی خوب انجوائے کیا_ پھر چاچو پھوپھو کے ساتھ آؤٹینگ پر بھی گئے تھے میں نے نیند میں سنا تھا_ چاچو مجھے نیند آ رہی تھی ورنہ میں بھی چلتا آپ لوگوں کے ساتھ_" وہ بڑے آرام سے پوری معصومیت سے اس کی پول کھول رہا تھا_ ایلیار گردن ڈھلکائے صدمے سے اسے دیکھ رہا تھا_ آج کل کے بچوں کی نیند پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتے_ وہ صدمے سے پٹ پٹ بولتے عاقب کی گل فشانیاں سن رہا تھا_____

"چاچو مجھے بھی کیک کھانا ہے اور پھوپھو کی طرح آوٹینگ پر بھی لے کر چلے_" عادل کو سب سن کر اتنا جوش آ گیا کی وہ اپنی کرسی چھوڑ تا دوڑتے قدموں سے آکر ایلیار کی گود میں چھڑ گیا، ایلیار آج برا پھنسا تھا، اب کیا کرے بس اتنا کیا کی سیدھا ہو کر عادل کو گود میں بیٹھالیا_

"چاچو ابھی لے چلے مجھے کیک کھلانے_" عادل نے گود میں بیٹھتے ہی گلے میں بانہیں ڈال کر لاڈ سے آرڈر دیا، ایلیار نے کھسیانی مسکراہٹ سے سب کی طرف باری باری دیکھا_

اسے ہی بری طرح سے گھورتے ہوئے ساقب اور نیلم_ بالکل نارمل نظر آتی بڑی ماں کیونکہ وہ عاقب کو جب ان کے روم میں چھوڑنے گیا تھا ان کو بتا کر گیا تھا_ اس لئے وہ ایک دم نارمل تھی ویسے بھی انہیں سب خبر تھی_ آنکھوں ہی آنکھوں میں پھوپھو بھتیجے نے ایک دوسرے کو تسلی دی_____

ایلیار نے اب نگار کی طرف دیکھا اف ایسی خونخوار نظریں، اس نے ڈر کر جلدی سے فائق صاحب کی طرف دیکھا_ وہ بس سنجیدگی سے اس کا چہرہ پڑھ رہے تھے ناغصہ ناکچھ اور جذبہ_ ایلیار نے خود کو دیکھتے ہوئے فائق کو دیکھ کر زبردستی اپنے ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلائے_ فائق صاحب گہری سانس لے کر پلیٹ اپنی طرف کھسکا کر بس اتنا بولے_ "کھانا شروع کرے آپ لوگ_" بس اتنا ہی ایلیار کو یقین نہیں آیا کی اتنی جلدی خلاصی ہو گئی_____

"آپ"....

"نگار کھانا کھائے پھر بات کرے گے_" نگار کے بولنے سے پہلے ہی انہوں نے ٹوک دیا_____

"آپ کی بیٹی کے لئے اس نے اتنی اہم میٹنگ چھوڑ دی اور آپ بس کھانے پر لگ گئے_" نگار کا بس نہیں چل رہا تھا ثمین کا منھ نوچ لے، جو خاموش بیٹھی اب بس رو دینے کو تھی_ نگار کا کڑوا لہجا ثمین کی برداشت جواب دے گئی، وہ تیزی سے اٹھ کر بھاگنا چاہتی تھی کی ایلیار نے فوراً اس کا ہاتھ تھام لیا_" بیٹھو ثمین کھانا کھاؤ_ میں ہو نا تم بیٹھو_" اس کا بے دھڑک انداز، ثمین کا ہاتھ پکڑنا، یوں بے خوفی سے سب کے سامنے اس کی یہ جرأت، نگار کی آنکھیں نفرت کی آگ سے جل اٹھی_____

ثمین جلدی سے بیٹھ گئ ساتھ میں ہاتھ بھی چھڑا لیا_ وہاں پر ایک دم سے ایسی خاموشی چھا گئی جیسے اب وہاں کوئی نہیں ہو_ سب سر جھکا کر کھانا کھانے میں مشغول ہو گئے کوئی کچھ بھی نہیں بول رہا تھا مگر سب کے ذہن میں الگ الگ طوفان مچا ہوا تھا_____ _

*..... *..... *.... *..... *..... *

"اس لڑکی کی یہ مجال کی میرے بیٹے کو اپنا بنائے_ اس لڑکی کی اتنی حیثیت کیسے ہو گئی کی میرا بیٹا یعنی نگار کا بیٹا اسے اہمیت دے رہا ہے_" نگار اپنے کمرے میں ادھر اُدھر ٹہلتی غصہ اور نفرت کی آگ میں جل رہی تھی_ دل و دماغ میں اٹھتا طوفان آتش فشاں کی طرح پھٹ کر ثمین کو جلا کر راکھ کر دینا چاہتا تھا_____

"میرا بیٹا تم سے ہمدردی تو کر سکتا ہے مگر محبت کبھی نہیں_ ثمین بی بی کسی خیال میں مت رہنا وہ کبھی بھی اپنی محبت میں بے وفا نہیں ہو سکتا_" نگار نے ایک دم ہی سے خیالوں ہی خیالوں میں ثمین کے عکس سے نفرت سے کہا تھا_____

فائق صاحب نے واش روم سے باہر نکلتے ہوئے سوچوں میں گھری نگار کو دیکھا_ بیڈ پر بیٹھی وہ کیا سوچ رہی تھی وہ اچھے سے سمجھتے تھے_ دل میں وہ ان کی حالت سے بہت لطف اندوز ہو رہے تھے_ کہیں لگی آگ میں کچھ ٹھنڈک پڑی تھی_____

انہیں کل ایلیار کیوں پارٹی چھوڑ کر آیا تھا سب خبر تھی_ ڈائینگ روم میں انہوں نے جان بوجھ کر یہ موضوع چھیڑ کر نگار کو ایک احساس دلا دیا تھا کی اب بازی ان کے ہاتھ میں ہیں_ ان کی حالت اب انہیں مزا دے رہی تھی_ وہ آہستہ آہستہ چلتے آکر بیڈ کے دوسری طرف بیٹھے پھر اطمینان سے ٹیک لگا کر انہوں نے سائڈ ٹیبل سے کتاب اٹھالی_ روز کچھ دیر مطالعہ کرنا ان کا روز کا کام تھا_____

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے فائق_" نگار اب خود پر کنٹرول کر چکی تھی ان سے بولتے ہوئے اب وہ بہت نارمل نظر آرہی تھی_____

"کہو_" انہوں نے بنا ان کی طرف دیکھے ہوئے پوچھا نگاہیں کتاب پر جمائی رکھی_____

نگار نے ایک نظر ان کے شاندار چہرے کو دیکھا_ کیسی قسمت پائی تھی انہوں نے_ ان کی زندگی میں دو شاندار مرد آئے مگر دونوں ہی مرد کے دلوں پر ہمیشہ دوسری عورت کا قبضہ رہا_ ایک مرد سے وہ ٹوٹ کر محبت کرتی

تھی اور دوسرے مرد نے انہیں خود سے کبھی محبت کرنے کی اجازت ہی نہیں دی_ یہ شادی جس سمجھوتے پر ہوئی تھی وہ ہمیشہ سمجھوتہ ہی رہیں_____ _

"کچھ کہنا تھا تمھیں_" فائق نے زرا سی زرا آنکھ اٹھا کر ان کا کھویا کھویا انداز دیکھ کر پوچھا تھا_ نگار نے سر جھٹک کر خود کو اپنی بات کہنے پر آمادہ کیا_____

"آپ ثمین کی شادی کر دے اب_ میرے خیال سے اس کی شادی کی عمر ہو بھی گئی ہے_" نگار بہت رسانیت اور تحمل سے ان سے کہہ رہی تھی_____

"خیریت کبھی جس کے بارے میں آپ کو یہ خیال بھی نہیں آیا کی وہ کیسے رہ رہی ہے کیا کر رہی ہے_ جس سے آپ کو ابھی تک کوئی سروکار نہیں تھا یہاں آج اس کی شادی کا خیال_" انہوں نے کتاب سے نگاہ اٹھا کر نگار کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کافی طنزیہ انداز اختیار کیا تھا_____

"خیال آ ہی گیا ہے تو آپ بھی فکر کر لے_ آج کل وہ جس ہوا میں اڑ رہی ہے میرا خیال ہے کہیں وہ کوئی بڑا نقصان نا اٹھا لیں_" اندر سے شاید بہت جلی ہو مگر اوپر سے انہوں نے ان ہی کے انداز میں اسے جواب دیا تھا

_____

"ہواؤں میں کوئی تبھی اڑتا ہے جب کوئی اسے شہ دے_ آپ اس کی پرواہ کرنے کے بجائے دوسری ہستی کو سمجھا دے کی وہ اس سے دور ہو جائے_" ان کی بات کا مطلب سمجھ کر انہوں نے بھی ان کو جتایا تھا_____

"میرے ایلی کو تو ہمدردی کرنے کا بہت شوق ہے_" وہ گردن اکڑا کر نخوت سے بولی_____

"ہمدردی جتانے کے لئے اور بھی لوگ ہے وہاں شوق پورا کیا جا سکتا ہے_" وہ سرد و سپاٹ انداز میں انہیں دیکھ رہے تھے_____

"جب گھر میں ہی کوئی درد کا مارا مل جائے تو کسی اور کی طرف کیا جائے کوئی_" اس بار فائق نے اپنے لب بھینچے _کچھ دیر خاموشی سے وہ نگار کے مغرور انداز کو دیکھتے رہے تھے_ پھر بہت تحمل سے کہا ....

"ثمین کی شادی کا مسئلہ میرا ہے_ تمھارا درد سر نہیں، فضول میں پریشان مت ہو_" سنجیدگی سے کہہ کر انہوں نے پھر سے ہاتھوں میں پکڑی کتاب کا صحفہ پلٹا اور پڑھنے کی کوشش کرنے لگیں_____

"لیکن میں چاہتی ہوں آپ ثمین کی شادی کر دے_ آپ کہے تو میں کوشش کروں اس کے لئے_ میرے بہت سے جاننے والے ہے اچھے گھرانے کے_" نگار نے بھی اپنا رویہ درست کرتے ہوئے انہیں رام کرنا چاہا _____

"تم ایسا کرو ایلیار کی شادی کر دو پھر کوئی خطرہ نہیں رہے گا جس کے ڈر سے تم ثمین کی شادی میں اتنا انٹریسٹڈ دکھا رہی ہو_" انہوں نے کتاب بند کر کے ایک دم سے براہ راست ان کی آنکھوں میں دیکھا تھا، اس بار نگار کی پیشانی پر بل پڑ گئے مگر کہا کچھ نہیں_____

"میں نے پہلے بھی کہا تھا نگار میڈم_ ایلیار کو سمجھا دو وہ اس سے دور رہے خواہ مخواہ کی کوئی غلط فہمی نا پال لیں وہ _" فائق کی آنکھوں میں عجیب سی سرد مہری سی تھی_____ _

"غلط فہمی تو لگتا ہے آپ کی بیٹی پالنے لگ گئی ہے_ کہاں وہ ایلیار کی طرف دیکھتی بھی نہیں تھی_ کہاں اب ایسے محبت کے مظاہرے کی ہاتھ بھی پکڑنے پر اعتراض نہیں_" نگار کا بھی انداز ان کے جیسے ہو گیا_____

"اور مجھے لگتا ہے اس مظاہرے سے تم خوف زدہ ہو گئی ہو_ شاید کچھ اور یاد آنے لگا ہے پھر سے ڈر لگ رہا ہو گا _؟" فائق نے ان کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ان کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا_____

"مجھے ایلیار پر یقین ہے وہ کبھی بھی بے وفائی نہیں کرے گا_" ان کے اعتبار پر وہ بس مسکرا دئے_____

"تو پھر تم کو کس چیز کا ڈر ہے_ تم اطمینان سے رہو اس کا یقین مجھے بھی ہے ان کے بیچ دوستی کے علاوہ کبھی کچھ نہیں ہو سکتا_" فائق نے سکون سے کہہ کر دوبارہ کتاب کھولی اور پھر سے نگار کی طرف دیکھ کر کہا_" اور ایک بات تم ثمین کی شادی کے بارے میں فضول کا درد سر نا پالو اس کا نکاح ہو چکا ہے اور ایلیار یہ جانتا ہے ثمین امانت ہے_" ان کے انکشاف سے نگار نے بہت چونک کر ان کا چہرہ دیکھا تھا_

وہ اب سکون سے کتاب میں غرق ہو چکے تھے_ نگار کے سر سے جیسے کوئی بوجھ سرک گیا ہو_ انہوں نے سکون کا سانس لے کر اپنے کٹے بالوں کو جھٹکا تھا_ ثمین کا نکاح ہو چکا ہے یہ بات ان کے لئے بے حد سکون بخش تھی_ اب ان کی بلا سے کسی سے بھی ہوا ہو وہ مطمئین ہو چکی تھی_ فائق نے زرا سی نظر اٹھا کر ان کے پر سکون چہرے کو دیکھا_ دوبارہ کتاب کی طرف دیکھتے ہوئے ان کے ہونٹوں پر تلخ سی مسکراہٹ جھلک دکھا کر معدوم ہو چکی تھی_____

⁕..... ⁕..... ⁕..... ⁕..... ⁕..... ⁕

"یہ تم اتنا منھ لٹکا کر کیوں بیٹھی ہو_ کیا سوچ کر پریشان ہوا جایا جا رہے ہے_" جیسے ہی ایلیار بولتا ہوا آ کر اس کے پاس بیٹھا_ ثمین نے نیلم، ساقب اور بچوں سے نگاہ ہٹا کر اپنے پاس آ بیٹھے ایلیار کی طرف چہرہ موڑ کر دیکھا تھا_ ہمیشہ کی طرح ہنستا مسکراتا چہرہ، ہر فکر سے آزاد ہر کسی سے محبت جتاتا کیا وہ اس سے بھی بس یوں ہی محبت جتاتا ہے یا اس کے لئے ثمین خاص تھی_____

"کیا ہو گیا ہے زبان کی مرچی کی تیزی کہاں گم ہے جناب_" ایلیار نے اس بار چھیڑاتا کی وہ تپ کر کوئی جواب دے مگر ثمین نے بس ایک گہری سانس لے کر نگاہوں کا رخ ہی موڑ لیا_ دوبارہ سے ادھر دیکھا جہاں پہلے دیکھ رہی تھی_____

کھانے کی ٹیبل پر یہ جاننے کے بعد کی اس کا برتھ ڈے ہے_ ساقب بھائی ایلیار سے خوب لڑنے کے بعد اس کے برتھ ڈے کی خوشی میں سب کو آؤٹینگ پر لے آئے تھے_ بچوں اور نیلم کی تو موج ہو گئی تھی مگر ثمین کا دل بجھ چکا تھا ساری خوشی کہیں جا سوئی_ اب بھی اداسی سے بس بچوں کے ساتھ نیلم بھابھی اور ساقب بھائی کو فل انجوائے کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی_____

"آپ کے لئے وہاں کچھ نہیں ہیں، ہم ادھر ہے جناب واپس آ جائے_" ایلیار نے بڑے حق سے ثمین کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کر دیا_ ثمین نے بڑی بے دلی سے ایلیار کا ہاتھ اپنی ٹھوڑی سے ہٹانا چاہا مگر ایلیار نے اس کا وہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبوچ لیا_____

"منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے... کب سے دیکھ رہا ہوں جناب کے چہرے پر بھولے بھٹکے بھی کوئی ایک مسکراہٹ آئی ہو_" ثمین کی اتری اتری شکل، ڈھیلا ڈھالا انداز_ اس کے ہاتھ کو جکڑے جکڑے ابرو اچکاتے ہوئے اس سے سنجیدگی سے پوچھا_____

"جیسے تمھیں معلوم نہیں_" ثمین اس بار جل کر بولی تو وہ ہنس دیا_____

"عادت بنالیں میڈم یہ سب اب چلتا رہیں گا.... ہمیں ایک آگ کا دریا پار کرنا ہے_" ہنستے ہوئے اس نے ثمین کا ہاتھ چھوڑ دیا اور آرام سے بینچ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا_____

"کیا مطلب؟_" گردن گھما کر نا سمجھی سے پوچھا وہ پوری طرح سے اب اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی

_____

"مطلب یہ ہے کہ یہ سب تو سننا ہی پڑیں گا ہم کو_" ثمین نے آنکھیں سکڑ کر ایلیار کو دیکھنے لگی نجانے کیا بکواس کر رہا تھا_____

"کبھی کوئی بات تو سیدھے سادھے انداز میں کر لیا کرو_" اس کے چڑ کر کہنے پر ایلیار نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا_ ثمین غصے سے اٹھنے لگی تھی کی ایلیار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ کر پھر سے بیٹھا دیا_____

"میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کی یہ سب ڈانٹ وانٹ تو ہمیں پڑتی رہیں گی کیونکہ ہم دونوں ماننے والے نہیں ایک دوسرے کی خوشیاں کا سلیبریشن کرنے کے لئے ایسے ہی چپکے چپکے سب کو بتائے بغیر سلیبریٹ کرتے رہیں گے

" ایلیار اس کا ہاتھ تھامے ہوئے مسکراتے ہوئے بول رہا تھا وہ بس منہ بنائے اس کے اقوال زریں سن رہی تھی _____

"تو جب ایسا کام کریں گے تو ہر بار ممی کی نظروں کا تیر یا زبان سے گرم جھڑتے پھول اور ڈیڈ کی ٹھنڈی ٹھنڈی ڈانٹ کا مزہ تو چکھنا ہی پڑیں گا_ اسی لئے کہہ رہا ہوں عادت بنالو ایک کان سے سننا دوسرے کان سے اڑا دینا بس اتنا_" ایلیار اپنے نایاب مشورہ سے نوازتا اس کا ہاتھ چھوڑ کر پھر سے آرام سے ٹیک لگا کر پیر پر پیر رکھ بیٹھ گیا

_____

"تمھیں عادت ہو گی ٹھنڈی گرم ڈانٹ کی تمھارے جیسی ڈھیٹ نہیں بن سکتی میں_ اپنے نایاب مشورے اپنے پاس رکھو ایک کان سے سنو دوسرے سے اڑا دو_" وہ ہونٹ ٹھیڑا کر کے اس کی نقل اتار کر پھر سے دوسری طرف گھوم کر نیلم کو ڈھونڈنے لگی وہ لوگ اب نظر نہیں آ رہیں تھے _____

"تو اور کیا والدین کی ڈانٹ پھٹکار بھی اعجاز سمجھ کر قبول کر لینی چاہئے_" پیر پر رکھے پیر کو ہلاتے ہوئے اس نے آرام سے پینٹ کی جیب ٹٹول کر اس میں سے چیونگم نکالا تھا_____

"ایک بات بتاؤ تم_" ثمین پھر سے پوری طرح سے اس کی طرف گھوم گئی_____

"اگر کام کی ہو تو ہزار کہو_" مسکرا کر کہنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ میں پکڑا چیونگم ہتھیلی پر رکھ اس کی طرف بھی بڑھا دیا_" مجھے پسند نہیں_" ثمین نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا_ ایلیار نے کاندھے اچکا کر ریپر پھاڑ کر چیونگم منہ میں ڈال لیا_____

"یہ تم جو مجھے درس دے رہو ہو کس لئے تمھیں تو کبھی ڈانٹ نہیں پڑتی اور" ....

"ڈنر کے ٹائم کیا تھا وہ پیار محبت والی فیلم چل رہی تھی کیا_" ایلیار نے تڑپ کر اس کی بات کاٹ دی_____

"وہ ڈانٹ تھی_" ثمین نے ناک چھڑائی ....

"تو کیا جوتے کے ساتھ پڑتی"_

"وہیں پڑنے چاہئے"_

"استغفر اللہ کیسی لڑکی ہے دل میں کچھ اور اوپر سے مجھ سے اتنی دشمنی، میں سب سمجھتا ہوں تم مجھ سے جلتی ہو _" ایلیار نے اسے شرارت سے بول کر اور جلایا_____

"جلتی ہوں کیا کر لوں گے_" ثمین نے گردن تان کر قبول کر لیا_ جیسے بڑے فخر کا کام تھا اس سے جلنے کا

_____

"اچھی بات ہے اسی بہانے جل جل کر زرا رنگ کم ہو جائے تو میرے برابر کی ہو جاؤں گی_" اس کے بے ساختہ بولنے پر ثمین خود پر قابو نا رکھ سکی_ ہنسی کے ساتھ ساتھ غصہ بھی آیا تھا، وہ ہنستے ہوئے اس کی شرٹ کاندھے سے دبوچ کر اس پر مکے برسانے لگی اور وہ ہنستے ہوئے اس کی مار کھا رہا تھا_____

"بیہودہ کہیں کے_" ثمین ہنستے ہوئے اسے مارنا چھوڑ کر پرے ہو کر بیٹھ گئی_ لبوں پر اب بھی مسکراہٹ تھی

"موڈ ٹھیک ہو گیانا_" اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے ایلیار نے جھک کر ثمین کی آنکھوں میں جھانکا_ ثمین ہاں میں سر ہلا کر ہنس دی ایلیار بھی ہنس رہا تھا

"ایسے ہنستی مسکراتی جھگڑتی رہا کرو مجھے تمھارا اداس لٹکا ہوں منہ بالکل نہیں پسند_" ایلیار نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنی طرف گھما دیا_ ثمین بس مسکرا رہی تھی اس کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ نکالے بھی نہیں_ ایلیار کا پر حدت لمس ہاتھوں سے ہوتے ہوئے دل تک پہنچ رہا تھا

"ایلی سب ناراض ہوئے تم سے وہ بھی میری وجہ سے_" ثمین اس کے ہر نقش کو اپنے دل میں اتار رہی تھی

"کوئی ناراض نہیں ہوا ہے ڈیڈ بھی نہیں اور ممی نے جو کہا اسے دل پر مت لو_ ان کی عادت ہے مگر ممی کبھی بھی مجھ سے ناراض نہیں ہوتی_ میں یوں منا لیتا ہوں ان کو چٹکیوں میں_" ایلیار نے کہتے کہتے ایک ہاتھ سے چٹکی بھی بجائی_ ثمین بس ہلکا سا مسکرائی تھی

"کچھ نہیں ہوتا میں سب سنبھال لوں گا_ بس تم خوش رہو اور جلتی رہو میرا بھلا ہو جائیں گا_" ایلیار نے بہت پیار سے اسے دیکھتے ہوئے آخر میں شرارت سے کہا

"ایسے بول رہے ہو جیسے سچ میں جلتی ہوں_" ثمین بچوں سی معصومیت سے منھ بنا کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے چھڑانے لگی_____

"سچ میں نہیں تو فضول میں ضرور_" ثمین کے ہاتھ کو چھوڑے بنا وہ مسکرا رہا تھا_اس کی روشن آنکھوں کی جگمگاہٹ، ثمین نے پلکیں جھکالی_____

"ویسے اس عاقب کے بچے نے سارا کام خراب کر دیا ورنہ میں کوئی نا کوئی بہانہ سوچ ہی لیتا_" منھ بنا کر کہتے ہوئے اس نے ادھر دیکھا_جہاں کچھ دیر پہلے بچے اور بھائی، بھابھی تھے وہاں اب کوئی نظر نہیں آرہا تھا_وہ لوگ کسی اور طرف چلے گئے تھے شاید_____

"یہ لوگ تمھارا برتھ ڈے سیلیبرٹ کرنے آئے تھے_اب بس خود نجانے کہاں کی سیر ہو رہی ہے_" اس کے مذاق میں کہنے پر ہنس دی_____

"عاقب نے تو واقعی مروا دیا تھا_" ثمین سب یاد کر کے اس بار پھر ہنسی_ایلیار بھی ساتھ میں ہنسا تھا_____

"چلو ہم آئسکریم کھانے چلتے ہیں وہ لوگ فل انجوائے کر رہیں ہیں تو ہم کیوں پیچھے رہیں_" ایلیار بولتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا چکا تھا_ثمین ہاں میں سر ہلا کر اس کے ہمراہ ہولی_____

پھر دونوں آئسکریم کھاتے ہوئے اور وہی بیٹھے نجانے کہاں کہاں کی باتیں کرتے ہوئے ایک دوسرے میں گم رہے تھے جب تک ساقب اور نیلم ان کے پاس نہیں آ گئے_ عادل میاں عادت کے مطابق سو چکے تھے اس لئے ان لوگوں نے بھی واپسی کی راہ لی تھی_

*..... *..... *..... *..... *..... *

"ثمین بی بی جی، آپ کے لئے چائے یا کافی لاؤں یا جوس_" وہ اکیلے لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی کی ملازمہ اس سے پوچھنے کے لئے چلی آئی_ ثمین نے بس نا میں سر ہلایا تھا نگاہ بس سامنے اسکرین پر چلتے ٹی وی سریل پر ٹکی ہوئی تھی_ اس وقت اپنے پورشن میں بس وہی تنہا بیٹھی تھی_____

نیلم بھابھی کو کل ہی اپنی کزنز کی شادی میں جانا تھا اس لئے وہ اپنے روم میں اپنی تیاریاں مکمل کر رہی تھی_ بچے ٹیوشن میں اور بڑی ماں کسی کے یہاں میلاد شریف میں گئی ہوئی تھی_ جاتے جاتے اسے بھی چلنے کی دعوت دی تھی مگر وہی اس کی پرانی عادت اسے زیادہ لوگوں میں گھبراہٹ ہوتی تھی_ اپنی یہ عادت اسے خود بری لگتی تھی مگر وہ خود سے مجبور تھی_ بڑی ماں نے اسرار بھی نہیں کیا اتنا تو وہ اسے جان گئی تھی_____

ثمین نے گھڑی کی طرف دیکھا_ تین دن ہونے والا تھا کی ایلیار کی اس سے ڈھنگ سے کوئی بات بھی نہیں ہو پائی تھی_ وجہ وہ بری طرح سے بزی تھا_ صبح اپنے آفس پھر نگار کے ساتھ ان کے آفس_ اسے تو سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں تھی_ بس ناشتے پر اس کی شکل دیکھنے کو مل جاتی اب سب کے سامنے وہ زرا احتیاط سے ہی ایلیار سے بولتی تھی_ اس دن کے ڈنر کے بعد سے اس نے ایلیار سے دوری بنالی تھی _____

لاکھ وہ اس دوری سے بیچین ہو گئی تھی بہر حال اعتماد نفس اس کے لئے زیادہ اہم تھا_ اس دن آؤٹنگ سے واپسی کے بعد اس نے نگار کی آنکھوں میں اپنے لئے ایسی نفرت اور حقارت دیکھی تھی کی وہ اندر ہی اندر ان سے خائف ہو گئی تھی_ وہ نہیں چاہتی تھی کی نگار کی ایسی نظروں کا وہ پھر سامنا کرے_ کیا نہیں تھا ان کی آنکھوں میں نجانے انہوں نے اسے کیا سمجھ لیا تھا_ جو ایسی نظروں سے اسے دیکھا تھا_ اس لئے وہ خود ایلیار سے بچ رہی تھی _ ایک طرف اس کا دل تڑپ تڑپ کر دہائی دیتا دوسری طرف وہ اپنی خودداری سے ہاری ہوئی تھی

_____

مانا کی وہ ایلیار کے سامنے اپنا دل ہار بیٹھی تھی مگر اب ایسی بھی اس محبت میں گئی گزری نہیں ہو گئی تھی کی نگار اسے ایسی نظروں سے دیکھے جیسے وہ کوئی..... ثمین آگے سوچ نہیں سکی بس اپنی سوچوں میں الجھی وہاں لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی_____

فائق صاحب اپنے کمرے میں جاتے ہوئے ادھر سے گزر رہے تھے کی ان کی نگاہ سوفے پر بیٹھی ثمین پر پڑی تھی_ وہ وہاں موجود ہو کر بھی وہاں موجود نظر نہیں آرہی تھی_ کچھ پریشان کچھ مضطرب_ اپنے برتھ ڈے کے بعد وہ انہیں کچھ الجھی الجھی سی اداس سی نظر آرہی تھی_____

گھر والے سب سمجھتے تھے کی وہ ثمین سے بالکل لاتعلق ہے_ انہیں ثمین کی کوئی پرواہ نہیں مگر وہ ثمین کی ہر بات ہر جذبے سے باخبر تھے_ وہ کیا کرتی ہے، کس سے بولتی ہے، کیسے رہتی وہ سب جانتے تھے_ آج کل ایلیار کو نگار نے اپنے ساتھ بزنس میں الجھایا ہوا تھا_ اس لئے ثمین اور ایلیار کو انہوں نے ایک ساتھ دیکھا ہی نہیں تھا_ شاید ثمین کی اداسی کی وجہ یہی تھی وہ سوچتے ہوئے ادھر ہی چلے آئے جدھر وہ بیٹھی تھی_____

ثمین نے آہٹ پر سر اٹھایا تھا یہ اس کی آنکھیں کیا دیکھ رہی تھی_ ثمین مارے ڈر اور گھبراہٹ سے کھڑی ہو گئی ہاتھ میں پکڑا ہوا ریموٹ نرم کارپیٹ پر گر گیا_ فائق صاحب اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے اس کی ہر حرکت نوٹ کر رہے تھے_____

"آپ کو کچھ کام تھا؟_" لڑکھڑاتی زبان سے اس کے منہ سے نکلا تھا_____

"مجھے کبھی تم سے کوئی کام نہیں ہو سکتا اس کا تم یقین رکھو_" اتنا سخت اور برفیلا لہجا ثمین کا سر جھک گیا_ یوں لگا وہ خاص طور پر اس سے اپنی نفرت جتانے آئے ہے_ آج پہلی بار وہ اس سے کچھ بولے بھی تو کس انداز میں_ ان کو شاید لاؤنج میں کچھ کام تھا اسی لئے وہ چلے آئے اور وہ پاگل... وہ دل ہی دل میں خود پر ہنسی تھی_ سر جھکا کر وہ لرزتے قدموں سے وہاں جانے لگی_____

"ایک منٹ رکو_" وہی سرد مہری لئے پرانا انداز ثمین رک گئی مگر سر نہیں اٹھایا_ اٹھا کر دیکھ بھی نہیں سکتی تھی ان کی دہکتی آنکھوں کا سامنا وہ کیسے کر سکتی تھی_____

"یہ مبین نے تمھارے لئے دیا ہے، میں کبھی تم سے مخاطب نہیں ہوتا مگر مبین کی خواہش تھی یہ میں تمھیں اپنے ہاتھ سے دوں_ بہر حال اپنے دوست کی بات میں ٹال نہیں سکتا تھا_" روکھے انداز میں کہہ کر انہوں نے اپنے ہاتھ میں تھما شاپر اس کی طرف بڑھایا_ ثمین نے فوراً سر اٹھایا تھا وہ جیسے سب بھول گئی بابا کے بھیجے سامان کا سن کر_____

"بابا نے میرے لئے بھیجا ہے میرے بابا نے_ انہیں یاد تھا میرا برتھ ڈے_" مارے خوشی کے وہ جیسے نہال ہو گئی_ ایسی خوشی ہوئی کی فائق صاحب کے بڑھائے گئے پیکٹس کو جھپٹ کر تھاما تھا_ پیکٹ تھامتے ہوئے جانے کیوں ثمین کو لگا ایک پل کو فائق صاحب کا چہرہ تاریک ہوا ہے_____

اپنی خوشی میں وہ سب نظر انداز کرتی ان کے ہاتھ سے پیکٹ لے کر سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی_ فائق جہاں کھڑے تھے وہی کھڑے رہ گئے_ انہوں نے اپنے خالی ہاتھوں کی طرف دیکھا کیا تھا ان کے ہاتھ میں وہ تو برسوں سے خالی ہاتھ رہ گئے تھے_____

انہوں نے سر جھٹک کر سب بھلانا چاہا مگر سر جھٹک کر سب بھولنا آسان ہوتا تو انسان اپنے غم سر جھٹک کر بھول کر خوش رہ سکتا تھا_ دھیرے دھیرے اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے ان کے قدم شکستہ سے تھے_ وہ تھکے تھکے سے لاؤنج سے نکل کر اپنے روم کی طرف جانے لگیں تھے کی ان کی نگاہ اندر آتے ایلیار اور نگار پر پڑی تھی_ آج دیر سے آنے کے بجائے وہ لوگ جلدی آ گئے تھے_____

"السلام علیکم ڈیڈ آپ جلدی آ گئے_" ایلیار انہیں سلام کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا_ نگار بھی ان ہی کو دیکھ رہی تھی_____

"میں تو روز اسی وقت آتا ہوں، آج تم جلدی آ گئے ہو نا اس لئے لگا ہو گا_" فائق صاحب مسکرا جواب دے کر اسٹڈی روم کی طرف بڑھ گئے روم میں جانے کا ارادہ انہوں نے چھوڑ دیا تھا_____

"ڈیڈ کچھ ٹینشن میں لگ رہیں ہیں_" ایلیار کو ان کی فکر ہوئی تھی_____

"تمھارے ڈیڈ کو صرف ٹینشن دینے آتی ہے، بس اور کچھ نہیں_" نگار نخوت سے کہہ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئ_____

"ایک تو دونوں میاں بیوی کا پتا ہی نہیں چلتا کب ایک دوسرے پر زبانی سنگ باری شروع کر دیں_" وہ جل کر سوچتا وہ بھی ان کے پیچھے اپنے روم کی طرف بڑھا_____

تبھی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ کر نیچے آتے ہوئے ثمین ٹھٹک گئی ماں بیٹے ایک دوسرے کے آگے پیچھے اوپر آ رہے تھے_ جہاں نگار کے چہرے پر اسے دیکھتے ہی سختی چھائی وہیں ایلیار کے چہرے کی رونق بحال ہو گئی_ ثمین ایک طرف ریلنگ تھام کر کھڑی ہو گئی تا کی وہ لوگ جائیں تو وہ نیچے اتر جائے_____

ایلیار کے قدم سست ہو گئے، وہ جلدی سے نگار کے اپنے روم میں جانے کا منتظر تھا تا کی ثمین اس کے ہاتھ آ جائے لیکن نگار تو سچ میں اس کی ماں نکلی_" جاؤ کھڑی کیوں ہو_" ان دونوں کو وہ کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی اس

لئے ایک طرف کھڑی ہو کر ثمین سے سخت آواز میں کہا_ بھلے وہ ثمین کے نکاح کا سن کر مطمئین ہو چکی تھی مگر اب ایک لمحہ بھی وہ ایلیار کو اس لڑکی کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی_____

ثمین ان کے سختی سے کہنے پر گھبرا کر دھڑ دھڑ سیڑھیاں اترنے لگی_ لاچار ایلیار ایک طرف ہو کر کھڑا بے بسی سے ثمین کے قدم گن رہا تھا_ ثمین اسے نظر انداز کرتی اس کے پاس سے گزر کر نیچے چلی گئ_ جاتے جاتے مڑ کر چوری سے اوپر دیکھا نگار اب سیڑھیاں چھڑ کر جا رہی تھی اور ایلیار سیڑھیاں چھڑتے ہوئے پلٹ کر اسے ہی دیکھ رہا تھا_ ثمین نے بہت جل کر اسے منہ چڑایا اور بڑی ماں کی طرف بھاگ گئ_ ایلیار بس سر افسوس میں ہلا کر اوپر چھڑنے لگا اچھی بھلی ہاتھ آتی ثمین پھر سے بھاگ گئ تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

ڈنر کے بعد ایلیار سب کو لاؤنج میں چھوڑ کر بڑی فرصت سے واک پر نکلا تھا_ تین دنوں سے وہ ثمین سے ڈھنگ سے کوئی بات بھی نہیں کر پایا تھا_ آج موقع ملا مگر ممی دیوار بن گئی اور وہ بھی شاید ناراض تھی اس سے کی اسے بری طرح سے نظر انداز کیا جا رہا تھا_ ان تین دنوں میں چند منٹوں کی ملاقات میں بھی وہ نا جانے کیوں اس سے بچ رہی تھی_____

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

"ایک تو ثمین کی بچی ناراض بہت ہوتی ہے_ اتنی مشکل سے اپنی دوستی قائم کی ہے پھر فاصلے لا رہی ہے_" اپنے دل میں ہی سوچ کر اس نے آسمان کی طرف دیکھا تھا_ آتے وقت کتنا اشارہ کیا کی آؤ واک پر چلو مگر یوں نظر انداز کیا جیسے وہ کسی اور سے اشارہ کر رہا ہو_ آج ان کے بابا صاحب نے ڈھیروں گفٹ بھیجا تھا اس لئے محترمہ بہت خوش تو تھی مگر مجال ہے جو اسے دیکھا بھی ہو_ بچوں کے ساتھ نیلم، ساقب بڑی ماں یہاں تک کی ملازمین تک میں چاکلیٹ بھی مل بانٹی مگر ایلیار کو دکھایا بھی نہیں_____

یہ بچوں والی حرکتیں اس بار وہ ہولے سے ہنسا تھا_ آہستہ آہستہ چلتا وہ لگاتار اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا_ کافی دیر ٹہلنے کے بعد ہی وہ اندر آیا تھا_ لاؤنج خالی ہو چکا تھا سب لگتا ہے اپنے اپنے روم میں جا چکے تھے_ ایلیار سب سوچتا اپنے روم کی طرف بڑھا تھا مگر اوپر آنے کے بعد اس نے اپنے روم میں جانے کے بجائے ثمین کے روم کا دروازہ ناک کیا تھا_ کئی بار ناک کرنے کے بعد بھی اندر سے کوئی جواب نہیں آیا تھا_____

"سچ مچ تو ناراض نہیں ہو گئی مگر کیوں؟_" اب وہ روم کے اندر تو نہیں جا سکتا تھا_ ایلیار نے وہی کھڑے کھڑے جیب سے موبائل نکال کر اسے کال ملائی_ ادھر لگاتار بیل جا رہی تھی مگر کال پک اپ نہیں ہوئی تھی_ شاید سو گئی ہے سو دل مسوس کے اپنے کمرے میں جانے کے بجائے دوبارہ سے نیچے آ گیا_ دل میں نجانے کیا سمائی وہ پچھلے حصے میں آ گیا_____

جینز کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے سوچوں کا محور ثمین ہی تھی_ وہ بڑی بیچینی سی محسوس کر رہا تھا_ ابھی وہ پچھلے لان میں ایک طرف سے چلتے ہوئے پول کے پاس پہنچا ہی تھا کی اس کی نگاہ جس ہستی پر پڑی اسے دیکھتے ہی ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہو گیا_____

exponovels

ثمین میڈم پول کے پاس گھٹنوں کو موڑ کر ٹھوڑی گھٹنے پر ٹکائے بڑے آرام سے سوچوں میں مگن تھی_ پول کے نیلی روشنی سے جگمگ کرتے پانی میں پڑتا چاند کا عکس زیادہ حسین تھا یا ثمین کے چہرے پر پڑتے نیلے رنگ کی اس روشنی کا عکس زیادہ خوبصورت تھا وہ اندازہ نہیں کر پا رہا تھا_ کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے اسے دیکھتے ہوئے ایلیار کو بہت رشک آیا جس کی وہ امانت تھی_ ویسے ہی آہستہ قدموں سے چلتا ہوا وہ پول کے قریب آ گیا مگر ثمین کے انداز میں کوئی فرق نہیں پڑا، وہ سوچوں میں غرق ویسے ہی پانی میں نظر آتے چاند کے عکس کو دیکھ رہی تھی_____

"میرے بارے میں سوچ بھی رہی ہو اور ناراض بھی ہو اپنے ایلی سے_" اس کے قریب پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے وہ مدھم سرگوشی میں بولا تھا_____

"تمھارے علاوہ میری سوچوں میں ہے کون ایلی_ تم سے ناراض رہا ہی کہاں جاتا ہے_" ثمین اب بھی جیسے خوابوں کے دیس میں کھوئی ہوئی تھی، چاند کے عکس کو دیکھتے ہوئے وہ ایلیار کے تصور سے ہی بولی تھی

_____

"اے ہیلو... میں یہاں ہوں حقیقت میں_" ایلیار نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کے آگے چٹکی بجائی

_____

"تم...." ثمین جیسے ہوش میں آگئی_ تیزی سے خود کو سنبھال کر سر پر لیا اسکارف صحیح کیا_ ایلیار کی نگاہ پھر سے بھٹکی تھی مگر نگاہ کو قابو میں کرنا ایلیار کو اچھے سے آتا تھا_____

"کب آئے تم_" اپنا ریشمی دوپٹہ اچھے سے شانوں پر پھیلا کر وہ گھبرا بھی رہی تھی_____

"میرے خیال سے تم سے کچھ سال پہلے آیا ہوں_" دھم سے وہی ٹائلس والے فرش پر بیٹھ کر وہ بڑی شرارت سے اسے دیکھ کر بولا_____

"ہاہا..... واٹ اے جوک_" ثمین نے ناک چھڑا کر اسے گھورا_ ایلیار زور سے ہنس دیا_ وہ منہ بناتی پول کے پاس سے اٹھ کر وہاں رکھی آرام دہ کرسیوں کے پاس آکر بیٹھ گئی_____

"تم یہاں کیا کر رہی ہو میں تمھیں ڈھنڈنے تمھارے روم تک گیا تھا_" ایلیار بھی آکر اس کے سامنے والی ایک کرسی پر بیٹھا تھا_____

"مل گئی فرصت تمھیں مجھے ڈھونڈنے کی_" ناچاہتے ہوئے بھی اس کی زبان سے شکوہ پھسلا تھا_ حالانکہ خود بھی آج کل اس سے دور رہ رہی تھی_____

"اوہ میرے سرکار ناراض ہے، میرا اندازہ درست نکلا_" ایلیار اطمینان سے کرسی پر ٹیک لگا کر پیر پھیلا کر آرام دہ حالت میں ہو گیا_____

"کیوں میں ناراض نہیں ہو سکتی_" وہ روٹھی روٹھی اسے دیکھ رہی تھی_

"کیوں نہیں ہو سکتی ہو بالکل ہو سکتی ہو مگر تم کچھ زیادہ ہی ناراض رہتی ہو_" وہ اپنی گردن موڑ کر اس کے حسین چہرے کو گرفت میں لے کر بولا ثمین نے بس منہ ٹھیڑا کیا_____

"منہ مت ٹیڑھا کیجئے_ اتنے دن سے ڈھنگ سے خود بات بھی نہیں کر رہی ہے اور شکوہ مجھ سے_ کال کا جواب نہیں اور آج منہ چڑا کر بھاگ گئی، ڈنر کے وقت جب بلا رہا رہا تھا کی واک پر چلو تب بھی کیوں نظر انداز کیا_" ایلیار نے بھی سارے شکوے اپنے ایک ایک کر کے سنا دئے_____

"مجھے تمھاری ممی کی چبھتی نظریں نہیں سہنی_ اس رات کے بعد سے وہ تو مجھے کچا چبانے کے لئے گھورتی ہے اگر تم سے بات کیا ساتھ دیکھ بھی لیں تو یقین کرو وہ مجھے شاید نگل ہی جائے_ ایسی ممی ہے تمھاری بلاوجہ میرے پیچھے پڑی ہے_" وہ بھی کہاں تک برداشت کرتی آخر بول ہی دیا مگر روانی سے بولتے بولتے زبان دانتوں تلے دبالی کچھ بھی تھا وہ اس کی ممی تھی_____

ایلیار بس ہلکے سے ہنسا تھا_ ثمین کے کہی گئی ایک بھی باتوں سے اس کی پیشانی پر ایک شکن بھی نہیں پڑی

_____

"یار اب اس کے بارے میں کیا کہوں_ تم ہی سمجھو شاید ہر عورت کوئی بھی صدی میں ہو، اس سوتیلے رشتے کو برداشت نہیں کر پاتی یا شاید وہ ڈیڈ کی وجہ سے ایسا رویہ رکھے ہوئے ہیں_" وہ بہت نرمی سے بول رہا تھا نا ہی اس نے ثمین کی بات کا برا مانا نا ہی اس نے نگار کی کوئی برائی کی_ ثمین اس بار کھل کر مسکرا دی_____

"تم سے ممی کے لئے میں معافی مانگتا ہوں_ میں سب سمجھتا ہوں بٹ وہ میری ممی ہے اور مجھے بہت عزیز بھی, کیا کہہ سکتا ہوں_ تم ہی زرا برداشت کر لو مگر پلیز مجھ سے دور مت رہو_" اس بار اٹھ کے بیٹھتے ہوئے وہ بڑی بے بسی سے اسے دیکھنے لگا_____

"میں سمجھ سکتی ہوں مجھے تم سے کوئی گلہ بھی نہیں ہے_ بس وہ... خیر سوری ایلی تمھاری ممی کے بارے میں ایسا بولا_" ایلیار کھل کر مسکرا دیا وہ تھی ہی ایسی آئینہ سے صاف دل والی کسی سے بھی نفرت نہیں کرتی_____

"میں نے برا نہیں مانا تم حق پر ہو_ اچھا یہ سب چھوڑو..... اب تو نہیں ہو نا ناراض؟ اب تو مجھ سے پہلے ہی جیسی دوستوں کی طرح سے باتیں کروں گی نا_" نرمی سے کہہ کر اس نے بات بدل کر ثمین سے جلدی سے پوچھا_ ثمین نے جھٹ سے نا میں سر ہلا دیا_____

"اتنا بڑا سر کس بات پر ہلایا_" بھویں سکڑ کر ثمین کا مسکراتا چہرہ دیکھا_

"اس بات پر نہیں ہوں ناراض_" وہ کہہ کر ہنسی_____

"ساتھ ساتھ یہ بھی کہو لاکھ دنیا کھانے، نگلنے کے لئے گھورے مجھ سے دور نہیں رہوں گی_" ثمین کو اس کی بات پر بڑی ہنسی آئی تھی_ ایلیار بھی کھل کر ہنسا تھا_____

"ایلی آج بتاؤں کیا ہوا_" وہ ساری ناراضگی بھلا کر اسے شام کا سارا قصہ سنانے لگی_ ایلیار بہت غور سے سب سن رہا تھا_

"اور انہوں نے کتنی بری طرح سے میرا دل دکھایا_" ثمین کو فائق صاحب کی باتوں کا اب بھی غم تھا، چہرے پر دکھ کے سائے چھا گئے_____

"اس میں تم اداس ہونے کے بجائے یہ غور کرو کی وہ کم سے کم آج تم سے بولے تو_ پیکٹ وہ ملازم کے ہاتھ بھی بھجوا سکتے تھے مگر وہ خود دینے آئے_ اس لئے کہیں نا کہیں وہ تم سے انسیت رکھتے ہے، ہے نا_" ایلیار نے اس بار اسے پیار سے سمجھایا تھا_ ثمین بس اسے دیکھ کر رہ گئی چہرے پر اب بھی دکھ کے بادل تھے_ ایلیار اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آکر وہی بیٹھ گیا_____

"تم وہی بیٹھو میں تم سے ناراض ہوں_" ثمین پرے کھسک کر منہ ٹھیڑا کر کے بولی_ ایلیار نے آنکھیں سکڑ کر اسے دیکھا_ وہ تسلی دینے آیا اور محترمہ ناراضگی دکھا رہی ہے_____

"کچھ دیر پہلے ڈھائی من کا سر کس بات پر ہلایا تھا_" وہ ابرو تانے اسے مصنوعی غصے سے دیکھنے لگا_

"وہ بس ایسے ہی تھا، میں تم سے دور رہنے کی کوشش میں تھی تو کم سے کم تم ہی ڈھنگ سے بولتے_ مجھ سے وجہ پوچھتے جیسے آج آکر بول رہے ہو، ویسے اتنے دن میں ایک بار بھی نہیں پوچھا_ کام تھا تو کیا ہوا بندہ سامنے والے سے پوچھ تو سکتا ہے کی کیا بات ہے؟ کیوں دوری ہے_؟" ثمین کی ساری خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی تھی وہ جلدی معاف نہیں کرتی تھی خاص طور سے اسے تو وہ لبھی بھی نہیں_ تڑ تڑ بولتی اس کی ساری خطائیں گنواتے ہوئے اس کی ناک بھوچھڑی ہوئی تھی_ اب اپنے گناہوں کو پہلے بخشواؤں پھر بات کرو ایلیار صاحب، وہ دل ہی دل میں سوچ کر کراہا_____

"اف میں نے کیسے سوچ لیا کی میرے جرم اتنی آسانی سے بخش دیئے جائیں گے_ بھول گیا تھا ایک ایک جرم کی معافی مانگتے ہوئے ہاتھ پاؤں ناجڑوالیا جائے تب تک کہاں خلاصی ہونے والی ہے_ لائے میڈم اپنے پیر، پیرو پر گر جاؤں_" بولتے بولتے وہ اس کے پاؤں کے پاس ہی جھکنے لگا کی ثمین گھبرا کر اٹھ گئی، اس کیا بھروسہ اس کے پاؤں ہی پکڑ لیں_

"کبھی سدھر نامت پیر پڑنے کے لئے تھوڑی نہیں کہہ رہی ہوں_" کچھ گھبراہٹ کچھ غصے سے وہ تپ کر بولی _ ایلیار نے ہنس کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے پھر سے اپنے پاس بیٹھالیا_____

"اچھا بابا سوری کیا کروں ممی نے بری طرح سے کاموں میں پھنسایا ہوا تھا مجھے اس لئے تم سے باتیں نہیں کی تم سے ڈھنگ سے ملاقات نہیں کی_" ایلیار نے بڑی نرمی سے وضاحت دی، ثمین نے آہستہ سے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑالئے_____

"معاف نہیں کروں گی؟" ایلیار نے بیچاری والی شکل بنائی_ ثمین نے ناک چھڑا کر سر انکار میں ہلایا_

"قسم لے لو جو تمھارا خیال ایک بار بھی میرے ذہن سے دور رہا ہو، زرا سا بھی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا_ یار کتنا عادی بنادیا ہے تم نے اپنا_" وہ بولتے بولتے ایسی بیچاری سی شکل بنا کر بول رہا تھا کی ثمین سب بھلا کر کھلا کھلا کر ہنس دی_ پورے لان میں اس کی مترنم ہنسی کی آواز نے ماحول اور بھی خوبصورت بنادیا_____

"میری بے بسی پر ہنسا جارہا ہے_" جھوٹی ناراضگی سے اسے دیکھا_

"بالکل نہیں_" وہ ہنسی پر قابو پاتی اس کے پر کشش چہرے کو بہت ہی پیار سے دیکھ رہی تھی_ کوئی نہیں جان سکتا تھا وہ اس سے کتنی محبت کرنے لگی ہے_ اتنی کی اگر وہ اسے دیکھے بھی نا تو وہ سانس بھی نا لے پائے_ اپنی اتنی سالوں کی زندگی میں بس ایلیار ہی وہ تھا جس سے اس نے اتنی شدت سے محبت کی ہے_ وہ اس کے لئے حیات تھا اگر وہ اسے نا ملے تو شاید وہ مر جائے ثمین کی آنکھیں اسے دیکھ کر نم ہونے لگی_____

"اے... کیا ہوا یہ آنکھیں کیوں نم ہو گئی_" ثمین کو ہی دیکھتے ایلیار نے فوراً ٹوک کر بے اختیار اس کا ہاتھ تھام لیا_____

"تم ہمیشہ میرے پاس رہوں گے نا؟_ مجھ سے محبت کرتے ہو نا؟_" وہ پوچھنا چاہتی تھی مگر پوچھ نہیں پائی_ اس سے جتنی بھی محبت کرتی ہو کبھی وہ اس سے اظہار محبت نہیں کر سکتی تھی_ بس آنکھوں میں یہی سوال تھا ایلیار بس مسکرا دیا کچھ کہا نہیں_____

"اچھا یہ سب چھوڑو..... یہ بتاؤں میرا حصہ کہاں ہے ان چاکلیٹس میں سب کو سخاوت سے بانٹی مجھے تو چکھایا بھی نہیں_" اس کا شرارت سے کہنا تھا کی ثمین نے کھسیا کر سر پر ہاتھ مارا_ "میں ابھی لاتی ہوں_" وہ تیزی سے اٹھنے لگی تھی کی ایلیار نے اس کا ہاتھ پر گرفت مضبوط کر دی_____

"پاگل میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا_ تم بس یہی بیٹھو ایسا لگ رہا ہے کتنے دنوں بعد تم سے باتیں کر رہا ہوں.. تمھیں دیکھ رہا ہوں_" ثمین اس کی باتوں کے جادو میں کھوئی ایک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی، وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر پھر سے اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا_____

"میں تو پوچھنا بھول گئی تم مجھے کیوں ڈھونڈ رہے تھے ایلی؟_" ثمین کا بیوقوفانہ سوال_ ایلیار نے تاسف سے گردن ادھر ادھر ہلائی_

"تم سے جھاڑو دلوانا تھا"_

"میں تمھیں ماسی لگتی ہوں_" وہ فوراً برا مان گئی_____

"جب تم ایسا سوال کروں گی تو یہی کہوں گا نا_ آف کورس تم سے باتیں کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں اسی لئے ڈھونڈ رہا تھا اور اب تم نیند نیند کر کے بھاگنا مت سمجھی، چپ کی سی بیٹھی رہنا_" وہ اطمینان سے کہہ کر وہی لیٹ گیا_ سر کے نیچے ہاتھوں کا تکیہ بنالیا_____

"اچھی زبردستی ہے نیند آئیں گی تو کہوں نہیں_" ثمین نے عادت کے مطابق ناک چھڑائی_ ایلیار نے سر گھما کر دیکھا_

"یہ بتاؤ کی..... وہ آہستہ آہستہ بولنا شروع ہو چکا تھا_ دونوں اوٹ پٹانگ بولتے، ہنستے مسکراتے ایک دوسرے سے لگاتار باتیں کئے جا رہے تھے_ یہاں تک کی ثمین کی پلکیں بوجھل ہونے لگی_ ایلیار نے اس کی نیند سے گلابی ہوتی آنکھیں دیکھی پھر چاروں طرف نظر گھمائی_ ہر سو رات کا سناٹا، نرم چلتی ہوا آسمان پر چھایا چاند، اتنا خوبصورت ماحول کیسے کسی کو نیند آسکتی ہے_ اس نے کچھ سوچ کر مسکرا کر ثمین کو دیکھا_____

"تمھیں یہ جگہ کیسی لگتی ہے ثمین؟_" ثمین نے تعجب سے اس کی طرف دیکھا یہ کون سا وقت ہے اس سوال کا_____

"اچھی ہے، بہت پیاری، میں تو بہت آتی ہوں یہاں جب بھی نیند نہیں آتی بہت سکون ہے یہاں_" ثمین نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے اپنے گھٹنوں کو موڑ ٹھوڑی ان پر ٹکادی_کچھ سردی سی محسوس ہو رہی تھی_____

"اچھا تم راتوں کو اکیلی یہاں آتی ہو؟_" ایلیار نے بہت تعجب سے اسے دیکھا_

"ہاں کیا ہوا_اس میں تعجب کی کیا بات ہے_" وہ سادگی سے بولی_____

"بڑی بہادر ہو تم، میں تو کبھی بھی اکیلے نہیں آؤں، آج تم تھی تو اتنی دیر تھی تو میں یہاں بیٹھ گیا_" ایلیار نے توصیفی نظروں سے اسے دیکھا_____

"کیوں نہیں آتے ڈر لگتا ہے_"اس بار ثمین نے شرارت سے اسے چھیڑا_____

"ہاں تو ان سے ملتے ہوئے ڈر لگتا ہے"_

"کس سے؟_" ثمین چونک گئی وہ کس کی بات کر رہا ہے جس سے وہ ابھی تک نہیں ملی_____

"ارے تمھاری ملاقات نہیں ہوئی ان سے_یہی تو رہتے ہے وہ_گھر میں سب کی ملاقات ہوتی رہتی ہیں_سب کی بڑی عقیدت ہے ان سے_" ثمین ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"تم نے کبھی دیکھا ہے رات کے وقت کسی کو یہاں آتے_سب یہاں بس دن میں آتے ہے یا کبھی کوئی مسئلہ پیش آیا تو_وہ پسند نہیں کرتے مگر تمھیں لگتا ہے بہت پسند کرتے ہے جب ہی کبھی کچھ کہا نہیں_" ایلیار ایک دم بڑی سنجیدگی سے کہتے ہوئے ثمین کے الجھے الجھے چہرے کو دیکھ رہا تھا_____

"اب بول بھی دو کون ہے وہ؟_" ثمین اس بار جھنجھلا گئی_

"جن صاحب اور کون "_

"جن_" ثمین کا سانس اٹک گیا_

"تمھیں نہیں معلوم_ عجب! بھابھی نے نہیں بتایا وہ وہاں پیڑوں کے اس پار ہے شاید ان کا مزار ہے وہاں_" اس نے انگلی سے اس طرف اشارہ کیا جدھر درختوں کا جھرمٹ تھا_____

"یہاں سب کو ان سے بڑی عقیدت ہے، سب کی مشکل حل کرتے ہے مگر کوئی رات کو یہاں آنے کی ہمت نہیں کرتا_ سب تمھاری طرح سے بہادر نہیں ہے نا مگر حیرت ہے تم سے نہیں ملے ہے_ اب ان کے تہجد کا وقت ہو رہا ہے_ اٹھنے والے ہوں گے تھوڑی دیر بیٹھو ابھی وہ آجائے گے تو تمھیں ملوادوں گا_" ایلیار بڑی سادگی سے ساری اطلاعات دے رہا تھا اسے_ ثمین نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا جو دہل اٹھا تھا_ وہ اپنی جگہ سے اچھل کر ایلیار کے پاس آ بیٹھی _____

"کیا ہوا یہاں کیوں آگئی_" ایلیار نے تعجب سے اس کے ڈرے ڈرے چہرے کو دیکھا_____

"ایلی چلو ہم اندر چلتے ہے، مجھے نہیں ملنا ان سے_" ثمین نے خوف کے عالم میں اس کا بازوں تھام لیا_____

"تم ڈر رہی ہو_" ایلیار نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا جہاں ہوائیاں اڑ رہی تھی_

"ہاں بہت زیادہ، چلو نا اندر چلے اب رات بہت ہو گئی ہے_" اس کا بازو تھامے وہ منت کرتے ہوئے چاروں طرف خوف سے دیکھ رہی تھی_____

"میں نہیں مان سکتا_" ایلیار نے اس سے اپنا بازوں چھڑوانے کی کوشش کی خوف میں وہ اس کے بہت قریب ہو گئی تھی_ ثمین نے اور بھی سختی سے اس کا بازوں دبوچ لیا_____

"مجھے ڈر لگ رہا ہے سمجھے_" ثمین نے اس ڈر میں بھی اسے ڈپٹا تا کی وہ اپنے بازوں نا چھڑوا بیٹھے_____

"تم اتنی بہادر ہو_ جو راتوں کو اٹھ کر یہاں ٹہلے جو بنا خوف کے اکیلے یہاں بیٹھے وہ ڈرپوک کیسے ہو سکتی ہے _میں نہیں مان سکتا_" وہ بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا_ البتہ اب اپنا بازوں اس کے ہاتھ سے جدا کرنے کی کوشش ترک کر دی تھی_____

"وہ تو معلوم نہیں تھا اس گھر میں جن بھی رہتے ہے_ میں تو ان کے نام سے بھی ڈرتی ہوں_" ثمین کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اسے یقین کیسے دلائے_ ایلیار اسے مشکوک انداز میں دیکھ رہا تھا_____

"ایسے مت دیکھو میں واقعی بہت ڈرپوک ہوں_ بہادری بس اوپر اوپر سے ہے سب_ اندر سے میں بہت ڈرپوک ہوں، دیکھو نا میرے ہاتھ کیسے لرز رہے ہے_" اف اس کی معصومیت وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے چہرے کے سامنے پھیلاتے ہوئے بولی آواز میں لرزش بھی تھی_ ایلیار نے اس کے ہاتھوں کو دیکھا، مخملی احساس دینے والے گلابی گلابی ہاتھوں کی لرزش ....

اس نے تسلی دینے والے انداز میں اس کے ہاتھ تھام لئے_

"ڈرو مت ہم دونوں ان سے اب مل کر ہی جائیں گے_ مجھ سے تو بہت خوش رہتے ہے، بڑی مرادیں پوری کی ہے انہوں نے میری_ ہم آج ان سے اپنے لئے کچھ مانگ لیں گے ٹھیک_" ایلیار اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے بس اسے دیکھ رہا تھا جو اس کی باتوں سے اب بس رو دینے والی تھی_____

"نہیں نہیں ایلی مجھے کچھ نہیں چاہیے_ تم ہو نا میرے بس اور کچھ نہیں اور ہمیں کچھ نہیں چاہیے اتنی آسائشیں تو ہے ہمارے پاس اور کیا مانگیں گے، چلو اندر پلیز_" ثمین جلدی جلدی اسے منانے کے لئے پیار سے سمجھاتی اس کے اور بھی قریب ہوئی تھی_ اتنی کی وہ چاہتا تو اس کا چہرہ بڑھ کر چھو سکتا تھا_ آٹو میٹک ایلیار زرا سا پیچھے کی طرف کھسک گیا، ساتھ ہی اس کا نپتا لرزتا ہاتھ بھی چھوڑ دیا_____

"ارے بابا بس کچھ دیر تب تک میں تمھیں اپنا واقعہ سناتا ہوں جب میں ان سے ملا تھا_" وہ اس کے خوف کی پرواہ کئے بغیر شروع ہو چکا تھا_ ثمین کو لگ رہا تھا اب وہ بے ہوش ہی ہو جائے گی_ چاروں طرف جن ہی جن دکھائی دینے لگے تھے_

پٹ سے آنکھیں بند کئے کئے وہ ہل ہل کر ساری قرآنی آیتیں جو جو یاد تھی پڑھنے لگی_ ایلیار بولتے بولتے ایک دم سے خاموش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگا_ مدرسے والے بچوں کی طرح ہل ہل کر پڑھتی وہ خوف سے کانپ رہی تھی_ آنکھیں بند اور ہونٹ لگاتار ہل رہے تھے_____

ایلیار کے منہ سے ہنسی کی فوارا چھوٹا تھا، وہ بے تحاشا ہنس رہا تھا یہاں تک وہ ہنستے ہنستے کرسی سے نیچے گر گیا_ جیسے ہی ثمین کے کانوں میں ایلیار کی ہنسی کی آواز گونجی، ثمین نے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھی_ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہنستے ہنستے وہی کرسی سے نیچے گر گئے ایلیار کو دیکھ رہی تھی_ بے ساختہ ذہن میں بابا کے گاؤں والے

مزار کے منظر گھوم گئے_ لوگوں پر سوار جن، کوئی جھومتا، کوئی روتا، کوئی چلاتا، اور کوئی ہنستا ہوا جن، ہر کوئی چلاتا_ "نہیں چھوڑوں گا نہیں چھوڑوں گا_" وہ سب سوچ کر بدحواس سی ہو گئی_____

"ایلی..ایلی تم پر جن آ گیا_" اس کے پاس ہی وہ گرتی پڑتی بیٹھ گئی_ ایلیار کی ہنسی میں اور بھی اضافہ ہو گیا اب تو وہ باقاعدہ پیٹ پکڑ کر ادھر اُدھر لوٹ پوٹ رہا تھا_____

"اللہ میں کیا کروں؟ ایلی پر اب جن آ گیا_ یہ تو میرے لئے یہاں آیا تھا، اب اس پر جن سوار ہو گیا وہ اسے کیسے چھوڑیں گے_ سب میری غلطی ہے میں کیوں آئی یہاں اللہ اب کیا کروں_" وہ اب باقاعدہ آواز کے ساتھ رونا شروع ہو چکی تھی_ اس کے رونے پر ایلیار اٹھ کر بیٹھ گیا بالکل سیدھا تن کر بیٹھا ایک دم چپ_

اس کے پاس بیٹھی ثمین خوف سے پیچھے کھسک کر بیٹھتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی_ وہ تو بالکل سنجیدہ سا اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا، ثمین کے رونے کے ساتھ ساتھ خوف میں اور بھی اضافہ ہوا تھا_____

"ایلی تم پر جن سوار ہو گئے ہیں میں کسی کو بلا کر لاتی ہوں_ وہ تمھیں بابا کے گاؤں لے چلے_" ثمین اس کی سرخ آنکھوں سے ڈرنے کے باوجود بھی اس کی مدد کے لئے فوراً اٹھنے لگی_____

"گاؤں کس خوشی میں لڑکی؟_" بڑے جلالی انداز میں ثمین کو دیکھ رہے تھے_

"وہ آپ کو ایلی کے سر سے اتارنے کے لئے_" ثمین نے بہت ادب سے بتایا_____

"گستاخ لڑکی! ہم سر پر سواری کرتے ہیں اور بس اپنی مرضی سے اترتے ہیں کسی کی مجال نہیں ہمیں اتار دے_ تم یہی بیٹھو ہمارے بیچ کسی اور کو لانا چاہتی ہو، یہ ہمیں منظور نہیں_" آرڈر دیتے ہوئے ایک دم سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے پھر سے بٹھا چکے تھے_ ثمین تو بس مرنے والی ہو چکی تھی_____

"مجھے جانے دے اور ایلی کو چھوڑ دے_" وہ لگاتار رو رہی تھی_____

"اسے میں نے اس لئے پکڑا ہے وہ ہمارے بیچ کباب میں ہڈی بن گیا تھا_ میں تمھیں دیکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں سینک رہا تھا کی یہ گستاخ آکر میرا کام خراب کرنے لگا_ اب تم سے عشق کے اظہار کے بعد ہی اسے چھوڑوں گا_" ثمین جن صاحب کی عاشقی جھاڑنے پر روتے روتے جن صاحب کو غصے سے گھورنے لگی_____

"ایسے مت دیکھو حسینہ عالم، میری ماہ جبیں، ہمیں تم سے عشق ہو گیا ہے_ روز رات تمھیں یہاں دیکھ دیکھ کر میری نیت ڈواڈول ہو گئی ہے، ہم بری طرح سے تمھارے عشق میں گرفتار ہو گئے ہے_" اف ایسے عاشق جن اس کی طرف میٹھی میٹھی نظروں سے دیکھتے وہ زرا سا اس پر جھکے_ ثمین بیٹھے بیٹھے ڈر کر دور کھسک گئی_____

"جانے من ڈرو مت ہم محبت میں چھونے کے قائل نہیں_ ہم تو پہلے آپ سے عقد کرے گے پھر بڑی فرصت سے آپ کے ساتھ سہاگ رات منائے گے_" جن صاحب کچھ زیادہ ہی رومانٹک مزاج تھے اگر وہ جن نا ہوتے تو ثمین ان کا سر ہی پھوڑ دیتی مگر سر پھوڑے تو کیسے سر تو ایلیار کا ہے_ اب تو اسے اپنے ساتھ ایلیار کی بھی جان بچانی ہے مگر کیسے؟ ثمین کا گلا خشک ہو گیا_____

"مجھے نہیں کرنی آپ سے شادی آپ جنی سے شادی کر لے، وہ تو زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں، میں کہاں خوبصورت ہوں_" ثمین نے پیار سے انہیں منانے کی کوشش کی_____

"یہ جنی کیا ہوتا ہے؟_" جن صاحب کو جنی کا مطلب نہیں سمجھ میں آیا بڑے اچنبھے سے اس سے پوچھا

_____

"جن کی مونث جنی ہی تو ہوتا ہو گا آپ اس سے شادی کر لیں_" ثمین نے فوراً وضاحت دی_____

"واہ کیا مونث بنایا ہے مگر حسینہ عالم میر ا دل آپ پر آ گیا ہے_ خوبصورتی تو بہت ہے مگر ایسی معصومیت ایسی سادگی وہاں بہت کم ہو گئی ہے، سب ماڈرن ہو گئی ہیں جو ہمیں نہیں پسند_ ہمارے ساتھ چلو ہم تمھیں اپنے دیس لے جائے گے، حسینہ نمونہ بنا کر ساری جنی لوگ کو دکھائے گے اور انہیں جلا جلا کر راکھ کریں گے_ تمھارے ساتھ مل کر اپنی نسل سدھارنی ہے تا کی تمھاری جیسی بیوقوف میر امطلب معصوم جنی بچیاں پیدا ہو_ آؤ حسینہ عالم ہمارے ساتھ ہمارے دیس چلو_" لگاتار محبت کا اظہار کرتے ہوئے جن صاحب نے بڑی بے شرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچنا چاہا_ ثمین نے ڈر کر ان کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا_____

"مجھے نہیں جانا آپ کے دیس آپ جیسے بے شرم جن کے لئے ماڈرن جنی ہی صحیح ہے_ مجھے اور ایلی کو جانے دے میں آپ سے محبت وجبت نہیں کروں گی نا ہی مجھے کوئی نسل سدھارنی ہے_" ثمین کو غصہ ہی آ گیا بہت ہی غصے سے ان کو گھورا_____

"گستاخ لڑکی ہمارے پرپوزل کا ایسا جواب_" جن صاحب جلال میں آکر چیخے تو ثمین دہل کر کرسی سے چپک گئی _وہ بالکل اس کے قریب آچکے تھے_____

"مجھے ہاتھ مت لگانا ورنہ_" ثمین نے ڈر کر بھی انگلی اٹھائی_ سارا ادب گیا بھاڑ میں_____

"کیوں؟ میں تم سے محبت کرتا ہوں حسینہ عالم_ تم پر ہمارا پورا حق ہے_" وہ بڑی بے شرمی سے مسکرائے

_____

"آپ کو حضرت سلیمان کا واسطہ جن ماموں_ چلے جائے مجھے اور ایلی کو چھوڑ کر پلیز جن ماموں_" ثمین نے اس بار رو کر ان کے آگے ہاتھ جوڑ دئے_____

"لاحول ولا قوۃ ماموں.... استغفر اللہ کبھی مت سدھرنا بیوقوف_" جن صاحب کا حلق تک کڑوا ہو گیا، منہ بنا کر اٹھ کر کرسی پر دوبارہ بیٹھ گئے_____

"میرے بابا کی بوا کہتی ہے جن کو حضرت سلمان کا واسطہ دے کر ماموں کہہ دو تو وہ بہت خوش ہو جاتے ہے آپ خوش ہو گئے نا_" ثمین نے بڑی امید سے ان کو دیکھا_____

"اب اگر کسی سچ مچ کے جن کو ماموں کہہ کر خوش کیا نا تو وہ تمھیں دو جھانپڑ لگائے گے_ وہ عشق کا اظہار کر رہے ہے اور محترمہ ماموں کہہ کر پانی نہیں تیزاب پھینکنے کا کام کر رہی ہے_ توبہ توبہ.... جن کی ایسی بے حرمتی_" ثمین منہ کھولے پوری آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی جو بڑبڑ کر رہا تھا_ اسے اب نارملی بولتے دیکھ کر سمجھ میں آیا اسے بری طرح سے بیوقوف بنایا گیا تھا_____

"تم نے مجھے بیوقوف بنایا ایلی..." صدمے سے اسے دیکھتی وہ اب بھی اسی حالت میں تھی_____

"بنے بنائے کو کیا بنانا_" ایلیار نے منھ بنا کر اسے چڑایا_____

"ایلی میں خوف سے مر جاتی_" اسے واقعی بری طرح سے صدمہ لگا تھا_

"اچھا مجھے تو بالکل بھی ایسا نہیں لگا کی تم ڈر رہی تھی_ پٹر پٹر زبان چل رہی تھی، بے شرم کہا جا رہا تھا دھمکی دینے کے لئے انگلی بھی دکھائی اور تو اور جن کی مونث بھی کھوج لائی_" اس بار وہ سب سوچ کر پھر سے ہنسنے لگا

_____

"میں رو رہی تھی_" ثمین کا صدمہ کسی طرح سے کم ہی نہیں ہو رہا تھا، اس سے ایسی حرکت کی امید جو نہیں تھی_____

"ہاں تو کیا ہوا ہر روز یہی کرتی ملتی ہو روتی جھگڑتی_" اس نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی_____

"یعنی تمھیں کوئی فرق نہیں پڑتا میں خوف سے مر رہی تھی_ تم سے رو رو کر التجا کر رہی تھی_ تمھیں اکیلے چھوڑ کر نہیں گئی اور تم میرے ساتھ ایسا سنگین مذاق کر رہے تھے_" ثمین بے یقین سی اس کے ہنستے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہی تھی_ ایلیار نے بس ہونٹ گول کر کے سیٹی مار کر جیسے اسے اور چڑایا_____

"تم نہایت ہی دھوکے باز ایک نمبر کے کمینے بد تمیز بیہودہ انسان ہو_" ثمین تو جیسے بھڑک کر بے قابو ہوئی تھی اس سے پہلے کی وہ اٹھ کر اس کا بلی کی طرح منھ ہی نوچ لیتی وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا_____

"مکار انسان... میں آج تمھیں چھوڑوں گی نہیں مار ڈالوں گی_" شعلہ جوالا ہوتے ہوئے وہ ایلیار کو مارنے کے لئے کچھ ڈھونڈنے کوشش کرنے لگی_____

"ہم بڑے صاف ستھرے صفائی پسند انسان ہیں، کسی کو مارنے کے لئے کچھ نہیں ملے اس لئے سب صاف ستھرا رکھتے ہیں_" وہ بڑی شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا_____

"ہم بھی کم نہیں ہے کچھ نہیں ملے تو چپل تو نکال ہی لیتے ہیں اسے مارنے کے لئے_" ثمین نے بھی اسی کے انداز میں کہتے ہوئے اپنا سلیپر اتار کر ہاتھ میں لے لیا- ایلیار کی نظریں پھر اس کے فرش پر نظر آتے کھلے پیروں پر بھٹکی تھی مگر اس نے نگاہ چرالی_

" کیوں جن صاحب اب بتاؤ کتنی لگاؤں گن کر_" وہ سلیپر لہراتی اس کی طرف بڑھی_____

"پہلے پکڑ کر تو دکھاؤ حسینہ عالم مائی سوئٹ ہارٹ_" وہ اسے چڑاتے ہوئے بھاگنے کے لئے پر تول رہا تھا_____

"ابھی بتاتی ہوں_" ثمین تیزی سے سلیپر ہاتھ میں لے کر آگے بڑھی تھی اور پھر وہ آگے آگے اور ثمین اس کے پیچھے پیچھے سلیپر لئے دوڑ رہی تھی_ ثمین نے رک کر اس کی چوڑی پشت کا نشانہ لیا سلیپر جا کر سیدھے اس کی چوڑی پشت پر لگا تھا_____

"ہراوہ مارا_" ثمین نے خوشی سے نارا لگایا تھا، ایلیار غصے سے مڑ کر خوشی سے ہنستی ثمین کو گھورنے لگا تھا_ اس کا نشانہ بڑا زبردست تھا فٹبال بھی ایسے ہی مارا تھا_ وہ پول کے کنارے کھڑا ہو کر نیچے جھکا تھا اور سلیپر اپنے پیر و کے پاس سے اٹھایا_____

"خوش ہو گئی تم، تمھارا نشانہ میں ہی بنتا ہوں اس دن فٹبال اور آج سلیپر_ یعنی ایلیار زین علی کو سلیپر سے مارا جا رہا ہے_" وہ اسے دیکھتے ہوئے خفا خفا سا کھڑا تھا_ ثمین کے دماغ میں وہی جملے کی تکرار ہوئی تھی ایلیار زین علی مگر اس نے سر جھٹک دیا_____

"تم اسی قابل ہو_" ثمین ہنستے ہوئے اس کے قریب آنے لگی_____

"اب تو کلیجے میں ٹھنڈک پڑ گئی ہو گی مجھے مار کر_" وہ لڑاکا عورتوں کی طرح سلیپر والا ہاتھ اٹھا کر جل کر اسے دیکھ رہا تھا_____

"ابھی کہاں کلیجے میں ٹھنڈک پڑی ہے سو اور لگانی ہے_" ثمین نے اس کے پاس آ کر سلیپر چھیننے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا_____

"اچھا تو لو لگاؤ سو_" اپنا ہاتھ ثمین کے سر سے اوپر کر کے ہاتھ میں لیا سلیپر اس نے پول میں اچھال دیا_____

"ہائے میرا چپل_" وہ چیخ کر پول کی طرف مڑی_ چپل اس سے بے پرواہ پول میں آرام سے ڈبکی لگا کر ڈوب گئے_

"چلا تو ایسے رہی ہو جیسے میں نے سلیپر نا اچھال کر تمھیں پانی میں اچھال دیا ہو_" وہ مزے سے مسکرا کر اس کا صدمے میں ڈوبا چہرہ دیکھ رہا تھا_____

"ایلی اب تو سچ میں دوسرا سلیپر لگا کر ہی مانوں گی_" ثمین نے بے حد غصے سے اپنا دوسرا سلیپر بھی اتار لیا_ اس سے پہلے کی وہ اسے وہ دے مارتی، ایلیار نے فرتی سے بڑھ کر اس کا سلیپر والا ہاتھ تھام لیا اور دوسرے ہی لمحے میں ہی ثمین کا دوسرا سلیپر بھی پانی کے اندر جا چکا تھا_ ثمین کے ہونٹ وا ہو گئے_

"ابھی چلو دوسرا دلا دوں مگر مار نا مت_" ایلیار نے بڑھ کر اس کا کھلا منہ اپنی انگلی اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر بند کر دیا اور بولا ایسے جیسے اسے بہلا رہا تھا_ ثمین نے پوری طاقت سے ایلیار کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا_" وہ میرے فیورٹ سلیپر تھے_ وہ میرے بابا نے مجھے دلائے تھے مجھے ابھی نکال کر دو_" پیر پٹخ کر کہی گئی ثمین کی بات پر اس بار ایلیار نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھا_____

"آر یو کریزی! رات کے اس وقت پانی بہت ٹھنڈا ہے کہو تو تمھیں ڈال دوں_" وہ بولتے بولتے ایک قدم آگے بڑھا_____

"ایلیار میں ساری زندگی تم سے نہیں بولوں گی مجھے سلیپر نکال کر دو_" ثمین نے اس بار بھی ضدی انداز میں کہا_____

"بولا تو پہلے تمھیں ڈال کر دکھا دوں، پانی ٹھنڈا ہے یا نہیں _" وہ شرارت آنکھوں میں بھرے ایک قدم اور بڑھا_____

"اگر ایسا کیا نا تو سچ میں نہیں بولوں گی _" اس کا ارادہ بھانپ کر وہ پیچھے کھسکتے ہوئے انگلی اٹھا کر اسے دھمکی دیتی دیکھ رہی تھی_____

"جیسے میں تم سے بولے بنا تمھیں دیکھے بنا نہیں رہ سکتا، اس طرح تم بھی نہیں رہ سکتی اس کا مجھے یقین ہے _" وہ شرارت سے قدم قدم آگے بڑھتا اسے ڈرا رہا تھا_____

"ایلی میں تمھیں جان سے مار دوں گی _" وہ ڈری ڈری بار بار دھمکیاں دیتی اسے شرارت پر اکسا رہی تھی _ ثمین پیچھے کھسکتے کھسکتے یہ بھول ہی گئی کی پیچھے پول ہے جس کا یخ پانی اسے نانی یاد دلا سکتا ہے _ انجانے میں کھسکتے کھسکتے اس کے قدم پیچھے کی طرف لڑکھڑائیں تھے اور اس سے پہلے کی وہ پول میں گر جاتی ایلیار فرتی سے اس کی کلائی تھام چکا تھا _ اب یہ حال تھا کی وہ پول کی طرف جھکی اس کے رحم و کرم پر تھی_____

"ایلی پلیز ہاتھ چھوڑنا نہیں _" اپنے پیچھے پول کے پانی کو دیکھ کر وہ ڈر کر چلائی _

"چھوڑ دوں تو _" اس کے ڈرے ڈرے بلا کے حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ مسکرا رہا تھا _ ثمین کی کلائی پر اس کے ہاتھوں کی پکڑ مگر مضبوط تھی _

"تم نہایت ہی بد تمیز..... " اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ایلیار نے اس کی کلائی کو جھٹکا دے کر زرا سا اور پیچھے پول کی طرف جھکایا تھا_____

"نہیں نہیں تم بہت اچھے ہو تم سے اچھا کوئی نہیں_" وہ ڈر کر جلدی سے چیختے ہوئے بولی تھی_ایلیار کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی آنکھوں کی چمک میں اور اضافہ ہو گیا_" تمھیں کتنا اچھا لگتا ہوں..میرے بارے میں تمھارا دل کیا کہتا ہے_" وہ جانے کیا اس کے منھ سے سننا چاہتا تھا_____

"بہت اچھے سب سے اچھے..ایلی گرانا مت_" ثمین نے جلدی سے کہتے ہوئے، اپنے دوسرے ہاتھ سے بھی اس کی کالائی تھام لی تھی_____

"صرف اچھا یا کچھ اور.... جلدی بولو_" وہ آج سب سن لینا چاہتا تھا_ثمین کی کلائی کو ہلکا سا جھٹکا دیا تھا_ثمین ڈر کے مارے بری طرح سے چیخی اور سر کو نہیں نہیں کہتے ہوئے جو جنبش دی تو یہی وقت تھا کی ہوا کے جھونکے سے اس کا اسکراف جو آج بنا پن کے باندھا ہوا تھا، وہ پہلے ہی ڈھیلا ہو چکا تھا کھل کر اس کے سر سے سرکتا پھر کاندھے اور گلے سے پھسلتا جا کر اڑتا ہوا پانی کی سطح پر گر کر تیرنے لگا تھا_____

ثمین کی ڈارک چاکلیٹی براؤن بالوں کی لمبی چوٹی جو اسکارف میں ڈھیلے ڈھالے جوڑے میں بندھی تھی کھلی اور ڈھلک کر جھولنے لگی بالوں سے نکل کر چند آوارہ لٹے چہرے پر ہوا کی اٹھکھیلیوں سے گالوں کو چومنے لگی تھی

_____

یہ سب بس چند لمحوں میں ہوا تھا، ایلیار تو جیسے اسے سیدھا کرنا ہی بھول گیا.... بس اسی طرح سے اپنے آس پاس سے بے خبر اسے دیکھے جا رہا تھا_ آج چاند جب بے نقاب ہوا تو وہ بت بن گیا اس کی ساری قسمیں ٹوٹنے لگی

ثمین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے... اپنی پوری زندگی میں وہ کبھی بھی کھلے سر کسی کے سامنے نہیں آئی تھی_ چاہے وہ ایلیار ہی کیوں نہ ہو، اس نے اپنے سر سے کبھی دوپٹہ یا اسکراف ڈھلکنے نہیں دیا اور اب اس طرح کھلے سر شکر تھا کی دوپٹہ گلے میں ڈالا ہوا تھا ورنہ وہ تو شرم سے گڑ ہی جاتی_____

ایلیار نے جیسے ہی ثمین کی آنکھیں پانی سے لبریز دیکھی اسے دیکھتے دیکھتے ہی کلائی کھینچ کر ثمین کو سیدھا اپنے مقابل میں کھڑا کر دیا_ ثمین کی پلکیں جھکی ہوئی تھی اور چہرہ خجالت سے سرخ ہو رہا تھا اور پلکیں نم ہو رہی تھی_ ایلیار نے جھک کر اس کے دوپٹے کے سرے کو تھاما تو ثمین نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا وہ کیا کر رہا تھا کیا..... اس کے آگے تو وہ سوچ بھی نہیں پائی .....

مگر اس کی ساری غلط فہمی ایلیار کا چہرہ دیکھتے ہی ہوا ہو گئی وہ تو اسے اب دیکھ ہی نہیں رہا تھا_ آنکھیں احترام میں جھکی ہوئی تھی اور چہرہ ایک دم سنجیدہ_ یوں ہی نگاہیں جھکائے جھکائے ایلیار نے اس کا دوپٹہ گلے سے کھینچ کر اٹھا کر اس کے سر پر ڈالا تھا پھر اس کے چہرے کے ارد گرد باندھ دیا، گویا جیسے خود ہی اس کا پردہ برقرار کر دیا ہو

ثمین آنکھوں میں آنسو بھرے اس انسان کو دیکھ رہی تھی جس پر وہ قربان تھی جو اس کی روح میں سما چکا تھا... آج سے، ابھی سے وہ اسے اپنا سب کچھ مان بیٹھی_____

"میں تمھارا اسکارف لاتا ہوں_" وہ اور کچھ کہے بغیر اور اسے دیکھے بنا ہی دوسرے ہی لمحے میں پول میں کود چکا تھا_ اتنے سرد پانی میں وہ بے جھجک صرف اس کے لئے کود گیا_ ثمین بت بنی اسے پانی میں تیرتے دیکھ رہی تھی

_____

ایک بار اسکارف لا کر کنارے پر رکھتا دوبارہ پانی میں ڈبکی لگا چکا تھا_ ثمین اب بھی اسی پوزیشن میں بت بنی کھڑی تھی، جیسے کسی نے پتھر کا کر دیا ہو_ کچھ لمحے وہ یوں ہی پانی میں ہی غرق رہا تھا تھوڑی دیر میں ہی وہ پول کے باہر تھا_ اس کے ہاتھ میں ثمین کے وہی سلیپر تھے جو اس نے پھینکے تھے_ ثمین کی آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر بہنے لگے_ ایلیار سلیپر اور اسکارف اٹھا کر اس کے پاس آ گیا_____

"یہ لو_" سنجیدگی سے کہتے ہوئے جھک کر سلیپر اس کے پیرو کے پاس رکھ کر اس کے پیرو کو باری باری اٹھا کر سلیپر میں ڈال دیا وہ ساکت سی بہتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی... سلیپر اس کے پیرو میں ڈال کر وہ جھکی نگاہوں کے ہی ساتھ سیدھا کھڑا ہو گیا اور اسکارف ثمین کی طرف بڑھا دیا_ "لو باندھ لو گیلا ہو گیا ہے مگر پھر بھی..... " وہ اب بھی بہت سنجیدہ تھا_ آنکھیں اب بھی جھکی ہی ہوئی تھی_____

"اس کی ضرورت نہیں اب_" ثمین کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا تھا_ ایلیار نے چونک کر جیسے اس کی طرف دیکھا تھا، وہ اب بس دوپٹہ سر پر ڈالے اسے دیکھ رہی تھی جو وہ کہنا چاہتی تھی ایلیار سب سمجھ گیا تھا_ اس کے آگے وہ کیا کہتا اسے اور کچھ چاہیئے بھی نہیں تھا_ آج اس کا مقصد پورا ہو گیا جو وہ چاہتا تھا وہ سب ثمین کی

آنکھوں میں نظر آرہا تھا_ ایلیار نے بس ایک بار تشکر بھری نظروں سے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر وہ ملنے والی اس بھرپور خوشی کے احساس کے تلے مسکرا دیا_____

"اچھا اب رونا بند کر دو، کیا اب بھی سو کی گنتی پوری کرنی ہے_" وہ اپنی ایک انگلی کی پور سے اس کی آنکھوں میں بہتے آنسو کی بوند اٹھا کر بولا_

"ہاں_" ثمین اپنے آنسو صاف کرتی ہنس کر بولی_____

"بڑی کینہ پرور لڑکی ہو_" ایلیار نے اپنے سر کے بالوں کو جھٹکا دیا کتنے ہی پانی کے موتی ثمین کے چہرے پر بھی گرے تھے_____

"کیا کر رہے ہو_" اپنے چہرے کے آگے ہاتھ کر کے وہ ہلکے سے چیخی_ ایلیار نے ہنستے ہوئے اس کے گالوں پر اٹکی پانی کی بوندوں کو دیکھا جیسے گلاب کے پھولوں پر شبنم کی بوند چمک رہی تھی_ ایلیار کے دل میں فوراً یہی تشبیہ آئی تھی_ ہاتھ بڑھا کر اس موتی کو اپنی شہادت والی انگلی کی پور سے اس کے گالوں پر سے اٹھایا تھا_ ثمین کوئی بھی احتجاج کئے بنا بس اسے دیکھ رہی تھی_ نا اس نے کچھ کہا نا ثمین نے کوئی اظہار کیا مگر دونوں نے ہی ایک دوسرے کے دل کا سارا حال جان لیا تھا_ ایلیار نے ثمین کے چہرے کو دیکھا جہاں اب گلابیاں سی گھل رہی تھی

_____

"تم بھیگی بھیگی کیسی لگوں گی_" وہ ایک خواب کے عالم میں اسے دیکھ رہا تھا_____

"ہوش میں آجاؤ تم_" ثمین شرما کر کہتی جانے کے لئے مڑی_____

"سو تو لگاتی جاؤ_" ایلیار نے فوراً اس کی کلائی تھامی_____

"تم خود لگالو_" اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کرتی منہ بنا کر بولی_____

"کیوں اب غصہ نہیں_" کلائی تھامے تھامے ایلیار اس کے قریب ہو گیا_____

"تم ہاتھ چھوڑو بس میرا_" وہ نروس ہی ہو رہی تھی اس کی نگاہوں سے، اوپر سے بار بار سرکتا دوپٹہ، وہ ایک ہاتھ سے دوپٹہ سنبھالتی ایک ہاتھ سے اپنی کلائی چھڑاتی ایلیار کو شرارت پر اکسا رہی تھی_____

"جن کے اظہار کا کوئی جواب تو دیتی جاؤ جنی_" اس بار وہ اتنی معنی خیزی سے بولا تھا کی ثمین نے اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش چھوڑ کر کے اس کی طرف دیکھا_ آنچ دیتی نظریں کچھ کہتی کچھ چھپاتی اس کی جادو کر دینے والی آنکھیں ثمین نے تیزی سے نظریں چرا لی_____

"اظہار جن نے کیا تھا اسی کو جواب دوں گی_ تم کیوں بیچ میں پڑ رہے ہو_" اس کا جواب سن کر ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی_ ثمین کی کلائی چھوڑ کر وہ اپنے گیلے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا_ ثمین نے پھر سے اس کی طرف دیکھا پورا بھیگا ہوا ایلیار_____

"کپڑے چینج کر لو ایلی سردی لگ جائے گی_" اسے بھیگا ہوا کھڑا دیکھ کر ثمین کو فکر ہوئی_____

"ہمم.... بدل لوں گا مگر تم اب ناراض تو نہیں نا مجھ سے_ میری وجہ سے تم پریشان ہوئی_" اپنی شرٹ کی آستین کہنیوں تک چھڑاتے ہوئے وہ پھر سے پوچھ بیٹھا_____

"ناراضگی وہ بھی تم سے وہ تو اب بھی ہے_ میں ایسی ناراض ہوں اتنا کی غصہ سے دل چاہ رہا ہے تمھارا خون پی جاؤں اتنا خون خشک کر دیا تھا میرا_" ثمین کو ساری باتیں پھر سے یاد آ گئی، کیسے اس نے جنات والا مذاق کر کے اسے پریشان کر ڈالا تھا_ ابھی تک اس نے سوری بھی تو نہیں کیا تھا_____

"اچھا چلو پھر تمھیں فریش جوس پلا آتا ہوں_ نہیں بلکہ میں ایسا کرتا ہوں تمھارا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے ایک دوسرا کام کرتا ہوں_" وہ بولتے بولتے کچھ سوچ کر اسے دیکھتے ہوئے مسکرا اٹھا آنکھیں شرارت سے چمک گئی_____

"کیسے کروں گے غصہ ٹھنڈا_" ثمین نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے ناک بھو چھڑا کر دیکھا_ ایلیار نے ایک قدم کی دوری پر پانی سے بھرا پول دیکھا تھا جس پر نیلی روشنی کا جال بچھا ہوا تھا_ "ایسے_" اس سے پہلے کی وہ کچھ سمجھتی وہ اس کا ہاتھ تھام کر پول میں کود چکا تھا_ ثمین کی چیخ اس کی حلق میں ہی دب گئی کیونکہ پانی میں گرتے ہی اس نے پہلی ڈبکی لگائی تھی اور اس سے پہلے اس کا سانس رک جاتا ایلیار نے فرتی سے اسے کمر سے تھام کر پانی کی سطح پر کر دیا_ وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی ایسا لگ رہا تھا کی دم ہی نکل گیا ہو_ سانسیں درست ہوئی تو آنکھیں کھول کر خود کو دیکھتے ایلیار کو شیرنی کی طرح دیکھا تھا_____

"اللہ تم کتنے کمینے انسان ہو، میں مر جاؤں گی مجھے تیرنا نہیں آتا تم اتنے مکار انسان ہو_ تم میرے پیار و محبت کے قابل ہی نہیں ہو_" اس پر غراتی وہ ایلیار کو پھاڑ کھانے کے لئے جیسے گھور رہی تھی_ ساتھ ہی وہ اتنی خوفزدہ

تھی کی ڈوبنے سے بچنے کے لئے اس نے ایلیار کی ہی شرٹ کاندھے سے بری طرح سے دبوچ رکھی تھی_ اس حالت میں دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے_____

ایلیار مسکراہٹ دباتا اس بھیگے بھیگے کھلے ہوئے کنول کو دیکھ رہا تھا_ گوری رنگت جیسے پانی میں دہک اٹھی تھی بھیگی بالوں کی لٹیں، چہرے پر پھسلتی پانی کی بوندیں، وہ جیسے بے خود ہونے لگا_ کچھ دیر پہلے دل میں یہ خواہش ابھری تھی کی وہ بھیگی ہوئی کیسی لگیں گی لیکن یہ نہیں معلوم تھا کی اس کے ہوش ہی اڑا دیں گی_____

"ایلیار نکالو مجھے ورنہ میں تمھارا گلا دبا دوں گی منحوس انسان_" وہ ثمین تھی اسے اچھے سے آتا تھا اس کا سارا موڈ بگاڑ کر اس کے جذبات پر پانی پھیکنا_ ایلیار نے ایک گہری سانس لی_

" میں ہوں نا تم کو ڈوبنے نہیں دوں گا_" ثمین نے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھا_

"میں تمھارا خون کر دوں گی مجھے نکالو پانی سے_" ثمین کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا اتنا کی دل کہہ رہا تھا اس کا سر ہی پھوڑ دے_____

"مجھے اپنا قتل تھوڑے ہی کروانا ہے باہر نکل کر_" اس کا غصہ اسے اور بھی شریر کر رہا تھا اس کی شرارت عروج پر تھی ثمین نے شعلہ ور نظروں سے اسے دیکھا_____

"جب تک غصہ اترتا نہیں ایسے ہی ایک اور ڈبکی لگالو"_

"نہیں نہیں ایلی پلیز_" وہ بولتی ہی رہ گئی اسے لئے لئے وہ دوبارہ پانی میں غرق ہوا تھا_ ثمین بری طرح سے مچل رہی تھی_ ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے ایلیار کے شانوں کو جکڑ کر وہ اس سے ہی لگ گئی_ دوبارہ پانی کی سطح پر آتے ہی اس نے گہری گہری سانسیں لی تھی_ ایلیار بس اسے دیکھے جا رہا تھا_____

"تم کتنے ظالم ہو ایلی تم مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو_ اللہ میں..." بات کرنے سے پہلے ہی وہ چھینکنا شروع ہو چکی تھی

_____

"یار کتنی نازک ہو تم_" ایلیار ہنستے ہوئے اسے تھامے تھامے پول کے کنارے لے آیا_ ثمین فوراً نکل کر وہی فرش پر ڈھیر ہو کر بیٹھی تھی_ وہ اب بھی البتہ پول کے اندر کنارے پر فرش پر کہنی ٹیکے اسے دیکھ رہا تھا جو اب بار بار چھینکے جا رہی تھی _____

"آریو اوکے_" اسے اس طرح کانپتے چھینکتے دیکھ کر ایلیار کو اس بار اس کی فکر ستائی_ تیزی سے پول سے نکل کر اس کے برابر میں اکڑوں ہو کر بیٹھا تھا_____

"جان نکال کر پوچھتے ہو آریو اوکے مجھے ٹھنڈے پانی سے الرجی ہے بدتمیز انسان_" وہ سر اٹھا کر اس پر غراتی ہوئی بولی تھی_ ساتھ ہی بالوں کی لٹیں چہرے سے ہٹا کر کان کی پیچھے کی_ آنکھوں سے جیسے اس کی آگ نکل رہی تھی_ ایلیار نے اس کا چہرہ دیکھا بار بار چھینکنے سے سرخ ہوتی ناک اور سردی سے ہولے ہولے لرزتے ہونٹ اپنی شرارت پر وہ نادم سا ہو گیا_____

"سوری یار بٹ میں نے بس شرارت میں ایسا کیا تھا، اب مجھے کیا معلوم کی تم موم سے بنی ہو تمھیں تو چھوتے بھی ڈر لگے_ چلو اٹھو روم میں چلو چینج کر کے سو جانا_" ایلیار نے اس کا ہاتھ تھام کر اٹھانا چاہا_____

"نہیں جاؤں گی میں یہی مروں گی_ یہی میرا مزار بنے گا اور تم میری موت کے ذمہ دار ہو گے_ پہلے جن والا مذاق کر کے میری آدھی روح نکال دی پھر پانی میں ڈبو کر مار ہی دینا چاہا_ تم مجھے مار دینا چاہتے ہو، تمھیں مجھ سے زرا سی بھی محبت نہیں_" ثمین اس کا ہاتھ جھٹک کر واویلا بھی کر رہی تھی بار بار چھینکے جا رہی تھی_ ایلیار نے اپنا سر پیٹ لیا اس کے چیخنے چلانے پر_____

"اچھا مہارانی جی نہیں کروں گا اب کبھی_ لو کان پکڑتا ہوں اب اٹھ جاؤ_" اس نے سچ مچ کان پکڑ لئے ثمین نے بھیگے دوپٹہ سے اپنی ناک رگڑی ناک میں بے تحاشا کھجلی ہو رہی تھی ساتھ ہی غصے سے اسے گھورا بھی جا رہا تھا_____

"چلو یار کہیں بیمار نا پڑ جاؤ پلیز چلو_" اس کے لئے وہ اچھے سے پریشان ہو گیا تھا، اسے منانے کے لئے وہ اب منت پر اتر آیا_ ثمین نے بہت ہی غصے سے اسے دھکا دیا تھا ایلیار پیچھے کی طرف الٹتے الٹتے بچا_ ثمین اسے گھورتی اٹھ کھڑی ہوئی سردی اتنی لگ رہی تھی کی دل کہہ رہا تھا آگ میں ہی کود جائے_ اپنے بازوں کو لپیٹ کر اس نے سردی سے جیسے بچنا چاہا_____

"سردی لگ رہی ہے_" ایلیار جلدی سے اٹھتے ہوئے اس کے سامنے کھڑا ہو گیا_وہ واقعی پریشان ہو چکا تھا پریشانی سے اس کے چہرے کو دیکھ بھی رہا تھا_ثمین بس اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی_

"ایسا کرو مجھے کچا ہی کھالو تم_ایسے گھور گھور کر ڈراؤ تو مت_" ایلیار نرمی سے اس سے بولا،ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھامنا چاہا_____

"ہاتھ لگایا تو تھپڑ لگا دینا ہے مجھے تمھیں،دور رہو مجھ سے تم_" وہ بلی کی طرح لڑتی واقعی اسے جھانپڑ مارنے کے لئے تیار تھی_____

"بڑا ہوں تم سے تمیز سے_" ایلیار نے فوراً اسے یاد دلانا چاہا_____

"مجھے مارنا چاہا تب تمیز کہاں گئی تھی_" آہستہ آہستہ چلتی بار بار وہ چھینک بھی رہی تھی اور لڑے بھی جا رہی تھی،ایلیار نے اپنے کان بند کر لئے پھر دونوں اسی طرح چلتے چلتے اندر آئے تھے_بڑبڑاتی ثمین اور چپ چاپ سنتا ایلیار_____

"اچھا بس کرو کان پک گیا میرا_تم روم میں جا کر چینج کرو میں تمھارے لئے کوئی میڈیسن لاتا ہوں_" سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے اس بار وہ ثمین کو ٹوک چکا تھا_____

"پہلے خون خشک کرو پھر مارنے کی کوشش کرو اور پھر دوا لا کر دو_" سیڑھیاں چھڑتی ثمین کے غصے کا گراف کم ہی نہیں ہو رہا تھا_

"یا اللہ لڑکی ہے یا دشمنوں کی سردار، معاف نہیں کر سکتی تم_" ایلیار بے بسی سے وہی سیڑھیوں پر رک گیا

_____

"کس کس بات پر معاف کروں، ایک ہو تو معاف کر دوں_پہلے دن سے تم نے پریشان کرنے کا ٹھیکا لے رکھا ہے_اب تو حد کر دی تم نے مجھے مار ہی دینا چاہا_" اس بار باری ثمین کی تھی اسے ستانے کی اس لئے دل ہی دل میں خوش وہ ایلیار کے پریشان چہرے کو دیکھ کر تیز تیز بول رہی تھی_____

"اچھا اپنا لاؤڈ-اسپیکر تو زرا کم کرو_" ایلیار نے آہستہ بول کر اسے چپ کرانا چاہا_____

"مجھے ڈرا کر تو بڑے ترم خان بن رہے تھے اب ڈر کر بھیگی بلی بن رہے ہو اور" ...

"جی نہیں اسے مصلحت کہتے ہیں اللہ کے علاوہ ڈرتا میں کسی سے نہیں_"ایلیار نے اسے ٹوک کر گردن اکڑائی

_____

"بڑے آئے مصلحت والے ڈرپوک کہیں کے"_

"میں نا تمھیں دوبارہ اٹھا کر پانی میں ڈال آؤں گا"_

"ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ مجھے بتاتی ہوں"_

"اچھا مجھے دھمکی یعنی ایلیار زین علی کو_دکھاتا ہوں چھو کر اور بار بار چھو کر_" جیسے ہی اس نے ثمین کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ کر اپنے قریب کرنا چاہا_ثمین نے ہاتھ اٹھا کر اسے ایک تھپڑ لگایا تھا_____

اب یہ ثمین اور ایلیار کی شامت آنی تھی کی اسی وقت فائق صاحب اور نگار اپنے روم سے باہر نکلے تھے_ان کے شور کی آواز پر وہ لوگ اپنے روم سے نکل آئے تھے_دونوں نے تعجب سے ثمین کو تھپڑ مارتے اور ایلیار کو ہنستے ہوئے دیکھا تھا_____

"تمھاری یہ ہمت کی تم میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھاؤ_" نگار غلط فہمی کا شکار ہو کر تیزی سے ثمین کی طرف بڑھی تھی .....

"تمھاری یہ ہمت کی تم میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھاؤ_" نگار غلط فہمی کا شکار ہو کر تیزی سے ثمین کی طرف بڑھی تھی _ثمین ان کو دیکھ کر ساری بہادری اور لڑائی بھول کر ڈر کر تیزی سے اپنے ساتھ ہی کھڑے ایلیار کے پیچھے چھپ گئی _

ہاتھوں سے اس کی شرٹ کو بری طرح سے دبوچ کر وہ ڈری ڈری نگاہوں خود پر جھپٹنے کو تیار نگار اور بے حد سنجیدہ سے فائق صاحب کو دیکھ رہی تھی _آنکھوں میں چھلکتے خوف کی وجہ نگار سے زیادہ فائق صاحب کو دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا_____

ادھر ایلیار بھی بری طرح سے بوکھلا گیا تھا،ان دونوں کے اس طرح روم سے باہر نکل آنے سے اور اب انہیں سامنے دیکھ کر وہ ہلکی سی گھبراہٹ کا شکار ہوا تھا_اتنی دن کی ساری احتیاط ملیامیٹ ہوتی نظر آرہی تھی _

بس ایک فائق صاحب ہی تھے جو اپنی جگہ پر کھڑے دونوں کو جانچتی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے

_____

"تمھاری اتنی مجال ہو گئی ہے اب کی میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھا کر اس کی پناہ میں جا چھپی ہو_" نگار کا خون کھولا ہوا تھا اس کی جرأت پر اس پر سے ایلیار کا تھامنا_____

"نو نو ممی، ثمین مجھے مار نہیں رہی تھی، وہ بس میرے گال پر بیٹھے مچھر کو ہٹا رہی تھی.... کمبخت میرے گال سے چپک کر میرے روم تک گستاخی کرنے کے لئے گھسنے جا رہا تھا تو ثمین کو کہاں برداشت کی کوئی مجھ سے گستاخی کرے_" وہ بھی ایلیار تھا، دوسرے ہی لمحے خود کو سنبھال چکا تھا اور تیزی سے مذاحیہ انداز میں بک بک کرتے ہوئے نگار بیگم کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے بجائے اور بھڑکا چکا تھا.... اپنی بات سے ثمین کو تو بچا لیا تھا مگر نگار کا پارہ ہائی ہونے لگا_

اس کی اوٹ پٹانگ سی بچانے والی کوشش پر ثمین کی بری طرح سے ہنسی چھوٹی تھی مگر موقع کی نزاکت کو نا سمجھتے ہوئے وہ جو ہنسی تھی، سامنے دو شعلہ اگلتی نگاہوں کو تپش سے گھبرا کر اس نے فوراً اپنے ہونٹوں پر ہتھیلی جمالی

_____

"ایلیار کہاں تھے تم اتنی رات گئے اور یہ تم بھیگے کیوں ہو_" نگار جلبلا کر ایلیار کے پیچھے چھپی ثمین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی_ آج تو حجاب بھی نہیں لیا ہوا تھا بھیگی بھیگی وہ اور بھی حسین لگ رہی تھی_ نگار کے سوال پر ایلیار نے اپنے نم بال کو کھجلایا اچھے پھنسے تھے دونوں_____

"نگار کچھ پوچھ رہی ہے ایلی؟ یہ کون سا وقت ہے روم میں جانے کا؟_" فائق صاحب کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر ثمین نے جلدی سے اپنی ناک چھوئی، چھینک روکنے کی کوشش میں وہ اب بے حال ہو رہی تھی_____

"جی ہم دونوں بچپن میں ایک دوسرے کے ساتھ کبھی کھیلے کودے نہیں تھے نا اس لئے ہم دونوں پول کے پاس کھیل رہے تھے_یونو ڈیڈ پکڑم پکڑائی_اتنی دیر میں پچھلے لان والے جن صاحب آ گئے اور ثمین ڈر کر پول میں کود گئی اور اسی کو بچانے کے چکر میں، میں بھی پانی میں_اس طرح ہم بھیگ گئے_" جو کچھ بھی فضول میں بول رہا تھا، ثمین نے ایک ہاتھ منہ پر دبائے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کی پشت پر چٹکی کاٹنی چاہی مگر اس کی اسٹرانگ پشت پر کیا اثر ہوتا اس لئے اس کے پیر پر اپنا پیر مارا تھا_

ایلیار نے مڑ کر اسے تنبیہ والی نظروں سے دیکھا تھا کی دیکھ لوں گا تمھیں جو شیرنی بن رہی ہو، بدلے میں اس نے ناک چھڑا کر چڑایا_نگار بیگم سے اپنے بیٹے کی حرکت اور ان کی بے تکلفی برداشت نہیں ہو رہی تھی_اس پر سے اس کی اتنی فالتو بکواس_____

"ایلیار بند کرو اپنی بکواس کیا بیہودہ بکواس ہے یہ_" نگار اس کی بے سر و پیر کی باتوں سے بھڑک گئی_

"ممی مذاق نہیں کر رہا کیوں ثمین_"اس نے مڑ کر ثمین کی طرف دیکھا_ثمین گھبرا کر بولنے کے بجائے چھینکیں مارنا شروع ہو گئی_

"ٹھیک ہے اب ہو گئی نا بچپن کی یاد_اپنے روم میں جاؤ میرا خیال ہے اتنا کافی تھا_" سب سنتے فائق صاحب اپنا سر جھٹک کر ان لوگوں کے پاس آ گئے_انہیں قریب دیکھ کر ثمین مشینی انداز میں ایلیار کے پشت پر چھپی تھی ناک کو ہتھیلیوں سے ڈھک لیا_فائق صاحب نے بہت تیزی سے محسوس کیا تھا کی وہ انہیں دیکھ کر چھپ جانا چاہتی ہے_

"ایلیار تم ہٹو ورنہ تمھیں بھی الرجی ہو جائیں گی_" نگار نے بہت ہی غصے سے کہا_

ایلیار نے اس بار سنجیدہ نظروں سے اپنی ممی کو دیکھا_" ممی مجھے کچھ نہیں ہو رہا_میری ہی غلطی سے ثمین کو الرجی ہوئی ہے_تم اپنے روم میں جاؤ ثمین میں میڈیسن بھجواتا ہوں_" نگار سے کہہ کر گھوم کر ثمین کی طرف بھی دیکھا_ثمین کی مسکراہٹ نگار کی باتوں سے غائب ہو چکی تھی_خود بخود وہ دور ہٹ گئی_

"تم اپنے روم میں جاؤ ثمین_" فائق صاحب نے اپنے منھ پر ہتھیلی رکھے ہوئے ثمین کی طرف دیکھ کر سختی سے حکم دیا_اب ثمین کی مجال کی وہ وہاں ٹھہرے_سر جھکا کر اپنی ناک دوپٹے سے رگڑتی وہ سیدھے اپنے روم کی طرف بھاگی_نگار دونوں کو دیکھتے ہوئے بہت غصے سے مڑ کر اپنے روم میں چلی گئی_اب ایلیار تھا اور بس فائق صاحب_

ایلیار نے بس مسکرا کر انہیں دیکھا بدلے میں فائق صاحب کے چہرے کی سنجیدگی میں کوئی کمی نہیں دیکھ کر وہ شرمندہ سا ہو گیا_" سوری ڈیڈ ہم لوگ تو بس "....

"میں نے وضاحت نہیں مانگی مگر اپنی حد مت بھولنا ایلیار_" ان کی نرمی میں بھی تنبیہ چھپی ہوئی تھی_ایلیار کو دیکھتے ہوئے وہ اپنے روم کی طرف چلے گئے_____

"کیا تھا جو ہم لان میں لڑائی ختم کر کے پھر روم کی طرف جاتے_اچھے پھنسے ہو ایلیار میاں_" سر جھٹک کر بڑبڑاتا وہ سیدھے نیچے آ کر کچن میں گھسا تھا_ثمین کے لئے صرف میڈیسن ہی نہیں لی، اس کے ساتھ اس نے کافی میکر سے دو کافی کے مگ بھی تیار کئے_

"دیکھ لو ثمین بی بی زندگی بھر کسی کے بھی لئے کچن میں کوئی کام نہیں کرنے والا ایلیار زین علی تمھارے لئے کافی بنا رہا ہے_" اپنے دل میں سوچ کر وہ مسکرا دیا_ دوائیں اور مگس لے کر وہ مڑ کر کچن سے نکل آیا_ سارا بنگلہ خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا، وہ دھیرے دھیرے چلتا ثمین کے روم تک آ گیا_ دروازے پر ناک کر کے وہ ٹرے لے کر اس کے روم میں چلا آیا_ ثمین کمبل میں چھپی اسے دیکھ نہیں رہی تھی بلکہ اب بھی اسی انداز میں کچا چبانے کے لئے گھور رہی تھی_

"یہ گھورنا اب بند کرو اور میڈیسن لو ساتھ میں گرما گرم کافی پی کر سو جاؤ_" ایلیار نرمی سے کہتے ہوئے ٹرے لے کر اس کے بیڈ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا_ ٹرے سائڈ ٹیبل پر رکھ کر پھر سے ثمین کو دیکھا_

"اتنی بے عزتی کے بعد تمھاری ہمت کیسے ہو گئی میرے روم میں آنے کی_" اس کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا، سرخ آنکھوں سے گھورنے کے ساتھ ساتھ ٹشو سے ناک بھی خوب رگڑا جا رہا تھا_____

"ہمت کی تو پوچھو مت گھر سے بھگا کر بھی لے جا سکتا ہوں_" پھر سے وہی بیہودہ مذاق، ثمین نے بغل میں پڑا کشن اٹھا کر اسے دے مارا_ ایلیار نے کشن کیچ کر کے اس کی گود میں اچھال دیا_

"مار دھاڑ کرنے کے لئے ساری عمر پڑی ہے ابھی اٹھو میڈیسن لو ورنہ الرجی بڑھ نا جائے_" نرمی سے بول کر بہت فکر مندی سے ثمین کا چہرہ دیکھا_

"پہلے ڈبو ڈبو کر مار ڈالو پھر آؤ تیمارداری کرنے_" ایلیار کا دل کہا اپنا سر پھوڑ لے یعنی حد ہو گئی سب یاد رکھا ہوا ہے ابھی تک_____

" وہ سب مذاق تھا میری ماں، اب تو میرے باپ کی توبہ جو کبھی ایسا کام کیا تو_ مجھے کیا معلوم تم سچ مچ کی چھوئی موئی کا پلانٹ ہو، میں بھی تو بھیگا تھا مجھے تو کچھ نہیں ہوا_" وہ اس بار زچ ہو کر اسے دیکھنے لگا_ بالکل گڑیا سی آنکھوں والی اس کی پیاری سی ثمین جو اب بھی ناراض تھی_ ناچاہتے ہوئے بھی وہ مسکرا دیا_

"تم پر کیا اثر ہونا ہے ڈھیٹ ہو پورے اور ممی جی سمجھ رہی ہے ان کے بیٹے کو میرے جراثیم لگ جائیں گے_" منہ بنا کر آنکھیں اور ہاتھ نچا کر بولی_

"لو کھالو آرام آجائے گا_" اس بات پر بول کر اسے بحث نہیں کرنی تھی اس لئے دوا اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ پیار سے بولا اور اتنے پیار سے بولا کی ثمین کی ساری ناراضگی ختم ہونے لگی، مگر اتنی جلدی ماننے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا_ اس لئے منہ بنا کر اس کی ہتھیلی سے دوا اٹھائی_ جب تک وہ پانی سے دوا کھا کر نگل ناچکی وہ وہی کھڑا رہا تھا_____

"کافی پی لو_" گرم کافی کا مگ اسے تھمایا_ ساتھ ہی اپنا مگ بھی اٹھالیا وہ روم میں ٹہلتے ہوئے گھونٹ گھونٹ کافی کا سپ بھر رہا تھا، وہی ثمین مگ لبوں سے لگائے سپ لیتے ہوئے بس اسے ہی دیکھ رہی تھی_

"چلو سو جاؤ اب_" جیسے ہی اس کا مگ ختم ہوا وہ پھر سے بیڈ کے پاس آگیا_ اس کے ہاتھ سے بھی خالی مگ لے کر ٹرے میں رکھا_

"اب کل دیکھ دیکھ کر لڑ لینا ابھی لیٹ کر سو جاؤ_" اس کی آواز میں بس پیار ہی پیار تھا ثمین اسے دیکھتے ہوئے کروٹ پر لیٹ گئی_

"بخار نہیں ہے_ انشاءاللہ صبح تک یہ الرجی کا اثر بھی ختم ہو جائے گا_" اس کی پیشانی اپنے ہاتھ سے چھو کر وہ شکر کرتا تاڑے اٹھا کر جانے کے لئے مڑا_

"ایلی تم بھی کپڑے چینج کر لو بیمار ہو جاؤں گے_" ثمین کے بولنے پر وہ پھر سے اس کی طرف مڑا تھا_" تمھاری فکر اس لئے بولا ہے مگر میں پھر بھی تم سے ناراض ہوں تم نے آج مجھے مارنے کی قسم کھائی تھی_" اف اس کی معصومیت بھری ناراضگی ایلیار کی ہنسی چھوٹی تھی_ سر جھٹک کر وہ ہنستے ہنستے بولا_" تمھاری جان لے کر مجھے خود تھوڑے مرنا تھا_" وہ کہہ کر پھر رکا نہیں تھا دوسرے ہی پل وہ اس کے روم سے باہر تھا_____

اپنے روم تک آتے آتے وہ گنگناتے گنگناتے ایک دم سے چپ ہو گیا تھا_ فائق صاحب اپنے روم سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے_ وہ ضرور اب مسجد جا رہے تھے_ انہوں نے اسے دیکھا مگر کہا کچھ بھی نہیں تھا_ بس ایک نگاہ ڈال کر وہ سیڑھیوں کی طرف مڑ گئے_ ایلیار شرمندہ سا بجلی کی رفتار سے اپنے کمرے میں گھسا تھا_" کیا ہو گا میرا میرے اللہ_" وہ دہائی دیتا تاڑے وہی ٹیبل پر رکھتا اپنے کپڑے لینے الماری کی طرف بڑھ گیا

_

*..... *..... *.....*..... *.....*

"چھوٹے صاحب_" وہ جیسے ہی آفس سے آیا سیدھے سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا کی تبھی ملازمہ نے بیچ راستے میں اسے روک کر پکارا_____

"کیا ہے؟" اسے ثمین کے روم میں جانے کی جلدی تھی اس لئے ملازمہ کے روکنے پر اسے اپنی طبیعت کے خلاف ناگواری سے ٹھہر کر اسے دیکھا_____

"آپ ثمین بی بی سے ملنے جا رہے ہے_" ایلیار کو ایسا لگا جیسے ملازمہ کی آنکھیں مسکرائی ہو مگر بہت ادب سے پوچھا تھا_

"تمھیں بتا کر جانا چاہیے کیا_" اس بار وہی ٹیک لگا کر بہت سنجیدگی سے سینے پر ہاتھ باندھ کر ملازمہ کی صورت دیکھی_____

"نہیں چھوٹے صاحب مگر ثمین بی بی اپنے روم میں نہیں ہے_" اس نے جو اطلاع دی_" پھوپھو کی طرف ہے وہ_" ایلیار نے جلدی سے پوچھا_____

"نہیں وہ نیلم بی بی جی کے ساتھ ان کی کزن کی شادی میں چلی گئی ہے_مجھ سے کہا تھا آپ کو بتا دوں_" ملازمہ نے ہلکے سے مسکرا کر اسے خبر پہنچائی_

"واٹ... مگر اسے تو صبح بخار تھا، وہ کیسے جا سکتی ہے_" ملازمہ کے بتانے پر ایلیار ایک دم سے پریشان ہوا تھا_صبح جب ملازمہ اسے ناشتہ کے بلانے کے لئے گئی تھی تو وہ سو رہی تھی_ایلیار نے صبح سوچا تھا کی شاید اب بھی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لئے سو رہی ہو گی_وہ فکر مند سا ہوتا ناچار آفس گیا تھا_اب سب کے سامنے تو وہ اسے دیکھنے کے لئے اس کے روم میں تو نہیں جا سکتا تھا_

آفس میں بزی ہونے کے باوجود بھی کسی طرح لنچ ٹائم میں وقت نکال کر اس نے ثمین کو کال کیا تھا مگر بجائے اس کے کال پک اپ کرتی صرف اس کے لئے میسج آیا تھا کی اسے بخار ہو گیا ہے_ وہ پریشان سا ڈیڈ سے ہزار بہانے بنا کر اس کے لئے گھر بھاگا بھاگا آیا تھا تو ملازمہ یہ خبر سنا رہی تھی _____

"جی وہ چلی گئی ہے اور جاتے ہوئے ثمین بی بی نے آپ کو دینے کو بولا تھا_" ملازمہ اسے ایک کاغذ تھما کر چلی گئی ایلیار نے بیچینی سے کاغذ کی تہہ کھولی تھی _____

"مسٹر جن صاحب، میں بالکل ٹھیک ہوں اور تم سے بہت بہت زیادہ ناراض اس لئے بھابھی کے ساتھ جا رہی ہوں تاکی تمھیں سبق ملے کی آئندہ مجھے ڈبونے کی غلطی کبھی مت کرنا اوکے ورنہ تمھارا منھ توڑ دوں گی_ اب اس ہفتے کوئی کال نہیں کوئی بات نہیں، جب تک میرا غصہ نہیں اتریں گا، میں تم سے بالکل بھی بات نہیں کروں گی_ اب تم اکیلے بیٹھے وہیں جن سے حاجت مانگتے رہنا تاکی کبھی تو جنی مل جائے_ ناراض ہوں بے مروت نہیں رات کی کیئر اور کافی کے لئے بہت سا شکریہ، مگر آئی ہیٹ یو، تم نہایت ہی بد تمیز جن ہو جسے زرا سا بھی اظہار کا طریقہ نہیں معلوم_" وہ بے آواز جلدی جلدی ساری لائنوں پر نظر دوڑا رہا تھا_ آخر میں منھ چڑاتا فیس بھی بنایا گیا تھا_

"ثمین کی بچی اچھا گچا دے گئی ہے_" وہ خط پڑھ کر بولا تھا مگر پھر بھی ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی _____

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

"اظہار کا طریقہ تو بہت اچھے سے آتا ہے مگر کسی خاص موقع کی تلاش تھی میڈم جنی_" مند مند مسکراتا وہ ایک بار پھر سے کاغذ پر نظر دوڑانے لگا پھر لیٹر اپنے کوٹ کے جیب کے حوالے کر کے اپنے روم میں جانے کے لئے سیڑھیاں طے کی تھی_____

ڈنر پر صرف وہ اور بڑی ماں ہی ٹیبل پر تھے_ نگار اور فائق صاحب کہیں اور ڈنر پر انوایٹ تھے، جانا تو اسے بھی تھا مگر وہ بڑی ماں کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا_ ساقب، نیلم، بچوں اور ثمین کے ساتھ ان کو چھوڑنے گئے تھے_

"کیسا سناٹا چھا گیا ہے گھر میں سب کے نا ہونے سے_" بڑی ماں نے کھانے کے بعد لاؤنج میں بیٹھتے ہوئے ایلیار سے کہا تھا_ وہ ان کا ہاتھ تھامے وہی ان کے پاس بیٹھ گیا_

"ہاں بالکل بھی دل نہیں لگ رہا ہے_" ایلیار آرام سے کشن رکھ کر ان کی گود میں لیٹ گیا_

"دل نا لگنے کی وجہ معلوم ہے مجھے_" انہوں نے اس کے سر پر انگلیاں پھیرتے ہوئے شرارت سے چھیڑا_

"وجہ معلوم ہے تو کیوں جانے دیا آپ نے_" پیار سے انہیں دیکھتے ہوئے شکوہ بھی کیا_

"اب بچوں کو کیسے روک سکتی تھی، جانے سے ماں کے بغیر" .....

"پھو پھو...." ایلیار نے منہ بناتے ہوئے انہیں دیکھا تو وہ زور سے ہنس دی_ ایلیار کروٹ بدل کر ان کی گود میں بچوں کی طرح منہ چھپا کر ان سے لپٹ گیا_

"اداس مت ہو کچھ ہی دنوں کی تو بات ہے سب آ جائیں گے_" اس بار انہیں اس پر بے تحاشا پیار آیا تھا_ جھک کر اس کے سر کو چوما_

"ہم لینے جائیں گے سب کو ٹھیک ہے نا پھوپھو_" وہ ان سے لپٹا لپٹا بولا_

"اچھا ٹھیک ہے_ فائق نے پھر کوئی بات کی تم سے اس بارے میں؟_" اقرار میں سر ہلا کر پھر سنجیدگی سے پوچھنے لگی ایلیار ان کی گود سے اٹھ کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_

"ابھی تک تو نہیں وہ منتظر ہیں جب ثمین کے بارے میں انہیں یقین ہو جائے اور....." ایلیار نے بات ادھوری چھوڑ کر افسوس سے سرد آہ بھری_ ابھی تو اسے سخت ترین مرحلے سے گزرنا تھا اگر ثمین نے اس کھیل کی وجہ سے اسے معاف نہیں کیا تو.... جب بھی وہ سوچتا اور بھی پریشان ہو جاتا_____

"دیکھو ایلیار کچھ غلط نہیں ہے مجھے بھی تمھارا یہ سب کرنا صحیح لگ رہا ہے_ تمھاری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں سب ثمین کی بھلائی کے لئے ہے مگر کہیں اس کھیل میں ثمین کا دل نا ٹوٹ جائے_ تم سے وہ بری طرح سے بدگمان ہو سکتی ہے_" انہوں نے اس بار فکر مند ہو کر اسے حقیقت کا دوسرا رخ بھی دکھاتے ہوئے کہا

_____

"میں اسے کچھ پتہ ہی نہیں چلنے دوں گا ضرورت ہی کیا ہے سب بتانے کی_ مجھے اپنا مقصد پورا کرنا ہے پھوپھو جس میں سب کی بھلائی ہے_" وہ اب بہت سنجیدہ تھا اور وہ چپ سی اسے دیکھ رہی تھی_

"نگار کا کیا کروں گے ایلیار، سب جاننے کے بعد وہ تو اور بھی دشمن ہو جائیں گی ثمین کی_" ایلیار نے اس بار اپنی پیشانی فکر مندی سے ملی_" پتہ نہیں پھوپھو مجھے تو ممی کا رویہ ہی نہیں سمجھ میں آتا، بلاوجہ وہ ثمین بیچاری کے

پیچھے پڑی رہتی ہے_ اتنی ماڈرن ہونے باوجود بھی ان کا برتاؤ صدیوں پرانی عورتوں والا ہے_" اس نے اپنا سر تاسف سے جھٹکا_

"جو ہو گا دیکھا جائے گا، جیسے اللہ نے سب بہتر کیا ہے انشاءاللہ آگے بھی بہتر ہی کریں گا_" بڑی ماں نے اس بار اس کا گال تھپک کر تسلی دی وہ ان کا ہاتھ تھام کر مسکرا دیا_

"کیسی عجیب بات ہے نا پھوپھو! اتنے سالوں کے بعد بھی ڈیڈ اب تک اس نفرت کو بھول نہیں پائیں_" ایلیار نے وہ موضوع چھیڑا جسے سن کر انہوں دکھ بھری سانس لی_

"نجانے کیسا دل ہے اس کا کی بیٹی کو دیکھ کر بھی پگھلتا نہیں، وہ بھی ایسی پیاری اور نیک بیٹی، کتنی خوش رہتی ہے بچی مگر باپ کو دیکھتے ہی مرجھا سی جاتی ہے_" ایلیار کے زہن میں ثمین کا عکس لہرا گیا_____

"آپ کی پیاری بیٹی نے پتہ ہے میرے ساتھ کیا کیا ایک کال کا بھی میرا جواب نہیں دیا_" وہ ان کی اداسی دور کرنے کے لئے جھوٹی ناراضگی سے شکایت لگاتے ہوئے بولا_

"اسے ستایا کیوں تھا_" انہوں نے اس کے گال میں چپت لگائی وہ ہنستا ہوا ان سے لپٹ گیا_

"پھوپھو میرے لیے دعا کیجئے گا کی میری یہ مشکل بھی آسان ہو جائیں_" وہ ان کے کاندھے پر لاڈ سے سر رکھے رکھے بولا_

"انشاءاللہ یہ مشکل بھی حل ہو گی اور تمھاری دلی مراد بھی پوری ہو گی_ پھر اپنی بہو کا بھرپور استقبال کرنا ہے اور مجھے تو جلد سے جلد تمھارے بچے کھلانے ہے_" ان کی تمنا پر ایلیار ہنس کر سیدھا ہو گیا_

" آمین_ "اس کے زور سے آمین کہنے پر وہ مسکرا دی_

*..... *..... *..... *.....*....*

"پھوپھو..... پھوپھو...." دروازہ دھڑ سے کھلا تھا اور عاقب پھوپھو کی پکار لگاتا کمرے میں داخل ہوا تھا_ ثمین بھابھی کی کزنز کے ساتھ بیٹھی اپنی مہندی کے ڈیزائن کو مکمل کروا کر مہندی کے سوکھنے کے مراحل گزار رہی تھی، جب عاقب کے دھاڑ سے دروازہ کھول کر آنے پر متوجہ ہوئی _

وہاں موجود بھابھی کی ڈھیروں کزنز اور دلہن کے بیچ بیٹھی ثمین کو دیکھ کر عاقب چلایا_ " پھوپھو دادو آگئی ہے اور آپ کو نیچے بلا رہی ہے_" عاقب ثمین کو دیکھتے ہی دوبارہ چلا کر دادو کا پیغام دیتا اور اس کے روکنے یا کچھ پوچھنے سے پہلے ہی آندھی کی طرح آیا تھا اور طوفان میل کی طرح دوبارہ بھاگ گیا_ عاقب کا پیغام سن کر ثمین کا دل دھڑک اٹھا، دل نے چپکے سے پوچھا... کیا ایلیار بھی آیا ہو گا_____

ایلیار سے ناراض ہو کر آنے کو تو وہ آگئی تھی مگر دل تو جیسے اپنا وہی چھوڑ آئی تھی_ رات دن اس نے کس بیچینی میں کاٹے تھے وہی جانتی تھی، ایسا لگتا تھا کی وہ اپنا سب کچھ کھو کر چلی یہاں آئی ہو_____

اگر ایلیار نہیں آیا ہو گا تو ثمین نے دہل کر سوچا_ اسے معلوم تھا ایلیار کو شادی وغیرہ کے فنکشنز میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ بھیڑ بھاڑ، اور مس گیدرینگ والے فنکشنز سے دور بھاگتا ہے_ کیا وہ اسے منانے کے لئے آیا ہو گا یہی سب سوچتی اس نے اپنے کپڑوں پر ایک نظر ڈالی سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا_

وہ مطمئن ہو کر اپنے مہندی سے سجے ہاتھ دیکھنے لگی، مہندی تقریباً سوکھ چکی تھی، ہاتھ بعد میں دھونے کا ارادہ کر کے وہ اپنا بڑا سا دوپٹہ کاندھے پر سنبھالتی دوڑتے قدموں سے باہر نکلی تھی_ پوری اسپیڈ میں وہ دوڑتی ہال کی طرف جا رہی تھی کی بیچ میں ہی ایک ہاتھ نے بڑھ کر اس کا بازوں دبوچ کر اسے دوسرے ہی لمحے میں کمرے کے اندر کھینچ لیا_ ثمین نے خوف سے کھینچنے والے کو دیکھا پھر خوف کی جگہ خوشی اور تعجب نے لے لی تھی

_____

" تم.... " وہ اپنے دل کی خوشی سنبھالتی خود کو دیکھتے ایلیار کو خوشی سے دھڑکتے دل کے ساتھ رہی تھی_

"جی میں_ " ایلیار کہتا ہوا اس کا بازوں جکڑے جکڑے ہی دوسرے ہاتھ سے دروازہ بند کر چکا تھا البتہ لاک نہیں لگایا تھا_ اس کے دروازہ بند کرنے پر ثمین نے نروس ہو کر اسے دیکھا اس وقت وہ بھابھی کے کمرے میں تھے اور ان دونوں کے علاوہ وہاں کوئی نہیں تھا_____

"بڑی ماں نے بلایا ہے ان سے مل لوں اور.... " وہ اس سے آگے بول ہی نہیں پائی_ ایلیار اسے کھینچ کر دروازے سے لگا چکا تھا اور بالکل اس کے مقابل میں کھڑا جھک کر ثمین کے چہرے کو غصے سے گھورتے ہوئے بولا_ " عاقب کو میں نے بھیجا تھا اور اب تم یہ بتاؤ مجھے چھوڑ کر کیوں آئی؟_ " بڑی ناراضگی سے اپنی جادو بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتا استحقاق سے سوال کر رہا تھا_

ثمین کو بھی سب یاد آ گیا کی وہ اس سے ناراض ہے اس لئے وہ بھی اسے اسی طرح گھورتے ہوئے بولی تھی_ " میری مرضی میں آ گئی تم کیا کر لو گے_ " وہ ناک چھڑا کر دور ہٹنے لگی کی ایلیار نے پھر سے اس کا بازوں تھام کر اپنے قریب کھینچ لیا_____

"تمھاری مرضی وہی تک تھی جب تک میں تمھارے ساتھ نہیں تھا_ مجھے چھوڑ کر اب تم کہیں بھی نہیں جا سکتی، سمجھی تم_" ثمین آنکھیں کھولے بس اس کے انداز دیکھ رہی تھی آج تو وہ بالکل بدلا ہوا لگ رہا تھا_ ایسا حق کب جتایا تھا اس نے_____

"کوئی زبردستی ہے کیا... ایسے کیسے رعب جھاڑ رہے ہو_" وہ تپ کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پرے دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی_

"ہاں ہے زبردستی کیا کر لو گی تم_ ابھی چلو میرے ساتھ واپس_" لو اب نئی فرمائش_ ثمین نے جھنجھلا کر اپنا بازوں چھڑانا چاہا_" دماغ خراب ہے تمھارا چھوڑو مجھے جنگلی انسان_" ثمین نے جل کر اپنے بازوں پر جمے اس کے ہاتھ پر اپنے ناخن گاڑے_ ایک تو وہ ناخن بڑے نہیں رکھتی تھی، اس پر سے اس ڈھیٹ پر کیا اثر ہونا تھا_ ایلیار کی گرفت بازوں پر اور سخت ہو گئی_____

"جس طرح تم مجھے چھوڑ کر آئی تھی نا میرا دل کہہ رہا ہے واقعی جنگلی بن جاؤں_ سارے دور رہنے کے بدلے پورے کر لوں.. جو عزاب تمھاری دوری سے میں نے جھیلا ہے، تم میں کھو کر سکون پا جاؤں_" ایلیار اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں بول رہا تھا_ ثمین ساکت سی ہو گئی اف اس کی آنکھیں، کیا کچھ نہیں تھا وہاں_ ثمین کی پلکیں جھٹ سے گر گئی چہرہ دہکنے لگا_ ایلیار کو لگا آج وہ سب بھول جائے گا اور اس سے پہلے کی واقعی وہ سب بھول کر اس پر جھک جاتا_ دروازہ کھلنے کی کلیک پر اس نے ثمین کو چھوڑ دیا اور دور ہو کر کھڑا ہو گیا

_____

"تم یہاں ہو میں کہاں کہاں ڈھونڈ کر تمھیں نہیں آئی_" نیلم بولتی ہوئی اندر آ کر ثمین سے تعجب سے پوچھنے لگی، ایلیار اب دور کھڑا اپنا موبائل دیکھ رہا تھا_

"جی... بھابھی آپ کو کوئی کام تھا؟_" وہ اب بھی گھبرائی گھبرائی سی بولی تھی چور نظروں سے کچھ دوری پر کھڑے ایلیار کو بھی دیکھا تھا_

"پہلے بڑی ماں سے مل آؤ وہ تمھیں پوچھ رہی ہے پھر زرا".....

"میں بڑی ماں سے مل لوں پھر آتی ہوں_" ثمین ان کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی کمرے سے بھاگ چکی تھی

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ چلو باہر پاپا سے ملواتی ہوں تمھیں بڑا یاد کر رہے تھے_" بھابھی اب لاتعلق سے نظر آتے ایلیار کی طرف متوجہ ہو چکی تھی_

"جی چلئیے_" موبائل واپس جینز میں رکھ کر سادگی سے انہیں دیکھ کر مسکراتا ہوا وہ ان کے ساتھ ہو لیا_ نیلم اسے اپنے پاپا کے پاس چھوڑ کر واپس چلی گئی تھی_ ایلیار نیلم کے والد صاحب سے محو گفتگو ہی تھا کی عاقب اور عادل اس کے پاس آ کر باہر گھومنے کی ضد کرنے لگیں_ ایلیار ان کی خوشی کے لئے بچوں کو لے کر اندر آ گیا تا کی نیلم سے ان دونوں کے ڈریس چینج کروا دے_ نیلم کچن میں تھی اس لئے وہ بھی وہی چلا آیا_____

"بھابھی بچوں کو تیار کر دے، میں انہیں کچھ دیر کے لئے باہر لے جا رہا ہوں_" ایلیار بولتا ہوا کچن کے اندر آیا تھا_ جب سے وہ آیا تھا بچے اسی کے ساتھ لگے تھے اور بھابھی بڑے اطمینان سے اپنے سارے کام انجام دے

رہی تھی_ کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے ثمین تو پہلے سے تھی، اب ایلیار یا دادو کے آجانے سے عادل اور عاقب کی ذمہ داری سے بھی راحت مل گئی تھی_ اس لئے وہ بہت خوش تھی_____

"ہاں ابھی کر دیتی ہوں_" بھابھی ٹرالی چھوڑ کر ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئی_ ثمین کو بڑا مشکل لگنے لگا اپنا کام نپٹانا... اس پر سے اس کی نگاہیں جو بس اسے گھورنے کا کام کر رہی تھی وہ نروس ہوئی جا رہی تھی_ وہ اس سے چھپ کر یہاں آگئی اوف وہ اس کے سامنے پھر سے آگیا_ ایلیار اطمینان سے کچن میں رکھی چیئر پر بیٹھ چکا تھا

_____

"مما چاچو جا رہے شام تک_ ہم بھی چاچو کے ساتھ چلے جائیں_" عاقب چاچو کے بازوں تھامے اور عادل اس کی گود میں بیٹھا اس کے گلے میں ٹنگا ہوا تھا_ ثمین نے چونک کر اس کی طرف دیکھا_" ارے آج ہی آئے ہو آج ہی جا رہے ہو کیوں؟_ "نیلم بھابھی نے فوراً اسے دیکھا_

" یس بھابھی جان! آپ کو معلوم ہے میں صرف بڑی ماں کو چھوڑنے آیا ہوں_ کل مجھے اہم کام بھی ہے، ڈیڈ سے کہہ کر آیا ہوں رات تک آجاؤں گا_" وہ تفصیل سے بتا کر اب بھی ثمین کی طرف دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ بجھ گیا تھا_____

"آئے تو رکتے ناسب خفا ہوں گے_" نیلم نے مگ اسے تھماتے ہوئے روکنے کی کوشش کی تھی_ _____

"بھابھی آپ کو معلوم ہے مجھے فنکشنز وغیرہ اٹینڈ کرنے میں زرا دقت سی ہوتی ہے پھر میں تو یہاں صرف بڑی ماں کو چھوڑنے آیا تھا_ اب کسی کو منانے تھوڑی ہی نہیں آیا ہوں_" بولتے بولتے اس کی آواز میں شرارت گھلی تھی_ ثمین نے جل کر اسے دیکھتے ہوئے منہ بنایا پھر مڑ کر ملازمہ کے ہاتھ سے پلیٹ لی جو وہ اسے دے رہی تھی_____

"کون ناراض ہو گیا تم سے؟_" نیلم ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی_

"یہ اپنا چھوٹو عادل... اسے کیک نہیں کھلایا تھانا چلو اب تم لوگ جلدی سے تیار ہو جاؤ پھر چلتے ہے_" بھابھی سے کہہ کر اس نے عادل اور عاقب کے گال باری باری چومے_ وہ دونوں باہر گھومنے کے لالچ میں نیلم کا ہاتھ پکڑ کر آرام سے تیار ہونے چلے گئے_ ان کے جاتے ہی وہ مگ ٹیبل پر رکھتا تیزی سے ثمین کی طرف آیا تھا_ ثمین گھبرا سی گئی کمرے میں اس کے مظاہرے دیکھ چکی تھی، اب یہاں بھی، اس نے گھبرا کر ملازمہ کی طرف دیکھا وہ بھی تعجب سے ایلیار کو اٹھ کر ثمین کی طرف آتے دیکھ رہی تھی _____

"یہ تمھارا سسرال نہیں جہاں سگھڑ بی بی بن رہی ہو، رکھو یہ سب_ مجھے اپنے علاوہ تمھارا کسی اور کے لئے کام کرنا بالکل بھی نہیں پسند_" اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے ثمین کے ہاتھ سے پلیٹ چھین کر ملازمہ کی طرف تقریباً پھینکی تھی_ ثمین تو ثمین ملازمہ کا بھی منہ کھل گیا_____

"حد میں رہو اپنی، مجھ پر رعب گھاٹنے کی ضرورت نہیں_" ثمین نے ناک پھلا کر اسے دیکھا_ ایک تو منانے نہیں آئے ہے جناب_ اوپر سے ایسی رعب دار حرکتیں_

"اچھا میں تم پر رعب گانٹھ رہا ہوں اور تم نے کیا کیا میرے ساتھ... مجھے چھوڑ کر یہاں چلی آئی_ میری ایک بھی کال اور میسیج کا جواب بھی نہیں دیا_ اس ایک ہفتے میں میں نے تمھارے بنا کیسے دن گزارے ہے تمھیں بتاؤں _" وہ لڑتا ہوا.... ثمین کو گھورتے ہوئے، اسے اور بھی غصہ دلا رہا تھا_____

"ہاں لگ رہا ہے کیسے گزارے ہے دن... اور ویسے بھی میرے آنے کی تمھیں کیا پرواہ، تم تو بس بڑی ماں کو چھوڑنے آئے ہو نا... کسی منانے تھوڑی ہی نہیں_" ثمین غصے سے کہہ کر مڑ کر پلیٹوں میں جلدی جلدی سنکیس رکھنے لگی_

"ہاتھ توڑ دوں گا تمھارے، جو ایک بھی کام کو ہاتھ لگایا ابھی صرف میری سنو_" وہ دھونس جماتا اس کے ہاتھ سے سب چھین کر کاؤنٹر پر پھینک چکا تھا_ ساری چیزیں بکھرتی ٹوٹتی یہاں وہاں پھیل گئی_ اللہ رے اس کی حرکتیں ثمین نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا_ ادھر ملازمہ بس سارا تماشا پورا منھ کھولے اور پوری آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی_____

"تم پاگل ہو گئے ہو، بدتمیز انسان_" وہ تو اس کی گنڈہ گردی پر گھبرا کر چیخی_____

"ہر بار بدتمیزی کا الزام اس بار بدتمیزی کر ہی دیتا ہوں_" ایلیار نے ایک دم سے اسے کمر سے پکڑ کر کھینچ کر کچن کے کاؤنٹر سے لگا دیا_" بتاؤں... بدتمیزی کیا ہوتا ہے_" اس کے اوپر جھکتے ہوئے وہ جیسے ملازمہ کی موجودگی بھی بھولا ہوا تھا یا اسے پرواہ ہی نہیں تھی_ ملازمہ آنکھیں اور منھ پھاڑے لائیو ڈرامہ کا لوسین دیکھ رہی تھی_ کمی بھی کیا تھی بے حد حسین ہیروئین اور بے حد ہینڈسم سا ہیرو_ جو ہیروئین کو منا رہا تھا_ اس کے لئے تو فل انٹرٹینمنٹ ہو گیا تھا_____

"ایلی تم بہت بد تمیز ہو... ہٹو سامنے سے وہ دیکھ رہی ہے_" ثمین نے غصے اور خجالت کے احساس سے بے حد گھبرا کر آنکھوں کے اشارے سے اس کی توجہ ملازمہ کی طرف کروانی چاہی _____

"سو واٹ آئی ڈونٹ کیئر_ تم بس یہ بتاؤ مجھ سے ناراضگی ختم کر رہی ہو یا نہیں_" اپنے شانہ اچکا کر اس نے ثمین کو بری طرح سے تپا دیا_____

"ساری زندگی نہیں کروں گی... ہٹ جاؤ تم_" خود پر جھکے ایلیار کے دونوں شانوں پر اپنے مہندی لگے ہاتھ سے رکھ کر پوری قوت سے اسے پیچھے دھکیلنا چاہا_____

"واؤ مہندی لگائی ہے_" ایلیار کا دھیان اب اس کے سرخی میں ڈوبے ہاتھوں پر گئی تھی... سب بھول کر اس کے ہاتھوں کو دبوچ کر شوق سے دیکھنے لگا.... جہاں مہندی سوکھ کر جھڑ چکی تھی اور سرخ رنگ اپنی بہار دکھا رہا تھا_ ایلیار اس کا ہاتھ تھامے تھامے اس کی ہتھیلی اٹھا کر ناک تک لایا اور بہت گہری سانس لی_ مہندی کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتار کر پھر اپنی انگلی سے مہندی کے سرخ رنگ کے ڈیزائن چھونے لگا_ ثمین خجالت سے سرخ ہونے لگی ملازمہ بڑی حسرت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی__ جیسے اس کا دل کہہ رہا تھا کی وہ اس کی جگہ ہو.. ثمین تپ کے ملازمہ سے بول اٹھی_____

"تم یہاں کھڑی کیا آنکھیں پھاڑ رہی ہو... جاؤ ٹرالی لے جاؤ مہمانوں کے پاس_" ایلیار پر تو بس نہیں چلنا تھا اسی کو بھگانے کی کوشش کی اس کے حکمیاں انداز پر ملازمہ کھسیانی سی ہو گئی_ ایلیار نے بھی ثمین کے دونوں ہاتھ تھامے تھامے پیچھے مڑ کر ملازمہ کو دیکھا_____

"ثمین بی بی جی، آپ ٹرالی سیٹ تو کر دے تو جی میں لے جاؤں سب انتظار کر رہے ہوں گے_" ملازمہ دانتوں کی نمایش کرتی شرمائی شرمائی اپنی انگلی چباتی بولی_ایسے فلمی سین دیکھ کر تو شرمانا حق بنتا تھا اس کا، وہ تو ٹی وی میں دیکھ کر شرما جاتی تھی... یہ تو لائو ڈرامہ تھا_____

"تمھیں کس لئے رکھا گیا ہے یہاں_" ایلیار ثمین کے ہاتھ چھوڑ کر ملازمہ سے سنجیدگی سے بولا_

"کام کے لئے جی_" ملازمہ اور بھی شرمیلی بن گئی، ہیرو اب جو اس سے مخاطب تھا_اس کی شرمیلی اداؤں پر ثمین نے بہت مشکل سے خود پر کنٹرول کیا ورنہ دل کہہ رہا تھا کس کر ایک جھانپڑ دے مارے_____

"مجھے تو لگ رہا ہے تم بس یہاں شرمانے اور دانتوں کی نمائش کے لئے رکھی گئی ہو_ثمین کیوں کرے کوئی کام کیا لگتی ہے تمھاری؟_" ایلیار سینے پر بازوں لپیٹ کر دانتوں پر دانت جما کر اسے بری طرح سے گھور رہا تھا

_____

"جی یہ تو نیلم بی بی جی کی نند ہے جی اس لئے کہہ دیا_" اس کے طنز کو سمجھے بنا ملازمہ سوہنے سوہنے ہیروں کو دیکھتے ہوئے اور بھی شرماتے ہوئے دوپٹہ مروڑنے لگی_ثمین نے اور بھی جل کر اس کے انداز دیکھے_ایلیار کو کوئی بھی اس کے علاوہ میٹھی نظر سے دیکھے کہاں برداشت ہوتا ہے ثمین سے_____

"پہلی بات، ان کی نند ہے تو تم لوگوں نے کس خوشی میں اسے کام پر لگایا ہوا ہے_اس کی تو عادت ہے مروت نبھانے کی تو تم لوگوں نے اسے گھر کا فرد سمجھ لیا_یہ یہاں صرف منھ دکھائی کے لئے آئی تھی، کام کرنے کے لئے نہیں_منھ دکھائی ہو چکی، اب میں اسے لے کر جا رہا ہوں اور خبردار جو اسے اپنا سمجھا_اور یہ کیا شرما شرما کر

دانت نکال رہی ہو پہلے کبھی انسان نہیں دیکھا ہے_ اتنی دیر سے برداشت کر رہا ہوں تمھاری بتیسی_ حد ہے مجھے ڈھنگ سے منانے بھی نہیں دے رہی ہے_" وہ اب اس کی طبیعت صاف کرنا شروع ہو چکا تھا_ ثمین نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا_ ملازمہ کی ساری شرم دور جا چھپی، وہ دکھ سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہیروں کو خود پر برستے دیکھ رہی تھی_____

"دوسری بات یہ ہے کی اگر دو سیکینڈ میں تم یہاں سے اپنا تھوبڑا لے کر غائب نہیں ہوئی تو تمھارا دانت توڑ دوں گا پھر ڈھونڈتی رہنا اپنے لئے بنا دانتوں والا دلہا_" وہ بری طرح سے اسے گھورتا بول رہا تھا ملازمہ نے بھاگنے میں ہی اپنی عافیت جانی_

"کیا بکواس کر رہے تھے تم اس سے_" ملازمہ کے جاتے ہی ثمین بولی اس سے تپ کر بولی تھی، اب بھی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی_

"اس کی طبیعت صاف کر رہا تھا تم نوکرانی لگی ہو ان کی، سیدھے سے میرے ساتھ گھر چلو_" وہ پھر سے اسی موڈ میں آ چکا تھا_____

"کہیں نہیں جا رہی میں، کتنی بکواس کی تم نے ملازمہ سے وہ باہر جا کر شکایت کر دے تو_" ثمین کو نئی فکر لاحق ہوئی_____

"اس کی کیا مجال اسے تو بس ڈرامے کے لوسین کے چھوٹنے کا غم ہو گا اچھا بھلا لائو سین چل رہا تھا، اس کا تو فل انٹرٹینمینٹ ہو رہا تھا_" ایلیار نے مزے سے اسے آنکھ ماری_____

"تم سچ میں پاگل ہو گئے ہو_" ثمین اس کے بغل سے نکل کر جانے لگی تھی کی ایلیار نے اس کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا_ وہ سیدھے اس کے سینے سے ٹکرائی تھی_ یا خدا کیا ہو گیا ہے اسے ثمین گھبرا کر اس کا منھ دیکھنے لگی_ اسے دیکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کر چکا تھا ایسی نزدیکیاں ثمین کی آنکھیں دو گہری آنکھوں پر جم سی گئی_____

" کب تک ناراض رہوں گی مجھ سے، میں تو سچ میں پاگل ہو جاؤں گا_" اس کی پیشانی پر اس کا دوپٹہ درست کرتا وہ محبت سے چور لہجے میں بولا تھا_ ثمین یوں ہو گئی تھی جیسے وہ خود کی نا ہو کر مکمل ایلیار کی ہو گئی ہو_ وہ کیا تھی اس کی.. وہ اس کا کیا تھا... کوئی رشتہ تھا یا نہیں، وہ سب بھول چکی تھی_ اسے یاد تھا تو صرف ایلیار اور کسی بھی سی گندگی اور ہوس سے پاک اس کی آنکھیں، اس کا محبت سے نور سے چمکتا چہرہ، ہر ریاکاری سے پاک اس کی مسکراہٹ، ایسے میں بھلا کیسے اب وہ اسے خود سے دور کر سکتی تھی_

جیسا رشتہ ان دونوں نے کچھ بھی ایک دوسرے سے کہے بنا باندھ لیا تھا ویسا کوئی بھی پاک رشتہ نہیں ہو سکتا_ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ساری دنیا کو بھلا چکے تھے_____

"چاچو.... چاچو...." بچوں کی آواز کانوں میں کیا پڑی ثمین کو جھٹکا لگا تھا_ دونوں نے ہوش میں آ کر مڑ کر ادھر دیکھا تھا جہاں سے صدا آئی تھی عادل کچن میں آ چکا تھا_

"آپ پھوپھو کو بھی پیار کرنے جا رہے تھے جیسے مجھے کرتے ہے_" عادل بہت معصومیت سے ایلیار سے پوچھ رہا تھا_ ثمین اس سے الگ ہوتے ہوئے بری طرح سے سٹ پٹائی تھی_ ایلیار ہنستا ہوا عادل کو اپنی گود میں اٹھا چکا تھا_

"پھوپھو پرمیشن دے تو نا کروں..... " ایلیار کے گالوں کو چومتے ہوئے اس نے ثمین کی طرف دیکھا

"بیہودہ_" ثمین منھ میں بڑبڑاتی فوراًوہاں سے بھاگی تھی_ پیچھے ایلیار مسکراہٹ دباتا عادل کو لئے لئے کچن سے باہر نکل آیا_

*..... *..... *..... *..... *..... *

”میری زبردستی سے یہ ڈریس پہن ہی لیا ہے تو اب باہر تو نکلو_ دلہن تو سب سے ہنس بول رہی ہے، تم ہی دلہن بن گئی ہو_“ نیلم بھابھی اپنی ساڑھی سنبھالتی ایک کونے میں گھسی ثمین کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانے لگی_ وہ اتنے سارے لوگوں سے گھبرائی گھبرائی، سب سے پریشان ہو کر بڑی ماں کے پاس گھس کر بیٹھی ہوئی تھی

”جاؤ بیٹا سب کے ساتھ ہنسو بولو_“ بڑی ماں نے پیار سے اس کا گال تھپکا_____

"مجھ سے نہیں چلا جاتا اتنے بھاری ڈریس میں_" ثمین نے بیچاری سی شکل بنا کر ان کی طرف دیکھا_بڑی ماں نے نظروں ہی نظروں میں اس کی نظر اتاری کتنی بار وہ اس پر دعا پڑھ کر دم کر چکی تھی_وہ لگ ہی رہی تھی اتنی پیاری کی ان ہی کی کیا کئیوں کی نگاہیں اس پر ٹک سی جاتی_____

"اتنا بھی بھاری لباس نہیں ہے، اب ایسا بھی کیا نازک پن_میرے ساتھ چلو مجھے اور بھی لوگوں سے ملوانا ہے تمھیں_" اب نیلم بھابھی کی پہلوانی کے آگے اس کی کیا چلتی وہ زبردستی اسے اٹھا کر لے گئی تھی_بڑی ماں مسکرا کر اپنے ساتھ بیٹھی خاتون سے باتوں میں لگ گئی_ثمین نیلم کے ساتھ زبردستی چلتی ان کی کزنز سے مل رہی تھی_سب کی تعریفیں اتنے زیادہ لوگ وہ بار بار لڑکھڑا جاتی_____

نجانے کیوں بچپن سے اسے بھیڑ سے گھبراہٹ ہوتی تھی_شاید ہمیشہ اکیلے رہنے کا اثر تھا_بابا اور آنٹی اسے بہت کم فنکشنز وغیرہ میں لے جاتے تھے_انہوں نے ہمیشہ ثمین کو لوگوں سے الگ تھلگ رکھا تھا_ان کے گھر تو کوئی آتا بھی نہیں تھا، حالانکہ بابا کے اتنے رشتہ دار تھے گاؤں میں_بچپن میں تو وہ لوگ جاتے بھی تھے، اس کے سمجھدار ہونے کے بعد وہ سلسلہ بھی بالکل ختم ہی ہو گیا تھا_

وہ ہمیشہ ایک چھوٹے سے مگر محبتوں سے بھرے گھر میں رہی تھی_پڑھائی کا سلسلہ ہوا تو ہمیشہ گرلس کالج میں تعلیم حاصل کی_بابا آتے اور لے جاتے مردوں سے تو بابا کے علاوہ کسی اور سے پالا ہی نہیں پڑا_بس ایک لڑکا تھا جس کی وہ قرض دار تھی ثمین کے ذہن میں کچھ پرانی یادیں لہرائی_ثمین کے ساتھ ہوئے اس واقعے کے بعد بابا اور بھی محتاط ہو گئے تھے_اور جب اس گھر میں آئی تو ایلیار اس کا محافظ بن گیا_جانے کیوں وہ ایلیار سے پہلی

بار ہی ملتے لڑنے لگی تھی ورنہ وہ تو کسی سے بولتی تک نہیں تھی_ اب ایلیار اس کے جسم و جان کا مالک بن گیا تھا ثمین سوچ کر مسکرائی تھی پھر چاروں طرف کی سجاوٹیں اور لوگوں کا ہجوم دیکھا_____

زندگی میں پہلی بار ایسا مہندی کا فنکشنز دیکھا تھا اور اب اسے بری طرح سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی_ مکس گیدر رنگ والا یہ مہندی فنکشنز وہ بار بار کوئی جائے پناہ ڈھونڈ رہی تھی، جہاں اسے تنہائی سی میسر ہو جائے_ نیلم بھابھی کسی کام سے اسے چھوڑ کر ہٹی تو وہ بھی چپ کے سے وہاں سے کھسک لی_ آہستہ آہستہ چلتی وہ اس طرف نکل آئی جہاں فل حال کوئی نہیں تھا_____

"میرے باپ کی توبہ... جو میں کوئی شادی کے فنکشن میں دوبارہ شامل ہوئی_" سکون سے چاروں طرف دیکھتی وہ ہولے سے بڑبڑائی_____

"اپنی شادی بھی ارینج نہیں کروں گی میری جان_" اپنے پیچھے خود سے بھی زیادہ مانوس آواز سن کر ثمین فورا پلٹی تھی اور یہی وقت تھا ایلیار اسے دیکھ کر بالکل چپ سا ہو گیا_____

"تم میرا پیچھا کر رہے تھے_" ثمین کو اسے دیکھتے ہی اس کی کچن والی بدتمیزی یاد آگئی_____

"ہاں تو کیا_" ایلیار ہوش میں آکر دوسرے ہی پل خود کو سنبھال کر بھویں اچکا کر پوچھنے لگا_____

"تو یہ کی میں جا رہی ہوں_" ثمین منہ چڑا کر اندر جانے کے لئے مڑی_

"ایک منٹ یہ ابھی تک تمھاری ناراضگی ختم نہیں ہوئی ہے_" وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا ایسے کی ثمین اندر جا نا سکے_____

"تم نے ابھی تک سوری جو نہیں بولا_" ثمین نے گردن اکڑا کر اسے دیکھا_

"ابھی تک جھک مار رہا ہوں_ اے میرے اللہ کتنی ظالم لڑکی ہے یہ، زرا سا بھی اس کے دل میں رحم نہیں_" وہ اسے اور تپانے کے موڈ میں آچکا تھا_ سر اٹھا کر دہائی دے کر ثمین کو اور تپایا_____

"میں ظالم ہوں_" ثمین جیسے بھڑک اٹھی_ چھوٹی سی ناک غصے سے چھڑا کر غرائی_" تم ہو جس نے مجھے جن بن کر ڈرایا_ تم نے مجھے پانی میں گرا کر مارنا چاہا تم مجھے....." وہ بولتے بولتے سوچنے لگی آگے کیا بولے یاد نہیں آ رہا تھا_

"میں نے اتنے پیار سے دوادی اتنے پیار سے کافی بنا کر پلائی_ تمھارے لئے آفس سے بھاگا آیا اور تم اتنا لمبا چوڑا نامہ چھوڑ کر میرے لئے یہاں بھاگ آئی_ اور تب سے اب تک پیچھے پیچھے پھر رہا ہوں مگر میڈم کا منہ ہے کی سیدھا ہی نہیں ہو رہا ہے_" وہ بھی اسی کے انداز میں شکایت کرتا اسے منہ بنا کر دیکھ رہا تھا_____

"اتنا لمبا چوڑا نامہ بھی نہیں تھا جیسا تم بیان کر رہے ہو_" ثمین نے ہونٹ ٹھیڑا کیا_

"اچھا دیکھ لو ابھی_" ایلیار نے فوراً جینز کی جیب سے کاغذ کا ٹکڑا نکال کر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا_ ثمین نے تیزی سے آگے بڑھ کر وہ کاغذ کا ٹکڑا جھپٹ لینا چاہا، اس کا ارادہ بھاپ کر ایلیار نے فوراً اسے دوبارہ اپنے جیب میں رکھ لیا_____

"نکال کر پھاڑوں اسے_" ثمین بے بسی سے بولی، اسے کیا معلوم تھا وہ اس کاغذ کے ٹکڑے کو لے کر پھر رہا ہو گا_____

"کیوں پھاڑ دوں... اسے تو فریم کر کے اپنے روم میں لگاؤں گا_" ایلیار نے مسکرا کر اسے چڑایا_____

"تم نا بات کرنے کے قابل نہیں_" وہ پیر پٹخ کر جانے کے لئے مڑی، اس کے مڑنے سے پہلے ہی ایلیار نے جھٹ سے اس کی کلائی پکڑ کر ہلکے سے مروڑ دی_" اللہ..... " اتنی سی ہی تکلیف میں ثمین کی چیخ نکل گئی

_____

"اب سیدھی طرح سے بولتی ہو کی غصہ ختم ورنہ ایسے ہی تمھاری نازک کلائی توڑ موڑ دوں گا_" ثمین کی کلائی مروڑتے مروڑتے ثمین کا ہاتھ اس کی پشت پر کر دیا خود وہ اس کے مقابلے میں کھڑا تھا اور اپنی گہری آنکھوں سے وہ ثمین کو شرارت سے دیکھ رہا تھا_

"اب تو ہرگز نہیں بولوں گی بد تمیز انسان، زرا سی بھی تمیز تمھیں چھو کر نہیں گزری ہے_" ثمین درد سے پریشان ہو کر اور بھی خفا ہوئی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹنے لگی_

"اچھا...." ایلیار نے شرارت سے اس کی کلائی اور مروڑی_____

"اف میں مر جاؤں گی ایلی چھوڑو پلیز_" اس بار درد سے ثمین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے_اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ایلیار نے فوراً کلائی چھوڑ دی_ثمین نے روہانسی ہو کر اپنی کلائی دیکھی ہاتھوں میں شوق سے پہنا گیا گجرا ٹوٹ پھوٹ کر لٹک گیا تھا_____

"مرو تم... میری پوری کلائی توڑ دی_" اپنی کلائی سے گجرا نوچ کر سامنے کھڑے مسکراتے ایلیار پر پھینک کر وہ روہانسی ہو رہی تھی_____

"پھولوں کی یہ بے حرمتی_" ایلیار نے خود سے ٹکرا کر گرے گجرے کو اٹھا کر سونگھا_

"جب مروڑ رہے تھے تو بے حرمتی کا خیال نہیں تھا_" وہ جیسے کاٹ کھانے کو تیار تھی_" پورا ہاتھ سرخ ہو گیا جنگلی کہیں کے_" آستین اور چوڑیاں اوپر کرتے ہوئے وہ بار بار اپنی کلائی دیکھے جا رہی تھی_____

"دیکھوں... کتنا سرخ ہو گیا ہے... کہیں خون ٹپک نا جائے_" اسی طرح شرارت سے زبردستی اس کی کلائی پکڑ کر گھما گھما کر دیکھا_" کچھ نہیں ہوا ہے.. ایک بھی سرخی نہیں نازک بی بی_" اس کی کلائی جھٹک کر چھوڑ دی وہ اسے اچھے سے تپا رہا تھا_____

"اندھے ہو کیا، پوری کلائی سرخ ہو گئی ہے_" اس کی آنکھوں کے سامنے اپنی کلائی اٹھا کر وہ غصے سے چیخی_

"کچھ نہیں ہوا ہے_" منہ بنا کر، کاندھے اچکا کر جیسے اسے اور جلایا_

"کچھ نہیں ہوا ہے... تم تو مار کر بھی کہوں گے نہیں کچھ نہیں ہوا ہے_ یوہی بس زرا سا گلا دبایا تھا بس زرا سا دم نکل گیا_" لڑتی جھگڑتی، روہانسی ہوتی وہ اتنی معصوم سی لگی کی بے اختیار اس نے قہقہہ لگایا_ ثمین کو اب سچ مچ کا رونا آنے لگا اس کی رونی شکل دیکھ کر ایلیار فوراً مذاق کے موڈ سے باہر نکل آیا_____

"اچھا سوری ویری سوری، تمھیں ڈرایا اس پر سوری، تمھیں بھیگا دیا اس پر بھی سوری اور تمھاری کلائی مروڑ دی اس پر سوری اب تو معاف کر دو میری جان ورنہ میرا دم ضرور نکل جائے گا_" نرمی سے بولتا، پیار سے دیکھتا ثمین سارا غصہ بھول گئی_ نا چاہتے ہوئے بھی ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی_____

"درد ہو رہا ہے_" ایلیار نے دوبارہ اس کا ہاتھ تھام کر جہاں اس کی کلائی تھامی تھی وہاں سہلاتے ہوے پوچھا تھا _ثمین نے بس نا میں سر ہلایا ساتھ ہی اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا_____

"درد دیا ہے تو مرحم بھی رکھنے دو_" اس کی کلائی کو چھوڑے بنا ثمین کو دیکھتے ہوئے ایلیار جھکا تھا_ ثمین کی سانسیں رک گئی وہ جھک کر اس کی کلائی پر اپنے سلگتے ہونٹ رکھ چکا تھا اس کے ہونٹوں کے پہلے لمس سے ثمین کو کرنٹ سا لگا تھا_ جتنی تیزی سے اس نے کلائی چھڑانی چاہی اتنی ہی تیزی سے ایلیار نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا تھا_ ثمین سیدھے اس کے سینے سے آ لگی چوڑیوں نے ہلکا سا شور مچایا اور دھڑکنیں منتشر ہو گئی_____

"ایلی... پلیز مجھے جانے دو_" اس کے سینے پر ہاتھ رکھے وہ خود کو دور کرنے کی کوشش میں لگ گئی، نگاہیں ملانے کی اس کی ہمت نہیں تھی_ ایلیار کی نگاہوں کی کشش سے تو وہ پہلے ہی گھبراتی تھی... آج تو بات ہی جدا ہی تھی_____

"تم نے کہا تھا نا، پہلے اظہار کا طریقہ سیکھ لو، وہ طریقہ میں سیکھ چکا ہوں_ میں جانتا ہوں ہم دونوں ایک دوسرے کی محبت میں پوری طرح سے ڈوب چکے ہے... اتنا کی ہمارے درمیان اب محرم نا محرم رہ ہی نہیں گیا، اس سے بھی پاک رشتہ ہمارے درمیان بن چکا ہے پھر بھی تم سے اظہار کر رہا ہوں تا کی ہمارے رشتے پر مہر لگ جائے، آئی لو یو ثمین میں تم سے محبت کرتا ہوں بے حد بے حساب کیا تم بھی مجھ سے اتنی ہی محبت کرتی ہو_" اس کے منہ سے نکلتے سارے الفاظ پھوار بن کر ثمین کے دل کی زمیں پر گرنے لگے اور دل میں کھلے محبت کے پھول جھوم اٹھے جیسے ان میں جان پڑ گئی_____

"کرتی ہو نا مجھ سے محبت_" ایلیار نے اس کی ٹھوڑی پر انگلی رکھ کر اٹھائی ثمین کی آنکھیں خوشی سے جھل ملا اٹھی_

"اب ہاں بھی بول دو جانم_" ایلیار نے جھک کر ان جھلملاتی آنکھوں کو لبوں سے چھوا تھا_____

"ہاں ہمیشہ سے، اب مجھے سے کبھی جدا مت ہونا_" وہ کہتے ہی فرط جذبات سے اس سے لپٹ گئی_____

"کبھی نہیں... ساری زندگی تمھارے ساتھ بس تمھارا بن کر رہوں گا_" اسے خود میں سمیٹتے ہوئے وہ سرشار سا اس کا اسکارف سے ڈھکا سر چوم کر بولا_ آنکھیں بند کئے وہ ایک دوسرے کی دھڑکن سنتے ساری دنیا سے بے خبر تھے_____

"اب تو کوئی ناراضگی نہیں ہے نا_" تھوڑی دیر بعد وہ اس سے الگ ہوئی تو اسے تھامے تھامے اس نے اس کی جھکی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا_ ثمین نے مسکراتے ہوئے بس سر ناں میں ہلایا تھا_ ایلیار نے جھک کر اس کی پیشانی پر ٹکے ٹیکے پر اپنے لب رکھے تھے پھر ایک سکون کی سانس لیتے ہوئے اس سے کہا تھا_

"آو چلو ہم چلتے ہے_" ثمین کا ہاتھ تھام کر اس نے قدم بڑھائے_____

"کہاں؟_" ثمین نے حیرت سے پوچھا تھا_

"کہیں بھی، جہاں میں تم سے بے خوف ہو کر اپنے دل کی بات کہہ سکوں_ یہاں تو کوئی بھی آسکتا ہے_" ایلیار اس کے ہاتھ کو جکڑے جکڑے پیار سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"ٹھیک ہے مگر میں پہلے چینج کروں گی پلیز مجھے بھابھی کے گھر لے چلو_ اس ڈریس میں مجھ سے چلا بھی نہیں جا رہا ہے_" ثمین کی التجا پر بھرپور نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ مسکرایا_

"خود سے بھاری لباس پہننے کی کیا ضرورت تھی_" شرارت سے کہنے پر ثمین نے منہ بنا کر اسے دیکھا_

"خود ہی تو دلایا تھا"_

" اوہ تبھی میں کہوں یہ ثمین میڈم اتنی پیاری کیسے لگ رہی ہے_" ثمین نے اسے ایک ہاتھ مارا تھا_

"تعریف بھی ڈھنگ کی نا کرنا کبھی_ اتنی حسین لگ رہی ہوں میں، سب نے تعریف کی اور تم_" ناک پھلا کر اپنا کاندھے سے سرکتا دوپٹہ کاندھے پر دوبارہ سیٹ کیا_____

"کتنا شوق ہے تمھیں خود کی تعریفیں کرانے کا_" ایلیار اسے چڑانے کے لئے کہا_

"بس تم سے ہی شوق ہے سب جائے بھاڑ میں_" ثمین کے بے ساختہ بولنے پر اس بار وہ ساری شرارت بھول کر کھل کر مسکرا دیا_____

"ایک دن سکون سے بیٹھ کر پورا دیوان لکھ دوں گا، آؤ پہلے سیلفی لیتے ہیں_" کہنے کے ساتھ ساتھ ہی اس اپنے قریب کر بھی کر لیا پھر دونوں نے لان کے حصے میں کتنی ساری تصویریں لی تھی_ یونہی تصویریں لیتے ہوئے ثمین اپنے ساتھ کھڑے ایلیار کو دیکھنے لگی بلو جینز پر ڈارک کوٹ اور لائٹ گرے شرٹ، اس کے مضبوط جسم پر بہت جچ رہا تھا_ چہرے کی کشش میں ایسا لگ رہا تھا دن بہ دن اضافہ ہو رہا تھا_ کالے بالوں کا خوبصورت ہیئر اسٹائل اسے اور بھی ہینڈسم بنا رہا تھا_ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہیں کھو سی گئی_____

"اب ایسے کیا دیکھنے لگی چلنا نہیں ہے_ یا ایسا کرتے ہیں پروگرام ختم ہو جائے تب چلتے ہے، بھابھی برا نا مان جائے_" ایلیار اس کی طرف دیکھتا اپنا فون کوٹ کے پاکٹ میں رکھ چکا تھا_____

" نہیں نہیں پلیز مجھے اب اندر نہیں جانا بہت لوگ ہے، چلو نا تم آجانا دوبارہ_" وہ اتنی تھک گئی تھی لوگوں کی بھیڑ سے کی پھر اندر جانا اس کے لئے بہت سخت تھا_____

"اچھا چلتا ہوں، بڑی ماں سے کہہ دوں پہلے کی ہم جا رہے ہیں_" اس کا گال تھپ تھپا کر وہ پھر سے کوٹ سے موبائل نکال چکا تھا_ ثمین اس کا بازوں چھوڑ کر وہی پھولوں کے پاس بچھی کرسیوں پر بیٹھ گئی_ ایلیار بڑی ماں سے باتیں کرتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا، پھولوں کے درمیان بیٹھی وہ خود ایک پھول لگ رہی تھی بلکہ پھول نہیں ایک بے حد حسین منھ بند کلی... ان چھوئی سی نازک سی اپنے اندر ڈھیروں حسن بھرے ہوئے

_____

وہ بینچ پر بیٹھی اپنے پاؤں بند جوتے سے نکال کر دیکھ رہی تھی ایلیار کی نگاہ اس کے پیر و پر ٹک گئی_ اس کے پاؤں تھے بھی بہت حسین ایلیار کا دل کہنے لگا کی اس کے پیر چھو کر دیکھے مگر خود کو سرزنش کرتا اس نے سر جھٹکا اور نگاہیں پھیر لی پھر وہ جلدی جلدی بات ختم کر کے موبائل رکھتا اس کی طرف آگیا_

"چلے اب_" ایلیار کو اپنے قریب کھڑے دیکھ کر ثمین نے بول کر اپنے پاؤں پھر سے جوتے میں ڈال لئے_

"ہاں چلو... " ایلیار نے فوراً ہاتھ بڑھایا تھا تو اس نے ان چوڑی ہتھیلی پر اپنی نازک سی ہتھیلی رکھ دی... وہ ان نازک ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتا اسے اٹھا چکا تھا... ثمین ہولے ہولے اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی

"جب ہیل والے جوتے میں چلا نہیں جاتا تو پہنا کیوں.... اب یہ مت کہنا کی میں نے دلایا تھا_" اسے لنگڑا لنگڑا کر چلتے دیکھ کر وہ سادگی سے اسے دیکھنے لگا

"نہیں بھابھی نے پہننے کو دیا تھا، یہی میچینگ شوز تھے نا لیکن اسے پہن کر اب میرے پیروں کا برا حال ہو گیا ہے_" وہ واقعی بہت پریشان ہو چکی تھی، جوتے لگتا ہے کاٹ بھی چکے تھے اسے بہت درد ہو رہا تھا

"تم یہی رکو میں کار لے کر آتا ہوں_" جہاں تک وہ لوگ آ چکے تھے وہاں سے پارکینگ زیادہ دور نہیں تھی، اس لئے ایلیار اس سے کہتا تیزی سے اپنی کار لینے پارگینگ کی طرف بڑھا تھا_ جب تک وہ کار لے کر آیا وہ جوتے ہاتھ میں لے چکی تھی_ ایلیار نے کار اس کے سامنے روک کر ہاتھ بڑھا کر فرنٹ ڈور کھولا تھا_ ثمین اپنا شرارا سمیٹ کر جلدی سے فرنٹ سیٹ پر سکون سے بیٹھی تھی... پہلے ہاتھ میں پکڑے جوتے بیک سیٹ پر پھینکے پھر ڈور لاک کیا تھا_ ایلیار نے مسکراتے ہوئے کار اسٹراٹ کر کے ہوٹل سے باہر نکال لی

"اف میرے پیر_" ثمین نے ہائے ہائے کرتے ہوئے دوبارہ اپنے پیر اٹھا لئے

"کیا ہوا ہے_" ایلیار نے فکر سے پوچھا ساتھ ہی اس کے پاؤں دیکھے اس کے پاؤں میں سچ میں انگلیوں کے پاس اور ایڑی کے پیچھے چھالے سے بن گئے تھے_" کیا ضرورت تھی ایسے جوتے پہننے کو جو اتنے کاٹتے ہو_" اس کے پیروں کی حالت دیکھ کر فکر ہوئی تو اسے ڈانٹا بھی_____

"مجھے کیا معلوم تھا ایسے نکلیں گے_ اصل میں وہ سائز میں زرا سے چھوٹے تھے اور تمھیں معلوم ہے میں کھلے سینڈلز نہیں پہنتی بس اسی چکر میں_" ثمین اپنے پیروں کو سہلاتے ہوئے بار بار جھک کر اپنے پیروں پر پھونک بھی رہی تھی_ بہت جلن سی ہو رہی تھی خاص طور پر انگلیوں اور ایڑی کے پاس_ ایلیار بس گہری سانس لے کر سامنے کی طرف دیکھنے لگا_ ثمین نے گاڑی رکنے پر چونک کر سر ہلایا_____

"کہاں جارہے ہو_" وہ ڈور کھول کر اتر ہی رہا تھا کی ثمین نے گھبرا کر پوچھا_

"بس دو منٹ.. میں آتا ہوں_" وہ کہتے ہوئے کار سے باہر نکل گیا_ ثمین وہی بیٹھی اپنے پیروں کو ہی دیکھتی اپنے زخموں پر پھونک رہی تھی_ ایلیار کچھ ہی دیر میں واپس آ گیا، ثمین ابھی بھی بس اپنے پیروں پر پھونک ہی رہی تھی، بچپن سے درد برداشت ہی نہیں ہوتا تھا، زرا زرا سی تکلیف میں اس کی جان نکل جاتی تھی_____

"لو یہ لگالو.. آرام مل جائے گا_" نظر کے سامنے ٹیوب والی مرحم لہرائی تو ثمین نے جھکا سر اٹھایا_ تو وہ اس چیز کے لئے گیا تھا_ ثمین کی آنکھیں بھی مسکرا دی چہرہ اور بھی کھل گیا اپنی اتنی فکر پر.... اللہ نے اس سے کچھ لیا تو بدلے میں ایلیار اسے بخش دیا ہے_____

"اب دیکھتی ہی رہوں گی کیا_" ثمین کو ایک ٹک اپنی طرف دیکھتے دیکھ کر ایلیار سر ہلا کر خود ہی اس کا پیر تھام چکا تھا پھر اس کے دونوں پیروں کو اپنے زانو پر رلھ لئے ثمین کوئی اعتراض کئے بغیر بس اسے دیکھ رہی تھی_ وہ ٹیوب کا کیپ کھولتے ہوئے اپنی انگلی پر ٹیوب سے مرحم نکال رہا تھا_

"چپ سے بیٹھی رہو_" جیسے ہی اس نے اس کی انگلی پر مرحم لگایا اسے گدگدی سی ہوئی تھی وہ ہنستے ہوئے پیر ہٹانے ہی لگی ایلیار نے فوراً ڈپٹا تھا_____

"مجھے گدگدی ہو رہی ہے_" اپنی ہنسی پر قابو رکھنے میں مشکل ہو رہی تھی_

"سچ میں عادل کو بھی فیل کیا ہوا ہے تم نے_" اپنی مسکراہٹ چھپاتا اس نے اس کے تلوے پر انگلی پھیری

_____

"اللہ مت کرو_" وہ بے قابو سی ہوئی تو ایلیار نے ہنس کر اس کا پیر ایسے ہی اپنے زانو پر چھوڑ دیا نا اس نے ہٹائے نا ثمین نے ہٹانے کی کوشش کی، ٹیوب بند کر کے ڈیش بورڈ پر رکھ کر ٹشو باکس سے ٹشو کھینچ کر اپنے ہاتھ پونچھے_ ایلیار نے پھر سے کار اسٹارٹ کر کے روڈ پر ڈال دی_ وہ اب بڑے آرام سے پیر پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی

_____

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو پہلی بار دیکھا ہے کیا_" لگا تار خود کو دیکھتی ثمین کو گردن موڑ کر دیکھتے ہوئے وہ مسکرایا

_____

"لو یو ویری مچ ایلی_" وہ محبت سے پر آواز میں بولتی اسے دیکھے جا رہی تھی_

"سیم ٹو یو مائی لو_" ایلیار نے ہاتھ بڑھا کر اس کا گال چھوا_

"ایلی سچ بتاؤں_ تم سے ناراض ہو کر آ تو گئی تھی مگر تمھیں بہت مس کیا تھا میں نے_" اپنی چوڑیوں کو چھیڑتے ہوئے وہ بہت سرشار سی تھی_ کار میں اس کی چوڑیوں کے بجنے کا ایک ساز گونجا تھا- جو ایلیار کے کانوں کو بڑا بھلا سا لگا_

"اور میرا جو حال ہوا اس کا کیا، صرف تمھیں منانے کے لئے میں ایک روز پہلے ہی آ گیا_ ایسے ناراض ہوتے ہے_" وہ شکوہ کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگا_ ثمین نے جھٹ سے اپنے کان پکڑ لئے، ایلیار نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے ہوئے اس کی پیشانی پر دو انگلی ماری... اس کے مار والے پیار پر ثمین نے فوراً منھ بنایا تھا_ وہ مسکرا کر سامنے دیکھنے لگا-_____

ثمین اس کے زانو سے پیر ہٹانے لگی ہی تھی کی وہ بول اٹھا_" رہنے دو پاؤ میں مرحم لگا ہے نا_" اس کے پاؤں ٹکھنے سے پکڑ کر وہی اپنے زانو پر پھر سے جما دئے_____

"مجھے اپنی جیولری اتارنی ہے، کانوں میں درد سا ہونے لگا ہے_" اپنے اسٹول کی پین کھولتے ہوئے وہ سیدھی بیٹھ گئی، ایلیار مسکرا دیا، ثمین سیدھی بیٹھ کر اپنے اسٹول کی پین کھولتے ہوئے بولی_" اف کتنا سخت ہے ڈھیروں جیولری پہننا"_

"جب حجاب لیتی ہو تو کیا ضرورت تھی پہننے کی"_

"تم کیا جانو یہ سب، اس لئے چپ چاپ بیٹھے رہو_" وہ ڈانٹ کر ایک ایک کر کے ساری پنس نکال چکی تھی_

"مدد کی ضرورت ہے تو بتاؤ_" ایلیار نے اسے نگاہوں میں بھرتے ہوئے اپنی خدمت دینے کی پیشکش کی

_____

"جی نہیں بس ڈرائیونگ پر دھیان دے_" ثمین نے ٹوکا تو وہ شانہ اچکا کر سامنے روڈ کو دیکھنے لگا_ ثمین اپنا اسٹول کھول کر ایک ایک کر کے اپنی جیولری ڈیش بورڈ پر رکھ رہی تھی، ایلیار کی نگاہ اس کے بالوں پر پھسلی تھی_____

"تمھارے بال کتنے خوبصورت ہے ثمین_" ناچاہتے ہوئے بھی ان بالوں کو چھونے کی خواہش اس کے دل میں جاگی تھی_

"بال نہیں چھونے دوں گی تمھیں، اپنا کام کرو_" ثمین نے فوراً زرا سا پیچھے ہوتے ہوئے اسے آنکھیں دکھائی

_____

"وہ کیوں_" ایلیار نے بھویں سکڑ کر اس کا نکھرا دیکھا_

"بس میری مرضی_" ناک سکڑ کر اسے چڑایا، اور پھر سے اسٹول باندھنے کی زحمت نا کرتے ہوئے گود میں ہی رکھ لیا، دوپٹہ البتہ شانوں پر اچھے سے پھیلایا تھا_____

"ایک بار تمھارے بال چھو کر دیکھوں اصلی ہے یا نقلی_" اس کا بہت دل کہہ رہا تھا اس کے بال چھو کر دیکھے_ ان کی خوبصورتی اسے دیوانہ کر رہی تھی_____

"ہاتھ بھی لگایا تو توڑ دوں گی "_

"ظالم نا ہو تو_" وہ اسے گھورتا بولا تھا_

"تم سے تو کم ہوں "_

"اب میں نے کیا ظلم کیا"_

"مجھے ڈبوں ڈبوں کر مارنا چاہا"_

"قسم سے بڑی بغض رکھنے والی لڑکی ہو، اس بار دیکھنا پورا ڈبو کر مار ہی ڈالوں گا_" وہ ناراض ہو کر اسے دھمکی دیتا بہت ہی پیارا لگا اسے_

"ٹھیک ہے شوق سے مار ڈالنا_ محبوب کے ہاتھوں مرنا بھی پسند_" وہ مزے سے جھوم کر بولی_ اس کی ایکٹنگ پر ایلیار کو ہنسی آ گئی_____

"تمھیں مار کر کبھی زندہ نہیں رہ سکتا_" پیار سے بولے گئے جملے پر ثمین مسرور سی ہو کر ہنسی تھی_

"ویسے ہم جا کہاں رہے ہے بھابھی کا تو گھر آ جانا چاہیے تھا اب تک_" اس بار تھوڑا حیران ہو کر اس نے کار کی ونڈو سے باہر کی طرف دیکھا_

"ہم گھر جا رہے ہے "_

"کیا؟_" ثمین نے چیخ کر کہا تھا_

"اس میں چیخنے والی کیا بات تھی_" ایلیار نے گردن موڑ کر دیکھا_

"اور کیا کروں گھر یہاں رکھا ہے_ اتنی دور ہے، دوسرے شہر میں مجھے چینج کرنا تھا اور سب سے بڑھ کر مجھے بھوک لگی ہے_" وہ بولتے بولتے منھ لٹکا کر اس کی طرف دیکھنے لگی_

"میں تمھیں پاگل نظر آتا ہوں ایک بار تمھیں چھوڑتا، پھر دوبارہ لے جاتا، پھر وہاں سے اپنے شہر کی طرف نکلتا، اس لئے سارے کام ایک ہی بار میں نپٹا لئے_" ایلیار احتیاط سے کار چلاتے ہوئے بول بھی رہا تھا اور اسے دیکھ بھی لیتا_

"اور تمھارے اس کام نپٹانے کے چکر میں بھوکی رہوں_" اس کا منھ پھول چکا تھا_

"گھر چل کر کھا لینا بلکہ کچھ بنا کر مجھے بھی کھلا دینا_ تمھیں منانے پھر اس تمھارے چینج کے چکر میں، کھانا میرا بھی رہ گیا ہے_" اس کی بات پر وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی_

"ہاں گھر پہنچ کر تمھیں کچھ بنا کر کھلاؤں گی نا زہر بنا کر دوں گی_" ثمین نے بہت تپ کر کہا تو وہ زور سے ہنسا تھا_

"دے دینا محبوب کے ہاتھ مرنا بھی پسند ہے_" ایک ہاتھ اسٹیرنگ سے ہٹاتے ہوئے شرارت سے اس کی ناک بھی دبائی_ ثمین نے اس کے ہاتھ پر زور سے ہاتھ مارا تھا_____

"بھابھی کی شاگردی اختیار کر لی ہے کیا_" وہ مسکرا کر اسے تپا رہا تھا_

"اف بھابھی بھی کیا سوچیں گی_ میں نے شادی بھی نہیں اٹینڈ کی، میرا موبائل سب سامان وہی رہ گیا_" ایلیار نے محبت سے اس کا واویلا دیکھا، جب وہ ایسے روہنا سی ہو کر بولتی تھی تو اسے اور بھی معصوم لگتی تھی اور اسے ستانے والا سارا موڈ پیار میں تبدیل ہو جاتا تھا_ اب بھی بہت ہی نرمی سے بولا_

"بڑی ماں سے بات کر لی ہے وہ بھابھی سے کہہ دے گی_ سب سلامت رہیں گا غائب بھی ہو گیا تو کیا دوسرا دلا دوں گا_" اس کا ہاتھ تھام کر خود سے لگانے کی کوشش بھی کی_

"ایسا ہی پیار آ رہا ہے تو کھانا دو مجھے_ چاہے کچھ بھی بہت بھوک لگی ہے_" اس کا ہاتھ جھٹک کر وہ ضد سے بولی_

"اسکیوز می میڈم! ٹھیک ہے ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہے مگر ہم فلمی کپل نہیں جو میں ہیروئین کے بھوکے ہونے پر جھٹ سے اسے برگر یا پیزا یا کچھ بھی حاضر کر دوں_ یہ اصل زندگی ہے میڈم_ یہاں اس جنگل میں ابھی کہاں تمھیں کوئی ریسٹورنٹ وغیرہ دکھائی دے رہا ہے_ اب میں پاگل ہوں جو پاگلوں کی طرح بیچ روڈ پر کار روک کر تمھارے لئے کھانا ڈھونڈوں_" ثمین ناراض ناراض سی اس کی ساری بک بک سن رہی تھی_

"تم نا کچھ مت کرو بس اپنا منھ بند کر لو_" ثمین نے تپ کر بس اتنا کہا تھا پھر کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی ایلیار کے ہونٹوں پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی_____

"اچھا ناراض تو مت ہو ادھر میری طرف دیکھو_" ایلیار نے اس کی ناراضگی دور کرنے کے لئے اس کا ہاتھ تھاما_

"اپنا کام کرو مجھے پریشان مت کرو_" وہ ہاتھ چھڑا کر منھ پھیرے پھیرے بولی_

"اپنا کام تو ہی کرنا چاہتا ہوں_" وہ پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا_ ثمین نے بس گردن موڑ کر اسے دیکھ تھا_

"زرا پیچھے دیکھو_" اس نے ثمین کا سر پکڑ کر بیک سیٹ کی طرف گھما دیا_ ثمین نے فوراً سیٹ کی پشت پکڑ کر اچک کر بیک سیٹ پر دیکھا تھا_ وہاں خوب بڑا سا شاپر رکھا تھا_ جس تیزی سے پیچھے دیکھا تھا اسی تیزی سے ایلیار کی طرف دیکھا_

"تمھیں بھلا میں بھوکا رکھ سکتا ہوں، مجھے معلوم تھا تم نے کچھ بھی نہیں کھایا ہو گا_" ایلیار کی محبت ثمین فرطِ محبت سے جیسے مجبور ہو گئی_ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر ڈرائیونگ کرتے ایلیار کا چہرہ گھمایا تھا پھر اچک کر اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں بھر کر اس کی پیشانی چومی تھی_____

ایلیار کی آنکھوں میں تحیر اترا پھر ایک خوشی سے بھرپور مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر گھیراؤ کیا تھا_ دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا تھا_" اور پیار آ رہا ہے تو وہ بھی بتا دو، میں کم سے کم کار تو روک دوں_" ثمین نے اس کی شرارت پر جھٹ سے اس کا چہرہ چھوڑ دیا_____

"اتنے کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے_" ناک سکڑ کر وہ دور ہٹ گئی وہ زور سے ہنس دیا_ ثمین اب بیک سیٹ سے شاپر اٹھا رہی تھی_" ویسے تم یہ لائے کب_" شاپر کھول کر وہ شاپر کے اندر جھانکتے ہوئے پوچھ بھی رہی تھی

_____

"جب تمھارے لئے مرحم لانے گیا تھا اور میڈم پیروں پر پھونک مارنے میں اتنی بزی تھی کی دیکھا بھی نہیں_" روڈ کے اس پار دیکھتے ہوئے ایلیار کے ہونٹوں سے ایک لمحہ کے لئے بھی مسکراہٹ جدا نہیں ہوئی تھی_ ثمین نے بنا کچھ بولے برگر کا پیکٹ کھولا اور خود کھانے سے پہلے ایلیار کی طرف بڑھایا_____

"تم اپنے ہاتھوں سے کھلا دو، میں آرام سے ڈرائیونگ کر لوں "_

"عادل مت بنو خود کھالو_" اس کی فرمائش پر اس کا منھ بنا_

"پھر رہنے دو، مجھے ایسی بھوک بھی نہیں بعد میں کھالوں گا تم کھاؤ_" ایلیار ہنس کر کہتا ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھال کر اپنا موبائل کوٹ سے نکالنے لگا، موبائل نکال کر ڈیش بورڈ پر رکھتے ہوئے چیک بھی کیا_____

"چلو منھ کھولو بھوک کیوں نہیں ہو گی_" اپنا موبائل دیکھتے ہوئے ایلیار نے فوراً اس کی طرف دیکھا، اس کے چہرے کے پاس برگر بڑھاتے ہوئے رعب سے بول کر اب اسے کھانے کا اشارہ کر رہی تھی_ ایک بار پھر وہ کھل کر مسکرایا تھا_

"اب کھا بھی لو، مجھے بھی تمھاری بہت پرواہ ہے، صرف تم نہیں کرتے ہو_" ثمین کی آنکھوں میں محبتوں کا ایک جہان آباد تھا، ایلیار نے بے اختیار اس کا وہی ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا... اس سے پہلے کی وہ کچھ سمجھتی وہ اس کی گردن کے پچھلے حصے کو پکڑ کر اس کے حسین چہرے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کر چکا تھا_ ثمین کی آنکھیں کھل گئی اپنی کر کے وہ اسے چھوڑ کر پھر سے سامنے کی طرف دیکھنے لگا تھا_ ثمین اب بھی جیسے بت بنی اسے دیکھ رہی تھی_____

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو، مجھے تم پر ڈھیروں پیار آرہا تھا اور میرے پیار جتانے کا یہی طریقہ ہے_" وہ ایک نظر اس کی صورت پر ڈال کر ظاہراً سنجیدگی سے بولا تھا مگر آنکھوں میں جیسے روشنی سی پھوٹ رہی تھی_ ثمین جیسے ہوش میں آگئی_ چہرے سے لے کر کانوں تک وہ لال ہو چکی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے چہرے سے آنچ نکل

رہی ہو_ کیسی بھوک کہاں کی بھوک، وہ سب بھول گئی دل تھا کی جیسے اپنی رفتار سے دوگنی رفتار میں دھڑکنے لگا ہو_ اس کا ایلیار کے پاس بیٹھنا اب دوبھر ہو گیا تھا_____

"زیادہ شرمانے کی ضرورت نہیں میر اپیار جتانے کا طریقہ اب ہمیشہ یہی رہے گا_ اس لئے ڈونٹ شائی_" ثمین نے ساری شرم تاک پر رکھ کر اسے گھور کر دیکھا_

"اپنا طریقہ اپنے پاس رکھو لو فر کہیں کے_" ایلیار نے پوری دلچسپی سے اس کا گلرنگ چہرہ دیکھا_

"اس پر بحث نا ہی کرو تو اچھا ہو گا تمھارے عشق میں سب بھول جاتا ہوں_ اس لئے تم یہ سمجھو ہم ایک دوسرے کے دل و جان ہے_ ہمارے بیچ کبھی بھی کوئی تکلف نا آئے، نا کوئی جھجھک، میں تمھیں چھو بیٹھوں تو تم سمجھو کہ جیسے تم نے خود کو چھوا ہے یا تم مجھے چھوؤں تو میں بھی ایسا محسوس کرتا ہوں_ کبھی بھی کوئی بھی غلط خیال ہمارے دل کو نہ چھوئے_ ٹھیک ہے نا_" وہ محبت میں ڈوبا اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا_ ثمین جیسے سراپا اس کے عشق میں ڈوبی تھی_ ان کا رشتہ وہاں پہنچ گیا تھا، جہاں کسی بندھن کے نا ہوتے ہوئے بھی سب جائز لگتا ہے_ وہ دونوں ہی ایک جان دو جسم بن چکے تھے_ ایلیار بغور اس کے چہرے کو دیکھ کر اس کا ہر احساس پڑھ رہا تھا_____

"ایسا کہو کہ بے شرم ہی بن جائے پورے_" ثمین نے جھوٹی ناراضگی سے ہاتھ میں لیا برگر پھر سے اس کی طرف بڑھایا_

"ہم آپ کے آپ میری تو حرج ہی کیا ہے_" ثمین کا ہاتھ تھام کر برگر سے ایک ٹکڑا کاٹتے ہوئے وہ لاپرواہی سے بولا_

"حرج ہے نا، پہلے شادی تو ہو جانے دو_" ثمین کے بے ساختہ بولنے پر ایلیار اس بار کچھ نہیں بولا، بس جس برگر کو اس نے لقمہ لیا تھا اسی برگر کا بائٹ لیتی ہوئی ثمین کی طرف دیکھا_ ثمین اپنے نکاح سے بالکل انجان تھی اور ایلیار کچھ شرائط سے گھرا مجبور تھا مگر اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ثمین کی طرف بڑھا تھا_____

"وہ تو بعد کا مسئلہ ہے_" وہ اس بار سنجیدہ ہو گیا_ ثمین نے پھر سے اس کی طرف برگر بڑھایا تھا آگے کے بارے میں وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی فل حال اس کا ایلیار اس کے پاس ہے اس کے لئے بس یہی کافی ہے_"تمھیں ایک جگہ لے چلوں تو کیا چلو گی_" ایک دم سے ایلیار نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا تھا

_____

"جہاں بھی کہوں گے وہاں چلوں گی_" ثمین بس مسکرائی تھی_

"سوچ لو ہماری پہلی ڈیٹ ہے_" وہ اس بار شریر ہوا_____

"مجھے تم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے_" ثمین کے جواب سے ایلیار نے سرشار ہو کر ایک سکون بھری سانس لی تھی_ پھر وہ کار کی اسپیڈ بڑھا چکا تھا تاکی جلد سے جلد وہاں پہنچ جائے... جہاں ثمین کے لئے اس نے اپنا دل بچھانے کا ارادہ رکھا ہوا ہے_____

⁂.....⁂.....⁂.....⁂.....⁂.....⁂

exponovels

"اللہ ایلی! یہ کون سی جگہ ہے، ایسا لگ رہا ہے کسی جنت میں ہے ہم_" ثمین حیرت بھری خوشی سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی_ ایسا منظر ایسا پیارا سا سیٹ اپ تو بس ٹی وی سیریل یا مووی وغیرہ میں دیکھا تھا_ آج حقیقت میں دیکھ کر وہ خوشی سے دیوانی سی ہو رہی تھی_____

"اچھا لگا تمھیں_" ایلیار بس ثمین کا خوشی سے چمکتا چہرہ بہت محبت سے سے دیکھ رہا تھا.... اس کے حسن کے آگے تو سارے منظر ہی پھیکے ہے_____

"اچھا! یہ تو بالکل خوابوں جیسا ہے_" ثمین نے جھلملاتی کینڈلز لائٹس اور سرسراتے پردوں سے سجے اس شیڈ کو دیکھا_ بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا شیڈ اور سامنے بہتا پانی اور جگہ جگہ جگمگاتی لائٹس، شیڈ تک جانے کے لئے پورے راستے میں آرٹیفیشل کینڈلز اور ریڈ پھولوں کی قطار سارا ماحول ہی بہت زیادہ رومانٹک تھا_ وہ اتنی خوش تھی کی اس کے پور پور سے خوشی جھلک رہی تھی_____

"یہ خواب نہیں حقیقت ہے اور یہ حقیقت کتنی حسین ہے کی میرا محبوب میرے پاس ہے_" ایلیار کی آواز خوابناک ہو گئی ثمین کا مہندی اور چوڑیوں سے سجا خوبصورت ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا لیا_ ثمین کے اوپر ماحول کا فسوں چھانے لگا تھا_ وہ اس کے محبت بھرے لمس کے احساس میں ڈوب ہی گئی تھی .....

ایلیار نے اس کے ہاتھ کو چھوڑ کر اپنی جیب سے ایک چھوٹی ڈبیا نکالی تھی اور اس ڈبیا کو کھول کر اس میں سے رینگ باہر نکالی، ثمین بس آنکھوں میں ہیرے سی چمک لئے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی_ ایلیار نے بڑے ہی حق سے اس کا ہاتھ تھام کر ثمین کی انگلی میں رینگ ڈالی تھی_ روشنی سے بھرا وہ نیلا ہیرا ثمین نے پلکیں اٹھا کر ایلیار کا چہرہ دیکھا_____

"ایسے پہناتے ہیں رینگ؟ ایسے پرپوز کرتے ہیں؟_" ثمین منتظر ہی رہی تھی کی وہ کب گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے پرپوز کرے گا، اس سے شادی کی درخواست کریں گا مگر یہاں تو اس کے تو سارے ارمانوں پر مٹی ڈال دی تھی تھی اس کی سادگی نے... اور جیسے اس کی سوچ تک ایلیار نے پڑھ لی تھی وہ گردن جھٹک کر بے ساختہ ہنسا تھا

_____

"میں تو سمجھتا تھا تم فلمیں یا ڈرامہ وغیرہ نہیں دیکھتی ہو_" ثمین کی انگلی میں رینگ گھماتے ہوئے اس کا پھولا پھولا منہ دیکھ کر اس کا انداز شوخی بھرا ہو گیا تھا_____

"میں بیسویں صدی میں نہیں رہ رہی تھی دیکھا ہے میں نے سب_ کیسے پرپوز کرتے ہیں سب اپنی محبوبہ کو_" ناراض ہو کر اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ بھی چھڑانا چاہا_____

"میں ان سب فضولیات میں نہیں پڑتا، سیدھا سادہ بندہ ہوں، سیدھا سا طریقہ اپنایا_" اس کے ہاتھ چھڑانے کی ساری کوشش ناکام بناتے ہوئے اس نے اپنی گرفت مضبوط کر لی_____

"پیار میں کیسے پڑ گئے_" ثمین کا منہ بنا ہی رہا_____

"بچپن سے_" وہ مسکرایا_____

"کیا مطلب_" ابرو اٹھا کر دیکھا____

"اچھا آج تو مت لڑو_ چلو اب پوچھ لیتا ہوں_ کیا میرے ساتھ اپنی ساری زندگی لڑتے جھگڑتے، ہر وقت منہ پھلا کر گالیاں دیتے ہوئے لیکن دل میں ڈھیروں عشق لئے گزاروں گی ثمین میڈم_" اس نے پرپوز بھی کیا تو اپنے ڈھنگ سے اسی شرارت سے_ ثمین نے مسکرا کر بس نفی میں سر ہلایا تھا_ ایلیار نے ہونٹ گول کر کے آنکھوں کے اشارے سے اس کے انکار کی وجہ پوچھی_____

"میں صرف یہ زندگی ہی نہیں تمھارے ساتھ گزارنا چاہتی ایلیار، اس دنیا کے بعد جب موت آئے تو دوسری دنیا میں بھی بس ہمیشہ تمھارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں، بس تم اور کوئی نہیں_" اس کے جواب نے ایلیار کی روح تک کو سرشار کر دیا_____

"چلو پھر اللہ سے دعا مانگتے ہیں ہمیں موت کے بعد بھی جدا نا کرے، ہمیں ایک کر دے ہمیشہ کی زندگی کے لئے بھی_" ثمین کی پشت پر آ کر پیچھے سے اسے بانہوں میں بھر کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر ایلیار نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دئے، ثمین نے فوراً آنکھیں بند کر کے دعائیں مانگنی شروع کر دی_ کچھ دیر وہ دونوں یوں ہی اللہ سے اپنے لئے دعا مانگتے رہیں تھے_ ایلیار نے دعا مانگ کر چہرہ گھما کر ثمین کا چمکتا چہرہ دیکھا_ وہ ایسی حسین ہو رہی تھی جیسے کائنات کی ساری خوبصورتی اس کے وجود میں سمٹ آئی ہو_ بے ساختہ اس نے ثمین کے گال پر اپنے لبوں کو رکھا تھا_____

"اللہ سے دعا مانگ رہے ہو تو ایک ہی کام کرونا_" اس کی پر حدت لمس کو محسوس کر کے ثمین تیزی سے اس کی بانہوں سے نکل آئی_ چہرے پر حیا کے سائے سے بکھر آئے تھے_ گال جیسے دہک اٹھا تھا_ اس کے گالوں پر بکھری لالی کو دیکھتے ہوئے ایلیار اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر ہنس دیا_____

"آؤ وہاں بیٹھتے ہیں_" بڑھ کر ثمین کا ہاتھ تھام کر وہ شیڈ کے نیچے چلا آیا_ ثمین سر جھکا کر بے پناہ شور مچاتی دھڑکنوں کے شور کے ساتھ اس کے ہم قدم تھی_ ایلیار نے پہلے ثمین کو چیئر گھسیٹ کر بہت نرمی سے شانوں سے تھام کر بٹھایا تھا پھر دوسری چیئر گھسیٹ کر خود ثمین کے سامنے بیٹھ گیا_____

"نارمل ہو کر مجھ سے باتیں کرو اب_" اسے لگاتار سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو گھورتے دیکھ کر ایلیار نے ہاتھ بڑھا کر ثمین کا ہاتھ تھام لیا_ ثمین نے سر اٹھا کر ایلیار کو تپ کر دیکھا وہ بس مسکرا دیا____

"تم نے یہ سب کب ارینج کر لیا_" ثمین کو کچھ نا کچھ تو بولنا ہی تھا، اس لئے ٹیبل پر رکھے کیکس اور سافٹ ڈرنک کے گیلاس دیکھ کر پوچھ بیٹھی _____

"تمھیں منانے جانے سے پہلے یہاں سب بک کروا کر اسی ٹایم پر پہنچ گیا_ اب پلیز ساری ڈیٹیل پوچھنے مت بیٹھ جانا ہم یہاں بس اپنی باتیں کرنے آئے ہیں_" ایلیار نے بتاتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ بھی جوڑے

_____

"اتنی بیوقوف بھی نہیں ہوں_" ثمین نے منھ بنا کر سافٹ ڈرنک کا گلاس اٹھا لیا_

"کتنا اچھا ہو اگر ہم ہمیشہ یہی رہ جائے ہے نا_" ثمین نے گلاس سے بڑا سا گھونٹ بھرتے ہوئے حسرت سے چاروں طرف دیکھا_____

"اور پھر گھر والوں کے ڈنڈے کھائے، کوئی اور بات کرو نا تم_" ایلیار کو اس کی بچکانہ سی بات پر ہنسی بھی آ رہی تھی اور پیار بھی_____

"تم ایسا کرو نا ایسی ہی جگہ پر ایک چھوٹا سا گھر لے لو، ہم یہی رہیں گے تب کون ڈنڈے ماریں گا ٹھیک ہے نا ایلی گھر لے لونا_" وہ کہتے کہتے اچھل ہی پڑی اتنی اچھی ترکیب آئی تھی یہاں رہنے کی_ گلاس ٹیبل پر رکھ کر بڑے پیار سے فرمائش کی گئی_____

"گھر لینے سے کیا ہو گا_" ہو گئی یہ شروع ایلیار اپنی جگہ سے اٹھا تھا پھر اپنی چیئر گھسیٹ کر ثمین کی ہی چیئر سے لگا کر وہ اس کے قریب ہو کر بیٹھ گیا_ ساتھ ہی اپنا والا سافٹ ڈرنک کا گلاس اٹھانے لگا_____

"پھر ہم یہی رہیں گے نا_ کتنا اچھا لگیں گا نا ایسے ہی کھلے آسمان کے تلے، کتنا رومانٹک سا ماحول ہے تم گھر لے لونا یہاں_" جوش جوش میں بڑا کرارا ہاتھ ایلیار کے بازوں پر بھی مارا تھا اس نے_ گلاس اٹھاتے ہوئے ایلیار نے بڑی مشکل سے سافٹ ڈرنک چھلکنے سے بچایا ورنہ وہ ٹیبل پر ہی الٹ جاتا_____

"پوری بھابھی کی کاپی ہوتی جارہی یہ... ہر وقت ہاتھ چلتا ہے میڈم کا_" بہت تپ کر ایلیار نے سوچا تھا مگر کہا نہیں، کہہ کر ثمین کو چڑیل تھوڑی بنانا تھا اس لئے اس نے بس اتنا کہا_" کھلے آسمان کے تلے اور پھر جنگلی جانوروں کے نوالہ بن جائیں گے_" بہت ہی جل کر اس نے اپنا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگالیا تھا_____

"جنگلی جانور رہتے ہیں یہاں_" ایلیار کا کہنا تھا کی ثمین نے ایک دم سے چاروں طرف دیکھا، ان دونوں کے علاوہ کوئی اور تو نظر بھی نہیں آرہا تھا_ کہیں کوئی جانور نا آجائے_ وہ سہم سی گئی_____

"اچھا بس اب پرانی ہیروئینوں کی طرح ڈر مت جانا، ایسے ہی بول دیا کوئی جانور نہیں ہے یہاں_" ثمین کی شکل پر سب لکھا دیکھ کر اس نے ٹوک دیا کہیں وہ چلنے کی ضد نا شروع کر دے_____

"پھر ٹھیک ہے ہم گھر لے سکتے ہیں_" بڑے اطمینان سے پھر سے اس کی سوئی وہیں پہنچ گئی_اس بار ایلیار کو ہنسی آ گئی_ہاتھ میں لیا گلاس ٹیبل پر رکھ کر اس نے ہنستے ہوئے ثمین کی نازک سی ناک چٹکی میں پکڑ کر دبا کر چھوڑ دی اور بہت ہی پیار سے بولا تھا_

"اچھا گھر لے دوں گا جو کہوں گی سب لے دوں گا مگر ابھی تم گھر سے ہٹ کر کچھ اور بولو نا میری جان، میں تمھارے ان خوبصورت لبوں سے بس اپنے بارے میں سب سننا چاہتا ہوں_" ہوا کے زور سے اڑتی ثمین کی لٹو کو اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے کان کے پیچھے کرتا وہ محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا_سجی سنوری معصوم سی اس کی بالکل ڈول سی محبوبہ، ایلیار کو اس پر ہمیشہ سے زیادہ پیار آ رہا تھا_آج وہ پوری طرح سے اس کی محبت کا حق دار جو بن گیا تھا_____

"کیا بات کروں؟_یہی گھر لے لوں گے تو پھر ہم یہی رہے گے، کتنا اچھا لگے گا نا ایسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ رومانٹک سا_" اسے کچھ زیادہ ہی یہ جگہ پسند آ گئی تھی_ایلیار کی باتوں پر دھیان ہی نہیں دیا_____

"میرے لئے تو تم جہاں ہو وہیں رومانٹک سا ماحول ہے_" وہ اب بھی اسے اپنی محبت نظروں میں بھرے ثمین کے بالوں کی اڑتی لٹو کو بار بار کانوں کے پیچھے کر رہا تھا_____

"کیا کر رہے ہو بال چھوڑو میرے ایک ہی کام میں اٹک گئے ہو_" ثمین نے جھنجھلا کر ایلیار کے ہاتھ اپنے بالوں سے ہٹا دئے_

"تمھارے بال نہیں ہے میرے بال سمجھو انہیں_ تمھارے اوپر بس اب میرا حق ہے تم سر سے پیر تک بس میری ہو_" پیار سے کہتا وہ پھر سے اس کی لٹو کو اپنی انگلیوں میں لپیٹ رہا تھا_____

"بڑے آئے حق دار.. پہلے ڈھنگ سے پروپوز تو کرو تم مجھے_ ابھی تک تم نے یہ کہا نہیں ثمین مجھ سے شادی کروں گی_" اپنا منھ ٹھیڑا کر کے وہ شکوہ بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی_ ساتھ ہی ایلیار کے ہاتھ سے بال بھی چھڑا کر اس کے ہاتھ کو پرے کر دیا_____

"شادی کا کیا ہے بلکہ رخصتی بھی ہو جائے گی، بس تم راضی ہو جاؤ_" وہ شوخی سے اسے دیکھ کر مسکرایا____

"راضی نا ہوتی تو تمھارے ساتھ یہاں نہیں ہوتی ایلیار صاحب_ آپ کو دل نے محرم مان لیا ہے، اپنا سب کچھ اس لئے تو تمھارے لئے سب پیچھے چھوڑ دیا ہے_ تمھارے سامنے بیٹھی ہوں، تمھیں چھو رہی ہوں، تمھیں تو اپنا سب کچھ مان لیا ہے_" ثمین نے مسکرا کر ایک کہنی میز پر ٹیکی تھی اور ایلیار کو دیکھتے ہوئے بڑے جذب سے اظہار کر بیٹھی_____

"مجھ سے ہمیشہ ایسے ہی محبت کرنا، ہمیشہ میرا اعتبار کرنا ثمین مجھ سے کبھی بدگمان مت ہونا_" ایلیار نے بھی ٹیبل پر کہنی ٹیک کر ثمین کے ہی انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا_____

"تم سے کبھی بد گمان ہو بھی نہیں سکتی_" ثمین ان جادو بھری نظروں میں دیکھتی ہوئی بے خود سی ہوئی تھی_ اپنے دوسرے ہاتھ سے ایلیار کے چہرے کو چھو کر محسوس بھی کیا تھا کی کیا واقعی یہ سب حقیقت ہے یا وہ خواب دیکھ رہی ہے_____

"بس ایسے ہی اپنی بات پر قائم رہنا، یہ جان لو ایلیار کا عشق بس تمھارے لئے ہے_" اپنے چہرے پر پھرتے ثمین کے ہاتھ کو اس نے اپنے لبوں سے لگالیا_" تم میری زندگی ہو میری دھڑکن ایلیار تمھیں دیکھ دیکھ کر جیتا ہے_ تمھارے ہونے سے ہی ایلیار کی سانسیں چلتی ہے اور آج سے نہیں برسوں سے_" بار بار اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگاتا وہ ثمین کی طرف دیکھ بھی رہا تھا_____

ایلیار کی آنکھوں میں محبت کا سمندر مچلتے دیکھ کر ثمین جیسے خود پر نازاں تھی_ دل مچل مچل کر کہنے لگا آج سارے فاصلے مٹا کر اس کی بانہوں میں چھپ جائے آج سب بھول کر بس ایلیار کی ہو جائے_ اپنے دل کی خواہش پر گھبرا کر ثمین نے تیزی سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی_____

"اچھا تم مجھ سے کب سے محبت کرنے لگیں دوست دوست رٹتے تھے_" اپنے جذبات چھپاتے ہوئے وہ جھوٹی خفگی سے بولی تھی_____

"کہا نا ہمیشہ سے_" ایلیار بھی سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر بولا_____

"مان ہی نہیں سکتی ایکٹنگ تو ایسے کرتے تھے کی جیسے بس دوست تھی_" شکوہ کرتے ہوئے اس بار فورک کی مدد سے کیک کا پیس منھ میں ڈالا تھا_ ایلیار کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ گیا_ اس کے شکوے پر کہا کچھ بھی نہیں تھا_____

"قسم سے پکے ایکٹر ہو تمھارے چہرے سے کبھی پتا ہی نہیں لگا تم مجھ سے محبت کرتے ہو_" ثمین کیک کھاتی ہوئی سر جھٹک کر ہنسی تھی_____

"میں اب بھی ویسا ہی ایکٹر ہوں_" ایلیار کے منھ سے یہ سن کر ثمین نے فوراً چہرہ گھما کر بھویں سکڑ کر اسے دیکھا_ جیسے بس اس کی بات کا مطلب جاننا چاہتی تھی_ ایلیار نے بس بھویں اچکا کر کیا ہوا کا پوچھا تھا_____

"تمھاری اس بات کا کیا مقصد ہے؟_" ثمین کے سوال پر وہ گہری سانس لے کر بولا ....

"میرا کوئی مقصد نہیں بس تم مجھ سے دور مت ہونا ثمین_ زندگی کے کسی بھی موڑ پر اپنا اعتبار مجھ پر سے مت کھونا_ اتنا جان لو ثمین ایلیار بس تمھارا ہے صرف تمھارا_ مجھ سے وعدہ کرو مجھ پر سے اپنا اعتبار ٹوٹنے نہیں دوں گی_ ہمیشہ بس مجھ سے محبت کرنا_" اس بار وہ سنجیدہ تھا اس کے ہاتھوں سے فورک پلیٹ میں رکھ کر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر وہ عہد وفا مانگ رہا تھا_ ثمین پر ایک بار پھر ان جادو بھری نظروں کا سحر چھڑا تھا_____

"تمھاری چاہت میں اس موڑ پر آ گئی ہوں ایلی کی اپنے اور تمھارے درمیان کے سارے فاصلے مٹا ڈالے _ تمھارے ساتھ تنہائی میں بیٹھی ہوں تمھیں چھو رہی ہوں یعنی تمھیں اپنا سب کچھ مان لیا پھر کیسے تم سے دور رہ سکتی ہوں _ تم پر ہی تو سب سے پہلے اعتبار کیا ہے اور کرتی رہوں گی _ تم میری محبت ہو ایلیار تم میری روح ہو _"
وہ ساکت سا بس اپنی جوگن کو دیکھ رہا تھا _ جو اب اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکال کر اس کے چہرے کو تھام چکی تھی _____

"تمھارا اعتبار کبھی ٹوٹنے بھی نہیں دوں گا ہر کوشش کروں گا کی تمھاری نظروں میں خود کو گرنے نا دوں _"
اپنے چہرے پر رکھے ثمین کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر وہ اس کے ساتھ ساتھ خود سے بھی عہد کر رہا تھا

_____

"ایلی تم ایسا کیوں بول رہے ہو مجھے ڈر لگتا ہے _" ثمین کی آنکھوں میں اس بار خوف نے جھلکیاں دکھائی

_____

"ڈر کی وجہ _" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگا _

"ایک نہیں ہے بہت ساری ہے _" ثمین نے منہ لٹکا لیا _ اپنے ہاتھ جو اس نے ایلیار کے چہرے کو تھاما ہوا تھا اس کے ہاتھوں سے نکالنے کے لئے کھینچ لیا _____

"مثلاً کون کون سی ہے؟ _" ایلیار غور سے ثمین کے خوف زدہ ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے پھر سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر اپنا گلاس اٹھا کر پوچھنے لگا _____

"پہلی وجہ ہماری شادی ہے جس کے ہونے کا امکان نہیں ن" ....

"تم یہ سمجھو ہماری شادی ہو چکی ہے آگے بولو_" گلاس سے گھونٹ بھر کر اسے پوری سنجیدگی سے ٹوک دیا_

"ایسے کیسے مان لوں تمھاری بات... نکاح ہونا باقی ہے_" ایک تو وہ اتنے گمبھیر موضوع پر بات کر رہی ہے اور صاحب کسی اور ہی دنیا میں جیسے ہے_اس کی ایسی لاپرواہی سے بولنے پر ثمین بری طرح سے چڑ کر بولی

"نکاح تو ہوا ہے تمھارا" ...

"کس کا نکاح ہوا ہے_" ایلیار کے بے ساختہ بولنے پر وہ بیچ میں ہی وہ زور سے بولی_ایلیار نے سر جھٹک کر ایک ہی سانس میں گلاس خالی کر کے ٹیبل پر رکھ دیا اور پوری طرح سے ثمین کی طرف متوجہ ہو گیا

"تم سمجھو ہمارا نکاح ہو گیا ہے اور تمھیں میں رخصت کر کر یہاں لے آیا ہوں اور اب ہم ہنی مون پر آئے ہے_" ثمین پوری آنکھیں پھاڑے اس کی اتنی بے تکی باتیں سن رہی تھی_اس کی آخری بات پر تو کانوں سے دھواں نکلنے لگا_ایلیار اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتا پوری سنجیدگی سے بول رہا تھا

"تمھیں بھی تو یہ جگہ بہت پسند آگئی ہے_کتنا رومانٹک سا ماحول ہے کوئی بھی نہیں بولو کیا کہتی ہو_" اپنی بات کہتے ہوئے وہ بڑے آرام سے ثمین کے بالوں سے پن نکال کر اس کے اسٹائل سے بندھے بال کھول چکا تھا_ثمین کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ اسی طرح منھ کھولے پوری آنکھیں پھاڑے، ایلیار کی ایسی شوخی دیکھ رہی تھی

"ہاں یاناں میں جواب دو نا یار میں بہت بیچین ہوں_" ایلیار نے بڑے رومناٹک ہوتے ہوئے اپنا چہرہ آگے بڑھا کر اس کے بالوں میں بسی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتار لیا_ ثمین جیسے ہوش میں آکر بھڑک ہی گئی پوری قوت سے اس نے ایلیار کو ایک زوردار دھکا دیا تھا وہ پیچھے کی طرف الٹتے الٹتے بچا تھا_____

"تم اتنے بیہودہ ہو، اتنے چیپ شرم نہیں آتی ایسی باتیں کرتے ہوئے_" ثمین شیرنی بنی اسے گھورتی اپنے بالوں کا جوڑا بھی بنانے لگی جسے اس بدتمیز انسان نے کھول دیا تھا_____

"میرا دماغ خراب تھا جو تم سے ایسا بول دیا_ میں کیوں بھول گیا کی دل میں ومپایر کو بسایا ہے وہ شرمانے کے بجائے بس پنجے ہی ماریں گی_" بہت ہی تپ کر سیدھا بیٹھتے ہوئے ایلیار نے اپنی چیئر پرے ہی کھسکا کر دوری بنالی _اس کا کیا بھروسہ سامنے رکھے چھری کانٹے سے اسے شہید ہی نا کر دے_

ویسے اس نے یہ سب جان بوجھ کر کہا تھا تاکی ثمین کا دھیان اپنی باتوں سے ہٹا دے اور اس کی ترکیب کامیاب رہی تھی_ ثمین سب بھولے اب خونخوار نظروں سے اسے گھور رہی تھی جو اب چہرے پر ناراضگی لئے اپنی پلیٹ میں کیک کے پیس رکھ کر کھانے لگا تھا_____

"تم نے مجھے ومپایر بولا_" ثمین کا غصہ اور بھی بڑھ گیا_____

"اس سے بھی کوئی خطرناک مخلوق ہوتی تو وہی بولتا_" مزے سے کھاتے ہوئے جیسے اسے اور تپایا_____

"تم کیا ہو بھوت وہ بھی کالے بھوت_" ثمین نے دانت پیس کر جیسے ایلیار کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا_

"وہاٹ کیا کہا تم نے"_

"کالا بھوت"_

"تمھارا دل نہیں تڑپا"_

"نہیں بس خوشی سے بھر گیا"_

"تم نے میرا دل توڑ دیا اپنی پہلی ڈیٹ پر ایسی بے عزتی کسی کی بھی نہیں ہو گی_" ایلیار اسے ایسے صدمے سے دیکھ رہا تھا جیسے سچ مچ اسے شاک سا لگا تھا_ ثمین ہنسی تو ہنستی چلی گئی، وہ بہت غصے سے پلیٹ کھسکا کر اس سے رخ موڑ کر بیٹھ گیا_ نگاہیں باہر نظر آتے نظارے پر لگا دی_____

ثمین مسکرا کر اپنی چیئر کھسکا کر اس کے قریب کھسک آئی_" ناراض ہو گئے کیا ایلی ڈارلنگ_؟" ہاتھ بڑھا کر اس نے ایلیار کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کر دیا_____-_

"جی نہیں لیڈی ومپایر_" ثمین کا ہاتھ اپنی ٹھوڑی پر ہٹا کر اس نے بھی اسے جلایا تھا_____

ثمین نے اسے گھورنا چاہا مگر بے ساختہ دونوں کے لبوں سے ہنسی کا فوارا چھوٹا تھا_ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے وہ دونوں بے تحاشا ہنس رہے تھے_ ثمین نے ہنستے ہنستے اپنا سر ایلیار کے شانے پر ٹیک دیا_____

" تم کیا ہو ایلی میرے دل سے پوچھو_ تمھیں دیکھتی ہوں تو دل کرتا ہے تمھیں اپنے دل میں چھپالوں اور کسی کی بھی نظر تمھارے پر کشش چہرے پر نا پڑے_ تمھاری جادو بھری نظریں کسی چہرے پر نا ٹھہرے_ کوئی بھی میرے اتنے ہینڈسم محبوب کو نا دیکھے_" ایلیار کے ہونٹوں پر بڑی خوبصورت سی مسکراہٹ آئی تھی ثمین کے کھوئے کھوئے انداز پر_ ثمین نے سر اٹھا کر خود کو دیکھتے ایلیار کو دیکھا تھا_" تمھاری یہ مسکراہٹ ہے نا دل کرتا ہے کی_" ایلیار کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی_____

"کیا دل کرتا ہے میری زندگی_" جھک کر بڑی وارفتگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا_____

"یہی کی ایک مکا مار دوں_" ثمین شرارت سے کہہ کر پھر سے ہنسی تھی_

"تم سے یہی امید ہے مائی لائف_" ایلیار سر جھٹک کر ہنستا اس کا ہاتھ تھام چکا تھا_____

"دور ہٹ کر بیٹھو بدتمیز_" ثمین کو پھر سے اپنی ناراضگی یاد آگئی_ سامنے بیٹھے ایلیار کو دور دھکیلنا چاہا مگر ایلیار کی گرفت مضبوط تھی_____

"کچھ لفظ میرے لبوں سے بھی سن لیں محترمہ اپنی تعریف میں_" اس کی آنچ دیتی نظروں سے گھبرا کر ثمین کی پلکیں جھک گئی_ گالوں پر لالی سی بکھری_ ابھی وہ کچھ بولتا کی ٹپ ٹپ کر کے بوندیں پڑنے لگی_ دونوں نے ہی چونک کر شیڈ کے اطراف میں دیکھا_____

"چلو بھاگ چلے ورنہ کار تک جاتے ہم بھیگ جائیں گے_" ثمین بوندوں کو دیکھتے ہوئے تیزی سے کھڑی ہونے لگی_

"چپ چاپ بیٹھو_" ایلیار نے اس کا ہاتھ کھینچ کر دوبارہ بیٹھا کر بولا_" بھیگ بھی گئی تو کیا اتنا اچھا موقع ہمیں کبھی نہیں ملنے والا_ کم سے کم یہاں کسی کا ڈر تو نہیں ممی ڈیڈ سمجھ رہیں ہوگے ہم شادی میں اور شادی میں موجود لوگ سمجھ رہیں ہوگے ہم گھر پر_ سکون ہی سکون کوئی ٹینشن نہیں_" وہ بہت ہی مطمئن سا اور بھی پھیل کر بیٹھ گیا_____

"ہاں اچھا تو ہے مگر پھر بھی اگر کسی کو معلوم ہو گیا تو_" ثمین کا دل بھی یہاں سے جانے کے لئے نہیں کہہ رہا تھا ____

"کس کو معلوم ہو گا... بڑی ماں تو کسی کو بتانے والی نہیں تم مطمئین رہو اور آرام سے اپنے خدشات والی جانکاری مجھے دو آخر پتا تو چلے میڈم کس سے ڈر رہی ہے_" ایلیار اس کے خوف کو دور کرتا پھر سے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا، بڑے پیار سے اس کے ہاتھ کو سہلاتے ہوئے اسے بولنے پر اکسایا_____

"سب سے بڑا خدشہ تم ہی ہو اتنے بد تمیز ہو بار بار ہاتھ پکڑ کر بیٹھ جاتے ہو_ "ثمین کو شرارت سوجھی تھی _ہاتھ بڑھا کر کیک کی اوپری کریم انگلی میں لگا کر ایلیار کے گال پر مل دی اور کھکھلا کر اپنی جگہ سے اٹھ کر بھاگی

"شرافت کو بد تمیزی کا نام دینا آپ کی پرانی عادت ہے جناب_ " بجائے اس کے پیچھے بھاگنے کے وہ منہ بنا کر ٹشو سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگا_ ثمین ہنستی ہوئی کھلے ہوئے شیڈ کے لکڑی سے بنائے گئے پلر سے ٹیک لگا کر باہر کی سمت دیکھنے لگی_ بوندیں آہستہ آہستہ پانی کا تار بن رہی تھی_ برستی بارش نے ماحول میں اور بھی رنگ گھول دیا تھا

ایلیار اٹھ کر اس سے کچھ فاصلے پر دوسرے پلر سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا_ ثمین نے ہاتھ باہر نکال کر بارش کی بوندیں ہتھیلی پر جما کرنی شروع کر دی_ برستی بارش ثمین نے اپنے دل میں انوکھے جذبات سے اٹھتے محسوس کئے تھے_ گردن موڑ کر کچھ دوری پر کھڑے ایلیار کو دیکھا وہ بھی باہر برستی بارش میں کھویا ہوا تھا_ ثمین نے شرارت سے ہتھیلی میں جمی بوندوں کو اس کی طرف اچھالا_ ایلیار پر چھینٹے سے پڑے تو وہ اپنے دھیان سے چونک گیا

"کیا خیال ہے اب چلا جائیں بہت رات ہو گئی ہے_ " ثمین کی طرف ایک مسکراہٹ اچھال کر ایلیار نے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا_

"لو ابھی تو کہہ رہے تھے ایسا موقع نہیں ملیں گا اور اب جانے کے لئے تیار ہو گئے_" ثمین نے برا مان کر منھ بنایا_____

"اس لئے کی اب تم برستی بارش میں کھو گئی ہو اور مجھے یہی منظور نہیں ساتھ کار میں رہیں گے تم قریب تو رہوں گی_" وہ پلر سے ٹیک لگا کر شوخی سے اسے دیکھنے لگا_____

"قریب آنے کی بات ہے تو آ گئی قریب، اب کچھ دیر رکو_" ثمین بڑے اعتماد سے اس کے پاس آ کر اس کے شانے پر سر رکھ کھڑی ہو گئی_ اسی اعتبار کے لئے تو اس نے دن رات چاہت کی تھی اور آج یہ اعتبار مکمل ہو گیا تھا_____

"تھینکس مائی لائف_" محبت سے خود سے لگا کر اس نے آسمان کی طرف بھی تشکر سے سر اٹھا کر دیکھا تھا_____

"آئی لو یو ایلی لو یو ویری مچ_" ثمین اس کے سینے سے لگ کر جیسے سب بھول گئی_____

یہ موسم کا ہی اثر تھا کی ایلیار سب بھولنے لگا_ اس نے اپنے اور ثمین کے درمیان ایک حد باندھی تھی مگر آج وہ باندھی گئی حد چٹخنے لگی_ ثمین کو جو دیکھ کر اس کی گردن پر جھکا وہ کسی سے کیا گیا وعدہ بھی بھول چکا تھا...."تم

کیا ہو ثمین کوئی جادو جو مجھے اپنے سحر میں ایسا گرفتار کر گئی ہے کی ساری دنیا میں بھلا بیٹھا ہوں،" اسے بانہوں میں جکڑے اب اس کے گالوں پر اپنے لب پھیر رہا تھا_____

یوں ہی اسے جکڑے ہوئے اس نے ثمین کا چہرہ دیکھا.... ثمین کی آنکھیں بند تھی اور لبوں کی لرزش بڑی قاتلانہ تھی.... ایلیار سب بھول بیٹھا آٹو میٹک اس کا چہرہ اس کے چہرے پر جھکا تھا اور پھر دو دہکتے پیاسے لب، دو لرزتے کچھ کہتے نازک دلکش ہونٹوں سے ٹکرائے تھے، ان کا ٹکرانا تھا کی دونوں کو اپنے جسم میں شرارے دوڑتے ہوئے محسوس ہوے تھے_____

ایلیار کے ہاتھوں نے نازک کمر کو اور سختی سے جکڑ لیا اور ثمین کے ہاتھ اس کے سینے پھر شرٹ کی کالر سے ہوتے ہوئے اس کی گردن میں سرسرا کر بالوں میں قینچی کی صورت میں پھنسے تھے، وہ بے خود سا ہو کر اس کے لبوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کرتے ہوئے اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں گھولنے لگا تھا ....

ثمین پر خماری سی چھا گئی، خود پر قابو کھوتے ہوئے وہ بھی اس کا ساتھ دینے لگی تھی، دونوں ایک دوسرے کے ہونٹوں سے اپنی محبت بیان کرنے لگے تھے، نجانے کتنے لمحہ گزرے تھے کی وہ بے خبر سے اپنے ہونٹوں سے سب بیان کرتے رہے تھے، ثمین نے سانس لینے کے لئے اپنا چہرہ اس کے چہرے سے دور کیا تھا، دونوں کی آنکھیں بند تھی، اور سانسیں ناہموار.... ایلیار نے بوجھل نشے سے چور ہوتی اپنی آنکھیں کھول کر اپنے محبوب کا چہرہ دیکھا وہ اب بھی آنکھیں بند کئے گہری گہری سانسیں لے رہی تھی، چہرہ جیسے کھلا ہوا گلاب بنا تھا اور ہونٹوں کی سرخی پر اور بھی اضافہ ہو گیا تھا_____

"آج کا یہ نشہ ہمیشہ میرے دل میں اس پل کی یاد دلاتا رہے گا_" وہ اس کے ہونٹوں کا بوسہ لے کر بھاری ہوتی آواز میں بولا تھا_ ثمین نے آہستہ سے اپنی پلکیں کھولی نگاہیں سیدھے اس کی نشے سے بوجھل آنکھوں سے ٹکرائی تو وہ حیا سے سرخ ہو کر اس کے سینے میں منہ چھپا گئی ایلیار نے مسکرا کر پوری شدت سے اپنے سینے میں چھپا لیا_____

"میرا خیال ہے ہمیں اب سچ میں رخصتی کروا لینی چاہیے کسی بھی جھنجھٹ کے بغیر_" ایلیار نے اسے زبردستی اس کے اسے اپنے مقابل میں کرتے ہوئے سرگوشی میں کہا... ثمین نے اپنا چہرہ ہتھیلیوں میں چھپا لیا_____

"شرمانا چھوڑے میڈم..... اب ہم کو چلنا چاہیے اس سے پہلے کی موسم کا جادو ہم پر چھڑ جائے_" وہ شرارت سے کہتا اس کے چہرے سے اس کی ہتھیلیاں ہٹا چکا تھا... ثمین کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا.. ساری تیزی دور جا چھپی تھی_____

"میں ہی کچھ کرتا ہوں... ." ایلیار ایک دم سے اسے بازوؤں میں اٹھا کر شیڈ سے باہر نکل آیا.... باہر برستی بارش نے کچھ ہی پلو میں دونوں کو بھگا ڈالا تھا ....

"ایلیار کیا کر رہے ہو..." وہ اسے بازوؤں میں اٹھائے چاروں طرف گھما رہا تھا اور ثمین بس چلا رہی تھی... ایلیار کی خوشی سے بھرپور ہنسی نے ماحول کو اور بھی حسین بنا دیا تھا... بادلوں نے ان دو محبت بھرے وجود پو اور بھی خوشی سے برسنا شروع کر دیا تھا_____

"کیا خیال ہے گھر کے اندر چلا جائے یا پھر سے اسی جگہ پر_" گھر پہنچ کر کار گیٹ سے اندر داخل کرتے ہوئے وہ شوخی سے ثمین کی طرف دیکھ کر شریر ہوا تھا_____

"وہ تو تمھیں پہلے سوچنا چاہیے تھا نا، اب تو ہم گھر کے اندر ہے، اب تو نو چانس ہے_" وہ بھی اسی شرارت سے اسے دیکھتی اپنا اسٹولر اٹھا کر سر کے ارد گرد باندھنے لگی_____

"پہلے یہی بات کہتی نا تو آج گھر ہی نہیں آتا جان_" کار اپنی جگہ پارک کر کے وہ اس کی طرف جھک کر رومانٹک ہوا_____

"اچھا بس اب زیادہ رومانٹک ہونے کی ضرورت نہیں ہم گھر آ چکے ہے_" ثمین نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور دھکیلا_____

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں تھوڑا اور رومانٹک ہونے میں حرج ہی کیا ہے، سب کے سامنے تو ایسا گولڈن چانس ملنے والا نہیں ہمیں_" اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ اس سے ایک بار پھر گستاخ ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا

_____

"ہوش میں آ جائے مسٹر ایلیار_" ثمین نے شرما کر رخ موڑ کر کار کا ڈور کھول کر اترنا چاہا .....

"ہوش ہی تو نہیں آرہا ہے_ "اس سے پہلے وہ اتر جاتی اور اس کی پہنچ سے دور ہو جاتی، ایلیار نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا بلکہ کھینچ ہی نہیں لیا وہ اسے اپنی گود میں بیٹھا چکا تھا ثمین نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا_ "کیا کر رہے ہو "....

"آج کی یہ رات میری زندگی کی سب سے حسین رات ہے، میں اس کا ہر لمحہ چرا کر اپنے دل میں چھپا لینا چاہتا ہوں_ "وارفتگی سے کہتے کہتے وہ ثمین کے ہونٹوں پر پھر سے چھونے کے لئے جھک چکا تھا اور اس بار اس نے اس کے ہونٹوں کو چھوا نہیں تھا بلکہ پوری شدت سے دکھائی تھی، جیسے وہ گھونٹ گھونٹ کر کے جام پینے کی خواہش میں ہو اور وہ سچ میں اس جام کو پی رہا تھا ثمین ایک بار پھر سے سب بھول گئی بس ایلیار تھا اور اس کا لمس

اس کی شدت بڑھی تو ثمین بری طرح مچلی تھی... پوری طاقت سے اس کی گرفت سے خود کو چھڑانا چاہا.... ایلیار جیسے پاگل ہو اٹھا تھا وہ بے رحم سے بنا تھا، جب تک اس نے ثمین کے لبوں کو چھوڑا اس کے ہونٹوں میں شدید جلن سی ہونے لگی تھی .....

"اللہ.... تم کبھی بھی نہیں سدھرو گے جنگلی بدتمیز_ "جیسے ہی اس کی گرفت زرا سی ڈھیلی ہوئی وہ تیزی سے اس سے دور ہو کر دوسری سیٹ پر بیٹھی تھی_ ایلیار خمار بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے ہولے سے ہنستے ہوئے اسے دیکھا تھا پھر اس کی نگاہ جیسے اس کے چہرے پر جیسے جڑ کر رہ ہو گئی_____

اس کی بے رحم گستاخی سے اس کے حسین لب پر لگ چکا وہ کٹ اسے جیسے بے پناہ حسن بخش چکا تھا، وہ ایسی حسین ہو رہی تھی جیسے پھولوں کو بھی شرما دے... وہ تو بت بنا اسے دیکھ رہا تھا جو بار بار اپنے لبوں کو مرر میں دیکھ کر سی سی کر رہی تھی_____

"تباہ کر دوں گی کیا مجھے بالکل، تم تو کسی قابل ہی نہیں چھوڑوں گی مجھے_" وہ جیسے ایک ٹرانس کی کیفیت سے اسے دیکھتا بولا تھا، "ہوش میں آ جاؤ ظالم انسان اتنی بے دردی دکھاتا ہے کوئی_" اسے اور بھی غصہ آیا تھا... یہاں وہ درد سے کراہ رہی ہے اور وہ مجنوں صاحب کے جانشین بنے ہے اسی غصہ میں وہ اس پر جھپٹی تھی_____

" اسی بے دردی تو نے مجھے آج دیوانہ کر دیا ہے_" وہ شاید آج پاگل ہو گیا تھا، اس کے دونوں ہاتھ جکڑ کر جھٹکے سے اسے سیٹ سے لگا کر دوبارہ سے اس کے چہرے پر جھک گیا_ ثمین اس بار چھٹ پٹا رہی تھی تکلیف تو اسے کبھی برداشت ہی نہیں ہوئی تھی، وہ پوری جان لگا کر خود کو چھڑانا چاہتی تھی اور ایلیار کی دیوانگی ایلیار کے ہاتھ کی پکڑ اس کی کلائی پر اپنی طاقت آزمانے لگی_ کنگنوں کے ساتھ ملائی گئی کانچ کی چوڑیاں کہاں برداشت کرتی یہ زور آزمائی وہ ٹوٹ کر بکھرنے لگی تھی_____

ثمین کی کلائی بھی زخمی ہو چکی تھی وہ مچل رہی تھی اور وہ سب بھلائے سارے جام پی جانا چاہتا تھا_ لمحہ پر لمحہ بیت رہے تھے یہاں تک کی وہ تھک کر چور بھی ہو گئی، ساری زور آزمائی ختم ہو گئی تھی کلائی بے دم سے ہو کر ڈھلک گئی تھی، ایلیار نے اس کی کلائی چھوڑ کر اسے خود میں سمیٹ لیا_ جب تک وہ خود تھکا نہیں اس کے لب

یوں ہی بے درد بنے رہے ہے تھے پھر جیسے وہ بھی تھک کر اس کے گالوں سے پھسل کر شانہ پر جھکا گہری گہری سانس لیتا ایک مدہوشی میں گم رہا تھا_____

ثمین سیٹ کی پشت پر سر گرائے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی، ہونٹوں کا جو حال ہو چکا ہو گا وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی، آنکھوں میں آنسو بھی بھرے تھے، ایلیار نے زرا سا اس سے الگ ہوتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے شانہ سے اٹھا کر اپنی نشہ سے چور ہوتی آنکھوں سے اس کا چہرہ دیکھا اور اس بار وہ خود کو سنبھالنے کے لیے تیزی سے کار کا ڈور کھول کر کار سے نیچے اتر گیا_ _____

وہ جان گیا تھا اگر اس نے اب وہی بیٹھے ہوئے ثمین کی طرف دیکھا تو وہ ساری حدود توڑ ڈالے گا، کار سے ٹیک لگائے لگائے وہ خود پر قابو پانے لگا.... اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ اس نشے سے سرابور تھا جو پہلے کبھی بھی محسوس نہیں کیا تھا کار سے ٹیک لگائے وہ ایک دم سے مسکرایا تھا_____

ثمین نے تھکے تھکے ہاتھوں سے اپنی طرف سے کار کا دروازہ کھولا ہونٹوں کا تو جو حال ہوا ہی اس کی کلائی بھی بے حد دکھ رہی تھی، ساری کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ چکی تھی_ ایلیار نے خود کو سنبھال کر اس کی طرف دیکھا پھر اس کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ نے گھیراؤ کیا تھا_ ثمین اس سے نظریں چرائے اپنا اسٹول درست کر رہی تھی_ وہ سرشار سا اس کے پاس آیا تھا_____

"میرے پاس اب آئے تو نا تمھارا خون کر دوں گی_ "اس کی شوخ نظروں کی جسارتیں ثمین مارے غصہ سے پیر پٹخ کر اندر کی طرف بڑھی تھی، ایلیار تیزی سے اس کے ہم قدم ہوا تھا_____

"اتنے سے پیار سے تم اتنا ناراض ہو، سوچ لو آئندہ کیا ہو گا جب تم میری دسترس میں مکمل طور پر ہو گی.... " ثمین اس کی بات کا مطلب سمجھ کر حیا سے سرخ ہو گئی... پھر بھی تڑخ کر بولی_____

"تم نے جو کچھ آج میرے ساتھ کیا ہے نا اب اپنا منھ دھو رکھو کی میں اب تمھارے قریب بھی آنے والی.... مجھے تم جیسے جنگلی انسان کے قریب بھی نہیں رہنا_" وہ تیز تیز چلتی غصہ سے کہتی اس سے نگاہ بالکل نہیں ملا رہی تھی، ایلیار ہولے سے ہنس دیا... شوخ نظروں سے ساتھ چلتی ثمین کو دیکھا_

"اچھا مگر اب تو تمھارے دیے گئے نشے کو میں چھک بھی چکا اور مجھے اس کی لت لگ چکی ہے اب بچا سکتی ہو تو بچا لینا ورنہ نشے کی چاہت میں ڈوبا انسان اپنے نشے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے_" کہتے کہتے چلتی ثمین کا ہاتھ تھام کر کھینچتا ہوا وہ اپنے قریب کر چکا تھا، ثمین کے کانوں میں دھواں نکلنے لگا اس کی بے باک باتوں سے_____

"تم اتنے بے شرم انسان ہو.... مجھے تمھیں منھ لگانا ہی نہیں چاہیے تھا_" اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دھکا دے کر وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑا چکی تھی، ساتھ ہی بھاگ کر پہلی سیڑھی پر قدم رکھا_____

"ہائے اب کیا ہو گا اب تو منھ لگا ہی لیا اب تو میں اس منھ کے پیچھے ہی پڑ جانے والا ہوں_" ایلیار اس کے پیچھے چلتا ہوا بڑی شرارت سے بول رہا تھا، اور اس کی کمر پر ہاتھ بھی پھیرا تھا_____

"جوتی نا مارا تو کہنا بد تمیز انسان.... تم نے جو میرے ساتھ کیا ہے اب کبھی بھی مجھے چھو کر تو دکھاؤ_" ثمین جو تیزی سے سیڑھیاں چھڑتی جا رہی تھی اس کے چھونے پر وہی رک کر پھنکاری تھی_____

"مجھے وارن مت کرنا میری بے بی ڈول... کار میں دکھا چکا کی اب تمھاری مرضی نہیں میری مرضی چلیں گی_" ایلیار اسی شرارت سے کہتا اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ چکا تھا .....

"ایلیار کیا کر رہے ہو تم.... " بہت زیادہ غصے والی آواز پر ایلیار اور ثمین دونوں نے گھبرا کر اپنے روم سے نکل کر آتی نگار کو دیکھا... " یا اللہ ضروری ہے ہر بار اسی حالات میں ممی ہمیں پکڑ لیں_ "ایلیار دل ہی دل میں کراہ کر بولا... ثمین کی بھی حالت اس سے کم نہیں تھی، وہ بھی بے حد گھبرا چکی تھی_____

"کیا بد تمیزی ہے یہ... بچے ہو تم دونوں جو ہر وقت ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہو اور ثمین تم... اپنی حد میں رہا کرو_ "نگار بہت نفرت سے ثمین کو دیکھ رہی تھی.. ایلیار نے ناگواری سے انہیں دیکھا_____

"ممی... ہمیں ہماری حد معلوم ہے.." وہ سامنے کھڑی نگار سے تحمل سے ہی بولا، نگار نے آگ اگلتی نگاہ سے ایلیار کے پیچھے چھپی ثمین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا_____

"کہاں تھے تم ایلیار.... " اس سے پہلے نگار کچھ اور بھی باتیں ان دونوں کو سنا دیتی اتنے میں فائق صاحب بھی آکر ان لوگوں کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے.... ممی تو ممی اب ڈیڈ بھی... ایلیار نے خود کو بولنے کے لئے تیار کیا

_____

"آپ کو تو معلوم ہے ہم بھابھی کی کزنز کی شادی میں گئے تھے اور پھر ہم بھابھی کی کزنز کی شادی سے بھاگ آئے ہیں... وہ کیا ہے نا کی اس کی منھ دکھائی تھی وہاں.... تو وہ پوری ہو گئی اور یہ پھر بولی کی اب پیسے لے کر

بھاگتے ہیں، کہیں بھابھی ٹریٹ نا مانگ لیں، اس لئے ہم شادی کا فنکشن چھوڑ کر بھاگ آئے اور اب یہ مجھ سے لڑ رہی ہے کی میرے منھ دکھائی کے پیسے واپس دو... بس اتنی سی بات_ "وہ جو کچھ بھی بول رہا تھا، ثمین نے ایک ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھے دوسرے ہاتھ سے اس کی پشت پر نئی نئی ہوئی عادت کے مطابق ایک کرارا سا ہاتھ مارا تھا .....

پھر وہی نیزے کی طرح چبھتی بے تکلفی نگار تو نگار فائق صاحب نے بھی ایک دم سے ثمین کو سنجیدگی سے دیکھا... ثمین کو فوراً اپنی اس وقت کی حرکت پر شرمندگی نے گھیرا اور ایلیار نے اپنے کان کی لو مسلی_____

"ٹھیک ہے اب آ ہی گئے ہے تو اپنے روم میں جاؤ صبح ہونے والی ہے_ "فائق صاحب اپنا سر جھٹک کر ان لوگوں کے پاس آ گئے_ انہیں قریب دیکھ کر ثمین مشینی انداز میں ایلیار سے دور ہٹ کر سر جھکا کر دور کھڑی ہو گئی

_____

" لیکن اسے بھی تو جانا تھا ہمارے ساتھ_ "وہ لوگ بزنس ٹرپ کے لئے ایئر پورٹ کے لئے نکل رہے تھے.... نگار کو نئے سرے سے غصہ آیا تھا_____

"ممی آپ کو لگ رہا ہے، میں جا سکوں گا نیند ایسی آ رہی ہے دل کہہ رہا ہے یہی سو جاؤں_ " ایلیار نے فوراً مظلومیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بے حال چہرہ بنا کر گردن ڈھلکائی_____

" تم اپنے روم میں جاؤ ثمین_ "فائق صاحب نے اپنے منہ پر ہتھیلی رکھے ہوئے ثمین کی طرف دیکھ کر سختی سے حکم دیا، اب ثمین ڈر کر انہیں دیکھ کر بھاگی... ایلیار نے بس دل ہی دل میں آہ بھری تھی کی یہ گئی اب ہاتھ سے ورنہ اسے ستانے کا اس کا اچھے سے موڈ تھا .....

اس کی نگاہ فوراً اپنا لہنگا چٹکی میں دبا کر دوڑتے قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بھاگتی ثمین پر ہی تھی، اپنے کمرے میں گھستے گھستے ثمین نے زرا سا ادھر دیکھا تھا... جہاں فائق صاحب کچھ ایلیار سے کہہ رہے تھے اور وہ بیچاری سی شکل بنائے سنتے ہوئے چور نظروں سے ادھر ہی دیکھ رہا تھا_ وہی رک کر اس نے ایلیار کو ٹھینگا دکھا کر وہ مسکراتی اپنے کمرے میں داخل ہو گئی_____

"بہت اچھا اب جاؤ اور پوری کرو اپنی لت.... مجھے اتنا درد دیا اب دکھاؤ مجھ پر رعب، ہائے میرے ہونٹ_ "وہ ناک چھڑا کر بولتے بولتے اپنے ہونٹ چھونے لگی پھر سیدھے ڈریسنگ آئینہ کی طرف آئی تھی_ اپنے ہونٹوں کو دیکھا جہاں اب خون جم چکا تھا _____

"بدتمیز... " وہ بڑبڑا کر نجانے کیوں مسکرا دی آنکھوں میں نشہ اب بھی چھلک رہا تھا،_ کچھ دیر پہلے ہوئے سارے احساسات جاگ کر نئے ارمان جگانے لگے سارے جسم میں ایک عجیب سی خماری چھائی ہوئی تھی.... وہ اپنی چوڑیوں کو اتارتی اپنی کلائی پر لگے زخموں کو چھونے لگی حیرت انگیز طور پر اب یہ زخم بجائے تکلیف کے ایک سرور سا بخش رہے تھے دل ہمک ہمک کر اپنے محبوب کی خواہش کر رہا تھا_____

" زیادہ منھ لگانے کی ضرورت نہیں وہ تو بد تمیز سر چھڑ کر بولنے لگا ہے_ "اپنا سر جھٹک کر وہ منھ بنا کر کہتی اپنے جاگے ارماں کو ڈانٹ چکی تھی_ پھر لباس تبدیل کر کے اور نماز فجر پڑھ کر وہ جب بستر پر لیٹی تو پھر سے ایلیار کا خیال دل و دماغ میں آ کر اسے ستا چکا تھا_____

" مرو تم_ "بڑبڑا کر اس نے کمبل سر تک تان لیا آخر کار کافی کوششوں کے بعد نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو ہی گئی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *.....*

"آپ لوگ آگئی، قسم سے بھابھی گھر کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا_" بڑی ماں کی پورشن کی طرف آتے ہی بچوں اور نیلم کو دیکھ کر وہ دوڑ کر نیلم سے آلپٹی_

"بڑی ہی بے کار ہو تم_" اس کے پیار کے جواب پر نیلم نے ایک کرارا ہاتھ خود سی لپٹی ثمین کے کمر پر مارا تھا

_____

"اللہ" وہ چیخ کر دور ہٹی_" اللہ.... زرا سا تم سے ہاتھ نہیں سہا جاتا جب میاں جی " ....

"بس کرے بھابھی پلیز بات بات پر میاں جی کو مت لایا کرے_" ثمین نے ان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اپنے ہاتھ جوڑے_____

"اچھا میاں کو لات مارو... تم شادی سے بھاگ کیوں آئی تھی، تم دونوں کی اچھے سے خبر لینی ہے مجھے_"ان کے ناراض ہونے پر ثمین نے بیچاری سی مسکراہٹ اپنے چہرے پر لائی_____

"وہ بھابھی کیا ہے وہ... " اسے جلدی جلدی میں کوئی بہانا ہی نہیں سوجھ رہا تھا...."منھ دکھائی کے بعد آپ نے پیسے تو دئے نہیں اس لئے یہ ناراض ہو کر میرے ساتھ چلی آئی_"اپنے پیچھے ایلیار کی شوخ آواز سن کر وہ خوشی سے مڑی تھی_____

"تم گئے نہیں ان کے ساتھ_"اسی خوشی سے پوچھا بھی.... ایلیار اس کا خوشی سے چمکتا چہرہ دیکھ کر بس مسکرایا

_____

"اسے کہاں جانا تھا مگر پہلے یہ بتاؤ میں نے تمھاری کون سی منھ دکھائی کے پیسے نہیں دئے تھے_"نیلم اب دونوں سے لڑنے کے لئے تیار ہو چکی تھی_____

"وہی منھ دکھائی جس کو دکھانے کے لئے آپ اسے لے گئی تھی... یاد کرے_" ان کے قریب آکر بڑی شرارت سے ثمین کو دیکھتے ہوئے کہا_____

"تم بھی نا ایلی بہت ڈرامہ کرتے ہو_"بھابھی ہنس کر مڑ کر اپنے بیگز سے کپڑے نکالنے لگی_بھابھی کپڑے لے کر الماریوں کی طرف مڑی تو ان کے مڑتے ہی ایلیار نے اسی وقت ثمین کو اپنے قریب کھینچ کر اس کے گال کو چوما تھا_وہ بوکھلا کر نیلم کی پشت دیکھتے ہوئے خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی_____

"کم سے کم بتا دیتے سب کی ہم جا رہے ہے.... تم دونوں کا پوچھ رہے تھے_ "بھابھی اپنے کپڑے لے کر مڑنے ہی لگی تو ہی اس نے اسے چھوڑا تھا.... اتنی دیر میں وہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی_____

"کیا ہوا تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو_ "ابھی وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پا بھی نہیں سکی تھی کی نیلم نے تعجب سے اس کی ہوائی اڑی شکل دیکھ کر پوچھا_____

"کچھ نہیں بھابھی وہ کیا کہہ رہی تھی آپ_ "ثمین نروس سی ہوئی جا رہی تھی مگر ایلیار بالکل نارمل سا آرام سے مسکراتا اس کے بغل میں کھڑا نیلم کو دیکھ رہا تھا_____

"یہی کہہ رہی تھی شادی تو پوری اٹینڈ کر لیتے تم دونوں_ "بھابھی کہتے ہوئے پھر سے کپڑے لے کر اپنی الماری کی طرف بڑھ گئی_____

"شادی اٹینڈ کر کے اپنی زندگی کے حسین پل تھوڑے ہی خراب کرنے تھے_ "ان کے الماری کی طرف جاتے ہی پھر سے ثمین کی طرف جھک کر سرگوشی کی اور پھر سے اس کے گالوں کو چھوا تھا اس کی مدھم سرگوشی اور گستاخ حرکت ثمین نے اسے بس گھورا تھا_ "میں بڑی ماں سے مل کر آتی ہوں_ "اسے گھورتی وہ روم سے ہی نکل آئی... ایلیار کی شوخ جسارت سے اب بھی جیسے گال تپ رہے تھے_ نیلم کے روم سے نکل کر وہ بڑی ماں کے روم میں جا ہی رہی تھی کی ...

"پہلے مجھ سے تو مل لو میری جان_ " پیچھے سے ایلیار نے اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا، ثمین بری طرح سے بوکھلائی تھی کسی کے بھی آنے کا ڈر اور اس کی بے باکی وہ کیسا گستاخ ہو رہا تھا_ ثمین کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا_____

"ایلی پاگل ہوئے ہو چھوڑو مجھے_ "خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ گھبرا کر ہر طرف دیکھ بھی رہی تھی_____

"تمھیں چھو کر ہوش گم ہے میرے... سمجھو پاگل ہی ہو گیا ہوں_ "اسے اسی طرح اٹھا کر ایک طرف لے آیا تھا جہاں دیوار تھی وہاں سے انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا.... ثمین کو دیوار سے ٹیک کر دونوں بازوں دیوار پر جما کر وہ بہت ہی بھرپور نگاہوں سے اس کا شرمایا گھبرایا چہرہ دیکھ رہا تھا_____

"کیا کر رہے ہو... پلیز چھوڑ دو کوئی دیکھ لیں گا سب یہی ہے_ "ایلیار کی نگاہوں سے نگاہیں چراتی وہ نروس ہو رہی تھی_ رات کی اس کی ساری بے باکیاں یاد آتے ہی گال تپ اٹھے_____

"کہاں تھا نا جانم لت لگ گئی ہے اور وہ بھی بری والی_ "اپنے ایک ہاتھ کو ثمین کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر پیار سے اوپر اٹھایا_____

"بہت ہی بری لت ہے_ "وہ زرا سا خفا ہوئی پلکوں کی چلمن اٹھا کر ایلیار کو دیکھا_____

"بہت دور رہا ہوں تم سے، اب تو روز پوری کروں گا اپنی حسرتوں کو_ "چہرہ جھکا کر ثمین کے گلابی دہکتے لبوں کو چھونا چاہا وہ تیزی سے اپنا چہرہ پھیر گئی_____

"بس ایک بار_" اس کا چہرہ زبردستی اپنی طرف گھماتے ہوئے منت کی_____

"ایلی تمھارا دماغ خراب ہے_" وہ بہت گھبرا بھی رہی تھی اور دل محبوب کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہمک بھی رہا تھا_____

"دل کی مان کر مجھے اجازت دے دو میری جان_" ہونٹوں کے پاس کہہ کر وہ اپنے بیتاب دل کو سکون دے ہی دینا چاہتا تھا کی ...

"چاچو چاچو_" بچے دوڑتے ہوئے چلاتے ہوئے ان کے پاس آئے تھے، ایلیار جھٹ سے اس سے الگ ہوا تھا _ثمین اسے زبان دکھاتی بڑی ماں کے روم کی طرف بھاگی وہ دل مسوس کر رہ گیا_____

"بھاگ لو میڈم لیکن آؤں گی پھر میری ہی بانہوں میں تب بتاؤں گا تمھیں_" مستی سے سوچتے ہوئے اس نے دل ہی دل میں عہد کیا پھر بچوں کی طرف اپنی توجہ کر لی جو اس سے کچھ کہہ رہے تھے_____

وہ جھک کر دونوں کو ہی گود میں اٹھا کر لاؤنج میں لے کر چلا آیا_جہاں بڑی ماں اور ثمین کے ساتھ ساتھ ساقب بھی بیٹھے تھے_____

"کیا خیال ہے سب جمع ہے تو آؤٹینگ پر نا چلا جائے_ڈیڈ بھی باہر گئے ہے آفس کا بھی جھنجھٹ نہیں ہے کیا خیال ہے بھائی_" سوفے پر بیٹھتے ہی ایلیار نے خوشی خوشی ساقب کو دیکھا_____

"پروگرام تو اچھا ہے مگر ابھی تو آیا ہوں میرا موڈ نہیں_ "ساقب ڈھیلے ڈھالے سے بیٹھے بولے ثمین بس آرام سے بیٹھی بڑی ماں کی پلیٹ سے سیب کی کٹی پھانکو سے اٹھا اٹھا کر کھا رہی تھی_____

"نو پاپا نو چلے ابھی چلے.... آؤٹینگ پر چلے چاچو کے ساتھ_ "گھومنے کی بات اور بچے ضد نا کرے... عاقب اور عادل بڑے آرام سے ساقب کے اوپر چھڑ گئے_____

"آپ تو ایسے تھکے ہے جیسے کار ڈرائو کر کے آئے ہو پلین سے کون تھکتا ہے_ "ان کی باتیں سن کر نیلم بھی وہاں آکر بیٹھ گئی_____

"تم لوگوں کو جانا ہے تو جاؤ میں تو اب آرام کروں گا_ "پاؤ سوفے پر رکھتے ہوئے انہوں نے نفی کی بھابھی کا منھ بنتے دیکھ کر ثمین ہنسی تو وہ تپ کر بولی_____

"دیکھ لو یہ شوہر ہوتے ہیں، شادی سے پہلے ہر روز آوٹینگ پر لے جاتے تھے مگر اب تو سالوں بعد ہی کہی جانا نصیب ہوتا ہے_ "ان کے شکوے پر ساقب نے آنکھ سکڑ کر انہیں دیکھا_ "ابھی کہاں سے لے کر آیا ہوں _"

"تو کیا... وہاں تو جانا ضروری تھا اس لئے لے گئے ہے ابھی بچوں کی دو دن کی لیو بچی ہے چلے کہیں چلتے ہیں_ "اس بار وہ زرا منت کر کے بولی_____

"لے جاؤ نا ساقب ایلی بھی تو جا رہا ہے اور جب سے ثمین آئی ہے، تم لوگ اسے کہیں گھمانے بھی نہیں لے گئے _اپنے فارم ہاؤس ہی چلے جاؤ_ "اس بار بڑی ماں نے بھی کہہ دیا تو ایلیار اچھل ہی پڑا_____

"ارے واہ بھائی چلے واقعی بہت دن ہو گیے وہاں گئے ہوئے کیوں ثمین جی چلے گی آپ..."خوشی خوشی سے کہتے ہوئے ثمین کی طرف بھی دیکھا_ اس نے بس ہاں میں سر ہلایا تھا_____

"اب ثمین نے کہہ دیا ہے تو پھر چلتے ہیں" ساقب کے ہامی بھرتے ہی ایلیار اور بھابھی نے بچوں کے ساتھ ہرا کا نارا مارا تھا_____

"ثمین چند امیرے لئے ایک کپ چائے بنا دو اپنے ہاتھوں کی_" ساقب آرام سے کہتے وہی سوفے پر لیٹ ہی گئے____

"جی" وہ خوشدلی سے کہتی سوفے سے پیر اتار چکی تھی_ "میرے لئے بھی پلیز" ایلیار نے بھی فرمائش کی وہ بس سر ہلا کر کچن کی طرف چلی گئی_ ابھی وہ چائے نکالنے ہی والی تھی کی اپنے پیچھے کسی کو محسوس کر کے فوراً مڑی تھی_

"تم یہاں بھی آ گئے_" ایلیار کو ایک گھوری دے کر وہ کپوں میں چائے نکالنے لگی_ "جہاں تم وہاں میں" آرام سے اس کی ناک چھو کر وہ وہی ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا_____

"کیا ہے ایسے دیکھنے کے لئے آئے ہو_" اس کی لگاتار خود پر جمی نگاہوں سے وہ نروس سی ہونے لگی_____

"ہم دوست بھی ہے اس لئے اتنی گھبرائی گھبرائی کیوں ہو کم آن میں وہی ایلیار ہوں مائی لو_" ثمین کی گھبراہٹ نوٹ کر کے ایلیار دوستانہ انداز میں اس کا ہاتھ تھام چکا تھا_____

"دوست ہے نا تو دو فٹ کی دوری پر رہو، جیسے پہلے رہتے تھے_" اپنے ہاتھ چھڑا کر کپ اس کی طرف بڑھایا

"یہاں ایک انچ کی دوری بھی برداشت نہیں_" کپ تھامتے ہوئے وہ شوخ ہوا_

"بیہودہ نا ہو تو_" وہ جل کر بقیہ کپ ٹرے میں رکھنے لگی____

"میری دی رینگ کہاں گئی_" ایلیار سپ لیتے ہوئے اس کی ہاتھوں کی انگلیوں کی طرف بھی دیکھ رہا تھا

"ہے میرے پاس مگر پہن نہیں سکتی بھابھی یا کوئی دیکھ کر پوچھتا تو کیا جواب دوں گی اس لئے سمجھ میں نہیں آیا اس لئے اتار دی_" آہستہ آواز میں کہتی وہ ایلیار کی طرف بھی دیکھ رہی تھی کی کہیں وہ برا تو نہیں مان گیا_

"ہمم.. سمجھ سکتا ہوں... تم چائے دے کر میرے روم میں آؤ میں وہی ہوں_" سنجیدگی سے کہہ کر وہ کپ ایک ہی گھونٹ میں خالی کر کے کچن سے نکل گیا_ ثمین کچھ بھی نہیں سمجھی کی اس نے برا مانا یا کچھ اور بات تھی

---

*..... *..... *..... *..... *..... *

ایلیار کے روم میں جاتے جاتے کتنی سوچیں ذہن میں آ رہی تھی، سب سوچتے سوچتے وہ دستک دے کر اس کے روم میں داخل ہوئی تھی_____

" کیوں بلایا ہے_" اسے الماری میں سر گھسائے دیکھ کر پوچھتی ہوئی وہ اس کے روم کے بیچ و بیچ کھڑی تھی

_____

exponovels

"بلایا ہے تو بیٹھو نا یا کھڑے ہی رہنا ہے_" اس کی طرف ایک مسکراہٹ اچھال کر خوشدلی سے کہا، اس کی مسکراہٹ اور پیار بھری آواز پر ثمین کو اطمینان ہو گیا کی وہ ناراض نہیں ہے_____

"بھابھی کہہ رہی تھی کپڑے پیک کر لوں.. مجھے پیکنگ کرنا ہے تم بتاؤں نا کیوں بلایا ہے_" ثمین سادگی سے اسے دیکھتی جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی_____

"اسی لئے تو بلایا ہے کی تیاری کروا دو، چلو میں کپڑے نکال رہا ہوں پیک کرو_" ایسی فرمائش ثمین سر سے پیر تک جل گئی_____

"نوکرانی نہیں لگی ہوں تمھاری "_

"نوکرانی نہیں بیوی سمجھ کر کہہ رہا ہوں"_

"منہ دھو رکھو ہوئی نہیں ہوں"_

"اچھا میں تو سمجھتا ہوں_" وہ مسکراہٹ دباتا اپنے کپڑے اس کے اوپر پھینک چکا تھا_____

"کبھی نہیں سدھرو گے تم_" ثمین سارے کپڑے بیڈ پر پھینک کر جانے کے لئے اٹھی، ایلیار نے اس سے پہلے ہی ڈور لاک کر دیا_ ثمین نے اس بار گھبرا کر اسے دیکھا جو دروازے سے ٹیک لگائے اسے دیکھ رہا تھا

_____

"ایلی بدتمیزی بالکل نہیں چلے گی... دروازہ کھولو مجھے جانا ہے_" اپنا دوپٹہ پیشانی پر کھینچتے ہوئے وہ نروس سی ہو رہی تھی_____

"اب بد تمیزوں اور گستاخیوں کی بات ہی ہو گی_" کیا تھا اس کی آواز میں ثمین کی ریڑھ کی ہڈی میں سہرن سی دوڑ گئی_

"دیکھو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی_" اپنے قریب آتے ایلیار کو انگلی اٹھا کر دھمکی دی_

"میں منالوں گا_" وہ بڑے آرام سے اس کے قریب آ گیا، ثمین نے بے حد گھبرا کر اپنے سامنے کھڑے ایلیار کی شکل دیکھی_

"میری ڈوز مجھے وقت پر چاہیے_" اف اس کی بے باک نگاہیں ثمین کانپ سی گئی_" یہ... یہ... کیا کر رہے ہو_" اپنے دوپٹے کو چھوتے ایلیار کے ہاتھ وہ بوکھلا ہی گئی_ ایلیار نے اس کے دوپٹے کو پکڑ کر کھینچا تھا، ثمین پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کے تیور دیکھ رہی تھی مزاحمت کی کوئی حرکت ہی انجام نہیں ہوئی وہ اتنی شاکڈ تھی_____

اس کے دوپٹہ کو ثمین کے سر سے کھولتا وہ بڑے آرام سے اس کے شانوں پر رکھ چکا تھا_" یہ تھی بد تمیزی اور گستاخی یہ ہے کہ ملکہ عالیہ میرے کپڑے رکھے آپ_" آنکھ مار کر کہتے ہوئے بیڈ سے کپڑے اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دے دیا_____

"بیہودہ انسان_" وہ غصہ سے اس کے ہی کپڑوں سے اسے مارنا شروع ہو چکی تھی، ایلیار ہنستے ہوئے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے بھاگ رہا تھا، پورے روم میں اس کی ہنسی کی آواز گونج رہی تھی_ ثمین بھاگتے بھاگتے تھک گئی تو کپڑے پھینک کر وہی بیڈ پر گرنے والے انداز میں پوری چت گری تھی_____

"اتنی جلدی تھک گئی_ "ایلیار ہنستے ہوئے اس کے پاس ہی دھم سے گرا تھا اب دونوں ہی سیدھے لیٹے چھت کو دیکھتے سانسیں درست کر رہے تھے_ ایلیار نے لیٹے لیٹے ہی سر گھما کر اس کی طرف دیکھا تو اسی وقت ثمین نے بھی اس کے چہرے کو دیکھا تھا_ ایلیار نے مسکرا کر ثمین کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے پھر انگلیوں میں انگلیاں پھنسایا_____

"آئی لو یو ویری مچ_ "اس کے اظہار پر ثمین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑی_ "لو یو ٹو" بدلے میں وہ بھی بولی تھی_____

"کتنا مکمل لگ رہا ہے نا ثمین سب کچھ ہے نا_ "سیدھے لیٹے ہوئے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے انگلیاں سے انگلیاں پھنسائے دونوں ہی بس اپنی اپنی محبت کی گہرائیوں کو ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے_ ایلیار نے ثمین کا ہاتھ اٹھا کر اپنے ہونٹوں سے لگایا_ تبھی اس کی نگاہ ثمین کی کلائیوں کے ہلکے ہلکے زخموں پر پڑی تھی_ "یہ چوڑیاں ٹوٹنے سے ہوا ہے_ "ان پر ہلکے ہلکے انگلی پھیرتے ہوئے پوچھا_ "ہاں کتنے ظالم ہو تم _"ثمین کو سب یاد آ گیا_____

"ظالم نہیں میرا عشق ہے یہ، ایسے ہی ہمیشہ تم سے شدت سے پیار کروں گا_ "اپنے سلگتے ہونٹوں کو اس کی کلائی پر پھیرتے ہوئے اس کی آواز بھاری ہوئی تھی، ثمین نے آنکھیں بند کر لی، وہ ان زخموں پر اپنے ہونٹوں کو پھیرتا لمحے چن رہا تھا_____

"تمھارے ہونٹوں پر بھی تو زخم لگایا تھا نا" ایلیار سیدھی لیٹی ثمین کے اوپر جھکا_ ثمین نے اسے دیکھتے ہوئے اپنا دوپٹہ اٹھا کر ہونٹوں کو رگڑا تھا لپ گلوز کا گلابی رنگ اترا اور وہ ہلکی سرخی مائل زخم ظاہر ہوا تھا_____

"ان پر بھی تو مرحم رکھ دوں_ "نشیلی مسکراہٹ سے وہ آہستہ سے ثمین کے ہونٹوں پر جھکا تھا بہت نرمی سے وہ اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ پھیر تھا... ثمین کی سانسیں گہری ہو گئی_ اپنے ہاتھ چھڑا کر ایلیار کے گلے میں اپنے ہاتھ باندھے، خود کو کہنیوں کے بل بیڈ پر ٹیکے وہ اب ان لبوں پر مرحم رکھ رہا تھا.... شدتیں بڑھی تو ثمین نے اسے ایک دم سے خود کو چھڑا کر اپنے اوپر سے دھکیلا تھا_____

اپنی رو میں وہ بستر پر گرا اور ثمین نے فوراً کروٹ بدل لی... مسکرا کر اس نے ثمین کی طرف چہرہ موڑا_ بالوں کی لمبی چوٹی کو ہاتھوں سے چھوا تھا ریشم کے لچھوں کو ہاتھوں میں لپیٹ کر اس نے ثمین کے شانے پر ٹھوڑی رکھی _"میری ڈوز پوری ہو گئی اب باقی کسی اور وقت ٹھیک_ "کروٹ پر لیٹی ثمین کے گال چوم کر پھر اس کے شانہ کو بھی چوما_ وہ خود کو نارمل کرتی سیدھی ہو گئی_____

"ویسے یہ زخم چھپانے کے لئے لپ اسٹک والا آئڈیا بھی اچھا تھا_ "شرارت سے اس کے ہونٹوں پر انگلی پھیر کر ہنسا تھا وہ_

"سب تمھاری وجہ سے ہے_ " جھینپی جھینپی سی وہ بالکل گڑیا سی لگ رہی تھی_

"سب آپ کی محبت کا اثر ہے جان من_ "اس کے گالو پر انگلی سے مارتے ہوئے وہ لگاتار اپنی محبت برساتی آنکھوں سے اسے اپنے دل میں محفوظ کر رہا تھا_

"یہ محبت کا اثر کبھی کم نہیں ہونا چاہے_ "اس بار ثمین نے ایلیار کے شانے پر اپنا سر رکھ دیا_____

"کبھی نہیں بس جھیل لینے کی طاقت پیدا کر لو_" اسے خود سے لگاتے ہوئے وہ سرشاری میں ڈوبا اس کے سر کو چوم کر بولا_____

"بدتمیز_" ثمین اپنا آپ چھڑا کر اٹھ کر بیٹھ گئی... ایلیار بھی اٹھ کر بیٹھ گیا ثمین کے بالوں کی چوٹی پکڑ کر اس کا پونی کھینچ کر نکالا_____

"کیا کر رہے ہو ایلی چھوڑو میری چوٹی_" اپنی چوٹی پکڑ کر اس کے ہاتھ سے کھینچنی چاہی_

"مجھے تمھارے کھلے بال دیکھنے ہے_" وہ زبردستی اس کے سارے چوٹی کے بل کھول چکا تھا، ثمین بس خفا خفا اسے گھور رہی تھی_____

"اتنے حسین بال ہے یار_" وہ جیسے دیوانہ وار انہیں چھوتے ہوئے اسے دیکھے جا رہا تھا.. ڈارک گولڈن براؤن شیڈیڈ اس کے ریشمی چمکتے بال_____

"دیکھ لئے ہے نا... اب چھوڑو مجھے کھلے بال اچھے نہیں لگتے الجھتے ہے_" وہ چڑ کر کہتی اٹھ کر آئینے کے پاس چلی گئی وہاں سے ایلیار کا برش اٹھا کر اپنے بالوں میں پھیرنا شروع کر دیا_

"یار کیسی بیوی جیسی لگ رہی ہو میرا روم مکمل لگ رہا ہے_" وہ ہونٹوں پر انگلی رکھے بے انتہا خوشی سے اسے دیکھتا بولا تھا ثمین نے مڑ کر اسے منہ چڑایا_____

"بس ایک سہاگ رات کی کمی ہے_ "وہ کچھ زیادہ ہی شوخ ہوا، ثمین نے اسے وہی برش کھینچ کر مارا تھا جو سیدھے اس کے پیروں پر لگا_ "ممی... کتنی ڈینجر ہو تم_ "اپنا پیر سہلاتے ہوئے خفا خفا سا اسے دیکھنے لگا_____

"تمھاری بے شرمی کی سزا ہے_ "منھ چڑا کر دوسرا برش اٹھالیا_ ایلیار برش اٹھا کر چلتا اس کے پاس آگیا_____

"لاؤ میں کر دوں_ "ثمین نے ہنس کر رخ موڑا_ "مجھے اپنے بال نہیں خراب کرنے____

ایلیار منھ بنا کر اس کے ہاتھ سے برش لے لیا_ "تم سے زیادہ تمھاری پرواہ ہے لاؤ دو مجھے_ "پیار سے کہہ کر ثمین کے ہاتھ سے برش لے لیا_ ثمین بہت سرشار سی آئینہ میں نظر آتے ایلیار کے عکس کو دیکھ رہی تھی_ کتنی ملائمت اور پیار سے اس کے بال سلجھا رہا تھا_ اسے یوں ہی دیکھتے دیکھتے نجانے کیوں دل بھر آیا تھا ایک دم سے مڑ کر ایلیار کے سینے سے وہ لگی تھی ....

"ایلی بابا کے بعد تم ہی ہو جو میرا ایسا خیال رکھتے ہو، مجھے کبھی چھوڑ مت دینا میں تمھارے بنا سانس بھی نہیں لے پاؤں گی_ "ایلیار اس کی جذباتی بات پر اسے اپنی بانہوں میں جکڑ چکا تھا_____

" پاگل.... بار بار کیوں ایسی بے اعتبار سی بات کرتی ہو، میں کبھی بھی تمھیں چھوڑ نہیں سکتا لکھ کر رکھ لو یہ ایلیار کا قول ہے... میری جان اب تم ہمیشہ میرے پاس میری دھڑکنوں کے قریب رہوں گی، ایلیار مر سکتا ہے مگر تم سے محبت کرنا نہیں چھوڑ سکتا اور نا ہی کبھی دور ہو سکتا ہے_ "ایک ایک لفظ پر زور دے کر اپنے اعتبار کا دھاگا مضبوط سے مضبوط تر کر رہا تھا_____

ثمین نے سر اٹھا کر ایلیار کا چہرہ دیکھا جہاں بس اس کے لئے وہ سب کچھ تھا جو اس کے دل کی خواہش تھی_" اب ان آنکھوں میں کبھی آنسو نا آئے_" اس کے چہرے پر آتے بال پیچھے کر کے ہتھیلیوں میں اس کی صورت بھر کر وہ جھکا تھا پہلے پیشانی پھر باری باری دونوں آنکھیں چوم کر اپنا چہرہ اٹھالیا ...

وہ روئی روئی آنکھوں سے مسکرادی، بھیگی آنکھیں مسکراتے ہونٹ وہ تو محو سا ہو گیا اس کا ایسا حسین روپ دیکھ کر،_" جس کی ایسی حسین بیوی ٹائپ محبوبہ ہو وہ بھلا اسے چھوڑ سکتا ہے_" اپنے دل کو سنبھال کر شرارت سے اس کی ناک سے اپنی ناک رگڑی_____

"بیوی ٹائپ محبوبہ کیا ہوتا ہے_" اس کا منہ بنتا دیکھ کر اسے ہنسی آئی_

"میرے لئے تم سب کچھ ہو میری بیوی، میری محبوبہ میری دوست سب کچھ، مجھے کسی رشتے کی سند نہیں چاہیے "اس کے جواب پر ثمین زور سے ہنسی_

"ہنسنے کی بات تھی یہ_" ہاتھوں کو اب اس کی کمر میں ڈال کر خود کے قریب کیا_" محبوبہ دوست تک تو ٹھیک ہے مگر بیوی نہیں ہوں" ایلیار کے سینے پر ہاتھ مارا_____

"وہ بھی ہو.... کیا تم مجھے اپنا شوہر نہیں مانتی_" پیار سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ایک ہاتھ کی انگلی سے اس کے بال پیچھے بھی کئے_ اس بار وہ مسکرائی_" نکاح تو کر لو شوہر صاحب_" ناز سے اس کے شانہ پر اپنے ہاتھ

رکھے_ ایلیار نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر اس کی کمر کو جھٹکا دے کر اپنے سینے سے لگایا_ "سیدھے رخصتی نا کروا لوں بنا کسی جھنجھٹ کے_ "

"بدتمیز" ثمین نے کس کر ایک مکا اس کے کاندھے پر مارا_ ایلیار زور سے ہنسا تھا پھر اپنی ہنسی دبا کر اس کے گال چومے_ "اچھا چھوڑو یہ بحث میرے کپڑے تو رکھ دو" _

"خود رکھ لو_ "خود کو چھڑا کر وہ جلدی جلدی بالوں میں بل ڈالنے لگی_____

"رکھ سکتا ہوں مگر دیکھو نا اللہ کے کرم سے کتنا اچھا موقع ملا ہے ہم دونوں کو، گھر میں کوئی نہیں ہم میاں بیوی والی پریکٹس بھی کر لے_ "بولتے بولتے دو معنی انداز میں آنکھیں نچا کر وہ اس کے پاس آیا_____

"کیسی پریکٹس_ "ثمین نے اسے گھورا_

"جو میاں بیوی کرتے ہیں_ "شرارت سے اس کے دوپٹہ کے کونے کو پکڑا_

"بہت ہی بدتمیز انسان ہو تم_ "اپنا دوپٹہ چھڑاتے ہوئے وہ گھبرائی بھی تھی_____

"اجی کپڑے رکھ دو یہ والی پریکٹس کی بات کر رہا ہوں_ "ثمین نے اس بار بیڈ پر پڑا کشن کھینچ کر اسے دے مارا تھا_ ایلیار ہنستے ہوئے اپنا بیگ کھولنے لگا_

"مت کرو کوئی کام، پر بیٹھی رہو میرے پاس ٹھیک_ "بیگ کھول کر کپڑے تہہ کرتے ہوئے اس نے اس بار پیار سے اسے دیکھا_

ثمین بیڈ کے اطراف میں گھوم کر اس کے پاس آ گئی_ "لاؤ دو رکھ دوں_ "اس کے ہاتھ سے شرٹ لے کر تہہ لگایا_

"ضرورت نہیں میڈم ہم آپ کے خادم ہے نا" اس کے ہاتھ سے شرٹ لے کر ثمین کو شانوں سے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھا دیا_

"ایسی بات ہے تو پھر میری بھی پیکینگ کر دو_ "نچلا لب دانتوں میں دبا کر پیر پر پیر رکھ کر شرارت سے اسے دیکھا_____

"اوکے ابھی کر دیتا ہوں.. چلو" اس کے آرام سے مان جانے پر ثمین بس مسکرائی_

"جی نہیں میں کر لوں گی " _

"کر لوں گی نہیں ابھی کرو " _

"اچھا پہلے تم کر لو " _

"تمھیں جو لے جانا ہے وہ لے آؤ میں دوسرے بیگ میں رکھ دیتا ہوں " _

"ہاں یہ صحیح ہے_" اس کی پیشکش پر خوش ہوتی ثمین تیزی سے ڈور کھول کر نکل آئی تھی پھر تیزی سے اپنے ڈریسز لے کر اس کے روم تک آئی تھی دونوں نے مل کر ایک دوسرے کے ساتھ اپنی اپنی پیکینگ مکمل کی تھی

*..... *..... *..... *..... *..... *

شام تک وہ لوگ سب ایک کار میں بیٹھ کر فارم ہاؤس کے لئے نکل گئے تھے_ البتہ بڑی ماں ان لوگوں کے لاکھ اسرار پر بھی ان کے ساتھ نہیں آئی تھی_ ویسے بھی وہ بہت کم ہی گھر سے نکلتی تھی سفر سے وہ گھبراتی تھی

_____

"واؤ کتنی خوبصورت جگہ ہے_" ثمین تو کار سے اترتے ہوئے چاروں طرف دیکھ کر محو ہو گئی ہریالی میں گھرا، رنگ برنگے درختوں، پودوں اور پھولوں سے گھرا وہ خوبصورت سا فارم ہاؤس جیسے اسے سب بھلا ہی گیا

_____

"اچھا ہے نا، ہم ہر سال چھٹیاں یہی بتاتے ہیں، بہت سکون ہے یہاں_" بھابھی اس کے بغل میں آکر کھڑی ہو گئی_____

"اچھا... بھابھی یہ تو جنت ہے_" وہ ہاتھ پھیلا کر اپنا چہرہ آسمان کی طرف کرتی بے حد خوش تھی، کار سے سامان نکالتے ایلیار کی نگاہوں میں والہانہ پن اترا تھا, بڑی مشکل سے اس نے اپنی نگاہ اس کے چہرے پر سے ہٹائی تھی_____

"جنت میں گھومنے کے لئے ہم اسی لئے دو حوروں کو لائے ہیں_ "ساقب شوخی سے دونوں کو دیکھتے ہوئے عادل کو گود سے اتار چکے تھے_ عاقب اور عادل کی تو جیسے عید ہو گئی تھی، شور مچاتے گراؤنڈ میں دوڑ رہے تھے

"اوہ... تو یہاں آتے ہی اب ہم حوریں ہو گئی_ "نیلم نے شوخی سے آنکھیں نچائی

"اجی اتنا حسین موسم ہے_ آپ تو حور سے بھی زیادہ خوبصورت نظر آ رہی ہے کیا خیال ہے بچے بھی اپنے میں مست ہے_ "ساقب کچھ زیادہ ہی رومانٹک ہو کر انہیں اپنے قریب کر چکے تھے_

نیلم شرما کر اور کچھ خفا ہو کر ان سے دور ہٹی تھی، آنکھوں کے اشارے سے لاپرواہ نظر آتے مگر اپنی مسکراہٹ چھپاتے ثمین اور ایلیار کی طرف اشارہ کیا_ ساقب سنبھل کر کھڑے ہو گئے

"آپ اگر چاہے تو اپنا سامان لے جائے بھابھی کے ساتھ... ہم یہی بچوں کے پاس ہے_ "ایلیار نے ساقب سے سادگی سے کہا مگر آنکھوں میں شرارت جھلک رہی تھی_ نیلم کھسیانی سی ہو گئی ثمین اپنی ہنسی چھپا کر آس پاس دیکھ رہی تھی

"ہاں ٹھیک ہے، میں تھوڑا آرام کروں گا ایک تو مجھے زبردستی لے کر آئے ہو اور اب سامان اٹھواؤں_ " ساقب بڑے بھائیوں والا رعب جھاڑتے اپنا بیگ گھسیٹتے اندر کی طرف بڑھ گئے

"جیسے میں نے ان سے حل چلوا لیا ہے_ "ایلیار منہ بناتا سارا سامان نکالنے لگا_

"آؤ ثمین اندر چلے_ "بھابھی اب خوشی خوشی اس کا ہاتھ تھام چکی تھی_

"ابھی یہاں تو اچھے سے دیکھ لوں بھابھی" اس کا تو دل ہی نہیں بھر رہا تھا یہاں کے نظاروں سے_____

بھابھی ہنس کر اندر کی سمت بڑھ گئی، ان کے جاتے ہی ایلیار تیزی سے آہستہ آہستہ قدموں سے گھومتی ثمین کے پاس آ گیا... ثمین اسے اپنے پاس آتے دیکھ کر مسکرائی_____

"اچھا لگا نا_" ایلیار نے جھٹ سے اس کی کمر کو تھام لیا____

"بہت اچھا لگ رہا ہے اور تم ساتھ ہو نا اس لئے اور بھی اچھا لگ رہا ہے_" ثمین نے اس کی شرٹ کے کالر پر اپنے ہاتھ رکھ دئے آنکھوں میں سچی خوشی کی جھلک تھی_____

"ہائے کیسا دل خوش کرنے والا جملہ بولا ہے، ساری محنت وصول ہو گئی_" اس کے بن کر کہنے پر ثمین زور سے ہنسی_____

"ہمیشہ ایسے ہی ہنسی رہو میرا خون بڑھ جاتا ہے_" اس کے چہرے پر نگاہ ہٹ ہی نہیں رہی تھی اس کی_

"تم مجھے پہلے یہاں لے کر کیوں نہیں آئے، کتنا سکون ہے یہاں ہم لوگ یہی نا رہ جائے_" وہ کچھ زیادہ ہی خوش تھی چہک کر بولی_____

"ہاں میں اور صرف تم... " ایلیار اسے لے کر چلتا ہوا ادھر ہی آیا تھا جدھر بچے جھولا جھول رہے تھے_ پھولوں کی بیلوں سے بنا وہ جھولا اس پاس پھولوں کا کنج اور بڑا سا حوض جہاں پھول جھڑ کر تیر رہے تھے_____

"اف اللہ جھولا بھی یہاں_ "وہ ایلیار کا ہاتھ چھڑا کر دوڑتی ہوئی وہاں آئی تھی ایلیار مسرور سا اسے دیکھ رہا تھا

"پھوپھو جھولا جھولے گی_ "عاقب نے دیکھتے ہی اس سے کہا تھا ساتھ ہی اپنے پاس بیٹھنے کی جگہ بنائی_ وہ فوراً آ کر ان دونوں کے درمیان بیٹھی تھی_ ایلیار ایسے حسین منظر کو کیسے چھوڑ سکتا تھا_ جھٹ سے جینز کی جیب سے موبائل نکال کر کیمرا آن کیا تھا وہ پوری دلجمعی سے ویڈیو شوٹ کر رہا تھا_____

"چاچو آپ جھلایے نا_ ویڈیو رہنے دے_ "عاقب کی فرمائش پر موبائل اپنے پاکیٹ میں رکھ کر وہ ان کے پاس آ گیا_____

"چاچو خوب تیز_ "عادل بہت خوشی سے پیچھے دیکھ کر بولا_

"نہیں نہیں بس ہلکے ہلکے مجھے ڈر بھی لگتا ہے_ "ثمین کے چیخنے پر وہ زور سے ہنسا تھا_ پھر جھک کر ایک ہلکی سی پینگ دی_____

"پھوپھو آپ جھولے ہم جا رہے ہے وہاں پر_ "دو منٹ میں بچے اتر کر بھاگے تو ایلیار نے جھک کر ثمین کے دوپٹے سے ڈھکے کاندھے پر ٹھوڑی رکھی_ "آج رات سونا مت ہم یہی آ کر باتیں کرے گے زندگی کے لمحے چرائے گے_ "چہرہ بڑھا کر ثمین کے گال بھی چھوئے، اسی لمحے ثمین نے اپنا چہرہ گھمایا تھا ایلیار کے چہرے پر اپنی دائی ہتھیلی رکھ کر اس کے گالو پر محبت کی مہر ثبت کر دی، حیرانی بھری خوشی سے وہ ساکت ہوا تھا_____

"ہم دونوں جھولے_ "وہ خوشی سے اسے دیکھ رہی تھی____

"مجھے اتنا بڑا انعام دینے کا خیال کیسے آ گیا_" اپنے بائے گال کو چھوتا وہ جھولے پر اس سے لگ کر بیٹھتا سرشاری سے ثمین کو دیکھ رہا تھا_

"تم تو بس انعام کے لائق ہی ہو میری جان_" وہ خوشی سے پھر سے اس کا گال اپنے لبوں سے چھو چکی تھی

_____

"تو جان کی جان انعام کی بوچھار کر دو_" فرط مسرت سے وہ جیسے ہی اسے بانہوں میں بھرنے کے لئے جھکا... ثمین کھلکھلاتی ہوئی فرتی سے جھولے سے اتر کر اندر جانے کے لئے دوڑی تھی..... ایلیار بھی اسی تیزی سے اتر کر اس کے پیچھے دوڑا، وہ ہنستی ہوئی دوڑتی ادھر ہی بھاگی جدھر نیلم بھابھی اندر گئی تھی_____

"کیا ہو گیا بھئی_" سامنے سے نیلم نکل رہی تھی ان دونوں کو ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے دیکھ کر تعجب سے پوچھا_____

"بھابھی اسے دیکھے مجھ سے گفٹ مانگ رہا ہے، اب اس وقت میں کس خوشی میں گفٹ دوں_" ثمین بولتی ہوئی نیلم کا شانہ دبوچ کر ان کے پیچھے چھپ کر شرارت سے ایلیار کو دیکھنے لگی، وہ وہی تھم کر اسے گھور کر رہ گیا

_____

"کس خوشی میں بھائی_" نیلم کو گفٹ والا معاملہ کیا سمجھ میں آنا تھا اس لئے دونوں کو دیکھ کر اسی تعجب سے پوچھا

_____

"کچھ نہیں بھابھی اسے بک بک کرنے کی عادت ہے_"وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے دیکھ لینے کی دھمکی دیتا بولا، نیلم کے پیچھے ان کا شانہ پکڑ کر کھڑی ثمین نے شرارت سے ہونٹ گول کر کے ایک ہوائی کس اچھالا تھا ساتھ ہی آنکھ بھی ماری_ ایلیار نے فوراً رخ موڑا تھا ورنہ اس کی اتنی پیاری شرارت پر اس سے کوئی نا کوئی گستاخی سرزد ہو جاتی_____

"چلو اندر چلو_"نیلم کے مڑتے ہی ثمین نے جلدی سے اپنا چہرہ ٹھیک کر لیا اور ہاں میں سر ہلا کر ایک نظر ایلیار کی پشت پر بھی ڈالی جو اب کار کی طرف جا رہا تھا شاید سامان لینے .....

ثمین ادھر ہی دیکھ رہی تھی کی وہ ایک بار گی مڑا تھا اپنی طرف دیکھتی ثمین کو ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑی الٹے قدموں سے چلتے ہوئے ثمین کی طرف ہوائی کس اچھالی... اس کے بدلے میں ثمین نے اسے منھ چڑایا تو ایلیار گھور کر پلٹ کر کار کی طرف چلا گیا_"ڈھیروں گفٹ دوں گی سرکار ناراض کیوں ہوتے ہو_"دل ہی دل میں ارادہ کر کے وہ بھابھی کے پیچھے بھاگی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

" یہاں کوئی ملازمہ نہیں ہے_"رات کے کھانے کی تیاری میں نیلم کا پورا پورا ہاتھ بٹاتے ہوئے ثمین نے یوں ہی سرسری سا پوچھا_____

"ملازم ہے نا بہت سارے ہے مگر سب باہری دیکھ بھال کے لئے ہے_ اس بار ہم لوگ آئے ہے نا اس لئے ایلیار نے سب کی چھٹی کر دی ہے_ سب مرد ہے نا_" بھابھی چاولوں کو دھوتی بڑے آرام سے بتا رہی تھی_____

ثمین کو ایلیار پر پھر سے ڈھیروں پیار آیا تھا.... پیاز کاٹتی ثمین بس ہلکے سے مسکرا دی_

"ویسے بھی کبھی کبھی موقع ملتا ہے کچن میں زور آزمائی کا آزما لینا چاہیے کیوں_" نیلم نے مڑ کر پیاز کاٹتی ثمین سے تائید چاہی_

"جی، مگر بنا پیاز کاٹے_" اپنی آنکھوں سے بہتا پانی بار بار الٹے ہاتھ سے پونچھتے ہوئے جواب دیا تھا_____

"میں کر لوں گی... تم کچھ اور کر لو_" نیلم نے پیار سے اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا_

"آپ روئے یا میں... ایک ہی بات ہے_" ثمین خوش دلی سے بولتی سارے پیاز فرائی ہونے کے لئے تیل میں ڈال چکی تھی_" میری پیاری سی بہنا_" نیلم نے پیار دکھانے کے لئے پانی کے چھینٹے اس پر اچھالے_ _____

"پیار دکھانے کے اور بھی طریقہ ہے_" ثمین جھوٹی خفگی سے پیاز تلتے ہوئے اپنے منہ پر آئے پانی کے چھینٹے پونچھنے لگی_____

"لیڈیز آپ لوگوں کو کوئی مدد نہیں چاہیے_" کچن میں آتے ہوئے ایلیار کو ثمین نے مسکرا کر دیکھا تھا_

"ہے نا کیوں نہیں برتن دھل دو_ "بھابھی شرارت سے بولی_____

"برتن اور میں بھابھی آپ بھی کمال کرتی ہے کبھی دیکھا ہے مجھے برتن دھوتے_ "منھ بنا کر کہتے ہوئے ادھر ہی آکر کھڑا ہو گیا جدھر ثمین کھڑی تھی_____

"پھر پوچھا کیوں_ "بھابھی مصروف سی لگ رہی تھی، جلدی جلدی چاول دھو کر چکن بھی دھلنے لگی ایلیار نے پاس کھڑی ثمین کے گال چومے اس کی بے باکی وہ بری طرح سے گھبرائی تھی، آنکھوں ہی آنکھوں میں تنبیہ کی اس پر جیسے اثر ہی نہیں ہوا تھا... بھابھی ان دونوں کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی ایک بار پھر جھک کر اس کے گال چوم لئے_____

"بھابھی" وہ چلائی تو ایلیار تیزی سے پرے کھسکا_ "کیا ہوا_ "نیلم گھبرا کر مڑی تعجب سے ثمین پھر آرام سے کھڑے ایلیار کو دیکھا._____

"مجھے لگا کاکروچ تھا_ "کھسیانی سی ہو کر وہ ہلکے سے مسکرائی_

"سچ میں ہے کیا_ "نیلم اس سے بھی زیادہ کاکروچ سے الرجک تھی زمین پر نگاہ دوڑائیں_

"اسے لگا بھابھی_ "ایلیار سنجیدہ بنا ان سے بولا_

"اچھا_ "سکون سے وہ دوبارہ اپنا کام کرنے لگی_ ایلیار نے پھر سے ثمین کی طرف دیکھا تو اس نے اس بار ہاتھ میں پکڑی چھری اس پر لہرائی_ وہ مسکراتا باہر نکل گیا تو اس نے سکون کا سانس لیا تھا_____

ثمین گرما گرم کافی لے کر سنبھل کر چلتی بڑے سے ہال روم میں چلی آئی، جہاں بچوں کی فرمائش پر اب سب کو کارٹون مووی دیکھنی تھی_ یہاں آگ کے پاس بھابھی نے گدے لگا کر سب کے بیٹھنے کا انتظام کیا ہوا تھا سوفوں پر بیٹھنے کی کسی نے زحمت نہیں کی تھی_ اسے ٹرے لاتے دیکھ کر ایلیار نے سب سے نگاہ بچا کر اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا، ثمین نے بس اسے دیکھا تھا_____

"واؤ کافی... جیتی رہو اللہ ایک اچھا سا دلہا عطا فرمائے_" ساقب بھائی نے کافی کی ٹرے سے کپ اٹھاتے ہوئے لہک کر دعا بھی دی_____

"بھائی بس یہی ایک دعا بچی ہے_" شرما کر اس نے احتجاج کیا_ اپنے گود میں لیٹے عادل کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے ایلیار مسکرایا_

"یہی دعا سب سے بہترین دعا ہے.. اللہ تمھیں اچھا سا دولہا دے جلد سے جلد_" نیلم نے بھی کپ اٹھاتے ہوئے یہی کہا_

"بھابھی_" وہ اس بار چیخی تو سب کی ہنسی نکلی تھی_ ثمین کپ لے کر ایلیار کے پاس آگئی_____

"اللہ تمھیں" .....

"اب اگر تم نے یہی بات کی نا تو اپنا کپ تمھارے سر پر انڈیل دوں گی_" وہ اتنا جل کر بولی تھی کی ساقب کے ساتھ ایلیار نے بھی قہقہہ لگایا_____ _

نیلم بھی ہنس رہی تھی ثمین منھ بناتی وہی کچھ فاصلے پر ایلیار کے پاس بیٹھ گئی...بچے اپنی مووی میں مست تھے .....

"کیا خیال ہے بھائی ہم لوگ بچپن کی طرح لڈو کھیلے_"کافی کا سپ لیتے ہوئے ایلیار نے ایک دم سے خوشی سے ساقب کی طرف دیکھا_____

"ہاں ہاں میں بھی کھیلوں گی وہاں بابا کے ساتھ ہم بہت کھیلتے تھے_"ثمین پورے جوش سے بولی تو ساقب اور نیلم نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ہنس کر ہاں کی تھی_____

"صاحب زادے سو گئے_"ایلیار نے گود میں سوئے عادل کو پیار سے اٹھا کر سوفے پر لٹا دیا.. سر کے نیچے کشن رکھ کر گرم چادر اس کے اوپر ڈالی_____

"ایلیار کے بچے ہوں گے تو اس کی بیوی کو کچھ کرنا ہی نہیں پڑے گا...سارے کام یہی کر دیا کر دیں گا_"اس بار نیلم شرارت سے عادل کے اطراف میں کشنز رکھتے ایلیار کو شرارت سے دیکھا____

وہ بس مسکرایا تھا، ثمین نے مگ ہونٹوں سے لگائے ہوئے بہت ہی محبت سے اپنے محبوب کو دیکھا... عام سے حلیے میں بھی وہ ہمیشہ اسے بہت خاص لگتا تھا ایسا کی دل کرتا اسے اپنے دل میں اتار لے، اسے دیکھتے دیکھتے اسے پتا ہی نہیں چلا کی کب اس نے گرم کافی کا جلتا ہوا بڑا سا گھونٹ بھر لیا....

" اللہ... " اس کی زور دار اللہ پر سب متوجہ ہو گئے_"اب کیا کر لیا... " ایلیار ایک دم سے اس کے پاس آ کر بیٹھا تھا_خود ساقب اور نیلم بھی پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ تھے_____

"میرے ہونٹ زبان سب جل گئے اف بہت جلن ہو رہی ہے_" اپنے ہونٹوں کو بار بار چھوتی اس کی آنکھیں بھی نم تھی_____

"کیا ضرورت تھی اتنی جلتی کافی پینے کی جب برداشت نہیں ہوتی_" ایلیار فکر سے کہتا اسے ڈپٹ بھی چکا تھا

_____

"وہ انجانے میں ہوا اللہ ایلی بہت جل رہا ہے_" چھوٹی بچی جیسے آنکھوں میں آنسو لئے وہ اس سے بولی ایلیار اس کے ہونٹوں پر پھونک رہا تھا_____

"چھوڑو اب ضرورت نہیں پینے کی، میں آئس لاتا ہوں ابھی جلن ٹھیک ہو جائے گی" اس کے ہاتھ سے مگ لیتے ہوئے وہ کھڑا ہوتے ہوتے زرا چونکا... اف وہ تو بھول ہی گیا تھا ان کے علاوہ کوئی اور بھی بیٹھا ہوا تھا.... بھابھی اور بھائی گالوں پر ہاتھ رکھے بڑے آرام سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے، آنکھوں میں بے انتہا شرارت لیے اور تو اور چھوٹا عاقب بھی پوری دلچسپی سے مووی سے نگاہ ہٹائے ان کو ہی دیکھ رہا تھا_____

ایلیار کھسیانی مسکراہٹ سے سر کھجانے لگا، خود ثمین بھی عجیب سے احساسات میں گھری تھی_" ٹھیک ہے ایلی اب تم بیٹھو_" زبردستی مسکراتے ہوئے اس نے ایلیار کی طرف دیکھا_

"دوست ہے یہ میری، دوست کی پرواہ کرنی چاہیے آپ لوگ ایسے گھور کیوں رہے ہے_" اپنی ساری جھجھک پرے کر کے اس نے دونوں کو تپ کر دیکھا_ ساقب تو بس مسکرائے تھے... البتہ نیلم شوخی سے بولی_" اتنی

پرواہ کرنے والا دوست ملا ہے ثمین، شوہر بھی ایسا مل جائے نا تو تیری زندگی پار ہے_ "بڑی ترنگ سے وہ بولی تو ثمین تپ گئی_

" ہی ہی.... بڑی اچھی بات کی آپ نے ہر وقت میرے شوہر ہی سوار رہتے ہیں آپ کے سر پر"_ اب ساقب اور ایلیار کی ہنسنے کی باری تھی _____

"تمھارے شوہر کو ڈھونڈنا تو مجھے ہی ہے نا_ "نیلم مزے سے بولی_

"اچھا یہ مفت کا کام کس نے آپ کو تھما دیا_ "اس بار وہ جل کر بولی_

"مفت کا نہیں پوری ذمہ داری کا کام ہے اور دیکھ لینا ایسا اچھا اور خوبصورت لڑکا ڈھونڈوں گی کی سب دیکھتے رہ جائے گے "نیلم بڑے جوش میں تھی_____

"اچھا خوبصورت ہونا شرط ہے کیا کوئی تھوڑا کم صورت والا مگر ہینڈسم نہیں چلے گا_ "ثمین کے بولنے سے پہلے ہی ایلیار بے ساختہ بولا تھا_ ساقب بس ثمین اور ایلیار کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے_____

"ایسا کیسے اپنی ثمین کتنی حسین ہے، اس کا دلہا بھی تو ویسا ہی ہونا چاہئے_ "نیلم نے جیسے ہی کہا ایلیار کا منھ بن گیا" تب تو حالی ووڈ جانا پڑے گا"_

"بس کرے مجھے نہیں چاہیئے کوئی دلہا ولہا میں تو بس آپ لوگوں کے ساتھ رہوں گی_ "ثمین نے ٹاپک بدلنے کے لئے کہا_____

"کیوں نا ثمین کی شادی اپنے ایلی سے کرا دیں... کیوں نیلم_ "ساقب اچانک سنجیدگی سے ایلیار کو دیکھتے ہوئے بولے ....

"کیا بکواس ہے_ "اس بار ایلیار جھنجھلایا_____

"ہمم ایسا ہوتا تو مگر_ "نیلم کا منہ کھلتا کی اس سے پہلے ایلیار نے فوراً کہا_

"بھابھی عاقب کو نیند آرہی ہے_ "جھومتے ہوئے عاقب کی طرف توجہ کروائی_____

"چھوڑو یہ بحث ایلی لوڈو لاؤ جا کر ایک ایک بازی لگاتے ہیں_ "ساقب نے ساری بحث ہی سمیٹ دی جیسے... ایلیار نے بھی سکون کا سانس لیا پھر وہ اٹھ کر اپنے روم میں گیا تھا_ جتنی دیر میں وہ واپس وہاں آیا بھابھی عاقب کو سلا چکی تھی_ ایلیار چھوٹی ٹیبل لا کر بیچ میں رکھ کر لوڈو کے اوپر گوٹیاں نکال چکا تھا_____

"میں ریڈ والی لوں گی وہ میری گولڈن چانس ہے ہمیشہ اس سے جیتتی ہوں_ "ثمین اچھل کر آ کر اس کے پاس بیٹھی تو ایلیار نے فوراً ریڈ والا حصہ اپنی طرف گھما لیا_ "ریڈ میں لوں گا تم کوئی اور کلر چوز کرو "_

"اچھی دھونس ہے میں کیوں کوئی اور کلر لوں تم نہیں لے سکتے " _

"نہیں ریڈ میں لوں گا "

"میں لوڈو پھاڑ دوں گی اگر مجھے ریڈ نہیں دیا " _

"چلو پھر گیم بند آرام سے لڑلو پہلے_ "ان دونوں کی تکرار پر نیلم نے ہاتھ جھاڑ لئے_____

"نہیں نہیں کھیلنا ہے_ "ثمین تیزی سے بولی تو سب ہنس کر ٹیبل کے ارد گرد بیٹھ گئے_ ایک بار کھیل شروع ہوا تو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا.... دونوں پارٹیاں اپنی اپنی جیت کی منتظر تھی اور وہ لوگ ابھی تک کھیلتے ہی رہتے کی عادل سوتے میں رویا تھا نیلم فوراً کھیل چھوڑ کر عادل کو لے کر سوفے پر بیٹھ گئ_____

"میرا خیال ہے اب کھیل بہت ہو گیا سوتے ہیں، صبح آؤٹینگ پر بھی چلنا ہے کیا خیال ہے ایلی_ "ساقب جماہی لیتے ایلیار سے تائید چاہنے کے لئے اس کی طرف دیکھ کر بولے_____

"جی صحیح_ "وہ سر ہلاتا لوڈو سمیٹنے لگا_____

"ہم تو چلے اب سونے_ "ساقب ایک انگڑائی لے کر اپنی جگہ سے اٹھ گئے، نیلم کی گود سے عادل کو لے کر وہ ہال روم سے چلے گئے_____

"ثمین تم کو کون سے روم میں سونا ہے بتادو_ "نیلم اٹھتے اٹھتے ثمین سے پوچھنے لگی، ایلیار کا سارا دھیان ادھر ہی تھا مگر سر جھکائے وہ اپنے کام میں لگا ہوا تھا____

"یہی سونا ہے، مجھے نئی جگہ پر زرا سا ڈر لگتا ہے... یہاں سے آپ لوگوں کے روم تو نظر آرہے مجھے اطمینان رہے گا_ "وہ اٹھ کر سوفے پر بیٹھتی معصومیت سے بولی_____

"ارے میں سو جاتی ہوں تمھارے پاس ایسی بات ہے تو_ "بھابھی بڑی محبت سے کہہ کر اس کے پاس بیٹھی

_____

"کیوں بھائی کا امتحان لے رہی ہے_ "لوڈو سے ایک ایک گوٹ اٹھا کر رکھتے ہوئے ایلیار سنجیدگی سے بولا

_____

"بھائی تمھارے نئے نویلے دلہا نہیں_ "نیلم نے سوفے پر رکھا کشن اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا ثمین منھ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی_____

"نئے نویلے نہیں ہے تو کیا ہوا... ارمان تو سب کے ہمیشہ جوان ہوتے ہیں_ "وہ اب بھی سنجیدگی سے بولتے ہوئے سر جھکائے اپنا کام کر رہا تھا_____

"بڑی زبان بڑھ گئی ہے تمھاری، لگتا ہے اب اپنی دیورانی لانی پڑے گی_ "نیلم ہنسی دباتی اسے چھیڑنے لگی

_____

"نیکی اور پوچھ پوچھ_ "نیلم اس بار زور سے ہنسی البتہ ثمین نے منھ ٹیڑھا کر کے اس کی طرف دیکھا_ کیسا خوش ہو رہا ہے دیو رانی کے نام پر_____

"آپ جائے بھابھی میں یہی ہوں عاقب کو بھی یہی رہنے دے... ثمین وہاں سوفے پر سو جائے ہم دونوں چچا بھتیجہ یہاں سوئے گے_" وہ لوڈو پرے کرتے ہوئے وہی تکیہ برابر کر کے عاقب کی بغل میں لیٹ گیا، اس طرح اس کے اور ثمین کے درمیان کافی فاصلہ ہو گیا_____

"یہ بھی ٹھیک، تم آرام سے سوؤ جاؤ، ٹھیک_ "ثمین کا گال تھپک کر وہ اٹھ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئی_ ثمین نے ان کے جاتے ہی ایلیار کی طرف دیکھا، سیدھے لیٹے ہوئے وہ تکیہ پر ہی اپنے ہاتھوں کا تکیہ بنائے ہوئے تھا جس وقت ثمین نے اسے دیکھا اسی وقت ایلیار نے بھی گردن گھما کر ثمین کی طرف دیکھا تھا_____

دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لئے بے پناہ محبت کا سمندر مچل رہا تھا_ یونہی اس کی طرف دیکھتے ہوئے وہ سوفے پر لیٹی تھی.... ایلیار کی نگاہ بھی اسی پر ٹکی ہوئی تھی آہستہ سے کروٹ بدل کر وہ ثمین کی طرف ہو گیا، ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جیسے ماحول کے فسوں ان کے اوپر چھا رہا تھا_ تنہائی کا احساس ایک انوکھی سی کسک دل میں پیدا کر رہی تھی_____

اسے دیکھتے دیکھتے ایلیار ایک دم سے اٹھ بیٹھا... ثمین اب بھی اسے دیکھ رہی تھی جو اب اٹھ کر ساری لائٹس ایک ایک کر کے بند کر رہا تھا_ ایلیار نے ساری لائٹس آف کرتے ہوئے ہال کو چاروں طرف سے دیکھا، اب

بس کھڑکی کے پردوں سے چھن چھن کر اتنی ہی روشنی آ رہی تھی کی جتنی ضرورت تھی_ بھائی بھابھی میں سے کوئی بھی اگر ادھر سے گزرتا انہیں کچھ دیر میں ہی وہ دونوں دکھائی دیتے....

ہر طرف سے اطمینان کر کے ہی وہ ادھر آ کر بیٹھا، جدھر ثمین سوفے پر لیٹی تھی تکیہ برابر کر کے وہ پورے سکون سے وہی لیٹ گیا_ ثمین ہلکے سے مسکرائی... ایلیار کو اس طرف لیٹتے دیکھا تھا جہاں وہ لیٹی آرام سے اس کا چہرہ بھی چھو سکتی تھی_____

"باہر چلے وہی جہاں شام میں تھے_" پھر سے ثمین کو دیکھتے ہوئے اس کی آواز اتنی مدھم تھی کی بس ثمین ہی سن سکتی تھی_"اس وقت نہیں پھر کبھی یہاں عاقب اکیلا ہو جائے گا_" سوفے کے کنارے پر کھسک کر وہ زرا سی جھکی تھی اب وہ آرام سے ایلیار کو دیکھ اور چھو سکتی تھی_ہاتھ نیچے کر کے اس کے گالوں پر اپنا ہاتھ پھیرا

"تنہائی کچھ کہتی سنتی محسوس ہو رہی ہے، ہے نا ثمین_" ثمین کا وہی ہاتھ تھام کر اپنی لو دیتی آنکھوں سے ثمین کو دیکھتا ثمین کو اپنی طرف کھینچتا محسوس ہو رہا تھا_ایلیار نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس لیٹنے کو بولا تو وہ جیسے اس ساحر کی پکار پر سب بھولی آٹو میٹک سوفے سے اتر کر اس کے پاس اس کی ہی تکیہ پر آ کر لیٹی تھی_____

ایلیار نے تیزی سے کروٹ بدل کر ثمین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کر لیا_دوسرے ہاتھ سے ثمین کے ابھی تک سر کے اطراف میں بندھے دوپٹے کو کھولنا شروع کیا تھا، ثمین نے کوئی مزاحمت کی بھی نہیں بس اس کے بغل میں ہاتھ ڈالے ایلیار کے فولادی سینے میں چھپ کر سارے احساس کو پانا چاہتی تھی، ایلیار نے کھلے چکے دوپٹہ کو ثمین کے سر سے الگ کر دیا_____

" آئی لو یو مائی لائف آئی لو یو..." ثمین کے کانوں میں کہتے ہوئے وہ بے تابی سے اس کے چہرے کو چوم رہا تھا_ سانسوں کی آوازیں تیز ہوئی تھی_ "تمھارے ہونٹوں پر مرحم رکھ دوں" بھاری بوجھل آواز میں کہتے ہوئے اس نے ثمین کے ہونٹوں کو دبوچ لیا اس بار وہ بھی اس کے پیار میں شامل ہوئی تھی..... رات کی تنہائی اور اس کا محبوب.. ایلیار کے جذبات نے ہل چل مچادی وہ بیتاب سا ہوا کی ثمین پوری قوت سے اسے اپنا آپ چھڑا کر دور ہٹی_ "کیا کر رہے تھے_" اندھیرے میں بھی اس کا سرخ ہوتا چہرہ آواز کی لرزش ایلیار اسے دیکھتے ہوئے ہولے سے مسکرایا_____

"اپنا حق لے رہا تھا_" اس کی بے باک باتیں ثمین جھٹکے سے اسے پرے کر کے تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئی، دوپٹہ شانوں پر پھیلا کر وہ جیسے ہی اٹھنے کو ہوئی ایلیار نے لیٹے لیٹے اس کا ہاتھ تھام لیا_ "اچھا بھاگو مت... اب نہیں کروں گا_" اس سے پہلے کی وہ بھاگ جاتی ایلیار اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے اٹھ کر بیٹھ چکا تھا_____

"نہیں تم اگر.... " اس کی زبان پھر سے لڑکھڑا گئی مارے شرم کے وہ چھوئی موئی سی ہو رہی تھی، پشت موڑ کر اپنے ہاتھ چھڑانے چاہے_ "اب نہیں کروں گا پکا وعدہ_" پیار سے کہہ کر اس نے پورے حق سے ثمین کی پشت پر زپ بند کر دی ..

"مجھے یہاں نہیں سونا_" اس سے پہلے کی وہ اٹھ کر بھاگتی ایلیار نے اس سے بھی تیزی سے ایک دم سے اسے پکڑ کر وہی اپنے پاس تکیہ پر گرا دیا اور اس کی ٹانگوں پر اپنا ایک پیر چھڑا کر ثمین کو بالکل بے بس کر دیا_" مجھ سے بھاگنا چاہتی ہو_" اندھیرے میں بھی حیا کی لالی سا چمکتا ثمین کا چہرہ اپنی نظروں میں بھرے اس کی آواز اب بھی بھاری پن لئے ہوئے تھی_____

ثمین نے بس نا میں سر ہلایا تھا، وہ مسکرایا اور اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی سے ثمین کے گال پر پھیرانا شروع کیا_" جب مجھ پر خود سے زیادہ اعتبار رکھتی ہو تو پھر مجھے وہ کرنے دو نا جو میں کرنا چاہتا ہوں_" اس کی انگلی اب ثمین کے کانوں کے پیچھے دائرہ کی صورت میں گھومنے لگی تھی_ اس کی سانسیں پھر سے گہری ہوئی تھی آنکھیں مستی سے بند ہونے لگی_ ایلیار کی انگلی کانوں کے پیچھے سے اب گردن پھر اس کے دوپٹہ کو کھسکاتی ہوئی کھلے گلے کے اطراف میں گھوم رہی تھی نگاہوں میں بے باکی لئے ہوئے ثمین کے چہرے کو دیکھ رہی تھی_ انگلی کا دائرہ وسیع ہوا تو ثمین نے تیزی سے اس کا ہاتھ تھام لیا_____

"نہیں پلیز_" بند آنکھوں کو کھولنے کی اس میں ہمت نہیں تھی لرزتے ہونٹوں سے اسے روکا تھا_" وجہ، میں صرف تمھیں چھونا چاہتا ہوں تمھیں محسوس کرنا چاہتا ہوں_" جھک کر اس کے لرزتے ہونٹوں پر بس اپنے ہونٹ رکھے تھے کوئی بھی حرکت نہیں کی تھی_____

"ایلی سمجھو نا مجھے بہت شرم آتی ہے_" ثمین کے ہونٹوں پر رکھے ایلیار کے لب مسکراہٹ میں پھیل گئے پھر اس کے ہونٹ چوم کر وہ سیدھا ہو کر اس کے سائڈ میں لیٹ گیا تو ثمین نے سکھ کا سانس لیا آہستہ سے چہرے کو گھما کر ایلیار کی طرف دیکھا_ "مطمئن رہو... اب نہیں کر رہا کچھ_" اپنا چہرہ گھما کر اس نے ثمین کو پیار سے دیکھا وہ بس ہولے سے ہنس دی_ ایلیار نے مسکرا کر آنکھیں بند کر لی_____

"تم سونے جا رہے ہو_" ثمین زرا سا کہنی کے بل اٹھ کر اس کے چہرے کو دیکھتی بولی_____

"نہیں بس تمھیں محسوس کر رہا ہوں یہ پہلی رات ہے جب ہم اتنے قریب ایک دوسرے کے ساتھ ہے_" آنکھیں بند تھی اور وہ ایک جذب کے عالم میں بولا تھا، لبوں پر بڑی دلفریب مسکراہٹ ابھری_ وہ اس مسکراہٹ میں کھوئی ہوئی اس کے بازوں پر سر رکھ کر بہت اطمینان سے لیٹی تھی_____

"ہاں پہلی بار ایک دوسرے کے پاس ایک دوسرے کے قریب جیسے ایک دوسرے کے محرم_" ثمین کروٹ ہوتے ہوئے اپنے ایک ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اس کی ٹی شرٹ کے اوپر انگلی سے کچھ لکھنے لگی_ اسے بھی کچھ عجیب طرح کے احساس دل میں جیسے خوشی کی لہر سا اٹھا رہے تھے_ کبھی سوچا بھی نہیں تھا ایسے قدرت انہیں موقع دے گی ایک دوسرے کے قریب ہونے کا_ اس کے بازوں پر سر رکھے ہوئے ثمین کو خود پر حیرت ہو رہی تھی کی اسے اپنے دل میں کوئی برا خیال یا گناہ کا احساس بھی نہیں ہو رہا تھا_ کیوں ایسا لگ رہا تھا جیسے ایلیار اس

کا محرم ہو_ اتنی پاکیزگی کیوں محسوس ہوتی تھی اپنے اور ایلیار کے درمیان... اب بھی ایسی تنہائی میں اتنے قریب ہونے کے باوجود بھی کوئی غلط خیال ایلیار کے بارے میں چھو بھی نہیں رہا تھا_____

"چپ کیوں ہو_ "اس کی خاموشی محسوس کر کے ایلیار نے آنکھیں کھول کر اس کا وہی ہاتھ تھام لیا... جو اس کے سینے پر تھا، چہرہ موڑ کر ثمین کو دیکھا وہ اپنی آنکھوں میں دنیا جہاں کا پیار سمیٹے اسے ہی دیکھ رہی تھی_____

"تمھیں محسوس کر رہی ہوں، پتا نہیں کیوں ایلی تمھارے ساتھ مجھے کوئی محرم نامحرم والی فیلینگ نہیں ہوتی مجھے تم اپنے کیوں لگتے ہو جیسے جیسے "

"جیسے شوہر_ "اس کا جملہ ایلیار نے پورا کر دیا_ "ہاں شاید_ "معصومیت سے سر ہاں میں ہلایا تو ایلیار ہلکے سے ہنسا تھا_____

" سمجھو میں تمھارا شوہر ہی ہوں_ "ایلیار نے بہت پیار سے اس کا ہاتھ چوما_

"ہو کیا، تمھیں میں نے مان لیا شوہر_ "ثمین نے اسی ہاتھ کی انگلیوں سے اس کی اٹھی ہوئی ناک دبا کر ہلائی

_____

"شوہر مان لیا ہے واؤ_ "اپنی ناک سے اس کا ہاتھ ہٹا کر وہ تیزی سے اسی بل کروٹ ہوا جدھر ثمین کی کروٹ تھی_ اب دونوں کے چہرے اتنے پاس تھے کی ایک دوسرے کی سانسوں کی آواز بھی وہ سن سکتے تھے_____

"اور کیا.... نہیں مانا ہوتا تو تم میرے ساتھ نہیں ہوتے_ "اس بار شرارت سے اس کے گال چومے_

"تو پھر مجھے کرنے دو نا اپنی، کیوں میرا امتحان لے رہی ہو_ "اسے اور کھینچ کر خود سے لپٹانا چاہا_

"اس نوعیت کے شوہر ماننے میں زرا ٹائم لگے گا_ "جھٹ سے خود کو دور کرتے ہوئے وہ مسکرائی_____

"کتنا وقت.... میرے پاس وقت کم ہے_ "ایلیار نے اس کی آنکھوں میں جھانکا_

"یہ کیا بولتے رہتے ہو تم " _

"بس یوں ہی... مجھے بتاؤ کتنا وقت " _

"یہ تو وقت ہی بتائے گا_ "اس کی پلکیں لرزی .....

"اچھی فلاسفی ہے_ "بڑا ہی دل فریب منظر تھا خود کو سنبھال کر وہ پھر سے سیدھا ہو گیا_____

"صبر کرو_ "ثمین نے پھر سے سر اس کے بازوں پر رکھ دیا_

"وہی تو نہیں..." شرارت سے اس کے بازو پر ہاتھ پھیرا_____

"اپنی حد میں رہو_ "جھوٹی خفگی سے اپنے شانوں پر آتے ہاتھ کو جنبش دے کر ہٹانا چاہا_____

"اب تک کیا تھا اپنی حد میں ہی تو تھا"_ ایلیار کے ہاتھ پھر سے گستاخ ہونے کی کوشش میں رینگ کر گلے تک پہنچے_____

"اب بھی کیا فرق پڑ گیا ہے جو ضد کر رہے ہو، تم نا بہت بد تمیز ہو_ "وہ سہر کر اس کا بازوں جھٹکتی تیزی سے اٹھ گئی_____

"اوکے بابا نہیں کرتا ضد، تم بس میرے پاس رہو_ "ایلیار نے کان پکڑ کر اسے زبردستی اپنے پاس لٹالیا_ وہ منھ پھلا کر تھوڑے فاصلے پر ہو کر لیٹی تھی_ "ناراض ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کی دور ہو جاؤ" ایلیار اسے اپنے پاس کھینچ کر محبت سے بولا_____

"نہیں تم پھر_ "اپنے اور اس کے درمیان فاصلے بنانے کی کوشش کرتی وہ لگاتار دور کھسک رہی تھی مگر اس نے سختی سے اس کے بازوں پکڑے ہوئے تھے_____

"کہانا نہیں جب تم آمادہ ہو جاؤ گی تب" وہ مسکراہٹ چھپاتا جیسے اسے پچکار رہا تھا_____

"نہیں مجھے نہیں کرنا تب بھی_ "ثمین شرمائی گھبرائی اس سے نگاہ چرا رہی تھی_____

"کیا نہیں کرنا_ "اس بار وہ شریر ہوا اسے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا_____

"مجھے نہیں معلوم_ "ثمین نے شرما کر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لئے_ "اللہ ایک تو آپ کے ایسے انداز اور اس پر سے پابندیاں بندہ بشر ہوں بہک سکتا ہوں"_ ایلیار جیسے اس پر مر مٹا تھا بہت چاہت سے اس کے چہرے پر سے ثمین کے ہاتھ ہٹانے چاہے_

"بندہ بشر پہلے بھی تو تھے نا تب کیوں ایسی حرکتیں نہیں کرتے تھے_ "ثمین نے زرا کے زرا سا اپنے ہاتھ آنکھوں سے ہٹا کر خفگی سے اسے دیکھا_____

"تمھیں برا لگتا ہے یا تم کو میرا چھونا برداشت نہیں تو آج سے نہیں کروں گا_"وہ سنجیدہ ہو کر ایک دم سے اسے چھوڑ کر اپنا تکیہ کھسکا کر دور ہو کر لیٹ گیا_ ثمین نے فوراً اپنے ہاتھ چہرے سے ہٹائے تھے_"سو جاؤ پریشان نہیں کروں گا_"ایک نظر اسے دیکھ کر ایلیار نے کروٹ ہی بدل لی_____

ثمین حیران پریشان سی اس کی پشت دیکھ رہی تھی.... کیا وہ ناراض ہو گیا ہے_یہ سوچ آتے ہی اس کی جیسے جان نکلی تھی_اٹھ کر بیٹھ کر وہ گھٹنوں پر سر ٹھوڑی رکھ کر بیٹھ گئی_اسے اب کیسے منائے سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا... منانے کے دور سے کبھی گزری ہی نہیں تھی ہمیشہ وہی منالیتا تھا_____

آنکھوں میں نمی لئے وہ بس اس کی پشت کو دیکھے جا رہی تھی_ایلیار کو کچھ احساس ہوا تو اس نے پھر سے کروٹ بدل کر ثمین کو دیکھنا چاہا_اسے بیٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہاتے دیکھ کر بہت تعجب سے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا_

"کیا ہوا؟ رو کیوں رہی ہو... میں قسم سے اب کچھ نہیں کروں گا ٹھیک_بلکہ چھوؤں گا بھی نہیں سوری یار بس زرا سا بہکا تھا_"اس کے رونے کی وجہ یہی سمجھ کر وہ نادم ہو کر اس سے معذرت کرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا_"اس لئے تو تھوڑی رو رہی ہوں_"ثمین نے بہت غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا_____

"اچھا تو پھر کیا ہوا_" سمجھ میں نہیں آیا کی پھر رونے کی کیا وجہ ہے_"تم ناراض ہو کر جو دور ہو گئے_" بہت معصومیت سے اس نے شکوہ کیا_ایلیار نے ہاتھوں کی مٹھی بنا کر اپنے ہونٹوں پر رکھ کر روتی ثمین کی طرف دیکھا _ سمجھ میں نہیں آرہا تھا بچی کی معصومیت پر ہنسے یا اسے منائے_

"تم ناراض ہو نا مجھ سے_" ثمین اب آنسو پونچھتے ہوئے سادگی سے اسے دیکھ رہی تھی_

"اس سادگی پر کون نامر جائے میڈم، میں کیوں ناراض ہونے لگا وہ بھی اپنی جان سے_" اس بار ہنس کر اس نے اس کی ناک دبائی_____

"پھر کیوں کروٹ بدل کر لیٹ گئے_" اس کے شکوے پر ایلیار نے اپنا سر ایک انگلی سے کجھلایا_ سمجھ میں نہیں آرہا تھا بھولی بھالی محترمہ محبوبہ کو کیسے سمجھائے_____

"میں ناراض نہیں تھا بس اپنے دل کو سمجھا رہا تھا کی اے مچلتے دل ابھی خاموش ہو جا محبوب بہت شرمیلا ہے_" وہ آرام سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھ چکا تھا_ ثمین نے شرماتے ہوئے اس سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا_ ایلیار نے اس کا دونوں ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اپنے قریب کر لیا_ ثمین اس کے کاندھے پر اپنے ہاتھ ٹیکے اسے دیکھ رہی تھی_____

"اب بتاؤں سچ میں تمھارے دل میں جب جب میں چھوتا ہوں... کوئی گلٹ یا گناہ کا احساس تو نہیں ہوتا_" اس کی کمر پر اپنے دونوں ہاتھوں کا گھیرا ڈال کر وہ سیدھے ان جھیل جیسی حسین آنکھوں میں دیکھ رہا تھا_

"گلٹ یا گناہ کا احساس تو اسی دن ختم ہو گیا تھا، جس دن دل پہلی بار تمھارے نام سے دھڑکا تھا اگر ایسا نا ہوتا تو پہلی ہی بار جب تم میرا ہاتھ پکڑ چکے تھے_ تمھارے قریب بھی نہیں آتی_ تمھیں اپنا سب کچھ مان چکی ہوں سب کچھ_" اس کے چہرے کو تھامے وہ بہت جذب سے اسے دیکھ کر جھکی اور محبت سے پر ایک لمس اس کے ہونٹوں پر چھوڑا تھا یہ پہلا لمس تھا جو ثمین نے خود پہل کر کے اس کے ہونٹوں پر چھوڑا تھا_____

ایلیار کا دل مسرت سے ناچ اٹھا اس کی محبت کی ایک ایک کر کے کامیابی کا راستہ طے کر رہی تھی_ اور ایک دن وہ مکمل اس پر اعتماد کر کے اپنا آپ سونپ دے گی اور وہ دن اس کی فتح کا ہو گا_

" پھر کیوں مجھے روکتی ہو ہمارے درمیان بس محبت ہی محبت ہے ثمین_ میرا دل میرا جسم تمھارا_ اور تمھارا دل میرا جسم صرف میرا صرف میرا مجھے خود کو سونپ دو_ " اس کی لو دیتی آنکھیں، آنچ دیتی آواز جیسے اسے پکار رہی تھی، دل ہمک ہمک کر اس کی باتوں پر رضامندی ظاہر کرنے لگا مگر زبان سے کہنا محال تھا کیونکہ شرم کی بیڑیوں نے سختی سے جکڑا ہوا تھا_ ثمین جھکی پلکوں سے بس اپنے دوپٹے کو سنبھال رہی تھی_ جو بار بار پھسلا جا رہا تھا_____

" ہٹاؤ اسے اور میری طرف بس دیکھو_ " ایلیار نے ایک جھٹکے سے اس کا دوپٹہ گلے سے اتار کر دور پھینک دیا_ ثمین جیسے لرز اٹھی اس طرح بنا دوپٹے کے اس کے سامنے ماناروم میں بہت اندھیرا تھا مگر پھر بھی وہ شرم سے اس کی گود سے اتر کر سمٹ جانا چاہتی تھی کی ایلیار نے اس کی کمر کو جھٹکا دے کر اپنے سینے سے لگا لیا_____

" کہہ تو رہا ہوں تم مکمل میری ہو پھر یہ شرم کیوں_ " اپنے شانے پر جھکتی ثمین کی ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کر کے اسے اپنی بے باک نظروں سے دیکھا_ " ایلی مجھے بہت شرم آ رہی ہے_ " وہ چھوئی موئی سی ہوتی اس میں ہی سمٹ جانا چاہتی تھی_ " تم نے وہ مثال نہیں سنی جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم_ " اس کی ٹھوڑی پر ہنوز اپنی انگلی رکھے شوخی سے بولا_____

"بس کرو بد تمیز_ "شرم کے ساتھ ساتھ اسے ہنسی بھی آرہی تھی_ تھوڑی پر رکھا اس کا ہاتھ ہٹانا چاہا تو اس نے وہی ہاتھ تھام لیا_ "اہنہ... میرے چاند کو مجھے دیکھنے دو کبھی کبھی تو وہ شرماتی ہے ورنہ ہمیشہ خونخوار بلی بنی رہتی ہے" _اس بار ثمین نے ساری شرم بھول بھال اس کے کاندھے کو جھٹکا دیا تھا وہ ہولے سے ہنستا ہوا پیچھے کی سمت دھم سے گرا تھا_____

"اف_ "ثمین بھی جھٹکے سے اس کے سینے پر گری تھی دونوں کے جسم آپس میں ٹکرائے تو ایک بجلی سی میں کوندھی تھی_ "آئی تھینک اب سو جانا چاہئے ورنہ" _اس ورنہ کو سمجھ کر ثمین تیزی اس کے سینے سے اٹھ کر ادھر بڑھی جدھر اس کا دوپٹہ پڑا تھا_ اپنا دوپٹہ اچھے سے لپیٹ کر چور نظروں سے ایلیار کی طرف دیکھا وہ اپنے ہاتھ تکیہ کی طرح سر کے نیچے رکھے ہوئے لیٹا ہوا تھا ....

نظریں تو بس ثمین میں ہی ٹکی رہنا چاہتی تھی جیسے کچھ کہتی کچھ مانگتی اپنے سحر میں جکڑتی اسے اپنے پاس بلاتی _ ثمین ایسے اس کی طرف بڑھی جیسے وہ کوئی مقناطیسی قوت رکھتا ہو اور وہ لوہے کا کوئی بے جان ٹکڑا_ بہت آہستہ آہستہ قدموں سے وہ پھر سے اس کے پاس آکر دھیرے سے بیٹھی تھی ایلیار نے ایک ہاتھ سر کے نیچے سے نکال کر اس کے بازوں کو تھاما تھا پھر اسے اپنے قریب لٹا لیا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی سب بھولی ہوئی تھی_

ایلیار نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی سر کے نیچے سے نکال کر اس کے گال پر رکھا تھا_ ثمین کی آنکھیں بند ہو گئی_ ہاتھ پیچھے لے جا کر اس نے ثمین کا سر جھکا دیا" سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے"_ محبت سے لبریز اپنے ہونٹوں کا لمس اس کی پیشانی پر بخش کر اس نے ثمین کو اپنے بازوؤں میں بھر کر آنکھیں بند کر لی_ ثمین کے جسم جان میں سکون سا بھرتا چلا گیا پھر دونوں ہی اپنی آنکھیں بند کر کے کچھ ہی دیر میں نیند کی وادیوں میں اتر گئے_____

..........*.....*.....*.....*

ثمین نے آہستہ آہستہ آنکھ کھولی تھی..... آنکھ کھلتے ہی وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئی_ وہ کب سوفے پر آئی.... نگاہ وہاں پہنچی جہاں ایلیار اب خاصے فاصلے پر عاقب کے پاس سویا ہوا تھا_ اس نے اسے سوفے پر کب لٹایا ثمین کو یاد ہی نہیں آرہا تھا بہت گہری نیند میں سو گئی تھی وہ..... سوئے ہوئے ایلیار کو ہی دیکھتے ہوئے اس نے اپنے اوپر پڑی چادر ہٹا کر تکیہ کے پاس رکھا دوپٹہ بھی اٹھا لیا_____

بھابھی کی آواز کچن سے آرہی تھی وہ جلدی جلدی دوپٹہ سر پر ڈال کر سوفے سے اتری تھی_____

"آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں بھابھی، سارے کام اکیلے کر رہی ہے_"کچن میں آتے ہی وہ شرمندہ سی ہو رہی تھی، نیلم سارے کام نپٹا چکی تھی_____

"تم اتنی میٹھی نیند سو رہی تھی کی جگانے کا موڈ ہی نہیں بنا_ "نیلم سارے برتن سنک میں رکھ ایک نظر ثمین کو دیکھ کر مسکرائی_____

"بس وہ بھابھی... " ثمین اچھے سے شرمندہ ہو رہی تھی کچھ ایسی طبعیت پائی بھی تھی_____

"کیا ہوا چندا اگر اکیلے کر لیا، تم میری چھوٹی بہن ہو اگر کہنا ہوتا تو دھڑلے سے اٹھا کر لاتی اور سارے کام کروا لیتی پھر کبھی کبھی تو موقع ملتا ہے اپنی پسند کا ناشتہ اپنے ہاتھوں سے بنانے کا سو آج آزما ہی لیا_ "بھابھی بڑی فریش سی ہنستی مسکراتی ثمین کو بڑی پیاری لگی کتنی محبت سے پر تھی نیلم، بے لوث محبتوں والی، ثمین آکر پیچھے سے ان سے لپٹ گئی_____

"آئی لو یو بھابھی آپ کتنی اچھی ہے_ "فرط مسرت سے ان کے گال بھی چومے_____

"لو یو ٹو میری گڑیا سی بہن_ "انہوں نے اپنے گیلے ہاتھوں سے اس کے گال تھپتھپایے_____

"لگتا ہے بھائی نے اچھے سے آپ کا موڈ فریش کر دیا ہے جو صبح صبح ایسے فریش موڈ میں ہے آپ_ "اپنے پیچھے ایلیار کی نیند میں بوجھل آواز سن کر دونوں نے ہی پلٹ کر ادھر دیکھا جدھر وہ کھڑا تھا_ بالوں میں انگلیاں پھیرتا وہ بڑی شوخی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا_____

"ہم نے تو اپنی بیگم کا موڈ فریش کر دیا ہے آپ اپنی بتائے... آپ نے کیا کیا؟" وہ دونوں کچھ بولتی کی پیچھے سے ساقب نے ایلیار کے کاندھے پر زور سے ہاتھ مارا_____

"کیا مطلب ہے آپ کا_" وہ چڑ کر ان کا ہاتھ ہٹاتا کنارے ہٹا ثمین اور نیلم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسی

"مطلب یہ ہے کہ ابھی میرے ایک دوست کی کال آئی تھی اس کی شادی ہے... وہ یہی رہتا ہے کچھ کیلو میٹر کی دوری پر، میں نے تو جانے کی ہامی بھر دی ہے، نیلم اور بچوں کو بھی لے جاؤں گا، تم بتاؤ تمھارا کیا پروگرام ہے_" ساقب پوری بات بتا کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے

"واؤ شادی کہاں ہے، ثمین تم بھی چلو، اور ابھی چلے ہم شاپینگ کر لے_" بھابھی تو خوشی سے اچھل ہی پڑی وہ ہلا گلا اور فنکشنز کی بڑی دلدادہ تھی

"ثمین نہیں جا رہی کیونکہ میں نہیں جا رہا_" ایلیار نے ایک دم سے سنجیدگی سے بھابھی کی طرف دیکھا، ساقب کی آنکھوں میں چمک ابھری جو ایلیار سے مخفی رہی تھی

"کیوں نہیں جا رہی ہے بلکہ تم دونوں چل رہے ہو_" بھابھی کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑنے کو تیار ہو گئی

"بھابھی آپ کو معلوم ہے مجھے شادی میں جانا بالکل نہیں پسند اور میں یہاں اکیلا کیا کروں گا.... اب آپ کو یا بچوں کو تو روک نہیں سکتا تو ثمین کا معلوم ہے، اسے بھیڑ بھاڑ سے الرجی ہوتی ہے تو رہنے ہی دے_" پوری بات بتا کر ثمین کی طرف بھی دیکھا_ جس کی آنکھوں میں خوشی کے ساتھ ساتھ تشکر بھی جھلکا تھا_ ایلیار نے مسکرا کر پلکوں کو خم کیا

"جائے گی تو نہیں گھبراہٹ کیسے کم ہو گی"_بھابھی کو سمجھانا اتنا آسان کہاں تھا_____

"رہنے دو تم یہی شادی نہیں رہ گئی ہے جو اس کی گھبراہٹ کم کی جائے... بچی کو پریشان مت کرو_"ساقب نے ایک دم سے ٹوک دیا تو ثمین کا چہرہ کھل گیا_____

"تھینکس بھائی.. پلیز بھابھی میں یہی ٹھیک ہوں بس آپ لوگ جلدی آئے گا_"اس بار ثمین ان کے گلے لگی

_____

"اچھا ٹھیک ہے مگر ہمارا پہاڑوں پر گھومنے والا پروگرام_"نیلم کو دونوں مزا لینا تھا ایلیار زور سے ہنسا_____

"آج ان دونوں کو گھومنے دو ہم شادی میں ہو کر آ کر پھر گھومیں گے ایسا کرتے ہیں ناشتہ کر لو پھر تمھیں شاپنگ کرا دوں_"ساقب کچھ زیادہ ہی اچھے موڈ میں تھے_____

"بھابھی دیکھنا بھائی کو بخار وخار تو نہیں_"ایلیار نے شرارت سے پاس کھڑے ساقب کی پیشانی چھوئی وہ بس زور سے ہنسے تھے_____

"وہی تو میں بھی سوچ رہی ہوں پہلے اس شادی میں جانے کا پروگرام اور اب شاپنگ_"نیلم بڑی محبت سے اپنے میاں کو دیکھ رہی تھی جو کل سے کچھ زیادہ ہی خوش نظر آ رہے تھے_____

"میرا خیال ہے بھائی کو ایسے ہی رومانٹک ماحول میں لاتے رہنا چاہیے_ بھابھی کے تو مزے ہو ہی جائے گے کچھ ان کی شوہروں والی شکایتیں کم ہو جائے گی، ورنہ سب کو مفت کے مشورے دیتی رہتی ہے_" ایلیار اب شرارت سے نیلم کو دیکھ رہا تھا ثمین نے اپنی ہنسی چھپائی... نیلم نے بس اسے گھورا تھا_____

"میرا موڈ تو دوسری ہی وجہ سے خوشگوار ہوا ہے اور اسی وجہ کے لئے میں ن تم سب کو شاپنگ کرواتا ہوں_" ساقب اتنے خوش کم ہی نظر آتے تھے، زیادہ تر بزنس میں بزی رہنے کی وجہ سے انہیں کم ہی ٹائم ملتا تھا فیملی کے ساتھ وقت گزارنے کا_____

"چلے بھابھی آپ کے ساتھ ہماری بھی عید ہو گئی ہے بھائی کی جیبیں خالی کرواتے ہیں_" ایلیار نے نیلم کو آنکھ ماری تو نیلم خوشی سے نارامار کر ناشتہ کا سامان ڈائنگ ٹیبل پر لگانے کے لئے مڑی اس بار ثمین بھی ان کے ہمراہ ان کا پورا پورا ہاتھ بٹا رہی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"اف ایلی کتنی پیاری جگہ ہے_" سب کے جانے کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ گھومنے نکلے تھے..... اونچے اونچے ہرے بھرے پہاڑ، ہری گھاس سے بھری پگڈنڈیوں کا راستہ، چھایا ہوا کوہرا اور آسمان کو چھپائے بادل، وہ پہلی بار اتنی خوبصورت جگہ دیکھ رہی تھی_____

"تم سے تو کم ہی پیاری ہے_" ایلیار کو سچ مچ اس کے آگے سارے منظر پھیکے لگ رہے تھے_ لیمن یلو کلر کے نیٹ کے فراک سوٹ میں ہم رنگ دوپٹہ اور اسکارف باندھے اس کی گلابی رنگت دہک رہی تھی ایلیار کی نگاہ اس کے چہرے سے ہٹنا ہی نہیں چاہتی تھی_____

" بس کرو نا.... کب سے ایسے ہی دیکھے جا رہے ہو_" ثمین نے شرما کر اپنے ہاتھ سے اس کا چہرہ گھمایا.... ایلیار نے اس کا وہی ہاتھ تھام لیا_" تمھیں دیکھ کر ہی تو میری دھڑکنیں چل رہی ہے_" لو دیتی آنکھوں میں محبت ٹھاٹھیں مار رہی تھی_

"اور تمھیں دیکھ کر میری سانسیں_" وہ جیسے ایک ٹرانس سی کیفیت میں بولتی اس کے قریب آگئی_ ایلیار نے مسکرا کر اسے اپنے قریب کر لیا_

"آؤ سیلفی لیتے ہیں یہ پل ہمارے لئے یادگار ہے... جان_" جینز کی پاکٹ سے اپنا موبائل نکال کر اس نے ثمین کو اپنے حصار میں لے لیا پھر ان دونوں نے کتنے ہی پوز ایک دوسرے کے ساتھ لئے تھے_____

"گھر چلا جائے اب_" کچھ دیر ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر گھومتے پھرتے ایلیار نے ساتھ چلتی ثمین سے پوچھا_____

"دل نہیں کہہ رہا.... " ثمین اس کے بازوؤں کو تھام کر انکار میں سر ہلانے لگی_____

"ٹھیک ہے کچھ دیر بعد لیکن ایک بات بتاؤں تمھیں_" ایلیار نے مان کر چلتے ہوئے اس کی سرشار صورت دیکھی_____

"ہاں کہو_" اس کی ہمراہی میں ثمین جیسے ہوا میں اڑ رہی تھی... سر اٹھا کر ایلیار کا مسکراتا چہرہ دیکھا_____

"یہی کی ہم دونوں اب بالکل اکیلے ایک ساتھ اور کوئی نہیں_" وہ وہی تھم کر جو بولا ثمین نے شرما کر اس کے بازوں پر مکامارا_" بس تم شروع مت ہونا "_

"ابھی تو آغاز ہے میڈم آگے آگے دیکھئے گا_" ایلیار اس کی ناک دبا کر چھوڑتا پھر سے اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنے لگا_____

"بدتمیزی بالکل نہیں چلیں گی_" اس کے بازوں پر سر رکھ کر ناز سے کہا_____

"بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی.... ابھی چلتے ہیں فل حال_" وہ ہنس کر اس کا ہاتھ تھام کر اب تیز چلنے لگا_____

دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے تھامے اونچے راستے سے اب نیچے اترنے لگے وہاں سے گزرتے ہوئے ایلیار کی نگاہ چوڑیاں بیچتے اسٹال پر پڑی تھی، رنگ برنگی بہت ہی خوبصورت ڈیزائن کی چوڑیاں... ہر طرح کی ہر رنگ کی قیمتی نا ہوتے ہوئے بھی بہت ہی خوبصورت_____

"چوڑیاں پہنوں گی_" ایلیار نے ایک دم سے ثمین کو دیکھ کر پوچھا تو اس نے خوشی خوشی سر ہلایا تھا... پھر وہ بڑی محبت سے اس کے لئے چوڑیاں خرید رہا تھا_____

"سب تمھارے_" اسٹال والے کو ہزار ہزار کے نوٹ تھما کر اس نے چوڑیاں اٹھالی... اور ثمین کو لے کر مڑ گیا... ثمین نے چلتے چلتے مڑ کر اسٹال والے کو دیکھا... چند سو کی چیز کے بدلے اتنے پیسے... وہ کچھ حیرانی اور کچھ خوشی سے جاتے ایلیار کو دیکھ رہا تھا_ ثمین مسکرا کر ایلیار کا بازوں تھام کر سیدھے دیکھتے ہوئے چلنے لگی .....

دونوں کار میں آکر بیٹھے تو ایلیار نے اس کی کلائی تھام لی_" اس کو پہنوں گی تو کوئی کچھ سوال نہیں کرے گا_" ایلیار ایک ایک کر کے ساری چوڑیاں اس کے ہاتھوں میں ڈال رہا تھا_ ثمین بس اسے دیکھے جا رہی تھی اور اپنے دل میں اتار رہی تھی_____

"پیاری لگ رہی ہے نا_" سچ میں اس کی کلائی جیسے سج گئی تھی، سنہری کامدار کے ساتھ ست رنگی سادی چوڑیاں جیسے قدرت کے سارے رنگ ان میں بس گئے تھے، وہ چوڑیاں محبت کا انعام تھی ثمین نے ایلیار کے چہرے کے سامنے اپنی کلائی لہرائی_" ایسی دل موہنے والی حرکت کرو گی تو اس دن کی طرح پھر سے چوڑیاں ٹوٹ جائے گی_" اس کی دونوں کلائی اپنی گرفت میں جکڑ کر وہ شوخ ہوا_____

"یہ والی نہیں توڑنے دوں گی... بہت خاص ہے یہ_" ثمین نے منھ بنا کر اپنی کلائی آزاد کرانی چاہی_____

"اچھا باقی سب کرنے دوں گی_ "وہ اسے اپنے قریب کھینچنے لگا_____

"پہلے تم مجھے لنچ تو کھلا دو_ "ثمین اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ بناتی جلدی سے بولی_____

"یہی میں سوچ رہا تھا رومانس پر کھانا کیوں نہیں انڈیلا گیا_ "ہنس کر اس کی کلائی آزاد کر دی_____

"بک بک مت کرو مجھے بھوک لگی ہے_ "ایلیار نے ہنس کر کار ریسٹورنٹ کے سامنے روکی پھر بجائے کھانا وہاں کھانے کے وہ کھانا پیک کرا لایا تھا_ "گھر چل کر کھاتے ہیں_ "وہ بس سر ہلا کر ہر طرف دیکھنے لگی اب بوندیں پڑنا شروع ہو چکی تھی، جب تک وہ دونوں فارم ہاوس پہنچے زوروں کی بارش شروع ہو چکی تھی_____

کار اپنی جگہ پارک کر کے دونوں ایک ساتھ کار سے اترے تھے_____

"کتنی پیاری بارش ہو رہی ہے اور ہم اندر چلے جائے_ "ثمین تیزی سے اس کا ہاتھ تھام کر اندر جاتے ایلیار کا ہاتھ چھوڑ کر دوڑتی ہوئی لان کے بیچ میں آسمان کی طرف چہرہ کرتے ہوئے آرام سے کھڑی بھیگنے لگی_____

ایلیار کچھ دیر وہی کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا پھر ہولے ہولے چلتا اس کے پاس آ گیا_ "بھیگی اور بیمار پڑ گئی تو..... " ثمین نے آنکھیں کھول کر اپنے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے بھیگتے ایلیار کو دیکھا_ "تم ہو نا تمھارے ہوتے کس چیز کا ڈر... " خوشی سے کہہ کر کھلکھاتی ہوئی اس کا ہاتھ تھام کر گول گول گھومی تھی، ایلیار بس اسے دیکھے جا رہا تھا ایسا لگ رہا تھا دنیا کا سب سے حسین پھول آج بارش میں نکھر رہا تھا_____

"ایلی کتنی خوبصورت بارش ہے نا دیکھو.. اسے محسوس کرو_ "اس کا ہاتھ تھامے تھامے وہ جیسے خوشی سے پاگل ہو رہی تھی_____

" بارش دیکھوں یا تمھیں میرے لئے تو تم سے خوبصورت کچھ اور کچھ ہے ہی نہیں_ "وہ کھویا کھویا سا اس کے چہرے پر پھسلتی موتیوں کو اپنے ہاتھوں سے چھو رہا تھا_____

"مجھے نہیں دیکھو بس بارش محسوس کرو..... کرو نا ایسے_ "ثمین نے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر پھیلا دیا اور چہرہ اوپر کرنے کا اشارہ کیا ایلیار نے آنکھیں بند کر کے بوندوں کو محسوس کرنا شروع کیا تھا_____

ثمین نے بھی ویسے ہی کرتے کرتے ایلیار کی طرف دیکھا سفید ٹی شرٹ اور نیلی جینز میں ملبوس وہ بارش میں بھیگتا دل کی گہرائیوں میں اتر رہا تھا_ ایلیار نے اپنے ہاتھ سمیٹ کر ثمین کی طرف دیکھا وہ ایک ٹک اسے ہی دیکھ رہی تھی_____

"انجوائے ایٹ مجھے ایسے دیکھوں گی تو پھر شکایت مت کرنا_ "شرارت سے اس نے ثمین اس کا ہاتھ تھام کر پھیلا دیا ثمین بس مسکرائی تھی.... ایلیار نے اس کے پھیلے ہوئے ہاتھوں میں اپنی انگلی پھنسا کر اسے خود سے قریب کیا دونوں کی آنکھیں بارش کے پانی کے باوجود بھی ایک دوسرے پر ٹکی ہوئی تھی_____

ایلیار کی نگاہوں کی تپش اس میں چھلکتا ایک نیا سا احساس کچھ کہتی کچھ مانگتی نگاہیں، وہ اس سے جتنا بھی فری تھی ہر بات وہ آرام سے اس سے کہہ سن لیتی تھی مگر اس وقت وہ زیادہ دیر اس کی نگاہوں میں دیکھ نہیں پائی، پلکیں جھک گئی اور گالوں کی تپش ایسی بڑھی کی وہ گلابی سے سرخ ہونے لگے_____

" اندر چلے..... " لرزتے ہونٹوں سے وہ بس اتنا ہی بول پائی تھی_ "یہ برستی بارش اور یہ ایسا دلربا سا محبوب چھوڑ کر کیسے اندر جائے_ "ایلیار کی خوبصورت آواز اور بھی خوبصورت ہو گئی تھی اپنے ہاتھ اس نے ثمین کی کمر میں ڈال کر کس لئے_ ثمین نے بس اپنے ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر زرا سا فاصلہ بنانا چاہا_____

"میری قربت پسند نہیں ہے تمھیں_" جھک کر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بہت ہی مدہوشہ سے بولا تھا_ ثمین نے زرا سا چہرہ اٹھا کر ایلیار کا چہرہ دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلا دیا_____

"سر کس لئے ہلایا سچ میں نہیں پسند..... " ثمین کی کمر کو جھٹکا دے کر ایک ہی پل میں سارے فاصلے مٹا کر اس سے پوچھا تھا_____

"نہیں ایسی بات نہیں بس وہ..... " بہت کسمسا کر اس نے اپنا آپ چھڑانا چاہا_____

"اتنی نروس کیوں ہو جاتی ہو آئی ایم یور ہسبینڈ..... " بہت ہی شرارت سے اس نے ثمین کی کمر کو ایک اور جھٹکا دیا وہ اور بھی گھبرا گئی ان دونوں کے بیچ ایک انچ بھی فاصلہ اب نہیں تھا_____

"فضول مت بولو چھوڑو پلیز... " مارے گھبراہٹ کے وہ لگاتار اس سے چھوٹنے کے لئے کوشش کر رہی تھی

_____

"چھوڑ دوں تو جینا محال ہو جائے گا میرا، تم میری دھڑکن ہو میری سانسیں بھلا تمھیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں.... " ایلیار کے لبوں سے نکلے الفاظوں نے ثمین کی ساری کوششوں کا دم توڑ دیا_ اس کی قربتوں کو قبول کرتے ہوئے اس نے اپنا سر ایلیار کے سینے پر رکھ دیا_ ایلیار نے اپنے دایے ہاتھ سے ثمین کی ٹھوڑی اونچی کر کے اس کا گلابی سرخی مائل ہوتا چہرہ دیکھا ....

"یہ بارش.... یہ بوندیں بھی ہمارے ملن کو دیکھنا چاہتی ہے.... کیا تمھارا دل نہیں کہہ رہا ہے کی ہم ایک ہو جائے ہمیشہ کے لئے.... " ثمین کے لبوں کے پاس اپنے ہونٹوں سے وہ مدھم آواز میں کہتا اسے دیکھ رہا تھا ساتھ ہی اس کی بارش سے گیلے ہوتے گلابی لب چومے.... وہ جیسے سہر اٹھی.. آنکھیں بند ہو گئی_____

"آج ایک ہو گئے نا ثمین... تو پھر کوئی ہم کو کبھی الگ نہیں کر پائے گا.... ہمارا ایک ہو جانا ہمارے لئے بہت ضروری ہے... دوریاں ختم کرنے کے لئے آج ایک ہونا ہی ہو گا..... چلو آج ساری بندشیں توڑ کر بس اپنے دل کی سنتے ہیں بس اپنی محبت کا کہنا مان جاتے ہیں.... " وہ ساحر تھا ساحر.... جس کی باتوں میں جس کی آنکھوں میں ایسا جادو تھا کی ثمین سب بھول جاتی تھی وہ بھی سب بھول رہی تھی_____

ایلیار بہت ہلکے ہلکے سے اس کے ہونٹوں کو چوم رہا تھا، ثمین کو سب بھولی جا رہی تھی..... تبھی تیز ہوا کا جھونکا آیا اور بارش کے ساتھ بجلی کڑکی..... اور بارش اور تیز ہو گئی_____

"ایلی یہاں بہت سردی ہے_"وہ جیسے اس کی بانہوں میں کانپی_____

"آؤ چلو اندر چلے.... " اسے ایک دم سے اپنے بازوؤں اٹھا کر اندر چلا آیا..... وہ اسے اٹھائے ہوئے فارم ہاؤس میں اپنے لئے مخصوص بیڈ روم میں لے آیا..... باہر بارش بہت زیادہ تیز ہو گئی تھی ہواؤں کے تھپیڑے شیشے کی دیوار پر پتھر مارتے محسوس ہو رہے تھے_____

"تم یہاں بیٹھو میں پردے برابر کر دوں سرد سا ہو رہا ہے_"ثمین کو بیڈ پر بیٹھا کر ایلیار نے سارے دروازے کھڑکیاں بند کی اور سارے پردے برابر کر دئے_ایک دم سے روم نیم تاریکی میں ڈوبا تھا ایلیار نے سوئچ آن کی مگر شاید لائٹ کٹی ہوئی تھی _____

فرام ہاؤس میں یو پی ایس موجود تھا مگر اس کا بھی سیسٹم شاید بند تھا ایلیار نے ایک دم سے ثمین کی طرف دیکھا.... گھٹنوں پر چہرہ رکھے اپنے پیرو کو چھوتی وہ کہیں اور کھوئی ہوئی تھی وہ آہستہ آہستہ چل کر اس سے کچھ فاصلے پر بیڈ پر بیٹھ گیا_____

ثمین نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ بھی اسی کو ہی دیکھ رہا تھا دونوں کی نگاہیں جیسے ہی ٹکرائی ایک دوسرے کی دل کی صدا ان دونوں نے سنی تھی_ثمین نے گھبرا کر نگاہیں جھکالی اب وہ پھر سے اپنے پیرو کی انگلی چھو رہی تھی_ایلیار ایک دم سے اٹھ کر اس کے قریب بیٹھا تھا_____

ثمین نے تھوڑا گھبرا کر اسے دیکھا تھا جو اب اپنے دائیں ہاتھ سے اس کا پیر پکڑ کر اٹھا چکا تھا، ثمین کے پاؤں بہت سرد ہو رہے تھے، جانے کیوں سردی کی وجہ سے یا قربتوں کی گھبراہٹ کی بنا پر_ ایلیار دائیں ہاتھ سے انہیں تھامے بائے ہاتھ سے اپنی گرم ہتھیلی کی حدت ان پاؤں میں پہنچا رہا تھا_ کتنے نرم اور کیسے حسین پیر تھے اس کے ایلیار نے جب سے اس کے پیر دیکھے تھے بمشکل خود پر قابو رکھ پاتا تھا_____

ثمین کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی وہ بہت آہستہ آہستہ اپنی انگلی اس کی ایڑی سے لے کر انگوٹھے تک پھیر اریا تھا وہ عجیب سی کسک محسوس کر رہی تھی ایک دوسرے کا ساتھ، تنہائی کا احساس، بایر برستی بارش اور جان سے بھی پیارا محبوب سارے ارمان جاگ رہے تھے_ ایلیار نے ثمین کی طرف دیکھا اور اسے دیکھتے ہوئے اس نے اپنا چہرہ بڑھایا، اب ثمین اس کی گرم سانسیں بھی اپنے پیروں پر محسوس کر رہی تھی_____

"ایسیلی.... مجھے سردی لگ رہی ہے. مم.. میں کپڑے بدل لوں..." ثمین کی حالت خراب سی ہوئی تھی.. بہت گھبرا کر وہ اس سے دور ہوئی تھی_ ایلیار نے سر اٹھا کر اسے دیکھا... ان آنکھوں میں دیکھنا ثمین کے لئے ناممکن سا تھا..... ثمین کا ہاتھ پکڑ کر اس نے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کی طرف کھینچی چلی آئی ....

"سردی لگ رہی ہے.... مگر اب نہیں لگیں گی_" وہ اسے خود میں جکڑتا اپنے ہونٹ اس کی گردن پر رکھ چکا تھا..... ثمین کی آنکھیں بند ہو گئی اور ہاتھ میں اس کے گلے میں بیل کی طرح لپٹ گئے... ایلیار کی گرفت اس کی کمر پر سخت سے سخت ہوتی گئی..... دو محبت میں تڑپتے دل ایک دوسرے میں سمائے سب بھول چکے تھے، باہر اب بھی ویسے ہی بارش برس رہی تھی اور اندر دونوں پیار کی بارش میں بھیگ کر سرابور ہو چکے تھے_____

واش روم سے باہر نکل کر دوبار بیڈ روم میں آیا تو نگاہ سیدھے وہی گئی تھی، جہاں کچھ دیر پہلے ثمین لیٹی تھی اب وہی گھٹنوں پر دونوں ہاتھوں کا دائرہ بنا کر اپنا سر چھپا کر بیٹھی تھی_ بالوں نے پوری پشت کو گھیرا ہوا تھا اور شاید وہ رو رہی تھی کی بدن ہلکے ہلکے لرز رہا تھا_____

کچھ تھا جو ایلیار کے دل میں بری طرح سے چبھا تھا کیا اتنی محبت کے باوجود بھی وہ اس مقام پر پچھتا رہی تھی.... اب بھی اس کی طرف سے کوئی کمی رہ گئی تھی کی ثمین کو غلطی کا احساس ہو رہا تھا_ ایلیار لاکھ حقیقت پسند صحیح مگر اس معاملے میں خوشفہم ہی رہنا چاہتا تھا_ چہرہ سنجیدہ ہو گیا اور دل میں رہ رہ کر جل رہا تھا کچھ.... بیڈ روم کی لائٹس آن کر کے ایلیار اپنی شرٹ اٹھا کر آ کر اس کے پاس وہی پر بیٹھ گیا_ اس کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا تھا، ثمین کی گھٹی گھٹی سسکیاں دل کی چبھن اور بڑھ گئی_____

"اب کیا ہوا.... " ایلیار نے سنجیدگی سے کہنے کے ساتھ اس کا سر چھوا.... ثمین نے اس کا ہاتھ سر کی جنبش سے ہٹا دیا رونے میں اور تیزی آ گئی_____

"ہمارے درمیان جو کچھ ہوا اب اس پر پچھتا رہی ہو یا گناہ کا احساس ہو رہا ہے_ مجھے بتاؤ ثمین...." ایلیار نے پوری سنجیدگی سے پوچھا.. دل میں کچھ تیزی چبھنے لگا تھا_____ ثمین نے جھٹکے سے سر اٹھایا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا _ ایلیار نے ہونٹ بھینچے، دل کی چبھن اور بڑھ گئی_____

"تم سے محبت کی ہے گناہ نہیں اگر گناہ سمجھتی تو نا تمھارے ہاتھ ہی پکڑنے پر تھپڑ لگا دیتی اور پچھتا رہی ہوتی تو تمھارے سامنے نہیں ہوتی اب تک زہر کھا لیتی سمجھے تم، تم میرے محرم ہو، میرے اپنے، تمھیں تمھارا ہی سب سونپا ہے_ "وہ ایک ایک بات سے ایلیار کو جیسے ہوا میں اڑا رہی تھی عشق نازاں ہو گیا اور ایلیار کا سر بلند.... دل کی چبھن خوشی کی جھنکار بن گئی اس کے ہونٹوں پر بھرپور سرشاری میں ڈوبی مسکراہٹ آ گئی.... وہ اسے گھور رہی تھی پوری آنکھیں نم تھی اور ناک لال، ایلیار اس کے حسین مکھڑے میں جیسے کھو گیا وہ کلی سے پھول بن کر جیسے اسے تباہ کرنے لگی تھی، وہ ایک ٹک اسے دیکھتا بت بن گیا_ _____

"اب اسٹیچو کیوں بن گئے بولو کچھ.... " وہ روتے روتے چیخی تو ایلیار جیسے ہوش میں آ گیا..... " جب مجھ سے ایسی محبت ہے تو پھر رو کیوں رہی ہو میری جان... " پیار سے پوچھتے ہوئے وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا.... ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کو پیچھے کیا دل کہہ رہا تھا ایک بار پھر اس کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے پھر سے اس کے قیامت خیز سراپے میں ڈوب کر طوفان مچا دے آنکھوں میں پھر سے مستی چھانے لگی_____

"اور کیا کروں.. جیسے تم کچھ نہیں سمجھتے.... " اس کا ہاتھ جھٹک کر وہ پوری ناراضگی سے اسے دیکھ رہی تھی، ایلیار نے ایک گہری سانس لی وہ ثمین تھی اتنی جلدی اسے ڈوبنے کی اجازت کیسے دے سکتی تھی_____

"اب دیکھ کیا رہے ہو مجھے تم نے کوئی قابل نہیں چھوڑا اور بجائے میرا حال جانتے کے اب پوچھ رہے ہو کیا ہوا.... "پٹر پٹر بولتی زار زار روتی ایلیار نے اپنا سر تھام لیا_____

"بھابھی صحیح کہتی ہے تم تو اپنے میاں کا کباڑا کر دوں گی اور اب مجھے سمجھ میں آیا کیوں کہا تھا_" وہ اسے چڑانے کے لئے بولا تو ثمین پھنکاری تھی .....

"بس تم میرے میاں ہو اور تمھارا ہی کباڑا کروں گی.... " اس کے چلانے پر وہ زور سے ہنس دیا پھر اس کے گھورنے پر اپنی ہنسی دباتا سنجیدہ بنا_____

"اچھا نہیں کہتا کچھ، یہاں آؤ میرا بچہ آؤ میرے پاس... " اسے عادل کی طرح پیار سے چمکارتے ہوئے سینے سے لگانے کی کوشش کی_"نہیں آؤں گی تمھارے پاس تم بہت بدتمیز ہو.. دور رہو مجھ سے_"وہ اتنی آسانی سے تو رام نہیں ہونے والی تھی اس کے کھلے سینے میں مکا مارا تھا_____

"پرابلم کیا ہے یار... جو باکسر بن رہی ہو... ہر لڑکی کی زندگی میں ایسا ہوتا ہے...پریشان مت ہو_" اس کا ہاتھ تھام کر اسے پیار سے سمجھا کر چپ کرانے کی کوشش کی_____

"پریشان مت ہو.... بس اتنا... " ثمین رونا بھول کر پھر سے چیخی، آنکھیں پھیل گئی_____

"اللہ ثمین میرے کانوں پر رحم کرو اب پھٹ جائے گا اب تمھاری چیخیں میرا کان برداشت نہیں کر سکتا_" اس بار اس نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دئے_____

"تمھیں اپنے کان کی پڑی ہے... اور تم نے..._" اس بار ایلیار نے اپنی مسکراہٹ دبائی.... اس کی مسکراہٹ پر ثمین بری طرح سے تپی تھی... اس کے ہاتھ سے شرٹ لے کر زور زور سے اس پر برسائی تھی ایلیار کا دبا قہقہہ لبوں سے آزاد ہو گیا_____

وہ وہی بیڈ پر گر کر ہنس رہا تھا... ثمین نے خجل ہو کر اس کی شرٹ پھینک دی پھر روہانسی ہو کر بولی تھی____

"تم اپنے کارنامے پر بس ہنسو اور سب کو پتا چل گیا تو اور اگر اور ایلی اگر...." نجانے اسے کیا یاد آیا تھا کی وہ جیسے اگر اگر پر اٹک گئی..... چہرہ بے حد پریشان ہو گیا_____

"کیا اگر..... " اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے آنکھیں سکڑی_____

"اور اگر میں پریگنٹ ہو گئی تو.... " ثمین اب واقعی میں گھبرا گئی تھی اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسا کر معصوم بچی کی طرح پریشان ایلیار مسکرا دیا کر اسے دیکھا_____

"واہ اس کے بارے میں انفارمیشن ہے_" کہنے کے ساتھ اس نے مسکراہٹ دبائی_____

"تمھیں مذاق سوجھ رہا ہے، میں کیا کروں اللہ اس کو مزاق سوجھ رہا ہے_" غصہ میں تو وہ ہمیشہ اسے ہی مارتی تھی اب بھی اس کے سینے پر مار کر بولی_____

"کیا ہوا... اگر ہو گئی تو پیارے پیارے بچے کھلاؤں گا_" ثمین کے ہاتھ تھام کر شوخی سے اسے دیکھا، ثمین نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا اس بار اس نے کان پکڑ لیے_____

"ڈونٹ وری میں ہوں نا کچھ نہیں ہو گا_" ایلیار نے اس کی تسلی کے لئے پیار سے کہا_ ثمین نے بس اس کی طرف دیکھا... اس کی معصومیت پر ایلیار کو ٹوٹ کر پیار آیا تھا اسے بے اختیار ہو کر اپنے سینے میں بھر لیا

_____

"تھینکس مائی لائف.. مجھ پر اعتبار کرنے کا... میری محبت قبول کرنے کا... تمھیں کبھی ایلیار کوئی تکلیف نہیں دے سکتا... وہ ہمیشہ سے تمھارا عاشق ہے_" وہ اس کے سر کو چومتا اسے بازوؤں میں بھینچتا خوشی سے بھرپور آواز میں ثمین کی ساری ناراضگی دور کر چکا تھا... وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر اس کی دھڑکنوں کی صدا سن رہی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"میں چاہتا تو تمھیں باہر بھی لے جا سکتا ہوں مگر جیسی تنہائی ہمیں یہاں میسر ہے کیا وہاں ملتی_" رات ڈنر کے بعد ثمین کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں جکڑے وہ آہستہ آہستہ چہل قدمی کر رہا تھا_ بارش کب کا رک چکی تھی اور لان میں چلتی نرم ہوا، آسمان پر چھایا ستاروں کا آنچل اور پہلو میں اس کا محبوب ایلیار زندگی یہی تھم جانے کی دعا کر رہا تھا نا کل ہو نا سب بدل جائے... اور نا اسے ایک امتحان سے گزرنا پڑے.... جو ہے بس آج ہے_____

"رہنے دو مجھے ابھی جانا بھی نہیں_" ثمین کے منہ بنانے کے کہنے پر وہ ہولے سے ہنسا تھا_ چہرہ موڑ کر اس کی طرف دیکھا... کھلے بالوں میں اس کی چاہتوں سے کھلا کھلا اس کا پھول سا چہرہ، ہلکے ہولے قدموں سے وہ چلتی ایلیار بس ایک ٹک اسے دیکھنے لگا_____

"تم اتنی حسین تو کبھی نہیں لگی_" وہ وہی رک کر اس کے مقابل میں کھڑا ہو گیا.. آنکھوں میں جذبے رنگ دکھانے لگے_____

"ہم ہمیشہ سے حسین تھے_" ثمین نے اپنے بالوں کو جھٹک کر اترا کر کہا_____

"ہاں ہمیشہ سے مگر میں دیکھتا ہو اڈر تا تھا کی کہی بہک نا جاؤں اور کوئی گستاخی نہ سرزد ہو جائے.... اب جو بہکا ہوں ناتو دل کہہ رہا ہے ساری عمر تم میں ڈوب کر فنا ہو جاؤں_" والہانہ محبت سے اسے دیکھتا ثمین کو شرمانے پر مجبور کر رہا تھا_ _____

"ایلیار میں بال باندھ لوں_" اتنے رومانٹک ماحول میں ایسی فرمائش_

"تمھیں یہ کاٹ رہے ہے_" اس نے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے گھورا_____

"نہیں مجھے الجھن ہوتی ہے پلیز_" اس کی شکل دیکھ کر اسے ترس آ گیا ....

"اچھا باندھ لو_" ایلیار کے کہتے ہی خوش ہو کر اس نے سارے بالوں کو سمیٹ کر جوڑا بنانا شروع کیا تھا، ایلیار کی نگاہ اس کے گردن پر لگے نشانوں پر ٹھہر گئی اس کی بیتاب محبت نے ہر جگہ اپنی مہر ثابت کر دی تھی... وہ مسکرا اٹھا_____

"کیا ہوا مسکرائے کیوں_ "ثمین نے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹتے لپیٹتے ہی فوراً وجہ پوچھی ....

"بس ایسے ہی رہو_ "اس سے کہہ کر اس نے تیزی سے اپنا موبائل جینز سے نکالا تھا اور کتنے پوز اس کے لے ڈالے ....

"کیا بیکار کا کام کرنے بیٹھ گئے_ "ثمین نے جوڑا بناتے اپنے ہاتھ نیچے کر لئے____

"یہ پیکس یاد گار رہے گی کی پہلی بار میں نے کتنے ثبوت اپنی محبت کے تمھیں دئے تھے_ "وہ ایک ایک فوٹو دیکھتا بہت مسرور سا تھا_____

"کیا مطلب_ "ثمین نے جھٹ سے اس کے ہاتھ سے موبائل چھینا تھا... وہ آنکھیں پھاڑے ساری فوٹو دیکھ رہی تھی جگہ جگہ سرخ نشان... ایلیار بڑی دلچسپی سے اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہا تھا_____

"ہائے اللہ تم نے مجھے کسی کو منھ دکھانے کے قابل ہی نہیں چھوڑا اف سب کیا سوچیں گے اور بھابھی جب آئیں گی تب_ "وہ پھر سے شروع ہو گئی ایلیار نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا _____

"جنگلی جانور چھونے کی بھی تمیز نہیں، ایسے کرتے ہیں، آرام آرام سے چھونے میں جان جاتی ہے، ضروری ہے کاٹ ڈالو_ "اس کا موبائل اس کی طرف تقریباً پھینکا گیا تھا_ ایلیار نے بروقت اسے کیچ نا کیا ہوتا تو وہ آرام سے شہید ہو جاتا_____

"اس میں تمھارا ہی قصور ہے_ "موبائل واپس جیب میں رکھتے ہوئے اس نے لاپرواہی سے شانہ جھٹکے_____

"جی میرا ہی قصور ہے جو تم جیسے جنگلی کو منھ لگایا، بھابھی کہتی ہے ایلیار کی جو بیوی بنے گی وہ بڑی خوش نصیب ہو گی، اتنا سیدھا اتنا کیرینگ ہے میرا دیور... " وہ بڑی مہارت سے بھابھی کی نقل اتار رہی تھی_ ایلیار ہونٹوں پر انگلی رکھ کر آنکھیں سکڑے اسے دیکھ رہا تھا_____

"اور تو اور بڑی ماں کا کہنا میرا بچہ ایسا شریف، ایسا محبت کرنے والا، وہ تو کسی کو تکلیف دے ہی نہیں سکتا_ "وہ لگاتار بولتی اس بار ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی مگر وہ ہنس کر اپنی شامت نہیں بلانا چاہتا تھا_____

"وہ تو ہوں میں کچھ غلط تھوڑی ہی نہیں ہے... کتنی کیئر کی تھی تمھاری بھول گئی "وہ اپنی آنکھوں میں شرارت بھرے اسے دیکھ رہا تھا_____

"ہاں یہ ہے کیئر... " جل کر اپنی گردن اس کے سامنے کی.... " یہ میری بے پناہ محبت ہے.. میری دیوانگی جو صرف تمھارے لیے ہے.. مائی لائف "اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر جھک کر اس کی گردن پر اپنے لب رکھتا بولا _"ایسے پیار جتاتے ہے... " ثمین کا سارا غصہ کافور ہو گیا ناز سے شکوہ کیا _____

"تمھارے معاملے میں دیوانہ اور تم کانچ سی نازک کیا کرے میرے عشق_ " اس کی گردن پر لگاتار اپنے چہرے کو رگڑتا وہ مدہوشی میں بولا_____

"ہمیشہ ایسے ہی رہو گے نا ایلی_ "ثمین نے اس بار اس کا چہرہ اپنی ہتھیلی میں بھر لیا_ _____

"بدل گیانا تو میری جان لے لینا اپنے ہاتھوں سے اپنا خون تم پر معاف کرتا ہوں_"اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ مسکرایا_____

"بدلے نا تو سچ میں مار ڈالوں گی_"وہ ناز سے بولی تھی_"تمھارے ہاتھوں سے ایک بار کیا ہزار بار مرنا پسند کروں گا_"ثمین بس اسے دیکھتی اس کی محبت کی شدت محسوس کر رہی تھی_____

"آج جو تم نے مجھے اپنا آپ سونپ دیا ہے نا ثمین میری محبت کو معتبر کر گیا ہے تمھارا یہ اعتبار مجھے خرید چکا ہے میں تمھارا ہی عاشق تھا اب تمھارا غلام ہوں_"اس کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے.... وہ سب بھولا ہوا تھا_____

"یہ جسم کیا ایلیار میں تم پر جان دینے پر بھی ہچکچاوں گی نہیں، تمھاری محبت کے بدلے میں میرے پاس اپنے آپ کو وارنے کے علاوہ تھا ہی کیا، تم نے تو مجھے معتبر کر دیا ہے_"اس کے سینے سے لگ کر وہ لپٹ گئی_"آئی لو یو.... لو یو، لو یو.."ایلیار نے پوری شدت سے اسے خود میں سمیٹ لیا..... دونوں ایک دوسرے کی بانہوں میں ایک دوسرے سے لپٹے ساری دنیا بھلا چکے تھے، یہ بھی نہیں دیکھا ان دونوں کی باتیں اور ان دونوں کی حرکت دیکھ کر دو آنکھوں میں خون اتر آیا تھا_____

"ایلیار..... " وہ اتنی تیز دہاڑے تھے کی پورے لان میں جیسے بس ان کی ہی آواز رہ گئی ہو آواز تھی یا صور، دونوں کو جیسے ہوش کی دنیا میں لے آئے تھے، دونوں ایک دوسرے سے یوں الگ ہوئے جیسے کسی نے کوڑا مار دیا ہو_____

"ڈیڈ.... " اپنے سامنے کھڑے فائق صاحب کو دیکھ کر ایلیار کو سچ مچ کا شاک لگا تھا_ ثمین نے خوف سے ان کی طرف دیکھا اور بس وہ ایک نگاہ جیسے اسے پستی میں دھکیل گئی تھی، لاشعوری طور پر وہ ایلیار کا بازوں تھام کر اس کے پیچھے چھپ گئی.....

"ایلیار..... " وہ اتنی تیز دہاڑے تھے کی پورے لان میں جیسے بس ان کی ہی آواز رہ گئی ہو.... ان کی آواز تھی یا صور، اس دہاڑتی آواز نے دونوں کو جیسے ہوش کی دنیا میں لے آئی تھی... وہ دونوں ایک دوسرے سے یوں الگ ہوئے جیسے کسی نے کوڑا مار دیا ہو_____

"ڈیڈ.... " اپنے سامنے کھڑے فائق صاحب کو دیکھ کر ایلیار کو سچ مچ کا شاک لگا تھا.... اسے اس بات کا گمان تک بھی نہیں تھا کی فائق صاحب فارم ہاؤس تک چلے آئیں گے_ ثمین نے خوف سے ان کی طرف دیکھا اور بس وہ ایک نگاہ جیسے اسے پستی میں دھکیل گئی تھی، لاشعوری طور پر وہ ایلیار کا بازوں تھام کر اس کے پیچھے چھپ گئی

_____

اس کا یوں چھپنا ان کی آگ کو اور بھڑکا گیا_ برق کی تیزی سے وہ آگے بڑھے تھے اور اس سے پہلے کی ایلیار کچھ سمجھتا فائق صاحب نے ثمین کو کھینچ کر اس سے الگ کیا تھا اور دوسرے ہی لمحے انہوں نے پوری نفرت سے اس کے گال پر تھپڑ دے مارا تھا.....

"ڈیڈ..." ایلیار چیخ کر آگے بڑھا_____

"خبر داد جو میرے درمیان تم آئے، یہ میری بیٹی کا معاملہ ہے... " انہوں نے اسے وہی دہاڑ کر روک دیا تھا_ ایلیار ان کی آنکھوں میں ٹپکتی نفرت دیکھ کر تھم گیا، ثمین اپنے گال پر ہاتھ رکھے خوف سے کانپتی انہیں دیکھ رہی تھی_____

"تم....." فائق صاحب جبڑے بھینچے اسے گھور رہے تھے، نفرت سے ان کی آواز نہیں نکل رہی تھی، ثمین کے ہونٹ لرزے ...

"یہ صلہ دیا تم نے مبین کی تربیت کا.... تم شرم سے ڈوب کیوں نہیں گئی، تم کیسے سب بھلا کر اس کے ساتھ یہ سب کر رہی تھی_ "فائق صاحب کی نفرت میں ڈوبی آواز.. نفرت بھری نگاہیں ثمین، کے دل سے دعا نکلی کی وہ زمین پھٹے اور اس میں سما جائے، ایک بیٹی کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام تھا_____

" تم ایسی حرکت کیوں کر گئی... کیا لگتا ہے یہ تمھارا کی تم اس کی بانہوں میں کھڑی تھی_ "مارے اشتعال کے انہوں نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھایا تھا مگر اس بار وہ ہاتھ ثمین کے گال تک نہیں پہنچا تھا اس سے پہلے ہی وہ ہاتھ ایلیار نے اپنے ہاتھ میں جکڑ لیا..... " ڈیڈ میں اسے مارنے کی اجازت آپ کو ہر گز نہیں دوں گا_ "انہوں نے تعجب گردن موڑ کر اس کے سخت چہرے کو دیکھا .....

ثمین کے لرزتے دل کو جیسے کسی نے طاقت بخش دی ہو وہ تیزی سے آکر ایلیار سے لپٹ گئی... ایلیار نے فائق صاحب کا ہاتھ جھٹک کر ثمین کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ کر اپنے حصار میں لے لیا.... وہ بت بنے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے_____

"ایلیار چھوڑو اسے.... " انہوں نے اس بار سرد انداز میں اس کی طرف دیکھا.... ثمین نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر ڈر کر ایلیار کا چہرہ دیکھا مگر وہ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا، آنکھیں فائق صاحب کی سرد نگاہوں میں بے خوفی سے گڑی ہوئی تھی_____

"آئی سے لیو ہر.... " وہ اس بار پھر دہاڑے ثمین نے ڈر کر ایلیار کی پشت پر پناہ لے لی_____

"میں نے کہانا آپ سے.... ثمین پر آپ ناہاتھ اٹھاسکتے ہے، نااسے کچھ کہنے کا حق ہے آپ کا، اس کا کوئی قصور نہیں جو کہنا ہے آپ مجھے کہے_"وہ ان کی آنکھوں میں بڑی جرأت سے دیکھتا آج الگ ہی ایلیار لگا_ _____

"کس حق سے تم مجھے یہ سب کہہ رہے ہو_"وہ غراتے ہوئے اس کے سامنے آگئے_____

"اسی حق سے جو حق مجھے دیا گیا ہے_"ان کے غصے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا_"اسی حق کا استعمال کر کے تم نے اسے اپنے بستر تک بلالیا.... " انہوں نے جیسے دونوں پر کوڑا برسایا ہو یعنی وہ سب سن چکے تھے، ثمین کو ایسا لگ رہا تھا اس کی ٹانگیں بے جان ہو جائے گی محبت کی اس رسوائی پر کتنا سخت ہے یہ سننا_____

"میں اس بارے میں آپ کا جواب دہ نہیں ہوں اور نا ہی آپ کو اجازت دوں گا کہ آپ کچھ کہے... یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے سو پلیز ڈونٹ انٹر فیئر ڈیڈ.."وہ تعجب سے اس کا گستاخانہ لہجا سن رہے تھے، ثمین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے وہ انہیں بڑی سرد اور کٹیلی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا_____

"اچھا میں انٹر فیئر نہیں کرتا ہوں تو بتادوں اسے سب حقیقت کی کیا چاہ کر تم نے مجھ سے سودا کیا تھا_کس چیز کے بدلے تم نے مجھ سے سب طے کیا تھا_"وہ نفرت میں آج زہر اگل رہے تھے_____

"ڈیڈ پلیز اسٹاپ ایٹ... " ایلیار ایک دم سے چیخ اٹھا اگر ثمین کو سب معلوم ہوا تو وہ تو مر جائے گی_____

"کیوں ڈر لگ رہا ہے نا کہیں تمھاری حقیقت کھل نا جائے، یہ سب سن کر تمھاری دوست ٹائپ محبوبہ تم سے نفرت نا کرنے لگ جائے_" اس بار ثمین چونکی تھی وہ بے اختیار ایلیار کے بازوں چھوڑ کر اس سے الگ ہوئی تھی_____

"ثمین تم اندر جاؤ پلیز.." ایلیار نے آنکھوں میں ڈھیروں التجا لئے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا وہ الجھتی ہوئی جانے کو مڑی_"سنوں گی نہیں تمھارے محبوب نے کیا سودا کیا تھا ثمین..." پیچھے سے آتی فائق صاحب کی طنزیہ آواز پر وہ مڑی تھی_ _____

"ڈیڈ پلیز میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں اسے جانے دے اس سے کچھ مت کہے پلیز،" ایلیار صحیح معنی میں اب اذیت کا شکار ہوا تھا، ان کے منھ سے نکلے ایک بھی الفاظ اس کی محبت کو رسوا کر دیں گے_____

"کیوں تمھیں یقین ہے نا اس کی محبت پر تو ڈر کیسا... آج دیکھ لیتا ہوں کی یہ محبت نامی مرض کب تک اعتبار قائم رکھتا ہے_ "وہ جو کچھ کہہ رہے تھے، ثمین اب بس ایلیار کا چہرہ دیکھ رہی تھی، جہاں بے پناہ تکلیف ابھر آ رہی تھی وہ اپنی پیشانی مسلتا بے حد پریشان لگ رہا تھا_____

"ڈیڈ آپ جو کہیں گے میں وہی کروں گا..... پلیز ڈونٹ سے... پلیز ڈیڈ... "وہ آکر ان کا ہاتھ تھام کر منت کرنے لگا_____

"ڈونٹ ٹچ می.... " انہوں نے اس کا ہاتھ جھٹک کر اسے دھکا دیا، ایلیار کو شاک لگا تھا وہ اس کے ڈیڈ تھے جنہوں نے کبھی بھی اس سے ایسی نفرت سے بات نہیں کی تھی، وہ ہمیشہ اس کے لئے مہربان تھے تو آج، وہ آنکھیں میں بے یقینی بھرے انہیں دیکھ رہا تھا_____

"تم نے کیا اپنے ایگریمینٹ پر عمل... کیا کہا تھا تم سے تم صرف اس سے محبت کا ڈرامہ کروں گے اور تم.... " انہوں نے اس کا گریبان تھام لیا_ ایلیار ایک دم چپ سا انہیں دیکھ رہا تھا، ثمین کی آنکھیں ان دونوں کو ساکت سا دیکھ رہی تھی_____

"اسے چھونے کی تمھاری ہمت کیسے ہوئی... اس کے ساتھ تم نے کیوں کیا ایسا بتاؤ_" وہ اس کا گریبان تھام کر کھڑے چلا رہے تھے، ایلیار نے آنکھیں جھکالی انہوں نے اسے دھکا دیا تو وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا تھا_____

"اور تم.... " وہ اس بار ساکت سی ثمین کی طرف پلٹے جو بت بنی ہوئی تھی ....

"معلوم ہے اس نے مجھ سے سودا کیا تھا کی یہ تم سے محبت کا ڈرامہ کرے گا تا کی میں راضی ہو جاؤں اس کی شادی اس لڑکی سے کروانے پر جسے یہ بہت چاہتا ہے.... کب سے جانتی ہو سترہ سال کی عمر سے، اس لڑکی کے عشق میں یہ اتنا پاگل تھا کی اس نے میری ہر شرط آرام سے مان لی اور تم..... "وہ بولتے بولتے اپنے ہونٹ بھینچ گئے، کوئی ثمین سے پوچھتا روح نکالنا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے وہ اسی تکلیف سے گزر رہی تھی، ایلیار نے اپنا سر تھام لیا_____

"مجھے یقین تھا کی تم بھلے اس کی محبت قبول کر لوں گی مگر سارا اور مبین کی تربیت کو کبھی داغ دار نہیں کرو گی، کہاں گیا تمھارا پردہ کہاں گیا وہ حجاب.... " اس بار انہوں نے اسے جھنجھوڑ دیا ثمین کے ہونٹ جیسے سل گئے ہو.....

"تم نے بھی وہی کیا جو تمھاری ماں نے میرے ساتھ کیا تھا، وہی دھوکا، وہی فریب، ابھی کے ابھی تم میرے ساتھ چلو اور اگر تم نے زرا سی بھی انکار کی جرأت کی نا تو ایک اور قتل کرنے کا مجھے کوئی افسوس نہیں ہو گا_" وہ بولے نہیں تھے بلکہ پھنکارے تھے_____

ایلیار کے ہواس جیسے منجمد سے ہو گئے، ثمین بے انتہا خوف سے انہیں دیکھ رہی تھی، فائق صاحب نے اس کی کلائی تھامی تھی اور اسے گھسیٹتے ہوئے وہ لے جا رہے تھے.... ثمین نے مڑ کر ایسی التجا بھری نظروں سے دیکھا تھا کی ایلیار نے اسی وقت فیصلہ کیا اور وہ ان سے بھی تیز ان تک پہنچا تھا_____

اور ایک ہی لمحے میں فائق صاحب سے ثمین کا ہاتھ چھڑا کر اسے اپنی پناہ میں میں لے لیا_"ڈیڈ میں آپ کو ثمین کو لے جانے سے نہیں روکوں گا مگر اس کے ساتھ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا اور اگر آپ نے انکار کیا تو پھر آپ بھی ثمین کو نہیں لے جا سکتے_"قطعیت سے کہتا وہ ڈائریکٹ ان کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا، کوئی بھی جھجک نہیں تھی ان آنکھوں میں، نا کوئی شرمندگی، فائق صاحب نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے_____

"کار میں بیٹھو_"بس اتنا کہہ کر انہوں نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی، ایلیار نے ثمین کو تسلی دینے والے انداز میں تھپکا تھا وہ لرزتی کانپتی پچھلی سیٹ پر بیٹھی تو ایلیار بھی اس کے ساتھ آ بیٹھا_ وہ جیسے ہی بیٹھا تھا... ثمین جو بہت

زیادہ خوف زدہ ہو رہی تھی اس کا ہاتھ تھام چکی تھی، اس وقت اسے ایلیار کے سہارے کی بے حد ضرورت تھی، ایلیار نے یہ سوچ کر صرف ثمین کے لئے اسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا اس کا سر پیار سے تھپکا تھا

فائق جو بھی کہہ رہے ہو وہ کچھ بھی کہے مگر اسے اپنے ایلیار پر پورا بھروسہ تھا وہ اس کے ساتھ دھوکا نہیں کر سکتا ثمین یہی سب سوچ کر اس کے بازوں سے لگی تحفظ کے احساس میں گھری ہوئی تھی_ ان دونوں کو مرر سے دیکھتے ہوئے فائق صاحب کی آنکھوں کی سرخی اور بڑھی تھی ہونٹ بھینچ کر انہوں نے کار اسٹرا ٹ کر کے فرام ہاؤس سے نکال لی، کار ڈرائیو کرتے ہوئے ان کے دل میں ایک خیال گزرا تھا کی اتنا سب کچھ ثمین کو بتانے کے باوجود بھی وہ اب بھی ایلیار کے بازوں تھام کر بیٹھی ہوئی تھی، سہمی سہمی اور ایلیار اسے شانوں سے لگائے تھپک رہا تھا

اب ایلیار بہت سنجیدہ تھا ہونٹ ایک دم سے چپ تھے آنکھوں میں ڈھیروں سوچ_ وہ کار کافی تیز چلا رہے تھے، ثمین کو ان سے بہت خوف محسوس ہو رہا تھا اور ایلیار اندر سے پریشان ہو چکا تھا_ کچھ گھنٹوں بعد کار جیسے ہی بنگلہ کے اندر داخل ہوئی تھی_ کار جھٹکے سے روک کر وہ دونوں کچھ سمجھتے اس سے پہلے ہی فائق صاحب بہت تیزی سے اتر کر پچھلا دروازہ کھول چکے تھے اور ایک جھٹکے میں انہوں نے ثمین کو باہر کھینچ لیا

"آج کے بعد میں تمھیں ایلیار کے آس پاس بھی نہیں دیکھوں، کچھ مصلحت کے تحت میں خاموش تھا تو اس کا مطلب نہیں میں اب یہاں بھی سب برداشت کر لوں گا، اپنے روم سے اب تم قدم بھی باہر نہیں نکالوں گی، سمجھی تم اور اسے میری دھمکی ہی سمجھو تم ورنہ.... " ثمین کا بازوں تھامے اسے اپنے مقابلے میں کھڑا کئے وہ غرا رہے تھے_ اس کی آنکھوں میں بے تحاشا خوف ابھر آیا_ ایلیار جو کب کا ڈور کھول کر اتر آیا تھا ان کے پیچھے کھڑا پریشان ہوا تھا_ "ڈیڈ"

"شٹ اپ_ "ثمین کا بازوں تھامے وہ اس کی طرف مڑ کر دہاڑے_ ایلیار نے ہونٹ بھینچ لیا_____

"تم بھولوں مت یہ میری بیٹی ہے، اسے میں مار کر بھی پھینک دوں تو بھی تم کچھ نہیں کر سکتے اس لئے تم چپ ہی رہنا ایلیار ورنہ میں بھول جاؤں گا تم میرے بیٹے ہو_ " اپنا ہاتھ اٹھا کر ان کی آنکھوں میں جو کچھ تھا ایلیار کو ساکت کرنے کے لئے کافی تھا_____

"اب اپنی شکل لے کر گم ہو جاؤ_ "انہوں نے ثمین کو زور سے دھکا دیا تھا وہ بری طرح سے لڑکھڑا گئی_ ایلیار نے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کر لی_ ثمین اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی مڑ کر دوڑتے قدموں سے وہاں

سے بھاگی تھی، _ ایلیار کی آنکھوں نے اس کا دور تک پیچھا کیا تھا، فائق صاحب اپنے اوپر قابو پانے کی کوشش کرنے لگے، _ چپ کھڑے ایلیار کی طرف سرد نگاہوں سے دیکھا تھا وہ بھی انہیں دیکھ رہا تھا_____

" میں تمھارا ویٹ اسٹڈی روم میں کر رہا ہوں،" وہ کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے چلے گئے _____

_

"اچھی مصیبت ہے میرا آدھا کام خراب کر کے نیا حکم، اب میں اس باولی لڑکی کو کیسے سمجھاؤں گا میرے اللہ.... "وہ پریشانی سے بڑبڑ کرتا اپنے بالوں میں انگلی پھیر رہا تھا _ جو کچھ ہوا اچھا تو نہیں ہوا تھا _ اسے کیا معلوم تھا فائق صاحب فارم ہاؤس تک پہنچ جائے گے ضرور ان کے آدمیوں نے یہ خبر ان کو دی تھی_____

"میں ایلیار ہوں مجھے اپنے رب پر بھروسہ ہے... انشاءاللہ سب سنبھال لوں گا _ "خود سے کہتے ہوئے وہ سر جھٹک کر اندر کی جانب بڑھا تھا..... اتنا ہی یقین تھا اسے اللہ اور خود پر اس نے اللہ کی مصلحتوں پر کبھی شک نہیں کیا تھا، ہمیشہ اس پر بھروسہ کیا تھا اس لئے آج تک اللہ تعالیٰ نے بھی اسے کبھی مایوس نہیں کیا تھا

_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"تم نے میرے خلاف جا کر کیوں ایسا کام کیا_" فائق صاحب نے اپنے سامنے سر اٹھا کر بیٹھے ایلیار کی آنکھوں میں دیکھا.... وہ انہیں کسی بھی ندامت کے بغیر سنجیدہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا_____

"میں نے پہلے ہی کہہ دیا ڈیڈ یہ میرا پرسنل میٹر ہے... اس بات کو چھوڑ ہی دے_" ایلیار نے بس اتنا کہہ کر انہیں بھڑکایا تھا_____

" یہ تمھارا کبھی بھی پرسنل میٹر نہیں رہا ہے ایلیار.... " وہ اس کے سامنے بیٹھے اب بھی بہت غصہ میں تھے

"آپ کو اعتراض کس بات پر ہے.... آپ نے ہی تو کہا تھا کی اسے اس مقام تک لاؤ کی وہ تمھارے بنا سانس بھی نہیں لے سکے.... جو تم کہو بغیر کسی چوں چرا کے مان لے تو اب ایسا کیا ہو گیا_ "ایلیار اب ہر ایک لفظ سے ان کے غصے کو اور بھڑکا رہا تھا

"تم..... " وہ کہتے کہتے رک گئے ایلیار نے سنجیدگی سے ان کا چہرہ دیکھا.... اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اس سے کچھ کہتے کہتے رک گئے تھے_ "تمھیں معلوم ہے ثمین کے نکاح کے بارے میں.... " اس بار وہ اپنے غصے کو دبا کر پوچھ رہے تھے .....

"اچھے سے جانتا ہوں ثمین کے نکاح کے بارے میں اور یہ بھی جانتا ہوں.... اس کا نکاح مجھ سے ہوا ہے.... وہ میری بیوی ہے اور میں اس کا شوہر_ "اس کے سکون سے بولنے پر فائق جھٹکے سے سیدھے ہو گئے_____

" مبین نے بتایا تھا تم کو_ "ان کی پیشانی پر ہزار بل پڑ گئے_____

"ڈیڈ جب میرا نکاح ثمین کے ساتھ ہوا تھا اس وقت میں گیارہ سال کا تھا... ایک سمجھدار بچہ... اب وہ دور نہیں رہا کی آپ اپنے بچوں سے سب چھپا سکتے ہیں_" انہیں یقین نہیں ہو رہا تھا کی وہ سب یاد رکھے ہوئے تھا.... وہ واقعی بہت ذہین تھا بہت ہی اسمارٹ، ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی ایلیار اس مسکراہٹ کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا_

"اوکے تو پھر اب کچھ سودے میں پھیر بدل ہو گا،" وہ ٹیبل سے سیگرٹ کے پیکٹ کو اٹھاتے ہوئے اس میں سے سگریٹ نکالنے لگے_ "چاہیے... " انہوں نے سگریٹ کا پیکٹ ایلیار کی طرف بڑھایا ایلیار نے بس نا میں سر ہلایا

"لے لو مجھے معلوم ہے تم اب بھی سگریٹ پیتے ہو.... " وہ مسکرائے تو وہ بری طرح سے جل گیا...." جی مجھے معلوم ہے آپ اچھے سے میری خبر رکھتے ہے بٹ ابھی نہیں_" وہ سنجیدہ سا ہی تھا فائق جانتے تھے ان کے سامنے ہی کیا وہ گھر والوں کے سامنے کبھی سگریٹ نوشی نہیں کرتا اس وقت بھی نہیں کرے گا، انہوں نے اطمینان سے سگریٹ سلگاتے ہوئے سوفے کی بیک سے پشت لگا دی

" کیسی پھیر بدل چاہتے ہیں آپ.... " ایلیار وہ بات جلدی سے جاننا چاہتا تھا جو اسے بیچین کر رہی تھی

"یہی کی اب ثمین کی رخصتی تمھارے ساتھ ہو گی یہ چھپی شادی دنیا پر ظاہر ہو گی_" دھواں منھ سے نکالتے ہوئے انہوں نے ایلیار کو حیران کر دیا

"وہاٹ.... " وہ انہیں ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو گئے ہو ....

"میں نے کوئی انوکھی بات تو نہیں کی... پہلے یہ طے تھا تم ثمین کو اپنی محبت میں گرفتار کروں گے اور جب مجھے یقین ہو جائے گا کی ثمین تم سے محبت کرنے لگی ہے تو تم آرام سے اسے چھوڑ دینا.... لیکن تم نے جو یہ حرکت کی ہے اب اس کا یہی حل ہے_" ان کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا دھواں چھوڑتے وہ بڑے سکون سے اسے دیکھ رہے تھے

"مگر آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا... " ایلیار نے ہونٹ بھیچ کر انہیں دیکھا

"میں اب بھی اپنے وعدہ پر قائم ہوں مگر جو کچھ بھی تم نے کیا ہے اس کا نتیجہ تمھیں بھگتنا ہو گا، میں نہیں چاہتا اس کے اثرات کل کو دکھے اور مبین مجھ سے سوال کرے کی میں نے اس کی بیٹی کے ساتھ ایسا کیوں ہونے دیا.... بہر حال میں اس کا مان نہیں توڑ سکتا جو وہ اپنی بیٹی پر کرتا ہے_"وہ جو کچھ کہہ رہے تھے ایلیار بس خاموشی سے سن رہا تھا_____

" میں نے تم سے کہا تھا کی تم ثمین سے محبت کا ڈرامہ کھیلو گے اور اس مقام پر لاؤ گے جہاں تمھاری جدائی سے وہ تڑپے، ساری زندگی اپنے شوہر کو کسی اور کی محبت میں غرق دیکھے... " وہ بولتے بولتے چپ ہو گئے بہت سے اذیت ناک مرحلے سے گزر کر وہ یہاں تک پہنچے تھے_ایلیار انہیں افسوس سے دیکھ رہا تھا.... نفرت بھرے جذبات کیسے ایک انسان کو سارے رشتے بھلا دیتا ہے_____

"زین کی وصیت کے مطابق تمھاری شادی اسی سے ہو سکتی ہے... جس سے میں چاہوں ورنہ تمھاری ماں اور تمھیں ساری جائداد سے ہاتھ دھونا پڑے گا اور تم اسی لئے میری بات مان گے کی تمھیں اس لڑکی سے شادی کرنی ہے.... مجھے کوئی اعتراض نہیں بس اب تمھاری رخصتی اس لڑکی سے پہلے ثمین سے ہو گی_"انہوں نے سگریٹ کا ٹکڑا ایش ٹرے میں مسلا ....

"اور اس رخصتی کے بعد بس وہی سب ختم ہو جائے گا.... تم اب ثمین کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گے، وہ اب مجھے کبھی بھی تمھارے ساتھ نہیں دکھنی چاہیے ورنہ میں وہ کر سکتا ہوں جو تم سوچ بھی نہیں سکتے_" ان کی آنکھوں کی نفرت ایلیار کے دل میں اتر گئی، وہ اسے نفسیاتی مریض لگے نفرتوں سے ڈھکے ساری عقل بھلائے... اپنی ہی بیٹی کی خوشیوں کے دشمن_____

"تم سمجھ رہے ہو نا کیا کہہ رہا ہوں نا.... تم اس کے آس پاس بھی مجھے کبھی نظر مت آنا اسے پھر سے شیشے میں اتارنے کی کوشش بھی مت کرنا ایلیار..... یہ صرف ایک دھمکی نہیں ہے اور اسے دھمکی سمجھنے کی غلطی بھی مت کرنا، تم جو اب تک اس کے ارد گرد نظر آئے اسے یہاں تک لے آئے ایسا اس لئے ہوا کی میں نے چاہا مگر اب....." وہ بس انہیں دیکھ رہا تھا پھر بہت سرد آواز میں بولا_ "اور اگر میں آپ کی بات ماننے سے انکار کر دوں تو_" اس کی بات پر وہ مسکرائے_____

"تو میں کچھ نہیں کروں گا، تمھیں تو میں اذیت دینے کی سوچ بھی نہیں سکتا تم میری اولاد سے بڑھ کر ہو بس میں... "وہ زرا سا رکے ایلیار کی سانس رکی..... " میں ثمین کو زندہ درگور کر دوں گا اور میں ایسا ہی کروں گا یہ تم جانتے ہو..... " وہ باپ نہیں کوئی سفاک انسان تھے جنہوں نے آج ثابت کر دیا تھا_ _____

"آپ ثمین کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کرے گے اسے ایک کھرونچ بھی نہیں آنی چاہیے،" ایلیار بھڑک کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا_____

"پتا نہیں کیوں ایلی مجھے لگتا ہے ثمین ہی وہی لڑکی ہے جسے تم چاہتے ہو_" ایلیار کا چہرے کا رنگ بدلا تھا دوسرے ہی پل اس نے خود کو سمبھال لیا_____

"غلط فہمی ہے آپ کی، آپ جو کہیں گے میں ماننے کے لئے تیار ہوں_" ان کی بات جھٹلا کر وہ سرد و سپاٹ تاثر کے ساتھ بولا_____

"یس..... مجھے بھی یہی لگتا ہے وہ لڑکی ثمین ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ مبین کبھی بھی ثمین سے غافل نہیں رہا_" وہ جیسے بڑبڑا کر رہ گئے، ایلیار نے شہادت والی انگلی سے اپنی کنپٹی کجھلایی_____

"خیر یہ جو بات ہوئی ہے اسے یہی تک رکھنا، ہمیشہ کی طرح نگار کو کچھ نہیں معلوم ہونا چاہیے...ویسے نگار کو کیسے مناؤ گے_"وہ اب پر سکون سے نظر آنے لگے تھے_____

"یہ میرا درد سر ہے بس آپ ثمین کو کچھ نہیں کہیں گے اور ناہی.... " وہ ان سے بولا تو وہ مسکرا دیے_____

" ڈونٹ وری اسے مار کر اس اذیت کو کیسے دیکھ پاؤں گا جو میرے دل کو سکون دے گی_"ایلیار کی برداشت ختم ہوئی تھی وہ تیزی سے جانے کے لئے مڑا_____

"ایک منٹ اس بار مجھے تمھارے سائن چاہیے.... " ایلیار پھر سے مڑا تھا..... " یہ لو پیپر اور اس پر سائن کرو تاکی کل مجھے ثمین سے تمھیں طلاق دلوانے میں آسانی ہو_"وہ ایک پیپر ٹیبل پر رکھے اس کے منتظر تھے

_____

"میں کسی بھی پیپر پر سائن نہیں کروں گا_"ان کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا ارادہ اٹل تھا_____

"گھبراؤ مت اس پیپر پر بس اتنا لکھا ہے، طلاق کا حق بس ثمین کے پاس ہو گا، تم اسے کبھی طلاق نہیں دے سکتے" ایلیار پورے غصہ سے ٹیبل تک آیا تھا پھر پیپر اٹھا کر اس نے خوب گھسیٹ گھسیٹ کر سائن کئے تھے اور اس کے بعد وہ رکا نہیں تیزی سے اسٹڈی روم سے نکلتا چلا گیا اس کے جاتے ہی فائق صاحب سوفے پر ڈھ سے گئے

"یہ ضروری تھا ایلیار... تم سب کے لئے... " انہوں نے دکھ سے کہہ کر اپنا ہاتھ دیکھا جو ثمین کے پھول سے گال پر پڑا تھا ان کی آنکھوں میں جو کچھ بھی تھا وہ ثمین اور ایلیار اگر دیکھ لیتے تو بہت ہی انہونی بات ہوتی ان دونوں کے لئے

*..... *..... *..... *..... *..... *

"میڈم.... بڑے صاحب آپ کو اسٹڈی روم میں بلا رہے ہے_" نگار ابھی کچھ دیر پہلے ہی اپنے بزنس ٹور سے واپس آئی تھی اور اپنے روم میں آرام فرما رہی تھی کی ملازمہ نے ان کے روم میں آکر انہیں فائق صاحب کا پیغام دیا تھا_____

" اس وقت..... "انہوں نے گھڑی میں ٹائم دیکھا شام کا وقت ہونے والا تھا اور اس وقت فائق آفس میں ہوتے تھے_" فائق آج آفس سے جلدی آ گئے؟_" وہ اپنے بستر سے اٹھتے ہوئے ملازمہ کا چہرہ دیکھ رہی تھی

_____

"بڑے صاحب تو آفس ہی نہیں گئے_" ان کے لئے واقعی تعجب آور خبر تھی کی فائق آفس نہیں گئے ورنہ آج تک انہوں نے کبھی بھی آفس مس نہیں کیا تھا_____

"سر دو دن سے آفس نہیں گئے ہیں اور میڈم چھوٹے صاحب دو دن سے گھر نہیں آئے ہے " .....

"وہاٹ.... اور تم اب مجھے بتا رہی ہو_" وہ جھٹکے سے کھڑی ہو گئی اپنا موبائل اٹھا کر فوراً ایلیار کا نمبر نکالا.... نمبر نکالتے نکالتے وہ کچھ سوچ کر رکی تھی_____

"ثمین کہاں ہے..... " انہوں نے فوراً پوچھا آواز مشکوک تھی_ _____

"جی وہ تو گھر پر ہے مگر شاید مریض ہے اپنے روم سے باہر ہی نہیں نکلی.... آج نیلم میڈم آئی تو زبردستی اپنی طرف لے گئی ہے.... اب وہ وہی ہے_ "ملازمہ ادب سے انہیں سب بتا رہی تھی_____

"اچھا ایسا کیسا ہو سکتا ہے کی..... اچھا تم نے ان دو دنوں میں کوئی نئی چیز نوٹ کی ہے کیا_ "وہ سوچتے سوچتے پھر پوچھ بیٹھی_____

"میڈم معلوم نہیں_ سب نارمل ہی ہے میڈم... " نا جانے ملازمہ نے کیوں آنکھ چرائی جو نگار سے مخفی رہ گیا ورنہ ایک منٹ بھی نہیں لگاتی سب پتا کرنے میں _ _____

"میڈم میں جاؤں... " ملازمہ نے جلدی سے بھاگنا چاہا.. وہ موبائل پر ایلیار کا نمبر ملا رہی تھی اس لئے بس سر ہلایا_____ _

"اگر میڈم کو پتا چل جائے کی چھوٹے صاحب نے..... " وہ سوچتے ہوئے ان کے روم سے نکلی تھی یہ بات نا فائق کو معلوم تھی نا نگار کو کی اس گھر کے ملازم چھوٹے صاحب کے سب سے زیادہ وفادار تھے اس لئے سب دیکھنے سننے کے بعد بھی.... آج تک نگار کو کچھ معلوم نہیں ہو سکا....

ادھر نگار ایلیار کا نمبر ملا کر اس کے کال پک اپ کرنے کی منتظر تھی، ادھر سے کال کٹ کر کے تھوڑی دیر میں ٹیکسٹ آیا تھا_____

"ممی میں آرہا ہوں.... " بس اتنا ہی نگار سر جھٹک کر دوپٹہ گلے میں ڈال کر اپنے روم سے باہر نکل آئی .....

نیچے آکر انہوں نے بہت آہستہ سے اسٹڈی روم کا دروازہ کھولا تھا، اندر آتے ہی سگریٹ کی ناگوار بو نے انہیں ناک سکڑنے پر مجبور کیا تھا_ اندر فائق اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھے سوچوں میں غرق تھے_ ایش ٹرے سگریٹ کے ٹکڑوں سے بھری ہوئی ابل رہی تھی، اور ہاتھوں میں بھی سگریٹ دبا ہوا تھا_____

"آج پھر ماضی میں اترنے کا دورہ پڑا ہے.... " کوفت سے سوچ کر انہوں نے بڑھ کر اسٹڈی کی ساری کھڑکیوں کے پردے کھسکا کر کھول ڈالے، فائق اب بھی ایسے کھوئے تھے، جیسے ان کے علاوہ وہاں کوئی اور ہے ہی نہیں، نگار اب آکر ان کے سامنے والے سوفے پر بیٹھ گئی، سگریٹ ان کی انگلی میں دبی جل جل کر آدھی ہی رہ گئی تھی _"اتنی سگریٹ نوشی صحت کے لئے اچھی نہیں ہوتی _"بیٹھتے ہی پیر پیر رکھ کر انہوں نے لاپرواہی سے ان کو دیکھتے ہوئے کہا تھا_____

"صحت چاہیے بھی کس کم بخت کو _"بنا ان کی طرف دیکھے وہ سگریٹ کا لمبا کش لے چکے تھے ڈھیروں دھواں چھوڑتے ہوئے انہوں نے نگار کی طرف دیکھا_____

"سب کہنے کی بات ہے یہ جب نقصان پہنچائے گی تو سارے فلسفے دھرے رہ جاتے ہے _"اپنے بالوں کو جھٹک کر انہوں نے زندگی کی حقیقت بتانی چاہی_____

"یہ چھوٹی سی سگریٹ کیا نقصان پہنچائے گی نگار میڈم.... ہم نے تو بس انسانوں کی فطرت سے نقصان اٹھایا ہے _"ان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ ہنسے تھے، آنکھوں میں ان کی عجیب سی کاٹ تھی، نگار انہیں دیکھتی رہ گئی، آج اس عمر میں بھی اب بھی ان کے وہی انداز تھے وہی لہجہ وہی آنکھوں کی کاٹ _

"میں یہاں آپ کے فلسفے سننے کے لئے نہیں آئی کیوں بلایا آپ نے مجھے_"وہ سنجیدگی سے انہیں دیکھ رہی تھی

" میرا فلسفہ.... " وہ جیسے خود پر ہنسے

" فائق میں یہاں بیٹھی ہوں تو بس مجبوری سے کی مجھے جاننا ہے کی تمھیں کیا کام پڑا ہے_"اس بار ان کے ضبط کی انتہا تھی، غصہ سے ان کی طرف دیکھا

"تم اور مجبور_"وہ مسکرائے تھے نگار نے لب بھینچے_"تم کبھی بھی مجبور نہیں تھی نا آج نا کل.... " ان کے طنز پر وہ کھڑی ہو گئی

"تمھیں لگتا ہے کوئی بات نہیں کرنی پڑے رہو اپنے ماضی کی یاد میں اس عورت کو یاد کرتے ہوئے.... " نگار اب کھڑی ہو گئی، کسی کی تند باتیں برداشت کرنا تو انہوں نے سیکھا ہی نہیں تھا_

"بیٹھ جاؤ نگار_" انہوں نے اس بار سنجیدگی سے کہا وہ چپ چاپ بیٹھی تھی بہر حال سننا تو تھا کی فائق کو کیا کام پڑ گیا_____

"میں نے بتایا تھا نا کی ثمین کا نکاح ہو چکا ہے_" وہ پھر سے دوسری سگریٹ سلگانے لگیں_____

"ہاں تو... " انہوں نے غور سے ان کا چہرہ دیکھا____

"میں اس کی رخصتی کر رہا ہوں " ...

"کیا یہ تو بڑی اچھی بات ہے_" ان کا فیصلہ سن کر وہ ساری ناراضگی بھول گئی اتنی آسانی سے سر سے بوجھ اترنے والا ہے... وہ اس گھر سے جا رہی ہے جسے برداشت کرنا اب ان کے لئے ناممکن ہوتا جا رہا ہے_____

"لڑکے سے نہیں ملوں گی_" وہ بڑے پر اسرار انداز میں مسکرائے____

"کیوں نہیں جب آپ کہے_ "وہ جبراً مسکرائی لڑکے سے ملنے کی انہیں کوئی خواہش نہیں تھی مگر آخری بار یہ بھی صحیح....

" ابھی آنے دو ایلیار سے ملوا دیتا ہوں_ "انہوں نے پھر سے مسکرا کر کہا_____

"ایلیار سے کیوں وہ ایلی کے ساتھ..... " وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی_ "کیا مطلب ہے آپ کا یہاں ایلی کا کیا ذکر... " انہوں نے غصے سے ان کا مسکراتا چہرہ دیکھا_____

" ایلیار سے اب تمھیں اپنے داماد کے روپ میں ملوانا ہے، ثمین کا شوہر ہے وہ...." وہ بڑی معصومیت سے کہتے ان کے سر پر دھماکا کر چکے تھے_____

"کیا بیہودہ مذاق ہے یہ... " وہ جبڑے بھینچ کر کھڑی ہو گئی_

"تمھارا میرا رشتہ کبھی ایسا نہیں رہا کی میں مذاق کروں، یہ سچ ہے ایلیار ثمین کا شوہر ہے_"ان کے اطمینان میں جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا_____

"میں مان ہی نہیں سکتی میرا ایلی مجھ سے پوچھے بغیر نکاح کر ہی نہیں سکتا_"وہ اب بھی بے یقین تھی_____

"تم سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی جب اس کا باپ زندہ تھا_"ان کے اطمینان میں کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا سگریٹ کے کش لیتے ہوئے وہ بس نگار کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ رہے تھے_____

"آپ اس کے باپ نہیں فائق.... " وہ بیچ میں ہی دہاڑی_____

"آئی نو میں اس کا باپ نہیں اور تم جیسی چالاک عورت کو اتنی تو سمجھ ہونی چاہیے میں کس کا ذکر کر رہا ہوں، میں اس کا باپ ہوتا تو یہ شادی ہی کیسے ہو سکتی تھی_"ان کے الفاظوں نے نگار کو بھونچکا کر دیا_____

"زین نے یہ نکاح کرایا تھا نونیور.... ایسا کبھی نہیں ہو سکتا، تم مجھے صرف بے وقوف بنانا چاہتے ہو_ "انہوں نے بے یقینی سے انکار میں سر ہلایا تھا_____

"ایک منٹ.... تمھیں یقین دلانے کے لئے میرے پاس ثبوت ہیں... "وہ مسکرا کر سوفے سے کھڑے ہو گئے، کچھ دوری پر دراز تک گئے تھے وہاں سے ایک کاغذ نکال کر واپس اپنی جگہ آ کر... کھڑی نگار کے ہاتھوں میں وہ کاغذ کا ٹکڑا تھمایا تھا_____

"زین کے سائن تو پہچانتی ہو نا... " وہ طنزیہ مسکراہٹ سے ان کے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھ رہے تھے.... نگار آنکھیں پھاڑے نکاح نامہ کو دیکھ رہی تھی_ "میں نہیں مانتی اس نکاح نامہ کو اگر ایسا کچھ ہوا بھی تو میرا ایلی بچہ تھا تم لوگوں نے کوئی گیم کھیلا ہے اس کے ساتھ_ "انہوں نے نکاح نامہ ان کے منہ پر اچھال دیا_____

"گیم، گیم ہم نہیں تم کھیلتی ہو نگار تم_ "انہوں ایک دم سے نفرت سے ان کا جبڑا اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑ لیا_ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے پہلی بار ان کے یہ انداز دیکھ رہی تھی_ "تمھارے گیم سے کیسی کیسی زندگی نہیں اجڑی، دلوں کو تباہ کر دیا تم نے اور تم گیم کھیلنے کا الزام مجھ پر لگا رہی ہو_ "انہوں نے کہنے کے ساتھ ان کے جبڑے کو جھٹک کر ایک جھٹکا دیا تھا وہ پیچھے کی طرف سوفے پر الٹ گئی_____

"اب بازی میرے ہاتھ میں ہے، اب تم تماشا دیکھو گی... وہ بھی اپنی بے بسی کا اپنی مجبوری کا_ "وہ ان پر جھک کر زہریلی آواز میں بول رہے تھے_____

"میں نے آج تک کبھی مجبوری کا لبادا نہیں پہنا، کبھی بے بس نہیں ہوئی سمجھے تم_ "وہ بھی ان ہی کے انداز میں ان کو دیکھ کر پھنکاری_____

"معلوم ہے مجھے کی تم کیسے کیسے لبادے پہنے خود کو چھپائے ہو اور دوسرا تمھیں عظیم سمجھتا ہے، سب سمجھتے ہیں کی تم نے مجبوری میں مجھ سے شادی کی ایلیار کے کہنے پر مگر میں جانتا ہوں تم نے صرف زین کی دولت کے لئے مجھ سے شادی کی کیوں کی زین اپنی ساری جائداد میرے نام کر گیا ہے، کیوں...."وہ سوفے کے ہتھے پر اپنے ہاتھ رکھ کر ان پر جھکے ہوئے زہر بھرے انداز میں مسکرائے_____ _

"اور اسی جائداد کو ہتھیانے کے لئے تم اپنی بیٹی کو میرے بیٹے پر تھوپ چکے ہو کیونکہ تم جانتے ہو ایلیار کی شادی ہونے پر آدھی جائداد کا مالک اس کی اولاد بن جائے گی اور پھر تم سب ہتھیالوں گے_ "فائق سب سن کر بھی مسکراتے ہوئے سیدھے ہو کر کھڑے ہو گئے_____

"تمھاری غلط فہمی ہے کی مجھے جائداد ہتھیانے کے لئے ایسے پروپگنڈہ آزمانے پڑے، میں جب چاہوں یو یو تم دونوں کو اس جائداد سے خارج کر دوں_ "وہ چٹکی بجاتے حقارت سے نگار کو دیکھ رہے تھے_____

"ہماری اسی مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تم سب کرنا چاہتے ہو_ "نگار اس بار چلا اٹھی_____

"بار بار مجبوری کا ناٹک میرے سامنے تم مت ہی کرو تو اچھا ہو گا_ "انہوں نے ہاتھ اٹھا کر تپتی نگاہوں سے انہیں دیکھا_____

"میں ایلیار سے بات کروں گی، وہ کبھی بھی راضی نہیں ہو گا اسے کچھ نہیں معلوم_ "اس بار انہوں نے دوسرا حربہ آزمایا_____

"تم خود کو بہت چالاک سمجھتی ہو نگار مگر میری نظر میں تم سے بڑا بیوقوف کوئی نہیں_ "ان کی طنزیہ باتیں.. نگار دانت پر دانت رکھے انہیں گھور رہی تھی_ "ایلیار کو شروع سے سب معلوم تھا، وہ جانتا تھا ثمین اس کے نکاح

میں ہے ورنہ تم خود اپنے بیٹے کو اچھے سے جانتی ہو نگار، وہ اس کی بیوی تھی ورنہ وہ کسی بھی غیر لڑکی سے یوں بے تکلف نہیں ہوتا اگر ثمین میری بیٹی ہی کیوں نہ ہوتی..... ثمین اس کی محرم تھی اس لئے وہ اس سے دوستی کر بیٹھا... وہ اس کا ملنا.. یوحق جتانا.. راتوں کو اس کے ساتھ تنہا گھومنا.. باتیں کرنا... تم اتنا تو سمجھ ہی سکتی تھی کی ثمین سے وہ کیوں اتنا کلوز تھا_ "وہ لگاتار بولتے ہوئے اب بھی طنزیہ مسکرا رہے تھے_____

نگار واقعی چپ ہو گئی اتنی اہم بات وہ کیسے بھول گئی.... ایلیار سچ میں کسی لڑکی سے بے تکلف نہیں ہوتا..... ان کی آنکھوں میں کتنے منظر ناچے تھے، ثمین کے ساتھ ہنسنا، باتیں مذاق، اس کا ہاتھ تھام لینا اور اس رات تو وہ دونوں ایک دوسرے کے کتنے قریب تھے تو ایلیار سب جانتا تھا اور اگر ثمین سے تو پھر وہ لڑکی جس سے وہ محبت کرتا ہے اس کا کیا .....

وہ ایلیار ہے کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتا اپنی محبت کو تو ہرگز نہیں، اس بار ان کے دل کو سکون ملا تھا_ "تم کچھ بھی کہہ لو وہ اس سے ہمدردی کر بیٹھا ہے مگر محبت نہیں، ضرور تم نے اسے ورغلایا ہو گا مگر وہ کبھی بھی اس شادی پر راضی نہیں ہو گا.... دیکھ لینا_ "نگار اب نارمل ہو کر ان سے بولی تھی_ _____

"بے شک وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے میں مانتا ہوں مگر آئی ایم سوری ٹو یو سے... کی وہ رخصتی کے لئے راضی ہے اور اگلے ہفتے میں اس کی شادی کر رہا ہوں، پوری دنیا کے سامنے اب سب کو پتا چل جائے گا کی ثمین ایلیار زین علی کی بیوی ہے_" وہ ایک بار پھر ان کو بھڑکا چکے تھے نگار بے یقینی سے انہیں دیکھ رہی تھی_____

"آپ کو ایلیار کی زندگی کی کوئی پرواہ نہیں_" فائق اس بار سنجیدہ ہو گئے اور کچھ بولے بغیر انہوں نے دوبارہ سگریٹ کا پیکٹ اٹھایا_____

"دکھا دی نا اپنی اوقات بتا دیا نا کی سوتیلا رشتہ سوتیلا ہی رہے گا_" وہ جاہل عورتوں کی طرح تعنے پر اتر آئی

_____

"تم جو بھی کہو... میرا فیصلہ تو تمھیں ماننا ہی پڑے گا ورنہ دوسری صورت میں تمھیں اور تمھارے بیٹے کو اس گھر اور جائداد سے نکالنے میں زرا بھی دیر نہیں لگاؤں گا اور میرے خیال میں یہ بات تو تمھارے لئے بالکل قابل قبول نہیں ہو گی_" اپنی بات کہہ کر وہ رکے نہیں تھے تیز قدموں سے اسٹڈی روم سے نکلتے چکے گئے تھے__ پیچھے نگار کو نفرت کی آگ میں جلتا چھوڑ کر_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"بھابھی میں بس تھوڑی دیر میں آتی ہوں_"وہ زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر نیلم سے کہتے ہوئے ان کے پاس آ ٹھی تھی_____

"ہاں جاؤ.. آرام کرو دو دن میں ہی دیکھو چہرہ کیسا زرد زرد سا ہو گیا ہے.... جاؤ آرام کر لو_"نیلم اس کا گال پیار سے تھپک کر بولی_____

ثمین بہت مشکل سے مسکرائی... بھابھی نے آتے ہی ساتھ اسے زبردستی اس کے کمرے سے نکال کر اپنی طرف لے آئی تھی.... بڑی ماں اور نیلم نے اس کا مرجھایا سا بیمار چہرہ دیکھ کر فکر مندی سے وجہ جاننی چاہی تھی.... اب ثمین وجہ کیا بتاتی بس اتنا کہا تھا واپسی میں وہ بیمار ہو گئی تھی اس لئے ایسی حالت ہے_____

وہ لوگ تو اسے زبردستی ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہتی تھی مگر وہ سختی سے انکار کر گئی اور زبردستی ہنستے مسکراتے اتنی دیر سے وہ وہاں کس دل سے بیٹھی تھی وہی جانتی تھی.... دل میں آگ سی لگی تھی... محبت میں دئے گئے دھوکے سے زخموں سے ٹیسیں سی اٹھ رہی تھی مگر چہرہ پر سکون تھا اور کسی کو پتا بھی نہیں چلا وہ کیسے کیسے زخم کھا کر بیٹھی ہے _ _____

محبت نے اسے سراپا لوٹ لیا ہے، اب بھی اس کے دل میں کہیں نا کہیں فائق صاحب کی بات پر یقین نہیں تھا.... وہ سب ایلیار کے منہ سے سننا چاہتی تھی جو دو دن سے غائب ہو کر اس کا اعتبار چٹخا رہا تھا _____

ان دو دنوں میں اس نے ایک بار بھی اس کا حال نہیں پوچھا، ایک بار بھی اس سے مل کر صفائی نہیں دینی چاہی..... بس ایک بار صرف ایک بار وہ اس کے منہ سے سچ سننا چاہتی تھی جو اس رات فائق صاحب کے ہونٹوں سے سنا تھا مگر وہ تو منہ چھپائے ہوئے نجانے کہاں گم تھا_____

وہ سر جھکائے سوچوں میں الجھی آہستہ آہستہ چلتی اپنے پورشن میں آئی تھی، _اب اس کی بد قسمتی ہی کہو یا ابھی اور زخم کھانے تھے کہ اسی وقت اسٹڈی روم سے نکلتی نگار نے اسے دیکھ لیا تھا جو فائق صاحب سے سب سن کر ایسا آتش فشاں بنی تھی بس پھٹ جانا چاہتا تھا_____

ثمین پر نگاہ پڑتے ہی وہ تیر کی طرح اس کی طرف بڑھی تھی _ ثمین انہیں اپنی طرف یو خطرناک تیور لے کر آتے دیکھ کر ایسی خوف زدہ ہوئی کی جہاں تھی وہی ٹھہر گئی _ نگار بہت بپھری ہوئی لگ رہی تھی اور اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی انہوں نے اس کے قریب آتے ہی اس کا بازو کھینچ کر اپنے مقابل میں کرتے ہوئے اس کے منہ پر کھینچ کر ایک تھپڑ دے مارا تھا_ ان کے تھپڑ سے ثمین کو شاک لگا تھا صرف ثمین کو ہی نہیں، دو دن کے بعد گھر میں داخل ہوتے ایلیار کو بھی وہ تھپڑ بت بنا گیا_____ _____

"ذلیل عورت کی ذلیل بیٹی... دکھادی نا اپنی اوقات_ "وہ بولی نہیں تھی پھنکاری تھی _ ثمین کو ان کے تھپڑ سے زیادہ ان کے الفاظ نے تکلیف پہنچایا تھا، گال پر ہاتھ رکھ کر وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے ان کی سرخ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی_____

ایلیار نے آنکھیں بند کر کے سر افسوس اور دکھ سے ہلایا اب نیا معرکہ.... وہ اپنی محبت کے پانے کے لئے کتنی آزمائشوں سے گزرے گا... اللہ تو ہی مجھے حوصلہ دے، آسمان کی طرف دیکھ کر اس نے دل سے دعا کی

_____

"اچھے سے جانتی ہوں تمھاری جیسی لڑکیوں کی فطرت، پہلے خود کو سات پردوں میں چھپائے رکھتی ہے اور جہاں انہیں اپنا شکار ملتا ہے، وہ سارے پردے ہٹا کر اپنی اوقات دکھانے لگتی ہے اور وہی تم نے کیا.... تمھیں شرم نہیں آئی میرے بیٹے کے ساتھ عشق لڑاتے ہوے... پردہ کرتی تھی نا تم پھر کیسے اس کے ساتھ تنہائیوں میں ملتی تھی... کیوں اس سے باتیں کرتی تھی... کیوں اسے چھونے دیتی تھی... " وہ پوری آواز سے ثمین کے اوپر چیخ و چلا رہی تھی .....

گھر کے ملازم تک جمع ہونے لگے_ ثمین گال پر ہاتھ رکھے ان کے چہرے کو بس دیکھ رہی تھی.... وہ صحیح تو کہہ رہی تھی کس رشتے سے اس نے ایلیار کے ساتھ رشتہ بناڈالا آج وہ رسوا ہوئی ہے تو اس رسوائی کا سبب وہ خود تھی.... ایلیار نے خود کو آنے والے حالات کے لئے تیار کرنا شروع کیا_____

"یہی پیشہ ہے نا تمھارا، تمھاری ماں کا بھی یہی تھا، کتنوں کے ساتھ ایسے کھیل کھیل کر آئی تھی کی اتنی جلدی میرے بیٹے کو پھنسالیا_" وہ بڑی حقارت سے بولتی اسے کیچڑ میں دھکیل رہی تھی_ ثمین نے منھ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی دبائی .....

اس بار ایلیار برداشت نا کر سکا وہ تیزی سے چل کر ان کے پاس آیا تھا_ ایلیار کو دیکھتے ہی ثمین نے اس امید سے اسے دیکھا شاید وہ اس کی محبت کا مان رکھ لیں مگر وہ تو نگاہیں چرا کر نگار کا بازوں تھام چکا تھا_____ بس یہی نگاہ چرانا ثمین کو سب سمجھا گیا دل کے جیسے سو ٹکڑے ہوے تھے..... وہ بس اس کی پشت دیکھ رہی تھی جس نے ساتھ نبھانے کے کتنے دعوے کئے تھے اور آج.... بس یہی اس کا دل رک رک کر چلنے لگا_____

" ممی آپ چلے یہاں سے.. میں سمجھاتا ہوں ساری بات_" اس نے تحمل سے نگار کا بازوں تھام کر وہاں سے لے جانا چاہا_____

"خبر داد جو تم اس کے ہمایتی بنے_" وہ چلا کر اس کے ہاتھ سے بازوں چھڑا چکی تھی_" بہت سہہ لی تمھاری دوستی، ابھی کا ابھی اور اسی وقت کہو مجھ سے تم..... اس لڑکی سے محبت کرتے ہو یا نہیں_" وہ اتنا بڑا امتحان لیں گی اس سے.... اس کا ایلیار کو گمان بھی نہیں تھا_____

سارے ملازمین، حیران کھڑی وہاں آچکی نیلم اور سیڑھیوں کے اوپر کھڑے فائق صاحب، ایلیار بے بسی کے انتہا پر تھا، کرے تو کیا کرے_ اگر وہ سچ بتائے تب بھی ثمین کو ضرر پہنچے گا اور اگر نفی کرے تو بھی ثمین کا ہی دل زخمی ہو گا... وہ جیسے دوراہے پر آچکا تھا_____

"، ایلی مجھے تم سے جواب چاہیے ابھی اور اسی وقت ورنہ اپنی ماں کو بھول جانا_ "نگار کے لہجے میں آگ برس رہی تھی، ایلیار نے بت بنی ثمین کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں یہی سوال تھا کی کیا وہ اسے معتبر کرے گا، کیا وہ اپنے وعدہ کی وفا کرے گا_ _____

"نہیں.... " اس کے منہ سے سرسراتے ہوے نہیں نکلا.. آنکھیں ثمین کی بجھتی آنکھوں سے جا ملی اور وہ یہی پر بس نہیں ہوا تھا_ "میں اس لڑکی سے محبت کرتا ہوں جو مجھے سترہ سال کی عمر میں ملی تھی، جس سے میں آج تک محبت کرتا آرہا ہوں... جس کا میں دیوانہ ہوں، جس کے دم سے ہی میری دھڑکنیں چلتی ہے اور اگر جو مجھے نہیں ملی تو میں شاید مر ہی جاؤں گا_ "اس کا کیا گیا ایک ایک اظہار ثمین کے دل میں سب تیر کی طرح لگا تھا..... آنسو تو آنسو سانسیں بھی جیسے تھم گئی_____

اتنا بڑا فریب.... وہ اس کا دل.... اس کا جسم تک لوٹ کر یوں اس کی روح نکال کر اسے مار ڈالے گا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا_ وہ سچ میں اس کے باپ کے ساتھ اس کا سودا کر چکا تھا.... وہ ایک کھلونا تھی اس کے لئے.. ثمین کی پتھرائی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے سارے سوال ایلیار نے صاف صاف پڑھے تھے.....

قسم ٹوٹ گئی، عہد دم توڑ گیا... وقت نے اسے دھوکا دے دیا کبھی اس کا دل دکھانا نہیں چاہتا تھا.. سچائی نہیں بتانا چاہتا تھا.. اس سے عہد کیا تھا اور آج.. ایلیار کی آنکھیں جھک گئی ورنہ آنکھوں میں آئی نمی سارے راز کھول دیتی_____

اس کا جواب سن کر نگار کے کلیجے میں ٹھنڈک پڑ گئی وہی اوپر کھڑے فائق صاحب کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ رینگی تھی.... انہوں نے اپنا کان کھجلا کر نگار کے مطمئن انداز دیکھے_____

ایلیار نے پھر سے سر اٹھا کر ثمین کی طرف دیکھا، جس نے تکلیف سے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی، کیا نہیں تھا ان آنکھوں مان ٹوٹنے کا غم، اعتبار زخمی ہونے کی کرچیاں، ایلیار نے پھر سے نگاہیں جھکالی_____

"سن لیا تم نے... میرا بیٹا تم سے ہمدردی تو کر سکتا ہے مگر محبت نہیں اور اگر اب بھی کوئی شرم وحیا باقی ہے تو جاؤ کسی کنویں میں کود جاؤ ورنہ میں تمھاری جان لے لوں گی_" نگار پھر سے اس پر جھپٹی تھی اور اس سے پہلے وہ ثمین کو مارتی ایلیار ان کے بیچ میں آ گیا_____

"آپ ثمین کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی، میں قطعی برداشت نہیں کروں گا ممی کی کوئی اسے نقصان پہنچائے_" نگار نے تعجب سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا_وہ آخر چاہتا کیا تھا__"میں آج مار ڈالوں گی اس لڑکی کو..... " وہ غصے سے پاگل ہو کر آگے بڑھی، ایلیار نے فوراً ثمین کو خود سے لگا کر اپنے حصار میں لے لیا_____

سب کی آنکھوں میں حیرت تھی مگر ثمین کو اس کے چھوتے ہی ایسا لگا جیسے وہ غلازت میں دھنس گئی ہو_"ہاتھ بھی مت لگانا مجھے_" چلا کر کہتی پوری نفرت سے اس نے ایلیار کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کو دھکا دیا تھا..... وہ اچانک ملے اس دھکے سے پیچھے کی طرف لڑکھڑایا..... ایلیار تو کیا خود سب بھوچنکا رہ گئے_____

"مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کرنا ایلیار زین علی ورنہ تمھارے ہاتھ کاٹ دوں گی_" اپنی انگلی اٹھا کر وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر شیرنی کی طرح غرائی تھی_____

اس کی آنکھوں کی نفرت ایلیار کے قابل قبول نہیں تھی.... وہ ساکت سا وہی کھڑا رہ گیا_ آنکھوں میں آنسو، نفرت سے سرخ ہوتا چہرہ..... ایلیار کا دل اس نفرت کے پہلے ہی وار سے زخم زخم ہو گیا....پہلے ہی موڑ پر اس کی محبت اس کا اعتبار اتنا ہلکا نکلا تھا_____

اس کی آنکھوں میں چبھن بڑھنے لگی ثمین اسے ایسے ہی بے تحاشا نفرت سے دیکھتی مڑ کر سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی مگر آنکھوں میں آئے آنسوؤں سے سارے منظر دھندلا گئے... وہ چکرا کر سیڑھیوں کی ریلینگ تھام کر رکی تھی.... ایسا لگ رہا تھا پورا گھر گھوم گیا ہو سانس رک رہی ہو "بابا....." اس لمحے میں صرف اسے اپنے وہی مہربان بابا یاد آئے تھے_____

فائق صاحب سے اس کی غیر ہوتی حالت چھپی نہیں رہی تھی، وہ تیزی سے آگے بڑھے تھے تاکی اسے سنبھال سکے اور اس سے پہلے کی وہ بڑھ کر اسے تھامتے یا ثمین وہی سیڑھیوں سے لڑھک کر خود کو کوئی بڑا نقصان پہنچا دیتی..... ایلیار پوری رفتار سے دوڑتا آکر اسے سنبھال چکا تھا فائق سیڑھیوں پر ٹھہر گے .....

"ثمین.... " ایلیار اسے بازوں میں سنبھالے پریشانی سے چیخا تھا مگر اس کی آنکھیں بس اسے دیکھتے ہوئے بند ہو گئی تھی وہ اس کے بازوں میں جھول گئی تھی_ اسے بیہوشی میں جاتا دیکھ کر دوسرے ہی پل وہ اسے اپنے بازوں میں اٹھا کر باہر کی سمت بھاگا تھا_ وہاں موجود سبھی افراد جہاں تھے سب وہی کھڑے رہ گئے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا آخر یہ سب کیا ہے... ایسا فیصلہ لیتے ہوئے، زین ماموں کو آئندہ کے بارے میں بھی تو سوچنا چاہیے تھا_ "نیلم بڑی ماں کے سامنے بیٹھی بہت افسوس سے بولی تھی، اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد اور

سب کچھ جاننے کے بعد وہ بھی اب بہت پریشان تھی، ایک طرف ثمین کی فکر دوسری طرف ایلیار کا بھی خیال تھا_____

" اس نے سوچ کر ہی فیصلہ کیا ہو گا_ "بڑی ماں بہت زیادہ دکھی نظر آ رہی تھی.... نیلم کے منھ سے سب سن کر وہ تو صدمہ میں تھی..... ثمین کا بیہوش ہونا اور ان کا ایلیار کیسے سب سہہ پائے گا_____

"آپ کو لگتا ہے ایلیار اس لڑکی کو بھول پائے گا پھر یہ ظلم نہیں ثمین کے ساتھ....."ساقب کے سوال پر انہوں نے نگاہیں چرا لی_ ساقب جو فارم ہاؤس سے کچھ جاننے کی کوشش کر رہے تھے اب بڑی ماں کو غور سے دیکھ رہے تھے.... انہوں نے جان بوجھ کر یہ سوال کیا تھا_____

"ظلم نہیں بہت بڑا ظلم.... ایلیار تو اس ٹائپ کا بندہ ہی نہیں، مجھے تو بس نگار مامی پر غصہ آ رہا ہے، اس سب میں بیچاری ثمین کا کیا قصور لے دے کے اس کو سب سناڈالا کیسی مرجھا سی گئی ہے وہ_ "نیلم ابھی ابھی ثمین کے پاس سے آئی تھی اور اس کی لٹی پٹی حالت دیکھ کر وہ بہت پریشان تھی_____

"ثمین کیسی ہے اب... " بڑی ماں نے بڑی فکر مندی سے پوچھا تھا_____

"جی اب ٹھیک ہے مگر ایک دم چپ ہو گئی ہے.... " نیلم کے بتانے پر انہوں نے گہری سانس لی_____

"ایلی کہاں ہے؟_"ساقب نے کل سے اسے گھر میں نہیں دیکھا تھا اس لئے پوچھ بیٹھے_____

"میری بات ہوئی تھی... ٹھیک ہے_"بڑی ماں کے بولنے پر ساقب اور نیلم نے ایک دوسرے کو دیکھا

_____

"آپ انکل سے بات کیوں نہیں کرتی بڑی ماں کی جلد بازی میں کوئی فیصلہ نا کرے وہ سب جانتے ہے پھر بھی، اپنی بیٹی کو ایسے لڑکے سے ساتھ کیوں رخصت کر رہے ہے جو اسے چاہتا نہیں، ایسی شادی کیسے چل سکتی ہے_" نیلم نے اس بار اپنے دل کی بات کہی_وہ کچھ نہیں بولی بس سوچ میں ڈوبی_____

"بڑی ماں اگر ایلیار کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں کہتی ثمین جیسی حسین اور نیک لڑکی کو پا کر سب بھول جائے گا مگر اپنا ایلیار کیا وہ قبول کر لیں گا اسے_"نیلم نے بڑی ماں کو آئندہ کے حالات سے خبر داد کرنا چاہا_

"ایلیار خود راضی ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں... اللہ بھلا کرنے والا ہے، نماز کا وقت ہو رہا ہے، تم لوگ بھی پڑھ لو اور اللہ سے بھلے کی امید رکھو_" وہ بس اتنا کہہ کر آہستہ سے اٹھتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی_____

ساقب کو پتا کیوں لگا جیسے وہ سب جانتی ہو مگر ابھی خاموش تھی_____

"آپ کیا سوچ رہے ہے، آپ ہی کچھ کرے نا_" نیلم نے انہیں سوچ میں ڈوبا دیکھ کر پوچھنے کے ساتھ ساتھ التجا بھی کی_____

"کچھ نہیں سوچ رہا..... جو ہو گا دیکھا جائے گا... میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں_" وہ ساری سوچیں جھٹک کر اٹھ گئے_ نیلم بس گہری سانس لے کر اپنے میاں کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

دروازہ پر دستک ہوئی تو فائق صاحب نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھائے بغیر "یس" کہا تھا وہ سمجھے تھے کی ملازم کافی لے کر آیا ہے..... جس سے کچھ دیر پہلے کافی لانے کو انہوں نے کہا تھا_____

کوئی ان کے روم میں داخل ہوا تو انہوں نے ٹائپ کرتے ہوئے بس اتنا کہا... "ٹیبل پر رکھ دو..... " مگر ادھر سے کوئی... یس یا جی والا لفظ نا سن کر انہوں نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا_____

سامنے کھڑی ہستی کو انہوں نے کچھ تعجب کچھ سنجیدگی سے دیکھا..... ہاتھوں کی انگلیوں کو مسلتی.. اجڑی اجڑی سی... پریشان سی ثمین .....

ان چار دنوں میں وہ لگ ہی نہیں رہا تھا وہی ثمین ہے جس کے چہرے پر ایلیار کی وجہ سے گلاب کھل رہے تھے

_____

"کیابات ہے کچھ کہنا ہے_ "چاہ کر بھی وہ سخت نا بن سکے ان کی آواز نرم ہی تھی اور ثمین کی اس نرمی نے ہمت بندھائی تھی_ سر اٹھا کر انہیں دیکھا_____

"مجھے ایلیار سے شادی نہیں کرنی_ "وہ بولی تو اس کی آواز ہی نہیں اس کی ٹانگیں بھی لرز رہی تھی، کتنی مشکلات کا سامنا کر کے وہ ان سے کچھ کہنے آئی تھی_____

"وجہ.... " ان کی آواز ہی نہیں چہرہ بھی بے تاثر ہو گیا_____

"آپ جس سے کہیں گے... میں اس سے شادی کر لوں گی.... بس ایلیار سے نہیں_ "ثمین نے اس بار چھلک پڑی آنکھوں سے ان کے آگے ہاتھ جوڑا_____

"کسی اور کے قابل چھوڑا ہے تم نے خود کو... " ثمین کو لگا انہوں نے اس پر تیزاب انڈیل دیا ہو، وہ جیسے زمین میں گاڑ دی گئی ہو مگر پھر بھی آج وہ ساری ہمت جمع کر کے ان کی ٹیبل تک آئی تھی.... فائق صاحب اپنے ہونٹوں پر انگلیاں رکھے بس اسے دیکھ رہے تھے_____

"یہ کیا کر رہی ہو.... " اسے ایک دم سے اپنے پاس قدموں میں بیٹھتے دیکھ کر انہیں جھٹکا لگا تھا... انہوں نے تیزی سے وہاں سے اٹھنا چاہا ثمین نے ان کے پیر پکڑ لیے_ "میں جانتی ہوں آپ مجھ سے بہت نفرت کرتے ہیں، میں ہوں اسی قابل مگر خدا کے واسطے بس ایک بار صرف ایک بار مجھے بخش دے.... بس ایک بار مجھے معاف کر کے مجھے اس اذیت سے نجات دے دے_ "ان کے قدموں سے لپٹی.. بین کرتی، فریاد کرتی اب وہ ثمین نہیں رہی تھی فائق کے لئے کسی اور کی شبیہ بن گئی .....

"خدا کے واسطے فائق.... بس ایک بار بس ایک بار میری سن لے... مجھے صفائی کا موقع دے.... فائق میں مر جاؤں گی آپ کی نفرت سے_ " ان کے کانوں میں کوئی چیخنے لگا تھا_ ان کی آنکھوں میں سارے ماضی کے سارے منظر روشن ہو گئے، انہوں نے اپنا پیر یوں جھٹکا کی ثمین وہی زمین پر گر گئی_____

"پلیز... مجھے میرے بابا کے پاس بھیج دے... میں نہیں رہ سکتی یہاں میں مر جاؤں گی.... مجھ سے نہیں سہی جاتی یہ تکلیف... مجھے میرے بابا کے پاس بھیج دے_" وہ گر کر پھر سے اٹھتی ان کا پاؤں پکڑ چکی تھی_ انہوں نے جھٹکے سے اس کا بازوں تھام کر اٹھایا تھا.... ثمین نے روتے ہوئے ان کا چہرہ دیکھا وہ جیسے اب اپنے آپ میں نہیں لگ رہے تھے_____

"خبر دار جو کبھی میرا پاؤں پکڑا یا کبھی میرے سامنے آئی، چلی جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کی... " اس کے بازوں میں ان کی انگلیاں گھسی جا رہی تھی ثمین نے دیکھا ان کی آنکھوں کی سرخی، اس کا چہرہ دیکھتا وہ چہرہ کبھی بھی اس کے لئے مہربان نہیں تھا مگر پھر بھی وہ ان سے آخری بار ایک التجا لے کر آئی تھی_____

"مجھے جانے دے اس گھر سے مجھے اپنے بابا کے پاس جانے دے_" وہ روتی ہوئی ان کے آگے پھر سے ہاتھ جوڑ چکی تھی_____

"تم تمھاری زندگی کا فیصلہ بہت پہلے ہو چکا اور اب تمھیں وہی کرنا ہو گا جو میں چاہوں گا، اب نکلو یہاں سے اور کبھی میرے سامنے آنے کی ہمت مت کرنا_" انہوں نے اس کے بازوں کو نفرت سے جھٹکا دے کر چھوڑا تھا_

ثمین گرتے گرتے بچی تھی، مڑ کر ان کا سخت اور سپاٹ چہرہ دیکھا_ "آپ کبھی بھی میرے باپ نہیں ہو سکتے، میں آج سے ابھی سے آپ سے نفرت کرتی ہوں.... آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی مر جاؤں گی تو بھی نہیں.... آپ میرے باپ ہے ہی نہیں_ "اس بار انہوں نے تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر لی وہ آنکھوں سے آنسو بہاتی.. روتی ہوئی بولتی ان کا کڑا امتحان لے رہی تھی_ وہ الفاظ نہیں تھے انگارے تھے جو ان کے دل کی جلن اور بڑھا رہے تھے_____

"گِٹ لاسٹ.... " انہوں نے ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھا ثمین منہ پر ہاتھ رکھ کر دوڑتے قدموں سے ان کے کمرے سے نکل گئی... فائق صاحب کے سینے میں درد اور بڑھ گیا وہ وہی چیئر پر جیسے ڈھ سے گئے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"میرے اللہ میں تیری گناہ گار ہوں، اے اللہ میں نے تیری باندھی ساری حدود توڑی اسی لئے مجھے ایسی سزا ملی ہے، میرے اللہ مجھے معاف کر دے مجھ سے یہ اذیت برداشت نہیں ہو رہی... مجھے موت دے دیں میرے اللہ.... " جائے نماز پر بیٹھی وہ گڑگڑا کر معافی مانگتی تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی_____

کل سے آج تک میں وہ اتنا رو چکی تھی، جتنا وہ پوری زندگی میں نہیں روئی ہو گی_ جب جب سب یاد آتا اس کے دل کو کوئی جیسے چیر دیتا تھا_ اسے اپنا پورا وجود گندگی کا ڈھیر محسوس ہو رہا تھا_ کراہیت سے اسے گھن آ رہی تھی

اس نے کیا کیا اپنے بابا کی تربیت کو ناپاک کر دیا، پوری زندگی کسی مرد کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نا دیکھنے والی ثمین ایک ایسے مرد کے بانہوں میں سوئی تھی.... جس نے اس کی پاک محبت کا سودا کیا تھا، جو صرف اسے استعمال کر رہا تھا_ وہ محبت میں اور ہوس میں پہچان ہی نہیں کر پائی_____

ثمین نے دعا کے اٹھے اپنے ہاتھ دیکھے، جو ہمیشہ اس کے ہاتھوں میں جکڑے رہتے تھے، ثمین کو ایسا لگا جیسے اس کے ہاتھ میں کیڑے مکوڑے چپک گئے ہو، ایک دم سے اسے الٹی سی محسوس ہوئی تھی.....وہ جائے نماز سے اٹھ

کر واش روم میں بھاگی تھی... بے سن پر جھکی وہ قے کرتی جیسے خود کو گندگی کا ڈھیر لگی، آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھا

_____

اسے اپنے چہرے پر جگہ جگہ بس اس کے ہونٹوں کے نشان نظر آئے تھے_ ثمین کی آنکھوں میں خون اتر آیا _ دوپٹہ ہٹا کر اپنی گردن دیکھی جہاں اب بھی خون جما تھا وہ جیسے پاگل ہوا ٹھی... شاور کے نیچے کھڑے ہو کر وہ خود کو نوچ رہی تھی... ہر لمس مٹانے کی کوشش میں اس نے خود کو زخمی کر ڈالا..... مگر کراہیت تھی کی جاتی ہی نہیں تھی_____

"اس ذلت کے بعد کیا مجھے حق ہے میں زندہ رہوں.... " اس نے جیسے ایک فیصلہ کیا تھا_ اسی بھیگے لباس میں اپنا دوپٹہ چھوڑ کر وہ آہستہ آہستہ قدموں سے دروازہ تک آئی تھی_ دروازہ کھول کر باہر دیکھا_ پورا گھر سناٹوں میں ڈوبا تھا رات کے اس وقت کوئی وہاں نہیں تھا_ وہ آہستہ آہستہ چلتی پورا کوریڈور پار کر کے پھر سیڑھیوں تک آئی تھی_ نیچے اچھا خاصا نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا_ وہ بس کچن کی طرف بڑھی تھی_____

ایلیار نے کچن میں قدموں کی آہٹ پا کر خود کو آڑ میں چھپا لیا.... آدھی رات ہونے کے بعد ابھی ابھی اس نے گھر میں قدم رکھا تھا.. شام سے اب تک وہ سڑکوں پر بس بھٹک رہا تھا، دل اور روح دونوں جل رہے تھے _ بھوک پیاس سب اڑی ہوئی تھی_____

سر میں اب اتنی بری طرح سے درد ہو رہا تھا کی جیسے رگیں پھٹ رہی تھی کچن میں آ کر دوا لے کر وہ پانی سے اتار ہی رہا تھا کی قدموں کی چاپ پر وہ چھپا تھا... فل حال اس کا کسی کا بھی سامنا کرنے کا موڈ نہیں تھا جو دیکھے گا وہ سوالوں کی بوچھار ہی کرے گا، جس کا جواب وہ دینا نہیں چاہتا تھا_____

چھپے چھپے اس کی آنکھیں کچن میں داخل ہوتے وجود پر پڑی تو ثمین کو دیکھ کر ایلیار کی تکلیف میں شدت سے اضافہ ہوا تھا منہ میں لگی بوتل والے ہاتھ نیچے ڈھلک گئے_ اجڑی ہوئی مورت بنی وہ ثمین تو وہ ثمین نہیں جسے اس نے پھول بن کر کھلا دیا تھا، جو حوروں کی بھی شرما رہی تھی_ سوجی آنکھیں رویا رویا زرد چہرہ بکھرے بال اور وہ کیوں بنا دوپٹہ کے ایسے کیوں گھوم رہی تھی_ کیا گناہ کے احساس نے سارے احساس برف کر دئے تھے، ایلیار بت بنا اسے دیکھ رہا تھا_____

ثمین سیدھے اس طرف بڑھی تھی جہاں ہر سائز کے چھری وغیرہ موجود تھی_ ثمین نے دراز کھینچی اور ایک تیز چھری نکالی..... ایلیار کے دماغ میں خطرے کا سائرن بجا تھا، بوتل پھینک کر وہ برق کی تیزی سے ادھر آیا... اس سے پہلے کی آگے بڑھتا اور اس کا ہاتھ تھام لیتا_ وہ بڑی نفرت سے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے چھری پھیر چکی تھی_____

ایلیار تیزی سے لپک کر اس کے پاس پہنچ کر اس کی زخمی کلائی تھام چکا تھا_ "یہ.... یہ کیا کیا تم نے پاگل لڑکی.... " وہ بدحواس سا اس کی کلائی پکڑ کر اس میں سے نکلتا خون دیکھ کر اب بدحواس سا ہر طرف دیکھ رہا تا کی زخم پر کچھ باندھنے کے لئے ڈھونڈ لے_ "دماغ خراب ہے تمھارا...." کچھ بھی تو نہیں مل رہا تھا اسے... غصہ سے ایلیار نے اس کے ہاتھ سے چھری لینی چاہی_____ _

اچانک ایلیار کو دیکھ کر اب تک ساکت کھڑی ثمین نے پہلے تعجب پھر نفرت سے اسے دیکھا_ اس کی دی گئی ساری اذیتیں یاد آگئی اور دوسرے ہی پل ثمین کے ہاتھ پکڑے ایلیار کے ہاتھ پر تیزی سے چھری لگی تھی

_____

"سی.... " ایلیار نے فوراً اس کی کلائی چھوڑ دی... شاکڈ سا ہو کر اس نے پہلے اپنا ہاتھ دیکھا جہاں بڑا سا کٹ لگ گیا تھا اور پھر ثمین کی طرف دیکھ کر یقین کرنا چاہا اس نے یہ کام کیا ہے_____

" ہاتھ لگایا تو خود کے ساتھ تمھیں بھی کاٹ دوں گی_" اس کی آنکھوں میں جو کچھ بھی تھا، ایلیار اپنا سارا درد بھول گیا_ہاتھ سے اپنا دوسرا زخمی ہاتھ ڈھلک گیا وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا_____

" ایلیار زین علی مجھے اب مت چھونے کی غلطی بھی مت کرنا... میں تمھاری خریدی ہوئی محبت نہیں_" اس کے ارادے بہت خطرناک تھے.... ایلیار نے درد سے آنکھیں بند کر کے کھولی پھر اپنے درد کو دباتے ہوئے اسے دیکھا_

"اوکے، میں نہیں چھو رہا تمھیں... ایک دم نہیں_بس تم یہ چھری رکھو پلیز کوئی پاگل پن مت کرو_" وہ اس کے ارادے بھانپ کر جیسے گڑگڑایا تھا... اپنی چوٹ بھلائے وہ اس کا ہاتھ دیکھ رہا تھا جہاں خون بہہ رہا تھا، اس سے چھری چھوڑنے کی التجا کی_____

"پاگل تو تب تھی جو تمھاری بانہوں میں گندگی کا ڈھیر بن گئی، اب ہوش میں آکر اس لمس کو ختم کرنا چاہتی ہوں.... جو مجھے اذیت میں مبتلا کر رہا ہے.. جو مجھے آگ میں دھکیل رہا ہے_ اپنے اس ناپاک وجود کو میں کاٹ دینا چاہتی ہو جہاں تم نے چھوا ہے_" پاگلوں کی طرح کہتے ہوئے اس نے ایک بار پھر اپنے ہاتھوں پر چاقو سے کٹ لگایا تھا_____

"ثمین تمھیں خدا کا واسطہ ہوش میں آؤ چھری دو مجھے_" ایلیار جیسے اس کی دیوانگی سے خود پاگل ہوا جا رہا تھا، پھر سے اس نے ہاتھ بڑھا کر چھری لینی چاہی تھی..... ثمین نے دوبارہ سے اس کی ہتھیلی پر چھری ماری تھی_ ایلیار اس بار کچھ نہیں کہہ سکا نا ہونٹوں پر اس لگنے والے زخم سے کوئی سسکی نکلی نا لبوں سے کوئی حرف وہ بس اسے دیکھ رہا تھا جس کی نفرت پر وہ جڑ رہ گیا تھا_____

"تم نے لائق چھوڑا ہے مجھے خدا کے واسطے کے لئے_" وہ درد سے چیخی "_ ان دو دنوں میں اپنی شکل اپنا جسم مجھے آگ میں جلتا محسوس ہو رہا ہے_ ایلیار میں مر رہی ہوں یہ سوچ سوچ کر کی میں نے اس کی باندھی حدود کو تمھارے سودے کی لئے توڑ دیا_ میں تمھارے ہاتھوں استعمال ہوئی بن گئی، میری محبت تمھاری ہوس کی نشانہ بن گئی_" اس بار وہ کہتے کہتے بلک بلک کر روئی تھی_ ایلیار کے جسم میں جنبش ہوئی تھی وہ پھر سے آگے بڑھا تاکہ بس اس سے وہ چاقو لے لیں،_____

"آگے مت بڑھنا ایلیار... میں خود کو ختم کر لوں گی_"اس کے ارادے بھانپ کر ایک بار پھر اس نے چھری لہرائی _ایک بار پھر سے ایلیار کے ہاتھ میں چھری لگی تھی تیسرا کٹ اور بھی گہرا تھا خون تیزی سے بہنا شروع ہوا تھا

_____

"ٹھیک ہے مجھے زخمی کر لو ثمین، مجھے مار لو.... میں نے چھوا ہے نا تمھیں مجھے کاٹ دو.... میں اف بھی نہیں کروں گا مگر خود کو تکلیف مت دو میں مر جاؤں گا، اپنا ہاتھ دیکھو وہاں سے خون نکل رہا ہے مجھے دیکھنے دو پلیز ثمین پلیز... " آگے بڑھتے ہوئے وہ اپنی تکلیف بھلائے بس اسے انتہائی قدم اٹھانے سے روکنا چاہتا تھا اسے بس ثمین کے زخم کی پرواہ تھی_____

"تمھیں مار کر میرا گناہ کم ہو جائے گا نہیں نا... میں اس اذیت کا کیا کروں جو مجھے بار بار کاٹ رہی ہے، میں مر گئی ایلیار میں مر گئی تمھارے اس کھیل میں، "وہی کاؤنٹر سے ٹیک لگا کر اپنے بال مٹھی میں جکڑ کر وہ تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی_ہاتھوں سے نکلتا خون اس کے کپڑے کو بھی رنگین کر رہا تھا .....

اس کی تکلیف پر ایلیار کی آنکھیں نم ہوئی تھی دل جیسے کسی نے مٹھی میں مسل دیا ہو، ایک بار پھر اسے سمجھانے کی کوشش کرنی چاہی_ "ثمین میری جان پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کرو، میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا تم سے_ میں سب بتادوں گا تمھیں، پہلے یہ چھری رکھو.... دیکھو، پلیز ادھر میری طرف دیکھو ایلیار صرف تمھارا ہے صرف تمھارا_ "احتیاط سے ایک قدم بڑھ کر وہ پھر سے اسے سمجھا کر رام کرنا چاہتا تھا ثمین دو قدم اور پیچھے ہٹی تھی .....

"کیا سمجھاؤ گے مجھے... پھر سے اپنی باتوں سے میری محبت میرے جسم کو ہاتھ لگاؤں گے لیکن میں ایسا اب نہیں ہونے دوں گی میں یہ جسم ہی نہیں رہنے دوں گی_ "وہ واقعی پاگل ہو گئی تھی، سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے اس بار چھری اپنے گلے پر رکھی تھی_____

" ثمین نو پلیز نو... دیکھو ثمین چھری رکھو.. ایسا مت کرنا پلیز ایسا میرے ساتھ مت کرو_ "وہ جیسے ہوا اس کھونے لگا ہاتھ اٹھا کر اسے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے زندگی میں پہلی بار ایلیار کو بے انتہا خوف نے جکڑا تھا

_____

"نہیں ایلیار.... مجھے تمھارے ہونٹوں کا لمس مارے دے رہا ہے... میں سب ختم کر دینا چاہتی ہوں اپنے آپ کو بھی_ "وہ جیسے پاگل ہو چکی تھی اس نے چھری گردن پر پھیری تھی_____

"پاگل ہو گئی ہو تم_ "اس بار وہ جھپٹ پڑا تھا اس پر.... اب چاہے ثمین اسے مار ہی ڈالے تو بھی اسے ثمین کو بچانا تھا_ ثمین کی گردن سے بہت تیزی سے خون نکل رہا تھا اسے خود پر چھپٹتے دیکھ کر ثمین نے اس کے پاس چھری لہرا ئی ہاتھ زخمی ہوا مگر ایلیار تیزی سے اس کی کلائی موڑ چکا تھا.... دوسرے ہی لمحے میں وہ چھری فرش پر ایک آواز کے ساتھ گری تھی_ تیزی سے مچلتی ثمین کو بازوں میں جکڑ کر اس کی گردن کے زخم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تا کی خون رک جائے_ "چھوڑو مجھے... " ثمین نے پوری طاقت سے اسے دور دھکیلنا چاہا_____

"اگر تم نے اب ایک لفظ بھی کہا تو خدا کی قسم.... اسی چھری سے اپنی جان لے لوں گا، ہے یہ تمھیں قبول_ " اس بار وہ اتنے قطعیت سے بولا تھا کی ثمین کی زبان گنگ ہو گئی... خود کو چھڑانے کی ساری کوشش بھی ختم ہو گئی_____

"میں ابھی اور اسی وقت خود کو ختم کر لوں گا ثمین اگر تم ہلی بھی.... " ایلیار اس کے زخم پر ہتھیلی جمائے اسے لال انگارا ہوتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا_ ثمین اب بالکل ساکت ہو چکی تھی، بس یہی تو منظور نہیں تھا وہ وہی اس

کے بازوں میں جکڑی کھڑی رہ گئ چہرہ اٹھا کر اس کے حد سے سوا پریشان چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

"دوپٹہ بھی نہیں.... " اس کے گلے پر ہتھیلی جمائے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے پھر ایلیار نے اندھیرے میں نظر آتے ٹشو کو دیکھا... اسے پکڑے پکڑے ہی وہاں تک لایا تھا... ایک ہاتھ بڑھا کر کئی عدد ٹشو کھینچا تھا پھر اسے ثمین کے گلے پر رکھ کر وہ کوئی باندھنے والی چیز ڈھونڈ رہا تھا، جس سے وہ جگہ دبی رہے اور خون بند ہو جائے کچھ نا پا کر اس نے اپنی شرٹ تیزی سے اتاری تھی... ثمین بس اسے ساکت سی اپنے گلے کے اطراف میں شرٹ باندھتے دیکھ رہی تھی_____

" یہاں آو.... " اس کا ہاتھ احتیاط سے پکڑ کر سینک تک لایا تھا وہ... اس کے دونوں ہاتھ پانی کھول کر پانی کی دھار میں رکھے..... زخموں پر جب پانی پڑا تو ناچاہتے ہوئے بھی ثمین کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی..... ایلیار نے اس وقت بے حد شکایتی نظروں سے اسے دیکھا تھا، ثمین نے بس منہ پھیر لیا_____

اپنے زخموں کی پرواہ کیے بغیر وہ اس کا ہاتھ صاف کر کے وہی رکھی ٹیبل کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھا چکا تھا پھر دوسری سمت مڑا تھا، اپنے ہاتھوں میں بھی جلن ہو رہی تھی پر یہاں پرواہ کسے تھی، _اس نے کیبینیٹ سے

فرسٹ ائڈ باکس نکالا، باکس لے کر وہ پھر سے ثمین کے پاس آیا اور اس کے قریب ہی کرسی کھینچ کر وہ بیٹھا تھا

سر جھکا کر بیٹھی ثمین کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر بہت احتیاط سے اس کے گلے کے اطراف میں بندھی اپنی شرٹ کھولی، شرٹ پر بھی خون لگ چکا تھا اور ٹشو پورا خون سے بھیگا.... ایلیار کے دل میں درد سا اٹھا تھا_ ثمین اب سر اٹھائے نفرت سے اسے دیکھ رہی تھی اگر اس کی دھمکی کا اثر نہیں ہوتا تو وہ نجانے کیا کیا کر بیٹھتی مگر اس دل کا کیا کرتی جو ایسی نفرت کے باوجود بھی.... وہ آگے سوچ نا سکی پلکیں نم ہوئی تھی

"کیوں کیا تم نے ایسا.... " اچانک ایلیار نے پوچھا تھا مگر آواز ہر جذبہ سے جیسے خالی تھی

"کیونکہ مجھے اس جسم سے نفرت ہے... جسے تم نے چھوا ہے اور اب بھی تم مجھے چھو رہے ہو نا تو میرا دل کہہ رہا ہے میں خود کو کاٹ کاٹ کر پھینک دوں، ایسے ناپاک وجود سے مجھے گھن آ رہی ہے_ "وہ بول نہیں رہی تھی ایلیار کے دل پر چرخے لگا رہی تھی... وہ بہت تکلیف سے مسکرایا تھا، ساتھ اس کے گلے کو صاف کرنے کے لئے کاٹن کو ڈیٹول میں ڈبویا تھا_ "پہلے ہی موڑ پر اعتبار کھو دیا ثمین_ "وہ ایسے بولا تو ثمین نے چھبتی نظروں سے اسے دیکھا،

"جو کسی موڑ پر ساتھ دینے کے لئے تیار ہی نہیں ہو وہ کیا اعتبار کے لائق ہے_ "ایلیار نے دکھ سے اس کی نفرت دیکھی_____

"میں اگر کچھ کہنا بھی چاہوں تو بھی تم یقین نہیں کروں گی، بس تم سے یہی کہنا چاہتا ہوں اب خود کو پلیز کوئی سزا مت دینا تمھارے اطمینان کے لئے اتنا ہی کافی ہو گا نا،" وہ زرا دیر کے لئے رکا تھا، "میں نے تمھیں صرف اپنی بیوی سمجھ کر ہاتھ لگایا، میں تمھارا شوہر ہوں ثمین، ہم دونوں محرم ہے ایک دوسرے کے_ "کہنے کے ساتھ ہی ثمین کے گلے پر کاٹن کا ٹکڑا رکھا، ثمین کے ہونٹوں سے بہت تیز سے سی نکلا تھا شاید جلن سے یا سچ جان کر،

_____

وہ بے یقینی اور نا سمجھی سے اس کا خطرناک حد تک سنجیدہ چہرہ دیکھ رہی تھی، "میں سچ بول رہا ہوں ثمین ہمارا نکاح تب ہی ہو گیا تھا جب تم نو سال کی اور میں گیارہ سال کا تھا_ میرے اپنے ڈیڈ نے ہمارا نکاح کروایا تھا_ "وہ بولنے کے ساتھ ساتھ اس کا زخم بھی صاف کر کے اب مرحم لگا رہا تھا، ثمین ایسے چپ ہو گئی جیسے زبان بند ہو گئی ہو_____

"اب تم یہ سوچ کر اذیت میں مت رہنا کی تمھارا وجود ناپاک ہو چکا ہے یا گناہ گار ہو تم، تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتی ٹھیک ہے، مجھ سے نفرت کرتی ہو وہ بھی سر آنکھوں پر لیکن اگر اب بھی کہیں کوئی بھی نرم گوشہ میرے لئے تمھارے دل میں موجود ہے تو ہاتھ جوڑتا ہوں تمھارے آگے خود کو ایسی تکلیف مت دینا_ "ثمین کی آنکھوں سے ایک دم سے گرم گرم سیال پھوٹے تھے، ایک دم سے ٹیبل پر سر رکھ کر وہ پھر سے بلک بلک روئی تھی

_____

ایلیار نے لب بھینچ لئے کچھ دیر یونہی اسے روتے دیکھتا رہا تھا مگر جب برداشت نہیں ہوا تو زبردستی اسے پکڑ کر سیدھا کر دیا تھا_ ثمین اب بھی دبی دبی سسکیاں لے رہی تھی وہ جبڑا کسے بس اس کی گردن پر مرحم لگا کر وہاں پر بینڈج کر رہا تھا_ ثمین روتی آنکھوں سے اس کے سرد چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

ایلیار نے پھر اس کے ہاتھوں کو تھام کر کلائی کے زخموں پر ڈریسنگ شروع کی کلائی تو کلائی اس نے اپنی ساری انگلیاں تک زخمی کر ڈالی تھی.... ایلیار نے اتنے کس کے جبڑے بھینچے تھے کی پیشانی کی رگ تک ابھر آئی تھی _ ثمین بس چپ چاپ روتی رہی تھی اور وہ خاموشی سے اس کے زخموں پر بینڈج کر رہا تھا_____

"یہ میڈیسن لو ورنہ درد بہت بڑھ جائے گا_" اس کے ہاتھ میں دوا دے کر ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا_____

"کیوں کھیلا میرے ساتھ کھیل... کیوں مجھے اتنی محبت دے کر تہی داماں کر دیا کیوں ایلی کیوں.... " کب تک برداشت کرتی آخر کار وہ روتے روتے اس سے پوچھ بیٹھی، آنکھوں میں شکوہ مچل اٹھا ایلیار نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا_____

"جب غلط فہمیوں کی پٹی آنکھوں میں بندھ جائے تو صفائی دینا میری عادت نہیں، دوا کھاؤ اب_" ایلیار نے اس بار اتنے سرد انداز میں جواب دیا تھا کی ثمین نے غصے سے منہ پھیر لیا، اس بار اس نے غصے سے اس کے ہاتھ سے دوا لے کر زبردستی اس کے منہ میں ڈال کر گلاس ہونٹوں سے لگا دیا ثمین کو دوا نگلنی ہی پڑی، جیسے ہی دوا کھائی ایلیار نے گلاس رکھ کر اس کا ہاتھ تھام کر پھر سے اپنا کام کرنے لگا_____

"ہاتھ چھوڑو میرا تمھاری ہمدردی کی اب مجھے ضرورت نہیں_" اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ بہت نفرت سے اسے دیکھنے لگی... جس نے سختی سے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا_" تم ہمدردی کے لائق ہو بھی نہیں.... "اف ایسی بے عزتی ثمین نے غصے سے بھڑک گئی_____

اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں ایلیار کے ہاتھوں میں وہی اپنے ناخون گاڑے تھے جہاں کچھ دیر پہلے اس نے چھری ماراتھا ایلیار نے سی کر کے اپنے ہونٹ بھینچ لیے، ثمین کے ہاتھوں میں خون لگا تو اسے ہوش آیا کی وہ کیا کر بیٹھی ہے _ تیزی سے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر دیکھا تھا _ جگہ جگہ چھوٹے بڑے کئی کٹس لگائے تھے اس نے اور جہاں سے خون رس رہا تھا ایک کٹ تو اتنا گہرا تھا کی وہاں سے ہتھیلی کا گوشت تک باہر دکھ رہا تھا_____

ثمین کا دل جیسے تڑپ اٹھا وہ سب بھول گئی ساری باتیں، ساری نفرتیں... ایلیار تعجب سے اپنا ہاتھ پکڑے جلدی جلدی لرزتے ہاتھوں سے کاٹن اٹھاتی ثمین کو دیکھ رہا تھا.... کیا تھی وہ اتنی نفرت کے بعد اب ایسی مہربانی، وہ جیسے سب بھول بیٹھی تھی کاٹن پر ڈیٹول لگا کر پہلے اس کے زخم صاف کر رہی تھی، ایلیار اس دیوانی لڑکی کو ایک ٹک دیکھ رہا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے اسے مار دینے پر تلی ہوئی تھی اور اب ....

اس کی آنکھیں نم ہونے لگی _ کیا وہ اس قابل تھی کی وہ اس کے ساتھ ایسا کرتا _ وہ چپ چاپ اس کے ہاتھوں پر دوا لگا کر بینڈج باندھ رہی تھی _ بینڈج باندھتے باندھتے ثمین نے آنکھ اٹھا کر بنا پلکیں جھپکے خود کو دیکھتے ایلیار کی طرف دیکھا_____

جو کچھ اس کی آنکھوں میں تھا کیا وہ جھوٹ تھا... وہ آنکھیں اس سے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولی کبھی بھی نہیں_ وہ آنکھیں ہمیشہ ہر مطلب ہر دھوکے سے پاک تھی تو کیا اب جھوٹ بول رہی ہے... نہیں آنکھیں انسان کا عکس ہوتی ہے ان آنکھوں میں تو بس اس کے لئے محبت کا سمندر موجیں مار رہا تھا مگر زبان کچھ اور کہہ چکی تھی... ثمین دو ٹکڑے میں بٹنے لگی_____

" مجھے معاف کر دو ثمین پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرو.... میں بس تم سے محبت کرتا ہوں صرف تم سے... تم میرا عشق ہو_ "ایلیار نے ایک دم سے سر جھکا کر اس کے ہاتھوں کو تھام کر اس کی ہتھیلیوں پر اپنا چہرہ رکھ دیا_ ثمین بت بن گئی وہ اس کے ہاتھوں کو بار بار چومتا اپنی محبت چھوڑ رہا تھا_____

وہ کیا سمجھے کیا کہے... زبان گنگ ہو گئی یہ وہ انسان تھا جو اس کی روح تک کو چھو چکا تھا، وہ اس کے دل میں ہی نہیں اس کی روح میں بسا ہوا تھا..... دل ٹوٹا تھا روح تو اب بھی اس سے جڑی ہوئی تھی وہ دیوانہ وار اسے عشق کرتی تھی_ ایلیار نے اپنا چہرہ اٹھایا ثمین کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا... خود ایلیار کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے_ " میں صرف تمھارا ہوں ثمین صرف تمھارا، میں مر جاؤں گا ثمین تمھارے بنا مر جاؤں گا_ "اس کے چہرے کو

اپنی ہتھیلی میں بھر کر اس کی پیشانی پر اپنی پیشانی رکھ کر کتنے ہی آنسو ایلیار کی آنکھوں سے نکلے تھے، ثمین کی آنکھوں سے بھی دریا بہنے لگا اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اس کے ہونٹوں سے ہچکی نکلی تھی_____

"مجھے معاف کر دو ثمین معاف کر دو، تمھاری نفرت مجھے مار دے گی، مجھ سے نفرت مت کرو ثمین.... " ایلیار اس کے گالوں پر اپنا چہرہ رگڑتے ہوئے تڑپ رہا تھا، ہاتھوں میں اب بھی اس کا چہرہ تھاما ہوا تھا، ثمین کے آنسو اب بھی روانی سے بہہ رہے تھے_ "کیوں کیا ایسا ایلی کیوں میں مر جاؤں گی تمھارے بغیر تمھاری محبت کے بنا.... " اس کے چہرے کو تھام کر وہ سرگوشی میں بولی تھی، دونوں کے آنسو ایک دوسرے سے مل رہے تھے

_____

"اب کچھ بھی مت کہو میں سب کہہ دینا چاہتا ان ہونٹوں سے.... " ایلیار نے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ کر اسے خاموش کر دیا، ثمین کچھ نہیں بولی تھی، وہ اپنے لبوں سے سب بیان کرنے لگا تھا وہ بس سب محسوس کر رہی تھی_ ایلیار دیوانہ بنا اس کے ہونٹوں سے اپنے جذبات بیان کر رہا تھا_____

ناجانے کتنے لمحے گزرتے چلے گئے تھے، ایلیار نے آہستہ سے اس کے چہرے سے اپنا چہرہ اٹھایا تھا، اس کی آنکھیں بند تھی اور جیسے وہ نیم غنودگی میں چلی گئی تھی، وہ تھک گئی تھی بہت زیادہ.. چار راتوں سے وہ سوئی نہیں

تھی، اب کچھ اس کی محبت کچھ زخموں میں ملا آرام اس کی آنکھیں بند ہوئی جارہی تھی، ثمین کی گردن لڑھک کر اس کے شانہ پر ٹک گئی _____

ایلیار نے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دے پھر اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا، کتنا سکون تھا اس کے بازوؤں میں ثمین نے نیم غنودگی میں ہی بند آنکھوں سمیت اس کے گلے میں اپنے بازوں ڈال دیے.... ایلیار اسے سنبھال کر کرسی پیچھے کھسکا کر اور اسے پھولوں کی طرح بازوؤں میں اٹھا چکا تھا، ثمین نے اپنی بانہیں اس کے گلے میں اور کس لی چہرہ اس کے کھلے سینے میں چھپالیا_____

ایلیار ایسے مطمئین ہو گیا جیسے دل پر چھائے سارے زخموں پر کسی نے مرحم رکھ دیا ہو.... اسے اچھے سے بازوؤں میں سمیٹ کر جھک کر اس کے بالوں میں بوسہ دیا پھر یونہی اس نے کچن سے قدم باہر نکالا تھا... کوئی اسے دیکھ لیں گا یا کیا سوچیں گا اسے اب کوئی پرواہ نہیں تھی ابھی اس کے لئے اس وقت بس ثمین اہم تھی اور کچھ نہیں_____

سارا گھر ویسا ہی سویا ہوا تھا جیسا کچھ گھنٹہ پہلے تھا_ وہ اسے لئے لئے سیڑھیوں کو طے کرنے لگا_ کوریڈور سے لے کر ثمین کے کمرے تک کا سفر اس نے ثمین کا چہرہ دیکھتے ہوئے کیا تھا، جس کی آنکھیں بند تھی مگر ہاتھ کبھی اس

کی گردن تو کبھی چہرے پر حرکت کر رہے تھے شاید وہ یقین اور بے یقین کی کیفیت تھی کی ایلیار اس کے پاس ہے_____

اس کے کمرے میں آکر ٹھوکر سے دروازہ بند کیا تھا پھر بیڈ تک آکر بہت احتیاط سے جھک کر اسے بستر پر لٹا دیا _ ثمین کی باہیں اب بھی اس کے گلے میں پڑی تھی اور ایسے لپٹی تھی جیسے کبھی جدا نہیں ہو گی، اور یہاں جدا ہونا ہی کون چاہتا تھا_ "ثمین میری جان پلیز پہلے کپڑے بدل لو پھر سو جانا_ "ایلیار اس کے اوپر جھکا جھکا اس کے گال سہلا کر پیار سے بولا_____

"مجھے نہیں بدلنا میں کپڑے بدلنے گئی تو تم چلے جاؤ گے_ "نجانے وہ کس دنیا میں کھوئی ہوئی تھی ابھی بھی اس کے حواس موجود نہیں تھے_ شاید خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے... ایک تو وہ قدرتی طور پر بہت نازک تھی، ایلیار جانتا تھا وہ نازک بنتی نہیں تھی وہ تھی ہی نازک بچوں جیسی جلدی پریشان ہونے والی جلدی تھک جانے والی برداشت اس میں بالکل نہیں تھی_ اب بھی جوش میں جو قدم اٹھایا تھا اس کا گہرا اثر ثمین پر پڑا تھا ایلیار بہت فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"میں کہیں نہیں جارہا تمھیں چھوڑ کر... میں کپڑے لے کر آتا ہوں_ "اس کا ہاتھ اپنے گلے سے نکال کر تکیہ پر رکھتے ہوئے وہ ثمین کی الماری کی طرف بڑھا تھا جلدی جلدی اس کے کپڑے نکال کر وہ پھر سے بیڈ تک آگیا

"ثمین اٹھو کپڑے چینج کرلو اٹھو شاباش_ "اسے پیار سے شانوں سے تھام کر بٹھایا تو ثمین نے آدھ کھلی آنکھوں سے ایلیار کی طرف دیکھا_ "گڈ چلو اب کپڑے چینج کرلو"_ اس کا ہاتھ تھام کر اٹھانا چاہا

"میں مر رہی ہوں اور تمھیں کپڑوں کی پڑی ہے میری گردن میں ہاتھوں میں بہت درد ہے ایلی میں نہیں جاؤں گی_ "کہنے کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں آنسو بھی آئے تھے_ ایلیار سمجھ سکتا تھا کی اسے کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی _ "دوا دی ہے نا ابھی ٹھیک ہو جائے گا.... تمھارے کپڑے خون سے خراب ہو رہے ہے بدل لو بس دو منٹ اٹھو، میرا بچہ... " وہ بہت پیار سے اسے منا رہا تھا

"ایلی بہت درد ہو رہا ہے_ "وہ مچل کر اس کی گود میں ہی سر رکھ کر لیٹ گئی_ ایلیار کو اس پر بے تحاشا پیار آیا تھا... بہت احتیاط سے اس کی گردن سیدھی کر کے وہاں ہاتھ پھیرے تھے... دل بار بار ڈر کر سکڑ جاتا اگر وہ کچن میں نا ہوتا تو وہ جیسے خوفزدہ ہو کر اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا_ "تمھیں میں کچھ نہیں ہونے دوں گا کچھ

بھی نہیں... " دیوانوں کی طرح ثمین کے چہرے کو چومتے ہوئے وہ کبھی اسے سینے سے لگاتا تو کبھی اس کا سر کبھی اس کا چہرہ بے تحاشا چوم بیٹھتا_____

ثمین بس اس کے گلے میں اپنے ہاتھ ڈالے اس سے لپٹی جا رہی تھی_ ایلیار نے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل لیمپ آف کیا تو روم میں اندھیرا چھا گیا، بیڈ پر پڑے ثمین کے کپڑوں کو اٹھا کر اپنے پاس رکھ کر اس نے خود ہی اس کے کپڑے بدلنے کا فیصلہ کیا وہ اس کی اپنی تھی، ثمین پر حق تھا اس کا اور اپنا حق استعمال کرتے ہوئے اس نے ثمین کے کپڑے چینج کر دئے تھے_ اس وقت ایلیار کے سارے سرکش جذبات سوئے ہوئے تھے بس بے تحاشا محبت اور حد سے سوا فکر تھی وہ سنجیدگی سے اس کا ایک لباس تبدیل کر کے ....

اپنا کام تمام کر کے اسے لئے لئے ہی اس کے پاس لیٹا تھا.... ثمین اب اس سے اور لپٹ گئی پیر ایلیار کے پیر پر چھڑا دئے اور ہاتھ کمر میں باندھ لیے، اس کے سینے پر اس کے چہرے کا لمس اسے شاید بخار بھی تھا ایلیار نے اسے خود میں پوری شدت سے جکڑ لیا،_ "ایلی.... "اس کا احساس پا کر ثمین کے ہونٹوں سے اس کا نام نکلا تھا_

_____

"ایلی کی زندگی.... " اسے خود میں سمیٹتے ہوئے اس نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلائی تھی... پیرو کو جنبش دے کر کمفرٹر کھول کر اپنے اور ثمین کے اوپر ڈالا_ اسے لپٹائے ہوئے اور ثمین کے سر کو سہلاتے ہوئے کب ایلیار کی آنکھیں بھی بند ہو گئی اسے خود پتا بھی نہیں چلا_____

روز کی طرح الارم بجا تو ایلیار کی آنکھ کھلی تھی_ سونے سے پہلے موبائل اس نے جیب سے نکال کر سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا تھا.... جواب آہستہ آہستہ رینگ کر رہا تھا.... ثمین اب بھی اس سے لپٹی گہری نیند میں تھی..... وہ جاگ نا جائے ایلیار نے اسے اپنے بازوؤں میں لئے لئے ہی ایک ہاتھ بڑھا کر آلارم آف کیا تھا .....

خود اس کا سر بہت بھاری ہو رہا تھا_ ایلیار نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولی، اپنے سینے سے ثمین کا چہرہ اٹھایا... وہ کیسی زرد زرد ہو رہی تھی_ "تمھاری اس تکلیف کی قسم کی جب تک تم پر اپنا اعتبار واپس قائم نا کر دوں، چین سے نہیں رہوں گا_" اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ کر اس نے بہت احتیاط سے اس کا سر تکیہ پر رکھا تھا

_____

اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کمفرٹر اس کے وجود پر برابر کیا_ نگاہ اس کے گردن کی بینڈز پر پڑی تورات کے سارے لمحات نظروں میں گھوم گئے پھر سے وہی زہریلی سوچ لہرائی اگر میں وہاں نہیں ہوتا تو یہ سوچ کر اس نے اپنی آنکھیں اذیت سے بند کرلی ثمین اس حد تک چلی جائے گی اسے معلوم نہیں تھا_____

" تمھیں کچھ ہو جاتا تو بھلا میں جی سکتا تھا.... " پھر سے اس کے قریب لیٹتے ہوے وہ کہنی کے بل ہو کر اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا... ہاتھ بڑھا کر بالوں کی لٹو کو سنوارنا شروع کیا تھا_ اسے چھوتے ہی احساس ہوا تھا کی وہ ضرورت سے زیادہ گرم تھی.... ایلیار نے پریشان ہو کر اس کی پیشانی چھوئی وہ گرم تھی_ جس طرح کی وہ کمزوری جھیل رہی تھی اور پھر اتنا خون ضائع ہوا تھا بخار تو چھڑنا ہی تھا_____

"ثمین... " اس نے ہولے سے ثمین کا گال تھپکا لیکن وہ نیم بیہوشی میں تھی،_ ایلیار بستر سے اتر کر اس کے کمرے سے نکل بہت تیز قدموں سے کچن کی طرف آیا تھا.... اس کے لئے دوائیں اور دودھ گرم کیا اور سب کچھ چند منٹوں میں ہی لے کر وہ دوبارہ ثمین کے کمرے میں تھا، ایک ہاتھ سے ڈور لاک کیا کیونکہ فل حال وہ اسے چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہا تھا سو احتیاط لازم تھی_____

ٹرے لے آکر سائڈ ٹیبل پر رکھی اور پھر بیڈ پر چھڑ کر اس کا گال تھپکا... "ثمین اٹھو میڈیسن لے لو ورنہ فیور بڑھ بھی سکتا ہے_ "اس بار اس کا گال زور سے تھپکا تھا، ثمین نے لال انگارا ہوتی آنکھوں کو کھول کر سامنے بیٹھے ایلیار کو دیکھا اس کا ذہن پوری طرح سے سویا ہوا تھا بس وہ اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی _____

"اٹھو شاباش.... میڈیسن لو پھر سو جانا_ "وہ لمحوں میں اپنے ایک بازو کا سہارا دے کر اٹھا چکا تھا اور زبردستی دوا اس کے منہ میں ڈال کر دودھ کا گلاس اس کے منہ سے لگایا_____

"اللہ... بہت درد ہے_ "گردن کا زخم اب بہت تکلیف دے رہا تھا ثمین نے کراہ کر اپنی گردن چھونی چاہی____

"ہاتھ مت لگاؤ... ابھی آرام آجائے گا.... " اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہ اسے پھر سے تکیہ پر لٹا چکا تھا_ ثمین نے بس ایک نگاہ اسے دیکھا تھا پھر اس کا ہاتھ پکڑ لیا... کمفرٹر میں وہ سمٹی تھی ایک دم سے بہت سردی لگنے لگی تھی

_____

"سردی فیل ہو رہی ہے.... " ایلیار کہتے ہی اس کے قریب لیٹا تھا... کمفرٹر اپنے وجود پر ڈال کر اس کے قریب کھسکا تھا_ اس کے گرم وجود کی تپش ثمین کھسک کر اس سے بالکل لپٹ سی گئی_ ایلیار نے اس کی کمر میں ہاتھ

ڈال کر خود سے ایک دم قریب کر لی وہ تو اب بھی غنودگی میں کہیں اور کھوئی ہوئی تھی.... ایلیار کے ابھی تک صرف بنیان پہنے سینے پر اپنا چہرہ رکھ دیا_____

ایلیار کے سرکش جذبات منھ اٹھانے لگے... خود بخود اس کی کمر میں اس کی گرفت سخت ہونے لگی.... ثمین نے نیند میں ہی مدہوش ہو کر اس کے سینے پر اپنے ہونٹ رگڑے تھے... ایلیار نے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا.. ثمین کے ہونٹ اب اس کی گردن کو چوم رہے تھے.. اس کی بے خودی بڑھتی جا رہی تھی_____

"ثمین.... " اس کی کمر پر اس کی گرفت اور مضبوط ہو گئی.. بے خودی بڑھتی جا رہی تھی.... اگر وہ ہوش میں ہوتی تو کیا اسے یوں چھو کر معتبر کرتی... یو اس سے پیار کرتی.... نہیں کبھی بھی نہیں جس طرح کے حالات تھے وہ کبھ بھی اسے خود کو چھونے نہیں دیتی... صبح جب وہ ہوش میں آئے گی تو پھر یہی سوچیں گی کی اس نے پھر اسے اس کے جسم سے کھیلا ہے .....

وہ ابھی بھی بدگمان ہے وہ اب بھی اس پر اعتبار نہیں کر پائی ہے.... اس کی زرا سی بے احتیاطی پھر اس سے بد ظن ہی کرے گی... ایک ایک کر کے ساری سوچوں نے ایلیار کے جذبات پر پانی ڈال دیا.... ثمین اب اس کی گردن پر چہرہ رکھے شاید سو چکی تھی، اس لئے کی اب وہ کوئی حرکت نہیں کر رہی تھی_____

یلیار نے اپنا چہرہ اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا_ "میری زندگی.... " اس کی پیشانی چوم کر وہ آہستہ سے اس سے الگ ہوا تھا مگر الگ ہونا اتنا آسان بھی نہیں تھا اس کے ہاتھ بڑی مضبوطی سے اس کی کمر میں لپٹے ہوئے تھے.... پہلی بار ایلیار کے لبوں کو خفیف سی مسکراہٹ نے چھوا تھا_____

جھک کر پوری محبت سے اس کے لبوں کا بوسہ لیا پھر بڑی نرمی سے اس کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹائے تھے_ بستر سے اتر کر اس کے اوپر کمفرٹر اچھے سے ڈال کر پھر سے اس کی پیشانی چھوئی، بخار اب کم ہو رہا تھا_ دل تو کہہ رہا تھا اسے چھوڑ کر نا جائے مگر مجبوری کی بیڑیاں بہت سخت تھی_____

اپنا دل اور نگاہ دونوں موڑ کر وہ اپنا موبائل اٹھا کر ثمین کے کمرے سے نکلا تھا_ کوئی خیال ذہن سے گزرا تو تیزی سے چل کر کچن تک آیا تھا_____

ازآن ہو چکی تھی اس لئے ملازمہ اب کچن میں نظر آ رہی تھی یہ ہر روز نماز کے بعد آ جاتی تھی تاکی صبح کے آدھے کام نپٹا لے باقی تھوڑی دیر میں اپنے کوارٹر سے آتے تھے_____

" چھوٹے صاحب آپ کی شرٹ یہاں پڑی تھی... آپ ٹھیک تو ہے_ "اسے دیکھتے ہی ملازمہ نے اس کی شرٹ دکھائی جگہ جگہ لگا خون وہ واقعی گھبرائی ہوئی تھی اس لئے پوچھ بیٹھی_____

"ہاں میں ٹھیک ہوں... " ایلیار نے کچن کا فرش دیکھا جو بالکل صاف ستھرا تھا_____

"میں نے صاف کر دیا چھوٹے صاحب لیکن آپ ٹھیک تو ہے نا_ "ملازمہ نے فوراً اس کی نگاہ کے تعاقب میں دیکھ کر ادب سے کہا تھا_____

اس بار بس سر ہلا کر اس نے اپنی شرٹ اٹھائی_ "اسے لانڈری میں دے دیتی ہوں_ "اسے شرٹ اٹھاتے دیکھ کر ملازمہ نے وہ شرٹ لینی چاہی_____

" کبھی بھی نہیں.... " وہ بے ساختہ بولا تھا.... ملازمہ حیران ہوئی_____

"تم کسی سے کچھ مت کہنا اوکے اور میں بالکل ٹھیک ہوں... تھینکس_" اسے ایک بار تاکید کر کے اسے مسکرا کر دیکھتا وہ مڑ کر کچن سے نکل گیا_____

"مجال ہے جو کبھی بھی چھوٹے صاحب مالکوں والے رعب دکھائے.... " ملازمہ بڑی خوشی سے خود سے کہہ کر اپنے کام نپٹانے لگی.... اب اس کا منہ کبھی کھلنا نہیں تھا اس کا یقین ایلیار کو تھا وہ شرٹ لئے لئے اپنے کمرے میں آ گیا، شرٹ لے کر جا کر اپنی الماری کے خاص خانے میں رکھ کر... دوسرے کپڑے نکال کر وہ واش روم میں گھس گیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

گھر میں شادی کا ہنگامہ جاگ چکا تھا_ فائق بہت دھوم دھام سے ان دونوں کی شادی کر رہے تھے_ بڑی ماں کے سسرال والے.... نیلم کے رشتے دار اور ایلیار کے ددھیال کے چند لوگ مہمان بن کر گھر میں آکر ٹھہرے ہوئے تھے_____

آج مہندی کی رسم تھی اس لئے گھر کے لان میں ارینج مینٹ کی گئی تھی_ ابھی رسم ہونے میں بہت وقت تھا.... نگار بیچینی سے اپنے کمرے سے نکل کر ایلیار کے روم کی طرف بڑھی تھی،... اس دن کے بعد ایلیار ان کے ہاتھ ہی نہیں آیا تھا کی وہ اسے سمجھا کر اپنی منوالیتی_____

ابھی ملازمہ نے اطلاع دی تھی کی چھوٹے صاحب اپنے روم میں ہی ہے تو وہ تیزی سے اس کے روم میں آئی تھی _ ایلیار کے روم کے پاس آکر پہلے ڈور کو ناک کیا ...

"آجائے.... " اندر سے اس کی بھاری آواز آئی تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی.... ایلیار نے فوراً منھ میں دبی سگریٹ جوتے تلے مسل دی وہ تو نیلم کو سمجھا تھا_ اب ممی اور ان کے آنے کا مطلب سمجھ کر اپنی پیشانی ملی

_____

"تم نے پھر سگریٹ شروع کر دی.... " وہ اسے سگریٹ پیتے دیکھ چکی تھی اس لئے غصہ سے اسے دیکھتے ہوئے کہا_____

"بس ابھی پی ہے.... " وہ سنجیدہ سا تھا__

"ایک تو اس گھر کے ہر مرد کو سگریٹ کا نجانے کیوں شوق ہے... " وہ بڑبڑاتی اس کے بیڈ کے پاس گئی تھی اور دوسرے لمحے میں اس کے بیڈ کی سائڈ ٹیبل کی درازیں کھول کر چیک کر رہی تھی، وہاں پڑا سگریٹ کا پیکٹ نکال کر انہوں نے اس کی طرف دیکھا، وہ منہ پر انگلی رکھے ان کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا_ سگریٹ کا پیکٹ نکال کر وہ تن فن کرتی بالکنی تک گئی تھی پھر پیکٹ باہر اچھال کر وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہو گئی اتنی دیر میں اس کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا، وہ اب بھی ویسے ہی بیٹھا تھا_ نگار آ کر اس کے سامنے والے سنگل سوفے پر بیٹھ گئی، عادت کے مطابق پیر پر پیر رکھ کر ہمیشہ کی طرح گردن اکڑا کر بیٹھی_____

"کہاں تھے اتنے دن سے_ "وہ اب پوچھ تاچھ شروع کر چکی تھی، ایلیار نے سوفے کی پشت سے ٹیک لگا لی البتہ منہ سے ابھی ایک لفظ بھی نہیں نکالا تھا_ "کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے ایلی... " اس بار انہوں نے زرا سختی سے پوچھا_____

"بس یوں ہی کام تھا مجھے_" ایلیار اب ان کی طرف دیکھنے سے پرہیز کر رہا تھا_____

" گھر سے فرار کس بات کا ہے یا مجھ سے بھاگ رہے ہو کی کہیں میں یہ ناپوچھ لوں کی تم نے فائق کی بات کیوں مانی_" وہ اب اس کے چہرے کے بہت غور سے جانچ رہی تھی کی وہاں کیا احساسات ابھرتے ہے_____

"میں کہیں بھاگ نہیں رہا مجھے سچ میں کام تھا_" اس کے چہرے پر انہیں ایسا کوئی احساس نہیں ملا جس سے انہیں کچھ پتا چلتا_____

"اور فائق کی بات ماننے کی وجہ " .....

"میں ان کی بات نا بھی مانتا تب بھی وہ میری بیوی ہی رہتی، ڈیڈ کی وصیت کے مطابق میرے پاس ایسا کوئی حق نہیں تھا کی میں اسے چھوڑ سکتا ہوں... " اس بار ایلیار نے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بتایا_____

"تم جانتے تھے وہ تمھاری بیوی ہے_" نگار نے بہت چبھتے ہوئے انداز میں اس سے پوچھا تھا_____

"ہاں میں جانتا تھا، آپ کو معلوم ہے کہ میں کسی بھی جائز رشتے کے بغیر کسی بھی لڑکی سے بے تکلف نہیں ہو سکتا اگر وہ صرف ڈیڈ کی بیٹی ہوتی میرے لئے بس احترام کے لائق ہوتی اور کچھ نہیں میں اس سے ایسے دوستی نہیں کر سکتا تھا، میرے کچھ اصول ہے ممی اور میں انہیں توڑتا نہیں،_" ایلیار کی بات پر نگار نے ایک دم سے خود کو لعنت کی تھی، اتنی اہم بات وہ کیسے بھول گئی.... انہیں تو یہ معلوم تھا ایلیار محرم نا محرم ضرور دیکھتا ہے، وہ اپنی زندگی اللہ کے بتائے ہوئے طریقے سے گزارتا ہے تو پھر وہ کیسی بے خبر نکلی اگر .....

انہوں نے اپنے بیٹے کے چہرے کو دیکھا جو انہیں دیکھ رہا تھا ان کے دیکھنے پر مسکرایا تھا چبھتی ہوئی مسکراہٹ_" اب آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا ممی کی میں ثمین کی کیوں اتنی کیئر کرتا تھا، کیوں اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں، وہ میری عزت ہے اس کا رشتہ مجھ سے جڑا ہوا ہے اور اپنے سے جڑے ہر رشتے کو نبھانے کے لئے میں تیار ہوں کیونکہ میں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا تب.... جب اس نے مجھے تھام لیا تھا... میں نے اس سے عہد کیا تھا کی کبھی بھی کسی کے دل دکھانے کا سبب نہیں بنوں گا.... کبھی اس کے راستے سے نہیں بھٹکوں گا... تو بتائے ممی میں کیسے برداشت کر سکتا تھا کی آپ سر عام اس مظلوم پر اپنی نفرت انڈیلے آپ نے اس پر الزام نہیں لگایا تھا میری غیرت کو للکارا ہے_" نگار بس ساکت سی اپنے بیٹے کی شکل دیکھ رہی تھی، جو بہت ضبط سے کام لیتے ہوئے ان سے کہہ رہا تھا_____

"اور بھلے تمھارا دل اجڑ جائے... " وہ بس اتنا ہی بولی تھی_____

"دل..... " وہ سر جھٹک کر ہنسا تھا بہت ہی طنزیہ ہنسی نگار نے لب بھینچ لئے _____

"یہ دل اجڑنا کیا ہوتا ہے ممی، جب آپ کسی سے محبت کرتے ہیں ممی تو اس کی محبت سے ہمارا دل ہمیشہ آباد رہتا ہے، وہ ہمیں ملے یا نا ملے اس کی محبت ہمارے دل کو سبز و شاداب رکھتی ہے، دل نہیں اجڑتے نا مرتے ہیں وہ ملے گا یا نہیں اس کا فیصلہ اللہ پر چھوڑ دینا چاہیے_ "وہ زرا سا مسکرایا تھا_____

"انسان اگر کوشش کرے اور اگر کسی کو چاہے تو اسے حاصل کرنے کی ہر کوشش کرنی چاہئے، ہر ترکیب آزمانی چاہئے.... چاہے کسی بھی قیمت پر_ "نگار نے اپنے بال جھٹک کر فخر سے کہا_ ساری زندگی انہوں نے یہی کیا تھا

_____

"ہاں کوشش کرنا چاہئے اگر معاملہ دو طرفہ ہو..... کسی قیمت پر نہیں ممی نیک دلی سے خلوص سے..... کوشش صرف جیت جانے کے لئے ہو تو وہ محبت نہیں بس حصول ہوتا ہے ممی.... اور مجھے یہی نہیں کرنا_" اپنے بالوں میں پھرتے نگار کے ہاتھ تھم گئے وہ ساکت سی مسکراتے ایلیار کو دیکھ رہی تھی، کیا وہ سب جانتا ہے نہیں انہوں نے سر جھٹک دیا مگر اس کی بات بڑی تیزی سے دل پر چبھی تھی_____ _

"میں یہاں یہ بے کار کی بحث نہیں کرنے آئی تھی.... مجھے جاننا ہے فائق نے ایسا کیا کہا ہے کی تم یوں اپنی بات سے کنارے ہٹ گئے، کیا اب اس لڑکی سے تم کو محبت نہیں_" نگار نے اب ڈائریکٹ وہی سوال کیا جو وہ پوچھنے کے لئے آئی تھی، ایلیار اس بار سوفے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا.....

نگار نے بیٹے کو دیکھا کھڑے ہونے سے اس کا قد اور لمبا ہو گیا زین سے اس نے دو ہی چیز لی تھی، اس کی آنکھیں اور مضبوط جسم کے ساتھ لمبا قد، ان سے رخ موڑ کر کھڑا وہ انہیں بالکل زین لگا نگار جیسے ماضی میں کھوئی تھی

_____

" محبت تو اب بھی بہت کرتا ہوں ممی بلکہ محبت تو عشق سے سوا ہونے لگی ہے اتنی کی اس کی ایک تکلیف پر بھی میری جان نکل گئی تھی اس دن، اس دن مجھے خبر ہوئی کی میں عشق کے کن راستوں پر کھڑا ہوں اسے کچھ بھی

ہوانا تو میری سانسیں بھی رک جائے گی... " ایلیار جیسے خود سے بول رہا تھا.. آواز اتنی آہستہ تھی کی بس شروع کے الفاظ نگار نے سنے تھے_____

"وہی تو میں کہہ رہی ہوں... جب تم کسی اور سے محبت کرتے ہو تو پھر یہ مجبوری کیوں_ "نگار کہتے کہتے سوفے سے کھڑی ہو گئی اور رخ موڑ کر کھڑے ایلیار کے پاس آکر اس کی پشت ہر ہاتھ رکھا_ "ایلی تم ایک بار صرف ایک بار ہاں کرو تو ابھی یہ تماشا ختم کروا سکتی ہوں.... اس فائق کو مزا چکھا سکتی ہوں، اسے روڈ پر لا سکتی ہوں_" ایلیار نے تیزی سے مڑ کر ان کا چہرہ دیکھا_____

" میں صحیح کہہ رہی ہوں میری جان، ہم اس شہر کا سب سے بڑا وقیل ہائیر کرے گے... فائق پر کیس فائل کرے گے یہ جائداد یہ گھر سب زین کا تھا اور اس کے وارث صرف تم ہو صرف تم، ہم بڑی آسانی سے باپ بیٹی کو سڑک پر لا سکتے ہیں_ اپنی زندگی سے دور پھینک سکتے ہیں_" وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے ایک ماں نہیں کاروباری عورت لگی تھی.... ایلیار تکلیف سے ہنسا تھا کیسی بے خبر تھی وہ....

وہ ہمیشہ سے بے خبر تھی، اپنے بزنس میں گم، اپنی ذات میں گم، بچپن سے دیکھتا آرہا تھا کی وہ کیسے سب سے لاتعلق رہتی تھی مگر ان سب کے باوجود بھی وہ ایلیار سے بہت محبت کرتی تھی اور اسی محبت میں صرف اس کے

کہنے پر فائق سے شادی کرنے کے لئے راضی ہو گئی تھی_ صرف اس کے لئے یہ بندھن نبھا رہی تھی ورنہ وہ بچہ نہیں رہا تھا جو فائق اور نگار کے درمیان کے فاصلے سمجھ نہیں سکتا تھا_____

صرف اس کے لئے دونوں نے جو قربانیاں دی تھی وہ ان کا قرض دار تھا، نگار تو اس کی ماں تھی اور وہ اپنی ماں سے بہت محبت کرتا تھا ٹھیک ہے وہ زرا سا کاروباری ٹائپ تھی مگر تھی بہت مضبوط ہر موڑ پر سر اٹھا کر جینے والی وہ اس کا آئیڈیل تھی، وہ اپنی ماں کو کبھی تکلیف نہیں دے سکتا تھا مگر وہ ابھی جو چاہتی تھی اس پر عمل کرنا وہ بھی ناممکن تھا.... یہی سب سوچتے ہوئے وہ ان کی شکل دیکھ رہا تھا_____

" ایسے کیا دیکھ رہے ایلی صحیح کہہ رہی ہوں میں.. ہم بہت کچھ کر سکتے تھے_ " نگار نے اب کی اس کا چہرہ تھام لیا_ "اور ڈیڈ سے بے ایمانی کر کے کیا میں جی سکتا ہوں_ "وہ بہت سنجیدہ تھا_

"یہ بے ایمانی نہیں ایلیار اپنا حق ہے،" نگار نے اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر غصے سے اسے دیکھا_____

"یہ حق نہیں بے ایمانی ہی ہو گی ممی وہ بھی اپنے ڈیڈ سے جو ...

"وہ تمھارا باپ نہیں ایلی سوتیلا ہے وہ سمجھے تم... " وہ ایک دم سے چیخی تھی_____

"سگا سوتیلا، یہ کیا ہوتا ہے ممی... کیا صرف دنیا میں لانے والا ہی باپ ہو سکتا آپ کو پالنے والا، آپ کو سب اچھا برا بتانے والا آپ کو اولاد کی طرح محبت دے کر ساری دنیا سے حفظ کرنے والا آپ کا باپ نہیں ہو سکتا_ "وہ جیسے تڑپ اٹھا تھا نگار نے ہونٹ بھینچ لیے .....

"یہ وہی ڈیڈ ہے ممی... جب ہم دونوں کو ڈیڈ چھوڑ کر چلے گیے تھے تو اپنے آپ کو بھلا کر انہوں نے مجھے سنبھالا تھا، مجھے سینے سے لگایا، میں جب بھی بہکا ایک مضبوط دیوار کی طرح میری محافظ بن گئے.... مجھے زندگی کی صحیح روش دکھائی اور آپ کہہ رہی ہے وہ سوتیلے ہے اور جس بزنس جس جائداد کے لئے آپ مجھے خیانت پر اکسا رہی ہے وہ اسی وقت ختم ہو گئی ہوتی.... جب ڈیڈ کا ایکسی ڈینٹ ہوا تھا_ بزنس لاس میں جا رہا تھا تب یہی ڈیڈ تھے جنہوں نے دن رات محنت کر کے مشکلات اٹھا کر آج یہ بزنس کو یہاں تک پہنچایا_ "وہ بولتے بولتے رخ موڑ چکی نگار کے سامنے آ کھڑا ہوا_____

"اور اسی سوتیلے باپ اپنی ہی اولاد سے منہ موڑ کر صرف ہمارے لئے سوچا ہمیں اپنایا اور پھر مجھے یہ بتائے ممی نکاح کا فیصلہ تو میرے اپنے ڈیڈ کا تھا انہوں نے ثمین سے نکاح کروایا تھا تو وہ بھی غلط تھے_" وہ تیز آواز میں ان سے پوچھ رہا تھا نگار کیا بولتی اس سوال کا جواب تو ان کے پاس بھی نہیں تھا زین نے ایسا کیوں کیا_____

"یہ تو مجھے معلوم نہیں کی زین نے ایسا کیوں کیا مگر تم جو اس کی اتنی سائڈ لے رہے ہو، اس نے دکھا دیا سگا سگا ہوتا ہے، اس کی اپنی بیٹی کی محبت کی بات آئی تو اس نے اسے ہی چنا تمھیں نہیں_" اف ایلیار نے اپنا سر تھام لیا، بڑی ماں صحیح کہتی ہے اس کی ممی اپنی بات سے کبھی ہٹتی نہیں جو ان کے دل میں بیٹھ جائے اسے ہی صحیح سمجھتی ہے... ایسے میں کچھ بتا کر اپنا سر ہی پھوڑنا ہے_____

"ممی مجھے اس بات پر اب کوئی بحث نہیں کرنی آپ کی تسلی کے لئے بس اتنا بتا دوں جس لڑکی سے میں محبت کرتا ہوں اس کی شادی ہو رہی ہے اوکے.... آپ اسے بھول جائے_" ایلیار نے کہہ کر رخ ہی موڑ لیا

_____

"میں تو بھول جاؤں گی کیا تم بھول جاؤ گے_" نگار نے اس بار گہری سانس لے کر اس کی پشت دیکھی_____

"محبت بھولا دی جائے تو وہ محبت نہیں ممی،" ان سے رخ پھیرے ہی ہوئے اس بار وہ مسکرایا تھا_ نگار سامنے ہوتی تو دیکھ لیتی کی اس کی آنکھوں میں کیسی چمک ابھری تھی_____

"یہی تو سمجھانا چاہ رہی ہوں تمھیں ایلی... مت کرو ایسا میں صرف تمھاری خوشی چاہتی ہوں.... اپنی محبت کو حاصل کرنے کی کوشش تو کرو میں تمھارا ساتھ دوں گی_ "اس بار نگار نے صرف ماں بن کر اس کی پشت پر ہاتھ پھیرا تھا انہیں اپنے بیٹے کی خوشیاں بہت عزیز تھی_____

"محبت صرف حصول کا نام نہیں ممی، میں ایسے بھی بہت خوش ہوں_ "ایلیار نے مڑ کر ان کا ہاتھ تھام لیا_ "بس ممی پلیز آپ ثمین کو معاف کر دے وہ بے قصور ہے_ وہ بہت معصوم ہے_ "ان کا ہاتھ تھام کر بہت امید سے انہیں دیکھا_ انہوں نے ایک دم سے ہاتھ جھٹک دیا، ایلیار دم بخود ہوا تھا ان کی آنکھوں میں بس اس کے نام سے ابھرتی نفرت دیکھ کر_____

"میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی... ایلی، تم اگر اس سے محبت بھی کرتے تو بھی میں اس سے اتنی ہی نفرت کرتی جتنی ابھی کرتی ہوں_ "ایلیار ششدر سا ان کے چہرے کو دیکھ رہا تھا_ اسے لگتا تھا اس کی ممی کبھی کسی سے نفرت نہیں کر سکتی تھی.. ان کا دل پاک ہے مگر آج ان کے چہرے پر چھایا یہ نفرت کا احساس، اسے یقین دلا گیا

عورت کسی صدی کو ہو مشارکت برداشت نہیں کر سکتی اور سوتیلا رشتہ برداشت کرنا ہر عورت کا ظرف نہیں، اس کی ممی بھی ان ہی عورتوں میں سے ہے جو یہ رشتہ کبھی قبول نہیں کر سکتی_____

" ایلیار تم چاہتے ہو نا میں خاموشی سے سارے تماشے دیکھوں تو پھر ٹھیک ہے میں سارے تماشے دیکھوں گی وہ بھی بہت شوق سے_" نگار اس بار پر اسرار طریقہ سے مسکرائی، وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا

_____

" اس بار تماشا وہ نہیں اس کی بیٹی بنے گی اور اس بار کا تماشا اور بھی مجھے سکون دے گا_" وہ بول کر کمرے سے نکل گئی، ایلیار نے بس آسمان کی طرف دیکھا .....

" اللہ اپنے بندے کو بس صبر اور حوصلہ دینا، کی ساس بہو دونوں سے اپنے بال نچوا کر بھی مسکراتا رہوں_" وہ بولتے ہوئے آکر بیڈ پر سیدھے سیدھے گرا تھا، پھر اٹھ کر اپنی جینز کی جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا، لائیٹر ٹیبل پر رکھا تھا وہ اٹھ کر ٹیبل تک آیا تھا اور سگریٹ کا ٹکڑا سلگا کر آہستہ آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے کھلی بالکنی میں آگیا..... نیچے سب مہندی کی فنکشنز کی تیاری میں لگے ہوئے تھے_____

ہر طرف سجاوٹ ہر طرف روشنی وہ تو ایسے فنکشنز کے سخت خلاف تھا مگر فائق صاحب کی ضد... وہ نجانے کیا کرنا چاہتے تھے، اس نے منع کیا تو کہنے لگے کی جب اپنی من پسند شادی کرنا تو صرف نکاح کرنا کورٹ میرج کرنا انہیں کوئی اعتراض نہیں _ ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی کچھ سوچ کر اس نے سگریٹ کا کش لیا_____

"ان کے لبوں کے جام پینے کے بعد تو.. تو بے مزہ ہو گئی میرے یار_ "اس نے ہاتھوں میں دبی سگریٹ سے کہہ کر منھ بنایا تھا پھر سگریٹ جوتوں تلے مسل دی اس کے خیالوں کی رو ثمین کے ارد گرد بھٹکنے لگی تھی

_____

*..... *.....*.....*.....*.....*

"بڑی ماں میں ایلیار کے روم میں جا رہی ہوں_ ساقب اس کے لئے یہ کرتا لے کر آئے ہیں اسے دے آؤں _" نیلم ایک ہاتھ سے اپنی ساڑھی سنبھالیں، دوسرے ہاتھ میں شاپر لے کر اس روم میں چلی آئی جہاں آج کل ثمین ٹھہری ہوئی تھی، بڑی ماں کی خواہش تھی کی ثمین کی رخصتی ان کے پورشن سے ہو_ ایلیار کے ذکر پر لڑکیوں کے جھنڈ میں بیڈ پر بیٹھی ثمین نے سر جھکا لیا_ دل میں ایک بار پھر ٹیس سی اٹھی تھی، اب ایلیار کا ذکر بس زخم لگانے کا ہی باعث بنتا ہے_____ _

"لے تو آیا ہے ساقیب مگر وہ پہنے گا بھی... ایلیار کو کرتا شلوار نہیں پسند_" بڑی ماں کسی کام میں مصروف سی مسکرا کر بولی تھی_____

"یہ ایلی بھائی بھی عجیب ہے زرا سا جو شادی کی خوشی میں مسکرا دے_ اتنی حسین بیوی بیٹھے بیٹھے مل گئی ہے مگر ان کے تو مزاج ہی نہیں مل رہیں ہیں_" یہ ایلیار کی ددھیال کی طرف کی کزن محترمہ تھی_ جنہوں نے آتے ہی ایلیار سے کچھ ہنسی مذاق کرنا چاہا تھا مگر وہ اپنی نیچر کے مطابق سب سے دامن چھڑا کر اپنے روم میں بند ہو چکا تھا_ ثمین کا سر اور جھک گیا اور دانت پر دانت جما کر اپنے اعصاب پر کنٹرول کرنے لگی_____

"بیٹا ایلی کی تو نیچر ہی ایسی ہے وہ کہاں ہنسی مذاق کرتا ہے_" بڑی ماں نے ثمین کے چہرے پر چھائی اداسی دیکھ کر اس کی دفاع کی تھی_____

"بڑی ماں اب ایسا بھی کیا، بندہ اپنی شادی کی خوشی میں زرا سا مسکرا بھی تو دیتا ہے_مایوں والے روز تو انہوں نے حد ہی کر دی ایک بھی رسمیں نہیں کرنے دی_" ساری لڑکیاں ایک آواز میں بولی تھی_نیلم اور بڑی ماں نے گھبرا کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا_____

"ایلی کو رسمیں وغیرہ نہیں پسند نا آج دیکھنا اسے گھسیٹ کر لاؤں گی بس تم لوگ ویٹ کرو_" نیلم شوخی سے کہہ کر بات سنبھال کر جلدی سے روم سے ہی نکل آئی_اب ان کا رخ ایلیار کے روم کی طرف تھا_دل ہی دل میں انہوں نے سوچ لیا تھا اس کی اچھے سے خبر لیں گی_اب جب شادی کر رہا ہے تو کیا ضرورت ہے اتنا سڑا سا منھ بنانے کا_بیچاری ثمین اور بھی چپ ہوئی جا رہی تھی، سب کے سامنے بیٹھی زبردستی مسکرا تو دیتی ہے وہ مگر ایلیار کا بچہ... وہ دل ہی دل میں سوچتی ایلیار کے روم تک آ گئی_____

دروازے پر ایک زوردار دستک دے کر وہ روم میں داخل ہو گئی_ایلیار نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں نیلم بھابھی پوری دلہن سی بنی سجی سنوری اندر آئی تھی_____

اس کا دل کہا کوئی مذاق کر کے انہیں چھیڑ کر لطف اٹھائیں مگر یہ شادی اس کی مرضی کے خلاف ہو رہی ہے اس لئے وہ اب تک جتنا بھی سڑا مزاج دکھانا تھا دکھا رہا تھا_ یہی سب سوچ کر اس نے اپنا چہرہ پھر سے ویسا ہی بے تاثر کر لیا جیسا اب تک تھا _____

"ایلی اٹھو تمھارے بھائی یہ کرتا لائے ہیں_ جلدی سے چینج کر لو مہندی کی رسم کرنی ہے_" نیلم خوشدلی سے مسکراتے ہوئے آگے بڑھی_ حالات جیسے بھی ہو وہ اس حساب سے اپنے کو خوش ہی رکھتی تھی اور شاید یہی ان کی صحت کا راز تھا_ ایلیا ر دل ہی دل میں سوچ کر ہنسا_____

"اب تک کتنی رسمیں کی ہے میں نے بھابھی_ میں کہیں نہیں جاؤں گا آپ کو معلوم ہے مجھے فضول رسموں سے چڑ ہے اور وہ بھی ایسے حالات میں_" بہت ہی روڈلی اس نے انکار کر کے اپنے موبائل پر پھر سے ٹائپ کرنے لگا_____

"تماشا لگوایا ہوا ہے تم نے_ پہلے ہی مایوں کی رسم میں رائتہ پھیلایا ہوا تھا، اب مہندی پر بھی_ اب یہ سب فضول کی ضد ختم کرو چلو سب کیا سوچیں گے_" نیلم بڑی نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے آگے بڑھی اور اس کے ہاتھ سے موبائل چھین کر بیڈ کے ایک طرف پھینک دیا_____

"بھابھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا لوگ کیا سوچیں گے_ آج تک میں نے لوگوں کی سوچنے کی کبھی فکر نہیں کی_" ویسے ہی روکھے پھینکے انداز میں جواب دے کر وہ تکیہ سر کے نیچے رکھ کر اوندھا لیٹ گیا_____

"تو پھر آج وہاں تمھارا اسٹیچو لگا دوں_" وہ بری طرح سے جل گئی تھی، ہاتھ میں پکڑے شاپر سے اس کی پشت پر زور دار انداز میں مارا تھا_____

"لگا دے پورے شوق سے کہے تو مارکیٹ سے بنوا کر لے آؤں_" وہ آرام سے وہی بیڈ پر لیٹا ہوا ان کی بات سے بہت ہی محضوظ ہوا تھا_ تکیئے میں منہ چھپا کر اپنی ہنسی چھپائی_____

"ایلی میں اچھے سے تمھاری پٹائی کروں گی_ تم سے زیادہ دکھی لگتی ہے ثمین مگر اچھے سے سب سے بول لیتی ہے، مسکرا بھی دیتی ہے ساری رسمیں بھی کروائی_ کتنا خیال ہے اسے سب گھر والوں کا_" ثمین کے ذکر پر

ایلیار کا دل کہا نیلم سے التجا کر لے کی اسے ایک بار ثمین سے ملوا دے مگر ہائے رے یہ مجبوریوں کی بیڑیاں

_____

"تم چلو نیلم میں اسے لے کر آتا ہوں_ آج یہ آئے گا بھی اور کرتا بھی پہنے گا اور ساری رسمیں بھی نبھائے گا _" نجانے کب وہاں ساقب آچکے تھے اور ان دونوں کی بحث سن رہے تھے_ ساقب کی آواز پر نیلم نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا اور ایلیار اٹھ کر بیٹھ گیا_____

"یہ جانے والا نہیں لگ رہا اور اب کرتے اور رسمیں کی بات کر رہے ہیں_" ان دونوں کی شکل باری باری دیکھ کر نیلم چڑی تھی_

"کوئی میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا اور کرتا شلوار تو ہرگز نہیں ابھی اٹھا کر اسے پھاڑ کر پھینک دوں گا_" ایلیار اس بار سچ مچ جل گیا_ ساقب مسکراتے ہوئے نیلم کے پاس آئے اور ان کے ہاتھ سے شاپر لے کر اس کے لئے لایا ہوا ڈیزائنر کرتا شلوار شاپر سے بیڈ پر انڈیلا_ "تم یہ پہنوں گے بھی اور میرے ساتھ نیچے بھی جاؤں گے مسٹر ایلیار زین علی_" ساقب کہتے ہوئے اس کے مقابلے میں بیٹھ گئے_ ایلیار نے آنکھیں سکڑ کر ان دعویٰ جانچا تھا_____

"میں نا جاؤں گا نا یہ پہنوں گا_ آپ سب پلیز میرا پیچھا چھوڑ دے_ کچھ میری مرضی کے مطابق بھی تو رہنے دے_ سب کی اپنی ہی مرضی ہی چلیں گی کیا_" بیڈ پر رکھے کپڑے کو نیچے پھینک کر وہ پھر سے بیڈ پر اوندھا

لیٹ گیا_ ساقب نے اس کے عاقب اور عادل کی طرح ناراض ہو کر کہنے پر اپنی مسکراہٹ دبائی_ وہی نیلم کو افسوس ہوا بیچارہ ایلیار کیسے سب برداشت کرے_____

"نیلم تم جاؤ مجھے ایلیار کو سمجھانا ہے کی جب زبردستی انکل کا کہنا مان ہی لیا ہے تو رات کے وقت کچن میں کھلے عام بیٹھ کر مرحم پٹی نہیں کرتے اور ساتھ ہی.... " ایلیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا_پاس بیٹھے ساقب نے بھویں اچکا کر جیسے داد مانگی کہو اب کیا کہوں گے_ ایلیار نے دانت پیس کر اپنے بڑے بھائی کو دیکھا_____

"بچپن سے آپ کی عادت ہے میرا کوئی سیکریٹ چھپا نہیں رہنے دیتے_ آپ کو ہمیشہ میرے بارے میں کھوج لگی رہتی ہے_" وہ بہت ہی تپ کر منہ پھلا کر بولا تو ساقب نے زوردار قہقہہ لگایا_ نیلم کچھ بھی سمجھے بغیر بس ان دونوں کو دیکھ رہی تھی_

"کیا کروں اپنا بھائی جان سے عزیز جو ہے_ کھوج لگانی پڑتی ہے_" ناراض ناراض سے ایلیار کو کھینچ کھانچ کر زبردستی اپنے ساتھ لگاتے ہوئے وہ ہنس رہے تھے_ نیلم الجھن سے انہیں دیکھ رہی تھی یہ کس خوشی میں دانت پھاڑ رہیں ہے____

"بھائی پلیز اپنی بیوی کے سامنے دانت نکالنا بند کر دے_ انہیں کچھ پتا چلا تو نیوز اینکر بن جائے گی_" نیلم کو دیکھتے ہوئے ایلیار نے ساقب کے کان میں سرگوشی کی_ ساقب نے فوراً کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑی نیلم سے کہا

"کھڑی کیوں ہو جاؤ اب_ آخری بار اپنے کلیجے کے ٹکڑے کو تسلی دے دوں، اس کی محبوبہ کے نا ملنے کا غم بانٹ دوں_" انہوں نے اس بار سنجیدگی سے ایلیار کو اپنے شانے سے لگاتے ہوئے اس کی پشت پر تھپکی دی_ ساقب ایک دم سے غمگین نظر آنے لگے تھے اور ایلیار نے ان کے کاندھے میں منہ چھپا کر کمال کی ایکٹنگ کرتے ہوئے سسکی نکالی_ نیلم جیسی سادہ لوح طبیعت کی ایسی مکاریاں کہاں سمجھ میں آسکتی تھی_ وہ چپ چاپ افسوس سے ایلیار کو دیکھتی دروازہ بند کر کے باہر نکل گئی

"شرم نہیں آتی اتنا بڑا ڈرامہ کھیلتے ہوئے_" ان کے جاتے ہی انہوں نے ایلیار کے پیٹ پر پنچ مارا تھا، وہ پیٹ پکڑ کر انہیں گھورنے لگا

"شرم نہیں آتی میاں بیوی کی پرائیویسی میں جھانکتے ہوئے_" اپنا پیٹ سہلاتے ہوئے وہ انہیں منہ بنا کر گھور رہا تھا_

"میں تو اسٹڈی روم میں کام سے گیا تھا_ جب تمھیں گھر میں داخل ہو کر کچن کی طرف جاتے دیکھا تھا_ مجھے تم سے ساری باتیں کلئیر کرنی تھی اس لئے فائل رکھ کر تم سے بات کرنے کی نیت سے کچن کی طرف گیا اور تمھیں اور ثمین کو وہاں دیکھا_ ثمین ایسا قدم اٹھالیں گی اس کی امید نہیں تھی_" وہ ساری باتیں بتاتے ہوئے اب بہت سنجیدہ تھے ایلیار بھی سنجیدہ ہو گیا_____

"امید تو مجھے بھی نہیں تھی بھائی کی وہ ایسا شدید رد عمل دکھائے گی اگر میں وہاں نہیں ہوتا تو یہ سوچ سوچ کر اب بھی میری جان نکل جاتی ہے بھائی_" ایلیار کہتے کہتے سر جھکا کر اپنے پیرو کی طرف دیکھنے لگا_ ساقب اس کے قریب بیٹھ گئے ہاتھ اس کے شانے پر رکھے_____

"جو تم دونوں کو ملا چکا ہے نا وہ تمھاری محبت کی بھی حفاظت کرے گا_ بس اس کا خیال رکھنا بہت شدت پسند ہے ثمین_" ایلیار نے گردن موڑ کر اپنے بھائی کا محبت بھرا مہربان چہرہ دیکھا_____

"میں بہت خوش ہوں کہ میرے بھائی کو اس کی محبت مل گئی انشاء اللہ ساری مشکلیں بھی حل ہو جائے گی_" نرمی سے اس کا گال تھپک کر وہ بولے تو ایلیار بس مسکرا دیا_____

"آپ سمجھ گئے مگر وہ نہیں سمجھتی اس کی ناراضگی کا وہی حال ہے ابھی بھی_" ایلیار کی اداسی اور بڑھی تھی

"وہ تم سے بہت شدت سے محبت کرتی ہے نا تو یہ سب جان کر دل بھی ٹوٹا ہے_ اتنی جلدی تو جڑنے والا بھی نہیں_ تمھارے اس دن کا اظہار شاید کافی نہیں تھا پھر سب رشتے داروں کی باتیں، مامی کا رویہ اسے بد ظن کر رہا ہے_ تم اسے ملو اور سب سمجھاؤ اسے یقین دلاؤ سب سمجھ جائے گی وہ انشاءاللہ_" ساقب نے تسلی دینے کے ساتھ ساتھ اسے اپنے شانے سے لگا کر تھپکا

"آئی لو یو بھائی_" اتنے دنوں بعد ایلیار خود کو ہلکا پھلکا سا محسوس کرنے لگا_ بے اختیار بچوں کی طرح ان کے گلے سے لگ گیا

"لو یو ٹو مائی لیٹل پرنس_" اس کا سر چوم کر وہ اسے چھوڑ کر کھڑے ہو گئے_ پھر مسکرا کر ایلیار کے پر سکون چہرے کو دیکھا

"ویسے ایک بات بتاؤں ایلی_" اس بار ان کی آواز میں شوخی گھلی تھی_" اکثر میں ثمین سے تمھاری بے تکلفی دیکھ کر شک میں پڑ جاتا تھا کی ایلیار ایسے کیسے چینج ہو گیا_ پھر یہ سوچ کر کی شاید وہ فیملی میمبر ہے تم اس کی پرواہ کرتے ہو میں سر جھٹک دیتا تھا.... مگر پھر جب بات دوستی سے آگے بڑھی اور میں دیکھنے لگا ایلیار آرام سے ثمین کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے، آرام سے اس سے راتوں کی تنہائی میں ملتا ہے، مجھے فارم ہاؤس پر ہی شک ہو گیا تھا اور اس دن کچن میں سب دیکھ کر کلئیر ہو گیا_" کارپیٹ پر پڑا کرتا اٹھا کر وہ اب شرارت سے بول رہے تھے ایلیار بستر پر ہتھیلی ٹیکے انہیں مسکرا کر دیکھ رہا تھا_____

"نیلم کے منھ سے اس دن کا سارا ماجرا سن کر اور بڑی ماں کا اطمینان دیکھ کر پہلے ہی میں کچھ نا کچھ سمجھ چکا تھا_ بڑی ماں سب جانتی ہے نا؟_" انہوں نے کہتے کہتے ایلیار سے تائید بھی چاہی-_____

"ہاں شروع سے_" ایلیار اس بار ہنسا_____

"کچن میں تم دونوں کو دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کی ایلیار بھائی کی پرانی محبوبہ یہی لڑکی ہے جس کے لئے وہ سب بھلا بیٹھے ہے اگر وہ تمھاری محبوبہ نہیں ہوتی تو اتنے پاگل تو تم نہیں ہوتے نا ہی اتنے کلوز ہونے والے تھے اگر وہ صرف بیوی بھی ہوتی_" ان کی شوخی پر ایلیار نے انہیں بیڈ سے تکیہ کھینچ کر مارا تھا_

"شرم نہیں آئی آپ کو سب دیکھتے_ حد ہے یہ میرے بڑے بھائی ہے_" وہ دانت پیستا ان کی مسکراہٹ دیکھ رہا تھا_____

"اب ایسا بھی بے شرم نہیں میں تو جب فیلم سینسر ہونے لگی تو اچھے بچوں کی طرح آنکھیں بند کر کے وہی سے مڑ کر اپنی طرف چلا آیا_" ان کی شرارت پر اس نے دوسرا تکیہ اٹھایا_ اب ساقب گلا پھاڑ کر ہنستے اپنا بچاؤ کرتے پورے روم میں گھوم رہے تھے_ ایلیار تکیے سے ان کی خاطر کرتا ان کے پیچھے پیچھے تھا_ دونوں اسی طرح لڑتے جھگڑتے بیڈ پر گرے تھے_____

"اب یہ مار دھاڑ چھوڑو مجھے یہ بتائیں چھوٹے بھائی صاحب کی ساری بات چھپانے کی ضرورت کیا تھی_ سب کیوں انجان ہے تمھاری محبت سے_" ساقب سنجیدہ ہو کر اس کے پاس بیٹھ گئے ایلیار اٹھ کر تکیہ اپنی گود میں رکھ کر سکون سے بیٹھ گیا_ پھر وہ پوری تفصیل سے ساری باتیں انہیں بتانے لگا جو ابھی تک بڑی ماں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا_

ساقب کو اس لئے بتایا کی ایک تو وہ سب جان کر کسی سے کہنے والے نہیں تھے_ دوسرے ان کی مدد کی بھی اسے ضرورت تھی_ ساقب بھائی سے بڑھ کر اعتبار کے لائق کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا، ان کی مدد سے وہ مبین انکل کو کھوج نکالے گا_ جن کا پتا صرف فائق صاحب کے پاس تھا اسے انکل سے بہت کچھ جاننا تھا_ ساقب سب سن کر بس اسے دیکھ کر رہ گئے ایلیار نے بیچارگی سے انہیں دیکھا تھا_____

"ایلی مجھے لگتا ہے معاملہ کچھ اور ہے_ خیر جو ہو گا وہ ہم پتا ہی لگا لیں گے ابھی تم چلو میرے ساتھ_" ساقب سر جھٹک کر کھڑے ہو گئے کیونکہ ٹائم نہیں بچا تھا سب سوچنے کے لئے نیچے مہمان منتظر تھے_____

"نووے میں نہیں جا رہا وہاں_" وہ گود میں رکھا تکیہ سر کے نیچے رکھ کر پھیل کر لیٹ گیا_____

"ٹھیک ہے نا جاؤ، میں کسی سے تو کچھ نہیں کہوں گا مگر ابھی جا کر ثمین سے ضرور کہوں گا کہ تم ہی وہی لڑکی ہو جس سے ایلیار سترہ سال کی عمر سے محبت کرتا چلا آ رہا ہے اور وہ داستان بھی بتاؤں گا جب تم اس سے ملے تھے_" انہوں نے اپنے ہاتھوں میں کرتا اٹھا کر سنجیدگی سے کہا مگر آنکھوں میں شرارت صاف چھلک رہی تھی_ ایلیار فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا_ یہ داستان تو صرف وہ بتائے گا_ تب جب ثمین اس کے پاس ہو گی اور اس کو اپنی بانہوں میں بھر کر پھر وہ اس کے چہرے پر پھیلنے والی وہ انوکھی حیرانی والی چمک دیکھنا چاہتا تھا جس کا وہ منتظر تھا

_اتنے سالوں سے اب تک برداشت کرتا ان لمحوں کے انتظار میں تھا اور آج ساقب اسے اس چیز سے محروم کرنا چاہتے تھے_____

"میں نا آپ کی شکایت بھابھی سے کروں گا اور ان کی پہلوانوں والی مار کھائے گے ناتب آپ کو پتا چلیں گا_" وہ بس جل کر اتنا بولا تھا ان کے ہاتھ سے کرتا چھین کر انہیں گھورتا واش روم کی طرف بڑھا تھا_ پیچھے سے ساقب کا بے ساختہ ابھرتا قہقہہ سن کر تپ کر واش روم کا دروازہ بڑی زور سے بند کیا تھا_

*..... *..... *..... *.....*..... *

"ایک تو اس لڑکے نے پہلے سے ہی دماغ خراب کیا ہے، اوپر سے تم بھی شروع ہو گئی_ یہ تم دونوں کو میاں بیوی کس نے بنا دیا_" نیلم نے سر پیٹتے ہوئے ٹھس سے بیٹھی ثمین کی طرف دیکھا_ جو مہندی کے جوڑے میں تیار حوروں کو بھی شرما بھی رہی تھی مگر ایک ضد پکڑ کر بیٹھی تھی_____

"میں نے نہیں کہا تھا کی مجھے اس انسان کی بیوی بنا دیا جائے_ قسمت کی اس ستم ظریفی پر بس رو ہی سکتی ہوں_"
ثمین کی آنکھیں بس ہر وقت رونے کے لئے تیار تھی_ نیلم نے سر پکڑ لیا جب دیکھو رونے پر تیار رہتی ہے، وہ کیسے کیسے سمجھا کر اسے باز رکھتی تھی وہی جانتی تھی_____

"خدا کا واسطہ، اب رونا مت او کے جیسے چاہو چلو_ بس اب رونا مت اتنی محنت سب ضائع ہو جائیں گی_" نیلم گھبرا گئی تھی گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا اور ثمین تھی کی کچھ سمجھ نہیں رہی تھی_ کہنے کو تو زبردستی مسکرا بھی دیتی مگر بس یہ رونا .....

سب مشکوک ہو رہے تھے اوپر سے ایلیار کا روکھا پھیکا بے تاثر چہرہ_ وہ چاہتی تھی کم سے کم سب کے سامنے تو سب سدھر جائیں مگر یہاں پرواہ کسے تھی_ اب ثمین کی فضول کی ضد لے کر بیٹھی تھی کی وہ اگر جائے گی تو گھونگھٹ لے کر وہاں بیٹھیں گی ورنہ نہیں_ اب گھونگھٹ لے کر کون بیٹھتا ہے_ ٹھیک ہے وہ حجاب کرتی ہے اس لئے وہ اس کے لئے میچنگ کے اتنے قیمتی اور پیارے سے سوٹ کے ہم رنگ اسٹولر وغیرہ بھی لائی تھی مگر اس کی ضد کی اب وہ گھونگھٹ لے کر بیٹھیں گی تا کی کوئی اسے نا دیکھے خاص طور پر اس کے بقول ان کا مکار دیور_____

"وہ مکار دیور ویسے ہی منہ بنا کر بیٹھا رہتا ہے_ تم فکر مت کرو اسٹولر باندھ لو_" بھابھی نے اس کا دوپٹہ سر پر رکھتے ہوئے آخری کوشش کی_ نگاہ اس کے گلے کے کٹ پر پڑی تھی، جس پر انہوں نے کئی دفعہ بینڈج بھی کی تھی جو اب مدھم ہو گیا تھا_ ان کے لاکھ پوچھنے پر بھی اس نے کچھ نہیں بتایا تھا کی یہ زخم اسے کیسے اور کہاں لگا

_____

"وہ مکار آدمی منہ بنا کر بیٹھے یا منہ کاٹ کر... نا اسے دیکھنا ہے نا دکھانا ہے کم سے کم گھونگھٹ رہیں گا تو مجھے اس کی منحوس شکل تو دیکھنی نہیں پڑیں گی_" ثمین نے ان کے ہاتھ سے دوپٹہ چھین لیا_ پریشانی کے باوجود بھی نیلم کو ہنسی آگئی_ نیلم کو ہنستے دیکھ کر ثمین کو غصے کے ساتھ ساتھ پھر سے رونا آیا_ وہ چاہ کر بھی ایلیار کی طرف سے اپنا دل صاف نہیں کر پا رہی تھی_____

"اتنی ناراض کیوں ہو ایلی سے_" انہوں نے اس کی معصوم شکل پر بہت پیار آیا تھا_____

"بھابھی اس نے مجھے دھوکا دیا_ دل میں کسی اور کو رکھ کر میرے دل میں اپنی محبت کیوں ڈالی_ ایک بار صرف ایک بار مجھے کہہ دیتا کی میں کسی اور سے پیار کرتا ہوں_ میں اپنے قدم وہی روک لیتی مگر اس نے کیا کیا مجھے

اپنے.... " وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی جذبات میں وہ اظہار تو کر گئی مگر اب سر جھک گیا_ نیلم نے اپنے ہونٹوں پر ہتھیلی رکھ لی_ اس زاویئے سے تو انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا_____

ثمین ایک لڑکی تھی، نوخیز ارمانوں سے بھری اگر کوئی لڑکا اس کا اتنا خیال کریں گا_ اس کے آگے پیچھے گھومے گا _ ناچاہتے ہوئے بھی وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو جائیں گی_ وہ کیا کوئی بھی ہوتی تو وہ ایلیار سے محبت کر بیٹھتی_ انہوں شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا_ وہ ثمین کو بتا سکتی تھی مگر اب انہوں نے ثمین کو اپنے سینے سے لگا لیا _ ثمین پھر سے ضبط کا دامن چھوڑ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی_____

پھر نیلم نے اسے کافی سمجھا بجھا کر منتیں کر کر کے چپ کرایا وہ بھی ان کی خاطر چپ ہو گئی.... اس کے میک اپ کو پھر سے درست کرتے ہوئے انہوں نے اس کی ضد پر اس کے چہرے پر دوپٹے کا گھونگھٹ کر دیا.... کچھ ہی دیر میں بھابھی ثمین کو دیگر لڑکیوں کے ہمراہ لے کر اسٹیج کی طرف بڑھی تھی _____

"چاچو.. پھوپھو دوپٹہ کیوں منہ پر ڈال کر آ رہی ہے وہ گر جائیں گی تو_ " گود میں بیٹھے عادل نے فوراً انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے ایلیار کی تھوڑی پکڑ کر اسے ادھر دیکھایا_ ایلیار نے فوراً ادھر دیکھا لڑکیوں کا جھرمٹ تھا اور

سب ثمین کو ساتھ لا رہی تھی نیلم بھابھی بھی ساتھ تھی_ اتنا لمبا گھونگھٹ.... وہ تو دیکھ ہی نہیں سکتا تھا کی اس کے چہرے کے تاثرات کیا ہے_____

وہ بیچین تھا ثمین کو دیکھنے کے لئے اور وہ کوئی موقع ہی نہیں دے رہی تھی اور جیسا اسے ڈرامہ اسے کرنا پڑ رہا ہے وہ ناچار تھا کی ثمین سے مل بھی نا سکے_ ابھی آکر بیٹھا تو سوچا تھا کی اسی بہانے اس کی شکل سے پتا کریں گا کی وہ اب بھی ناراض ہے یا اسے معافی ملی کی نہیں لیکن اتنا بڑا گھونگھٹ_ ایلیار نے کوفت سے سوچ کر سر جھکا لیا

_____

"ایک دن اور صحیح ایلیار بیٹا صبر کر لیں_" گود میں بیٹھے عادل کا سر سہلا کر اپنے دل کو سمجھایا بھی لیکن موڈ بری طرح سے آف ہو گیا، ایک تو لوگوں کا جمگھٹا اس پر سے سب کی باتوں کی بھن بھن، اس کا اچھے سے موڈ خراب ہو رہا تھا_ سب نے لا کر ثمین کو اس کے قریب بیٹھا دیا تو وہ جان بوجھ کر زرا سا ثمین سے پرے ہو کر دور بیٹھ گیا _اس کی حرکت پر نیلم نے اسے بری طرح سے گھورا تھا_____

"کم سے کم منہ تو ٹھیک کر لو ایسا لگ رہا ہے زبردستی بٹھایا ہے_" بھابھی نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی_____

"مجھے کوئی شوق نہیں تھا_ آپ کے میاں نے زبردستی لاکر بٹھایا ہے_ اب جو کرنا ہے وہ رسم کرے ورنہ ایک سیکنڈ بھی نہیں بیٹھوں گا میں یہاں_" اس کی دو ٹوک کہنے پر نیلم تو غصہ ہوئی ہی گھونگھٹ کی آڑ میں چہرہ چھپائے بیٹھی ثمین نے اپنی مٹھی بھینچ لی_ یہ ہے اس کا حال اور اس رات کیسے پریشان ہو رہا تھا اور اب دل کہا ساری شرم پرے کر کے اس کا منہ نوچ لے مگر ہائے یہ مجبوریاں، وہ بس دانت پر دانت جما کر بیٹھی تھی

_____

غصے سے جلتی کلستی ثمین نے چونک کر اپنے گھونگٹ اٹھانے والے ہاتھوں کو دیکھا_ ننھے ننھے ہاتھوں کو دیکھ کر گھبراہٹ دور ہو گئی_ عادل اس کا گھونگھٹ اٹھا کر اندر جھانک رہا تھا_" پھوپھو آپ بہت پیاری لگ رہی ہو_" عادل میاں اس کے گھونگھٹ میں ہی گھس گئے اور پیار سے اس کے گالوں پر اپنے ہاتھ رکھ دئے_____

ثمین کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے گھونگھٹ میں چھپا کر چوما تھا_ پاس بیٹھے ایلیار نے عادل کی بات صاف سنی تھی_ اس کا دل بری طرح سے مچلا تھا اسے دیکھنے کو بے بسی سے سب کی طرف دیکھا_ کیسے رسم ہو گی کیا ہو گا نیلم اور ساری بحث کرتی لڑکیاں_ سامنے کھڑے مووی میکرز اور پاس ہی دوسرے

سوفے پر بیٹھی بڑی ماں، ممی اور ساری خواتین_ اسٹیج کے نیچے اپنے دوستوں کی فیملی کے ساتھ مشغول فائق اور ساقب بھائی_ سارا ظالم سماج اکٹھا ہوا تھا دیکھنے کی کوئی بھی کوشش کی تو ضائع ہی ہونی ہے_____

ایلیار نے کچھ دوری پر اپنے دوستوں کے ساتھ عاقب کو کھیلتے ہوئے دیکھا تھا_ اللہ کا شکر تھا وہ ابھی اسی وقت اسے ہی دیکھنے لگا تھا، ایلیار نے سب سے نظر بچا کر عاقب کو اشارہ کیا تو وہ دوڑتا ہوا اس کے پاس آ گیا_ عاقب کے پاس آتے ہی ایلیار نے اسے اپنا موبائل دے کر کچھ کان میں کہا تھا_ عاقب نے پوری سمجھ داری سے سر ہلایا تھا_ وہ ایک بے حد سمجھ دار سا اس کا شاگرد تھا_____

"تم ہٹو مجھے چاچی کو دیکھنا ہے_" عاقب نے عادل کو کھینچ کر گھونگھٹ سے نکال لیا_ عادل منہ بسورتا سنجیدہ بیٹھے ایلیار کی گود میں پھر سے چھڑ کر بیٹھ گیا_ عاقب نے اس بار گھونگھٹ میں جھانکنے کا کام سنبھالا تھا_ ثمین اسے بھی دیکھ کر مسکرا دی_____

"سو کیوٹ پھوپھو_" اس نے بھی تعریف کرتے ہوئے پہلے ہی سے آن کیمرے والا موبائل اونچا کیا_ ثمین بس مسکرائی اور وہ دھڑا دھڑ پکس لے رہا تھا_" یہ یہ تو اس منحوس آدمی کا موبائل ہے_" ثمین نے اب غور کیا

تھا اور جب تک وہ موبائل چھینتی اس سے عاقب گھونگھٹ کے باہر تھا_ وہ پھر سے دانت پیس کر رہ گئی_ عاقب نے جلدی سے موبائل ایلیار کے ہاتھوں میں تھما دیا_____

"مائی لولی بوائے_ آج تمھاری ڈھیر ساری آئس کریم اور چاکلیٹس پکی_" ایلیار نے موبائل ترنت اپنے کرتے کی جیب میں ڈال کر فرط مسرت سے عاقب کا گال چوما_____

"اور میرے لئے چاچو_" عادل نے فوراً پیار سے گلے میں بانہیں ڈالی_____

"میں نے تو چاچو کا کام کیا ہے_" عاقب نے فخر سے اپنا سینا پھلایا_____

"میں بھی کروں گا_" عادل فوراً بولا تو ایلیار کو شرارت سوجھی تھی.... جھک کر اس کے کان میں بھی اسے سکھایا کی کیا کرنا ہے پھر سے اپنی مسکراہٹ چھپالی_ عادل جھٹ سے اس کی گود سے اتر کر ثمین کے گھونگھٹ میں گھس گیا_ اس بار ثمین ان کی سرگوشیاں سن چکی تھی اس لئے پوری طرح سے تیار تھی_ پہلے عادل کا ہاتھ دیکھا کہیں پھر تو موبائل نہیں_____

"پھو پھو جھکے_" عادل نے پیار سے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر فرمائش کی وہ نا سمجھی سے اس کے چہرے پر جھکی_ عادل نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھاما اور اس کے ہونٹوں کو چوما تھا_____

" یہ چاچو کی کس_" اس کے کان میں کہہ کر وہ پھر سے باہر تھا_ ثمین کی آنکھیں جیسے پھٹ گئی ایلیار کی ایسی بیہودہ بدتمیزی پر اس نے تو اپنی بے شرمی دکھانے کے لئے عادل کو بھی نہیں چھوڑا_ عادل اپنا کام تمام کر کے گھونگھٹ سے باہر تھا_____

"چاچو کام کر دیا اب پکی آئیس کریم اور چاکلیٹس نا_" عادل فخر سے بتاتا اس کی گود میں چھڑ گیا_____

"پورا پکا_" ایلیار نے بمشکل اپنی ہنسی دباتے ہوئے اس کے ہونٹ مسرت سے چومے تھے_ ثمین کی حالت سوچ سوچ کر اس کا دل کہہ رہا تھا خوب قہقہے لگائے_ میڈم چلی تھی اس سے چھپنے وہ سوچ سوچ کر انجوائے کر رہا تھا_ ادھر ثمین جل کر پوری طرح سے خاک ہو گئی تھی_ ایلیار نے ترچھی نظروں سے کچھ دوری پر بیٹھی ثمین کی گھونگھٹ پر ڈالی اور اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لئے عادل کے بالوں پر اپنا چہرہ رکھ دیا_____

نیلم اور سب کو اپنی طرف متوجہ ہوتا دیکھ کر وہ پھر سے سنجیدہ ہو کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_ ٹھوڑی دیر میں رسمیں شروع ہو گئی تو ایلیار کا دماغ خراب ہو گیا_ وہ لوگ ایسی ایسی رسمیں کر رہی تھی کی اس کا موڈ پھر سے بگڑ گیا

_____

"کیا فضول رسمیں ہے یہ_" جب رسموں کے نام پر ہڑبونگ مچاتے ہوئے کسی نے اس کے گال میں مہندی لگانی چاہی وہ بھڑک گیا_ سب جیسے ایک دم سے چپ ہو گئے_____

"اٹس اینف... میں اب جا رہا ہوں_" خود پر جبر کر کے وہ اٹھا تھا_____

"ارے ارے ابھی کہاں جا رہے ہو، ثمین کی تو رسمیں باقی ہے_" نیلم اسے رسی چھڑاتے دیکھ کر گھبرا گئی

_____

"ان کو شوق ہے آپ کرے رسمیں میں چلا اب_" اور سب اس کا منہ ہی دیکھتے رہ گئے تھے وہ بھیڑ چیرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا_____

"دیکھا کہا تھا نا تماشا بڑا اچھا ہو گا_" نگار نے دل ہی دل میں سوچ کر مسکراتے ہوئے سب کی طرف دیکھا_نیلم اور بڑی ماں اب صفائیاں دے رہی تھی اور کچھ دوری پر کھڑے فائق صاحب کو انہوں نے طنزیہ نظروں سے دیکھا مگر وہ تو ایسے مطمئن تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں_اپنے دوستوں میں گھرے ہنستے مسکراتے، نگار نے جبڑے بھینچ کر ان پر سے اپنی نگاہ ہٹالی_____

"توبہ ہے، ایسی ایسی بیہودہ رسمیں آخر کس نے یہ سب ایجاد کی ہے_" واش روم سے باہر نکل کر ایلیار غصے سے بڑبڑایا تھا_____

بالوں کو ٹاول سے رگڑ کر ٹاول سوفے پر اچھال دیا_اب وہ ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں خود کو بہت کمفرٹیبل فیل کر رہا تھا_وہاں سے نکل کر وہ سیدھے اپنے روم میں آکر واش روم میں گھسا تھا_اچھے سے ہاتھ لے کر پھر آرام دہ حالت میں آکر بیڈ پر بیٹھ گیا، وہ سکون سے اپنا موبائل اٹھا کر دیکھنے لگا_____

ایلیار نے بڑی بیچینی سے گیلری کھولی تھی پھر اس کی نگاہ ان ساری تصاویر پر ٹھہر ہی گئی تھی_ پھولوں کے گہنے سے لدی حیرانی سے موبائل کی طرف دیکھتی وہ جیسے اس کا سکون ہی لوٹ گئی تھی_ وہ ایک ایک تصویر دیکھتا ساری دنیا بھلا چکا تھا_____

"مجھے اسے دیکھنا ہے کیسے بھی صحیح مگر دیکھنا ہے، بھاڑ میں جائے کل کا دن مجھے آج ہی اسے منانا ہے_" بڑبڑا کر وہ بیڈ سے کھڑا ہو گیا ادھر اُدھر ٹہلتے ہوئے وہ ثمین سے ملنے کی ترکیبیں سوچنے لگا کی کیسے اسے دیکھے_" مگر کیسے وہاں تو سارے مہمان بھرے ہوں گے_" ایلیار سوچتے سوچتے بالکنی میں آکر کھڑا ہو گیا.... اسٹیج اب خالی ہو چکا تھا لیکن ہنگامے اب بھی سرد نہیں ہوئے تھے_اب بھی لوگوں کی محفلیں وہاں جمی ہوئی تھی_____

"جانے کیوں لوگ اتنے فری رہتے ہیں_" جل کر کہتے ہوئے اس نے ریلنگ پر ایک ہاتھ مارا تھا پھر وہ بیچینی سے بالکنی سے آکر پھر سے کمرے میں ٹہلنے لگا_____

اپنے ذہن کو دوڑاتے دوڑاتے آخر کار اسے ایک ترکیب سوجھ ہی گئی_" آرہا ہوں میں ثمین میڈم تمھارا گھونگھٹ اٹھانے کیونکہ شاید کل مجھے یہ موقع ملے یا نہ ملے، میں آج کا دن نہیں چھوڑ سکتا_" موبائل دانتوں

میں دبا کر اس نے مسکرا کر ثمین سے خیالوں میں ہی کہا تھا_ کمرے کا دروازہ کھول کر پھر سے وہ باہر نکل گیا

_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

" مہندی لگ چکی ہے تو ثمین کو میرے روم میں لے جاؤ_ "وہ سب ثمین کو گھیرے مہندی لگاتی اس کا ہاتھ پاؤں تھام کر بیٹھی تھی، جب بڑی ماں نے وہاں آ کر ان لوگوں کو حکم دیا تھا _____

"وہ کیوں بڑی ماں.... " نیلم بہت مصروف سی ادھر بیٹھی کل کی تیاری کر رہی تھی.. سب پیک کرنا ہر چیزیں دیکھنا _____

"بچی تھک گئی ہے ادھر ہی آرام کر لے تو ٹھیک رہیں گا.... تم لوگوں کا تو رات بھر کا جاگنے کا ارادہ ہے... کل اسے پھر سے بیٹھنا پڑے گا... جو کہہ رہی ہوں وہ کر دو بیٹا_" بڑی ماں نے بہت پیار سے ثمین کو دیکھتے ہوئے نیلم کو نرمی سے ہدایت دی تھی_____

" با بھی مجھے واقعی نیند آ رہی ہے_" وہ ایسی بیچارگی سے بولی کی نیلم نے بس سر ہلایا تھا پھر کچھ ہی دیر میں نیلم اسے بڑی ماں کے روم میں چھوڑ گئی تھی.... باقی بچی مہندی یہی لگا کر مہندی لگانے والیاں بھی روم سے باہر چلی گئی_____

بڑی ماں کا کمرا کافی پر سکون سا تھا گھر میں مچے شور کی آواز کم ہی یہاں آ رہی تھی انہیں زیادہ شور ہنگاموں سے الجھن تھی یہاں وہ سکون سے رہتی تھی... ان کے کمرے میں ثمین کے اعصاب کو جیسے سکون سا ملا تھا، بڑے آرام سے وہ ان کے بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھی خود کو آرام دہ حالت میں محسوس کر رہی تھی.....بڑا سا دوپٹہ بغل میں پڑا تھا اور وہ آرام سے ہاتھوں پیرو کو پھیلائے نیم دراز ہوئی تھی _____

" کھانا کھایا تم نے.... " بڑی ماں ملازمہ کے ہمراہ روم میں آئی تھی_ ملازمہ ٹرالی تھامے ان کے ساتھ تھی_____

" کھالیا تھا بڑی ماں... " ثمین بس اداسی سے مسکرائی_____

" کہاں کھایا ہے نیلم نے بتایا بس دو چار لقمہ لئے تھے..... اب کھالو.... تم جاؤ_" ثمین سے پیار سے کہہ کر انہوں نے ملازمہ کو باہر جانے کا اشارہ کیا اس کے جاتے ہی انہوں نے دروازہ لاک کیا تھا پھر چل کر وہ اس کے پاس بیٹھ گئی_____

ثمین نے ہلکے سے مسکرا ادب سے پیر سمیٹنے چاہے_"ناکرو مہندی خراب ہو جائے گی_" انہوں نے ٹوکا تو اس نے پیر سیدھے کر لئے_____

" کتنی خواہش تھی ایلیار کی دلہن کو اپنے سامنے دلہن بنی دیکھوں آج جیسی ساری خواہش پوری ہو گئی_" انہوں نے اٹھ کر اس کی پیشانی چومی، ثمین کو ان کے وجود سے ماں جیسی محبت کی حرارت ملتی تھی_____

" تم مجھ سے تو ناراض نہیں ہو نا... " انہوں نے اس کا چہرہ تھاما_____

" نہیں بڑی ماں... آپ سے ناراض کیوں کر ہو گی آپ تو میری ماں ہے_ "ثمین جو کہہ رہی تھی اس کی آنکھوں میں بھی وہی سچ تھا_____

"یہ صرف مجھ سے ناراض ہوتی ہے کیونکہ میں اس کا بیچارہ شوہر جو ہوں_ "ثمین اس آواز پر جیسے اچھل پڑی،لان کی طرف کھلنے والا دروازہ دھکیل کر اندر آتے ایلیار کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹ گئی،_____

وہ مسکراتا اسے آنکھ مار کر آکر بڑے آرام سے بڑی ماں کے پاس بیٹھ گیا_ "کوئی بھی شکایت ثمین سے ملی نا تو خوب ڈانٹ لگاؤں گی تمھیں_ "بڑی ماں نے پاس بیٹھے ایلیار کے گال پر چپت لگائی تھی_____

"مائی سوئٹ پھوپھو،اب کوئی شکایت نہیں ملیں گی.... بس میرے زندہ رہنے کی دعا کیجئے گا_ "انہیں پیچھے سے اپنی بانہوں میں بھر کر ان کے گال چومتے ہوئے ساکت بیٹھی ثمین کی طرف شوخی سے دیکھا.... ثمین نے ہونٹ بھینچ لئے .....

"میری بیٹی بہت سیدھی سادھی ہے تم ہی ہمیشہ اسے ستاتے رہتے ہو_" انہوں نے پیار سے ثمین کی طرف دیکھا وہ اب سر جھکائے خاموش بیٹھی تھی_____

"، جی بہت سیدھی سادھی ہے اتنی کی چھری مارتی ہے_" ایلیار کی شرارت پر ثمین نے سر اٹھا کر خونخوار نظروں سے گھورا_____

"دیکھ لے اپنی سیدھی سادھی بیٹی کو کھڑا کھڑا نگل جانے کے لئے گھور رہی ہے_" اس بار بڑی ماں ہنس دی پھر بستر سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی_____

"آج سارے گلے شکوے دور کر لو، کل سے نئی زندگی شروع ہو گی اور نئی زندگی محبت سے شروع کرتے ہیں لڑنے کے لئے تو عمر پڑی ہے_" وہ ایلیار کا سر سہلا کر اس کی پیشانی جھک کر چوم چکی تھی_

"تھینکس پھوپھو اس ہیلپ کے لئے...." وہ محبت سے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا_

"صرف اپنی بیٹی کے لئے..." انہوں نے اس کے گال پر چپت لگا کر ثمین کی طرف دیکھا_ "ثمین تمھیں اپنی بڑی ماں پر یقین ہے نا تمھیں بس اتنا کہوں گی ایلیار کے دل میں صرف تم ہو اور کوئی نہیں_ "ثمین کا سر جھک کر چوم کر وہ مسکراتے ایلیار کی طرف مڑی... " کھانا کھالینا اور اپنی دلہن کو بھی کھلا دینا_ "اس کا گال سہلا کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیی تو ایلیار نے تیزی سے بڑھ کر دروازے کو لاک لگایا تھا_____

بیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ قدموں سے درمیان کا راستہ طے کیا تھا_ ثمین بس اسے گھور رہی تھی جو مسرور سا آکر بستر پر بیٹھا تھا_ ایلیار نے پیر اٹھا کر بستر پر رکھ لئے، تکیہ اٹھا کر پائنتی پر رکھ کر کہنی کے بل سر اٹھا کر وہ بڑی فرصت سے اسے نگاہوں میں بھر رہا تھا_____

رسم کے مطابق وہ ابھی تک اسی غرارے میں تھی جو مہندی کے وقت پہنے ہوئے تھی، ابھی تو اس نے پھولوں کے گہنے بھی نہیں اتارے تھے سوچا تھا مہندی سوکھ جائے گی پھر اطمینان سے سب سے چھٹکارا حاصل کرے گی، ایلیار کی نگاہوں سے کب تک وہ نروس نا ہوتی اس غرارے کی کرتی کی تو استین بھی نا کے برابر تھی اور اتنا گہرا گلا اوپر سے دوپٹہ بھی بیڈ پر آرام فرما رہا تھا.... ثمین نے جیسے ہی دوپٹہ جھپٹ کر اٹھانا چاہا اس سے پہلے ایلیار کے ہاتھوں نے دوپٹہ کو اٹھا کر سوفے پر اچھال دیا تھا_____

"مجھے دوپٹہ لا کر دو_ "وہ بہت غصے سے بولی تھی_____

"کیوں تم ایسے ہی مجھے بہت حسین لگ رہی ہو.... " اس نے شرارت سے آنکھ مار کر بہت کو لمبا کھینچا تھا____

"اور تم خبیث ترین... " اس نے بھی خبیث کو لمبا کھینچا تھا، ایلیار سر تکیہ پر گرا کر بے تحاشہ ہنس رہا تھا اور وہ بس دانت پیس رہی تھی_ ثمین نے اپنی مہندی دیکھی جو بس اب سوکھ ہی چکی تھی پھر اپنے پیروں پر غرارہ برابر کر کے بستر سے پیر اتارے_____

"کہاں جا رہی ہو... " ایلیار نے فوراً بڑھ کر اس کا پھیلا ہوا غرارے کا سرا تھام لیا، ہاتھ اس لئے نہیں پکڑا کی مہندی خراب ہونے کا ڈر تھا_____

"غرارا چھوڑو میرا.... " ثمین نے مڑ کر اسے کاٹ کھاتے ہوئے جیسے دیکھا__

"آرام سے بیٹھ جاؤ چھوڑ دوں گا... " ایلیار نے اپنے ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلائے کپڑے کو اور کھینچا تھا ثمین اس کی ضدی طبیعت سے واقف تھی، ایک بار جو کہہ دے اگر نہیں کرے گا تو تب تک جان نہیں چھوڑنے والا وہ پھر سے بیڈ پر بیٹھ گئی، _ ایلیار مسکراتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا، بلکی بیٹھا ہی نہیں کھسک کر بالکل اس کے سامنے گھٹنے بستر پر ٹیک بیٹھ گیا_____

"اب بتاؤں... ابھی تک ناراض کیوں ہو، اس رات میری آنکھوں میں محبت بھی دیکھ لی تمھارے ہونٹوں سے سب کہہ بھی ڈالا تھا، پھر بھی ابھی تک بدگمان ہو_ "وہ بہت پیار سے اس کی ناراضگی کا اظہار کرتی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا_ البتہ ہاتھ لگانے سے پرہیز کیا کہیں وہ آرام سے بیٹھی بیٹھی بدک ہی نا جائے_____

"اور رات وہی مجھے بیماری کی حالت میں چھوڑ کر منھ چھپا کر بھاگ گئے_ وہاں میرے پاس رکے کیوں نہیں_" ثمین کی شکایت پر ایلیار نے اپنا سر پکڑ لیا پھر سر اٹھا کر دیکھا ....

"تم میرے آنے پر ناراض ہو_ "وہ واقعی حیرت میں تھا_____

"ہاں تم مجھے چھوڑ کر کیوں آئے، مجھے دوا دی میرے پاس تھے مجھے تمھاری ضرورت تھی پورے ہوش میں تمھاری ہو جانا چاہتی تھی اور تم.. یاد آگئی ہو گی اپنی پرانی محبوبہ جس سے تمھیں اب خیانت نہیں کرنی تھی، تبھی مجھے ان لمحوں میں بھی چھوڑ دیا_ "پٹ پٹ لڑتی وہ اور منھ کھولے ہوئے ایلیار_____

"اب کہو میں کیسے تم سے بد گمان نہیں رہوں.... تم بس ان سے کیا وعدہ نبھا رہے ہو اسی لئے اس رخصتی پر راضی ہو گئے نا.... یہی بات ہے نا_ "ایلیار کا دل کہا اپنے بال نوچ لیں.... جس بات کی اس نے اہمیت نہیں دی کہیں وہ اس سے ناراض نا ہو اپنے دل و جذبات پر پتھر رکھ کر روم سے نکلا تھا محترمہ اسی بات پر ناراض تھی_____

"اب کہو تم دوغلے نہیں ہو.... تم ہو دوغلے، ایسے ایک طرف اپنی محبوبہ کی محبت کے دم بھرتے ہو اور دوسری طرف مجھے بھی اپنے جاھنسے میں پھسانا چاہتے ہو_ "وہ جلی بھنی بولتی اسے سچ میں تپا رہی تھی_____

"تمھیں میں معصوم کہوں، یا بے وقوف، یا گھدھی_ "ثمین کو ان نایاب نایاب خطاب نے چٹخا دیا_

"تم خود ہو گے گدھا، بلکہ بیل اور "اسے اور جانور کے نام یاد نہیں آئے_____

"شرم کرو تمھارا شوہر ہوں " ....

"وہ تو تم بھی کرو تمھاری بیوی ہوں " ....

ایلیار اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گھورتا ہوا بیڈ سے اتر گیا_ "پہلے کچھ کھالوں پھر لڑتا ہوں" _

" اور تم سے امید ہی کیا ہے بس لڑنا_ "ثمین تپی تپی بیڈ پر لیٹ گئی اتنی دیر سے بیٹھی تھی اب کمر میں درد ہونے لگا تھا_____

"ہاں پیار اپنی محبوبہ کے لئے رکھا ہوا ہے، اس پر لٹاوں گا بے پناہ بے تحاشا_ "ایلیار نے کہہ کر اسے جلانے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی _____

"جہاں سے آئے ہو ناوہی سے نکل جاؤورنہ تمھاراخون پی جاؤں گی_ "ثمین بھڑک کر پھر سے اٹھ کر بیٹھ گئی

"،میری پھوپھو کاروم ہے تم جاؤ_ "ٹرالی اپنے سامنے گھسیٹ کر وہ سوفے پر بیٹھ گیا پھر بڑے مزے سے کھانے سے لطف اندوز ہو رہا تھا

"اللہ کرے کھاتے ہی پیٹ میں ایسا درد اٹھے کی نانی یاد آجائے_ "اسے آرام سے کھاتے دیکھ کر ثمین نے بیٹھے بیٹھے بد دعا دے ڈالی

"لوگوں کی بیویاں ہوتی ہے،وہ ہزار دعائیں کرتی ہے اپنے شوہر کے لئے،ایک تم ہو بد دعا دے رہی ہو_ "ایلیار نے منھ میں لقمہ ڈالتے ہوئے اسے جل کر دیکھا

"وہی بیویوں نے تم جیسے شوہروں کا دماغ خراب کر ڈالا ہے ورنہ اچھے شوہر ہوتے تو کم سے کم پوچھ تو لیتے کی آؤ تم بھی کھالو_ "اس کی تپی تپی باتیں سن کر اس بار ایلیار نے مسکرا کر اسے دیکھا

"اب مجھے کیا معلوم کی تم بھی بھوکی میرے کھانے پر نظر لگا رہی ہو، تم تو آرام سے بیٹھی سب کے درمیان کھا ہی چکی ہو گی مگر میں بیچارہ پہلے فنکشن چھوڑا پھر روم سے بنگلہ سے کار لے کر باہر نکلا پھر پچھلے لان سے یہاں تک آیا، کھانا کھانا تو میرا حق بنتا ہے_ "ایلیار نے اسے پوری بات بتا کر اور جلایا تھا_____

"تو کس نے کہا تھا آنے کو پڑے رہتے اپنی محبوبہ کی گود میں_ "وہ جیسے چٹخی تھی_____

"محبوبہ کی گود میں_ "ایلیار کی آنکھیں پھٹ گئی_____

"ہاں اور کیا اسی کو منانے گئے ہو گے_ "ثمین آنکھیں ماتھے پر رکھے اسے گھور رہی تھی_____

"اگر ایسا ہوتا نا تو واقعی آج تم سے اپنا دماغ خالی کروانے کے بجائے سچ میں اس کی گود میں ہی پڑا رہتا_ "وہ اس بار چبا چبا کر بولا تھا_____

"تو جاؤ مرو اس کی گود میں_ "ثمین بھڑک اٹھی_____

"اچھا سچ میں گود میں آجاؤں_ "اس بار شرارت سے آنکھیں گھمائی_____

"تم واقعی جاؤ اور پھر دکھائی مت دینا مجھے_ "ثمین بہت غصہ سے اسے دیکھ رہی تھی ایلیار کھانا وانا چھوڑ کر اچھل کر بیڈ پر چھڑا تھا اور دوسرے لمحے میں وہ اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا_

"لو آگیا گود میں، اب کہو آگے کی بھی اجازت دیتی ہو تو وہ بھی کر ڈالوں محبوبہ کے ساتھ_ "بڑے حق سے اس کے کھلے بازوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی نگاہوں میں گستاخیاں بھری تھی، ثمین نے پورے غصے سے اس کا سر اپنی گود سے دھکیلا تھا دوسرے ہی لمحے وہ بیڈ سے اٹھ کر سوفے پر جا بیٹھی تھی_____

"بڑی بد قول لڑکی ہے خود ہی کہا گود میں جاؤ اور خود ہی دھکیل دیتی ہے_ "منہ بناتا وہ بیڈ سے اٹھ کر سوفے تک آیا تھا_ ثمین اب سوفے پر پڑا دوپٹہ اچھے سے لپیٹ کر منہ پھیرے ناراض ناراض سی بیٹھی تھی.... ایسے میں وہ اسے اتنی پیاری لگی کی اس کی ساری شرارت ختم ہو گئی.. اب بس پیار آرہا تھا_____

"اچھا سوری... آؤ کھانا کھاتے ہے پھر طاقت واقت ہو جائے... لڑتے رہے گے_" اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھتے ہوئے اپنی پلیٹ سے لقمہ بنا کر اس کی طرف بڑھایا_____

"اللہ نے ہاتھ دئے ہے مجھے_" تپ کر خود ہی سے لقمہ توڑنا چاہا مگر ہاے رے یہ مہندی.... اس کی بیچاری سی شکل پر ایلیار نے مسکراہٹ دبا کر لقمہ بڑھا دیا، ثمین نے صرف لقمہ نہیں لیا تھا اس کی انگلی بھی کاٹی تھی_____

"جنگلی بلی ہو پوری_" جل کر کہتے ہوئے اس نے پھر سے لقمہ توڑ کر بڑھایا ثمین نے اس بار پھر وہی حرکت کی تو اس بار وہ کچھ نہیں بولا تھا.... بہت خاموشی سے تیسرا لقمہ اس کے منھ میں ڈالا ثمین اس بار وہ حرکت کرتے ہوئے رک گئی_____

"کاٹ لو تمھارا غصہ ایسے ہی کم ہوتا ہے ایسے ہی صحیح، چاہو تو کھڑا کھڑا چبا ڈالو ٹھیک_" ثمین نے اس کے پیار سے کہنے پر اس کا ہاتھ پرے کر دیا_ نجانے کیوں دل بھر آیا تھا وہ خود تھک گئی تھی اس سے ناراض رہ رہ کر.... منھ پھیر کر آنکھوں کی نمی چھپائی_____

ایلیار نے ہاتھ بڑھا کر ٹھوڑی پکڑ کر اس کا چہرہ زبردستی اپنے سامنے کیا، ثمین نے اپنی آنکھیں بند کر لی، آنکھیں بند ہوتے ہی آنسو ڈھلک ڈھلک کر گالو پر بہے تھے_ ایلیار نے اپنا چہرہ بڑھا کر ان آنسو پر اپنے لب رکھ دیئے، بہت محبت سے ان موتیوں کو وہ اپنے لبوں میں جذب کر چکا تھا.... ثمین کی آنکھیں بند ہی رہی اس کے لبوں کو اپنے گالو پر پوری حس سے محسوس کر رہی تھی وہ_____

"اپنے دل کو پورا میرا ہو جانے دو... کیوں اسے تڑپا رہی ہو وہ صرف میرا ہے صرف میرا_ "ایلیار اس کی ٹھوڑی پکڑے پکڑے بہت آہستہ آہستہ اس کے ہونٹوں کے پاس کہہ رہا تھا، ثمین کی بند آنکھوں میں سارے دکھ ڈھلنے لگے ایلیار کی سانسوں کو بھی محسوس کرتی وہ جیسے سب بھول جانا چاہتی تھی .....

ایلیار کا دل مچل کر خواہش کرنے لگا کی وہ اپنے ہونٹوں کو زرا سا جنبش دے کر ان لبوں کو چھو لے مگر فل حال وہ ثمین کے دل کو صاف کرنا چاہتا تھا تاکی پھر جب لب سے لب ملے اس دل میں کوئی شک و شبہات نا ہو_

" کھانا کھا لیتے ہیں پھر اطمینان سے سب بتاتا ہوں_ "اس کی ٹھوڑی چھوڑ کر وہ پھر سے پلیٹ سے لقمہ توڑ کر اس کی طرف بڑھا چکا تھا_____

ثمین آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی، _"لو... " اتنا پیار ثمین نے منہ کھول دیا، ایلیار مسکرا دیا جب اس نے اس بار اس کی انگلی پر پھر وہی حرکت نہیں کی تھی بلکہ اب تو بس اسے دیکھا جا رہا تھا_"ویسے ایک بات بتاتا چلوں کی اس رات صرف تمھاری خاطر تمھیں چھوڑ کر کمرے سے آیا تھا_"اپنے منہ میں چمچے کی مدد سے چاول ڈالتے ہوئے ثمین نے حیرت سے اسے دیکھا_____

"میں نہیں چاہتا تھا کی جب تمھاری آنکھ کھلے تو تم یہ سوچو کی میں نے پھر تمھارے جسم کو چھوا ہے، میں کچھ اور سمجھا تم کچھ اور، ورنہ محبت میں ملن کو ترسے تو دونوں ہی تھے_"بولتے بولتے وہ زرا سا شریر ہوا ثمین نے جھٹ سے پلکیں جھکالی، ایلیار نے والہانہ انداز میں اس کا چہرہ دیکھا_____

"کھانا کھانے دوں گی یا دیوانہ بن جاؤں_"اس بار ثمین نے مہندی لگے ہاتھوں سے اس کے بازوں پر مارا تھا_

"تمھاری مہندی خراب ہو جائے گی_"ایلیار نے فوراً ٹوکا_

"سوکھ چکی ہے_"ثمین نے اتنا کہہ کر خود ہی چمچہ اٹھالیا_ایلیار اسے بس دیکھ رہا تھا_____

"ثمین تمھیں کچھ محسوس ہو رہا ہے_" وہ ایک دم سے مسرور سا ہو گیا_

"بس غصہ_" وہ ناک چھڑا کر کھاتے ہوئے بولی_

"ٹھیک... لیکن سوچو ہماری شادی ہو رہی ہے، تم رخصت ہو کر میری ہونے جا رہی ہو ہماری مہندی تھی آج_" وہ بہت خوش خوش سا بول رہا تھا_ خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی ...

"ہاں دیکھی تھی تمھاری سڑی سی شکل کتنے خوش تھے سب نظر آ رہا تھا_" وہ اب بھی اسی ٹیون میں بول رہی تھی، ایلیار نے اپنا سر پیٹ لیا_____

"اتنے بڑے سے گھونگٹ میں کہاں دیکھ لی میری شکل_" وہ دانت پر دانت جما کر اب اسے گھور رہا تھا_____

"دیکھنے کے اور بھی طریقہ ہے، کسی نے اپنے موبائل میں پیک دکھائی تھی، بولی ایلی بھائی تو لگتا ہے زبردستی بٹھائے گئے ہے، اتنے ہنڈسم لگ رہے مگر مجال ہے جو زرا سا مسکرا دے_" وہ جل جل کر بولی تو ایلیار نے اپنی ہنسی دبائی_____

"مجھے رسموں سے الرجی ہے جان، مجھے یہ رسموں میں ہونے والی بیہودگی بالکل نہیں پسند اسی لئے موڈ خراب تھا، اوپر سے وہ تڑکتا بھڑکتا پیلا کرتا میں بالکل برداشت نہیں کر سکتا_" ایلیار بڑی نرمی اور پیار سے اپنی صفائی دے رہا تھا_____

"ہاں... تو اپنی محبوبہ سے شادی کرتے تو باچھیں چیر کر بیٹھتے اور وہ کرتا بھی پہنے رہتے مجھے تو دکھایا بھی نہیں_" اف یہ اتنی لڑاکا ہے، ایلیار آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا_____

"ثمین تم ہو اسے بھی لڑ سکتی ہو اتنی لڑاکا ہو تم.... " وہ سچ مچ کا پریشان ہوا تھا، اتنی دیر سے سمجھا رہا ہے، پیار جتا رہا ہے اور وہ وہی اٹکی ہے_____

"تم ہو گے لڑاکا.. میں بہت سیدھی سادھی ہوں تمھاری طرح مکار نہیں_" آرام سے اب میٹھا اٹھا لیا گیا____

"ہاں جلیبی کی طرح سیدھی_ "جل کر کہا پھر ٹرالی سے کولڈ ڈرینک کا گلاس آٹھالیا_____

"اور تم ڈنڈے کی طرح ٹیڑھے_ "اس نے تپ کر مثال ہی الٹ دی_____

"یہ محبوبہ محبوبہ کی کیا رٹ لگائی ہے، میری کوئی محبوبہ نہیں_ "گھونٹ گھونٹ ڈرنک پیتے ہوئے وہ اسے دیکھ بھی رہا تھا_____

"ہائے رے یہ معصومیت میں مر جاوا... " اس کے تپ کر کہنے پر ایلیار کی بے اختیار ہنسی چھوٹی تھی.... اس کے منھ سے کولڈ ڈرنک فوارے کی صورت میں باہر نکلی_____

"بھاگ جاؤ تم یہاں سے_ "ثمین نے اس بار پاس بیٹھے ایلیار کو لات مارا تھا_ ایلیار نے بمشکل کولڈ ڈرنک کا گلاس گرنے سے بچایا_____

"بھابھی کی جانشین بن گئی ہو ہاتھ تو ہاتھ پیر بھی_ "گلاس رکھ کر اس کے دونوں پیر اٹھا کر اپنے زانو پر رکھ لئے ثمین نے اپنے پیر چھڑانے چاہے_____

"چپ چاپ ایسے بیٹھی رہو... ہاتھ تک ٹھیک ہے لات برداشت نہیں کروں گا_ "وہ بس اسے جلانے کے لئے بولا تھا_____

"اچھا ایسا_ "ثمین نے ہاتھ میں پکڑا باؤل ٹیبل پر رکھ کر اپنا پیر چھڑانا چاہا ایلیار نے شرارت سے اسے دیکھا تھا دوسرے ہی لمحے اس نے اس کے پیروں کو اٹھا کر اس پیرو کے تلوے پر اپنے لب رکھ دئے_____

"اللہ ایلی مت کرو.... " وہ جیسے تڑپ اٹھی وہ تو ویسے بھی حساس سی تھی کوئی پیر چھو دے تو گدگدی ہو جاتی تھی یہاں وہ شرارت سے اپنے چہرے کو رگڑ رہا تھا_ "چھوڑو مجھے پلیز.... " ثمین نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی ایلیار نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا.... ثمین نے آنکھیں کھول کر ایلیار کی گستاخیاں دیکھی وہ جیسے سارے پردے کھول دینا چاہتے تھا..... ثمین نے اپنی پوری طاقت اکٹھا کر کے اس سے خود کو چھڑایا تھا اس کی گرفت ڈھیلی تھی تو وہ کامیاب ہو گئی.... سوفے سے اٹھ کر وہ رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی، ایلیار بھی آہستہ سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا_____

"آج اگر پھر سے چلا گیا تو تم پھر ناراض ہو جاؤں گی_" اس کے کانوں میں سرگوشی کر کے اس نے اپنے کو جھکا کر گردن کی پشت پر لب رکھ دئے ثمین دم سادھے کھڑی تھی، وہ لب پھیرتا ایک ایک کر کے ساری ڈوری کھول رہا تھا_ ثمین نے مچل کر دور ہونا چاہا اس سے پہلے ہی ہاتھ کمر پر پڑ چکے تھے اور خود سے لگا چکے تھے_____

" کبھی خود کو کوئی تکلیف مت دینا ثمین ورنہ تمھارا ایلیار بے موت مر جائے گا،" اس کی گردن پر بینڈج نظر آئی تو ایلیار کی آنکھوں میں درد چھلکا تھا آواز میں تڑپ تھی، ثمین نے رخ موڑ کر اس کا چہرہ دیکھا_ جہاں وہی عشق تھا جو اس کی روح پر قابض تھا_ ایلیار بس ان آنکھوں میں کھو جانا چاہتا تھا جو اسے دیکھ رہی تھی اپنا پیار لٹا رہی تھی_____

ثمین نے اس کا چہرہ خود پر جھکایا تھا ایلیار نے پھر کچھ نہیں کہا تھا اب کچھ کہنے کو تھا بھی نہیں اب جو کہیں گے وہ تڑپتے جذبات کے طوفان سب کہہ دیں گے،_ اس نے پوری شدت سے ثمین کے لب جکڑ لئے..... دل تھا کی بھر ہی نہیں رہا تھا، سانسیں تم رہی تھی مگر ہونٹوں کی پیاس تھی کی ختم ہو ہی نہیں رہی تھی.... یوں ہی اس کے لبوں پر شدتیں لٹاتے ہوئے اس لئے لئے بستر پر گرا تھا .....

ایلیار نے چہرہ اٹھا کر اس کا گلابی چہرہ دیکھا_ ثمین نے آنکھیں کھول کر اس کا چہرہ دیکھا پھر اس کی آنکھوں میں دیکھنا محال ہوا تھا_ شرما کر رخ موڑ لیا، ایلیار نے اس کی کھلی پشت پر ہونٹ رکھ دئے .....

موبائل پر رینگ ہوئی تو ایلیار نے بہت ناگواری سے سر اٹھایا تھا_ ثمین نے آنکھیں کھول کر اس کا چہرہ دیکھا تو وہ بوجھل آواز میں بولا "چھوڑو.... خود خاموش ہو جائے گا... " وہ پھر سے اس پر جھک گیا... موبائل رینگ کرتے کرتے خاموش ہو گیا وہ اپنی بیتابی پوری کرنا چاہتا تھا _____

موبائل ایک بار پھر رینگ ہوا تھا وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا..... " پہلے اسے خاموش کر دوں،" جھنجھلا کر کہتے ہوئے وہ سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا چکا تھا_ ثمین بھی خود کو سنبھال کر اٹھ کر بیٹھ گئی_ ایلیار نے موبائل اٹھا کر دیکھا بڑی ماں کالینگ ہو رہی تھی _____

کال پک اپ کر کے کان سے لگایا_ "جی بولے بڑی ماں.... " اس کے منھ سے بڑی ماں سن کر ثمین جیسے ہوش میں آگئی وہ تو بھول ہی گئی تھی کی وہ بڑی ماں کے روم میں موجود تھی، تیزی سے اٹھ کر آئینہ کے پاس جا کر اپنا آپ دیکھا کہیں پھر..... ایلیار کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی، _____

"جی آرہا ہوں بس دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں_ "کہتے ہوئے وہ موبائل بند کر کے اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا... جو ڈوری باندھنے کی کوشش کر رہی تھی_ "لاؤ باندھ دوں.... " کہتے ہی ڈوری باندھنی شروع کر دی ثمین نے آئینہ میں اپنا اور اس کا عکس دیکھا دونوں کتنے مکمل تھے ایک دوسرے کے ساتھ_____

وہ ساری ڈوری باندھ کر زپ بھی چھڑا چکا تھا، اس کے ٹیکے پھر کانوں میں پہنے پھولوں کے زیور کو بڑی نرمی اور محبت سے اتارا تھا جو اچھے خاصے مسل چکے تھے انہیں وہ اپنے ٹاؤزر کی جیب میں رکھ چکا تھا_____

ثمین نے مسکرا کر اپنی کلائی سامنے کی ہاتھوں میں بندھا کنگن ٹوٹ کر بھی خود پر نازاں ہو رہا تھا_ ایلیار نے اپنی مسکراہٹ دبائی پھر اس کا بندھا کنگن بھی کھول کر اپنے جیب میں ڈال لیا_____

"اب ایک دم فٹ کوئی کچھ نہیں سمجھ سکتا فیل بیٹر.... " ایلیار نے اس بار شرارت سے اس کی ناک جھک کر چومی، ثمین کچھ نہیں بولی تھی بس ایک ہاتھ سے شانوں کے پاس سے زرا سا دوپٹہ ہٹایا تھا.... ایلیار نے زبان دانتوں تلے دبائی... اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بیچارہ بن کر دیکھا_ "یار میرا قصور نہیں.... تم ہو ہی ایسی پھول کی

بنی.. میں نے تو بہت آہستہ سے چھوا تھا اب میں کیا کروں.... " وہ اپنی مسکراہٹ دباتا ثمین کو بے حد پیارا لگا تھا

_____

"ایسے تو میں کبھی بھی کسی کے سامنے نہیں جا سکتی_ "وہ اس کی ٹی شرٹ کو سینے پر سے پکڑ کر جھوٹی ناراضگی سے بولی.. حسین آنکھوں کا یو پیار سے دیکھنا_____

"یہ تو پرابلم ہے.... ایسا کروں گا تمھیں لے کر کہیں بھاگ چلتا ہوں جب تک تمھاری اسکن عادی ہو ہی جائے _"وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنی کمر کے ارد گرد باندھ کر خود سے قریب کر چکا تھا_____

"یعنی سدھر نامت_ "وہ چہرہ اونچا کر کے اسے دیکھ رہی تھی_____

"نو.... کیوں دیوانہ بنایا مجھے ایسا_ "جھک کر اس کی ناک پر دانت گاڑے تھے_ "اللہ.... " وہ اس سے الگ ہونے کے لئے تڑپی، ایلیار نے ہنستے ہوئے اپنے دانت ہٹائے، ثمین نے آئینہ کی طرف دیکھا شکر تھا نشان نہیں پڑا_____

"ایسا اللہ اللہ کرتی ہو جیسے کاٹ ڈالا ہو_ ابھی چھوڑ دیتا ہوں ایک دن ایسا کروں گا سب کے سامنے جانے سے چھپوں گی_ "وہ مسکراہٹ نچلے ہونٹوں میں دباتا پھر سے وہی حرکت کر بیٹھا_____

"ایلی کے بچے بتاتی ہوں تمھیں_ "ثمین نے کہہ کر پورے غصہ سے اس کا سر پکڑ کر جھکایا تھا.... ایلیار کی آنکھوں میں حیرانی پھر خوشی سے مسکرا اٹھی اس کی حرکت سے_____

"اب جانا سب کے سامنے... پتا چلے گا کیسا فیل ہوتا ہے_ "ثمین نے اسے پرے دھکیل کر پورے غصہ سے چبا کر کہا تھا... اس کا غصہ ایسا ہی تھا بلا سوچے سمجھے وہ اپنی کر بیٹھتی تھی_____

ایلیار نے اپنے ہونٹ انگلیوں سے چھوئے جہاں اس نے اپنا کرم بخشا تھا... جنگلی بلی غصے میں اپنا کام کر چکی تھی وہ اپنے ہونٹ چھوتا مسکرا دیا_ "میں تو فخر سے سب کے سامنے جاؤں گا محبوبہ کی پیار کی نشانی لے کر..... " اف ثمین نے اپنے کان پر ہاتھ رکھ لئے چہرہ تپ اٹھا.. ہمیشہ کی طرح اپنے غصے پر پچھتاوا ہوا... اب اسے چھیڑنے کو نیا موضوع مل گیا_____

"قسم سے یار.... جب سارے مسائل سلجھ جائے نا تو ایسا ہی غصہ دکھانا میرا تو..." اس نے دو معنی انداز میں اسے دیکھا اس کی بے باکی.... ثمین کو اسے دیکھنا بھی دوبھر ہوا تھا_ فرتی سے جا کر واش روم میں بند ہو جانا چاہا .....

"کہاں میری سرکار..... " ایلیار نے اس سے پہلے ہی اس کی کلائی جکڑ لی... وہ رخ موڑے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کرتی بھاگ جانا چاہتی تھی_ ایلیار نے اس کی کلائی کو جھٹکا دیا وہ لہرا کر اس کے سینے سے آ لگی_____

"اتنی جلدی تو میں چھوڑنے والا نہیں پھر سے وہی حرکت کرو پہلے_" اپنے سینے میں جکڑتے ہوئے وہ مدھم آواز میں بولا ثمین نے اس کی شوخی پر سر اٹھایا_____

"مجھے جانے دو.... " وہ کسمساتی اس کی گرفت سے چھوٹ کر بھاگ جانا چاہتی تھی، نگاہیں ملانے سے وہ کترا رہی تھی_____

"اس زخم کیا کروں... سب سے کیا کہوں گا وہاں سب میرا ویٹ کر رہے ہے بتاتی جاؤ_" اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ بہت شوخ ہو رہا تھا_____

"میں نہیں جانتی_ "ثمین کا چہرہ سرخ ہونے لگا.. اپنی پوری طاقت لگا کر بھی وہ اس سے آزاد نہیں ہو پا رہی تھی

"کہہ دوں کی پرانی محبوبہ نے کِس کیا ہے..... " ثمین ساری شرم بھول گئی پورے غصے سے اسے دیکھا تھا ایلیار نے آنکھ ماری_ "پھر سے کرو ورنہ یہی کہوں گا.... " اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے وہ اسے اکسا رہا تھا_ ثمین کو اتنا غصہ آیا تھا کی وہ سب بھول گئی بس غصہ میں اس کے ہونٹوں کو چھوا تھا..... ایلیار کے جسم میں خون کا دوران تیز ہونے لگا، محبوب کا چھونا کیسا مدہوش کرتا ہے وہ آج سمجھا تھا اس کی کمر کو پوری سختی سے جکڑ لیا_____

"ایلی.... " وہ ناہموار سانسوں سے اس کے سر سراتے ہاتھوں کو تھام کر بڑی مشکل سے بولی تھی.... ایلیار نے سر اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا_ "بڑی ماں کی تہجد کا وقت ہے_ "وہ سرخ آنکھوں سے نگاہیں چراتی آہستہ سے بولی تھی_____

ایلیار نے جھک کر اس کی پیشانی پر پیشانی ٹکا کر گہری سانسوں کے ساتھ خود کو نارمل کرنا چاہا مگر یہ بہت مشکل لگا تھا... اس کے بدن سے اٹھنے والی کی خوشبو سے مل کر اور بھی بہکا رہی تھی، ایلیار نے تیزی سے اسے چھوڑ کر رخ موڑا تھا_____

اپنی کمر پر ہاتھ رکھ ہونٹوں سے سانس لے کر بالوں کو انگلیاں سے سنوارا تھا آگ تھی کی بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی، _ آکر ٹیبل سے ٹرالی سے پانی کی باٹل کھول کر منھ سے لگا لیا، گلا جیسے خشک ہو رہا تھا وہ غٹا غٹ پانی چھڑا گیا، _ ادھر ثمین انگلیاں مروڑتی آنکھیں زمین پر گاڑے خود کو سنبھال رہی تھی _ ایلیار نے بوٹل ہاتھ میں لئے لئے اس کی طرف دیکھا اف یہ دلبر کی معصومیت وہ مسکرا دیا _ باٹل ٹرالی میں رکھ کر تیزی سے چل کر ثمین تک آیا تھا ثمین نے سر اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا _ وہ دوسرے ہی پل اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا وہ گھبرا سی گئی پھر شروع ہو گیا یہ.... " ایلی بڑی ماں " _

"معلوم ہے چپ رہو.... " پیار سے ڈانٹ کر چپ کر دیا ثمین نے منھ بنا لیا_____

"ابھی جارہاہوں مگر کل تمھیں اپنابنا کر رہوں گا کوئی مائی کالال روک کر تو دکھائیں_ "ثمین نے سرخ ہو کر چہرہ چھپالیا_ "جتنا شرمانا ہے شرمالو کل ایسی بے شرمی دکھاؤں گا کی تم شرمانا بھول جاؤں گی_ "اسے پھولوں کی طرح بستر پر لٹا کر وہ جو کچھ بولا تھا_ ثمین کی آنکھیں کھل ہی نہیں سکتی تھی_____

"کل چاہے جو ہو جائے تم اپنا دلہن والا ایک بھی لک نہیں خراب کروں گی سمجھی_ "ایلیار نے اس کا ہاتھ چہرے پر سے ہٹا کر پیار سے کہا_____

"کل کیا ہو گا.... " مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھا_____

"جو بھی ہو مگر تم میرا انتظار کروں گی سمجھی ورنہ.... " وہ اٹھتے ہوئے بول کر چپ ہو گیا، ثمین نے بس اسے زبان دکھائی_____

"جو کہا ہے وہ یاد رکھنا_ "وہ کہتا ہوا دوسرے ہی لمحے میں کمرے سے باہر نکل گیا، ثمین بس ہلتے پردے کو دیکھتی رہ گئی تھی_____

"کیا ہو تم ایلیار کوئی ساحر جس نے مجھ پر جادو کر دیا ہے_" ثمین خود سے بولتی وہی تکیہ پر لیٹی تھی.... تکیہ چہرے پر رکھ کر سب بھول کر سونا چاہا مگر یہ اتنا آسان تو نہیں تھا_____

ایلیار چپکے سے بنگلے سے نکل کر اپنی کار تک گیا تھا اور کار اسٹرارٹ کرتے ہوئے ادھر لے آیا جدھر مین گیٹ تھا

___

"تیار ہو جاؤ ایلیار میاں معرکہ کے لئے.... " کار گیٹ سے اندر داخل کرتے ہوئے وہ بڑبڑایا.... کار پارک کر کے مرر میں اپنا چہرہ دیکھا، سب ٹھیک تھا اب وہ زخم مدھم ہو چکا تھا_____

"ثمین بی بی اسٹارگ باڈی ہے ہماری، پھول تو آپ ہے_" مستی سے کہہ کر وہ کار کا ڈور کھول کر کار کی چابھی گارڈ کو دے کر اندر کی سمت بڑھ گیا_____

یہاں اب بھی اچھے خاصے لوگ جاگ رہے تھے.... وہ چپکے چپکے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا مگر لاؤنج سے نکلتی نگار نے اسے دیکھتے ہی گھیر لیا_____

"کہاں گئے تھے تم.... " نگار اسے دیکھتے ہی پوچھ بیٹھی_____

"بس ایسے ہی.... " وہہ َسنجیدہ سا اب کوئی اور ایلیار لگ رہا تھا_____

"بتا کر جانا چاہیے تھا یہاں سب تمھیں پوچھ رہے تھے آخر دولہا ہو..... تم شاید بھول رہے ہو کل تمھاری رخصتی ہے_" نگار نے کچھ دوری پر بیٹھے فائق صاحب کو طنزیہ نظروں سے دیکھا تھا_وہ ان دونوں کی طرف کوئی دھیان دئے بغیر ساقب کے چچا کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے_____

"ممی رخصتی ہے تو کیا کروں... مجھے کام تھا جانا ضروری تھا_"وہ بیزار سا چہرہ لئے کھڑا تھا کی یہ پوچھ تاچھ ختم ہو اور وہ اپنے روم میں جائے_____

"ایلی تم نے کھانا کھایا... میں تو تمھارے روم تک گئی تھی.. کہاں تھے تم_" اس کے پورشن میں آتی نیلم اسے دیکھ کر آتے آتے پوچھ بیٹھی_____

"محبوب کے ہونٹوں کے جام تک پی آیا ہوں_" وہ صرف سوچ سکتا تھا کہہ کر قیامت تھوڑی لانی تھی _____

"مجھے بھوک نہیں ہے بھابھی... " بس اتنا کہہ کر اس نے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے_____

"ایلی کھانا کھالو پہلے پھر جاؤ_" نگار نے پیچھے سے ٹوکا تھا_____

"ممی میرا بالکل دل نہیں پلیز اب مجھے ڈسٹرب مت کرے_" وہ ادب سے ہی کہہ کر رکا نہیں تھا دھڑا دھڑ سیڑھیاں چھڑ کر چلا گیا_____

نگار بس مسکرا کر رہ گئی_ "عجیب ماں ہے بیٹا خوش نہیں اور یہ نا جانے کیا سوچ سوچ کر مسکرائے جا رہی ہے_" نیلم ان کی مسکراہٹ دیکھ کر جل کر سوچتی پھر سے اپنے پورشن کی طرف چلی گئی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"آپ کیا کہہ رہی ہے بڑی ماں، ایلیار کہیں چلا گیا ہے.... اس کا دماغ خراب ہے، کم سے کم آج کی رات اسے یہاں ہونا چاہیئے تھا_ "بڑی ماں کے منھ سے ایلیار کے ایک دم سے منظر سے ہٹ جانے کی خبر سنتے ہی نیلم جیسے غصہ سے بھنا گئی_ شادی کا فنکشن میرج ہال میں رکھا گیا تھا اور وہاں سے واپسی کے بعد وہ لوگ ثمین کو لے کر لیونگ روم میں بیٹھے تھے جب بڑی ماں نے نیلم کو اکیلے میں لے آکر بے بسی سے بتایا تھا_____

"مجھے خود اس پر بہت غصہ ہے، کم سے کم ثمین کو کمرے تک تو جانے دیتا، ابھی بھی کتنے مہمان بیٹھے ہے اور یہ کار لے کر غائب ہو گیا ہے_ "بڑی ماں واقعی میں بہت پریشان تھی، لاکھ مصلحت صحیح مگر کم سے کم گھر کی عزت کا خیال تو رکھنا چاہیے تھا، ابھی رسمیں باقی تھی اور بنا دولہے کے کیسے سب ہو گا، سب کی باتوں کا وہ کیا جواب دے گی_____

"آپ کال کرے بڑی ماں، وہ ضرور جواب دے گا_____"نیلم نے ان کا موبائل اٹھا کر تیزی سے نمبر نکالا تھا

_____

"اس کا موبائل بند ہے میں تو اس لڑکے کی... " وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی_____

"بڑی ماں کیا کہیں گے سب سے اور ثمین.... " نیلم بیچاری ہر چیز سے انجان تھی اس لئے وہ تو روہانسی سی ہو گئی

_____

"تم باہر چلو کوئی نا کوئی راہے حل نکالتے ہے_"بڑی ماں نے پیار سے اپنی سادہ مگر بہت بولنے والی شرارتی بہو کا گال تھپکا جو اس وقت بہت پریشان تھی... نیلم انہیں دیکھتی باہر نکل آئی_ہال روم میں اس کی ساری کزنز ثمین کو گھیر کر بیٹھی تھی_ ہنسی مذاق سب چل رہا تھا_____

"اے نیلم تمھارا دیور کہاں گیا ہے... اسے بلاؤ ساری رسمیں تو منھ بنا کر ادا کی، کم سے کم آخری رسم تو مسکرا ادا کر سکے، اپنی دلہن کو لے جائے اپنے کمرے میں_ "یہ ساقب کی پھوپھو تھی جن سے سارا خاندان پریشان تھا، وجہ ان کی زبان، نیلم تو ان سے اچھے سے خار کھاتی تھی اور ان کی تو نیلم سے کبھی نہیں بنی، آخر ساقب پھوپھو کے داماد جو نہیں بنے_____

"میرے دیور نے کوئی منھ ونھ نہیں بنایا تھا پھوپھو_ سب کو معلوم ہے ایلی کو رسمیں وغیرہ پسند نہیں اس لئے زرا سنجیدہ سا رہا تھا بس اور کچھ نہیں_ "نیلم نے ان کی طبیعت صاف کرنی چاہی کچھ بھی ہو ایلیار سے لاکھ ناراض صحیح، بھائی کی طرح پیارا تھا انہیں _____

"اچھا، رسموں سے گریز تھا شادی سے تو نہیں رہا ہو گا_ ایسا لگ رہا تھا جیسے زبردستی کر دی ہو کسی نے_ "اس بار ان کے طنز پر ثمین نے پہلو بدلا تھا_ سب خاموشی سے بیٹھے اتنے دلچسپ موضوع کو بڑے غور سے سن رہے تھے_ سب سنتی نگار آرام سے ایک سوفے پر پیر پر پیر رکھے بس تماشا دیکھ رہی تھی، ایلیار سے وعدہ کیا تھا تماشا دیکھنے اس لئے مزے سے سب دیکھ رہی تھی_____

"ایسی بات نہیں ساجدہ آپا ایلیار کو ضروری کام آپڑا ہے وہ تھوڑی دیر میں آتا ہو گا، ثمین کو روم میں چھوڑ آؤ نیلم_ "ابھی نیلم جل کر ان سے بھڑ ہی جاتی، کی بڑی ماں نے وہاں آکر بات کو سنبھالا... ساتھ ہی نیلم کو اشارہ کیا، نیلم ان کے اشارے پر ثمین کے قریب آئی تھی، ثمین نے بس ان کی طرف دیکھ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیا تھا، پھر سب کی سب اٹھی تھی وہ نیلم اور چند لڑکیوں کے ساتھ سر جھکائے جھکائے بڑھی تھی_____

بھابھی اسے ایلیار کے روم تک لے آئی تھی، جھکی نظروں نے پھولوں کی روش دیکھی تھی،_ "واؤ کیا روم سجایا ہے ایلیار بھائی نے_ "کسی نے کہا تو ثمین کا دل کہا کی سر اٹھا کر دیکھے مگر چپ چاپ سر جھکائے بھابھی کے ہمراہ بیڈ تک آئی تھی_____

"تم لوگ چلو میں آتی ہوں_ "نیلم نے ثمین کو بٹھاتے ہوئے اس کا بھاری لہنگا سیٹ کیا_ سب ہنستی کھلکھاتی روم سے نکل گئی_____

"تم ساجدہ پھوپھو کی بات دل پر نالو، ایلی آتا ہو گا وہ اب اتنا بھی لاپرواہ نہیں کی گھر کی عزت کا خیال نا رکھے_" اس کا دوپٹہ پیشانی سے پیچھے سرکاتے ہوئے انہوں نے پیار سے دلہن بنی ثمین کو دیکھا_ ثمین نے کچھ نہیں کہا بس سر جھکا لیا_____

"آنے دو اسے تمھیں دیکھ کر سب بھول نا گیا تو میرا نام بدل دینا، بھلا ایسی حسین بیوی سے کون کافر بچ سکے گا _"نیلم اس کا اسٹولر کھولتے ہوئے اس بار شوخ ہوئی ثمین پھیکا سا مسکرا دی_

"میری چندا اداس مت ہو بس زرا سا پہل کر لینا "_

"کس چیز کی_" ثمین نے ایسے ہی ان سے پوچھ لیا اور جو کچھ انہوں نے کہا تھا ثمین کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا_

" بس کرے بھابھی میں سمجھ گئی_" ان کے منھ پر اس نے ہاتھ رکھ دیا تھا تاکی وہ مشورہ دینا بند کر دے

_____

" زیادہ شرماؤ مت، اب تم سیج میں شادی شدہ ہونے والی ہو زرا اسے ٹھیک بھی تو کرنا ہے_" وہ اس کا میک اپ کا ٹچ درست کرتی شروع ہوئی تھی ثمین سن سن کر بس انہیں منھ کھولے دیکھ رہی تھی_____

"تمھارا نائٹ ڈریس میں نے واش روم میں رکھوا دیا ہے، وہی پہننا کوئی اور نہیں ورنہ صبح آکر اچھے سے خبر لوں گی... اپنی دیورانی کو خوش دیکھنا اب یہی میرا مقصد ہے_" وہ اسے تاکید، دھمکی اور پیار کر کے اٹھ کھڑی ہوئی _____

ایک بار پھر اس کا دوپٹہ درست کر کے وہ کمرے سے نکل گئی_"سوری بھابھی" ان کے جاتے ہی وہ شرمندہ سی ہوئی، بھابھی کے خلوص اور محبت پر کوئی شک نہیں تھا مگر اس ایلیار کے بچے کو ضرور سبق سیکھانا ہے_____

"آنے دو نجانے کون کون ڈرامہ کرتا پھر رہا ہے_" اب وہ اطمینان سے بیڈ سے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ گئی _روم اتنی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا کی وہ بہت شوق سے سب دیکھنے لگی، خوبصورت پردے، پھولوں کا بے پناہ استعمال، مدھم مدھم جلتی کینڈلز، وہ چاروں طرف بڑے شوق سے سب دیکھ رہی تھی کی.....

جب کھٹکا ہوا تھا ثمین نے زرا سا ڈر کر واش روم کا کھلتا دروازہ دیکھا پھر اس کا منھ پورا کھل گیا تھا، آنکھیں واش روم کے دروازے پر ٹک گئی تھی_____

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو... پہلی بار دیکھا ہے کیا_" وہ لبوں پر مسکراہٹ دباتا اپنے بال جھٹک کر بیڈ کی طرف آ رہا تھا_____

"تم وہاں تھے... تم وہاں کیا کر رہے تھے_" ثمین اسی شاک سے مسکراتے ایلیار کو دیکھ رہی تھی_____

"واش روم میں کیا کرتے ہیں، ہاتھ لے رہا تھا، اتنی دیر سے اسٹیج پر بیٹھا بیٹھا کر تھکا ڈالا تھا تم لوگوں نے، شاور لے کر فریش ہو گیا_" بھرپور انگڑائی لے کر وہ دھم سے بیڈ پر سیدھا سیدھا گرا تھا_____

" مگر تم تو.... " ثمین اب بھی شاک میں تھی_" کیا تم تو_" اسے اپنی نظروں میں بھرتے ہوئے لیٹے لیٹے ابرو اچکایا_____

"تم تو کہیں چلے گئے تھے نا_" ثمین کی حیرت اب بھی ختم نہیں ہو رہی تھی_

"ہاں تو.. اپنے روم میں چلا آیا تھا... تم سے کہا تھا نا اپنی سہاگ رات زبردست مناؤں گا اس لئے یہی ہوں_"
کروٹ ہو کر بیڈ پر پھیلے اس کے لہنگے کے ڈیزائن پر انگلی پھیرتے ہوئے وہ اس کے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا
_____

"کب سے واش روم میں ہو_" ثمین کو دوسری فکر نے آگھیرا_____

"کافی دیر سے_" معصومیت سے تو جیسے آج ایلیار پر ختم ہو رہی تھی_____

"پوچھ رہی ہوں اتنی دیر سے کیا کر رہے تھے... " ثمین کو تپن چھڑی_____

"کھانا نہار رہا تھا_" اور بھی بے پرواہی سے کہا گیا_____

"یہ کون سا نہان تھا جو ختم ہی نہیں ہو رہا تھا اور پانی کی آواز تو نہیں آ رہی تھی اندر سے_" اس بار ثمین بری طرح سے تپ کر غصے سے بولی تھی_____

"میری مرضی جتنی دیر چاہوں نہان ختم کروں.... ویسے تمھاری اطلاع کے لئے باتھ ٹب میں تھا تم لوگوں کی اتنی سینسر باتیں سن کر اش اش کر رہا تھا_ "اللہ یہ بھابھی بھی پورا اسپیکر آن کر کے بولتی ہے، ثمین کو بس اپنا سر پیٹنے کا دل کہا تھا_____

"چلو شروع ہو جاؤ اپنے کام پر... " ایلیار چت لیٹ کر سنجیدگی سے بولا_____

"کیسا کام_ "وہ سمجھی نہیں____

"بھابھی کے مشورے پر عمل نہیں کرنا ہے، مجھے مٹھی میں کرنا ہے، وہی پہل کرنی ہے..."اس کی شوخی.... ثمین نے کھینچ کر ایک لات ماری تھی اسے.... جو سیدھے اس کی پسلی میں لگی_

"تم نا بس یہی کر سکتی ہو_ "ایلیار درد سے جل کر اٹھ کر بیٹھ گیا_____

"تم اسی لائق ہو... اتنے ناٹک میرا تو دماغ خراب ہو گیا ہے_ "ثمین چڑ کر اپنی چوڑیاں اتارنے لگی_____

"خبر دار، خبر دار جو میرا حق چھینا تو.... کہا تھا نا دلہن کا ایک بھی لک خراب نہیں ہونا چاہیے_ "ایلیار نے تیزی سے اس کی کلائی پکڑ کر اسے چوڑیاں اتارنے سے روک دیا_____

"خود سر جھاڑ منھ پھاڑ بن کر بیٹھے ہو وہ کیا_ "ثمین نے اس کے گال پر زور سے چپت لگائی_____

"یہ سر جھاڑ منھ پھاڑ کیا ہوتا ہے_ "ایلیار نے منھ بنا کر اسے دیکھا_____

"اچھا تو پہلے دن غالب کی اولاد کیوں بن رہے تھے_ "ثمین ابھی تک سب یاد رکھے ہوئے تھی... ایلیار ہنس دیا
_____

"اولاد تو میں زین علی کا ہی ہوں... وہ تو تمھیں امپریس کرنا تھا نا_ "اس نے منھ پھاڑ کر ہنسنا شروع کیا_____

"بس ناٹک ہی کرتے رہو، کیا ڈرامہ تھا کہاں غائب ہو گئے تھے کتنی باتیں بنا رہے ہے سب، بڑی کو کیوں پریشان کر ڈالا.... " ثمین نے اس بار سنجیدگی سے پوچھ کر اس کی کلاس لی جیسے_____

"کرنا پڑا نا یار، ڈیڈ کے ساتھ یہی طے ہوا ہے کی میں اب تمھارے ساتھ نہیں رہ سکتا_ "اس کی چوڑیوں کنگن سے سجے ہاتھ اور ان پر لگی مہندی کی سرخی ایلیار نے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا،_____

"تو تم مجھے چھوڑ دوں گے ایلی، یعنی اپنی محبوبہ کے پاس چلے جاؤ گے_ "اف ایلیار نے اپنا سر تھام لیا یعنی حد ہے اتنا سمجھانے کے باوجود سوئی وہی کی وہی اٹکی ہوئی ہے_____

، "ایک بار تم سے کہا تھا کی خوبصورت لڑکیوں کے دماغ نہیں ہوتے، تمھارا تو لگتا ہے سرے سے ہے ہی نہیں _"اپنی طرف صدمے سے دیکھتی ثمین کا سر پکڑ کر اس نے ہلا دیا_____

"مرو تم_ "اسے صدمہ لگا ہوا ہے اور اس کے یہ تیور، ثمین نے ناراض ہو کر اس کے ہاتھ پر زور سے ہاتھ مارا اور وہ منہ پھلا کر پیچھے کھسک کر بیٹھ گئی_____

"مر تو بہت پہلے ہی تم پر گیا ہوں، لیکن اب سمجھا سمجھا کر پاگل بھی ہو جاؤں گا_" ایلیار نے اس کی ناراضگی پر جل کر اسے دیکھا_____

" تم سمجھا نہیں رہے ہو، بس اپنا مطلب نکال رہے ہو مجھ سے اور کچھ نہیں_" ثمین نے ناک چھڑا کر طنزیہ کہتے ہوئے جیسے اسے اور جلایا تھا_____

" اوکے.... تو ٹھیک ہے، ایسا تو ایسا ہی صحیح چلو سیدھے سے آ جاؤ مجھے مطلب نکالنا ہے_" وہ واقعی میں جل کر اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا_____

"ہاں مطلب نکالو اور پھر چھوڑ دو پھر بلا لینا اپنی محبوبہ کو وہ آئے گی نا تمھاری سیج پر محبت کے پھول سجانے_" وہ نا دور ہٹی نا خفگی چھوڑی بس اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے گھور رہی تھی_____

"تمھارے علاوہ کوئی دماغ والی سے دل لگایا ہوتا تو سیج پر محبت کے پھول ہی سجتے انگارے نہیں جو تمھارے منھ سے جھڑتے رہتے ہیں ہر وقت... حد ہو گئی ہے بدگمانی کی_" ایلیار نے اسے ایک دم سے خود سے دور کر کے پرے کر دیا اور بستر سے آٹھ کر جا کر آئینہ کے سامنے کھڑا ہو گیا، اس بار اسے غصہ آ رہا تھا ثمین پر..... جواب بھی بدگمان ہی تھی، کچھ بھی تو سمجھ نہیں رہی ہے وہ، آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر وہ خواہ مخواہ اپنے بالوں میں برش پھیرنے لگا_____

"ہاں تو منع کس نے کیا ہے، لے آؤ اسے اپنی محبت کو..... مجھے تو اب چھوڑنے والے ہو نا، مجھے تو بس سودے بازی میں محبت دی ہے نا_" اس کی طرف دیکھتی ثمین دل برداشتہ ہوئی تھی کب تک سب برداشت کرتی آخر کار اس کی آواز بھرا گئی_____ ایلیار کا یوں جھڑک کر پرے کر کے چھوڑ کر جانا بہت برا لگا تھا، ابھی تک ایسا انداز دیکھا کہاں تھا_____

ایلیار نے گہری سانس بھری جو زرا سا غصہ آیا تھا وہ بھی فوراً ہوا ہو گیا، جب تک اسے حقیقت نہیں بتائے گا وہ یہی سب تو سمجھے گی اور کم سے کم آج کی رات وہ سب بتانا نہیں چاہتا تھا، برش وہی پھینک کر وہ پھر سے بیڈ کی طرف آ گیا، ثمین شکوہ بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی، ایلیار ہلکا سا مسکرایا_" سوری ویری سوری، تم ہی

میری محبوبہ تم ہی میری زندگی سب کچھ ہو، بھلا تمھیں چھوڑ کر میں زندہ رہ سکتا ہوں میری جان_ "پھر سے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے معذرت بھی کی اور والہانہ محبت سے اسے خود سے لگانا بھی چاہا_ ثمین نے منھ پھیر کر دوپٹہ سے پن نکالنی شروع کی_____

"لاؤ میں کر دوں، تم واقعی تھک گئی ہو گی، جاؤ چینج کر لو بھابھی نے بڑا پیارا نائٹ سوٹ رکھا ہے، تمھیں تو آج اسی میں جی بھر کر پیار کرنا ہے_ "ایلیار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکنا چاہا، ثمین نے رخ موڑ کر اس کی طرف دیکھا

_

"ہاتھ مت لگاؤ مجھے_ "اپنے دوپٹہ سے اس کے ہاتھ جھٹک کر وہ بہت ناراضگی سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"میری دلہن ہو تم اور اتنی حسین لگ رہی ہو، میں تو ہاتھ لگا کر دیکھوں گا بھی اور بے انتہا بے حساب پیار بھی کروں گا_ "بڑی ہی وارفتگی سے اسے اپنے پاس کھینچ کر کہا آواز مدھم مگر بھاری ہوئی تھی سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے اس کی نازک سی نتھ چھوئی، نتھ چومتے چھوتے لبوں پر انگلی رکھی آنکھوں میں محبت مچل رہی تھی

_____ _

"ہاں اور پھر چھوڑ دینا ہے_" ثمین اب بھی وہی اٹکی ہوئی تھی_____

"تمھیں چھوڑ کر میں زندہ رہ سکتا ہوں_" مدھم آواز میں سرگوشی کر کے پیشانی سے ٹیکا اتار کر اس پر اپنے لب رکھے_

"پھر سب کلئیر کیوں نہیں کرتے کی واقعی تم صرف میرے ہو_" ثمین اسے اپنی کرنے سے روک نہیں رہی تھی مگر سب سننا ضرور چاہتی تھی _____

"تمھارا ہوں صرف تمھارا ہمیشہ سے اور کسی کا نہیں مائی لائف_" ایلیار نے اس بار باری باری اس کی آنکھوں کو چوما_ ____

"پھر اس دن انہوں نے کیا کہا تھا اور اپنی ممی کے سامنے نگاہوں کو چرا کر کیوں گزرے اور وہ اقرار.... " وہ ایک ایک کر کے سارے کانٹے نکال دینا چاہتی تھی آج اپنی نئی زندگی کی شروعات اسے ایلیار سے سچ جان کر شروع کرنی تھی... اس سے پہلے وہ اب اپنا آپ اسے سونپنے والی نہیں تھی_____

"ثمین اس دن ڈیڈ نے جو کہا وہ صرف آدھا سچ ہے میں نے صرف تمھارے لئے ڈیڈ کی شرطیں قبول کی اور آج کی رات بس آج کی رات مجھ سے کچھ مت پوچھو، آج میں اور صرف تم.... " وہ اس کے دوپٹہ کو اس کے تن سے جدا کرتے ہوئے التجا کر رہا تھا ثمین نے اس کے ہاتھ تھام لئے_____

"ثمین نگاہیں چرانے کی وجہ وہ شرمندگی تھی جس کی وجہ سے تمھیں ڈیڈ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا.... میں کبھی نہیں چاہتا تھا کی میں تمھیں اس حد تک لے جاؤں مگر میری مجبوری تھی.. تمھیں پانے کے لئے سب کرنا پڑا مگر نہیں چاہتا تھا ڈیڈ تمھیں کچھ کہے اسی شرمندگی نے نگاہیں چرانے پر مجبور کر دیا اور ممی کے سامنے وہ اقرار..... "وہ زرا سا رکا ثمین ساکت سی ہوئی_ "وہ سب سچ تھا... اس اقرار میں کوئی جھوٹ نہیں تھا اور..... " اس بار وہ رکا تو ثمین کی دھڑکن رکی تھی_____

"لیکن وہ لڑکی تم ہی ہو، تم اور کوئی نہیں، میں سترہ سال سے تم سے عشق کرتا چلا آرہا ہوں_ "ایلیار نے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے... اس نے الجھن سے ایلیار کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر دیکھا وہ مسکرایا تھا_____

"تمھیں سب بتاؤں گا اپنی زندگی کی سب سے حسین روداد بھی مگر میں آج کی رات ضائع نہیں کرنا چاہتا..." اپنے چہرے کو تھامے ثمین کے ہاتھوں کو اس نے اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیا_____

"اسی روم میں میں نے ہزاروں بار صرف تمھیں مانگا ہے صرف تمھیں، برسوں کی تمنا پوری ہوئی ہے میری، تم آج مکمل طور پر میری بنا دی گئی ہو.... کوئی مجھ سے پوچھے کی محبوب کی ملنے کی خوشی کیا ہوتی ہے_ میں نے تمھیں پانے کے لئے کتنی آزمائشوں کا سامنا کیا ہے_ تب آج تم میرے ساتھ میرے پاس اس روم میں میری بانہوں میں ہو اور آج میں تمھیں اپنی بیتابیوں کی داستان سنانا چاہتا ہوں سنو گی نا_" ثمین جیسے سب بھول گئی بس ہولے سے سر ہلا کر اپنے دوپٹے سے ہاتھ ہٹا لیا_ ایلیار خوشی کے احساس سے جیسے کھل اٹھا_ اس کا دوپٹہ اس کے جسم سے الگ کر کے ایک طرف پھینکا تھا_____

"آج کی رات بہت دعاؤں کے بعد نصیب ہوئی ہے مجھے، آج بس تم مجھ میں کھو جاؤ، میں قسم کھاتا ہوں کی پھر کچھ نہیں چھپاؤں گا تم سے، سارے راز سے پردے ہٹا دوں گا_" اس کی نتھ کو اتارتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اس نے ہلکے سے ان لبوں کو چھوا بھی تھا، ثمین نے اپنی آنکھیں بند کر لی، ایلیار نے باری باری ان خوبصورت آنکھوں کو چوما تھا_____

"آج کی رات میں تمھاری نس نس چھو لینا چاہتا ہوں_ "اس کی آواز بوجھل ہو رہی تھی_ ثمین کی پلکیں اب کانپنے لگی تھی، وہ بڑی نرمی اور محبت سے اس کے کانوں سے بھی بھاری جھمکے اتار رہا تھا، انہیں بھی سائڈ پر رکھ کر ایلیار کے ہاتھ اس کی گردن پر سرسرائے تھے گلے میں پہنے زیور اتار کر اس کی نگاہوں نے اس زخم کو دیکھا تھا جہاں اب بس نشان ہی رہ گیا تھا_____

"اب کبھی بھی ایسا مت کرنا ثمین میری جان نکل جائے گی_ "کہتے کہتے اپنے ہونٹ اس نشان پر رکھ دئے تھے _ ثمین کی آنکھیں بند ہو گئی، وہ اپنے لبوں سے اس نشان پر مرحم رکھ رہا تھا_ کچھ دیر بعد اپنا چہرہ اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا ثمین کا چہرہ جیسے چاندنی سے نہایا ہوا تھا، ایلیار نے اس کے چہرے کو چومنا شروع کیا تھا اس کے ایک ایک لمس میں بے پناہ محبت برس رہی تھی جو ثمین کے دل میں کھلے گلابوں پر برسات کی صورت میں پڑ رہے تھے

_____

اپنی آنکھوں کو کھول کر اس نے ایلیار کے چہرے کو تھاما تھا..... اس نے اس کے یوتھامنے پر بھوں کے اشارے سے کیا ہوا کا پوچھا تھا.... ثمین نے اپنا چہرہ بڑھایا تھا پھر ایلیار کے لب مسکرا اٹھے وہ اس کے چہرے کو اپنے ہونٹوں سے چھو کر اس کی محبت کو معتبر کر گئی تھی، ایلیار نے پوری شدت سے اسے اپنے سینے میں جکڑ لیا

_____

"اللہ چھوڑو مجھے..ڈریس چھب رہا ہے مجھے_"ثمین نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا وہ ہنس دیا

"اتنی نازک ہو تم... تم تو میرا بس کباڑا کرنے پر لگی رہتی ہو_"اس کی شرارت پر ثمین بری طرح سے بلش کر گئی تھی

"بدتمیز ہو تم... ہٹو میں ڈریس چینج کر لوں_"نگاہیں چرا کر اسے پرے دھکیل کر اس نے بیڈ سے اترنا چاہا_ایلیار نے فوراً اس کی کلائی جکڑی تھی ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں احتجاج کر اٹھی

"آج کانچ کی تو نہیں پہنی ہے نا_"بہت شرارت سے اس کی کلائی مروڑ دی

"کبھی سدھر نا مت_"ثمین نے ہاتھ جھٹک کر اسے گھورا

"تمھیں نے بگاڑا ہے... " ایلیار نے ایک ہاتھ بڑھا کر اس گالوں کو انگلیوں کی مدد سے دبایا تھا ثمین کے ہونٹ گولائی میں نکل آئے ایلیار نے چہرہ بڑھا کر اس کے ہونٹوں کو چوم لیا_____

"کتنی لپسٹک تھوپی ہے_"اس کے ہونٹوں پر رنگ لگا تو وہ اپنے ہونٹ رگڑنے لگا_____

" کبھی ڈھنگ کی بات نہیں کرنا_"ثمین کا منھ بنا_____

"سب ڈھنگ سے کروں گا تم یہ میک اپ دھو کر آو، اتنی حسین ہو میک اپ کی کیا ضرورت تھی_"ثمین نے گھور کر اسے دیکھا_____

"تم شاید بھول رہے ہو آج ہماری رخصتی تھی اور میں ایک دلہن، دلہنیں میک اپ میں اچھی لگتی ہے_"وہ چبا چبا کر بولتی اسے شرارت پر اکسا رہی تھی_____

"اچھا زرا چہرہ دھل کر آو... دیکھوں میری دلہن بنا میک اپ کے کیسے مجھے ڈراتی ہے_ "شرارت سے اس کی ناک بھی ہلائی،_____

"تم البتہ مجھے ڈرا رہے ہو یہ حلیہ ہوتا ہے دلہے کا ٹی شرٹ اور ٹراوزر_ "ثمین نے اس بار اسے چڑایا_____

"دلہا وہ بھی شیر وانی پہن کر دلہا او میرے خدا میں نے کیسے برداشت کیا_ "ایلیار نے سوچ کر جھرجھری لی_" اتنی تڑک بھڑک والی شیر وانی اف میں نے تو یہاں آتے ہی اتار پھینکا اب چین ہی چین_ "ثمین منہ بنائے اس کی ساری بکواس سن رہی تھی_____

"تم اور تمھارے انوکھے خیالات_ "وہ اپنا لہنگا سمیٹ کر اٹھنے لگی_____

"یہ میک اپ بھی ضرور اتار لینا خاص طور پر یہ لپسٹک... مجھے ان ہونٹوں کا خالص رس.... " اس کی آدھی بات منہ میں ہی رہ گئی.. ثمین بڑے غصے سے اسے دھکیل کر بستر پر گراتی اس پر ہوئی تھی..... پھر اپنے لپسٹک لگے ہونٹوں سے اس کے ہونٹ بند کر دئے_ جی بھر کر اپنی لپسٹک اس کے ہونٹوں پر چھاپ کر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی

_____

"تمھیں تو بس غصہ دلاتا رہوں اور میرا کام بن جائے... " وہ سیدھا لیٹا گہری سانس لیتا شرارت سے بولا تھا....
ثمین نے پوری طاقت سے اس کے پیر پر ہاتھ مارا تھا_____

"اللہ.... " وہ اسی کے انداز میں چیخا تو ثمین نے اس بار اٹھ کر جانا ہی بہتر سمجھا تھا وہ لہنگا سنبھال کر اٹھی تھی،
_____

"کہو تو میں چینج میں مدد کرادوں_ "وہ لیٹا لیٹا شرارت سے جاتی ثمین سے بولا_____

"ہاتھ دئے ہے اللہ نے مجھے.... " وہ کہتی چھپاک سے واش روم میں گھس گئی_____

"محترمہ اب باہر کیسے نکلے گی_ "وہ سوچ کر مسکرایا پھر اٹھ کر آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھا
_ ہونٹوں پر رنگ دیکھ کر وہ مسکرایا تھا_ ٹشو لے کر ہونٹوں کو رگڑ کر ٹشو ڈسٹ بن میں اچھالا پھر چلتا ہوا وہ
کمرے کی ساری لائیٹس آف کر چکا تھا، جلتی ہوئی کینڈلز نے کمرے کو بھرپور روشن کیا ہوا تھا_____

ایلیار نے بالکنی میں آکر شیشے کے گلاس کھسکائے تھے... نرم نرم معتر ہوا نے چہرے کو چھو کر اور بھی احساسات کو خوشگوار کر دیا تھا_ احساس تشکر سے آسمان کی طرف دیکھ کر وہ پردے پرے کرنے لگا اب بھاری پردوں کے نیچے لگے ریشمی پردے ہی رہ گئے تھے... جن سے روشنی چھن چھن کر باہر آرہی تھی____

ایلیار نے وہاں سے ہٹ کر روم کو دیکھا ویسا ہی ماحول بس اب ثمین کی کمی تھی_ وہ کچھ دیر انتظار کر سکتا ہے، اس کے بعد تو وہ اس کی بانہوں میں ہو گی یہ سوچ کر اس نے اپنی ٹی شرٹ اتار کر سوفے پر اچھال دی_ اس نے ایک نظر واش روم کی طرف دیکھا اسے گئے اتنی دیر ہو گئی تھی کی اب اسے نکل جانا چاہیے تھا اور نا نکلنے کی وجہ بھی معلوم تھی_ وہ مسکرا کر واش روم کے دروازے تک آیا تھا_____

"باہر آجائے اب مسز ایلیار زین علی_ "دروازے پر انگلی کی نوک سے دستک دے کر وہ مسکرا رہا تھا_____

"ایلیار پلیز بھابھی نے تمھاری الماری میں میرے کپڑے بھی رکھے ہو گے تم مجھے کوئی اور ڈریس دے دو پلیز _"اندر سے اس کی پریشان سی آواز آئی تھی____

"کیوں نائٹی نہیں ہے کیا_ "وہ مسکراہٹ دباتا سنجیدگی سے بولا_____

"وہ تم خود پہن لینا... مکاری مت کرو کپڑے دولا کر مجھے ورنہ میں نکلوں گی ہی نہیں_ "اندر سے اس کی تپی ہوئی آواز سن کر ایلیار ہنسا تھا_____

"پہلے تم مجھے دکھادو کی کیسی لگ رہی ہو_ "ایلیار نے شرارت سے دروازہ بجایا_____

"بکواس مت کرو.... لاکر دو مجھے کپڑے،"وہ شرم سے چلائی تھی ایلیار نے قہقہہ لگایا تھا_ "مرو تم میں باہر ہی نہیں آوں گی_ "وہ اچھی خاصی روہانسی ہو رہی تھی_____

"اچھالاتا ہوں.... " اندر بیٹھی ثمین نے شکر کا سانس لیا، آئینہ میں اپنا سراپا دیکھا_ "یہ نائٹی ہے_ "اس نے تپ کر سر سے پیر تک خود کو دیکھا بازوں پورے کھلے ہوئے، پتلی پتلی اسٹیپ اور اتنا گہرا گلا... _" اللہ سمجھے آپ کو بھا بھی یہ کس کام کی تھی_ "وہ اپنا سر پیٹنے لگی... اگر میں ایلیار کے سامنے یہ پہن کر چلی جاؤں تو اس کا_ "وہ سوچ کر شرما گئی_____

"کپڑے لے لیں میڈم.... " باہر سے ایلیار کی آواز آئی تو وہ تیزی سے بڑھی تھی، دروازہ زرا سا کھول کر ہاتھ آگے بڑھایا مگر بجائے کپڑے دینے کے ایلیار نے اس کی کلائی جکڑ کر اسے باہر کھینچنا چاہا ثمین اس کی ساری شرارت سمجھ گئی_____

"پلیز نہیں ایلیار... نہیں ایلی... " گھبرا کر دروازہ پھر سے بند کرنا چاہا مگر وہ ہر چیز کے لئے آمادہ تھا ایک ہی جھٹکے میں دروازہ کھلا اور ثمین باہر تھی.... ایلیار نے اسے دروازے سے نکال کر ایک طرف دھکیلا تھا ثمین لڑکھڑا کر سنبھلی تھی_ اپنا حلیہ وہ جیسے سوچ کر کھڑی کی کھڑی رہ گئی... ایلیار کی نگاہ جیسے اس پر جم سی گئی، آنکھوں میں جیسے جذبات کے شعلہ بھڑکنے لگے_____

اس ڈریس میں وہ ایک قیامت لگ رہی تھی خدا نے اسے جیسے تراش کر بنایا تھا وہ جیسے پاگل ہونے لگا_ وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھا تھا ثمین نے آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اس کے جسم پر اب شرٹ نہیں تھی وہ گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی چلنے پر نایٹی کا سرا سامنے سے کھلا تھا،_ اور ایلیار کی نظروں نے بڑی بے باکی سے وہاں کا نظارہ کیا تھا ثمین نے فوراً وہ کھلا سرا جھک کر پکڑ لیا وہ مسکرا کر آگے بڑھتا ہوا اسے اپنی نگاہوں میں بھر رہا تھا ثمین کھسکتی کھسکتی جا کر دیوار سے جا لگی اب کدھر جائے_____

"ایلیار مجھے ڈریس چینج کرنا ہے پلیز... " اپنے سامنے کھڑے ایلیار کی طرف اس نے رحم طلب نگاہوں سے دیکھا_____

"نو آج کوئی رحم نہیں آج تمھاری نہیں میری چلیں گی_" بہکی آواز بہکی جسارتوں بھری نظریں وہ جیسے خود میں سمٹ جانا چاہتی تھی مگر ایلیار نے اسے کھینچ کر اپنے سینے میں جکڑ لیا ثمین نے اس کی طرف دیکھا پھر اس نے اس کا چہرہ جھکنے نہیں دیا تھا، اپنے تپتے لبوں سے ان ہونٹوں کو جکڑ لیا تھا _____

ایلیار نے اسے گود میں اٹھالیا تھا، وہ اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا چکی تھی، _بیڈ تک اسے لا کر پھولوں کی طرح اسے لٹایا تھا، پھر وہ اس پر جھک کر اپنے دل کو تسکین دینے لگا تھا.... وہ اپنی محبت کی بیتابیاں ثمین کو سنا رہا تھا اور اس کی بیتابیاں سنتی ثمین ساری دنیا کو بھول چکی تھی.... رات ڈھل بھی گئی.. جلتی شمعیں خاموش بھی ہو گئی مگر ایلیار کی بیتابیاں اب بھی عروج پر تھی_____

"کہاں جا رہی ہو_" اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اس نے جاتی ثمین کی کلائی جکڑی .....

"اب ہاتھ چھوڑو میرا.. مجھے اپنے بال سلجھانے ہے.. جن کا تم نے حشر بگاڑ دیا ہے_" وہ اس سے اپنی کلائی چھڑاتی دور ہٹنے لگی_____

ایلیار نے ایک قہقہہ لگا کر اس کی کلائی تھام کر اپنی طرف کھینچا ثمین کی پشت اس کے سینے سے ٹکرائی تھی اپنے ہاتھوں کو اس کے پیٹ پر لا کر کستے ہوئے خود میں جکڑ لیا_ "کیسی حسین ہو رہی ہو تم میں تو پاگل ہوا جا رہا ہوں_ "گیلے بالوں میں چہرہ چھپا کر اس کی خوشبو اپنی سانسوں سے لے کر اپنے دل میں اتاری_____

"ایلی بس کرو نماز کا وقت ہے_ "ثمین نے جھنجھلا کر اس کی گرفت سے نکلنا چاہا _____

"عبادت ہی تو کر رہا ہوں... تمھیں پیار کر کے خدا رسول کے بعد تمھاری ہی عبادت کرنی ہے_ "وہ گمبھیر آواز میں بول کر اسے اپنے سامنے کر چکا تھا_____

"اتنی محبت کرتے ہو مجھ سے_ "ثمین نے اس کا چہرہ دیکھا_____

"اتنی کی تم کبھی شمار بھی نہیں کر پاؤں گی_ تم سے اتنے سالوں سے محبت کرتا چلا آرہا ہوں اب تو محبت عشق کی آخری حدود کو چھونے لگی ہے ثمین_ "وہ جو کہہ رہا تھا اس کی آنکھوں سے ظاہر ہو رہا تھا_____

"ایلیار تم مجھے کب سے جانتے ہو_ "ثمین نے اس کا ہاتھ تھاما_____

"ہمیشہ سے میری زندگی_ "پوری محبت سے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے اس کی پیشانی پوری محبت سے اپنا لمس چھوڑا تھا پھر چہرہ اٹھا کر ثمین کا چہرہ دیکھا_ اس کی آنکھیں بھیگی تھی_____

"پیار دوں تو بھی روتی ہو_ "ہنس کر کہتے ہوئے اسے سینے سے لگا لیا_____

"اب مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا ایلیار_ "ثمین اس کے سینے سے لپٹی تھی_____

"تمھیں کبھی میں نے چھوڑا نہیں ثمین جو بھی کیا مصلحت کے تحت کیا_" اسے سینے میں بھرے بھرے وہ چلتا ہوا سوفے تک آیا تھا پھر اسے ساتھ لئے لئے وہ سوفے پر بیٹھا تھا_" دیکھو ثمین کچھ دن تمھیں ابھی اور برداشت کرنا ہو گا وہی سب مگر وعدہ " ....

"کیوں وہی تو جاننا چاہتی ہوں_" اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ کر وہ اس سے الگ ہوئی تھی آواز میں بیچینی تھی

_____

ایلیار نے گہری سانس لی_" سب بتاؤں گا بس کچھ دن پلیز، مجھ پر بھروسہ کرتی ہونا_" ایلیار نے اس کا ہاتھ تھام کر پیار سے اس کی آنکھوں میں جھانکا_____

"تم پر نہیں ہے اعتبار_ بس اس محبت پر ہے جسے یقین ہے کی وہ میری ہے_" ثمین اس کا چہرہ دیکھتی مسکرائی

_____

"یعنی مجھ پر اعتبار نہیں_" اس کے تپنے پر ثمین نے مسکراہٹ دبا کر نا میں گردن ہلائی_____

"اچھا جی یہاں میں میڈم کی خوشی کے لیے بھڑوں کے چھتوں میں ہاتھ ڈال کر بیٹھا ہوں_ ایک ان کی خوشی کے لئے ڈیڈ سے مخالفت لے رہا ہوں اور میڈم کو مجھ پر یقین نہیں_ "وہ تپ کر بولتا اسے بہت ہی پیارا لگا_ اس کے گلے میں اپنی بانہوں کو ڈالا_____

"تم سے بڑھ کر کس پر یقین ہو گا مسٹر ایلیار تبھی تو تمھارے اتنے قریب ہو چکی ہوں_ "ناز و ادا سے اس کے گالوں پر اپنے ہونٹ پھیرے، ایلیار کھل کر مسکرا دیا گردن موڑ کر اس کا چہرہ دیکھا پھر شرارت سے اس کے بال پیچھے سے جکڑے_ "اعتبار نہیں کروں گی تو جان سے مار دوں گا "_

"اللہ بال چھوڑو میرے_ "ثمین نے چڑ کر اس کے بازوں پر مکا مارا_____

"ایسے بال کون چھوڑ سکتا ہے_ "اس کے بال اب وہ نرمی سے چھو رہا تھا ثمین نے اس کا ہاتھ پرے کیا _____

"ثمین وعدہ کرو اب کوئی بھی ایسی ویسی حماقت نہیں کرو گی جو مجھے تکلیف سے مار دے_ "وہ اس کے چہرے پر اپنا چہرہ رکھتے ہوئے التجا کر رہا تھا_____

"اور کیا تو... " وہ تو بس شرارت میں بولی تھی ایلیار نے تڑپ کر اسے خود میں جکڑ لیا_ "کیا نا تو اس بار میری گردن پر چھری ہو گی_ "ثمین جیسے لرز گئی_____

"کچھ ایسا کیا نا تو خود تمھاری گردن دبا دوں گی_ "وہ آنکھوں میں نمی لئے غرایا_____

"کچھ بھی ہو جائے.. ثمین ہم ایک دوسرے پر سے بھروسہ نہیں کھوئے گے_ "اس کی آنکھوں کو چومتا وہ اب سنجیدہ تھا_____

"کبھی بھی نہیں، بس مجھ سے وعدہ کرو اب کبھی بھی دوسرے کے سامنے مجھے بے مول نہیں کرو گے_ "ثمین اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی_____

"ثمین حالات جیسے بھی ہو جائے مگر یقین نہیں ٹوٹنا چاہیے، میں جو کروں گا صرف تمھارے لئے، تمھیں کچھ نا ہو میری بس یہی کوشش ہے، تم بس اس بات پر یقین رکھو کی ایلیار سر سے پیر تک بس تمھارا ہے اور اپنی پوری زندگی تمھارا ہی رہے گا، یہاں بھی اور انشاءاللہ مرنے کے بعد اس دنیا میں بھی_" اس بار ثمین مسکرا دی یہی تو دعاؤں میں مانگا تھا اس کی مسکراہٹ پر ایلیار نے سکون کی سانس لی تھی_____

"ابھی مجھے جانا ہے تم برا تو نہیں مانوں گی نا_" ایلیار نے اس کے گالوں پر انگلی پھیری ثمین نے بس سر نفی میں ہلایا_____

"سر برا ماننے پر یا نہیں ماننے پر ہلایا ہے_" وہ اس کے ہونٹوں پر انگلے پھیرتے ہوئے مسکرایا آنکھوں میں خماری سی چھڑی تھی_____

"برا ماننے پر... " وہ شرارت سے کہہ کر ہنسی ایلیار نے اسے اپنے پاس کھینچا ثمین کی گردن کے پیچھے ایک ہاتھ ڈال کر ہونٹوں کو نازک لبوں سے لگا دیا، ثمین کی آنکھیں بند ہو گئی،_ اس کے لمس بس محبت ہی محبت تھی اس محبت میں وہ کھوتی ہی جا رہی تھی، جی بھر کر اپنی محبت بیان کر کے ایلیار نے لبوں سے لبوں کو جدا کیا_____

" آنکھیں کھول لو جانے من_ "اس سرخ ہو چکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر پھیری... ثمین نے آہستہ سے آنکھیں کھولی ایلیار نے جھک کر ان آنکھوں کو باری باری چوم کر اسے خود سے الگ کیا تھا پھر وہ سوفے سے اٹھا تھا ہاتھ بڑھا کر ثمین کو بھی کمر سے تھام کر اٹھایا_____

"تم جاؤں گے کہاں_ "وہ اس بار فکر مند ہوئی.... ایلیار نے ہلکی سی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی تھی

_____

"فل حال تو مسجد جاؤں گا نماز کے بعد ایکسر سائز پھر دیکھوں گا_ "وہ اب بیڈ کے نیچے سے اپنے جوتے نکال رہا تھا جو رات اس نے وہی چھوڑ دیے تھے_____

"ایلی تم سوئے نہیں ایسے تو بیمار ہو جاؤں گے_ "ثمین کو اس کی بہت فکر ہو رہی تھی_ "ڈونٹ وری تم میری انرجی ٹانک ہو تم سے پیار کر کے میں بالکل فریش ہوں_ "بیڈ پر بیٹھ کر جوتے پہنتا وہ سرشاری سے اسے دیکھ بھی رہا تھا_____

"تمھیں میں یوں ہی پاگل نہیں کہتی_ "ثمین منھ بنا کر بولی تو وہ ہنس دیا،_

"بس کچھ دن کی بات ہے پھر سچ مچ کا پاگل پن دکھاؤں گا_ "جوتے پہن کر وہ کھڑا ہو گیا_____

"آج میں اس روم میں نہیں تھا یہ سب کا جاننا ضروری ہے، اور تم بھی کسی سے کچھ نہیں کہوں گی اس کا یقین ہے، بس زرا سا وہی پرانا والا ڈرامہ کر لینا_" اس کے مقابلے میں کھڑے ہو کر اس کے بالوں کا جوڑا کھولا_____

"مت کرو اچھا نہیں لگتا_ "ثمین چڑی تھی_____

"ہمیشہ انہیں کھلا ہی دیکھنا ہے مجھے، میری جان ہے تمھارے بال_ "وہ انہیں مٹھی میں بھر کر بہت پیار سے دیکھ رہا تھا_____

"جاؤ یہاں سے تم_ "ثمین نے اپنے بال اس کی مٹھی سے چھڑائے_____

"سچ میں جاؤں_ "اس بار اس پر جھکا تھا_____

"یو کہہ رہے ہو جیسے کہہ دوں گی تو رک جاؤں گے_ "ثمین اس کی شرٹ کے بٹن چھوتے ہوئے روٹھی_____

"کہہ کر دیکھو رک بھی جاؤں گا بس پھر تمھاری خیر نہیں رہے گی_ "وہ پیار سے کہتا اس کے ہاتھ تھام چکا تھا_"
تم جاؤ ہی اب بہت ہو چکا_ "اس بار اس کے ہونٹوں پر حیا بھری مسکراہٹ تھی_____

"ہائے یہ مجبوریاں_ "شرارت سے اسے بازوں میں پوری طاقت سے بھرا تھا_

"اللہ... " اس کے درد سے چیخنے پر ایلیار نے ہنس کر اسے چھوڑ دیا_____

"توڑ دو میری ہڈی پسلی... " بالوں کو لپیٹتی ہوئی وہ تپی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی_____

"اچھا سوری اب اچھے سے گڈ بائے کر دو پھر چلتا ہوں_ "ایلیار نے پیار سے اسے اپنے پاس کھینچا_____

"بہت ہو چکا گڈ بائے اب چھوڑو_ "ثمین اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر دوریاں بنانے کی کوشش کر رہی تھی_____

"نکھرے مت کرو_ "اس کی کمر جکڑ کر اپنے سینے سے لگالیا_____

"ایلی بس اب بہت ہو گیا.... " اسے خود پر جھکتے دیکھ کر وہ اپنا چہرہ پرے کرتی چھوٹنے کی کوشش بھی کر رہی تھی_____

"ایٹس ناٹ اینف مائی بے بی... " وہ شرارت سے کہتا ایک ہاتھ سے اس کی کمر میں جکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اس کا جبڑا جکڑ کر اپنے ہونٹوں کے پاس لایا تھا، ثمین اب ہل بھی نہیں پا رہی تھی_ کرنی تو اسے اپنی ہی تھی اس لئے چپ چاپ اپنی کرنے کے لئے چھوٹنے کی کوشش چھوڑ دی ایلیار اب بڑے آرام سے اپنی کر رہا تھا

_____

"بدتمیز، بیہودہ.... " وہ دوپٹہ سے اپنا ہونٹ رگڑتی اسے بہت ہی پیاری لگی تھی_____

"سب گالیاں ایک ایک کر کے لکھ کر اس کمرے میں لٹکا دو میں سب آنر سمجھ کر پڑھوں گا اوکے... " وہ ہنستا ہوا اپنا موبائل اور کار کی کیز اٹھا کر اپنی جینز میں رکھ رہا تھا_____

"جا رہے ہو تو کب آؤ گے_ "ثمین کے پوچھنے پر وہ مسکرایا_____

" آجاؤں گا تم نماز پڑھ کر سو جاؤ تھک گئی ہوں گی_ "اس کے قریب آکر جھک کر اس کا سر چوم کر وہ روم سے باہر نکل گیا_ ثمین کچھ دیر یوہی کھڑی دروازے کو دیکھتی رہی تھی پھر سر جھٹک کر وضو کرنے کے لئے واش روم میں گھس گئی تاکی نماز ادا کر سکے اور ساتھ میں شکرانے کے نفل بھی.. جو اس پر واجب ہو چکے تھے_____

*..... *..... *..... *..... *

"یہ لو دیکھو بھائی... آج تک فیلمو ڈراموں میں بس دیکھا تھا کی دلہا اپنی شادی کی رات گھر نہیں آتا، آج حقیقت میں دیکھ لیا_ "ساجدہ پھوپھو ظاہراً ہنس ہنس کر کہہ رہی تھی مگر اف اس میں چھپا طنز.... ثمین کا دل کہا انہیں رات کی ساری روداد بتا کر ان کا منھ بند کر دے مگر وہی مجبوری کی بس سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھنے میں لگی تھی

ولیمہ کی تقریب کے لئے ٹھہرے ہوئے قریبی رشتہ دار... ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد ساتھ میں ہی بیٹھے تھے... جب ساجدہ پھوپھو کی زبان میں کھجلی شروع ہوئی تھی_ ان سے پہلے دبی دبی زبان میں سب ہی نے ایلیار کی رات سے غیر موجودگی کے بارے میں باتیں بنا رہے تھے_____

"نہیں آپا ایلیار کو کسی امیر جنسی کام سے جانا پڑا تبھی نہیں آ سکا_ "بڑی ماں بیچاری صفائی دینے پر مجبور تھی

نگار آرام سے دوسرے سوفے پر بیٹھی پیر پر پیر رکھے باقی سب کو دیکھتے ہوئے اپنے پاؤں جھلا رہی تھی_ تماشا تو واقعی بہت دل کو سکون پہچانے والا تھا_ وہ بڑے آرام سے ثمین کا جائزہ لے رہی تھی، قیمتی لباس بہترین جیولری

وہ پوری دلہن مگر وہی چہرے پر چھایا سنجیدگی کا لبادہ، ہونٹ کاٹتی، ہاتھوں کو مسلتی، مضطرب پریشان، آنکھوں میں جھانکتی سرخی اس کے رات بھر جاگنے کی چغلی کھا رہی تھی_____

" ارے چھوڑو بھابھی... بڑا پرانا بہانہ ہے یہ، اب ایسا بھی کیا امیر جنسی کی اپنی دلہن کا خیال ہی نہیں کیا... وہ بھی ایسی حسین دلہن مگر سچ ہے کی دلہن کیسی بھی ہو مگر وہی اچھی جو پیا من بھائے_" ساجدہ پھوپھو کی بات پر نیلم نے جل کر انہیں دیکھا_____

" صحیح بات ہے پھوپھو... دلہن وہی جو پیا من بھائے ورنہ پھوپھا سے اب تک آپ کی لڑائیاں نہیں ہوتی رہتی_" شہد میں ڈوبا نیلم کا طنز پھوپھو نے خونخوار نظروں سے اپنی بھابھی کی گستاخ بہو کو دیکھا_ اس سے پہلے کی نیلم اور ساجدہ کی زبانی گولا باری شروع ہو جاتی اور سب مزے سے تماشا دیکھتے بڑی ماں بول اٹھی_" نیلم... ثمین کو روم میں لے جاؤ تھوڑا آرام کر لے ولیمہ کی تقریب میں بیٹھنا ہی ہے_" ان کے حکم پر نیلم سر ہلاتی ثمین کو لے کر وہاں سے چلی گئی_____

" نگار تمھیں بھی نہیں معلوم کی بیٹا کہاں گیا ہے_" اب ساجدہ پھوپھو نگار کی طرف مڑی ان کی بے نیازی بڑی حیران کن بھی تھی_

"میں اپنے بیٹے کے پرسنل میٹر میں انٹرفیئر نہیں کرتی_ "نگار کا ٹکا سا جواب، ساجدہ کا منھ بن گیا_____

"ہاں بھئی اپنا اپنا جگرا ہے، ماں بیٹے کی پرواہ نہیں، ادھر بیٹی کا باپ بھی بڑے آرام سے آفس سدھارا جیسے بیٹی نہیں بہو ہی ہو، ایسا اطمینان کاش ہمیں بھی نصیب ہوتا_ "ان کی زبان کے تیر بڑی ماں بس پہلو بدل کر رہ گئی اب وہ کیا کہے_____

ابھی ان کی زبان اور بھی گل افشانیاں کرتی کی ایلیار کو داخلی دروازے سے اندر آتے دیکھ کر سب کی گردنیں وہی گھومی تھی_____

تھکا ماندا سا... سنجیدہ سنجیدہ سا وہ موبائل دیکھتا سب کو نظر انداز کرتا سیڑھیوں کی طرف بڑھا_____

"ایلیار... کہاں تھے تم.. یہ تو بتاتے جاؤ سب کو بڑی فکر پڑی ہے_" اپنی ممی کی آواز پر ایلیار رکا تھا بغیر رخ موڑے آسمان کی طرف دیکھا پھر آنکھیں بند کی نیند سے برا حال ہو رہا تھا، وہ ابھی سوال جواب کے موڈ میں بالکل نہیں تھا_____

"ممی میں بہت تھکا ہوا ہوں تو فل حال ابھی کہاں سے آیا ہوں کہاں گیا تھا بعد میں پوچھ لیجیے گا میں سونا چاہتا ہوں_" وہی سے مڑ کر سب کے چہرے کو دیکھ کر روکھائی سے کہتے وہ دھڑ دھڑ کر کے سیڑھیاں چھڑ کر اپنے روم کی طرف چلا آیا_____

کوریڈور میں نیلم کو دیکھ کر موبائل جیب میں رکھ کر سر جھکا کر آگے بڑھا ہی تھا کی نیلم نے اس کا راستہ روکا_" کہاں سے آرہے ہو تم_" وہ دانت پیستی اس کی خبر لینے کے چکر میں تھی_____

"جہنم سے آرہا ہوں بھابھی.... اب نیچے جا کر بھی یہی بتا دے اوکے_" وہ بہت چڑ کر بولتا روم میں گھس گیا.... نیلم بیچاری بس منھ کھولے دیکھتی رہ گئی تھی،_____

ادھر روم کا ڈور لاک کرتے ہوئے، وہ دل ہی دل میں نیلم سے معذرت کرتا ادھر دیکھنے لگا جہاں ثمین اپنا موبائل لے کر نمبر ملانے میں بزی تھی ایلیار کے آنے کا کوئی نوٹس نہیں لیا_ ادھر ایلیار اب ساری تھکن بھلائے بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا، ڈیپ ریڈ کلر کے فراک سوٹ اور لایٹ سا میک اپ کانوں میں پہنی بڑی بڑی جھمکیاں اور ہاتھوں میں ڈھیروں چوڑی .....

وہ پوری سہاگنوں والا روپ چرائے اس کے ہوش اڑا رہی تھی_ دوپٹہ آرام سے تکیہ پر پڑا تھا اور بالوں کو کریچر میں جکڑ کر آدھا باندھا آدھا کھلا ہوا چھوڑا ہوا تھا مگر وہ شاید کچھ پریشان سی تھی کی بار بار نمبر ڈائل کرتی اور پھر کان سے لگاتی جھنجھلایا ہوا انداز تھا اس کا_____

ایلیار نے ایک بھرپور انگڑائی لی پھر آکر بیڈ پر اس کے قریب گرا تھا ثمین کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر فراک کے دامن پر گر گیا_ "جنگلی ہی رہنا ہمیشہ_ "وہ تپ کر اس کے سینے پر ہاتھ مار کر فون اٹھا چکی تھی_____

" کبھی پیار سے بھی بول دیا کرو_ "ایلیار مسکرا کر کہتا اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا_ ثمین نے بس اس کا چہرہ دیکھا پھر منہ بنا کر کال ملائی تھی_ اس کے جسم سے اٹھتی مدہوش کن خوشبو ایلیار پر خماری سی چھڑنے لگی تھی،_ چہرہ اس کے پہلو میں چھپا کر اپنے ہاتھوں کو اس کی کمر پر باندھا_____

"ہٹو کیا کر رہے ہو_ "وہ ناراض ہوئی تو اس نے پکڑ اور سخت کر دی_ ثمین نے موبائل سائڈ پر رکھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیری_____

"ایلی بابا کا موبائل آف کیوں بتا رہا ہے_ "اپنی انگلیوں سے اس کے بالوں کو سہلاتی وہ پریشان سی تھی____

"ڈیڈ کا موبائل تو آن ہے.. کال کی تھی انہوں نے مجھے_ "اس کے پہلوں میں چہرہ چھپائے چھپائے آہستہ سے بتایا....

"میں اپنے بابا کی بات کر رہی ہوں_" ثمین نے تیز آواز میں کہہ کر اس کا سر جھٹکنا چاہا... اف یہ دو دو سسر کا چکر، ایلیار نے بس ایک بار اس کا چہرہ دیکھا پھر دوبارہ اپنی اسی پوزیشن میں چلا گیا .....

"نمبر بدل لیا ہو گا_" اس کے پہلو سے چہرہ چھپاتے ہوئے کہا آواز اس کی بوجھل ہی تھی_ سکون سے آنکھیں بند کئے وہ بس اسے محسوس کر رہا تھا____

" ہمم... تم مجھے پھر سے ان کا دوسرا نمبر لا دوں گے_ "اس بار اس کے بازوں پر ہاتھوں سے سہلاتے ہوئے پیار سے فرمائش کی _____

"اچھا... " اپنا چہرہ پہلو میں رگڑتے ہوئے بس اتنا کہا_ "کب... " ثمین نے اس کے شانوں کو تھام کر اسے سیدھا کرنا چاہا پچھلی بار بھی اسی نے تو نمبر لا کر دیا تھا_____

"جلد..... اب چپ سے ابھی بس میرا سر سہلاو_ "زرا دیر کے لئے سر اس کے پہلوں سے ہٹا کر اسے دیکھ کر پھر سے سر اس کی گود میں چھپا لیا_____

"نیند آرہی ہے_ "ثمین نے اس بار محبت سے اس کا سر سہلایا_ "ہمم.. "پھر سے بس ہمم ہی نکلی_____

" آرام سے لیٹ کر سو جاؤ_ "ثمین نے سر ہٹانے کی کوشش کی تھی_

"تمھیں کیا تکلیف ہے ایسے لیٹنے پر_ "سر اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا_

"سیدھے سے لیٹو اور سو جاؤ_ "اس کی ناک دباتے ہوئے وہ مسکرائی_

"مجھے ایسے ہی سونا ہے_ "وہ پھر سے اسی پوزیشن میں چلا گیا، _ ثمین اس بار کچھ نہیں بولی بس اس کا سر ہولے ہولے سہلاتی رہی تھی_ جب یقین ہو گیا کی وہ سو گیا ہے اس کا سر ہٹا کر تکیہ پر رکھنا چاہا_____

"جاگ رہا ہوں میں سر سہلاو میرا_ "اپنی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ کر پھر سے اس کی گود میں لیٹا تھا_____

"میں تھک گئی اب ہٹو پرے_ "اس کے چڑ کر کہنے پر ایلیار مسکرا کر تکیہ پر آرام سے لیٹ گیا ثمین آرام سے اس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹی تھی، ایلیار نے مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا پھر اپنے لبوں پر اس کی مہندی لگی ہتھیلی رکھ دی..... ثمین نے ٹھوڑی اس کے سینے پر رکھ کر اس کا چہرہ دیکھا_ "بہت حسین لگ رہی ہو بالکل ریڈ چلی_ "اف کبھی جو وہ ڈھنگ سے تعریف کر دے ثمین نے جو ہاتھ اس نے پکڑا تھا اسی ہاتھ سے اس کے گال پر چپت لگائی، وہ مسکرا کر آنکھیں بند کر چکا تھا_ اس کا ہاتھ اب بھی اپنے لبوں پر رکھا ہوا تھا_____

ثمین بس اس کے سینے پر سر رکھے اس کی نے پناہ محبت محسوس کر رہی تھی، _ یہ پل ایسا تھا کی بنا کسی طلب کے دونوں ایک دوسرے کے وجود کو بس محسوس کر رہے تھے _ کیسا انوکھا سا احساس تھا کی دونوں مکمل طور پر ایک دوسرے کے ہو کر ایک ہی بستر پر ایک دوسرے کی بانہوں میں تھے _____

ثمین نے خوشی کے بھرپور احساسات کے ساتھ اس کے شانہ کو محبت اور عقیدت سے چوما تھا _ کیسا دل کو سکون دینے والا یہ احساس تھا... کوئی ایلیار سے پوچھتا تو بھی وہ بیان نہیں کر پاتا بس مسکرا کر کروٹ بدل کر اسے اپنے بازوں میں بھینچ لیا تھا _ " آؤ سو جاتے ہے _ " آواز اب نیند میں ڈوبی تھی ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں سے کریچر نکار کر پھینکا اور اس کے بالوں میں انگلیاں پھنسا کر آنکھیں بند کر لی..... ثمین بس اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اور اس کے پیر پر پیر رکھ کر بڑے آرام سے سونے کے لئے آنکھیں بند کر چکی تھی _____

نجانے دونوں ایک دوسرے سے لپٹے کب تک سوتے رہتے کی دروازے پر دستک کی آواز سن کر ثمین نے آنکھ کھولی _ ایلیار بالکل بے خبر سو رہا تھا دستک کی آواز پر بھی نہیں اٹھا تھا _ ثمین اس کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتی آہستہ سے الگ ہوئی تھی دستک اب نہیں ہو رہی تھی _____

ایک نظر بے خبر سوئے ایلیار کی طرف دیکھ کر وہ بستر سے اتر گئی اپنا دوپٹہ تکیہ سے اٹھا کر شانوں پر ڈالا_ آئینہ کے سامنے آ کر اپنا چہرہ دیکھا سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا سونے سے پہلے تھا.. میک اپ بھی اور جیولری بھی بس بال کھلے تھے... انہیں جھٹ سے کریچر میں جکڑ کر باندھ لئے_____

کچھ سوچ کر وہ بیڈ سے تکیہ اٹھا کر سوفے تک لائی پھر وہی تکیہ رکھ کر اطمینان سے دروازہ کھولا جہاں پھر سے دستک ہو رہی تھی_ سامنے نیلم بھابھی تھی وہ بس ہلکے سے مسکرائی تھی_ نیلم نے اسے سر سے پیر تک غور سے دیکھا پھر وہ افسوس سے سر ہلاتی اندر آئی تھی_ "یہ آپ اتنے افسوس سے مجھے کیوں دیکھ رہی ہے_ "وہ ناسمجھی سے ان کے پیچھے چلتی بولی تھی_____

"کچھ عقل ہے کی نہیں_ "وہ ہر طرف جائزہ لیتی غصے سے اس کی طرف مڑی_____

"اب کیا کر دیا میں نے_ "ثمین دل میں اپنی خیر مناتی ہلکے سے مسکرائی_____

"بجائے اس کے کی سوفے پر سوتی بیڈ پر کیوں نہیں سوئی تم_ "وہ کمر پر ہاتھ رکھے اسے بری طرح سے گھور رہی تھی،_____

"آپ کے دیور کو پسند نہیں میرا بیڈ پر سونا اور میں کیوں سوتی بیڈ پر جب اس نے مجھے بھگا دیا... وہ تو میں روم سے ہی غصے سے بھاگ کانا چاہتی تھی مگر نیچے مہمانوں کا خیال آ گیا اور آپ بجائے اسے ڈانٹیں مجھے ڈانٹ رہی ہے_" ثمین دھڑلے سے جھوٹ بولتی آرام سے جا کر سوفے پر بیٹھ گیی، بھابھی نے مڑ کر بیڈ کی طرف دیکھا وہ بیچارہ معصوم ہر الزامات سے بے خبر نیند کے مزے لے رہا تھا_____

"تو تم آئی کیوں نہیں بیڈ پر... کیسے سمجھایا تھا اور تم سب بھول گئی، وہ گاؤن کہاں پھینک دیا وہ پہنا کیوں نہیں_" بھابھی اس کی ہی خبر لیتی سوفے پر آ کر بیٹھ گئی_____

"وہ پہننے لائق تھا بھابھی وہ بھی اس کے سامنے_" وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر معصومیت سے بولتی انہیں زہر لگی

_____

"تو اور کس کے سامنے شوہر ہے تمھارا_ اور یہ تو تڑاک... اِس اُس کا کیا ہوتا ہے اب ادب سے آپ کہا کرو_" وہ اسے ہی ڈانٹے جا رہی تھی_____

"آپ اور اسے... میں نہیں کہنے والی آپ واپ ویسا ہی سڑا کریلا ہوا ہے اور سر پر چھڑ جائے گا_ "ناک چھڑا کر کہہ کر اس نے چپکے سے بیڈ کی طرف بھی دیکھا کہیں موصوف جاگ نا رہے ہو اگر جاگ گیا تو وہ کر چکی ڈرامہ_____

"بات تو صحیح ہے تمھاری آپ آپ کر کے ہم نے ہی این شوہروں کے دماغ خراب کئے ہوئے ہے_ "بھابھی کی شوہروں سے ناراض بیوی والی حس جاگ گئی_____

"اور کیا وہ بھی ایسے شوہر بھابھی آپ صحیح کہتی تھی یہ شوہروں کی قوم ہوتی ہی ایسی ہے ہمیشہ دل دکھانے والی_ "ثمین نے دل ہی دل میں ایسے چھوٹ پر استغفار کیا مگر چہرہ غمگین سا بنا رہا_____

"تو تم کون سی کم ہو، ایسے شوہروں کو قابو میں کرنے کے مجھے ہزاروں گر آتے ہیں،_ "وہ جوش سے کہہ کر گر بتانا شروع ہو گئی ایسے ایسے گر کی ثمین کے کانوں سے پھر سے دھواں نکلنے لگا اور ساتھ میں آنکھیں بھی کھل گئی ایلیار کو اٹھ کر بیٹھتے دیکھ کر_____

"بھابھی بس بھابھی بس.. وہ اٹھ گیا_" آگے بڑھ کر ان کے گربتاتے منہ پر ہاتھ رکھ دیا_ بھابھی نے فوراً ادھر دیکھا جہاں وہ سنجیدہ سی شکل لئے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا_____

بھابھی سنبھل کر بیٹھ گئی اور ثمین کھسیانی سی ہو کر چور نگاہوں سے ادھر دیکھ رہی تھی، اللہ جانے اس نے کتنا سنا تھا یا نہیں سنا تھا_ رات کو بھی سن کر جو مذاق بنا تھا کہیں وہ دوبارہ نا شروع ہو جائے ادھر ایلیار اب بیڈ سے اترتے ہوئے ان دونوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا موبائل اٹھا چکا تھا_____

" ایلی تم نے ثمین کو سوفے پر سونے کو کیوں کہا.... اب یہ اس کا بھی روم ہے.. یہ مت بھولو تم_" بھابھی پورے جوش میں کھڑی ہو گئی، ایلیار نے ہونٹ بھینچ کر پیشانی پر بل لے کر ثمین کی طرف دیکھا جو فساد پھیلا کر سکون سے آنکھیں پٹ پٹا رہی تھی،_____

"مجھے نہیں معلوم میں نے کیا کہا تھا میں نیند میں تھا_" اپنا سر جھٹک کر موبائل پر میسج چیک کیا_____

"تمھیں کچھ نہیں معلوم تم تو معصوم ہو، اسی معصومیت میں کل گھر سے غائب ہو گئے_" نیلم نے اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر طنز کیا_____

"اس بارے میں پھر بات ہو گی بھابھی ابھی آپ گر بتاتی رہے شاید کچھ کامیابی حاصل ہو جائے_" وہ کہہ کر رکا نہیں تھا تیزی سے روم سے واش روم میں گھس گیا تھا ادھر ثمین تو ثمین نیلم بھی شرمندہ سی ہو گئی_____

"بڑا تیز کان ہے بھئی_" نیلم کھسیانی سی ہوئی_

"آپ کو آج پتا چلا میں تو پہلے ہی دن سے پریشان ہوں_" ثمین بری طرح سے تپ کر انہیں گھور رہی تھی_

"اچھا گھروں مت اب اس کی موجودگی میں خیال رکھوں گی_" نیلم مسکراتی ہوئی اس کے پاس بیٹھ گئی_____

"تم فریش ہو لو تو پھر میں آتی ہوں... شام ہو گئی ہے.. ہمیں پارلر سے ہو کر ہال بھی پہنچنا ہے_" وہ اس کا سر سہلا کر سوفے سے اٹھی تھی پھر روم سے ہی نکل گئی_____

"اس ایلی کے بچے کو بھی ابھی اٹھنا تھا_" وہ بڑبڑاتی ہوئی سوفے سے اٹھی تھی،_____

"اتنی تیاری کے بعد اب کون سی تیاری کرنی ہے_" اپنا آپ آئینہ میں دیکھ کر وہ مڑی تو واش روم کے دروازے پر کھڑے ایلیار کو دیکھ کر اپنی اور اس کی تنہائی کا خیال آیا_____

صاحب اب بنا شرٹ کے بڑے آرام سے اسے بے باکی سے گھور رہے تھے اور آنکھوں میں جو ارادے تھے ثمین کو وہ ارادے خطرناک لگے تھے_____

"کپڑے دوں تمھیں ایلی، تمھیں بھی تو جانا ہو گا_" وہ سب سمجھتی ہوئی بھی نا سمجھی کا اظہار کرتی الماری کی طرف کھسکی وہاں سے دروازہ کی طرف بھاگنا آسان تھا_بھابھی کبھی بھی آ سکتی تھی اور وہ ان کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی_____

"مجھے کہاں جانا ہے.... کپڑے رہنے دو تم یہاں آؤ_" ایلیار اس کی چالاکیاں اچھے سے سمجھ رہا تھا اس لئے لاپرواہی سے کہا تھا اب وہ واش روم سے اندر آ کر اس کی طرف بڑھا تھا_____

"کہیں نہیں جانا ہے.. کیا ایک اکیلے میرا ولیمہ ہے تمھیں کوئی کام وام نہیں ہے_" اس کے قدم گنتی وہ بھاگنے کے پر تول رہی تھی_____ _

"کام تو ابھی مجھے بہت اہم ہے_" معنی خیزی سے کہتا وہ چیتے سی فرتی سے اس کی کلائی دبوچ چکا تھا_____

"ایلی اس وقت بالکل نہیں بھابھی آ،" اس کا آدھا جملہ منھ میں ہی رہ گیا تھا وہ اسے کھینچ کر اپنے پاس کرتا اس کے منھ پر اپنی ہتھیلی جما چکا تھا پھر اسے کمر سے پکڑ کر اٹھاتا وہ واش روم کی طرف بڑھا تھا ثمین پاؤں مارتی مچل رہی تھی مگر کرنی تو اسے اپنی تھی، پل میں ہی وہ واش روم میں تھی اور وہ واش روم لاک کر چکا تھا_____ _

"قسم سے بہت بد تمیز انسان ہو تم_" وہ پیچھے کی طرف کھسکتی ہوئی کچھ تپی کچھ گھبرائی سی اسے دیکھ رہی تھی بھابھی اگر آ جائے تو وہ کیا سوچیں گی_____

"اتنے گُر سن کر کون بد تمیزی نا کرے میرے تو سارے ارمان جاگ گئے ہیں_" وہ بڑے مزے سے اسے دیکھتا اس کی طرف بڑھا تھا_____

"کیسے بیہودہ ہو تم_ "ثمین خجالت سے سرخ ہوئی_ ایلیار بس مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھ رہا تھا، اس کے چہرے کا رنگ شہابی ہو تا اسے اور بھی حسین کر رہا تھا،_____

"پلیز ایلی جانے دو نا... تم نے تو کہا تھا نا کی کسی کو کچھ پتا نا چلے تو اب_ "وہ اب بڑے پیار سے منت پر اتر آئی تھی

_____

"کسی کو اب بھی پتا نہیں چلے گا کی اندر کیا ہو رہا ہے_ "وہ اب اس کے قریب آ کر کھڑا ہو چکا تھا_____

"مجھے جانے دو ورنہ..." ثمین نظریں چراتی اس کے ہاتھ دیوار سے ہٹانے لگی.. جو اسے گھیرے ہوئے تھے

_____

"میری شادی کی اولین صبح ہے... تمھیں اتنی آسانی سے خراب تھوڑے ہی نہیں کرنے دوں گا_ "اس بار اسے دیوار سے بالکل چپکا دیا_____

"صبح نہیں دوپہر ہے مسٹر مجنوں، ہٹو پرے_ "ثمین اپنے دل کی تمنا کو نظر انداز کرتی چلے جانا چاہتی تھی، _ایلیار نے بس اسے ایک نظر دیکھا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے پیچھے لگے شاور کے ٹیپ کو آن کیا تھا_ "اب تم بنانہائے تو جا نہیں سکتی، "وہ بھیگتی ثمین کو والہانہ محبت سے دیکھتے بولا وہ بس کھڑی اسے گھور رہی تھی

_____

"اب تو کوئی اعتراض نہیں یہاں رہنے پر_ "کہنے کے ساتھ ہی شانوں پر اٹکا بھیگ کر رسی بنا دوپٹہ اتار پھینکا، اس نے بس اس کے بازوں پر مکا مارا تھا_____

"چلو فائٹ شروع کرتے ہیں_ "کہتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا وہ اپنی مانیناں شروع کر چکا تھا... ثمین کے لاکھ احتجاج کے باوجود بھی.... وہ تھک کر اسے اپنا آپ سپرد کر چکی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"کہاں تم باتھ لینے گھس گئی تھی اس وقت_" وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی واش روم سے نکلی تھی کی نیلم دوبارہ اس کے روم میں آتے ہی بولنا شروع ہوئی تھی_____

"وہ بھابھی بس گرمی لگنے لگی تھی تو.... " اپنے بال ڈرائیر سے سکھاتے ہوئے وہ اتنا گھبرا کر بولی تھی کی کچھ دوری پر سوفے پر بیٹھے ایلیار کو ہنسی دبانا مشکل ہوئی تھی_ نیلم نے تعجب سے فل اے سی والے روم کو دیکھا پھر ثمین کی پشت کو وہ بس شانہ اچکا کر رہ گئی _____

"تم کہاں تھے ایلی جب میں آئی تو تم نہیں تھے_" آرام سے سوفے پر بیٹھے ایلیار کی طرف وہ مڑی تھی

_____

"میں بالکنی میں تھا آپ نے نہیں دیکھا تھا_ کوئی کام ہے آپ کو.... " اپنے موبائل میں دیکھتے ہوئے اس نے جواب دے کر بہت سنجیدگی سے پوچھا بھی تھا_ ثمین اپنے بال سکھاتے ہوئے اسے بس گھور رہی تھی_____

"اچھا.... ہاں وہ تم زرا نیچے جاؤ تمھارے بھائی بلا رہے ہے اور ثمین جلدی کرو میں کپڑے نکال دوں تمھارے_ "بھابھی اب سوال جواب پوچھ کر عجلت سے کہتی الماری کی طرف بڑھ گئی_____

ان کی سادہ طبیعت کی یہ خاصیت تھی کی وہ معاملہ کی تہہ تک پہنچنے کی کبھی کوشش نہیں کرتی تھی جو جیسا ہوتا جو کہتا وہ یقین کر لیتی_ ایلیار نے اسی لئے سکون کا سانس لے کر ثمین کو دیکھا وہ اب پوری دل جمعی سے بس اپنے بال سلجھا رہی تھی پھر بھابھی کو دیکھا وہ الماری کے پٹ کھولے اس میں سر گھسائے اپنے کام میں انہماک سے جٹی ہوئی تھی_____

وہ سوفے سے اٹھ کر دھیرے دھیرے چلتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آیا تھا_ ثمین بجائے بیٹھنے کے کھڑے کھڑے اپنا کام کر رہی تھی_ ایلیار کو قریب دیکھ کر منھ پھیرنا چاہا مگر اس کے کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کرنے پر گھبرا کر اسے پھر الماری کی طرف دیکھا پٹ وا ہونے سے کچھ دکھائی تو نہیں دے رہا تھا مگر بھابھی کبھی بھی..... اس نے دانت پیستے ہوئے اسے آنکھیں دکھائی ساتھ ہی اپنی کمر پر سے اس کے ہاتھ ہٹانے چاہے_____

"آئی وانٹ اے کس ناؤ... " اس کی آواز نہیں نکلی تھی بس ہونٹوں کی جنبش سے اسے بتا کر آنکھ ماری ثمین کی آنکھیں پوری کھل گئی اس کی بے شرمی پر_یعنی حد ہو گئی بھابھی سامنے اور یہ خواہش_شادی اگر عام حالات میں بھی ہوتی تو بھی ایسی بے شرمی پر اسے تھپڑ ہی لگانا تھا اسے_____

وہ بری طرح سے اسے گھورتی پوری کوشش کر رہی تھی کی اس کی گرفت سے چھوٹ جائے مگر وہ ایلیار تھا... ایک ہاتھ سے اس کی کمر تھامے اور دوسرے ہاتھ سے اس کے جبڑے پکڑ اس نے ثمین کے ہونٹوں کو گول کر کے اپنا چہرہ جھکا کر اپنے ہونٹوں میں بھر لیا مگر آنکھیں ادھر ہی رکھی تھی جدھر بھابھی کھڑی تھی اور جب تک بھابھی کپڑے نکالتی رہی وہ ان ہونٹوں کو چھوڑ کر ہٹا نہیں تھا جیسے ہی اسے لگا بھابھی ہٹنے والی ہے وہ ایک دم سے اسے چھوڑ کر مڑ گیا_____

ثمین کی سانسیں ناہموار تھی خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے کرتے اب ہاتھ سے ڈرائیر چھوٹ کر گرنے والا ہی تھا_____

"ثمین ولیمہ کا سوٹ لے لیا ہے جیورلی اور باقی چیزیں بھی... بال بنالو تو چلے_ "بھابھی جلدی جلدی ولیمہ والا سوٹ بیگ میں رکھتی ان کی ہی طرف دیکھ رہی تھی_ ایلیار اب ڈریسنگ ٹیبل کی دراز کھنگالنا شروع کر چکا تھا اور وہ کانپتے ہاتھوں سے ڈرائیر رکھ رہی تھی_ دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا اس کی بے شرمی پر اگر بھابھی دیکھ لیتی تو وہ سوچ سوچ کر ہی اب تک گھبرائی ہوئی تھی_____

"کیا ڈھونڈ رہے ہو ایلی_ "نیلم نے پوچھا تو وہ بنا مڑے اسی طرح سے خود کو مصروف دکھاتا ہوا بولا تھا_ "اپنی کار کی کیز.... نجانے کہاں ہے_ "ثمین کا دل کہا اس کی پشت پر ایک تگڑا سا ہاتھ ضرور مار دے یا اس کے بال نوچ ڈالے اور چور نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے ایلیار نے اپنی خیریت مناتے ہوئے ساری درازوں کو بند کیا اور جلدی سے بیڈ کی طرف چلا گیا_ ثمین نے دانت پیستے ہوئے اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھا دل کو یہ سکون ہوا کوئی نشان نہیں پڑا_____

"ملی کی نہیں... " بھابھی اب زیورات رکھ رہی تھی اور ساتھ میں بھی پوچھ بھی رہی تھی_____

"جی مل گئی_ "وہ مسکراتے ہوئے کیز پینٹ کی جیب میں رکھتا مڑا نیلم پھر سے الماری کے اندر تھی اور ثمین اب جلدی جلدی اپنی چوٹی باندھ رہی تھی..... وہ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے پاس سے گزرا اور جاتے

جاتے بھی شرارت سے اس کی کمر میں زور سے چٹکی کاٹی تھی، _"اللہ... "وہ کہاں اب چیخ دبانے والی بری طرح سے اچھل کر چیخی تھی_ بھابھی گھبرا کر الماری سے پلٹی_____

"کیا ہوا_ "انہوں نے ثمین کی طرف دیکھا جو روہانسی ہوتی اپنی کمر سہلا رہی تھی_____

"شاید کسی کیڑے نے کاٹ لیا ہو_ "سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ مڑ کر روم سے ہی نکل آیا روم سے باہر آتے ہی اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی_ دل ایسا سرشاری سے بھرا تھا کی دل کہہ رہا تھا ساری مجبوریوں کی بیڑیاں توڑ کر ثمین کو لے کر ایسی جگہ چلا جائے، جہاں صرف وہ ہو اور بس ثمین اور بس اس کا پیار ہی پیار، مگر ابھی کہاں ایسا ممکن تھا،_____

"کیسا نشہ ہو تم جب بھی چھوتا ہوں پیاس بجھنے کے بجائے اور بڑھ جاتی ہے، پاگل کر دیا ہے تم نے تو_ "وہ خود سے کہتا تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا تاکی جلدی سے ساقب کے پاس پہنچ جائے_ نیچے ساقب اس کا ہی انتظار کر رہے تھے، آج ولیمہ تھا سو ہزاروں کام تھے اور ساقب کو ایلیار کی ہیلپ چاہیئے تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"کیا ہے ایلیار کم سے کم آج کے دن تو اپنا منھ درست کر لو... اتنی حسین دلہن کے ساتھ اتنے ہینڈسم دولہے کو سنجیدہ بیٹھے دیکھ کر سب کو برا لگ رہا ہو گا_" نیلم جھک کر اس کے کانوں میں سرگوشی میں بولتی بہت تپی ہوئی اسے کے شانے پر مکا برسا چکی تھی_____

"بھابھی مجھے دکھاوے نہیں آتے پھر آپ کو معلوم ہے یہ اس قسم کے فنکشن مجھے بالکل نہیں پسند سو میرا منھ ایسے ہی بنا رہے گا آپ ٹینشن نا لے_ آپ انجوائے کرے_" انہیں ٹکا سا جواب دے کر وہ سوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تو نیلم بوکھلا گئی_____

"ارے ارے کم سے کم بیٹھو تو آج مت بھاگو_" وہ اس کا ہاتھ تھام کر دھیمی آواز میں بولی تھی... ثمین ان دونوں سے لاتعلق اپنے ساتھ بیٹھی نیلم کی کزنز سے باتیں کر رہی تھی_____

ایلیار کے اصل منہ بننے کی وجہ تو یہی تھی کی ایک منٹ کے لئے بھی کوئی ان دونوں کو اکیلا چھوڑ ہی نہیں رہا تھا _ ثمین کا بجلی گراتا روپ، وہ تو ہوش ہی کھو رہا تھا اور کوئی اسے اپنی دلہن دیکھنے ہی نہیں دے رہا تھا_____

"میرے بیٹھنے اور نا بیٹھنے سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا ہے_" اس بار صاف ثمین کو سنانے کے لئے بولا تھا مگر ادھر تو بے نیازی کی حد تھی وہ غصہ سے مڑ کر اسٹیج سے ہی اتر گیا_ کتنے لوگوں نے ہی اسے اسٹیج سے اتر کر جاتے دیکھا تھا_____

"ایک بات پوچھوں نگار، برا تو نہیں مانوں گی_" اسٹیج کے اطراف میں لگی ٹیبل میں سے ایک ٹیبل پر نگار بڑے آرام سے مشروب کا گلاس ہاتھ میں لئے، اپنی فرینڈز کے ساتھ میں بیٹھی ہوئی تھی، جب ان کی کلوز فرینڈ نے ان سے پوچھا تھا_____

"ہاں پوچھو_" نگار گھونٹ گھونٹ بھرتی بڑے سکون سے بولی تھی_____

"تم نے اس شادی کے لئے اپنے بیٹے سے اس کی مرضی نہیں پوچھی تھی جو ایسا اکھڑا اکھڑا نظر آرہا ہے، ایسا لگ رہا ہے زبردستی کی ہے تم لوگوں نے_" انہوں نے جو پوچھا تھا نگار کے لب مسکرا دئے_____

"کچھ ایسا ہی سمجھو... یونو کی یہ لڑکی میرے ہسبینڈ کی بیٹی ہے، میرے ہسبینڈ نے میرے بیٹے کے سر پر تھوپا ہے اسے، ورنہ کہاں یہ جاہل گنوار سی لڑکی کہاں میرا بیٹا_" وہ مشروب کے گلاس سے گھونٹ گھونٹ لیتی بہت حقارت سے ثمین کی طرف دیکھ رہی تھی_____

" کہہ تو تم صحیح رہی ہو، کتنی اولڈ خیال کی لڑکی ہے بس حسن کے علاوہ کچھ نہیں ہے .... یہ پردہ اب کون کرتا ہے یہ سب یہ تو زمانے کے ساتھ چل ہی نہیں سکتی_" ان کی ایک سہیلی نے بڑی ناک چھڑا کر ثمین کو دیکھتے ہوئے کہا تھا، ان کا دل پہلے ہی سے جلا تھا وہ اپنی بیٹی کے لئے ایلیار کو سوچ کر بیٹھی تھی آخر اتنی بڑی جائے داد کا مالک تھا_____

"ارے اس کے پردے پر مت جانا، بہت ہی گھنی لڑکی ہے_ اس پردے کی آڑ میں ہم نے بہتوں کو کھیل کھیلتا دیکھا ہے_" نگار کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھی، ثمین کے چہرے میں ایک چہرہ اور نظر آنے لگا_____

"اچھا لگتا تو نہیں، بہت ہی معصوم سی لگتی ہے_" دوسری سہیلی نے بھی حصہ لینا ضروری سمجھا_____

"معصومیت کا کھیل بہت پرانا ہے ماریہ، اس معصومیت نے تو ایلیار کو بے وقوف بنایا ہوا ہے مگر میرا بیٹا اتنا بے وقوف نہیں کی اسے منہ لگالے، تم لوگوں کو معلوم ہے اس نے تو پہلے ہی رات اسے ٹھکرا دیا تھا گھرنا آکر_" وہ بڑے آرام سے اپنے گھر کی عزت اچھال رہی تھی اور اس بات کا انہیں کوئی افسوس بھی نہیں تھا_ وہ ایسی ہی تھی دشمنی میں حد سے بھی جانے والی_____

"اچھا.... " ان کی سہیلیوں کو ایک نیا موضوع ملا تھا_" اور کیا وہ تو اسے ایک نظر دیکھے بھی نا، مجھے معلوم ہے ایلی سے کبھی ایکسپٹ نہیں کرے گا، کبھی بیوی کا درجہ نہیں دیں گا، تم لوگوں کو دکھاؤں گی میں آج نیا تماشا، _" نگار بہت ہی پر اسرار طور پر مسکرائی تھی، یہ دیکھے بنا کی ان کی ایک ایک بات کسی نے بڑے غور سے سنی تھی_____

ادھر ایلیار بڑے آرام سے آکر ایک طرف بیٹھ گیا تھا، جہاں وہ آرام سے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے اسٹیج کی طرف دیکھ رہا تھا_ یہاں سے وہ سکون سے ثمین کو دیکھ سکتا تھا اور دیکھ کر دید کی پیاس بھی بجھا رہا تھا وہ ساحرہ تھی ساحرہ ہر روپ میں اسے اور بھی دیوانہ کر دیتی تھی، ایلیار کا دل کہہ رہا تھا اسے اپنے سینے میں چھپا لے جسے کوئی اور نا دیکھے، _ مگر ہائے رے یہ دنیا اور پھر مجبوری اسے تو آج ڈیل کے مطابق اب دکھاوے کے لئے ثمین کو اس کے روم میں بھیج دینا تھا، یعنی اپنی محبوب بیوی جو قیامت ڈھا رہی تھی اسے خود سے دور کر دینا ہے_____

وہ دل میں سوچ کر کراہا تھا_ "اس سے بہتر تھا کی میں اس سے اظہار ہی نہیں کرتا، نا اظہار کرتا نا وہ قریب ہوتی نا ہم دونوں ایک ہوئے ہوتے نا ڈیڈ سنتے نا سب ایسے ہوتا کی اس سے اب دور رہنا پڑتا_ " وہ بڑبڑاتے ہوئے بہت خجلاہٹ سی محسوس کر رہا تھا_ " مجھے پہلے سارے مسئلہ سلجھانے چاہئے تھے پھر رخصتی کروانی چاہئے تھی _تب دیکھتا کوئی ایک لمحہ کے لئے بھی تمھیں مجھ سے جدا نہیں کر سکتا تھا_ " ایلیار نے اس بار سر آسمان کی طرف اٹھایا_____

" اللہ بس آج کی رات کوئی تدبیر نکال دے کی میں ثمین کے پاس رہوں_ ڈیڈ آج کی رات مجھے اس کے پاس رہنے دے ورنہ اگر بنا کچھ بتائے میں نے روم سے اسے نکالا نا تو، پھر میری مجال نہیں جو ثمین کے روم میں جا سکوں وہ تو مجھے کچا چبا جائے گی وہ بھی پورا کا پورا سالم_ " آسمان کی طرف دہائی دیتا ایلیار سب سے بے خبر تھا یہاں

تک کی اپنے قریب آ کھڑے ہوئے فائق صاحب سے بھی وہ مسکرا دئے، وہ نجانے کس کی بات کر رہا تھا

"کون تمھیں سالم نگل جائے گا_" ان کی آواز پر وہ اپنی جگہ پر بیٹھا بیٹھا بری طرح سے اچھلا تھا، انہیں سامنے دیکھ کر اپنی جگہ سے گھبرا کر کھڑا ہو گیا

"جی وہ کچھ نہیں بس ایسے ہی، آئے بیٹھے ڈیڈ_" پہلے وہ بوکھلایا تھا پھر فوراً ہی سنبھل کر کہتا نارملی مسکرا دیا، ہاتھ بڑھا کر انہیں بیٹھنے کے لئے کرسی پیش کی

وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئے، ایلیار نے بیٹھتے ہوئے انہیں غور سے دیکھا، اس دن کے بعد وہ آج اسے ویسے ہی نظر آئے جیسے وہ اس کے لئے بہت پہلے سے ہی تھے، اس کے مہربان ڈیڈ محبت سے دیکھتے

"کیا بات ہے یہاں کیوں چلے آئے دل گھبرا رہا ہے_" انہوں نے بیٹھتے ہی سب سے پہلے یہی پوچھا تھا انداز کافی دوستانہ سا تھا

"بس ایسے ہی آپ کو معلوم ہے مجھے پسند نہیں یہ سب_" وہ بس ہلکے سے مسکرایا_____

"آئی نو بٹ یہ تمھارا ولیمہ ہے کچھ مسکراہٹ تو ہونی چاہیے_" وہ اسٹیج کی طرف دیکھ کر پھر سے اس کا چہرہ دیکھنے لگے_____

"آپ نے چھوڑا ہے مسکراہٹ لائق ورنہ سب نارمل ہوتا تو شاید ناچتا ہوا بھی پھر لیتا_" وہ دل ہی دل میں خفگی سے بڑبڑایا لیکن یہ صرف سوچ سکتا تھا کہہ تھوڑے ہی سکتا تھا کہا تو بس اتنا ہی "جی بس ایسے ہی"_

"مجھے معلوم ہے ہمارے بیچ کیا طے ہوا تھا اور میرے کہنے پر تم راضی ہوئے تھے اس لئے تم ایسے نظر آرہے ہو مگر اب میں ایسا بھی نہیں چاہتا کی لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع ملے_" ایلیار اب ناسمجھی سے ان کا سنجیدہ چہرہ دیکھ رہا تھا_____

"میں سمجھا نہیں ڈیڈ_" اس کی آنکھوں میں الجھن دیکھ کر فائق صاحب مسکرائے_____

"دیکھو ایلی تم نے جو کیا اس کے لئے میں نے تمھیں معاف کیا اور تم اپنی بات پر ثابت رہوں گے اس کا یقین بھی ہے کیونکہ میں رخصتی والی رات تمھیں آزما چکا_ "میز پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ بہت ٹھہر ٹھہر کر بول رہے تھے_____

"جی آپ بھروسہ رکھے اب وہی ہو گا جو آپ چاہیں گے_ "ایلیار سنجیدہ تھا_____

"گڈ... مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے مگر آج میں کچھ اور چاہتا ہوں_ "وہ اب اپنے پیر پر دوسرا پیر رکھ کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے_____

"کیا چاہتے ہیں_ "ایلیار دل میں زرا سا فکر مند ہوا تھا کہیں اب کوئی اور ڈیمانڈ تو نہیں_____

"یہی کی تم آج کے دن بس یہ ڈرامہ کر لو کی ہاں تم خوش ہو_ مجھے اپنے اور اس خاندان کی عزت بہت پیاری ہے، میں نہیں چاہتا کی سب باتیں بنائے اور اس بات کو اچھالے کی ایلیار زین علی کی شادی زبردستی ہوئی ہے

اس لئے یہ سنجیدگی چھوڑو اور جا کر اسٹیج پر بیٹھوں، مسکراتا ہوا چہرہ لے کر_ "وہ کیا بول رہے تھے ایلیار بس ان کا منھ دیکھ رہا تھا_ سب ان کے لئے ہی تھا اور اب وہ چاہ رہے ہے وہ الجھن میں گرفتار ہوا تھا_____

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو، میں نے مانا کی میں نے تمھارے ساتھ زبردستی کی تمھاری خواہش پوری کرنے کے لئے شرط رکھی، مگر یہ بالکل نہیں چاہوں گا یہاں سب طرح طرح کی باتیں بنائے اور یہ موضوع گرم رہے کی ایلیار انڈسٹری کا مالک اپنی شادی سے ناخوش ہے، یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں یہ پتا چلنا چاہئے کی ایلیار نے فائق معین علی کی بیٹی سے شادی اپنی خود کی مرضی سے کی ہے_ "وہ اسے گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے وہ بس چپ سا تھا ان کی آخری بات پر ایلیار نے نگاہیں چرائی فائق صاحب مسکرائے تھے_ وہ کرسی پر سے کھڑے ہو گئے اپنا کوٹ درست کرتے ہوئے انہوں نے ایلیار کی طرف دیکھا وہ بھی کھڑا ہو گیا تھا_____

"اور ایک بات میں نے تمھارے اور ثمین کے لئے اسی ہوٹل میں ایک روم بک کر دیا ہے_ میں چاہتا ہوں لوگوں کی مس انڈر اسٹینڈگ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے کی تم دونوں خوش نہیں_ میں چاہتا تو گھر بھی جا کر یہی کہہ سکتا تھا مگر ابھی سب کے سامنے کہہ کر سب کو یہ احساس دلانا ہے یہ شادی تمھاری اپنی مرضی سے ہوئی ہے، آج کی رات ثمین تمھاری ہوئی تمھاری بیوی، میں نے تمھیں سارے اختیارات دئے اب آگے تمھاری مرضی_ "اس کا شانہ تھپک کر وہ اسے حیران سا چھوڑ کر چلے گئے_____

"یا اللہ تو کیسے کیسے اسباب بناتا ہے ملوانے کے_ عزت کے ہی خیال سے ہی صحیح مگر انہوں آج مجھے ثمین بخش تو دی_ "ایلیار جیسے خوشی سے جھوم اٹھا تھا آسمان کی طرف دیکھ کر اس نے اپنی دلی مراد پوری ہونے پر شکر سا کیا تھا_ نگاہیں اسٹیج پر گئی تو وہ بھرپور انداز میں مسکرا دیا_ اس کے قدم پھر سے اسٹیج کی طرف بڑھے تھے

_____

جہاں اب بھی بھابھی وغیرہ کے ساتھ ثمین نظر آرہی تھی_ اسے پھر سے اسٹیج کی طرف آتے دیکھ کر نیلم نے سکون کا سانس لیا اب تو خیر سے ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی تھی_ ثمین نے چہرہ زرا سا اٹھا کر مسکراتے ہوئے ایلیار کی طرف دیکھا_ "یہ اسے اچانک کیا ہو گیا اتنا باچھیں چیر کر کیوں آرہا ہے، پر مجھے کیا، یہ انسان تو مجھے کبھی سمجھ میں نہیں آسکتا_ "وہ دل ہی دل میں کہتی بھابھی کا ہاتھ اچھے سے پکڑ کر بیٹھ گئی تاکی وہ ان دونوں کے بیچ میں ہی رہے_____

"بھابھی ولیمہ میرا ہے دلہن میری اور قبضہ آپ جما کر بیٹھی ہے، کم سے کم مجھے اپنی دلہن سے دو پیار بھری باتیں تو کرنے دے_ "سوفے کے نزدیک آکر وہ جو بولا تھا ثمین تو ثمین خود بھابھی کا منہ کھل گیا_ انہوں نے اپنی پلکیں جھپکی کہیں دوسرا ایلی تو نہیں آگیا_____

"حیران بعد میں ہو لیجیے گا چلیے ہٹے اب_" مسکراہٹ دباتا وہ آرام سے ان کا بازوں تھام کر انہیں اٹھا کر خود بیٹھ چکا تھا_ وہ اب اس سے بالکل سٹ کر بیٹھا تھا اور تو اور اسے دیکھ کر مسکرا کر آنکھ بھی مار چکا تھا اور اس کی یہ حرکت وہاں بیٹھے افراد میں سے سب نے دیکھی تھی، ایک دم سے ہوٹنگ شروع ہوئی تو ثمین کا چہرہ سرخ ہوا تھا_ نیلم بھابھی اس کا یہ پلٹ پر ایسی خوش ہوئی تھی کی سب کو بلا لائی کی اب فیملی فوٹو ہو جائے کم سے کم اب فوٹوز تو اچھے آئیں گے_____

"آؤ نگار ایلی اور ثمین کے ساتھ فیملی فوٹو ہو رہی ہے_" نگار اپنی دوستوں کی فیملی کے ساتھ بزی تھی جب فائق ان کے قریب آئے تھے_____

"جی چلتی ہوں_" وہ مسکراتی ہوئی سب سے ایکسکیوز کرتی فائق کے ہمراہ اسٹیج کی طرف مڑی تھی، جہاں پر کافی ہنگامہ مچا ہوا تھا، انہوں نے حیرت سے ہنستے مسکراتے ایلیار کی طرف دیکھا اتنا کھلا کھلا اس کا چہرہ وہ چلتی ہوئی بے یقین سی ہو رہی تھی_" آج ایلیار بہت خوش نظر آ رہا ہے اور اسے خوش دیکھ کر میں تو بہت خوش ہوں_" ایک دم سے فائق صاحب نے ان کے چہرے کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا_____

نگار بس انہیں دیکھ کر رہ گئی، پھر وہ حیران بھی تھی اور غصہ سے جل بھی رہی تھی، بڑی آپا کے چہرے کا اطمینان، فائق کے اونچے اونچے قہقہہ، نیلم اور ساقب کے ساتھ، ان کی چھیڑ خانی کا مزہ لیتا ایلیار، اور بار بار حیا سے سرخ پڑتا ثمین کا چہرہ، ایلیار ہر بار اس کی طرف جھک کر کچھ کہتا کبھی اسے چھوتا وہ لگ ہی نہیں رہا تھا ابھی کچھ دن پہلے والا ایلیار ہے، وہ تو ایسا لگ رہا تھا کی ثمین کی محبت میں ڈوبا ہوا ہو، _ نگار کو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا، انہیں یقین تھا ایک بار ایلیار نے جس سے محبت کی وہ اسی کا رہیں گا اگر وہ سمجھوتہ بھی کر چکا تھا پھر بھی اس کے چہرے کی چمک، اس کی آنکھیں وہ کیوں دھوکا دے رہا تھا خود کو یا انہیں_____

"دماغ خراب ہو گیا ہے کیا تمھارا زرا پرے ہو کر بیٹھو، بالکل گود میں ہی بیٹھے جا رہے ہو_ " اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے وہ اس سے سرگوشی میں بولی تھی، اب سوائے عادل کے یہاں اسٹیج پر کوئی نہیں تھا عادل کو چاچو کی گود بہت پسند تھی اس لئے آرام سے بیٹھا اس کے موبائل سے کھیل رہا تھا_____

"شوہر ہوں تمھارا بیٹھ سکتا ہوں گود میں بھی اور... " جھک کر سرگوشی کرتا وہ بہت سرشار سا اسے دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے جملہ ادھورا چھوڑ چکا تھا_____

"دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا بند کرو سب ادھر ہی دیکھ رہے ہے_ "ثمین نے اس بار دانت پیسا، ایک دم سے اس کسیاپلٹ پر حیران بھی ہو رہی تھی کہاں ناک بھو چھڑی تھی اور کہاں اب یہ والہانہ پن ...

"آئی ڈونٹ کیئر، تم بس مجھے خود کو دیکھنے دو، برایڈل لک میں تم اتنی حسین لگ رہی ہو بالکل کاٹن کینڈی_" اف ثمین نے غصے سے آنکھیں میچ لی یعنی اتنے خوبصورت کلر کو کاٹن کینڈی سے ملا دیا_____ "تمھیں نا کبھی تعریف کرنے کی تمیز نہیں آئے گی بد تمیز بیہودہ انسان،" وہ جل کر زرا سا پرے ہو گئی_____

"بد تمیزی کا لیول دیانا تو ابھی سب کے سامنے بد تمیزی پر اتر آوں گا_ "ہونٹ گول کرتا سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر سرگوشی کر رہا تھا_

"اب ایسے بھی تیس مار خاں نہیں ہو تم کر کے تو دکھاؤں دو ہاتھ لگایا نہیں تو کہہ دینا_ "ثمین نے اس بار ڈائریکٹ اسے دیکھا تھا_____

"چیلنج... " ایلیار مسکراہٹ دباتا اسے دیکھ رہا تھا_ "یس... " ثمین بس مسکرائی تھی_ "اوکے میڈم "نچلا لب دانتوں تلے دبا کر اس نے آنکھ ماری تھی، ایلیار نے اس بار ہال میں بکھرے لوگوں کو دیکھا، سب اپنی اپنی

ایکٹیوٹی میں بزی تھے کسی کا دھیان بھی ادھر نہیں تھا، ہاں کیمرے والے ایکٹیو تھے اور اس نے ثمین کا دوپٹہ چھونے کے بہانے اس کے گالوں پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑا تھا_اف اس کی بے شرمیاں وہ گھبرا کر زرا سا پیچھے ہوئی تھی_____

"عادل آپ نے پھوپھو کو پیار نہیں کرنا ہے_"ایلیار نے عادل کے گال پیار سے چھوتے ہوئے اسے دیکھا، ثمین کی توجہ پھر سے اس کی طرف ہوئی_____

"مجھے نہیں کرنا پھوپھو نے اتنے کلر چہرے پر لگائے ہے میرے منھ میں لگ جائے گا_"عادل میاں کی بات ایلیار بے اختیار ہنس پڑا_____

"تمھاری طرح اسے بھی سینس نہیں ہے اتنے اچھا میک اپ ہے اور یہ کلر کہہ رہا ہے مت کرو پیار، بس اپنے چاچو کو پیار کرو_"ثمین تو جل کر خاک ہی ہو گئی ایلیار نے ہنستے ہوئے اس کا ناراض چہرہ دیکھا_____

"ڈونٹ وری چاچو اتنا پیار کرے گا کی ساری شکایت غائب ہو جائے گی سوئٹ ہارٹ_"اس کی شرارت ثمین نے عادل کو دیکھتے ہوئے اسے گھورا_____

"چاچو آپ کے ہونٹوں پر کلر لگ جائے گا_ "اف یہ عادل کے تیز کان.... ایلیار نے پیار سے اس کا چہرہ چوما_ " ہم تو ان کے رنگ کو ہی اپنا رنگ بنالیں گے ایسا پیار " ..

"اللہ بس کرو شرم نہیں آتی اس کے سامنے_ "ثمین نے سرگوشی میں کہہ کر اسے آنکھیں دکھائی_ "میں تو سب کے سامنے ہی یہ خدمت پیش کر دوں_ "وہ کچھ زیادہ ہی رومانٹک ہو رہا تھا_____

"بہت بے شرم ہو تم اور بد تمیز بھی صبح والی حرکت کر کے تم نے ثابت کر دیا کی تم حد سے زیادہ بد تمیز اور بے شرم انسان ہو_ "اس کے تپنے پر وہ بس اپنی ہنسی دبا رہا تھا_____

"پھوپھو آپ چاچو سے لڑ کیوں رہی ہے_ "عادل نے موبائل سے سر اٹھا کر ثمین کو دیکھا_____

"تمھارے چاچو ہے ہی اس قابل_ "ثمین نے اس بار منھ پھیر لیا_ "پھوپھو ناراض ہو گئی_ "عادل نے حیرت سے ایلیار کا چہرہ دیکھا_____

"اب پھوپھو کو پیار کر کے منالو جلدی سے" اس نے عادل کے کان میں جھک کر سرگوشی کی_ "بٹ صرف گالوں پر اب ہونٹوں پر نہیں کروں گا جیسا آپ نے اس دن بولا تھا_ "عادل میاں نے ہاتھ اٹھا کر صاف منع کیا ایلیار کی ہنسی چھوٹی وہی ثمین کو بھی ہنسی آئی مڑ کر اس نے کیوٹ سے عادل کو دیکھا_____

"ہونٹوں پر کرنے بھی نہیں دوں گا وہاں صرف میرا حق ہے_ "ایلیار نے اس بار والہانہ نظروں سے ثمین کو دیکھا_ ثمین اسے گھور کر باز رکھنا چاہا پھر عادل کے گال چٹکی میں پکڑے_ "تم نہیں کروگے تو کیا ہوا میں تو کر سکتی ہوں_ "عادل کے گال پکڑ کر وہ جھکی تھی اور زبردستی اس کے پورے چہرے کا بوسہ لیا تھا عادل بیچارہ گھبرا ہی گیا_____

"ہم سے بھی تو ایسا پیار جتادے_ "اس کے پیار پر ایلیار نے منہ بنایا تھا_____

"تم بچے سے جیلس ہو رہے ہو_ "ثمین کو ہنسی آئی تھی_____

"تمھارے معاملہ میں بہت کریزی ہوں، تو ایسا ہی پیار مجھے چاہیے تم سے_" اس کی طرف جھکتے ہوئے بڑی قطیعت سے کہا_____

"جی نہیں، پہلے مجھے سچ بتانا پڑے گا_" اسے منھ چڑا کر وہ دور ہٹی_____

"چاچو میرے کلر نہیں لگانا_" عادل بیچارہ اب بھی اسی پریشانی میں تھا، دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسے تھے

_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

رات آہستہ آہستہ ڈھلنے لگی تھی اور دھیرے دھیرے مہمان اب رخصت ہونا شروع ہو گئے تھے_____

"اپنے روم میں چلئے سر.... آپ کے اور آپ کی مسز کے لئے یہاں روم بک ہے_ "ہال میں اب بس گھر والے... بقیہ رشتہ دار اور کچھ اور بھی خاص مہمان بچے تھے کی جب ہوٹل کے سارے اسٹاف نے دلہا دلہن کے پاس آکر کہا تھا سب تو سب خود ایلیار بھی چونکا تھا_____

"کس نے روم بک کروایا ہم بھی تو دیکھے "نیلم آکسائڈٹ ہو کر بولی تھی... ساقب نے بیوی کی بات پر پیشانی پر ہاتھ مارا_____

"جی دلہا اور دلہن کے کے لئے یہاں ایک روم بک کیا گیا ہے اور ان کے استقبال کے لئے ہم لوگوں کو خاص پروگرام کے لئے کہا گیا ہے "_ سب کے چہرے ہوٹل کے مینجر کی شکل دیکھ رہے تھے_____

"کس نے بک کیا ہے روم.. کس کی اجازت سے_ "اب یہ نیا ڈرامہ نگار ایک دم سے بولتی اٹھ کھڑی ہوئی_ ایلیار نے اپنی ممی کا غصہ دیکھا_____

"میں نے کروایا ہے روم بک... تمھیں کوئی اعتراض_ "اچانک سے فائق صاحب وہاں بولتے ہوئے آئے تھے نگار اپنے ہونٹ بھینچ کر رہ گئی وہ تو پھر سے نیا تماشا دیکھنے والی تھی بلکہ سب کو دکھانے والی تھی مگر پہلے بدلتے

ایلیار کے انداز اب یہ نیا ڈرامہ... وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی کی ان کا بیٹا ان کی دشمن نوشی کی بیٹی کو بیوی کا حق دے_____

"ایلی بیٹا... رات بہت ہو گئی ہے تم لوگ جاؤ جا کر آرام کر لو.... ہم سب بھی اب چلتے ہیں_"بڑی ماں بول کر اٹھ کھڑی ہوئی، یعنی انہیں معلوم تھا نگار بہت جلتی ہوئی نظر سے انہیں دیکھ رہی تھی اور پھر وہ سب دیکھ دیکھ کر اندر سے سلگنا شروع ہو چکی تھی، کیا انتظامات کئے تھے ہوٹل والو نے پوری شاہ راہ پر پھول بچھائے گئے تھے، اسی شاہ راہ پر اسٹاف ہاتھوں میں پھولوں کی ٹوکریاں لئے کھڑے تھے کی جب دلہا دلہن گزرے تو سب پھول برسائے، بیک گراؤنڈ میں بجتا میوزیک، سب کچھ بے حد ہی خوبصورت اور رومانٹک سا تھا_____

"اب جب ساری رسمیں ہو گئی ہے تو ایک رسم اور ہو جائے کیوں بڑی ماں_" دلہا دلہن اٹھے ہی تھے کی نیلم دونوں کے آگے آ کر کھڑی ہو گئی_____

" نو نو اب کوئی رسم نہیں میں کوئی بھی آپ کی رسم نہیں کرنے والا_" ایلیار اپنی خوشی پر قابو پاتا ایک دم سے بولا تھا_"سن تو لو تمھارے فائدے کی رسم ہے_"نیلم نے معنی خیزی سے آنکھیں مٹکایی_____

"ایلی ثمین کو اٹھا کر لے جاؤ اپنے ساتھ_" بڑی ماں نے بے انتہا خوشی کے ساتھ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا_____

"اوہ تو یہ رسم ہے... " ایلیار کا چہرہ کھل گیا_____

"اور یہ رسم تو تم ضرور پوری کروں گے_" وہی کھڑے ساقب نے اس کا شانہ پر زور دار ہاتھ مارا_____

"جی آپ کی طرح ہی یہ رسم میں بھی ضرور پوری کروں گا_" وہ ان کے مارنے پر چڑ کر بولا تو سب کے قہقہے چھوٹے تھے، _فائق صاحب ناجانے کیوں وہاں سے ہٹ کر چلے گئے تھے کچھ منظر بری طرح سے یاد آئے تھے... سینے میں پھر سے درد سا اٹھا تھا_____

"میں چل لوں گی خود_" ثمین نے گھبرا کر پاس کھڑی نیلم سے سرگوشی کی_____

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

"اتنی مشکل سے یہ نارمل ہوا ہے اب تم شروع مت ہو جاؤ، چپ چاپ جاؤ اور میری باتوں پر ضرور عمل کرنا دیکھنا کچھ ہی دنوں میں تمھارے آگے پیچھے پھیرے گا_ "نیلم بڑے اطمینان سے اس کے کانوں میں گھسی بولی تھی_ "جی" وہ بہت چبا کر بولی تھی_____

"ایلی بیٹا جاؤ رات بہت ہو گئی ہے_ "بڑی ماں نے کہا تو وہ سر ہلاتا، جھکا تھا اور دوسرے ہی لمحے ثمین اس کے بازوؤں میں تھی، مارے شرم کے ثمین جیسے لرز سی اٹھی سب کی ہوٹنگ سب کی آوازیں_ ایلیار کے چلتے ہی پھولوں کی بارش شروع ہو گئی تھی_ سارے منظر کیمرے میں قید ہو رہے تھے_____

"گڈ نائٹ سر گڈ نائٹ میم_ "روم کے ڈور تک اسٹاف کا مینجر انہیں بول کر جا چکا تھا_____

"اب اتاروں گے بھی مجھے... یا گود میں لے کر کھڑے ہی رہوں گے_ "روم کے ڈور پر وہ اسے دیکھتے ہوئے آہستہ سے غرائی تھی_____

"کبھی نا لڑنا مت چھوڑنا_" وہ اسے آہستہ سے اتار کر روم کا ڈور کھول چکا تھا_ ثمین اسے گھورتی اندر آئی تھی جیسے ہی دونوں نے قدم وہاں رکھا دونوں پر پھولوں کی بارش ہوئی تھی_ ایلیار نے تیزی سے مڑ کر ڈور لاک کیا تھا اور دوسرے ہی پل وہ پھر سے اسے گود میں اٹھا چکا تھا_____

"ارے ارے" ثمین بوکھلا کر اس کے گلے میں بازوں ڈال کر بولی تھی_____

"آئی لو یو آئی لو یو مائی لو مائی لائف... . " اسے گود میں لے کر گول گول گھومتا وہ واقعی خوشی سے پاگل سا ہو رہا تھا، _اس بار ثمین خوشی کے احساس سے مسکرائی تھی_ اپنے ایک ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ کر پھرایا تھا آنکھوں میں بے انتہا محبت چھلکی تھی، ایلیار نے تھم کر جھکا تھا محبت بھرا ایک لمس ثمین کے چہرے پر ثبت کر کے اسے یوں ہی اٹھائے اٹھائے سجے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھا تھا_____

بہت ہی احتیاط سے اسے بیڈ پر بیٹھا کر وہ بھی اس کے قریب بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام چکا تھا_ "تم میرے پاس ہو میرے ساتھ ہم دونوں اکیلے اس روم میں، یقین نہیں ہو رہا ہے_" اس کے ہاتھوں میں پہنی چوڑیوں کو چھیڑتا وہ بہت مسرور سا تھا_ "برایڈل روم میں دلہا دلہن ہی ہوتے ہے پورا محلہ نہیں_" ثمین اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچنے کی کوشش کرتی اس سے بولی تھی_____

"نووے یہ ہاتھ تو میں نہیں چھوڑنے والا،" اس کے ہاتھوں کو اور مضبوطی سے جکڑ کر اس نے ثمین کی کوشش کو ناکام کیا_____

"مجھے سارے زیورات اتارنے ہے، مجھے" ....

"ایک بات بتاؤں تم_" اسے ٹوک کر وہ جلدی سے بولا تھا_____

"کیا..." ثمین نے اس بار پیار سے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے کوٹ کے ڈیزائن کو چھوا_____

"تم نے قسم کھائی ہے مجھے اپنے سجے سنورے روپ کو نا دکھانے کی، جب دیکھو چینج کرنا ہے چینج کرنا ہے یہ اچھے کپڑے، اچھی جیولری کاٹتی ہے تمھیں، کبھی ڈرامہ وغیرہ نہیں دیکھے کیا... ہیروئینوں کو نہیں دیکھا پورے پورے ایپوسوڈ میں دلہن بنی رہتی ہے مگر مجال ہے جو ایک لک بھی خراب ہو جائے اور تم ہو بس، کچھ منٹ بعد چینج کرنا ہے چینج کرنا ہے،_" ثمین دانت پر دانت جمائے اس کی بکواس سن رہی تھی_____

"اچھا میں ایسا کرتی ہوں مگر جناب کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے، ایک دلہا والا پوز بھی مجھے نہیں دکھایا، کرتا شیروانی کچھ بھی نہیں، جب دیکھو سوٹ پہنے یا وہ عام سے ڈریسز ایسے ہوتے ہیں دلہے کبھی ڈرامہ نہیں دیکھا فل ایپیسوڈ میں دلہا بنے مگر مجال ہے جو کوئی لک خراب ہو_ "وہ بھی پٹ پٹ اسے جواب دے چکی تھی_____

"ثمین تم اتنی لڑاکا پہلے سے تھی یا اب ہو گئی ہو_ "ایلیار جھوٹے تعجب سے اسے دیکھ رہا تھا_

"ہاں میں تو لڑاکا ہوں تم تو بہت سیدھے ہو_ "وہ تو سچ میں ناراض ہو گئی_____

"اچھا بابا سوری مہارانی جی کی شان میں گستاخی کر دی ہم نے... معاف کر دے_ "اس نے اس کے آگے کہنیوں تک ہاتھ جوڑے تھے وہ منھ ٹیڑھا کر کے پرے کھسک گئی_____ _

"یار تم اتنا چڑتی کیوں ہو_ "اس بار وہ ہنس کر پھر سے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا_

"تم چڑاتے کیوں ہو_" آواز میں ناز بھرا تھا_____

"مجھے اچھا لگتا ہے تمھارا یہ کیوٹ سا غصہ_" ایلیار نے ایک ہاتھ سے اس کی ناک چھوئی، ثمین کھل کر مسکرا دی_____

" یہ ایک دم سے اتنا چینج کیوں ہو گئے... تم نے تو کہا تھا کہ سب کے سامنے خوش نا ہونے کا ناٹک کرنا ہے_" ثمین اب سارے جھگڑے کنارے کر کے اپنے ہاتھوں میں پہنی چوڑیوں سے کھیلتے ایلیار کو دیکھ رہی تھی

_____

"میں نے اللہ سے دعا مانگی اور اس نے قبول کر لی کی آج کی رات مجھے میری ثمین میرے عشق کو بخش دے بنا کسی ٹینشن کے اور اس نے بخش دی_" فرط محبت سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا_ اس کی آنکھیں اس کا چہرہ اس کا ہر نقش بس ثمین کو اپنی محبت میں ڈوبا نظر آیا تھا اتنی محبت پر اس کی آنکھیں جھلملا ئی تو ....

"میری زندگی... " ایلیار نے کہتے ہوئے خود کو محبت سے دیکھتی ثمین کو اپنے سینے میں جکڑ لیا تھا_ وہ جیسے اس کے سینے میں خود کو چھپائے ساری دنیا کی دولت پا چکی تھی کیسا سکون تھا ان بانہوں میں ایسا لگتا تھا بس ان بانہوں میں رہے اور ایسے ہی ساری زندگی تمام ہو جائے_____

خود ایلیار کو وہ احساس بیان کرنا مشکل لگتا تھا اس کی خوشی اس کا سکون ثمین ہی تو تھی جس کی زرا سی ناراضگی، زرا سی بھی دوری اس کی جان لینے لگ جاتی تھی،_ دونوں کتنے ہی لمحے ایک دوسرے کی دھڑکن سننے میں کھوئے رہے تھے_____

" ایلی بولو نا اب_ "اس کے سینے سے لگے لگے وہ اس کے شرٹ کے بٹن بھی چھو رہی تھی_____

"اب بولنے کا نہیں ایک دوسرے کو محسوس کرنے کا وقت ہے اپنے بے قرار دل کو قرار دینے کا وقت ہے اب بس گستاخانہ حرکتوں کا وقت ہے_____ "اپنی بوجھل آواز میں کہہ کر اس کے ہاتھ ثمین کی کمر پر اپنا حق مانگتے پھرے تھے_____

"جی نہیں آج سب جاننے کا وقت ہے_ "وہ ایک دم سے اس سے دور ہٹ کر بیٹھی تھی_____

"کیا جاننا ہے جتنا جان لیا وہی کافی ہے نا مائی سوئٹ ہارٹ، دیکھو کیسا حسین رومانٹک ساروم ہے ایسا ماحول ہے، کم آن" ایلیار ابھی کسی بھی ٹینشن والی بات کے موڈ میں نہیں تھا ایسا حسین روم ایسا حسین دلدار، وہ اب اپنے سلگتے تڑپتے دل کو قرار دینا چاہتا تھا_____

"ہر رات تم یہی کہوں گے... آج نہیں آج پہلے یہ کر لے اور آج دیکھو کیسا حسین ماحول ہے آج پیار کر لے، اور اس آج نہیں آج نہیں کے چکر میں دل ہی دل میں یہ سوچ سوچ کر مرتی رہوں کی ہاں میں تمھاری پہلی محبت نہیں_" ثمین ایسا بری جلی کی خوب چبا چبا کر سارے الفاظ ادا کئے تھے، ایلیار ہونٹوں پر دو انگلی رکھے اپنی مسکراہٹ دباتا اس کے غصے کو دیکھ رہا تھا_____

"ہمیشہ یہی جواب، اس رات میرے ہونٹ کہیے گے اب ساری محبت، مہندی والے رات پھر وہی بکواس اور بس یہاں چھوا وہاں چھوا اور کچھ بتائے بنا آوٹ... " وہ بڑبڑ کرتی بیڈ سے ہی اتر گئی ایلیار آرام سے بستر پر کہنی رکھ کر اس کے سارے انداز دیکھ رہا تھا_____

"پھر شادی والی رات آج کی رات نہیں آج کی رات بس پیار ہو گا آج کچھ نہیں کہو کچھ نہیں پوچھو... " وہ اپنا دوپٹہ کھولتی کچھ کو لمبا کھینچ کر بولی تھی وہ مزے سے لیٹا اسے دیکھتا ایسے سن رہا تھا جیسے وہ کسی اور سے بول رہی ہو_____

"پھر صبح پھر وہی بد تمیزی " ...

"میاں بیوی کے پیار کو بد تمیزی نہیں کہتے_ "ایلیار نے لیٹے لیٹے تیلی چھوڑی_____

"ایسے پیار کو بد تمیزی ہی کہتے ہیں، کی کسی کے آنے کی پرواہ کئے بغیر آپ واش روم میں گھسے بد تمیزی کرے_ "جل کر اسے دیکھتے ہوئے اپنے دانت کچکچایے ساتھ ہی جھنجھلا کر دوپٹے سے پن نکالنی چاہی_ ایلیار ہنستا ہوا بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آگیا_____

"اب میں کیا کروں تم نے اپنا دیوانا ہی ایسا بنایا ہے کی تمھیں دیکھتے ہی بس پیار کرنے کا دل کرتا ہے_ "وہ چلتا ہوا اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی تھوڑی اس کے شانہ پر رکھ دی ثمین جیسے چپ ہو گئی_____

"ہیلپ کر دوں مائی لو... " پیچھے سے اس کے گال چومتے ہوئے وہ بولا تھا_____

"ہمم " ثمین نے سر ہلایا تو وہ مسکرا کر اس کے دوپٹہ سے پنس نکالنے لگا_ ثمین نے آینہ میں ان دونوں کو عکس دیکھا کتنی مکلمل تھی وہ اس کے ساتھ، ثمین ایک دم سے پلٹ کر سیدھی ہو گئ_

"اب کیا چینج نہیں کرنا ہے... " ایلیار نے دوپٹہ چھوڑ کر اس کا چہرہ دیکھا_____

"ایلی بتاؤ نا تم بس مجھ سے محبت کرتے ہو نا میں تمھاری پہلی محبت ہوں نا..." ثمین بہت امید سے اسے دیکھ رہی تھی،_____

"اب تک کیا کہا ہے تم سے..... کیا تم مجھے ایسا سمجھتی ہو کی آج تم سے محبت کروں گا کل کسی اور سے.." وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا اس کا اسٹالر بھی کھول رہا تھا_____

"وہ تو ہے میرا دل تو یہی کہہ رہا ہے مگر کیا کروں سب کے منہ سے اتنا سنا ہے نا کی..." وہ اس بار اس کے کوٹ پر انگلی پھیرتے ہوئے بے بسی سے بولی تھی_____

"جب دل کہہ رہا ہے تو پھر بس اس پر اعتبار کرو میری جان_" ایلیار اس کا اسٹال دور اچھال کر مسکرایا تھا

_____

"ایسے کیسے دل تو بے وقوف ہوتا ہے_" ثمین مڑ کر اپنے کانوں کے جھمکے کھولنے لگی_____

"دل بے وقوف نہیں ہوتا وہ تو اپنے محبوب کی محبت میں ڈوبا اس پر پورا اعتبار کرتا ہے_" ایک بار پھر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر پھر سے اپنے قریب کر لیا ثمین نے بس آئینہ میں اس کا چہرہ دیکھا،_____

"اگر اجازت دو تو تم سے تھوڑا پیار کر لوں_" وہ اس کی گردن پر اپنے ہونٹوں کو پھیرتے ہوئے بیچین ہوا تھا

_____

"بس شروع ہو جاؤ_ "ثمین اپنے کو سنبھالتی فوراً الگ ہوئی تھی_____

"کہاں جا رہے ہے میرے حضور_ "وہ اس کا ہاتھ تھام کر اپنے قریب کھینچ چکا تھا ثمین سیدھے اس کے سینے سے ٹکرائی تھی، چوڑیوں کا ساز، لباس کی سرسراہٹ اس پر سے رومانٹک سا ماحول ثمین نے اپنا چہرہ اٹھا کر اس کا محبت میں ڈوبا چہرہ دیکھا، وہ ایلیار تھا اس کے روح کا قابض اس کے سامنے وہ خود کو بالکل بے بس پاتی تھی جب وہ ہوتا تو پھر سارے سوال نجانے کہاں کھو جاتے تھے وہ خود نہیں جانتی تھی اب بھی یہی ہوا تھا وہ سب بھول چکی تھی وہ اپنی سحر زدہ آنکھوں میں اسے بھرے بے حد پیار سے اس کے ٹیکے کو الگ کر رہا تھا_____

"تم میرے سامنے ہوتی ہو نا تو مجھے لگتا ہے اب میری دھڑکنیں صحیح چلنے لگی ہے، میرا خالی دل میری خالی زندگی میں رنگ بھرنے کا کام بس تمھاری یہ آنکھوں کی روشنی کرتی ہے_ "وہ جھک کر اس کی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا_ ثمین کے ہاتھ اس کے گلے میں بندھ گئے، _ ایلیار کے ہونٹ اس کے چہرے پر پھر رہے تھے

_____

"ایلی" وہ آہستہ سے بولی تھی ...

"ہمم" وہ بس اس میں کھویا تھا_____

"آج لپ اسٹک نہیں صاف کروں.." اس کے شرارت سے کہنے پر ایلیار نے آنکھیں کھول کر اس کا چہرہ دیکھا

_____

"واقعی میں لپ اسٹک ہٹانی ہے یا دور جانے کا بہانہ ہے_" وہ اس کے لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتا اسے دیکھ رہا تھا

_____

"جو سمجھو... " اسے پرے کر کے وہ مڑ کر بقیہ جیولری اتارنے لگی_____

"اتارنے کا کام میرا ہے مائی سیوٹ ہارٹ_" بڑے حق سے اس کی کلائی پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑ دیا ثمین نے بس ہونٹ تیڑھا کیا تھا_____

"ثمین تمھیں پرانی کوئی بات یاد نہیں ہے_" اس کی جیولری اتارتے ہوئے مسکرا بھی رہا تھا_____

"میں کند ذہن تھوڑی نہیں ہوں مجھے سب یاد ہے، سارا آنٹی... ہمارا گاؤں، اپنا اسکول، اور میرے پیارے بابا... "ثمین جیسے اپنے ماضی میں کھوئی_ "اور بابا سے یاد آیا تم نے مجھے تو نمبر لا کر نہیں ہی دیا_ "ایلیار نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا لو اب نیا جھگڑا_____

"تمھیں یاد ہی نہیں رہا ہے نا، یعنی میرے بابا کا نمبر لینا تمھیں یاد نہیں رہا ایلی_ وہ میرے بابا ہے یہاں کسی کو بھی خیال نہیں آیا کی ایک بیٹی کو اس کے بابا سے ملوا دے، میری شادی ہو گئی اور انہیں کسی نے بلایا ہی نہیں_ "وہ اب شروع ہو چکی تھی_____

"ہو گیا کباڑا میرا" ایلیار ہلکے سے بڑبڑایا_ "کیا کہا تم نے "ثمین نے گھورا_____

"کچھ نہیں ویسے بھی ہماری شادی نہیں تھی رخصتی تھی_ "ایلیار نے اس کی بات کی تصیح کی_____

"ہاں وہی رخصتی، تم تو کبھی مجھے کچھ سچ بتاؤں گے ہی نہیں، جب جب شادی کی بات کی تو بتا نہیں سکتے تھے کی ہمارا نکاح ہو چکا ہے_" وہ پرانے حساب کھول کر بیٹھ چکی تھی لہنگا اٹھا کر بڑے سکون سے بیڈ پر بیٹھی وہ اس کی رات کا کباڑا کرنے پر تلی تھی ایلیار نے گہری سانس لے کر اپنا کوٹ اتارا_____

"جب جب شادی کی بات تم نے کی تو تم نے خود غور نہیں کیا میں نے ہمیشہ رخصتی کی بات کی اگر تمھیں یاد ہو تو، یہاں تک تمھیں پہلی بار اپنا بناتے ہوئے یہی کہا تھا آئی ایم یور ہز بینڈ..." کوٹ سوفے پر پھینک کر وہ آستین کے کف لینکس کھولتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا_ جو اسے گھور کر پھر سے کھڑی ہو گئی تھی_____

"ہاں میرے سرکار کو تو سب یاد رہتا ہے نا مگر میں کیا کروں مجھے تمھاری جیسی مکاریاں نہیں آتی نا تو کہاں اتنے کوڈ ورڈ سمجھ سکتی ہوں_" اپنے ہاتھوں کی چوڑیوں کو اتارتی وہ بہت تپی ہوئی لگی تھی ایلیار مسکراتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھ گیا_____

واش روم کی سجاوٹ دیکھ کر ایلیار نے سیٹی بجائی کچھ سوچ کر اس کی آنکھیں چمک گئی پھر فریش ہو کر وہ واش روم سے باہر آ گیا_ وہ اب بڑے آرام سے ساری جیولری اتار کر اپنے بالوں کے ہیئر اسٹائل کھول چکی تھی اس کے بے حد حسین بال پشت پر بکھر چکے تھے_____

"اب کیا پہنوں... کوئی اور مناسب ڈریس نہیں تم بتاؤ، چلو ایلی گھر چلے_"اس کی نئی فرمائش ایلیار کا دل کہا اپنا سر دیوار پر دے مارے_____

"میرا دماغ خراب نہیں_"چڑ کر کہتا وہ اس کے پاس آ گیا ثمین کو اپنی بات بچکانی ہی لگی اس لئے چپ ہی ہو گئی.... دوپٹہ سے بے نیاز اس کا قاتل سراپا اس ڈیزائنر لہنگے میں جیسے قیامت ڈھا رہا تھا_____

ثمین نے اس کی خاموشی محسوس کی تو مڑ کر ایلیار کی طرف دیکھا_اسے خود کو دیکھتے دیکھ کر ہاتھ میں پکڑا گجرا اس کے منہ پر دے مارا اور جلدی سے دوپٹہ اٹھا کر اپنے شانوں پر پھیلا لیا گجرا ایلیار کے منہ پر پڑا تو وہ ہوش کی دنیا میں آ گیا_ہوش میں آ کر ثمین کی طرف دیکھا جو جلدی جلدی اپنے کھلے بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی_____

"ایسے پاگل بنا کر کیا ملیں گا جناب_"اس بار اسے خود میں جکڑ کر وہ بہکی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"مزا... " وہ شرارت سے اس کے چہرے پر انگلی پھیر کر مسکرائی_____

"تو لو نا مزا_ "وہ ہاتھ پیچھے لے جا کر اس کے بال کھول کر دوپٹہ پکڑ چکا تھا_

"مت کرو نا_ "ثمین کسمسا کر دور ہٹنے لگی،_ "اب یہ نہیں چلے گا_ "وہ دوپٹہ الگ کر کے اسے بے باکی سے دیکھ رہا تھا کھلا گہرا گلا کھلی کمر وہ تو اسے جلانے کے پورے ہتھیار سے لیس تھی_ "آئی لو یو "

"ٹو یو بٹ چھوڑو مجھے "اس کے اظہار پر پیار سے کہہ کر اس کے ہاتھ ہٹانے چاہے_

"ثمین تمھیں وہ لڑکا بھی یاد نہیں... " ایلیار نے اچانک اس سے کہا تو وہ بری طرح سے چونکی_____

"کون لڑکا_ "اس کی آنکھوں میں الجھن تھی____

"وہ لڑکا جس نے پہلی بار میں ہی تمھیں دیکھ کر اپنا دل کھو دیا تھا_ جو دن رات بس تمھاری ایک جھلک کے لئے تمھیں ہر جگہ ڈھونڈا کرتا تھا_ جو صرف تمھارے لئے مار کھانے پر تیار ہو گیا تھا،_ وہ جو تمھاری حفاظت کے

لئے اپنی جان کی بازی بھی لگا چکا تھا اور وہی جس نے آخری لمحوں میں تم سے وعدہ کیا تھا_ "وہ ایک جذب سے اسے دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنے ہونٹوں سے لگا چکا تھا_____

"ایلیار زین علی... " ثمین کے ہونٹوں سے بے آواز نکلا تھا وہ بت بنی اسے دیکھ رہی تھی_ ایلیار نے مسکرا کر اس کا چہرہ دیکھا پھر اسے چھوڑ کر اپنے پینٹ کی جیب سے موبائل نکال کر اپنی انگلی اسکرین پر ٹچ کی تھی، ایلیار نے موبائل اس کی آنکھوں کے سامنے کیا اور ثمین خاموشی سے بس ان تصویروں کو دیکھ رہی تھی جو اس نے آج سے کچھ سال پہلے اس کے ساتھ لی تھی_ اس کی آنکھیں تیزی سے بھیگی تھی ایلیار نے موبائل آف کر کے ایک طرف اچھالا تھا وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی_____

"اس لڑکے کے دل میں تب بھی تم تھی اور اب بھی بس تم ہو ثمین، وہ جینا چھوڑ سکتا ہے مگر تم سے عشق کرنا نہیں، اس کی ہر سانس بس تمھارے لئے ہے، اس کی اولین اور آخرین خواہش.. چاہت.. محبت.. عشق سب تم ہو_ "وہ جو بولا رہا ثمین کو اب کوئی گلا نہیں رہ گیا_____

"ایلی، آئی لو یو آئی لو یو سو مچ.... " ایک دم سے وہ اس کے گلے لگی تھی اور دوسرے ہی لمحے اس کا چہرہ جھکا کر اس کے ہونٹوں پر اپنی محبت ثبت کر دی تھی_ ایلیار نے اس کے کمر کو جکڑ کر اس کا ساتھ دینا شروع کیا تھا آج

دونوں اپنے اپنے دل کی ساری داستان بیان کر دینا چاہتے تھے سانسیں تھمنے لگی تھی مگر جدا نہیں ہوئے تھے_ایک دوسرے میں کھو کر وہ ساری دنیا بھلا بیٹھے تھے_____

اپنا چہرہ اٹھا کر اس نے ثمین کے چہرے کو دیکھا،اسی وقت ثمین نے بھی آنکھیں کھول کر ایلیار کا چہرہ دیکھا تھا وہ بس ہلکے سے مسکرائی تھی_ایلیار نے کا دل بے اختار ہوا تھا جھک کر بے تحاشا اس کا چہرہ چوما تھا ثمین کی مسکراہٹ گہری ہو گئی_____

"آئی لو یو..." وہ بار بار یہی جملہ بولتا اور اس کے چہرے کے بوسہ بھی لے رہا تھا_____

"بس کرو میں عادل نہیں ہوں_"ثمین ہنستے ہوئے اس کے چہرے کو تھام چکی تھی_____

"کبھی کبھی ویسی ہی لگتی ہو_" ایلیار ہنس کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے لئے لئے پلٹا تھا اب وہ نیچے تھا اور ثمین اس کے اوپر، ثمین کے سارے بال ایلیار کے چہرے پر بکھر گئے_____

"کہیں میں خوشی سے مر ہی نا جاؤں_" اس کے وجود کو محسوس کرتے ہوئے وہ بے تحاشا خوشی کے احساس تلے سے مسکرایا، ثمین نے اپنے بال پشت پر پھینک کر اس کے گال پر ایک تھپڑ مارا تھا_

"بھابھی کی جانشین ہو گئی ہو_" اس کے تھپڑ پر ایلیار نے اسے جھوٹی خفگی سے گھورا تھا_____

"یہ تمھاری بات کے لئے تھا کبھی مرنے مارنے کی بات مت کہنا ورنہ تھپڑ ماروں گی_" وہ منہ بنا کر اس کے گال بھی سہلا رہی تھی_____

"بس لڑنا اور مارنا پیار سے بھی تو کہہ سکتی تھی_" ایلیار نے اپنا چہرہ اٹھا کر اس کی ناک سے اپنی ناک رگڑی

_____

"پیار ہی تو آتا ہے تم پر بس، یہ بھی میرا پیار ہے_" وہ اپنی ایک انگلی اس کی پیشانی پر پھر ناک پھر ہونٹوں تک لائی تھی ایلیار نے منہ کھول کر اس کی انگلی پر دانت رکھے تھے_____

"تم کاٹو گے نہیں مجھے معلوم ہے_" اس کے یقین پر اس نے مسکرا کر اس کی انگلی چھوڑ دی، ثمین نے جھک کر اس کی آنکھیں چومی_____

"تم کتنا بدل گئے ہو ایلیار_" اپنی آنکھوں میں بے تحاشا محبت لئے وہ بار بار اس کا چہرہ چھو رہی تھی_____

"اب یہ یاد آیا_" وہ پلٹ کر ثمین کا سر تکیہ پر رکھ کر اب کہنی کے بل اونچا ہو کر اسے دیکھنے لگا_____

"اس وقت بس پیار آیا تھا_" ثمین نے کروٹ بدل کر اسے اپنی نگاہوں میں بھرا ایلیار نے سر تکیہ پر رکھ کر اس کی طرف کروٹ بدل لی اب دونوں ایک ہی کروٹ پر لیٹے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے_____

"تم اپنے شوہر کو چھوڑ کر اس لڑکے کے پیار سے پیار کر رہی ہو_" ثمین کے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں شرارت جھلکی_____

"ہاں اس لڑکے پر بہت پیار آرہا ہے.. شوہر میرا جھوٹا جو ہے_" ثمین نے بھی اس کی شوخی کا پورا جواب دیا تھا

_____

"میں جھوٹا بالکل نہیں ہوں، ہاں صاف صاف نہیں کہا تھا مگر جھوٹ بالکل نہیں بولا نا تم سے، ناگھر والوں سے _" وہ اسی طرح اس کے بالوں کو سہلاتا مسکرا رہا تھا_____

"یہ کہو ڈرامہ کیا ہے پکے ایکٹر ہو_" ثمین نے شرارت سے اس کے کان کھینچے،_____

"تمھاری محبت کا کمال ہے سب، جو سب سکھا گئی_" ایلیار نے اس کے گال پر چپت لگائی_____

"بتا نہیں سکتے تھے تم وہی ہو_" ثمین اس بار سنجیدہ ہو گئی_____

"بس اسی پل کا انتظار کر رہا تھا جب تم میری بانہوں میں ہوں گی سب کہہ دوں گا، اپنی ساری بیتابی ساری بیچینی ___"وہ اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا کر محبت میں چور ہو کر بول رہا تھا... ثمین نے اس کی گردن کو چوما تھا، ہاتھ اس کی کمر پر باندھ لئے_____

"تم کہاں چلے گئے تھے ایلی میں نے تم کو بعد میں بہت ڈھونڈا_"اس کی بات پر وہ مسکرایا تھا____

"کیوں " .....

"تم سے مل کر تمھارا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی مگر تم نا ہوتے اس دن تو..."وہ بولتے بولتے اس کے سینے سے لپٹ گئی اب بھی کبھی اس بارے میں سوچتی تو خوف سا محسوس ہوتا تھا_____

"میرے ہوتے کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کی کوئی تمھارا کچھ بگاڑ سکے، ثمین میں نے خود سے وعدہ کیا تھا اپنی جان دے کر بھی تمھاری حفاظت کرنی ہے تو کرنی ہے، کوئی تمھیں کچھ بھی کہے یا کرے مجھ سے برداشت نہیں_" اسے اپنے میں سمیٹے وہ جو کچھ کہہ رہا تجا ثمین کو پورا یقین تھا_____

"تم میری محبت ہی نہیں، میرے محسن بھی ہو ایلی، میں نے بھلے اس لڑکے سے محبت نہیں کی تھی مگر ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھا تھا_ میری اللہ سے ہمیشہ یہیں دعا تھی کی وہ جہاں بھی رہے خوش رہے اور اللہ اس می ہر خواہش کو پوری کرے_" ثمین کی معصوم بات پر وہ مسکرایا_____

"یہ تمھاری دعائیں ہی کی تم آج میرے ساتھ میری بانہوں میں ہو_" ایلیار کی انگلیاں اس کے بالوں کو سہلا رہی تھی____

"مگر تم اتنے چینج کیسے ہو گئے_" وہ پھر حیران ہوتی سر اونچا کر کے اسے دیکھنے لگی_____

"پلاسٹک سرجری کروالی بے وقوف، اب بھی اوپری دماغ خالی ہی ہے، کبھی غور سے دیکھا ہوتا تب نا_" وہ ہنستے ہوئے اسے تپا چکا تھا_____

"مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے تم وہ نہیں ہو_" وہ جل کر کہتی اس کی بانہوں سے نکل تکیہ پر سر رکھ کر لیٹ چکی تھی
"گھر چلو آئی ڈینٹی کارڈ بھی دکھادوں گا کی وہی ہوں" وہ ہنسی دباتا پھر سے کہنی کے بل ہوا تھا ثمین کا منھ بنا ہی رہا تھا_____

"اچھا ایک بات بتاؤں تم نے کبھی اس لڑکے کے لئے کوئی احساس محسوس نہیں کیا_" وہ اب بڑی چاہت سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا_____

"ایلی شاید کبھی ایسا سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا_ میں اس کی قرض دار تھی اس کی باتیں بھی یاد تھی مگر نجانے کیا تھا جو مجھے اس کے بارے میں سوچنے سے روکتا تھا شاید سارا آنٹی اور بابا کی تربیت، جنہوں نے ہمیشہ یہی سکھایا کی بنا کسی جائز رشتے کے میں کوئی غلط خیال اپنے دل میں نا لاؤں وہ لوگ تو جانتے تھے نا کی میں تمھارے نکاح میں ہوں ہے نا_" ایلیار بہت غور سے اسے سن رہا تھا اس کی بات پر بس مسکرایا تھا____

"مگر جب تم نے مجھے اپنے سحر میں گرفتار کرنا شروع کیا نا ایلی تو میں سب بھول گئی، سارا آنٹی کی باتیں بابا کی تربیت مجھے بس تم یاد رہ گئے ایلی، بس تم وہ لڑکا بھی نہیں_" ایلیار ایک ٹک اس دیوانی لڑکی کو دیکھ رہا تھا_____

"میں نے صرف تمھارے لئے اپنی ساری باندھی حدود توڑ دی_ ایک بس تم یاد رہ گئے اور کچھ نہیں دل تمھیں ایسا محرم مان بیٹھا کی میں تمھارے سامنے بنا حجاب کے بنا کسی جھجک کے تمھاری ہو جاتی تھی تمھارا ہاتھ پکڑنا، تمھارا چھونا مجھے کبھی برا لگا ہی نہیں شاید اس لئے کی تمھاری پاک محبت ایسی خالص تھی کی اس کے آگے کوئی رکاوٹ رکتی ہی نہیں تھی سب صحیح لگتا تھا_" وہ ایلیار کو جیسے بہت اونچا اڑا رہی تھی آسمانوں پر آج اپنے عشق پر اسے غرور سا محسوس ہو رہا تھا_____

"یہ اس محبت کا ہی جادو تھا کی ایلی میں بنا کسی جھجھک کے تمھاری بانہوں میں چلی گئی، سب بھول کر تمھیں اپنا آپ سونپ دیا اور تمھیں پتا ہے مجھے زرا سا بھی کوئی گلٹ کوئی پچھتاوا محسوس ہی نہیں ہوا تھا_" وہ اس کا چہرہ دیکھ کر مسکرائی_ "مگر جب پتا چلا نا کی یہ سب دھوکا تھا نا ایلیار تو مجھے ایسا لگا تھا کی ہاں میں گندگی کا ڈھیر ہو گئی ہوں اسی لئے میں اپنے کو ختم کر دینا چاہتی تھی "_

"جان نکال دی تھی تم نے میری تمھاری شدت پسندی تو مجھے لے ڈوبتی میں اگر سوچ لیتا ہوں نا ثمین کی اگر میں کچن میں نا ہوتا تو تم کیا کر ڈالتی_" ایلیار اس دن کی یاد سے اب بھی سہم جاتا تھا_____

"مار ڈالتی خود کو اور تمھیں بھی_ "وہ شوخی سے کھکھلایی_____

" تمھیں مذاق سوجھ رہا ہے آئندہ سے پیر پڑتا ہوں کبھی ایسا خیال بھی اپنے دل میں مت لانا_ "وہ واقعی بہت عاجزی سے اس سے کہہ رہا تھا_____

"آئندہ بھی تم کچھ کرنے والے ہو_ "ثمین نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا_

"آئندہ کچھ بھی ہو مگر کوئی ایسی ویسی حرکت نہیں چلے گی وعدہ کرو_ "وہ اب بھی سنجیدہ تھا_

"اس بار تمھیں ماروں گی،_ "ثمین نے شرارت سے اس کے گلے پر اپنے ہاتھ رکھے،_____

"ٹھیک کچھ بھی ہو مجھے مار لینا مجھے چھری سے کاٹ ڈالنا... بٹ تم خود کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گی.... " ثمین والہانہ محبت سے اسے دیکھتی اس سے لپٹ گئ_____

"بس مجھ پر بھروسہ رکھنا اور مجھ سے ناراض مت ہونا_" وہ اس کی پشت پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہوئے بہت جزباتی ہو رہا تھا_____

"ایلی یونو کی میں تمھاری محبت کے معاملے میں بہت پاگل سی ہوں اور مجھے غصہ بھی جلدی سے آتا ہے اس لئے میں جلدی بدگمان ہو جاتی ہوں اور جب مجھے غصہ آتا ہے تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا_" ثمین اس کے کھلے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شرمندگی سے اپنی کمزوری کا اعتراف کر چکی تھی_____

"آئی نو... میری پاگل سی محبوبہ بہت ہی معصوم ہے اور لڑاکا بھی جو دماغ کے بجائے اپنے دل سے سوچتی ہے_" وہ اسے سینے سے لگا کر ہنسا_____

"اور تم تو جیسے بڑے اچھے ہو_" دور ہوتے ہوئے ناراضگی جتائی_____

"وہ تو میں ہوں.... میری محبت جزباتی بھی ہے... اندھی بھی ہے بٹ دل کے ساتھ دماغ بھی رکھتی ہے، کیونکہ میں تصویر کا ہر پہلو دیکھتا ہوں، مجھے اپنی محبت اور اپنی محبوب بیوی کی حفاظت جو کرنا ہے_" ناراض ثمین کو کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے وہ بہت محبت سے بولا تھا_____

"اور اس بات کا مجھے یقین ہے تم ہمیشہ میرے ساتھ رہوں گے... صرف میرے بن کر_ "ثمین کے یقین پر ایلیار نے اسے خود سے قریب سے قریب تر کر لیا... کمرے کی ہر شئ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے محبت پر نازاں تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

ایلیار نے ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھا کر دیکھا تھا جسے وہ کچھ گھنٹے پہلے خاموش کر چکا تھا_ اپنے اور ثمین کے درمیان اسے زرا سی بھی ڈسٹر بنیس نہیں پسند تھی_ سرشار سا بیڈ پر بیٹھتے ہوئے موبائل آن کرتے ہوئے اس نے کمرے پر بھی ایک نظر ڈالی.... اس کے جزباتوں کے طوفان نے روم میں کافی افرا تفری مچائی تھی_____

کوئی پرواہ نہیں... وہ شانہ اچکا کر موبائل دیکھنے لگا_ جیسے ہی اس نے موبائل اسکرین دیکھا وہ کراہ اٹھا_ لاتعداد مسڈ کالز اور میسج_ "اپنی ممی کو کیسے بھول گئے ایلیار صاحب... وہ کیونکر برداشت کرے گی_" دل میں پریشانی سے سوچتا اس نے میسج پڑھا_____

"ایلیار فوراً گھر آؤ ورنہ میں وہاں بھی آسکتی ہوں تم سے پوچھنے پھر مجھے کچھ مت کہنا....." یہ ابھی کچھ دیر پہلے کا ان کا آخری میسج تھا.. ایلیار نے اپنے لب بھینچے_ "میرے حصے میں ساری شدت پسند محبت ہی آئی ہے_" جل کر سوچتے ہوئے وہ موبائل پر ٹائپ کرنے لگا_____

"جی آرہا ہوں گھر_" اتنا ہی ٹائپ کر کے وہ موبائل بستر پر پھینک کر اٹھا تھا_ "اب پھر سے وہی ہنگامہ، یہ ممی کو ثمین بیچاری سے اتنی دشمنی کیوں ہے، ثمین کو پہلے روم میں پہنچا کر ہی بات کروں گا ان سے ورنہ بس خواہ مخواہ اس کے پیچھے پڑ جائے گی اور اس کا دل دکھے گا جو مجھ سے برداشت نہیں ہو گا_" اسے اس وقت بس ثمین کی

ٹینشن ہو رہی تھی.... اپنی شرٹ دوبارہ پہنتے ہوئے وہ آئندہ کے لائحہ عمل طے بھی کر رہا تھا جب ثمین واش روم سے نکلی تھی_____

"شرٹ پہنتے ہوئے اسے دیکھا بھی جو اب جلدی جلدی آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں پر برش چلا رہی تھی _"گت بگاڑ دی ہے تم نے میرے بالوں کی آئندہ سے چھونا بھی مت_"الجھے بالوں کو سلجھاتے ہوئے فرمان جاری ہوا ایلیا ربس شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے سن رہا تھا کہاں ماننی تھی اسے یہ بات_____

"ایلی ہم اب گھر چلے.."وہ بالوں کو سلجھاتے ہوئے مڑ کر اس سے پہار سے بولی...کب سے اس نے گھر جانے کی رٹ لگائی ہوئی تھی..جو لگتا ہے پوری ہو گئی .....

"ہمم... چلو چلتے ہیں تم بال باندھ لو تب تک_ "ایلیار کا بالکل اس کی بات ماننے کا موڈ نہیں تھا اگر بیچ میں ممی نا پڑ گئی ہوتی_____

"اللہ ایلی تم کتنے اچھے ہو... مجھے یہاں نیند ہی نہیں آتی اب گھر جا کر آرام سے سو جاؤں گی_ "وہ پل بھر میں خوش ہوتی تھی پل بھر میں ناراض .....

ایلیار مسکراتے ہوئے وہ اپنا موبائل ایک بار پھر چیک کر کے پینٹ کی جیب میں رکھ چکا تھا، کیز بھی ساتھ میں ڈالی _وہ اتنی دیر میں اپنے بال سنوار چکی تھی اور اب اسٹالر لپیٹ رہی تھی، جیولری پہننے کی زحمت نہیں کی تھی اس نے ساری جیولری شاپر میں رکھتے ہوئے وہ ایلیار کی طرف مڑی جو سینے پر ہاتھ باندھ کر اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا_____

"کچھ رہ نہیں گیا ہے نا_ "اس کے فکر مندی سے بولنے پر ایلیار نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی_

"ڈونٹ وری کچھ نہیں رہ گیا اب چلو تم، ورنہ روم صاف کرنے لگوں گی_ "ایلیار اپنا ہاتھ پکڑ کر اپنا کوٹ اٹھا چکا تھا_____

"بد تمیز دوپٹہ تو لینے دو_ "ثمین کے چلانے پر وہ رک گیا، وہ ہاتھ چھڑا کر دوپٹہ اٹھا کر سر پر ڈال چکی تھی_

"چلے "اس بار وہ بولا تو جھٹ سے گردن ہلا دی جیسے ہی وہ قریب آئی ایلیار اسے گود میں اٹھا چکا تھا_____

"ایلیار میں تمھارا خون کر دوں گی اتاروں مجھے_ "اس افتاد پر ثمین بری طرح سے چیخی تھی،_

"رسم ہے... " اس کے چلانے پر بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا مزے سے کہہ کر زرا سا جھک کر ڈور کھول کر باہر نکلا تھا_ ثمین بس اسے غصے سے گھور رہی تھی جانتی تھی چلانے چیخنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کرنی تو ہمیشہ کی طرح اسے اپنی ہی تھی_____

ہوٹل سے پارکینگ تک کا سفر اسے اٹھائے ہوئے کیا گیا تھا_ اس درمیان جتنے بھی لوگ ملے ثمین شرم سے پانی پانی ہو گئی مگر اس ڈھیٹ پر زرا سا جو اثر ہوا ہو_ سارے راستے وہ اسے گھورتی ہی آئی تھی، ایلیار اپنی ہنسی دباتا کار کا ڈور کھول کر اسے کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا چکا تھا_

"ناراض کیوں ہوتی ہو مائی بے بی یہ بھی رسم تھی_ "ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر اس سے شوخی سے کہا_____

"ڈونٹ کال می بے بی_ "ثمین بری طرح سے تپی_

"یس مائی بے بی_ "ثمین نے چڑ کر اس کے بال اپنی مٹھی میں جکڑ لئے ایلیار نے ہنستے ہوئے اس سے اپنے بال چھڑائے_ "پوری جنگلی بلی ہو "_

"کہا نا مجھے یہ سب بالکل نہیں پسند جو کرو بس روم تک_ سب کے سامنے نہیں اور یہ نئے نئے لفظ آئندہ نا سنوں __"اسے انگلی دکھاتی غصہ سے کہہ رہی تھی ایلیار نے بس اسے زبان دکھائی تھی یعنی ماننے کا کوئی ارادہ نہیں تھا ثمین نے ہاتھ میں پکڑا شاپر ڈیش بورڈ پر پھینک دیا_____

"اچھا ناراض مت ہو میری جان_ "وہ کار اسٹراٹ کرتا اسے دیکھ بھی رہا تھا_ "تمھارے عشق میں سمجھو ایک دیوانہ ہے جو دیوانگی میں سب کرتا ہے تو اسے معاف تو کر سکتی ہو ہے نا_ "کار روڈ پر ڈالتے ہوئے وہ اتنے پیار سے بولا کی ثمین ساری ناراضگی بھول گئی_____

"اتنا ناچاہو کی میں مغرور ہو جاؤں_ "ایلیار کے بازوں پر اپنا سر رکھتے ہوئے اس کی آواز مدھم سی تھی_____

"اب بھی ہو پوری نک چھڑی_ "وہ چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا_

"نک چھڑے کی نک چھڑی_ "ثمین کہہ کر زور سے ہنسی تھی، ایلیار کی ہنسی نے بھی اس کی ہنسی کے ساتھ مل کر ماحول اور بھی خوشگوار کر دیا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"کیا تھا یہ سب، ایلیار اتنا خوش کیوں ہو سکتا ہے وہ کیسے اس لڑکی کو بھول سکتا ہے_ وہ اس شادی کو کیسے قبول کر سکتا ہے_ "نگار لاؤنج میں بیٹھی جیسے انگاروں پر لوٹ رہی تھی_____

جب سے ایلیار کو اسٹیج پر ثمین کے ساتھ خوش حال دیکھا تھا ان کے سینے میں جیسے سانپ لوٹ رہے ہو..... وہ سراپا جل رہی تھی.... نوشی کی بیٹی اتنی جلدی کیسے اسے یعنی ان کے بیٹے کو فتح کر سکتی تھی_____

انہیں لگا جیسے ایک بار پھر سے نوشی کے بعد اب اس کی بیٹی نے ان کو ہرا دیا ہو..... زین کے بعد اب بیٹا بھی..... کیسے یہ ہو گیا کیسے کسی کی محبت کو کوئی بھلا سکتا ہے، انہوں نے برسوں کوشش کی مگر زین کو اپنا نہیں بنا سکی تو اس نے ایک دن میں کیسے یہ کر دیا_____

نگار نے نفرت سے سوچتے ہوئے ہاتھ مار کر کشنز سوفے سے نیچے پھینکا تھا_ "نہیں، یہ کوئی گیم ہے جو میرے ساتھ کھیلا گیا ہے، مجھے اگر بے وقوف بنایا گیا تو.... " وہ بھڑک کر کھڑی ہو گئی_ "اب سچائی کا پتا کرنا ہے مجھے

فائق اور اگر تم نے کوئی نیا گیم کھیلا ہے نا تو تم اور تمھاری بیٹی دونوں بھگتے گی اس کی سزا_ "وہ چوٹ کھائی ناگن کی طرح پھنکار کر ایلیار کے روم کی طرف بڑھی تھی_____

روم کا ڈور کھلا تھا ہمیشہ کی طرح وہ روم لاک نہیں کر کے گیا تھا_ نگار تیزی سے روم میں داخل ہوئی وہ تیز تیز چلتی ایلیار کی الماریوں کی طرف بڑھی تھی_ سارے پٹ کھول کر وہ بیچینی سے کوئی ثبوت ڈھونڈنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی پھر انہیں وہ مل ہی گیا جو انہیں چاہیے تھا نگار کے ہونٹوں پر تلخ سی مسکراہٹ آئی تھی_ "اب دیکھنا فائق میں تمھاری بیٹی کے ساتھ کیا کرتی ہوں_ "وہ زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ فوٹوز دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی، یہ ساری فوٹوز اس وقت کی تھی جب ایلیار کو اس لڑکی سے پیار ہوا تھا_____

"بہت برا ہوا تمھارے ساتھ ثمین.... اپنی ماں کی طرح آج تم بھی رسوا ہو گی_ "مسکرا کر کہتے ہوئے انہوں نے سارے فوٹوز اور دونوں ایگریمینٹ پیپر اپنے ہاتھ میں لے کر انہوں نے الماری بند کر دی_____

ایلیار کے روم سے نکلتے ہوئے انہوں نے غور ہی نہیں کیا ایک سایہ ثمین کے روم میں چھپ گیا تھا_ اب نگار بار بار ایلیار کا نمبر ملا رہی تھی جو آف تھا_____

"ڈیمڈ.... " انہوں نے موبائل اٹھا کر سوفے پر اچھال دیا ان کے پاس ویٹ کرنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

گیٹ کے اندر کار اپنی جگہ پارک کر کے ایلیار نے گردن گھما کر پاس والی سیٹ کی طرف دیکھا_اس کے دل کا چین اس کا سکون اس وقت محو خواب تھا_ایلیار محبت سے مسکرا کر اس پر جھکا تھا_____

"گھر آ گیا ہے مائی ڈیئر... " بہت ہی نرمی سے اس کے گال پر انگلی پھیری، راستے میں اس کے بازوں پر سر رکھ کر بس کچھ ہی دیر اس نے بات کی تھی پھر وہ بے خبر ہو گئی تھی .....

ایلیار نے اس کے آرام کے خیال سے سیٹ کو آرام دہ پوزیشن میں کر کے لیٹا دیا تھا پھر وہ سوتی اور وہ اسے گاہے بہ گاہے اپنی نظروں میں بھرتا ہوا گھر تک آیا تھا_____

ایلیار بڑے پیار سے اس کے گال پر انگلی پھیرتا ہوا_ اسے بے خودی سے دیکھ بھی رہا تھا وہ ایسی میٹھی نیند سو رہی تھی کی اس کا دل کہہ رہا تھا اسے بالکل ڈسٹرب نا کرے بس اٹھا کر روم میں لے جائے_ "میں لے بھی جا سکتا ہوں اگر وہ برا مانے بھی تو کیا، بیوی ہے یہ میری اتنا تو میں کر سکتا ہوں...." اتنا سوچنا تھا کی ایلیار تیزی سے کار سے اترا تھا_____

کار کے اطراف میں گھوم کر وہ اس طرف آیا تھا پھر ثمین کی طرف کا ڈور کھول کر جھک کر اسے بڑی احتیاط سے اپنی گود میں اٹھایا تھا_ کار کا ڈور پیر سے لاک کر کے اسے اپنے بازوں میں اچھے سے سمیٹا_ "ایلی.... " وہ سوتے میں اس کے گلے میں بازوں ڈال چکی تھی_____

"ایلی کی جان.... " محبت میں ڈوبا وہ قدم اندر کی طرف بڑھا رہا تھا.... اندر آ کر وہ بری طرح سے ٹھٹکا تھا_ نگار نے سوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی بہت سرد نگاہ سے ایلیار کی طرف دیکھا تھا، چہرے پر جیسے پتھروں سی سختی آ گئی تھی ....

"اللہ... مجھے بچا لینا آج_ "ان کی نگاہیں... وہ دل میں گھبرا کر کہتا آگے کی طرف بڑھا_____

"رکو ایلیار.... " نگار کی سرد آواز کان میں گونجی تو ایلیار نے آنکھیں میچی، اسے کیا معلوم تھا ممی یہی بیٹھی اس کا ویٹ کرے گی_ اس نے تو سوچا تھا کی ثمین کو روم میں لے جا کر پھر ان کے سامنے حاضر ہو گا یہ کیا معلوم تھا کہ وہ یہی عدالت لگا کر بیٹھی ہوں گی_____

نگار قدم قدم چل کر اس کے بالکل سامنے آ کر کھڑی ہو گئی، ایلیار بے بسی سے مسکرایا_ "اگر دل نہیں بھرا ہو تو نوکروں سے کہہ کر یہاں بھی بیچ سجوا دوں تمھاری_ "اتنا بھرپور طنز ایلیار کی مسکراہٹ سمٹ گئی_ "ممی پلیز یہ میرے پرسنل میٹرز ہے_ آپ پلیز اس ایشو پر بات نا ہی کرے_ "نگار کو اس کے جواب نے اور بھڑکایا تھا

_____

"اوہ پرسنل میٹر، بٹ یہ پرسنل میٹر تب کہاں تھا جب یہ شادی آئی مین رخصتی طے ہوئی تھی، تب تو تمھارے مزاج ہی کچھ اور تھے اپنی رخصتی کی رات تک نہیں آئے، سب نے باتیں بنائی تب تمھیں پرسنل میٹر کی پرواہ نہیں تھی اور آج ناجانے کون سا جادو چھڑا اس لڑکی کا کی تم اتنے پرسنل ہو گئے کی اسے گود میں لے کر گھوم رہے ہو_"وہ اسی طنزیہ انداز میں اس کا مزاق اڑاتی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی_____

ایلیار نے ہونٹ بھینچ لئے_ان سے اب کچھ بھی بعید نہیں تھا.... ثمین کے معاملے میں اس کی ممی بھی عام عورت نکلی تھی_جو اس کے لئے بہت ہی تکلیف دہ تھا مگر پھر بھی وہ ان سے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ اس کی ماں تھی ان سے بدتمیزی کرنا اس کی تربیت میں نہیں تھا_اس لئے اب بھی خاموشی سے بس سنا تھا_____

ان کی تیز آواز ثمین کے کانوں میں بھی گونجی تھی، آنکھیں کھول کر پہلے ایلیار کو پھر گردن موڑ کر نگار کو دیکھا... انہیں دیکھتے ہی وہ بری طرح سے بوکھلائی تھی، اس سے پہلے وہ اس کی گود سے گرنے کی صورت میں اترتی ایلیار نے بہت ہی نرمی سے اس کے پاؤں فرش پر رکھے، ثمین تیزی سے ایلیار کی سائڈ میں کھڑی ہوئی تھی، اپنا دوپٹہ درست کرتی وہ بہت گھبرا رہی تھی، نگار کی طرف دیکھنے سے ہی ڈر لگ رہا تھا_____

"ارے.... تمھیں مجھ سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے تمھارے لئے تو میرا بیٹا دنیا کو جھٹلانے کے لئے کھڑا ہے_ وہ تو تمھیں پا کر سب بھولا ہوا ہے واہ مان گئے بھئی تمھارے جادو کو_ "نگار زہریلے انداز میں مسکراتی ثمین کو دیکھ کر تالی بجا رہی تھی، ثمین کی آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح فوراً آنسو آئے تھے اور اس کے آنسو ایلیار کو برداشت نہیں تھے_____

"ممی پلیز_ "ایلیار نے بے اختیار انہیں ٹوکا تھا_____

"اچھا میں چپ ہو جاؤں اس لڑکی کے لئے.... ایک بات بتاؤ... تمھیں اس سے اتنی ہمدردی کیوں ہے_ "نگار کا خون کھول اٹھا تھا وہ ہر بار کی طرح انہیں ثمین کی وجہ سے ٹوک جو چکا تھا_____

"ممی یہ میری بیوی ہے، میری عزت، ہر گھڑی کوئی اسے برا بھلا کہے میں برداشت نہیں کر سکتا_ "ایلیار نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا تو ثمین کے دل کو سکون سا ملا تھا_____

"اچھا تو آج بیوی تک درجہ بھی دے ہی ڈالا، آخر تم نے بھی دکھا دیا کی تم بھی ایک مرد ہو، جس کے لئے عورت پہلے ہے_ باقی سب کچھ بہت پیچھے اور ہو بھی کیوں ناجب عورت ایسی حسین ہو جو معصوم بننے کا ڈرامہ بھی کرے

اور مردوں کو پھنسا کر انہیں خود کی طرف راغب بھی کر لے_ "اف کتنی گھٹیا سوچ تھی ان کی وہ کیسے اپنے بیٹے سے ایسی باتیں کر سکتی ہے، وہ بھی ایسے کھل کر، ثمین نے شرم سے نگاہیں جھکالی، وہیں ایلیار نے مٹھیاں بھینچی وہ ثمین کے ساتھ جتنا بھی کلوز ہو، جیسا بھی رہے مگر اپنے پرسنل میں گھسنے کی کسی کو اجازت نہیں دے سکتا تھا

_____

"ممی آپ اس بات کو رہنے ہی دے یہ ہم دونوں کا معاملہ ہے.. اس لئے پلیز آپ سے کہہ رہا ہوں... ڈونٹ ٹاک اباؤٹ مائی پرسنل لائف..... " اس بار اس کی آواز بہت سخت تھی.. آنکھوں میں پہلی بار غصہ..... نگار بھڑک اٹھی .....

"یہ تمھارا پرسنل رہ ہی نہیں گیا ایلیار، جب تم نے بنا مجھے بتائے فائق کے ساتھ ایگریمینٹ کیا، جب تم نے بنا کچھ کہے وہاں ہوٹل کے روم میں اس لڑکی کے ساتھ رات بتائی، اور اس کے ساتھ رشتہ " ....

"ممی... " اس بار وہ زور سے چیخا تھا نگار کی آنکھیں پھٹ گئی، ثمین خوف سے دونوں کو دیکھ رہی تھی اللہ یہ کیا ہو رہا ہے_ "میں نے آپ سے کہا نا ممی مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی اس لئے اس اب بس تو بس... " خود پر کنٹرول کرتا وہ بہت قطعی انداز سے انہیں دیکھ رہا تھا_____

"کیوں نہیں کروں، میں کروں گی اور پوچھوں گی بھی... کیوں کیا تم نے ایسا_ فائق نے کہا تھا نا تم سے ایسا کرنے کو... بولو فائق نے کہا تھا نا تم سے_" اس بار وہ دیوانوں کی طرح اس کا گریبان پکڑ چکی تھی، ثمین نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا_____

"ہاں میں نے کہاں تھا ایلیار سے ایسا کرنے کو تمھیں کوئی اعتراض_" اپنے پیچھے فائق کی آواز سن کر نگار اور ایلیار دونوں ہی مڑے تھے_ فائق صاحب اپنے اسٹڈی روم سے نکل رہے تھے، ثمین انہیں دیکھتے ہی ایلیار کا بازوں تھام چکی تھی، وہ نگار سے زیادہ ان سے ڈرتی تھی ان کی سرد نگاہوں کا سامنا کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی، ایلیار نے پریشانی سے اپنی پیشانی ملی فائق صاحب کی آمد معاملہ اور خراب ہی کرے گی اوپر سے ثمین کو موجود گی وہ کچھ بتا بھی نہیں سکا تھا_____

"مجھے معلوم تھا آپ نے ہی اسے مجبور کیا ہو گا آخر ساری جائیداد اپنی بیٹی کے نام کروا کر ایش جو کرنا ہے_" نگار انہیں دیکھتے ہی پھنکاری تھی، اب یہ نئی داستان، ثمین نے ایلیار کی طرف دیکھا اس نے بس آنکھوں سے بعد میں بتانے کا اشارہ دیا تھا_____

"تم جو چاہو سمجھو مگر تمھیں کیوں برا لگ رہا ہے یا تمھاری ایگو ہرٹ ہو گئی ہے_ ہو بھی کیوں نہیں تمھیں تو آج کئی تماشے دکھانے تھے اپنی دوستوں کو سو میں نے دکھوا دیا_ "وہ بولتے ہوئے ان لوگوں کے پاس آ گئے_ ایلیار نے چونک کر انہیں دیکھا تو یہ وجہ تھی وہ پل میں سارا ماجرا سمجھ چکا تھا_____

"اوہ.... تو تم نے مجھے نیچا گرانے کے لئے یہ چال چلی_ تم نے ایلیار کو استعمال کیا،" نگار کو سمجھ میں آیا تو وہ سلگ کر بولی_____

"ایلیار کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں جو اسے کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہو_ تم پوچھ لو وہ کیوں گیا_ یہ بیوی ہے اس کی چاہے ایک رات کی ہی صحیح_ "انہوں نے مسکرا کر کہتے ہوئے ایلیار کی طرف دیکھا، ایلیار ان کی ساری چال اب سمجھ چکا تھا، وہ اب جو کرے گے نا وہ ثمین کے دل پر قیامت ڈھا دیں گا_____

"ثمین تم روم میں جاؤ_ "ان کی بات کا جواب دئے بغیر اس نے پریشان کھڑی ثمین کا بازوں تھام کر اسے لے جانا چاہا، ثمین نے بس سر ہلایا تھا اس سے پہلے کی وہ اسے لے جاتا نگار نے نے تیزی سے ان کا راستہ روکا تھا

_____

"ایک منٹ... کون سا روم کس کا روم_ یہ کہیں نہیں جائے گی بلکہ یہ سنیں اس کا باپ کیا سوچ کر بیٹھا ہے اس کے لئے_ "آگے بڑھ کر انہوں نے بڑی بے دردی سے ایلیار کا ہاتھ ثمین کے بازوں سے کھینچ کر الگ کیا تھا اور ثمین کو زور کا دھکا دیا تھا اگر سوفا نہیں ہوتا تو وہ منھ کے بل فرش پر گری ہوتی_____

اتنی نفرت ایسی بے دردی، ایلیار ششدر سا اپنی جگہ کھڑا رہ گیا اور ثمین اسے تو ایسا لگا جیسے انہوں نے بازوں چھڑا کر اسے یو دھکا دے کر جیسے ایلیار کی زندگی سے نکال پھینکا ہے، ناچاہتے ہوئے بھی لبوں سے سسکی نکلی تھی

_____

" ثمین آر یو اوکے... "ایلیار نے تیزی سے بڑھ کر اسے سوفے سے سیدھا کرتے ہوئے اٹھایا تھا، ثمین خوف سے اس کے سینے سے لگی تو ایلیار نے اسے اپنے حصار میں لے لیا_ فائق صاحب بہت غور سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے_____

"تمھاری یہ مجال کی تم میرے بیٹے کے سینے سے لگو.... " نگار کا دماغ خراب ہو چکا تھا، نفرت نے انہیں ان دونوں کے بیچ کا رشتہ بھی بھلا دیا تھا، وہ بہت خونخوار ارادے سے آگے بڑھی تھی کی اسے ایلیار سے الگ کر دے کہ ....

"اینف از اینف ممی.... " اس سے پہلے وہ جھپٹ کر اس سے الگ گرتی ایلیار نے ان کا ہاتھ اپنی گرفت میں جکڑ لیا.... " میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا ممی.... میں ثمین پر آپ کا ہاتھ برداشت نہیں کروں گا بلکہ صرف آپ کا نہیں... کسی اور کا بھی نہیں.... " وہ ان کے ساتھ کس کو سنا رہا تھا فائق اچھے سے جانتے تھے، وہ بس مسکرائے تھے_____

"ایلیار تم اس کے لئے... " وہ سراپا جل اٹھی، _____

"کیا اس کے لئے ممی، آپ بلاوجہ اسے بیچ میں مت لائے کیا قصور ہے ثمین کا.. آپ کیوں بلاوجہ اسے نفرت سے دیکھتی ہے... کیوں اس معصوم کے پیچھے پڑی ہے_ "ثمین کو ایک بازوں میں سمیٹے وہ نگار کو دیکھتا بہت سنجیدہ تھا.. ان کے ہاتھ کو آہستہ سے چھوڑ دیا ....

"میں لاؤں گی اسے بیچ میں، ہر بار لاؤں گی کیونکہ یہ آگئی ہے بیچ میں، یہ نفرت کے اس لئے قابل ہے کیونکہ میں اس کے پیچھے نہیں پڑی یہ ہماری زندگی میں آئی ہے... تم سے دوستی کر کے اور پھر تم سے محبت کر کے یہ دخل دے کر مجھے سب یاد دلا گئی ہے... میں ہمیشہ لاؤں گی اسے بیچ میں اور تم کچھ نہیں کہہ سکوں گے کچھ نہیں

کر سکوں گے... تم اگر اسے محبت کا مقام بھی دے دو میں اسے قبول نہیں کروں گی.. یہ نفرت کے قابل ہے بس نفرت کے قابل سنا تم نے.... " نگار اس بار حلق پھاڑ کر چیخی تھی_ ثمین ڈر کر ایلیار سے لپٹ گئی، ایلیار نے دانت پر دانت جما لئے اس کی آنکھوں میں غصے کے ساتھ ساتھ صدمہ بھی تھا مگر نگار کو آج کوئی پرواہ نہیں تھی

فائق نے ہونٹ بھینچ کر نگار کو دیکھا جو ثمین کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے آج اس کا خون ہی کر دیں گی، وہ سب جانتے تھے ان کے بارے میں اور اب انہیں وہی کرنا تھا جو انہوں نے سوچا تھا_ ایلیار نے خوف سے کانپتی ثمین کو دیکھا وہ اس کے سینے سے لگی نگار کو دیکھتی بہت ہ خوف زدہ تھی، کہاں دیکھی تھی اس نے ایسی نفرتیں، ہمیشہ محبتوں میں پلی اور پھر ایلیار کی بے تحاشا محبت وہ بھی تو اسے پھولوں سا سنبھالتا تھا مگر نگار ....

"ثمین چلو تم جا کر سو جاؤ_ "ایلیار نے ایک بار پھر اسے وہاں سے لے جانا چاہا_ اپنی کسی بات کا بھی ایلیار پر کوئی اثر نہیں دیکھ کر نگار ان دونوں کی طرف دیکھ کر ثمین سے نفرت سے بولی ...

"ہاں ہاں جاؤ سو جاؤ مگر پہلے یہ فوٹوز اور یہ ایگریمینٹ بھی پڑھتی ہوئی جاؤ تا کی اس کی محبت کی کہانی بھی تو پتا چل جائے تمھیں_" نگار پھنکارتی ہوئی کہتی، ثمین کو دیکھتی، ٹیبل تک گئی تھی اور جھپٹ کر وہاں سے پیکٹ اٹھا کر ان کے سامنے آ گئی، ایلیار نے تعجب سے پیکٹ دیکھا .....

"آپ میرے روم میں گئی تھی_" اسے یقین نہیں ہو رہا تھا اس کی ممی وہ کام کرنے لگی تھی جن کاموں سے انہیں نفرت تھی، انہوں نے کبھی کسی کی بھی پرائیویسی میں دخل نہیں دیا تھا_____

"تمھاری ماں تمھارے روم میں گئی تھی جاسوسی کرنے یہ دیکھنے کی وہ لڑکی کون ہے_" کب سے خاموش کھڑے فائق صاحب اس بار طنز سے مسکرائے تھے_____

"مجھے سچ جاننے کا حق ہے مسٹر فائق_" انہوں نے شعلہ اگلتی نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا_____

"تو کیا سچ دیکھ لیا_" وہ آہستہ آہستہ چلتے ان کے قریب آ گئے،_____

"سچ بھی دیکھا اور تمھارا اصلی چہرہ بھی... " نگار نے کہہ کر پیکٹ کھولا پیکٹ کھلتے ہی کتنے ہی فوٹوز فرش پر بکھرے تھے، ثمین کی نگاہ ان فوٹوز پر گئی پھر ایلیار کی طرف اس نے دیکھا جو خود تعجب سے وہ فوٹوز دیکھ رہا تھا جس میں فوٹوز تو وہی تھی مگر لڑکی چینج ہو گئی تھی_____

اس نے تیزی سے فائق صاحب کی طرف دیکھا وہ خود ان فوٹو کو اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے، ان کے چہرے سے نہیں لگ رہا تھا کی وہ فوٹوز انہوں نے چینج کی ہو گی اور اگر چینج کی ہوتی تو پھر وہ ایسے سکون سے تھوڑی نا کھڑے ہوتے تو پھر کس نے..... وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا، چہرے پر الجھن سی تھی_____

ثمین آہستہ سے اس سے الگ ہوئی تو ایلیار نے بس اس کا چہرہ دیکھا تھا مگر وہ اسے دیکھ ہی نہیں رہی تھی اس کی نگاہ ان فوٹوز پر تھی، جو بکھری ہوئی تھی، ثمین وہی بیٹھ گئی اور ان میں سے ایک فوٹو اٹھائی تھی یہ سب تو، اس کی یادداشت میں سارے منظر لہرائے مگر یہ لڑکی وہ تو نہیں، خوبصورت سی یہ لڑکی ثمین نہیں تھی_____

"تم دیکھ لو میرا بیٹا کس سے محبت کرتا ہے_ وہ تم سے نہیں اس لڑکی سے محبت کرتا ہے اور اسی محبت کا فائدہ تمھارے باپ نے اٹھایا ہے دیکھو پڑھو اسے.... " انہوں نے حیران پریشان ثمین کو اٹھا کر اس کے ہاتھ میں وہ

کاغذ تھمایا تھا_ ثمین حیرت سے وہ کاغذ پڑھ رہی تھی، اس نے بے یقین نگاہوں سے ایلیار کی طرف دیکھا

_____

ایلیار کو کسی گڑبڑی کا احساس ہوا تھا ثمین کے ہاتھ سے اس نے وہ کاغذ جھپٹا تھا_ یہ تو اس نے نہیں لکھا تھا وہ تو کچھ اور تھا_ ایلیار نے فائق صاحب کی طرف دیکھا وہ پراسرار طریقے سے مسکرائے، _یعنی انہوں نے اس کے ساتھ گیم کھیلا ایلیار کو یقین نہیں ہو رہا تھا_ "ایلی یہ یہ طلاق.... " ثمین کی آنکھوں میں صدمہ سا تھا، اس کاغذ پر یہی لکھا تھا کی اگر ثمین ماں بن گئی تو وہ اسے طلاق دے دیں گا اور جہاں اس کی مرضی ہو گی وہ آرام سے شادی کر سکتا تھا_____

"ہاں وہ تمھیں طلاق دیں گا مگر اس کے بچہ کی ماں تو تمھیں بالکل نہیں بننے دوں گی_ تم اور تمھارے باپ کی یہ چال کبھی نہیں کامیاب ہونے دوں گی میں_ "نگار نے آگے بڑھ کر ثمین کا دونوں شانہ پکڑ کر اسے جھنجھوڑ دیا وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کس بات پر یقین کرے، کس پر بھروسہ کرے، _____

"ممی کیا کر رہی ہے آپ... "وہ تڑپ کر آگے بڑھا تھا_ ایک ہی جھٹکے میں اس نے ثمین کو ان کے ہاتھوں سے چھڑایا تھا_ ان کی ایسی بے درد حرکت، ثمین کا درد ایلیار خود پر بہت کنٹرول کر رہا تھا ان کی جگہ پر اگر کوئی اور ہوتا تو وہ اب تک اپنا کنٹرول کھو دیتا_____

" جو کر رہی ہوں تمھارے بھلے کے لئے کر رہی ہوں ماں ہوں تمھاری کوئی غیر نہیں_" نگار اب پوری طرح سے بھڑک چکی تھی، ثمین کے لئے یہی ایلیار کی حساسیت انہیں تاؤ دلا دیتی تھی_____

"پلیز میرا بھلا رہنے دے ممی آپ جائے اپنے روم میں، ثمین تم چلو میرے ساتھ،_" ایلیار کا رویہ نگار کی آنکھوں میں جیسے شعلہ نکلے تھے ثمین کو دیکھ کر وہ بڑی نرمی سے اس کا بازوں تھام کر اٹھا رہا تھا اسے دیکھ کر فائق صاحب اس بار آگے بڑھے_____

"تم شاید بھول رہے ہو ایلیار ہمارے درمیان کیا طے ہوا تھا_" ان کا سرد و سپاٹ چہرہ ایلیار نے فوراً ان کی طرف دیکھا، ثمین نے ایلیار کا بازوں کس کر دبوچ لیا_ دل کہہ رہا تھا وہ کہہ دے کی وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا مگر دل کی بات دل ہی میں رہ گئی وہ سرد انداز میں بولا_____

"جی مجھے معلوم ہے_ ہمارے درمیان کیا طے ہوا تھا_ میں ثمین کو اس کے روم میں چھوڑنے جا رہا ہوں اپنے روم میں نہیں_ "ثمین کی گرفت خود بخود اس کے بازوں پر کمزور ہو گئی جس کا احساس ایلیار کو شدت سے ہوا تھا.. وہی نگار الجھی تھی، "کیا ہے یہ ایلی.. کیا طے..." فائق نے اس بار نگار کو دیکھا .....

"بہت دیر سے تمھارا ڈرامہ دیکھ رہا ہوں نگار، اب تم چپ رہوں گی بس میں بولوں گا_ "انہوں نے نگار کا منھ کھلتے دیکھ کر بہت ہی قطعیت سے ہاتھ اٹھا کر ٹوکا تھا_ نگار نے جبڑے بھینچ لئے_____

"مجھے جو کرنا تھا وہ میں کر چکا اب سارا کھیل ختم_ آج سے یہ چیپٹر کلوز سمجھو_ "وہ سب کے چہرے کو باری باری دیکھتے بہت سنجیدہ تھے_____

"تمھیں بس یہ اپنا پرایا لگانا بہت آتا ہے نا نگار تو میں کہتا ہوں آج سے دونوں کو الگ کر دو_ یوں سمجھو کہ ان کی شادی ہوئی ہی نہیں، ہمارے بیچ بھی تو یہی طے ہوا تھا کیوں ایلیار_ "وہ بڑے آرام سے ثمین کے دل کے ٹکڑے کر رہے تھے اور ان کی بات سن کر ایلیار کا بازوں چھوڑ کر بہت آہستہ آہستہ سے پیچھے کی طرف ثمین کے قدم کھسکے تھے... سر جھک گیا اور دل بند ہونے لگا_____

ایلیار بے بسی سے بس اپنے ہونٹ بھینچ کر انہیں دیکھ رہا تھا کیا تھا جو بس آج کی رات وہ اسے مہلت دے دیتے تاکہ وہ ثمین کو سچ بتا سکتا، وہ اس کا بازوں چھوڑ کر نہیں اس کے اعتبار سے پیچھے کھسکی تھی ....

نگار بس سب کے چہروں کو دیکھ کر معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی، کیا صحیح ہے کیا غلط .....

"اب ایگریمینٹ کے مطابق ایلیار جس سے چاہے شادی کر سکتا ہے... مجھے کوئی اعتراض نہیں بلکہ میں خود اس کی شادی اس لڑکی سے کروانے کے لئے تیار ہوں جسے ایلیار چاہتا ہے... ہاں تب تک ثمین اس کی بیوی رہیں گی_" یہ سب دیکھتے فائق صاحب نے اطمینان سے اپنی بات ان لوگوں سے کہی.... ثمین پر جیسے بجلی سی گری، نگار جھٹکے سے مڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگی واقعی انہوں نے یہ بات کہی ہیں_ وہی ایلیار کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا، اسے معلوم تھا ڈیڈ یہی کریں گے اس نے اپنی پیشانی ملی_____

"دماغ تو ٹھیک ہے نا آپ کا_" نگار کی آواز تیز ہوئی تھی_____

"تم ہی تو کہہ رہی ہو میرے بچہ کی خوشی، میرے بچہ کی محبت... اب اتنا حیران کیوں ہو رہی ہو، مجھے بھی ایلیار کی خوشی عزیز ہے، مجھے یہ شادی کرانی تھی سو کرا دی، اب تم جہاں کہوں گی اور ایلیار جہاں راضی ہے، میں خوشی

خوشی بڑی دھوم دھام سے اس کی شادی کروادوں گا، وہ مجبوری سے راضی ہوا تھا اس رخصتی پر، اسے میں نے مجبور کیا تھا کی جب تک وہ ثمین سے رخصتی نہیں کروالیں گا اس کی شادی نہیں ہو گی اس لڑکی سے کیونکہ بنا میری مرضی کے ایلیار کسی بھی لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا ورنہ وہ جائے داد سے ہاتھ دھو بیٹھے گا، _ اس شادی کا قصہ یہی ختم ہو گیا بلکہ تم یہ سمجھو کہ ثمین تمھاری بہو اور ایلیار کی بیوی ہے ہی نہیں _ " وہ نگار کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بڑی سفاکی سے ثمین کا دل پارہ پارہ کر رہے تھے _ ثمین حیرت سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی کوئی باپ اتنا بھی ظالم ہو سکتا ہے _ وہ بڑے آرام سے اس کا سودا کر بیٹھے اور کیا پھر وہ ٹھگی گئی پھر وہ اس سے چھوٹے دعوے کر کے اسے محبت کی صلیب پر لٹکا چکا ہے، وہ پتھر ہوئی آنکھوں سے ایلیار کو دیکھ رہی تھی _____

" نہیں نہیں وہ اس بار اسے معتبر کرے گا اس بار وہ اسے تہی دامن نہیں کر سکتا _ " دل میں سوچ کر ثمین نے پھر سے امید کا دامن تھام کر ایلیار کو دیکھا _____

"ڈیڈ پلیز، بس کرے یہ سب بہت ہو گیا تماشا _ " ایلیار کی برداشت جواب دے رہی تھی وہ انہیں ٹوکے بنا رہ نہیں سکا، سچویشن ایسی ہو جائے گی اس نے سوچا بھی نہیں تھا _____

"تماشا تو کب کا ختم ہو گیا ایلیار... میں نے کہہ دیا تھا نا اس قصے کو تمام کرنا تھا تو آج سے تمام ہوا، میں نے ثمین کو صرف ایک رات کے لئے تمھاری بیوی بنایا تھا سمجھو تمھیں یہ سب کرنے کی میں نے قیمت دے دی ہے ثمین کی صورت میں_" اس بار ثمین نے اپنے منھ پر ہاتھ رکھ لیا آنکھوں سے آنسو نہیں جیسے دل کا لہو ٹپکا تھا، وہ اس کی قیمت لگا کر کیسے سکون سے کھڑے تھے اور یہ اس کا محبوب اس کا شوہر لب بھینچے ایسے کھڑا ہے جیسے وہ زلیل نہیں انعام سے نوازی جا رہی ہو، کیا ان سے دو لفظ اس کے لئے نہیں بول سکتا_ ایک بار پھر ایلیار کو ثمین کی نگاہوں سے نگاہیں چرانی پڑی_ ثمین نے اس بار درد سے آنکھیں بند کر لی_____

"اب میں کوئی فیصلہ نہیں تھوپوں گا تم پر یہ میرا آخری فیصلہ تھا_" ایلیار سے کہہ کر وہ نگار کی طرف دیکھنے لگے ....

"اور تم نے کہا نا کہ مجھے اپنی بیٹی کی کوئی پرواہ نہیں ہے تو واقعی مجھے اپنی بیٹی کی پرواہ نہیں ہے بلکہ تم مانو یا نا مانو مجھے واقعی ایلیار سے بہت محبت ہے اور اسے محبت مجھ سے یہ تقاضہ کر رہی ہے کہ خوشیوں پر اس کا پورا حق ہے_ میں نے جو اس پر زبردستی کی ہے اس کے لئے میں دل سے شرمندہ ہوں... اب تم جیسا چاہوں گی وہی ہو گا_" ثمین کو اپنی بے قدری پر رونے کے ساتھ ترس بھی آیا تھا کیا وہ ان کی نظر میں اتنی سی بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی_ یہ سارے فیصلے کرتے ہوئے اس کے اجڑ جانے کا بھی انہیں خیال نہیں تھا ایک بار انہوں نے باپ بن کر اپنی بیٹی کے بارے میں نہیں سوچا،_____

"اب شرمندہ ہونے سے کیا ہوتا ہے پہلے میں کہہ رہی تھی تو آپ زبردستی پر لگے تھے، اور ایک بات آپ کی سگی بیٹی ہے یہ آپ کو زرا بھی خیال نہیں محبت کرتی ہیں یہ میرے بیٹے سے کہیں اپنی ماں کی طرح " ....

"شٹ آپ... " نگار جو بہت زہر بھرے انداز میں بول رہی تھی_ فائق دہاڑ پڑیں نگار نے پہلی بار انہیں اتنے غصہ میں دیکھا تھا وہ چپ سی ہو گئیں فائق صاحب غصہ میں اٹھ کر ثمین کے پاس آئے تھے_ ثمین جو پہلے ہی ان کی دہاڑ سے بے حد خوف زدہ ہو چکی تھی ایک دم سے انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر سوفے کی پشت کو پکڑا تھا _وہ اس کے سر پر آکر غرایے ...

"جاؤ تم یہاں سے اپنے اسی کمرے میں جو پہلے تمھیں دیا گیا تھا_ ایلیار کے روم اور اس کی زندگی میں اب تمھارا کوئی حق نہیں_ سمجھو یہ شادی ایک ڈرامہ تھی اور آج یہ ڈرامہ ختم ہوا_ تمھیں اس گھر میں رہنا ہے نا تو میرا ہر فیصلہ مان کر رہنا ہو گا ورنہ تم کہیں بھی جا سکتی ہو کیونکہ اس گھر میں اب تمھاری کسی کو ضرورت نہیں_" ثمین منھ اٹھائے شاکڈ سی اپنے جنم داتا کو دیکھ رہی تھی جو دنیا کا سفاک ترین باپ تھا_ ان کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے ایلیار کی طرف دیکھا تا کہ وہ بھی ایک بار میں ہی سب ستم ڈھا دے_____

ایلیار سے سب برداشت کرنا مشکل ہوا تھا، اس سے پہلے کہ اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا اور وہ کوئی ایسا قدم اٹھالیتا جس کا اسے زندگی بھر پچھتاوا ہو تا فل حال اسے یہاں سے جانا ہی بہتر لگا تھا، سب سے رخ موڑ کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا، اور ثمین کی پلکیں اس بار اپنی بے قدری پر بری طرح سے بھیگی تھی ایسا لگا اس کا ہر قدم دل کی سرزمین پر کھلے گلاب کو روندتا ہوا گیا ہے، _ ایک بار پھر سے وہی لٹی گئی تھی پھر سے محبت کہیں منھ چھپا کر روئی تھی، _____

"دیکھ لو بتا گیا وہ تمھاری حیثیت ثمین بی بی اب کبھی اس کی طرف نہیں دیکھنا، میں نے پہلے بھی کہا تھا تم سے وہ ہمدردی کر سکتا ہے مگر محبت نہیں _" حقارت سے ثمین کے چہرے کو دیکھ کر کہتے ہوئے نگار اب بہت مطمئن تھی _ جو ڈر انہیں ایلیار سے تھا وہ ختم بھی ہو گیا اس کا ثمین کو یوں چھوڑ جانا ان کے دل کو اطمینان بخش چکا تھا _ فائق کے رویہ نے بھی انہیں سمجھا دیا کہ ان کو اپنی بیٹی کی کوئی پرواہ نہیں بس یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ پھر یہ نکاح اور شادی کا ڈرامہ کیوں کھیلا گیا _ فائق صاحب نے ایک نظر ثمین کو دیکھا اس کے چہرے پر وہی کچھ کھونے اور لٹنے کا درد نظر آیا جو آج سے کئی سال پہلے اس بے بس لڑکی کے چہرے پر تھا _ فائق صاحب ایک دم سے رخ موڑ کر لاؤنج سے نکلتے چلے گئے _____

نگار کے ہونٹوں پر ثمین کو دیکھتے ہوئے زہر خند مسکراہٹ آئی تھی... وہ ساکت ہو چکی ثمین کے پاس دھیرے دھیرے چلتی ہوئی آئی تھی_"اب تو اپنی اوقات پہچان گئی ہو گی تم.... چلی تھی تم میرے بیٹے سے محبت کرنے دکھادی نا اس نے تمھاری اوقات.... اس کے ساتھ ایک رات گزار کر تم نے کیا سمجھا تھا کی تم ایلیار کو فتح کر لوں گی، نگار پر سبقت حاصل کر لوں گی... "وہ حقارت سے اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی .....

"ایسی ہی ایک رات تمھاری ماں نے بھی گزاری تھی ایلیار کے باپ کے ساتھ..... آج ویسی ہی ایک رات زین کے بیٹے نے تمھارے ساتھ گزار کر تمھاری ماں کی اس رات کی قیمت چکا کر یہ بتا دیا کی وہ نگار کا بیٹا ہے_"ثمین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انہوں نے جیسے اپنے دل کا زہر اس کے سینے میں اتار دیا تھا_____

"یاد رکھنا ثمین تم اس کے لئے کبھی اتنی اہم نہیں ہو سکتی کی وہ مجھ سے یا فائق سے اختلاف کریں گا، وہ کبھی تمھارا ساتھ نہیں دے سکتا.... ویسے جاتے جاتے تمھیں ایک مفت کا مشورہ دیتی ہوں_"انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کی تھوڑی کے نیچے اپنی انگلی رکھی.... ثمین کی زبان گنگ ہو چکی تھی اور جسم بے حرکت، وہ پتھر سی ساکت نگار کے چہرے پر چھائے غرور کے احساس کو دیکھ رہی تھی .....

"اسے میرا نیک مشورہ سمجھو یا ہدایت.. آج کے بعد اب ان مردوں پر بھروسہ کبھی مت کرنا ورنہ ہمیشہ روندی ہی جاؤں گی.... کیونکہ مجھ سے زیادہ ان مردوں کی فطرت کوئی نہیں جان سکتا... محبت کا دعویٰ کرتے یہ مرد ہمیشہ آزمائش کے وقت کبھی محبت کے امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکتے... جیسے زین نہیں ہوا.. جیسے تمھارا باپ نہیں ہوا تو یہ ایلیار بھی کیا ہو گا، لالھ نیک اور اچھا صحیح مگر ہے تو وہ بھی ایک مرد ہی نا.... " وہ کڑواہٹ سے مسکرائی .....

"تم نے ایک مرد پر بھروسہ کر کے خود اپنی قیمت کھوئی ہے ثمین.... اور جب قیمت گر جائے نا تو چیزیں بے ارزش ہو جاتی ہے، اپنا حسن کھو دیتی ہے.. تم نے بھی وہی غلطی کر لی اور اب بس تمھارے پاس ایک ہی راستہ ہے، جاؤ اور کہیں ڈوب مرو تمھارے پاس بس یہی ایک آپشن بچا ہوا ہے.... اور اگر مرنے میں کوئی دقت ہو رہی ہے نا تو مجھے بتانا ماں کے بعد بیٹی کی بھی مدد کر سکتی ہوں میں _" نگار بڑے غرور سے اس کا جبڑا جھٹک کر اپنی گردن اکڑاتی آخری تیر ثمین کے دل میں پیوست کرتے ہوئے وہاں سے جانے کے لئے مڑ گئی.. ان کی گردن ہی نہیں چال میں بھی غرور تھا... فرش پر ہیل کی ٹک ٹک کرتی وہ پل پل ثمین کی پتھرائی نگاہوں سے دور ہو گئی

اب بس لاؤنج میں تنہا ثمین بچی تھی بالکل ساکت خاموش سی یوں لگ رہا تھا جیسے آج کوئی اس کا سب کچھ لوٹ لے گیا بالکل خالی ہاتھ رہ گئی تھی وہ ....

لٹ ہی تو گیا تھا اس کا مان، وہ محبت، خود سے بھی زیادہ اعتبار کا تعلق، سیڑھیوں کی طرف دیکھتی اس کی نظریں بالکل پتھرائی ہوئی تھی، جس پر مان تھا جب وہی کچھ بولے بغیر، بغیر کچھ کہے اسے نظر انداز کر گیا تو دوسروں سے کیا توقع رکھتی دوسرے تو تھے ہی ہمیشہ سے پرائے .....

نگار صحیح کہہ رہی تھی، مرد کی فطرت پر کبھی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا چاہے وہ مرد ایلیار جیسا ہی کیوں نہیں ہو، ہر بار کی طرح اس بار بھروسہ ٹوٹ کر روح تک کو زخمی کر گیا تھا، دل غم سے پھٹ کر اب بند ہو جانا چاہتا تھا مگر سانسوں کی ڈور اب بھی بندھی ہوئی تھی .....

ثمین اپنے کو سنبھالیں اپنا بھاری لباس سمیٹ کر سوفے کی پشت چھوڑ کر بڑھی_ سارا لاؤنج جیسے سائیں سائیں کرتا اس پر ہنس رہا تھا_ پیروں میں جیسے جان ہی نہیں بچی تھی، وہ اپنے مردہ ہو چکے وجود کو گھسیٹتے ہوئے اپنے پورشن سے نکل کر بڑی ماں کے پورشن کی طرف بڑھی تھی... اس کی خودداری نے گوارا نہیں کیا کہ وہ اتنی بے غیرت بن جائے کہ بھیک میں دی گئی پناہ گاہ میں جا کر رہے یا جا کر ایلیار سے فریاد کریں یا اس کا گریبان تھامے اور پوچھے یہی ہے اس کی محبت.. یہی ہے اس کی حفاظت... جو آج وہ تنہا کر دی گئی تھی_____

ثمین نے درد سے جلتی چھبتی آنکھیں بند کر لی، تھر تھراتے ہونٹوں کو بھینچ کر ان کی تھر تھراہٹ پر قابو پانا چاہا _"اس گھر میں اب کسی کو بھی تمھاری ضرورت نہیں ہے_" بہت ہی سفاکی سے بولے گئے وہ جملے جیسے اس کے کانوں میں گونجے تھے، اور بڑی ماں کی طرف جاتے اس کے لڑکھڑاتے قدم تھم سے گئے_ "تم نے ایک مرد پر بھروسہ کر کے خود اپنی قیمت کھوئی ہے اور گری ہوئی چیزوں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی، اب جاؤ کہیں ڈوب کے مر جاؤ_" نفرت میں ڈوبے وہ الفاظ .....

"مجھے واقعی مر جانا چاہئے، اس زلت کے بعد میرا وجود کسی غلازت کا ڈھیر بن گیا ہے.... اسے ختم ہو جانا چاہئے _"وہ اپنے گالوں کو رگڑ کر پوچھتے ہوئے ایک ارادہ کر کے آگے بڑھی_____

"مجھ سے وعدہ کرو تم کچھ بھی نہیں کروں گی ایسا ویسا... قسم کھاؤ اب کبھی ایسا قدم نہیں اٹھاؤ گی.... میری جان نہیں نکالوں گی... " کوئی اس کے کان میں بولا.. محبت سے لبریز تڑپتی ہوئی التجا.... ثمین تلخی سے ہنسی .....

"وعدے ان سے نبھائے جاتے ہے... جو خود وعدہ نبھانا جانتے ہو_" زہریلے انداز میں سوچ کر وہ کچن کی طرف بڑھی_____

"ثمین خودکشی حرام ہوتی ہے_" کہیں کوئی اس کے اندر سے بولا تھا ...

"زلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہوتی ہے_" اپنے کو دلیل دے کر اس نے ہر آواز کو دبا دیا.... آہستہ آہستہ وہ کچن کی طرف بڑھی تھی_ اوپر سے اسے دیکھتے ہوئے کسی کی آنکھیں چمک گئی تھی، اب جو ہو گا وہ ایک بہترین تماشا ہو گا .....

ثمین کو معلوم بھی نہیں ہوا ایک سایہ بھی اس کے پیچھے پیچھے بڑھ رہا تھا_ پچھلے لان میں آکر اس نے چاروں طرف دیکھا یہی تو وہ جگہ تھی جہاں پہلی بار اس نے ایلیار کو اپنا سب کچھ مان لیا تھا_ یہی تو وہ جگہ تھی جہاں ان کے دلوں نے ایک دوسرے پر بھروسہ کر لیا تھا_____

"اب یہی جگہ میری موت کا سامان بنیں گی مسٹر ایلیار زین علی، میں تمھیں وہ درد دوں گی جو ساری عمر تمھیں تڑپائے گا_ میں جانتی ہوں تم صرف مجھ سے محبت کرتے ہو مگر اپنی محبت کو معتبر نہیں کر سکتے اس کا مان نہیں رکھ سکتے_ ایسی محبت کو ہمیشہ رسوا کرنے سے بہتر ہے کی ایک ہی بار میں ختم کر لی جائے_" وہ درد سے سوچتی دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی تھی.... سر پر اٹکا دوپٹہ وہی پیروں سے الجھ کر گر گیا تھا مگر اسے کسی بات کی پرواہ نہیں تھی_____

..........*.....*.....*.....*

ایلیار نے گھڑی میں وقت دیکھا نماز کا وقت تھا_ روم میں آکر بس ٹہلتے، سگریٹ پیتے اور سوچتے ہوئے اس نے گزارا تھا_ ثمین کی حالت اسے تڑپائے جا رہی تھی اور اپنی مجبوری پر اسے شدید غصہ آ رہا تھا_ آج کے بعد ثمین اب کیسے اس کا اعتبار کریں گی اور وہ اسے یقین دلائے گا بھی تو کیسے کس منھ سے کچھ گھنٹے پہلے جو ہنگامہ ہوا تھا کیا وہ اس کا اعتبار دوبارہ پا سکتا تھا_____

کیسی محبت ہے اس کی کہ فائق صاحب کے سامنے فل حال ابھی وہ اظہار نہیں کر سکتا_ اسے یقین تھا اب ثمین اسے صرف جھوٹا اور دھوکے باز انسان ہی نہیں ساتھ ہی بے وفا بھی سمجھیں گی_____

ایلیار نے اپنی پیشانی ملی کیا کرے وہ، کیا ترکیب نکالے کی ثمین کو سمجھا کر اس کا اعتبار واپس پا سکے_ اس کے کمرے میں بھی نہیں جا سکتا کہیں وہ اسے دیکھتے ہی آپے سے باہر نہ ہو جائے مگر اسے دیکھ تو لینا چاہئے کس حال میں ہیں وہ.. رو رو کر وہ اپنا حشر ہی کر چکی ہو گی_____

دل کے بہت مجبور کرنے پر وہ دبے قدموں سے کمرے سے باہر نکلا_ سامنے ہی ثمین کے کمرے کا دروازہ تھا_ اپنا ہاتھ بڑھا کر دروازہ کی ناب پر رکھا دروازہ لاک نہیں تھا، ایلیار نے آہستہ سے دروازے کو دھکا دیا دروازہ کھلتے ہی اس نے پورے کمرے میں نظر دوڑائیں_ کمرہ کسی بھی وجود سے بالکل خالی تھا وہ شاید واش روم میں ہو یہ سوچ کر ایلیار کمرے کے اندر چلا آیا_ واش روم کا دروازہ بھی کھلا ہوا اس کا منہ چڑا رہا تھا_____

ایلیار کے اب صحیح معنوں میں ہاتھ کے طوطے اڑے تھے_ "ثمین روم میں نہیں تو کہاں جا سکتی ہے_" اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر وہ بے حد پریشان ہو چکا تھا____

" یا اللہ... وہ کیسی جذباتی لڑکی ہے میں نے یہ کیوں نہیں سوچا اگر وہ پھر سے.... " اس کے آگے اس سے سوچا نہیں گیا اس کا دل بند سا ہونے لگا تھا پھر پاگلوں کی طرح ممی اور ڈیڈ کے کمرے کو چھوڑ کر اس نے پورا بنگلہ چھان مارا_ ثمین کہیں بھی نہیں تھی، پورا بنگلہ خاموشی میں ڈوبا تھا وہ بیتابی سے اسے پاگلوں کی طرح ہر روم میں ڈھونڈ رہا تھا_____

اپنے پورشن میں ساری جگہ دیکھ لینے کے بعد اس کے ذہن میں یہ خیال کوندھا تھا_ "ہو سکتا ہے وہ بڑی ماں کی طرف ہو، خدایا وہ وہیں گئی ہو، اللہ اس نے اپنے وعدے کا مان رکھا ہو... خود کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہو.... اللہ پلیز میری مدد فرما_" آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اور ایک امید کے سہارے اس نے ادھر کے پورشن کی طرف تیزی سے رخ کیا_____

ان کے پورشن میں آکر اس نے سب سے پہلے بڑی ماں کے روم میں جھانک کر دیکھا_بڑی ماں شاید وضو کر کے اب واش روم سے نکل رہی تھی، اسے دیکھا تو فوراً تعجب سے پوچھا تھا_"کیا ہوا ایلی تم اس وقت؟_"ایک ہی امید بچی تھی وہ بھی جیسے بری طرح سے ٹوٹی تھی، وہ سر پکڑ کر وہی فرش پر ڈھ سا گیا_____

"ایلی کیا ہوا میرا بچہ.. سب خیریت ایسے کیسے بیٹھے ہو میرا دل گھبرا رہا ہے کیا ہوا ہے ایلی.... " اس کے اس طرح سر پکڑ کر بیٹھنے پر وہ دھڑکتے دل سے اس کے پاس آئی تھی_____

"پھوپھو ثمین.... " وہ جیسے پاگلوں کی طرح کھڑا ہوا تھا_"کیا ہوا ثمین کو؟"وہ اور بھی گھبرا گئی، ایلیار کچھ بولے بغیر ان کے روم سے نکل گیا_____

"ایلیار بولتے کیوں نہیں کیا ہوا ہے ثمین کو..... " وہ ہانپتی کانپتی اس کے پیچھے تھی_ "پھو پھو پھو پھو.... میں نے بہت غلط کیا اس کے ساتھ.... میں کیسے بھول جاتا ہوں وہ کتنی جذباتی ہے... وہ نادان ہے صرف دل سے سوچتی ہے، میں نے جو آج اس کے ساتھ کیا ہے نا، وہ مجھے اذیت دینے کے لئے ہر حد پار کر لیں گی_ "وہ سر پکڑے ہر جگہ ڈھونڈتا اسے جنونی سا ہو رہا تھا، اب اسے کسی کی بھی پرواہ نہیں تھی کی کوئی سن لیں گا تو کیا ہو گا، کیا سوچیں گا_____

"کیا بات ہے ایلیار کیا ہوا ہے؟_" اس کی چیخ پکار پر ساقب اور نیلم بھی اپنے روم سے نکل آئے تھے

_____

"بھائی پلیز اسے ڈھونڈھے ثمین کہیں چلی گئی ہے... اسے ڈھونڈے بھائی..."وہ کیا بول رہا تھا کسی کو بھی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا_" دیکھو گھبراؤ نہیں پہلے بتاؤ ہوا کیا_" ساقب نے اس کا شانہ تھام کر تسلی دینی چاہی

_____

"بھائی... میرے پاس ٹائم نہیں سب بتانے کا... وہ پاگل ہے... کچھ بھی کر سکتی ہے_ "وہ اس وقت اپنے حواس میں نہیں تھا اسے بس ثمین کو ڈھونڈنا تھا کسی بھی صورت میں، اس بار وہ وہاں سے نکل کر باہر کی سمت بھاگا باقی لوگ بھی اس کے پیچھے تھے_____

گیٹ پر کھڑے گارڈ سے یہ سن کر کی کوئی باہر نہیں گیا ہے، ایلیار کے دل کو تسلی ہوئی تھی کی وہ یہی ہے مگر کہاں تبھی اس کے زہن میں دھماکا ہوا تھا_____

"ہاں وہ وہی ہے... " اسے دوڑتے قدموں سے اندر بھاگتے دیکھ کر سب اس کے پیچھے دوڑے تھے، بنگلہ میں مچے اس ہنگامے سے گھر کے ملازمین بھی جاگ چکے تھے،.... فائق اور نگار بھی .....

نگار بڑے آرام سے سارے تماشے دیکھ رہی تھی مگر فائق کے چہرے پر وحشت سی آگئی تھی جس پر کسی نے بھی دھیان نہیں دیا تھا_____

"ثمین... ثمین.... " ایلیار چیختا ہوا پچھلے لان کی طرف جا رہا تھا_ پچھلے لان میں اس کا دوپٹہ اس کے قدموں سے آلپٹا تھا، ایلیار نے تیزی سے جھک کر وہ دوپٹہ اٹھایا،_____

"ثمین_ " وہ بھاگتے قدموں سے ادھر آیا تھا جدھر وہ گری ہوئی تھی_ اس کے آس پاس پھیلا ہوا ڈھیروں خون.... ایلیار شاکڈ سا بری طرح سے اس کی کٹی ہوئی کلائی کو گھور رہا تھا_ ایک بار پھر وہ اس کی محبت کو بے یقین کر گئی تھی، اس کے وعدے کا بھرم ٹوٹ گیا تھا_ ایک بار پھر وہ پاگل پن میں اس کی روح نکال چکی تھی

_____

"ثمین..... " نیلم کی تو چیخ ہی نکل پڑی.. وہ بالکل مردہ لگ رہی تھی.... بڑی ماں نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا اور فائق صاحب وہ تو جیسے پتھر کے ہو گئے تھے... ان کے قدم لڑکھڑائے ...

"ثمین.... " ایلیار نے بدحواس سا وہاں بیٹھ کر اس کی کلائی پکڑی نبض بالکل رکی ہوئی تھی اس نے جھک کر اس کے دل کی دھڑکن چیک کی جواب بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی_____

" ایلیار اسے ہاسپٹل لے چلو فوراً_ "ساقب نے نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اس سے کہا تھا، دوسرے ہی لمحے ایلیار اسے بازوں میں اٹھا کر دوڑا تھا_ باقی لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے تھے_____

"چلو خس کم جہاں پاک.... اپنی ماں کی طرح یہ بھی گئی_" اپنے روم کی بالکنی میں کھڑی نگار مسکرا کر سب دیکھ رہی تھی_ گیٹ سے نکلتی گاڑیوں کو دیکھ کر انہوں نے بس منہ بنایا تھا.... اب انہیں کسی بات پر اعتراض نہیں تھا، نا ایلیار پر نا فائق پر.... جو وہ چاہتی تھی وہ ہو چکا تھا... جو کر سکتی تھی انہوں نے کر دیا.... انہیں کسی بات کا اب کوئی خطرہ نہیں تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"حوصلہ رکھو ایلیار، سب ٹھیک ہو جائے گا.... " ساقب نے ہاسپٹل کی دیوار سے سر ٹکا کر کھڑے ایلیار کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر تھپکی دی، وہ بس چھت کو گھورتا خاموش سا کھڑا تھا_ ساقب افسوس سے اسے دیکھ رہے تھے، سارے لوگ وہاں کھڑے بس ثمین کی زندگی کی دعا مانگ رہے تھے، جس کے اس اقدام سے سب کے دل سہمے سے ہوئے تھے_____

اندر ڈاکٹر اسے بچانے کی پوری کوشش کر رہے تھے اور باہر وہ جیسے سولی پر لٹکا ہوا تھا_ اس کے اس قدر پریشان ہونے پر تڑپنے پر فائق کیا سوچیں گے.. کیا سمجھ لیں گے اسے کوئی پرواہ نہیں تھی اس وقت وہ بس ثمین کی

زندگی کی دعا کر رہا تھا_ ادھر فائق بھی بس سر جھکائے فرش کو گھورتے وہی بیٹھے ہوئے تھے وہ کیوں یہاں تھے نا وہ خود جانتے تھے نا کوئی اور جاننا چاہتا تھا_ سب ابھی بس ثمین کے لئے فکر مند تھے_____

"پیشنٹ کا خون زیادہ بہہ جانے سے انہیں خون کی ضرورت ہے، آپ لوگوں میں سے کون خون دیں گا_" جیسے ہی نرس باہر نکلی تھی، اس نے سب کی طرف دیکھا، کسی کے بڑھنے سے پہلے ہی ایلیار برق کی رفتار سے آگے بڑھا_____

"میں دوں گا_" اس کے کہتے ہی نرس نے اسے دیکھا" آیئے.... " نرس نے سر ہلا کر کہا..... اس سے پہلے کی وہ اندر جاتا فائق صاحب اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر اس کے قریب آ کھڑے ہوئے_____

"بس میرا خون ثمین کے خون سے میچ کرتا ہے_" ایلیار نے چونک کر اپنے پاس میں آ کھڑے ہوئے فائق صاحب کو دیکھا، _"ابھی اسے جینا ہے، اتنا کی میرے انتقام کی آگ سرد ہو جائے_" وہ آہستہ سے بول کر نرس کے ساتھ اندر چلے گئے، ایلیار کی آنکھیں اور بھی سرخ ہوئی تھی_ ساقب نے بڑھ کر ایلیار کے شانوں کو تھپکا تھا_____

"ایسی کیابات ہوگئی، جو ہماری ثمین اس طرح اپنے آپ کو.... " اچانک سے نیلم بول کر روہانسی سی ہوئی، ثمین اس کی سگی بہنوں جیسی تھی، اس کا یہ حال دیکھ کر نیلم کو بہت رونا آرہا تھا_____

ایلیار نے ایک دم سے اپنے جبڑے بھینچے، آنکھوں کی سرخی میں بس اضافہ ہوا تھا_

"ایلی کیابات ہوگئی تم بتاتے کیوں نہیں، اور تم نے اسے چھوڑا کیوں تھا؟ وہ وہاں کیسے پہنچ گئی؟ اور " ...

"بس کرو نیلم... بہت ہو گیا یہ سوال جواب کا وقت نہیں، بس ثمین کے لئے دعا کرو_" ساقب نے بہت ناگواری سے انہیں بیچ میں ہی ٹوک دیا_ ایلیار کے چہرے پر اترتے وہ رنگ جو اس کی اندرونی حالت کا بخوبی پتا بتا رہی تھی، ایسے وقت میں نیلم کے یہ فضول سوال وہ اپنے کو روک نہیں پائے_____

"ساقب بیٹا ایسا کرو.... تم نیلم کو لے کر گھر جاؤ_ بچے تنہا ہے، عادل اٹھ گیا تو روئے گا_" کب سے چپ بس دعائیں پڑھتی بڑی ماں نے نیلم کے بازوں تھپک کر ساقب کو دیکھا_

"میں کیسے جا سکتی ہوں ایسی حالت میں ثمین کو چھوڑ کر، نہیں میں نہیں جاؤں گی_" نیلم نے فوراً انکار کیا تھا

"تم چلو بچے واقعی ملازمہ کو پریشان کر دیں گے_ میں تمھیں چھوڑ کر آ جاؤں گا_" ساقب کو بھی یہی ٹھیک لگا تھا، کچھ بچوں کا خیال اور کچھ اس کی سادہ طبیعت، انہوں نے سنجیدگی سے کہا_____

"جاؤ بیٹا بچوں کے پاس تمھارا ہونا ضروری ہے، ہم سب ہے یہاں، بس ثمین کی لئے دعا کرنا_" نیلم کے کچھ کہنے سے ہی پہلے بڑی ماں نے بہت پیار سے اس کا شانہ تھپکا، وہ بس سب کو دیکھتی اٹھ گئی_____

"چلو_" ساقب انہیں لے کر آگے بڑھ گئے، تو بڑی ماں نے سب سے لاتعلق نظر آتے ایلیار کی طرف دیکھا وہ بالکل ٹھس سا بیٹھا انہیں بہت ہی مضطرب، پریشان اور نڈھال سا لگا تھا_____

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی_ بہت پیار سے انہوں نے اس کا سر اپنے شانوں سے لگایا تھا

"پھوپھو، ہر بار کیوں مجھے وہ اس طرح آزماتی ہے، اسے میری محبت پر یقین کیوں نہیں ہے_ وہ کیوں میری جان نکالنے پر در پہ رہتی ہے_" ایلیار ان کے بازوں سے لگا بہت ہی ہارا ہوا سا بولا تھا_ ثمین کی اس حرکت نے اس کا دل توڑ دیا تھا، وہ اس پر اتنا بھی اعتبار نہیں کرتی تھی، وہ اس سے محبت کرتی ہے مگر اس محبت کا مان رکھتے ہوئے کیا وہ اس وعدے کا پاس نہیں رکھ سکتی تھی_ اس کی نگاہ میں ایلیار کی قسم کی کوئی اہمیت نہیں تھی

"کوئی بڑی بات ہوئی تھی نا بیٹا، جو ثمین نے ایسا قدم اٹھالیا_" بڑی ماں ایلیار کا سر تھپکتے ہوئے نرمی سے کہا

"پھوپھو اس کی نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں_ وہ مجھے ہر بار اذیتیں دیتی ہے_ ہر بار مجھے عدالت میں کھڑا کر دیتی ہے، میں تھک گیا ہوں پھوپھو اسے صفائی دیتے دیتے_" اس نے جیسے ان کی بات سنی ہی نہیں تھی، ایلیار بری طرح سے ٹوٹا ہوا تھا_ ایک طرف اس کے بچھڑنے کا ڈر دوسری طرف اپنا مان ٹوٹنے کا دکھ

"ایلی اس وقت بس دعا کرو_ "انہوں نے بس ایک آہ بھر کے بس اتنا کہا تھا_ ایلیار کچھ اور بھی کہتا کی فائق صاحب کو آتے دیکھ کر چپ ہو گیا_ وہ آکر دوسری کرسی پر بیٹھ گئے_ ایلیار سیدھا ہو کر سر جھکا کر بیٹھ گیا، بڑی ماں نے فائق کے حد سے زیادہ سنجیدہ چہرے کو دیکھا، ہمیشہ سنجیدہ رہنے والے فائق کے چہرے پر ابھی کوئی تاثر بھی نہیں تھا بالکل سپاٹ چہرہ سرد آنکھیں_____

نجانے انہیں کیوں لگتا تھا اوپر سے بالکل ساکت نظر آنے والے فائق اپنے اندر ڈھیروں طوفان چھپا کر رکھے ہوئے ہیں_ انہیں لگتا تھا کی وہ ویسے ہے نہیں جیسا خود کو دکھاتے ہیں، انہیں ہمیشہ کی طرح فائق سے ایک دلی لگاؤ محسوس ہوتا تھا جیسا اپنے بھائی زین کے لئے_____

"فائق... " انہوں نے ایک دم سے انہیں پکارا وہ چونک کر انہیں دیکھنے لگے...

"جی آپا.... " زین کی بڑی بہن کا وہ دل سے احترام کرتے تھے کیونکہ وہ اسی احترام اور عزت کے لائق تھی

_____

"انشاءاللہ ثمین ٹھیک ہو جائے گی، فکر مت کرو، اللہ سب ٹھیک کر دیں گا_" ان کی تسلی پر وہ بس نگاہیں چرا گئے، بڑی ماں کو یہ احساس ہوتا تھا وہ ثمین سے بہت محبت کرتے ہیں مگر نجانے کیا وجہ تھی کی وہ اس محبت کو چھپائے ہوئے تھے_____

فائق صاحب نے اس بار سر جھکا کر بیٹھے ایلیار کی طرف دیکھا پھر سر جھٹک ڈاکٹر کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے جس نے ابھی تک کوئی بھی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا_ کتنی گھڑی گزری تھی کی ڈاکٹر باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا تھا، ایلیار کے ساتھ ساتھ فائق بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے_____

"ڈاکٹر میری وائف.... " ایلیار نے تیزی سے فکر مند لہجے میں پوچھا_____

"ڈونٹ وری شی از فائن، تھوڑی دیر میں آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں.... " ڈاکٹر مسکرا کر اس کے کاندھے کو تھپک کر کہتا وہاں سے چلا گیا، سب کے چہرے پر جیسے سکون سا چھا گیا تھا_ فائق تیزی سے مڑ کر وہاں سے گئے تھے_____

"خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے میری بچی ٹھیک ہے_" بڑی ماں نے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر کیا تھا، وہی ایلیار نے بھی شکر کے احساس سے آسمان کی طرف دیکھا_ دل کیسے سکون سے لبریز ہوا تھا کوئی اس کے بے قرار دل سے پوچھتا، دل کو جیسے قرار مل گیا_____

دیوار سے ٹیک لگا کر ایلیار نے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا آسمان کی طرف نگاہ کر کے اس نے شکر کے احساس تلے آنکھیں بند کر لی_ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اپنے چہرے کو ڈھکا تھا، کتنے لمحہ وہ یوں ہی ہتھیلیوں سے چہرہ ڈھانپے وہ سکون محسوس کرتا رہا تھا جو ثمین کے بچ جانے کی خبر سن کر اس کے دل نے محسوس کیا تھا_ اس کے کھو جانے کا احساس جیسے اس کی جان نکال رہا تھا_ ہتھیلیوں کو چہرے سے ہٹا کر ایک بار پھر اس نے اپنے رب کا لاکھوں شکر ادا کیا تھا_____

"اللہ نے ہماری سن لی ہے ہماری ثمین ہمیں عطا کر دی، اب بس اس کا خیال رکھنا ہے، بہت جذباتی ہے وہ بالکل بچوں جیسی نادان، اس کی غلطی نہیں تم سے بہت محبت کرتی ہے نا اس لئے ایسا کر بیٹھتی ہے اس سے ناراض مت ہونا،_" بڑی ماں نے کہنے کے ساتھ ساتھ اسے سمجھایا بھی_____

"میں اس سے ناراض رہ بھی نہیں سکتا آپ کو معلوم ہے پھو پھو مگر پھو پھو پھر بھی اس حرکت کا دکھ ہے مجھے، وعدہ کیا تھا اس نے مجھ سے اور سب بھلا دیا_ "اس کے اداس سے چہرے کو دیکھ کر وہ ایک دم سے مسکرائی اس کا بازوں تھام کر انہوں نے ایلیار کو اپنے پاس بٹھا لیا پھر دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھام کر پیار سے پوچھا تھا __"میرا بیٹا آج کیوں ایسے بول رہا ہے " ...

"پھو پھو میں واقعی اب تھک رہا ہوں، ساری شدت پسند محبت میرے ہی نصیب میں کیوں، میں واقعی تھک رہا ہوں ٹوٹ رہا ہوں.... آپ پھو پھو مجھ پر دعائیں پڑھ کر پھونکے جیسے بچپن میں کرتی تھی اور میں ساری پریشانی اور تھکان بھول جاتا تھا_ "کہتے ہوئے وہ پھر کسی چھوٹے بچے کی طرح ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

_____

انہیں اس پر بڑا پیار آیا تھا ہمیشہ کی طرح سے، اس پر وہ دعائیں پڑھ پڑھ کر دم کرنے لگی_ ایلیار سکون سے آنکھیں بند کر کے ان کی گود میں سر رکھے لیٹا رہا تھا_ ان کی گود میں لیٹ کر ایسا لگا جیسے وہ اپنی ساری پریشانی بھول چکا ہو، کچھ دیر پہلے والی کیفیت اب معدوم ہو چکی تھی _____

"کیا بات ہے ایلیار، ثمین کیوں رات کو ایسی حرکت کر بیٹھی، اس سے اتنی محبت کے باوجود کیوں اس کے ساتھ ایسا ہونے دے رہے ہو مجھے بتاؤ کیا بات ہے_" اس کے سر کو سہلاتے ہوئے انہوں نے اس کا سنجیدہ چہرہ دیکھا_____

"سب بتا دینا چاہتا ہوں میں آپ کو پھوپھو،" ایلیار اب ان کی گود سے سر ہٹا کر اٹھ کر بیٹھ گیا ساتھ ہی ان کا ہاتھ تھام کر عقیدت سے اپنی آنکھوں سے لگا کر انہیں چوما_____

پھر وہ وہاں ہوئی ساری باتیں اور جو باتیں اسے ساقب کے ساتھ مل کر پتا چلی تھی سب انہیں بتا دی_ "اب آپ بتائے پھوپھو میں کیسے اپنے ایک اظہار سے ثمین کو خطرے میں ڈال سکتا ہوں_ وہ ایک سائیکی کیس ہے پھوپھو... وہ نفرت کے اس موڑ پر کھڑے ہے کی کچھ بھی کر سکتے ہیں_" ایلیار اپنا سر تھامے بہت پریشان سا بول رہا تھا

_____

"اللہ اس کی ہدایت کرے، بس تم اب بہت محتاط رہنا ایسے حالات میں تمھیں سب سنبھالنا ہے اس بچی کو اور نگار کو بھی سمجھانا ہے جو بالکل نفرت سے پاگل ہوئی ہے_" اس کا سر پیار سے تھپک کر انہوں نے اسے تسلی دی

_____

"ممی نے مجھے بہت مایوس کیا ہے پھوپھو_ نجانے انہیں ثمین سے کیا دشمنی ہو گئی ہے، آج وہ یہ ساری عدالت نا کھول کے بیٹھتی تو کم سے کم ثمین کو تو منا سکتا تھا_ میں اسے سمجھا سکتا تھا اسے بتا سکتا تھا مگر انہوں نے سارا کام خراب کر دیا اور ثمین... " ایلیار اس بار اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا_____

"مجھے تو خود نگار کا رویہ سمجھ میں نہیں آتا تم فکر مت کرو میں اسے کسی طرح سے سمجھانے کی کوشش کروں گی ....

"نہیں پھوپھو فل حال رہنے دے، انہیں ابھی کچھ سمجھ میں نہیں آئے گا، میں نے دیکھی ہے ان کی آنکھوں میں ثمین کے لئے نفرت وہ ابھی کچھ نہیں سمجھنا چاہتی اور میں انہیں سمجھا بھی نہیں پاؤں گا فل حال پہلے میں ثمین سے سب کہنا چاہتا ہوں_ اس کا اعتماد جیت کر ہی آگے کا مرحلہ مکمل کروں گا_" ایلیار نے اس بار ان کا ہاتھ تھام کر منع کیا تھا_____

"ہاں یہی ٹھیک ہے کچھ وقت بیتنے دو سب ٹھیک ہو جائے گا_ اللہ ہے نا ہماری مشکلات کو حل کرنے والا _ تمھاری مشکل بھی سلجھائے گا_ انشاءاللہ... ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا_" ایلیار اس بار بس ہلکے سے

مسکرا کر ان کے ہاتھ کو ایک بار پھر آنکھوں سے لگایا_ "میرا بچہ سب سنبھال لیگا، اور اس دیوانی لڑکی کو بھی_" اس بار انہوں نے پیار سے اس کے شانوں کو سہلایا_____

"پھوپھو وہ پھر بدگمان ہو گئی پھر سے میں نے اس کا دل توڑ دیا_" ایلیار وہی ان کی گود میں سر رکھ چکا تھا_ دل ایک دم سے اداسی سے بھر گیا تھا_

"کچھ وقت دو اسے اس بار زخم بھرنے میں کچھ وقت لگے شاید، تم نے اسے کچھ بتایا بھی تو نہیں_" وہ پیار سے اس کا سر سہلا رہی تھی_ ایلیار کچھ نہیں بولا تھا بس آنکھیں بند کئے ہوئے ان کی انگلیوں کو بالوں پر چلتے محسوس کر رہا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

ثمین نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھول کر اپنے اطراف میں دیکھا_ہاسپٹل کا روم دودھیا ٹیوب لائٹس سے جگمگا رہا تھا_اس کی آنکھوں میں ایک دم سے آنسو آئے تھے، اپنے بچ جانے پر یا کچھ اور وجہ تھی وہ خود نہیں سمجھ پا رہی تھی_____

"درد ہو رہا ہے_"اپنے قریب وہی آواز سن کر جس کی اسے امید تھی_اس نے ایک دم سے گردن گھما کر ادھر دیکھا تھا.... ایلیار اس کے پاس ہی کرسی پر بیٹھا اس سے سپاٹ آواز میں پوچھ رہا تھا... حد سے زیادہ سنجیدہ چہرہ... سرخ کوتی آنکھیں.... ثمین نے ایک دم سے اپنی گردن پھر سے گھما کر چہرہ پھیر لیا.... اسے بہت ڈھیر سارا رونا آیا تھا، ایک ساتھ کتنے ہی آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے گرتے ہوئے تکئے میں جذب ہونے لگے

_____

"رونا بند کرو اور ادھر دیکھو میری طرف_"ایلیار نے کھڑے ہو کر بہت سختی سے اس کا چہرہ تھام کر اپنی طرف اس کا رخ موڑ دیا_ثمین نے آنسو بہاتے ہوئے اسے دیکھا تھا، جس کے چہرے پر دکھ کے ساتھ ساتھ بہت غصہ بھی تھا_____

"تمھارے لئے میری قسم... میرے وعدہ کی زرا سی بھی اہمیت نہیں ہے ہے نا_ "ثمین کی آنکھوں سے آنسو اور روانی سے بہے تھے_" ایک بار صرف ایک بار بھی تم نے میرے بارے میں نہیں سوچا کی تمھاری اس حرکت کی وجہ سے مجھ پر کیا بیٹے گی، اپنی جان لے کر تم مجھے بھی زندہ مار دینا چاہتی تھی_" وہ آنکھوں میں حیرانگی بھرے دیکھتی ایلیار کے الفاظ سن رہی تھی .....

ایلیار اس کا چہرہ چھوڑ کر دور ہٹ گیا_ "وعدہ کیا تھا تم نے مجھ سے نا کی اب ایسا کچھ نہیں کروں گی مگر نہیں ثمین میڈم کو ہمیشہ بس اپنے جذبات... اپنے دکھ کی پرواہ ہوتی ہے، کبھی بھی میرے بارے میں سوچنے کا انہیں خیال ہی نہیں آتا ہے_ آئے گا کیوں ان کی نظر میں ایلیار زین علی کی کوئی اہمیت جو نہیں ہے_ "وہ اس کی اس طرح اپنی جان لینے کی کوشش سے بہت زیادہ ہرٹ ہوا تھا اور اس پر اتنا غصہ تھا کی اس کی طبیعت خراب ہونے کے باوجود بھی وہ خود کو روک نہیں پا رہا تھا اس سے ایسی دل دکھانے والی باتوں کو کرنے پر_____

ہاسپٹل روم میں ادھر ادھر چکر لگاتے ہوئے، وہ لگاتار اپنا غصہ نکال رہا تھا یہ دیکھے بنا کی اس کی ایک ایک بات ثمین کے دکھ کو بڑھا رہی تھی بلکہ اسے اب تو اس پر اور بھی غصہ آ رہا تھا جو بنا حقیقت جانے سارے الزامات اس پر لگا رہا تھا_____

"اور تمھاری نگاہوں میں میری کیا اہمیت ہے مسٹر ایلیار زین علی... جو تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو، دیکھ چکی ہوں میں تمھاری محبت جو بھروسے کے لائق نہیں_" آخر کب تک چپ رہتی وہ بھی بھڑک اٹھی، بجائے اس کا حال پوچھنے کے وہ اس پر بس بھڑک رہا تھا_____

"اچھا میری نگاہوں میں تمھاری کوئی اہمیت نہیں کوئی ویلیو نہیں.. میں بھروسے کے لائق نہیں میں... " اس کے غصے کی آگ میں جیسے کسی نے تیل ڈالا ہو وہ بھڑک کر اس کے بیڈ کی طرف آگیا_____

"ہاں نہیں ہے کوئی بھروسہ تم پر بلکہ مجھے تو لگتا ہے_ تمھیں کبھی مجھ سے محبت تھی ہی نہیں ورنہ تم وہ نا کرتے جو تم نے میرے ساتھ کیا_" ثمین کا سارا غصہ، ساری نفرت اس کی آنکھوں سے ظاہر ہونے لگی_ ایلیار کو شاک لگا تھا اس کی باتوں سے.. ان آنکھوں کی نفرت سے_____

"اتنے سال سے تمھاری محبت میں گرفتار ہو کر.... بس ایک تمھاری خوشی کے لئے اپنا آپ مٹا کر میں نے اپنے اندر کے برے ایلیار تک کو مار دیا.... تمھیں پانے کے لئے.. ایک تمھاری حفاظت کے لئے کتنے بہانے، کتنے

دکھاوے کئے صرف تمھارے لئے اور تم میری محبت پر شک کر رہی ہو یعنی میری محبت پر_ "اس کے بیڈ کے کنارے کو پکڑے وہ بے یقین سا اسے دیکھ رہا تھا جس نے آج اس کی محبت کو جھوٹا کہہ دیا_____

"ہاں ہاں... میں شک نہیں یقین کر رہی ہوں تم نے ہمیشہ جھوٹ ہی تو بولا تھا مجھ سے... بس جھوٹ تم جھوٹ تمھاری محبت جھوٹ سب جھوٹ ہے.... " ثمین کے چلانے پر ایلیار کو دوبارہ شاک لگا تھا_ اسے یقین نہیں آیا تھا یہ ثمین نے اس سے ایسا بولا ہے_ اس کی اپنی ثمین نے جس کے لئے وہ اپنی جان تک دے سکتا ہے وہ اسے جھوٹا کہہ رہی ہے_____

"جھوٹے ہو تم، ہمیشہ مجھ سے جھوٹ بولا، کبھی یہ بہانہ کبھی وہ بہانہ، کبھی سچ بتایا تم نے مجھے، اپنی شناخت تک تم نے مجھ سے چھپائی، سب چھپایا اور میں تمھارے ہر جھوٹ کو سچ جان کر تمھارے ہاتھ کا کھلونا بنی رہی، تم نے میرے اعتبار تک کا خون کر دیا_ "ایلیار دمبخود سا اس کے زہریلے الفاظ سن رہا تھا.. ثمین کے لگائے بے بنیاد الزامات نے اسے اپنی جگہ پر جڑ سا کر دیا تھا_____

"بلکہ مجھے اب لگنے لگا ہے ایلیار تم بس محبت کی آڑ میں میرے جذبات... میرے جسم سے کھیلتے رہے ہو... تمھیں بس اپنی ہوس پوری کرنی تھی اور کچھ نہیں... اپنی ہوس پوری کرنے کے لئے تم جو کھیل کھیلنا چاہتے ہو نا

اب میں تمھیں ایسا ہر گز نہیں کرنے دوں گی.... " ثمین کی زہر میں ڈوبی باتیں ایلیار کی آنکھوں میں شعلہ نکلنے لگے .....

"اچھا تو اب یہ بھی الزام لگا دو مجھ پر.... میں تمھارے جذبات تمھارے جسم سے کھیلنے کے لئے سارے ناٹک کر رہا تھا_ تو تم میری محبت کے جھانسے میں آئی کیوں، کیوں آئی، تم تو بڑی شریف ہو نا_ تم کیوں مجھے اجازت دیتی رہی اپنے جسم سے کھیلنے کی یا تمھیں خود اپنے نفس پر قابو نہیں_ "وہ اس کے ساتھ ایسی باتیں کرے گا ثمین کو یقین نہیں ہوا تھا... " ایلی.... " اس کے بند ہونٹوں سے بس اتنا نکلا تھا آنکھوں میں بے یقینی سی تھی

_____

"کیوں دکھ ہو رہا ہے نا، شاک لگا نا... " وہ بہت تلخی سے مسکرایا_____

"ہم ایسے ہی ہے، دوسروں کو فوراً کٹ گھرے میں کھڑا کر دیتے ہیں... اس پر الزامات تھوپتے ہیں، تہمتیں لگاتے ہے اور اگر دوسرا شخص اس کے بارے میں وہی باتیں کر دے تو فوراً برا لگ جاتا ہے.. تکلیف ہوتی ہے کیوں ثمین کیوں..... " وہ ایک دم سے اس کے سر پر آکر کھڑا ہو گیا... ثمین چپ سی ہو گئی_____

"میں ہی ہمیشہ کیوں عدالت میں کھڑا کر دیا جاتا ہوں... کیوں مجھ پر ہی الزام لگایا جاتا ہے_ میں ہی کیوں ہمیشہ بے اعتبار کیا جاتا ہوں، کیوں ہر بار میری ہی محبت شک کے دائرے میں آتی ہے، کیوں اتنی مجھے آزمائش دینی پڑ رہی وہ بھی اللہ کے لئے نہیں.. انسانوں کے لئے اور وہی انسانوں کے لئے جن سے میں اپنی جان سے زیادہ محبت کرتا ہوں_ "ایلیار کی آواز میں جیسے دکھ ٹوٹ رہے تھے، ثمین بالکل ساکت سی اسے دیکھ رہی تھی_____

"میں جھوٹا ہوں نا تو یوہی ٹھیک ہے مگر میں تمھاری طرح وعدہ خلاف نہیں_ میں تمھاری طرح قسمیں نہیں توڑتا_ ثمین مجھے افسوس تو ہے مگر میں یہ کہنا چاہتا ہوں، تم ایک بے حد خود غرض بس اپنے بارے میں سوچنے والی سیلفش لڑکی ہو جسے اپنے علاوہ کسی کی پرواہ نہیں... جسے بس اپنے جذبات بس اپنی ہی فکر رہتی ہے.. جسے صرف محبت چاہیئے ایسی اندھی گونگی محبت کچھ نا سمجھنے والی_ "وہ ٹھہر ٹھہر کر بولتا اس کے دل میں نشتر لگا رہا تھا

_____

"تم مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتی ہو مگر اعتبار کے معاملے میں اتنی کچی ہو کی کوئی بھی آئے کچھ بھی کہے اور تم پل میں ساری محبت بھلا کر ایک سیلفیش لڑکی بن جاتی ہو اور اس کا ثبوت یہ ہے یہ..... "بہت ہی سرد آواز میں کہہ کر اس نے ثمین کی پٹی بندھی کلائی اٹھا کر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دی اور ثمین اس کا ضبط بس یہی تک تھا، وہ ایک دم سے پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی_____

ایلیار ایک دم سے چپ ہو گیا... وہ بہت بری طرح سے تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی_ ایلیار نے وہاں سے ہٹ کر اپنے سر کے بالوں میں انگلیاں پھنسالی، اس کی سسکیاں اس نے آنکھیں میچ لی سارا غصہ جیسے کہیں دور جانے لگا_ مڑ کر اس کا چہرہ دیکھا، وہ اب آنکھوں میں ہاتھ رکھے اسی انداز میں رو رہی تھی_ ابھی وہ کچھ بولتا کی بڑی ماں اندر آئی تھی، وہ نماز پھڑنے کے لئے گئی ہوئی تھی، اندر آکر ان کی نگاہ سب سے پہلے روتی ہوئی ثمین پر پڑی تھی_____

"کیا ہوا ثمین تم رو کیوں رہی ہو؟" وہ تو اسے اس قدر روتے دیکھ کر گھبرا کر اس کے پاس بیڈ کے پاس آئی تھی... ایلیار کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی ....

"کیا بات ہو گئی... ایلیار کیا کہہ دیا تم نے... مت رو میری بچی..." وہ اس کی آنکھوں سے بازوں ہٹا کر اس کے چہرے کو صاف کرنے لگی... ثمین لاکھ کمزوری کے باوجود بھی اٹھ کر ان کے گلے سے لگ گئی... ان کے سینے سے لگ کر وہ اور بھی بری طرح سے روئی تھی_____

"ایلی منع کیا تھانا... ایک تو پہلے ہی سے اس کی طبیعت خراب ہے اور تم نے کچھ کہہ دیا بچی کو.... ایسے کیوں رو رہی ہے کیا کہہ دیا تم نے_ "وہ تعجب سے ثمین کا سر تھپکتی ایلیار سے سختی سے پوچھ رہی تھی_____

"اپنی بچی سے ہی پوچھے.... مجھے نہیں معلوم_ "اپنے کو پر سکون کر کے وہ وہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا_ بڑی ماں نے بری طرح سے اسے گھورا تھا، ایلیار نظریں چرا کر دوسری طرف دیکھنے لگا_____

"بتاؤ ثمین... کیا کہا اس نے میں ابھی اسے دو تھپڑ لگاتی ہوں_ "ثمین کو خود سے الگ کرتے ہوئے اس کا سر سہلاتے ہوئے وہ ایلیار کو گھور بھی رہی تھی.. جو لاتعلقی دکھا رہا تھا_____

"کچھ نہیں بڑی ماں، میرے ہاتھوں میں بہت درد ہو رہا ہے اور سر میں بھی اس لئے رونا آ گیا...." وہ اپنے آنسو پوچھتی ان سے نگاہیں چرائے بس اتنا بولی_ ایلیار کو اس کے اس جواب کی امید نہیں تھی، اتنی دیر بعد ایلیار کے تنے تنے اعصاب کچھ ڈھیلے پڑے تھے_____

"ثمین بیٹا میں تمھاری ماں ہوں نا_" بڑی ماں نے ایک دم سے اس کے چہرے کو تھام کر پیار سے کہا_____

"جی بڑی ماں اس میں کوئی شک نہیں_" ثمین کے ہونٹوں پر بہت پھیکی سی مسکراہٹ آئی تھی، ایلیار نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھ کر پھر سے گردن موڑ لی_____

"تو بیٹا ایک ماں کی طرح تم سے کہہ رہی ہوں.... کیوں کیا تم نے ایسا.... بیٹا حالات کیسے بھی ہو ہمیں اپنی جان لینے کا کوئی حق نہیں، تم ناراض تھی تو مجھ سے آ کر کہتی... پھر دیکھتی ایسا اس نالائق کو مارتی، کی تم بھی یاد رکھتی_" وہ اسے سمجھا کر خفا خفا ایلیار کو دیکھنے لگی_____

"جی بلکہ چھری دے دیتی ان کے ہاتھ میں... تسلی سے میرا گلا کاٹ لیتی شاید اس طرح آپ کی بچی کو بدلا اتار کر سکون مل جاتا_" اس بار وہ طنز سے بول کر ثمین کو دیکھنے لگا، وہ بمشکل خود کو رونے سے باز رکھے ہوئے تھی

"چپ کرو تم... میری بچی ایسی نہیں ہے_" بڑی ماں ثمین کی دل جوئی کے لئے ایلیار کو ڈپٹ کر اس کے آنسو صاف کرنے لگی_____

" آپ کی بچی ایسی ہی ہے، وہ مجھ سے بدلا لینے کے لئے ہی وہاں اپنی جان لینے کے لئے گئی تھی تاکی زندگی بھر وہ مجھے اذیت سے مرتا دیکھتی رہے_" ایلیار کا غصہ اب بھی اسے ثمین سے تلخی سے بولنے پر اکسا رہا تھا_____

"ایلی...." ثمین کی آنکھوں سے بہتے آنسو... بڑی ماں نے اسے آنکھیں دکھائی_

"ثمین ایسے مت رو میری بچی، میں ابھی اسے جوتے مار کر صحیح کرتی ہوں_" وہ لگاتار ایلیار کو ہی خفگی سے دیکھتے ہوئے ثمین کے آنسو صاف کر رہی تھی_____

"بڑی ماں میں نے خودکشی کرنے کی سوچی تھی اور اسی لئے چھری لے کر وہاں گئی بھی تھی مگر جب پچھلے لان میں گئی تو پھر مجھے احساس ہوا نہیں مجھے یہ نہیں کرنا.... میرے بابا میری موت کا سن کر مر ہی جائے گے، مجھے

اپنے بابا کے لئے جینا ہے_ "اس کے ایک دم سے روتے روتے بولنے پر ایلیار کو پھر سے بے تحاشا غصہ چھڑا_ "
بس بابا کا خیال آیا دوسرا چاہے مر مر کر جیتا اس کی تو کوئی ویلیو نہیں ہے_ "اس کے بیچ میں ہی بول پڑنے پر ثمین نے روتے روتے ہی اسے غصے سے دیکھا... وہ پھر سے رخ موڑ گیا_____

"تو بیٹا جب ایسا سوچا تو پھر بھی..." بڑی ماں نے پیار سے اس کا بینڈز والا ہاتھ تھاما_ ایلیار نے بھی دیکھا_____

"نہیں بڑی ماں میں نے یہ نہیں کیا، اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہوں میں نے یہ نہیں کیا_ "وہ پھر سے بے تحاشا روئی تھی... ایلیار جھٹکے سے سیدھا ہو گیا دل بری طرح دھڑکا کہیں..... " بڑی ماں میں روتے روتے کب سو گئی پتا نہیں چلا اور پھر مجھے لگا کسی نے میری کلائی کاٹ دی ہو.. میں درد سے تڑپ کر اٹھی تھی... میری کلائی کی نس کٹی ہوئی تھی اور میں وہی گری ہوئی تھی.... مجھے بہت چکر آ رہے تھے بڑی ماں، میں مر رہی تھی، میں آوازیں دے رہی تھی ایلی کو، اسے پکار رہی تھی مگر اس نے سنا ہی نہیں، میں نے خودکشی نہیں کی بڑی ماں میں.... " آگے وہ بول ہی نہیں پائی اس کی آواز گلے میں ہی پھنس گئی_____

بڑی ماں نے ہتھیلی اپنے منہ پر رکھ لی اور ایلیار وہ تو سچ مچ کا شاکڈ سا اسے دیکھ رہا تھا اور ایک دم سے اسے احساس ہوا تھا وہ کیا کر غلط کر بیٹھا ہے_ برق کی تیزی سے وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا، وہی بستر پر بیٹھ کر اس نے ثمین کو اپنے

سینے سے لگالیا_ ثمین پھر سے ٹوٹ کر روئی تھی وہ اس کے سر کو بے تحاشا چومتا اپنے مضبوط بازوؤں میں بھرے ہوئے اپنی باتوں سے لگے زخموں کا ازالہ کر رہا تھا_ بڑی ماں اپنے آنسو صاف کرتی چپکے سے اٹھ کر روم سے نکل گئی_____

"میری زندگی، میری جان، مجھے معاف کر دو، پلیز مجھے معاف کر دو_" اسے اپنے بازوں میں بھرے وہ اس کے سر کو بھی چومتا جا رہا تھا_____

"چھوڑو مجھے تم... نہیں ہوں میں تمھاری جان، نہیں ہوں میں تمھاری کچھ.... " ثمین نے نفرت سے اسے اپنے پاس سے دور دھکیلا تھا، کلائی میں بے انتہا درد اٹھا مگر وہ برداشت کر گئی_ ایلیار دکھ اور شرمندگی سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا.... " ثمین میری جان میری بات تو سنو..... ایک بار بس معاف کر کے میری سن لو.." وہ پیار سے اس کا سالم ہاتھ تھامنے کی کوشش کرتا ہوا منت کرنے لگا_____

"نہیں ہوں میں تمھاری جان_" وہ درد سے بلا بلا کر پوری آواز سے چیخی_____

"پاگل ہوئی ہو ہاسپٹل ہے یہ ایسے چلاتے ہیں، سب مریض ہے یہاں.... " اس کے چلانے پر وہ ایک دم سے اسے ناگواری سے ٹوک کر بولا_____

"بس سب کی پرواہ کرنا تم، میرے درد کا کوئی خیال نہیں تمھیں_"وہ جیسے درد سے پھر سے بلبلا اٹھی، اپنی پوری طاقت لگا کر بھی وہ اپنا ہاتھ نہیں چھڑا پا رہی تھی نا ہی اسے خود سے دور دھکیل پا رہی تھی _____

ایلیار نے اس کی ہاتھ کو چھڑوانے کی اتنی مزاحمت دیکھی تو اس کی زخمی کلائی کا خیال کرتے ہوئے... اسے زبردستی اپنے بازوؤں میں بھر لیا.... ثمین بری طرح سے مچل اٹھی تھی اس پر قابو پانے کے لئے اس نے ثمین کو وہی تکیہ پر لٹا دیا اور خود کو اس پر ٹیک دیا_ اب ثمین بالکل بے بس تھی دونوں ہاتھ ایلیار کی گرفت میں تھے اور وہ اس کے اوپر تھا ایسے کی وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی _____

"تمھاری جتنی پرواہ ہے اتنی کسی کی نہیں مجھے.... یہاں میں صرف تمھارے لئے ہوں.... میری ہر بات سن لو پھر جو سزا دینا ہے وہ دے دینا_"ایلیار اس کی آنکھوں میں جھلکتی نفرت کو دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا سنجیدگی سے بولا تھا، زخمی کلائی کو بچاتے ہوئے دوسرے ہاتھ پر اس کی گرفت اور سخت ہوئی تھی .....

ثمین کو اس کی گرم سانسیں ہی نہیں اس کی باتوں نے بھی جلایا تھا_ "کیوں سنوں میں تمھاری، اب اور کیا کہنا ہے سب تو کہہ دیا تم نے، اب تم کو پھر سے کون سا فریب دینا ہے مجھے.... پھر وہی محبت کے دعوے کروں گے، دو چار ڈائلاگ مار کر مجھے اپنی محبت کی داستان سناؤں گے اور جب اسی محبت کے نبھانے کا وقت آئیں گا تو آرام سے کھڑے تماشا دیکھتے مجھے تنہا چھوڑ کر چلے جانا تا کی دوسرا مجھے میری قیمت بتا دے یا مجھ پر یقین نا کرتے ہوئے مجھے، خود غرض، نفس کی ماری لڑکی سمجھ لینا تم ہے نا_ "اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی وہ زہر زہر ہو رہی تھی_ ایلیار کو اس کی آنکھوں میں آج اپنے لئے غصہ اور نفرت کے علاوہ کچھ نہیں نظر آیا تھا، اس نفرت کے احساس نے ایلیار کے تنے اعصاب کو ڈھیلا کر دیا_____

"ثمین پلیز مجھے معاف کر دو، مجھے ایسا لگا کی تم نے ایسا کر ڈالا ہے، مجھے تم پر بس غصہ تھا بس اور کچھ نہیں، یہ تمھیں بھی معلوم ہے میرے الفاظوں میں کوئی سچائی نہیں تھی_ "اس بار نرمی سے کہتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں بھر لیا، اس کی نفرت بھری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایلیار کے دل پر خنجر چل رہے تھے_____

"جو دل میں تھا وہی تو کہا، بجائے میرے ہوش میں آنے کے بعد میرا حال پوچھنے کے تم نے مجھے کٹ گھرے میں کھڑا کر دیا، اس دن بھی تو تم نے یہی کیا تھا نا ایلی مجھے تنہا چھوڑ گئے تم بالکل تنہا، اپنی ممی کی زہر بھری باتیں سننے کے لئے اور تمھاری ممی ہی نے مجھے مشورہ دیا ہے کی تم بھی ایک مرد ہو اور مردوں پر بھروسہ نہیں کرتے...

" ثمین کی آنکھوں کی نفرت اس کے لفظوں کی کرواہٹ..... ایلیار کے دل پر قیامت سی گزری تھی،

_____

"ثمین میری جان پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرو میں بہت مجبور ہو گیا تھا اس دن، ممی کی نہیں میری بات پر اعتبار کرو اپنے ایلیار پر، تمھارا ایلیار تم سے عشق کرتا ہے_"اس نے بے بسی سے کہہ کر اس کے چہرے پر جھکنا چاہا، بس اسی لمحہ ثمین نے درد کی پرواہ کئے بغیر اپنی پوری طاقت لگا کر اسے دھکا دیا تھا... ایلیار بیڈ سے نیچے گرتے گرتے بچا وہ سنبھل کر پھر سے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بس خاموشی سے اس کا شدید رد عمل دیکھ رہا تھا..... ثمین سے اسی شدید رد عمل کی اسے امید تھی مگر یہ نہیں معلوم تھا کی اس کا یہ انداز دیکھ کر دل ایسے درد سے تڑپیں گا_____

"محبت کا دعویٰ کرنے والے کبھی اتنے مجبور نہیں ہو سکتے_ میں تمھاری محبت ہی نہیں بیوی بھی ہوں تمھاری عزت بھی.... وہ لوگ مجھے ذلیل کرتے رہے اور تم بس چپ چاپ سنتے رہے_ وہاں میں تنہا ہو گئی اور تم نے مجھے مڑ کر نا دیکھا_ تمھاری ممی نے مجھے اپنی اوقات دکھا دی تھی، بتا گئی تھی کی کیا حیثیت ہے میری تمھاری نظروں میں، مجھے ڈوب مرنے کا آپشن بتا کر گئی تھی میں تو نہیں مری مگر وہاں سے میں اپنی محبت کو دفنا کر نکلی تھی مسٹر ایلیار_"وہ جو کچھ بھی چلا چلا کر کہہ رہی تھی ایلیار کی تکلیف اور بڑھانے کے لئے کافی تھا_ اس کا ہر ایک لفظ اس

کے دل کو کاٹنے لگا، بالکل ساکت سا بیٹھا وہ اسے دکھ سے دیکھ رہا تھا لیکن آنکھوں سرخی اترنے لگی تھی چہرے پر سختی سی چھانے لگی_____

"اب کیا چاہتے ہو اب کیوں ہو میرے پاس.... کیا یوں ہی محبت کی صلیب پر مجھے لٹکا کر سب سے چھپ چھپ کر ہمیشہ محبت کا کھیل کھیلتے رہوں گے میرے ساتھ.... " ثمین کا بس نہیں چل رہا تھا اس کو کیا کیا ناسنا دے اس کا منھ نوچ لے یا اسے مار ہی ڈالے_ اسی غصے کے احساس کے تلے اس نے تیزی سے اٹھ جر ایلیار کے قریب ہو کر اس کی شرٹ کے کالر کو دبوچ لیا_ "بولو خاموش کیوں ہو؟ یہی ارادہ ہے نا تمھارا_ یہی کھیل کھیلنا چاہتے ہو تم نا ایسی ہی محبت ہے تمھاری_ "اس کے کالر کو دبوچے دبوچے وہ چلائی، آنکھوں سے اب آنسو بھی جاری ہوئے تھے_____

"تمھیں کیا لگتا ہے میں محبت کا کھیل کھیل رہا ہوں_ مجھے تم سے محبت کا کھیل کھیلنا ہوتا نا تو اس وقت سے کھیل رہا ہوتا، جب سے تمھیں دیکھا تھا یا تب سے جب تم اس گھر میں آئی تھی، تم سے محبت کا کھیل کھیلنے کے لئے مجھے کسی نے روکا نہیں تھا_ "اپنی پاک محبت کی توہین اس سے برداشت نہیں ہوئی اس بار اس کی زبان سے بھی تلخ کلمات نکلے تھے_ اپنے کالر کو دبوچے ہوئے اس کے ہاتھ سے ایک جھٹکے میں ہی اپنا کالر چھڑا لیا .....

"تمھیں کون روکیں گا_ تم تو سب کے لئے فرشتہ ہو نہ.. تم آتے ہو، سب کے اوپر احسان کرتے ہو، سب کا خیال رکھتے ہو، سب کی پریشانی سب کے غموں کا مدارا کرتے ہو... لوگ تو تمھارے مرید ہو جاتے ہیں... ایسے کئی احسان تم نے مجھ پر بھی کئے ہے بھلا میں کیسے تمھارے دام میں نا پھنستی_ "اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی انگارے نکل رہے تھے_ اس کی باتیں برداشت کرنا ایلیار کو مشکل لگنے لگا، وہ اب بھی اسی طرح زہر میں ڈوبی بول رہی تھی .....

" دراصل تمھیں اتنا اچھا بننے کی عادت ہو گئی ہے کہ جب تک سامنے والا تمھاری اچھائی کو نا مان لے.... تم اس پر احسان لادتے رہتے ہو... تمھیں سب کی نظر میں اچھا بننا ہے نا تو اب بھی تم چاہتے ہو کہ میں کیوں تم سے ناراض ہو جاؤں یہ کھیل بھی چلتا رہنا چاہئے تھا_ ایک طرف تم بند کمرے میں مجھے اپنی محبت کا ڈرامہ کا کھیل کھیل کر مجھے بھی خوش رکھتے_ دوسری طرف بند کمرے سے باہر آکر سارے گھر والوں کو یہ احساس بھی دلاتے رہتے کہ تم بہت دکھی ہو... تمھیں سب قبول نہیں مجھ سے محبت نہیں اور سارے تمھاری عظمت کو سلام کرتے رہتے کی ایلیار صاحب کتنی بڑی قربانیاں دیتے ہے_ اپنے پالنے والے باپ کے لئے ان کی بیٹی جس کو وہ دو کوڑی کا بھی نہیں سمجھتے اس کو ایلیار نے اپنا کر احسان کر دیا ہے_ "وہ تلخی سے ہنسی ٹوٹی کرچیوں سی ہنسی ایلیار دم بخود سا ہو گیا تھا وہ اتنا اس سے بدگمان ہو چکی تھی یقین کرنا اس کے لئے آسان نہیں تھا_____

"تم میری محبت کی توہین کر رہی ہو میں نے کہا تھا نا کی مجھ پر بھروسہ رکھنا مگر تم..." افسوس سے اسے دیکھتے ہوئے اس کی آواز بہت آہستہ تھی_____

"غلطی کر رہی ہوں نا آپ جیسے فرشتہ صفت انسان کی محبت کی توہین کر کے چلے معاف کر دے مجھے_" ثمین نے طنز سے کہتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑے ایلیار نے اپنے جبڑے کسے... اسے اب بہت ہی غصہ آنے لگا تھا ثمین پر، جو کچھ نہیں سمجھ پا رہی تھی لگاتار اس کی اور اس کی محبت کی بے عزتی کر رہی تھی_____

"ٹھیک ہے مت کرو بھروسہ.... میں اب کوئی یوین نہیں دلاؤ گا اپنی محبت کا_" وہ بہت تحمل سے اسے دیکھتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہو کر بولا_____

" تو مت دلاؤ یقین، جب تم بھروسہ کے لائق نہیں تو میں کیوں کروں تم پر یقین... اب بس مجھ پر ایک احسان اور کر دو جیسے اب تک کیا ہے... اسی طرح سے مجھے طلاق دے دو بلکہ دیر کس بات کی ہے ابھی اسی وقت مجھے طلاق دے دو، مجھے ابھی طلاق چاہیے تم سے ابھی کا ابھی... طلاق... " ثمین کے باقی جملہ اس کے منہ میں ہی رہ گئے اس بار ایلیار کی برداشت ختم ہوئی تھی اور پڑنے والے زوردار تھپڑ نے ثمین کا منہ گھوما دیا_____

"اتنی دیر سے تمھاری ہر بکواس سن رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں تمھاری اتنی بیہودہ بات بھی برداشت کرلوں گا_"وہ اس پر دہاڑا.... قریب ہو کر جھٹکے سے ثمین کے جبڑے اپنے ہاتھوں میں کسے... ثمین کو پہلی بار ایلیار کو غصے میں دیکھ کر خوف محسوس ہوا تھا، یہ غصہ ویسا بالکل نہیں تھا جیسا ایک بار وہ بہت پہلے کار میں ہوا تھا یا ابھی کچھ دیر پہلے تک وہ ہو رہا تھا اس غصے میں وہ کوئی اور ایلیار لگ رہا تھا_____

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی طلاق کے الفاظ اپنے منھ سے نکالنے کی، تم میری بیوی ہو اور ہمیشہ رہوں گی.... کوئی تمھیں مجھ سے الگ نہیں کر سکتا چاہے وہ تم خود کیوں نا ہو، ممی ہو یا ڈیڈ ہو، تم ہمیشہ میری بن کر رہوں گی سمجھی تم.... " وہ بول نہیں رہا تھا بلکہ غرا رہا تھا، ثمین کے چہرے پر ایلیار کی پکڑ بہت سخت تھی، آنکھوں سے انگارے نکل رہے تھے ثمین خوفزدہ سی ہو کر گنگ ہو گئی_____

"آئندہ سے یہ لفظ تمھارے منھ سے نکلا تو ایسی سختی سے پیش آؤں گا تمھارے ساتھ کی تم زندگی بھر زبان چلانا بند کر دوں گی.... " وہ اس کی آنکھوں میں سرخ آنکھوں سے دیکھتا لگاتار اپنی پکڑ سخت کر رہا تھا.... ثمین کو لگا آج اس کا جبڑا ضرور ٹوٹ جائے گا_____

" ایلی مجھے درد ہو رہا ہے.... " وہ ڈری ڈری پھنسی ہوئی آواز میں بولی تھی، ساری ہیکڑی، سارا غصہ ہوا ہو گیا تھا،

ایلیار اس کا جبڑا جھٹک کر اٹھ کھڑا ہوا، روم میں ادھر ادھر ٹہل کر وہ اپنا غصہ کنٹرول میں کرنے لگا تھا_ ثمین کی طلاق والی بات نے جیسے اس کے اندر آتش فشاں بھڑکا دیا تھا

ثمین ڈری ڈری اسے دیکھ رہی تھی جس کے پاؤں ایک جگہ ٹھہر ہی نہیں رہے تھے،_ وہ تو دل میں دعا کرنے لگی کی کاش بڑی ماں آ جائے... اسے ایلیار سے خوف محسوس ہو رہا تھا، کہیں اس کی بات پر جو وہ بھڑکا ہے پھر سے اسے تھپڑ نا لگا دے.... گال میں بری طرح سے جلن ہو رہی تھی اور جبڑا الگ درد کر رہا تھا... اس سے لڑتے ہوئے اتنا اپنا ہاتھ استعمال کیا تھا کی اب کلائی الگ بہت دکھ رہی تھی.... اس نے اپنی کلائی دیکھی جہاں سفید پٹی بندھی تھی... ڈری ہوئی نگاہ ایلیار پر ڈال کر وہ ایک ہاتھ گال پر رکھے وہی تکیہ پر لیٹ گئی.... خوف کے مارے اب تو رونا بھی نہیں آ رہا تھا

ایلیار وہی ایک جگہ روم میں ٹھہر کر کھڑا ہو گیا... چند گہری گہری سانس لے کر خود کو نارمل کیا تھا پھر ثمین کی طرف دیکھا، جیسے ہی اسے خود کی طرف دیکھتے پایا وہ ڈر کر تیزی سے کروٹ بدل گئی_ ایلیار لب بھینچتا جس کروٹ وہ تھی اسی طرف بیڈ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا_ ثمین نے فوراً آنکھیں میچ لی_____

" سوری مجھے غصہ آ گیا تھا اس لئے میرا ہاتھ اٹھ گیا، اب آئندہ مجھے یہ الفاظ تمھارے منہ سے نکلتے ناسنائی دے _"میچی میچی آنکھوں کے ساتھ ثمین کا دل کہا اسے اچھے سے اٹھ کر باتیں سنائے مگر ابھی بھی تھپڑ کا خوف تھا اس لئے بس چپ چاپ آنکھیں بند کئے پڑی رہی تھی... روم میں کوئی تھا بھی نہیں اس کا کیا بھروسہ بھڑک کر پھر سے لگا دے، بعد میں لڑنے کا ارادہ کرتے ہوئے وہ مسلسل آنکھیں بند کئے سوتی سی بنی رہی_____

ایلیار اس کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا، کچھ دیر ایسے ہی پڑی رہنے کے بعد ثمین نے زرا سی پلکیں کھول کر ادھر دیکھا... دونوں کی نگاہیں آپس میں ٹکرائی تھی، ایک دوسرے پر ساری بھڑاس نکال دینے کے بعد اب بس پیار بھری ناراضگی بچی تھی مگر پہل کون کرے.... ایلیار نے جان بوجھ کر پہل نہیں کی اس وقت وہ ثمین سے ہٹ کر کچھ اور سوچنا چاہتا تھا کیونکہ اگر ایک بار پہل کی تو پھر بس ثمین ہی ثمین اس کے دماغ میں چھائی رہے گی اور دوسری طرف ثمین یہ سوچ کر نہیں بولی کی وہ بس اس کے منانے کی عادی تھی، دل کہہ بھی رہا تھا کی کچھ بولے... طلاق والی بات کی شرمندگی تھی کی دل کہا خود معذرت کر لے مگر انا تھی جو آڑے آ گئی

_____

ایلیار کی نگاہ بھٹک کر پھر سے ثمین کے گال پر گئی.... " اگین سوری.... یہ پہلی اور آخری بار تھا_ اب کبھی میں ایسی حرکت نہیں کروں گا_ بس تم کچھ بھی کہہ دینا مگر وہ لفظ نہیں...." اس کے چہرے پر بنے اُنگلیوں کے نشان دیکھ کر وہ شرمندگی چھپا کر سنجیدگی سے بولا تھا_____

ثمین نے کچھ نہیں کہا بس ایسے ہی لیٹے لیٹے اپنی کلائی اٹھا کر دیکھی تھی... جو اب بہت درد کر رہی تھی_

"درد ہو رہا ہے.... " ایلیار نے فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا، اس نے بس ایلیار کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے اقرار میں سر ہلایا تھا_____

"میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں... " وہ تیزی سے اٹھا ثمین نے اس سے بھی تیزی سے اس کا ہاتھ تھام لیا_____

"نہیں ایلی مجھے چھوڑ کر مت جاؤ، مجھے ڈر لگتا ہے، ایسا لگتا ہے وہ پھر آ جائے گا مجھے مارنے_ "اس کے دل میں چھپا خوف کھل کر باہر آ گیا وہ اکیلے ہونے سے اتنا ڈری ہوئی تھی کی اس وقت ساری ناراضگی بھول گئی_ خود ایلیار

بھی ایک دم سے اس کے پاس آیا تھا وہی اس کے پاس لیٹ کر اسے اپنے بازوں میں لے لیا... ثمین پوری قوت سے اس سے لپٹ گئی_ کچھ دیر پہلے وہ خود ایلیار سے دور ہو جانا چاہتی تھی... اب سب بھلائے اس کے سینے میں چھپ گئی تھی_ "ایلی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے_ "اس کی آواز خوف سے کانپی تھی_____

"اب تمھارا ایلی ہے نا تمھارے پاس تمھیں کچھ نہیں ہونے دیں گا، تم اب سو جاؤ_ "وہ اس کے سر کو تھپکتے ہوئے نرمی سے بولا تھا مگر آنکھوں میں خون سا اتر آیا تھا_ کون تھا وہ جس نے اس کی زندگی اس سے چھیننی چاہی_ اس نے ثمین کو نہیں اس کے دل کو زخمی کیا تھا_____

"اگر ڈیڈ نے یہ کیا تو پھر وہ اتنے پریشان کیوں تھے.. ثمین کو اپنا خون تک دیا... نہیں ڈیڈ نہیں میں نے آج ان کی آنکھوں میں بس ایک باپ کے جذبات دیکھے ہے، پھر کون ہو سکتا ہے...." وہ الجھن میں گرفتار ہو چکا تھا_ ثمین کے سر کو ہولے ہولے تھپکتے ہوئے وہ بس اس انسان کو سوچے جا رہا تھا جس نے اسے تڑپایا ہے جس میں ایلیار کی جان بستی ہے_____

کچھ دیر بعد جب یہ احساس ہوا کی ثمین اب سو چکی ہے، اس نے بہت ہی احتیاط اور نرمی کے ساتھ ثمین کو سیدھا کر کے تکیہ پر لٹایا تھا اور وہ خود بھی تکیہ پر کہنی رکھ کر اونچا ہو کر اس کے گالوں پر آئے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرنے لگا_

" مجھے معاف کر دو میری زندگی، ہمیشہ تمھارے دل ٹوٹنے کی وجہ میں بن جاتا ہوں_ " ثمین کے گالوں کو چھوتے ہوئے اس نے سوچا تھا_ اس کے معصوم چہرے کو دیکھتے ہوئے اسے وہ پل یاد آئے تھے جب اس نے پہلی بار ثمین کو دیکھا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"کیا ہے یار.... یہ کہاں لے آئے مجھے تم لوگ، یہ کوئی جگہ ہے گھومنے کی_ "اپنے دوستوں کے ساتھ کار میں بیٹھا وہ بری طرح سے جھنجھلایا ہوا تھا_ یہ ایک متوسط طبقے کا چھوٹا سا پارک ٹائپ گراؤنڈ تھا، جہاں کوئی میلا ویلا لگا ہوا تھا_ ہر طرف رنگین کپڑے پہنے لڑکیاں عورتیں اور مرد حضرات بھی... ہر سمت ویسے ہی لوگ جو اسے بالکل پسند نہیں تھے... اسے کہاں عادت تھی ایسے مڈل کلاس لوگوں کے ہجوم کی اس لئے وہ غصے میں تھا

"ہمیں بھی معلوم ہے اس مڈل کلاس علاقوں میں دیکھنے لائق کوئی چیز نہیں.... مگر آج ہے.... مجبوراً آنا پڑا_" اس کے دوست سائب نے ہاتھ میں پکڑا سگریٹ کا ٹکڑا ایلیار کی طرف بڑھاتے ہوئے خباثت بھری شرارت سے کہا تھا

"آج ایسا کیا ہے.... " اس کے ہاتھ سے سگریٹ لیتے ہوئے اس نے بھرپور کش لیا، ابھی ابھی وہ لوگ کالج آئے ہیں تو نئی جوانی کا جوش... لڑکے ہونے کا احساس.... پیسے کی طاقت کا نشہ.... اپنے دوستوں کے ساتھ ایلیار بھی کچھ دن پہلے ہی اپنے ڈیڈ سے چھپ چھپ کر سگریٹ پینی شروع کر دی تھی.... صرف سگریٹ ہی نہیں وہ ڈرنک بھی کر ہی لیتا تھا.. اس کے دوستوں کے لئے عام بات تھی مگر ایلیار پر کچھ پابندیاں تھی.... وہ فائق صاحب سے زرا ڈرتا تھا مگر نئی نئی چھڑی جوانی وہ آج کل اپنی پھوپھو اور فائق صاحب کے پڑھائے گئے سارے درس بھولنے لگا تھا

وہ سوچنے لگا تھا جو سب اس کے دوست کر سکتے تھے وہ کیوں نہیں، اس کے سارے دوست سگریٹ پیتے تھے، لڑکیوں سے فلرٹ کرتے تھے_ کبھی کبھی ڈرنک بھی کر لیتے تھے، کچھ تو ڈرگز بھی لے چکے تھے... لڑکیوں کا تو وہ لوگ ٹشو کی طرح استعمال کرتے تھے_ اس نے بھی دل کی مانتے ہوئے ایگزامس کے بعد دوستوں کے ساتھ گھومنا پھرنا ساری عیاشیاں شروع کر دی تھی مگر اب بھی وہ فلرٹ سے بچا ہوا تھا وجہ لڑکیاں اسے پسند ہی نہیں تھی اس لئے بس سگریٹ اور ڈانس بار، کبھی کلب کبھی کوئی اور جگہ یا کچھ اور وہ کھل کر مزے لے رہا تھا

_____

"سائب نے اس بار مڈل کلاس کی نئی نئی جوان ہوئی لڑکی پٹائی ہے تو آج اس کی والی اسی میلے میں آنے والی ہے،... اس سے یہی ملنے کا وعدہ کیا ہے اس نے_" دوسرے دوست نے سائب کو دیکھتے ہوئے آنکھ ماری تھی، سب کے قہقہے چھوٹے بس ایلیار نے کوئی نوٹس نہیں لیا، بس سیٹ سے ٹیک لگائے وہ آرام سے کش پر کش لے رہا تھا_ اسے ان قصوں سے کوئی دل چسپی نہیں تھی_____

"اچھا ایلی تم یہی بیٹھو ہم اس کی والی سے مل کے آتے ہیں.... ساتھ مزے لینے ہے ہمیں.... " پارک کے اس پار کئی لڑکیوں کا جھنڈ نظر آیا تو سب سائب کے ساتھ اس کی کار سے نکل گئے_ شیشے کے اس پار لڑکیوں کا پورا گروپ نظر آرہا تھا_____

"ٹھرڈ کلاس لڑکیاں اور تھرڈ کلاس ادائے،_ انہیں بھی معلوم ہے کی یہ لڑکے بس فلٹرنگ ہی کریں گے پھر بھی.... " وہ سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے بہت نفرت سے بڑبڑایا تھا_ اسی غصے میں اس نے سگریٹ کا جلتا ٹکڑا کار کے کھلے دروازے کے باہر اچھالا تھا_____

"اللہ.... " اچانک اس صدا پر اس نے تیزی سے ڈور سے باہر دیکھا... سگریٹ کا ٹکڑا کسی لڑکی کے ہاتھ پر جا لگا تھا_ وہ لڑکی وہی ہاتھ پکڑ کر سر جھکا کر بیٹھ گئی تھی_____

" کیا ہوا ثمین... کیا ہو گیا.... "اس کے ساتھ کھڑی لڑکی اس پر جھکی ہوئی تھی، ایلیار اس آواز پر فوراً کار سے باہر نکلا تھا_ ایک لڑکی سر سے پیر تک چادر میں ڈھکی اپنا ہاتھ پکڑے جھکی ہوئی اپنے ہاتھ کی پشت پر پھونک رہی تھی اور دوسری لڑکی بار بار گھبرا کر اس لڑکی کا شانہ تھام کر جھکی ہوئی اس کا حال پوچھ رہی تھی_____

"آئی ایم سوری... میری غلطی سے سگریٹ لگ گیا آپ کو... میں نے جان بوجھ کر نہیں پھینکا تھا وہ ٹکرا... میں... "وہ ان کے قریب آکر شرمندگی سے بولنا شروع ہوا تو دونوں لڑکیوں نے جھٹکے سے سیدھے ہو کر سامنے کی طرف دیکھا تھا..... اور وہی پل تھا کی ایلیار جس لڑکی کا اس کی وجہ سے ہاتھ جلا تھا اس لڑکی کو دیکھ کر جیسے بت بن گیا .....

"کار میں بیٹھ کر سگریٹ نوشی کر رہے تھے... تو اپنے آپ کو کسی ریاست کا شہزادہ سمجھ بیٹھے ہو، جو راہ چلتے ہوئے کسی کو بھی جلا دوں گے تم_ "ساتھ والی لڑکی اسی لڑکی کا ہاتھ اس کی آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے غصے سے بولی..... ایلیار کی نگاہ اس کے دودھیا گلابی ہاتھوں کی پشت پر بنے چھوٹے سے سرخ نشان پر پڑی اور پھر ان حسین آنکھوں میں بھرے موتیوں پر... وہ نم آنکھوں سے غصے سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"اے مسٹر پہلے میری دوست کو جلایا.. اب اسے گھور رہے ہے.. شرم ہے کی نہیں تمھیں..."اس کے ایک ٹک ثمین کو گھورتے دیکھ کر اس کی دوست بھڑک کر بولی تھی_____

"سوری... آپ چلے میں ہاسپٹل لے چلتا ہوں انہیں.... " جلدی سے خود کو سنبھال کر بہت نرمی سے اس کی طرف دیکھا_____

"جا کر خود اپنا علاج کروالو، بد تمیز.... دیکھنے کی بھی تمیز نہیں_"اس کی خود پر جمی نگاہ پر ثمین سلگ کر بولتی اپنی دوست کا ہاتھ تھام کر مڑ گئی بلکہ مڑ کر گئی نہیں تھی اس کا صبر و قرار لوٹ کر گئی تھی .....

ایلیار نے اب تک کسی بھی حسین چہروں سے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی مگر یہ حسین چہرہ تو پہلی ہی نگاہ میں اسے مار ہی گیا تھا_وہ حسن اور معصومیت کا شاہکار تھی_____

ایلیار سب بھولائے جیسے بیچینی سے اس کے پیچھے بڑھا تھا.... اتنی دیر میں اس بھیڑ میں دونوں پتا نہیں کہاں کھو گئی تھی_وہ بیچینی سے انہیں ڈھونڈ رہا تھا پھر اسے وہ دونوں ایک اسٹال کے سامنے کھڑی دکھائی دے ہی گئی، پلیٹ میں گول گپے بھرے وہ مرچی لگنے کے باوجود بھی کھائے جا رہی تھی اس کا چہرہ اف ایلیار نے اپنا دل تھام لیا.... اس کی آنکھوں سے بہتا پانی سرخ ناک اور گلابی آتشی ہو چکے قاتلانہ ہونٹ ایلیار سب بھلائے بس اسے دیکھے جا رہا تھا_بنا پلکیں جھپکائے، بنا اپنی جگہ سے ہلے .....

ایسے کی وہ دونوں بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی، ایلیار کا اس طرح سے گھورنا اس بار اس کے چہرے پر اسے گھبراہٹ سی نظر آئی تھی_اپنی سہیلی کے کان میں کچھ کہتی وہ دوسری جانب مڑ گئی اور وہ جہاں جہاں بھی گئی

اسے دیکھنے کی چاہ میں اس کے پیچھے پیچھے تھا، جہاں وہ جاتی ایلیار اسے ایک ٹک کھڑا گھورتا رہتا.... یہاں تک کی اس کے دوستوں کو بھی معلوم ہو گیا کی ایلیار پہلی بار کسی لڑکی کے چکر میں پڑ گیا ہے_____

اس لڑکی کے پیچھے وہ اس کے گھر تک گیا تھا_ ایلیار نے اس کی آنکھوں میں بے انتہا خوف دیکھا تو وہ کار وہاں سے بھگا لے گیا مگر گھر آنے کے بعد بھی وہی اس کی حالت تھی_ اپنے کمرے میں سگریٹ پر سگریٹ پھونکتے ہوئے وہ چہرہ اس کی نگاہوں کے سامنے تھا... بار بار وہ جھیل سی آنکھیں جن میں کچھ غصہ، کچھ خوف اسے اور حسین بنا گیا تھا، کبھی اس کی سرخ ناک، کبھی وہ قاتلانہ کٹاؤ والے اس کے پینک پر اورنج شیڈ دیتے اس کے ہونٹ_ وہ اس رات سو نا سکا تھا_____

صبح وہ بنا کچھ کھائے پیئے ہی اس لڑکی کے گھر کی گلی کے کچھ دوری پر اپنی گاڑی لے کر کھڑا تھا_ نجانے کتنی دیر وہ ایسے ہی گاڑی میں بیٹھا اس کے خیالوں میں کھویا ہوا بیٹھا رہا تھا کی آخر کار اس کی بیچینی کو قرار مل ہی گیا_ وہ اسے اپنے ڈیڈ کے ہم عمر آدمی کے ساتھ بائک پر بیٹھی نظر آئی تھی_ اس آدمی کو دیکھ کر ایلیار کو زور کا جھٹکا لگا تھا، کچھ چہرے ہوتے ہے جنہیں وہ ساری زندگی نہیں بھلا سکتے، یہ چہرہ بھی ان ہی ایک چہروں میں سا تھا

_____

"یہ... یہ تو مبین انکل ہے تو کیا یہ وہی لڑکی ہے جو میری... " ایلیار بت بنا ہوا کار میں بیٹھا ہوا تھا_ ماضی میں بتا ہوا وہ پل یاد آیا تھا جب اس کے ڈیڈ ہاسپٹل میں تھے اور انہوں نے اس سے دو وعدے لیے تھے_ ایک فائق کی شادی اپنی ممی سے کروانے کی اور دوسرا وعدہ فائق صاحب کی بیٹی سے نکاح کرنے کی_ وہ بچہ تھا جو ہو رہا تھا... کیوں ہو رہا ہے یہ تو سمجھ نہیں پایا تھا کی یہ سب کیوں ہے مگر اپنی ڈیڈ کی حالت پر روتے ہوئے وہ ان سے سارے وعدہ وفا کرنا چاہتا تھا_____

وہ چھوٹا تھا مگر اتنا چھوٹا بھی نہیں تھا کی سب بھول جاتا اب بھی وہ سارے چہرے سارے واقعات اسے یاد تھے، وقت نے سب پر دھول ڈال دی تھی مگر مٹایا نہیں تھا_ خدا کی قدرت پر وہ حیران تھا جس نکاح کو وہ بالکل بھولا بیٹھا تھا... جس نکاح کی اس کی نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں تھی_ وہ اس طرح اسے یاد آئے گا اور یاد بھی آیا تو کیسے قدرت نے اسے اپنی منکوحہ کے عشق میں اسے گرفتار کر دیا_ ایلیار کی آنکھوں میں جیسے روشنیاں بھرتی چلی گئی_____

پھر اس دن کے بعد ایلیار نے ثمین کا پیچھا کرنا شروع کر دیا، وہ جہاں ہوتی ایلیار وہی ہوتا_ اس کی نگاہیں ہر جگہ ثمین کو دیکھتی رہتی مگر وہ لبوں سے کچھ نہیں کہتا، اسے کچھ کہنا بھی نہیں تھا، بس اسے دیکھ دیکھ کر سیراب ہونا تھا، کہنا تو تب تھا جب وہ مکمل اس کی ہو جاتی جب وہ اس کی بانہوں میں ہو گی_____

ادھر وہ ثمین کی گھبراہٹ اور بیچینی سے بھی آگاہ تھا_جب بھی وہ اسے بھولے سے بھی دیکھ لیتی تو مارے ڈر کے اس کی پیشانی بھیگ جاتی اور ایلیار کو وہ اور بھی پیاری لگتی، اس کی دیوانگی اس کی محبت اس کے سارے دوست اسے اکساتے کی وہ جاکر اس سے کچھ کہے، پیار کا اظہار ہی کر دے مگر نجانے کون سی چیز تھی جو اسے روک دیتی تھی_____

وہ بھی ایک دن تھا جب وہ ثمین کے کالج کے گیٹ کے پاس اپنی کار سے ٹیک لگا کر کھڑا اس کی ایک نگاہ کا منتظر تھا کی تبھی وہ چاروں گیٹ سے نکلتی دکھائی دی تھی_جس میں سے ایک لڑکی جو اس کی اطلاع کے مطابق ابھی کچھ دن پہلے ہی ثمین کی دوست بنی تھی کچھ ہی لمحوں میں اس کے سامنے کھڑی تھی_ساتھ ہی ڈرتی لرزتی اس کی سہیلیاں اور وہ خود_____

" اے مسٹر.... تم کیوں میری فرینڈ کو پریشان کر رہے ہو_"وہ لڑکی بہت تاؤ سے اس کے سر پر کھڑی آکر چیخی تھی ....

"میں اسے دیکھنے آتا ہوں... تم سے مطلب_" ڈرنا تو اس نے کبھی کسی سے سیکھا ہی نہیں تھا، جو بھی ہوتا بے دھڑک_ ایک یہی چیز اس نے اپنی ممی سے اپنے مزاج میں پائی تھی، ثمین نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا، اس کے دیکھنے پر ایلیار نے مسکرا کر اسے اپنی نظروں کی گرفت میں لے لیا_ ثمین نے الجھن سے اس دبلے پتلے مگر لمبے قد کے سانولے رنگت والے لڑکے کو دیکھا جس کے چہرے پر سب سے خوبصورت اس کی آنکھیں تھی اور اس چہرے کی کشش، اور اب یہ مسکراہٹ، وہ کیوں اسے دیکھا دیکھا سا لگ رہا تھا_____

" مسٹر بہت دیکھے ہے تمھارے جیسے سڑک چھاپ عاشق، اسے پریشان کرنا چھوڑو ورنہ...." وہ لڑکی اسے انگلی دکھاتی غرائی تو ایلیار نے ناگواری سے اسے دیکھا_____

"اور پریشان کرنا نہیں چھوڑا تو... " اپنی کار سے ٹیک لگا کر وہ سکون سے ثمین کے ڈرے ڈرے حسین چہرے کو دیکھ رہا تھا_____

"تمھارا وہ حال کروں گی کی ساری عاشقی جھڑ جائے گی... " وہ کچھ زیادہ ہی تیس مار خاں بن رہی تھی_____

"بس کرو فروا چلو یہاں سے اور تم بھی ثمین.... " اس کی کوئی دوسری سہیلی گھبرا کر ثمین کا ہاتھ پکڑتی اس لڑکی سے بولی تھی_ ایلیار کو لگاتار اپنی جگہ پر جما اور ثمین کو گھورتے دیکھ کر فروا کے علاوہ تینوں ڈری جا رہی تھی

"ایسے کیسے اس کا دماغ تو درست کر دوں.... " فروا کہہ کر اپنا موبائل نکال کر کہیں کال ملانے لگی

"لُک می.... تمھاری دھمکیوں سے میں ڈرتا نہیں... " ایلیار سینے پر ہاتھ باندھ کر بے خوفی سے وہی کھڑا تھا_" اس سے محبت کرتا ہوں سچی اور کھری اور اسے دیکھے بنا جی نہیں سکتا تو اس لئے یہاں آتا ہوں، باقی تم کون ہوتی ہو بولنے والی، یہ میری ہے اور اس لحاظ سے یہ ہمارا مسئلہ ہے_"وہ بہت سنجیدگی سے ثمین کے گھبرائے چہرے کو دیکھتے ہوئے فروا سے سختی سے بول رہا تھا

"یہ میری سہیلی ہے اس لئے یہ میرا مسئلہ بھی ہے_"وہ کچھ زیادہ ہی پھیل رہی تھی

"کس رشتے سے... " ایلیار کی پیشانی پر بل پڑے_

"فروا چلو... " آج یہ دوسری بار تھا کی اس نے ثمین کی آواز سنی تھی اور اس کی پیاری آواز سن کر اس کا دل کہا وہ اس سے بھی کچھ کہے اور اس خواہش میں وہ اس سے بولا تھا_ " اپنی دوست کو سمجھا دو کی ہمارے درمیان نا آئے، دوست ہے دوست بن کر رہے، تم صرف میری ہو، بولو کیا تم مجھے قبول کرتی ہو_ "محبت کا ایک جہان لئے وہ اس سے پوچھ رہا تھا اور ثمین کا منھ کھل گیا اف اس کی یہ ادائے یہ معصومیت ایلیار کا دل اس کے قدموں میں گر پڑا_____

"اپنی شکل دیکھی ہے آئینہ میں کبھی.. کہیں سے بھی سوٹ کرتے ہو تم ثمین کو، یہ ایسی حسین اور تم.... " اس کے ساتھ والی سہیلی کچھ زیادہ ہی فڑک رہی تھی بڑی حقارت سے وہ اسے دیکھ کر طنزیہ بولی تھی، ایلیار نے اس بار آنکھیں سکڑ کر اسے دیکھتے ہوئے سینے پر بندھے ہاتھ کھول کر کمر پر رکھے_____

"سوٹ تو تم بھی نہیں کرتی ہو اس کے ساتھ، پھر بھی میں برداشت کر رہا ہوں نا.... کبھی تم بھی بغیر میک اپ کے آئینہ دیکھ لو غور سے، یہ جو میک اپ نا ہوتا تو روڈ خالی ہو جاتا تمھاری شکل دیکھ کر.... " اس کے کڑوے لہجے میں کئے گئے طنز پر ثمین کے ساتھ کھڑی اس کی سہیلی بری طرح سے ہنسی تھی.... اور فروا توے پر جا بیٹھی .....

ابھی اس نے انگلی اٹھا کر کچھ کہنا ہی چاہا تھا کی ایلیار تیزی سے بول اٹھا_ "تم مجھے جانتی نہیں ہو... میں اچھوں کے ساتھ اچھا ہوں اور برے لوگ کے ساتھ بہت برا، مجھے اس سے محبت ہے اور اس کے بیچ آنے کی اجازت میں ہر گز کسی کو نہیں دوں گا.. آئندہ زبان سنبھال کر بات کرنا بلکہ بات ہی مت کرنا_ تمھارے جیسے دو ٹکے کی لڑکیوں کو میں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا_ "ثمین آنکھیں پھاڑے اس کے جلال کو دیکھ رہی تھی، جو فروا سے اتنی بدتمیزی سے بول رہا تھا_ ادھر فروا کا چہرہ اہانت سے سرخ ہو گیا ابھی وہ کچھ اور بھی کہتا کی تین چار گنڈے ٹائپ ان لوگوں کے درمیان آئے تھے، جو آتے ہی ایلیار کو پکڑ کر پیٹنا شروع ہوئے تھے_ وہ اپنا پورا دم خم لگا رہا تھا مگر کچھ بھی تھا وہ چاروں اس وقت اس پر بھاری تھے_ صرف فروا کو چھوڑ کر ثمین اور اس کی تینوں سہیلیاں یہ دیکھ کر بھاگی تھی .....

نجانے کیوں بھاگتے ہوئے ثمین نے مڑ کر ادھر دیکھا... اس کا دیکھنا تھا کی ان غنڈوں کی مار کھاتے ہوئے بھی زخمی ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"فائق آئی کانٹ بلیو دس کی ایلیار کو لڑکی کے معاملے میں پیٹا گیا ہے، وہ بہت دنوں سے اس لڑکی کا پیچھا کر رہا تھا اور تمھیں معلوم ہے وہ ڈرنک بھی تھا... میں نے اس کے دوستوں سے پوچھ تاچھ کی ہے وہ کافی دنوں سے ڈرنک کرتا ہے.. سگریٹ پیتا ہے.. بار جاتا ہے اور اب لڑکی کا معاملہ تمھیں معلوم ہے سب_" کمیشنر اپنے سامنے بیٹھے فائق صاحب کو دیکھتے ہوئے بڑی حیرت سے انہیں ساری اطلاع دیتے ہوئے کہہ رہے تھے_____

اس حادثے کی خبر اسکول کے گیٹ کیپر نے پلیس والے کو دے دی تھی،_ پلیس فوراًوہاں آئی تھی، تب تک غنڈوں نے اسے کافی مارا پیٹا تھا، پلس کو دیکھتے ہی وہ غنڈے بھاگ گئے تھے مگر گیٹ کیپر کو فروا نے بتایا تھا وہ ثمین کو چھیڑ رہا تھا اس لئے لوگوں نے اسے پیٹا... اس کی گواہی پر ہی پلس اسے جیل میں لا کر بند کر چکی تھی اور پھر جب فائق کو پتا چلا تو اب وہ کمشنر کے پاس پہنچ گئے جو ان کے دوست تھے .....

ایلیار بھی ایک طرف سوفے پر کمشنر کے آفس میں سر جھکا کر بیٹھا ہوا سب سن رہا تھا_ڈیڈ کے سامنے ہوئی شرمندگی اپنی چوٹوں سے زیادہ اذیت کر رہی تھی_ انہوں نے اتنے تعجب اور دکھ سے اسے دیکھا تھا کی ایلیار کا سر شرم سے جھک گیا، پھر وہاں سے ہاسپٹل اور گھر تک کا راستہ بڑی خاموشی سے طے ہوا تھا_____

گھر میں جو قیامت نگار نے برپا کی سو الگ، نگار کا غصہ، بڑی ماں کا افسوس، ساقب کی بہت زیادہ پڑنے والی ڈانٹ، احساس ندامت اتنی زیادہ تھی کی دو دن تک وہ اپنے روم سے باہر ہی نہیں نکلا ....

تب فائق ہی تھے جنہوں نے پھر سے اسے حد سے زیادہ توجہ اور پیار دینا شروع کر دیا، انہوں نے اسے سمجھایا زندگی کا مقصد بتایا، ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کیا کی وہ خود اس لڑکی سے اس کی شادی کروائے گے بس اسے ویسا بننا ہو گا جیسے وہ چاہتے ہیں اور ایلیار کی زندگی کا مقصد ہی ایک اچھا انسان بننا ہو گیا.....

وہ اپنی پڑھائی پر بھی دھیان دیتا اور ان کے ساتھ درسوں میں بھی جانے لگا_ شروع شروع میں سب عجیب سا لگا مگر کہتے ہیں نا جب اللہ ہدایت دینا چاہے نا تو سارے راستے آسان بنا دیتا ہے، یہ الگ بات تھی اس کے اندر ایک بہت اچھا انسان چھپا ہوا تھا جو کھل کر باہر آ گیا، بڑی ماں کی پیاری اور نیک باتیں ایلیار ان سے زندگی کے ڈھنگ سیکھ رہا تھا_ سب نے مل کر ساری بری عادتیں چھڑا دی_____

ایسے ہی تین مہینے گزر گئے مگر ان تہن مہینوں میں وہ ثمین کو ضرور دیکھتا رہا تھا ہاں مگر اب چھپ چھپ کر اور جب اسے پتا چلا کی وہ لڑکی جو اس کی سہیلی کس مقصد سے بنی ہے تو اس کا دماغ ہی گھوم گیا_ ثمین اس کی زندگی بن چکی تھی اور اپنی زندگی کو وہ کبھی کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتے برداشت نہیں کر سکتا تھا_____

اس دن کی طرح وہ بھی تپتی ہوئی گرمی کا ایک عام دن تھا_ جب اس نے ثمین کو اس لڑکی کے ساتھ گیٹ چھوڑ کر جاتے دیکھا تھا_ مبین صاحب اسے شاید لینے نہیں آپائے تھے اور وہ لڑکی آرام سے اسے شیشے میں اتار کر اپنے ساتھ لے جا رہی تھی،_ ایلیار کے ذہن نے جلدی جلدی ترکیبوں کا تانا بانا بُنا تھا، پہلے کمشنر صاحب کو فون کر کے ساری ڈٹیل دی پھر وہ آہستہ آہستہ ان کے پیچھے چلا تھا مگر بہت احتیاط کے ساتھ، تاکی اس لڑکی کو خبر نا ہو_ گلی ایک دم سنسان تھی اور دھوپ کی شدت سے اس کا سر چٹخ رہا تھا مگر ثمین کو حفاظت سے اس کے گھر تک پہچانا تھا_ اس احساس سے وہ بالکل چوکنا سا ان کے پیچھے لگا ہوا تھا_____

"کہاں ہے تمہارا ہاسٹل میں اب نہیں چل سکتی_" فروا کے ساتھ چلتی وہ تھکنے لگی تھی، ایک تو شدید گرمی اوپر سے پیدل وہ تو ہمیشہ سے نازک تھی... زرا سا بھی تکلیف برداشت نہیں تھی، بابا اور سارا آنٹی کے لاڈ پیار نے اسے بہت نازک بنا دیا تھا_ ان لوگوں نے اس کی پرورش ہتھیلی کا چھالا بنا کر کی تھی_____

"کیا یار ایک تو تم نازک بہت ہو، ویسے ہوتا ہے خدا جب دل بھر کر حسن دیتا ہے تو نزاکت آ ہی جاتی ہے_ "فارا نے پہلے جھلا کر پھر مسکرا کر اس کی طرف دیکھا جس کا چہرہ آتشی گلاب ہوا اٹھا تھا_____

"جی نہیں میں نازک نہیں، بس گرمی بہت ہے مجھ سے چلا نہیں جاتا اتنا_ "وہ اپنی چادر سے آیا پسینا پونچھ کر منھ بنا چکی تھی_____

"ہاں بھئی مہارانی جو ٹھہری تم، میرا خیال ہے وہ لڑکا تمھاری ان ہی اداؤں پر مرا ہو گا_ "ساتھ چلتی فروا نے اس کے گال نوچے_____

"اللہ.... " وہ ایک دم سے چیخی____

"یار تم تو بڑی نازک ہو اب تو یہ نازک پن ختم ہی سمجھو_ "فروا معنی خیزی سے ہنستی بڑی عجیب سی لگی تھی اسے_____

"کیا مطلب ہے تمھارا... " وہ حیران ہوئی تو فروا نے منھ کھولا ہی تھا کی سامنے دیکھ کر فروا تو فروا، ثمین بھی سہم کر ٹھہر گئی_____

"کہاں لے جا رہی ہو اسے.... " آنکھوں میں آگ... جبڑے کسے وہ فروا کو گھور رہا تھا_____

"اوہ... تو اس دن کی مار سے تمھارا دل نہیں بھرا جو آج پھر آئے ہو_ بڑے پکے عاشق ہو_ "فروا ساری حیرت بھلا کر مذاق اڑاتی اسے دیکھنے لگی_____

"مجھے اپنے پالے گئے غنڈوں سے پٹوا کر... تم کیا سمجھتی ہو میں تمھیں چھوڑ دوں گا تا کی تم میری زندگی مجھ سے چھین لو_ "وہ بہت سرد نگاہوں سے فروا کو گھور رہا تھا_ ثمین تو چپ کی چپ کھڑی تھی اس لڑکے کی آنکھوں سے تو وہ پہلے ہی خوف زدہ تھی، اب تو جیسے وہ فروا کو مار ہی ڈالنے کے لئے گھور رہا تھا_____

"یہ میری دوست ہے_ میں اسے جہاں لے جاؤں تم کون ہوتے ہو_ "نجانے کیوں فروا بھی دل ہی دل میں گھبرائی تھی اس دبلے پتلے لڑکے میں کوئی تو بات تھی کی جو نروس کر رہی تھی_____

"کہاں لے جاؤ گی وہیں جہاں اس کا سودا کیا ہے_" وہ بولا تو فروا کے ساتھ ساتھ ثمین کا بھی منہ کھل گیا_____

"تم نے غلط لڑکی کو چن کر اپنا بہت بڑا نقصان کر لیا ہے... شائستہ جہاں...." اس کے منہ سے اپنی اصلی شناخت سن کر اسے شاک لگا تھا مگر جلد ہی وہ خود کو سنبھال گئی_____

"چلو جب پتا ہی چل گیا ہے تو کوئی بات نہیں... اس کے ساتھ ساتھ تمھیں بھی بتاتی چلوں یہ ہمارا علاقہ ہے اور یہاں آتے سب اپنی مرضی سے ہے مگر جاتے ہماری مرضی سے ہے_" وہ کیا کہہ رہی تھی ثمین کو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا_ وہ تو حیرانی سے بس اسے موبائل نکالتے دیکھ رہی تھی... جب اس نے کہا تھا کی موبائل دے دو بابا کو کال کرنا ہے تو اس سے کہہ دیا تھا کی موبایل بھول آئی ہے مگر اب .....

اور اس کے آگے ثمین سوچ ہی نہیں پائی اس سے پہلے کی وہ کال کر کے اپنے غنڈوں کو بلانے کی کوشش کرتی ایلیار کا پڑنے والا ایک ہی ہاتھ اسے ہوش و حواس سے بیگانہ کر چکا تھا_ فروا کو سیدھے سیدھے زمین پر گرتے دیکھ کر ثمین نے چیخنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی ایلیار کا ہاتھ ڈھکن کی طرح اس کے منہ کو بند کر چکا تھا_ ثمین کے منہ کو بند کئے کئے ہی وہ اسے کھینچتا ہوا گلی سے باہر لے آیا تھا_ اس سے پہلے کی وہ کچھ سمجھتی وہ اسے زبردستی اس

کی ساری مزاحمت کے باوجود بھی اپنی کار میں بٹھا کر ڈور لاک کر چکا تھا اور خود آ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر کار اسٹرارٹ کر دی_____

"تم نے فروا کو مار ڈالا... " ایلیار نے بڑی ناگواری سے رخ موڑ کر ادھر دیکھا جہاں وہ مرنے کی حد تک خوفزدہ ہوئی ڈور سے لگ کر بیٹھی بری طرح سے ڈری ڈری بولی..... اس کی دلی تمنا تھی کی وہ اس سے بات کرے مگر بولی تو بھی کیا_____

"مارا نہیں ہے بس بیہوش کیا ہے... گھبراؤ مت اس کی جیسی لڑکیاں مرتی نہیں_"وہ سنجیدگی سے بتا کر کار تیزی سے دوڑا رہا تھا_____

"نہیں تم نے اسے مار ڈالا ہے_اب جھوٹ بول رہے ہو اور مجھے بھی ایسے ہی مار دوں گے_"اے لو ایلیار کا دل کہا اپنا سر ہی پیٹ لے_"کس خوشی میں تمھیں ماروں گا..." وہ اس کی طرف دیکھ کر بہت طنز سے بولا تھا

_____

"تم مجھ سے بھی بدلا لوں گے... عائشہ صحیح کہہ رہی تھی ایسے لڑکوں کو منہ نہیں لگاتے وہ بہت خطرناک ہو جاتے ہے_ فروا نے تمھیں پٹوایا تو تم نے اسے مار ڈالا اور اب تم مجھے بھی مار دوں گے... میں نے کچھ نہیں کیا تھا میں مر جاؤں گی اب_" وہ ایک دم سے روتے روتے معصومیت سے بولتی... چہرے پر اڑتی ہوائی.... ایلیار کو مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی مگر نچلے لب کو دانتوں میں دبائے وہ چوکنا ہو کر کار ڈرائیو کر رہا تھا، جب تک پلیس نہیں آجاتی وہ اس ایریا سے دور رہنا چاہتا تھا_____

"تم مجھے چھوڑ دو.. مجھ سے بدلہ مت لو.. میں نے اس دن کچھ نہیں کیا تھا قسم سے، اس دن سب فروا نے کیا تھا... مجھے مت مارو_" ہر بار بس یہی بات رٹی ہوئی تھی.. ایلیار نے ناگواری سے روتی ثمین کو دیکھا_" تمھاری دوستیں ڈرامہ سیریل زیادہ دیکھتی ہے، ایسا کچھ نہیں ہے، مجھے تم سے کوئی بدلہ نہیں لینا اور اس کی فکر مت کرو اسے بس بیہوش کیا ہے اب اسے ہوش پلس اسٹیشن میں ہی آئے گا_" ایک نظر روتی ثمین کو دیکھ کر وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولا تھا ثمین پلس اسٹیشن کا نام سن کر اور لرز گئی،_____

"دیکھو مجھے معاف کر دو.. سچ کہہ رہی ہوں میں نے اس دن کچھ نہیں کیا تھا، وہ فروا نے سب کیا تھا میں تو بہت منع کر رہی تھی اسے، پلیز مجھے بیہوش کر کے پلس اسٹیشن مت لے جاؤ_" اس بار ایلیار نے واقعی اپنا سر پیٹ لیا_____

"کہتے ہیں حسین لڑکیوں کے دماغ کم ہوتے ہے، تمھارا تو بالکل سرے سے خالی لگ رہا ہے_" اس کی طرف دیکھ کر وہ ناک بھو چھڑاتا اسے گھور بھی رہا تھا، اس کے گھورنے پر وہ سیٹ پر اور دبکی تھی_

"مجھے جانے دو.... " وہی منت اب تو بس ہاتھ جوڑنے کی کسر رہ گئی تھی_____

"مجھے تمھارا اچار بھی نہیں ڈالنا ہے، چپکی سے بیٹھی رہو اور یہ رونا دھونا بھی بند کرو_" وہ گھڑک کر پھر سے سامنے کی طرف دیکھنے لگا_____

"نہیں مجھے جانے دو.. مجھے اپنے بابا کے پاس جانا ہے... مجھے چھوڑ دو_ مجھے گھر جانا ہے پلیز_" ثمین کا بے تحاشا رونا اس بار اس نے کار ایک طرف روڈ کے کنارے روک دی_ کار رکی تو ثمین کا خوف بڑھ چکا تھا وہ اس کی طرف پوری طرح سے رخ موڑ کر ثمین کے ڈرے ڈرے چہرے کو دیکھ رہا تھا_" یہ اتنا رویا کیوں جا رہا ہے_" وہ اب بہت پیار سے پوچھ رہا تھا_ آنکھوں میں والہانہ محبت لئے .....

"تو کیا ہنسوں.... تم مجھے زبردستی اٹھا کر لے آئے_اب نجانے کیا کرو شاید جیل میں ڈال دو یا مجھے بھی پٹوا دو اور میں روؤں بھی نا_مجھے پلس اسٹیشن بھی لے کر جا رہے ہو_"وہ تڑ تڑ روتے ہوئے بولتی چلی گئی تو ایلیار بے اختیار ہنستا چلا گیا_ثمین اسے حیرت اور غصے سے دیکھ رہی تھی جو اس کی بات پر ہنس رہا تھا،ڈر کے باوجود بھی ثمین نے غور کیا تھا کی وہ ہنستے ہوئے بہت ہی اچھا لگتا ہے_اس کی ہنسی بہت بھلی سی تھی ایسی کی وہ لگاتار اسے دیکھنے لگی

_____

"یار تم واقعی بہت ہی معصوم ہو_"وہ اپنا سر جھٹک کر اب بھی ہنس رہا تھا پھر سنجیدہ ہو کر خود کو دیکھتی ثمین کو دیکھا_"تمھیں نہیں لاتا تو تم بہت بڑی مصیبت میں پھنس چکی تھی فولش گرل..."وہ اس کی چادر والے سر پر دو انگلی کی نوک مار کر بہت نرمی سے بولا_____

"تم بھی مصیبت ہی ہو مجھے زبردستی اٹھا کر لائے ہو_"تپے ہوئے جواب پر ایلیار نے منھ ٹھیڑا کیا_____

"ہمم، خیر تم جو بھی سمجھو، چلو تمھیں دکھاتا ہوں کون زیادہ مصیبت ہے_"وہ سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھ کر پھر سے کار اسٹراٹ کر چکا تھا، وہ کار دوڑاتے ہوئے پھر سے وہیں لے آیا تھا جہاں جس گلی سے اسے لے کر نکلا تھا_____

ثمین بے حد تعجب سے پلیس کے اہلکاروں کو دیکھ رہی تھی، ہر طرف پلس، اور ان کے ساتھ کئی لڑکیاں اور غنڈے ٹائپ وہ بدماش بھی جو اس دن تھے_ ایلیار کار کا ڈور کھول کر باہر نکلا تھا ثمین بہت حیرت سے اسے پلس سے ہاتھ ملاتے دیکھ رہی تھی یہاں تک کی وہ پھر سے کار میں بیٹھ گیا_____

"یہ جو تمھاری دوست بنی تھی صرف تمھیں اپنے گینگ میں لے جانے کے لئے.... ان کا یہی کام ہے وہ معصوم لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنساتی ہے اور...." ثمین کا اڑتا رنگ ایلیار نے بات ادھوری چھوڑ دی_ "چھوڑو اب جو ہے_ وہ تم دیکھ چکی ہو اور ڈرو مت میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں_ "وہ دوبارہ کار اسٹراٹ کرتا اس سے سنجیدگی سے بولا تھا_____

ثمین اب سر جھکائے بیٹھی فروا کے بارے میں سوچ رہی تھی... جسے ابھی کچھ دیر پہلے اس نے کار میں بیٹھے ہوئے پلس کے ساتھ جاتے دیکھا تھا_ اب وہ اتنی بھی بے وقوف نہیں تھی کی سب سمجھتی نہیں، اگر وہ نہیں آتا تو ثمین نے جھرجھری لے کر کار ڈرائو کرتے ایلیار کی طرف دیکھا_ ٹھیک اسی وقت ایلیار نے اسے دیکھا تھا اپنی طرف دیکھتی ثمین کی طرف ایک مسکراہٹ اچھالی، ثمین نے اعتراف کیا کی عام سے اس لڑکے کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے خلوص اور ہر ریاکاری سے پاک _____

"تمھارے بابا کو کسی رشتے دار کی موت پر ان کے گھر جانا پڑا تو وہ لینے نہیں آپائے اس لئے انہوں نے سوچا کی تم خود چلی جاؤں گی، پہلے کبھی اکیلے نہیں گئی ہو،" وہ اسے بتا کر اب بہت نارملی پوچھ رہا تھا_____ _

"گئی ہوں مگر آج وہ ضد کر کے اپنے ساتھ لے جا رہی تھی اور... " وہ اس سے آگے نہیں بول پائی آنسوؤں کا گولا گلے میں پھنسا تھا_ ایلیار سمجھ سکتا تھا کی اس کی کیا کیفیت ہے_____

"آئی انڈر اسٹینڈ، تم کچھ مت سوچو اب کچھ نہیں ہو گا... یہ ایلیار زین علی کا تم سے وعدہ ہے_ وہ تمھاری حفاظت کرے گا جب تک یہ سانسیں چل رہی ہے_ "ثمین نے سر اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا وہ کیا تھا کون تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا بس آنکھوں سے آنسو بہے تھے_____

ایلیار نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسوؤں پر انگلی رکھی تھی ثمین بت بن گئی_ وہ سارے جہان کی محبت اپنی آنکھوں میں بھرے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا_ " اب کبھی مت رونا زندگی کا سامنا روتے ہوئے نہیں، مضبوطی اور بناخوف کر کرو اور ہر موڑ پر بس خدا کا دامن پکڑ لینا وہ کبھی مایوس نہیں کرے گا تمھیں_ "وہ اس سے نرمی سے بول کر سیدھا ہو گیا_____

"مجھے گھر جانا ہے_" ثمین اس کی طرف سے نگاہ ہٹا کر بہت آہستہ سے بولی تھی،_____

"بس کچھ دیر... تمھیں پوری حفاظت سے تمھارے گھر چھوڑ دوں گا یہ میرا وعدہ ہے، تم اعتبار کر سکتی ہو_" ثمین اس بار کچھ نہیں بولی تھی، نجانے کیوں اس سے اب کوئی خوف نہیں محسوس ہو رہا تھا_ ایسا لگ رہا تھا اس سے اس کا کوئی بہت ہی مضبوط رشتہ ہو اور اس سے زیادہ کوئی اعتبار کے لائق نہیں_____

اسی اعتبار کے تعلق سے وہ بنا کچھ بولے ایک اجنبی جگہ پر اور اس اجنبی کے ساتھ بیٹھی تھی_ ویٹر ٹیبل پر کھانا لگا چکا تھا،_ ثمین کو واقعی بھوک محسوس ہو رہی تھی آج تو ناشتہ بھی نہیں کیا تھا، اب کھانا دیکھ کر بھوک چمک گئی تھی_____

"کھاؤ نا تم بھوکی ہو گی، چلو شروع کر دو،" سامنے بیٹھے ایلیار نے اس کی پلیٹ میں خود کھانا سرو کیا تھا_ ثمین نے چپ چاپ کھانا شروع کیا تھا_ ایلیار کھاتے ہوئے چپکے چپکے اسے دیکھ بھی لیتا بلکہ یوں کہنا زیادہ صحیح ہو گا کی اپنے نظر میں اسے بھر رہا تھا_ دونوں ہی خاموش تھے مگر یہ گھڑیاں لگاتار کچھ کہہ رہی تھی_____

ثمین نے چمچہ کی مدد سے چاول منہ میں ڈالتے ہوئے چوری سے اسے دیکھا، وہ اب کرسی سے ٹیک لگا کر کولڈ ڈرینک کا گلاس ہونٹوں سے لگائے سپ لیتا آس پاس کے نظارے دیکھ رہا تھا.... یہ ہوٹل کے ٹیرس کا کھلا حصہ تھا اور اتنا خوبصورتی سے سجا ہوا تھا کی ثمین یہاں آکر بہت اچھا فیل کر رہی تھی، نرم نرم ہوا، سامنے بہتا دریا... یہ سب تو بس اس نے ٹی وی میں دیکھا تھا_ اس کی دنیا تو بہت محدود تھی کبھی ایسا نکلنا ہی نہیں ہوا اور اب اس نے پھر سے اس کی طرف دیکھا وہ اب اسے ہی دیکھ رہا تھا_ ثمین کے دیکھنے پر مسکرا دیا وہ سٹ پٹا کر چمچہ رکھ چکی تھی_____

" کھانا کھاؤ... " ایلیار اسے ہی دیکھ رہا تھا، _" نہیں بس... " جلدی سے کہہ کر اپنا سافٹ ڈرنک کا گلاس اٹھا چکی تھی_____

ایلیار نے گلاس ٹیبل پر رکھ کر اپنا موبائل نکالا... " کیا میں تمھاری پیکس لے سکتا ہوں_ " اس کے پوچھنے پر ثمین نے بس اس کی طرف دیکھا تھا اور سر ہلا دیا_ ایلیار بس مسکرا دیا پھر وہی بیٹھے بیٹھے کتنے پوز اس نے لئے تھے ثمین بس اسے دیکھتی ہی رہی تھی_____

"تھینکس، مجھ پر اعتبار کرنے کا_ "کار اس کے گھر کے گیٹ پر روک کر وہ ثمین سے محبت سے بولا تھا_ ثمین بس اس کی طرف دیکھ کر اپنا بیگ سنبھال کر ڈور کھولنے ہی لگی مگر یہ کیا وہ اب اس کا ہاتھ تھام چکا تھا.... اس کے ہاتھ پکڑنے سے تعجب سے اس کی طرف دیکھا_____

"آئی لو یو ویری مچ ثمین..... تم میری زندگی ہو.. میری پوری کائنات_ "کیسی دیوانگی تھی اس کی آنکھوں میں ثمین جہاں تھی وہی تھم گئی، اس کے ہاتھ کو تھامے وہ تو اسے اپنا دیوانا لگا تھا ثمین نادان صحیح مگر ایسی بھی نادان نہیں تھی کی محبت بھری اس کی آنکھیں پہچان نہیں پاتی_____

"وعدہ رہا جب تک زندہ رہوں گا بس تمھارا رہوں گا_ تمھیں پوجنے کی حد تک چاہوں گا_ "ایک عزم سے کہہ کر اس کے ہاتھوں کو آنکھوں سے لگا کر اپنے ہونٹوں تک لایا تھا_ "سوری معاف کر دینا_ "ثمین کو لگا جیسے اس کے ہاتھوں پر کسی نے انگارے رکھ دئے ہو_ وہ ہونٹ نہیں تھے جیسے آگے جس کی جلن دل تک پہنچ رہی تھی، ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچ کر وہ ڈور کھول کر بھاگتے قدموں سے اپنے گھر کے گیٹ تک پہنچی تھی ایلیار وہی بیٹھا اسے جاتا دیکھتا رہا تھا_____

"ایلی از آن ہو گئی ہے.... " کسی نے اسے آواز دی تو... ایلیار جیسے ماضی سے نکل کر حال میں آ کر آنکھیں کھول چکا تھا بڑی ماں اس کا سر سہلا رہی تھی_____

وہ نجانے کب ثمین کے پاس لیٹا اسے دیکھتے دیکھتے ماضی میں اتنا کھو گیا تھا کی اسے پتا ہی نہیں چلا اور آنکھ لگ گئی

_____

"جاؤ جا کر نماز پڑھ کر آ کر سو جانا_ "بڑی ماں پیار سے کہہ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی_ ایلیار نے گردن موڑ کر اپنی زندگی کی طرف دیکھا_ وہ اب بھی بے خبر تھی زخمی ہاتھ اس کے سینے پر رکھا ہوا تھا.... وہ اداسی سے مسکرا دیا_ جھک کر اس کی پیشانی چوم کر وہ اس کا ہاتھ بہت ہی احتیاط سے اپنے سینے سے ہٹا کر تکیہ پر رکھ کر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا پھر بیڈ سے اتر کر ثمین کے اوپر کمبل ڈال کر وہ روم سے نکل کر باہر چلا آیا تا کی نماز پڑھ سکے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"میں ایسا کرتی ہوں ثمین بیٹی کو اپنے پورشن کی طرف لے جاتی ہوں کچھ دن کے لئے..... جب سب ٹھیک ہو جائے گا تب تم لے جانا اسے اپنے ساتھ_"کار جیسے ہی گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو بڑی ماں نے اپنے پاس بیٹھی خاموش سی ثمین کا ہاتھ تھام لیا_ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ایلیار نے بیک مرر سے بے حد اداس نظر آتی ثمین کی شکل دیکھی_____

"نہیں پھوپھو..... ثمین کو میں اپنے ہی پورشن میں لے جاؤں گا، آپ کی طرف ثمین کا رہنا مجھے صحیح نہیں لگتا، فل حال اس رات جو ہوا... کس نے ایسا کیا تھا ابھی پتا نہیں چلا ہے.... میرے روم کے پاس ہے ثمین کا روم اس طرح میں کم سے کم اس کی حفاظت کر سکتا ہوں_"اس نے بہت ہی نرمی سے بڑی ماں کو سمجھایا_____

ثمین کچھ نہیں بولی تھی وہ وہاں رہے یا اس طرف، اسے اب کوئی فرق نہیں پڑتا اپنی حیثیت اپنی قیمت وہ پہچان گئی تھی_ اس کی تو کوئی مرضی ہی نہیں تھی اسے لگ رہا تھا وہ اپنے باپ اور شوہر کے ہاتھوں کا کھلونا بن گئی ہے.... جو جیسے چاہے اپنی مرضی سے اس سے کھیلے_____

عجیب سی بے حسی سی سارے وجود پر چھائی ہوئی تھی_ کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کوئی تو اپنا نہیں تھا جو صرف اس کا ہو_ ایک بابا تھے انہوں نے بھی اسے بالکل بھلا دیا تھا اگر وہ ان کی سگی اولاد ہوتی تو کیا وہ اس سے اتنا لاپرواہ رہ سکتے تھے_ ثمین پھر سے وہیں پہنچ گئی تھی جہاں سے اس نے شروعات کی تھی.. سب سے بدگمان، ہر رشتے سے شاکی_____

"ایلی کون تھا_ جو اتنی آسانی سے ہمارے گھر میں گھس کر یہ حرکت کر سکتا ہے_ "بڑی ماں بہت فکرمندی سے ثمین کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھنے لگی_ خود ثمین بھی اب لاتعلقی نہیں دکھا پائی دل میں عجیب سا خوف جو بیٹھ چکا تھا_____

"میں پتا لگالوں گا پھوپھو.... آپ پریشان نہ ہو_ "ایلیار کی تسلی پر ثمین دل ہی دل میں جل گئی، جان اس کی لی گئی اور تسلی پھوپھو کو... وہ پھر سے اس سے بدگمان ہو کر ناراض ہو چکی تھی_____

"اترو بیٹا کیا سوچ رہی ہو.... " بڑی ماں کی بات پر ثمین ایک دم سے سوچوں سے باہر نکل آئی_ تیزی سے پیر کھلے دروازے سے باہر نکالے تھے... ایلیار بیک ڈور کھول کر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ ہر احساس سے خالی تھا_ زمین پر قدم رکھتے ہی پاؤں زرا سا لڑکھڑائے تو ایلیار نے فوراً اس کا بازوں تھاما تھا_____

"ڈونٹ ٹچ می... میں چل سکتی ہوں_" اس کا ہاتھ بے دردی سے جھٹک کر وہ آہستہ قدموں سے آگے بڑھی تھی.... ایلیار کی پیشانی پر بل پڑ گئے، ہمیشہ کی طرح اس کا غصہ اس کی محبت شدید ہی رہتی تھی_چپ سے کھڑے ایلیار کے بازوں پر بڑی ماں نے تسلی دینے والے انداز میں تھپکی دی وہ مسکرا بھی نہیں پایا تھا_نگاہیں دھیرے دھیرے اندر جاتی ثمین پر جمی تھی_____

"ثمین آگئی تم... " نیلم کہتے ہوئے بھاگی بھاگی ثمین کے پاس آکر رکی پھر بڑے پیار سے اسے گلے لگالیا، ثمین چپ سی کھڑی رہی_" کیسی زرد زرد ہو رہی ہو تم، اتنا خون بہہ گیا تمھارا... " نیلم اس سے الگ ہو کر فکر مندی سے ثمین کا چہرہ دیکھ رہی تھی_____

"نیلم.. ثمین کو اندر لے چلو بچی تھک جائے گی کھڑے کھڑے_" نیلم یہی سارا حال پوچھنا شروع ہو جاتی کی بڑی ماں نے پیار سے ٹوک دیا_____

"اف میں بھی کتنی پاگل ہوں، چلو ثمین_ "نیلم اپنی غلطی پر اپنے سر پر ہاتھ مار کر ثمین کو سہارا دے کر اندر لے آئی،_ ایلیار اور بڑی ماں ان کے پیچھے تھے_____

پھر کچھ دیر وہی لاؤنج میں وہ بڑی ماں اور نیلم کے ہمراہ بیٹھی رہی تھی_ ایلیار اپنے روم میں جا چکا تھا اسے آفس بھی جانا تھا_ اس لئے وہ تیار ہونے کے لئے اپنے روم میں چلا گیا تھا_____

"نیلم ثمین کو اپنے روم میں لے جاؤ اسے آرام کرنے دو، میں بھی زرا آرام کر لوں_ "بڑی ماں کہہ کر اٹھ گئی اب وہ تھک گئی تھی دو دن سے وہ ہاسپٹل میں تھی اب تھکان سی محسوس ہو رہی تھی حالانکہ ایلیار اور ساقب نے کتنا کہا تھا وہ گھر چلی جائے مگر ان کا دل نہیں کہا ایسے حالات میں وہ ثمین اور ایلیار کو چھوڑ کر آرام سے گھر بیٹھ جائے_____

"جی بڑی ماں... آپ بھی آرام کر لے_ میں لے جاتی ہوں ثمین کو ایلی کے روم میں_ "نیلم ان سے کہہ کر فوراً کھڑی ہو گئی_____

"ثمین کو اس کے اپنے روم میں لے جاؤ نیلم.... ایلیار کے روم میں نہیں_ اس کا باپ کہہ چکا ہے ولیمہ والی رات، اس کا ایلیار سے کوئی لینا دینا نہیں، اس گھر میں اسے رہنا ہے تو اب یہ اپنے وہی روم میں جائے_" نگار کی ٹھنڈی ٹھار آواز پر ثمین کے ساتھ ساتھ نیلم نے بھی گھوم کر ادھر دیکھا جہاں نگار اب آ کر کھڑی ہو گئی تھی_____

بڑی ماں نے بہت ناگواری سے بنی سنوری نگار کو دیکھا اب تو انہیں یقین ہو گیا تھا کی نگار کم ضرف کے ساتھ ساتھ بہت ہی بے حس عورت بھی تھی_ ایک بار جو انہوں نے ثمین کا حال جاننے کی کوشش بھی کی ہو، گھر میں اتنی بڑی قیامت بیتی اور وہ اسی مسروریت اور سرشاری میں گم ہے_____

"مامی.... ثمین ایلی کی بیوی ہے اس کا روم بھی وہی ہے جو ایلی کا ہے_" وہ نیلم تھی وہ کسی سے ڈرنے والوں میں سے نہیں تھی_ تاؤ سے نگار کو دیکھتے ہوئے سچائی بتائی.. ثمین سر جھکائے بس اپنے خالی خالی ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی_____

"کس نے کہا یہ ایلیار کی بیوی ہے.. یہ تعلق بس کاغذ تک کا ہے، میرے ایلیار کی بیوی تو وہی بن کر آئے گی جو میری مرضی سے آئے گی_" ان کا مذاق اڑاتا لہجا آنکھوں میں بھری حقارت ثمین کو اپنا آپ بہت حقیر سا لگا تھا_ نیلم سے اپنا ہاتھ چھڑا کر وہ بھاگتے قدموں سے لیونگ روم سے نکلی تھی .....

ایلیار نے حیرت سے تیز تیز قدموں سے آتی ثمین کو دیکھا، چہرے پر دکھ اور آنکھوں سے بہتے آنسو اپنی ہتھیلی کی پشت سے آنسو صاف کرتی وہ بھاگی آرہی تھی_____

"کیا ہوا ثمین تم رو کیوں رہی ہو.... " اس کے پاس آکر وہ بہت پریشانی سے اسے کاندھوں سے تھام چکا تھا

_____

"ہاتھ مت لگاؤ مجھے ذلیل انسان_" اس کے ہاتھ اپنے شانوں سے جھٹک کر وہ پوری قوت سے ایلیار پر چلائی تھی، آواز اتنی تیز تھی کی نیچے تک سب کے کانوں تک پہنچ گئی تھی_____

اس کا غصہ اس کی نفرت... ایلیار نے لب بھینچے اور بہت ہی سخت نظروں سے اسے دیکھا_وہی حال ثمین کا بھی تھا، اسے گھورتے ہوئے وہ آگے بڑھ کر اس کا کوٹ اپنے ہاتھوں میں دبوچ چکی تھی_____

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

"کیوں آ جاتے ہو میرے سامنے.... چلے جاؤ میری زندگی سے تم.... جب سے تم میری زندگی میں آئے ہو سوائے ذلت اور حقارت کے مجھے کچھ ملا ہی نہیں ہے، آئی ہیٹ یو ایلیار آئی ہیٹ یو، تم نے مجھے تماشا بنا دیا ہے تماشا_"اس کے الفاظوں ہی نہیں اس کے چہرے پر چھائی نفرت نے بھی ایلیار کو تکلیف پہنچائی تھی... آنکھوں میں سرخی سی چھانے لگی_____

"کیوں آئے میری زندگی میں.... کیوں آ جاتے ہو بار بار میرے سامنے... مجھے یہ احساس دلانے کی تمھاری وجہ سے، میری پوری زندگی تباہ ہو گئی ہے... تمھاری وجہ سے ہر بار مجھے ذلیل کیا جاتا ہے اور کتنا مجھے لوگ مجھے اپنی ہی نظروں میں گرائے گے_ تم سے محبت کر کے میں نے اپنی قیمت ہی کھو دی ہے_ کیوں تم کچھ نہیں کہتے؟... ہر موقع پر کیوں خاموش ہو جاتے ہو؟ کیوں نہیں ثابت کرتے وہی جو تمھارے دل میں ہے_"وہ اس کا کوٹ مٹھی میں جکڑ کر اسے جھنجھوڑ کر روتی ہوئی چلا چلا کر بول رہی تھی.....

اس کی آواز سنتی بڑی ماں اور نیلم کے دل کو جہاں رنج پہنچ رہا تھا... وہی نگار کے دل پر جیسے کوئی مرحم رکھ رہا ہو، برسوں سے جلتی آگ میں جیسے کوئی چھینٹے ڈال رہا تھا_ آج پھر سے انہوں نے نوشی کو ہرا دیا تھا.. ان کی گردن میں غرور سے تناؤ آ گیا.... وہ جیتی تھی اور ہمیشہ جیتتی ہی رہیں گی_____

"میں تمھیں کوئی صفائی نہیں دوں گا، کچھ نہیں ثابت کروں گا تم جو سمجھتی ہو سمجھتی رہو_ "ایلیار نے سرد آواز میں کہتے ہوئے ایک جھٹکے سے ثمین کے ہاتھوں سے اپنا کوٹ چھڑا لیا_ "تمھیں خود کو ہم سب کا بس اذیتوں میں مبتلا کرنا اچھا لگتا ہے نا تو کرو... تم بس اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرتے ہوئے میرے دل کے ٹکڑے کرتی رہو بٹ آئی ول ناٹ ایکسپلین فار ایوری تھینگ..... " بہت آہستہ آواز میں کہتے ہوئے وہ ثمین کو سرخ آنکھوں سے گھور رہا تھا_____

"تمھیں دینی ہو گی صفائی، کرنا ہو گا ثابت_ میں نہیں برداشت کر سکتی اپنی ہی ذات پر بار بار انہیں کیچڑ اچھالتے ہوئے_ میں نے ہی صرف تم سے محبت نہیں کی ہے جو صرف مجھے ہی سزا دی جا رہی ہے_ "ثمین درد و غم سے پھر سے چیخی.... وہ اس وقت اپنے ہوش میں نہیں تھی_____

"کیوں... کیوں ثابت کروں وہ جرم جو میں نے کیا ہی نہیں_ میرا کوئی قصور نہیں میں نے کوئی غلطی نہیں کی_ جو کیا میں نے اس رات تم سے معافی مانگ لی... لیکن اب نہیں اب بالکل نہیں ثمین_ مجھے یہ توہین برداشت نہیں... ہر بار جو تم میرا گریبان پکڑ کر کھڑی ہو جاتی ہو نا خود پر ایک نگاہ ڈالو کی تم .... " وہ بولتے بولتے چپ ہو گیا _ سیڑھیوں سے اوپر آتی طنز سے مسکراتی نگار کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کی ثمین کیوں بھڑکی ہوئی تھی، اب سمجھ میں آیا کی اس کے رونے کی وجہ کیا تھی_____

"واٹ ہیپنڈ ایلی کیا ہو گیا، تم تو کم سے کم اپنی کلاس کا خیال رکھو.... جاہل گنواروں کی عادت ہوتی ہے چیخ چلا کر باتیں سنانے کی... بٹ یو ار اے کلچرڈ پرسن تمھارا این اسٹینڈرڈ ہے، کیا سوچے گے گھر کے ملازم_" ان دونوں کے قریب آتے ہوئے وہ بڑی حقارت سے ثمین کو دیکھتے ہوئے ایلیار سے بولی تھی_____

ایلیار نے خاموشی سے انہیں دیکھا وہیں ثمین ایک جھٹکے سے ان کی طرف مڑی تھی .....

"جی کوئی کچھ نہیں سوچے گا، اس گھر کے ملازم اس سے پہلے بھی کسی کی جاہلوں اور گنواروں سے بھی بدتر گری ہوئی باتیں سن اور دیکھ چکے ہے، تب وہ بھی اپنی کلاس اور اپنا اسٹینڈرڈ بھولا کر ایک جاہل عورت کا نمونہ پیش کر رہی تھی_" وہ انگارے چباتے ہوئے نگار کو دیکھ رہی تھی_ نگار کے سر سے لگی تلووں پر بجھی، خود ایلیار کا منھ کھل گیا اس کا یہ روپ دیکھ کر_____

"ہاؤ ڈئیر یو.... تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے بارے میں ایسی بات کرنے کی_" پل ہی میں ساری کلاس بھول کر وہ چیخی... ان کا بس نہیں چل رہا تھا ثمین کا گلا دبا دے_____

"میں نے نام نہیں لیا اب آپ خود سمجھ گئی تو وہ آپ ہی ہوں گی_" اس کے سکون سے طنزیہ کہنے پر نگار کی آنکھوں سے شعلہ نکلے_____

"ثمین بیہیو یور سیلف... اپنے روم میں جاؤ ابھی اور اسی وقت_" ایلیار نے بات بگڑنے کے ڈر سے اسے سختی سے ٹوک دیا_اس کا حکم چلاتا لہجہ ثمین اور بھڑکی تھی .....

"تمیز تم خود کو اور اپنی ماں کو سیکھانا..... تمھاری بیوی ہوں... کاغذی ہی صحیح مگر ملازمہ نہیں جو تمھارا آرڈر مانوں، تمھارا منھ لوچ لوں گی اگر مجھ پر رعب جھاڑنے کی کوشش بھی کی_" وہ اس کے تڑخ کر کہنے پر بس اسے گھور کر رہ گیا_اب لڑاکا کے ساتھ ساتھ وہ بدتمیز بھی ہو گئی تھی... ایلیار نے دانت کچکچا کر اسے دیکھ رہا تھا _____

"اوہ.... ایک رات میرے بیٹے کے ساتھ کیا بیتالی تمھاری تو زبان ہی کھل گئی، تم اپنی اوقات پر آگئی_" نگار نے سینے پر ہاتھ باندھ کر انہوں وہ تیر چلایا جو سیدھے ثمین کے دل پر لگتا تھا_ایلیار نے بس اپنے بال نوچنے کی خواہش کی تھی..اس کے گھر میں بھی ساس بہو کا ڈرامہ شروع ہو چکا تھا_____

"اوقات تو میں سمجھ گئی اپنی اور اب آپ بھی سمجھ لیجیے... بھلے اپ کی نظروں میں میری کوئی بھی اہمیت نہیں صحیح مگر میں ایلیار زین علی کی بیوی اور اس گھر کی بیٹی ہوں اور اس حیثیت سے اپنے کردار پر کوئی حرف اب برداشت نہیں کروں گی_ "ایک ایک لفظ پر زور دے کر وہ انہیں آگ پر بیٹھا چکی تھی_____

ایلیار نے اس بار سنجیدگی سے ثمین کا لال بھبھوکا چہرہ دیکھا، دل ہی دل میں اس کی جرأت پر اسے آفریں کہا _نگار اسے کچا چبانے کے لئے گھور رہی تھی_____

"اور ایک بات آپ کے بیٹے کے ساتھ کس نے اپنی مرضی سے رات بتائی_ آپ خود اس سے پوچھ لے جو بڑے شوق سے یہ کام کرتا ہے اور اسے سمجھا بھی دے کی پھر وہ کوئی شرط مان کر میرے ساتھ رات بتانے نا آ جائے کیونکہ آپ کے بیٹے کو میرے ساتھ رات بتانے کا بہت شوق ہے_ اپنے کلچرڈ بیٹے کو شاید آپ نے یہ نہیں سکھایا کی اپنے نفس پر کیسے قابو رکھ سکے_ "چبا چبا کر کہتی وہ ان دونوں کو گھورتی اپنے روم میں گھس گئی تھی_ وہ انہیں ہی کیا ایلیار کو بھی اچھے سے سمجھا گئی تھی_ ایلیار کا دل کہار کھ کر اسے ایک تھپڑ لگا دے_____

"دیکھا تم نے اب جان لیا تم نے اسے.... بڑے ہمایتی بنتے تھے، بڑا سر چھڑا لیا نا تم نے، دیکھ لیا نا اس کی زبان، مجھے کیا تمھیں بھی ذلیل کر گئی ہے وہ_" نگار جیسے توے پر بیٹھ چکی تھی، ایلیار بنا کچھ بولے بس انہیں ایک نظر دیکھ وہاں سے نکل گیا تھا_ اس کے یہ انداز نگار بس دانت کچکچا کر رہ گئی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"بہت ہو گیا یہ رونا دھونا خود کو ذلیل کروانا اب میں تمھیں دکھا دوں گی مسٹر ایلیار کی میں چیز کیا ہوں، میں اتنی بھی کمزور نہیں کی گھڑی گھڑی ہر کوئی مجھے ذلیل کرتا جائے_" اپنے روم میں آکر ثمین ٹہلتی ہوئی لگاتار اونچی آواز میں بول کر اپنی بھڑاس نکال رہی تھی.... سینے میں جیسے کسی نے آگ لگا دی تھی_ برداشت تھی کی اب ختم ہو چکی تھی اور اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا اب وہ نگار سے یا کسی سے بھی دب کر نہیں رہے گی_____

"اس ایلیار کی تو.... " موٹی سی گالی دے کر بھی غصہ کم نہیں ہوا.... وہ بہت ہی غصے سے مٹھیاں بھینچ کر اٹھی تھی_ مٹھیاں شاید زیادہ ہی بھینچ لی تھی کی کلائی میں درد سا ہونے لگا تھا_ "اللہ..." اپنی کلائی دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر وہ درد سے کراہی_____

"میں درد سے تڑپ رہی ہوں... بجائے میرا حال جاننے کے بس مجھے ہی باتیں سنایا جارہا ہے حکم چلایا جارہا ہے_ کیسے بول رہا تھا بدتمیز... میں کیوں دوں ثبوت... میرا کوئی قصور نہیں... میں کچھ ثابت نہیں کروں گا، اس کی تو..... "اس نے غصے سے ایلیار کی نقل اتارتے گالی بھی دے دی .....

یہ سب بولتے ہوئے وہ یہ بھی بھول گئی کی وہ تو دو دن سے اس کے ساتھ ہاسپٹل میں اس کے ساتھ رہا تھا ہر وقت خیال رکھتے ہوئے، دن رات پریشان رہا تھا، ساتھ ہی اس کی ناراضگی بھی برداشت کی تھی... اب بھی شروعات اس نے ہی کی تھی وہ بیچارہ تو بس گھبرا کر اس کا حال پوچھ رہا تھا_____

ثمین کلائی چھوڑ کر ایک بار پھر کھڑی ہو گئی_ "سارا قصور تمھارا ہے، صرف تمھارا ایلیار زین علی اور اس قصور کے لئے اب میں سبق سکھاؤں گی دیکھ لینا تم.... " وہ ایسے بول رہی تھی جیسے ایلیار اس کے سامنے کھڑا ہو، انگلی

اٹھا کر ابھی وہ مڑی تھی کی ایک دم سے چپ ہو گئی_ دروازے سے ٹیک لگائے وہ بڑے آرام سے کھڑا اس کی ساری باتیں سن رہا تھا_ چہرے پر بس سنجیدگی تھی_____

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے روم میں آنے کی.. کیوں آئے ہو.... " ثمین کا پارہ فوراً ہائی ہوا تھا.. بھڑک کر چلائی_____

ایلیار کچھ بولے بغیر آگے بڑھا..... ثمین پھر سے چیخی... " نکلو میرے روم سے_"انگلی کے اشارے سے دروازے کی طرف اشارہ کیا... ایلیار نے مڑ کر ڈور لاک کر دیا اور پھر سے قدم اس کی طرف بڑھائے_

"باہر میں نے تم سے جو کہا وہ شاید تم نے نہیں سنا تھا_"وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے روک کر طنز سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"نہیں سنا تھا نا... پورا کا پورا کان کھول کر سنا تھا_"وہ بس اتنا بولا_____

"سنا تھا تو عمل کیوں نہیں کیا آئندہ سے میرے روم میں داخل بھی مت ہونا، ابھی کے ابھی نکلو باہر_" دانت پیستی وہ بڑے غصے سے دروازے تک گئی تھی.. جھٹکے سے دروازہ کھول کر اسی غصے سے اسے گھورتے ہوئے آگے بڑھی اور پوری قوت سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دینا چاہا مگر ایک انچ بھی اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں پائی_____

"مجھے اپنے نفس پر قابو نہیں ہے نا اس لئے آیا ہوں...." ثمین کے دونوں ہاتھ اپنے سینے سے ہٹا کر اپنی گرفت میں جکڑ لئے_"نفس پر قابو کیونکر ہو جب بیوی اتنی حسین ہے میری، بھلے کاغذی صحیح پر ہے تو..... پھر اپنے حقوق لینے میں حرج ہی کیا ہے_" ایلیار بھرپور طنز بھری مسکراہٹ سے بولتا اسے جھٹکا دے کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا_ ثمین سر سے پیر تک تپ گئی_

"تم... " اس نے دانت پیستے ہوئے اس کے شانوں کو مٹھی میں دبوچ کر خود کو چھڑانا چاہا..."تم واقعی ایک نمبر کے مکار، دھوکے باز، اور کمینہ اور.... " زبان وہی رک گئی_____

"کہو تو میں آگے بول کر ہیلپ کر دوں_" ایلیار اس کی کمر میں گرفت سخت کرتے ہوئے مسکرایا_____

"تمھارے جیسے فراڈیہ انسان سے مجھے کوئی ہیلپ نہیں چاہیے، چھوڑو مجھے تم ورنہ وہ تمھاری ممی ہے نا ان کی میں.." وہ لگاتار اس سے خود کو چھڑاتے ہوئے غصے سے اسے دیکھ بھی رہی تھی_____

"ادب سے وہ تمھاری ساس بھی ہے_" ایلیار نے آنکھیں دکھا کر تیزی سے ٹوکا_____

"ہاں بس مجھے سکھاؤ ادب.... ان کے آگے تو منھ میں دہی جم جاتا ہے_ جیسے بہرے ہو جاتے ہو_" ثمین سر سے پیر تک جل گئی.. خود کو چھڑانے کی کوشش بھی ترک کر دی.. کلائی میں درد جو ہونے لگا تھا_____

"میں اگر تم دونوں کے بیچ میں بولا تو تیسری جنگ چھڑ جائے گی_ اس لئے مجھے اپنی ساس بہو والے ڈرامے میں مت گھسیٹو، تمھارا مسئلہ ہے تم سلجھاؤں میں کچھ نہیں بولوں گا_" ایلیار نے کاندھے اچکاتے ہوئے اسے بازوؤں سے آزاد کر دیا مگر اس کی بات پر ثمین غصے سے سراپا جل گئی_____

"نہیں نہیں.... تم بس کھڑے تماشا دیکھنا کبھی اس رات، کبھی آج اور نجانے کب تک یونہی میری بے عزتی ہوتی رہے گی اور تم بس چپ منھ میں گھنگھنا ڈالے بیٹھے رہنا،_" ہاتھ نچا نچا کر اس سے طنز سے کہتی ایلیار بس اسے دیکھ ہی رہا تھا... جس کا لڑنے میں کوئی جواب نہیں تھا_____

"کبھی دہی، کبھی جھنجھنا اور بھی کچھ ہے جو منھ میں ڈالا جا سکتا ہے بند کرنے کے لئے مجھے بتاؤ تمھارے میں بھی ڈال دوں_ "اس کے منھ بنا کر کہنے پر ثمین نے ناک بھوں چڑھائی_____

"نکلو میرے روم سے ابھی کے ابھی.." پھر سے اسے دھکا دیتے ہوئے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر وہ رکی_ "اور ایک منٹ تمھیں اب نہیں خیال آیا_ کوئی دیکھ لیں گا تو کیا ہو جائے گا، سب کو پتا چل جائے گا نا_ تم تو اب الگ ہو چکے ہو مجھ سے_ اب ہم بس نام کے میاں بیوی ہے اور اپنی ممی سے پوچھا تھا کی نہیں کی میں کاغذی بیوی کے روم میں جا رہا ہوں جاؤ جاؤ پوچھ کے تو آؤ_ "اس کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے بہت پیار سے وہ طنز کرتی اسے دیکھ رہی تھی_ ایلیار نے بس ایک ٹھنڈی سانس بھری اب کچھ اور بول کر اس کا اپنا دماغ چٹوانے کا بالکل موڈ نہیں تھا.. ویسے بھی وہ آفس کو لیٹ ہو رہا تھا_____

"میں یہ میڈیسن لایا تھا جو کار میں رہ گئی تھی_ ابھی ملازمہ سے کہا ہے وہ جوس بھی لا رہی ہو گی پہلے اسے پی لینا پھر میڈیسن لینا ورنہ درد بڑھ جائے گا_ "اپنے سینے پر رکھے اس ہاتھ کو ہٹا کر اس وہی زخمی کلائی تھام کر وہ بہت پیار سے ہدایتیں دیتا بولا..... پھر اس کی کلائی چھوڑ کر میڈیسن بیڈ کے سائڈ ٹیبل پر رکھ کر چیک بھی کرنے لگا

_____

ثمین اب چپ ہو گئی اب کی ہمت نہیں پڑی اسے کچھ اور سناڈالے، بس چپ چاپ بیڈ پر بیٹھ کر سر جھکا کر اپنی کلائی پر بندھی پٹی دیکھنے لگی_ ایلیار نے سر اٹھا کر ادھر دیکھا، شعلہ جوالا بنی ثمین اب چپ سی بس سوچوں میں غرق تھی_____

میڈیسن رکھ کر وہ اس کے پاس آ گیا_ اس نے سر اٹھا کر ایلیار کی طرف اس امید سے دیکھا کی ہر بار کی طرح وہ اب پھر سے اسے منالیں گا اور پھر سے وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر اپنے سارے غم کہہ دیں گی_ اس کا غصہ ختم ہو رہا تھا اور دماغ بھی ٹھنڈا ہونے لگا_____

"آرام کر لو تھک گئی ہوں گی لڑتے لڑتے_ میں روز ہی ملوں گا لڑتی رہنا جب تک دل چاہے، ابھی آرام کرو اور زبان کو بھی آرام دے دو بیچاری اسے بھی تو آرام چاہیے ہو گا تین دن سے چل رہی ہے_" وہ بڑے آرام سے کہتا اسے تپا چکا تھا اور ثمین جل کر خاک ہی ہو گئی_ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پہلے اٹھ کر اپنے سامنے کھڑے ایلیار کو زور کا دھکا دیا اور پھر سے اوندھے منہ بیڈ پر گر گئی_____

ایلیار ہونٹ گول کئے بس اسے بیڈ پر بیٹھتا اور پھر اوندھے منہ لیٹتا دیکھتا رہا تھا، اپنا چہرہ تکیہ میں چھپائے اب وہ شاید رونے لگی تھی_ وہ ہولے ہولے چلتا بیڈ کے قریب آکر کھڑا ہو گیا_____

"مائی پیپر وائف، اس طرح اپنے پیپر ہسبینڈ کے سامنے ناراض ناراض ہو کر لیٹنے کا کیا مطلب ہے آپ چاہتی ہے میں آپ کو مناؤں اور اگر میں مناتے مناتے خود پر قابو نہیں رکھ سکا تو...." اس نے کہتے ہوئے تو کو لمبا کھینچا ثمین ایک جھٹکے سے سیدھے ہو گئی، اس کا چہرہ ایک دم سرخ ہو رہا تھا مگر آنسوؤں کا نام و نشان نہیں تھا

_____

"میں سمجھا تم رو رہی ہو آج رونا نہیں ہے_" اس نے ثمین کو بھڑکانے کی پوری کوشش کی_____

"بہت رو چکی اب تم روؤں گے اور میں تمھاری طرح تماشا دیکھو گی_" آرام سے بیڈ سے ٹیک لگا کر اس نے اپنے پیر پر پیر چھڑائے_____

"اچھا میرا ارادہ تو بس تمھیں رولانے کا ہے وہ بھی پیار میں.... " اس کے پاس بیٹھتے ہوئے ایلیار نے اس بار اس کے پاؤں پر اپنے ہاتھ رکھے، ثمین کے چہرے پر زرا سا حیا کا رنگ گزرا اس نے اپنا چہرہ موڑ لیا_____

"تم شاید شرما رہی ہو میں نے تو آپ کی بات ہی دہرایا ہے بقول آپ کے مجھے اپنے نفس پر قابو جو نہیں، اور ..... "

"آئی ہیٹ یو، آئی ہیٹ یو.... گٹ لاسٹ کمینے، ذلیل.... نکل جاؤ میرے روم سے...." وہ شیرنی کی طرح تکیہ اٹھا کر اس پر جھپٹی اور اگر ایلیار ہٹتا نہیں تو وہ اچھے سے اس کی خاطر کر چکی تھی_ وہ تیزی سے دروازہ کی طرف بڑھا_____

"اب بھاگتے کہاں ہو بزدل انسان، تمھارا تو خون ہی کر دوں گی میں.... " ثمین نے ہاتھ میں پکڑا تکیہ اس کی طرف پوری طاقت سے اچھالا تھا جو سیدھے اس کی پیٹھ پر لگا_____

"اوہ... تو یہ تمھاری گولی یا تلوار ہے، جس سے تم میرا خون کر رہی ہو_ "وہ اسے آج جیسے جلانے کلسانے کی قسم کھا کر آیا تھا_ تکیہ اٹھا کر پوری قوت سے ثمین کی طرف پھینکا جو سیدھے ثمین کے سر پر لگا_ ثمین نے مارے غصے سے گلدان اٹھا کر اس کی طرف پھینکا تھا... ایلیار فرتی سے نا ہٹا ہوتا تو وہ ضرور سر پھوڑ چکا ہوتا_ "پہلے تم کم

پاگل تھی اب پوری ہو گئی ہو_" وہ اسے گھور کر بولا تو ثمین نے اس بار ٹیبل سے ٹائم پیس اٹھا کر دے مارا

_____

"میں ہی پاگل ہوں جو تم جیسی جنگلی سے منھ لگنے آ گیا_" وہ اپنی خیر مناتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گیا

_____

"آنا اب میرے سامنے تمھارا سر نہیں پھوڑا تو نا میرا نام بدل دینا_" ثمین وہی بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ڈور کی طرف دیکھتی چلا کر بولی_____

"مرحومہ ڈاکو پھولن دیوی رکھ لینا_" سر اندر ڈال کر کہتے ہوئے پھر اسی تیزی سے اس کا سر غائب ہو گیا، ثمین نے اس بار دوسرا فلاسک اٹھا کر پوری قوت سے دروازے کی طرف مارا تھا_____

"اللہُ اکبر، آج بچ گیا میں، واقعی اللہ تو ہی بچانے والا ہے.... " اپنے پیچھے پھر سے کچھ ٹوٹنے کی زوردار آواز سن کر ایلیار کے منھ سے نکلا تھا_____

"چھوٹے صاحب جوس... " کوریڈور پر کھڑی ملازمہ نے ڈر کر ٹرے آگے بڑھایا، خونخوار بنی ثمین بی بی کے کون سامنے جائے_____

"کل میرا فاتحہ کا کھانا سب کو کھلوانا ہے_" وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بہت سنجیدگی سے بولا_____

"اللہ نا کرے جی_" ملازمہ نے فوراً کہا_

"تو یہ نا ہو کی سب فاتحہ خوانی کروائے اور زردہ اڑائے... اس لئے جوس کا گلاس تم لے جاؤ، اب کی مجھے دیکھ کر وہ سیدھے یہ گلاس چھری کی طرح استعمال کرے گی_" وہ حکمیہ انداز میں کہہ کر سیڑھیوں سے نیچے کی طرف بڑھ گیا، اس لڑائی میں وہ آفس کے لئے پہلے ہی لیٹ ہو چکا تھا اور اب فوراً پہنچنا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"چاچی، چاچی آپ چلے ہمارے ساتھ گیم کھیلے_ "وہ ابھی بڑی ماں کی طرف آئی ہی تھی کی عاقب دوڑتا ہوا اس کی ٹانگوں سے لپٹ گیا_ لفظ چاچی پر اس کا منھ بن گیا_____

"میں آپ کی پھوپھو ہوں، چاچی نہیں_ "ثمین نے وہی فرش پر اکڑوں بیٹھ کر عاقب کے گال نوچے_____

"بٹ چاچو نے تو یہی کہا ہے آپ چاچی ہے پھوپھو نہیں_ "عاقب معصومیت سے اس کا چہرہ تھام کر بولا_____

"تمھارے چاچو کی تو" ...

"اب بچوں کو تو گالی مت سکھاؤ.... " ثمین اپنے پیچھے آواز سن کر فوراً کھڑی ہو گئی اور پیچھے مڑ کر دیکھا_ چائے کا کپ ہاتھوں میں لئے وہ کچن سے نکل رہا تھا، اس کے ساتھ نیلم بھی تھی دانت نکال کر اسے دیکھتی، جب سے ایلیار کا ولیمہ والا بدلا ہوا رنگ دیکھا تھا، تب سے وہ کچھ زیادہ ہی شوخی ہو گئی تھی_____

"مجھے تمھاری طرح گالیاں نہیں آتی_ "نیلم کو گھورتے ہوئے سارے الفاظ چبا کر ادا کئے_ ایلیار اس کے الزام پر اش اش کر اٹھا کیا دیدہ دلیری تھی_____

"اچھا... مجھے تو ایسا نہیں لگتا کی تمھیں گالیاں نہیں دینی آتی.... بھابھی آپ کی نند کو زرا سا بھی کسی کا دل جیتنے ہنر نہیں آتا، وہ آپ کی بڑی بے کار سی شاگرد ہے_ "چائے کی چسکی لیتے ہوئے وہ مزے سے اسے دیکھتے ہوئے ثمین کو جلا کر راکھ کر رہا تھا_____

"ثمین کیسے بات کر رہی ہو... تمیز سے بات کرو ایلی اب تمھارا شوہر ہے_ "نیلم نے اسے آنکھیں دکھائی

_____

"ایسے مطلبی شوہر بس اسی گالیوں کے لائق ہوتے ہیں_ "بہت تپ کر وہ اسے گھور بھی رہی تھی_____

"ہمم نام کا شوہر جو ٹھہرا... " ایلیار نے بڑے دکھ سے پھر سے گھونٹ بھرا_____

"ثمین کو میں سمجھا دوں گی، ابھی بچی ہے نا، تم دونوں میں اتنی اچھی دوستی تھی، کم سے کم وہ ہی برقرار رکھو محبت بھی ہو ہی جائے گی_ "نیلم کے مشورے پر ثمین کی پیشانی پر بل پڑ گئے_____

"محترمہ کو دیکھ رہی ہے.. ان کے انداز ہے محبت والے ہماری دوستی ہی رہ جائے تو بڑی بات ہے_ " آج کل تو اس نے جیسے ثمین کو جلانے تپانے کا نیا مورچہ کھولا ہوا تھا، وہ سر سے پیر تک جل جل کر اب راکھ ہی ہو چکی تھی

_____

"تمھارے جیسے مکار آدمی سے محبت تو دور میں دوستی بھی نہیں کروں، آئی ہیٹ یو اور موقعہ ملا نا تو تمھارا خون بھی کر دوں گی_ "اس کی آنکھوں سے جیسے چنگاری نکل رہی تھی_____

"دیکھ لیں، مجھے تو بھابھی اپنا بچ پانا ہی بڑا مشکل لگ رہا ہے، ایسا لگ رہا ہے بہت جلد ہی میرے فاتحہ کی دیگیں پکنے والی ہے ادھر لان میں ہی_" وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتا نیلم سے بہت دکھ سے کہہ رہا تھا_____

"اللہ نا کرے_" نیلم دہل ہی گئی_"ثمین تمھیں میں ایک جھانپڑ لگاؤں گی_جو ایسی اول فول باتیں کی تو... " انہوں نے اس بار سختی سے ثمین کو ڈانٹا_____

"اس کی مکاری میں مت آئے سب کو ایسے ہی جذباتی بلیک میلنگ سے پھنساتا ہے_" وہ بری طرح سے ایلیار کو کچا چبانے کے لئے گھور رہی تھی_____

"آج تک بھابھی ایسا ہوا ہے... میں اور مکار، بھابھی گواہ ہے میرے جیسا معصوم کوئی اور نہیں_" چائے کا کپ بھابھی کو تھماتے ہوئے وہی معصوم شکل بنائی.. جس پر نیلم کو بڑا مان اور پیار تھا انہوں نے پیار سے اس کے گال پر چپت لگائی_____

دیور بھابھی کے اس پیار پر ثمین پیر پٹخ کر جانے کے لئے بڑھی کی عاقب نے اس کا ہاتھ تھام لیا وہ پھر سے مڑی

"چاچی اس لڑائی میں میرا کیا... چلے نا چاچو بھی ہے گیم کھیلتے ہیں_" عاقب نے اس کا ہاتھ ہلا کر اپنی طرف معصومیت سے توجہ دلائی

"پہلے مجھے چاچی کہنا بند کرو میں آپ کی پھوپھو ہوں... وہی رہوں گی آپ کے چاچو جھوٹے ہیں_" ثمین نے طنز سے ایلیار کی طرف دیکھتے ہوئے عاقب سے پیار سے کہا

"میرے چاچو جھوٹے نہیں آپ چاچی ہے_" عاقب میاں کمر پر ہاتھ رکھ کر بڑی سنجیدگی سے بولے، ثمین نے ناک پھولا کر ایلیار کی طرف دیکھا اس نے پلکوں کو خم کر کے جیسے اعجاز قبول کیا، نیلم نے مسکراہٹ دبائی_

"جھوٹے ہی نہیں مکار بھی آپ کے چاچو، اور تم چاچو کے چمچے جاؤ میں نہیں کھیلتی_" ثمین پیر پٹخ کر بڑی ماں کے روم میں چلی گئی

"چاچو چاچی بہت غصہ ہوتی ہے_" عاقب منھ بنا کر بولا تو ایلیار اور نیلم دونوں ہی ہنس پڑے_____

"یس، آپ کو آج معلوم ہوا وہ تو ہمیشہ سے ہی لڑاکا تھی_" وہ اس کا ہاتھ تھام کر وہی اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ گیا_____

"تم لوگ کی اتنی اچھی دوستی تھی رخصتی کیا ہوئی... اب تو جب دیکھو لڑا کرتے ہو_" نیلم افسوس سے سر ہلا رہی تھی_____

"بھابھی، عادل میاں کہاں گئے ہے_" اس نے موضوع ہی بدل دیا، بھابھی ابھی بے خبر ہی صحیح اچھی ہے _____

"بڑی ماں کے پاس سو رہا ہے_" وہ چائے کا کپ لے کر کچن میں گھس گئی، ایلیار مسکراتا ہوا ادھر بڑھا جدھر ثمین گئی تھی_____

"ثمین میری بچی اب تم شادی شدہ ہو یہ کیا حلیہ بنا کر ایسے ہی گھوم رہی ہو_ "روم میں آتے ہی اس کے کانوں میں آواز آئی تھی، بڑی ماں اپنے پاس بیٹھی ثمین کا ہاتھ تھام کر سمجھا رہی تھی_____

"بڑی ماں جب شادی کاغذی ہے تو اور تام جھام کی کیا ضرورت_ "ایلیار کو اندر آتے دیکھ کر ثمین نے طنز کرنا ضروری سمجھا_____

"جی پھوپھو کاغذی بیوی کو سجنا سنورنا کہاں سوٹ کرتا ہے، وہ تو بس چیزے اٹھا اٹھا کر مارتی اچھی لگتی ہے_ "وہ بھی کہاں پیچھے رہتا بھرپور جواب دیا تھا، بڑی ماں نے اسے پیار سے آنکھیں دکھائی کی اب بس کرو مگر وہ کہاں ماننے والا تھا_____

" شکر کرو مجھے گن نہیں مل رہی ورنہ وہ بھی استعمال کر لوں گی، تم پر... "ثمین بھڑک کر بولی تھی پیر اٹھا کر بیڈ پر رکھے_____

"اچھا اتنی ہمت ہے آج ہی لا کر دے دیتا ہوں_" ایلیار نے عاقب کو سوفے پر بٹھا کر اپنی جگہ بڑی ماں کے پاس بنا کر اسے اور جلایا_____

"جیسے لا کر دے ہی دوں گے، کوئی وعدہ پورا کیا ہے اب تک_" وہ کھسک کر ادھر ہو گئی جدھر عادل سویا تھا ناک پھلا کر کہہ کر جھک کر سوئے عادل کے گال بھی چومے... اسے سوئے عادل پر بڑا ہی پیار آتا تھا، سوتے میں وہ اتنا کیوٹ لگتا تھا کی وہ اپنے کو روک نہیں پاتی تھی_____

"تمھارے جیسی بیوی ہو نا تو کبھی انسان وعدہ کرے ہی نا، گھڑی گھڑی وعدے توڑ دیتی ہے_" بڑی ماں کے شانے پر اپنے بازوں رکھتے ہوئے وہ بڑی دلچسپی سے اسے دیکھ بھی رہا تھا جو عادل کے گال چوم رہی تھی _____

"شکر کرو میری جیسی حسین بیوی مل گئی ورنہ کالے کو تو بس کالی نیلی پیلی ہی ملتی...." بڑے ناز و ادا سے اس نے اپنی ڈھلک آئی چوٹی پیچھے پھینکی،_____

"دیکھے پھوپھو.... اس مغرور لڑکی کو مجھے کالا کہہ رہی ہے_ اسے اپنی گوری چمڑی پر بڑا غرور ہے_" ایلیار نے بہت جل کر بڑی ماں سے شکایت لگائی_____

"اب جب اللہ نے ایسی چمڑی دی ہے نا تو کیوں نہ غرور کروں، اسی چمڑی پر تو تم سترہ سال کی عمر سے فدا ہو_" ایلیار اس کے منہ توڑ جواب پر ایک پل کے لئے خاموش ہوا پھر اسے تپانے کے لئے طنزیہ بولا .....

"گوری چمڑی کے ساتھ... گز بھر کی زبان سے واقف نہیں تھا ورنہ اسی عمر میں کان پکڑ کر توبہ کر لیتا_" ثمین ناک پھلا کر اس پر جھپٹنے کی لئے تیار ہی ہوئی کی بڑی ماں ہنستی ہوئی بول پڑی ....

"بس کرو تم دونوں... کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو عاقب اور عادل ہو گئے ہو بالکل_" بڑی ماں ہنستے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی_ دونوں نے ایک دوسرے کو منہ چڑایا_____

"میں دیکھ رہی ہوں جب دیکھو تم دونوں لڑتے ہی رہتے ہو، ساقب نیلم کم تھے گھر میں جو تم دونوں بھی شروع ہو گئے_" اس بار انہوں نے دونوں کو پیار سے ڈپٹا_____

"میں نہیں لڑتی بڑی ماں، اس انسان نے مجھے بس ستانے کی قسم کھائی ہے،" ثمین نے منہ بسورا_____

"ہاں تو کیا ہر بار مناتا پھروں تمھیں مجھ پر یقین نہیں تو کیوں یقین دلاؤں.. اعتبار نہیں ہے نا تم کو تو نا صحیح میں بھی نہیں مناؤں گا_" وہ اس بار سنجیدہ تھا اطمینان سے لمبی ٹانگیں پھیلا کر بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائی_____

"اچھا بس اب بس کرو، ایک دوسرے سے اتنی محبت کرتے ہو کی لڑنے کے باوجود ایک دوسرے کے بنا چین نہیں اور لڑتے بھی رہتے ہو_" ابھی ثمین نے منہ کھولا ہی تھا بڑی ماں نے ہاتھ اٹھا کر اسے چپ کرا دیا، وہ ناک چھڑا کر ایلیار کو دیکھتی پھر سے عادل پر جھک گئی پھر سے اس کے گال چومنے شروع کئے_____

"بس کرو بیچارے بچّے کو کیوں ستا رہی ہو_" ایلیار نے پتا نہیں کیوں اسے ٹوک دیا، نجانے کیوں بس ثمین کا چھونا اپنا حق لگتا تھا_____

"تم کو کیا... تمھیں تھوڑی چوم کر ستا رہی ہوں_" اف ثمین نے اپنی زبان دانتوں تلے دبالی، ایلیار سر جھکا کر اپنی ہنسی دبا رہا تھا، خود بڑی ماں کے چہرے پر بھی ہنسی تھی ثمین بری طرح سے کھسیا سی گئی تھی_____

"کیا بات ہے بڑی ہنسی آ رہی ہے_" نیلم اسی وقت روم میں آئی تھی، سر جھکا کر ہنستے ایلیار پر نظر ڈال کر مسکراتی بڑی ماں اور سرخ چہرہ لئے بیٹھی ثمین کو بھی دیکھا_____

"کچھ نہیں.... نیلم تم زرا میرے زیوارت والی صندوقچی اٹھا کر لے آؤ، مجھے ثمین کو اس کی منھ دکھائی دینا ہے، ابھی تک میں نے اپنی بیٹی کو کوئی گفٹ دیا ہی نہیں_" انہوں نے کھسیاہٹ، شرمائی ثمین کو اپنے سینے سے لگالیا، نیلم بڑی خوشی خوشی الماری سے بڑی ماں کی پرانی صندوقچی اٹھالائی جن میں ان کے زیوارت رکھے تھے_____

"یہ میری طرف سے تمھارا گفٹ_" بڑی ماں نے اس میں سے بڑا پیارا سا یاقوت جڑا لاکٹ سیٹ نکال کر ثمین کو دیکھا_ ایلیار اور عاقب بڑے شوق سے سارے زیوارت دیکھ رہے تھے_____

"بالکل ایسا ہی سیٹ بڑی ماں نے مجھے بھی دیا تھا_" نیلم پیار سے انہیں دیکھ رہی تھی_____

"یہ میں نہیں پہنوں گی بڑی ماں بہت بھاری ہے، مجھے شوق نہیں، ہاں اپنے پاس ضرور رکھ لوں گی آپ کا گفٹ_ "ثمین ادب سے کہہ کر ان کے ہاتھ سے خوبصورت مگر بھاری سا وہ سیٹ لے کر دیکھ رہی تھی، جو دیکھنے میں بڑا ہی خوبصورت اور قیمتی لگ رہا تھا_____

"ایلی تم نے ثمین کو کوئی گفٹ نہیں دیا رونمائی کا تحفہ.. "لاتعلقی سے بیٹھے ایلیار کے کاندھے پر نیلم نے ہاتھ مارا

_____

"انہیں کہاں کوئی گفٹ دینے کا خیال آئے گا_ "اس سے پہلے وہ بولتا ثمین ناک پھلا کر بول اٹھی، لو ایک اور شکایت ایلیار نے دل میں ہی سوچا_____

"ہزار بار کے دیکھے منھ کی کیا رونمائی پہلی بار تھوڑی ہی نہیں دیکھ رہا تھا، فضول کی چونچلے بازی... " اس کے جواب نے ثمین کو ہی نہیں تپایا تھا نیلم بھی تپ گئی،_____

"دیکھا نا ثمین میں نا کہتی تھی سارے شوہر کی ایک ہی قسم ہوتی ہے، اس دن کیسے مجھ سے لڑ رہا تھا اب دیکھو.... "نیلم نے اپنی بات درست ہونے پر ثمین کو دیکھا_____

"اب کاغذی بیوی کے لئے کیوں پیسے خرچ کروں_ اُس کے لئے لاؤں گا ناگفٹ، جو آئے گی پرمامینٹ.... " وہ جیسے سوچ کر بیٹھا تھا ثمین کا خون جلا دینا ہے، نیلم اور ثمین دونوں ہی نے نظروں میں اسے چبا جانے کے لئے دیکھا_____

"بہت ہو گئی شرارت کیوں ستا رہا ہے، لو اسے اور پہنا دو ثمین کو_ "اس بار بڑی ماں نے اس کے گال پر چپت لگائی، ایلیار بس مسکرا دیا_____

"میں خود پہن لوں گی بڑی ماں_ "ثمین تپی ہوئی تھی اس لئے اپنا ہاتھ سیٹ لینے کے لئے آگے بڑھایا، ایلیار نے تیزی سے ہاتھ پرے ہٹائے_____

"کوئی نہیں... یہ میرا حکم ہے چلو ایلی پہناو_ "ایلیار اپنی مسکراہٹ دباتا وہ لاکٹ سیٹ لے کر بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا، ثمین بس اپنے ہونٹ کاٹ رہی تھی_____

"ایک منٹ ابھی نہیں... " نیلم خوش ہو کر جلدی سے اپنا موبائل نکال کر ویڈیو بنانے لگی_ ایلیار نے بڑی ماں کے ہتھیلی سے بھاری ٹاپس اٹھا کر ثمین کو دیکھا وہ بہت ناراض ہو کر اسے دیکھ رہی تھی، ایلیار نے آگے بڑھ کر بڑی نرمی سے خوبصورت سے ٹاپس اس کے کانوں میں پہنائے، اس کا چہرہ جیسے اور بھی سج گیا تھا_____

نیلم بڑی خوشی سے ویڈیو شوٹ کر رہی تھی اور عاقب غور سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا_ "لو اب لاکٹ ڈال دو_ "بڑی ماں بہت ہی خوش تھی آج ان کی دلی آرزو بر آئی تھی_ انہوں نے لاکٹ آگے بڑھایا... اسے تھام کر ایلیار اٹھ کر ثمین کے پیچھے بیٹھ گیا_ ثمین نے مجبوری سے اپنے بالوں کی لمبی چوٹی ایک طرف دائیں کاندھے پر رکھی

_____

سر سے پیر تک وہ اسے اپنی نظروں میں بھر چکا تھا، اسے ہر طرح سے دیکھ کر پیار کر چکا تھا مگر ہر بار جب دیکھتا وہ ان چھوئی سی ہی لگتی، ہونٹوں کی تشنگی ہمیشہ اور بڑھ جاتی، اس کی دودھ سی صاف شفاف گردن میں لاکٹ ڈالتے ہوئے ایلیار کا دل کہا وہاں جی بھر کر اپنے ہونٹوں کی چھاپ چھوڑ دے اگر وہ اکیلے ہوتے تو اب تک وہ اپنی حسرت پوری بھی کر لیتا مگر ایک تو سب تھے یہاں پر... اس پر سے محبوب ناراض_____

"لو اب یہ چوڑیاں بھی پہنا دو... " بڑی ماں طلائی چوڑیاں بڑھا کر ان دونوں کی نظروں ہی نظروں میں بلائے لے رہی تھی_____

"جی.. "بڑی ماں کی آواز پر وہ خود کو سنبھالتا، زبردستی مسکرا کر اس کے سامنے آ بیٹھا، جو منہ پھلائے اسے دیکھ رہی تھی_ زرا سی ہی سجاوٹ میں وہ کیسی سج جاتی تھی کیسی قیامت کی حسین تھی وہ، ایلیار خود پر قابو کھونے لگا تھا، دل کہا اسے سب کے درمیان سے اٹھا لے جائے_____

"یہ میں پہن خود لوں گی.. "اس کی ناراضگی ہنوز برقرار تھی، خود ہی ساری چوڑیاں ڈالنی چاہی_____

"جب جیولری پہنا دی تو یہ بھی پہنا دوں گا_ "وہ اسے آنکھ مار کر اس کا ہاتھ تھام چکا تھا_ ساری چوڑیاں بھی ایسے ہی زبردستی پہنائی_____

"واؤ کتنی پیاری ویڈیو بنی ہے_ "نیلم بڑی دلچسپی سے ویڈیو دیکھ رہی تھی_____

"بھابھی یہ ویڈیو بس پرسنل رکھئے گا نو فیسبک... نو اسٹیٹس "_

"معلوم ہے مجھے کہیں نہیں ڈالوں گی_" نیلم نے جھوٹی ناراضگی سے اس کی طرف دیکھا پھر اپنا موبائل بیڈ پر رکھ کر بڑی ماں سے باتیں کرنے لگی.... بڑی ماں ایک ایک زیوارت دکھاتی ان دونوں سے پرانی باتیں بھی شیئر کر رہی تھی_____

ایلیار چپکے سے نیلم کا موبائل اٹھا کر سوفے پر جا بیٹھا، بڑے آرام سے ویڈیو اپنے موبائل میں سینڈ کر کے نیلم کے موبائل سے ویڈیو ڈیلیٹ کر دی اگر وہ کہیں سینڈ نہیں کرتی پھر بھی جوش ہی جوش میں کسی نا کسی کو دکھاتی ضرور.... کسی کو ہی نا صحیح ساقب کو ہی صحیح، ثمین نے اس وقت حجاب بھی نہیں کیا تھا_ اس کے حسین بال... اس کے کھلا گلا وہ اپنے علاوہ کسی کو نہیں دکھا سکتا تھا .....

اپنے پاگل پن پر اسے ہنسی بھی آئی اور پیار بھی ایک بار پھر پور نظروں سے ادھر دیکھا وہ بات بھی کرتی تو اس کی چوڑیاں کھنک جاتی... چہرے کو جنبش دیتی تو اس نگ کی کی شعاعوں سے اس کا چہرہ اور بھی چمک دینے لگتا.....

ایلیار کو لگا وہ اب اسے اور نظر انداز نہیں کر سکتا زیادہ دیر وہ اس کے سامنے رہی نا تو وہ تو سارا کھیل بگاڑ ہی دیں گا_ اس لئے وہ جلدی سے اٹھا تھا_ "ایلی کہاں جا رہے رہے ہو...." نیلم نے اسے فوراً پکارا تھا_ وہ رک کر چلتا ہوا ادھر ہی آ گیا، جدھر سب بیٹھی تھی_____

"پھوپھو میں آپ کے یہ کنگن رکھ لوں_ "اس نے ایک دم سے اپنی چکاچوندھ دکھاتے کنگن اٹھائے_____

"یہ کنگن تو میں ثمین کو تب دوں گی جب یہ مجھے دوسرے ایلی کے آنے کی خوشخبری سنائے گی_ "وہ اس کنگن کا جوڑی دوسرا کنگن اٹھا کر بہت پیار سے بولی، ثمین کانوں کی لو تک سرخ ہو گئی، سر جھکا کر اس نے اپنے ناخون دیکھنے شروع کر دئے... خود ایلیار بھی الگ ہی احساس سے دوچار ہوا تھا_____

"اب تو دوستی کر لو ورنہ یہ کنگن نہیں ملیں گے تمھیں_ "نیلم چپ کھڑے ایلیار کو شرارت سے دیکھ رہی تھی

_____

"یہ تو میں پھوپھو سے اس لئے لے جا رہا ہوں پرمانٹ بیوی کو دینا ہے_ "بڑی سنجیدگی سے کہہ کر دوسرا کنگن بھی پھوپھو سے لے کر وہ اپنے جیب میں رکھ کر مڑ گیا_ ثمین کی ساری شرم اڑ گئی بڑی تیزی سے وہ بیڈ سے اتر کر ایلیار کے سامنے اکر کھڑی ہو گئی_____

"ایک منٹ مسٹر ایلیار.... " وہ کچھ سمجھتا اس سے پہلے ہی ثمین نے اپنے کان سے نوچ کر ٹاپس اتارا اور گلے سے چین کھینچی تھی، وہ تو کیا نیلم اور بڑی ماں بھی ہکا بکا ہو گئیں_____

"یہ بھی اپنی پرمانٹ بیوی کو ہی دینا_ مجھے تم جیسے دھوکے باز کی بیوی بن کر پہننے کا کوئی شوق نہیں،... " پورے غصے سے ایلیار کا ہاتھ اٹھا کر اس نے اس کی ہتھیلی پر وہ سیٹ رکھا تھا_ اس کی ایسی حرکت پر ایلیار کا غصہ پھر سے عبور آیا تھا_____

"تم اس کے قابل ہو ہی نہیں کیونکہ تمھیں محبت سے دئے گئے تحفہ کیا پیار کی بھی قدر نہیں_ "وہ بولا نہیں تھا غرایا تھا.... یہ تحفہ اس نے نہیں اس کی پیاری پھوپھو نے دے کر اپنی محبت کا ثبوت دیا تھا، نیلم اور بڑی ماں کو بھی دکھ پہنچا تھا ثمین کی حرکت سے_____

ایلیار نے جیورلی اپنی شرٹ کے جیب میں رکھی اور پھر اس کی کلائی تھام لی ثمین نے اس بار خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھا_ جہاں اب محبت نہیں بس سختی تھی_____

" تم میری ہی نہیں کسی بھی محبت کے قابل نہیں.... مجھے افسوس ہوا تھا ہاسپٹل میں کہے اپنے الفاظوں کا مگر اب میں کہہ رہا ہوں میں بالکل صحیح تھا... تم ایک بے حد سیلفش لڑکی ہو... جسے صرف اور صرف اپنے جذبات اور اپنی فکر رہتی ہے_ جسے کبھی بھی سچی محبتوں کی قدر آ ہی نہیں سکتی_ "اتنا سخت اور سرد لہجا... ثمین بت بنی اسے

اپنی کلائیوں سے چوڑیاں اتارتے دیکھ رہی تھی.... ایک ایک کر کے اس نے ساری چوڑیاں اتار ڈالی تھی.... وہ سارا غصہ بھول کر بس اس کا ہر جذبات سے خالی چہرہ دیکھ رہی تھی_____

"میں تمھارا غصہ... تمھاری بد تمیزوں کو تو برداشت کر سکتا ہوں مگر اپنی پھوپھو کی محبت کا مذاق نہیں سمجھی تم.... "غصے سے اس کا ہاتھ بہت زور سے جھٹکا تھا ثمین پیچھے کی طرف لڑکھڑائی، اپنی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لئے وہ اسے شکایتی نگاہوں سے دیکھتی دوڑتے قدموں سے کمرے سے نکلی تھی_____

آنکھوں سے لگاتار آنسو تھے کی بہے جا رہے تھے.... جنہوں نے اس کا راستہ دھندلایا ہوا تھا بار بار صاف کرتے بھی سب دھندلا جاتا_ اسی طرح وہ اپنے پورشن میں آتے ہوئے کسی سے ٹکرائی تھی_ ثمین نے لڑکھڑا کر سامنے دیکھا_____

"کیا ہوا تمھیں..... " ثمین کے کانوں میں ان کی پریشان آواز آئی تھی اس نے روتے روتے ہوئے سر اٹھا کر فائق صاحب کو دیکھا_____

"تم رو کیوں رہی ہو،.... " پہلی بار اس نے فائق صاحب کی آنکھوں میں اپنے لئے فکر دیکھی تھی اسے لگا اس کی نگاہ کا دھوکہ ہو جیسے_____

"میرا کوئی نہیں ہے کوئی بھی نہیں... آپ بھی نہیں.... " وہ بہت ٹوٹی ہوئی لگ رہی تھی نجانے کیوں ہونٹوں سے یہ شکایت نکلی_____

"کسی نے کچھ کہا تم سے_"وہ بہت سنجیدگی سے اسے دوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کرتے دیکھ کر پوچھ بیٹھے_____

"جو لڑکی باپ کے ہوتے ہوئے بھی وہ یتیمی کی زندگی گزار رہی ہو نا تو وہ راہ میں پڑے بتھر کی ہی طرح ہوتی ہے جو چاہے ٹھوکر مار دے_میں بھی اس گھر میں ایسا ہی پتھر ہوں... بے مول، سب مجھے جب دل چاہے ٹھوکر مار دیتے ہیں کیونکہ باپ کے ہوتے ہوئے بھی میں یتیم جو ہوں، میرے باپ نے مجھے بے مول کر دیا جو اپنی نفرت میں میرا سودا کر چکا ہے اور خریدی ہوئی لڑکی کی کوئی قیمت نہیں ہوتی_" اس کے الفاظ تھے یا پتھر جو فائق صاحب کے دل پر لگے تھے_اپنی آنکھوں میں آنسو لئے وہ سرد لہجے میں کہہ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئی، اوپر کھڑی نگار نے اسی نفرت اور حقیر نگاہوں سے اسے دیکھا تھا_ثمین اس بار ان سے نگاہ چرا کر آگے بڑھی تھی_____

"اچھا ہوا بہت جلد تم نے اپنی حیثیت پہچان لی_ امید ہے اب اپنی اوقات تم کبھی نہیں بھولوں گی_" ثمین کا صبر اب لبریز ہو چکا تھا وہ منھ ہر ہاتھ رکھے اپنے روم میں گئی تھی_ نگار بڑی شان سے اپنا کلچ اور اپنی ساڑھی سنبھالتی سیڑھیوں سے نیچے اتری تھی_ فائق ساکت سے اپنی جگہ پر کھڑے تھے_____

"آپ چل رہے ہے ڈنر پر_" انہوں نے قریب آکر ان کے شانے پر اپنا ہاتھ رکھا، وہ ایسے دور ہٹے جیسے بچھو نے ڈنک مارا ہو_ نگار نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا_____

"تم جاؤ میرا موڈ نہیں_" انہوں نے نگاہ ملائے بغیر کہہ کر اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی وہ ان کی طرف دیکھنے سے گریز کرتے اسٹڈی روم میں چلے گئے_____

"جیسی تمھاری مرضی... بٹ مجھے تو کھل کر انجوائے کرنا ہے اپنی جیت کا اور نوشی تمھاری ہار کا_" خیالوں ہی خیالوں میں خوشی سے کہہ کر وہ گنگناتی ہوئی باہر کی طرف نکل گئی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"ایلیار تم نے اچھا نہیں کیا، بچی ہے وہ نادانی میں ایسا کر بیٹھی..... تم تو خود کو کنٹرول کر سکتے تھے_" اپنے زیورات دوبارہ سے اپنی جگہ پر رکھتے ہوئے، ایلیار کو بڑی ماں نے بہت نرمی سے سمجھایا_____

وہ اب بہت سنجیدہ تھا... ایک ایک کر کے ساری چوڑیاں وہ باکس میں ڈال رہا تھا بولا کچھ نہیں_ نیلم بھی اس سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے روم سے جا چکی تھی، ساتھ ہی عاقب اور عادل کو بھی لے گئی تھی_ اب بڑی ماں اور بس وہ تنہا روم میں تھے_____

"چھوڑو اسے رکھو مت.... جاؤ ثمین کو مناؤ اور لے جا کر سب پہنا دو، بچی خوش تھی اسے پہن کر.... تم نے فضول میں بول کر اسے بھڑکایا_" وہ اس کے ہاتھ سے ثمین کو دی گئی وہی چوڑیوں کو چھین کر خفگی سے بولی_____

"اتنی اچھی مت بنے کی ساری بہویں اپ کے سر پر چھڑ جائے.... ابھی دو جھانپڑ لگائے ہوتے نا اس بد تمیز پر.... توسیدھی ہو گئی ہوتی وہ_"اس کے چڑ کر کہنے پر بڑی ماں شرارت سے مسکرائی... ایلیار نے آنکھیں سکڑ کر انہیں دیکھا_____

"جھانپڑ لگاؤں گی پر اسے نہیں تمھیں، کیا کاغذی بیوی کاغذی بیوی کی رٹ لگا کر رکھی ہے_ اسے اتنا کیوں چڑایا کی وہ بھڑک گئی اور پھر اسے اتنی کھری کھری سنا دیا... ویسے بھی تمھیں معلوم تھا اس نے میری توہین نہیں کی تھی، تم پر اپنا غصہ اتارا تھا_"انہوں نے اس بار اس کے سر پر پیار سے ہاتھ مارا_____

"دماغ خراب ہو گیا تھا میرا.... اتنی حسین جو لگ رہی تھی آپ کی بہو..... میں نے سوچا ایسے تو سب گیم بگڑ جائے گا اس لئے سب اتروالیا_"وہ مزے سے کہہ کر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا_____

"بہت شرارتی ہو گئے ہو اور بے شرم بھی.... " انہوں نے اس بار ہنس کر اس کے گال پر چپت لگائی_ ایلیار بس ہولے سے ہنسا تھا_____

"ثمین کو بہت رنج پہنچا ہے ایلی_"اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے انہیں ثمین کی بھی بڑی فکر ہوئی_

"اپنی بیوقوف حرکت کی وجہ سے ہی پہنچا ہے_ "ایلیار پر کوئی اثر نہیں ہوا_____

"محبت کرنے والوں کو ستاتے نہیں" ...

"یہ قانون آپ کی لاڈلی پر بھی لگتا ہے"...

"ستاتے تو تم زیادہ ہو " ....

"میرا حق ہے" ....

"تو ناراض ہونے کا اس کا بھی حق ہے_ "ان کے جواب پر اس بار وہ اٹھ بیٹھا_____

"ایک بات بتائے پھوپھو، آپ اپنی بہوؤں کی اتنی سائڈ کیوں لیتی ہے، ایک کو تو پہلے ہی چھڑا چھڑا کر اتنا تیز کر دیا ہے کی ہم دونوں بھائیوں کی بینڈ بجاتی ہے وہ اب_ دوسری کے تیور دیکھے ہے گولی چلانے کی بات کر رہی تھی وہ یعنی آپ کے لاڈلے پر گولی... " اس کی ڈرامہ بازی پر وہ ہنستے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی_____

" بس کرو جاؤ اب نماز کا وقت ہو رہا ہے_ "پیار سے اس کے گال چھو کر انہوں نے کہا تھا_

"میری تو کوئی سنوائی ہی نہیں ہے_ "ایلیار منہ بناتا ساری وہی جیورلی اٹھانے لگا جو ثمین کو بڑی ماں نے دی تھی

_____

"دینے جا رہے ہو_ "وہ شرارت سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"مجھے پاگل کتے نے نہیں کاٹا بس ایسے ہی رکھ لیتا ہوں... کام آئے گا آئندہ_ "لاپرواہی دکھاتے ہوئے اس نے سب جیورلی الگ کی_____

"تم جا کر ابھی ثم.... " بڑی ماں کی بات ادھوری ہی رہ گئی اپنے روم میں میں طوفان میل کی طرح ثمین کو گھستے دیکھ کر، خود ایلیار کو بھی اس کے آنے پر تعجب ہوا_____

"آئی ایم سو سوری بڑی ماں، مجھے وہ جیورلی نہیں اتارنی چاہئے تھی کیونکہ وہ آپ نے مجھے دی تھی_"وہ ایلیار کو سرے سے نظر انداز کرتی بڑی ماں سے بہت شرمندگی سے معذرت کر رہی تھی_____

"نہیں میری بچی، تمھارا کوئی قصور نہیں یہ نالائق ہے نا اس کی ہی ساری غلطی ہے_مجھے معلوم تھا میری بچی اپنی بڑی ماں کے پاس ضرور آئے گی_"وہ اس کی بہت زیادہ روئی ہوئی شکل دیکھ کر تڑپی تھی بہت پیار سے اٹھ کر اسے سینے سے لگایا_خود ایلیار بھی اس کی رونے سے گلابی ہوتی صورت دیکھ کر شرمندہ ہو کر اسے دیکھ رہا تھا جس کے روئے روئے چہرے پر دکھ لکھا ہوا تھا، اس کا دل تڑپا_____

"نہیں بڑی ماں... غلطی میری تھی مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا مگر بڑی ماں میں سیلفش نہیں ہوں... بس مجھے کسی کی طرح مکاریاں نہیں آتی نا،_"واہ کیا دفاع کی تھی اپنی... کیا معذرت خواہی تھی_ایلیار نے جل کر سوچا

_____

"جس نے ایسا کہا نا آگے سے اسے تم میری طرف سے مار لینا، مجھے بالکل برا نہیں لگے گا_ "انہوں نے ثمین کو پیار سے چمکارا_

"پھو پھو... پارٹی مت بدلے_ "وہ ہلکے سے چیخا تو وہ ہنس دی_____

"بڑی ماں مجھے آپ کے گفٹ واپس چاہیئے_ "اس نے اب تک ایک نگاہ بھی ایلیار کی طرف نہیں دیکھا تھا

_____

"تم ایلیار سے لے لو میں آتی ہوں_ "وہ ان دونوں کو بنا کوئی موقع دیئے تیزی سے روم سے باہر نکل گئی، ثمین ان کے پیچھے بھاگی تھی مگر ایلیار نے اتنی ہی تیزی سے اس کی کلائی دبوچ کر ایک طرف بیڈ پر دھکیل دیا اور اتنی ہی فرتی سے ڈور لاک کر دیا تھا_____

"مجھے جانے دو ورنہ.... " ثمین بیڈ پر سیدھے ہوتے ہوئے اسے اپنے پاس آتے دیکھ کر بہت غصے سے دیکھ رہی تھی_ ایلیار قدم قدم چلتا ہوا اس کے پاس آ گیا_

"جانے کے لئے آنا تھا تو پھر آئی کیوں... " اپنے چہرے پر مسکراہٹ لئے وہ اس کے پاس بیٹھ گیا_____

"تمھارے لئے نہیں آئی... صرف اور صرف بڑی ماں کے لیے آئی تھی، تمھیں تو اب دیکھنا بھی نہیں چاہتی میں سمجھے تم.... مجھے نہیں دیکھنا تمھیں.... نہیں ملنا تم سے_ میں بہت سیلفش ہوں نا... صرف اپنا سوچتی ہوں نا تو تمھارے جیسے اچھے انسان کے ساتھ کہاں سوٹ کرتی ہوں میں_ "اس کا بھیگا بھیگا لہجا آنکھوں میں آنسو، ایلیار کا سارا غصہ ساری ناراضگی پل میں ہوا ہو گئی، وہ اس کا عشق تھی اس سے کہاں ناراض رہ سکتا تھا وہ_____

"معاف کر دو نا میری زندگی.... میں نے تمھارا دل دکھایا، تمھیں مجھ پر بہت غصہ ہے نفرت سی ہو رہی ہے نا اس کی وجہ میں خود ہوں, تو تم جو چاہو مجھے کہہ لو، چاہو تو مار لو میں اف بھی نہیں کروں گا بس ایک بار میری بات سن لو_ "اب وہ بہت پیار اور نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے محبت سے دیکھ رہا تھا_ ثمین کچھ نہیں بولی تھی بس آنسو ناچاہتے ہوے بھی گالوں پر بہے تھے_____

ایلیار فوراً اس کے اور قریب ہوا تھا_ ہاتھ بڑھا کر بہت پیار سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ بول رہا تھا _"میں شرمندہ ہوں... تمھاری بات سن کر میں نے ایسی حرکت کر دی یہ پہلی اور آخری بار تھا ثمین، آئندہ میں

کبھی ایسی حرکت نہیں کروں گا_ "بہت آہستہ آہستہ اس کے گال پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ بہت سنجیدہ تھا، ثمین اب بھی کچھ نہیں بولی بس پلکیں جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھے جا رہی تھی_____

"مجھے معلوم ہے تم مجھ سے بہت ناراض ہو_ ہونا بھی چاہئے مگر پلیز اب یہ خاموش رہ کر میرے دل پر ظلم تو مت ڈھاؤ... پلیز کچھ تو بولو بلکہ اسی طرح غصے سے جو چاہو کہہ دو میں سب سنوں گا اس بار بالکل خاموشی سے... " ایلیار اس کی خاموشی سے پریشان ہو رہا تھا_ اس کے چہرے پر چھائے دکھ اور ملال کے رنگ اسے احساس ندامت میں ڈبو رہے تھے_ ثمین کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ کر کے پھر سے پانی کے قطرے گرے تھے_____

"اب رو رو کر میرا امتحان تو مت لو.... " احساس شرمندگی اور بڑھی تھی آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگانا چاہا

___

"دور رہو مجھ سے تم... " ثمین کا سارا غصہ واپس پلٹ آیا.. غصے سے اسے دور دھکیل دیا_ ایلیار نے شکر کی سانس لی کم سے کم وہ بولی تو... اس کا غصہ جائز تھا اس لئے اس کے دھکا دینے پر بھی برا مانے بغیر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

_____

"اتنے دن سے دور ہی تو رہا ہوں تم سے... اب دوری برداشت نہیں... " بہت پیار سے منانے کی کوشش کرتے ہوئے روتی ثمین کا ہاتھ تھامنا چاہا_____

"مکاری مت کرنا مجھ سے تم مکار انسان... ایسی ہی میٹھی میٹھی باتیں کر کے تم نے مجھے ہمیشہ ورغلایا ہے_" ثمین اس کے پیار پر اور بھڑک گئی اپنے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے پاس بیٹھے ایلیار کو خونخوار نظروں دیکھا_____

"بدتمیز، بیہودہ، ذلیل، کمینہ، ڈرامہ باز اب مکار کے ساتھ ایک اور الزام کی میں نے تمھیں ورغلایا ہے_" اس کا نیا لقب.. نیا الزام.. ایلیار کو بالکل پسند نہیں آیا خفا نظروں سے خود کو گھورتی ثمین کو دیکھا،_____

"اگر جاہل، گنوار ہوتی نا تو ایسی ایسی گالیاں تمھیں دیتی یاد رکھتے تم...." دانت کچکچا کر وہ اسے کچا چبانے کے لئے گھور رہی تھی_____

"اب بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے بس گالی دینے کی ہی کسر رہ گئی ہے... وہ بھی دے کر اپنے ارمان پورے کر لو کہہ لو جو کہنا ہے_" ایلیار سنجیدگی سے اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھا_____

"کہوں گی ہزار بار کہوں گی.... جو میرا دل کہیں گا وہ تمھیں کہوں گی تم ہو ہی اس قابل..." ثمین لڑنے مرنے کے لئے تیار بیٹھی تھی_ بستر پر رکھا کشن بھی اٹھا کر اس کے منہ پر مارا جو جا کر سیدھے اس کے سر پر لگ کر نیچے گرا تھا_____

"ہاں کہو نا جو کہنا ہے سب کہہ ڈالو.... میں بھی تو سنوں کیا کیا پھول جھڑتے ہے تمھارے منہ سے میرے لئے _" آرام سے جھک کر کشن اٹھایا اور پھر سے کشن اس کی طرف بڑھاتے ہوئے اسی سکون سے پوچھا.... "بائی دی وے یہ گالیاں تم نے سنی کہاں ہے جس کی تمھیں مجھے ہی دینے کی تمنا ہے_" ایلیار نے آنکھیں سکڑ کر ہونٹ گول کر کے اسے دیکھا_____

"بابا کے گاؤں میں فقیر بابا آتے تھے.. بچپن میں ان کے ہی منہ سے سنی ہے...." روانی میں ثمین کے منہ سے نکلا ہاتھ بڑھا کر کشن بھی تھام لیا،_____

"وہ اسپیشلی تمھیں یہ کورس کروانے آتے تھے_" ایلیار نے ہونٹ دبا کر مسکراہٹ دبائی_____

"وہ تو مانگنے آتے تھے بچوں کے چھیڑنے پر گالیاں دیتے تھے، اور...." ثمین بولتے بولتے چپ ہو گئی_ "تم سے مطلب تم ہوتے کون ہو پوچھنے والے_" اس بار اتنا غصہ آیا تھا کی دوبارہ اس کے سر پر وہی کشن برسایا تھا..... ایلیار کچھ دیر سر جھکائے آرام سے اس کے ہاتھ سے کشن کی مار کھاتا رہا_____

"تم نہ رئیلی مجھے گولی ہی مار لو تمھارے دل میں ٹھنڈک پڑ جائے گی_ میں تو بھول ہی گیا تھا کی بدلا لینے میں تم کتنی ماہر ہو_ جب تک بدلا نہیں لو گی تب تک ٹھنڈی بھی نہیں ہونے والی تم_" آخر کب تک وہ خاموش رہتا بولتا ہوا ساتھ ہی کشن اس کے ہاتھ سے چھین لیا اور اٹھا کر دور اچھال دیا_ ثمین کچھ نہیں بولی بس رخ موڑ کر وہاں رکھے جیورلی باکس سے اپنا گفٹ ڈھونڈا_ ایلیار کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد اس کے قریب کھسک آیا

_____

"مجھے معلوم ہے تمھاری ناراضگی اس بات پر زیادہ ہے کی میں نے تمھاری ناراضگی دور کرنے کی تمھیں منانے کوشش کیوں نہیں کی ہے....." ایلیار اب سنجیدہ مگر پیار سے بولتا اس کے اور قریب کھسکا ہاتھ بڑھا اس کا ہاتھ تھام لیا_ اس کے ہاتھ تھامنے پر وہ کچھ بولی نہیں بس رخ موڑ کر خفا نظروں میں شکایت بھرے اس کی طرف دیکھا تھا_____

ان نگاہوں نے ایلیار کا حوصلہ اور بڑھایا_ خود ہی اپنی جیب میں رکھی وہ چوڑیاں نکال کر اسے پہنانی شروع کر دی، ثمین نے اس پر بھی کوئی احتجاج نہیں کیا شاید وہ ہار مان چکی تھی... اپنے دل سے جو ایلیار سے شدت سے محبت کرتا ہے جو اب اس کے منانے سے سب بھول جانا چاہتا ہے _____

ایلیار نے چوڑیاں پہنا کر ثمین کے سر پر رکھا دوپٹہ ہٹایا.... چوٹی کا جوڑا ہاتھ پیچھے لے جا کر کھول دیا_ ثمین بس اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی _____

"تمھارے بال دیکھ کر ممجھے ان بالوں کو چھونے کی خواہش بہت بڑھ جاتی ہے_ کھول دوں تمھارے بال.... " ایلیار سب بھول بھال کر ثمین کے بال دیکھ کر رومانٹک سا ہو گیا_____

"ہاتھ بھی لگایا تم نے تو تمھارا منہ نوچ لوں گی_ "وہ جو اس کے منہ سے اپنی ناراضگی دور ہونے والے معافی تلافی والے الفاظ سننا چاہتی تھی، اس کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر بھڑک گئی بجائے اسے وجہ بتانے کے رومانس جھاڑا جا رہا ہے_____

"میں بھول کیسے گیا کیسی چڑیل صفت لڑکی سے پالا پڑا ہے_ پہلے اچھے سے پیر ہاتھ جڑوا کر معافیاں منگوانے کے بعد ہی مجھے رومانس کی اجازت دی جائیں گی، ہے نا_" اپنی اتنی محبت بھری خواہش کا اتنا سڑا سا جواب پا کر وہ تو تپ ہی گیا_____

"بھوتوں کو چڑیل ہی ملتی ہے... میرا دماغ اور مت خراب کرو... رومانس کے لائق ہو تم_" منہ توڑ جواب دینے کے بعد اپنے دوپٹہ کو سر پر رکھ کر اس نے گویا اپنے بال چھپا کر اسے اور جلایا_ ایلیار چند لمحے اسے گھورتا رہا تھا پھر ایک دم سے اس کے پھلے منہ کو دیکھتے ہوئے اسے ڈھیروں پیار آیا تھا_____

"چلو نا یار دوستی کر لے، بہت ہو گئی یہ لڑائی تمھاری ناراضگی میری جان لے رہی ہے_" ایلیار اب اسے منانے کے لئے زرا سا اور قریب کھسکا_____

"دوستی اور تم سے... کبھی نہیں... جا کر کرونا اپنی پرمانینٹ ہونے والی بیوی سے دوستی... دوستی کیا پیار بھی_" وہ بدک کر دور ہٹ گئی_____

"آئی جسٹ کیڈ ینگ یار... میری بیوی، میری محبت، میری سب کچھ تم اور بس کوئی نہیں_ "ایلیار اسے منانے کی پوری کوشش کر رہا تھا_____

"ہاں مذاق ہی تو ہوں میں..... تمھارے لئے، بائی دی وے میں یہاں تمھارے ڈائلاگ سننے کے لئے نہیں آئی میری جیورلی دو.... " وہ بستر سے کھڑی ہو کر اس سے اپنا دیا گفٹ مانگ رہی تھی_____

"خود لے لو... " ایلیار آرام سے پیر پھیلا کر بستر پر لیٹ گیا_

"سیدھے سے دیتے ہو یا نہیں_ "اس نے دانت پیسے_

"نہیں دوں گا تم جیسے چاہے لے لو_ "وہ بڑے آرام سے لیٹا اسے چڑا رہا تھا_ ثمین نے بہت تپ کر جھکتے ہوئے اس کی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے... اسی وقت ایلیار نے اسے اپنی بانہوں میں قید کر کے بستر پر اپنے اوپر کھینچا تھا_____

"پہناوں گا تو اپنے ہی ہاتھ سے... " بہت ہی شوخی سے اسے دیکھ کر اس نے ثمین کو بستر پر پیٹھ کے بل لٹا دیا تھا اور اس کی لاکھ مزاحمت کے باوجود بھی ثمین کے دونوں ہاتھ اوپر کر کے اس کے ہی دوپٹہ سے بیڈ سے باندھ دئے_____

"تم واقعی بہت ہی ظالم انسان ہو... میرا ہاتھ ٹوٹ جائے گا_"وہ روہانسی سی ہو گئی_____

"آرام سے کرنے نہیں دیتی... زبردستی کرنے پر مجبور کرتی ہو_"وہ اسے آنکھ مارتا اس کے چہرے پر جھکا تھا

_____

"اچھا خود پہنا دو بس ہاتھ کھولو میرے پلیز.."اس بار وہ منت پر اتر آئی_____

"پرامس کرو کی نہیں بھاگوں گی_"اس کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے اس کی آواز ہی نہیں آنکھیں بھی بہک رہی تھی_____

"پکا نہیں بھاگوں گی، میرے ہاتھ کھولو... میری کلائی میں درد ہو رہا ہے_ "وہ اپنا غصہ دباتی بس اسے دیکھ رہی تھی_____

"ویسے ایسے بھی پیار کرنا چاہیے آئی ول ٹرائی دس مومینٹ... " شرارت سے اپنی بات پوری کر کے ایلیار نے اس کے بندھے ہاتھ کھول دیے_____

"ظالم نا ہو تو.... " چڑ کر کہتی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی_ دوپٹے کو شانوں پر پھیلایا.. ایلیار اس کے قریب ہی اس سے لگ کر بیٹھ گیا_____

"کھسک کر بیٹھو... " ثمین پھر بدکی_

"کاٹتا نہیں ہوں... " وہ تپا اس کے دور ہونے پر_____

"میں آئی کیوں، میں ہوں ہی پاگل اچھی بھلی گئی تھی پھر معافی مانگنے بڑی ماں سے بعد میں بھی تو آسکتی تھی مگر نہیں ہمیشہ عقل دیر میں کیوں آتی ہے مجھے_"وہ مسلسل بڑبراتی ایلیار کو ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی_____

"دانت مت دکھاؤ اپنے، پہناوں مجھے جلدی سے نماز پڑھنی ہے مجھے_"وہ جیسے توے پر بیٹھی ہوئی تھی_____

"مجھے معلوم ہے تم میرے لیے آئی تھی بڑی ماں کا تو بہانا تھا بس.... " جیولری نکالتے ہوئے وہ مسکرایا_____

"ہائے رے آپ کی خوشفہمیاں، وہ دن گئے... جب کریم میاں فاختہ اڑایا کرتے تھے_"وہ بہت طنز سے اسے دیکھتی محاورہ بولی_____

"اب یہ کریم میاں کون ہے... " ایلیار ٹاپس کے ہکس کھولتا تعجب سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"تمھارے سسر.... " جل کر اس کی پیشانی پر ہاتھ مارا_____

"ڈیڈ نے اپنا نام بدل لیا.... اور مجھے بتایا بھی نہیں_ "ایلیار ایسے بولا جیسے سچ میں کا شاک لگا ہو_____

"ایلی جان... مجھے ایک چھری چاہیے، لا دوں گے پلیز... " اتنے پیار سے اس نے فرمائش کی ایلیار فدا ہی ہو گیا _____

"وائے ناٹ... ابھی لاتا ہوں_ تم آرام سے میرے بائٹ بائٹ کر کے باربی کیو کر لینا مائی لائف_ "چٹکی میں اس کی ناک دبا کر مسکراہٹ دبائی پھر اس کے کانوں میں پوری محبت سے ٹاپس ڈالے_____

"مرو تم... " وہ بس اسے اپنے کانوں میں ٹاپس پہناتے ہوئے دیکھ رہی تھی_____

ٹاپس پہنا کر اس نے ثمین کا گلابی ہوتا چہرہ دیکھا.. بہت زیادہ رونے کی وجہ سے ابھی تک ناک اور آنکھیں سرخ تھی_____ "اتنا روئی کیوں.... " لاکیٹ اس کے سامنے کرتے ہوئے وہ پوچھ بیٹھا_____

"رلانے والے پوچھ رہے ہے روئی کیوں.... " ثمین رخ موڑ کر بیٹھ گئی تا کی وہ اسے لاکیٹ پہنا دے_ چوٹی ہٹا کر دائیں کاندھے پر ڈال دی .....

"رونے والے اتنے اسٹارونگ ہے کی دوسروں کو رلا دے.... اس دن میں نے دیکھا تھا تمھاری بہادری ممی کے سامنے، تو پھر میں کون سی ناچیز ہوں تمھارے سامنے_"اس کی سراہی دار گردن میں لاکیٹ ڈالتے ہوئے ایلیار کی آواز میں شوخی گھلی_____

"انہوں نے تو مجھ سے جنگ کرنے کا ٹھیکا لیا ہوا ہے، کچھ دیر پہلے بھی سنا کر گئی ہے، بلکہ اوقات بتا کر، اپنے بیٹے کو کچھ نہیں کہتی بس میرے ہی پیچھے پڑ گئی ہے... ک. اکر رہے ہو.... " وہ لگاتار بولتے ہوئے چلائی.... ثمین کی بات سنی ان سنی کرتا وہ بڑی فرصت سے جھک کر اپنے ہونٹ اس کی گردن پر پھیرنے لگا.... وہ دور جاتی کی ایلیار نے اسے پیچھے سے جکڑ کر اپنی گود میں بیٹھا لیا_____

"ایلی چھوڑو مجھے، دس از ناٹ فیئر... " وہ جھنجلا کر اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی،_____

"ایوری تھینگ از فیئر لو اینڈ وار... " کہتے ہی اپنے دانت اس کے کان کے نیچے والی گردن کے حصے پر ہلکے سے گاڑے_____

ثمین کی آنکھیں بند ہو گئی اور اس سے پہلے وہ اپنا آپ کھو بیٹھتی...خود کو سنبھال کر پوری طاقت سے خود کو چھڑا کر دور ہٹی تھی_"مجھے ہاتھ بھی مت لگانا بد تمیز.... آئی ہیٹ یو"وہ نگاہیں چراتی بول کر دروازے کی طرف بڑھی تھی_____

"سیم ٹو یو مائی لو... " بیڈ سے کھڑے ہوتے ہوئے وہ اس کے پیچھے تھا_ ثمین فرتی سے ڈور کھول کر باہر نکلی... شکر تھا لاؤنج خالی تھا پوری رفتار سے وہ اپنے پورشن کی طرف بھاگی تھی_

"بھاگ لو میڈم،ابھی نماز کا ٹائم تھا ورنہ تمھیں پکڑ کر بتاتا.... " وہ منھ بنا کر کہتا ادھر ہی بڑھا تھا جدھر ثمین گئی تھی_____

..... *.....* *.....* *.....* *.....* *.....*

"بی بی جی کھانا لگا دیا ہے... آپ کو بلا رہے ہے_" ملازمہ ثمین کو کوریڈور میں ہی دیکھ کر جلدی سے بولی

"مجھے نہیں کھانا_" پھاڑ کھانے والے انداز میں جواب دے کر اس نے ملازمہ کو دیکھا_اس کے انداز ویسے بھی آج کل سب کو چباڈالنے والے ہو رہے تھے_اس دن کے بعد سے بھی اس کا غصہ ایلیار پر کم ہی نہیں ہو رہا تھا... وہ بہت چڑچڑ ہو رہی تھی.. وجہ نگار تھی جو اب ہر ملاقات میں اپنی زہریلی باتوں سے اس کے اندر زہر بھر دیتی اور ایلیار مذاق میں بھی کچھ کہہ دیتا تو وہ اسے کاٹ کھانے کو دوڑ جاتی_____

"چھوٹے صاحب بول کر روم میں گئے ہے، آپ کو بلا دوں_" ثمین بی بی کا غصہ کتنا خطرناک ہے یہ دیکھ کر ملازمہ ڈرتے ڈرتے منمنائی_____

"نام مت لینا اپنے چھوٹے صاحب کا ورنہ تمھارے چھوٹے صاحب کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے تم لوگوں کو باربی کیو کر کے کھلا دوں گی_" ملازمہ کی آنکھیں پھٹ گئی، وہ بیوی تھی یا ڈائن اپنے شوہر کے بارے میں ایسی باتیں_____

"اور خون کی کولڈ ڈرنک بھی ساتھ میں کیوں ثمین... " اسی وقت اپنے روم سے نکلتا ایلیار بھی بہت سنجیدگی سے ملازمہ سے کہہ کر ثمین کی طرف مڑا_____

"نہیں وہ تو خود میں پی جاؤں گی_" اس کے چہرے سے تو لگ رہا تھا واقعی وہ یہ بھی کر ڈالے گی_____

"مجھے بھی کچھ شک تھا تم پر.. ومپایر بھی اتنی ہی خوبصورت ہوتی ہے اور خون بھی پیتی ہے_" ایلیار پوری سنجیدگی سے اسے جلا رہا تھا_____

"موقع ملا نا تو سچ میں خون پی جاؤں گی تمھارا ذلیل انسان_" ثمین کے ارادے سچ میں نیک نہیں تھے

"ہائے بی بی جی کیسی باتیں کر رہی ہے، ہمارے چھوٹے صاحب آپ کے شوہر ہے، عزت سے" ....

"تم سے میں نے پوچھا... " ملازمہ کو بیچ میں ٹوک کر وہ دہاڑی، ایلیار نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھوس لی_ ملازمہ جلدی جلدی نامیں سر ہلا رہی تھی

"تو کس خوشی میں مجھے شوہروں والا درس دیا جا رہا ہے، کوئی شوہر ووہر نہیں ہے یہ میرا اور خبر دار جو اسے میرا شوہر کہا تو.." وہ تو جیسے انگارے چبائے ہوئے تھی

"آج سے پیپر شوہر کہنا اوکے... میڈم کو بیوی کہلانا نہیں پسند سب عورت سمجھنے لگے گے اور انہیں خود کو لڑکی ثابت کرنا ہے_" اف اس کی چلتی زبان ملازمہ مسکراہٹ چھپا کر دوپٹہ ٹھونسنے لگی اور ثمین تیزی سے چل کر اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی_____

"تم... " انگلی اٹھا کر دانت پر دانت جمائے_____

"کیا تم.... " اس کی وہی انگلی میں اپنی انگلی پھنسا کر اس نے ہونٹ گول کئے_____

"دیکھ لوں گی تمھیں... " دانت پیس کر اپنی انگلی چھڑانی چاہی مگر ایلیار نے یونہی ہونٹ گول کئے ہوئے اس کی انگلی نہیں چھوڑی ثمین نے زور لگایا مگر بے سود ایلیار کی آنکھیں تک مسکرا دی_____

ثمین نے ایلیار کا ہاتھ تھام کر اپنے دانت گاڑے_" اف.... " جنگلی بلی نے بہت زور سے کاٹا تھا وہ تڑپ کر اس کی انگلی چھوڑ چکا تھا_ہاتھ دیکھے تو دانت کے نشان تک ابھر آئے تھے_____

"جنگلی بلی ہو تم پوری... " اپنے ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہا تھا_____

"تم خود ہو گے بلے... وہ بھی کالا بلا کالا کلوٹا بلّا.... " اس بار اس نے ایلیار کو چڑانے کا پورا کام کیا دانت پر دانت رکھ کر ناک پھلا کر ایلیار کے صدمہ میں ڈوبے چہرے کو دیکھا_____

"تم نے مجھے کالا کہا میں کالا بلا ہوں_ "وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑنے کے لئے تیار ہو چکا تھا_____

"کالے کو کالا نا کہوں تو کیا سفید کہوں... " وہ جھوٹے تعجب سے پوری آنکھیں پٹپٹا کر بڑی معصوم بنی، ایلیار کا منھ کھل گیا_____

"تمھیں میں کالا دکھتا ہوں.. تم بتاؤ اپنی بی بی جی کو میں کالا ہوں.. "بڑے دکھ سے ابھی تک وہی تماشا دیکھتی ملازمہ سے پوچھا_ ثمین نے بھی مڑ کر اس کی طرف دیکھا جو اب دونوں کی جج بننے کے لئے چنی گئی تھی

_____

"ہاں ہاں بتاؤں اپنے چھوٹے صاحب کو کی کالے کو کالا نہیں بلیک مین کہتے ہیں_ "ثمین بڑی معصومیت سے سے آنکھیں پٹپٹا رہی تھی ایلیار نے ناک پھلا کر اس کی مکاری والی معصومیت دیکھی_____

"بی بی جی چھوٹے صاحب کہاں کالے ہے..بڑی کھلتی ہوئی رنگت ہے ان کی، مجھے تو بڑے سوہنے لگتے ہے کتنے پر کشش سے ہے، بالکل ڈرامے والے ہیرو کی طرح.... میں نے تو اپنے ابا جی سے کہہ دیا ہے کی میری شادی چھوٹے صاحب جیسے مرد سے کرے_ "اللہ اللہ ایسی عاشقی ثمین تو ثمین ایلیار کی آنکھیں بھی کھل گئ اپنی فین ملازمہ پر_____

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر پر عاشقی بھری نظر ڈالنے کی.... اب اگر اسے دیکھا بھی تو آنکھیں نوچ لوں گی.... اس کے جیسے دولہے سے تمھاری شادی بھی نہیں ہونے دوں گی_ "کہاں کی ناراضگی کیسا غصہ وہ ملازمہ پر جھپٹنے کو ہوئی تھی کی وہ ڈر کر بولی تھی .....

"بی بی جی رب دی قسم.... چھوٹے صاحب تو میرے سگے بھائیوں جیسے ہے_ میں توبہ توبہ ان کے بارے میں ایسا کیسے سوچ سکتی ہوں کیا بھائی جیسا شوہر نہیں مانگ سکتی_ "ملازمہ ڈر ڈر کر بولتی ایلیار کو اب ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی_ ثمین نے گہری سانس لے کر اپنے اعصاب پر کنٹرول کیا_____

"بھائی جیسا ہے بھائی نہیں خبر دار جو اسے دیکھا بھی_ یہ صرف میرا ہے اسے میں دیکھو یا پھاڑ کھاوں تم آئندہ مجھے اس کو دیکھتی ملی نا تو تمھارے چھوٹے چھوٹے پیس کر دوں گی_ "ثمین کی ایسی ڈراؤنی باتیں سن کر ملازمہ پیر سر پر رکھ کر بھاگی_____

"حد ہو گئی ہے اپنا ہینڈسم میاں بھی کھلا نہیں رکھ سکتے_ "وہ بڑبڑا کر مڑی تو نگاہ مسکراتے ایلیار پر پڑی_ "زیادہ مسکرانے کی ضرورت نہیں تمھارا یہی اسٹینڈرڈ ہے کی ایک ملازمہ تمھیں پسند کرے..." اس کے جل کر بولنے پر ایلیار نے پھر سے ناک پھلا کر اس کی طرف دیکھا_____

"ملازمہ تم سے بہتر ہے کم سے کم پیار سے تو دیکھتی ہے" ...

"تم مجھے ملازمہ سے ملا رہے ہو" ...

"اور تم نے مجھے جو کالا کہا " ....

"ایک بار نہیں سو بار کہوں گی کالا کالا کالا.... " وہ زور زور سے چیخی تو ایلیار نے بہت تپ کر اسے کھینچا تھا اس کی کمر جکڑ کر پھر پوری جارحیت سے اس کے ہونٹوں کو دبوچ لیا_ ثمین بری طرح سے مچلنا شروع ہوئی تھی ایلیار کے کاندھوں پر پوری طاقت سے مکے برسانے شروع کئے تھے مگر اس پر کیا اثر ہونا تھا بڑے آرام سے اس کے ہونٹوں کو پوری شدت سے اپنے ہونٹوں سے چھوتے ہوئے اسے کمر سے اٹھا کر اپنے روم میں لے آیا .....

دروازہ ٹھوکر سے بند کر کے ثمین کو اسی طرح اٹھائے ہوئے بیڈ تک لے آیا تھا ایسے ہی اسے لئے لئے بیڈ پر گرا تھا اب ثمین اس کے نیچے دبی تھی اور ایلیار اس کے اوپر_ اپنے ہونٹ ایک لمحے کے لئے بھی اس نے جدا نہیں کئے تھے..... ثمین کا سارا احتجاج دم توڑ چکا تھا ایلیار کی شدتوں سے .....

"کیسی لگی میری لڑائی جانم.... " ایلیار اب کہنی بستر پر ٹیک کر اونچا ہوتے ہوئے شرارت سے ثمین کی طرف دیکھ رہا تھا، جوش ڈھلا تو شرارت پھر سے ابھر آئی_____

" بالکل تمھاری ہی طرح بیہودہ_ "ثمین کے تپے تپے جواب پر ایلیار نے بھویں سکڑ کر اسے دیکھا____

"اب بھی ناراض ہو " ....

"میں ناراض نہیں ہوں " ....

"پھر " ....

"آئی ہیٹ یو کر لی اپنی نا ہو گیا مطلب پورا..." ثمین اسے پرے دھکیل کر اٹھ کر بیٹھ گئی.. نیچے گرا ہوا اپنا دوپٹہ اٹھاتے ہوئے اسے ایلیار سے زیادہ خود پر غصہ آرہا تھا وہ کیوں اس کے آگے ہار مان جاتی ہے کیوں اس کی محبت میں کھو جاتی ہے.... ایلیار بہت غور سے اس کے تصورات جانچ رہا تھا پھر خود بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے ثمین کی طرف دیکھا_____

"تم سے اپنا مطلب پورا نا کروں تو کس سے... فل حال تم ہی میری بیوی ہو... نئ آئے گی نا تو اس سے دل بھر کر پوری کروں گا_"بالوں میں انگلیاں پھیرتا وہ ثمین کو سراپا جلا چکا تھا_ ثمین کے دل میں جو نرمی آئی تھی ایلیار کی بات پر وہ پل میں ختم ہو گئی____

"نئ کیوں اسی ملازمہ سے کرلو وہی تمھارے اسٹینڈرڈ کی ہے تمھارے جیسے کال.... " وہ کالا بولتے بولتے رکی کچھ دیر پہلے والا سارا سین آنکھوں کے سامنے ناچا بھگت چکی تھی کالا کہنے کا جرم... اس لئے اکیلے میں کالا کہنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی_ ایلیار دانت پر دانت جمائے کھڑا ہو چکا تھا_ "کیا کہہ رہی تھی تم" ثمین نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا_

"کمینہ کہہ رہی تھی ایک نمبر کے کمینہ ہو تم " ....

"ہاں تب ٹھیک ہے " ...

"واہ وہ ٹھیک کالا غلط" ....

"مجھے حساسیت ہے کالے سے "_

"بھاڑ میں جائے ایسی حساسیت... " ثمین جل کر اپنا دوپٹہ اچھے سے لپیٹ کر دروازہ کھول کر باہر نکلی_____

"ایک دن تمھیں اپنے رنگ میں رنگ دوں گا_ گوری سے کالی ہو جاؤں گی تم_" وہ پیچھے سے چلایا_____

"وہ تو کب کا کر چکے_" ثمین نے دل میں سوچا مگر کہا نہیں بس کہا تو اتنا_" ایسے کالا رنگ تمھیں ہی مبارک ہو _" وہ زبان دکھاتی پوری طاقت سے دروازہ بند کر کے بھاگی تھی_ ایلیار کچھ دیر کھڑا رہا پھر زور سے ہنس دیا _____

"ثمین میڈم... تمھیں مناؤں گا تو ضرور مگر اس لڑنے کا سارا مزا لینے کے بعد...." ایک بھرپور انگڑائی لے کر اس نے بیڈ کی طرف دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ بھی تھی_____

"پیار کی لڑائی_" سرگوشی میں بول کر وہ مسرور سا اپنے کپڑے الماری سے نکال کر واش روم میں گھس گیا _____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"پھوپھو وغیرہ ابھی تک نہیں آئے ہیں... " ایلیار جیسے ہی نیچے ڈنر کے لئے آیا ان لوگوں کی غیر موجودگی پر تعجب سے پوچھا، ساتھ ہی کرسی کھینچ کر وہ ممی ڈیڈ کے سامنے ہی بیٹھا تھا_____

"ساقب اپنے دوست کی فیملی فنکشنز میں گیا ہے ساتھ ہی سب کو لے کر گیا ہے.... تم بھی تو جانے والے تھے نا... " فائق صاحب نے سلیڈ کھاتے ہوئے سادگی سے ایلیار کو بتا کر پوچھا بھی.... نگار بھی اب اپنی پلیٹ کھسکاتے ہوئے ایلیار کو دیکھ رہی تھی جو بہت ہی فریش فریش سا ہر روز سے زیادہ چمک رہا تھا_____

"میں بھول گیا تھا... ویسے مجھے جانا بھی نہیں تھا_" وہ بس ہلکے سے مسکرایا تھا، ہاتھ بڑھا کر سلیڈ میں چمچہ بھر کر اپنی پلیٹ میں ڈالا ایک نگاہ ادھر بھی دیکھا جدھر سے ثمین کو آنا تھا، ملازمہ سے کہلوا تو دیا تھا مگر وہ ابھی تک آئی نہیں تھی_____

"کہیں میڈم کا ارادہ نا آنے کا تو نہیں... " وہ دل ہی دل میں اس کے بارے میں سوچ رہا تھا جب نگار کی آواز کانوں میں پڑی جو کہہ رہی تھی_____

"ایلی کو کہاں پسند ہے ایسے فنکشنز... بیزار سا رہتا ہے، اپنی شادی تک میں یہی حال تھا اس کی بیزاری کا.... " نگار نے اپنا بولنا فرض سمجھا تھا، کانٹے کی مدد سے کھاتی وہ بہت زیادہ ہی خوش لگ رہی تھی_____

فائق صاحب نے ان کا مطمئین چہرہ دیکھ کر بس طنز سے مسکرائے_"ممی ہم کوئی اور باتیں کرے پلیز_"اس بار ایلیار نے ماحول کو خراب ہونے کے لئے انہیں ٹوکنا ضروری سمجھا..... وہ کچھ بولتی کی ثمین کو آتے دیکھ کر چپ ہو گئی .....

اسے دیکھتے ہی ان کے منہ میں جیسے کڑوی چیز گھل گئی.... فریش سی وہ ہمیشہ کی طرح حسین مورت بنی انہیں سراپا جلا چکی تھی.... ایلیار نے چپکے سے اسے دل میں اتارا_ فائق صاحب البتہ اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گئے

"السلام علیکم.... "ٹیبل کے قریب آکر پوری طاقت سے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے اس نے سلام بھی جھاڑا تھا، انداز میں کوئی بھی جھجک... کوئی بھی گھبراہٹ نہیں تھی جیسے ہمیشہ ایسی ہی نڈر سی رہتی ہو_

ایلیار نے دل ہی دل میں اس کے بے خوف انداز کو دیکھ کر خیر کی دعا مانگنی شروع کی، صبح سے وہ شیرنی بنی پھر رہی تھی اور اب ڈنر کے وقت اس کے یہ انداز، بیٹھا بھی کہاں گیا تھا بالکل اس کے پاس والی کرسی پر_ اس کے اس طرح کرسی گھسیٹ کر بیٹھنے پر فائق صاحب نے سر اٹھا کر بڑے غور سے ثمین کا تپا تپا مگر بے دھڑک انداز دیکھا

"اس گھر میں کسی نے بھی ایسی جاہلانہ حرکتیں نہیں ہوتی... چیئر پر بیٹھنے تک کی تمھیں تمیز نہیں_ "نگار کی تو سر سے لگی اور پیر پر بجھی تھی اسے اتنے حق سے ایلیار کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھتے دیکھ کر، جب سب ان کی مرضی کے مطابق ہوا تو ثمین کے انداز تبدیل ہو گئے، وہ چڑیا جیسے دل والی جس کی کوئی اوقات نہیں تھی ان کے

آگے... انہیں منہ بھر بھر کے جواب دے رہی تھی اور ابھی اس کا حق جتاتا ہوا رویہ، وہ تو سر سے پیر تک جل گئی_____

" اس گھر میں شاید سلام کا جواب بھی دینا کسی نے کسی کو نہیں سکھایا.. ساری تمیز بس مجھے تمیز سکھانے میں صرف ہو رہی ہے_ "وہ اتنے طنز سے نگار سے بولی تھی کی ایلیار نے اپنا سر کرسی کے پیچھے بے بسی سے ڈھلکا دیا، فائق صاحب کی آنکھوں میں ثمین کی طرف دیکھتے ہوئے تحیر سمٹ آیا کہیں انہوں نے غلط تو نہیں سنا تھا وہ اتنی نڈر کب سے ہو گئی_____

"وعلیکم سلام، کھانا کھائے ثمین اب.." ایلیار نے زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تنبیہ کی مگر ثمین پر کیا اثر ہونا تھا_____

"تمھیں نہیں کیا سلام.. اپنی چونچ بند رکھو تم.... " ایلیار کا دل کہا اپنا بال نوچے یا اس کا جو کچھ سمجھنے کے لئے تیار نہیں تھی _____

"اچھا پھر کسے کیا ہے یہاں.... کسی کو تمھارے سلام کا انتظار نہیں تھا_" وہ نگار تھی آج تک انہوں نے اپنے آگے کسی کو سر نہیں اٹھانے دیا تھا_ وہ تو ان کی سب سے بڑی دشمن کی بیٹی تھی اسے تو وہ بخش ہی نہیں سکتی تھی _ ساس بہو کی لڑائی میں وہ دونوں بس انہیں دیکھ رہے تھے ایک پریشان تو ایک آرام سے معاملہ سمجھ رہا تھا

_____

"سلام کرنا مستحب ہے ثواب کے لئے کیا جاتا ہے... جان پہچان رشتے داری دیکھ کر نہیں... الحمدللہ یہاں سب مسلمان ہی بیٹھے ہے اس لئے کر لیا... ویسے آپ کو بھی ہر گز نہیں کیا تھا_" مسکراتی نظروں سے وہ نگار کو بری طرح سے جلا چکی تھی_____

"اپنی یہ اسلامیت کے درس اپنے تک رکھو یہاں سب کو معلوم ہے، تم کتنی مذہبی ہو_ خود تو سب بھلا کر میرے بیٹے کو پھانس لیا.. اس وقت تو یاد نہیں تھا واجب مستحب_" نگار بہت نخوت سے ناک چھڑا کر اسے دیکھ کر بولی تھی .....

ایلیار اس بار آرام سے کہنی ٹیبل پر ٹیک کر باری باری دونوں کو دیکھ رہا تھا، کون کتنا ایک دوسرے پر پتھر پھینک سکتا ہے وہ بھی دیکھے، فائق صاحب بھی آرام سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے سالاد کھا رہے تھے جیسے بڑی اچھی مووی دیکھ رہے ہو_____

"پہلے تو آپ کو بتادوں... شاید آپ کو یاد نہیں آپ کا بیٹا میرا شوہر تھا اس لئے میں گناہگار نہیں... " وہ خوب چبا چبا کر بولتی ان کی شعلے ور آنکھوں میں بے خوفی سے دیکھ کر بولی_ "دوسرے آپ کا بیٹا دودھ پیتا بچہ نہیں تھا، جسے میں نے پھنسالیا، پورا کا پورا سانڈ ہے اسے پھنسانے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں تھی... وہی میرے پیچھے پڑا ہوا تھا_ "آرام سے سب سنتے فائق صاحب کی آنکھیں پوری کھل گئی وہ کیسے اتنا تبدیل ہو سکتی ہے.... وہی ایلیار نے اپنے سانڈ کہنے پر بری طرح سے تپ گیا_ ثمین اسے دیکھنے سے اس بار بچ رہی تھی ورنہ اسے ہنسی آ جاتی

_____

"تم نے میرے بیٹے کو سانڈ کہنے کی ہمت کیسے کی... تمھیں معلوم بھی ہے وہ اتنا ہینڈسم ہے کی لاکھوں لڑکیاں اس سے شادی کرنے کی منتظر ہے... جاہل لڑکی... " نگار نے ثمین کو کھا جانے کے لئے بھی تیار ہو چکی تھی، بری طرح سے بھڑکی وہ اسے شعلہ ور نگاہوں سے دیکھ رہی تھی_ اپنی تعریف پر ایلیار نے اس بار ثمین کو مسکرا کر دیکھا، چپکے سے دیکھتی ثمین نے منھ ٹیڑھا کیا_____

"آپ شاید اب بھی ایک صدی پہلے میں جی رہی ہے.... کبھی ڈرامہ وغیرہ نہیں دیکھا ہے کیا... ہینڈسم بھی شاید نہیں دیکھے ہے، لڑکیاں اب بس گورے گورے اسمارٹ لڑکے پسند کرتی ہے جیسے کورین سریل والے ہوتے ہیں.... کالے کلوٹے سانڈ نہیں ویسے آپ کی غلطی نہیں ہر ماں کو اپنا کالا کلوٹا بچہ چاند سورج جیسا نظر آتا ہے... واقعی آپ کی غلطی نہیں_" وہ جھوٹے افسوس سے کہتی شکل بیچاری سی بناتی بہت ہی دکھ سے انہیں دیکھ رہی تھی، نگار کی آنکھیں پھٹ گئی، فائق صاحب نے اس بار بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ پر قابو پایا تھا_____

ہائے رے اس کی مکاریاں ایلیار نے شکایتی نگاہوں سے اپنی محبوب بیوی کو دیکھا، وہ ناک چھڑا کر آرام سے کھانا اپنی پلیٹ میں نکال رہی تھی.... نگار کے ساتھ ساتھ اس نے ایلیار سے بھی روم میں جو کچھ اس نے اس کے ساتھ کیا تھا وہ والا پورا پورا بدلا لے لیا_____

"اپنی گوری چمڑی پر اتنا غرور..... ہے کیا تمھارے پاس سوائے حسن کے_" نگار توے پر بیٹھی جلبلا رہی تھی

_____

"اللہ نے اتنا حسین بنایا ہے مگر استغفار کبھی غرور نہیں کیا... میں کیا ہوں آپ اپنے بیٹے سے ہی پوچھ لے، وہ دن رات بس تعریفیں کرتا پھرتا ہے_" ہنسی روکنے کے چکر میں فائق صاحب کو کھانسی آئی تھی، انہوں نے جھٹ سے ٹیبل سے پانی سے بھرا گلاس اٹھا کر منھ سے لگالیا_____

"جھوٹ بول رہی ہے یہ ممی... " ایلیار بری طرح سے گھبرا گیا وہ اپنی لڑائی میں اس کی پول کھول رہی تھی _ثمین کو آنکھوں ہی آنکھوں میں دھمکی دیتے ہوئے نگار کی طرف دیکھا جن کے نتھنے تک غصے سے بھڑک رہے تھے_____

"میرا بیٹا بہت ہی بھولا بھالا ہے_ وہ تمھاری چالاکیاں کہاں سمجھ سکتا تھا مگر میں سب سمجھتی ہوں تم جیسی بدزبانی کرنے والی اور لوز کریکٹر کی لڑکیوں کو جو اپنی ان ہی اداؤں سے امیر لڑکوں کو پھنساتی ہے_" نگار بھڑک کر اس بار آؤٹ آف کنٹرول ہوئی تھی.... ابھی تک سکون سے سب سنتے فائق صاحب کی پیشانی پر بل پڑ گئے

_____

"میں بدزبان اور لوز کریکٹر اور آپ کا بیٹا بھولا بھالا... " وہ بغل میں بیٹھے پریشان ہو چکے ایلیار کو طنز سے دیکھ کر ہنسی ...

"ثمین بس کرو اب بد تمیزی کرنا_ "ایلیار نے آنکھیں دکھائی،اس کا صبر لبریز ہو رہا تھا_ڈر تھا کی یہ زبانی جنگ خطرناک موڑ نا لے لیں کی دونوں میں سے کسی ایک کا دل دکھ جائے اور اسے یہی منظور نہیں تھا_____

"مجھے آنکھیں مت دکھانا ورنہ تمھارا منھ نوچ لوں گی_ "اتنی بد تمیزی، ایلیار نے تپ کر دانت پیسے وہی فائق بہت تعجب سے ثمین کے بھڑکے ہوئے روپ کو دیکھ کر سنجیدہ سے ہو گئے تھے_____

نگار غصہ سے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی_ "اپنے بھولے بھالے بیٹے کے کارنامہ تو پوچھ لے... جو بڑے آرام سے دوسروں کو شیشے میں اتار کر ان کا استعمال کرتا ہے، اس کا کریکٹر ناپا ہے کبھی آپ نے... پوچھے اس سے کیا کیا مطلب نہیں نکالتا اپنا پھر آئیں گا مجھے گالی دینے... " وہ ان کی باتوں سے وہ بھی بولی جو بولنا ہی نہیں چاہتی تھی_اس بار ایلیار نے دکھ سے اسے دیکھا غصے میں وہ اس کے دل پر ہاتھ ڈال رہی تھی ....

فائق صاحب اب بہت سنجیدہ ہو گئے اپنا بولنا اب ضروری لگا_ "ثمین اور نگار ختم کرو یہ بیہودہ باتیں بس بہت ہو گیا_گھر ہے ساس بہو کا ڈرامہ نہیں، اب کسی کی آواز نا نکلے_ "ان کا بولنا تھا کی ثمین چپ سی ہو گئی ایلیار نے سکون کا سانس لیا_____

نگار نے چمچہ زور سے پلیٹ پر پٹخا تھا_ "بیہودگی اپنی بیٹی کی دیکھ لیں فائق_ یہ ہے آپ کی سگی جس کی اپنی اوقات بھول کر اپنی اصلیت پر آکر ایسی زبان کھلی ہے، اسے سر چھڑایا تو دیکھے کیسی نیچ حرکتوں پر اتر آئی ہے_" وہ چپ کہاں رہ سکتی تھی.. سختی سے خود کو دیکھتے فائق صاحب سے نفرت سے بولی، ایلیار نے اپنی پیشانی ملتے ہوئے افسوس سے اپنی ماں کو دیکھا_____

"کیا ہے میری اوقات... آپ اچھے سے بتا ہی دے آج_" ثمین پورے غصے سے پلیٹ زور سے کھسکا کر کھڑی ہو گئی نگار تو نگار وہ دونوں بھی ساکت رہ گئے_____

"تمھاری اوقات یہی ہے کہ تمھارا باپ تمھیں دو کوڑی کا نہیں سمجھتا اور تمھارا شوہر تمھیں استعمال کر کے ایک کونے میں پھینک چکا ہے_ اس گھر میں تمھاری حیثیت ٹھکرائی ہوئی لڑکی کی ہے_" اس بار جیسے انہوں نے ثمین کے دل میں ہاتھ ڈال دیا تھا، یہی کانٹا تو تھا جو بار بار ایلیار کی محبت کے بیچ گڑ جاتا تھا_ اس کے چہرے پر جو رنگ گزرے اس سے ایلیار تو کیا فائق صاحب کے بھی چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا_____

"ممی پلیز لیو ایٹ.." ثمین کا دھواں دھواں ہوا چہرہ.... ایلیار ہلکے سے چیخا اس نے آخری کوشش کی تاکی وہ چپ ہو جائے_____

"شٹ اپ تم تو چپ ہی رہو.. ہمارے بیچ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا_ اس لڑکی سے تو میں نپٹنے کو بالکل تیار ہوں، بہت زبان کھل گئی ہے اس کی_" نگار نے ایلیار کو بری طرح سے جھڑک کر ثمین کو طنز سے دیکھا

_____

"میری زبان آپ کی ذلیل اور حقارت بھری باتوں نے کھولی ہے_ کیوں بار بار آپ مجھے اپنی اوقات دیکھانا چاہتی ہے_ میرا باپ مجھ سے نفرت کرتا ہے ٹھیک_ میرا شوہر مجھے استعمال کر کے پھینک چکا ہے اس پر ہزار لعنت...." باپ کی نفرت اس پر اچھا... شوہر پر لعنت ایلیار نے بہت جل کر دل میں سوچا_____

"مگر آج آپ کی اوقات بھی دیکھا دیتی ہوں کی آپ کی کیا حیثیت ہے.... آپ کو آپ کے پہلے شوہر نے آپ کو محبت نہیں دی اور میرے باپ نے کبھی آپ کو اپنی محبت کے لائق نہیں سمجھا... یہی ہے آپ کی اپنی اوقات کی آپ دو مردوں کی بیوی بنی اور دونوں ہی نے آپ کو ٹھکرایا... اب اس گھر میں آپ کی بھی وہی حیثیت ہے جو

میری ہے نگار بیگم..... " وہ ان کی آنکھوں میں دیکھ کر بہت ہی زہریلے لہجے میں ان کی اوقات یاد دلا گئی تھی

نگار کا چہرہ اس اہانت پر سیاہ سا ہو گیا... " کیا بکواس کی تم نے.... " اس بار ایلیار اپنی کرسی پیچھے کھسکا کر کھڑا ہو گیا_ پوری جارحیت سے اس کا بازوں دبوچ کر جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف موڑ دیا_ "آگے اگر ایک لفظ بھی بولا نا تو... " اس بار وہ جو کہہ رہا تھا سچ کہہ رہا تھا، یہ وہ موضوع تھا جو ایلیار کے دل کا داغ تھا، آج تک اسے تڑپاتا تھا اس نے دیکھا تھا نگار کو اس آگ میں جلتے ہوئے تڑپتے ہوئے، اپنی ممی کے اس راز کو وہ یوں سر عام اچھال نہیں سکتا تھا

اپنے لئے ایلیار کی آنکھوں میں ایسا سرد پن ایسا غصہ.... ثمین کی آنکھوں میں بے یقینی سی اتر آئی..... وہی نگار کے دل میں ٹھنڈک سی اتری تھی_ انہیں آج پھر سے یہ یقین ہو گیا تھا ان کا بیٹا سب سہہ سکتا ہے مگر اپنی ماں کی بے عزتی نہیں، _ فائق کی آنکھوں میں بہت کچھ جلنے لگا تھا اندھا اعتماد کبھی کبھی بہت برا ثابت ہو سکتا ہے یہ ایلیار اب تک نہیں سمجھ پایا ہے.... وہ اب بھی حقیقت پر یقین نہیں کرے گا یہ سوچ کر فائق صاحب بس تاسف سے اسے دیکھ رہے تھے

"تمھاری ساری بد تمیزی برداشت کر رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں تمھاری ایسی گری ہوئی باتیں بھی برداشت کر لوں گا، تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری ممی کی بارے میں یہ بات کہنے کی، یہ ان لوگوں کا پرسنل میٹر ہے تم کون ہو دخل دینے والی.. انہیں یہ احساس دلانے والی_" وہ ثمین کے بازوں میں انگلیاں گاڑتا بہت غصے سے اسے دیکھ کر غرا رہا تھا_____

"اور میرے بارے میں ان کی ساری گری ہوئی باتیں برداشت کر لوں گے_ وہ جو چاہے کہے میرے بارے میں تمھیں کوئی فرق نہیں پڑتا.. وہ ہمارے پرسنل اچھالے تو تمھیں اچھا لگتا ہے_" اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس بار بہت چبھتا ہوا سوال کیا تھا اس نے_____

"یہاں میں تمھارے میرے بارے میں نہیں بات نہیں کر رہا_ وہ جو کہے.. تعنے دے مگر میں ان دو مردوں کی طرح نہیں کرتا ہوں نا تمھارے ساتھ، تمھیں میں نے اپنی بیوی سمجھا ہے نا... تمھیں اپنی بیوی سمجھ کر پوری عزت دیتا ہوں نا دیتا ہوں یا نہیں... " وہ اس بار اس کا بازوں دوبارہ جھنجھوڑ کر سرد لہجے میں بولا_____

فائق صاحب نے جلتی آنکھوں سے نگار کو دیکھا_ اسی وقت نگار نے بھی انہیں دیکھا تھا بڑی جتاتی نگاہ تھی ان کی... فائق نے بس انہیں سرد نگاہوں سے دیکھتے ہوئے نگاہ موڑ لی_____

"بیوی کیسی بیوی بس نام کی بیوی مانا ہے اور عزت کی بات ہی مت ہی کرو تم اگر عزت کرتے تو اپنی ممی سے دو باتیں تو کہہ سکتے ہو ان سے میری عزت کرواسکتے ہو_" بولتے بولتے ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں بھیگی

"اتنی دیر سے اگر ممی کی برداشت کر رہا ہوں تو تمھاری بھی تو برداشت کر رہا تھا ثمین_ میں نے دونوں کی باتیں برداشت کی نا اور منی کو چھوڑو تم بھی تو چپ نہیں ہوئی... تم نے مانی میری بات.... جو توقع تم رکھتی ہو میں بھی اسی توقع سے پوچھ رہا ہوں کیا تم ابھی میری بات مان کر ابھی کا ابھی ممی سے سوری کروں گی_" اس کا بازوں اسی طرح جکڑے جکڑے وہ ثمین سے کہہ کر نگار کو بہت ہی سکون پہنچا رہا تھا ان کی گردن غرور سے تن گئی.... انہوں نے بہت گھمنڈ سے خاموش جبڑے بھینچے بیٹھے فائق صاحب کو دیکھا_____

ثمین کے ہونٹ لرزے.. آنکھوں میں تیزی سے پانی جمع ہونے لگا_" میں نے کہا سوری کرو ثمین ابھی کا ابھی ممی سے سوری_" ایلیار نے اس کا بازوں ہلا کر قطعیت سے کہا، ثمین کی آنکھیں ڈبڈبایی_ مڑ کر تنی ہوئی گردن لئے بیٹھی نگار کو دیکھا پھر ایلیار کو وہ اس کا بازوں دبوچے بہت سخت نظر سے اسے دیکھ رہا تھا_ ثمین کی نگاہ اس بار

فائق صاحب سے ملی اگر وہ آج اس کے ساتھ ہوتے تو، اس کی آنکھوں میں مچلتا یہ سوال انہوں نے صاف پڑھا تھا_____

"سوری... " بہت ہی مشکل سے یہ لفظ اس کے منہ سے نکلے تھے، ایلیار کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے اور نگار کا سر فخر سے اونچا ہو گیا_ ایلیار نے ثمین کا بازوں آہستہ سے چھوڑ دیا، ثمین چاہتی تھی بھاگ جائے مگر پاؤں وہی جیسے جڑ ہو گئے تھے_ نگار کی نگاہوں میں بے عزتی کا ایسا شدت کا رنگ لئے ہوئے تھی کی ثمین کا سر جھک گیا... کچھ دیر پہلے چلنے والی زبان جیسے ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئی_____

"کھانا کھاؤ ثمین.... " ایلیار دل ہی دل میں بہت پریشان ہو چکا تھا جو کیا اس پر شرمندگی تو نہیں تھی مگر اب اس کے چہرے پر چھایا دکھ برداشت نہیں ہو رہا تھا، ثمین ایسے بیٹھی جیسے روبوٹ ہو_ فائق صاحب نے اپنی پلیٹ زور سے پرے کی تھی، سب کے سر ان کی طرف گھومے_____

"ثمین سوری کر چکی تو نگار اب تمھاری باری اٹھو تم بھی سوری کرو ثمین سے...." اچانک فائق صاحب جو بولے اس پر پھر سے سناٹا چھا گیا_____

"وہاٹ ڈو یو مین میں سوری کروں.." نگار نے نخوت سے گردن جھٹک کر انہیں ایسا دیکھا جیسے وہ پاگل ہو گئے ہو.. ایلیار خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا، ثمین کا بھی جھکا سر اٹھ گیا_____

"میں نے کہا تم بھی سوری کرو ثمین کو، تم نے بھی تو اس کی بے عزتی کی ہے_ صرف وہ کیوں سوری کرے تم کیوں نہیں_ "وہ بہت طنز سے چہرے پر سختی لئے انہیں دیکھ رہے تھے_____

"ڈیڈ بات ختم ہو گئی..لیو اٹ... " ایلیار چپ نا رہ سکا_____

"بات ابھی ختم نہیں ہوئی_ "وہ ہاتھ اٹھا کر اسے ٹوک چکے تھے_____

"ڈیڈ بات ختم ہو گئی_ "ایلیار بہت تحمل سے انہیں دیکھ رہا تھا_____

شٹ اپ... " وہ ایک دم سے غرائے.. ایلیار تو ایلیار.. ثمین بھی حیران رہ گئی_____

"یہ میری اور میری بیوی کا پرسنل میٹر ہے جیسے میں باپ ہو کر بھی کچھ نہیں بولا... ویسے ہی تم بیٹے ہو کر بھی چپ چاپ سے بیٹھے تماشا دیکھتے رہو_" وہ جو بولے تھے ایلیار ساکت ہو گیا_ ثمین نے ایک نظر انہیں دیکھ کر پھر سے نگاہ جھکالی_____

"اور تم نگار اگر اس کی زبان بہت چل رہی تھی تو تم بھی تو اس کی بے عزتی کر رہی تھی... تو معافی صرف وہ کیوں بس مانگے، تم بھی ابھی کا ابھی اس سے سوری بولو_" وہ جو بھی کہہ رہے تھے نگار غصے سے بھڑک گئی_____

"میں کیوں مانگوں معافی اس دو ٹکے کی لڑکی سے... " انہوں نے کھا جانے والی نگاہوں سے ثمین کو دیکھا

_____

"اگر وہ دو ٹکے کی ہے تو تم بھی میری نظر دو ٹکے سے بھی گری ہوئی ہو_" میز پر ہاتھ مار کر انہوں نے جیسے طوفان لا دیا_____

"ڈیڈ" ایلیار کی اواز اونچی ہوئی تھی____

"جسٹ شٹ اپ کہا نا آواز نیچی ہی رکھنا_" انہوں نے ایلیار کو انگلی دکھا کر خاموش کر دیا_" بہت دن سے سارے تماشے دیکھ رہا ہوں... روز روز کے جھگڑے بھی اور تم کون ہوتے ہو بیچ میں بولنے والے کس حیثیت سے تم نے اتنے حق سے ثمین سے معافی منگوائی... ہوتے کون ہو تم اس کے_" ایلیار نے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے اپنے لب کھولے_"بیوی ہے وہ میری....."_

"بیوی.."وہ طنز سے مسکرائے_"تو مسٹر ایلیار جیسے تم اپنی بیوی کو مجبور کر سکتے ہو، اپنی ماں سے سوری بولنے پر ویسے میں بھی مجبور کر سکتا ہوں اپنی بیوی کو سوری بلوانے پر اپنی بیٹی کی بے عزتی کرنے پر_" وہ جو بولے تھے اس بار ایلیار کا سر جھکا تھا اور ثمین وہ تو بس ڈبڈبائی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی_____

"اچھا آج بیٹی کا اتنا خیال آ گیا ہے_" نگار نے استہزایہ انداز میں باپ بیٹی کو دیکھا_____

"بیٹی وہ ہمیشہ سے تھی، مگر جب میں نے ساری بات ختم کر دی، تمھاری اور تمھارے بیٹے کی دلی خواہش پوری ہو جائے گی تو یہ روز روز کا تماشا کیوں لگائے رکھتی ہو تم_" وہ اس بار ٹیبل پر ہاتھ مار کر کھڑے ہو گئے تھے_سب چپ کے چپ انہیں دیکھ رہے تھے_____

"تم بار بار اس کی اوقات بتانے پر کیوں اتر آتی ہو_ اس کی اوقات کے لئے یہ کافی نہیں یہ میری بیٹی ہے_" انہوں نے انگلی سے ثمین کی طرف اشارہ کیا ثمین کی آنکھوں سے دریا بہہ نکلا تھا_ کیسا سکون بخش احساس تھا ان کا آج قبول کر لینا کی وہ ان کی بیٹی ہے_____

"آج قبول کر ہی لو کی اپنی بیٹی سے کتنی محبت کرتے ہو اور نفرت کا ڈرامہ کیوں کرتے ہو_" اس بار نگار بھی کھڑی ہو کر انہیں طنز سے دیکھ رہی تھی_____

"میں اس سے محبت کرتا ہوں یا نہیں کرتا ہوں.... نفرت کروں یا مار کر پھینک دوں مگر وہ میرا اور ثمین کے بیچ کا معاملہ ہے.. ناتم... نا ایلیار... کوئی اس معاملے میں مجھ سے سوال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا_" وہ سرد مہری سے بولتے ہوئے اس بار ایلیار کی طرف مڑے ....

"اور تم ایلیار.... اگر اسی طرح فیصلہ کرتے ہوئے ماں اور بیوی میں ایک کا بھی دل نہیں رکھ پائے نا تو سارے پچھتاوے اس بار تمھارا نصیب بنیں گے_" فائق کی چبھتی نظر ایلیار کو اب شرمندگی سی ہونے لگی_____

"ثمین تمھاری بیوی ہے مگر صرف میری مرضی سے... یہ ایک پیپر میرج ہے بس پیپر میرج_ اسے اپنی زندگی سے دور رکھو اور آج تو حق جتا لیا مگر اب میں اس پر تمھارا کوئی حق جتاتے نا دیکھوں، وہ تمھاری پرسنل جائداد نہیں.. جسے تم جب چاہو جیسے چاہے یوز کرو، آئندہ سے خیال رکھنا ورنہ ایک منٹ بھی نہیں لگاؤں گا اسے واپس مبین کے پاس بھیجنے میں، میرے خیال سے تمھارے لئے اتنا کافی ہو گا... ایک بار یہ مبین کے پاس گئی تو تمھارے فرشتے بھی اسے ڈھونڈ نہیں پائیں گے_" وہ اسے بہت اچھے سے سمجھا گئے تھے کی وہ کیا کر سکتے تھے_ ایلیار اپنے بالوں میں بس ہاتھ پھیر کر رہ گیا_____

ثمین کی نگاہ فائق صاحب کی نگاہوں سے ملی تھی، کیسا شکر کا کیسا محبت بھرا احساس ابھرا تھا اس کے معصوم چہرے پر وہ دل کو سنبھال کر کرسی پیچھے کرتے ہوئے ہٹے تھے، ثمین اسی طرح انہیں دیکھتی مڑ کر ڈائینگ روم سے ہی نکل گئی_ اس کے جاتے ہی فائق صاحب بھی باہر کو نکل گئے تو ڈائینگ روم میں بس نگار اور ایلیار ہی رہ گئے_____

"سب تمھاری غلطی ہے، اس آدمی اور اس لڑکی کو سر پر چھڑانے کی.. دیکھ لیا نا اپنی محبت بھرے مزاج کا اثر_" غصے سے نگار ٹیبل پر رکھا سامان ہاتھ مار کر گرا کر خاموش بیٹھے ایلیار سے چلا کر بولی_ باہر نکلتے فائق کے کانوں میں ان کی آواز پہنچی تو وہ وہی رک گئے پیشانی پر ہزار بل پڑ گئے_____

"جی سب میری غلطی ہے ممی... سب میری غلطی کیونکہ میں جتنا بھی چاہتا ہوں سب کے دلوں کو جوڑ کر خوش رکھوں... اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نا دوں پھر بھی میں ہی غلط نکل آتا ہوں، سارے قصور میرے ہی کھاتے میں نکل آتے ہیں، میرا محبت کرنا ہی میرا جرم ہے_" ایلیار کی مسکراہٹ بہت زخمی تھی سامنے رکھی پلیٹ میں چمچا گھماتے ہوئے اب اس کے چہرے پر بس دکھ ہی دکھ تھا_اس کی بات نے فائق کو اندر سے زخمی کیا تھا وہ جانتے تھے ایلیار کتنا حساس ہے سب کے لئے_____

"قصور اس لئے نکلتا ہے کی تم حد سے زیادہ اچھے ہو... اسی اچھائی میں فائق کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن گئے ورنہ وہ جاہل گنوار لڑکی تمھارے قابل تھی_" نگار کے ہونٹوں سے نکلے یہ الفاظ ایلیار نے بمشکل خود پر ضبط کیا

_____

"ممی ثمین ناتو جاہل ہے... ناگنوار آپ بس کرے اس کی بے عزتی کرنا اپنی بہو نا سمجھ کر کم سے کم میری بیوی ہی سمجھ کر اسے بخش دے_" وہ ان کے چہرے کو دیکھتا تحمل سے بولا_____

"تمھارا دماغ اس ہمدردی کے بخار نے پورا خراب کر دیا ہے... نتیجہ بھگت رہے ہو اب بھی وقت ہے ایلیار میرا ساتھ دو اور فائق کے اوپر کیس فائل کر دو_ "نگار دانت پیس کر اسے سناتی پھر سے وہی بات لے کر بیٹھ گئی

"اللہ کا واسطہ ممی... بخش دے مجھے، میں تھک گیا ہوں یہ جائداد والا راگ سن کر، کیا کروں گا یہ جائداد لے کر.. جب یہ جائداد ڈئڈ کا اعتماد خون کر کے مجھے ملے، ان سے دغا کر کے نہیں چاہیے مجھے جائداد نہیں چاہیے مجھے پاور.. "ایلیار نے ان کے آگے ہاتھ ہی جوڑ دیے.. نگار کی فطرت جیسے جیسے اس ہر کھلتی جا رہی تھی اس کے دل پر زخم ہی لگ رہے تھے.... اپنی ممی جو کبھی بہت سادہ... کھری اور نیک دل لگتی تھی اب ان کا روپ اس پر کھل سا رہا تھا اور وہ تکلیف میں مبتلا ہو رہا تھا_____

"بہت پچھتاؤ گے تم جب وہ آدمی تمھیں اپنا اصلی چہرہ دیکھائے گا_ "نگار نے نفرت سے کہہ کر ٹیبل پر ہاتھ مارا

"ممی میں بے وقوف نہیں جو اچھے برے انسان کو پہچان نا سکوں وہ میرے ڈیڈ ہی جیسے ہے_ "وہ سختی سے بولا

"ڈیڈ جیسے ہے ڈیڈ نہیں، ابھی کچھ دیر پہلے نہیں دیکھا ایک بار بس ایک بار تم نے ثمین پر حق جتا کر رعب ڈالا، باپ والی رگ پھڑک گئی اس کی... برداشت نہیں کر سکا وہ... پھر کیسے وہ برداشت کرے گا جب تم دوسری شادی کروں گے_ اس لڑکی سے تو ثمین کو دکھ ملے گا اور پھر دیکھنا وہ کیسے باپ بن کر اپنی بیٹی کے لیے تمھیں ٹارچر کرے گا.. تمھیں پریشان کرے گا.. ایلیار ابھی کا ابھی طلاق دے دو اس لڑکی کو اور باپ بیٹی کو گھر سے باہر نکال پھینکو_" نگار ہمیشہ سے اتنی خود غرض تھی یا آج اسے لگ رہی تھی.. ایلیار دکھ سے انہیں دیکھ رہا تھا

_____

"آپ سے کس نے کہہ دیا میں دوسری شادی کرنے جارہا ہوں_" ایک دم سے اس کے چہرے پر سپاٹ پن آ گیا. بہت کڑواہٹ سے وہ بولا_____

"کیوں تم نے فائق سے ایگریمینٹ نہیں طے کیا تھا.. اس لڑکی سے دوسری شادی کا_" نگار نے جلدی سے یاد دلانا چاہا_____

"ممی میں بتا چکا تھا اس لڑکی کی شادی ہو چکی اور وہ قصہ ختم تو ختم... " ایلیار برداشت سے کہتا ان کے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھنے لگا_____

"تم بھول گئے اسے " ...

"بھولنے کی نہیں.. بات شادی کی ہو رہی ہے " ....

"تو ٹھیک ہے اس لڑکی کو چھوڑو... تم اس بار میری پسند سے شادی کرو گے_ "ایلیار نے اس بار انہیں ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو گئی ہو_____

"میرا دماغ نہیں خراب ہے ایک شادی کے بعد دوسری بھی کر ڈالوں_ "اب اس کا دل کہہ رہا تھا اپنا سر دیوار پر دے مارے.. سب تو تھا ہی اب یہ شادی کا مسئلہ بھی_____

"میں نہیں مانتی اس شادی کو اور نا تمھیں ماننے دوں گی، تمھیں ثمین کو طلاق دے کر میری پسند سے شادی کرنی ہو گی_" نگار کے قطعیت سے کہنے پر ایلیار نے جبڑے بھینچے_____

"طلاق نہیں دے سکتا"_

"کیوں" ...

"کیوں کی طلاق کا حق صرف ڈیڈ یا ثمین کے پاس ہے اس لئے نا تو میں... نا آپ کچھ نہیں کر سکتے_" وہ اب بھی برداشت سے کام لے رہا تھا_____

"تو اس بار مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا_" نگار نے اپنے جبڑے بھینچے_____

"آپ کچھ بھی نہیں کرے گی اور اگر آپ نے کچھ بھی کیا نا تو پھر آپ مجھے کھو دے گی_" نگار نے تعجب سے اپنے بیٹے کا ضبط کرتا چہرہ دیکھا_____

"ایلیار تم اس لڑکی " ...

"بس کرے ممی اب بس کر دے.... ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے... وہ لڑکی ایسی ہے، وہ لڑکی ویسی ہے، ہر وقت یہ سب کہہ کر آپ گھر کا ماحول کیوں خراب کر رہی ہے، وہ الگ میں الگ رہ تو رہا ہوں نا، کوئی حق نہیں جتاتی وہ مجھ پر... میری ہی مانتی ہے وہ... میری مان کر اپنی انا کچل کر سوری تک کر ڈالا اس نے پھر بھی آپ اس کے پیچھے پڑی رہتی ہے اتنے تعنے... اتنی بے عزتی وہ کیسے برداشت کرے بلکہ کوئی نہیں کرے گا_ بس کرے کب تک اس معصوم کو ناکردہ جرم کی سزا دیتی رہیں گی_ " آخر کب تک وہ بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا.. یہ سب بول کر اس نے نگار کو انگاروں پر رکھ دیا_____

"مرتے دم تک.. جب تک وہ اس گھر میں ہے تب تک.. میں یوں ہی اسے بے عزت کرتی رہوں گی..... کان کھول کر سن لو ایلیار میں اس گھر میں تو اسے بسنے نہیں دوں گی_ " اتنی نفرت... ایسا زہر.. ایلیار چیئر چھوڑ کر کھڑا ہو گیا.. نگار غصے سے کانپتی اسے گھور رہی تھی_____

"ممی آپ نے میرا سارا بھرم سارے فخر کو چٹخا دیا ہے، مجھے غرور تھا آپ پر کی آپ نفرتوں سے پاک عورت ہے آپ اوپر سے جیسی بھی ہو مگر ایک صاف دل کی عورت ہے.. آپ کسی کا برا نہیں کر سکتی نہیں سوچ سکتی مگر مجھے لگتا ہے میں غلط ہوں ممی بالکل غلط، ثمین کی سب سے بڑی دشمن آپ ہے_" اس کے دکھ سے بولنے پر ایک دم سے نگار کو احساس ہوا کی وہ بہت غلط کر بیٹھی ہے..... ایلیار کا بھروسہ نہیں ٹوٹنا چاہئے... وہ تیز قدموں سے اس کے پاس آگئی_____

"نہیں ایلی نہیں میں اب بھی ویسی ہوں.. جیسا تم سوچتے ہو... مجھے بس تمھاری پرواہ ہے_" اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر وہ پیار محبت کی دیوی بن گئی_____

"تو پھر بس کرے نا ممی مجھے اپنی وہی ممی چاہیے جو کسی سے نفرت نہیں کرتی.... جو ہمیشہ اپنے میں گم ایک مضبوط عورت ہے. جو عام عورتوں کی طرح طعنے نہیں دیتی، جو جاہل عورتوں کی طرح اپنے اسٹینڈرڈ سے نہیں گرتی.. جو کسی کا بھی برا نہیں چاہتی_" ایلیار ان کا شانہ تھام کر بے بسی سے بول رہا تھا .....

اور ابھی تک باہر کھڑے ان دونوں کی باتیں سنتے فائق صاحب طنز سے مسکرائے... نگار اب پھر سے ایلیار کو شیشے میں اتار لیں گی... وہ اپنے بیٹے پر کبھی اپنا اصلی روپ کھلنے نہیں دے سکتی... حقیقت شاید ہمیشہ راز ہی رہ

جائے گی... اگر ایسا ہوا تو پھر ثمین اور ایلیار کا کیا ہو گا وہ پریشانی سے سوچتے ہوئے وہ سیدھے لان میں آ گئے تھے ....

سگریٹ کا کش لیتے ہوئے وہ ٹہلتے ٹہلتے ہوئے ایک طرف سائڈ میں چلے آئے.. تبھی ان کی نگاہ ایک طرف بنی پورچ کی سیڑھیوں پر بیٹھی چپکے چپکے آنسو بہاتی ثمین پر گئی تھی..... آج جن تشکر بھری نگاہوں سے اس نے ان کی طرف دیکھا تھا.. برسوں سے لگے زخموں پر جیسے وہ نگاہ مرحم بن گئی تھی.... آج پہلی بار وہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے قدم نہیں روک پائے تھے_____

*..... *..... *..... *..... *.....*

"جاؤ تم ثمین کو بلا لاؤ زرا.... ابھی تک اپنے روم سے ہی نہیں نکلی... " ناشتے کے وقت ٹیبل پر سب جمع تھے سوائے ثمین کے، سب سے پہلے بڑی ماں کو ہی خیال آیا تھا انہوں نے ملازمہ کو ثمین کو بلوانے کے لئے بھیجا

ایلیار بالکل چپ سا بیٹھا تھا، اس کا دل جو دُکھا چکا تھا... اب کیسے اس کا سامنہ کرے..... ملازمہ سر ہلا کر مڑی تو بڑی ماں نے پھر سے پکار لیا_ "سنو... اس سے کہنا بڑی ماں بلا رہی ہے میرا کہنا ثمین ٹالے گی نہیں_ "انہوں نے مسکرا اس بار سب کو دیکھا_ سوائے نیلم کے کوئی اور نہیں مسکرایا تھا.... ایلیار بھی نہیں_____

"ایلی تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے_ "ایلیار کی سنجیدگی.. آنکھوں میں چھائی بے تحاشا سرخی کچھ غلط ہوا ہے.. یہ انہیں اس کے چہرے سے پتہ چل رہا تھا_____

"جی پھوپھو ایک دم فرسٹ کلاس... " زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر اس نے ممی اور ڈیڈ کی بھی دیکھا _وہ دونوں ہی لاتعلقی سے ناشتہ میں لگے ہوئے تھے _____

"بڑی ماں جی.... ثمین بی بی اپنے روم میں نہیں ہے_ "ملازمہ اچانک ہی بدحواس سی وہاں آ کر گھبراہٹ سے سب کو دیکھ کر بولی... کچھ دنوں پہلے بھی ثمین بی بی ایسے ہی غائب ہو گئی تھی اور پھر زخمی سی پچھلے لان میں ملی تھی_____

"روم میں نہیں ہے... کہاں گی وہ... " سب سے پہلے بدحواس ہو کر ایلیار اپنی کرسی چھوڑ کر اٹھا تھا_ فائق صاحب اور نگار کو چھوڑ کر سب کے چہرے پر گھبراہٹ آ گئ_____

"شروع ہو گیا پھر ایک نیا ڈرامہ.... " نگار نے دل میں ہی سوچا کہا نہیں.. بس اطمینان سے ٹوسٹ اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھے_____

"کہیں پھر سے... " ایلیار سہم سا گیا ایک بار دل پھر ڈر سے سکڑنے لگا... وہ وہاں سے بھاگ کر اسے ڈھونڈنے جانا ہی چاہتا تھا کی ....

"بیٹھ جاؤ ایلی، ثمین کہاں ہے میں جانتا ہوں_ "فائق صاحب کی سنجیدہ مگر پر سکون آواز پر ایلیار نے جھٹکے سے انہیں دیکھا_____

"ڈید.. کہاں ہے ثمین.... " وہ پریشان سا ہوا_____

"اسے مبین لے گیا.... ثمین کی حالت اچھی نہیں تھی وہ بہت رو رہی تھی، اس نے مجھ سے التجا کی اسے اپنے بابا کے پاس جانا ہے.... سو میں نے اسے بھیج دیا_" وہ سکون سے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے ایلیار کی رنگ بدلتی صورت دیکھے بغیر اسے اطلاع دے رہے تھے_____

"ایسا نہیں ہو سکتا ڈیڈ وہ مجھ سے ملے بنا.. مجھ سے پوچھے بغیر کیسے " ....

"ہو آر یو ایلیار_" انہوں نے ایک دم سے ایلیار کو ساکت کر دیا_" وہ تم سے کیوں پوچھتی... تم نے یہ کیسے سوچ لیا کی رات تمھارے ایسے سلوک کے بعد وہ تم سے پوچھنے یا بتانے آتی، تم اپنی ماں کو بس سنبھالو_" اتنا تلخ لہجہ.... وہ کیا کہنا چاہتے ہیں.. کیا سمجھانا چاہتے تھے... ایلیار چپ سا انہیں دیکھ رہا تھا_____

بڑی ماں، ساقب اور نیلم اب سب کو یقین ہو گیا رات کچھ نا کچھ ہوا ہے جو ایلیار اور فائق صاحب کے درمیان پہلی بار تلخی پیدا ہو گئی ہے_____

"یہ مت بھولو ایلیار وہ تمھاری پابند نہیں کی جب تم چاہو اسے اپنی مرضی سے وہ کام کروالو جو اس کے دل کو ٹھیس پہنچائے...." نگار کی طرف دیکھتے ہوئے وہ ایلیار سے سختی سے بات کر رہے تھے.... " خیر مبین بہت یاد کر

رہا تھا اپنی بیٹی کو اس لئے اب وہ وہی رہیں گی، اسے وہاں بہت سکون ملے گا کیونکہ ایک مبین کی محبت کے علاوہ اسے کوئی اچھے سے سمجھ نہیں سکتا_ اس کی محبت میں کوئی کھوٹ نہیں بے لوث چاہتیں ایسی ہی ہوتی ہے انسان درد میں انہیں ہی یاد کرتا ہے_ "وہ جو کچھ بول رہے تھے ایلیار سر جھکائے بس ٹوسٹ کے ٹکڑے کرتا ہوا خون ہوتے دل سے سن رہا تھا_ نیلم ساقب ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے تھے اور بڑی ماں اپنے ایلی کے درد پر تڑپ رہی تھی_____

"اچھا کیا نا چلی گئی اب گھر میں سکون سے دن گزرے گے_ "نگار کی تو خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی... چہک کر سب کے چہرے دیکھے... ایلیار بس ایک نگاہ ان کی خوشی دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا_____

"اس کے دن بھی بہت سکون سے گزرے گے.... ہر وقت کی بے عزتی سے جو وہ بچ گئی ہے_ "فائق صاحب ایلیار کی طرف دیکھ کر مسکرائے_ وہ ان سے کیا شکایت کرتا جب وہ خود قصوروار تھا.... ایلیار کے آنکھوں کی سرخی بڑھ رہی تھی وہ پلٹ کر چلے ہی جانا چاہتا تھا کی.....

"ارے ثمین بی بی تو یہی ہے_ "اچانک سے ملازمہ ثمین کو دیکھ کر خوشی سے چلائی_ ایلیار نے جھٹکے سے مڑ کر ادھر دیکھا... وہ سر پر دوپٹہ لپیٹتی ادھر سے گزر رہی تھی_____

"ہائے میری ثمین... تم یہی ہو... " نیلم بے انتہا خوشی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس سے لپٹ گئی، ایلیار منھ کھولے اسے دیکھ رہا تھا_

"مجھے کہاں جانا ہے_ کل وہی اسٹڈی میں ہی سو گئی تھی... ابھی آنکھ کھلی تو روم میں جا رہی تھی_ "وہ نیلم کے محبت بھرے مظاہرے پر حیران ہوتی آہستہ سے بولی اور نیلم سے الگ بھی ہوئی_____

"انکل بول رہے تھے تم اپنے بابا کے پاس چلی گئی ہو_ "نیلم مڑ کر فائق صاحب کو دیکھتی بہت حیرانی سے پوچھ رہی تھی_ ثمین کو خود سمجھ میں نہیں آیا کی وہ ایسا کیوں بولے.. رات اس کے پاس آئے اور اسے روتے دیکھ کر بس اتنا کہا... وہ جا کر اسٹڈی کے ساتھ ملحق روم میں جا کر سو جائے.. تو وہ ان کے حکم پر چلی گئی تھی اب بھا بھی یہ کیا سنا رہی تھی_____

"نہیں بابا کے پاس کیسے جا سکتی ہوں... وہ کہاں ہے مجھے تو پتا بھی نہیں_ "وہ نیلم کو معصومیت سے بتا کر سب کی طرف دیکھنے لگی_____

چپ سے کھڑے ایلیار نے فائق صاحب کی طرف دیکھا... وہ اس کے دیکھنے پر بس مسکرائے تھے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کی انہوں نے ایسا سنگین مذاق اس کے ساتھ کیوں کیا.... شاید وہ اسے جتانا چاہتے تھے کی وہ ایسا کر سکتے ہیں اگر آئندہ اس نے ثمین کے ساتھ ایسا کیا.... مگر انہیں ایک دم سے ثمین کا خیال کیسے ہو گیا وہ الجھ سا گیا

"فائق تم سے ایسے مذاق کی مجھے امید نہیں تھی_"بڑی ماں نے نرمی سے بول کر ان کی شکل دیکھی

"سوری آپا بس یونہی کہہ دیا تھا..." وہ ہلکے سے مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے... ایک نگاہ تیوری چھڑائے نگار کو دیکھا اور ابھی تک حیران پریشان ایلیار کو_"میں آفس میں تمھارا ویٹ کروں گا... جلدی سے پہنچنا_"شفقت بھری مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے وہ اپنا کوٹ اٹھا کر وہاں سے نکل گئے

"بھابھی میں فریش ہو کر آتی ہوں_"ان کے جاتے ہی ثمین بھی نیلم سے کہہ کر تیزی سے مڑ کر اپنے روم کی طرف چکی آئی.... اب اسے ایلیار کو کوئی موقع ہی نہیں دینا تھا کی وہ اس سے صفائیاں پیش کرے یا پھر سے اسے اپنی محبت سے بہلا لے

ثمین اپنے روم میں آکر ڈور لاک کر کے وہ سیدھے بیڈ پر گری تھی_ نیند تھی کی اب بھی آرہی تھی، اور رات جو بہت روئی تھی سر بھی بھاری ہو رہا تھا_ اپنے دل و دماغ سے ایلیار کا خیال بھی جھٹک کر اس نے آنکھیں بند کر لی.... اور اس میں وہ کامیاب ہو بھی گئی کچھ ہی پلوں میں وہ ساری تلخ سوچوں سے غافل ہو کر سو چکی تھی

_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"کچھ چاہیے ثمین بی بی_ "ثمین کو کچن میں آتے دیکھ کر ملازمہ نے فوراً اپنی خدمت پیش کی_____

"تم اپنا کام کرو... مجھے بھوک لگی ہے_ میں خود ہی کچھ نا کچھ کر لوں گی_ "وہ بس ہلکے سے مسکرا کر اپنے لئے فریز سے فروزن سنکس نکالنے لگی .....

ملازمہ نے افسوس سے اداس اداس سی ثمین کو دیکھا.... دو دنوں سے وہ بہت چپ چپ سی رہنے لگی تھی، سب چلانا ولانا.. ہر وقت چھوٹے صاحب سے لڑنا سب چھوڑ دیا تھا بلکہ چھوٹے صاحب کو تو دیکھتے ہی وہ اپنے کمرے میں بند ہو جاتی تھی_____

"کتنی محبت تھی ثمین بی بی اور چھوٹے صاحب میں... ہر وقت گھر میں رونق رہتی تھی_ "ملازمہ سوچ کر ثمین کے چہرے کو دیکھنے لگی، اداس مگر کتنا حسین صورت... وہ تو بہت ہی فدائی تھی اس کے حسن کی_____

"بی بی جی آپ اتنی چپ کیوں رہتی ہے اب... " ملازمہ سے رہا نہیں گیا تو پوچھ ہی لیا_____

"چپ کہاں ہوں بولتی تو ہوں، تم لوگوں سے.. بھابھی اور بچوں سے... " وہ اسے دیکھ کر ہلکے سے مسکرائی اور مائیکرو ویو میں رول والی پلیٹ ٹرے میں رکھ کر اندر ڈالی_____

"نہیں جی پہلے جیسے نہیں بول رہی نا چھوٹے صاحب سے لڑتی بھی نہیں..." وہ کچھ زیادہ ہی بے تکلف ہوئی

"شاید لڑنے کو کچھ بچا ہی نہیں... کس بات پر اب لڑوں..." چولہے پر رکھے ٹی پین میں ابلتے دودھ میں پتی ڈالتے ہوئے وہ کہیں کھوئی تھی جیسے

"بی بی جی... چائے ابل جائے گی_" چائے ابلنے لگی تو ملازمہ نے اسے متوجہ کیا ثمین نے چونک کر چولہا دھیما کیا

"بی بی جی قسم سے آپ اداس اداس اچھی نہیں لگتی.. ہنستی مسکراتی اور بھی حسین لگتی ہے_" ملازمہ سچ میں اس کے لئے فکر مند تھی

"ارے پاگل ہر وقت بولوں گی تو سب پاگل سمجھ لیں گے_" وہ اس سترہ اٹھارہ سال کی ملازمہ کے سر پر چپت لگا کر اپنے کپ میں چائے انڈیلنے لگی.... پھر جلدی جلدی وہی کھڑے کھڑے رول ساس کے ساتھ کھا کر ایک بچا آدھا رول منھ میں دبا کر اپنا چائے سے بھرا مگ لے کر کچن سے باہر نکل آئی_____

کچن سے سیڑھیوں کی طرف آتے ہوئے منھ میں دبا رول گلے میں پھنسا تھا_ سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ایلیار اور فائق صاحب بھی اسے دیکھ کر ٹھٹک گئے..... ایلیار کی آنکھیں چمک گئی.. وہ اس رات کے بعد آج تنہا دکھائی دی تھی... وہ اپنے روم میں گھس جانا چاہتی تھی مگر وہ لوگ سیڑھیوں پر ہی ٹھہر گئے تھے_____

"السلام علیکم.... " اپنے منھ میں دبا رول باہر نکال کر اس نے آہستہ سے فائق صاحب کو ڈرتے ڈرتے سلام کیا... جواب تو ایلیار نے دیا وہ تو اسے بہت غور سے دیکھ رہے تھے_____

"آپ چائے پئے گے.... " ان کے اس طرح غور سے دیکھنے پر وہ اتنا نروس ہوئی کی ہاتھ میں لیا مگ گھبرا کر ان کی طرف بڑھا دیا_____

" تھینکس.... " ثمین تو حیرت سے مرنے کے قریب ہو گئی.... جب انہوں نے نا صرف کپ تھاما بلکہ اسے مسکرا کر دیکھا بھی وہ وہی گنگ سی ہو کر انہیں جاتا دیکھ رہی تھی_ خود ایلیار کو بھی انہوں نے جھٹکا دیا تھا مگر فل حال وہ ان کے بدلتے رویے پر غور کرنے کے بجائے موقعے سے ہاتھ آ گئی ثمین کو منانا چاہتا تھا_____

" مجھے بھی چائے ملیں گی... وہ بھی آپ کے ہاتھ کی بنی اسپیشل چاہ کے ساتھ_ "ان کے جاتے ہی ایلیار ریلنگ سے لگ کر اس کے راستے میں جم کر کھڑا ہو گیا_ آنکھوں میں بے انتہا محبت لئے_____

"سوری میرا اب چائے بنانے کا موڈ نہیں اور دیکھو میں نے سوری کر بھی دیا اب تمھیں برا نہیں لگیں گا نا_ "وہ بہت تلخ مسکراہٹ کے ساتھ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سادگی سے بولی تھی_____

ایلیار نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے... اس دن کے بعد سے ثمین کا انداز بالکل بدل گیا تھا وہ نا لڑ رہی تھی... نا کچھ کہتی تھی.... بس سادگی اور سنجیدہ سا انداز... نا اسے خود سے کچھ کہنے دیتی نا اسے معذرت کا موقع دے رہی تھی .....

مگر آنکھوں میں دکھ کی نمی لئے وہ اسے دیکھتی اور ایلیار اندر تک کٹ جاتا_ اس کی ایک جذباتی غلطی نے ثمین کو اس سے بہت دور کر دیا تھا_____

"پلیز ثمین مجھے اپنی چپ کی مار مت مارو... اس بار معاف کر دو آئندہ " ...

"پلیز ایلیار رہنے دو میں نے کر لیا یقین، تم کیوں بار بار مجھ سے معافی مانگتے ہو_ غلطی تو میری ہے نا میں نے اپنی حیثیت بھلا دی تھی، میں بھول گئی تھی میں بیوی ہوں اور وہ ماں... وہ غلط بھی کریں گی تب بھی جھکنا بیوی کو ہی پڑیں گا.... میں نے زیادہ خوش فہمیاں... " وہ بولتے بولتے رکی تھی شاید گلے میں آنسو اٹکے تھے_ ایلیار آنکھوں میں دکھ لئے اسے دیکھ رہا تھا، ثمین نے مشکل سے اپنے آنسوؤں کو نیچے اتارا_____

"خیر... آی ایم سوری ایلیار.... اب میری زبان سے کچھ نہیں نکلے گا_ میں تم سے معافی مانگتی ہوں اس دن کی بدتمیزی پر اور اس سے پہلے کی پر بھی..... اب پلیز مجھے میرے حال پر چھوڑ دو... مجھے اب اپنے دل کو سمجھانا بہت مشکل ہو جائے گا_ " وہ بہت عاجزی سے اس کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی، ایلیار کے دل میں ایک تیر سا چھب گیا، احساس شرمندگی سے آنکھیں جھک گئی، نگار کے معاملے میں کچھ ٹچی سا تھا یا شاید یہ ٹھکرانے والا طعنہ اس کے دل میں لگتا تھا_____

"پلیز ثمین ایسے مت کرو میرے ساتھ_ میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے... تمھاری یہ اداسی مجھے اندر ہی اندر کاٹ رہی ہے_ "تڑپ کر اس کے جڑے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبوچ کر وہ بہت درد سے اسے دیکھ رہا تھا

"اب اور نہیں ایلیار اب اور نہیں.." ثمین اس کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ کھینچ کر نکالتی پیچھے کی طرف کھسکی تھی _"مجھ سے اور نہیں سہا جاتا... بار بار اعتبار ٹوٹنے کا دکھ میرے دل کو کاٹ ڈالتا ہے، مجھے میرے حال پر چھوڑ دو ایلیار پلیز مجھے بخش دو_ "وہ روتے ہوئے بولتی پھر بجائے اپنے کمرے میں جانے کے پچھلے لان کی طرف بھاگی تھی.... وہ جہاں تھا وہی کھڑا رہ گیا_____

"نہیں ثمین میں تمھیں اس حال میں نہیں چھوڑ سکتا_ مجھے اپنی محبت کی قسم تمھیں دکھ دیا ہے نا تو اس دکھ کو ختم کئے بغیر چین سے نہیں رہوں گا_ "ایک عظم سے ارادہ کر کے وہ اس کے پیچھے لان تک آیا تھا جہاں وہ ایک طرف سوئمنگ پول کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی تھی.... ایلیار آکر اس کے قریب اسی کی طرح دوزانو ہو کر بیٹھا تھا_____

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی ثمین_ تمھیں میری بات سننی ہو گی..." ایلیار نے جھٹکے سے اس کے دونوں بازوں جکڑ کر اسے جھنجھوڑا_ ثمین نے روتی آنکھوں سے اس بے درد کو دیکھا... جو درد بھی دیتا ہے اور مسیحائی کا مرحم لے کر درد کی دوا بھی بن جاتا ہے_____

"مجھے نہیں سننا تمھاری کوئی بات... تم میرے درد کی دوا بن کر پھر سے مجھے درد ہی دوں گے اب نہیں سننا تمھاری بات... تم سمجھتے کیوں نہیں.... کیوں میری جان لینا چاہتے ہو... کیوں مجھے میرے حال پر چھوڑ نہیں دیتے _"وہ درد سے پھٹتی آواز میں چیخی_____

"نہیں چھوڑ سکتا تمھارے حال پر... چھوڑ دیا نا تو وہ دن میرا آخری دن ہو گا_ میری زندگی اسی دن ختم ہو جائے گی_"اس کے بازوں کو تھامے تھامے وہ آنکھوں میں بے تحاشا درد لئے اسے دیکھ رہا تھا_____

"ٹھیک ہے... مجھے چھوڑ نہیں سکتے تو کم سے کم مجھ پر ایک اور احسان کرو میرے سامنے مت آیا کرو.... " اپنے آنسو پی کر وہ اس بار بے رحمی سے ایلیار کو دیکھتی بولی تھی_____

"مجھے دیکھے بغیر رہ لوں گی... مجھے نہیں پاؤں گی تو سانسیں چلیں گئ تمھاری_ "ایلیار نے اس کا بازوں چھوڑ کر ثمین کا چہرہ تھام لیا_____

"تم پاس ہوتے ہو تو بھی تو درد ہی ملتا ہے ایلی... تمھارے ساتھ بھی تو دم گھٹتا ہے اب... " ایلیار کے ہاتھوں نے بے جان ہو کر ثمین کا چہرہ چھوڑ دیا، وہ بہت سفاکی سے اس کا دل کاٹ گئ تھی_____

"ٹھیک ہے.... میں درد دیتا ہوں نا تو چلا جاتا ہوں اب... زندگی بھر تمھیں اپنا چہرہ نہیں دکھاؤں گا بلکہ میرے ساتھ سے تمھارا دم گھٹتا ہے با اس لئے ایسا کرتا ہوں اس بار میں اپنی جان لے کر دیکھتا ہوں_ "ایلیار تیزی سے اٹھ کر پیچھے کھسکتے ہوئے ثمین کے حیران پریشان چہرے کو دیکھ رہا تھا_____

"کیا کرنے جا رہے ہو... " وہ اٹھنے ہی لگی تھی کی ایلیار اسے دیکھتے ہوئے اسی پول میں سیدھے سیدھے خود کو گرا چکا تھا_____

"ایلی.... " وہ چیخ کر پول کے پاس آئی تھی وہ ماہر تیراک تھا مگر اس طرح پانی کے اندر بغیر کسی حرکت کے ڈوبے رہنے سے تو کب تک وہ سانس لے سکتا ہے جبکہ اس کا ارادہ ہی مرنے کا ہو_____

"ایلی.... ایلی..... مجھے معاف کر دو پلیز مجھے معاف کر دو.. میں نہیں کہتی کچھ تمھیں ایلی میں تمھارے بنا نہیں رہ سکتی.... نہیں رہ سکتی... " وہ پول کے کنارے گھٹنوں کے بل گری ٹھہرے ہوئے پانی میں ہاتھ مارتی روتی ہوئی چلا چلا کر بولتی جا رہی تھی..... رات کا وقت ہو رہا تھا اسے وہ کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا_____

"ایلی پلیز... پلیز باہر نکلو.... آئی لو یو ایلی آئی لو یو مجھے معاف کر دو باہر آ جاؤ... میں تمھارے بغیر مر جاؤں گی.... میں نے سب غصے سے کہا ہے... تمھارے بنا میری سانسیں تھم جائے گی.... آ جاؤ ایلی باہر آ جاؤ.... " بری طرح سے روتے ہوئے وہ پاگلوں کی طرح اسے پکار رہی تھی مگر پانی میں کوئی بھی ہلچل نہیں ہو رہی تھی... چاروں طرف سے سکوت چھایا ہوا تھا..... اس کی تو آنکھیں ہی پھٹ گئی جب پانی کی سطح پر اس نے اس کی ٹائی ابھرتے دیکھی تھی_____

" ایلی... " ثمین کو لگا اس کا دل بند ہو جائے گا_ وہ بنا سوچے سمجھے پانی میں کود چکی تھی مگر اسے تیرنا ہی نہیں آتا تھا اور اس سے پہلے وہ خود بھی ڈبکی لگا کر پانی میں غرق ہو جاتی دو ہاتھوں نے اسے کمر سے تھام کر پانی کی سطح پر کھڑا کر دیا_____

"ایلی..... " ثمین بمشکل سانس لے کر آنکھیں کھول کر سامنے دیکھ رہی تھی جو ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے اور آنکھوں میں ڈھیروں روشنیاں بھرے اسے کمر سے تھامے زندہ سلامت پانی میں کھڑا تھا_ کچھ دیر وہ اسے ایک ٹک دیکھتی رہی پھر ثمین بے قابو ہو گئی اور وہ اس سے لپٹ کر دھواں دھار رونا شروع ہو چکی تھی

_____

"اب بولو اب بھی چھوڑ کر چلا جاؤں... اب بھی میرا ساتھ دم گھٹنے کی وجہ ہے_ "اس کی پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اب سنجیدہ تھا.... ثمین نے تڑپ کر اس سے الگ ہو کر ایلیار کا چہرہ دیکھا پھر روتے ہوئے نا میں سر ہلا کر پھر سے اس کی گردن میں بازوں باندھ کر وہ لپٹ کر زور زور سے رو رہی تھی_____

ایلیار نے نم آنکھوں سے اسے خود میں سمیٹ لیا_ اس کے بالوں پر اور پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ غمگین بھی تھا اور خوش بھی.... "مجھے پانی سے باہر نکالو اب.... " جب وہ رو رو کر تھک گئی تو خود ہی چپ ہو کر بولی تھی البتہ اس کے شانے پر چہرہ رکھے رکھے_____

"جو حکم.... " خوشی سے بھرپور انداز میں بول کر وہ اسے لئے لئے تیرتا پول کے کنارے تک آ گیا_ ثمین تیزی سے باہر نکلی تھی ایلیار اپنے بالوں سے پانی جھٹک کر باہر نکل آیا_____

"ثمین اب تو معاف کر دیانا_ "پول کے کنارے کھڑی ثمین کے ہاتھ تھامے_____

"ایک منٹ.... ابھی بتاتی ہوں... " ثمین نے اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالے اور جھک کر سلیپر اٹھائے _____

"یہ لو... یہ لو... یہ ہے معافی_ "وہ اس پر چپل لئے پل پڑی تھی ایلیار اپنا بچاؤ کرتا ہنستا ہوا بھاگ رہا تھا_____

"میری جان نکال دی اور معافی مانگ رہا ہے کمینہ..... اب تو مر بھی جاؤں گے نا تو بھی تم سے نہیں بولنے والی میں دھوکے باز انسان.... " اسے جب پکڑ نہیں پائی تو وہ تھک کر غصے سے چلائی تھی_ اپنے سلیپر پھینک کر وہ وہاں لگی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی .....

ایلیار نے پیار سے اسے دیکھا پوری بھیگی ہوئی وہ جیسے کوئی کھلتا ہوا کنول لگ رہی تھی_ اسی طرح پیار سے دیکھتے ہوئے ایلیار آکر اس کے قدموں میں بیٹھ گیا_ "لو مار لو.... جتنا مارنا ہے_ تمھارا دل دکھایا ہے نا دل بھر کر مار لو..

چاہے سو بار یا ہزار بار..... " اس کے ہاتھ میں سلیپر دے کر وہ ثمین کے گھٹنوں پر سر رکھ کر فرش پر بیٹھا تھا.... ثمین نے سلیپر پھینک کر بس اس کے گیلے بالوں کو انگلیوں سے سہلایا تھا_____

"قسم کھا کر کہتا ہوں ثمین... میرا تمھارا دل دکھانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا_ اس دن بس میں اتنا چاہتا تھا تم ممی سے سوری کر لو_ "اس کے گھٹنے پر سر رکھے ہوئے اس کی آواز دھیمی تھی_ "ثمین میں نے اس لئے نہیں کہا تھا سوری کرو کی وہ میری ممی ہے... بلکہ اس لئے کی وہ تم سے بڑی ہے.... ان کی جگہ پر ڈیڈ، پھوپھو یا کوئی بھی ہوتا میں تم سے یہی کہتا ثمین، وہ ہمارے بڑے ہے ثمین وہ جو کر رہے ہے ان کا معاملہ اللہ کے ہاتھ مگر ہمیں تو ان کے جیسا بن کر وہ نہیں کرنا چاہیے، جیسا وہ ہمارے ساتھ کر رہے ہے_ " دھیرے دھیرے اسے سمجھاتا ہوا وہ اس بار اس کے زانو سے سر اٹھا کر ثمین کو دیکھنے لگا ثمین بس سر ہلا کر ہلکے سے مسکرائی تھی_____

ایلیار مطمئن سا ہو کر پھر سے اس کے گھٹنے پر سر رکھ چکا تھا مگر اس بار ثمین کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا.... اس کے بائیں ہاتھ میں پہنی اس انگوٹھی کو دیکھا جو اس نے دی تھی اور اب ثمین کی انگلی میں جگمگا رہی تھی اسے گھماتے ہوئے وہ پھر بولنا شروع ہوا تھا .....

"ممی نے جو تمھارے ساتھ کیا ہے یا کر رہی ہے... مجھے اس کا بہت دکھ ہے افسوس ہوتا ہے تکلیف بھی اور بہت برا بھی لگتا ہے مگر وہ میری ممی ہے ثمین..... ان سے بدتمیزی نہیں کر سکتا اور سمجھانا چاہوں تو وہ سمجھ نہیں سکتی _ جانے کیوں اب ان کی نفرت دیکھ کر مجھے ڈر لگتا ہے وہ کہیں تمھیں نقصان نا پہنچا دے..... نفرتوں کے کھیل بہت اندھے ہوتے ہیں ثمین، سارے رشتے بھلا دیتے ہیں _" وہ بالکل صحیح کہہ رہا تھا ثمین نے بس ایک آہ بھر کر ایلیار کے سر کو سہلایا _____

"میں اب بدتمیزی نہیں کروں گی ان سے.... " اس بار بہت آہستہ سے اس نے کہا تھا _____

"نہیں تم ممی کی غلط بات پر بول سکتی ہو مگر یہ طعنہ وانہ دینا تم پر سوٹ نہیں کرتا... میری ثمین تو بہت معصوم ہے... اس کا دل جتنا صاف ہے زبان کیوں کڑوی کرے وہ _" وہ مسکراتا ہوا اٹھ کر اس کے قریب بیٹھا تھا _____

"بس بار بار ان کی بات پر مجھے غصہ آ جاتا ہے.. تمھیں تو معلوم ہے میں غصے میں زرا سی پاگل ہو جاتی ہوں _" ثمین نادم سی ہو کر سر جھکا گئی... قریب بیٹھے ایلیار کی شرٹ کے بٹن چھوئے _____

"مجھے معلوم ہے میری پاگل سی محبوبہ کی ساری عادتیں...." وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے چکا تھا_ "تمھیں بتاؤں ثمین یہ ٹھکرانے والا تعنہ پتا نہیں کیوں ثمین مجھے ممی کی بے بسی لگتا ہے، تم شاید کہو انہوں نے بھی تو مجھے ایسا تعنہ دیا تھا تو پھر.... " اس کے درست اندازے پر ثمین اس کا چہرہ بس دیکھ رہی تھی .....

"تمھیں بھی وہی تعنہ ملا ثمین مگر حقیقت تمھیں معلوم تھی... کی تم ایلیار کی جان ہو اس کا عشق... ٹھکرانے کا بس دکھاوا ہے... اس لئے تمھیں بس غصہ آیا ہو گا مگر تم نہیں جانتی ثمین یہ ٹھکرانے کا عذاب کیا ہوتا ہے.... بچپن سے میں نے دیکھا ہے ممی کو دونوں مرد سے محبت جیسی چاہ آنکھوں میں چھپائے...وہ لبوں سے نا بولی مگر ان کی آنکھوں میں محبت کی بھیک ہمیشہ تھی مگر نا میرے ڈیڈ نے انہیں محبت دی نا تمھارے ڈیڈ نے_ "ایلیار کی آنکھوں میں نگار کے لئے جو تڑپ تھی جو درد تھا... وہ دکھ ثمین نے بھی اپنے دل میں اترتے محسوس کیا تھا... آج اسے بھی نگار سے پہلی بار ہمدردی ہوئی ....

"پتا نہیں کیوں ثمین ماں باپ یہ بھول جاتے ہیں کی ان کے کارناموں سے بچوں کی زندگی پر کیا اثر ہو گا ان کے دل و دماغ پر کیا گزریں گے.... ایک دوسرے سے لڑتے اپنے اپنے دلوں کی نفرت انڈیلتے وہ ہمیشہ اپنے بچوں کے بارے میں بھول جاتے ہیں..... میں اب بھی اندر سے ایک خوف زدہ بچہ بن جاتا ہوں.... جب محبتوں کے بغیر جینے کا سوچوں... " اس کی درد سے تڑپتی آواز اس بار ثمین نے ایلیار کا چہرہ تھام کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا_

وہ اپنا چہرہ وہاں رگڑتا ثمین سے لپٹا تھا... اپنی نازک مرمری مگر محبت کی طاقت سے بھرپور بانہوں میں اس نے ایلیار کے سر کو سنبھالا ہوا تھا.... جھک کر کئی بار اس کے گیلے بالوں والے سر کو چوم بھی رہی تھی_____

"تم سے کبھی محبتیں دور رہ بھی نہیں سکتی ایلی.... تم سراپا محبت ہو اور جو دوسروں میں بھی محبتیں بانٹیں وہ کیسے خالی دامن ہو سکتا ہے_" اس کا سر سہلاتے ہوئے اس نے جھک کر پھر سے نم بالوں کو چوما تھا_ ثمین کی محبت کا سہارا ایلیار اندر تک شانت ہو گیا_____

"آئی لو یو ثمین... مجھ سے ہمیشہ ایسے ہی محبت کرنا_ اب مجھ سے بدگمان ہو کر ناراض مت ہونا_" ثمین کے سینے سے لگا وہ اس سے اور لپٹا تھا_____

"اس سے بھی زیادہ محبت کروں گی ایلی... " اس نے ایلیار کا چہرہ اٹھا کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے_ وہ بند آنکھوں کے ساتھ مسکرایا تھا پھر اس سے الگ ہو کر اس کا معصوم چہرہ دیکھا_____

"شکر ہے ہماری لڑائی تو ختم ہوئی_" خوشی سے چہک کر اس نے پھر سے ثمین کے ہاتھ تھام لئے_____

"ہماری دوستی ابھی نہیں ہوئی ہے پہلے والی لڑائی تو چل ہی رہی ہے_ اتنا مجھے تڑپایا ہے چڑایا ہے اس کا کیا_" ثمین کو جیسے یاد آیا اپنا ہاتھ چھڑا کر وہ جھوٹی ناراضگی سے دور ہٹی تھی_____

"تو اس بار تم پہل کروں گی تو ہی میں مناؤں گا_" ایلیار آرام سے وہی اس کی گود میں پیر رکھ کر اطمینان سے لیٹ گیا_____

"میں کوئی پہل نہیں کروں گی غلطی تمھاری تم مناؤ_" ناک چھڑا کر وہ اس کے پیر جھٹک کر کھڑی ہو گئی_ گیلے کپڑوں سے اب الجھن ہو رہی تھی_ جانے کے لئے مڑی بھی تھی_____

"کہاں چلی.... " ایلیار نے فوراً اس کا گیلا آنچل تھام کر کھینچا تھا_ ثمین کے سنبھالتے سنبھالتے بھی آنچل سرک کر اس کے شانوں سے کھسکتا ایلیار کے ہاتھوں میں آ گیا_ اس کا بھیگا بدن اپنی ساری رونمائی لئے ہوئے ایلیار کے سامنے تھا جو بجلی بن کر اس پر گرا_____

"بد تمیز کبھی تو جگہ دیکھ لیا کرو_" غصہ ہوتے ہوئے وہ اپنا دوپٹہ اس کے ہاتھ سے لینے کے لئے اس پر جھکی

"جب تم ایسی قیامت بنی ہو تو جگہ ماحول سب بن جاتا ہے_" دوپٹہ لینے کے لئے جھکی ثمین کو دوسرے ہی پل کمر سے پکڑ کر اپنے اوپر کھینچ لیا

"ایلی کچھ تو شرم کرو اس وقت کوئی بھی یہاں آسکتا ہے_" اس کے اس طرح سے کھینچنے پر ثمین گھبرا کر اس کے ارادے سے اسے باز رکھنے کے لئے جلدی سے بولی_ اپنے ہاتھ اس کے سینے پر ٹیک کر اٹھنا بھی چاہا

"کسی کی کوئی پرواہ نہیں جان_ "سینے پر رکھے ثمین کے ہاتھ جکڑ کر اسے اپنے سینے میں جکڑ لیا_چہرہ بڑھا کر نم ہوتے گالوں پر بڑی بے خودی سے اپنے سلگ اٹھے ہونٹ پھیرے_____

"تمھیں نہیں پر مجھے ہے_ "دانت پر دانت جمع کر اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کی_____

"تم اپنی آنکھوں کو بند کر لو سب لوگ غائب ہو جائے گے_ "ایلیار نے اس کی کمر اور بھی جکڑ لی_ہاتھ پیر مارنے کے باوجود بھی وہ آزاد نہیں ہو پا رہی تھی _____

"قسم سے بہت بے شرم ہو گئے ہو اور مجھے نہیں کرنا آنکھیں بند_ معافی تک تو مانگی نہیں ابھی تک... اتنا مجھے چڑا چڑا کر جلایا_ "ساری کوششیں بے کار گئی تو اس نے اس بار اس کے بازوں اس کے کاندھے اور سینے پر ہر جگہ مکے مارنے شروع کئے تھے_____

"پورا کا پورا اپنا آپ سونپ رہا ہوں معافی کی کیا ضرورت ہے... مجھ سے پیار کر کے ٹھنڈک دے دو جلے دل کو _"اس کی مار کھاتا پھر بھی اسی والہانہ محبت سے وہ اسے دیکھ رہا تھا_ ثمین کے دل کے سارے تار بج اٹھے اس ایک محبت سے_ مارنا چھوڑ کر اس نے اس بار اس کے شانے پر سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے ہاتھ دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر ٹھوڑی ٹیکی .....

"پہلے مجھے مناؤ اچھے سے... کان پکڑ کر معافی مانگو_ "بڑے ناز سے ایلیار کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے منہ بنایا _آنکھوں میں خماری ایسی تھی کی ایلیار کو زیر کر دے_____

"وہ بعد میں پہلے میرا حق_ "اور ان آنکھوں کی خماری سے تو وہ زیر ہی ہو گیا تھا_ دونوں ہاتھوں کی گرفت ثمین کی کمر پر سخت کر دی_____

"مطلبی ناہو تو_ "وہ اسے منہ بنا کر ناک چھڑا کر دیکھنے لگی_____

"اپنی بیوی سے مطلب نکالنے میں کیسی پریشانی.... سارے حق جو اپنے پاس محفوظ ہے_ "ایلیار کی آواز ہی نہیں آنکھیں بھی بہک رہی تھی_ ہاتھوں کی حرکت اور بھی گستاخ ہوئی_ ثمین سب بھول ہی جانا چاہتی تھی مگر جگہ اتنی غیر مناسب تھی کی اس نے گھبرا کر اٹھنا چاہا ....

"ایلی مجھے چھوڑو سردی لگ رہی ہے..مجھے جانے دو... " سچ میں اب سردی سی محسوس ہو رہی تھی..گیلے کپڑوں سے الجھن الگ_____

"تو مجھے اوڑھ لو... "بوجھل آواز میں کہہ کر اس نے ایک پلٹی کھائی تھی_ اب ثمین اس کے نیچے اور ایلیار اس کے اوپر تھا_ اپنا سارا بھار اس کے نازک بدن پر ڈال کر ثمین کا چہرہ دیکھا_____

"ہٹو مجھ پر سے اتنے بھاری ہو_ "ثمین نے ہاتھ پاؤں چلا کر اٹھنے کی کوشش کی_____

"سردی ہی تو دور کر رہا ہوں تمھاری محبت کی تپش سے_ "ثمین کو ان آنکھوں میں دیکھنا مشکل لگا تھا_____

"پہلے بھیگا بھیگا کر مارو پھر سردی دور کرو... " پٹ سے آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو سنبھالتی وہ بمشکل بولی _ ایلیار نے جھک کر ان بند آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے_____

"بھیگی ہوئی تم میرے سر پر چھڑ جاتی ہو... میں سارے ہوش بھولنے لگتا ہوں_" بند آنکھوں سے بولتا وہ اپنے ہونٹوں کو اس کے چہرے پر پھیر رہا تھا_____

"بس ایسے وقت اور باقی ٹائم کیا.... " ثمین نے فوراً آنکھیں کھول کر اپنے چہرے پر پھرتے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر خفا نظروں سے دیکھا_____

"باقی وقت میرے دل پر میری ملکہ بن کر رہتی ہو.. ہم تو بس غلام ہے آپ کے_" ایلیار نے عشق میں ڈوب کر جواب دیا تھا مدہوشی سے پر، خماری میں چور ہوتی محبتوں سے بھری آنکھوں نے ایک دوسرے کو پیام پہنچایا

تھا_____ ثمین نے بے اختیار ہو کر اچک کر اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چھو لیا... اس کا اظہار ایلیار نے شدت سے ان لبوں کو قید کرتے ہوئے... اپنے پیاسے دل کو سیر اب کرنے لگا_____

"کیا کرتے ہو_____ "وہ بے خود تھی مگر پھر بھی اسے روکنے کے لئے اس کا ہاتھ پکڑ چکی تھی_ "چلو پھر کہیں بھاگ چلتے ہیں_ "ایلیار بو جھل آواز میں کہتا اسے دیکھنے لگا... اس کا بے حد گلابی ہوتا چہرہ دو آتشی بن گیا تھا _____

"نہیں... چھوڑو مجھے... " دل کی بات نامان کر وہ پھر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی_____

"نکھرے مت کرو میرا علاج کرو.... " اس بار ایلیار نے اس کے چہرے پر اپنا چہرہ رگڑا_ اس کی شیو کی چبھن.... " ہر وقت تو علاج چاہیے تمھیں_ "اس کے چہرے پر ہاتھ مار کر ہٹانا چاہا_____

"مرض عشق میں جو گرفتار ہوں_ "ایلیار نے شرارت سے اس کی گردن پر دانت گاڑے_____

"تو پھر سوری بولو اور مجھے مناؤ.... " وہ پھر سے وہی پہنچ گئی.. اس کی معصومیت..."اب بھی اس کی ضرورت ہے ایسا لگتا ہے تمھیں_"بوجھل سی ہنسی ہنس کر وہ اس بار اسے اپنے ساتھ لئے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا_____

"ہاں کیوں نہیں ہے سوری کی ضرورت..... بہت ہے بلکہ بہت زیادہ ہے_"اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر بہت کا بتایا.. ایلیار مسکراہٹ دبا کر بولا_"یہ بہت کس کس بات پر ہے "_

"اس لئے ہے..... تم نے ہاسپٹل میں مجھے تھپڑ مارا_گھر آ کر اتنا جلایا بھنایا ہر وقت اگریمینٹ والی بیوی کہہ کر_ کالا کہنے پر میرے ساتھ اتنی زبردستی کی_بڑی ماں کے روم میں اتنی باتیں سنائی_پھر ڈنر والا واقعہ اور اب پانی میں کود کر مرنے کا ڈرامہ کر کے میری جان تک نکال ڈالی_اتنے سارے جرم ہے تمھارے.... ایک بار بھی مجھے سوری نہیں بولا اب تو تمھیں مجھے اچھے سے منانا ہو گا ڈنر کروانا ہو گا_کوئی اچھی سی جگہ پر لے جانا ہو گا پھر تمھیں تمھاری اپنی کرنے دوں گی_"وہ شروع ہوئی تو جب تک ایک ایک کر کے اس کی ساری خطائیں گنوا نا چکی چپ نہیں ہوئی تھی_اس درمیان وہ ہونٹوں پر انگلی رکھے بس اس کی بے سر و پیر کی شکایت سن رہا تھا

_____

"ہو گیا یا اور کچھ بھی خطا ہے بندے کی_"جب وہ چپ ہوئی تو اس نے جھوٹی سنجیدگی سے پوچھا تھا_____

"نہیں اتنا بہت ہے ناراض ہونے کے لئے_ "ثمین نے زبان دکھا کر چڑایا_____

"اب میں صرف اتنا کہوں گا..... اس بار تم مجھے مناؤ اپنی اتنی بدگمانی پر تم نے بہت مجھے پریشان کیا تھا یہاں ہم دل ہتھیلی پر کیا جان بھی لئے پھر رہے ہے اور محترمہ کے مزاج ہی نہیں مل رہے ہے_ "اس نے پیار سے ثمین کی چھوٹی سی ناک پکڑ کر ہلائی_____

"اور تمھارے تو جیسے سارے مزاج مل رہے ہے... میرا خون جلایا وہ کیا"_ وہ کسی صورت پر بھی ماننے کو تیار ہی نہیں تھی_ پٹ پٹ بولتی لڑتی جھگڑتی اس کی جان لیتی ایلیار کا دل پھر سے ہمکا_____

"اچھا منالوں گا_ ڈنر پر بھی لے جاؤ گا کسی جنت جیسی جگہ پر وہ بھی کئی دنوں کے لئے مگر ابھی تو پیار کی اجازت دو نا مجھے_ "وہ پھر سے اسے اپنے قریب کرتا منت کرنے لگا_____

"منہ دھو رکھو میں نہیں دیتی"_ ایلیار سے دور ہوتی اس نے گردن اکڑائی____

"نہیں دوں گی تو زبردستی لے لوں گا_ "شرارت سے کہتے ہوئے اپنے پاس کھینچا_____

"ہاں تو لے لو اس دن بھی تو یہی کیا تھا.... زبردستی_ "اس کے بازوں پر اپنے ناخن گاڑے تاکی وہ اس کا ہاتھ چھوڑ دے_____

"پیار والی لڑائی.... " ایلیار نے شرارت سے آنکھیں نچایی_ "جی نہیں اس بار اتنا شور مچاؤں گی کی پورا گھر اکٹھا ہو جائے اور تمھاری پول کھل جائے_ "ثمین کی دھمکی پر وہ زور سے ہنسا تھا_____

"مرو تم..." وہ ہاتھ چھڑا کر اب اٹھ کر بھاگنے کے چکر میں تھی... وہ ماننے والا جو نہیں لگ رہا تھا_____

"پہلے شور مچا کر تو دکھاؤ_ "وہ جیسے ہی بھاگنے کو ہوئی ایلیار نے اسے جکڑ کر اٹھا لیا تھا_____

"چاچو.... چاچو.... " ابھی وہ احتجاج کرتی یا چلاتی اس سے پہلے ہی عادل اور عاقب خدائی فوجدار بن کر دور سے ہی چلاتے ہوئے آرہیں تھے_____

"اب کرو نا ایلی صاحب بدتمیزی میں تن من سے تیار ہوں_" ثمین بڑی شرارت سے اس کے کھلے گریبان میں اپنے ہاتھ پھیر کر شرارت سے بولی_____

" موقع ملانا تو ساری اکڑ نکال کر رہوں گا_" بچے دوڑتے ہوئے ان ہی کے پاس آرہے تھے اس لئے بس اتنا کہہ کر اسے چھوڑ دیا_____

"چہ.. چہ.. بیچارے ایلیار صاحب_" ثمین نے اسے جلانے کے لئے اپنی بھیگی چوٹی اس کے چہرے پر ماری

_____

"اترالو مکرا ابھی وقت آئے گا_ "اس کی ادائے گھائل کر رہی تھی مگر کیا کرتا کی بچے قریب آ گئے تھے_ وہ ایک ادا سے لہرا کر اس کی حالت سے مزا لیتی ہنستی ہوئی وہاں سے جانے کے لئے مڑی_____

"جا کہاں رہی ہو میرے پاس تو رہو_ "ایلیار نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا_____

"شرم کرو بچّے دیکھ رہے ہے_ "قریب آ کر کھڑے بچوں کی طرف دیکھ کر ثمین نے دانت پیسے_____

"چاچو آپ نے کپڑوں کے ساتھ سوئمنگ کی ہے_ "عادل اس کی گود چھڑنا چاہتا تھا مگر ایلیار کے کپڑے گیلے تھے_____

"اپ کی چاچی کو سوئمنگ سکھا رہا تھا_ "ایلیار نے شرارت سے ثمین کی طرف دیکھا_____

"چاچو مجھے بھی سوئمنگ کرنا ہے_ "عاقب کو جوش آیا_____

"کل ابھی رات ہونے والی ہے_ "پیار سے عاقب کے گال چھو کر کہا_____

"میرا ہاتھ چھوڑو مجھے جانا ہے سردی لگ رہی ہے_ "ثمین نے اپنے ہاتھ چھڑا لئے_____

"چپ سی میرے ساتھ چلو....." ایلیار نے آنکھیں دکھائی_____

"چاچو.. چاچی کے ساتھ نہیں ہمیں گھمانے لے چلے.... یا ابھی چلے گیم کھیلنے....." عادل اور عاقب اب ضد میں آکر اس سے لپٹ گئے تھے اور ایلیار کو ان کی ماننی ہی تھی_____

"چاچو.. جائے بچوں کے ساتھ گیم کھیلے..." وہ ہنستی کھکھلاتی اسے منہ چڑاتی اس بار دوڑتے قدموں سے وہاں سے بھاگی تھی_ ایلیار بس اسے اپنے ہاتھ سے نکلتے بے بسی سے دیکھتا بچوں کے ساتھ اپنے روم کی طرف بڑھا اب اسے چینج کر کے بچوں کی ضد بھی پوری کرنی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"سر ڈنر لگ گیا ہے... آپ کو چھوٹے صاحب بلا رہے ہے_" فائق صاحب نے چونک کر ملازم کی طرف دیکھا پھر گھڑی کی طرف، اتنی دیر انہیں اسٹڈی روم میں بیٹھے ہوئے ہو گئی_____

"تم چلو.... میں آ رہا ہوں_" ملازم سے کہہ کر انہوں نے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دی _ ملازم سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا_ ان کا ذہن سوچتے سوچتے بری طرح سے تھکا ہوا تھا_ پرانی یادیں، ہو چکی غلطیاں، آگے کے حالات سب مل کر انہیں بری طرح سے تھکا رہے تھے_ چند گہری گہری سانسیں لے کر وہ سوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے_____

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ڈائینگ روم میں آکر وہ زرا سے ٹھٹکے تھے، آج کافی دنوں بعد سب ایک ساتھ ڈنر پر اکٹھے ہوئے تھے_ آپا کی فیملی، ایلیار اور ثمین بھی، بس نگار نہیں تھی_ انہیں معلوم تھا نگار اب مطمئین سی اپنی پارٹیوں میں گم ہو چکی ہے_ ایک طرح سے ان کا نا ہونا انہیں سکون ہی پہنچا رہا تھا_____

"آئے نا ڈیڈ کیا سوچ رہے ہے... " اس طرح انہیں چپ سا کھڑے دیکھ کر ایلیار نے نرمی سے انہیں پکارا

_____

وہ ہلکا سا مسکرا کر آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے_ ثمین نے چپ کے سے ان کا چہرہ دیکھا آج ان کے چہرے پر وہ سختی اور سرد پن نہیں تھا جو ہمیشہ چہرے پر رہتا تھا... نرمی سی چھائی ہوئی تھی بلکہ وہ کافی تھکے تھکے سے لگ رہے تھے_ آنکھوں میں عجیب سی بے رونقی سی چھائی ہوئی تھی_ ثمین لگاتار ان کو دیکھتی فکر مند سی ہوئی تھی مگر پوچھنے کی ہمت تھی... ناحق دیا تھا انہوں نے_____

"ڈیڈ.... بہت دیر لگا دی آپ نے اسٹڈی میں کتنے تھکے تھکے لگ رہے ہے_ "ثمین کی فکر کو ایلیار نے زبان دے دی وہ بھی بہت غور سے انہیں دیکھ رہا تھا_____

"ہاں بس کچھ کام تھا_ "انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا مگر ان کی مسکراہٹ میں وہ شادابی نہیں تھی

_____

"کیا بات ہے فائق بہت پریشان سے لگ رہے ہو_ کوئی بات ہو گئی ہے کیا...."بڑی ماں نے بھی یہ بات نوٹ کی تھی اس لئے فکر مندی سے پوچھ بیٹھی_ ثمین نے شکر کا سانس لیا اب وہ شاید بتا دے جو وہ اتنی دیر سے دیکھ رہی تھی اور دل میں ان کے لئے پریشان ہو رہی تھی.... ان کی ساری لاتعلقی.. ساری نفرتوں کے باوجود بھی.... ثمین ان سے محبت کرتی تھی اور جب سے انہوں نے اس کے لئے بولا تھا تب سے وہ اپنی ساری ناراضگی بھول چکی تھی_____

"کچھ نہیں آپا بس ایسے ہی آفس کی تھکن ہو رہی ہے_ "فائق صاحب نے زبردستی مسکرا کر انہیں مطمئین کرنا چاہا_ سب کی توجہ ان ہی کی طرف تھی - وہ اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے باری باری سب کو دیکھنے لگے

_____

"ایوری تھینگ از اوکے ڈیڈ؟.."ایلیار نے پریشان ہو کر ان کے شانے پر ہاتھ رکھا_ وہ مسکرا رہے تھے مگر پھر بھی جیسے بہت غمگین سے محسوس ہو رہے تھے_____

"یا آئی ایم فائن... کیونکہ میرا بیٹا میرے پاس ہے_ "اس بار انہوں نے دل سے مسکرا کر ایلیار کا ہاتھ اپنے ایک ہاتھ میں تھام کر پیار سے اس کا شانہ تھپکا_____

ثمین کا دل جل کر ناک سکڑی.... ہر کسی کی محبت بس اس کے لئے تھی_ اس معاملے میں وہ واقعی ایلیار سے جل جاتی تھی _

"آپ کا بیٹا ہے نا تو پھر ڈونٹ وری ساری پریشانیوں کو بھول جائے اور ہمیشہ مجھے خوش دکھنے چاہئے میرے ہینڈسم سے ڈیڈ_ "ایلیار بہت پیار سے ان کے شانے دبا کر ان سے بولا تھا_ سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی _سوائے ثمین کے..... " اہنہ.... سب کچھ بیٹا مکار بیٹا.... " وہ ہلکے سے بڑبڑائی_ اس کی بڑبڑاہٹ نیلم نے سن کر اپنی کہنی اس کی پسلی میں ماری..... جو کچھ زیادہ ہی تیز لگی تھی اسے .....

"اللہ مر گئی... " عادت کے مطابق نازک بی بی بہت زور سے چیخی_ سب کے سر ان کی طرف گھوم گئے_____

"کیاہوا ثمین... " بڑی ماں نے فوراًپوچھا_

"اپنی بہو سے پوچھے جنہوں نے مارا ہے_ انہوں نے میری پسلی توڑ دی ہے_ "وہ بہت تپی ہوئی تھی اور جب وہ تپ جاتی تھی تو سب بھول جاتی تھی.... ایلیار نے دل ہی دل میں سوچا_____

"میں نے کیا، کیا ہے بڑی ماں، یہ ہی ایسی نازک ہی ہے_ میں نے تو بہت آہستہ سے بس خبر دار کیا تھا_ "نیلم آرام سے اپنی صفائی دے کر مسکرائی_____

"یہ آہستہ تھا پوری کہنی میرے پیٹ میں ڈال دی، ساقب بھائی آپ بیٹھے اپنی بیوی کے پاس مجھے نہیں بیٹھنا گھڑی گھڑی تو ان کے ہاتھ چلتے رہتے ہیں_ میں آپ کے میاں اور اپ کے مکار دیور سی فولادی نہیں جو آپ کے ہاتھ سہہ سکوں.... " لگاتار بڑبڑ کرتی وہ تن فن کرتی اٹھی تھی، فائق صاحب کچھ حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے اتنا بولتے ہوئے پہلی بار جو اسے دیکھا تھا وہ بھی اپنے سامنے، ان کے ہونٹوں کے کونے پر مسکراہٹ آٹکی جو سب سے مخفی رہی تھی_____

"اپنی جیلسی چھپانے کے لئے لوگ دوسروں پر الزام لگاتے ہیں_" اسے جلانے کا موقع ایلیار کیسے کھو سکتا تھا_ کرسی سے ٹیک لگا کر اس نے لاپرواہی سے کہا تھا مگر انداز ثمین کو کو پورے تپانے والے تھے_____

"دیکھ لیں بڑی ماں یہ مجھے کہہ رہا ہے_پہلے آپ کی بہو نے مجھے کہنی سے مارا اب آپ کا لاڈلا مجھے جیلس بول رہا ہے_" ثمین فوراً لڑنے کو تیار ہو گئی..... نیلم نے اپنی ہنسی دبائی_____

"ایلی اب کچھ مت کہنا میری بیٹی کو ورنہ میں تمھیں ڈانٹوں گی_" ایلیار کچھ اور بولتا اور اس سے پہلے جنگ چھڑ جاتی بڑی ماں نے ایلیار کو پیار سے ٹوک دیا_____

"یہ ڈانٹ ہے بڑی ماں اتنے پیار سے..." ثمین کا بنا منھ... ساقب اور ایلیار کا قہقہہ نیلم کی ہنسی... فائق صاحب بھی مسکرا دئے____

"اچھاڈانٹ تم لینا بعد میں..... ابھی تم ایسا کرو میری جگہ پر بیٹھو بھئی صحیح ہے نیلم کے پاس بیٹھنے کا رسک تمھیں نہیں لینا چاہیے_"ساقب ایک دم سے شرارت سے کہتے اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھ گئے_____

"یہ رسک آپ اٹھا کر موقع نہیں چھوڑنا چاہ رہے ہے_"ایلیار نے ٹماٹر کا ٹکڑا منھ میں رکھتے ہوئے مزے سے ساقب کو دیکھا_____

"اچھا تو تم بھی فائدہ اٹھالو..... " انہوں نے کہنے کے ساتھ ہی ثمین کو پکڑ کر اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا دیا، ایلیار ان کی شرارت پر انہیں گھور کر رہ گیا، ساقب نے بس اسے آنکھ ماری تھی- ثمین ابھی بھی ہونک بنی ہوئی جلدی سے گھبرا کر اٹھنے لگی .....

"بیٹھی رہو ثمین ایلیار تمھارا شوہر ہے.... اب کھانا شروع کرے_"بے ساختہ فائق کیا بولے سب نے تعجب سے ان کی طرف دیکھا تھا وہ کہہ کر اپنی پلیٹ میں کھانا نکال رہے تھے ....

خود ایلیار کا دل زور سے دھڑکا کیا ڈیڈ سب بھول گئے ہیں وہ نارمل ہو رہے ہیں... ایلیار نے اب اس بات پر غور کیا کی وہ اس دن ثمین کی کیسے ہمایت کر بیٹھے تھے تو کیا وہ..... ہاں اگر کوشش کی جائے، آج ثمین کو دیکھ کر ان کے چہرے پر وہ بیگانہ پن بھی نہیں تھا_____

"بیٹھی رہو ثمین ایلیار تمھارا شوہر ہے.... اب کھانا شروع کرے_" بے ساختہ فائق کیا بولے سب نے تعجب سے ان کی طرف دیکھا تھا وہ کہہ کر اپنی پلیٹ میں کھانا نکال رہے تھے ....

خود ایلیار کا دل زور سے دھڑکا کیا ڈیڈ سب بھول گئے ہیں وہ نارمل ہو رہے ہیں... ایلیار نے اب اس بات پر غور کیا کی وہ اس دن ثمین کی کیسے ہمایت کر بیٹھے تھے تو کیا وہ..... ہاں اگر کوشش کی جائے، آج ثمین کو دیکھ کر ان کے چہرے پر وہ بیگانہ پن بھی نہیں تھا_____

بڑی ماں نے اللہ کا شکر ادا کیا لگ رہا تھا اب سب ٹھیک ہو جائے گا وہ بے حد خوشی سے اپنے خاندان کو ہنستا مسکراتا دیکھ رہی تھی_____

"ثمین میرے مکار دیور کے پاس بیٹھنے کے لئے تم نے میرے پاس والی چیئر چھوڑی نا..." اف یہ بھابھی کی زبان ثمین نے دانت پیس کر ان کی طرف دیکھا اشارے سے انہیں بعد میں دیکھ لینے کی دھمکی بھی دی_____

"نیلم کھانا کھاؤ اب... " جھگڑا شروع ہو جاتا کی بڑی ماں نے پیار سے ٹوک دیا_ وہ مسکراہٹ چھپا کر اپنے میاں کو دیکھنے لگی جو سر جھکائے اپنی ہنسی چھپا رہے تھے_ ادھر ایلیار ایسے بیٹھا تھا جیسے اسے کسی سے مطلب نہیں تھا_ وہ پوری طرح سے کھانے میں غرق تھا مگر دل میں جو چل رہا تھا اس سے وہ خود واقف تھا_____

آرام سے کھانا کھاتی ثمین کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا_ ایلیار سے ایسی حرکت کی جو امید ہی نہیں تھی وہ بھی جب سب ٹیبل پر موجود تھے_ اس کی ہیرو گیری پر اس کا خون کھولا اپنے دوسرے پیر سے ایلیار کے پیر کو ہٹانا چاہا اور ایک ہاتھ سے اس کے ہاتھ کو بھی مگر اس کی نازک لات کا اس ڈھیٹ پر کیا اثر ہوتا تھا ثمین کی شکل دیکھنے والی ہو گئی تھی، اس کے پاؤں کی حرکت ایک تو اسے گدگدی بھی بہت لگتی تھی_____

"ثمین کھانا کھاؤ بیٹا.... " اسے کھانا چھوڑتے پہلے بڑی ماں نے ہی دیکھا تھا_____

"جی بڑی ماں کھا رہی ہوں.... " وہ چمچہ اپنے منھ میں ڈالتے ہوئے گھبرا کر بولی_ ایلیار مسکراہٹ دباتا اپنی پلیٹ پر جھکا ہوا تھا شرارت ویسے ہی تھی_ وہ دل ہی دل میں اسے گالی دے رہی تھی، اپنے دوسرے پاؤ سے لاکھ کوشش کے باوجود بھی اس کا پیر ہٹا نہیں پا رہی تھی_ آخر کار وہ کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی_ سب نے ہی سر اٹھا کر اسے دیکھا_____

"وہ مجھے بھوک نہیں شام میں ڈھیر سارے سنکیس کھا لئے تھے نا... مجھے اب نیند آ رہی ہے_" جلدی جلدی جواب دے کر وہ کسی اور کی کوئی بات سنے بغیر وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں بھاگ آئی_____

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

*..... *..... *..... *..... *..... *

"اللہ اتنی بھوک لگی ہے اور ایلی کے بچے نے..... یا اللہ یہ ایلی کے بچے کو م، توبہ توبہ نہیں اللہ میاں اسے لمبی عمر دینا... ہمیشہ سلامت رہے وہ... ایسا ہی خوش اور مکاری کرتا_"وہ کوستے کوستے گھبرا کر اس کے لئے دعا مانگنے لگی_____

"اتنا بد تمیز ہے یہ ایلیار مجھے کھانا کھانے بھی نہیں دیا_"وہ رونی سی ہو رہی تھی_"اب سب سو گئے ہوں گے میں کچن میں چپکے سے جا کر کچھ کھا لیتی ہوں_"وہ سوچتی ہوئی ارادہ کر کے اپنا دوپٹہ شانوں پر ڈال کر بیڈ سے

اتری_اس وقت کوئی نیچے ہوتا ہی نہیں تھا اس لئے سر پر لپیٹنے کا تکلف نہیں کیا_دبے پاؤں چل کر وہ نیچے آ گئی

_____

"ہاؤ.... " جیسے ہی وہ کچن میں گھسی تھی_پیچھے سے کسی نے اس کے کان میں زور سے کہا__"ال " .....

"اللہ... میں نے کہہ دیا، اب چیخنا مت_"وہ جیسے ہی چیخنا چاہتی تھی ایلیار نے اس کے منہ پر ہتھیلی رکھ دی اور شرارت سے اس کا جملہ بھی پورا کر دیا_ثمین پوری آنکھیں کھول کر اسے گھور رہی تھی جس کے چہرے پر شرارت کے ساتھ محبت بھی رقم تھی، ثمین نے اس کی وہی ہونٹوں پر رکھی ہتھیلی اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر اپنے دانت وہاں گاڑے تھے_____

"آوچ، پوری جنگلی بلی ہو_" ایلیار نے فوراً اس کے ہونٹوں سے ہتھیلی ہٹالی اس نے بہت زور سے کاٹا تھا

"تمھارے جنگلی پن کا جواب دیا ہے_" وہ بہت مزے سے اسے تپاتی لائٹ جلانے کو آگے بڑھی

"کہاں جارہی ہو.... " اس کا بازوں کھینچ کر اپنی طرف کھینچ لیا

"ایلی مجھے کھانا کھانا ہے بہت بھوک لگی ہے، تم نے زرا سا مجھے کھانے دیا ہو بد تمیز انسان... " وہ اپنا بازوں چھڑانے کی کوشش کرتی لگاتار غصے سے اسے گھور رہی تھی، ایلیار کی آنکھوں کی روشنی دوگنی ہوئی تھی

" کبھی اچھے سے، پیار سے بھی پکار لیا کرو، جانم_ "رومانٹک آواز میں کہہ کر اس نے جھک کر اس کا چہرہ چومنا چاہا... ثمین نے اس کے چہرے پر اپنی انگلی رکھ کر زور لگا کر پرے کر دیا_ "تم نا مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ " ....

"ورنہ کیا... " وہ پھر سے جھکا_

"ورنہ یہ... " ثمین نے زور سے اس کے پیر پر اپنا پیر مارا تھا_____

"قسم سے پوری ٹارزن کی اولاد ہو_ "وہ اسے چھوڑ کر اپنا پیر اٹھا کر سہلانے لگا_____

"ٹارزن کی نہیں، فائق معین علی کی اولاد ہوں تمھارے ہاتھ نہیں آنے والی...." وہ مزے سے کہہ کر جا کر لائٹ کھول چکی تھی، کچن جگمگا گیا اور ساتھ ہی ثمین کی آنکھیں ٹیبل پر رکھے لوازمات پر گئی تھی_ ٹیبل پر رکھے پھول، کینڈلز اور مزے دار اس کی پسند کی ڈشز، ایک نظر ایلیار کو بھی دیکھا جو بڑی معصوم سی شکل بنائے آنکھوں سے مان جانے کی ریکویسٹ کر رہا تھا_____

"کرتے رہو... شاید مان ہی جاؤں... ". وہ ایک ادا سے گردن اکڑا کر کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی،_ ایلیار منھ ٹیڑھا کر کے ٹیبل تک آیا پھر ساری کینڈلز جلا کر کچن کی لائٹس آف کر دی_____

"ایسی ظالم کوئی بیوی ہو گی.. زرا سا جو اسے اپنے شوہر پر رحم آتا ہو اسے_" اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہ ناراض سا اسے دیکھ رہا تھا_____

"ایسا بھی کہیں شوہر نہیں ہو گا جو اپنی بیوی کا کھانا تک حرام کر دیتا ہے_ تم نے قسم کھائی ہے ہر وقت مجھے ستانے کی،" اس نے پیشانی پر بل لئے اس کی شکل دیکھی_____

"قسم تو بس تم سے عشق کرنے کی کھائی ہے... " ایلیار نے اپنا چہرہ جھکا کر اس کے شانے کے بوسے لئے، ثمین اس بار کچھ نہیں بولی، بس پلیٹ کھسکا کر اپنے لئے کھانا ڈالا، ایلیار کہنی ٹیبل پر ٹکائے دنیا جہان کی محبت سمیٹے اسے دیکھ رہا تھا_____

"بجائے کچن میں کھلانے کے کہیں باہر لے چلتے تو میں فٹ سے مان جاتی_ "وہ لقمہ کھاتے ہوئے اسے دیکھنے لگی

____

"سچی ابھی چلو پھر.... " ایلیار خوشی سے چہکا_____

"نہیں جانا مجھے کھانا کھانے دو_ "ثمین کی بات پر سارا جوش ٹھنڈا ہو گیا_

"تمھارا شوہر ہوں مگر کھانے کا بھی نہیں پوچھ سکتی، خود ہی ٹھونسے جا رہی ہو_ "وہ منتظر تھا کی وہ اس سے کہے اس لئے آنکھوں میں شکوہ اترا_____

"اتنے آرام سے ٹھونس رہے تھے اب پھر سے ٹھونسنا ہے_ "اس کی بات پر ایلیار کا منہ بنا_____

"تمھیں چھو رہا تھا تو پھر کون کمبخت کھانا کھا سکتا تھا_ "اس کی آواز میں نشہ سا گھلا ثمین کے گال تپے ایلیار کو یہ منظر خود کو سنبھالنا مشکل لگا_____

"اب تو منا رہا ہوں نا مان جاؤ نا یار، تم سے جی بھر کر پیار کرنا چاہتا ہوں_ تم سے دوری اب برداشت نہیں ہو رہی ہے_" اس کے شانہ پر پیشانی ٹکا کر مدھم سرگوشی کی_____

"آ گئے نا مطلب پر... " ثمین نے اپنے دل کی خواہش رد کر کے اس کا سر جھٹک دیا ورنہ دل ہمک ہمک کر اس کی بانہوں میں کھو جانا چاہتا تھا_ "مطلب پرست ہوتا نا تو وہاں جو چھوڑ دیا تھا ناز بردستی اٹھا لاتا تمھیں اپنے بیڈ روم میں_" ایلیار خفگی سے اسے گھورنے لگا_____

"سچ کہو سچ... تم نے مجھے اب چھوڑ دیا ہے، میں تو کاغذی بیوی ہوں نا ایگریمنٹ کیا ہے نا... مجھے کیسے بیڈ روم میں لے جا سکتے ہو_" ثمین کی جلی کٹی سن کر وہ بس تاسف سے اپنا سر ہلا کر رہ گیا... اس پر شکایتی نگاہ ڈال کر ساتھ ہی منہ بھی پھیر لیا_____

ثمین نے چپکے سے اسے دیکھا... منھ پھیرے وہ انگلی سے کینڈل کی لو سے کھیل رہا تھا چہرے پر اب سنجیدگی تھی.... کچھ بھی تھا وہ اس سے بے تحاشا محبت کرتی تھی_ اس کا دل اس کی روح کا وہ حاکم تھا اب اور ستانا اس کی بس کی بات نہیں تھی_ "لو کھالو مجھے معلوم ہے تم نے بھی کھانا صحیح سے نہیں کھایا ہو گا_ "اس بار آواز میں ناز بھرا پیار تھا ایلیار نے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا_____

"مان گئی ہو نا_ "خوش ہو کر اس کا وہی ہاتھ تھام لیا_ وہ بس ہنسی تھی ایک مطمئن سی سرشار ہنسی_ ایلیار نے ایک دم سے اس کی کرسی پکڑ کر کھینچ کر اپنے بالکل قریب کر لی.. وہ کرسی سمیت کھینچتی ہوئی اس کے قریب ہو گئی.... ثمین کے چہرے کو اپنی ہتھیلی میں بھر کر ایک جذب سے وہ بولا تھا .....

"ثمین میں تم سے عشق کرتا ہوں ایسا عشق جو صرف تمھارے لئے ہے بس.... مگر یہ بھی سچ ہے میں اپنی کسی بھی غلطی سے اپنے اور تمھارے بیچ دوریاں نہیں لا سکتا، میں جذبات میں بہہ کر وہ نہیں کر سکتا جو تم چاہتی ہو.... فل حال ابھی تو بالکل نہیں_ "ثمین اس کی آنکھوں کے جادو میں کھوئی ہوئی تھی_____

"ثمین میں تم سے محبت کرتا ہوں بے تحاشا بے حساب تو پھر اس محبت کا جوابدہ صرف تمھارے سامنے ہوں.... ساری دنیا کے سامنے ڈھنڈورا نہیں کر سکتا... کیونکہ میں جانتا ہوں کی اس میں کون سا خطرہ ہے، تم مجھ پر بھروسہ نہیں کر سکتی... ایک بار ٹھنڈے دل و دماغ سے یہ سوچ نہیں سکتی کی جو شخص تم سے اتنی محبت کرتا ہے... جس کی کل کائنات تم ہو... وہ کیوں ایسا کر رہا ہے... ایک بار تم نے یہ جاننے کی کوشش نہیں کی.. سمجھنا نہیں چاہا... بس مجھے مجرم ثابت کرتی رہتی ہو_ "لگاتار بولتے ہوئے اس نے بھی شکوہ کر ڈالا_____

"تم بتانا چاہتے تھے مجھے سچائی... " وہ سنجیدہ تھی_____

"بتادوں گا سب بتادوں گا.... بس پوری طرح سے مطمئین ہو جاؤں، پہلے جو سمجھتا تھا وہ سب بدل رہا ہے میں خود الجھن میں گرفتار ہوں مگر تمھیں ان الجھنوں میں گھرا نہیں دیکھنا چاہتا_ "ثمین نے اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دئے_____

"پلیز ثمین مجھے سمجھنے کی کوشش کرو.... میں کچھ چھپا رہا ہوں تو اس کی بھی کوئی وجہ ہو گی، اب مجھے بار بار اپنی محبت کی توہین اچھی نہیں لگ رہی ثمین، تم چاہتی ہو میں تمھارے قریب نہیں آؤں تو کوشش کروں گا کی نہیں آؤں_ "ایلیار سنجیدگی سے کہتا اپنے ہاتھوں کو اس کے چہرے سے ہٹانے لگا کی ثمین نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام لیا_____

"صرف کوشش... پکا نہیں بولوں گے کی اب نہیں چھونا ہے_ "ثمین نے مسکراہٹ دبائی اس کی باتیں اس کی ناراضگی بہالے گئی تھی اب بس شرارت سے آنکھیں چمکی_ ایلیار نے منھ بنا کر اس کی شرارت سے چمکتی آنکھیں دیکھی ....

"کوشش اس لئے کیونکہ تمھیں دیکھ کر میری نیت ڈنواڈول ہونے لگتی ہے، جیسے ابھی... " وہ اس کی شرارت سمجھ کر اس پر جھکا_____

"جو کہتے ہو اس پر عمل تو کر لیا کرو_" ثمین نے ہنس کر اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر خود سے دور کر دیا

_____

" ماننا مت_" ایلیار نے اس کا ہاتھ تھام لیا، کلائی کے نشان اب بھی تھوڑے تھوڑے مجود تھے_ وہ اس کے زخموں کے نشان پر انگلی پھیرنے لگا... دل میں اس دن کی یاد سے اب بھی خوف ابھرا تھا اگر.... ایلیار نے بے ساختہ اسے اپنے سینے میں چھپا لیا... اس کے سر کو چومتے ہوئے وہ اسے اپنے دل میں چھپا لینا چاہتا تھا

_____

"ایلی مجھے رات میں بہت ڈر لگتا ہے میں سو نہیں پا رہی ہوں، تم میرے روم میں آسکتے ہو.... " اس کی ڈری ڈری آواز ایلیار نے اسے خود سے الگ کیا_____

"یہ ابھی کہہ رہی ہو اور اس رات جب میں نے کہا تھا کی میں صرف تمھارے خوف کی وجہ سے تمھارے روم میں آیا ہوں تو میری جان لینے پر درپے ہو گئی تھی تم_ "ثمین نے بیچارگی سے اپنے لب مسکراہٹ میں پھیلائے ایلیار اس کی کلائی تھام کر اسے گھور رہا تھا_____

"معاف کر دو، بہت غصے میں تھی نا_ "ثمین نے ہلکے سے اپنے کان چھوئے_____

"اتنے دن سے ڈر رہی ہو اور.... " ایلیار اب بھی اسے گھور رہا تھا_____

"کیا کرتی تم پر اتنا غصہ تھا اور تمھاری نیت پر بالکل یقین نہیں تھا... ہو تو میرے شوہر نا اب تم نے وعدہ کیا ہے نا تو پلیز میں تمھارے روم میں یا تم میرے روم میں سو جانا کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا..." وہ بڑے پیار سے اس کی شرٹ کے کالر درست کر رہی تھی_____

"سوچ لو تمھاری نظر میں، میں بڑا بے اعتبار سا بندہ ہوں_" وہ شرارت سے جھکا_____

" بکواس بند کرو... سوؤں گے نا میرے روم میں_" ثمین نے ہاتھ مارا_____

"کہنے کی بات نہیں پاگل لڑکی پہلے بتا نہیں سکتی تھی.... " وہ پیار سے اس کے گال پر انگلی مار کر اس نے اسی کے ہی پلیٹ سے لقمہ توڑنے لگا_ وہ بھی مسکرا کر اپنے لئے لقمہ لینے لگی_____

"ویسے یہ وہ کھانا وہ نہیں جو ڈنر تھا_ "ساری ڈشیز کو دیکھتے ہوئے وہ تعجب سے پوچھ بیٹھی_____

"جتانا اچھا تو نہیں لگتا پھر بھی دیکھ لو ایسی محبت کرتا ہوں، تمھارے لئے باہر گیا ڈنر پیک کروایا، بکے لی، کینڈلز لی اور تم زرا سا ایک کس بھی نہیں کرنے دے سکتی_ " اسے شکایت کا موقع ملا تھا کولڈ ڈرنک کا ایک سپ لیتے ہوئے کھاتی ثمین کو دیکھا_____

"شاید مل جائے دعا کرو... " وہ شرارت سے آنکھیں مٹکا کر اسے دیکھ کر اس کا گلاس والا ہاتھ تھام چکی تھی، ایلیار نے مسکرا کر اسے اپنے گلاس سے سپ لیتے دیکھا_____

"مجھے اللہ پر یقین ہے... " چمچے سے چاول منھ میں ڈال کر بڑا پر یقین تھا وہ... اس نے بس ناک چھڑائی_____

"ایک بات کہوں... " ثمین نے سوالیہ نظروں سے ایلیار کا چہرہ دیکھا_"ایسے چھپ چھپ کر ملنے کا اپنا ہی ایک مزا ہے، ہم نے تو چھپ کر ملنے کا مزا ہی نہیں لیا اور شادی ہو گئی.... اب یار جب تک سب ٹھیک نہیں ہو جاتا، ایسے ہی سب سے چھپ چھپ کر ملتے رہیے گے_ایک ساتھ گھومیں گے ڈیٹ کریں گے_"وہ بڑا پر جوش سا چاروں طرف دیکھ رہا تھا_____

"پیار کیا تو ڈرنا کیا مسٹر ایلیار.... چھپ چھپ کر بزدل ملتے ہیں، تم نے وہ گانا نہیں سنا پیار کرنے والے کبھی ڈرتے نہیں جو ڈرتے ہیں وہ پیار کرتے نہیں_"وہ بڑی ترنگ سے گنا گنائی_____

"اللہ کی پناہ... اس کا بھی شوق ہے_" اس کا لہرا کر گانا.... وہ بہت مشکل سے اپنی ہنسی دبا رہا تھا_____

"اب سارے محلے کے تو شوق ختم نہیں کر سکتے تھے، بہت سنا ہے، اور سناؤں..." وہ بڑے جوش سے پوری اس کی طرف گھوم گئی_____

"جی نہیں ہم کچن میں ہے... کبھی موقع ملا تو آپ کے اس شوق سے بھی لطف اندوز ہو جائے گے_" پیار سے منع کر کے اس نے چمچہ رکھ دیا اب گلاس سے کولڈ ڈرنک پیتے ہوئے وہ لگاتار اسے دیکھنے لگا_ نیوی بلو کلر کے کرتے پاجامے میں بڑا سا دوپٹہ شانوں پر لاپرواہی سے رکھے... بڑی ماں کی دی جیولری میں اس کا چاند سا حسین چہرہ کینڈلز کی روشنی میں اسے سب بھلا رہا تھا_____

"چھڑ گیا جنات دیکھنے والا... " اس کی نگاہوں سے نروس ہو کر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اس نے دوسری طرف گھما دیا_____

"دیکھنے دو نا... اس ناراضگی میں تم نے ڈھنگ سے دیکھنے بھی نہیں دیا ہے_" دوبارہ اسے اپنی نظروں کی گرفت میں رکھ کر اس کی آنکھیں اب لو دینے لگی تھی_____

"یہ کولڈ ڈرنک دو... " وہ چڑ کر اس کے ہاتھ سے گلاس چھین کو سپ لینے لگی_ ایلیار نے کچھ کہے بغیر پلیٹ اٹھا کر کھڑا ہو گیا، جھوٹے برتن اٹھا کر سب سینک میں ڈال دئے_ کھانا اٹھا کر فریز میں رکھا اور وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑے آرام سے سپ لے رہی تھی_ ایلیار سارے کام ختم کر کے کرسی ایک دم اس کے نزدیک کر کے بیٹھ گیا

_____

"اب کیا... چلو روم میں... " اسے پھر سے بیٹھتے دیکھ کر وہ گلاس ٹیبل پر رکھ کر اٹھنے لگی کی ایلیار نے اس کا ہاتھ تھام کر پھر سے کرسی پر بیٹھا دیا_____

"کیا ہے... " اس نے جیسے ہی پوچھا ایلیار نے پھونک مار کر ساری کینڈلز بجھا دی کچن میں اندھیرا چھا گیا_____

"اب ایک بار ان ہونٹوں کو تو چھو سکتا ہوں_ "اس کی بھاری آواز ثمین کچھ نہیں بولی نا ہی کچھ احتجاج کیا بس اپنا چہرہ تھام چکے ایلیار کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دئے_____

"کر لوں... " اس کی جلتی سانسیں اس کے ہونٹوں کو جلا رہی تھی_

"پہلے کبھی اجازت مانگی ہے.... " وہ بھی جیسے ہار مان چکی تھی آنکھیں بند کئے کئے بس اتنا کہا_

" کبھی اجازت مانگوں گا بھی نہیں تم میری جو ہو ہمیشہ سے، جب پہلی بار چھوا تھا تو بھی اجازت نہیں مانگا تھا اور تمھیں پتا ہے پہلی بار تمھارے خوبصورت لبوں کو چھو کر مجھے کیا احساس ہوا تھا_ "ایلیار اس کی چہرے کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لئے ہوئے بے خودی سے بول رہا تھا_ ثمین نے حیا سے سرخ ہو کر اپنا چہرہ جھکا لیا_ اس رات کے احساس نے عجیب سی کیفیت دل پر چھادی تھی کتنی حسین یادیں تھی وہ_____

"تمھیں معلوم ہے پہلی بار تمھارے لبوں کو چھونے کی گستاخی میں نے کب کی تھی_ "ایلیار اسی بے خودی میں ڈوبا اس کے گالوں پر اپنی انگلی پھیر رہا تھا_ اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی نجانے کیوں ثمین کی پلکیں کپکپانے لگی... " بتاؤ... " وہ نجانے کیوں بضد تھا____

"معلوم ہے اس رات جب تم مجھے لے گئے تھے... " بہت مشکل سے کہہ کر اس نے اس کے شانے پر اپنا سر جھکالیا، ایلیار نے ہنس کر اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا_____

" جی نہیں جانے من... اس سے پہلے ہی چھو چکا تھا_ "ثمین کا سر جھٹکے سے اٹھا تھا_

" بکواس.... " پوری شدت سے اس نے انکار کیا تھا آنکھوں میں بھرپور حیرت تھی وہی ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ....

"بتادوں کب... " اس نے شرارت سے اس کے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرا_____

"ایلی تم کب... " ثمین کو یقین نہیں آرہا تھا_____

"یاد کرو.... " اپنے دونوں ہاتھ اس کے کاندھوں پر ارد گرد رکھ کر وہ شریر ہو رہا تھا_ ثمین الجھن سے اس تاریکی میں بھی اس کا روشن چہرہ دیکھ رہی تھی_____

"تمھیں یاد ہے ایک دن جب.. "ایلیار بولتے بولتے اس دن کی یاد میں کھویا ...

ثمین کے برتھ ڈے والے دن جب ثمین اس کے روم میں سو گئی تھی اور وہ اسے سرپرایز دینے کے لئے پارٹی چھوڑ کر گھر آ گیا تھا... سب کچھ کچن میں رکھ کر وہ ثمین کے روم میں جانا چاہتا تھا کی وہ اسے عاقب کے ساتھ اپنے روم میں دیکھ کر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ سرشار بھی ہو گیا تھا پھر عاقب کو گیم میں بزی کر کے وہ اپنے بیڈ کی

طرف بڑھا تھا، بیڈ پر ثمین نہیں ایک قیامت تھی جو بجلی بن کر اس پر گری تھی_ وہ اس کی اپنی تھی، اس کا عشق، اس کی بیوی، اس احساس میں ڈوب کر ایلیار بہت حق سے اسے نظروں میں بھر رہا تھا_____

روز کی طرح اس کے سر اور وجود سے لپٹا ہوا دوپٹہ اس وقت بس اس کا سراہی ثمین کے وجود سے الجھا ہوا تھا_ پہلی بار ایلیار اس کا کھلا سر کھلا تراشا ہوا سراپا دیکھ رہا تھا_ وہ سب بھلا کر سوئی ہوئی ثمین کے پاس آ کر بیٹھا تھا .....

ایک نظر عاقب پر بھی ڈالی وہ گیم میں غرق تھا اور اسے یقین تھا عاقب ایسے ہی بے خبر رہے گا_ اس لئے بڑے اطمینان سے وہ ثمین کے چہرے پر جھکا تھا_ سنہری بالوں کی لٹو کو بہت پیار سے اس کے گالوں پر سے ہٹایا تھا چاند اور بھی نمایاں ہو گیا... " تمھارے قریب ہو کر بھی تم سے دور رہ کر میں کیسے بے قراری سے دن کاٹ رہا ہوں، تمھیں ابھی بتا بھی نہیں سکتا_ "اس کے گالوں پر انگلی پھیرتے ہوئے وہ اتنی آہستہ بول رہا تھا کی قریب بیٹھا بھی کوئی نہیں سن سکتا تھا_ عاقب تو ویسے بھی دور تھا اور ثمین بے خبر .....

"مجھے معلوم ہے میرے عشق کی آگ تمھیں اپنے حصار میں لے چکی ہے، بس انتظار ہے تو اس دن کا جب تم میری محبت میں ڈوب جاؤں گی اور تب میں تمھارے ہونٹوں سے خوبصورت اظہار سن کر اپنی محبت کی پیاس بجھاؤں گا_" وہ مدہوش سا اس کے چہرے پر جھکا اپنی انگلی سے ثمین کے چہرے کے ہر نقش کو چھو رہا تھا_____

آج جو قدرت نے اسے موقع فراہم کر دیا تھا_ وہ اس موقعے کو کھونا نہیں چاہتا تھا کتنی حسرت تھی اسے کی بس ایک بار اسے چھو کر تو دیکھے، ایلیار نے ہاتھ بڑھا کر اس کے مرمری گلابی ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں سے لگا لیا.... ثمین اس بار کروٹ سے سیدھی ہو گئی.... اس طرح لیٹنے سے اس کا چہرہ اور بھی ایلیار کے قریب ہو گیا، ایلیار کی نگاہ ان گلابی پنکھڑی پر ٹکی تھی جنہیں کبھی بھی کسی مصنوعی رنگوں کی ضرورت نہیں تھی .....

ثمین کے ہونٹوں کا رنگ بے حد گلابی ہونے کے ساتھ ساتھ سرخی بھی چھلکاتے تھے... جس سے اس کے لبوں کی خوبصورتی اور بڑھ جاتی تھی اوپر سے ان کا قاتلانہ کٹاؤ زرا سے ابھرے وہ ایلیار کے ہونٹوں کو سنسناہٹ سی پھیلا چکے تھے اس کی آنکھوں میں نشہ سا گھلا تھا_ ایک نظر عاقب کو دیکھ کر ایلیار ایک ٹرانس کی کیفیت سے جھکا

تھا ہونٹ، گلابی لبوں سے کیا ٹکرائے پورے جسم میں سرور دوڑ گیا، وہ سب بھول کر جیسے گھونٹ گھونٹ ان لبوں کے رس کو پی رہا تھا ابھی دل بھرا بھی نہیں تھا کی ثمین زرا سا کسمایی تھی ایلیار فوراً ہوش میں آیا تھا .....

اس سے پہلے کی وہ اٹھ جاتی اور اس کی ساری شرافت کا کباڑا ہو جاتا.... تیزی سے اٹھ کر وہ بیڈ سے کھڑا ہوا تھا بس دو گھونٹ ہی لے کر جسم میں ایسی خماری چھڑی تھی کی وہ جیسے نشا کر کے آیا ہو.... اپنے ہونٹوں کو چھوتا وہ تیزی سے چل کر جا کر واش روم میں گم ہو گیا اور ثمین کو خبر ہی نہیں ہوئی کی اس رات اس نے کیا گستاخی کی تھی

"تم... تم.... " ثمین کی آنکھیں پھٹ گئی_

" کیا تم.... " وہ اب بھی مسکرا رہا تھا_ آنکھوں میں بجلیاں سی بھری تھی_____

"شرم نہیں آئی میرے ساتھ ایسا دھوکہ کرتے اور وہ بھی میرے سونے میں اور عاقب بھی تو تھا وہاں.... " وہ ناراضگی کی طور پر اس سے دور ہٹنے لگی ایلیار نے اس کی کمر اور مضبوطی سے جکڑ لی_

"بیوی سے کیا شرم، عاقب دیکھ لیتا تو کہہ دیتا کی پھپھو پلس چاچی کو جگا رہا ہوں ایسے جلدی اٹھے گی_" پیشانی سے پیشانی ٹکرا کر بے شرمی سے کہا_____

"سوتے ہوئے سے یہ سب کرنا شرافت نہیں، مجھے معلوم ہوتا تم اتنے بد تمیز ہو، تو کبھی تمھارے پاس نہیں آتی _" ثمین اس کے کاندھے پر کئی مکے مارے تھے_____

"اچھا پھر رہ لیتی میرے بغیر_ "وہ ہولے ہولے ہنستا آرام سے مار کھا رہا تھا_____

"بے ایمانی کرتے شرم نہیں آئی... "اب بھی خجل سی وہ اس کے کاندھے کو جھٹک رہی تھی_____

"بے ایمانی کے ساتھ بے شرمی تو اب ہو گی.... " کہنے کے ساتھ ہی ایلیار نے اس کی احتجاج کے باوجود ایک ہاتھ ثمین کے پیچھے لے جا کر اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کا چہرہ اپنے چہرے پر جھکا لیا... اس بار اس نے پوری شدت سے ان لبوں کو جکڑ لیا.... ثمین نے پوری طاقت سے خود کو چھڑانا چاہا مگر وہ اسے جکڑے پوری شدت سے اس کے لبوں کا جام اپنے ہونٹوں سے دل کی پیاس بجھا رہا تھا .....

ثمین کی ساری کوششیں دم توڑ گئی.. آنکھیں بند ہو گئی اور ساتھ مدہوشی چھانے لگی، ساری مزاحمت دم توڑ چکی تھی ایلیار نے اسے ڈھیلا پڑتے محسوس کر کے اس کے ہاتھ چھوڑ دئے_ ثمین کے ہاتھ خود بخود ایلیار کی پشت

سے ہوتے ہوئے اس کے بالوں میں الجھنے لگے ایلیار کی شدت میں اور اضافہ ہوا تھا ثمین کی خود سپردگی نے اس کی آگ کو اور بھڑکا دیا تھا_____

وہ دونوں ایسے ہی کھوئے رہتے کی ہیل کی ٹھک ٹھک کچن کے پاس ہی سن کر دونوں جیسے ہوش میں آئے تھے_ "کوئی آرہا ہے ادھر.... " ایلیار نے اس کے کان میں کہہ کر ثمین کو فرتی سے لے کر وہی میز کے نیچے بیٹھا تھا _ ٹھک ٹھک اب بہت نزدیک ہو رہی تھی_ سینڈل سے لگ رہا تھا ممی تھی مگر وہ آتے ہی کچن میں کیا کرنے والی تھی_ ثمین نے گھبرا کر ایلیار کا بازوں پکڑا اس نے بس اس کے ہاتھ کو تھپک کر تسکی دی تھی_____

آنے والی واقعی نگار تھی_ کچن کی لائٹس کے سوئچ بورڈ کہاں تھے یہ بھی انہیں پتا نہیں تھے وہ کبھی کچن میں جھانکتی بھی نہیں تھی_ اس لئے سوئچ ڈھونڈ کر لائٹ جلانے کے بجائے انہوں نے اپنا موبائل آن کیا چاروں طرف لائٹس مار کر وہ فریز کی طرف آگئی، گلاس میں پانی بھر کر انہوں نے پانی پیا تھا_ ادھر ثمین ایلیار کا بازوں لوری طاقت سے جکڑ کر آنکھیں بند کئے ان کے جانے کی دعا کر رہی تھی_____

"تم یہاں کیا کر رہی ہو... " اللہ ایلیار نے اپنا سر پکڑ لیا، اب ڈیڈ کو بھی یہی آنا تھا بیچارگی سے ثمین کی طرف دیکھا وہی ڈر اور بیچارا پن وہاں بھی چھایا تھا_____

"پانی پینے آئی تھی، آپ جاگ رہے ہے اب تک_ "نگار گلاس رکھ کر لاپرواہی سے بولی_____

"یہ پارٹی سے آنے کا کون سا وقت ہے_ "فائق صاحب نے گھڑی دیکھی جو آدھی رات گزرنے کا بتا رہی تھی

_____

exponovels

"اب یہ لوگ یہی لڑیں گے بھی... " ثمین نے اس کے کان میں گھس کر پریشانی سے سرگوشی کی_ "وہ جو کرے تم بس چپ رہو_ "ایلیار آہستہ سے گھڑک کر بولا تو ثمین نے تپ کر اس کے بازوں پر چٹکی کاٹی، وہ بس لب بھینچ کر اسے گھور کر رہ گیا_____

"میرے آنے کا یہی وقت ہے... اگر ایسا ہی برا لگ رہا تھا تو میرے ساتھ چلتے مگر تمھیں تو اپنی بیٹی کے لئے اور بھی پلاننگ کی ضرورت تھی_ "آج کل نگار کا رویہ ان کے ساتھ ایسا ہی ہو گیا تھا، ہر بات میں وہ ثمین کو کھینچ لاتی

_____

"اچھا کچھ ویسی ہی پلاننگ جیسی تم نے کی تھی_ "فائق صاحب کا لہجہ خود بخود کاٹ دار ہو گیا_____

"تم کہنا کیا چاہتے ہو.... " وہ بری طرح سے بھڑکی، ثمین نے پہلی بار ان کی لڑائی دیکھی تھی مگر ایلیار ان کے اس پہلو کو جانتا تھا جو وہ بچپن سے دیکھ رہا تھا_ جس سے نگار اور فائق انجان تھے اور گھر والے بھی مگر وہ سب سمجھتا تھا کی ممی ڈیڈی کیسے ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ ایسے ہی بیہیو کرتے تھے اس نے اپنے جبڑے بھینچے

_____

"میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ تم سمجھ بھی نہیں سکتی نگار، بٹ میں گھر پر اب کوئی تماشا نہیں چاہتا اس لئے تمھیں وارن کرنا چاہتا ہوں.. یہ ایلی اور ثمین والا میٹر کلوز ہو چکا ہے تو تم بھی بات بات پر جاہلانہ عورتوں والا ایٹیٹوٹ دکھانا بند کرو_ "فائق صاحب کی آواز بہت سخت تھی_____

"یہ میٹر اب کلوز ہو گا ہی نہیں مسٹر فائق معین علی، جب تک ثمین میرے بیٹے سے جڑی ہوئی ہے... انہیں الگ کر دو میں چپ ہو جاؤں گی_ "ان کی سرد آواز پر ایلیار نے ثمین کا چہرہ دیکھا وہ بس پھیکا سا مسکرائی_ ممی کی نفرت ایلیار کے دل میں پھر سے چبھا تھا جیسے، شاید مان ٹوٹنے کی کرچیاں جو بہت پہلے ہی چیخ کر ٹوٹتی ہر بار اسے زخمی کرتی رہتی تھی_____

"میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں ثمین ہمیشہ ایلیار سے جڑی رہے گی وہ چاہے یا نا چاہے، ثمین اس کی بیوی ہے اور رہے گی_ "انہوں نے قطعیت سے کہہ کر بات ختم کرنی چاہی_____

"تم نے ایسا کیا ہے ورنہ ایلیار کو کیا پڑی تھی تمھاری بیٹی سے نکاح کرنے کی... اسے بیوی بنانے کی_ "ثمین ان کی غلط فہمی پر بس طنز سے مسکرائی_

"اسے ایلیار کی بیوی بنایا کس وجہ سے اور بنایا کیوں... یہ تم تو کیا تمھارے فرشتے بھی نہیں جان سکتے_ "انہوں نے اس بار ان کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا_ "یہی تو جاننا چاہتی ہوں میں_ زین نے مجھ سے بے وفائی کیوں کی وہ مجھ سے سب چھپا کر " ....

"ایک منٹ نگار.... " انہوں نے ایک دم سے انہیں ٹوک دیا_ "زین نے تم سے کبھی محبت ہی نہیں کی تو بے وفائی کیسی... " ان کا مذاق اڑاتا لہجہ، نگار کی آنکھوں میں خون اترا تھا_____

"یاد کرو نگار اس نے کب تم سے محبت کی تھی.. ناتب جب تم اس کی منگیتر تھی... ناتب جب تم اس کی زبردستی بیوی بن گئی_ وہ صرف ایک لڑکی سے محبت نہیں عشق کرتا تھا اور مرتے دم تک بس اس سے ہی عشق کرتا ہوا اس دنیا سے گیا اور وہ لڑکی کون تھی، میری بیوی میری بیٹی کی ماں، نوشین... " ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہوں نے ان کے کانوں میں سیسہ انڈیلا تھا.... یہی تو وہ راز تھا جو ان کی نفرت کا سبب تھی_____

ایلیار وہاں بیٹھے بیٹھے جیسے مجسمہ ہو گیا_ آج سمجھ میں آیا ممی ثمین سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہے وہ ان کی بس سوتیلی بیٹی نہیں، ان کی محبت کی کہانی کا وہ کردار تھی... جس کا دکھ انہیں پتھر بنا چکا تھا_ خود ثمین بھی ہونک سا بنی ہوئی سب سن رہی تھی_____

"نگار تم کبھی بھی وہ حاصل نہیں کر سکتی جو تمھارا کبھی تھا ہی نہیں... اب بھی وقت ہے نگار... اب سنبھل جاؤ.... اس بار معاملہ زین کا نہیں تمھارے اپنے بیٹے ایلیار کا ہے نگار...." وہ نگار کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں بول رہے تھے..... " مجھے کوئی اعتراض نہیں وہ جہاں چاہے جب چاہے شادی کر لے، اس طرح تمھیں بھی سکون مل جائے گا، بٹ اب مجھے گھر میں کوئی بھی جنگ نہیں چاہئے_ مجھے بالکل نہیں پسند گھر کی بات باہر اچھالی جائے.... ایلیار کی شادی ہو جانے دو میں ثمین کو مبین کے پاس بھیج دوں گا وہ وہاں خوش تم دونوں یہاں خوش_ "وہ جیسے سب پلان کر کے بیٹھے تھے اب انہیں نگار کو کیسے رام کرنا تھا اور اس بار نگار کو بھی ان کی بات درست لگی_____

ایلیار نے چپکے سے ثمین کی طرف دیکھا وہ بس چپ سی سر جھکا کر سب سن رہی تھی_____

"ٹھیک ہے، میں ایلیار سے بات کروں گی وہ جلد سے جلد اس لڑکی سے شادی کر لے_ "اف یہ عورت.... ثمین کا دل کہا ان کا منھ نوچ لیں_____

"ایز یو لائیک... لیکن مجھے ثمین کے ساتھ تمھارا یہ برتاؤ نہیں چاہئے_ "وہ تحمل سے انہیں دیکھ رہے تھے

_____

"پتا ہے فائق مجھے کیوں لگتا ہے کی تم اپنی بیٹی سے نفرت کا دکھاوا کرتے ہو.... تم اس سے جو اتنی لاتعلقی دکھاتے ہو وہ ہے نہیں اس میں بھی کوئی راز چھپا ہے_ "انہوں نے بہت غور سے انہیں جانچنا چاہا مگر ان چہرے پر ایک شکن تک نہیں آئی_____"تم جو سمجھو.... گڈ نائٹ.."وہ بول کر کچن سے نکل گئے_____

"جس دن بھی مجھے پتا چلا کی یہ سب ڈرامہ تھا فائق اس دن..... " انہوں نے پوری بات نہیں کی اپنا کلچ اٹھا کر وہ بھی کچن سے نکلی تھی_ ایلیار نے ان دونوں کے جانے کا یقین کرنے کے بعد ہی میز سے ہٹ کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا، ہاتھ بڑھا کر ثمین کو بھی اٹھایا_____

"یا اللہ کیسی مصیبت میں پھنس گئے تھے، گردن میں درد ہونے لگا_ "وہ گہری گہری سانس لے کر اپنی گردن کو دبا کر ایلیار کو دیکھنے لگی وہ کافی الجھا الجھا سا لگ رہا تھا_ ثمین سمجھ سکتی تھی کچھ باتیں ایسی تھی کی وہ پریشان اور دکھی ہو جاتا... پیار سے اس کے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھا ایلیار نے چونک کر اسے دیکھا_ "میں ٹھیک ہوں.. کچھ نیا نہیں تھا میرے لئے یہ سب... " اس نے مسکرا کر ثمین کا وہی ہاتھ تھام لیا_____

"ہاں نئی بس دلہن آئے گی_ "وہ منہ بنا چکی تھی_____

"شٹ اپ... ڈونٹ سے اینی تھینگ ایباوٹ دس میٹر یار... میں تھک گیا ہوں اس بیہودہ موضوع سے، پلیز تم شروع مت ہو جانا_" وہ اس بار واقعاً چڑ کر بہت ہی جھنجھلایا ہوا اسے ٹوک گیا.... بار بار یہی ایک بات نا جانے ممی ڈیڈ کو کیا پڑ گئی ہے، دونوں ہی ایک الگ کھچڑی پکا رہے تھے... کون صحیح کون غلط وہ پریشان ہو گیا تھا

_____

"آئی ڈونٹ کیئر.... مجھے تو بس یہ خوشی ہے کی تمھاری شادی کے بعد میں اپنے بابا کے پاس چلی جاؤں گی، اپنے بابا کے پاس.... " وہ بہت ہی خوشی کا سانس لے کر اسے سر سے پیر تک جلا کر جانے کے لئے مڑی تھی_____

ایلیار نے اس کی چوٹی مٹھی میں جکڑ لی... ثمین اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مڑی... "آئندہ سے یہ بات کی نا تو... " وہ اس کے بال جکڑ کر اس کا چہرہ اپنے قریب کر چکا تھا_____

"کیا کرلوں گے تو..... " اس نے ناک چھڑائی_____

"اتنی محبت دوں گا نا کی کبھی مجھ سے جدا ہونے کے بعد سانس بھی نہیں لے پاؤں گی_ "ثمین کے لب مسکرا اٹھے اس کی دھمکی پر_ "تم سے جدا ہونا ہی کون چاہتا ہے تم خود مجھ سے جدائی کا کھیل کھیل رہے ہو_ "اس کے شکوے پر ایلیار نے جھک کر بھرپور بوسہ ان لبوں کا لیا تھا اور اس کے بال چھوڑ دئے_____

"ایک بار سارا کھیل ختم ہو جانے دو پھر تو جدائی کا نام بھی نہیں ہو گا ہمارے درمیان، بس تم اور میں اور ہمارا عشق.. "وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کر چکا تھا ___

"اب چلے ورنہ پھر کوئی نا آجائے_ "ایلیار کی سانسیں اب اس کے چہرے کو حدت بخش رہی تھی ثمین آنکھیں بند کر کے سرگوشی میں بولی_____

"چلو ہم دونوں بھاگ ہی جاتے ہیں یہاں سے بہت دور نا ممی ناڈید نا کوئی اور...." وہ جیسے اب تھک گیا تھا یا ثمین سے جدا ہونا منظور نہیں تھا_____

"یہ ڈسکشن روم میں چل کر بھی کر سکتے ہیں_" اپنا آپ چھڑا کر اس کا بازوں تھاما_____

"اچھا روم میں تم ثابت کروں گی کی میں اگر ایسا چاہوں تو تم سب کچھ چھوڑ کر میرے ساتھ بھاگ چلوں گی_" ایلیار کچھ زیادہ ہی سنجیدہ تھا_____

"میرا سب کچھ تو تم ہی ہو... جہاں کہوں گے وہاں چلوں گی، اس میں ثابت کرنے کی کیا بات ہے_" وہ اس کا بازوں تھام کر کھینچنے لگی مگر ایلیار اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا_____

"کیا ہے ایلی چلو اب نا... " اسے ڈر تھا پھر سے کوئی اور نا آجائے_____

"ثابت تو کرنا پڑے گا کی تم بھی مجھ سے اتنا ہی پیار کرتی ہو، اتنی ہی بے قرار رہتی ہو_" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا سنجیدہ تھا_

"اچھا کیسے محبت ثابت کروں جناب عالی کے لئے_" ثمین نے اس بار اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گھورا_____

"بھابھی کے نسخے آزما کر... " اس کے آرام سے کہنے پر ثمین نے بھیوں سکڑ کر پوچھا..... " کون والا نسخہ... " ایلیار نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی_____

"دیوانے.... مرو تم یہی_ "وہ کانوں کی لوں تک سرخ ہوئی تھی، ایلیار کو دھکا دے کر تیزی سے کچن سے نکل کر بھاگی تو وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا تھا_ ثمین نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا ہی نہیں کی وہ پیچھے آرہا ہے یا نہیں.... اسی طرح وہ بھاگتے ہوئے اپنے روم میں آئی تھی، ایلیار اس کے پیچھے ہی روم میں داخل ہوا تھا روم لاک کر کے مڑ کر ثمین کو دیکھا_ جو نگاہیں چرائے اپنی الماری کی طرف بڑھ رہی تھی_ ایلیار نے بڑھ کر اسے گود میں اٹھالیا_ "کیا کر رہے ہو... " وہ اس سے نظریں بھی نہیں ملا پا رہی تھی_____

"مجھے ثبوت چاہئے تمھاری محبت کا_ " ثمین نے گھبرا کر اسے دیکھا، ایلیار کے چہرے پر لکھا تھا وہ آج کسی صورت پر ماننے والا نہیں تھا_ ایلیار نے لا کر اسے بیڈ پر لٹا دیا پھر وہ بھی اس کے قریب ہی لیٹا تھا_____

"تمھیں آج ثابت کرنا ہے کی سچ میں تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہو_ " کہنی کی بل ہو کر ثمین کا گلابی ہوتا چہرہ اپنی گرفت میں لے کر وہ اسی سنجیدگی سے بول رہا تھا اگر وہ مذاق میں کہتا تو ثمین جھٹ سے انکار کر دیتی اور لڑ بھی لیتی مگر وہ تو بالکل سنجیدہ تھا_____

"ایلی میں..... " وہ بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"وجہ... بھابھی سے تو خوب مشورے سنتی ہو.... " ایلیار بھویں اچکا کر ثمین کا پریشان چہرہ دیکھ رہا تھا_____

"مجھے شرم آتی ہے.... بھابھی تو پرانی ہو گئی ہے.. اس لئے.... میں تو نئی نویلی ہوں نا_ "اس کی نرالی منطق پر ایلیار نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی_____

"اس روز سے ملا کر ایک ماہ تو ہو ہی گیا ہے اتنے میں تم پرانی ہو گئی ہو..." ایلیار نے کہنے کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تھام کر اپنی شرٹ پر رکھا_____

"نہیں کرو نا... " اپنے ہاتھ کو دور رکھنے کے لئے ثمین نے مٹھی بنائی ایلیار نے اس کا چہرہ دیکھا_____

"آئی نو تم سے ہو گا بھی نہیں... تمھیں صرف طنز کرنا اور صرف تعنے مارنا آتا ہے، محبت تو کر ہی نہیں سکتی.... " ثمین کا دماغ اتنا سنتے ہی الٹ گیا تھا_____

"آج دکھا دیتی ہوں کتنی محبت کرتی ہوں... " بہت ہی غصے سے کہہ کر اس نے ایلیار کو دھکا دیا تھا_ اپنا دوپٹہ پھینک کر وہ بیڈ پر دونوں گھٹنے رکھ کر اس کی ٹانگوں پر بیٹھی تھی ہاتھ اٹھا کر بالوں کا جوڑا بنایا ایلیار آرام سے ہاتھوں کا سر کے نیچے تکیہ بنا کر اسے دیکھ رہا تھا_____

"تم آنکھیں بند کرو....." وہ جیسے تپ ہی گئی تھی_ اف کتنا مشکل کام تھا ایسا کرنا ثمین نے آنکھیں میچ کر اس کی ضد پوری کرنی چاہی_____

"ہٹو مل گیا مجھے ثبوت مائی لائف.... " وہ اس بار مسکرا کر بولا تھا_____

"نہیں تم کو ابھی ثبوت چاہئے نا دیتی ہوں_ "ناچاہ کر بھی آواز بھرا گئی_____

"پاگل ہو پوری، رئیلی میں مزاق کر رہا تھا... " اس کا سارا مذاق والا موڈ پیار میں تبدیل ہو گیا... بیٹھی ثمین کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر گرا لیا_____

"یہ مذاق تھا... " وہ سر اٹھا کر اس کے سینے پر مکا مار کر بولی_____

"پورا کا پورا.... ایسی خواہش کیسے کر سکتا ہوں پہلے پرانی تو ہو جاؤ ابھی نئی ہونا_"وہ شرارت سے اس کے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرنے لگا_____

"بہت بد تمیز ہو تم_"ثمین کو بھی ہنسی آئی تھی_____

"بد تمیزی کی کوئی بات نہیں تم میری جان سے بھی پیاری بیوی ہو بالکل جائز مطالبہ تھا میرا_" ایلیار نے چہرہ اٹھا کر اس کے تپتے گال چومے_ ثمین کے ہونٹوں پر بس شرمیلی سی مسکراہٹ تھی_ ایلیار نے اسے اپنے سینے میں بھینچا .....

"مجھے تم سے کوئی ثبوت نہیں چاہئے کبھی بھی نہیں، تمھاری محبت پر میں کبھی شک کر ہی نہیں سکتا... ثمین مجھے معلوم ہے یہ جو پگلی سی دیوانی سی لڑکی ہے نا یہ صرف مجھ سے محبت کرتی ہے بے حد، بے پناہ_" اس کی بات ثمین کے کانوں میں جیسے رس گھول رہی تھی_____

"ایلی مجھے بھی بس ایک تم پر یقین ہے آج سے وعدہ کرتی ہوں کبھی تم سے بد گمان نہیں ہونا ہے، بس تم پر اعتبار ہے اور بس تم سے پیار کرنا ہے_" وہ کہہ کر جھکی تھی، بڑی عقیدت سے اس کی پیشانی پھر دونوں آنکھیں چومیں، _ ایلیار کے ہونٹ مسکراتے ہوئے اپنے دل میں اترتے سکون کے احساس کو محسوس کر رہے تھے

_____

کچن میں ہوئی ممی اور ڈیڈ کے بیچ کی ساری تلخ کلامی اس کے دماغ سے محو ہو گئی_ سچ تھا ثمین کا پیار اسے سب بھلا دیتا تھا ساری مشکلیں ساری تلخیاں،_ وہ اب بھی فرط محبت سے اس کے چہرے کو چھو رہی تھی_____

"میری زندگی ہو تم... میری سب کچھ، میرا دل میری روح میرا جسم سب تم ہو_ "وہ والہانہ محبت سے اسے دیکھتا جھکا تھا ثمین کے پورے چہرے پر اپنی محبت کی مہر کی چھاپ چھوڑی تھی... وہ اب بھی آنکھیں بند کئے ہوئے ایلیار نے چہرہ اٹھایا تو آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا_____

"آگے کچھ کروں_ "شرارت سے پوچھا_

"بس زیادہ مت پھیلو_" بول کر اسے خود کے اوپر سے دھکیلا ایلیار ہنس کر اس پر سے ہٹ کر بیڈ سے اتر گیا

_____

واش روم سے فریش ہو کر وہ باہر نکلا تو ثمین کی طرف بھی دیکھا جو اب اٹھ کر اپنے بال سلجھاتے ہوئے سمیٹ کر چوٹی بنا رہی تھی .....

"کھلے رہنے دو نا تمھارے بال اوڑھ کر سونا ہے_" بنا شرٹ پہنے اس کے بیڈ پر گر کر اس کی طرف دیکھا_____

"اور صبح مجھے سلجھا سلجھا کر پاگل نہیں ہونا ہے_" وہ منھ بنا کر کہتی بل ڈال رہی تھی ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں ہر حرکت پر کھنک جاتی_ کتنا اچھا کیسا پر سکون سا لگ رہا تھا ایلیار مسرور سا اسے دیکھ رہا تھا_ سارے بل ڈال کر وہ چوٹی پشت پر کرتی بیڈ تک آگئی پھر تکیہ درست کر کے اس کے پاس ہی لیٹی تھی_____

"کتنا اچھا لگ رہا ہے نا ثمین.... آج جیسے لگ رہا ہے ہم واقعی میاں بیوی ہے، ایک دوسرے کے ساتھ... ایک بستر پر سونے جا رہے ہے_ "ثمین کو ہنسی آئی تھی_____

"جناب... ہم ساتھ نا رہے پھر بھی میاں بیوی ہی ہے_ "اس کی بات پر وہ مسکرایا_ "وہ تو ہے ہی مگر ہر بار ملن کے بعد بھاگنا ہی پڑا_ کبھی کچھ ہوا تو کبھی کچھ... کوئی رات ایسی گزری جو ہم نے ساتھ پوری گزارای ہو_ "سچ کہہ رہا تھا ان کے ساتھ یہی تو ہو رہا تھا_____

"انشاءاللہ ہمیشہ ساتھ رہیں گے ساتھ دن اور رات گزارے گے مائی ڈیئر ہسبینڈ_ "وہ ناز سے کہتی اس کا بازوں کھینچ کر اس پر سر رکھ کر لیٹ گئی_____

"آمین" ایلیار نے پورے دل سے دعا کی تھی_ اپنے سینے پر رکھے ثمین کے ہاتھ کو اٹھا کر لبوں سے لگایا تھا_ وہ آنکھیں بند کر کے مسکرائی تھی، اس کا ہاتھ اپنے لبوں پر رکھ کر اور اسے اپنے بازوؤں میں بھر کر اس نے سکون سے آنکھیں بند کر لی، زرا ہی دیر میں دونوں کو نیند نے آگھیرا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

دوبارہ اس کی آنکھ الارم کی آواز پر ہی کھلی تھی_ ثمین جاگ نا جائے اس لئے ایک بازوں میں اسے سنبھالے دوسرے بازوں کو بڑھا کر موبائل اٹھایا تھا_____

الارم آف کر کے موبائل دوبارہ اپنی جگہ پر رکھا.... ثمین کا سر اپنے بازوں سے ہٹا کر بڑی احتیاط سے تکیہ پر رکھ کر اس کا ہاتھ بھی آہستگی سے اپنی کمر سے ہٹایا..... کلائی میں چوڑیوں کا شور بڑا ہی بھلا لگا تھا، ایلیار نے محبت سے اس کی کلائی چومی اور پھر ہاتھ ثمین کے پیٹ پر رکھ کر سوئی ہوئی قیامت کو دیکھا_____

"ایسی حسین بیوی ہو تو انسان سارے کام کاج چھوڑ کر بس ان کے قدموں میں بیٹھا رہے... ". دل میں سوچ کر جھک کر اس کی پیشانی لبوں سے چھوئی پھر آہستہ سے وہ بیڈ سے اترا تھا ....

ثمین پر کمفرٹر اچھی طرح سے ڈال کر اس نے اپنی شرٹ اٹھائی.... شرٹ اٹھاتے ہوئے اس کی نگاہ ثمین کے اس دوپٹہ پر بھی گئی جو بیڈ کے نیچے پڑا ہوا تھا_رات کے سارے واقعے یاد آئے تھے اس کا بے انتہا پیار اس کی حرکت_"ایسی محبت... " وہ بہت ہی والہانہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا_____

ٹی شرٹ پہن کر دوپٹہ اٹھا کر اس کے پاس تکیہ پر رکھ کر وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا.... باہر آ کر ایک بار پھر بیڈ کی طرف آیا تھا... دل تھا کی بس اپنے محبوب کی طلب کر رہا تھا مگر وقت کے ابھی کچھ اور تقاضے تھے اس لئے اپنا دل اور نظر دونوں موڑ کر وہ اس کے روم سے نکل کر اپنے روم میں چلا آیا_____

اپنا روم اسے پہلی بار خالی خالی ویران سا لگا_ یہ روم تو بس اب ثمین کے وجود سے ہی شاد ہو سکتا تھا_____

"مجھے معلوم ہے... اب جب تک تم یہاں نہیں آنے والی یہ روم مجھے کاٹنے کو دوڑے گا_" وہ بڑبڑا کر بیڈ تک آیا، بیڈ پر بیٹھ کر اس نے سائڈ ٹیبل کی دراز کھولی، ایک طرف کونے میں سگریٹ کا پیکٹ پڑا ہوا تھا_ ایلیار نے پیکٹ اٹھا کر سگریٹ نکال کر منھ سے لگائی تھی_ سگریٹ سلگا کر وہ کش لیتے ہوئے بس ثمین کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا_____

بستر سے اٹھ کر وہ ٹہلتے ہوئے اپنی بالکنی تک آیا، گلاس ڈور کھسکا کر وہ بالکنی میں آکر کھڑا ہو گیا_ ریلنگ تک آکر اچانک اس کی نگاہ گیٹ کے اس پار نظر آتی فائق صاحب کی کار پر پڑی تھی، ان کے ساتھ کوئی اور بھی تھا جس سے وہ باتیں کر رہے تھے.... اور جس سے وہ باتیں کر رہے تھے اس شخص کو پہچان کر ایلیار کو جھٹکا لگا تھا، وہ انگلیوں میں دبی سگریٹ تک پینا بھول گیا_____

"مبین انکل اسی شہر میں ہے_" شاکڈ سا وہ بڑبڑایا، ڈیڈ ان سے باتیں کر رہے تھے اور پھر انہوں نے ان کے ہاتھ میں کچھ دیا تھا_ فائق صاحب کار سے اتر کر ان سے کچھ کہتے گیٹ کی طرف بڑھ گئے اور مبین صاحب کار آگے بڑھا لے گئے_ ایلیار کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا_____

"کیا انکل کہیں نہیں گئے... وہ اسی شہر میں ہے اگر وہ اسی شہر میں ہے تو وہ وہی اسی گھر میں بھی ہوں گے_" ایلیار سب سوچتے ہوئے بالکنی سے ہٹ گیا تاکی فائق صاحب اسے نا دیکھ لیں_____

"اب تو انکل سے ملنا ہی پڑے گا_" وہ پکا ارادہ کر کے سگریٹ پھینک کر سلیپر سے مسل چکا تھا_ اندر آ کر کار کی چابیاں اٹھا کر وہ اپنے روم سے باہر نکلا تھا_____

"اتنی صبح صبح کہاں جا رہے ہو.... بریک فاسٹ نہیں کرنا ہے کیا_" سیڑھیوں پر ہی اس کی مٹ بھیڑ فائق صاحب سے ہوئی تھی_____

"جی بس ایک ارجنٹ کام ہے آ جاؤں گا تب تک_" ان سے جلدی جلدی بتا کر وہ ان کی سائڈ سے نکل کر دھڑا دھڑ نیچے اتر گیا_____

فائق صاحب کو اس کی عجلت سمجھ میں ہی نہیں آئی پھر وہ اپنا سر جھٹک کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئے_____

ادھر وہ اپنی کار پورچ سے نکال کر بڑی رفتار سے گیٹ سے نکال گیا تھا_کار اسی طرف تیز رفتار سے دوڑا رہا تھا جدھر فائق صاحب کی کار لے کر مبین صاحب گئے تھے_ان کے گھر کا ایڈریس اسے کبھی بھولا ہی نہیں تھا_وہ تیز مگر احتیاط سے کار چلا رہا تھا، آخر کار اسے ڈیڈ کی کار دکھائی دے ہی گئی تھی_____

وہ چوکنا ہو کر ان کی کار کا پیچھا کر رہا تھا، مگر کار ادھر گئی تھی جس کا ایڈریس سوائے فائق صاحب کے کسی کو معلوم نہیں تھا اور ایلیار حیرانی سے اس طرف بڑھ رہا تھا_____

"ادھر تو میرے ڈیڈ کا بنگلہ ہے جو.... " اس گھر کا نشان وہ کیسے بھول سکتا تھا_ فائق صاحب سمجھتے تھے کی کسی کو اس جگہ کا ایڈریس نہیں معلوم تھا، مگر ایلیار اس جگہ کو کبھی نہیں بھول سکتا تھا_ کار گیٹ کے اندر گئی تو اس نے بھی اپنی کار گیٹ کے اندر لائی تھی_____

مبین صاحب نے چونک کر دوسری کار کو اندر آتے دیکھا تھا_ وہ ڈور کھول کر تیزی سے اترے تھے، ایلیار بھی تیزی سے دروازہ کھول کر اترا_ مبین صاحب نے ایلیار کو گہری سانس لے کر دیکھا، پھر وہ خود کو اس کے سوالات کے لئے تیار کر چکے تھے، وہ کار کا ڈور بند کرتے ہوئے ان کی طرف بڑھا وہ بس پھیکا سا مسکرائے تھے

_____

*..... *..... *..... *..... *.... .. *

نگار اپنے آفس کے لئے تیار ہو کر ڈائینگ روم میں آئی تو بری طرح سے ٹھٹکی تھی پھر سے پورا خاندان ٹیبل کے اطراف میں جمع تھا ہمیشہ کی طرح .....

آپا کی پوری فیملی، فائق اور ان کی سب سے بڑی دشمن ثمین بھی_____

"بس ہو گیا سکون غارت_" ان کا حلق تک کڑوا ہو گیا_رات کو ہوئی فائق کی ساری بات یاد آئی تو اپنے چہرے پر سارے احساس مٹا کر وہ ٹیبل تک آ گئی، اب انہیں اس لڑکی سے کوئی تعلق رکھنا ہی نہیں تھا اس کے لئے کیوں اپنا دماغ خراب کرے وہ_____

"گڈ مارننگ.... " وہ نزاکت سے کہہ کر کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی_____

"السلام علیکم.... " ٹوسٹ پر بٹر لگاتے ہوئے فائق صاحب سنجیدگی سے بولے_ ثمین نے فوراً نیلم کی طرف دیکھا، دونوں نے اپنی اپنی مسکراہٹ چھپائی البتہ بڑی ماں اور ساقب خاموشی سے ناشتہ میں لگے ہوئے تھے

_____

"ایلی نہیں ہے آپا... " انہوں نے فائق صاحب کے سلام کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی ماں سے پوچھا

_____

"اسے کوئی ضروری کام تھا وہ باہر گیا ہوا ہے_ "بڑی ماں کے بجائے فائق صاحب نے جواب دیا تھا.... نگار نے بس کاندھے اچکا یے پھر جوس کا بھرا جگ اپنی طرف کھسکا کر اپنے لئے گلاس میں انڈیلا_____

"ناشتہ تو کر لیتا.... ایسا کیا کام پڑ گیا کی اٹھتے ہی چلا گیا بعد میں کر لیتا کام.... اب آئے گا تو آفس کی جلدی مچی رہے گی، ناشتہ بھی رہ ہی جائے گا اس کا_" کوئی کچھ کہے یا نا کہے بڑی ماں کو فکر ہوئی تھی.... فکر تو ثمین کو بھی ہو رہی تھی مگر ابھی اسے سب کے سامنے بولنے کا کہاں حق ملا تھا_ ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل دیکھا... اس نے کال اور ٹیکسٹ کیا تھا ایلیار کو.... کال کا جواب تو نہیں آیا تھا مگر جلدی آ رہا ہوں کا میسج موصول ہو چکا تھا_____

"آپ پہلے اسے ناشتہ کروا دیجئے گا پھر آفس بھیج دیجئے گا، کوئی جلدی نہیں ہے،" ان کی فکر پر فائق صاحب نے دلاسے دینے والے انداز میں انہیں تسلی دی_

"زرا اسے کال تو کرو ساقب کہاں ہے بچہ،" بڑی ماں کو اتنی جلدی کہاں تسلی ہونے والی تھی_____

"آپا بچہ نہیں ہے ایلی اسے اب بچوں کی طرح ٹریٹ کرنا چھوڑ دے... اپنا اچھا برا سمجھتا ہے وہ_" نگار کو برداشت نہیں ہوا.... ایلیار کے لئے ان کی فکر زرا سی بھی اچھی نہیں لگی تھی_سب کو ان کا لہجا ناگوار گزرا

"نگار آپا اس کی پھوپھی کے ساتھ ساتھ ماں جیسی بھی ہے_انہیں حق ہے اس کے بارے میں پوچھنے کا_" فائق نے انہیں سنجیدگی سے ٹوک دیا

"یہاں سب کو کچھ زیادہ ہی ایلیار کی ذاتیات میں دخل دینا اپنا حق لگتا ہے_" وہ نخوت سے کہہ کر سر جھٹک کر اپنی پلیٹ سے آملیٹ کا ٹکڑا کانٹے کی مدد سے کھانے لگی

"یہ اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہے_" ثمین نے بالکل نیلم کے کان میں گھس کر سرگوشی کی جو عادل کو ناشتہ کروا رہی تھی_____

"برداشت کرو تم بھی... جیسے میں برداشت کر رہی ہوں، بڑی ماں اور ساقب کی وجہ سے_" نیلم تو ہمیشہ سے نگار سے تپی ہوئی رہتی تھی جھک کر ثمین کے کان میں کہا_____

"بہت مشکل ہے بھابھی، میری تو ساس بھی ہے یہ.... کیسے کٹیں گی زندگی...." چوری سے نگار کی طرف دیکھتے ہوئے وہ پھر سے ان کے کان میں گھسی_____

"ایلیار سے کہہ کر ماں تبدیل کروا دو... " ان کے جل کر کہنے پر ثمین نے ایک آہ بھری_____

"کاش ایسا ہو سکتا... ". اس کی بات پر وہ ابھی کچھ اور گل افشانی کرتی کی عاقب بول اٹھا_____

"مما ہم لیٹ ہو جائے گے... جلدی سے یہ موٹے کو کھلا دے روز اس کی وجہ سے ڈرائیور انکل کو ویٹ کرنا پڑتا ہے_"عاقب کی بات پر سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی سوائے نگار کے_____

"میں چاچو کی طرح بن رہا ہوں بدھو... ان کی طرح اسٹرانگ... " عادل کچھ زیادہ ہی ایلیار سے محبت کرتا تھا فوراً جواب دیا_سب کی ہنسی پر نگار بھی اس بار مسکرائی...

" چاچو کی طرح میں بنوں گا_"عاقب لڑنے کے لئے تیار ہو گیا_____

"اب تمھارے چاچو اتنے اچھے بھی نہیں کی تم دونوں ان کے لئے لڑنے بیٹھ جاؤ،" سب کی محبت پر وہ واقعی اس سے جلنے لگتی تھی مگر بولا بھی تو غلط وقت پر، سب کی نگاہ یہاں تک فائق صاحب بھی اس کی طرف دیکھنے لگے تھے_____

"تمھیں بڑی خبر ہے، بہنا" اس بار صرف کھانے کی طرف توجہ رکھے ہوئے ساقب نے بھی شرارت سے اسے دیکھا_____

"وہ میں.... " اس سے جواب نہیں بنا تھا_"بھابھی میں دونوں کو چھوڑ کر آوں کار تک..." ثمین اب کی گھبرا کر کھڑی ہو گئی کیونکہ نگار بڑی خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی، ان کے بیٹے کے شان میں جو گستاخی جو کر دی تھی_____

"چاچی میں چل رہا ہوں،" عاقب اپنی کرسی چھوڑ کر کھڑا ہو گیا_ "یہ چاچی نہیں ہے تمھاری_ "لو اب نیا جھگڑا فائق صاحب نے دل میں سوچا_____

"چاچو نے بولا ہے یہ چاچی ہے تو نانو یہ چاچی ہے... " ان کے چاچو نے کہا تھا تو کیسے بھلا وہ پھوپھو کہہ سکتے تھے، کمر ہر ہاتھ رکھ کر نگار کو بتایا_____

"نگار ثمین ایلیار کی بیوی ہے تو بچوں کی چاچی ہوئی نا_ "بڑی ماں کی بات پر نگار نے غصے سے ثمین کی طرف دیکھا، وہ گھبرا کر عادل کو کرسی سے کھینچ کر اتار چکی تھی_____

"ارے آرام سے_ "نیلم اس کی گھبراہٹ پر مسکرائی_ "جی آرام سے ہی لے جا رہی ہوں...." وہ سادگی سے بول کر عاقب اور عادل کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے نکل آئی تھی_____

"پھوپھو ہی بولا کرو تم دونوں.... کیا چاچی چاچی کی رٹ لگا کر رکھی ہے_ "باہر نکل کر وہ ان دونوں سے پیار بھری ڈانٹ سے بولی_ "چاچو بولے " ...

"اچھا رہنے دو چاچو کا قول نہیں ہوا ہے جیسے اقوال زریں ہو گیا_ "وہ ٹوک کر ہنس دی پھر بچوں کو جھک کر پیار کرتے ہوئے انہیں کار تک لائی تھی_ کار میں ڈرائیور نظر نہیں آ رہا تھا_____

"اب یہ ڈرائیور کہاں رہ گیا" وہ ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے جھلائی_____

"ڈرائیور حاضر ہے میڈم... " اس کے شانے پر پیچھے سے ایلیار نے ہاتھ مار کر شوخی سے کہا تھا_ "چاچو... چاچو... "بچے اس کا ہاتھ چھوڑ کر ایلیار سے لپٹ گئے، ثمین نے تیزی سے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا_ وہ کھلا کھلا سا مسکرا رہا تھا، جھک کر عاقب کا گال چوما اور عادل کو بازوؤں میں اٹھالیا_____

"کہاں چلے گئے تھے صبح صبح، اتنی دیر سے انتظار کر رہی تھی... " وہ اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر پیار سے شکوہ کر رہی تھی_____

"آج لگ رہی ہو بالکل بیوی جیسی_ "اس نے عادل کے گال چوم کر اسے چھیڑا_

"میں تمھاری بیوی ہی ہوں لگنا کیا ہوتا ہے_" ثمین نے ناک چھڑا کر اس کی گود میں سوار عادل کا دایاں گال نوچا_____

"چاچی مجھے نہیں پسند_" وہ ہمیشہ کی طرح چڑا اور خفا ہو کر ایلیار کے گلے میں بازوں ڈال کر اس کے گلے سے لپٹ گیا، ثمین نے منھ ٹیڑھا کیا_____

"چلو بیٹا تمھیں اسکول چھوڑ دیتا ہوں_" ایلیار نے عاقب کے گال چھوتے ہوئے پیار سے کہا_

"ابھی تو آئے ہو ناشتہ تو کر لو_" وہ فکر مندی سے بولی____

"اکیلے نہیں جارہاہوں تم بھی چل رہی ہو، اپنی بھی پریکٹس ہو جائے گی_ "پچھلی سیٹ پر پرجوش سے عاقب کو بیٹھا کر عادل کو بھی اس کے ساتھ بٹھاتے ہوئے ڈور بند کر کے ثمین کی طرف دیکھا_____

"کس چیز کی پریکٹس...." ثمین سمجھی نہیں_

"ممی اور ڈیڈ والی... " ایلیار نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی.... ثمین ایک دم سے گلابی ہوئی تھی_" بچے دیکھ رہے ہے کچھ تو خیال کرو جانم... ایسے حسین روپ نا دکھاؤ کی سارے لحاظ بھلا دوں_ "ڈور بند کرنے کے بہانے سے اس نے جھک کر اس کے گال چومے_____

"بدتمیز.... "وہ تیزی سے دور ہٹی ایک تو وہ لوگ لان میں تھے اوپر سے کار میں بیٹھے بچے، وہ بس اسے گھور کر رہ گئی_____

"چلو بیٹھو... بچوں کا اسکول لیٹ ہو جائے گا_ "ایلیار نے اس کا بازوں کھینچا_____

"پاگل ہو سب گھر پر ہے... " ثمین نے اپنا بازوں چھڑانا چاہا_

"کچھ نہیں ہوتا کسی کو معلوم نہیں میں گھر آ چکا تھا ویسے بھی ممی ڈیڈ آفس چلے جائے گے، بڑی ماں کو کال کر کے بتا دوں گا_ "وہ سارے پروگرام سیٹ کر کے جیسے اسے لے جانے کے لئے ہی آیا تھا_____

"نہیں میں نہیں جاؤں گی... تم بچوں چھوڑ کر واپس آؤ... " ثمین کو پھر بھی عجیب سا لگ رہا تھا اپنا بازوں چھڑانا چاہا_____

"آرام سے مان ہی نہیں سکتی ہو تم_ "اس بار کہہ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھالیا_

"اللہ... ایلی مت کرو_ "مارے گھبراہٹ کے اس نے ہاتھ پیر مارے مگر سب بے سود اسے اٹھا کر کار میں بیٹھا کر ہی دم لیا تھا_____

"چاچو، چاچی کو گود میں کیوں لائے وہ میری طرح چھوٹی تو نہیں_ "ایلیار کار اسٹراٹ کر کے گیٹ سے نکالنے لگا جب عادل بول پڑا البتہ عاقب کچھ نہیں بولا تھا... بس اپنے چمکتی آنکھوں سے دونوں کو دیکھ رہا تھا_____

"تمھاری چاچی کو نکھرے کرنے کی بہت عادت ہے نا اس لئے انہیں اٹھا کر لانا پڑتا ہے_" پیار سے عادل کو جواب دے کر ناراض ثمین کو بھی دیکھا_" اور ویسے بھی تمھاری چاچی چھوٹی سی بچی ہی تو ہے_" وہ مزے سے بچوں کو پٹی پڑھا رہا تھا_____

"بچی نہیں ہوں میں سمجھے تم_" ایک زوردار ہاتھ اس نے اس کے بازوں پر مارا تھا_____

"چاچی.... بیڈ بیبٹ بڑوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتے_" عاقب نے اچھا والا سبق سیکھایا_____

"تمھارے چاچو کو ہاتھ کے ساتھ لات بھی مارتے ہیں_" ایلیار کے ہنسنے پر اسے بہت ہی غصا آیا تھا عاقب کو تپ کر جواب دیا_____

"بس کرو اتنا غصہ اچھا نہیں ہوتا میری جان... " اسٹیرینگ سے ہاتھ ہٹا کر اس کی ناک دبائی وہ ناک چھڑا کر پیچھے مڑ کر دیکھنے لگی عاقب اور عادل اب آپس میں باتیں کر رہے تھے_____

"تم میرے روم سے کب چلے گئے تھے اور صبح صبح ایسا کون سا ضروری کام پڑ گیا تھا تمھیں کی بنا سب کو بتائے نکل گئے_بڑی ماں پریشان ہو رہی تھی_"اب وہ ساری ناراضگی بھول کر پوچھنے لگی_____

"بیویوں والے سارے جراثیم ہے حضور میں_"ایلیا رزرا سا اس کا چہرہ دیکھ کر شوخی سے بولا_____

"حق ہے میرا تم سے پوچھنے کا_"گردن اکڑا کر اسے دیکھا_____

"آپ کے سارے حق سر آنکھوں پر_ "اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگالیا انداز میں بے حد محبت بھی تھی

_

"کوئی بات بنا چھوئے نہیں کر سکتے_ " عادل اور عاقب کے خیال سے اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچا

_____

"یہ میرا حق ہے اسے تم چھین نہیں سکتی_ "دوبارہ سے اس کا ہاتھ کھینچ کر اپنے لبوں سے لگایا_____

"پاگل.... بچے دیکھ رہے ہے_ "دانت پیس کر اپنا ہاتھ چھڑایا_____

"ماڈرن بچے ہے_ "اس پر کیا اثر ہونا تھا_____

"گئے کہاں تھے تم ناشتہ بھی نہیں کیا ابھی تک_ "ثمین کو پھر سے اس کی فکر لاحق ہوئی_____

"کوئی بات نہیں لیٹ کھالوں گا_ ویسے بھی خواہش نہیں ہے ابھی.... " بہت لاپرواہی سے کہہ کر اس نے کار اسکول کے گیٹ کے سامنے روکی تھی_ بچوں کا اسکول آگیا تھا، ایلیار اپنی طرف سے ڈور کھول کر کار سے اتر گیا... پھر عادل کو گود میں اٹھا کر اور عاقب کی انگلی پکڑ کر انہیں گیٹ تک چھوڑنے گیا تھا_____

ثمین بہت ہی دل چسپی سے کار میں بیٹھے بیٹھے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی_ زمین پر پنجوں کے بل بیٹھا ہوا وہ عادل سے کچھ کہہ رہا تھا شاید کوئی وعدہ کر رہا تھا... باری باری دونوں بچوں کو گلے سے لگایا ان کے گال چومے، بچے بھی اس سے لپٹ کر اپنا اپنا پیار دے کر گیٹ سے اندر گئے تھے.... ایلیار تب تک انہیں ہاتھ ہلاتا رہا تھا جب تک وہ اسکول کی بیلڈینگ کے اندر نہیں چلے گئے تھے_ ثمین کو اس وقت دنیا کا سب سے خوبصورت مرد لگ رہا تھا چہرے پر سچی محبتوں کے نور نے اس کے چہرے کو اور بھی پر کشش بنا دیا تھا_ جب تک وہ کار میں آکر نہیں بیٹھا وہ محبت کا سمندر اپنی آنکھوں میں لئے اسے دیکھتی رہی تھی_____

"اتنے پیار سے مت دیکھو کی میں بہک ہی جاؤں_ "کار میں بیٹھتے ہی وہ اس کی طرف جھک کر بولا تھا_____

اس کے پیار پر وہ سرشار ہو کر مدھر سی ہنسی ہینسی تھی_ اس کے ہنسنے پر ایلیار نے گردن موڑ کر اسے دیکھا، صبح کی ساری تازگی سمیٹے کھلا ہوا پھول سا چہرہ_ "تم اتنی حسین کیوں ہو" آنکھیں ہی نہیں آواز بھی آنچ دے رہی تھی_ "تمھارے ہوش اڑانے کے لئے... " پاس آکر اس کے بازوں پر ٹھوڑی ٹکا کر ہاتھ بڑھا کر ایک انگلی اس کے چہرے پر پھیری_

"ہم تو اب ہوش میں ہے ہی نہیں جب سے تمھارے عشق میں ڈوبے ہے سارے ہوش گنوا چکے ہے... "
مدہوشی میں اپنے چہرے پر پھرتی اس کی انگلی اپنے ہونٹوں میں دبالی_____

" کار ڈرائیو کر رہے ہو... روم میں نہیں ہو ہوش واپس لاؤ_" اپنی انگلی کھینچ کر وہ خود کو سنبھال کر دور ہٹی
_____

"ہمیشہ ایسے ہی میرے موڈ کا ستیاناس کر دیا کرو اچھا بھلا رومانس ہو رہا تھا چڑیل بن گئی تم_" وہ اس طرح اس
کے دور ہٹنے پر تپا تھا_____

"رومانس چلتی کار میں ایک کام کرو بس " ...

"میں کر سکتا ہوں رومانس بھی اور ڈرائیو بھی پاس آؤ_ "ہاتھ بڑھا کر پھر سے اسے کھینچ لیا_____

"رومانس کرنا ہے تو گھر چلو" اس کے بازوں پر سر رکھ کر سکون سے کہا_____

"گھر، گھر میں رومانس ہو سکتا ہے بھلا، ایک طرف ممی، دوسری طرف ڈیڈ کا خطرہ، کچھ بچا تو بھابھی کے پاس گھسی رہتی ہو، یار ہم اکیلے کب ہوں گے_ "اس کی جھنجھلاہٹ پر ثمین نے بس سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا_____

"مجھے بھگا لے جاؤ، اتنے آئڈیا نکالتے ہو اس کے لئے بھی کوئی ترکیب لڑالو_ "ایلیار نے ہونٹ گول کر کے اس کی شوخی جھلکتی آنکھوں میں دیکھا_____

"بعد میں پھیروں گی تو نہیں کی نہیں جانا ہے_ "جیسے کنفرم کرنا چاہا_____

"بالکل نہیں پکا پکا والا وعدہ مگر تم کر کے تو دکھاؤ، پھر میری بات کرنا روم تک تو اپنے لے نہیں جا سکتے اور بات کر رہے ہے کہیں اور لے جانے کی_ "وہ منھ بنا کر اسے چھیڑتی پھر سے دور ہٹ گئی_____

"تم نے ابھی میرا کمال دیکھا ہی کہاں ہے جہاں پناہ... " ایلیار نے شرارت سے اس کی چوٹی کھینچی ...

"ایلی مجھے اپنے بال چھونے والے لوگ سخت ناپسند ہے_ "وہ بری طرح سے چڑی تھی_____

"اچھا اور رات... " وہ آگے بولتا کی ثمین نے اس کے ہونٹوں پر ہتھیلی جما دی، ایلیار نے مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھا___

"بالکل مت بولنا ورنہ آئندہ کبھی کچھ... " شرم سے سرخ ہوتی وہ اسے بچی جیسی ہی لگی شرمائی گھبرائی_____

"نہیں بولتا بابا_ "اس کی ہتھیلی ہٹا کر مسکرا کر کہا ثمین سر گھما کر دوسری طرف دیکھنے لگی_ "اچھا سنو مجھے تم سے کسی سے ملوانے لے جانا ہے_ "اس کی بات سنتے ہی ثمین نے اپنا چہرہ اس کی جانب موڑا_ "کس سے؟ "_

"جس سے تم مل کر خوش ہو جاؤ گی بے حساب_ "ایلیار نے اس کے شوق تجسس کو ہوا دی_____

"کس سے بولو نا " ....

"مل لو پہلے_ "وہ بتانے پر آمادہ نہیں تھا... ثمین چپ ہو گئی_____

کار کسی بنگلہ کے گیٹ پر رکی تو ثمین نے تعجب سے پوچھا_ "یہ کس کا گھر ہے ایلی_ "ایلیار کے بازوں پر ہاتھ مار کر پوچھا_____

"ابھی پتا چل جائے گا.... " کار گیٹ سے اندر لے جاتے ہوئے اسے تسلی دی_ ثمین بہت تعجب سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی، یہ چھوٹا مگر ہری بھری بیل سے اور بے شمار پھولوں سے گھرا خوبصورتی سے سجا یہ بنگلہ اس کے لئے بالکل اجنبی تھا_____

"ایلیار ہم یہاں کیوں آئے ہے_ "اس کا بازوں تھامے ہوئے وہ ہر بار کا پوچھا سوال پھر سے پوچھ بیٹھی اب تک اس نے دسویں بار یہ پوچھا تھا_

"اندر تو چلو پہلے، اب تک کتنی بار پوچھا ہے_ "وہ اس کے اپنے بازوں جکڑے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر مسکرایا_____

"اگر بتادو گے تو کیا قیامت آجائے گی_ "ثمین نے ناراضگی سے ساتھ چلتے ایلیار کو گھورا_____

"قیامت تو میرے ساتھ رہتی ہے ہر وقت جس میں ڈوب کر میں تباہ ہونا چاہتا ہوں،" ثمین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے لگاتے ہوئے وہ رومانٹک ہوا_____

"ساری شرم گھول کر پی گئے ہو... کہیں بھی شروع ہو جاتے ہو_" اس کے رومانس جھاڑنے پر وہ بری طرح سے تپی تھی، ہاتھ اپنی کمر سے نکال کر دھکا دیا تھا_

"اور تم ہر جگہ لڑاکا بلی بنی مجھے مارا کاٹا کرو_" وہ لڑتے لڑتے اندر بھی آ چکے تھے_ "تم ہو ہی اس قابل_" دوبدو جواب دے کر اسے منہ چڑایا_____

"غلط بات گڑیا، شوہر ہے وہ تمھارا_ "اس آواز پر ثمین نے اتنی تیزی سے گردن موڑی کی گردن چٹخنے کی آواز تک کانوں میں پڑی تھی_ وہ آنکھیں پھاڑے اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی پھر اس کا خود پر قابو نہیں رہا تھا دوڑتے قدموں سے کچھ دوری پر کھڑے مبین صاحب کے سینے سے جا لگی.....

انہوں نے بھی اسے اپنے بازوؤں میں بھر لیا تھا، ثمین میں ان کی جان بسی تھی وہ بس اسے دنیا میں لانے کا سبب نہیں بنے تھے ورنہ ان کے لئے وہ سگی اولاد سے بڑھ کر تھی، اپنے دل پر پتھر رکھ کر انہوں نے اسے فائق کو سونپا تھا_ ایلیار بس سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا مسکراتے ہوئے ان کی طرف دیکھ رہا تھا_____

"میری بچی، میری گڑیا... " روتی ہوئی ثمین کا سر چومتے ہوئے ان کی آنکھیں نم بھی تھی_____

"بابا آپ کہاں چلے گئے تھے میں نے آپ کو کتنا یاد کیا_ ایک بار آپ نے میری خبر بھی نہیں لی کی میں کیسے وہاں زندگی گزار رہی ہوں_ "بے تحاشا روتے ہوئے ان کے سینے سے لگی وہ شکایت بھی کر رہی تھی_____

"تم سے دور جانا منظور نہیں تھا بیٹا مگر کرنا پڑا تم دونوں کے لئے، سب ٹھیک کرنے کے لئے_ "انہوں نے پیار سے اس کا سر تھپکتے ہوئے اسے چمکار کر چپ کرانا چاہا_____

"کیوں دور گئے مجھ سے آپ کو معلوم ہے اتنا سب کچھ میرے ساتھ ہو گیا، اور آپ..." ایلیار آرام سے جا کر سوفے پر بیٹھ گیا کیونکہ وہ اب شکایت کا دفتر کھول کر بیٹھ چکی تھی جس میں کوئی حرج نہیں تھا مگر آدھی سے زیادہ اس کی ہی شکایت ہو گی_____

اور اس کا اندازہ بالکل صحیح تھا، ساری باتوں میں کوئی نا کوئی شکایت ایلیار کی نکل ہی رہی تھی_وہ آرام سے سوفے سے ٹیک لگائے سب سن رہا تھا_____

"ایلی بیٹا معاف کرنا یہ میری گڑیا تو نادان ہے تم برا مت ماننا_"مبین صاحب اس کی بچکانی شکایتیں سن کر آخر کار خاموشی سے بیٹھے ایلیار سے معذرت کر بیٹھے انہیں شرمندگی سی ہو رہی تھی_____

"نو انکل ایٹس اوکے میری شکایت کئے بنا ان کا کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا_"وہ نرمی سے مسکرا کر شوخ نگاہوں سے ثمین کو دیکھ رہا تھا_____

"بابا... آپ اس سے معافی مانگ رہے ہے_اس کا مطلب آپ کو میری ساری شکایتیں جھوٹی لگ رہی ہے_" ثمین صدمے سے ان کے بازوں کو تھام کر ادھر دیکھ رہی تھی_____

"بیٹا جان، تم اپنی شکایتوں پر غور کرو کیا وہ واقعی شکایت ہے پھر میں ایلیار کو جانتا ہوں وہ تم سے اتنی محبت کرتا اتنی کیئر کی اس نے تمھاری_ ہر گھڑی تمھارا ساتھ دیا_" اس کا چہرہ ہتھیلی میں بھر کر انہوں نے پیار سے اسے دیکھا_ ثمین نے روٹھ کر ان کا ہاتھ ہٹایا ایلیار کی طرف دیکھا تو اس نے جلانے کے لئے اپنے کالر کھڑے کئے

_____

"دیکھ لے.. دیکھ لے کیسے مجھے چڑا رہا ہے_" اس نے فوراً ان کی توجہ اس کی طرف کروائی... مبین صاحب بس ہنسے تھے_____

"اچھا آؤ بیٹھو میں نے ابھی اپنی بیٹی کو ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں_" ثمین کا ہاتھ تھام کر وہ وہیں لگے دوسرے سوفے پر بیٹھ گئے_____

"بابا آپ یہی تھے اور مجھے بتایا بھی نہیں_ "ان کا ہاتھ تھام کر پھر سے شکایت کی_____

"نہیں میں بس کچھ دن کے لئے آیا ہوں... یہاں اپنے کام کے سلسلے میں، سارا کی بیماری کی وجہ سے وہ گھر بیچنا پڑا تھا، اس لئے فائق نے یہاں ٹھہرا دیا_ "کہتے کہتے وہ بہت اداس بھی ہو گئے تھے_ ثمین حیرانی سے انہیں دیکھ رہی تھی گھر بیچنے والی بات آج اسے پتا چلی تھی_____

"انکل آپ نے مجھے کیوں بتایا نہیں_ میں آپ کا بیٹا بھی ہوں صرف داماد نہیں،" ایلیار کے لئے بھی یہ بات نئ تھی اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ ان کے پاس والے سنگل سوفے پر بیٹھ گیا_____

"بیٹا اچھا نہیں لگا تھا، مدد کے لئے فائق نے بھی کہا تھا ناراض تک ہو گیا تھا مگر مجھے اچھا نہیں لگا... سارا ابھی تیار نہیں ہوتی_ میں اس سے پہلے فائق سے مدد مانگ چکا تھا اس نے ہر قدم پر میری مدد کی، گاؤں میں میرا اسکول اسی کی وجہ سے چل رہا ہے... پھر وہ گھر سارا اور ثمین کے بعد میرے کچھ کام کا ہی نہیں رہ گیا تھا کیا کرتا اس گھر کا_ "دھیرے دھیرے بولتے وہ باری باری دونوں کو دیکھ رہے تھے_____

"آپ مجھ سے بھی کہہ سکتے تھے اور اب اگر آپ کو کبھی بھی کوئی پرابلم ہوئی نا تو آپ کو مجھ سے کہنا ہے بنا کسی جھجک کے اپنا بیٹا سمجھ کر_ "ایلیار کے پیار بھرے قطعی لہجے پر انہوں نے اس کے گال کو تھپکا تھا_ ثمین اب پیار سے اسے دیکھ رہی تھی وہ ایسا ہی تھا خلوص سے بھرا_____

"آف کورس تم سے ہی کہوں گا_ دعا کرو کبھی کوئی پرابلم ہی نہیں ہو_ "ان کی بات پر دونوں نے آمین کہا تھا

_____

"بابا یہ گھر کس کا ہے اور ایلی تمھیں بابا کہاں ملے تھے، تمھیں معلوم تھا بابا ہے یہاں، تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں، _"اس نے ایک ساتھ ایک ہی سانس میں سارے سوالات پوچھ ڈالے_____

"انکل بچپن میں اس کے سر میں کوئی چوٹ ووٹ تو نہیں لگ گئی تھی_" ایلیار نے بہت سنجیدگی سے مبین صاحب کو دیکھا_____

"نہیں بھئی میری بچی ایسی ہی ہے زرا سی پگلی سی_" مبین صاحب نے بہت پیار سے ثمین کو اپنے سے لگا لیا _____

"دیکھ لو.. میں نہیں کہہ رہا ہوں انکل تمھیں پاگل کہہ رہے ہے"_اس کی شوخی پر ثمین نے ناک چھڑا کر بس اتنا کہا تھا_"تم سے بعد میں نپٹوں گی بابا بتائے آپ یہاں کیسے " ..

"بتایا تو کام سے آیا تھا اور فائق سے اسی سلسلے میں ملا تو ایلیار نے دیکھ لیا_ "وہ سنبھل کر بولتے ایلیار کو شک میں مبتلا کر رہے تھے_____

"انکل اب ہم بڑے ہو گئے ہیں آپ ہم سے سب چھپا نہیں سکتے_" ایلیار سنجیدگی سے انہیں دیکھتا جو کہہ رہا تھا اس پر وہ بس ٹھنڈی سانس بھر کر بولے ...

"یہ بنگلہ زین کا تھا اور اس نے یہ تمھارے نام کر دیا تھا... " انہوں نے بہت آہستگی سے ثمین کا ہاتھ پکڑا

_____

"میرے نام کیوں... " وہ حیران ہوئی.. ان سے اس کی کیا وابستگی_____

"کیونکہ یہ بنگلہ زین نے نوشی کے لئے یعنی تمھاری ماں کے لئے خریدا تھا_" وہ ان دونوں کے چہرے کو دیکھتے سنجیدہ تھے_____

"انکل یہی میں بھی جاننا چاہتا ہوں.... میرے ڈیڈ کا ثمین کی ممی سے کیا تعلق تھا؟.." ایلیار سنجیدگی سے مبین صاحب کا ایک دم سے غمگین ہو گیا چہرہ دیکھ رہا تھا_____

"نوشی سے زین نے نکاح کرنا چاہتا تھا وہ بھی سب سے چھپ کر اور پھر وہ ہوا جو کبھی زین نے نہیں سوچا تھا.... " وہ کیا بولے.... دونوں کے اس پاس دھماکا ہوا تھا_

"آپ کا مطلب ہے میرے ڈیڈ... " وہ آگے بول ہی نہیں پایا زبان گنگ ہو گئی... وہی حال ثمین کا بھی تھا

*..... *..... *..... *..... *..... *

معین علی اور نعیم علی دونوں سگے بھائی تھے اور ان کے آپس کی محبت اور یکتا کی کی سارا خاندان ہی کیا محلے والے اور پورا گاؤں مثالیں دیتا تھا .....

معین علی کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی، فائق علی اور سمرا، دونوں بھائی بہن ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے _ جہاں سمرا بس قبول صورت تھی تو وہی فائق بہت ہی خوبصورت اور وجیہہ تھا_ شکلوں کے ساتھ ساتھ دونوں کے مزاج میں بھی بہت فرق تھا .....

فائق سنجیدہ سا اپنے آپ میں گم رہنے والا لڑکا تھا، وہی سمرا چلبلی سی باتونی ہر وقت ہر سرگرمیوں میں حصہ لینے والی شوخ طبیعت کی لڑکی تھی لیکن اس تضاد کے باوجود بھی دونوں کی محبت مثالی تھی..... یہاں یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ فائق اپنی بہن پر جان چھڑکتا تھا، وہ اس سے اتنی محبت کرتا تھا کی اس محبت کے دھوکے نے اس کی پوری زندگی ہی تباہ کر دی_____

سمرا کے لاڈ اٹھانا... اس کی ہر بات ماننا اس کی فرمائشیں پوری کرنا، اپنی بہن پر فائق کو اندھا اعتماد تھا_ سمرا جو بھی کہتی وہ آنکھیں بند کر کے اس بات پر اعتبار کر لیتا، بغیر کچھ دیکھے سنے اس نے اس کی ہر بات پر اعتبار کیا_ اپنے

گھر والوں سے اسے محبت بھی بہت تھی... ویسے بھی وہ فطرتاً بہت محبت کرنے والا اور بے حد نرم دل کا مالک تھا

بچپن سے ہاسٹل میں رہنے کے باوجود بھی گھر والوں کی دوری اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی_ ان سے دور رہنے کے باوجود بھی وہ گھر والوں سے دور رہنے کا عادی نہیں ہو پایا تھا، ہمیشہ ان کے لئے تڑپتا رہتا لیکن اس کے اچھے مستقبل کے لئے معین صاحب نے ہمیشہ اسے گاؤں سے دور رکھا اور فائق نے کبھی معین صاحب کے خلاف جا کر کوئی کام کیا بھی نہیں تھا

وہی معین صاحب کے بھائی نعیم علی کی بس ایک ہی بیٹی تھی نوشین.... جسے سب پیار سے نوشی بولتے تھے، نوشی، سمرا سے ایک سال چھوٹی تھی، فائق کو یاد تھا بچپن میں اسے گلابی گلابی سی بے حد گوری سنہرے چمکیلے بالوں والی یہ گڑیا سی نوشین بہت اچھی لگتی تھی اور جب وہ اپنی بلوری آنکھوں سے اسے دیکھتی تو وہ اسے اور بھی زیادہ پیاری لگتی....

بچپن میں تینوں ایک ساتھ اپنے گھر کے بڑے سے صحن میں کھیلتے رہتے وہ سمرا اور نوشی کے پیچھے پیچھے پھرتا ان دونوں کی ہر بات مانتا_ خاص طور پر نوشی کا رونا اس سے برداشت ہی نہیں ہوتا ہمیشہ وہ اسے محبت سے منالیتا..... ان دونوں کے بیچ کچھ تو خاص تھا جو ان دونوں سے پہلے سمر انے بھانپ لیا تھا_____

اور پھر اس کے ہاسٹل جانے کے بعد سے اب جب جب وہ چھٹیاں گزارنے گاؤں آتا...نوشی سے باتیں کرنے کی کوشش بھی جرتا تو وہ اسے بہت روکھائی سے جواب دیتی، اسے سمجھ میں نہیں آتا آخر وہ اس سے کس بات سے چڑتی تھی.... پھر نوشی ہی کیا فائق سے بھی دن بدن نوشی سے دوری بڑھتی گئی اور اس میں زیادہ تر ہاتھ سمرا کا تھا جو دن رات اس کے کانوں میں نوشی کی بدتمیزوں اور فائق کے لئے کہے گئے بری بھلی باتوں کے بارے میں بتاتی رہتی تھی_____

اسے اپنی معصوم بہن پر جو اندھا اعتماد تھا اس نے اسے کبھی یہ سوچنے پر مجبور ہی نہیں کیا کی جو نوشی اس سے اتنی محبت کرتی تھی، ان کے درمیان اتنی دوستی تھی، وہ ایک دم سے اسے برا لڑکا کیوں سمجھنے لگی_ اس لئے اس نے

کبھی یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی نوشی کیوں اس کی برائی کرتی ہے، کیوں اس سے ناراض رہتی ہے، جب وہ اس سے باتیں بھی نہیں کرتا_ فائق جب جب اپنے بارے میں ایسی گری ہوئی باتیں سنتا تب تب اسے نوشی پر بے حد غصہ آتا تھا اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ غصہ، بیزاری انجانی سی نفرت میں تبدیل ہو گئی، محبت کا احساس کہیں دور منھ چھپا کر سو گیا_____

یہی حال نوشی کا بھی تھا... چھٹیوں میں آئے فائق کو دیکھ کر نوشی کی پیشانی پر ہمیشہ پڑتے بل اور بنتا منھ دیکھ کر فائق کو یقین ہو جاتا کی اس کی بہن صحیح کہتی ہے... وہ نجانے کیوں اس سے چڑتی ہے_ دھیرے دھیرے پڑھائی کی وجہ سے فائق کا آنا گاؤں میں کم ہو گیا اور اس کا سامنا نوشی سے نا کے برابر رہ گیا تھا_____

اب بھی گاؤں میں سب گھر والے ایک دوسرے کے ساتھ بہت پیار محبت سے مل کر رہتے تھے... بس نوشین کو چھوڑ کر اسے نجانے کیوں سمرا سے اتنی پرخاش ہو گئی تھی، شاید گھر میں ملی سب کی توجہ سے ہر وقت سمرا سمرا کی رٹ اسے آگ لگاتی تھی اور وہ سمرا سے جلتی تھی یہ بات بھی سمرا نے اسے بتائی تھی، فائق اور سمرا کی دوستی

اور محبت نوشی کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی_ اس کی فطرت ہی ایسی تھی اس کی خود غرضی اور ہر وقت کی میں..... گھر میں کسی کو پسند نہیں تھی_____

جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے رکھتے فائق کی ناپسیند گی بھی بڑھتی گئی حالانکہ نوشی جیسے جیسے جوانی کی طرف قدم رکھتی گئی اس کی خوب صورتی بڑھتی ہی جارہی تھی مگر اس کے چال چلن کی وجہ سے فائق کو کبھی جو گڑیا بہت معصوم سی لگتی تھی اب مکار سی لگتی_ نوشی کی الگ تھلگ رہنے اور اپنے میں گم رہنے والی عادت تھی جہاں فائق اب اس سے مخاطب بھی نہیں ہوتا تھا، اُدھر نوشی کو بھی اس کی پرواہ نہیں تھی_____

سمرا کے منھ سے دن رات اس کے کارنامے سن سن کر نوشی اس کی ناپسندیدہ ترین افراد کی لسٹ میں شامل ہو چکی تھی..... بچپن بیتا اور سب بچے جوان ہو گئے نا بدلا تو معین صاحب اور نعیم صاحب کے آپس کا پیار اور دوسرے فائق اور نوشی کی آپس کی دشمنی دونوں ہی ایک دوسرے کو سخت ناپسند کرتے تھے، جب بھی ٹکراؤ ہوتا ایک دوسرے کو کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھتے اپنی اپنی راہ چلے جاتے_____

نوشی اور سمرا بھی یونیورسٹی تک پہنچ گئی اور اس کا بھی سمسٹر کمپلیٹ ہونے والا تھا_ فائق کا سارا دھیان اب بس پڑھائی پر رہتا_ کچھ بننے کی لگن اس کے سر پر سوار تھی_ اس نے اپنی پوری اسٹڈی لائف بہت صاف ستھری گزاری تھی_ اپنے دوستوں میں سب اسے زاہد کہہ کر چڑاتے تھے_ وہ بس مسکرا کر خاموش ہی رہتا ویسے بھی وہ بہت خاموش طبع تھا_____

مبین اور زین اس کے بچپن کے دوست تھے_ تینوں کی دوستی مثالی تھی آپس میں بھائیوں کی طرح پیار تھا_ ان ہی دنوں جب فائنل ایگزامس ہونے والے تھے تو زین کسی لڑکی کے چکر میں پڑ گیا_ اب ہر وقت وہ اس لڑکی سے ملنے کے لئے بے قرار رہتا، فایق اسے سمجھاتا، اسٹڈی پر دھیان دینے کے لئے کہتا لیکن زین پر کوئی فرق نہیں پڑتا وہ پکا دیوانہ ہو چکا تھا اس لڑکی کا، اس لڑکی کے معاملے میں وہ بہت سیریس تھا اتنا کی اگر وہ نہیں ملتی تو شاید وہ پاگل ہو جاتا یا کچھ کر بیٹھتا_ فائق اس کی دیوانگی دیکھ کر سوچتا اور خدا سے یہی دعا کرتا کی زین کو اس کی محبت مل جائے، کچھ دن یوں ہی گزرے اور فائنل ایگزامس شروع ہو گئے_____

اسے آج بھی یاد تھا کی ہر بار کی طرح اس بار بھی اپنے فائنل کے امتحان کے بعد اپنے گاؤں پہنچا تھا اور سب سے ملنے کے بعد امتحانوں کی تھکن اتارنے کے لئے اپنے کمرے میں اطمینان سے سو رہا تھا کی گھر میں ایک دم سے شور اٹھا کسی کے زور زور سے رونے کی چیخنے کی آوازیں..... فائق گھبرا کر اپنے کمرے سے باہر نکل آیا_

چچا صحن میں نوشی کو بری طرح سے مار رہے تھے.... اسے گالیاں دے رہے تھے، رات کا وقت تھا اور سنٹاے میں نوشی کے چیخنے کی آوازیں، چچی اور اماں کی دہائیاں، چچا کے گرجنے اور دہاڑنے کی آوازیں، اس وقت پورا محلہ ماجرا دیکھنے اور سمجھنے کے لئے جمع ہو چکا تھا مگر چچا کو شاید کسی کی پرواہ نہیں تھی وہ نوشی کو بری طرح سے پیٹے جا رہے تھے ....

سب کو جیسے سانپ سونگھا ہوا تھا، خود وہ بھی بت بنا کچھ نہیں سمجھتے ہوئے چچا اور روتی چیختی نوشی کو دیکھ رہا تھا، جس چچا نے کبھی نوشی کو انگلی بھی نہ لگائیں تھی وہ اسے جوتے سے لاتوں سے اپنے ہاتھوں سے بری طرح سے مار پیٹ رہے تھے... اس وقت اتنے غصے میں تھے کی اس کی کھال بھی کھینچ لینا چاہتے تھے_____

" بس کر نعیم.... جی تو میرا بھی کر رہا ہے اسے دفنا ڈالوں مگر تو چھوڑ دے اب اس بدذات کو... مر مرا گئی تو اور بھی غضب ہو جائیں گا_ " آخر کار نفرت سے کہتے ہوئے ابا جی نے ہی آگے بڑھ کر چچا سے اسے چھڑوالیا_ اس درمیان نوشی چچا کے ہاتھوں مار کھا کھا کر بالکل مردہ سی ہوئی لگ رہی تھی_____

"جو کالک اس نے منھ پر ملی ہیں نا بھائی جی.... اس سے اچھا تو یہ مر ہی جائے تو بہتر ہے_ " چچا نے ہانپتے ہوئے نوشی کے بال پکڑ کر دھکا دیا تھا وہ وہی کچے صحن میں منھ کے بل گری_____

"فائق کی ماں لے جا اسے اور کمرے میں بند کر دے_ اب اس بے غیرت کو باہر نا نکلنے دینا_ " ابا نے دہاڑ کر اماں سے کہا، روتی چچی اور گھبرائیں اماں بے جان سی ہوتی نوشی کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھی، جیسے تیسے کر کے روتی ہوئی چچی اور اماں نے نیم بیہوش سی نوشی کو اٹھایا_ اسے سہارا دے کر وہ لوگ اسے صحن سے لیں کر چلی

گئیں_ محلے والے پورا ماجرا جاننے کے لئے کھڑے تھے کہ کب پوری بات جانے اور مزے لے لے کر پورے گاؤں میں بانٹیں _____

چچا وہیں بیٹھ کر ایسا روئے کہ جیسے گھر سے بھرا جنازہ نکل کر گیا ہو، جنازا ہی تو نکلا تھا عزت کا جنازہ..... نوشی نے واقعی سب کے سر پر خاک ڈال دی تھی_ اس رات وہ اسی لڑکے کے ساتھ بھاگ جانا چاہتی تھی جس سے اس نے گھر والوں کی رضامندی کے بغیر شادی کرنی چاہی تھی_____

جس کے لئے چچا نے اس دن ہی انکار کر دیا تھا.. جب ان کی بیٹی نے بڑی بے باکی سے یہ بتایا تھا کہ وہ کسی کو چاہتی ہے_ اپنی بیٹی کی اس ہمت اور بے شرمی پر پہلے ہی ان کا شرم سے سر جھک گیا تھا پھر نوشی کی ضد اور ہٹ دھرمی پر وہ مجبور ہو کر اور اپنی عزت بچانے کے لئے چچا نے وہاں جا کر بات کی مگر وہ لوگ بہت پیسے والے تھے اور اس لڑکے کی شادی بھی پہلے سے فیکس تھی ان لوگوں نے چچا کو بے عزت کر کے اپنے گھر سے نکال دیا، چچا نے آکر نوشی کی اچھے سے خبر لی تھی، اسی دن اسے غصے سے سمجھایا تھا کہ اس لڑکے کو بھول جانے میں ہی اس کی بھلائی تھی_____

یہ سب داستان سمرا نے ہی اسے بتائی تھی، اماں تو کچھ بتانے پر تیار ہی نہیں تھی پھر چچا نے ابا سے بات کی تو ابا نے فوراً اس کا رشتہ اپنے دوست کے بیٹے سے طے کرنے کا مشورہ دیا_ چچا اور ابا کی رضامندی سے نوشی اور اس لڑکے کا رشتہ طے ہو گیا مگر نوشی تو کچھ اور ہی سوچے پڑی تھی_____

اسے کسی حال میں بھی اسی لڑکے سے شادی کرنی تھی_ ایک دن گھر والوں کی نظر میں دھول جھونک کر وہ گھر سے باہر نکل گئی مگر شاید نوشین کی قسمت خراب تھی یا سمرا کو اپنے نصیب میں کانٹے چننے تھے کہ اس نے چچا کو خبر دے دی.... بلکہ چچا اور ابا کو اس کی اسی سہیلی کے گھر بھی لے گئی... جہاں سے نوشی نے بھاگنے کا پلان بنایا تھا مگر اس کے بھاگنے سے پہلے ہی چچا اور ابا سمرا کے ساتھ وہاں پہنچ گئے اور وہاں ایک الگ ہی ڈرامہ ہوا تھا.... اس لڑکے کو بھی پتہ چل گیا تھا کی نوشی کس کریکٹر کی لڑکی ہے.. اس کے کسی پرانے عاشق نے وہاں آکر نوشی کی پول اس لڑکے کے سامنے کھول دی تھی_ وہاں جو ہوا سو ہوا اس کے بعد فائق نے خود دیکھا تھا کہ چچا نے اس کا کیا حال کیا تھا_____

"نجانے کس پر چلی گئی ہے یہ لڑکی گھر کی عزت ہی خراب کر ڈالی.... کتنی معصوم سی ہے مگر... " اماں اب افسوس سے اپنے سر پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی_ نوشی کی حالت دیکھ کر ان کا رحم دل تڑپ بھی رہا تھا اور اس کے کارناموں پر بے انتہا غصہ بھی آرہا تھا_____

"چچا کو اس کو اتنا نہیں مارنا چاہیے تھا_" سمرا کے چہرے پر بھی افسوس رقم تھا.... فائق نے سر اٹھا کر اپنی مہربان بہن اور ماں کو دیکھا_____

"اسے تو جان سے مار ڈالنا چاہئے تھا... چچا نے زندہ چھوڑ دینے کی حماقت کیوں کر دی_ میں ہوتا تو اسے مار کر وہی دفنا دیتا_" فائق کے غصے سے کہنے پر اماں اور سمرا اسے دیکھ کر رہ گئی، وہ جبڑے بھینچے ایک طرف کھڑا خطرناک حد تک سنجیدہ نظر آرہا تھا_____

"کیا کہتے ہو بیٹا، چاہے جیسی بھی ہے نعیم کی اکلوتی اولاد ہے، کوئی باپ اپنی بیٹی کو تو مار نہیں سکتا_" اماں کو بار بار افسوس ہو رہا تھا_____

"تو بھگتے اسے لے کر، دیکھ لی نا اس کی ہمت.... اب کون اسے اپنائیں گا اگر لڑکے والوں کو سب پتہ چلا تو وہ لوگ کریں گے اس سے شادی_" فائق کی پیشانی پر ہزار بل پڑے ہوئے تھے.... جس طرح نوشی کے کارنامے کی وجہ سے سارے گاؤں میں خبر پھیلی تھی اور لوگوں کی چبھتی نظروں کا سامنا ان کو کرنا پڑ رہا تھا، نوشی کے لئے فائق کے دل میں اب نفرت کے علاوہ کچھ نہیں بچا تھا_____

"ایسا تو مت کہو اور اللہ نا کرے لڑکوں والوں کو کچھ پتہ چلیں ورنہ غضب ہو جائیں گا_ ہم تو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے_" فائق کی بات سن کر اماں نے دہل کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا_____

"اللہ سے بس یہی دعا کرے انہیں کچھ پتہ نہیں چلے ورنہ ساری عمر اسے چچا کی دہلیز پر سڑنا ہو گا کوئی نہیں اپنانے والا اسے_" فائق غصہ سے کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا، مگر اسے کہاں معلوم تھا کہ جس لڑکی کو کوئی نہیں اپنانے کو تیار ہو گا وہ اسی کے پلے باندھ دی جائیں گی... جس نوشی سے وہ اتنی نفرت کرنے لگا تھا کی اس کی شکل بھی اسے نفرت محسوس ہوتی تھی وہی نوشی زبردستی اس کی بیوی بنادی جائیں گی_____

نجانے لڑکے والوں کے یہاں کہاں سے نوشی کے کارناموں کی خبر پہنچ گئی اور اس کے گھر والوں نے اور خود لڑکے نے نوشی سے شادی کرنے سے صاف انکار کر دیا جس کی وجہ سے گھر میں ایک بار پھر قیامت ٹوٹ پڑی.... شادی کے سارے انتظامات ہو چکے تھے.... دو ہفتے بعد بارات آنی تھی اور وہاں سے انکار آ گیا

_____

چچا کو یہ صدمہ برداشت نہ ہوا تھا_پہلے بیٹی نے تو سر جھکا ہی دیا تھا اب شادی بھی ٹوٹ گئی_اس پر سے خاندان کا کوئی بھی لڑکا نوشی سے شادی کرنے کو تیار نہیں تھا_صدمہ اتنا بڑا تھا کی انہیں ڈبل اٹیک ہوا ڈاکٹر نے ان کی

حالت تشویشناک بتائی_ جب ابا نے اپنے پیارے بھائی کا یہ حال دیکھا تو ابا کی محبت نے جوش مارا اپنے بھائی کے لئے انہوں نے اپنے دوست سے بات کی منتیں تک کر ڈالی مگر وہ لوگ کسی بھی صورت میں گھر سے بھاگنے والی لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے_____

ابامایوس سے ہو کر واپس آ گئے پھر ابا کو فائق کے علاوہ کوئی اور نہیں سوجھا جو اس مشکل گھڑی میں ان کے بھائی کے کام آجائے_ وہ جانتے تھے فائق گھر والوں کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا_ وہ ان سب لوگوں سے کتنی محبت کرتا ہے اور اسی محبت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے پہلے اس سے نرمی سے بات کی مگر جب دیکھا کی وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تو انہوں نے فائق کو دھمکی دی اگر اس نے ان کی نافرمانی کی تو وہ ساری زندگی اپنی، اماں اور سمرا کی صورت تک کو دیکھنے کو ترس جائیں گا.....

وہ اسے عاق کر دیں گے... گھر سے نکال دیں گے... ابا کی سفاکیت پر وہ تو بالکل چپ ہی ہو گیا تھا_ اس کی محبت کے بدلے میں انہوں نے کتنا بڑا خراج مانگا تھا اس سے_ فائق کو گھر والوں سے قطع تعلق بالکل منظور نہیں تھی_

اس لئے اسے چار و ناچار ہامی بھرنی ہی پڑی تھی_اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر ابا نے اس کا نکاح اسی دن نوشی سے کروادیا اسے اب بھی یاد تھا سمرا نے اسے کتنا روکا تھا_____

" بھائی یہ آپ کیا کر رہے_ہیں آپ نہیں جانتے وہ کس کردار کی لڑکی ہے_آپ ابا کو منع کر دے... وہ بالکل بھی آپ کے قابل نہیں آپ چھوڑ دے سب کچھ، ابا کی دھمکی سے مت ڈرے اپنی زندگی خراب مت کریں_"ان کے آگے ہاتھ جوڑ کر بہتی آنکھوں سے بولتی وہ انہیں بڑی امید سے تک رہی تھی.. اسے یقین تھا آج بھی اس کا بھائی اسے انکار نہیں کریں گا..وہ اس کی بات مان لیں گا_____

"تم لوگ کو چھوڑ دوں.... جانتی تو ہو سمرا... ابا نے کیا دھمکی دی ہے مجھے_"فائق اپنے بیڈ پر بیٹھا دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو جکڑ کر بولا تھا_____

"کچھ دن کی بات ہے بھائی... ابا ٹھیک ہو جائیں گے_ آپ چلے جائے یہاں سے میں سب سنبھال لوں گی یہاں، مگر اس بد کردار کو اپنے بھائی کی زندگی برباد نہیں کرنے دوں گی_" سمرا آکر ان کے پیروں کے پاس بیٹھ گئی

_____

"کچھ نہیں ٹھیک ہو گا سمرا سب بگڑ چکا ہے_" وہ اسی طرح اپنے سر کو تھامے بیٹھا ہوئے ٹوٹا ہوا سا بیٹھا تھا ...

"آپ مجھ پر بھروسہ کر کے تو دیکھے بھائی_ کوئی نہ کوئی حل ضرور نکال لوں گی میں_" سمرا اسے کسی طور پر بھی اس شادی سے باز رکھنا چاہتی تھی مگر وہ اس بار کچھ نہیں بولا کیونکہ جانتا تھا ابا کتنے ضدی ہے اور اس کے نہیں سے گھر میں ایک اور قیامت ٹوٹ جائے گی_____

ویسے بھی اس کی معصوم بہن کیا کر لیں گی ابا کو منانا ناممکن تھا وہ اپنی ہی کریں گے، سمرا کے بہتے آنسو کو دیکھتے ہوئے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر سمرا کو روتا چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا_ دل تو کہہ رہا تھا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کہیں بھاگ جائے... ساری دنیا تباہ کر دے مگر وہ کچھ نہ کر سکا اور نوشین اس کی ہمسفر بنا دی گئی_ جس کی شکل بھی وہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہی اس کے سر پر مسلط کر دی گئی_____

شادی والے دن جب نوشی کو اس کے کمرے میں پہنچا کر اماں اسے لاکھ ہدایتیں کر کے چلی گئی..... تب اسی رات اپنا سارا غصہ، نفرت، ایک رات کی دلہن پر انڈیل کر وہ دوسرے ہی دن شہر چلا آیا _____

ابا اب مطمئن ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے اسے روکا بھی نہیں_ دوسرے اس سے وہ اتنی بڑی بات منوا چکے تھے اس لئے انہیں لگتا تھا اب اپنی بات منوانے کا یا اسے روکنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں فائق اب ماننے والا بھی نہیں تھا_____

واپس آکر پھر اس نے جاب تلاش کرنی شروع کر دی، اب اس کی ملاقات اپنے دونوں دوستوں سے بھی نہیں ہوتی تھی، وہ تینوں جو ایک دوسرے کے لئے بھائی سے بڑھ کر تھے، ان تینوں نے ہی آپس میں قطع تعلق کر لیا..... فائق اس وقت خود بھی کسی سے بھی نہیں ملنا چاہتا تھا مگر اس نے سبا تھا کی مبین کا زین سے زبردست جھگڑا ہو گیا تھا، اس جے بعد مبین کہاں چلا گیا کسی کو نہیں معلوم ہوا .....

زین کا قصہ یہ تھا کہ جس لڑکی کو وہ دیوانہ وار چاہتا تھا_ اس نے اسے دھوکا دے دیا اس کے پہلے سے کئی لڑکوں سے تعلقات تھے، وہ تو اس لڑکی سے اپنے گھر والوں کے خلاف جا کر شادی کرنا چاہتا تھا مگر اس لڑکی کا پہلا عاشق اسی دن واپس آ گیا جس دن زین اور وہ لڑکی کورٹ میرج کرنے والے تھے_ تو اس طرح زین پر اس کی حقیقت کھل گئی_ زین کے گھر والوں نے اس کی کزن سے اس کی شادی کر دی تھی اور زین اپنی بیوی کو لے کر یہ ملک ہی چھوڑ کر چلا گیا تھا____

فائق کی پھر نا زین سے ملاقات ہوئی نا مبین سے، وہ تینوں ایک دوسرے سے اس طرح جدا ہوئے کی کسی کو بھی جدا ہونے کی اصل وجہ معلوم ہی نہیں تھی اور جب وجہ معلوم ہوئی تو کیسی کیسی قیامتیں نا گزری ان تینوں پر،

ان تینوں کی پوری زندگی ہی تبدیل ہو چکی تھی، ہر کسی کے ہاتھوں میں وقت نے بس پچھتاوے ہی لکھ دئے تھے

پھر اسے بہترین جاب بھی مل گئی مگر گاؤں کا راستہ تو وہ بھول ہی گیا تھا، وہاں سے روز سب کے فون آتے تھے، نہیں آتا تو وہ خود کر لیتا سب سے بات ہوتی تھی سوائے ایک نفوس کے جس کا نام بھی اپنے منہ سے لینا اسے شدید ناپسند تھا

کچھ ماہ ایسے ہی گزرے تھے کی وہ تبھی گاؤں واپس آیا جب چچا کے انتقال کی خبر اس نے سنی بہر حال جیسا بھی اس کے ساتھ ہوا تھا_ اسے چچا سے محبت تھی ان کے مرنے کا اسے بہت دکھ ہوا اور اس کا ذمہ دار وہ صرف اور صرف نوشی کو سمجھتا تھا_ جس کی وجہ سے چچا اتنی جلدی سب کو چھوڑ کر چلے گئے_ چچا کی موت پر نوشی کو دیکھا تھا اس نے، کسی مجسمہ کی طرح چچی کے پاس بیٹھی اسے نظر آئی تھی_ اپنے دل میں اس نے اس کے لئے ذرہ برابر بھی ہمدردی محسوس نہیں کی اور نا ہی اس سے ایک لفظ بھی ہمدردی یا تسلی کا فائق نے اظہار کیا_ کچھ بھی

نوشی سے کہے بغیر وہ دوسرے ہی دن واپس شہر آ گیا لیکن کچھ ہی دنوں کے بعد اسے پھر سے گاؤں جانا پڑا تھا

_____

جب چچی کی شدید بیمار ہونے کی خبر اسے ابا نے سنائی تھی، وہ مرنے سے پہلے اس سے ملنا چاہتی تھی_ ابا نے فون پر اس سے بڑے دکھ سے بتا کر آنے کی التجا کی تھی_ اس بار وہ بے حس نہ بن سکا مگر جب تک وہ وہاں پہنچا بہت دیر ہو گئی تھی_ چچی دنیا سے جا چکی تھی_ ابا بہت نڈھال ہو چکے تھے_ پہلے جان سے پیارے بھائی اور پھر بھابھی کی اچانک موت کا غم انہیں توڑ چکا تھا_____

ان کی حالت دیکھ کر ان سے ساری ناراضگی بھول کر وہ ان کی دیکھ بھال میں لگ گیا_ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے بھی نوشی سے اس کا سامنا بہت ہی کم ہوتا تھا_ نوشی دن بھر گھر کے کاموں میں لگی رہتی اور رات ہوتے ہی وہ چچا چچی کی طرف چلی جاتی..... بس اس بات میں اس نے اماں اور ابا کی بات نہیں مانی.....

ان کے لاکھ اسرار کے باوجود بھی اپنا کام نپٹا کر وہ سونے کے لئے اپنی طرف چلی جاتی تھی_ فائق کو بھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا... ویسے بھی اس سے نفرت ہنوز اس کے دل میں برقرار تھی، اس نفرت نے اب تک محبت کو سر اٹھانے کا موقع نہیں دیا تھا_ اماں ابا ان دونوں کو دیکھ دیکھ کر کڑھتے_ فائق نے محسوس کیا تھا کی بس گھر میں ایک سمرا تھی جو چہکتی پھرتی تھی، گھر کے کسی کام سے اب اسے کوئی مطلب نہیں رہ گیا تھا سارا دن یہاں سے وہاں، وہاں سے یہاں گھومتی رہتی یا اپنی سہیلیوں کے یہاں، فائق سے بھی بس سلام دعا کی حد تک بات چیت کرتی، وہ سمرا کے بدلاؤ پر حیران ہوتا رہتا کیا یہ اس کی وہی بہن ہے جو دن رات اس کے آگے پیچھے پھرتی رہتی تھی.... صرف نوشی کی باتیں بتانے کے لئے_____

سب کچھ ایسے ہی چلتا رہتا کی ایک دن وہ حادثہ پیش آیا_ جس نے ایک بار پھر سے سب کی زندگی بدل کے رکھ دی یہاں تک اس کی اور نوشی کی بھی.... اسے آج بھی یاد تھی وہ رات جو اس کی بہن کی زندگی برباد کر کے گزری تھی_ اس کی زندگی میں ایک بڑا انقلاب لا گئی وہ بھی ایک سردی کی رات تھی_ سردیوں کی راتیں گاؤں میں تو اور بھی جلدی ہو جاتی تھی_ رات جب وہ ابا کے ساتھ ان کے کمرے میں تھا... اماں پڑوس میں کسی کے یہاں ولادت میں گئی ہوئی تھی_ فائق ابا کو دوا دے کر لٹا کر ابھی وہ اٹھنے ہی والا تھا کی .....

"تایاابا....." اس نے نوشی کی گھبرائی ہوئی آواز سنی... وہ ڈری سہمی سی ابا کے کمرے میں دوڑتی ہوئی آئی تھی_ فائق کی نگاہ فوراً اس کے چہرے پر گئی تھی موٹی سی شال میں خود کو لپیٹے وہ کافی گھبرائی اور ڈری سہمی سی ہراساں سی تھی_ وہ اس وقت اتنی معصوم سی گڑیا سی لگ رہی تھی کی فائق کی آنکھیں اس پر ٹک سی گئی _____

"کیا ہوا بیٹی، تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو_"نوشی کو ڈرا سہما اور گھبرایا ہوا دیکھ کر ابا تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئے _____

"تایاابا لگتا ہے گھر میں چور آگیا ہے، میں نے اسے چھت پر سے نیچے آتے ہوئے دیکھا ہے_" وہ واقعی بہت ڈری ہوئی تھی_ اب تک وہ شاید باورچی خانے میں موجود تھی_ یہ ڈر ہی تھا جو وہ فائق کی موجودگی میں ابا کے کمرے میں داخل ہو گئی تھی ورنہ جتنا وہ اس سے دور رہتا تھا_ نوشی اس سے دس قدم دور بھاگتی تھی، شادی سے پہلے تو ان کے درمیان جھگڑے کی ہی صورت میں صحیح وہ دونوں ایک دوسرے سے بات تو کر لیتے تھے مگر شادی

کے بعد سے تو ان دونوں نے کبھی ایک دوسرے کو مخاطب کیا دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا_ فائق اب بھی اس پر نگاہیں گاڑیں کھڑا تھا، یہ شادی کے بعد پہلی بار تھا کی وہ اس پر اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پا رہا تھا_____

"کون ہے... کس کی ہمت ہوئی جس نے میرے گھر میں قدم رکھنے کی جرأت کی_ تم بتاؤ کہاں دیکھا تم نے.. ابھی خبر لیتا ہوں_ "چور کا سن کر اپنی بیماری کے باوجود بھی ابا للکار کر کھڑے ہو گئے_____

"تایا ابا میں کچن میں تھی... تبھی کسی کو چھت سے پچھلے صحن کی طرف جاتے ہوئے دیکھا میں نے_ "گھبرائی ہوئی سہمی سی پہلی بار فائق کو اس میں بچپن کی وہ گڑیا نظر آئی جو ان دونوں کی شرارت پر سہم جاتی تھی_ اس کا معصوم چہرہ جو کہیں سے بھی اسے گناہ گار نہیں ثابت کر رہا تھا..... اس بار فائق نے جانے کیوں نگاہیں چرائی... اس سے رخ موڑ کر وہ ابا کی طرف مڑا_____

"میں دیکھتا ہوں ابا_ وہم ہوا ہو گا اسے.... آپ بیٹھے اور آرام کریں_ "اس سے نگاہ چراتے ہی وہ بول اٹھا فائق نے کھڑے ہو گئے، معین صاحب کو ہاتھ تھام کر بیٹھاتے ہوئے کہا پھر اپنی جگہ سے وہ کھڑا ہوا تھا_____

"نہیں نہیں مجھے وہم نہیں ہوا ہے آپ چلے میرے ساتھ صحیح میں وہاں کوئی ہے میں نے..."بے اختیار نوشی نے سر کو ہلاتے ہوئے اس سے بولا تھا یہ شادی کے بعد پہلا موقع تھا جب وہ اس سے براہ راست مخاطب ہوئی تھی، اجنبیت اب اتنی تھی کی وہ تم سے آپ ہو گیا_ اپنی بات کا فائق کو یقین نہ کرنے پر اس کی آنکھوں میں آنسو بھی آ گئے گلا بھی روندھ گیا اس لئے وہ بات مکمل نہ کر پائی تھی، شکوہ کرتی پانیوں سے بھری آنکھیں فائق پر ٹک گئی _اس کا دل جیسے ان حسین جھیلوں میں ڈوب کر ابھرا تھا_ آج تو اس کا دل اسے حیران کرنے پر تلا تھا اپنی کیفیت خود سمجھ میں نہیں آ رہی تھی_____

"بچی کا وہم کیوں ہو گا... چل کے دیکھ لو ورنہ چور بھاگ نہ جائے آج تو اس کی خیر نہیں میرے گھر کا راستہ دیکھا ہے اس نے_ "نوشی کے آنسو پر ابا جوش میں پھر سے کھڑے ہو گئے_____

" ٹھیک ہے، میں دیکھتا ہوں آپ بیٹھے، چلو تم میرے ساتھ کہاں دیکھا ہے تم نے..." وہ صرف ابا کی تسلی کے لئے کہہ کر کمرے سے باہر نکل آیا ورنہ اسے اب بھی یقین نہیں تھا کی کوئی گھر میں اتنی آسانی سے گھس آئے گا، پیچھے پیچھے اس کے نوشی بھی آہستہ آہستہ قدموں سے چل رہی تھی_____

، "کہاں گیا چور.... " فائق نے نیم تاریکی میں ڈوبی سیڑھیوں کے دروازے کی طرف دیکھا پھر مڑ کر اپنے پیچھے ہی کھڑی نوشی سے پوچھا_____

"وہ وہاں پچھلے صحن میں گیا ہے_ آپ ہاتھوں میں کوئی لٹھ ہی لے لیں نا_" انجانے میں نوشی اس کی پشت کے پاس آکر کھڑی ہو گئی شاید ڈر انسان کو سب بھلا دیتا ہے_____

"میں ہی کافی ہوں اس کے لئے_ "فائق کی نگاہیں بار بار بھٹک کر اس کے چہرے پر رک جاتی تھی جو نیم تاریکی میں بھی چاند کی طرح چاندنی بکھیر رہا تھا_____

"ہاں ایسے ہی تم کوئی ہیرو ہونا_ چاق واقویا گن لی ہو گی نا تو جھاڑتے رہنے بہادری_ بچپن سے شیکھی مار ہے یہ_ "اس کی شیخی جھاڑنے پر اس کا منہ بنا تھا اپنی حسین آنکھوں سے اسے گھورا بھی_ فائق نے پوری آنکھیں کھول کر اس کے انداز دیکھے پھر ہونٹوں کے گوشے پر مسکراہٹ آ ٹکی _____

"اب مجھے کیا دیکھ کر ہنس رہے ہو... چلو ادھر..... " شاید نوشی پر چور کا بھوت کچھ زیادہ ہی سوار تھا اس لئے دھیرے سے اس کا بازوں ہلا کر جھنجھلا کر کہا اس وقت وہ اس کے اور بھی قریب ہو چکی تھی_ ہمیشہ کی طرح لڑتی ہوئی نوشی، محبت سر اٹھانے لگی_____

"میڈم آپ کی اطلاع کے لئے میں ہنس نہیں رہا، مسکرا رہا ہوں_" اس کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی_ نوشی نے دانت پیس کر اس کو دیکھا_____

"سنجیدگی کے وقت مسکرا رہے ہو ایک ہی وار میں نانی یاد آ جائے گی_ میں سچ کہہ رہی ہوں چور آیا ہے دیکھ لوگے تب معلوم پڑیں گا_" نوشی کو ایک تو ڈر لگ رہا تھا دوسرے چور کے پکڑنے کی جلدی تھی تاکی وہ اپنی طرف جا کر اطمینان سے سو جائیں اس لئے وہ بری طرح سے جھنجھلایائی_____

"کیا معلوم پڑ جائے گا_" فائق کو خود پر یقین نہیں ہو رہا تھا، وہ لگاتار اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا اور دل شوخی پر آمادہ تھا_____

"جب سر پر چار ڈنڈے کھائے گے سب معلوم پڑ جائے گا..." اف اس کا ناک چھڑا کر یہ کہنا... اس کے ناک چھڑا کر کہتے ہی ناک میں پہنا گیا وہ نگ اور بھی چمکا تھا... فائق کا دل اس نگ میں ہی جا کر الجھ گیا_____

"اب چلو نا ادھر.. مجھے معلوم تھا تم بس باتیں ہی کر سکتے ہو.... میں تایا کو زبردستی لے کر آتی ہوں_"نوشی کو اس کی نگاہوں سے کوفت سی ہوئی... بس چور کسی طرح سے بھاگ جائے اس وقت نوشین کو یہی چاہیئے تھا

_____

"میں باتوں کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں، تم موقع تو دو_"فائق کا دل کہا ہاتھ بڑھا کر زرا کا زرا اسے چھو تو لے____

"ہاں دکھائی دے رہا ہے..." وہ طنزیہ اسے سر سے پیر تک گھور کر رہ گئی. وہ کچھ بولنا ہی چاہتا تھا کی ابا کو آتا دیکھ کر چپ ہو گیا_____

"میں بھی چلتا ہوں_" ابا ہاتھ میں لٹھ لئے ایک دم تیار تھے بس چور ملے اور وہ اس کا سر تربوز کی طرح پھاڑ دے

"دیکھا یہ ہوتا ہے چور پکڑنے کا انداز بدتمیز_ تایا ابا چور ادھر گیا ہے_" نوشی اسے منہ چڑا کر خوشی سے جا کر معین صاحب کے پاس ان کا بازوں تھام کر کھڑی ہو گئی_____

جانے کیوں فائق کو اس کے طنز سے زیادہ اپنے پاس سے اس کا جانا برا لگا تھا_ اس بار کوئی آہٹ پیدا کئے بنا وہ صحن کی طرف بڑھا آہستہ اس لئے چل رہا تھا کہیں واقعی کوئی ہو نہ اور انہیں دیکھ کر چھپ جائے____

پیچھے کی طرف کے صحن کا دروازہ واقعی کھلا ہوا تھا ورنہ زیادہ تر یہ دروازہ بند ہی رہتا تھا_ دبے قدموں سے وہ لوگ دروازے کے اندر گھسے.... فائق کے تیز کانوں نے کچھ سرگوشیاں سنی چاند کی ہلکی ہلکی روشنی پیڑوں سے چھن کر اچھی خاصی روشنی پھیلا رہی تھی_ وہ لوگ دبے پاؤں اسی رخ پر چلے تھے جہاں سے سرگوشیوں کی صدا آرہی تھی_____

پھر ان لوگوں کی آنکھوں نے وہاں جو نظارہ دیکھا فائق اس کے بعد ہمیشہ یہی سوچتا رہتا تھا کی کاش کی اس دن نوشی کی بات سن کر وہ اس کا وہم بتا کر وہی ابا کو روک لیتا.... یا خود نہیں جاتا شاید سمرا کے ساتھ وہ سب کچھ نہ ہوتا یا اس کے بعد وہ سب نہیں ہوتا جس نے کتنی زندگیوں کو تباہ کر ڈالا_____

"سمرا.... " ابا پوری قوت سے دہاڑے_ ابا کی دہاڑ نے سمرا کو ہوش کی دنیا میں لا دیا... جو اب تک ان کے وجود سے بے خبر تھی_ خود فائق بالکل بت بن چکا تھا_ سمرا کی حرکت نے اس کے دل و دماغ کو سن کر دیا تھا_ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا رات کے اس وقت اس کی بہن کسی اجنبی کی بانہوں میں کھڑی محبت کی پینگ بڑھا رہی تھی..... پھر وہی ہوا جو ایک رات نوشی کے ساتھ ہوا تھا_____

ابا سمرا کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے جا رہے تھے_ وہ اجنبی تو پہلے ہی دیوار پھاند کر بھاگ چکا تھا_ فائق کے اعصاب جب قابو میں آئے تو سب سے پہلے اس کی نگاہ بالکل ساکت کھڑی نوشی پر پڑی تھی.... کچھ تو تھا اس کے چہرے پر جس نے اسے چونکا دیا تھا مگر اس کے چہرے پر غور کئے بغیر وہ ابا کے پیچھے دوڑا تھا_____

ابا سمرا کو بری طرح سے پیٹ رہے تھے_ اپنی بیماری کی پرواہ کئے بغیر وہ پوری طاقت سے سمرا کو لاتوں اور گھونسوں سے مار رہے تھے_ اماں جو نجانے کب آئی تھی اس ہنگامہ سے گھبرا اٹھی بغیر ماجرا سمجھے سمرا کو بچانے کے چکر میں نڈھال تھی_____

" فائق روک اپنے ابا کو کیا ہوا ہے انہیں... کیا کر رہے ہیں.... میری بچی کے ساتھ... بتاتے کیوں نہیں تم لوگ کیا ہوا ہے_ "اماں کے زور سے چلانے پر وہ جیسے ہوش میں آیا تھا پھر اس کے بچانے پر ہی ابا نے اسے چھوڑا مگر اتنی دیر میں سمرا کا برا حال کر ڈالا تھا انہوں نے_____

" اب یہ بھی دیکھنا باقی رہ گیا تھا_ مجھے ارے تم سب ایک بار ہی میں مار ڈالوں مجھ کو_ "ابا کہتے کہتے ایک دم سے سر پیٹنے لگے تھے_ سمرا بے حال ہونے کے باوجود بھی خود کو سنبھالتی اپنے کمرے میں گرتی پڑتی بھاگی تھی_ فائق ابا کو سنبھالنے لگا مگر انہیں کوئی پل چین نہیں آ رہا تھا، فائق کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ابا کو سمجھائے یا روتی اماں کو دلاسا دیں، خود اس کی غیرت پر جو ضرب پڑی تھی اس سے وہ لہولہان ہو چکا تھا_____

اس دن واقعی وہ نوشی کا مشکور ہو گیا_ جس نے اماں اور ابا دونوں کا اس رات بہت خیال رکھا_ ساری رات دونوں کے پاس بیٹھی وہ ان لوگ کو اس کے ساتھ سنبھالتی رہی تھی_ ابا کی طبیعت کے ساتھ ساتھ اماں بھی سب جان کر اپنا بلڈ پریشر بڑھا چکی تھی اگر نوشی نہ ہوتی تو وہ دونوں کو سنبھال نہیں پاتا _____

سمرا کی اس حرکت نے پورے گھر پر ایک قیامت لا دی_ سمرا نے سب کے ساتھ ساتھ فائق کے بھی اعتماد کا خون کر دیا تھا_ اسے اپنی بہن پر بہت بھروسہ تھا اس کے کردار پر آنکھیں بند کر کے وہ یقین رکھتا تھا مگر اس نے کیا کیا ان لوگوں کے ساتھ_____

پھر سمرا کی چیخ پکار اس کی فریاد دہائیاں کچھ بھی کام نہیں آئی_ ابا نے بہت جلد اس کا نکاح کر دیا_ وہ بھی ایک شادی شدہ مرد سے جس کی پہلے سے ہی دو بیویاں تھی اور شادی کے لئے اس کی ماں کو تیسری کی تلاش تھی_

اماں کا رونا اس سے دیکھا نہیں جاتا_ان سب ہنگاموں میں بس ایک نوشی تھی جس نے سارے کام بخوبی سنبھالے ہوئے تھے__سب کچھ ہوتا چلا گیا اور وہ خاموش تماشائی بنا رہا اور سمرا کی رخصتی بھی ہو گئی_____

فائق بہت مضطرب سا کھڑکی پاس کھڑا باہر نظر آتا تاریک آسمان دیکھ رہا تھا_آج اس کا دل بہت بھاری ہو رہا تھا جو کچھ سمرا کے ساتھ ہوا اس کا ملال اب ساری زندگی یوں ہی اسے اضطراب میں مبتلا رکھے گا___

سمرا کی اس رات کی حرکت پر اس کی غیرت پر قراری چوٹ پڑی تھی وہ اس سے سخت ناراض بھی تھا مگر پھر بھی سمرا پر ہوئے اس ظلم سے وہ بیچین تھا_کچھ بھی ہو وہ اس کی بہن تھی_ابا کو اس نے سمجھانا چاہا مگر انہوں نے سختی سے اس کی بات رد کر دی تھی___

" تم کیا چاہتے ہو اس کی بے غیرتی پر میں اسے معاف کر دوں_ نوشی کے بعد یہ دوسرا بدنامی کا پتھر ہیں جو اس نے ہمارے سر پر مارا ہیں_ "ابا کی بات پر اس کا سر جھک گیا _____

" مگر ابا جس سے آپ سمرا کی شادی کرانا چاہتے ہیں پہلے سے ہی شادی شدہ ہیں_ "بہت ہمت کر کے اس نے ان کا سخت چہرہ دیکھا_____

"شادی شدہ ہیں تو کیا ہوا ساری حقیقت کے باوجود بھی اسے اپنانا چاہتا ہیں_ ایک تو کم صورت ہونے کی وجہ سے پہلے ہی سے رشتے نہیں آتے تھے_ اس پر سے بدنامی کا داغ_ تو بتا میں کیا کروں نوشی کے لئے تو، تو تھا اس کے لئے کون آگے بڑھے گا_" ابا نے حقیقت اس کے سامنے رکھی فائق چپ ہو گیا پھر وہی ہوا جو ابا نے چاہا تھا_____

نوشی آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی، سمرا کی شادی اور رخصتی کے بعد بھی گھر مہمانوں سے بھرا تھا_ اب تک تو کام کاج کی وجہ سے کسی نے نوٹس نہیں کیا تھا کہ وہ فائق کے کمرے میں نہیں جاتی مگر آج رخصتی کے بعد تائی نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا کہ جو عزت بچی ہے کم سے کم وہ نہ خراب کرے، وہ

ان کے رونے پر شرمندہ ہو گئی تھی اور اپنی عزت نفس کو کچل کر دوبارہ فائق کے کمرے میں آئی تھی

جس طرح شادی کے دن ہی فائق نے اسے مار پیٹ کر بے عزت کر کے اپنے کمرے سے باہر دھکیل دیا تھا.... اسے یہ گوارا نہیں ہوا تھا کی وہ دوبارہ اس کے کمرے میں قدم بھی رکھے کیونکہ نوشی چاہے بھلے سر اپا لٹ گئی ہو مگر عزت نفس اب بھی بچی تھی کہ اس کی خودداری نے گوارا ہی نہیں کیا کہ دوبارہ اس کمرے میں جائے مگر ہاے رے قسمت کے کھیل، کیا کیا کھیل دکھاتی ہے یہ تقدیر .....

پاؤں من من بھر کے ہو رہے تھے... اس کے کمرے میں آنے کے لئے دل تڑپ کر دہائیاں دے رہا تھا مگر آج تائی کے آنسو سب پر حاوی ہو گئے، فائق نے سنجیدگی سے پہلے دروازہ کھلتے پھر اندر داخل ہوتی نوشی کو دیکھا تھا

"گھر میں مہمان ہیں تو تائی نے مجھے زبردستی بھیج دیا_ میں خود نہیں آئی ہوں آپ قسم لے لیں_ "نوشی کو شادی کی وہ پہلی رات یاد آئی تھی... جب فائق کی جارحیت کی وہ شکار ہوئی تھی_ سہمی سی وہ اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی... بات بھی پوری کرنے میں اسے دقت سی ہوئی تھی..... وہ جتنی نڈر ے تھی اس حادثے نے اس کی ساری خود اعتمادی نگل لی تھی_____

"میں نے کہا تم سے کی کمرے میں مت آؤ_ "فائق سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھتا ہوا بہت سنجیدہ تھا_____

"مجھے قسم سے تائی نے بھیجا ہے_ مہمان ہیں گھر میں اس لئے مہمانوں کے جانے کے بعد میں پھر کبھی نہیں آؤں گی_ "اپنی بات کہتے ہوئے برداشت کرتے کرتے بھی اس کے آنسو نکل آئے_____

"فولش گرل.... ہمیشہ سے اپنی طرف سے سب سوچ کر بیٹھ جاتی ہو_ میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ مجھے اعتراض ہے_ عجیب ہو تم بھی یہ رونا بند کرو اپنا_ "اس کے آنسو دیکھ کر اس پر جھلاہٹ سوار ہوئی.... سر جھٹک کر دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا____

نوشی تعجب سے اس کے چہرے کو دیکھنے لگی، ویسے بھی کچھ دن سے محسوس کر رہی تھی... فائق کے رویہ میں اس کے لئے کافی نرمی پیدا ہو گئی تھی_ اکثر اس کی نگاہ اپنے چہرے پر بھی محسوس کی تھی اور اب وہ اس کے کمرے میں موجود تھی لیکن اس نے کچھ بھی نہیں کہا کوئی ناراضگی نہیں جتائی وہ اسے دیکھ رہی تھی اور ایک ٹک دیکھ رہی تھی_ سنجیدہ سا چہرہ اس پر چھایا دکھ مگر یہ سنجیدگی اس کی وجاہت کو اور بڑھا رہی تھی_ اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ ہمیشہ سے بہت شاندار اور وجاہت سے پر تھا، نوشی کی آنکھیں نم ہونے لگی_____

"مجھے بعد میں دیکھ لینا.... تم تھک گئی ہو جاؤ سو جاؤ_ "نوشی کی نگاہوں کے ارتکاز کو فائق نے اپنا چہرہ موڑ کر نوشی کی طرف دیکھتے ہوئے بول کر توڑا تھا، وہ تو جیسے شرم سے پانی پانی ہو گئی تیزی سے رخ موڑ کر اپنے آپ کو کوستی وہ آکر بیڈ کے کونے سے ٹک گئی_____

" تمھارا دماغ خراب ہے... جو نیچے سونے کی تیاری کر رہی ہو_ "کچھ دیر اپنے آپ کو ڈاٹ ڈپٹ کر بیڈ سے چادر اور تکیہ اٹھا کر وہ زمین پر سونے کی تیاری کرنے لگی اور فائق جس کی سوچوں کا مرکز اب نوشی ہو گئی تھی اور وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس پر آنکھیں ٹکائے ہوئے تھا اس کا زمین پر سونے کا ارادہ دیکھ کر وہ کھڑکی سے ہٹتا اس کے سر پر آکر چلایا_____

"بیمار پڑنے کا شوق چرایا ہیں تم کو سردیاں شروع ہونے والی ہیں_ زمین پر سونا کتنا نقصان پہنچا سکتا ہے تمھیں معلوم ہے_ "اس کے ہاتھ سے چادر اور تکیہ چھین کر بیڈ پر پھینک دیا_ نوشی اس کی یہ دھونس پر منھ کھولے اسے دیکھ رہی تھی_ کہاں اس سے بات کرنا پسند نہیں اور کہاں اب ایسی حاکمیت، جو اسے پسند نہیں آئی_____

"کچھ نہیں ہوتا مجھے، بہت سخت جان ہوں میں... آپ فکر مت کرے_" تلخی سے کہہ کر اس نے پھر بڑھ کر تکیہ اٹھانا چاہا کی اس کے انداز پر فائق کو بہت غصہ آیا تھا اور اسی غصے میں اسے بیڈ پر دھکا دیا تھا .....

اس اچانک افتاد پر نوشی نے بیڈ سے گرنے سے بچنے کے لئے بے ساختہ اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر ہاتھ میں اس کی شرٹ کی آستین ہی آئی تھی اور پھر نتیجے کے طور پر وہ نیچے اور فائق اس کے اوپر گرا .....

اس گرنے کے چکر میں فائق کا چہرہ ثمین کے چہرے سے ٹکرایا... جو ہوا تھا دونوں ہی بوکھلائے تھے فائق کی نگاہ بے اختیار اس کے چہرے پر ٹک گئی تھی، نوشی کی گلابی ہوتی رنگت، شرم سے لرزتی پلکیں، گالوں کی لالی، لرزتے ہونٹ، وہ اتنی حسین تھی کی فائق کو پتا ہی نہیں چلا کہ اسے کیا ہوا شاید بہت دن سے بدلتی ہوئی دل کی حالت نے اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دیا... وہ نوشین کے ہونٹوں پر جھک کر سب کچھ بھول گیا... جذبات کے سمندر اسے بہالے گئے تھے اس رات اس نے نوشی کو اس نے کچھ کہنے سننے کا موقع ہی نہیں دیا... بس اپنی کرتے ہوئے وہ دل کا کہا مان گیا تھا_____

دوسرے دن وہ صبح صبح ہی اماں اور ابا کے لاکھ روکنے پر بھی شہر آ گیا.... یہ فرار کی راہ تھی یا دل کو سنبھالنے کا عزم کی وہ پھر کتنے دن بیٹے واپس گاؤں ہی نہیں گیا.... یہاں تک کہ تب بھی نہیں گیا جب اماں نے اسے باپ بننے کی خبر سنائی تھی_____

اس کے یہاں بیٹی ہوئی تھی وہ بھی سات مہینے میں... اماں نے ڈلیوری کی وجہ نوشی کے بہت زیادہ کمزور ہونا بتایا تھا_ بیٹی کی خبر سن کر اس کے دل نے پھر سے بغاوتیں کرنی شروع کر دی_ ایک مہینہ یوں ہی دل سے لڑتے جھگڑتے گزرے تھے کہ اس بار بھی اماں نے ابا کی طبیعت بگڑنے کی خبر سنائی اور وہ سب چھوڑ چھاڑ کر دوڑا دوڑا گاؤں پہنچ گیا_____

ابا بہت بیمار تھے اس کی بلاوجہ کی دوری نے انہیں اور بھی بیمار کر دیا تھا_ فائق کو دیکھا تو ان کے بیمار چہرے پر خوش حالی دوڑ گئی، وہ شرمندہ شرمندہ سا ان کا ہاتھ پکڑے معافی مانگ رہا تھا_ اپنی کوتاہیوں پر وہ بہت شرمندہ

تھا_ ابا نے اسے کھلے دل معاف کر کے گلے لگا لیا، ابا کو دیکھنے سمرا بھی آئی ہوئی تھی گھر والوں نے سمرا کو معاف کر دیا تھا، سجی سنوری، مگر مرجھائے چہرے والی سمرا فائق کو اسے دیکھ کر بہت دکھ ہوا تھا_____

"کیسے ہے بھائی... ". سمرا کی آواز میں نہ چاہتے ہوئے بھی تلخی آ گئی ____

"ٹھیک ہوں... " اس سے نظریں چرا کر وہ پھر سے ابا کی طرف دیکھنے لگا، نجانے کیوں سمرا کی آنکھوں میں دیکھنا اسے دشوار لگا تھا_ عجیب نظروں سے اسے دیکھتی کہیں سے وہ اسے پرانی سمرا نہیں لگتی تھی_____

"فائق دیکھو کتنی پیاری بیٹی دی اللہ نے تمھیں جیسے کانچ کی گڑیا_ "اماں ثمین کو اٹھائے اٹھائے خوشی سے اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی.... فائق نے ابا سے نظر ہٹا کر اماں کی گود میں سوئی اس پری پر نظر ڈالی سوئی سوئی گلابی گڑیا بالکل نوشی اور اس کی کاپی .....

فائق کو لگا اس کا دل عجیب طرح کی خوشی سے دھڑکنے اور رکنے لگا ہو ایسے جذبات کے توفان اٹھے تھے کی جس سے وہ نا آشنا تھا_ دل کہہ رہا تھا اس گڑیا کو سینے سے لگا کر خوب پیار کرے اور اسی خواہش کے تحت اس نے گڑیا کو اماں کی گود سے اپنے ہاتھوں پر لے لیا_ جھک کر اس کے روئی جیسے گلابی گالوں پر بوسے لئے_ دل پھر بھی نہیں بھرا تھا جھک کر اس نے کئی بار اسے چوما تھا کبھی اس کی پیشانی کبھی اس کے گال اور کبھی اسے سینے سے لگا لیتا، خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی_____

"میں نا کہتی تھی ایک بار بیٹی کو دیکھ لینے دو سب بھول جائیں گا_" اماں اپنے بیٹے کو بڑے پیار سے دیکھ کر ابا سے بولی_ ابا فائق کو دیکھتے ہوئے مسکرائے وہی فائق دھیمے سے ہنسا تھا_____

"ہاں بھئی نوشی کی قسمت بڑی تیز ہیں_ اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی بھائی تو...." اچانک سے سمرا بولی تھی معنی خیزی سے جملہ ادھورا چھوڑ دیا_ فائق کو اس بار اس کی بات ناگوار لگی_____

"تم بس کرو اب سارے قصے، بھائی بھابھی خوش رہے بس یہی دعا کرو، جا میرے بچے اپنے کمرے میں جا کر فریش ہو جا اتنی دور سے سفر کر کے آیا ہے_"اماں کو سمرا کی بات بالکل اچھی نہیں لگی_اسے ڈپٹ کر فائق کے ہاتھ سے ثمین کو لے لیا پھر اسے چمکار کر کمرے میں جانے کو بولا_فائق سر ہلاتا بیگ اٹھا کر اپنے کمرے میں آ گیا_____

اندر آتے ہی وہ چونک گیا... نوشی اس کے آنے کی خبر پا کر چادر وغیرہ درست کر رہی تھی تھکی تھکی، زرد رنگ چہرہ، الجھے بکھرے بال بس وہی پل تھا کہ پہلی بار فائق کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا_اسے سمرا اور نوشی ایک جیسی لگی حالات کی ستائی ہوئی.... ایک گناہ کے بدلے ہزاروں گناہوں کی سزا کا اپنے دوش پر بوجھ اٹھائیں

_____

فائق کو اس کے ساتھ ساتھ خود پر بھی رحم آیا تھا_ کتنے دن سے خود سے لڑتا وہ اپنے دل سے بغاوت کر رہا تھا، اسے سزا دیتے ہوئے وہ خود آج تک ایک ایسے قیدی کی زندگی جی رہا ہے جس کی کوئی رہائی ہی نہیں ہے

_____

اس کی نظروں کی تپش تھی کی نوشی نے سر اٹھایا_ دروازے پر کھڑے فائق کو دیکھ کر اتنی حیرانی نہیں ہوئی تھی جتنی خود کو دیکھتے فایق کی آنکھوں کو دیکھ کر .....

اچھی طرح سے جانتی تھی اسے اس کی شکل سے بھی نفرت تھی_ جس نفرت کا اظہار اس نے پہلے ہی دن اس کے ساتھ کیا تھا مگر سمرا کی شادی اور اس رات کے بعد دل کچھ خوش فہمیوں میں گرفتار ہو گیا تھا مگر فائق کی اتنے مہینوں کی لاتعلقی نے سمجھا دیا تھا کہ وہ اس رات بس ایک ضرورت تھی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں _____

یہی بات سے آج تک اس کی روح تک زخمی کر رہی تھی_ دوپٹہ سر پر جما کر وہ کمرے سے نکل ہی جانا چاہتی تھی کہ کسی نے جیسے اسے پتھر کا کر دیا تھا_ ایک جھٹکے سے وہ مڑی تھی ایک نگاہ اپنی کلائی کو تھامے فائق کے ہاتھوں کو اور دوسری نگاہ فائق کے چہرے پر ڈالی _____

"جو کچھ میں تمھارے ساتھ کر چکا ہوں_ اس کی بھرپائی میں کبھی نہیں کر سکتا مگر بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ نقصان سب کا ہوا ہے اور اب میں تم سے اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ کیا اگر میں یہ کہوں کہ میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں تو کیا تم مجھے معاف کر دینے کا حوصلہ رکھتی ہو_" اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اس نے اسے روکا ہوا تھا، ہونٹوں پر دوستانہ مسکراہٹ تھی نوشی بت بنی اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی_____

"کوئی جلدی نہیں ہے اچھے سے سوچ لو مجھے جواب کا انتظار رہیں گا_" اس کا ہاتھ چھوڑ کر اسی مسکراہٹ سے وہ اس کا چہرہ غور سے دیکھ رہا تھا_ نوشی کوئی بھی جواب دئے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی فائق کمرے میں تنہا رہ گیا_____

پھر شام تک وہ اس سے نظریں ملائے بغیر اپنے کام میں لگی رہی تھی_ فائق کو اس کا سپاٹ بے تاثر سا چہرہ الجھن میں مبتلا کر رہا تھا کیا وہ اسے معاف کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتی_ اس کے جواب کا وہ بیچینی سے منتظر تھا_____

ثمین کو کاندھے سے لگائے لگائے وہ سارے گھر میں نوشی کو ڈھونڈ رہا تھا_ کب سے وہ ثمین کو لئے لئے گھوم رہا تھا اماں اور ابا کے چہرے پر بھی اب اس کی بیٹی کے لئے شدید محبت دیکھ کر اطمینان جھلک رہا تھا، ابا کی طبیعت بھی سنبھل گئی تھی کچھ دیر پہلے سمرا کو اس کے سسرال والے واپس لے گئے تھے، گھر میں سناٹا چھا گیا تھا

_____

نوشی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہ چچا کے پورشن کی طرف چلا آیا_ یہی وہ اسے کھلے صحن میں برآمدے کی سیڑھیوں پر بیٹھی مل ہی گئی_____

"ثمین سو گئی ہے اسے کمرے میں سلا دو_ "اس کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے اس نے ثمین کو احتیاط سے اسے تھمانے کے لئے بڑھایا نوشی نے ہاتھ بڑھا کر فائق سے ثمین کو تھام لیا_____

" تمھیں میں نے ثمین کو اپنے کمرے میں سلانے کے لئے بولا ہے_ "نوشی کو اندر کی جانب بڑھتے دیکھ کر فوراً ٹوکا وہ وہیں ستون سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا_____

"آپ شاید بھول رہے ہے میں اب تک یہی سوتی رہی ہوں_ اس دن بھی جو آپ کے کمرے میں گئی تھی بس میری مجبوری لے گئی تھی_ "اس بار نوشی خاموش نہیں رہی طنز کرتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھائیں _____

"اور میں نے بھی یہی کہا ہے_ جو ہو چکا ہے اس میں سب کا صرف نقصان ہی ہوا ہے، کیا تم پھر سے چاہتی ہو یہ نقصان کبھی ختم نہ ہو، اگر میں تم سے معافی مانگنے کا حوصلہ پیدا کر سکتا ہوں تو کیا تم مجھے معاف کرنے کا حوصلہ نہیں رکھ سکتی_ "وہ ستون سے ٹیک لگا کر کھڑا اس کا چہرہ اپنی آنکھوں کی گرفت میں لئے بہت سنجیدہ تھا

"کیا بہت آسان ہے.... یہ سب کہہ دینا.... آپ چاہتے ہیں کہ میں حوصلہ پیدا کر لوں آپ کو معاف کر دوں آپ کے کمرے میں چلی چلوں، یہاں تک کہ پھر آپ کے بستر پر بھی آ جاؤں_ "فائق کے سامنے کھڑی وہ بہت تلخی سے بول رہی تھی

فائق کو اس کی آنکھوں میں دکھ ہی دکھ ہی نظر آئے_ جس اذیتوں کو دیکھ کر اس کا دل تڑپا تھا_ دل کہا اسے بڑھ کر اپنے سینے سے لگا لیں اور کہے آج اپنا ہر دکھ مجھے دے دو مگر وہ لاکھ اس خواہش کے باوجود بھی چپ رہا اور نا ہی اسے بازوؤں میں لینے کے لئے آگے بڑھا، نوشی ایک بار پھر سے بولنا شروع ہوئی تھی

"کیا واقعی یہ بہت آسان ہے، ایک ایسی عورت کے لئے جسے اب تک یہی یاد دلایا گیا کہ گھر سے بھاگنے والی لڑکیوں کی کوئی عزت نہیں ہوتی اگر وہ سب سے مار کھا کر بھی، دن بھر سب کی خدمت کر کے بھی، اپنے شوہر کو بنا روکے ٹوکے اپنی مرضی کی کرنے دینے کے باوجود بھی اپنی غلطی کی کوئی بھرپائی نہیں کر سکتی.... وہ اپنا ماضی پاک نہیں کر سکتی.... ماتھے پر لگا بدنامی کا ٹیگ نہیں ہٹا سکتی، تو پھر نئی زندگی کی شروعات کیسے کر سکتی ہے کیسے سب بھلا کر اپنے دل میں گنجائش پیدا کر سکتی ہے_ "بولتے بولتے اس کے گلے میں آنسو پھنسے تھے_ وہ تھوڑی دیر کو خود کو سنبھالنے کے لئے رکی، چہرے پر برداشت کرنے کی کوشش میں سرخی چھا رہی تھی_ فائق ایک ٹک اسے دیکھ رہا تھا کچھ دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوئی تھی_____

" نئی زندگی کی شروعات اور وہ بھی ایسے شوہر کے ساتھ جن کے ساتھ انہیں زبردستی باندھ دیا گیا ہو، وہ شوہر جو شادی کی پہلی ہی رات اسے ایسی زبان اور جسم کی مار لگائیں کی اس کی روح تک زخمی ہو جائے، وہی شوہر اس کی شکل سے بھی نفرت کرے، وہ مر رہی ہے یا جی رہی ہے اس سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ہو، اس کی بیوی زندگی جیتے ہوئے بھی کتنی بار مرنے کی دعا کر رہی ہے، پل پل تڑپ رہی ہے اور اس کے شوہر کو اس بات کی خبر بھی نہیں ہو اور ایک دن وہ آ کر کہتا ہے اس میں نقصان سب کا ہوا ہے_ "فائق کی نگاہ جھک گئی اپنے اندر پکتا ہوا لاوا وہ فائق کے کان میں انڈیل رہی تھی_____

"نہیں فائق صاحب نہیں... نقصان تو صرف اس لڑکی کا ہوا جس نے، عزت، محبت، ماں باپ، اعتبار، سب کچھ کھو دیا، آپ کہتے ہے اس میں آپ کا بھی نقصان ہوا آپ کا کیا نقصان ہوا، آپ تو عزیم ٹھہرے ہیں... پہلے مجھ سے شادی کر کے پھر بیٹی پیدا کر کے اور اب سب بھلا کر مجھے اپنا کر آپ تو عزمت کی مثال قائم کریں گے ہر طرف آپ کی تو واہ واہ ہو گی_ "اس بار وہ بولتے بولتے مسکرائی تھی، زخمی مسکراہٹ، سامنے والے کے دل کو گھائل کر دینے والی مسکراہٹ، آنکھیں پانیوں سے لبریز ہو گئی تو وہ مڑ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی_____

فائق کتنی ہی دیر ستون سے یوں ہی ٹیک لگائے لگائے کھڑا رہا_ اس کا ایک ایک حرف ایک پل میں ہی اس کے دل کی دنیا کو پوری طرح سے بدل گئے تھے، اپنے دل میں ایک اٹل فیصلہ کر کے وہ تیز قدموں سے چل کر اس کے کمرے میں داخل ہوا_ نوشی نے کمرے میں اس کی آہٹ پا کر گھنٹوں سے سر اٹھا کر فائق کو دیکھا پھر غصہ سے اپنے آنسو پونچھ لئے____

"زندگی میں ماضی میں جینے والے لوگ ہمیشہ گھاٹے میں ہی رہتے ہیں، تمھارے ماضی میں جو کچھ ہوا مجھے اب اس سے کوئی لینا دینا نہیں_ "وہ اب اس کے کچھ فاصلے پر آکر بیڈ کے کونے پر ٹک گیا__

" مجھے واقعی بہت شرمندگی ہے جو میں نے تم سے اتنا برا سلوک کیا مگر شاید میری جگہ تم بھی ہوتی تو شاید یہی کرتی یا شاید ہر مرد یہی کر کے اپنے جھوٹی مردانگی کو سکون بخشتا ہے_ "نوشی چپ چاپ اس کی سنجیدہ سی شکل دیکھ رہی تھی_____

"خیر... اب میں چاہتا ہوں ہم دونوں ہی ماضی کی باتیں نا ہی دہرائیں تو ہمارے حق میں بہتر ہو گا... جو ہوا وہ بدل تو نہیں سکتا مگر اپنا مستقبل تو ہم بدل سکتے ہیں_ میں کھلے دل سے تمھارا منتظر ہوں_ تم میری بات مان کر یا تو مجھے معاف کر دو یا ایک فیصلہ کر لو کہ مجھ سے الگ ہونا ہے_ "فائق اب براہ راست نوشی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا... جس کی آنکھوں میں اس کی باتیں سن کر پھر سے آنسو آ گئے تھے، وہ اس پر سے نظر ہٹا کر بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا_____

"میں ثمین کو لے جارہا ہوں_ تم بھی کمرے میں آ گئی تو یہی سمجھوں گا کہ تم نے مجھے معاف کر دیا ہے ورنہ دوسری صورت میں بھی تمھارے ہر فیصلے کا احترام کروں گا_" سنجیدگی سے اس کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے اس نے جھک کر نوشی کے قریب سوئی ثمین کو احتیاط سے اٹھایا_ نوشی کی طرف دیکھتے ہوئے ثمین کو کاندھے سے لگا کر مڑ کر کمرے سے ہی نکل گیا_____

فائق کی بے حسی پر نوشی اس بار تکیہ میں منھ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی وہ تھا ہی اتنا ظالم، بے درد، مطلبی ہمیشہ سمرا کے منھ سے یہی سنا تھا اس کے بارے میں پہلے یقین کرتی تھی مگر شادی کے بعد سب بدل گیا_ سمرا کی حقیقت بھی کھل گئی اس پر مگر اب سب سچ لگا وہ ظالم اب بھی اسے سولی پر لٹکا گیا تھا، یہی سب سوچ سوچ کر وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی_____

"میں تمہارے پاس آتا تو نہیں مگر مجھے لیٹے لیٹے بچپن کی تمھاری ایک عادت یاد آگئی تھی اور میں دوڑا دوڑا واپس آگیا کیونکہ اب مجھے اپنی زندگی اور روکھی پھیکی نہیں گزارنی_ "اپنے پاس اس کی آواز سن کر نوشی کو جیسے کرنٹ سا لگا تھا_ جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے قریب ہی بیڈ کے کونے پر آرام سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھے فائق کو دیکھا... نجانے کب سے وہ یہاں بیٹھا تھا اور اب مسکراتے ہوئے ٹانگیں جھلاتے ہوئے اس کی حالت سے لطف اندوز ہوا جا رہا تھا، نوشی نے غصے سے اسے گھورا_____

"اب ایسے غصے سے تو مت دیکھو صحیح کہہ رہا ہوں_ تمھاری وہ بچپن کی عادت کہ معافی مانگنے والا جب تک تمھارے ہاتھ پیر نہ جوڑ لے.. تم مانتی نہیں تھی اور دل میں ہزار گالیوں سے بھی نوازتی ہوئی اس کی آئندہ کی نسل کو بھی بد دعا دینے میں لگی رہتی ہو_ "اس کے قریب کھسکتے ہوئے وہ شوخی سے مسکرا رہا تھا_____

"جو گالیوں کے قابل ہو اسے گالی ہی دی جاتی ہے_ "پرے کھسکتے ہوئے وہ تپ کر بولی اب سمجھ میں آیا.... اسے تڑپانے کلسانے کے لئے وہ ڈرامہ کیا گیا تھا، فائق نے بڑی دلچسپی سے اس کا ناراض رویا رویا بے حد گلابی ہوتا چہرہ دیکھا_____

" قابل تو ہم کسی اور چیز کے ہے مگر آپ کی گالیاں ہی صحیح.... ہمیشہ گالی ہی دی ہے مجھے چلو آج پھر گالیاں کھالیتا ہوں اور پیر پکڑ کر معافی بھی مانگ لیتا ہوں ورنہ تم انا کی ماری کہاں آنے والی میرے پاس، لاؤ پاؤں پکڑ لوں کہاں ہے تمھارے پیر_ " کہتے کہتے وہ شرارات سے اس کے پیروں کے پاس جھکا اور کمال جرأت سے اپنا حق استعمال کرتے ہوئے اس کے پاؤں پکڑ بھی لئے_____

" اتنے خوبصورت پیر ہو تو پکڑ کر معافی مانگنے میں حرج ہی کیا ہے، بندہ ہر وقت پیر پکڑ کر معافیاں مانگتا رہے_ " اس کے پیر و پر انگلیاں پھیرتے ہوئے اف اس کی شرارت نوشی پر تو حیرتوں کے توفان کے ساتھ ساتھ شرم کا بھی حملہ ہوا تھا پوری طاقت سے اپنے پیر چھڑا کر اچھل کر بیڈ سے اتر گئی_____

فائق نے مسکرا کر اس کا بوکھلاہٹ بھرا انداز دیکھا رویا رویا گلابی گلابی، گھبرایا ہوا چہرہ وہ بہت حسین تھی، اسے اپنا دل پہلوں سے نکلتا محسوس ہوا آنکھیں اس کے حسین چہرے سے ہٹنے سے انکاری ہو گئی_____

"آپ جائے مجھے نہیں آنا_"وہ گھبرا کر پیچھے ہٹتے ہٹتے دیوار سے جا لگی تھی_____

"لگ تو نہیں رہا کی یہ دل سے کہہ رہی ہو_"ہونٹوں پر شریر مسکراہٹ لئے وہ بولا ___

"ہاں بالکل دل سے کہہ رہی ہوں_"زبان بولتے ہوئے لڑکھڑائی تھی، نگاہیں بھی چرائی_____

"اچھا_"اس بار وہ اٹھ کر چند قدم میں ہی اس کے مقابل میں کھڑا ہو گیا_نوشی نے آنکھیں جھکا لی ان آنکھوں میں دیکھنا محال تھا_____

"ایک بات بتاؤں تمھیں_ "فائق اور قریب ہوتا دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ کر اس پر جھکا_ "اب تم ہاں کہو یا نہ.... تمھیں تو میں اٹھا ہی لے جاؤں گا کیونکہ بندے کو آپ سے بڑی شدید قسم کی محبت تھی جو اب پوری طرح سے ابھر کر مجھے دیوانہ بنا رہی ہے اور تمھیں بتاتا چلوں کہ میں بہت ہی شدت پسند بندہ ہوں_ "اپنی بات کہتے کہتے وہ نوشی کے چہرے پر جھک کر اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی ان لبوں کو قید کر چکا تھا..... پھر اس کی لاکھ مزاحمت کے باوجود بھی مسکراتے ہوئے اسے اپنے کمرے تک لے آکر ہی اسے اپنی محبت کی شدتیں کے مظاہرے دیکھا کر ہی چھوڑا تھا_____

صبح نوشی کا خوشی اور حیا سے گلابی ہوتی صورت اور فائق کا خوشی اور اطمینان سے چمکتا چہرہ اماں اور ابا کے دلوں کو اطمینان سے بھر گیا تھا_____

وہ دونوں سب بھلا کر اپنی زندگی میں گم ہو گئے تھے، وقت کچھ اور آگے سرکا تھا_ فائق کو اب لگنے لگا تھا نوشی اور ثمین کے بنا اب اس کی زندگی بہت پھیکی اور بدرنگ سی ہو گئی ہیں، تنہا شہر میں رہنا اس کے لئے اب ناممکن تھا، اس لئے اس نے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ اب ابا اماں اور ثمین، نوشی کو اپنے ساتھ لے کر شہر آئے گا_____

اس بار گاؤں آ کر اس نے جب یہ خبر سنی کی نوشین دوبارہ ماں بننے والی ہے تو اس نے اپنا فیصلہ سب کے گوش گزار کیا تھا، مگر اماں اور ابا گاؤں چھوڑ کر جانے کو راضی نہیں تھے_ وہ ان کے کمرے میں بیٹھا انہیں منانے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ تبھی ان لوگوں کو ثمین اور نوشی کی آوازیں سنائی دی، آوازیں کھڑکی سے آ رہی تھی

_____

"کیا ملا نوشی تمھیں مجھے برباد کر کے_" سمرا کی دکھ سے بھری آواز کمرے کے اندر بیٹھے تینوں نفوس کے کانوں میں صاف صاف پڑیں تھیں_____

" اور تمھیں کیا ملا تھا مجھے برباد کر کے_ "یہ نوشی کی آواز تھی نفرت سے بھری، زہر میں بجھی فائق کو ایک پل کو یہ احساس ہوا وہ نوشی نہیں کسی اور کی آواز تھی_____

اس کی نوشی تو ایسا نہیں بولتی_ وہ تو محبت میں گندھی تھی ان چند مہینوں میں اس کی ساتھ سے وہ اتنا تو جان گیا تھا، مگر اس آواز کا کیا کرتا جو سمرا سے ہم کلام تھی جو نوشی کی آواز سے میل کھا رہی تھی_____

"تم نے مجھے برباد کیا مجھ سے میری محبت چھین لی مجھے برباد کر دیا_ "فائق کو اس آواز پر بار بار دھوکہ ہو رہا تھا

_____

"میں نے برباد کیا تھا تمھیں یا تم خود گئی تھی وہاں اور میں نے تو بس چچا کو وہاں کا ایڈریس بتایا تھا تاکہ گھر کی عزت بچ جائے_ نوشی وہ لڑکا اچھا نہیں تھا وہ تمھیں دھوکا دے رہا تھا_ دیکھ لو آج اس کے بدلے میں بھائی جیسے

شوہر تمھیں مل گئے_ تمھیں تو خوشیاں ہی خوشیاں مل گئی اور تم نے میرے ساتھ کیا کیا_" سمرا اب رونے لگی تھی درد میں ڈوبی اس کی بہن کی آواز_____

" میں نے قسم کھائی تھی سمرا_ جیسی بے عزتی تم نے میری کرائی تھی اور مجھے ایسی زندگی جینے پر مجبور کیا تھا نا اس سے بھی بری زندگی تمھارے نصیب میں لکھوادوں گی.... اور میں نے وہی کیا_ جہاں تک تمھارے بھائی کی بات ہے وہ تو کبھی اس کی طرح نہیں ہو سکتا_ کیا ہے تمہارے بھائی میں_ میری نظر میں دو کوڑی کی بھی عزت نہیں ہے اس کی بچپن سے بے وقوف ہی ٹھہرا اور اب تک ہے_" نوشی کی مضحکہ خیز آواز فائق کا چہرہ احساس توہین سے سرخ ہوا_ وہ باہر جانا ہی چاہتا تھا کہ جا کر نوشی کا منہ تھپیڑوں سے لال کر دے کہ ایک دم سمرا کی آواز آئی تھی اور وہ وہی ٹھٹک کے رکا تھا_____

"ہاں ہم ہے بے وقوف جو بار بار تم جیسی ناگن کے ہاتھوں سے ڈسے جاتے ہے_ میرا پیارا بھائی تمھاری جھوٹی مظلومیت کو سچ مان کر تم سے محبت کر بیٹھا ہیں اور میں نے تمھیں اپنا دوست مان کر اپنی پوری زندگی تباہ کر لی، اماں ابا تمھارے مکار چہرے کو پہچان ہی نہیں پائے، اگر بھائی کی خوشیوں کا خیال نہیں ہوتا نا تو انہیں بتا دیتی کہ

اس دن وہ لڑکا مجھ سے نہیں تم سے ملنے آیا تھا_ تم نے مجھے دھوکے سے پچھلے صحن میں بلوایا تھا اور پھر جا کر ابا اور بھائی کو بلا لائی تھی_ " سمرا کی روتی بلکتی آواز نے کمرے موجود ان تینوں لوگوں کے سروں پر بجلی گرائی تھی

_____

"مجھے بھی تو بتانا تھا_ تمھارے ابا اور بھائی کو کی ظلم کیا ہوتا ہے انہیں معلوم نہیں ان کی بے چاری بہن کا کیا حال ہوا تھا_ ابھی تو ان کے سسرال کا بھی حال بتانا ہے کہ بے چاری اس کی بہن کو اس کے دلہے نے سہاگ رات کو ہی اسے ٹھکرا دیا ہے اور اب تک اسے اپنی بیوی ماننے سے بھی انکاری ہے اور جہاں وہ نوکرانی کی طرح رہ رہی ہے_ "نوشی اتنی ظالم تھی_ انہیں آج معلوم ہوا تھا اور اس کی اپنی بہن معصوم بہن کیا کیا ظلم نہیں کئے انہوں نے اس پر ایک بار بھی اس کا اعتبار نہیں کیا_ فایق غصہ میں اندھا ہو کر باہر نکلنا ہی چاہتا تھا کہ اس کی نظر اپنا سینا پکڑے ابا پر پڑی تھی .....

"ابا..... " وہ چلایا مگر ابا ایک طرف کو لڑھکتے ہی چلے گئے تھے ...

*..... *..... *..... *..... *..... *

فون کی بیل بجی تو فائق ماضی سے نکل کر حال میں آ گئے... پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا_ آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھی_____

ایک نگاہ قبر پر ڈال کر انہوں نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے رگڑ کر صاف کیا، پینٹ کی جیب سے موبائل نکال کر اسکرین دیکھی ان کے خاص ملازم کا فون تھا جو مستقل ایلیار اور ثمین کے اوپر نظر رکھنے کے لئے انہوں نے مستعد کیا ہوا تھا_____

" ہاں کہو کیا بات ہے_ "انہوں نے فون کا اسپیکر آن کر کے خود کو بہت سنبھال کر بولا تھا_____

" سر، ایلیار سر ثمین میڈم کو لیکر اسی بنگلہ پر گئے ہے جہاں مبین سر ٹھہرے ہوئے ہے_ "ملازم نے ان کے بولتے ہی یہ اطلاع انہیں پہنچائی _____

"اچھا، بس تم اتنا خیال رکھنا یہ بات کسی بھی طور پر اس کے لگائے گئے آدمیوں کو پتہ نہیں چلنا چاہئے_ "وہ بولے تو ان کی آواز بہت سخت تھی_____

"سر ان کے آدمی آج کل بس آپ کے پیچھے ہے، ایلیار سر کی طرف سے کوئی خبر نہیں_" ملازم نے ادب سے بتایا_____

"ہونی بھی نہیں چاہئے اور میرے پیچھے لگا رہنے دو_یہی تو میں چاہتا ہوں وہ میرے پیچھے ہی رہے، بس تم ایلیار اور ثمین کا دھیان رکھو ان کی طرف سے مجھے کوئی لاپرواہی نہیں چاہئے_" فائق ایک بار گی طنز سے مسکرا کر دوسری بار ہدایت کر کے وہ فون بند کر چکے تھے_____

مبین ہر انہیں یقین تھا وہ ایلیار کو اتنی ہی حقیقت بتائیں گے جتنا ان دونوں نے کیا ان تینوں نے طے کیا تھا.... فل حال ایلیار کو آدھی ہی سچائی معلوم ہوں گی... سارا سچ اب بھی چھپا ہوا تھا_____

"اس بار میں تمھیں کامیاب نہیں ہونے دوں گا... جس دن ایلیار کی طرف سے مطمئن ہو جاؤں گا نا.... اس دن میرا انتقام پورا ہو گا_" نفرت سے بڑبڑا کر وہ ایک نظر خاموش قبر پر ڈال کر قبرستان سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھ گئے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"رونے سے کبھی مسئلہ حل نہیں ہوتا بیٹا... جو ہو چکا ہے ناوہ ہو کر ہی رہتا ہے، اپنے اپنے کئے کی سزا زین بھگت کر جا چکا ہے اور فائق جھیلتے ہوئے بھی انجان بنا ہے_ اس کا کوئی قصور بھی نہیں اسے جو دکھایا گیا اس نے اس پر یقین بھی کر لیا_ غلط بندے پر کئے گئے اندھے اعتماد کا یہی حال ہوتا ہے_" اپنے پاس بیٹھی ثمین کا سر اپنے سینے سے لگا کر وہ تھپکتے ہوئے اسے سمجھا بھی رہے تھے_____

خود ایلیار بھی بالکل ساکت سا بیٹھا تھا_ حسد اور نفرت کے اس کھیل میں سب سے بڑا نقصان تو فائق صاحب نے ہی اٹھایا تھا اور ابھی تک اٹھا رہے تھے_____

"میں جانتا ہوں فائق ابھی نفرتوں میں گھرا ہے مگر یہ بھی سچ ہے بیٹا وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے اور جس دن اسے سچائی پتا چلے گی نا سب ٹھیک ہو جائے گا_" ہچکیاں لیتی ثمین کا وہ لگاتار سر تھپکتے ہوئے سمجھا رہے تھے

"آپ نے انہیں سچ بتانے کی کوشش نہیں کی... " ایلیار نے ان کا سنجیدہ چہرہ دیکھا

"اس معاملے میں وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا.... " نجانے ایلیار کو کیوں لگا وہ نظریں چرا کے کچھ چھپا رہے ہیں مگر مصلحت کے تحت اور کچھ ثمین کی وجہ سے اس نے پوچھنا مناسب نہیں سمجھا بس دکھ سے ثمین کو دیکھا جو بے تحاشا رو رہی تھی

"ثمین بس کرو تمھارے رونے سے سب بدل تو نہیں جائے گا_" وہ بہت سنجیدہ سا مگر بہت پیار سے بولا تھا

" ثمین اس طرح رونے سے کچھ نہیں بدلنے والا... ایلیار تم اسے سنبھالو میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں_" مبین صاحب بہت ہی پیار سے ثمین کو خود سے الگ کرتے ہوئے ایلیار سے بول کر اٹھ گئے..... جانے کیوں

ایلیار کو لگا وہ جان بوجھ کر ان دونوں کو چھوڑ کر بھاگنا چاہتے ہیں..... وہ ایلیار سے نگاہیں ملائے بنا بہت تیزی سے نکلتے چلے گئے_____

"رونے سے طبیعیت خراب ہو جائے گی میری جان_" ان کے جاتے ہی فل حال ثمین کو سنبھالنا زیادہ ضروری تھا، وہ تیزی سے اٹھ کر سوفے پر اس کے پاس بیٹھا تھا ساتھ ہی اسے سینے سے لگا لیا وہ اور پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی_____

دکھ تو ایلیار کو بھی سب جان کر بہت ہوا تھا مگر وہ مرد تھا خود کو سنبھال سکتا تھا مگر ثمین وہ تو تھی ہی بہت حساس اور پھر یہ اس کے ماں باپ سے جڑا ماضی تھا.... سب سے زیادہ غم اسے ہی تو ہونا تھا_ اس کا رونا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا مگر پھر بھی وہ برداشت کرتے ہوئے اٹھ کر ثمین کے لئے پانی لے کر آیا_____

"پانی پی لو_" ایلیار اس کے پاس بیٹھ کر گلاس بڑھاتے ہوئے سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا_ روتے روتے اس کی آنکھیں ایک دم سرخ ہو گئی تھی ثمین نے بس نفی میں سر ہلایا تھا_____

"پانی پی لو کچھ سکون ملے گا_ "زبردستی اس کے منھ سے گلاس لگایا دو گھونٹ ہی اس نے پانی کے لئے تھے، ایلیار نے گلاس ہاتھ بڑھا کر سینٹر ٹیبل پر رکھ دیا_____

"میرا تمھیں یہاں لانے اور انکل سے ملاوانے کا مقصد یہ بالکل نہیں تھا کہ تم روتی ہی رہو اور میرے دل پر ظلم کرتی رہو_ ثمین تمھارے رونے سے ماضی تبدیل نہیں ہو سکتا، جو ہوا سچ میں بہت دردناک تھا مگر پلیز اب چپ ہو جاؤ_ "ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھام کر اور دوسرے ہاتھ سے وہ پیار اور نرمی سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا_____

" کوئی اتنا ظالم کیوں کر ہو سکتا ہے اور اتنا ظلم کرتا ہے وہ بھی اپنوں کے ساتھ_ "روتے روتے وہ ایلیار سے شکوہ گو ہوئی، ایلیار نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا_ ثمین اب اس کے سینے سے لگی سسکیاں بھر رہی تھی، غم اتنا زیادہ تھا کی دل درد سے پھٹا جا رہا تھا_____

"حسد اور انتقام کبھی اپنا اور پرایا نہیں دیکھتے ثمین، اللہ تعالیٰ نے اسی لئے اپنے نفس اور خواہشوں کو قابو کرنے کی ہدایات جاری کی ہے مگر ہم انسان... " اس کے ہونٹوں سے آہ کی طرح سانس نکلی تھی، ثمین کے سر کو تھپکتے ہوئے وہ بہت سنجیدہ تھا_____

"جو کچھ ہوا.... حسد نے انہیں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کر دیا تھا پھر انہوں نے یہ بھی نہیں دیکھا وہ اپنے ہیں یا پرائے بس وہ انتقام میں اندھی ہو گئی_ ان کے اس ایک فعل سے کتنی زندگیاں تباہ ہوئی.. کیسے دل زخمی ہوئے_ ثمین ہم بس اب افسوس ہی کر سکتے ہیں، اسے بدل نہیں سکتے لیکن تمھارے اس طرح رونے سے ان کی روح کو تکلیف ہو گی اپنے آپ کو سنبھالو تم تو بہت صابر ہو_ "اس کی سسکیوں سے پریشان ہو کر وہ اسے سمجھا رہا تھا،_____

"مجھ سے نہیں ہوتا صبر یہ سب جان کر_ "اس کے سینے سے لگی لگی وہ درد سے بولی تھی_____

" اوکے میں نہیں کہتا کچھ تم جی بھر کر رو لو مگر اس کے بعد میں تمھاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھوں_ "وہ پیار سے اس کے سر کو سہلانے لگا_ ثمین کچھ دیر ایسے ہی روتی رہی تھی ایلیار خاموشی سے بس اس کے سر کو تھپکتا رہا تھا.... کچھ دیر میں وہ خود ہی خاموش ہو کر اس کے سینے سے جدا ہو کر پرے ہو کر بیٹھ گئی_ ایلیار نے سینٹر ٹیبل سے ٹشو باکس سے ٹشو کھینچ کر نکالا پھر بجائے ثمین کو تھمانے کے خود ہی اس کا چہرہ صاف کرنے لگا، ثمین بنا پلکیں جھپکے بس اسے دیکھے جا رہی تھی جس کے ہر انداز میں محبت تھی بے پناہ محبت _____

"بہر حال جو ہوا واقعی بہت افسوس ناک ہے مگر میں تم سے ایک بات کہنا چاہوں گا، تم پلیز ڈیڈ کی مشکل سمجھو پلیز ان کے لئے کوئی نفرت اپنے دل میں مت پالنا وہ اس کہانی میں بہت مظلوم ہے_" اب وہ اس کے چہرے پر بکھر آئے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے التجا کر رہا تھا_ ثمین نے پلکیں جھکا لی ایلیار اس کی آنکھوں کو نہ پڑھ سکا کی اس کے دل کی حالت کیا ہے_____

"دو عورتوں کی اس لڑائی میں نقصان ڈیڈ کا بھی بہت ہوا ہے_ نفرت انتقام نے انہیں نفسیاتی مریض بنا دیا ہے اور المیہ یہ ہے کہ تم ہو بہو اپنی ممی جیسی ہو اور وہ تمھیں اپنی بیٹی نہیں نوشی سمجھتے ہے_" وہ آہستہ آہستہ اسے بتا رہا تھا_ "تم سے نہیں نوشی سے بدلہ لینے کے لیے انہوں نے مجھ سے سودا کیا کی میں تمھیں محبت کے اس مقام ہر لاؤں جہاں وہ تمھیں تڑپتے دیکھتے رہے..... میں نے سب قبول کر لیا صرف اور صرف تمھیں پانے کے لئے _"محبت سے پر چہرہ لئے وہ اس بار اس کے ہاتھ تھام کر بہت آہستہ آہستہ بول رہا تھا_____

"اسی لئے میں رخصتی سے پہلے ہی تمھیں میں نے اپنا بنا لیا کیونکہ صرف اس صورت میں ہی ڈیڈ اس رخصتی کے لئے تیار ہو سکتے تھے مگر رخصتی کے بدلے میں انہوں نے مجھے تم سے دور رہنے کو کہا تھا... اور اگر میں وہ سب نا کرتا تو وہ شاید تمھیں نقصان پہنچا دیتے_" ثمین ایک ٹک اسے دیکھ رہی تھی_____

"اور یہ سلسلہ کب تک چلیں گا، انتقام کی آگ کبھی بجھتی نہیں ایلیار، کیا ساری زندگی ہم ایسے ہی گزار دیں گے... ایک دوسرے سے چھپ کر ملتے جلتے بغیر ان کی اطلاع کے، اور اگر انہیں پتا چل گیا تو پھر تو کیا تم مجھے چھوڑ دوں گے بولو یہی کروں گے _" اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ اپنے دل کا ڈر بیان کر بیٹھی، چہرے پر اضطرابی کیفیت طاری ہوئی تھی، ایلیار نے ایک دم سے اسے پھر سے قریب کر لیا_____

"ثمین تمھاری بات صحیح ہے انتقام کی آگ ہمیشہ سلگتی رہتی ہے مگر میں یہ آگ ہمیشہ کے لئے بجھا دینا چاہتا ہوں تاکہ ایسی کوئی آگ ہماری زندگی کو جلا نہ دے... ڈیڈ چینج ہو رہے ہے ثمین اور وہ سب بھول سکتے ہیں، مجھے امید ہے مگر تمھاری یہ بات بالکل غلط ہے تم سے دوری سہہ کر میں اس لئے تو نہیں جی رہا کی تمھیں چھوڑ دوں، ایسا ہو ہی نہیں سکتا بھلا دل سے دھڑکن جدا ہو سکتی ہے" اسے پیار سے تسلی دے کر خود میں اور سمیٹنا چاہا، ثمین تڑپ کر اس کی بانہیں ہٹا کر دور ہٹی_____

"یہ میری بات کا جواب نہیں ایلیار... مجھے صرف ڈائیلاگ نہیں عمل بھی چاہیے_" ایلیار سے دور ہٹتے ہوے وہ اب بھی اتنی ہی بد گمان تھی، جتنی اس سے ملنے سے پہلے تھی شاید اس کا ڈر اسے یقین کرنے سے روک رہا تھا، ثمین کو دیکھتے ہوئے ایلیار کا دل کہا اپنا سر دیوار سے ٹکرا دے، پیشانی پر بل پڑے تھے_____

"کون سے عمل چاہئے وہ بھی سن لوں_" منھ بنا کر اسے دیکھتے ہوئے اس کا دل کہا اسے یاد دہانی کروائے کی کل ہی اس نے کہا تھا وہ اس سے بد گمان نہیں ہو گی اور آج ہی_____

"ایسا عمل کی مجھے ایسا نہیں لگے کی تم مجھے چھوڑ دوں گے_" یہ خوف ایسا تھا کی ثمین سارے وعدے بھول جاتی تھی_____

"ہزار بار کہا ہے بس کرو یہ چھوڑنے والی بات.... تمھیں کیا میں جھوٹا لگتا ہوں_" ایلیار کو سچ مچ کا غصہ آنے لگا

____

"نہیں تم جھوٹے نہیں ہو لیکن پھر بھی مجھے ایسا لگنا چاہیے کی چاہے تمھاری ممی ہو چاہے وہ..... تم میرے ساتھ رہوں گے_" عجیب پاگل لڑکی سے دل لگایا تھا اس نے.... ایلیار کا دل کہا... ایک بار تو ضرور اسکا دماغ ہلا دے تاکی کچھ تو بات عقل میں سمانے لگے_____

" تمھارے اور ڈیڈ کی ایک بات بالکل ایک جیسی ہیں دونوں کی بد گمانی کا کوئی اتمام نہیں ہے_ سب جاننے کے بعد بھی نتیجے میں وہی بد گمانی میرے کھاتے میں آگئی_ یعنی حد ہو گئی ہے... باپ کی بد گمانی دور کروں یا بیٹی کی_" ثمین کو اس کی جلی کٹی بات بالکل اچھی نہیں لگی_ وہ تو کچھ اور سننا چاہتی تھی اور وہ لگا اسے تپانے اور وہ سر اپا سلگ اٹھی_____

" تم کچھ مت کرو بس مصلحت مصلحت کرتے ہوئے ایسے ہی مجھ سے ملتے رہنا، تمھیں تو اچھا بھی لگ رہا تھا نا پیار میں چھپ چھپ کر ملنا لیکن اب مجھ سے ملنے کی کوشش بھی مت کرنا تم اور ابھی کا ابھی اٹھو مجھے بڑی ماں کے یہاں چھوڑ دو.. میں اب وہی رہوں گی_" وہ ایک بار شروع ہوئی تو اچھے سے اسے سنا کر پھر ناراضگی کا اظہار کرنے کے لئے اس کے پاس سے اٹھ کر وہ دوسرے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی_ ایلیار نے بے حد جل کر اسے ایک سوفے سے دوسرے سوفے پر بیٹھتے دیکھا تھا_____

"ہاں ٹھیک ہے چلی جاؤ ان کے پاس... نہیں آؤں گا ملنے بھلے تڑپتا رہوں یا تمھارے بنا مرتا رہوں... بالکل بھی نہیں آؤں گا..... اور میں یہاں رکھنے کے لئے تمھیں لایا بھی نہیں کچھ دیر میں لے چلتا ہوں_ "اس کا بھی منہ بنا ہوا تھا_ ثمین نے سلگ کر گردن اس کی طرف موڑ کر اسے گھورا... وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا_____

"حد ہو گئی... یہ ہے میری محبت کی قدر وہ بھی بچپن کی محبت کی قدر... " ثمین کو دیکھتے ہوئے وہ غصے سے بڑبڑایا_____

"ایک منٹ بچپن میں صرف ہمارا نکاح ہوا تھا... بچپن میں کب محبت شروع کی تھی_ "ثمین ٹوکے بنا نہیں رہ سکی_____

"سترہ سال کا لڑکا.... بچہ ہی کہا جاتا ہے آج کل_ "ایلیار نے تڑ سے جواب دیا_____

"بچہ،..." وہ پوری طرح سے اس کی طرف گھوم کر مذاق اڑانے والے انداز میں ہاتھ ہلا کر ہنسی_ "تمھارے جیسے تاڑ کی طرح لمبے لڑکے کو آج کل کوئی بچہ نہیں کہیں گا_ "ثمین نے ہاتھ اٹھا کر بہت ہی طنز سے سر سے پیر تک اسے دیکھا_____

"اچھا میں بچہ نہیں تھا تو تم تو بچی تھی_ "وہ ہونٹ گول کر کے سیٹی مار کر بولا_____

"مجھے کوئی تم سے محبت نہیں تھی_ تم ڈرامہ باز ہونے کے ساتھ ساتھ جھوٹے مکار بھی ہو_ "ثمین نے مٹھیاں بھینچی_____

"تمھیں تو میں دنیا کا سب سے برا انسان لگتا ہوں_ "وہ ناک لھلا کر وہی سوفے سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہو گیا

_____

"اچھا لگنے والی کوئی عادت بھی تو ہو... " وہ بھی نیم دراز ہو گئی_____

"اچھی عادتیں سب آپ میں جو آ گئی ہے محترمہ... اور تمھاری ان ہی اچھی اچھی عادتوں کی وجہ سے مجھ جیسے شریف بندے کو کیا کیا ڈرامہ کھیلنے پڑے میں ہی جانتا ہوں_ وہ بھی بس ایک ان کی محبت میں، پہلے اتنا ڈرامہ کھیل کر اپنی محبت کو چھپا کر.... پاگلوں کی طرح نظروں کے انگاروں کو برداشت کرتے ہوئے.... زبان کے

تیروں کو جھیلتے ہوئے.... میٹھا میٹھا بولا تا کہ دوستی کرلے پھر دوست بن کر محترمہ کے لئے ساری حدود کو باندھ کر یہ جانتے ہوئے بھی میڈم میری بیوی ہے، اپنی محبت میں گرفتار کیا اور آپ کو اطلاع بھی ہے یہ محبت جگانے کے لئے ڈیڈ تو ڈیڈ.... ممی کی عقابی نظروں سے بچ کر تمھارے دل میں جگہ بنائی اور اب رخصتی کے بعد میرے گلے اتنے ڈرامہ آ لگے کی ان کا دی اینڈ کرنے میں تم ابھی تک منھ پھلا کر بیٹھی ہو_ "ثمین دانت پیستی اس کے لگاتار بولتے منھ کو گھور رہی تھی_____

"گھور کیوں رہی ہو تمھیں پانے کے لئے بہت محنت کی ہے اب اپنی محنت بھی بیان نہ کروں_ "اس کی گھورتی آنکھوں پر وہ لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ نچا کر بولا_____

"اتنی محنت نہیں کرنی پڑی جتنا تم بیان کر رہے ہو_ "اس نے منھ ٹیڑھا کیا____

"بیان کرنے سے بھی زیادہ ہے.... اللہ توبہ خدا معاف کرے... کافر ہوتا تو یہی کہتا سات جنموں کی مشقت کر ڈالی میں نے تم کو اپنا بنانے کے لئے، میڈم کو اپنا بنایا بیوی ہونے کے باوجود بھی بس گنتی کے موقع کے فائدہ ملے ہے، اتنا خود کو صبر و تحمل کا درس دینا پڑ رہا ہے اور اس پر میڈم کے اقوال زرین دیکھ چکی میں تم کتنے میرے ساتھ فیئر ہو_ "مسلسل بڑبڑاتے ہوے آخر میں اس نے اس کی نقل اتاری_____

"بیچ میں تم تو ابھی جو پانی پلایا وہ والی بات بھول گئے_ "ثمین طنزیہ بولی،

"اچھا یاد دلایا تھینک یو_ "وہ بھی اسی طنز سے بولا_____

"اب تم ایک احسان اور کرو مجھ پر تم، مجھے بس ابھی کا ابھی گھر چھوڑنے چلو_ "ثمین کو اس پر اور بھی غصہ آرہا تھا کھڑے ہو کر ایلیار کے پاس پڑا اپنا اسکارف غصہ سے اٹھایا_____

"لے چلتا ہوں نا تھوڑی دیر میں ممی اور ڈیڈ آفس کے لئے نکل گئے ہیں کی نہیں پھوپھو سے پوچھ لوں_ "ثمین کو نظر انداز کر کے ایلیار سوفے پر اطمینان سے پیر پھیلا کر لیٹ چکا تھا_____

"بزدل.... " ثمین نے مارے غصہ سے اسی کے پاس پڑے کشن کو اٹھا کر اسے دے مارا_____

"بزدل نہیں ہوں میں... بس اپنے سسر پلس دوسرے باپ کا بہت احترام کرتا ہوں_" اس کا مارا گیا کشن سینے سے اٹھا کر اپنے سر کے نیچے رکھتے ہوئے اپنے سامنے کھڑی ثمین کو دیکھتے ہوئے بولا____

"ان کے سامنے تھوڑا شرافت سے کام چلانا پڑے گا نا کون باپ برداشت کریں گا کہ بیٹی اور داماد آدھی آدھی رات تک مٹر گشتی کرتے پھر رہے ہیں، چھپ چھپ کر صبح کی سیریں ہو رہی ہے اور ممی، وہ تو ہے تمھاری پکی ساس، میرے پاس اب اتنا بھی دماغ نہیں ہے کہ بہو کے ساتھ کھپانے کے بعد ساس کو بھی پیش کر دوں... لیں آپ بھی چاٹ لے_" ثمین جو اسے کھڑے کھڑے گھور رہی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے انداز پر اسے ہنسی آگئی جسے چھپانے کے لئے اس نے چہرہ موڑ لیا____

"بس ہنس لو رحم تو آتا نہیں تمھیں مجھ پر_" اس کی ہنسی ایلیار کی نگاہوں سے چھپی نہیں رہی وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا_ کشن اپنی گود میں رکھ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے شکوہ بھی کیا_____

"رحم کے لائق ہو تم_" اس کے شکوے پر وہ پھر ہنسی____

"چلو رحم کے لائق نہیں محبت کے لائق ہوں ناں_" ایک دم اس کا ہاتھ تھام کر جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا وہ سیدھے اس کے اوپر آ گری _____

"جنگلی.... " ثمین نے تیزی سے اٹھنا چاہا مگر وہ اس سے بھی تیزی سے اسے جکڑ چکا تھا_____

"تمھیں کیا لگتا ہے_ میں تمھیں چھوڑ دوں گا نو، نیور، ایک عمر کی دوری جھیل کر برسوں تمھیں دعاؤں میں مانگ کر خدا سے پایا ہے اور جب خدا نے تمھیں مجھے عطا کر دیا تو بھلا میں کیسے کفرانہ نعمت کر بیٹھوں، میری زندگی ہو تم اور اپنی زندگی کے بنا تو کوئی جی نہیں سکتا ہے_" ثمین جیسے ساکت ہو گئی تھی، اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے_ ان سحر زدہ آنکھوں میں تو وہ ہمیشہ ڈوب جاتی تھی اب تو ان آنکھوں چھپا ہوا محبت کا ایسا سمندر ظاہر ہو رہا تھا جہاں بس اسے ڈوب جانا تھا_ فرار کرنے والا بے موت مر جاتا اور ڈوب جانے والا نجات پا جاتا اور وہ ڈوب رہی تھی بہت گہرائی میں محبت کے آخری سرے تک اس کا سارا غصہ، ساری بدگمانی ان آنکھوں میں ڈوب کر دھل گئی.... دل صاف ہو کر اس پر مکمل ایمان لا چکا تھا_____

"آؤ ثمین ہم وعدہ کرے آج سے کبھی ایک دوسرے کے لئے اپنے دل میں بدگمانی نہیں پالیں گے_ ہمارے بیچ اب کبھی کوئی نا اتفاقی نا ہو گی اگر ہو بھی گئی تو ہم خود اسے دور کریں گے، ایک دوسرے پر مکمل اعتماد کے ساتھ

اپنی پوری زندگی ساتھ بتائیں گے محبت کے ساتھ اعتبار کے ساتھ_ "ایلیار اسے لئے لئے اٹھ کر بیٹھ گیا اس کے دونوں شانون کو تھام کر وہ عہد محبت مانگ رہا تھا_____

"پوری زندگی_ "ثمین نے اپنا سر مکمل رضامندی کے ساتھ ہلا کر اس کے سینے پر پر رکھ دیا_ "بس تمھاری محبت میں کمی نہیں آنی چاہئے، ایلی اب کبھی مجھے تنہا مت کرنا_ "وہ اس کے سینے پر سر رکھے رکھے آنکھیں بند کر کے کہتے ہوئے سکون سے مسکرائی _____

" کبھی بھی نہیں_ "اس کے وجود کو اپنے بازوؤں میں مضبوطی سے بند کر تا وہ سراپا عشق تھا_ جہاں محبوب کے لئے عشق کی زرہ بھر بھی کمی نہیں تھی_ ثمین مطمئین سی ہو کر سر اس کے سینے سے اٹھا کر اس کا محبت کی روشنی سے جگمگاتا چہرہ دیکھا ایلیار نے جھک کر اس کی پیشانی لبوں سے چھوئی_____

"تم میری زندگی ہو_ ایک دن کہا تھا نا تم سے ساری عمر تمھیں پوجنے کی حد تک عشق کروں گا_ "اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس نے اس کے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھ دئے_ ثمین کو وہ منظر اپنی پوری رونمائی سے یاد آیا تھا جب وہ کار میں بیٹھا ان آخری لمحوں میں ملا تھا_ ایلیار نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں برسوں پہلے کی شناخت جگمگا چکی تھی_____

" ڈیڈ کا میرے اوپر بہت احسان ہے ثمین ورنہ میں کبھی تمھیں اکیلا نہیں چھوڑتا_ خود سے جدا کرنے والا ڈرامہ نہیں کرتا_ انہوں نے سگی اولاد نہ ہوتے ہوئے بھی مجھے بیٹے سے بڑھ کر چاہا_ انہوں نے میری تربیت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی_ ایک وقت میں کچھ غلط لڑکوں کی سنگت میں پھنس گیا تھا... میں اللہ کا گناہ گار بننے لگا _"ثمین اسی طرح اس کے سینے سے سر اٹھائے اٹھائے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی_ ایلیار بیٹے دنوں کی یاد میں کھویا تھا_____

"اور اس موقعے میں تم مجھے ملی.... تمھاری صورت تمھاری چاہت مجھے پاگل کر رہی تھی_ نئی نئی جوانی کا جوش محبت کا سرور اور دوستوں کے بہکاوے ایسے میں ڈیڈ ہی تھے جب میں مار کھا کر جیل پہنچا تھا_ انہوں نے ہی مجھے سنبھالا مجھے سمجھایا، زندگی کا صحیح مقصد بتایا گھر میں سب مجھ سے خفا ہوئے تھے سوائے ڈیڈ کے_ "خود کو دیکھتی ثمین کی پیشانی دوبارہ جھک کر چومی_____

"اس دن فارا نے وہ حرکت کی تھی_ "ثمین اس سے الگ ہو کر شرمندگی سے بولی_____

"معلوم ہے_ اس لڑکی سے تو تمھیں بچانا بھی تھا_ "ایلیار نے مسکرا کر اس کے گال چھوئے_____

"فارا سے بچا لیا مگر اب اپنے ڈیڈ سے کیسے بچاؤں گے انہیں پتا چلا تو...." ثمین ناچاہتے ہوئے بھی یہ سوال پوچھ ڈالا_____

"وہ تمھارے بھی ڈیڈ ہے_ اچھا نہیں لگتا جب تم یہ وہ کہتی ہو ڈیڈ کہا کرو_" ایلیار نرمی سے ثمین کے بال چھوتے ہوئے سمجھایا_____

"ابھی تک تو صرف نام کے.... " وہ مشکل سے مسکرائیں چہرے پر اداسی کے رنگ چھا گئے_____

"نہیں ثمین ڈیڈ میں.. میں نے کچھ چینج محسوس کیا ہے... وہ بدل رہے ہے اور دیکھنا ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا_" ایلیار بہت پر امید ہو چکا تھا_____

"مگر کیسے " .....

"تم یہ مت سمجھو کہ میں کچھ کر نہیں سکتا میں بہت کچھ کر سکتا ہوں_" اس نے فخر سے اپنے کالر کھڑے کئے_____

"وہی تو پوچھ رہی ہوں کیا کروں گے.. اور وہ نہیں بدلے تو پھر وہ ضرور تمھیں مجھے چھوڑنے کو کہیں گے.... اگر تم نہیں مانے تو گھر سے نکال دیں گے.... جائداد سے بے دخل کر دیں گے_" وہ بڑی تفسیل سے آئندہ کا نقشہ کھینچ رہی تھی ساتھ ہی بہت پریشان سی تھی اور اس کی پریشانی اس کے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی، ایلیار نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روک کر اس کا ہاتھ تھام کر سنجیدہ بن کر کہا_____

"تو کیا ہوا کہیں جاب کر لوں گا " .....

"وہ تو ہے مگر اچھا لگیں گا کہ ساری عمر اتنی آسائشیں دیکھی پھر میرے لئے تمھیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑیں اور اگر انہوں نے تمھاری ممی کو بھی تم سے ملنے کے لئے روک لیا اور اور گھر والوں سے ملنے بھی نہیں دیا تو پھر کیا ہو گا نگار ممی، بڑی ماں، بھابھی، ساقب بھائی، عادل عاقب سب سے دور جانا پڑیں گا_" وہ بہت زیادہ پریشان تھی _معصومیت سے بولتی وہ نجانے کیا کیا سوچے ہوئے تھی_ اپنے لئے ثمین کو اتنا پریشان دیکھ کر وہ ہلکے سے ہنسا تھا _اس پر بے پناہ پیار بھی آیا بے اختیار ہو کر اس کا چہرہ اپنی ہتھیلیوں میں تھام کر اس نے اپنے چہرے کو جھکایا تھا...

اس اچانک آفت پر ثمین پہلے تو ہکا بکا ہوئی پھر خفا ہو کر اسے پوری طاقت سے پرے دھکیلا تھا_ ایلیار اس دھکے کے لئے تیار نہیں تھا وہ سوفے پر پیچھے کی طرف گر گیا_____

" یہاں میں پریشان ہوں تمھیں.... " جملہ ادھورا چھوڑ کر اس نے اپنے چہرے کو چھوا ایلیار نے اسی پوزیشن میں پڑے پڑے دلچسپی سے اس کے گلابی ہوتے چہرے کو نظروں میں بھرا_____

'تم مجھے گھر چھوڑ دو اب مجھے نہیں کرنی تم سے کوئی بات_ "ایک دم سے اس کی نظروں کے بدلتے رنگوں سے گھبرا کر وہ ان نگاہوں سے بچتی اپنا دوپٹہ سنبھال کر سوفے سے تیزی سے اٹھ گئی _____

"ایسے ہی نہیں کرنی بات_ ہمارا ارادہ تو بس آپ کی باتیں سننے کا ہے_ "اس کی کلائی اب اس کے ہاتھ میں تھی آواز میں اس کے نشہ سا گھل چکا تھا _____

"ایلیار تم مجھے بس گھر چھوڑ دو_ "ثمین نے رخ موڑ کر اس کی طرف دیکھے بنا اس کے ہاتھ سے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کی_____

"چھوڑنے کے لئے تھوڑے پکڑا ہے_" ایلیار نے اس کی کلائی کو جھٹکا دیا ثمین نے اس کے اوپر گرنے سے خود کو بچایا تھا مگر اس کے لئے بھی وہ تیار تھا دوسرے جھٹکے میں وہ اس کے اوپر تھی_____

"تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے.. ہر جگہ شروع ہو جاتے ہو_" وہ بے بسی سے ہلکے سے چلائی _____

"تم ہی نے تو کیا ہے_" ایک ہاتھ سے اسے جکڑے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کو اس کے گلابی ہوتے گال پر پھیرا _____

"اس لئے لائے ہو مجھے یہاں_" اس کی شکل رونے والی ہو گئی دل تھا کی پوری اسپیڈ سے دھڑک رہا تھا_ شرم اور غصہ دونوں اسے بے بس کر رہے تھے_____

" یار ہماری نئ نئ شادی ہے اور گنتی کے موقعے ملتے ہیں_" ثمین کے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ اسے لئے لئے اٹھ گیا_____" یہاں تو تمھیں انکل سے ملوانے کے لئے لایا تھا مگر تمھاری یہ صورت، یہ معصومیت، مجھے اپنا

حق مانگنے پر اکسانے کا پورا کام کر رہی ہے_ "ایلیار نے جذبوں سے پر ہو کر اس کی پیشانی پر اپنی پیشانی ٹکا دی_ "
مجھے سیر اب کر دو اپنے وجود سے.... " بوجھل ہوتی اس کی آواز اس کے تو حواس اڑنے لگے تھے_____

" ایلیار ہم اپنے روم میں نہیں پلیز چلو اب_ "اس کی التجا پر اس نے اپنی گلابی ہوتی آنکھوں سے اس کا گھبرایا شرمایا چہرہ دیکھا لرزتی پلکیں، کپکپاتے ہونٹ، گھبرائی گھبرائی سی ثمین، ایلیار نے اس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ کے کالر چھڑائے جو اس نے اتنے قریب ہونے پر دبوچے تھے_____

" چلو چلتے ہے دیر بھی بہت ہو گئی ہے، اب نکلنا چاہئے_ "ایک گہری سانس لے کر وہ ثمین کو اپنے بازوؤں سے آزاد کر چکا تھا_ ثمین کے گال کو تھپک کر وہ پرے ہو کر بیٹھ گیا، اس کے یوں آرام سے مان جانے پر ثمین نے کچھ فاصلے پر بیٹھے ایلیار کی طرف چپکے سے دیکھا اپنے بالوں کو انگلیوں سے سنوارتا وہ اب بہت سنجیدہ تھا نجانے کیا سوچ رہا تھا کی چہرے سے کچھ پتا نہیں چل رہا تھا_____

ایلیار نے ثمین کی نگاہیں محسوس کر کے اپنی گردن موڑی اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بھویں اچکا کر اشارے سے کیا ہوا پوچھا تھا... ثمین نے زبردستی مسکرا کر بس نفی میں سر ہلایا نگاہیں پھیر کر اسکارف درست کیا _____

"اب چلیں... " وہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر کھڑا ہو گیا_ ٹیبل سے کار کی چابی اور موبائل اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھا تو ثمین بھی ڈھیلے ڈھالے انداز میں اٹھ کر اس کے پیچھے چل دی پھر بنگلہ سے نکل کر پارکینگ تک کا راستہ ثمین نے اس کی پشت پر نظریں ٹکائے ٹکائے طے کیا تھا، کار کے پاس پہنچ کر ایلیار نے پہلے اسے فرنٹ ڈور کھول کر اندر بٹھایا پھر آ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اس دوران وہ ایک لفظ بھی ثمین سے نہیں بولا تھا_ کار میں خاموشی چھائی ہوئی تھی وہ بار بار اسے دیکھتے ہوئے سوچوں میں الجھی تھی تبھی ایک دم سے ایلیار بولا تھا_____

"ڈیڈ مجھے جائداد سے بے دخل نہ کر دے یا گھر والوں سے مجھ سے دور نہ کر دے، تمھارے یہ سارے اندیشہ غلط ہے.... ڈیڈ سے ہمارے بیچ کی محبت کی سچائی کو چھپانے کی وجہ کچھ اور ہے_ "کار ڈرائیو کرتے ہوئے اس کی سنجیدہ آواز اس کے کانوں میں گونجی تو ثمین نے ایلیار کی طرف دیکھا_____

" یہ جائداد جب ڈیڈ کی ہے ہی نہیں تو وہ کیوں مجھے جائداد سے بے دخل کریں گے_ اس جائداد میں صرف میرا اور بڑی ماں کا حصہ ہیں_ ہاں بس پاور آف آٹارنی ان کے ہاتھ میں ہے اور ڈیڈ کی وصیت کے مطابق وہ میرے لئے فیصلہ کر سکتے تھے_ جس کے نا ماننے کی صورت میں مجھے جائداد سے ہاتھ دھونا پڑتا مگر بہت پہلے ہی ڈیڈ وہ وصیت چینج کر چکے ہے، اب اپنے حصہ کی ساری پراپرٹی کا میں واحد حقدار ہوں اور یہ بات اب ڈیڈ اور میرے بعد صرف تمھیں معلوم ہوئی ہے اور کسی کو نہیں_ " ایلیار ڈرائیو کرتا ہوا اسے سب تفصیل سے بتا کر شرمندہ کر چکا تھا_____

"مجھے پہلے بتا دیتے یہ سب_ "کچھ دیر پہلے کی گئی اپنی بے وقوفانہ بات نے ثمین کو ڈھیر ساری شرمندگی نے آ گھیرا_____

"تم پوچھتی تو ضرور بتا دیتا_ "ایلیار نے زرا سا زرا چہرہ موڑ کر ثمین کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر چہرہ سامنے کی ونڈ اسکرین کی طرف کر لیا_____

"تم نے کیوں نہیں بتایا_ "پٹ سے شکوہ کیا _____

" کبھی موقع نہیں آیا اس بات کو بتانے کا اور ویسے بھی میرے لئے یہ بات اتنی اہمیت بھی نہیں رکھتی تھی کی تم سے ضرور یہ اعلان کرتا کی ثمین بی بی جائداد میری ہے ڈیڈ کی نہیں_ "ایلیار اس بار ہلکے سے مسکرایا_ ثمین کچھ نہیں بولی بس دل ہی دل میں شرمندہ ہوتی رہی تھی_____

"تم اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو... تمھاری بات بھی غلط نہیں تھی_ ڈیڈ کی یہ شرافت ہی ہے کہ کبھی انہوں نے اس جائداد کو نا اپنا کہا نا ہی بنانے کی کوشش کی اگر وہ چاہتے تو آرام سے ساری جائداد اپنے نام کر سکتے تھے مگر انہوں نے پورے خلوص سے میرے ڈید کی جائداد کے ساتھ ساتھ ممی اور میری دیکھ بھال کی... وہ بھی اس وقت جب بزنس لاس میں جا رہا تھا_ ان کی انتھک محنت کے بعد ہی آج ہم لوگ اس مقام پر ہے_ انہوں نے دوستی کا حق ادا کرنے کے لئے اپنا آپ بھلا دیا_ "ثمین چپ چاپ اسے لگاتار دیکھ رہی تھی_____

"انہوں نے تو میری محبت میں میرے ڈیڈ کی پوری وصیت ہی تبدیل کر دی... وہ نہیں چاہتے تھے وہ مجھ پر کبھی بھی کسی احساس کے تلے آکر کوئی زبردستی کریں... بس ایک تمھارے معاملے کے علاوہ انہوں نے کبھی اپنی مرضی مجھ پر نہیں لادی.... کبھی مجھ پر اپنا احسان نہیں جتایا_ میں ان سے بہت محبت کرتا ہوں ثمین... انہیں دکھ پہچانے کی کوشش بھی نہیں کر سکتا_" آہستہ آہستہ بولتا وہ ثمین کو رشک میں مبتلا کر رہا تھا_ فائق صاحب کتنا اسے چاہتے تھے اس کا مان ایلیار کی آواز میں ہی نہیں اس کے چہرے پر بھی جھلک رہا تھا_____

ثمین کی آنکھوں میں آنسو آ ہی جانا چاہتے تھے کہ اس نے اپنا رخ ایلیار کی طرف سے موڑ کر کار کی ونڈو کی طرف کر لیا_ ایلیار کو اس کا رخ موڑ لینا فوراً یہ سمجھا گیا کی انجانے میں وہ ثمین کی حسرتوں کو جگا چکا تھا_ وہ فائق صاحب کے معاملے میں کتنی حساس ہے وہ اچھی طرح سے جانتا تھا دکھ اور افسوس سے ثمین کی طرف دیکھ کر اس نے پھر سے کہا .....

"جہاں تک ممی کی بات ہے تمھیں میری ممی اتنی سیدھی لگتی ہے کی وہ ڈیڈ کو آرام سے اپنی کرنے دیں اور ہم سے ملنے کے لئے نہیں آپائے،_" اب ثمین کیا بولتی نگار تو واقعی اسے اب چڑیل ہی لگتی تھی.... اور ان کا رویہ شروع سے اس کے ساتھ بالکل ویسا ہی تھا جیسا اس نے سوچا تھا اور اب تو بہت ہی خراب ہو چکا تھا_____

نگار ایک ماڈرن اور زمانے کے ساتھ چلنے والی بہت کھلی سوچ کی مالک صحیح مگر اس کے معاملے میں وہ وہیں سو سال پرانی سوتیلی ماں اور ساس ثابت ہوئی تھی وہ دیکھ چکی تھی کی وہ کس قدر اس سے نفرت کرتی ہے... ان کی زبان نے اسے کافی زخم دئے تھے... اب نفرت کی وجہ جان کر وہ بس آئندہ کے بارے میں یہی سوچ رہی تھی.. نگار شاید ہی اسے کبھی اپنا سکے_____

"میری ممی بہت بہادر ہے، زندگی میں انہوں نے کبھی کسی موڑ پر خود کو ہارا ہوا محسوس نہیں کیا، ہر مصیبت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا لوگ کہتے ہے میں بالکل ان کی طرح ہوں مگر مجھے لگتا ہے میں بالکل ان کی طرح نہیں ہوں_" ایلیار کی بات سے ثمین صد در صد موافق تھی وہ کبھی نگار کی طرح نہیں ہو سکتا ان کی طرح مغرور ان کی طرح خود غرض، نفرتوں سے بھرا نہیں وہ تو خالص تھا ہر برائیوں سے پاک ثمین سب اپنے دل میں سوچتی محبت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو اب بھی نگار کی بات کر رہا تھا_____

" ممی جو تمھارے ساتھ رویہ اختیار کیا ہوا ہے نا ثمین مجھے اس پر بہت تکلیف ہوتی ہے اور دکھ بھی مگر پھر بھی میں مجبور ہوں.... شاید کبھی ممی سب بھلا کر تمھیں قبول کر ہی لیں مگر بہر حال وہ ڈیڈ سے ڈرنے والی نہیں کی اگر ڈیڈ ہمیں نکال دے گھر سے وہ مجھے چھوڑ دیں گی_ تم مطمئین رہو ہمیں گھر سے بھی نہیں نکلنا پڑیں گا... نا کسی کو

چھوڑنا پڑیں گا انشاءاللہ حالات بدلیں گے اور ہم دونوں بہت خوش رہیں گے_ "اس بار ثمین تھوڑا خجل سی ہوئی ایلیار اس کی شکل دیکھ کر مسکرایا تھوڑی دیر کار میں خاموشی چھائی رہی تھی کچھ ہی دیر میں ایلیار کی سنجیدہ آواز پھر سے گونجی.....

" میں بس اس لئے ڈرتا ہوں ثمین... ڈیڈ نفرت کے اس موڑ پر کھڑے ہیں جہاں وہ اپنے ساتھ تمھیں بھی نقصان پہنچاسکتے ہے_ وہ اپنی نفرت میں یہ بھول چکے ہے کی تم ان کی سگی بیٹی ہو وہ تمھیں نوشی آنٹی سمجھ کر دن رات تڑپتا دیکھنا چاہتے ہیں_ وہ نفسیاتی مریض ہے ثمین اور میں جذباتی ہو کر کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہتا کی جس کا بعد میں مجھے پچھتاوا ہو، میں ایسا نقصان کیوں اٹھاؤں جس نقصان سے میں اپنوں کو کھو دوں_ "ثمین نے اس بار پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ تھوڑی تھوڑی دیر پر اپنی طرف دیکھتے ہوئے ایلیار کو دیکھا_____

" تمھیں سب بتانے کا مقصد پریشان کرنا نہیں ہے، میری بات ہوئی ہے مبین انکل سے وہ بھی سب جانتے ہیں، انشاءاللہ ہم دونوں مل کر انہیں سمجھائے گے.. سچائی بتائیں گے تو ایک بار ڈیڈ کو سب پتا چل جائیں گا... انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا بس تم میرے ساتھ رہو اور ہمیشہ مجھ پر یقین رکھتے ہوئے مجھ سے محبت کرو.... تمھاری محبت میرا حوصلہ ہے_ " ہاتھ بڑھا کر ثمین کا گال پیار سے تھپکا تھا_ ایلیار کی بات پر اس کے چہرے پر اطمینان جھلکا تھا_ وہ دل سے مسکرادی اس کے چہرے پر چھلکتا سکون دیکھ کر ایلیار نے اطمینان کی سانس لی پھر اس نے کوئی اور بات کئے بنا اپنا سارا دھیان ڈرائیونگ پر لگا دیا_____

ثمین اب سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے سوچ رہی تھی کی آگے کیا ہونا تھا یہ اللہ ہی جانے مگر دل کو ایک سکون تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایلیار جیسا محبت سے پر انسان بخش دیا تھا اور اس سکون کے احساس نے اسے اپنی رگوں جاں میں خوشی سے بھرپور احساس دوڑتا محسوس کیا تھا_ یہ احساس ایلیار کے عشق کا بخشا ہوا تھا_

ثمین نے آنکھوں میں محبت لئے ہوئے اپنے محبوب کو دیکھا جب سے وہ لوگ واپس کار میں اکر بیٹھے تھے ایلیار کافی سنجیدہ سا اس سے بول رہا تھا_ ساری باتیں بتاتے ہوئے ایک بار بھی تو اس نے کوئی شوخی نہیں دکھائی تھی_ اب تک اس نے اپنی ناراضگی میں اپنی پریشانی میں زرا سا بھی ایلیار کے جذبات کا خیال نہیں کیا تھا، کتنی محبت کرتا تھا وہ اس سے، کوئی اور ہوتا تو .....

ثمین ایک دم سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اس کا دل کہنے لگا کہ اسے منع کر دے گھر جانے کو ایلیار سے کہہ دے کی اسے پھر سے اس جگہ لے چلیں جہاں وہ اسے پہلی بار لے کر گیا تھا_ آج وہ اس پر اپنی محبت کا خزانہ لٹا دینا چاہتی تھی... اسے بتا دے کی وہ اس سے کتنی شدت سے محبت کرتی ہے، اس نے ایلیار میں ہمیشہ اس لڑکے کی جھلک دیکھ کر ہی اپنا دل اپنا جسم اس پر لٹا دیا تھا مگر وہی پہل نا کرنے والی جھجک نے کچھ بھی بولنے سے روک رکھا تھا

ثمین چوری چوری اسے دیکھے جا رہی تھی آنکھوں کے راستے سے دل میں قید کر رہی تھی، ایک بار گی دل نے کہا کی اس سے پوچھے کہ وہ ناراض تو نہیں جو اب ایک نظر اسے دیکھے بغیر بس روڈ کو دیکھے جا رہا ہے، اتنا سنجیدہ تو وہ کبھی اس کی موجودگی میں نہیں رہا وہ اس سے کوئی اور بھی بات بھی تو کر سکتا ہے مگر جھجک تھی کہ جاتی نہیں تھی اظہار کے معاملے میں وہ ہمیشہ بہت پیچھے تھی اب بھی لالھ چاہنے کے باوجود بھی وہ منھ سے ایک لفظ بھی بول نہیں پائی پھر اسی کشمکش میں گھر بھی آ گیا اور کار رک بھی گئی کار کو بنگلہ کے تھوڑے فاصلے پر کھڑا کر کے وہ دونوں ساتھ ہی اترے تھے، ایلیار نے کار سے اترتے ہی اس کے ہاتھ کو تھام لیا آہستہ آہستہ باہم چلتے ہوئے دونوں اندر آئے تھے_ سب اپنے اپنے کام پر جا چکے تھے، نیچے اب بس ملازمین اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے تھے

_____

" مجھے آفس بھی جانا ہے کافی لیٹ ہو گیا ہوں_ "سادگی سے کہہ کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا_

"ایلی، ناشتہ تو کر لو_ "ثمین پیچھے سے بولی تھی_____

"کھالی ہے نا تمھاری بد گمانی، تمھاری بے اعتباری اب بھوک نہیں ہے_ "بغیر مڑے بول کر وہ دھڑا دھڑ سیڑھیاں چھڑہ گیا تھا، ثمین کا دل دھک سے رہ گیا خود پر غصہ بھی آیا تھا وعدہ کیا تھا کی اب اس سے بد گمان نہیں ہو گی اور پھر .....

وہ دل مسوس کر کچن میں آئی تھی پھر جلدی جلدی ہاتھ چلا کر اس کے لیے اس کی پسند کا ناشتہ بنا کر وہ خود ہی ٹرے اٹھا کر ایلیار کے روم کی طرف بڑھی_____

"یس... " دروازے پر دستک ہوئی تو ایلیار نے آئینہ میں بال سنوارتے ہوئے جواب دیا تھا_ کچھ تعجب اور ڈھیروں مسرت سے دروازہ کے اندر داخل ہوتی ثمین کو دیکھا_ ہاتھ میں بھری ہوئی ٹرے لئے وہ اندر آ رہی تھی_

"آفس کے لئے لیٹ ہو رہا ہوں، تم نے خواہ مخواہ زحمت کی_ "بال سنوارتے ہوئے بنا اسے دیکھے بے نیازی دکھائی_____

"تھوڑا اور لیٹ چلے جاؤ گے تو قیامت نہیں آ جائے گی_ "ٹرے سوفے کے پاس والی ٹیبل پر رکھ کر وہ دوپٹہ شانوں پر لاپرواہی سے رکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھی تھی_____

"مجھے بھوک نہیں ہے_ "پوری طرح سے ثمین کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ بال سیٹ کرنے میں ہی لگا رہا _ثمین ہولے سے مسکرائی_

"آئی ایم سوری_ "ایلیار کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کی پشت سے لگی تھی، اپنے دونوں ہاتھ لے آ کر اس کی بغلوں سے اوپر کسے_

"سوری کس لئے.... " برش رکھ کر لاپرواہی سے کہتے ہوئے پرفیوم اٹھایا_____

"میں سچی میں بدگمان نہیں ہوئی تھی، بس تھوڑا سا غصہ آیا تھا_ "ثمین پیچھے سے نکل کر اس کے مقابل میں آ کر کھڑی ہو گئی_ ایلیار کے ہاتھ سے پرفیوم لے کر خود اس پر اسپرے کیا، پھر اپنا چہرہ زرا سا آگے بڑھا کر اپنی ناک سے لمبی سانس لے کر اس کی خشبو اپنی سانسوں میں اتاری، ایلیار کے پرفیوم کی وہ دیوانی تھی_____

"اچھا اب وہ غصہ نہیں ہے_" اس کے ہاتھ سے پرفیوم لے کر رکھتے ہوئے اپنے گلے میں بندھی ٹائی کی ناٹ ٹھیک کی_

"ناراض ہو کیا_" ثمین کو اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر فکر ہوئی_

"نہیں ہونا چاہیے_" ٹائی باندھتے ہوئے اس بار اسے دیکھا بھی_____

"بالکل نہیں_" ناز سے کہہ کر اس کے گلے میں اپنی مرمری بانہوں کی مالا پہنائی_

"ناراض ہونے کا حق صرف آپ کو ہے_" بھویں سکڑ کر محبوب کے نازو انداز دیکھے، جو اسے پوری طرح سے بہکانے پر آمادہ تھے_____

"جی بس ہمیں ناراض ہونے کا حق ہے، آپ بس پیار کرے ڈھیروں، بے حساب_ "بہت ہی پیار سے اچک کر اس کے گلے کی ہڈی چومتے ہوئے مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر تھی_____

"وہ بھی تو کرنے نہیں دیتی ہو زندگی، میں تو بس دن رات یہی کرنا چاہتا ہوں_ "ساری جھوٹ مھوٹ کی ناراضگی پرے کر کے فوراً ثمین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے لگالیا_

"کرنے دوں گی جتنا دل کہے سب کر لینا ابھی کچھ کھالو پہلے_ "بہت پیار سے اس کے چہرے کو جھکا کر ناک سے ناک رگڑی _____

"سارے رومانس پر کھانا کیوں انڈیل دے دیتی ہو_ "اس بار ایلیار کا منھ بنا تھا_

"انرجی کے لئے... " ثمین کی شرارت سے کہنے پر ایلیار کو ہنسی آئی تھی_

"تم ہو نا میری انرجی ٹانک بس مجھے موقع دے دیا کرو_ "جھک کر اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دئے پہلے بس نرمی سے اپنے ہونٹ ان ہونٹوں پر پھیرے تھے_ ثمین کی آنکھیں بند ہو گئی_ دونوں کو خبر ہی نہیں ہوئی کتنے لمحہ گزرے تھے، جب سانس تھمنے لگی تو ہی دو لب جدا ہوئے تھے_____

"ہو گیا نا اب چلو ناشتہ کر لو_ "وہ اس سے نگاہیں چراتی دور ہٹنے لگی_

"چلو اپنے ہاتھوں سے کھیلاو "لو اب نئی فرمائش، اس نے ناک چھڑا کر اس کی طرف دیکھا_____

"عادل مت بنو_ "ٹرے اس کی طرف کھسکاتے ہوئے تپ کر اسے دیکھا_

"جو سمجھو بس اپنی ہر خواہش پوری کرنی ہے مجھے_ "ثمین کے ہاتھ تھام کر محبت سے اسے دیکھا تو وہ بھی مسکرا دی_____

"ہاتھ تو چھوڑے میرے سرکار کھلاتی ہوں_ "ایلیا رخوش ہو کر اس کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا_

"سرکار آپ ہے ہماری، ہم تو آپ کے بے دام غلام ہے_ "ثمین کے لقمہ توڑتے ہاتھ پر اپنی انگلی پھیری_ ثمین نے بڑی محبت سے لقمہ توڑ کر اس کے منھ کی طرف بڑھایا تھا، ایلیار کی آنکھوں میں جیسے قندیلیں روشن تھی _اپنی نگاہوں میں اسے بھرے بھرے اپنا منھ کھولا تھا_

"اب اگر ساری زندگی بھی یہ مسئلہ حل نہیں ہوا ایلی پھر بھی مجھے کوئی شکوہ نہیں رہے گا_ "اس کے منھ میں لقمہ ڈالتے ہوئے وہ مسرور سی اسے دیکھ رہی تھی_____

"کیوں اب شکایت نہیں کروں گی، اب غصہ نہیں آئے گا مجھ پر_ " چھیڑنے کی غرض سے شوخی سے کہا

____

"کوئی شکایت بچی ہی نہیں، جو ہو رہا ہے نا جیسا بھی ہو رہا ہے، تم پر یقین ہے کی تمھاری محبت صرف میرے لئے ہے، اس میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا ہے_ "محبت میں گندھے وہ الفاظ ایلیار کے کانوں میں رس گھول رہے تھے_ وہ بڑے پیار سے ہر لقمہ بڑھاتی والہانہ محبت سے اسے دیکھ بھی رہی تھی_____

"یہ محبت ہمیشہ صرف تمھاری تھی اور رہے گی، بس ایسے ہی بنا کسی بد گمانی کے میرے پاس رہنا مجھ پر یقین رکھنا، رکھوں گی نا_ "اس بار لقمہ اس کے ہاتھ سے لے کر واپس ٹرے میں رکھ اس کا ہاتھ تھام کر ثمین کی آنکھوں میں جھانکا_____

"ہمیشہ، ہمیشہ، ہمیشہ_ "اس کے جواب پر فرط مسرت سے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا وہ بھی اس سے شدت سے لپٹی تھی_ آنکھیں بند کیے دونوں کی دھڑکنیں ایک ہو رہی تھی_

"آفس نہیں جانا ہے... " اپنی کمر میں رینگتے ایلیار کے ہاتھ روک کر سرگوشی کی

"اف "ایلیار کراہ کر سوفے سے اٹھ گیا_

"ناشتہ تو پورا کر لو_ "ثمین نے ٹوکا_

"بس ہو گیا_ "کہہ کر جھک کر جوس کا گلاس اٹھا لیا ایک گھونٹ بھر کے منھ بنا کر گلاس کو دیکھا_____

"کچھ عجیب سا ہے_" کہہ کر گلاس ثمین کی طرف بڑھایا ثمین نے فوراً گلاس تھام کر گھونٹ بھرا_ "نہیں ٹھیک تو ہے مزے کا ہے_" کہنے کے ساتھ دوسرا گھونٹ بھی لیا_

"اچھا.... " سنجیدگی سے کہہ کر گلاس تھاما، پھر گلاس ہونٹوں سے لگا کر پیا تھا_

"اب مزے کا ہوا ہے_" وہ اس کی چالاکی پر مسکرائی_

"سیدھے سے کہہ دیتے میں پی کر دے دیتی ڈرامہ کرنے ضروری ہے_" سوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے ایلیار کا گلاس والا ہاتھ پکڑا اور ایک ہی سانس میں پورا جوس کا گلاس پی کر اس کی طرف دیکھا_" یہ اب اور مزے کا ہو گیا ہے_" ایلیار کے ہونٹوں پر اس کی شرارت پر دلفریب مسکراہٹ ابھری، ہنستی ثمین کی کلائی پکڑ کر مروڑی_

"اب جوس کا بدلا.... تم میں ڈوب کر مجھے نکالنا ہے_" خالی گلاس ایک طرف رکھ کر وہ اپنی ٹائی ڈھیلی کرنے لگا، ثمین نے اس کے ارادے دیکھ کر اپنی شرارت پر خود کو کوسا_____

"ایلی آفس کے لئے لیٹ ہونا ہے... وہ تمھیں ڈانٹیں گے_" اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے اسے فائق صاحب سے ڈرانا چاہا_____

"کہہ دوں گا ایک جنگلی بلی کو اس کے کئے کی سزا دے رہا تھا_" وہ اسے آنکھ مار کر اپنے قریب کھینچ چکا تھا..... ثمین کی لاکھ مزاحمت کے باوجود اس نے اپنی منمانی کر کے ہی دم لیا تھا_____

اس کے روم سے وہ ایلیار کو نظر انداز کر کے آگے بڑھی تھی_ وہ برق سی رفتار سے اس کے راستے میں دیوار کی طرح سے کھڑا ہو گیا_____

"اب کیا ہے... دیکھو پھر تم شروع ہوئے نا تو.... " جھنجھلایا جھنجھلایا سا شرمایا سا انداز ایلیار نے اپنی مسکراہٹ دبائی_

"اب پلیز جاؤ تم" اس بار اسے سامنے سے دھکیلنے کے لئے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے ایلیار نے وہی ہاتھ جکڑ کر اپنے ارد گرد باندھ لئے ثمین اس کے سینے سے آ لگی_____

"ایلی بس کرو" اس کی روشنی بھری آنکھوں میں دیکھنا اسے دشوار سا لگا تھا_

"یہ تو شروعات ہے میڈم اب کہاں بھاگ پاؤں گی ہماری چاہتوں سے_" مدھم آواز میں کہتا اس نے ثمین کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اونچا کیا تھا، ثمین نے پلکیں اٹھا کر ایلیار کا محبت کی روشنی سے اور بھی پر کشش ہو گیا چہرہ دیکھا_____

"بھاگ کہاں رہی ہوں بس اب کچھ دور رہو نا_" شرمیلی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر کھلی تھی اف یہ محبوب کے قاتلانہ انداز_

"ایسے روپ ایسی حسین مورت سے کون دور رہ سکتا ہے_" جھک کر بہت ہی نرمی سے اس کے ہونٹ چومے

"مت کرو نا، پھر وہی حرکت" اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ منہ بسور کر بولی

"سب سمجھتا ہوں، مگر کیا کروں یار دل ہے کی بس تمھیں دیکھ کر سب بھول جاتا ہے_" اس کا تھوڑی پر سے ہاتھ ہٹا کر دونوں ہاتھ ثمین کے شانہ پر رکھے_

"آفس جا رہے تھے نا پھر_" اس نے منہ بنایا_

"شروعات کس نے کی تھی " ...

"اچھا بس میری توبہ جو کبھی تمھیں جوش دلایا_" اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر تپ کر کہا_

"تمھارے توبہ کی ایسی کی تیسی کر دوں گا اگر ایسی حرکتیں بند کی تو...." اپنی ناک سے اس کی ناک رگڑ کر رعب سے اسے دیکھا_____

"ٹھینگا دوں گی تم کو_ "اپنے شانہ سے اس کے ہاتھ جھٹک کر وہ کنارے سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھی _ایلیار نے اتنی ہی تیزی سے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا مگر اس بار بھی وہ تیار تھی اتنی ہی تیزی سے ایک ہی پل میں وہ سیڑھیوں پر تھی_ مڑ کر ایلیار کو زبان دکھائی_

"ابھی بتاتا ہوں_ "ہنستے ہوئے وہ اس کے پیچھے دوڑا، ثمین سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی ہنس رہی تھی_

"سنبھل کر نازک بی بی_ "اس کے پیچھے اترتے ہوئے پیچھے سے چلایا تھا وہ_ پھر وہی ہوا وہ سیڑھیوں سے پھسلی اور سیدھے فرش پر_ اس کی دل دہلانے والی چیخ پر ایلیار نے اپنا سر پیٹا وہی ہوا جس کا ڈر تھا نازک بی بی اپنے کھلے پینٹ میں پیر پھنسا کر اب پیر پکڑ کر ہائے ہائے کر رہی تھی_ ایلیار دھڑا دھڑ سیڑھیاں چھڑ کر نیچے اتر تھا

_____

"کہاں تھا نا کی ڈھنگ سے اترو، گر گئی نا جب ہر بار سیڑھیوں سے لڑھک جاتی ہو تو پھر پھلانگتے ہوئے کیوں اتر رہی تھی_ "اس کے پاس بیٹھ کر وہ ناراض بھی ہوا تھا_____

"تمھیں کیسے معلوم کی میں گر جاتی ہوں... " ثمین نے ہائے ہائے میں زرا سا بریک لگا کر اسے دیکھا_____

"اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کئی بار_ ادھر پیر لاؤ دیکھوں کیا ہوا_ "چڑ کر کہتے ہوئے ہاتھ بڑھایا تا کی اس کا پیر دیکھ سکے، جسے پکڑ کر وہ ہائے ہائے کر رہی تھی_

"سب تمھاری وجہ سے ہے، اتنی کالی زبان ہے تمھاری، ادھر کہا ادھر میں گر گئی_ "ایلیار نے اپنی آنکھیں سکڑ کر اس کا چہرہ دیکھا_

"تم نے مجھے کالا کہا " _

"زبان کو کہاں ہے" _

"ایک ہی بات ہے، زبان کالی یعنی کالا انسان"_

"یہ تم واقعی حساس ہو یا بنتے ہو_ "اس بار درد بھول کر اسے گھورا_____

"مجھے بننا نہیں آتا_ "اس بار اس نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ ہٹا کر اپنی طرف پیر کھینچا_ ثمین نے ایک زوردار چیخ ماری ایلیار نے پیر چھوڑ کر فوراً کان میں انگلی ڈال لی، ایسا لگا جیسے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہو

_____

"کیا ہوا ثمین..... " چیخ اتنی زبردست تھی اپنے پورشن سے بھابھی تک بھاگتی ہوئی آئی تھی_ ملازم اپنا کام چھوڑ چھاڑ کر آ گئے اور ہانپتی کانپتی بڑی ماں بھی پیچھے پیچھے_ ایلیار وہی سیڑھیوں پر اطمینان سے بیٹھ کر تماشے کا منتظر ہو گیا جواب وہ کرے گی_____

"اس نے میرا ٹوٹا پیر اور توڑ دیا_ "ثمین زور زور سے روتے ہوئے اب اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خود کو گھورتے ہوئے ایلیار کو دیکھ کر شکایت کرتی بولی_

"ایلیار اب ایسی بھی کیا ناراضگی تم نے اس کا پیر توڑ دیا، بیوی ہے تمھاری_ " ایلیار نے اپنا سر پیٹا بھابھی کی جھڑک کر کہنے پر_____

"ایلی کیا ہو گیا؟" بڑی ماں تعجب سے ثمین کو گھورتے ایلیار اور ہائے ہائے کر کے روتی ثمین کو تعجب سے دیکھ رہی تھی_

"کچھ نہیں پھوپھو ڈرامہ کرتی ہے_" وہ چڑ کر اس کا پیر دوبارہ پکڑ چکا تھا، ثمین نے اس بار پھر سے چیخ ماری_ سب نے بے ساختہ اپنے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے_

"چپ ورنہ منھ پر ٹیپ لگا دوں گا_" اس بار ایلیار نے سختی سے ڈانٹا_

"پہلے گرایا اب ڈانٹ رہے ہو، بڑی ماں خود ڈرامہ کرتا ہے اور مجھے کہہ رہا ہے_" وہ بھی کہاں رعب میں آنے والی تھی_

"تم لوگ کیا تماشا دیکھ رہے ہو اپنے اپنے کام کرو_" ایلی نے چڑ کر ملازموں کا ڈانٹ پلائی سب تیزی سے وہاں سے گم ہوئے تھے_____

"ہوا کیا_ "بڑی ماں کے پوچھنے پر ایلیار نے منھ بنایا_ "بندروں کی طرح فدکے گے تو یہی ہو گا "_

"میں بندر اور تم کیا لنگور وہ بھی جنگلی اگر میرے پیچھے بھاگتے نہیں تو میں کیوں فدکتی اور گرتی_ "اپنے پیر کا معائنہ کرتے ایلیار کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے تڑ تڑ زبان چلی بھی تھی... بڑی ماں مسکرائی

_____

"یہ تمھارے پیچھے کیوں تھا_ "نیلم کو اس سچویشن میں بھی شرارت سوجھی_____

"موصوف کو ہر وقت پیار چاہیے ہر وقت بس قریب آنا ہے اور اور، اللہ.... " ایلیار نے اس کی زبان بند کرنے کے لئے اس کا پیر کس کے دبایا تڑ تڑ جواب دیتی ثمین پھر سے چیخی_____

"اوہ.... " نیلم کی لمبی اوہ اور پھوپھو کی دبی دبی ہنسی، ایلیار جی بھر کر شرمندہ ہو رہا تھا_

"تو بات پیار تک پہنچ گئی ہے_ "اب نیلم کو کون چپ کرا سکتا ہے _

"ایسا کچھ نہیں ان کے انداز ہے پیار کرنے والے، ایسی لڑاکا بیوی سے کون پیار کرے گا_ "ثمین نے جل کر اپنا پیر چھڑانا چاہا_

"جھوٹے مکار ہو تم، بھابھی یہ مکاری کرتا ہے مجھ سے محبت کرتا ہے بس ڈرامہ کرتا ہے_ "ثمین کے انکشاف پر نیلم کا منھ کھل گیا_____

"اچھا بس کرو ایلیار اسے اٹھاؤ میرے روم میں لے چلو پیر کی مالش کروا دیتی ہوں، ٹھیک ہو جائے گا_ "بڑی ماں سنجیدگی دکھاتے ہوئے ایلیار سے بولی_

"کچھ نہیں ہوا ہے زرا سی چوٹ ہے بس ڈرامہ ہے، اب اتنی ہلکی بھی نہیں کی گود میں اٹھاتا پھروں_ "اس کا پیر آہستہ سے چھوڑ کر وہ پینٹ جھاڑتا اٹھ گیا_

"یہ ہے اس کی محبت، میری چوٹ ڈرامہ لگ رہی ہے، جاؤ مرو جا کر اپنے سڑے سے آفس، پڑی رہوں گی یہی، تم جاؤ_ "اس کی آنکھوں میں فوراً آنسو آئے تھے، جو ایلیار کو کہاں برداشت تھے، اس نے ایک گہری سانس لی

"محبت تو اتنی ہے کی جان بھی مانگ لو تو ہنستے ہنستے دے دوں، اور پڑی کیوں رہوں گی جان، میں ہوں نا آپ کا خادم حاضر ہوں لے چلتا ہوں_ "جھک کر اس نے ثمین کو اپنی گود میں اٹھالیا، ثمین کا منہ کھل گیا_____

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو، ثمین ہی وہی لڑکی ہے جس سے ایلیار محبت کرتا ہے، "اپنی گود میں اٹھا کر جاتے ہوئے ایلیار کو حیرانی سے دیکھتی ہوئی نیلم کے شانہ پر بڑی ماں نے اپنے ہاتھ رکھے_

"سچ بڑی ماں_ "نیلم بے تحاشا خوش ہو گئی_ انہوں نے پیار سے اپنی بے حد محبتی بہو کے گال تھپکا تھا_

"ابھی بتاتی ہوں اس ایلی کے بچے کو_ "وہ خوشی سے اپنے پورشن کی طرف دوڑ گئی وہ بھی مسکرا کر ادھر ہی بڑھی تھی_____

"ناکروں تو بھی خفا، کروں تو بھی خفا، اب کیوں گھور رہی ہو_" بڑی ماں کے پورشن میں آکر اسے سوفے پر بیٹھاتے ہوئے شوخی سے ثمین کے گال نوچے_

"تم سہارا دے کر بھی لا سکتے تھے_" اس کے ہاتھ جھٹک کر وہ اپنا پیر دیکھنے لگی_

"درد ہو رہا ہے تو ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں_" اسی سوفے پر بیٹھتے ہوئے پیار سے اس کا پاؤں پکڑا_

"نہیں میں تو نازک ہوں ڈرامہ کرتی ہوں، تم جاؤ اپنے آفس بھاڑ میں جاؤں میں_" شکایتی نگاہوں میں دیکھتی ایلیار کی آنکھیں تک مسکرا دی_

"مذاق تھا یار... تم نے سچ جان لیا زرا سی موچ ہے ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گا تو وہ انجکشن بھی لگا سکتے ہیں، اور ....
"

"نہیں نہیں مجھے ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا میں بالکل ٹھیک ہوں_ "ثمین کے بے ساختہ کہنے پر وہ ہنسا تھا_ پیر تھام کر سہلاتے ہوئے ادھر دیکھا جدھر تن فن کرتی بھابھی آرہی تھی_____

"نہیں ایلی ہے نا تمھارا ڈاکٹر اس سے لو پیار کی میڈیسن_ "آتے ہی ان کی زبان نے اپنے جوہر دکھائے تھے_

"یہی وجہ تھی جو میں بچ رہا تھا انہیں بتانے سے، اب بھگتو تم_ "ایلیار ثمین کے حیا بھرے چہرے کو دیکھ کر اٹھ گیا_

"تمھیں تو میں بتاتی ہوں_ "نیلم نے اسے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا وہ بھاگ کر بڑی ماں کے پیچھے چھپا_

"مجھے آپ شام میں بتا دیجئے گا ابھی پہلے اپنی نند پلس دیورانی کے پیر پر ٹیوب لگا دیجئے گا، شام تک مجھے اپنی بیوی صحیح سالم چاہیے_ "شرارت سے نیلم سے کہہ کر وہ بڑی ماں کا سر چوم کر ہاتھ ہلاتا چلا گیا، پیچھے ان تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسی تھی_

*..... *..... *..... *..... *..... *

"اندر آ جاؤں ڈیڈ_" فائق صاحب کے آفس کے ڈور پر دستک دے کر ان سے اندر آنے کی اجازت مانگی

_____

" یس... کم ان_" وہ اندر سے بولے تو ایلیار مسکراتا ہوا ان کے آفس میں داخل ہو گیا____

"تمھارا آفس آنا کچھ زیادہ ہی لیٹ نہیں ہو گیا ہے روز روز_" ان کے سنجیدگی سے پوچھنے پر ایلیار نے سٹ پٹا کر اپنا کان کھجلایا_____

"میں کسی کام میں بزی تھا ڈیڈ... پھر ثمین سیڑھیوں سے گر گئی اس لئے کچھ اور دیر ہو گئی_ "روانی میں وہ ثمین کے گرنے والی بھی بات بول گیا مگر پھر کچھ خیال آیا تو جلدی سے وہ ان کے سامنے والی چیئر کھینچ کر بیٹھا_____

"کیسے گر گئی.... ڈاکٹر کے پاس لے گئے تم_ "بے اختیار ان کے پوچھنے پر ایلیار نے بس انہیں دیکھا_ وہ ایک دم سے فکر مند سے نظر آئے تھے.... فائق صاحب ایلیار کے دیکھنے پر زرا سا گڑبڑا ایے پھر سنبھل گئے_____

"یہ لڑکی جب سے آئی ہے کبھی سکون سے نہیں رہتی.... کبھی کچھ کرتی ہے کبھی کچھ.... پہلے ہاتھ کاٹا.. اب گر کر تمھیں پریشان کر رہی ہے_ "وہ سنبھل کر لاتعلقی دکھاتے ہوئے ٹیبل پر سے فائل ادھر سے ادھر کر کر رہے تھے_____

"ڈیڈ.... ثمین نے اپنی نس خود نہیں کاٹی تھی، کوئی اور تھا جس نے اس دن ہمارے گھر میں گھس کر ثمین کو مارنے کی کوشش کی تھی_ "ایلیار نے ان کا چہرہ دیکھتے ہوئے بتایا_____

"وہاٹ... تم سچ کہہ رہے ہو_" وہ بری طرح سے چونکے تھے ان کا چہرہ غور سے پڑھتے ہوئے ایلیار کے دل کو یقین ہو گیا وہ شخص فائق صاحب نہیں ان پر بس اسے شک تھا آج یقین ہو گیا_ ڈیڈ کبھی ثمین کو مار نہیں سکتے مگر اب یہ پہیلی کیسے حل ہو کی اس دن کون تھا_____

"ایلی تم اب بتا رہے ہو مجھے_" وہ بہت پریشان ہو چکے تھے... ان کی آنکھوں میں عجیب سی بیچینی چھلکنے لگی تھی

_____

"مجھے لگا آپ کے لئے کوئی اہم بات نہیں ہو گی... آپ تو خود اسے زندہ در گور کر دینا چاہتے تھے نا، ثمین کے معاملے میں میں آپ پر اعتماد نہیں کر سکتا ڈیڈ.... " اس کی دوٹوک بات پر فائق صاحب نے اپنی مٹھیاں بھینچی

_____

"ایلیار... میں نے جو کہا تھا اس پر میں شرمندہ نہیں... مجھے اس وقت جو صحیح لگا میں نے تمھیں راضی کرنے کے لئے کہا ورنہ میرا کبھی ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا، اپنی نفرت میں ڈوب کر میں مبین کی جان نہیں لے سکتا ثمین میں اس کی جان بسی ہے، اس کی اولاد ہے وہ_" وہ سرد اور سپاٹ انداز میں ایلیار کو دیکھ رہے تھے_____

"ڈیڈ وہ ان کی نہیں... آپ کی اولاد ہے، آپ کی بیٹی، کم سے کم اس سچائی سے تو آپ بھاگ نہیں سکتے_" فائق صاحب نے اس بار کچھ نہیں کہا بس اس کے چہرے پر چھایا غصہ دیکھ رہے تھے_____

"مجھے کوئی بحث نہیں چاہئے، لیکن تمھیں یہ بات مجھے بتانی چاہیے تھی اور تمھیں کیسے پتا چلا کی اس دن خود نہیں کی تھی اس نے یہ حرکت_" قطعیت سے کہہ کر وہ پھر اسی موضوع پر آ گئے_____

"ثمین نے بتایا تھا_" دھیمے سے بتایا_

"تمھیں یقین ہے_" کافی چبھتا ہوا سوال تھا_____

"جی... جتنا خدا پر یقین ہے کیونکہ ثمین کبھی جھوٹ نہیں بولتی_ ہمارے درمیان کچھ ہونا ہو مگر اعتبار اور دوستی کا رشتہ ہمیشہ موجود رہے گا، خیر میں یہ فائل آپ کو دینے آیا تھا چیک کر کے میرے آفس میں بھجوا دیجئے گا_" بہت ہی اعتماد سے کہہ کر فائل ان کی طرف کھسکا دی پھر کرسی کھینچ کر پیچھے کرتے ہوئے وہ مڑ کر ان کے آفس سے ہی نکل گیا_____

"اور میری اللہ سے یہی دعا ہے یہ اعتبار ہمیشہ قائم رہے... کبھی کوئی زرا سی بھی بے اتباری تم دونوں کے بیچ نا آئے_" اپنی چیئر سے ٹیک لگائے ان کے بند ہونٹوں سے دعا نکلی تھی_ اگر ایلیار سن لیتا تو حیرت سے شاکڈ ہی ہو جاتا_____

اپنے آفس میں دوبارہ آکر بیٹھتے ہوئے ایلیار اب ایک نئی الجھن میں گرفتار ہو چکا تھا_ جو کچھ معلومات حاصل کی تھی ڈیڈ کے بارے میں سب کی سب اب جھوٹ لگ رہی تھی ایسا لگ رہا تھا بس اسے بہلانے کے لئے سارے کھیل کھیلے گئے تھے..... ماضی کو بھی بدل کر پیش کیا گیا ہے، ایلیار سوچتے سوچتے اتنا الجھا کی اسی وقت آفس سے نکل آیا_____

اسے اب بس ثمین کے پاس پہنچنا تھا وہ اس کے پاس رہ کر کچھ دیر سکون کے چاہتا تھا_ واپس میں ایلیار اپنے کمرے میں جانے کے بجائے سیدھا بڑی ماں کے پورشن میں پہنچا تھا_ وہاں لاؤنج میں بڑی ماں کے ساتھ نیلم اور ثمین بھی بیٹھی ہوئی تھی عاقب اور عادل بھی وہی پاس بیٹھے کھیل رہے تھے، ثمین کو دیکھتے ہی وہ آسودگی سے مسکرا دیا_____

"آیئے... آپ کا ہی انتظار تھا نوشے میاں، ہمیں معلوم تھا کی آج آپ کی شکل ضرور ادھر ہی دکھائی دیں گی_" نیلم بھابھی اسے دیکھتے ہی شرارت سے چہکی، ثمین نے فوراً گردن موڑ کر لاؤنج میں آتے ایلیار کو دیکھا_ اس کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہو گیا_____

"اب شکل بھی نہیں دکھاؤں... میری بیوی تو ہڑپی ہوئی ہے_ کیا چاہتی ہے اسے دیکھنے کے لئے بھی ترستا رہوں... آخر اسے چوٹ لگی تھی_ حال پوچھا نہیں تو آپ ہی اس کے کان بھرے گی دیکھ لو شوہر ایسے ہوتے ہیں شوہر ویسے ہوتے ہیں_" ایلیار نے ناک پھلا کر مصنوعی خفگی سے نیلم کو چھیڑتے ہوئے اپنا کوٹ ایک طرف اچھالا_____

"نہیں نہیں.... آپ کو تو پورا حق ہے آرام سے سارے حال احوال پوچھنے کا... تفسیل سے پیر دیکھ کر حال پوچھ لو_" اف نیلم کی چلتی زبان، نیلم کے پاس بیٹھی ثمین نے ان کے بازوں پر چٹکی کاٹی_ کتنا وارن کیا تھا کی کوئی شوخی مت دکھائیں گا مگر وہ کہاں ماننے والی اب دونوں کے شروع ہونے کا خطرہ تھا وہ بھی بڑی ماں کے سامنے، ثمین نے بڑی ماں کی طرف دیکھا وہ نہال سی اپنے بھتیجے کے چمکتے چہرے کو دیکھ رہی تھی، جیسے بس اس کی نظر اتارنی باقی ہو اب، اس نے منھ بنایا_____

"چاچو... چاچو.." بچے کھیل چھوڑ کر ایلیار کی طرف لپکے_ ایلیار نے وہی دوزانو بیٹھ کر دونوں کو ایک ساتھ گلے سے لگایا پھر دونوں کے گال باری باری چومے_____

"چاچو آئس کریم کھانے چلے_ بہت دن ہو گئے ہیں میں ویٹ کر رہا تھا کی آپ ہمیں اسکول سے لینے بھی آئے گے_" عاقب نے پیار سے فرمائش اور شکایت دونوں ایک ساتھ حاضر کی_____

"کیسے لینے جاتے اتنے لیٹ جو گئے تھے چاچی کے چکر میں_" نیلم کی زبان پر پھر کھجلی ہوئی _____

"آپ چپ نہیں رہ سکتی_" ثمین نے جھنجلاہٹ بھرے انداز میں سرگوشی کی نیلم نے مسکرا کر اسے منہ چڑایا_

"اوہ یہ تو چاچو نے بہت غلط کیا وعدہ اس بار آپ کی آئسکریم پکی بس آپ ٹایم بتائیں_" بھابھی کی شرارت نظر انداز کرتا ہوا وہ عاقب کی معصوم شکایت پر اسے بے ساختہ چوم کر گلے سے لگاتے ہوئے پیار سے بولا_____

"اور میں چاچو... " عادل میاں کہاں پیچھے رہنے والے تھے جھٹ سے اس نے اپنے سینے پر انگلی رکھ کر اپنے موجود ہونے کا بھی بتایا_____

"چاچو کی جان... " ایلیار اسے بھی گلے سے لگا کر ہنس پڑا پھر اسے گود میں اٹھا کر وہ اُدھر بڑھا جدھر بڑی ماں اور بھابھی بیٹھی تھی بچوں کو لے کر وہ سوفے پر دھم سے گرا تھا_____

"تمھارا پیر کیسا ہے اب_" بیٹھتے ہی ثمین سے فکر مندی سے پوچھا_____

"چاچو چاچی کا پیر ٹوٹ گیا ہے وہ چل نہیں سکتی_" عادل نے معصومیت سے اطلاع پہنچائی_____

"عادل کیا کہہ رہا ہے... کیا ہوا ہے چلو ابھی ڈاکٹر کے پاس چلو_" ایلیار کی فکر بڑھ گئی وہ عادل کو گود سے اتار کر سوفے پر بیٹھاتا اٹھنے لگا_____

"اللہ نہ کرے پیر ٹوٹے.... بس ہلکی سی موچ ہے.. عادل ایسے ہی بول رہا ہے_ "بڑی ماں نے فوراً کہہ کر ایلیار کی فکر دور کی_____

"دیکھ لیں اپنے سپوت کو بھابھی... زرا سا اس کے ساتھ کھیلی نہیں تو میرا پیر تڑوا رہا ہے_ "ثمین نے منہ بنا کر عادل کی طرف دیکھا.. وہ اپنی معصومیت بھری آنکھوں سے بس اسے دیکھ رہا تھا_____

"بچے کو تو چھوڑ دیا کرو... " ایلیار نے شرارت سے اسے چھیڑا، وہ ناک چھڑا کر چہرہ موڑ گئی_____

"اچھا پیر کا درد کیسا ہے یہ تو بتاؤ... " اس بار وہ پیار سے بولا بڑی ماں اور نیلم ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائی _____

"تمھیں کیا.. تم آفس جاؤ_ "وہ ابھی تک ناراض ہی تھی_____

"پیر میں ہلکی سی موچ ہے ثمین کے... کچھ دن مساج سے آرام ہو جائے گا اور درد بھی ٹھیک ہو جائے گا_" اس بار بڑی ماں نے جواب دے کر ایلیار کو پیار سے دیکھا_____

"اور میں سیڑھیاں چھڑ کر اپنے روم میں نہیں جا سکتی... یہی بڑی ماں کے روم میں سوؤں گی جس کو حفاظت کرنی ہے آکر کر لے_" ثمین نے گردن اکڑا کر صاف صاف اپنا فیصلہ سنا دیا.....

"سن لو ایلی صاف صاف آفر دی جا رہی ہے_" نیلم بھابھی بڑی شرارت سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"کوئی آفر نہیں دی میں نے_ آپ غلط مطلب نا نکالے_" اس نے غصے سے نیلم کو گھورا، ایلیار بس سر جھٹک کر رہ گیا_____

"جاؤ فریش ہو جاؤ... میں چائے بنواتی ہوں" بڑی ماں نے پیار سے قریب بیٹھے ایلیار کا سر سہلایا_____

"ایلی تم جلدی نہیں آ گئے_ "نیلم نے شرارت سے اسے دیکھ رہی تھی_____

" اس پہلے بھی جلدی آ چکا ہوں پہلے تو کبھی نہیں پوچھا_ "ان کی باتوں میں چھپے معنی کو وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا سادگی سے جواب دے کر عادل کے بال سنوارے_____

" پہلے معلوم بھی تو نہیں تھا نہ کی تم اتنے ڈرامہ باز بھی ہو، کتنا ناٹک کھیلا اس نے بڑی ماں اتنی بڑی حقیقت چھپا کر رکھی ہم سے_ "وہ اب بڑی فرصت سے اس کی کلاس لینا چاہتی تھی_ مصنوعی غصے سے اسے گھورتے ہوئے ان کی ناک بھویں چھڑی ہوئی تھی، ایلیار نے سر کھجا کر ایک نظر ثمین پر ڈالی وہ مزے سے اس کی درگت بننے کے انتظار میں تھی_ ایلیار نے مبہ بنا کر پہلے نیلم پھر پاس بیٹھی بڑی ماں کے مسکراتے چہرے کو دیکھا،_____

"بڑی ماں دیکھے اپنی بہو کو_ بجائے یہ کہ تھکے ہارے اپنے دیور کے لئے چائے پانی کا پوچھے عدالت لگا کر بیٹھ گئی ہے_ آپ بتائیں کیا میں نے کوئی ڈرامہ کیا تھا اب بندہ بے وقوف ہو تو اس میں میرا کیا قصور_ "ان کی شکایت پاس بیٹھیں بڑی ماں سے کر کے وہ عادل کو اپنے سینے پر بیٹھا کر بڑی ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا_____

"تمھارے لئے چائے منگوا دیتی ہوں_" انہوں نے محبت سے اپنی گود میں سر رکھ کر لیٹ چکے ایلیار کے بکھرے بال سنوارے_____

"یہ بے وقوف کس کو کہا تم نے، اب تم اتنا بڑا ڈرامہ اتنی سنجیدگی سے کھیلوں گے تو کون عقل کا بندہ سمجھ پائیں گا کی تم اس ثمین سے ہی محبت کرتے تھے اور اس کو دیکھو یہ بھی نہیں بولی_ چپی سادھیں اس کے ساتھ ہمیں بے وقوف بناتی رہی_" اپنے بے وقوف کہے جانے پر نیلم لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ نچا نچا کر شکایت کر رہی تھی_____

"مجھے بھی کہاں معلوم تھا بھابھی وہ تو ولیمہ والی رات اس نے بتایا تھا، شادی والی رات تک کچھ نہیں بتایا تھا_" ان کی شکایت پر ثمین نے فوراً اپنی دفاع کی_____

"اچھا تو شادی والی رات موصوف پہنچے تھے اپنے روم میں_" اف ثمین نے زبان دانتوں تلے دبائی_ وہی ایلیار نے ٹھنڈی سانس لی اب ایک اور بات پر لڑنے کے لئے بھابھی تیار ہوں جائیں گی_____

"اوہ تو پھر کیا بتایا اس نے اور کیا... " وہ شرارت سے آنکھیں نچا کر ثمین کی طرف دیکھنے لگی_____

"میں چائے لے کر آتی ہوں_ "اس سے پہلے وہ فل موڈ میں آ جاتی اور وہ شرمندہ ہوتی وہ بھی ایلیار کے سامنے اس نے اپنا یہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا، پیر کا رپیٹ پر رکھ کر اٹھنا چاہا مگر کراہ کر پھر بیٹھ گئی_____

"کیا جلدی مچی ہے پاگل... مجھے نہیں پینی چائے وائے ___" اس کی کراہ پر وہ فوراً پریشان ہو کر اٹھ بیٹھا

_____

"ثمین بیٹا خیال رکھو.... نیلم تم جاؤ ایلی کے لئے ملازمہ سے چائے کا کہہ دو_" بڑی ماں نے پیار سے ٹوک کر مسکراتی نیلم سے کہا_____

"دیکھ لے بڑی ماں ان کی زبان، جو اچھوں اچھوں کو شرمندہ کر دے_ اسی لئے بھائی جلدی گھر نہیں آتے_ ان سے بولا تھا میرے ساتھ چلے بولے نہیں بھائی کچھ دیر تو کانوں کو سکون سے رہنے دو_" ایلیار نے نیلم کو گھورتے ہوئے پھر سے بڑی ماں سے شکایت کر دی.. وہ بس ہنس دی_____

"ارے جاؤ جیسے مجھے معلوم نہیں وہ انکل کے ساتھ میٹنگ میں گئے ہے اور تم بہانا بنا کر میٹنگ سے آئے ہو_" سوفے سے کھڑے ہو کر انہوں نے اس کے اوپر کشن پھینکا جو جا کر سیدھا عادل کو لگا_____

"مما... "عادل پورا منھ پھاڑ کر چلایا_____

"سوری... سوری... " انہوں نے پاس آکر فوراً اپنے بیٹے کا سر سہلایا... عاقب ہر کسی سے بے نیاز ایلیار کے موبائل پر گیم کھیلنے میں لگا تھا_____

"بھابھی مجھے عصر کی نماز پڑھنی ہے پلیز مجھے بڑی ماں کے کمرے میں لے چلے "نیلم کا ہاتھ تھام کر اٹھتے ہوئے ثمین نے اپنا پیر کا رپیٹ پر رکھا_____

"اپنے میاں کو تکلیف دے دو اٹھا لے جائے_" کبھی جو وہ سنجیدہ ہو جائے ثمین نے بس آنکھیں دکھائی_" آپ لے چلے بس " ...

"جائے لے جائے میری بیوی کو_ ان کی ہیلپ کر دے انہیں میاں کی خدمت بری لگتی ہے_ "ثمین کی طرف دیکھتے ہوئے ایلیار کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی_____

"وہ منع کر رہی ہو تو کیا تم حاضر ہو جاؤ" وہ ہنسی تھی_____

"کچھ تو خیال کرے ساس بیٹھی ہے آپ کی یہی، بڑی ماں اتنی بے شرم بہو ہے آپ کی_ "اس بار بڑی ماں نے اس کے سر پر چپت لگائی_ "بہت بولتے ہو_ "پیار سے ڈپٹا بھی_____

"بڑی ماں مجھے کبھی اپنی بہو کی طرح ٹریٹ نہیں کرنی والی تم دونوں بھائی چاہے جتنا مرضی میرے خلاف بھڑکانے کا کام کرتے رہو_ میری ماں جیسی ساس کو میرے خلاف نہیں کر سکتے_ "نیلم فخر سے کہتی ہوئی ایلیار کو ٹھینگا دکھا کر سوفے سے اٹھ گئی_____

"اب آپ جیسی بہو کو برداشت کرنے کے لئے چپ ہی رہنا بہتر سمجھتی ہو گی پھوپھو_ "وہ بھی ایلیار تھا بڑی ماں نے پھر سے اسے چپت لگائی_____

"میں ابھی آتی ہوں تب تمھارا دماغ درست کروں گی_" ثمین کا ہاتھ تھام کر وہ اسے لے جاتے جاتے بھی مڑ کر جواب دے گئی تھی_____

"کیسے برداشت کرتی ہے آپ ان کو بلکہ دونوں کو_" نیلم کو جاتے دیکھ کر اس نے بڑی ماں کی طرف دیکھ کر شرارت سے کہا_ انہوں نے پیار سے اسے آنکھیں دکھائی پھر سنجیدہ ہو کر بولی تھی_" بہت اچھی اور نیک ہے میری دونوں بچیاں_ تم دونوں بھائیوں کو مزہ آتا ہے انہیں چھیڑنے میں_" پیار سے اس کا سر بھی سہلایا ایلیار بس ہنسا تھا_____

" تم نے نگار سے بتایا سب... " ان کی ایک دم سے پوچھنے پر وہ اپنے موبائل سے کھیلتے عادل کو سینے سے اتار کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا عادل کچھ دور پر بیٹھے عاقب کے پاس بھاگا_____

"آپ سے کچھ کہا ممی نے... " ایلیار اب سنجیدہ تھا، ان کے چہرے کو دیکھا_____

"کیا کہیں گی میں سوچ رہی ہوں.. نگار سے بات کروں.. اس سے تم سے بات نہیں ہوئی ولیمہ کے بعد_ "ایلیار کے شانے پر انہوں نے پیار سے ہاتھ پھیرا_

"نہیں، ولیمہ والے دن سارا ماحول انہوں نے ہی خراب کیا تھا پھوپھو_ میں سوچتا تھا پھوپھو کی اتنی نفرت وہ کیسے کر سکتی ہے مگر اس دن ڈیڈ اور ممی کی ساری باتیں سن کر مجھے معلوم ہو گیا ان کی نفرت کی کیا وجہ ہے_ اور اب مجھے نہیں لگتا پھوپھو کی وہ ثمین کو اسپیکٹ کر لیں گی، مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے پھوپھو یہ مسئلہ کیسے حل کروں_ "بڑی ماں نے پیار سے اس کا شانہ تھپکا ایلیار کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ آئی_____

"ہمم یہ تو ہے، اللہ بہتر ہی کریں گا میری دعائیں تمھارے ساتھ ہے،"بڑی ماں نے محبت آمیز لہجے میں اس کے ہاتھوں کو تھام کر نرمی سے سہلایا_____

"پھوپھو آپ کی دعا اور آپ کا ساتھ نے میرا ہمیشہ ساتھ دیا ہے_ "اپنے ہاتھوں پر رکھے ان کے ہاتھ کو ایلیار نے عقیدت سے آنکھوں میں لگایا_____

"نگار کو آہستہ آہستہ سب بتا دو یہ نہ ہو کہ اسے انجانے میں پتا چلے اور یہ سوچے کہ ماں کو ہی پرایا کر دیا_" اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے انہوں نے سمجھایا_____

"کچھ دن رہنے دے پھوپھو ابھی وہ ثمین سے ناراض بھی ہیں اور سچ بتاؤں پھوپھو ممی کی اس بات پر مجھے دکھ بھی پہنچا ہے ثمین ہے نفرت کے قابل جو وہ اس سے بیر باندھ کر بیٹھی ہے_" ایلیار نے افسوس سے آہ بھری_____

"شاید یہ سوتیلا رشتہ ہوتا ہی ایسا ہے، نہیں ہو پاتا کسی کا دل وسیع، خیر تمھاری محبت میں شاید وہ یہ رشتہ بھول جائیں اور ثمین کو اپنا لیں اور شاید نگار کا رویہ بھی ٹھیک ہو جائے_" بڑی ماں ایلیار کے چہرے پر نظریں ٹکائے ٹکائے نرمی سے بولی، _____

"آپ بتا دیجئے گا کچھ دنوں کے بعد ورنہ پھوپھو میں بتاؤں گا تو جوتے مارے گی مجھے اس ڈرامے بازی پر... " ایلیار عادل کو لے کر ان کے پاس ہی نیم دراز ہو گیا_____

" جوتے تو پڑنے ہی چاہیے تمھیں، اس کمال کی ایٹینگ پر "اس کی آخری بات وہاں دوبارہ آتی نیلم نے سن لی تھی آتے ہی خفگی سے اسے دیکھ کر کہا بھی_ ایلیار نے ان کی طرف بھی دیکھا وہ ثمین کو بھی ساتھ لا رہی تھی_ ملازمہ نے ٹرالی تھامی ہوئی تھی_

" اتنا بھی مت چلو کی ہفتوں چلنے کے قابل نا رہو_ "ایلیار نے بڑی ماں کی گود سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

_

"تمھیں کیا میں لائی ہوں اپنی نند پلس دیورانی کو تم چائے پیو اور پھوٹو یہاں سے_ "نیلم کے ایک دم سے کہنے پر ثمین زور سے کھکھلا کر ہنسی تھی_

"ہنس لو میڈم اب آپ کی ہی چلے گی_ "اس کے آہ بھر کر کہنے پر ثمین نے ناک چھڑا کر اس دیکھا ایلیار نے منھ بنا کر دوبارہ سر بڑی ماں کی گود میں رکھ لیا ملازمہ نے ٹرے سینٹر ٹیبل پر رکھ دی تو نیلم نے سوفے پر ثمین کو بھی بیٹھا دیا ثمین نے فوراً ہاتھ بڑھا کر چائے کا کپ اٹھا کر بڑی ماں کی طرف بڑھایا تھا_

"اچھی بہو بننے کی پریکٹس_ "ایلیار شوخ ہوا_

"میں بیٹی ہوں مجھے پریکٹس کی ضرورت نہیں، تم کرو دکھاوے_"اس کے چڑ کر کہنے پر نیلم اور ایلیار نے قہقہہ لگایا_____

"تم میری بیٹی ہی ہو ہمیشہ جیتی رہو، خوش رہو_"انہوں نے دل سے دعا دی____

"سدا سہاگن رہو بچوں سے گود بھری رہے، یہ دعا بھی دے نہ پھوپھو_"اٹھ کر سیدھے بیٹھتے ہوئے وہ کچھ زیادہ ہی شریر ہوا ثمین کا دل کہا اس پر پوری چائے کی ٹرے ہی انڈیل دے نیلم زور سے ہنسی،_

"واقعی بہت بولنے لگے ہو تم_"بڑی ماں نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا ایلیار نے ہنستے ہوئے ہاتھ بڑھا کر چائے کا کپ اٹھالیا_

"تم لوگ بیٹھو میں اب زرا آرام کروں گی"چائے پیتے ہی بڑی ماں کپ رکھ کر اٹھ گئی ایلیار نے فوراً انہیں اٹھنے میں مدد دی تھی وہ آہستہ آہستہ چلتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی_____

" آپ کو کوئی کام نہیں ہے کیا بھابھی_ "بڑی ماں کے جاتے ہی اس نے نیلم بھابھی کو دیکھا آنکھوں میں بیتابی تھی مگر آواز میں لاپرواہی سمائی ہوئی تھی_

" ہے نا بہت کام ہے بلکہ ثمین کو بھی ہے، تم جاؤ اب کچھ دیر آرام کر لو، ڈنر پر ملاقات ہو گی_ "اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بھی انجان بن کر انہوں نے اس کی طرف دیکھ کر اسے پچکارا_____

" میں کیوں جاؤں، میرا اپنا گھر ہے، آپ کریں اپنا کام جو کرنا ہے، میں یہی آرام کروں گا_ "ایلیار منہ بنا کر وہی سوفے پر دراز ہوا تھا ثمین کو اس کی خفگی سے کہنے پر ہنس آئی مگر ہنسی چھپاتی وہ اٹھنے لگی_

" تم کہاں چلی درد میں زیادہ چلتے نہیں، بیٹھوں یہی پر،_ میرا دیور جتنا بھی ڈرامہ باز صحیح مجھے بہت پیارا ہے اور اس کا خیال رکھنا مجھے آتا ہے_ "اٹھتی ہوئی ثمین کا ہاتھ کھینچ کر نیلم نے اسے تھام کر زبردستی وہیں ایلیار کے پاس بٹھا دیا_

"اوے جیو میری پیاری بھابھی_ "اس نے خوشی سے اٹھ کر نارا لگایا_

"ڈرامہ باز_ "نیلم پیار سے اس کے سر پر چپت لگا کر ہنستی ہوئی وہاں سے چلی گئی جاتے ہوئے بچوں کو بھی اپنے ساتھ بہانے سے لے گئی تھی، ان کے جاتے ہی وہ اچھل کر اس کے پاس سوفے پر گرا تھا_____

"کیا بد تمیزی ہے_ "ثمین نے اسے پرے دھکیلا_

"عجیب ہو میں کیا کرنٹ مارتا ہوں_ "اس کے دھکیلنے پر برا مانتے ہوئے کہتے کہتے زبردستی اس کا پیر پکڑا تھا مگر احتیاط سے جہاں کس کر پٹی بندھی تھی_ "ڈاکٹر کے یہاں لے چلتا ہوں_ "وہ پٹی پر انگلی پھیرتا فکر مند ہوا_

"نہیں زرا سی موچ ہے اب ٹھیک ہے_ "اپنا پیر اس نے سینٹر ٹیبل پر رکھ دیا_

"شیور نہیں جانا ہے_ "سنجیدگی سے اس کا چہرہ دیکھا_

"نہیں جانا ہے_ "ثمین نے اس کا چہرہ چھوا، ایلیار مسکرا کر اس کی گود میں زبردستی سر رکھ کر لیٹ گیا_

"سر دباؤ میرا_ "ساتھ ہی آرڈر بھی جاری ہوا ثمین نے جل کر اپنی گود میں رکھے اس کے سر کے بال اپنی مٹھیوں میں بھینچ کر زور سے کھینچے_____

"قسم سے بڑی ظالم ہو تم_ "اپنے بال چھڑا کر وہ آٹھ کر بیٹھتے ہوئے اسے گھورنے لگا_

"جی ہوں ظالم... تو کیا کر لوں گے_ "عادت کے مطابق اس نے ناک چھڑائی_

"تمھاری یہ عادت ناک توڑ دوں گا "_

"توڑ کے تو دکھاؤ"_

"اگر توڑ دیا تو "_

"تو میں بدلے میں تمھاری بھی ناک توڑ دوں گی_" ہاتھ بڑھا کر ایلیار کی ناک پر ہلکے سے مکا مار کر وہ زور سے کھکھلائی_____

" تمھارے لئے اتنی جلدی گھر آیا ڈیڈ سے سو بہانے کئے اور تم ناک چڑھاؤ، لڑو، اور مکا مارو_" ایلیار نے اپنی ناک سہلاتے ہوئے جھوٹے دکھ سے شکایت کی_

"تو میں کیا کروں_" ایک ادا سے اپنی چوٹی جھٹکی ایلیار نے منھ پھلا لیا_

" کبھی کبھی مجھے لگتا تمھیں مجھ سے زرا سا بھی پیار نہیں_" پھلے منھ سے فرمان بھی ہوا_

"پیار تو اتنا ہے نا کی سب لٹا دیا تھا تم پر_" ثمین کی آنکھوں میں پیار کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا_ وہ مسکرا دیا_

"پیار کرتی ہو مگر لڑنا نہیں چھوڑنا_" بے حد پیار سے اس کی ناک ایک انگلی سی چھوئی_

"سوری" اس بار وہ اپنے کان پکڑ کر مسکرا دی_

" یہ ہوئی نہ بات چلو اسی بات پر اب سر دباؤ_" وہ خوش ہو کر پھر سے اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا_____

"وہاں کھیت جوتا ہے جو سر دبوانا ہے_" ثمین اس کا سر دباتی ہوئی تپی،_

" کھیت جوتا ہوتا تو ہاتھ پاؤں دبواتا بدھو، رات اتنی لیٹ سویا تھا اور صبح پھر سے بھاگ دوڑ کی پھر آفس بھی گیا سر درد نہیں کریں گا_" آنکھیں بند کئے کئے فرمایا گیا، ثمین اس بار کچھ نہیں بولی آہستہ آہستہ اس کا سر دبانے کے ساتھ ساتھ وہ ایلیار کو محبت سے دیکھ بھی رہی تھی، جو اس کے دل کا حاکم تھا جس کے چہرے کی چمک اس کی کشش ہمیشہ اسے اپنی طرف کھینچتی تھی_

"اب اتنی چپ کیوں ہو گئی بولو بھی_" ثمین کی خاموشی محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھول کر اس کا چہرہ دیکھا،_

"ایسے ہی کیا بولوں_" ایلیار کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی وہ مسکرائی ایک پر سکون سی مسکراہٹ، سرشار سا چہرہ_____

"ایسی ہی ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہا کرو، تمھاری ایک مسکراہٹ پر میری دھڑکنیں مسرور ہو جاتی ہے، میری زندگی_" ثمین کے پر سکون چہرے نے اس کے دل میں ڈھیروں اطمینان بھر دیا تھا، ہاتھ اٹھا کر سرخ لبوں پر انگلی پھیری_

"کچھ کہو نا_" پیار سے دیکھتے ہوئے اس کی آواز مدھم تھی_____

"کیا بولوں، کبھی کبھی خاموشی ہی اچھی لگتی ہے_" ثمین کی انگلیاں لگاتار اس کے بالوں میں چل رہی تھی

_____

"آئی لو یو ہی بول دو_ "اپنا ایک ہاتھ بڑھا کر اس کا چہرہ جھکا کر اس کی ناک سے اپنی ناک رگڑی پھر اپنے لبوں سے چھونا چاہا ہی تھا کہ.... " سر دبوانا ہے یا نہیں،"اس کے ہاتھوں سے اپنی گردن چھڑا کر سیدھی ہوتے ہوئے اس نے دھمکی دی ساتھ ہی اس کا سر اپنی گود سے پرے دھکیل دیا_____

"تم گلا دبا دو بس میرا، سارے رومانس کا بیڑا غرق کر دیتی ہو_ "وہ جل کر اٹھ کر بیٹھ گیا_____

"دبا ہی دوں گی کہاں بیٹھے ہے ہم اور تم بس شروع ہو جاؤ کوئی بھی آ سکتا ہے بچے ہی آ جائے تو_ "وہ فوراً خفا ہوئی _____

"اوے، تو پہلے بتانا تھا نا یہ بات، تنہائی کے لئے تو میں بھی ترس رہا ہوں چلو نا روم میں چلتے ہیں_ "اس کا ہاتھ تھام کر پیار سے اسے منانا چاہا_

"میں نہیں جارہی روم میں تو یہی بڑی ماں کے روم میں رہنا ہے میرے پیر میں درد ہے_ "ثمین نے اترا کر جیسے اسے چڑایا_

"گود میں اٹھا کر لے چلوں گا، بلکہ مالش بھی کر دوں گا_ "اس بار ثمین کو ہنسی آئی تھی ایلیار نے اسے اپنے قریب کھینچا_

"چلے روم میں جانم_ "ثمین کے گالو پر انگلی پھیرتے ہوئے اس کی آواز بہکی_

"اب نہیں جاؤں گی تمھارے روم میں_ "حیا کے رنگوں نے اس کے چہرے کو اور حسین کر دیا تھا_

"ایسا دیوانہ بنا کر اب یہ ظلم_ "بہکی نگاہیں گستاخی پر آمادہ ہو کر اسے دیکھ رہی تھی_____ _

" بند کرو اب ایسے دیکھنا تم جاؤ فریش ہو جاؤ_ "اسے اس طرح اپنے کو تکتے دیکھ کر وہ بری طرح سے نروس ہوئی تھی، ایلیار کے بازو کو ہلا کر اپنے اوپر سے اس کا دھیان ہٹانا چاہا_____

"فریش تو ہونا چاہتا ہوں مگر تم"_

"تم کچھ زیادہ ہی بد تمیز نہیں ہو گئے ہو_"ثمین اسے دھکا دے کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے لڑنے کے لئے تیار ہوئی،_

"اور تم کچھ زیادہ ہی لڑاکا نہیں ہو گئی ہو جب دیکھو لڑنے کے لئے تیار رہتی ہو_"اس نے بھی اس کی طرح اسے گھورتے ہوئے جواب دیا_____

"سب تمھاری وجہ سے تم ہو ہی بد تمیز کی لڑائی ہو جائے "_

"تو میں بھی یہی کہہ سکتا ہوں تمھاری وجہ سے بد تمیز ہو گیا ہوں ورنہ میں تو بہت شریف انسان ہوں_"اسے چڑاتے ہوئے کمر سے ہاتھ ہٹا کر اسٹائل سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا_____

" ہاں جی بہت دیکھے ہیں آپ کے شرافت کے مظاہرے لوفر دو نمبر کے_ "اس کے اسٹائل مارنے پر جل کر اس کے بازوں پر مکا مارا_____

"شریف ہوں تو نا تبھی تو تمھاری اب تک بات مانی ورنہ ایک نہ سنتا_ "اس کی بات پر ثمین کے گالوں کا رنگ فوراً تبدیل ہوا تھا غصہ سے گھورنا چاہا مگر ہونٹوں پر حیا بھری مسکراہٹ نے گھیراؤ کر لیا،_

"اف یہ جلوے حضور کے_ "ایلیار نے اس کی ادا پر پیچھے کی طرف تھوڑا سا جھک کر سینے پر ہاتھ رکھ کر مرنے کی ایکٹنگ کی_____

"بھابھی صحیح کہتی ہے پورے ڈرامہ باز ہو_ "وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی، اس بار ایلیار کو بھی ہنسی آئی تھی_

"اچھا اب بس کرو یہ ڈرامہ اور جاؤ_ "ثمین نے اس کا بازوں تھام کر پیار سے اسے اپنے پاس سے اٹھا کر دھکیلنا چاہا، ایلیار نے اس کا وہی ہاتھ تھام لیا_

"اب جاؤ بھی "_

"باہر چلوں گی_ "ہاتھ تھامے تھامے اپنے قریب کیا آنکھیں لود ینے لگی_

"اور انہیں پتا چلا تو_ "ثمین کی مخروطی انگلیوں نے ایلیار کی شرٹ کے کالر میں ڈھیلی پڑی ٹائی کی ناٹ کو کھولنا شروع کیا_____

"نہیں چلیں گا_ "اپنی ٹائی کھولتے ثمین کے ہاتھ پر اپنے مضبوط ہاتھ رکھ دئے_

" کہاں.... " آنکھیں ایلیار کے چہرے پر گاڑی _____

"بہت دور... جہاں ہمیں الگ کرنے والا کوئی نہ ہو_ "ایلیار کی محبت میں ڈوبی آنکھیں اب ثمین کو ڈوبانے لگی تھی_

"چلوں گی مگر پہلے تم جاؤ_ "خود کو سنبھال کر اس کی کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکال کر دور ہوئی _____

" کاٹ رہا ہوں تمھیں جو جاؤ جاؤ کی رٹ لگا کے رکھی ہوئی ہے_ "وہ جھوٹی خفگی سے اس سے بولا_

" نماز کا وقت ہو رہا ہے، تمھارے رومانس کا تو ختم ہونے کا ارادہ ہی نہیں_ "اشارے سے گھڑی کی طرف اس کی توجہ کرائی_

" ابھی تو شروع ہی کہاں ہوا ہوں جب، اچھا بابا گھر کیوں رہی ہو جا رہا ہوں_ "ثمین کے ایک دم آنکھیں دکھانے پر وہ اس کے گال پر دو انگلی سے محبت سے مار کر سوفے سے اٹھ گیا_

" آج ڈنر کے بعد سب کے سونے کے بعد میں یہی آ رہا ہوں، اور تم میرے ساتھ میرے پاس رہوں گی سمجھی _"اپنا موبایل اٹھاتے ہوئے بیٹھی ہوئی ثمین کے پاؤں کے تلوے پر انگلی پھیری_

"اللہ نہیں کرو_ "گدگدی سے اس کی تو جان جاتی تھی ایلیار نے پھر سے شرارت سے اس کے پیر پر انگلی چلائی

_

"دیکھ لینا میں تمھارے پاس آؤں گی نہیں اکیلے رہنا_ "دھمکی دیتی ثمین کو اس نے آنکھ ماری_

"آئی نو کی میرے بنا آپ کی رات بھی نہیں گزر سکتی_ "اس کے یقین پر یقین کے باوجود بھی وہ منھ بنا کر بولی_

"جی نہیں تمھارے بنا سکون سے سونے کو ملیں گا بڑے آرام سے رہوں گی میں "_

"آرام سے رہنا چلو بڑی ماں کے روم تک چھوڑ دوں، اکیلے بیٹھی کیا کروں گی_ "مسکرا اپنا ہاتھ آگے بڑھایا_

"میں خود چلی جاؤں گی تم جاؤ_ "ثمین اپنے پیر ٹیبل سے ہٹا کر سیدھی ہو گئی ایلیار نے سر ہلا کر جھک کر اس کا ہاتھ تھاما دوسرے ہی پل وہ اس کے بازوؤں میں تھی_____

"میں غلط ٹائم پر تو نہیں آ گیا رومانس چل رہا تھا_ "ایلیار نے چونک کر اندر آتے ساقب کو دیکھا ثمین بری طرح سے شرما کر مچلی_____

"سنبھل کر بیچارہ گر ادیں گا تو اسے ہی ڈانٹوں گی_ "وہ شرارت سے کہہ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئے_ ایلیار اپنی ہنسی چھپاتا ثمین کو دیکھ کر آگے بڑھا_

"پڑ گئی کلیجے میں ٹھنڈک، جب تک سارے گھر والوں کو اپنی بے شرمی کے مظاہرے نا دیکھا لینا تمھیں چین نہیں پڑے گا_ "وہ شروع ہو چکی تھی اور ایلیار اپنی ہنسی دباتا یونہی اسے اٹھائے اٹھائے بڑی ماں کے روم تک لایا تھا_ شکر تھا بڑی ماں واش روم میں تھی اس لئے ثمین چپ ہو گئی_____

"بولتی رہا کرو اچھا لگتا ہے مجھے "_

"میں کیا پاگل ہوں جو بڑبڑ کیا کروں_ "اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا ابھی_

"پاگل تو ہم ہے عشق میں آپ کے_ "پھولوں کی طرح اسے بیڈ پر بیٹھا کر وہ جھکا_ "اتنی دیر سے خود پر کنٹرول کر رہا ہوں، بس ایک گستاخی اور "کہنے کے ساتھ ہی ثمین کا چہرہ تھام کر اس کے ہونٹوں کا بھرپور بوسہ لیا تھا_

"یہ فریش ہونے کے لئے تھا_ "گھورتی ثمین سے کہہ کر تیزی سے روم سے نکل آیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"میرے خیال میں یہ موضوع اب ختم ہو چکا ہے آپا میں کیا کروں میرے ہاتھ میں نہیں آپ فائق سے بات کرے، جب انہیں کوئی پرواہ نہیں تو مجھے کیا ویسے بھی مجھے اس لڑکی سے نفرت ہے_ " بڑی ماں آج نگار کو ڈائنگ ٹیبل پر اکیلے پا کر بات کرنے کی ٹھان کر بیٹھی تھی مگر ان کی بے اعتنائی اور ثمین کے لئے اتنی نفرت دیکھ

کر انہیں بہت برا لگا تھا، بیٹے کی کوئی پرواہ ہی نہیں تھی انہیں، بس اپنی نفرت اپنی انا جو جھکنا ہی نہیں چاہتی تھی

"اللہ فائق کو عقل دے، بس میری یہی دعا ہے مگر یہ بھی تو صحیح نہیں، شادی کیا کھیل ہے کل کرادی آج یہ کہہ کر توڑ دی کی یہ سب بس ایک ڈرامہ تھا... بھلا ایسا بھی ہوتا ہے مزاق ہے کیا، تم ایلیار سے بات کر کے دیکھو اس کی خواہش جاننے کی کوشش کرو وہ کیا چاہتا ہے_" بڑی ماں بولی تو بولتی چلی گئی.... نگار کو اپنی ناگواری چھپانی مشکل لگی

"ساری بے عقلی فائق کی ہی تو ہیں اور ایلیار سے کیا بات کروں، اسے پسند نہیں ثمین اور اس کی جو خواہش ہے، میں اسے ضرور پوری کروں گی اس بار اس گھر میں بہو میرے ایلی کی پسند سے آئے گی_" انہوں نے نخوت سے سر جھٹک کر ایک عظم سے کہا

"یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ اسے ثمین نہیں پسند_" انہوں نے اس بار نگار کو طنزیہ نظروں سے دیکھا.... ان کی بے خبری پر افسوس بھی ہوا اتنا ایلیار سے محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود بھی وہ ایلیار کے دل کی حالت سے بے خبر تھی

"کیا مطلب ہے آپ کا آپا.... دونوں کو بارے میں کچھ جانتی ہے آپ_" نگار کچھ کھٹکی تھی.... اپنی پھوپھو سے ایلیار کی والہانہ محبت اور ہر راز ان سے کہہ دینا، انہیں ہمیشہ تپاتی تھی مگر وہی ان کی عادت کبھی انہوں نے اپنی ناگواری ظاہر نہیں کی

"نگار ایلیار مجھے ساقب سے زیادہ عزیز ہے، دونوں میں سے کسی ایک کو پریشان غمگین نہیں دیکھ سکتی میں اور ایلیار کی تو بات ہی جدا ہے_ وہ میرا بیٹا اور بھتیجا ہے اور اب جب شادی ہو گئی ہے تو ہم سب کو چاہئے کہ کوئی تدبیر نکالے فائق کو منانے کی پھر ثمین جیسی بہو تمھیں ملیں گی بھی نہیں، کتنی پیاری بچی ہے.... پہلے سے ہی بیچاری باپ کی نفرت جھیل رہی ہے، اس پر اس طرح کے حالات.... تم چاہو تو سب ٹھیک ہو سکتا ہے_" بڑی ماں نے ان کو سمجھاتے ہوئے امید سے دیکھا شاید وہ کچھ سمجھ جائے شاید ان کے رویہ میں لچک پیدا ہو جائے

"آپا یہ فائق کے ذاتی معاملات ہیں، وہ خود نہیں چاہتے تو میں کیا کروں.... مجھے اتنا اختیار حاصل ہوتا تو یہ شادی ہی نہ ہونے دیتی، ایلیار کی وجہ سے مجبور ہو گئی تھی_" نگار کو اب بھی اس بات کا غم تھا ایلیار نے بجائے ان کی ماننے کی فائق کی بات مانی، بڑی ماں کا دل کہا انہیں سب بتا دے مگر ایلیار نے منع کیا ہوا تھا اور کہیں سب جاننے کے بعد نگار کوئی نیا ہنگامہ نا کھڑا کر دے اس سے بہتر ہی کی وہ انجان ہی رہے یہ سب سوچ کر اس انہوں نے بس خاموشی اختیار کر لی_____

"ثمین نظر نہیں آ رہی ہے سنا ہے وہ پیر تڑوا کر اب آپ کے ساتھ رہ رہی ہے_" نگار نے ثمین کے بارے میں پوچھا، دیکھنا چاہتی تھی اب اس کے چہرے پر کون سے غم کے نشان ہیں_ _____

"ہمم... آتی ہو گی تمھیں کوئی کام ہے کیا اس سے_" بڑی ماں نے اس بار غور سے ان کو دیکھتے ہوئے کچھ کھوجنے کی کوشش کی_____

"نہیں ایسے ہی اچھا کیا اُدھر کا پورشن چھوڑ کر ادھر رہنے آگئی ہے، اس رات جو کچھ ہوا اسے واقعی ادھر نہیں ادھر رہنا چاہیئے تھا مگر ماں کی طرح بے غیرت نکلی" وہ عجیب سے انداز میں مسکرائیں_

"نگار کیسی باتیں کر رہی ہو وہ بہو اور بیٹی کے ساتھ ساتھ اس گھر کی عزت بھی ہے_" بڑی ماں کو بے حد دکھ ہوا تھا ان کی بات سے_____

"بیٹی ہے تو صرف بیٹی ہی رہتی نا بہو کیوں بنی آپا زین نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا ثمین کو میرے بیٹے کے ساتھ باندھ کر" وہ اپنے دل میں چھپا ابال باہر لا چکی تھی_____

"چھوڑوں یہ سب باتیں تم بس دعا کرو کہ سب ٹھیک ہو جائے_" انہوں نے انہیں اکتاہٹ سے ٹوک دیا نگار کی باتیں انہیں پسند نہیں آئی_ اب تک وہ انہیں بہت بڑے دل کا سمجھتی تھی_ مگر آج انہیں ان پر بہت غصہ آیا تھا، ثمین کے معاملے میں وہ بہت ہی کم ظرف اور انا پرست نکلی تھی_____

" آپا آپ ایلیار سے بات کرے کہ وہ کوئی فیصلہ کر لے_" ایک دم سے نگار نے ٹیون بدل کر ان کے ہاتھ کو تھاما، وہ بہت نرمی سے انہیں دیکھ رہی تھی_____

"کیسا فیصلہ_" ان کی پیشانی پر بل پڑے_____

"اگر ایلیار مان جائے تو سب ٹھیک ہو سکتا ہے، آپ اسے سمجھائے زبردستی کے رشتے زیادہ دور تک چل نہیں سکتے.... ہم سب جانتے ہیں ایلیار کتنا ٹوٹ کر کسی کو چاہتا تھا_ اس نے کہا تھا اس لڑکی کی شادی ہو رہی ہے مگر مجھے لگتا ہے اس نے صرف مجھے خاموش کرنے کے لئے یہ بات کی ہے_ ایلیار کی خوشی مجھے بہت عزیز ہیں.... آپ

اس سے پوچھے میں خود جاؤں گی اس لڑکی کے پاس اور کسی بھی قیمت میں اسے ایلیار کا بناؤں گی_ بس آپ ایک بار ایلی سے سب کہہ کر سمجھائے کی یہ ثمین کا چکر چھوڑ دے_ "نگار سب کہتے ہوئے بہت امید سے انہیں دیکھ رہی تھی بڑی ماں نے گہری سانس لی_____

"تم کچھ وقت صبر کر لو، ایلیار کو بھی کچھ وقت دو، انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائیں گا اور تمھارے دل کی مراد بھی بر آئیں گی_ "انہوں نے نگار کے ہاتھ کو تھپک کر تسلی دی____

" صحیح کہہ رہی ہیں آپ کچھ دن اور انتظار کر لینا چاہئے سب ٹھیک ہو جائیں گا_ "نگار کو بھی لگا انہیں اتنی بے صبری نہیں دکھانی چاہیے تھی کچھ دن تو صبر کرنا ہی پڑے گا_____

"بس ایلیار کو اس کی خوشی مل جائیں_ "نگار کی بات پر دل ہی دل میں بڑی ماں نے صدق دل سے ثمین اور ایلیار کے لئے دعا کی تھی_____

"کس کو کون سی خوشی مل جائے_ "ان کی باتوں کا آخری جملہ سن کر وہاں آتے ایلیار نے سادگی سے پوچھا_

"تمھاری خوشی اور کیا_ "نگار نے اپنے پاس بیٹھتے ایلیار کے شانہ پر ہاتھ پھیرا آج کتنے دن بعد وہ انہیں پہلے جیسا ایلیار لگا تھا اور اس کی وجہ ثمین کا منظر سے ہٹنا انہیں لگا تھا اگر یہ ثمین چلی جائے تو ان کا بیٹا پھر ویسا ہی ہو سکتا ہے

_____

"میں تو خوش رہتا ہوں ہمیشہ کیوں پھوپھو_ "وہ مسکراتے ہوئے بڑی ماں سے کہنے لگا_

"میرا بچہ ہے ہی ایسا_ "انہوں نے محبت سے کہا_____

"آپ بھی پریشان ہونا چھوڑ دے ممی، میں خوش ہوں جیسے ہمیشہ تھا میری زندگی میں کوئی خرابی نہیں آئی ہے "_ایلیار نے قریب بیٹھی نگار کا ہاتھ تھام لیا_____

"کوئی خرابی آنے ہی نہیں دوں گی میری جان_ "ایلیار خوش سا انہیں دیکھ رہا تھا ممی کتنے دنوں بعد پر سکون سے نظر آرہی تھی_____

"آئی لو یو ممی سو مچ_ "وہ بے اختیار ان سے لپٹ گیا_ "لو یو ٹو مائی سن "نگار نے اس کی پشت تھپکی، بڑی ماں نے سکون کی سانس لی کئی دنوں کے بعد سب ٹھیک ہوتا نظر آرہا تھا_____

تھوڑی دیر میں فائق صاحب بھی آگئے_اس کے بعد ساقب اور نیلم اور دونوں بچے بھی آئی نہیں تو بس ثمین _ایلیار کا دل بیچین ہو گیا اسے نا دیکھ کر .....

"ثمین کہاں ہے نیلم_ "بڑی ماں نے جیسے اس کی بے قراری کو زبان دے دی_____

"کہہ رہی تھی بھوک نہیں، شام کو کھا لیا تھا، کہہ رہی تھی بھوک لگیں تو کھالوں گی، دوا کھا کر اب سونے کے لئے چلی گئی میں نے اسرار بھی کیا مگر مانی نہیں_ "نیلم سادگی سے تفصیل سے بتا کر بچوں کو بٹھا کر بیٹھ گئی_ایلیار کا دل کہا ابھی جائے اور اسے اٹھا کر لے آئے مگر یہ مجبوریاں_نگار کے دل کو اور بھی راحت ملی تھی، کتنی اطمینان بخش تھی اس لڑکی کی غیر موجودگی... کاش وہ لڑکی ان کی زندگی میں آئی ہی نہیں ہوتی_____

"پیر کیسا ہے اس کا_ "اچانک سے فائق صاحب کے پوچھنے پر سب نے ان کی طرف دیکھا، نگار بھی خیالوں سے باہر آگئی_وہ سنجیدہ سے بڑی ماں سے پوچھ رہے تھے_____

"اللہ کا شکر ہے اب ٹھیک ہے_ "بڑی ماں کے جواب پر وہ بس سر ہلا کر رہ گئے تھے_ ایلیار سر جھکا کر کھانا کھانا شروع کر چکا تھا مگر بھوک تو جیسے اڑ ہی گئی تھی_ بڑی بے دلی سے وہ سب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا_____

"سچ کہا ہے کسی نے محبت انسان کو بے کار کر دیتی ہے_ "ساقب اچانک فلسفہ جھاڑ بیٹھے، ایلیار نے جل کر انہیں دیکھا یہ کتابی جملہ کیوں جھاڑا جا رہا تھا اچھے سے معلوم تھا_____

"اب آپ یہ بے تکی کیوں ہانکنے لگے_ "نیلم نے تپ کر اپنے میاں کو دیکھا_

"یوں ہی ایک کلائنٹ کی حالت یاد آ گئی، بیچارے کی بیوی اس سے ناراض ہو گئی تھی اور وہ بیچارہ گھر والوں کے ڈر سے کچھ کر بھی نہیں پا رہا ہے، بیوی ناراض ہے اور گھر والے خلاف بیچارہ کرے تو کیا کرے_ "وہ بڑی سنجیدگی سے داستان بیان کر رہے تھے، ایلیار خاموشی سے کھاتے ہوئے جل بھن رہا تھا_____

"گھو والے کیوں اس کے ناراض ہے_ "نیلم کو اب یہ داستان دلچسپ لگی، شوق سے پوچھا باقی سب اپنے اپنے کھانے میں لگے تھے بس ایک ایلیار تھا جو دل ہی دل میں تلملا رہا تھا_____

"بہت زیادہ پورے ظالم سماج، اب تم ہی بتاؤ نیلم.... ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے وہ کرے تو کیا کرے_ "ساقب نے افسوس سے سر ہلایا_____

"یہ آپ کا کون سا کلائنٹ ہے جس کے بارے میں آپ کو بس معلوم ہے مجھے نہیں_ "اس بار ایلیار نے دانت پیس کر ان کی طرف دیکھا تھا_____

"میرا عزیز دوست بھی ہیں، مامی آپ بتائے کیا کرے بیچارہ_" ساقب کی رگ شرارت پھڑک رہی تھی

"میں دسرے کے پرسنل میں دخل اندازی نہیں کرتی تو تمھیں بھی یہی مشورہ دوں گی، دوسروں کی فکر کرنے کے بجائے بس اپنی فکر کرو_" نگار کے ٹکے سے جواب پر ایلیار کی ہنسی نکلی اور ساقب کھسیانے سے ہو گئے

"زندگی میں کبھی دوسروں کے بارے میں بھی سوچنا چاہئے اچھا لگتا ہے، ساقب اور ایلی کھانے کے بعد اسٹڈی روم میں آنا ایک فائل کی ڈیٹیل بتانی ہے_" فائق اٹھ کر اپنے مخصوص انداز میں کہہ کر اور دونوں کو حکم دیتے ہوئے چلے گئے_ نگار نے بس گردن کو جھٹکا دیا ایلیار اور ساقب نے بس ایک دوسرے کو دیکھا تھا چلو اور دیر

"آپ اس دوست سے کہے کی اپنی بیوی کو منالیں نا.... بیچاری کتنی آس لگائے ہو گی، ویسے آپ لوگ ہوتے ہی ایسے ہے میں نا صحیح کہتی ہوں... شوہروں کی قوم نا بڑی مطلب پرست ہوتی ہے، ان سے تو کوئی امید رکھنی ہی نہیں چاہیے_" سب کے جانے کے بعد نیلم وہاں بچے ساقب اور ایلیار سے بولنا شروع ہوئی تھی، دونوں نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور چپکے سے کرسی کھسکا کر وہاں سے بھاگے تھے

"مما.... پاپا چاچو چلے گئے_" لگاتار بولتی نیلم کو عادل نے متوجہ کیا_

"مکار نا ہو تو.... " نیلم بس منھ بنا کر اتنا ہی بولی

ایلیار نے بے بسی سے موبائل میں ٹائم دیکھا ایک گھنٹہ سے اوپر ہو گیا تھا اور آج فائق صاحب لگتا تھا کی ساری فائلیں دکھا دکھا کر آج ہی سارا کام سمیٹ کر ہی اٹھیں گے_ ثمین سے کہہ کر آیا تھا اسے یقین تھا کہ وہ اس کے بنا سوئے گی نہیں مگر یہ ڈیڈ_ "پلیز ڈیڈ اب آپ سونے کے لئے چلے جائے" اس کی زبان چپ تھی مگر پورا وجود چیخ چیخ کر یہی کہہ رہا تھا_____

"اوکے انکل آپ اور ڈٹیل سے سمجھا دے تو اور اچھا رہے گا_" ساقب بہت سنجیدگی سے پین منہ میں دبائے ہوئے فائق صاحب کو دیکھ رہے تھے_ ایلیار نے کس کر ان کے پیر پر پیر مارا تھا انہوں نے گھور کر اسے دیکھا

_____

"تمھیں کیا ہوا ہے_" انہوں نے ایک دم سے فائل کنارے رکھ کر ایلیار کو دیکھا_____

"کچھ نہیں ڈیڈ بہت نیند آرہی ہے_" وہ گڑبڑا کر جماہی لینے لگا تو ساقب نے فائل میں اپنا منہ چھپایا_____

"کچھ زیادہ ہی نیند آرہی ہے ورنہ اتنی جلدی تو کبھی تمھیں سوتا نہیں دیکھا ہے_" فائق اس کی شکل دیکھ کر سادگی سے بولے_____

"وہ ڈیڈ آج بہت تھک گیا ہوں نا_" ایلیار زبردستی مسکرایا_____

"تھوڑی دیر اور بیٹھ جاؤ، کافی منگواتا ہوں_" وہ کہہ کر اسے پوری طرح سے جلا چکے تھے_____

"جی آرام سے سارے کام کر کے اب اٹھے گے ڈونٹ وری_" ایلیار اپنی تپن چھپا کر بولا_ اس بار ساقب کی ہنسی چھوٹی_

"تم دونوں کا کام کرنے کا موڈ نہیں ہے_" انہوں نے اس بار فائل بند کر کے دونوں کو دیکھا_

"ہاں بھائی کا موڈ بالکل نہیں ہے بھابھی نے جلدی بلایا ہے نا_" ایلیار خوش ہو کر سارا ملبا ساقب پر ڈال کر آرام سے ہاتھ میں پکڑا پین اور پیپر ٹیبل پر رکھ چکا تھا_____

"ساقب..... " انہوں نے ساقب کو دیکھا_

"نہیں نہیں انکل... بلایا ہے تو کیا میرا موڈ نہیں ہے جانے کا، اس کا تو روز کا پکانے کا کام ہوتا ہے_" ان کی بے تکی بات پر جہاں ایلیار نے گھورا تھا فائق صاحب نے بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی_

"بھائی میں بھابھی سے بول دوں گا آپ نے انہیں پکاؤں کہا ہے، ایسے کیسے آپ ان کی نہیں سن سکتے، میں ایسا نہیں ہونے دوں گا چلے ابھی آپ کو چھوڑ کر آتا ہوں_" فائق صاحب ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اور پیر پر پیر جمائے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے_ ایلیار زبردستی ساقب کا بازوں پکڑ کر کھینچ رہا تھا_____

"میں خود چلا جاؤں گا تمھیں نیند آ رہی ہے نا میرے بھائی چل جا کر روم میں سو جا_" وہ ساقب ہی کیا جو آسانی سے مان جائے، اس کا ہاتھ تھام کر سوفے پر گرا دیا_____

"اصل میں آپ دونوں کا ہی موڈ نہیں اب کسی کام کا میں ہی چلتا ہوں اب_" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے_" یس ڈیڈ اب آپ کو سونا چاہیے گڈ نائٹ ڈیڈ_" ایلیار اپنی خوشی چھپاتا انہیں دیکھتے ہوئے وہی سوفے پر لیٹا_____

"تم یہاں کیا کروں گے، اب نیند نہیں آرہی ہے چلو اب روم میں_ "فائق صاحب نے جیسے ہی کہا ساقب خود پر قابو نہیں رکھ پائے تھے ان کی ہنسی چھوٹی اور ایلیار گڑبڑا گیا_____

"کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو_ "انہوں نے تعجب سے ہنستے ساقب اور منہ بنائے ایلیار کو باری باری دیکھا_ "کچھ نہیں انکل بس ایک جوک یاد آگیا تھا_ "ساقب فوراً سنجیدہ ہو گئے_____

"یہ جوک یاد آنے کا وقت نہیں، اب جا کر سو جاؤ اور ایلیار تم بھی_ "ان کے حکمیہ انداز پر ساقب فوراً اٹھے تھے_ اور بیچارہ ایلیار بھی..... آگے آگے فائق صاحب اسٹڈی روم سے نکلے اور پیچھے پیچھے ایلیار اور ساقب بھی ایک دوسرے سے ہاتھا پائی کرتے ہوئے_____

"ساقب تم.... " انہوں نے جیسے ہی مڑ کر دیکھا ایلیار نے ساقب سے اپنی گردن چھڑوائی____

"کوئی پرابلم ہے_ "وہ اب غور سے دونوں کو دیکھ رہے تھے_

"نہیں انکل اس کی گردن سہلا رہا تھا " _

"اور میں ان کے شانوں کو دبا رہا تھا " _

"میرے خیال میں اب اگر سہلانا دبانا ہو گیا ہو تو آپ دونوں اپنے روم میں جائے_ "وہ دونوں کو دیکھتے ہوئے بولے تو وہ دونوں ہی سر ہلا کر اپنی اپنی راہ میں بھاگے تھے، فائق صاحب سر جھٹک کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے_____

اپنی طرف آکر ساقب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی_ٹی-وی لاؤنج میں ثمین اور نیلم کو بیٹھے دیکھ کر بچے دوسرے سوفے پر آرام سے سو رہے تھے اور دونوں ایک دوسرے سے سر جوڑے سرگوشیاں بھی کر رہی تھی، منہ بھی چل رہا تھااور سریل بھی دیکھا جارہا تھا_____

"آج سونا نہیں ہے کیا تم لوگوں کو_"وہ جیسے ہی قریب آئے دونوں کے سر جدا ہو گئے_____

"آپ کو سونا ہے تو جائے_"نیلم آرام سے چپس کا پیکٹ خالی کرتی لاپرواہی سے بولی_____

"اب تم کباب میں ہڈی بن جاؤ ابھی ایلی آتا ہو گا_"انہوں نے شرارت سے ثمین کی صورت دیکھی جو بری طرح سے جھینپ گئی_____

"اوہ تو بنو رانی اسی لئے یہاں بیٹھی ہے_"نیلم کو نیا موضوع مل گیا تھا اسے چھیڑنے کے لئے..... ثمین نے انہیں آنکھیں دکھائی_____

"میں تو ایسے ہی بیٹھی تھی میرا فیورٹ پروگرام آرہا ہے نا_"اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے جلدی سے بہانا بنایا _ساقب مسکرا کر عاقب کو گود میں اٹھا کر اپنے روم میں چلے گئے_____

"آپ چپ نہیں رہ سکتی بھائی کے سامنے بھی شروع ہو جاتی ہے_"ان کے جاتے ہی اس نے نیلم کو چٹکی کاٹی_

"تمھارے بھائی ہے، میرے تو شوہر ہے نا"وہ آنکھ مار کر ہنسی_ثمین بس منہ بنا کر رہ گئی_"سونا نہیں ہے کیا" اس بار انہوں نے شوخی سے کہا ساتھ ہی وہ سوفے پر سے اٹھی تھی_

"تھوڑی دیر میں سوتی ہوں"نگاہیں چراتی وہ انہیں بہت ہی پیاری لگی تھی_

"بنو رانی میاں کے انتظار میں ہیں_" اس کے گال میں چٹکی سے کاٹ کر چھیڑا_____

"کوئی نہیں... " ثمین نے تپ کر ان کا ہاتھ ہٹایا_____

"ہماری بلی ہمیں سے میاؤں_" وہ پھر بھی چھیڑنے سے باز نہیں آئی تھی_

"پلیز بھابھی_" اس کے ٹھنک کر کہنے پر وہ ہنستے ہوئے عادل کو اٹھانے کو جھکی_

"میاں جی سے کہو یہ دوریاں ختم کر کے شرافت سے اپنے روم میں لے جائے تمھیں، کب تک چلے گا ایسے_" عادل کو شانہ سے لگا کر انہوں نے ثمین کو دیکھا_

"جب تک سب ٹھیک نہیں ہو جاتا، اور آپ کو کیا پرابلم ہے، ملنے کا مزہ تو ہمیں آ ہی رہا ہے_" ان کی بات کا جواب اندر آتے ایلیار نے دیا تھا_____

ثمین نے فوراً اپنا رخ پوری طرح سے ٹی وی کی طرف کر لیا جیسے بس یہی کام کے لئے بیٹھی ہوئی تھی_

"ملنے کا مزہ، پیار میں چھپ چھپ کر ملنے کا مزہ کچھ اور ہے، ہے نا_" بھابھی نے ایلیار کے سرشار چہرے کو دیکھ کر دونوں کو چھیڑا_____

"چھپ چھپ کر کیوں آپ کے سامنے مل رہا ہوں میری حق، حلال کی بیوی ہے وہ بھی بچپن کی بیوی_" گردن تان کر کہنے پر نیلم نے قریب ہی کھڑے ایلیار کو ایک دھموکا لگایا_____

"بچہ لے کر کھڑی ہے گرائیں گی کیا.... لائے مجھے دے میرے بچے کو میں لے چلتا ہوں،" عادل کو لینے کے لئے اپنے ہاتھ بڑھائے_

"نہیں رہنے دو میں لے جا رہی ہوں، تم مزہ لو مزہ.... " وہ شوخی سے آنکھ مٹکا کر وہاں سے نکل گئی_ ایلیار نے لاپرواہ سی نظر آتی ثمین کو بھرپور نظروں سے دیکھا پھر آکر اس کے پاس ہی سوفے پر بیٹھا تھا، ثمین تیزی سے پرے کھسکی تھی_

"ڈنر پر کیوں نہیں آئی_" آرام سے اپنے پاس اسے کھینچ کر اپنی بانہوں میں قید کرنا چاہا_____

"دو فٹ کی دوری پر رہ کر بات کرو ہم لاؤنج میں ہے، یہاں رومانس کیا تو اٹھ کر چلی جاؤں گی_" ثمین اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور ہٹی اور دھمکی بھی دی_

"دو فٹ ایسا کرو بیچ میں ایک دیوار کھینچ دو سکون مل جائے گا تمھیں_" آرام سے کہہ کر سامنے رکھی ٹیبل پر پیر رکھے اپنے_____

"اتنی دیر سے کہاں تھے_" اس بار وہ مسکرا کر اس کی طرف رخ موڑ کر بیٹھ گیا_ ایلیار نے اس کا پاؤں پکڑ کر اپنی گود میں رکھ لیا شکر تھا اس نے اعتراض بھی نہیں کیا_____

"پیر پکڑتا ہوں تو کچھ نہیں بولتی ہو_" وہ اس بار شرارت سے اس کے پیروں کو چھو کر بولا_____

"مرضی.. مت پکڑو_" ثمین نے کاندھے اچکا کر اپنے پیر ہٹانے چاہے_ "بس نکھرے دیکھ لو میڈم کے_" اس کے پیروں پر انگلی پھیر کر منھ بنایا_____

"تمھیں ہی تو دکھاتی ہوں بس_ "ثمین نے ہاتھ بڑھا کر اس کے گالوں میں چٹکی لی_____

"آپ کے نکھرے سر آنکھوں پر میرے سرکار_ "ایلیار خوش ہو کر اس کا وہی ہاتھ تھام کر محبت سے ثمین کو دیکھنے لگا_ کھلی کھلی سی وہ سیدھے دل میں اتری جا رہی تھی_

"کہاں تھے کب سے منتظر تھی_ "ثمین نے اس کی محویت توڑنے کے لئے پوچھا_

"تم یہ بتاؤں کھانے پر کیوں نہیں آئی، کوئی بات ہوئی تھی_ "سادگی سے پوچھتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ٹیبل پر رکھا چپس وغیرہ کا باول اٹھایا جو آدھے سے زیادہ ختم تھا_____

"اس وقت نہیں تھی بھوک، مگر اب لگ رہی ہے_ "ثمین کی بات پر ایلیار نے باؤل اس کے سامنے کیا_ "یہ کیا تھا_ "_

"اس سے بھوک تھوڑی ہی مٹتی ہے_ "ہاتھ سے باول لے کر پھر سے چپس چبائے_

"بھابھی کے ساتھ رہ رہ کر کھانے کی بیماری لگ گئی ہے تمھیں، موٹی پہلوان ہو جاؤں گی_ "باول سے چپس اٹھا کر منھ میں رکھتے ہوئے چھیڑا بھی_____

"میں موٹی نہیں ہوتی جتنا بھی کھالوں "ثمین کی لاپرواہی سے کہنے پر ایلیار نے ہنس کر اسے دیکھا_ "اچھا چھوڑو... یہ باؤل رکھو اور مجھ سے باتیں کرو"_

"ایلی مجھے بھوک لگی ہے "_

"اور دل کہہ رہا ہو گا میں کھانا لے کر آؤں" اس بار ایلیار نے اس کے دل کی کہی_ ثمین نے جھٹ سے کئی بار ہاں میں گردن ہلائی_____

"اتنا سب ٹھونسا ہے وہ کہاں گیا"_

"پیٹ میں_ "جھٹ سے جواب آیا_ ایلیار بس مسکرا کر رہ گیا_

"ایلی جاؤنا میرے پاؤں میں درد ہے ورنہ میں خود لے آتی_ "اتنی محبت بھری فرمائش پر تو وہ جان بھی قربان کر سکتا تھا یہ تو صرف کھانا تھا_

" "ٹھیک ہے بولو کیا لاؤں " ....

"ایلک پلیٹ بھر کے چاول اور کوک بھی اور میٹھا بھی_ "اتنی فرمائش پر ایلیار نے آنکھیں پھیلائی_ "اتنی جگہ ہے پیٹ میں "_

"لاؤ تو جگہ بہت ہے مجھے رات میں بہت بھوک لگتی ہے، بابا کے گھر میں تو ہر رات اٹھ کر کھاتی تھی_ "ثمین کے جوش میں بتانے پر وہ بڑبڑایا_ "ایک فریز تو روم میں رکھنا پڑے گا، بیوی ملی ہے یا پہلوان "_

"میں ایسے ہی کھاتی ہوں_ "اس کا منہ بنا_____

"اور بھی کوئی چھپے جوہر ہے وہ بھی بتاتی چلو_ "وہ بڑی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا_____

"آگے آگے دیکھئے حضور ہوتا ہے کیا_" اس کے لہک کر کہنے پر ایلیار ہنس کر سوفے سے اٹھا تھا پیر و میں سلیپر ڈال کر وہاں سے نکل کر کچن کی طرف آگیا_

"شادی شدہ ہو کر کیا کیا جھیلنا پڑتا ہے یار، تبھی تو لوگ کہتے ہیں، شادی کا لڈو جو کھائے پچھتائے جو نا کھائے پچھتائے_" واپس آکر ثمین کے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے اسے چھیڑنے کے لئے مصنوعی دکھ سے کہا

"ابھی سے پچھتانے لگے، ابھی تو میرے ہاتھوں کی مہندی بھی پھیکی نہیں ہوئی دیکھو_" اس کی بات پر وہ جھوٹی خفگی سے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے پھیلا کر لڑی_ اس کے ہاتھوں میں مہندی کا رنگ اپنی پوری رعنائی دکھاتا سرخی بکھیر رہا تھا_____

"سارے کام تو مجھ سے کرواتی ہو.... تو مہندی کیا پھیکی پڑے گی_" تپاتے ہوئے پھر سے سوفے پر الٹی پالتی مار کر کشن اپنی گود میں رکھ لیا_____

"کون سے کام کر دے تم نے "_

"لو اسے کہتے ہیں نیکی کر دریا میں ڈال یہ کھانا کون لے کر آیا_" اس نے ٹیبل پر رکھی ٹرے کی طرف اشارہ کیا

"پکا کر تھوڑی ہی نہیں لائے ہو"_

"اب ایسا بھی عشق میں پاگل نہیں ہوں میں کی کھانا بناؤں "_

"کیوں سیکھ لونا"_

"اتنا سب کر دیتا ہوں... کم ہے"_

"ایک کھانا لا دینے سے محبت ثابت نہیں ہوتی "_

"اچھا اور وہ ہر بار ٹریٹمینٹ دیتا ہوں وہ کیا_" اس بار ثمین نے کشن کھینچ کر اسے مارا تھا ہنستے ہوئے ثمین کی طرف دیکھا جو اب ٹرے سے چاولوں کی پلیٹ اٹھا رہی تھی_ چمچہ اٹھا کر ایلیار کی طرف بڑھایا_" آج اچھی بیوی والا کام کر رہی ہوں_" وہ کھل کر مسکرایا_____

"کیوں کہ معلوم ہے میرے بنا جناب کے منہ سے نوالا نہیں اترتا ہے_" اترا کر چمچہ اس کے کھلے منہ میں ڈالا_

"بہت عادی بنا لیا ہے تم نے اپنا سچ میں" ایلیار ٹیبل پر رکھی کوک سے کولڈ ڈرنک گلاس میں انڈیلنا لگا_____

"ایسا عادی بنا لینا ہے کی تم کبھی مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ_" ثمین منہ میں چاول بھر کر بمشکل بولی_____

"پھر وہی بات، تمھیں تو جب تک سانسوں کی ڈور بندھی ہے اب خود سے جدا نہیں کرنا ہے_" اس بار والہانہ محبت سے دیکھتے ہوئے گلاس اس کے منہ سے لگایا_ ثمین نے اسے دیکھتے ہوئے بڑا سا گھونٹ لیا، پھر دونوں نے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے کھانا ختم کیا تھا،_ کھانے کے بعد وہ اٹھ کر ٹرے کچن میں رکھ آیا

_____

"ہم پوری رات یہی بیٹھے رہے گے_" دوبارہ ایلیار اس کے پاس آکر بیٹھا تو ثمین نے پوچھ کر ٹیبل سے ریموٹ اٹھایا ٹی وی آف کر کے ایلیار کو دیکھا_____

"کیا حرج ہے، میاں بیوی کے بجائے ہم عاشق معشوقہ لگ رہے ہے_ "ثمین کو اپنے قریب کھینچ کر بانہوں میں بھرا_____

"اور کوئی دیکھ لے تو ڈنڈے پڑے_ "اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دوری بناتے ہوئے سر اٹھا کر ایلیار کا چہرہ نظرو میں بھرا_____

"تو چلو پھر روم میں چلتے ہیں_ "جھک کر باری باری دونوں گال پر ہونٹ پھیرے_

"کس کے روم میں_ "آنکھیں سکڑ کر ایلیار کا مسکراتا چہرہ دیکھتے ہوئے اس کے شرٹ کے کالر کو درست کیا_

"تمھارے یا میرے کسی کے بھی_ "بڑے ہی بے فکری سے شانہ اچکا کر خوشی سے کہا_____

"اچھا اور صبح جب روم سے نکلوں تو آپ کی ممی مجھے کھا جانے کے لئے گھورے_ "ثمین کے منہ بنا کر کہنے پر ایک دم سے ایلیار نے گہری سانس بھری جیسے دل افسوس سے بھرا ہو_ "سوری ثمین ممی کے رویے کی میں تم سے معافی مانگتا ہوں، مجھے سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں_ "کچھ بے بسی کچھ افسوس سے کہتا ثمین کو اس پر ڈھیروں ڈھیر پیار آیا_____

"کوئی بات نہیں، تمھارے لئے ان کی کڑوی کسیلی باتیں برداشت کرلوں گی_ ویسے بھی وہ میری ساس بھی ہے اس لئے سب سہنا ہی پڑے گا_ "ہونٹ گول کر کے بولتی معصومیت سے اس کے کالر سے کھیلتی ایلیار کو اپنی زندگی پر بہت پیار آیا_____

"ڈینجر ساس ہے سنبھل کے_ "پیار سے چٹکی میں ناک دبائی_____

"کچھ بھی ہو مگر تم میرے ہونا میری زندگی میں، تمھارے سوا پوری دنیا بھی ناپسند کرے کوئی فرق نہیں_"اس بار اس نے جیسے اسے ہفت اکلیم کی دولت دے دی تھی_____

"آئی لو یو یار آئی لو یو_"ایلیار نے اسے خود میں بھینچ کر پھر سے کہا تھا_"آئی لو یو لو یو لو سو مچ"اس کا بے تحاشا پیار ثمین کے دل پر پھوار کی طرح برستے تھے_وہ سینے سے لگی آنکھیں بند کئے اسے محسوس کر رہی تھی_

"کیا خیال ہے اب اظہار کے بعد... " اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے شرارت سے جملہ ادھورا چھوڑ دیا_

"جی نہیں اور اسی لئے میں کسی روم میں جاؤں گی بھی نہیں_"اس کا مطلب سمجھ کر دور ہٹنے کی کوشش کی_

"تم کیا سمجھتی ہو یہ زمانے کی بندش مجھے روک لیں گی_"ایلیار نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر اپنے لب ان دو لب پر رکھ دیے، خود ثمین بھی اس کے پیار میں ڈوبنا چاہتی تھی

_____

"بس کرو پورا دم نکال ہی کر دم لوں گے_"اس کی سانس گھٹی تھی اس لئے اپنی پوری لگا طاقت سے اسے خود سے دور کیا_ایلیار نے الٹے ہاتھ کی پشت سے ہونٹوں کو پوچھ کر ثمین کا چہرہ دیکھا وہ بالوں کو کانوں میں پھنساتی سانسیں بھی درست کرتی اس کی جان لینے پر تلی تھی_____

"یار بس کرو میری جان ہی لے لو گی تم_"بیچین ہو کر اسے خود کے قریب کر کے چہرہ اس کی گردن پر رکھ دیا

_

"اب کیا پاگل پن سوار ہوا ہے تمھیں_"ثمین نے اسے دھکیل کر دور کیا_____

ایلیار نے بس لمبی سانس لے کر خود پر قابو کیا_ "اچھا آؤ سوتے ہیں_ "ہاتھ تھام کر لٹانا چاہا_

"جی نہیں میں جا رہی ہوں بڑی ماں کے پاس_ "اپنے ہاتھ دور کر کے اسے منھ چڑایا____-_

"یہی سوتے ہیں ایک ساتھ_ "لبوں پر مسکراہٹ لئے وہ پیار سے اسے دیکھ رہا تھا_____

_ پاگل ہو سب کیا سوچیں گے_ "فوراً بر امانا "

"کچھ نہیں سوچیں گے، دو ہنسو کا جوڑا سو رہا ہے سب یہی سوچے گے_ "ہنس کر آنکھ بھی ماری_____

"ایک سفید ایک کالا_ "اس بار مزے سے چڑایا_____

"تم نے پھر مجھے کالا کہا_ "ایلیار پر جیسے غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ثمین نے جھٹ سے گردن ہلا کر کہا_ "میں تمھاری حساسیت چیک کر رہی تھی_

"مجھے کالا کہا تم نے کالا ہنس اوہ میرے خدا میں کہاں جاؤں_ "صدمہ سے اسے دیکھ کر اس نے سوفے پر سر رکھ دیا جیسے غم سے نڈھال ہو_ "تم نے میرا دل توڑ دیا" _

اس کی ایٹینگ پر ثمین کو بے تحاشا ہنسی آئی_ "ایلی واقعی تم بہت ڈرامہ باز ہو_ "ہنستے ہنستے اس کے سینے پر ہاتھ بھی مارا_

"نہیں یہ ڈرامہ نہیں میرا دکھ ہے میرا رنگ کالا کیوں ہے_ میری بیوی کی طرح گلابی کیوں نہیں_ "ایلیار نے اٹھ کر ثمین کے سینے پر سر رکھ دیا_____

"اللہ رے یہ مکاریاں... " زور کے دھکے سے خود سے پرے کیا_____

"خود تو دودھ سے نہائی ہو نا اس لئے مکاریاں لگ رہی ہے_ اب میں بھی روز فیئر نیس کریم یوز کروں گا اور تمھیں مات دوں گا_ "ثمین منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہی تھی_____

"اڑالو میرا مذاق، میرا دکھ تو تمھیں دکھتا ہی نہیں_" برا مان کر رخ موڑ لیا ثمین اس کی ناراضگی کے اظہار پر مسکرائی_ قریب کھسک کر ایلیار کی گردن پر اپنے ہاتھوں کی مالا باندھی اور ٹھوڑی اس کے شانہ پر رکھ دی_ "تم تو سب سے حسین ہو، سب سے الگ سب سے جدا، تم میری آنکھوں سے خود کو دیکھو ایلیار تم میرے لئے کیا ہو، اس دنیا کے سب سے خوبصورت مرد_" ایلیار نے چہرہ موڑ کر ثمین کو دیکھا، وہ جیسے بے خودی میں ڈوبی تھی ہونٹوں سے اس کے گالوں کو چوما تھا اس بار وہ کھل کر مسکرا دیا_____

"تمھاری یہ جادو بھری آنکھیں جو ہر ریاکاری ہر مکاری سے پاک ہے ان میں بھری جگمگاتی روشنی مجھے ہمیشہ اپنی طرف کھینچتی ہے_" وہ جھک کر باری باری اس کی آنکھیں چوم رہی تھی_

"تمھاری یہ مغرور ناک.... تمھارے ہونٹ تمھارا یہ فولادی سینا، تحفظ کا احساس دلاتے مضبوط بازوں_" وہ جیسے کھوئی ہوئی اپنے آپ میں نہیں تھی ایلیار جیسے محبتوں کے سمندر میں گھرا بس اسے محسوس کر رہا تھا، وہ بس کہہ ہی نہیں رہی تھی اپنے ہونٹوں کا لمس بخش کر اسے اعجاز سے نواز رہی تھی_ ایلیار نے ثمین کا چہرہ اپنی ہتھیلی میں بھر لیا دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لئے والہانہ محبت موجیں مار رہی تھی_

"ہمیشہ ایسی ہی تعریف کرتی رہنا میں کھل کر گلاب بن جاؤں گا_" ایلیار خوشی سے مسکراتے ہوئے شرارت سے بولا تو ثمین بس ہولے سے ہنس دی.... وہ اسے ایسے ہی بانہوں میں بھرے کاوچ پر لیٹ گیا دونوں وہی کاوچ پر لیٹے ہوئے ایک ہی کروٹ پر تھے_____

ایلیار نے ثمین کا ہاتھ اٹھا کر اپنا ہاتھ بھی اٹھا کر دونوں کی لکیریں ملائی_" دیکھو ہماری لکیریں بھی ایک دوسرے سے ملتی ہے_" ثمین نے مسکرا کر ان لکیروں کو دیکھا_ ایلیار نے ثمین کی پشت اور بھی اپنے سینے سے سٹالی.، پیر

ثمین کے پیروں میں پھنسالیا کیسا سکون تھا ایک دوسرے کی بانہوں میں دونوں کو ہی یہی احساس پر سکون کر رہا تھا_____

"سوئے یا باتیں کرے_" ایلیار کا چہرہ اس کے بالوں میں چھپا تھا آواز بہت مدھم بوجھل سی تھی_وہ کچھ نہیں بولی تھی ان لمحوں کے جادو میں کھوئی ہوئی بس ایلیار کے ہاتھ پر گرفت اور سخت کرلی ایلیار کی پکڑ اور بھی مضبوط ہوئی_ایک دوسرے کے احساس کے سکون نے دونوں کو جلد ہی نیند کی وادیوں میں دھکیلا تھا_____

..........*.....*.....*.....*

ایلیار سوتے سوتے میں مسکرا اٹھا کوئی بہت ہی پیار سے آہستہ آہستہ سے اس کے گال سہلا رہا تھا، ان ہاتھوں کو تھام کر اس نے لبوں سے لگا کر آنکھیں کھولی_آنکھیں کھلتے ہی چھوٹے چھوٹے ہاتھ اس کے سامنے تھے_اس نے جھٹ سے پوری آنکھیں کھول دی_____

"چاچو آپ میرے پاس سو جاتے_" عادل بڑے پیار سے اس کے بازوں پر چھڑا ہوا تھا_ایلیار نے گردن موڑ کر ادھر دیکھا جہاں رات ثمین تھی وہ اب بھی اس کے بازوں سے لگی ہوئی تھی مگر حالات سے بے خبر_اس کی کمر سے بازوں نکال کر اس نے عادل کو تھاما اب یہ حال تھا کی اس کاؤچ پر وہ تینوں ہی سمائے ہوئے تھے_

اس کے سینے سے لگی ثمین اور ایک ہی طرف عادل میاں چپک گئے تھے وہ دونوں کو ایک ایک بازوں سے سنبھالے تھا_"آپ ابھی اٹھے ہے_" ایلیار نے بہت ہی دھیمی آواز میں پوچھ کر پیار سے لپٹے عادل کا گال چوما

_____

"ہاں مما بولی اپنے چاچو کو اٹھادو، پورے گھر والے رومانٹک مووی دیکھ چکے ہے_ چاچو رومانٹک مووی کون سی ہے اس میں کارٹون کریکٹر کون والا ہے_ "عادل معصومیت سے اس کے سینے پر کہنی ٹیکے آرام سے پوچھ رہا تھا _یہ نیلم بھابھی وہ کراہا تھا سوتے وقت یہ تو بھول ہی گیا تھا کی صبح بھی ہو گی اب نجانے کون کون دیکھ کر گیا تھا

"عاقب کہاں ہے بیٹا_ "اس نے موضوع بدلنے کی غرض سے پیار سے پوچھا_

"بابا کے پاس، میں یہاں بھاگ آیا چاچو آپ میرے پاس کیوں نہیں سوئے، چاچی کیوں سوئی ہے آپ کے پاس _" اس کی شکایت پر ایلیار بس مسکرا دیا_ " چاچی اتنی بڑی ہو کر ڈرتی ہے _ " عادل کی باتیں جاری تھی

"وہ تمھیں کیسے لگا_ "اس بار چہرہ موڑ کر بے خبر ثمین کی طرف بھی دیکھا_____

"آپ سے لپٹ کر جو سوئی ہے میں بھی مما سے لپٹ جاتا ہوں جب ڈر لگتا ہے_ "اس بار وہ اپنی ہنسی نہیں روک پایا_

"آپ تو بہت بہادر ہے_ "اس پر اسے ڈھیروں پیار آیا تھا خود سے اور لگا لیا_ "وہ تو میں ہوں مگر بچہ بھی ہوں نا مگر چاچی تو بچی نہیں " _

"بچی ہی ہے.. تمھارے چاچو کی بچی ہے نا اس لئے چاچو کو چاچی کو لے کر سونا پڑتا ہے اور تم یہ سیکریٹ کبھی کسی کو بتانا نہیں ورنہ چاچی غصہ ہو گی_ "ایلیار نے مسکراہٹ دبا کر اسے سمجھایا عادل نے جھٹ سے گردن ہلا دی_

"مائی گڈ بوائے_ "لگاتار چل رہی ان کی باتوں نے آخر کار ثمین کی نیند میں خلل ڈالا ہی تھا_ میچی میچی آنکھوں کو کھولا تو دوسرے لمحے میں آنکھیں پوری کھل گئی_____

"چاچی اٹھ گئی_ "عادل نے پٹ سے کہا ایلیار نے سر موڑ کر جاگی ثمین کو دیکھا_ وہ پوری آنکھیں کھولے عادل کو دیکھ رہی تھی بوکھلا کر اٹھنے میں ان دونوں کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی میڈم کاؤچ کے نیچے تھی_____

"اللہ میں مر گئی_ "ایلیار نے اپنا سر تھام لیا اس کے گرتے ہی عادل تو پہلے ہی اچھل کر نیچے بیٹھا تھا وہ بھی تیزی سے اٹھ کر اس کے پاس آ گیا_ "چوٹ تو نہیں لگی_ "

"نہیں بہت مزہ آیا گر کر_ " اپنی کمر سہلاتی وہ غرائی_____

"اب کیا پوچھوں بھی نہیں، اتنا ہڑبڑانے کی کیا ضرورت تھی_ "اس کا ہاتھ تھام کر اٹھاتے ہوئے اس نے سر بھی ہلایا_ عادل خاموشی سے دونوں کو بس دیکھ رہا تھا_

"ایلی ہم یہاں تھے سب نے دیکھا ہو گا_ "پھر سے کاوچ پر بیٹھتے ہوئے اس کی شکل دیکھنے لائق تھی عادل نا ہوتا تو وہ شرارت کر ہی بیٹھتا_

"ہاں تو کیا_ "اس پر سے نظر ہٹا کر بلینکٹ دیکھا جو نجانے کس نے ان دونوں کے اوپر ڈالا تھا_ شاید بڑی ماں .....

"تو کیا_ "اس سے زیادہ وہ سوچ نا سکا عادتاً وہ چلائی_____

"چاچی کان دکھتے ہیں_ "عادل کانوں پر ہاتھ رکھ کر دور ہٹا تو ایلیار مسکرا کر اسے گود میں لے چکا تھا_

"اتنے نازک بھی نہیں ہو تم_ "فوراً منھ بنایا_____

"اس گھر میں تم سے زیادہ نازک کوئی نہیں، پیر ٹھیک ہے تو چلو روم میں چلتے ہیں_ "عادل کا سر کاندھے سے لگا کر ثمین کو اشارہ کیا_____

"تم تو دور ہی رہنا مجھ سے، جب تک پورا بے عزت نا کروادوں گے تمھیں چین نہیں،_ "تپ کر کمبل کا کونا پکڑ کر کاوچ پر پٹکا_ "ایک منٹ یہ کمبل یہاں کیسے یعنی_ "اس کی شکل رونی جیسی ہو گئی_____

"ایٹس ناٹ اے میٹر میاں بیوی ہے ہم کول ڈاؤن.... " اپنی مسکراہٹ دباتا وہ اسے تسلی دے رہا تھا_____

"قسم سے ایلی_ "کمبل وہی پٹخ کر اپنا دوپٹہ کھینچا جو ایلیار کے نیچے دبا تھا_ "اپنا پہاڑی وجود ہٹاؤ اب، پورا دوپٹہ ہی مسل دیا_ "وہ تو جیسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی_____

"عادل میاں ہم چلے اپنے روم میں آپ اپنی چاچی کو سنبھالے اوکے_ "وہ اپنی خیر مناتا ہوا عادل کو کاوچ پر بیٹھا کر اٹھ گیا_____

"ہاں جاؤ اب روم میں گھس جاؤ... ہر بار کی طرح_ "وہ اتنی جلدی کہاں چھوڑنے والی تھی_

"تم بھی چلو روکا ہے میں نے_ "پوری خوشی سے مشورہ دیا_____

"میری جوتی جاتی ہے تمھارے ساتھ_ "عادل دونوں کی بس شکل دیکھ رہا تھا سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کی جھگڑا کیوں ہو رہا ہے____

"چاچی آپ چاچو سے کیوں لڑ رہی ہے انہوں نے تو آپ کو نہیں گرایا_ "بچہ بیچارہ کیا سمجھتا وہی بولا جو دیکھ رہا تھا_اس بار ثمین وہاں سے اٹھ کر واک آؤٹ ہی کر گئی_____

"آپ اسکول کے لیے ریڈی ہو جائے_ "ایلیار نے مسکرا کر عادل کے بال بکھیرے_ "آپ ہمیں لے کر جائے گے_ "کھڑے ہو کر گود میں سوار ہو کر فرمائش کی_

"آپ کو میرے ساتھ جانا ہے_ "عادل نے جھٹ سے ہاں میں گردن ہلائی_

"تو پھر ہم لے چلیں گے آپ تیار ہو جائے پہلے_ "اسے گود میں اٹھا کر وہ لاؤنج سے باہر نکل آیا_ پھر عادل کو وہی چھوڑ کر وہ اپنے پورشن میں فریش ہونے کے لئے آیا تھا_جب تک وہ فریش ہو کر پوری طرح سے ریڈی ہو کر نیچے آیا_سب لوگ ناشتہ کے لیے آچکے تھے ساتھ میں اس کی اپنی زندگی بھی، چپکے سے ثمین کے تپے تپے چہرے کو دیکھتا وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا_____

"ایلیار نیند تو صحیح سے آگئی تھی نا_ "نیلم کی زبان کہاں چپ رہنے والی تھی اس نے بس نگاہوں ہی نگاہوں میں انہیں تنبیہ کی_____

"ماما ہمیں چاچو لے جائے گے اسکول انہوں نے کہا ہے جب وہ لاؤنج میں سو رہے تھے_ "عادل نے بڑی خوشی سے نیلم کو بتا کر ایلیار کا سکون رخصت کیا_نگار اور فائق نے ایک ساتھ اسے دیکھا تھا_____

"وہ انکل آپ کے جانے کے بعد ہم نے سوچا تھوڑا ڈسکسشن کر لیں تو ایلی وہی ہماری طرف کاؤچ پر سو گیا تھا_" اس کی مدد کے لئے ساقب نے فوراً منہ کھولا تھا_ایلیار نے تشکر بھری نگاہوں سے انہیں دیکھا_____

"رات تو تمھیں بہت نیند آرہی تھی خیر اچھی بات ہے کی تم دونوں نے سارے پوائنٹس سمجھ لئے ہے_ "فائق صاحب سنجیدگی سے کھاتے ہوئے بنااس کی طرف دیکھے بولے تھے_____

"کام ختم ہونے کے بعد تم کاوچ پر سو کیسے گئے تمھیں آج تک اس پر نیند نہیں آتی تھی، بچپن سے اب تک تمھیں بیڈ کے علاوہ کسی چیز پر نیند نہیں آئی_ "نگار نے مشکوک نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا اس بار ثمین نے سر اٹھا کر ایلیار کی طرف دیکھا یعنی ایک صرف اس کے پاس رہنے کے لئے، دل میں جیسے محبت کے جذبات افان چھڑنے لگے_____

"ممی عادتیں بدل بھی جاتی ہے مجھے ایسی اچھی نیند آئی کی کبھی نہیں آئی ہو گی_ "لبوں پر مسکراہٹ لئے اس کی آنکھوں میں بھرپور چمک تھی_____

"جی مامی بڑی سکون سے سویا نرم تکیہ گرم گرم... " ثمین نے زور سے نیلم کے پیر پر پیر مارا_ نگار تعجب سے نیلم کو دیکھ رہی تھی_____

"کمبل کی بات کر رہی ہے... میں نے ایلی کو کمبل اڑھا دیا تھا ہمیشہ ایسے ہی سو جاتا ہے نا_ "کب سے خاموش بیٹھی بڑی ماں نے فرط محبت سے ایلیار کا شانہ سہلایا اس کا شک یقین میں بدل گیا دنیا چاہے ادھر کی ادھر ہو جایے پھوپھو ہمیشہ اس کے آرام کو ترجیح دیتی تھی_____

"اور ماما چاچی بہت زور سے... " اس سے پہلے عادل اچھے سے خبر رساں بنتا ثمین نے اس کا منھ بند کر دیا_ ایلیار نے مسکراہٹ چھپانے کے لئے اپنی ناک انگلی سے سہلایی_____

" عاقب اور عادل آ جائے چلتے ہیں_ "اس سے پہلے ایک نئ آزمائش میں پڑ کر وہ رہ جاتا اس نے اٹھنا ہی بہتر سمجھا تھا_ ثمین نے سکون کا سانس لے کر عادل کے منھ سے ہاتھ ہٹا لیا_ بچے اپنا اپنا بیگ سنبھال کر فوراً اٹھے ایلیار ان کی انگلی پکڑ کر ڈاینگ روم سے نکل آیا_ ان کے جاتے ہی نگار بھی اٹھ کر چلی گئ_ ساقب بھائ اپنا بیگ لینے گئے تو نیلم بھی پیچھے گئ تھی کیونکہ ان کے بغیر انہیں کوئی سامان ملنے والا نہیں تھا_____

"تمھارا پیر کیسا ہے ثمین_ " آہستہ آہستہ سے کھاتی ثمین نے جھٹکے سے گردن موڑ کر ان کی طرف دیکھا تھا _وہی کیا خود بڑی ماں بھی فائق کو دیکھ رہی تھیں_ انہیں کسی کے دیکھنے کی کوئی پرواہ بھی نہیں تھی_____

"پیر کیسا ہے تم گر گئ تھی شاید_ "سنجیدہ مگر بہت نرم تھی ان کی آواز چہرے پر بھی کوئی سرد تاثر نہیں تھا_

"جی اب ٹھیک ہے_ "اس کی زبان لڑکھڑا گئ اور ہونٹ کانپے تھے، دل عجیب سا دھڑک رہا تھا وہ اس سے اس کی خیریت ہو چھ رہے تھے_ بڑی ماں بس ہلکے سے مسکرا دی_

"سنبھل کر چلا کرو_ "بہت ہی نرمی سے کہہ کر وہ اٹھے تھے، ثمین نے بس سر ہلایا_ فائق کرسی کھسکا کر اپنا موبائل اٹھا کر ڈاینگ روم سے نکل گئے____

"بڑی ماں انہوں نے مجھ سے بات کی میری خیریت پوچھی میری_ "وہ جیسے سمجھ نہیں پا رہی تھی کی وہ روئے یا ہنسے آج پہلی بار بنا کسی طنز کے انہوں نے اس سے نرمی سے بات کی تھی_ بڑی ماں اس کی کیفیت سمجھ سکتی تھی اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئ پھر اسے پیار سے اپنے سے لگا لیا ثمین بچی کی طرح ان سے لپٹی_

"دیکھنا ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا میری بچی، بس اللہ تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے ہمیشہ خوش رہو ایک دوسرے کے ساتھ_"اس کا سر تھپک کر وہ دل سے ان کے لئے دعا گو تھی_____

*.... *..... *... ... *..... *..... *

"آج یہ کون سا معجزہ ہو گیا ہے میڈم.... کہیں میں کسی اور کے گھر پر تو نہیں_"ایلیار نے اپنے سے آ لپٹی ثمین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بے حد تعجب سے خود سے لگایا تھا_اس کی حیرت بھری خوشی پر ثمین اس سے لپٹی بس ہنسی تھی اور بھی اسے کس کر لپٹی تھی_____

"کیا ہو گیا ہے یار، دیکھوں تو تمھیں... کہیں بدل و دل تو نہیں گئی ہو تم_"وہ اب بھی حیرت زدہ سا تھا، بہت ہی تعجب سے اسے دونوں شانوں سے تھام کر اپنے مقابل کھڑا کر کے غور سے ثمین کو دیکھنے لگا_اتنے دنوں بعد پہلی بار آفس سے آتے ہی ایلیار کے کار سے اترتے ہی وہ لان میں ہی اسے روک کر ایسے گلے آ ملی تھی_وہ بھی سیدھے سینے سے لگ کر_وہ تعجب زدہ کیسے نا ہوتا_____

"کیا ہے بس کرو اب شوخی_" اس طرح ایلیار کے دیکھنے پر ثمین نے بہت ناز سے اس کے سینے پر ہاتھ مارا

_____

"اف یہ آپ کی ادائے_" ایلیار کے مسخرے پن سے کہنے پر ثمین نے پھر سے اس کے سینے پر ہاتھ مارا

_____

"اب حیرت ویرت چھوڑو یہ بتاؤ اتنی دیر کیوں کی آفس سے آنے میں، کب سے تمھارا انتظار کر رہی تھی_" اس کی ٹائی اپنی انگلی میں لپیٹتی بہت پیار سے اسے دیکھ رہی تھی_ ایسے نازو انداز وہ تو جیسے خوشی سے پاگل ہی ہوا تھا_"یار پہلی بار کیسی بیوی بیوی سی لگ رہی ہو تم آج_" ثمین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر پیار سے جھک کر اس کی ناک بھی چھوئی_____

"میں بیوی ہی ہوں تمھاری وہ بھی بچپن کی_ بیوی بیوی لگ رہی ہوں یہ کیا ہوتا ہے"_ جھوٹی ناراضگی دکھاتے ہوئے_ منھ بنا کر اس کی ٹائی کی ناٹ اور کس دی..... جیسے اس کا گلا دبانا چاہا ہو_____

"تمھارے گلے ملنے پر آج شوق سے مار لو_" ایلیار نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر شرارت سے کہا تو ثمین نے ناں میں سر ہلا کر ٹائی کی ناٹ کھولنی شروع کر دی_____

"حیرت انگیز بات تو ہے ہی پہلی بار ایسی محبت سے لپٹی ہو، پہلی بار پوچھا آفس سے دیر کیوں ہو گئی_ ورنہ ہمیشہ تو منھ پھلا ہی ملتا ہے اور کھلے میں لپٹنا تو دور کی بات ہے_"اپنی ٹائی اس کے ہاتھ سے چھڑا کر شرارت سے اسے خود سے لگا لیا_____

" کہاں منھ پھلاتی ہوں.... " ثمین نے منھ بنا کر پھر سے اس کے شانہ پر ہلکے سے مکا مارا_____

"ہاں آپ کہاں منھ پھلاتی ہے، بندہ خطاوار ہے بس صبح تو کیسی اور ایلیار سے ناراض تھی آپ_"جھک کر اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکرا کر ثمین کو شرارت سے چھیڑا_____

"صبح پتہ ہے ایلی کیا ہوا.... تم سنو گے تو تمھیں بھی حیرت ہو گی_ "ثمین کی آواز پر جوش ہو گئی، ایلیار نے مسکرا کر اسے دیکھا وہ بہت خوش نظر آ رہی تھی_ ڈیپ بلو کلر کے کڑاہی والے سوٹ میں دوپٹہ شانوں پر رکھے وہ جیسے کھلا ہوا پھول لگ رہی تھی، ایلیار کی آنکھوں میں وارفتگی اتر آئی_____

"کیا ہوا صبح کو مائی لو_ "مدھم آواز میں اپنے ایک ہاتھ سے گالو پر آتی لٹ کو پیچھے کرنے لگا، دل کہنے لگا اسے اپنے دل میں بند کر لے ہمیشہ کے لئے_____

"ایلی آج انہوں نے مجھ سے بہت نرمی سے میرا حال پوچھا_ انہوں نے پوچھا کی میرا پیر کیسا ہے_ اور پتہ ہے یہ پوچھتے ہوئے ان کی آواز میں کوئی سرد مہری نہیں تھی، بہت پیار سے حال پوچھا تھا_ "بہت ہی پر جوش سی وہ اسے بتا رہی تھی مگر ایلیار کا سارا دھیان بس اس پری پیکر میں لگا ہوا تھا، وہ کس کے بارے میں بات کر رہی تھی فل حال ایلیار کو سمجھ میں نہیں آیا .....

"کس نے پوچھا تھا مائی لائف، مائی ہارٹ_ " ثمین کیا بتا رہی تھی اس پر دھیان دئے بنا اپنے ہاتھوں سے اس کی لٹ کو سنوارتا اور لاپرواہی سے پوچھتا وہ جھکا تھا تا کی اس کے گالو پر بکھری گلابیوں کو اپنے ہونٹوں پر جزب کر لے_ اور اس نے بہت شدت سے ان دہکتے رخساروں پر اپنے ہونٹ رکھ دئے_ پر حدت سا وہ لمس ثمین کے گالو کو دہکا گیا_____

"ایلی تم مجھے سن نہیں رہے ہو_ "وہ جھنجھلا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دور ہوتے ہوئے خفگی سے دیکھا

_____

"غلط... تمھیں سننے کے ساتھ ساتھ میں تو تمھیں محسوس بھی کر رہا ہوں میری زندگی_ "ثمین کی کمر میں اپنی گرفت مضبوط کر کے جھٹکے سے اسے خود سے لگا لیا اور اسی وار فتگی سے جھک کر اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ دئے_ اس کے شدت بہت شدید تھی_ ثمین کا روم روم سہر سا گیا_____

"تم نا بس ہر جگہ شروع ہو جایا کرو_ "ناراض سی ہو کر خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی_____

"اچھا بولو کیا کہہ رہی تھی-"اس کی ناراضگی پر وہ سنبھل کر سیدھا ہوتے ہوئے اسے دیکھنے لگا_ البتہ اس کی کمر سے گرفت نہیں ہٹائی تھی_____

"تم نے سنا بھی نہیں کیا کہا میں نے_ ساری خوشی میری ختم کر دی تم نے_ "ہونٹ لٹکاتے ہوئے آنکھوں میں شکایت بھرے اس کے معصوم انداز ایلیار ہولے سے ہنسا_____

"زدا زرا سی بات پر خوش ہوتی ہے میری جان اور زرا زرا سی بات پر ناراض_ " ایلیار کے اس پر بے تحاشا پیار آ رہا تھا اس کے دونوں گال پر اپنے ہاتھ رکھ کر بچوں جیسے انداز میں منایا_ "مجھے معلوم ہے ڈیڈ نے تم سے تمھارا حال پوچھا تھا بڑی ماں نے صبح ہی بتایا تھا_ تم کال کر کے مجھے بتا دیتی_ "بہت پیار سے اسے دیکھتا باری باری اس کے دونوں گال چوم کر وہ سادگی سے بولا .....

اتنی محبت پر ثمین پھول سی کھل گئی_ "تمھارے سامنے کہنا تھا اس لئے نہیں بتایا_ "پھر سے اس کے سینے سے لگ کر اس کا کالر چھوا_____

"انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا_ دیکھنا ڈیڈ بھی نارمل ہو جائے گے اور ہم ساری بندشوں سے آزاد_ سوچو پھر صرف میں اور تم_" وہ آنے والے سنہرے دنوں کا بس سوچ کر خوشی سے سرشار ہوا_ ثمین کو زور سے خود سے لگا لیا_" صرف میں اور تم اور ہماری ڈھیر ساری محبتیں_" خود ثمین کا حال بھی اس سے جدا نہیں تھا_ پوری شدت سے وہ اس سے لپٹ گئی_____

"بس جلدی سے وہ دن آئے_" ایلیار نے پرجوش ہو کر اسے اپنی بانہوں میں قید کر لیا_____

"لیلا مجنون کا اگر رومانس ٹائم ختم ہو گیا ہو تو اندر تشریف لے آئے_" دونوں ہی ایک دوسرے کی دھڑکنوں میں کھوئے کھڑے ہوئے تھے کی نیلم کی شوخ شرارت بھری آواز پر ثمین کو کرنٹ لگا تھا وہ جھٹکے سے ایلیار سے الگ ہوئی تھی_ بہت ہی شرمندہ سی ہو کر اس نے سامنے کھڑی نیلم کو دیکھا_ ایلیار پر البتہ کوئی اثر نہیں ہوا تھا اسی طرح سے مسکراتے ہوئے نیلم کو دیکھا_____

"مجھ سے بہانا کر کے یہاں اپنے میاں کو رومانس کرنے آئی تھی میڈم_" وہ کمر پر ہاتھ رکھے دونوں کو شرارت سے دیکھ رہی تھی، ثمین شرم سے اپنے کانوں میں بال پھنسانے لگی_____

"آپ کو کیا پرابلم ہے میاں سے رومانس کرنے آئی تھی تو آپ یہاں کیوں آئی... کیا اپنے میاں سے ملنے_" ایلیار نے تپ کر ان کی طرف دیکھا_____

"مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر لان میں اس راہ پر ہے آپ دونوں.... شکر کرو میں نے دیکھا انکل یا مامی نے نہیں ورنہ اچھے سے رومانس کی سزا دیتے_" وہ آنکھ مٹکاتی ایلیار کو تپا گئی_____

"یہ میرا درد سر تھا آپ نے تو خلل ڈالا نا اچھی بھلی پہلی بار تو میری بیوی بیویوں والے موڈ میں آئی تھی_ "ثمین نے اس بار ساری شرم پرے کر کے اس کے بازوں پر کا مارا_ "دیکھے ہو گئی نا شروعات رومانس کا بیڑا غرق کر دیا آپ نے.... اب تو یہ مجھے ہاتھ بھی " .....

"ایلی بہت بد تمیز ہو تم_ "وہ اپنی بات پوری کرتا کی ثمین حیا سے چیخ پڑی اس کی شرارت اور نیلم کی ہنسی، اس بار وہ پیر پٹخ کر اندر کی طرف بڑھ گئی_____

"جائے، گئی آپ کی دیوارنی_ "وہ منھ بنا کر نیلم سے بولا_

"تو تم کس کام کے ہو لے جاؤ میری دیوارنی کو جہاں چاہے، بھاگ جاؤ لے کر_ "انہوں نے شرارت سے اسے آنکھ ماری_

"لے گیا تو پھر ملنے والی نہیں آپ کو_ "وہ بھی موڈ میں تھا اس لئے دوبدو جواب دیا_____

"کوئی بات نہیں مگر جانا دو آنا تین ہو کر" ان کی شرارت پر وہ مسکرایا_____

"تین کیا چار پانچ سات جتنے آپ کہے " ....

"چل بد تمیز_ "اس بار نیلم نے اسے کس کر ایک ہاتھ لگایا تھا_ ایلیار ہنستا ہوا اندر کی سمت بڑھا تو وہ ساتھ ہو لی

_____

.... *..... *..... *..... *

"میں تمھارا جنات والے لان میں انتظار کر رہا ہوں جلدی سے آجاؤ" ثمین نے موبائل اٹھا کر اسکرین پر ایلیار کا میسج پڑھا_ آج اس کا ارادہ بڑی ماں کے ہی پاس سونے کا تھا اس لئے وہ ڈنر کے بعد بڑے آرام سے ان کے کمرے میں گھس کر لیٹ گئی تھی_ آفس سے آنے کے بعد ایلیار کو موقع ہی نہیں ملا تھا اس سے تنہائی میں ملنے کا وجہ سب کے اکٹھے ہونے کی تھی_____

"میں نہیں آ رہی ہے جا کر سو جاؤ، میرا آج کوئی ارادہ نہیں تمھارے ساتھ کھلے بازار میں سونے کا_" جلدی جلدی ٹائپ کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی_____

"بند لاؤنج میں اور صرف شرافت سے سونے پر اتنا غصہ... یہ اچھی بات تو نہیں_" ادھر سے کچھ دیر بعد یہی جواب موصول ہوا_____

"شرافت یہ ہے کی جناب اپنے روم میں جا کر اچھے بچوں کی طرح سو جائے_" ثمین مسکراتے ہوئے ٹائپ کر رہی تھی_

"جناب سیدھے سے تشریف لے آئے_ تمھیں معلوم ہے تمھارے بغیر مجھے سکون نہیں_" اس کے ٹیکسٹ کو پھڑ کر وہ شرارت سے ٹائپ کرنے لگی_

"نہیں آئی تو.... " ساتھ ہی منہ چڑاتا ایموجی بھی سینڈ کیا_____

"تو میں آجاؤں گا_ "ایلیار نے دھونس بھرا ٹیکسٹ بھیجا_____

"بے شرم نا ہو تو_ "زبان دکھاتا ایموجی بھی_____

"جنات میاں ویٹ کر رہے ہے، اب ان کے پاس چھونے کا سرٹیفکیٹ جو ہے_ نسل سدھارنی ہے انہیں_ "
اس بار کا ٹیکسٹ پھڑ کر ثمین کو مشکل سے اپنی ہنسی روکنی پڑی بغل میں بڑی ماں سو رہی. تھی_____

"ایسے بے شرم جنات سے دور سے سلام "_

"آجاؤ چپ چاپ ورنہ جن چھڑے تو چھوڑے گے نہیں "_

"ایسے ہی " ...

"آجاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں "_

"کرتے رہو "_

"میں انتظار کر رہا ہوں مائی لو_ "اس کے بعد ایلیار نے ٹائپنگ بند کر دی تو ثمین نے چپکے سے بڑی ماں کی طرف دیکھا تھا وہ بہت گہری نیند میں تھی_____

"یہ محبت بھی بڑی عجیب شئے ہے_ انسان کو بے بس کر دیتی ہیں اور نا چاہتے ہوئے بھی انسان وہی کرتا ہے جو اس کا محبوب چاہتا ہے_ "ثمین ان کے کمرے سے نکل پھر پچھلے لان کی طرف دبے قدموں سے بڑھتی خود پر جھنجھلا بھی رہی تھی اور سوچ بھی رہی تھی، _لاکھ سمجھایا دل کو مگر وہ ہمک ہمک کر اس کے بلاوے پر جانے کے

لئے مچلتا ہی رہا تھا یہاں تک کی وہ بے چین ہو اٹھی اور بڑی ماں کے روم سے چوری چوری نکل کر وہ اُدھر بڑھی تھی جہاں دل کو یقیں تھا کہ وہ اس کا منتظر ہو گا _____

ایلیار کے کانوں میں محبوب کے قدموں کی آہٹ پڑی تو اس کے لب مسکراہٹ میں پھیلے تھے_ بند پلکوں کے اندر اس کی آنکھوں کی چمک دوگنی ہو گئی_ لان میں ایک کونے میں جہاں اچھا خاصا اندھیرا چھایا ہوا تھا_ وہ کرسی کی پشت پر سر رکھے اور دونوں پیر میز پر جمائے بڑے اطمینان سے اس کا انتظار کر رہا تھا_ اس کے دل کو ثمین کے آنے کا پکا یقین تھا چاہے جتنی دیر ہو جاتی وہ ایسے ہی اس کا منتظر رہتا کیونکہ وہ جانتا تھا محبت بھرے دل کو دنیا کی کوئی رکاوٹ روک نہیں سکتی تھی، ثمین آہستہ آہستہ چلتی ایلیار کے پاس کرسی کی پشت پر آکر کھڑی ہو گئی

_____

"کب سے بیٹھے ہو یہاں_ "ساری ناراضگی ساری جھنجھلاہٹ جیسے کہیں دور جا کر چھپ گئی، ثمین نے ہاتھ بڑھا کر کرسی کے پشت پر رکھے اور اس کے سر کو چھوا_ بڑی محبت سے اس کے بکھرے بال پیشانی سے ہٹائے اس کا محبت سے پر لمس پا کر ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اور گہری ہوئی تھی _____

" زیادہ دیر نہیں ہوئی_ "یوں ہی بیٹھے بیٹھے آنکھیں کھول کر سر تھوڑا سا پیچھے کی طرف جھکایا، پیچھے کھڑی ثمین کا چہرہ دیکھتے ہوئے خود کے بالوں کو چھوتے ثمین کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے گال پر رکھے_ "آنے کا شکریہ _"اس کے ہاتھوں کو اپنے گلے میں لپیٹ لیا تو ثمین اس پر جھک سی گئی _____

"بلایا کیوں تھا_ "آنکھوں سے آنکھیں ملی تھی_

" تمھارے ساتھ محبت کے پل گزارنے کے لئے_ تمھارے ساتھ ہر لمحہ چرانے کے لئے_ اب میں اپنی ایک رات ایک دن بھی تمھارے بنا نہیں گزارنا چاہتا_ بس تمھیں اپنے قریب دیکھنا چاہتا ہوں_ " ثمین کے آجانے سے اور اسے اپنے قریب پا کر وہ بہت مسرور تھا، اس کی گلابی ہتھیلیوں کو کبھی آنکھوں سے لگاتا کبھی ہونٹوں سے .....

اتنی محبت تھی اس لمس میں جسے محسوس کر کے ثمین کا دل محبت کے احساس سے ایسا بے اختیار ہوا تھا کہ اس نے جھک کر اس کی پیشانی پر پھر ناک اور پھر اس کے مسکراتے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے.... وہ بڑی محبت سے اپنی محبت کی چھاپ وہاں چھوڑ چکی تھی_ ہمیشہ کی طرح ثمین کے محبت کے اس اقدام پر ایلیار کو اپنے دل میں یہاں سے وہاں تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا، ثمین کا کیا ہر اظہار زندگی بھر کی لئے حیات تھا_ اس کی زندگی تھا

" آؤ بیٹھو_ "ایلیار نے اس کا ہاتھ تھامے تھامے سامنے کی طرف گھمایا تو ثمین گھوم کر اس کے سامنے ہو گئی_ اپنے قریب ہی رکھی دوسری کرسی کھینچ کر ثمین کو بٹھا کر اس نے کرسی کھینچ کر بالکل اپنے قریب کر دی_ وہ بس اس کی محبت بھری آنکھوں اور چہرے پر نظریں گاڑے ہوئے تھی_ ثمین کے ہاتھ ہنوز ایلیار نے اپنی گرفت میں لئے لئے پیر میز سے نیچے کر لئے پھر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_ اب دونوں بس چند انچ کے فاصلے پر آمنے سامنے تھے دونوں کے گھٹنے آپس میں ٹکرا رہے تھے_ ثمین نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تبھی اس کی نظر میز پر رکھی ایش ٹرے میں پڑے سگریٹ کے ٹکڑوں پر پڑی تھی_____

" کوئی اور بھی تھا یہاں_ " سگریٹ کے ٹکڑے دیکھ کر اسے یہی لگا تھا تو اس نے سادگی سے ایلیار کو دیکھا

"جنات ماموں تھے_ "اس کی شرارت پر اس نے ایلیار کی ران پر ایک ہاتھ مارا_____

" بھابھی کے پاس کم رہا کرو، ساری عادتیں آئی جا رہی ہے تم میں ان کی_ "اس کے مارنے پر ایلیار نے اپنی ران سہلاتے ہوئے مصنوعی خفگی سے اسے گھورا_____

"سیدھے سے بتا نہیں سکتے تھے، کون تھا جس نے سگریٹ پی ہے_ "ثمین نے منہ بنا کر پوچھا_

"کوئی نہیں تھا میں نے اسموکینگ کی ہے_ "ایلیار اس بار مسکرایا_

"تم نے اسموکینگ کی ہے_ مجھے لگا تم سگریٹ چھوڑ چکے ہو_ "ثمین کو سچ میں بہت تعجب ہوا تھا اب تک کبھی دیکھا جو نہیں تھا_ ایلیار کی عادت تھی وہ گھر والوں کے سامنے سگریٹ نہیں پیتا تھا_

"اس میں تعجب کی کیا بات ہے، زمانے سے سگریٹ کی لت لگی ہے تمھاری طرح_ "شرارت سے کہہ کر اس کی ناک بھی چھوئی_ ثمین نے بڑی زور سے اس کا ہاتھ جھٹکا وہ اس بار بس گھور کر رہ گیا_____ _

"آئندہ میرے سامنے تو بالکل نہیں پینا ورنہ اسی سگریٹ سے تمھارا منہ جلا دوں گی_ "وہ غصے سے ناک پھلا کر سگریٹ کے جلے ٹکڑے بھی دیکھ رہی تھی_____

"میری ہیروئین کی بات ہی الگ ہے، کوئی اور ہوتی تو کہتی تمھیں میری جان کی قسم ہے.... آئندہ سگریٹ نہیں پینا پیار سے مناتی ہونٹوں میں سگریٹ ہوتی تو ناز سے نکال کر پھینک دیتی اور ایک یہ میڈم ہے سیدھے منہ

جلانے کی بات_ "اس کی انوکھی بیوی اور انوکھی محبت_ وہ تپا ہوا بڑبڑ کرنے لگا ثمین آنکھیں پیشانی پر رکھے اسے گھور رہی تھی _____

"منہ جلاؤں گی ناجب روز... تو ہی یہ عادت چھوٹیں گی_ "بہت جل کر اس نے سر ہلا کر منہ بنا کر غصہ سے کہا تو ایلیار اس کے اس انداز پر اس بار ہنس دیا_

"کوشش کروں گا چھوڑ دوں مجھے اپنا منہ نہیں جلوانا_ اب بس ان ہونٹوں کا رس پینا ہے مجھے میری جان _"مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے سجائے ایلیار نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس کے لبوں کو چٹکی میں دبا کر چہرے کو آگے بڑھا کر ثمین پر جھک گیا_____

" اف بس کرو تم_ "اپنے دونوں ہاتھوں سے اسے پرے دھکیل کر اس نے اپنے ہونٹ دوپٹہ سے رگڑے

_____

"بس تو اب کبھی نہیں ہو گا میری جان_ "شرارت سے کہہ کر اس نے دایاں ہاتھ بڑھا کر ثمین کا دوپٹہ کھینچا تھا

_____

"یہ کیا کر رہے ہو_ "ثمین اس کے ہاتھ اپنے دوپٹہ پر دیکھ کر بوکھلا گئی_ یہاں کھلی جگہ اور اس کی شرارت_ وہ کب کیا کرے کچھ خبر نہیں_____

"شوہر ہوں تمھارا تمھیں دیکھنے کا کبھی بھی کچھ کرنے کا پورا حق محفوظ رکھا ہوا ہے اپنے پاس... سمجھی.. یہ سر سے دوپٹہ اتاروں یہاں میرے علاوہ کوئی نہیں_ "بہت پیار بھری دھونس سے کہہ کر ایلیار نے اس کے چہرے کے ارد گرد لپٹا دوپٹہ کھولنا شروع کیا، ثمین بس چپ چاپ اسے دیکھ رہی تھی_____

"جب سے تمھارے حسین بال دیکھے ہیں چھوئے ہے ناتب سے بس دل کہتا ہے بس تمھارے بال دیکھتا رہوں، چھوتا رہوں، اتنے حسین اتنے سلکی بال میں نے کبھی دیکھے ہی نہیں تھے_ "ہر بار کی طرح اس کے بالوں کی تعریف میں لگاتار بولتے ہوئے وہ ثمین کی مخالفت کے باوجود بھی اس کے چہرے کے ارد گرد لپیٹا دوپٹہ بھی کھول رہا تھا_ ثمین جھنجھلا سی گئی_ جب دیکھو اس کے بالوں کے پیچھے پڑا رہتا ہے_

" رہنے دو تم_ "اسی جھنجلاہٹ میں جب اپنا کوئی بس نہیں چلا تو ثمین نے خود ہی اس کے ہاتھ ہٹا کر اپنے کھل چکے دوپٹہ کو کھول کر دونوں شانہ پر پھیلا کر اوڑھ لیا_____

"بس دکھائی دے رہے ہیں نا بال، اب بس دور سے دیکھنا خبر دار جو ہاتھ لگایا_ "تپی تپی وہ ایلیار کے چہرے کو دیکھ کر بولی_

"ابھی کہاں بس میڈم_ "ایلیار نے بڑھ کر ہاتھ پیچھے لے جا کر اس کی بندھی چوٹی کو تھام لیا، ثمین کا پارہ چھڑا تھا

_

"ایلی میں چلی جاؤں گی اگر تم نے میرے بال نہیں چھوڑے_ "زبردستی اس کے ہاتھ سے چوٹی چھڑانے میں اپنے ہی بال اکھڑتے اس لئے ثمین بس بے بسی سے چلائی_

" مجھے وہی کرنا ہے جو میرا دل کہہ رہا ہے، تم اپنی انرجی ضائع مت کرو_ "مسکراتے ہوئے وہ چوٹی کے سارے بل کھول رہا تھا ثمین بس اسے گھورے جا رہی تھی_ ایلیار نے ایک ایک کر کے پوری چوٹی کے بل کھول ڈالیں، بال آبشار کی صورت میں کمر کو چھوتے پوری پشت پر بکھر گئے_ ڈراک گولڈن براؤن بال جڑوں سے لے کر نوک تک بالکل سیدھے_ اتنی چمک اور نرماہٹ تھی ان بالوں میں کہ ایلیار کو لگا اس کے ہاتھوں میں جیسے ریشم کے گچھے آ گئے ہو_ وہ خوشی خوشی انہیں چھوتا اپنی مٹھی میں نرمی سے جکڑتا ہوا بولا_ "یار بالکل اصلی ہے نا، چھوتے چھوتے بالوں کو مٹھیوں میں بھر کر شرارت سے کھینچا بھی_ وہی پرانا فضول سا سوال.... ثمین سلگ گئی"_

"اللہ مت کرو بدتمیز ہر بار یہی پوچھتے ہو_ "ثمین نے چڑ کر اپنے بال اس کے ہاتھوں سے چھڑائے پھر بالوں کو جھٹک کر پشت پر کیا_ اپنے ہاتھ پیچھے لے جا کر سارے بالوں کو اکٹھا کر کے بالوں کا جوڑا بنا لینا چاہا_ اس کے ایسے کرنے سے ثمین کی صاف و شفاف گردن پوری آب و تاب سے جھلکنے لگی_ ایلیار کی نگاہ وہاں جم سی گئی اس نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑ لئے_

"بہت دنوں سے تمھاری گردن پر اپنے ہونٹوں کے نشان نہیں چھوڑے چھوڑ دوں میری جان_ "والہانہ محبت میں ڈوبا وہ بہت بہکی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا_ اس کی ایسی فرمائش پر وہ خفا ہوئی تھی_____

"ہاں کیوں نہیں کھا ہی جاؤ تم مجھے_ جب دیکھو بس کاٹتے چبانے کی ہی بات_ "بال لپیٹتے ہوئے ہاتھ اب بھی اس کے دونوں ہاتھ میں تھے وہ تپ کر بول رہی تھی اور گھورا بھی_____

"قسم سے دل تو یہی کہتا ہے کھا ہی جاؤں تمھیں_" ایلیار نے بہت ہی شرارت سے اپنا چہرہ بڑھا کر اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ دئے_____" اللہ ایلی کا ٹنا مت، بھا بھی دیکھ لیں گی_" وہ فوراً منت کرتی پیچھے ہونے لگی _ایلیار نے بہت ہلکے سے وہاں چوما تھا، ثمین کی آنکھیں بند ہو گئی_وہ بہت ہلکے ہلکے وہاں اپنے ہونٹ پھیر رہا تھا

_____

"اب تم مجھے روک نہیں سکتی تم سے زیادہ تم پر میرا حق ہے اور میرا حق تم چھین نہیں سکتی_تو یہ بال بھی میرے کھولوانہیں_"اسی طرح اس کی گردن پر بیتابی بھری مہر لگا کر وہ سیدھے ہوتے ہوئے محبت بھری دھونس سے کہتا ہوا وہ اس کے ہاتھ زبردستی ہٹا کر سارے بال پھر سے کھول چکا تھا_ ثمین نے آنکھیں کھول کر ایلیار کا چہرہ دیکھا_وہاں اب شرارت بھری مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں نشہ_

"اچھی زبردستی ہے بال میرے اور حق ان کا اتنے اچھے لگ رہے ہیں تو کاٹ کر خود لگالو_"کھلے بالوں سے تو اسے ہمیشہ الجھن ہوتی تھی اس لئے وہ بری طرح سے چڑ گئی ہمیشہ وہ اپنے بال باندھ کر رکھتی تھی مگر یہ ایلیار کی ضد_اس کے چڑ کر کہنے پر ایلیار زور سے ہنسا تھا پھر ہنسی دبا کر اس کے چمکتے نرم بال چھوئے_"سوچ لو گنجی کیسی لگوں گی"....

"اور تم بال لگوا کر کیسے لگوں گے_"پٹ سے جواب دیا_____

"جواب حاضر کرنے میں تو نمبر ون ہو_"ایلیار اب بھی ہنس رہا تھا اس بار ثمین بھی ہنس دی چہرے پر آئے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے سارے بال سمیٹ کر پھر سے پشت پر پھینکا_اور بہت آرام سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی_ایلیار بھی اس کا ہاتھ چھوڑ کر آرام سے بیٹھ گیا_____

"عام طور پر لڑکیاں اس لئے حجاب نہیں لیتی کی کہیں بال خراب نہ ہو جائے مگر میرے خیال سے جتنا آپ اپنے آپ کو نامحرموں سے چھپا کر رکھے... اتنی ہی آپ کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے_" ایلیار اس پر اپنی نظر جمائے جمائے اس بار بہت نرمی سے بول رہا تھا_____

"میرے خیال سے حجاب تو اس لئے کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے_ اللہ کا حکم بس اس کی رضایت کے لئے ہونا چاہیے کسی اور مقصد کے لئے نہیں_ حجاب لینے سے خوبصورتی بڑھتی ہے کہ نہیں یہ نہیں معلوم_" اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے ثمین سادگی سے بولی تھی_____

"اللہ کے حکم میں انسان کا ہی مفاد چھپا ہوا ہے_ اس نے تمھیں حجاب کرنے کا حکم دیا ہے تو اس کا مطلب وہ بدلے میں تمھاری ہی حفاظت کر رہا ہے اور حفاظت میں ہی سب کے لئے خیر چھپا ہوا ہے_" ثمین کی طرف دیکھتا وہ بھی سادگی سے بولا_____

"ہم یہ تو ہے اس کے ہر حکم میں ہمارا ہی فائدہ ہے جیسے حجاب کرنے سے، اپنا آپ اللہ کی رضایت کے لئے چھپانے سے واقعی ہم لڑکیاں حفاظت کے دائرے میں آجاتی ہے، ویسے ہی مردوں کے آنکھیں جھکا کر چلنے سے ان کے دلوں میں پاکی آتی ہے_" اس کی باتوں سے اتفاق کرتی ہوئی وہ مسکرا کر بولی_____

"شاید تم یہ سمجھ رہی ہو میں صرف عورتوں کے لئے دین کی حدود معین کر رہا ہوں مگر ایسا نہیں ہے، میرا یہ سب کے کہنے کا مقصد بس عورتوں کے لئے نہیں ہے.... جیسے عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حجاب واجب کیا ہے، ویسے ہی مردوں کے لئے صرف آنکھیں جھکانا مشخص نہیں ہیں..... ہمیں بھی نامحرموں سے اپنا آپ چھپانا

چاہیے کون سی کتاب میں لکھا ہے_ آپ کھلے سینے کھلے بازوؤں کے ساتھ سر عام پھیرے یا شارٹس وغیرہ پہن کر گھومے_ "ایلیار بہت نرمی سے اپنی بات اس سے کہہ رہا تھا ثمین بغور اسے سن رہی تھی_____

"ہاں مانتا ہوں بھلے مردوں کو کامل حجاب کا حکم نہیں مگر خود کو دکھانے کا بھی حکم تو کہیں نہیں لکھا میری نظر میں اللہ، رسول نے جتنی باتیں ہمیں عمل کرنے کے لئے بتائیں ہیں.... ہم مسلمانوں کو ان باتوں پر ضرور کہ عمل کرنا چاہئے یہ نہیں کی جس میں ہمارا فائدہ دکھا اس پر عمل کیا اور جہاں وہ باتیں ہمارے لئے ظاہراً فائدہ مند نہیں دکھی ہمیں ناپسند ہو گئی اور فوراً اس پر عمل کرنا بند ہو گیا، ایسے میں ہم سچے مسلمان کہے جانے کے لائق تو نہیں، اور افسوس کی ہم مسلمان اب اسی تھیوری پر چل رہیں ہیں_ "ایلیار نے کہتے کہتے افسوس سے ٹھنڈی سانس لی_____

"کافی گہرائی سے سوچتے ہو تم_ "ثمین کو اس کی سوچ پر فخر ہوا_____

"پہلے نہیں تھا مگر اسے بڑی ماں اور ڈیڈ کی عنایت سمجھو، بڑی ماں کا تو شروع سے ہی دین کی طرف رجھان تھا مگر ڈیڈ نے ان سب حادثوں کے بعد رب کی طرف اپنا لگاؤ لگایا وہ پابندی سے دینی جلسوں میں شرکت کرتے ہیں، میرے ایک بار بگڑنے کے بعد تو وہ مجھے بھی وہاں لے جانے لگیں شروع شروع میں مجھے سب عجیب لگتا مگر وہ کہتے ہیں نا اللہ جسے ہدایت دینا چاہے اس لئے اس نے واقعی میرے دل میں اس راستے کی طرف چلنے کی توفیق عطا کی میں یہ نہیں کہتا کی میں مکمل طور پر معرفتِ خدا پا چکا ہوں... ہم تو انسان ہے، غلطیوں کے مجسمہ لیکن پھر بھی جہاں تک ممکن ہوتا ہے گناہ سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں_ "ثمین محبت میں ڈوبی نگاہوں سے اسے ایک ٹک دیکھ رہی تھی آج سمجھ میں آیا ایلیار کی آنکھیں کیوں اتنی پاک اور خالص نظر آتی ہے کیونکہ اس کا دل خدا نے

پاکیزہ کر دیا ہے، وہ اپنے رب کی شکر گزار ہو گئی جو اس کے اتنے شکوے شکایت کے باوجود بھی اس پر مہربان رہا اور ایلی جیسا ہمسفر اسے دیا_ جو اسے جان دینے کی حد تک چاہتا ہے_____

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو_ "ایلیار اس کے ایک ٹک خود کو دیکھنے پر ہنسا تھا_____

"اپنے بہت ہی خوبصورت محبوب شوہر کو دیکھ رہی ہوں_ "ثمین کی آنکھوں سے ہی نہیں ہونٹوں سے بھی محبت بھرے الفاظ نکلے_ اسے دیکھتے دیکھتے وہ پھر سے سیدھی ہو گئی_ بہت پیار سے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا جسے ایلیار نے فوراً تھاما تھا_____

"میں اور خوبصورت تم کہہ رہی تو مان لیتا ہوں مگر تمھاری خوبصورتی کا راز تو یہی لگتا ہے کہ تم نے اپنا آپ چھپا کر میرے لئے خود کو محفوظ رکھا ہے،" سنجیدگی سے کہہ کر پھر ثمین کو شرارت سے دیکھا_ بہت پیار سے ثمین کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگایا_____

"جی نہیں مجھے بچپن سے یہی تعلیم دی گئی ہے اپنا آپ چھپانے کی اور خوبصورت تو میں بچپن سے ہوں، اللہ نے مجھے تو بنایا ہی ایسا ہے_ "ثمین نے پہلے خفگی پھر اترا کر اپنے بال جھٹکے_ البتہ اپنے ہاتھ نہیں چھڑائے_ ایلیار اس کے اترانے پر مسکرایا_____

"ہمم آپ بچپن سے خوبصورت ہے اس لئے کی مجھے عاشق جو بنانا تھا_ سترہ سال کی عمر سے عاشق بنا پھر رہا ہوں تمھارا... ایسا اپنے روپ جال میں پھنسایا کی اس چہرے کے علاوہ کوئی چہرہ دیکھنے کی خواہش ہی نہ رہی_ "ایلیار کی آنکھوں میں محبت کے سمندر پھر سے ٹھاٹھیں مارنے لگے_ ثمین اس کے پرکشش چہرے کو نگاہوں میں بھرتی

سب بھولنے لگی محبت کی چمک نے اس کے چہرے پر نور بکھیر دیا تھا دل کہہ رہا تھا ایک بار اس چہرے کو چھو کر دیکھے_

"تم اس وقت کتنے چینج تھے نہ_ "اپنے دل کی خواہش پر عمل کرتے ہوئے بہت پیار سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے پیار سے پوچھا بھی_____

"کیا یار کتنی بار یہ سوال پوچھا ہے اب تک_ "ایلیار نے ہنس کر اپنے چہرے کو چھوتے ثمین کے دونوں ہاتھ اپنے گالوں سے لگا لئے_____

"ایلی ہمارے ساتھ سب نارمل کب ہو گا_ کب تک ہم اپنے ہی گھر میں ایک دوسرے کے ہو کر بھی چھپ چھپ کر ملتے رہیں گے_" ثمین ایک دم سے اداس ہو گئی تھی_ ایلیار نے بس گہری سانس لی تھی_____

"پریشان مت ہو، دیکھو اب ڈیڈ نارمل ہو رہے ہے_ وہ سب بھول جائے گے_ "اس کے ہاتھ سہلاتے ہوئے محبت سے کہا_ فائق صاحب کو نارمل ہوتے دیکھ کر وہ کچھ الجھن میں گرفتار ہو گیا تھا_ کہاں وہ اتنی شدید نفرت کرتے تھے اور کہاں اب جیسے انہوں نے سب بھول کر ثمین کا حال بھی پوچھنا شروع کر دیا_ اسے لگنے لگا تھا کی جیسا وہ ظاہر کر چکے ہے اس میں کوئی سچائی نہیں ہے_____

"مجھے لگتا ہے وہ میرے ساتھ بالکل درست ہے_ ماؤں کی غلطی کی سزا ہمیشہ بیٹیوں کو بھگتنا پڑتی ہے چاہے کسی بھی صورت میں_ "ثمین کے چہرے پر دکھ کے سائے چھانے لگے ایلیار اپنے خیالوں سے باہر نکل آیا غور سے اپنے سامنے بیٹھی ثمین کے چہرے پر چھا گئے اداسی کے بادل دیکھے_____

"اچھا نئ فلاسفی ہے_ کسی کا کیا کوئی اور بھگتے، کہاں لکھا ہے یہ کی ماں کی غلطیوں کی سزا بیٹی کو دی جائیں اور انشاءاللہ ایسا کچھ نہیں ہو گا دیکھنا اب سب صحیح کر کے ہی چین سے بیٹھوں گا" کہتے کہتے عزم کیا_ ثمین بس اداسی سے مسکرا دی_____

"اداس مت ہو تمہیں معلوم ہے تمھارا اداس چہرہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا_ "سیدھے ہوتے ہوئے ثمین کے دونوں ہاتھ تھامے_ وہ بس لگاتار اس کی محبت کے نور سے نہائی بے حد جاذب نظر آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

_____

"بس تم میرے ساتھ رہنا، میرے دل کے قریب، جو ہو گا میرا درد سر ہے، کچھ بھی ہو جائے مگر تم کو میں نہیں چھوڑوں گا ہم دونوں ہمیشہ ساتھ رہیں گے، یوں ہی لڑتے جھگڑتے _" پیار سے سیدھے ہو کر اس کی ناک دبائی_____

"یعنی ہمیشہ لڑنے کا ہی ارادہ ہے_ "اس کا ہاتھ جھٹک کر وہ خفا ہوئی_

"پیار کرنے کا موقع تو اتنا کم دیتی ہو، سوچو اب تک کتنی بار پیار کی لڑائی لڑی ہے_ اتنے سال کی بے قراری کا یہ انعام_ ہمیں تو دن رات خود میں گم رہنا چاہئے_ "شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے وہ پٹڑی سے اتر گیا_ حیا سے سرخ ہوتے ہوئے ثمین نے گھورا_____

"جب جب رومانٹک ہوتا ہوں آنکھیں دکھانے لگتی ہو_ "اس کا منہ بنتا دیکھ کر ثمین نے مشکل سے اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائیں_ اس بار ایلیار چاروں طرف دیکھ کر اس سے شرارت سے بولا_

" چاروں طرف دیکھو جنات ماموں بھی نہیں ہے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہیں_ "وہ لگاتار اسے دیکھتا شریر ہو رہا تھا

"چپ چاپ بیٹھو رہو_ "ثمین مسکراہٹ دبا کر ناک چھڑا کر بولی_____

"میں جنات ماموں سے شکایت کر دوں گا_" بہت شرارت سے اس نے ثمین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی پکڑ مضبوط کر لی_

"بہت ہی چیپ حرکت تھی تمھاری اس دن جن بن کر میری جان لے لی تھی_ "ثمین سب بھلا کر لڑنے کو تیار ہو گئی_ بولنے کے ساتھ ہی ایلیار کے کے شانہ پر کئی ہاتھ بھی مارا تھا_____

"میں تو بس چیک کرنا چاہتا تھا_ میڈم کتنی تیس مار خاں ہے_ "آرام سے اس کے نازک نازک ہاتھ کی مار کھاتا وہ ہنسا_____

"حد ہوتی ہے میری جان نکال دی تھی تم نے اف اس پر عاشقی جھاڑنا_ "ثمین اسے مارنا چھوڑ کر اس بار ہنسی

"میں نے بس جن ہونے کا ناٹک کیا تھا باقی سب سچ تھا عشق کے اظہار کے ساتھ_ "ایلیار نے اسے آنکھ ماری_____

"بہت بد تمیز ہو تم_ اتنا ڈرایا تھا اس رات_" اس بار بہت ناز سے اس کی پیشانی پر بکھرے بالوں کو پیچھا کرنا شروع کیا تھا_____

"نتیجہ بھی بھگتا تھا_ چھوڑ کر کیوں بھاگی تھی"_ ایلیار ایک ٹک اسے دیکھتا اسے اور بھی خود سے لپٹانے لگا تھا_

"بہت اچھا کیا تھا "_

"تم تو ہو ہی ظالم" _

"اور تم کیا ہو گھنے مسینے کیسے کہا تھا رخصتی کب ہو گی اور میں بھی پاگل یہ سمجھی نہیں کی بندہ کیوں بار بار بس رخصتی رٹ رہا ہے_ "ثمین جلی بھنی سی بولی ایلیار نے قہقہہ لگایا ثمین کے گھورنے پر اپنی ہنسی پر قابو پا کر نرمی سے بولا_____

"بات تو سچ تھی_ تم سے سچ چھپایا کی ڈیڈ سے وعدہ کیا تھا اور شادی والے دن بس تمھارے لئے وہاں گیا تھا وہ تو یاد نہیں ورنہ شادیوں میں شامل ہونا فضولیات ہے ایک طرح کی_" اس کے کہنے پر ثمین طنز سے بولی_" اپنی شادی میں کیسے شریک ہو گئے "_

" ارے میرا بس چلتا تو صرف سادگی سے رخصتی کروالیتا، مگر ڈیڈ کی زبردستی، اتنی الجھن ہو رہی تھی مجھے لیکن ایک بات ہے ان فضول رسموں کی وجہ سے میرا کام بن گیا، میں رسموں کی وجہ سے اکتائے ہوئے تھا اور لوگ سمجھے شادی کی وجہ سے _" ہنس ہنس کر کہتے ایلیار کو پھر سے اس نے مارا_____

"بہت ہی بڑے ایکٹر ہو تم_" گال پر ایک چپت بھی لگائی_____

"اب ہاتھ بھی چلانا شروع کر دو شوہر کو مارتے ہیں_ "ایلیار نے مصنوعی خفگی سے اسے دیکھا_____

"اچھا چھوڑو مجھے یہاں صرف باتیں کرنے آئی ہوں_" ثمین اس بار اپنا آپ چھڑا کر پھر سے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی_____

"اچھا چلو فل حال باتیں ہی کرتے ہیں_ "بڑے ہی مزے سے بیان ہوا جس پر دونوں ہی کی ہنسی چھوٹی تھی یوں ہی ہنستے مسکراتے دونوں پرانے قصہ یاد کرتے رہے تھے یہاں تک کہ ثمین کو نیند آنے لگی_

"تم کو نیند نہیں آرہی ہے ایلی_ "بولتے بولتے جماہی روکنے کے لئے ثمین نے منہ پر ہاتھ رکھا_____

"کافی بنالاؤں تمھارے لئے_ "ایلیار کا دل کہہ رہا تھا وہ ابھی اس کے پاس سے نہ جائے یوں ہی اس کے پاس بیٹھی رہے اور دونوں ایک دوسرے سے باتیں کئے جائیں_____

"بنانی آتی ہے کیا_ "ثمین کو پھر جماہی آئی تھی نیند بھری آنکھوں سے سامنے بیٹھے ایلیار کو دیکھتے ہوئے پوچھا_____

"کرنا کیا ہے کافی میکر سے ہی تو بنانی ہے_ "اس نے شانہ اچکا کر سادگی سے کہا_

"مجھے نہیں پینا_ "ثمین نے انکار کر کے اپنے پیر سلیپر سے نکال کر میز پر رکھے کب سے یوں ہی بیٹھی تھی پیروں میں درد سا ہونے لگا تھا_ ایلیار کا ارادہ ابھی جانے کا لگ بھی نہیں رہا تھا اور اسے بھی جانے نہیں دیتا یہ اسے معلوم تھا... اس لئے ارام دہ حالت میں خود کو کرسی پر ٹیک کر گھٹنے پر سے فراک سوٹ کا دامن کھینچ کر صحیح کیا .....

ایلیار کی توجہ اس کے پیروں نے کھینچی تھی آنکھیں اس کے پیر پر ٹک سی گئی تھی دودھیا رنگت والے گلابی گلابی جیسے کسی بچے کے پیر ہوتے ہیں بالکل صاف ستھرے نرم نرم_ جب جب وہ ان پیرو کو دیکھتا اس کے دل میں سنسنی سی پھیل جاتی_ "تمھارے پاؤں کتنے خوبصورت ہے_ "ایلیار نے ایک دم سے ہاتھ بڑھا کر اس کے پیر چھوئے ثمین کو کرنٹ سا لگا تھا فوراً پیر میز سے نیچے گھاس پر رکھ لئے_____

"ہٹایا کیوں "

"بس رہنے دو تم لوگ بیوی کے چہرے کی تعریف کرتے ہیں تم بالوں کی، ہاتھوں کی، آواز کی پیرو کی تعریف کرنے کا کوئی بھی ڈھنگ نہیں_ "جلدی جلدی کہتے ہوئے اپنے بالوں کو سمیٹ کر جوڑا بناتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر شکوہ بھی آیا تھا_____

"حسین تو ہو ہی تم مگر مجھے تمھارے بال تمھارے ہاتھ، آواز اور بچوں جیسے پیر سے عشق ہو گیا ہے_ "جزب کے عالم میں وہ اسے والہانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا_

"میرے پیر تمھیں بچوں سے نظر آتے ہیں_ اچھے خاصے بڑے پیر والی لمبائی ہے معلوم ہے میرے سینڈل کے سائز_" ثمین نے اس بار ناراضگی کے طور پر پیر اٹھا کر اس کی گود میں رکھ دئے_____

"اللہ میری بھولی بھالی بیوی کو عقل دے دیں"_ ایلیار نے اس کے پاؤں پکڑ کر سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھ کر دہائی دی_ "کیا میں بے عقل ہوں_ "ثمین نے فوراً برا مانا اور پیر بھی ہٹانے چاہے_____

"باتیں تو بالکل ویسی ہی کرتی ہو_ "کہتے ہوئے بہت ہولے ہولے اس کے پیرو کو چھونا شروع کیا تھا_ "کیا کر رہے ہو مت کرو_ "ثمین نے گھبرا کر اس کے ہاتھوں سے اپنے پاؤں چھڑانے چاہے_ گدگدی کا احساس

_____

"چپ چاپ بیٹھی رہو_ "ڈپٹ کر کہا گیا اس کے پیروں کو پکڑے پکڑے اپنی جیب سے کچھ نکالا تھا ثمین حیرت سے اسے اپنے پیروں میں پائل پہناتے دیکھ رہی تھی_____

"اس میں کوئی آواز بھی نہیں ہو گی تمھارے چلنے سے اوکے... پہنے رہنا_ "بہت ہی والہانہ محبت سے کہتے ہوئے وہ اس کے پیرو میں باری باری پائل پہنا کر ان کے ہکس بند کر رہا تھا_____

ثمین اپنے پیروں میں پہنی گولڈ کی بے حد نازک مگر قیمتی پائل کو دیکھ رہی تھی_ وہ بہت محبت سے اسے اپنی محبت کی بیڑیوں میں جکڑ رہا تھا_ پائل پہنا کر ایلیار نے اس کے پاؤں چھوڑ دیے ثمین نے خاموشی سے اپنے پاؤں اس کی گود سے نیچے کر لیے سر جھکا ہوا تھا اور آنکھوں میں نمی_

"اچھی نہیں لگی کیا" ایلیار نے خاموش سی ثمین کے جھکے سر کو اپنے ایک ہاتھ سے اٹھایا،_ "نہیں بہت خوبصورت ہے بہت پیاری_ "اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ مسکرائی_ آنکھوں کے گوشے نم سے تھے

_____

"پھر آنسو آ گئے "_

"اتنی چاہت پر میری آنکھیں نم ہو جاتی ہے "_

"تمھارے لئے میرے دل میں ایسی چاہت ہے ثمین جو کبھی بیان ہی نہیں کر سکتا_ "اس بار ثمین خود ہی سے اٹھ کر اس کے سینے سے لگ گئی ایلیار نے پوری شدت سے اسے جکڑ لیا_ کئی لمحے ایسے ہی گزرے تھے_ ایلیار نے اسے شانہ سے تھام کر اپنے سامنے کرتے ہوئے بہت مدھم آواز میں کہا_ "تمھیں یاد ہے اپنے برتھ ڈے والے دن تم نے کہا تھا تمھیں بھی گفٹ دوں گی اور میں نے کہا تھا گفٹ تو میں اپنی پسند کا ہی لوں گا تو کیا کہتی ہو گفٹ دینے کا ارادہ ہے جناب کا_ "اس کے ہاتھوں کو تھام کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں اپنے ہی عکس کو دیکھتے ہوئے مدھم آواز تھی اس کی_____

"اتنے دنوں سے گفٹ پر گفٹ لے رہے ہو وہ کیا ہے_ "گلابی ہوتی رنگت سے وہ بہت شرما کر بولی تھی

_____

"اس لئے کہتا ہی ہوں کی یاد رہے تمھیں کی جب جب میں تمھیں گفٹ دوں تم بدلے میں مجھے میری پسند کا گفٹ دو_ "ایلیار اس کے ہونٹوں کے پاس بہت دھیرے دھیرے اپنے لبوں سے وہاں سہلا رہا تھا_ ثمین نے حیا سے ہنس کر اس کے شانہ پر اپنا سر رکھ دیا.... ایلیار کو اس کی یہ رضامندی کی ادا دیوانہ ہی کر گئی، اپنے بازوؤں میں اسے بھرتے ہوئے وہ سب بھلانے لگا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"آپ اطمینان سے جائے بھابھی، بچے آئے گے نا تو میں دیکھ لوں گی آپ بالکل ٹینشن فری ہو کر وہاں رہے _"جلدی جلدی برش مار کر اپنے بال سنوارتی نیلم کو تسلی دیتی ثمین سکون سے بولی، ہاتھ میں بڑا سا آئسکریم کا کپ تھا اور کھانے کے ساتھ نیلم سے کہا بھی گیا_____

"کیا مصیبت ہے یار تمھیں اکیلے چھوڑ کر جانے کا دل بھی نہیں کہہ رہا ہے اور جانا بھی ضروری ہے_ ایلی تو خاص تاکید بڑی ماں سے کر چکا ہے، گھر میں تمھیں اکیلے نہیں چھوڑا جائے_ "نیلم بیچاری پریشان تھی ثمین کو نوکروں کے بھروسے چھوڑ کر جانے پر..... جب سے ثمین کے ساتھ وہ حادثہ ہوا تھا کوئی اسے تنہا نہیں چھوڑتا تھا_ سب اس کا مکمل دھیان رکھتے تھے، ایلیار کا بس چلتا تو اسے دن رات اپنی نظر کے سامنے رکھتا_____

"اسے بکنے دے بھابھی... اتنے سارے ملازم ہے پھر بچے بھی تو آتے ہوں گے، میں اکیلی کہاں ہوں_ "اس بار وہ زرا سا مسکرائی مگر دل میں کہی اب بھی خوف چھپا تھا_ بڑی ماں کے سسرالی رشتہ داروں کے یہاں کسی کی فوت ہو گئی تھی اس لئے نیلم بھابھی بھی بڑی ماں کے ساتھ جا رہی تھی ساقب بھائی کار لئے کھڑے تھے

_____

"اتنا خیال رکھنے والا شوہر ملا ہے تو قدر کرو اس کی اور زرا ڈھنگ سے مخاطب کیا کرو لڑنا کم کرو اس سے_" بھابھی نے برش رکھ کر اپنا موبائل بیگ میں رکھتے ہوئے اسے پیار سے نصیحت بھی کی_

"کچھ نصیحت اسے بھی کر دے_ "ثمین کا فورا منھ بن گیا_____

"کیا نصیحت کروں کی تم سے محبت کم کرے_" اس بار انہوں نے شرارت سے اسے آنکھ ماری_" نہیں مجھے جلانے والی" ثمین نے ناک چھڑائی_____

"اسی میں تو زندگی کا مزا ہے، لڑلو پیار کرلو ایک بار بچے وچے ہو جائے گے نا تو ذمہ داری پڑ جائے گی، پھر تو کبھی کبھی ہی موقع ملتا ہے پرانے دنوں کو یاد کرنے کا_" نیلم اپنا بیگ چیک کرتے ہوئے اس سے کہہ بھی رہی تھی .....

ثمین بس آئسکریم کھانے میں لگی تھی وہ چپ ہوئی تو وہ کھاتے ہوئے بولی_" ذمہ داری بھی پڑ گئی نا تو آپ کا دیور نہیں سدھرنے والا اچھے سے جانتی ہوں اس کو_" اس بار نیلم ہنس دی_____

"اچھا ہے نا تم دونوں کی محبت کو کبھی کسی کی نظر نا لگے، ہماری یہی دعا ہے_" وہ اتنے پیار سے بولی کی ثمین اپنی جگہ سے آئسکریم کا کپ ٹیبل پر رکھ کر اچھل کر ان کے گلے سے آ لگی_

"بھابھی آپ کتنی کیوٹ ہے_" ان کے گال چومتے ہوئے وہ بہت محبت سے ان کے شانہ سے لٹکی تھی

_____

"اچھا تم اپنا خیال رکھنا ہم جلدی آنے کی کوشش کریں گے_" وہ اس کا گال پیار سے تھپک کر باہر نکل گئی ثمین بھی ان کے ساتھ تھی وہ دونوں ساتھ ہی گیٹ تک آئی تھی، جہاں ساقب بڑی ماں کے ساتھ کار میں نیلم کا انتظار کر رہے تھے_____

"ثمین چندہ پریشان مت ہونا میری ایلیار سے بات ہوئی ہے، وہ جلدی آنے کی کوشش کرے گا.... وہ آجاتا مگر نگار نے اسے اپنے آفس بلا لیا ہے_ "کار میں بیٹھی ہوئی بڑی ماں نے پیار سے کار کا ڈور کھول کر کھڑی ثمین سے کہا_____

"بڑی ماں میں آرام سے رہ لوں گی آپ لوگ پریشان مت ہو اپنے گھر میں ڈر کیسا_ "ان کو بھی اطمینان دلاتی اس نے کار کا ڈور بند کیا کیونکہ بھابھی اب بیٹھ چکی تھی_____

"بچوں کا مسئلہ نہیں ہوتا تو تمھیں بھی لے چلتے_ "ساقب بھائی بھی اس بار بولے تو وہ ہنس دی_____

"بھائی میں بچی نہیں ہوں آپ لوگ جائے اب_ "اس کے کہنے پر وہ مسکرا کر کار اسٹراٹ کر کے گیٹ سے نکال گئے_ ثمین گہری سانس لے کر گیٹ کی طرف دیکھ رہی تھی شام کے سائے ڈھلنے لگے تھے بچے ٹیوشن پر گئے تھے اور گھر میں صرف ملازم ہی تھے، اس لئے مجبوراً ثمین کو چھوڑنا پڑا تھا_____

" تم بھی نہیں ہو ورنہ کتنا اچھا تھا صرف ہم دونوں رہتے_ "خیالوں ہی خیالوں میں ایلیار سے کہتے ہوئے منھ بنا کر کہتی وہ اندر آگئی ہر طرف سناٹا سا چھایا تھا_ بس بڑی ماں کے پورشن میں ملازم اپنے کام میں لگے ہوئے تھے.. اس کا دل ادھر لگا ہی نہیں تو وہ آہستہ آہستہ چلتی اپنے پورشن کی طرف آگئی، یہاں اسے کوئی بھی نظر نہیں آیا نجانے سارے ملازم کہاں چلے گئے تھے، ثمین کو زرا سا خوف محسوس ہوا_____

"کتنی فضول سی بات ہے، ڈر کس بات کا ملازم کسی کام سے گئے ہوگے آتے ہوگے، ابھی ایلی بھی تو آنے والا ہوگا_ "خود سے کہتی سارے وہم جھٹک کر دل کو مضبوط کرتی آکر لاؤنج میں سوفے پر گری_ بچوں کے آنے

میں ابھی ٹائم تھا اس نے اپنا موبائل اٹھایا انگلیاں اب ایلیار کا نمبر ملا رہی تھی مگر بیل جا رہی تھی اور وہ کال پک اپ نہیں رہا تھا_

"مت پک کرو... تم سے بات بھی نہیں کروں گی اب_" ناراضگی سے یہ میسج چھوڑ کر اس نے ٹی-وی آن کیا ابھی کچھ ہی منٹ گزرے تھے کی دل اب سا گیا.... سناٹا اچھا نہیں لگ رہا تھا_ میسج کی ٹیون بجی تو جھٹ سے موبائل اٹھایا ایک نظر اسکرین دیکھی ایلیار کا میسج نہیں تھا_ اس کا منھ بن گیا ناچاہتے ہوئے بھی پھر سے اسے کال ملائی مگر اس بار بھی کوئی رسپانس نہیں تھا_____

"اب تو پکا تم سے بات نہیں کرنی_" بہت جل کر اس نے ٹائپ کیا میسج سینڈ کر کے خود فون آف کر کے وہی سوفے پر اچھال دیا_____

"نجانے سب کہاں چلے گئے ہے_" پندرہ منٹ بعد یونہی بیٹھی رہنے کے بعد وہ جھنجھلا کر کھڑی ہو گئی، پورا گھر عجیب سا لگ رہا تھا... ثمین نے ڈر کر بڑی ماں کی طرف جانا چاہا وہاں کم سے کم ملازم تو تھے_ اس سے پہلے کی وہ بڑھتی لائٹ چلی گئی_____

"یا اللہ" ڈر کر وہ ہلکے سے چیخی.... سارا لاؤنج اندھیرے میں جیسے ڈوب گیا تھا، اندھیرا پھیلا نہیں تھا مگر پردوں کی وجہ سے لان کی روشنی اندر نہیں آ پا رہی تھی تاریکی عجیب طرح کی ہولناکی لئے ہوئے تھی، ثمین دھڑکتے دل سے جھکی تاکی سوفے سے اپنا موبائل اٹھا سکے_____

"موبائل کہاں پھینک دیا میں نے_ "اندھیرے میں ٹٹول کر سوفے پر ہاتھ مارا... کہتے ہیں انسان خوفزدہ ہو تو پاس کی چیزیں بھی اسے دکھائی نہیں دیتی ہے اس وقت ثمین کا بھی وہی حال ہوا تھا_ "ساری منحوسیت میرے ہی ساتھ واقعہ ہوتی ہے کیا ضرورت تھی موبائل پھینکنے کی_ "ثمین روہناسی سی ہو کر موبائل ڈھونڈنے کا ارادہ چھوڑ کر اب ہمت کرتی آگے بڑھی. اتنا اندھیرا تھا کی کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا، وہ اندازے سے چیزوں سے بچتی بڑھ رہی تھی_____

"یا اللہ کسی کو تو فرشتہ بنا کر بھیج_ "اندھیرے سے تو ویسے بھی اس کی جان جاتی تھی، یہاں آج تک ایسی سچویشن کا سامنا نہیں پڑا تھا وہ بس رونے والے ہی گئی تھی_ تبھی جیسے لگا کچھ کھٹ پٹ کی آواز ہو رہی ہو_ "کون ہے وہاں.... " وہ ڈر کر زور سے بولی مگر کسی کی بھی آواز نہیں آئی تھی_____

"ایلی کہاں ہو تم پلیز آجاؤ_ "ایسا لگ رہا تھا کی جیسے کوئی باہر ہو، کسی کے قدموں کی چاپ جو دھیرے دھیرے بڑھ رہی تھی_ ثمین کا گلا خشک ہونے لگا، دل بہت تیزی سے سکڑنے پھیلنے لگا اسے وہ رات یاد آئی جب کسی نے اس کی کلائی کاٹی تھی_ اب قدموں کی چاپ قریب ہونے لگی تھی ایسا لگا کسی نے دروازہ کھولا ہو_ بے انتہا خوف کے احساس سے اس نے لرز کر چیخ ماری تھی اور پھر کہاں کا اندھیرا، کیسا اندھیرا، اس نے دوڑ لگانی چاہی مگر اندھا دھند دوڑنے کے چکر میں پیر کسی چیز سے لڑا اور وہ منھ کے بل وہی فلور پر گری تھی_ پیروں کے ساتھ ساتھ پیشانی پر بھی زبردست چوٹ آئی_____

"اللہ.... " وہ درد سے کراہی مگر چوٹ کے باوجود بھی وہ ہمت کر کے پھر سے اٹھی تھی_ اسے ایسا لگا جیسے اس کے پیچھے کوئی ہو وہ ڈر کر پھر سے بھاگی مگر بدحواسی سے بھاگنے میں پھر سے اس کا پیر کسی چیز سے لڑا اور وہ اس بار اچھے سے گر کر چوٹ کھاتی کی دو ہاتھ نے اسے پوری طرح سنبھال لیا تھا_ ثمین کی ڈر کر چیخ نکل گئی_____

"میں ہوں کیا ہوا ہے ثمین.... " فائق صاحب کی بھاری مگر پریشان آواز سن کر ثمین کو دل کو جیسے ڈھارس مل گئی_____

"اللہ آپ، آپ آ گئے بابا_ "وہ مارے خوشی سے ایسی پاگل ہوئی کی ان کے سینے سے لپٹ گئی_ وہ جیسے ایک لمحہ کے لئے بت بنے تھے، اس کے منہ سے بابا سن کر اور اس کے یوں لپٹ جانے پر، برسوں کی آگ میں جیسے کسی نے پانی کے چھینٹے مار دیے ہو، آٹو میٹک ان کا ہاتھ اٹھا اور انہوں نے ثمین کا سر تھپکا پھر خود کو سنبھال کر بولے

_____

"کیا ہوا تم چیخی کیوں اور یہ لائٹ کیسے چلی گئی_ ملازم کہاں ہیں سب_ "ایک ہاتھ سے ثمین کو سمیٹے اور دوسرے ہاتھ سے انہوں نے اپنا موبائل روشن کیا اندھیرے میں کچھ روشنی نے ثمین کے خوف کو ختم کر دیا_____

"پتا نہیں کیسے لائٹ چلی گئی مجھے لگا کوئی گھس آیا ہے_ "وہ ان سے الگ ہوتی اب بھی بہت گھبرائی ہوئی تھی اس لئے ان کا ہاتھ پکڑ لیا انہوں نے موبائل کی روشنی میں ثمین کی شکل دیکھی_ روئی روئی کچھ خوفزدہ اور کچھ پرسکون اس کی شکل مارے ڈر کے وہ اب بھی ان کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی_____

"مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا کوئی تھا باہر یا یہاں_" اس طرح ان کے دیکھنے پر وہ ڈر سے اپنی صفائی دیتے ہوئے ساری باتیں بھلائے ان کے قریب ہوئی ان کو بہت شدت سے وہ رات یاد آئی جس دن نوشی کا بھی ڈر سے وہی حال ہوا تھا_____

"اللہ میں مر جاتی ڈر سے آپ اگر نا آئے ہوتے، سب پتہ نہیں کہاں چلے گئے تھے اور لائٹ بھی چلی گئی_" ثمین اب بھی آنکھوں میں آنسو لئے بہت معصومیت سے ان کا ہاتھ تھامے ہوئے کہہ رہی تھی_ فائق صاحب کی آنکھیں ایک دم سے جلنے لگی دل میں درد سا اٹھا تھا، وہ بس اسے دیکھے جا رہے تھے_____

"میں سچ کہہ رہی ہوں_" ثمین کو لگا انہوں نے اس کی باتوں کا یقین نہیں کیا ہے اس لئے بہت عاجزی سے آنسو بھرے بولی تھی_____

"ثمین ثمین کہاں ہو تم" ابھی انہوں نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کی کانوں میں ایلیار کی بے حد پریشان آواز گونجی، ثمین کو لگا جیسے اب وہ مکمل حفاظتی دائرے میں آگئی ہو، بچا کچھا خوف گھبراہٹ، سب پل میں غائب ہو گئے، چہرے پر ایسی رونق آگئی کی اسے دیکھتے فائق صاحب حیران رہ گئے_____

ایلیار ہاتھ میں موبائل روشن کئے بہت بیچینی سے اسے پکارتا اندر آیا.... اسے دیکھتے ہی ثمین فائق صاحب کا ہاتھ چھوڑتی پوری رفتار سے دوڑ کر ایلیار سے جا لپٹی تھی، فائق صاحب نے دکھ سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو ابھی ان کی بیٹی نے تھاما ہوا تھا_____

"کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو اور لائٹ کیسے گئی_" جیسے ہی وہ اس سے لپٹی تھی آواز کے ساتھ اس نے رونا شروع کر دیا تھا_ اپنے سے لپٹی ثمین کو بازوں میں سمیٹ کر وہ بہت پریشان ہو رہا تھا_____

"ایلی میں بالکل اکیلے تھی، اوپر سے لائٹ چلی گئی اور مجھے لگا جیسے کوئی اندر آ رہا ہو، میں بہت ڈر گئی تھی ایلی تم کیوں کال پک نہیں کر رہے تھے_" اس کے گلے سے لپٹی وہ سب بتاتے ہوئے اس سے شکایت بھی کر رہی تھی اور لگاتار دھواں دھار رو بھی رہی تھی، ایلیار اب سارا ماجرا سمجھ کر بس اس کا سر تھپک رہا تھا_____

"میں نے کال کیا تھا تمھاری کال اور میسج دیکھ کر مگر تمھارا موبائل آف بتا رہا تھا_" محبت سے بتا کر ثمین کی پشت بھی تھپکا_" تم نے کال کیوں پک اہ نہیں کی_" روتے روتے پھر شکایت کی_

"اس وقت دیکھا نہیں تھا واش روم میں تھا.... جب تک کال کرتا تم اپنا کارنامہ انجام دے چکی تھی، اچھا اب روؤں مت میں آ گیا ہوں نا_" ایلیار اسے زبردستی الگ کرتا اس کے آنسو پوچھ کر محبت سے بولا، اتنی دیر میں دونوں ہی فائق صاحب کی موجودگی بھلائے ہوئے تھے، وہ اب اپنا موبائل دیکھتے ہوئے گاہے گاہے ان دونوں کو بھی دیکھ لیتے_____

"میں دیکھتا ہوں لائٹ کیوں گئی اور سارے ملازم کہاں ہے_" جیسے ہی فائق صاحب سنجیدگی سے بولے ایلیار کو ہوش آیا تھا_ خود ثمین بھی سنبھل کر الگ ہو کر کھڑی ہو گئی_____

"میں دیکھتا ہوں ڈیڈ_" ثمین کا ہاتھ تھام کر اس نے موبائل کی اسکرین روشن کی،_____

"تم ثمین کو سنبھالو میں دیکھتا ہوں_" اس سے سنجیدگی سے کہہ کر وہ لاؤنج سے نکل گئے_ ایلیار کو ان کا رویہ عجیب سا لگا پتا نہیں کیوں اب اسے لگنے لگا تھا ثمین کو ڈیڈ سے نہیں کسی اور سے خطرہ تھا.... جب سے رخصتی ہوئی ہے وہ اس سے کبھی کچھ کہتے ہی نہیں تھے، نا ہی وہ ویسا رویہ اختیار کرتے جیسا وہ سوچتا تھا.... اکیلے میں کبھی بھی انہوں نے کوئی اعتراض ظاہر نہیں کیا تھا اس کے ثمین کے ساتھ ہونے پر_____

کیا وہ سب بھول گئے یا بات کچھ اور ہے.... وہ نفرت جو اس کہانی میں دکھائی جا رہی ہے وہ کہاں ہے، اسے تو آج تک نہیں لگا کی وہ ثمین سے بدلہ لینا چاہتے ہیں یا اسے اور ثمین کو ساتھ نہیں دیکھ سکتے،_ وہ نجانے کیوں اب کنفیوژن کا شکار ہو رہا تھا_ موبائل کی روشن اسکرین میں ثمین کا چہرہ دیکھا، دل میں آیا کیوں نا آج آزما کر دیکھ لیا جائے کی نفرت کتنی سچی ہے اور کتنی جھوٹی.... اب حقیقت کو سامنے آجانا چاہیئے، یہی سب سوچ کر اس نے آج فیصلہ کر لیا، ڈیڈ کو آزمانے کا اس سے اچھا اسے موقع نہیں ملے گا_____

"پریشان مت ہو میری جان میں آگیا ہوں نا سب ٹھیک ہے اب_" ساکت کھڑی اپنی انگلیاں مروڑتی ثمین کو خود سے پھر سے لگا کر پیار سے اس کا سر تھپکا، ثمین نے چہرہ اٹھا کر اپنے محبوب کو دیکھا_____

"ایلی میں بہت ڈر گئی تھی، ایسا لگا جیسے پھر سے کوئی..." ڈر کر جھرجھری سی لی وہ اب بھی خوفزدہ تھی_____

"بس اب کوئی ٹینشن مت لو، اب میں ہوں ڈیڈ ہے، کوئی کچھ نہیں کر سکتا میری جان کو_" وہ بہت پیار سے جھک کر اس کی پیشانی کو چوم چکا تھا، ثمین اس کے سینے سے لگ گئی اور ایلیار ایک بازوں سے اسے جکڑے دوسرے ہاتھ سے اس کی پشت تھپک رہا تھا_ اتنی دیر میں لائٹ آ بھی گئی مگر اس نے ثمین کو خود سے الگ نہیں کیا_____

یہاں تک کی فائق صاحب اندر آ بھی گئے، ایلیار نے جان بوجھ کر ثمین کو الگ نہیں کیا اور ایسا دکھایا جیسے انہیں اندر آتے نہیں دیکھا ہو مگر چوری چوری اس نے غور سے ان کا چہرہ دیکھ کر ان کے تاثرات جانچے... ان دونوں کو ایسے کھڑے دیکھ کر بھی وہاں ڈھونڈنے سے بھی اسے کوئی بھی نفرت نہیں ملی تھی، انسان کتنا بھی اپنے جذبات پر مہارت رکھتا ہو - اچانک دیکھنے والے منظر سے کوئی نا کوئی احساسات اس کے چہرے پر چھپ ہی جاتے ہیں، مگر وہ تو ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح پر سکون تھے_____

" باہر کوئی نہیں تھا، میں نے گیٹ کیپر اور گارڈ سے پوچھ لیا، ان کے ہوتے ہوئے کسی کی ہمت نہیں وہ اندر گھس آئے_" دانستاً دونوں کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولے_ ثمین ان کے بولتے ہی اس سے الگ ہو گئی تھی_____

"ثمین کو خوف کی وجہ سے وہم ہوا ہو گا_" ایلیار فائق صاحب سے کہہ کر پاس کھڑی ثمین کی طرف مڑا تو ایلیار کی نظر اس کی پیشانی پر لگی چوٹ پر پڑی، ایک ہی لمحے میں سب بھلا کر اس نے ثمین کا چہرہ تھاما .....

"یہ چوٹ کیسے لگی تمھیں_" بہت پریشانی سے وہ ثمین کا چہرہ تھام کر فکر مندی سے اس سے پوچھ رہا تھا_ فائق صاحب بھی چونک کر ثمین کے چہرے کی طرف متوجہ ہو گئے_____

"یہ چوٹ.... وہ میں سوفے سے لڑھک کر گر گئی تھی نا تبھی لگی ہو گی_" اپنی پیشانی چھوتی وہ اتنی معصومیت سے بولی کی ایلیار تو ایلیار خود فائق صاحب کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی، جسے انہوں نے کمال مہارت سے چھپا لیا

_____

"ضرور ڈر کر بھاگی ہو گی تم_ "اس کا ہاتھ تھام کر سوفے پر بیٹھاتے ہوئے اس نے پیار سے ڈپٹا_____

"تمھیں اندھیرے میں چھوڑ دیا جائے اور لگے کوئی آپ کو مارنے آرہا ہے تو اور گھر میں کوئی نا ہو تو پتا چلے گا کی خوف میں بھاگتے ہی ہے_ "وہ خوف کا پورا نقشہ کھینچ کر لڑاکا عورتوں کی طرح سے منھ بنا کر لڑی، فائق صاحب بہت دلچسپی سے اسے دیکھ اور سن رہے تھے_ وہ بولتی بہت معصومیت سے تھی جیسے کوئی چھوٹی بچی بولے اور اس کے ایسے بولنے میں زرا سی بھی شبہ نہیں ہوتا تھا کی وہ بن کر بولتی ہو وہ تھی ہی ایسی_____

"او کے گڈ میں سب سمجھ گیا خوف میں کیا ہوتا ہے، اب چپ چاپ بیٹھی رہو میں آتا ہوں_ "ایلیار ہنس کر اس کے گال پر چپت لگا کر اٹھ کر کچن کی طرف چلا گیا_

"چپ چاپ بیٹھی رہو، گدھا کہیں کا تسلی بھی دینے نہیں آتی_ "وہ اس کی نقل اتار کر منھ ٹیڑھا کر کے کہتی، کشن اٹھا کر گود میں رکھ چکی تھی_ تبھی نگاہ فائق صاحب پر پڑی تو وہ بری طرح سے جھینپ سی گئی_____

"آپ بیٹھ جائے_ "دوپٹہ شانوں پر درست کرتی زرا سے جھجک کر ان سے کہا_ فائق اس کے بالکل سامنے والے سوفے پر پیر پر پیر رکھ کر بیٹھ گئے، ثمین کو آج ان پر ڈھیروں پیار آرہا تھا کیسے ان کے آتے ہی وہ سب بھول گئی تھی_ جب سے ان کے رویہ میں بدلاو آنا شروع ہوا تھا.... ثمین کا دل محبت پدری سے بھر گیا تھا_ جس دن انہوں نے ٹیبل پر اس کے لئے ایلیار اور نگار کو تنبیہ کی تھی تب سے وہ ان کے لئے اپنے دل میں خاص جگہ بنا چکی تھی .....

"ہائے کتنے شاندار سے ہے یہ_ "چپکے چپکے انہیں دیکھتی وہ دل ہی دل میں انہوں دیکھ کر خوش ہو رہی تھی

"تم آپا لوگ کے ساتھ کیوں نہیں گئی... اکیلے گھر میں نہیں رہنا چاہیے تھا، یا کم سے کم آپا کی طرف رہتی وہاں میں نے ملازموں کو دیکھا تھا_ "ان کے فکر سے کہنے پر ثمین کو پھر سے جھٹکا لگا مگر پھر سنبھل کر وہ بے تحاشا ابھر آئی خوشی کے ساتھ بولنا شروع ہوئی_____

"جی وہ عادل عاقب ٹیوشن گئے تھے اکیلے کیسے گھر میں رہتے اور بھابھی...بڑی ماں کا جانا ضروری تھا تو میں رک گئی _ ویسے بھی مجھے جانا تو نہیں تھا، کیونکہ سب کو معلوم ہے مجھے بھیڑ بھاڑ اور لوگوں سے الرجی ہے، چکر آنے لگتے ہیں بچپن سے ایسی ہوں، بابا اسی لئے کہیں لے نہیں جاتے تھے اور اگر لے جاتے تو میری حالت دیکھ کر وہ واپس بھاگ آتے اور سب کی باتیں سننی پڑتی تھی بیچارے بابا کو" _فائق صاحب کچھ حیرانی کچھ خوشی سے اس کی بے حد معصوم باتیں سن رہے تھے، وہ پٹ پٹ بولتی انہیں بہت ہی پیاری لگ رہی تھی_____

"خیر چھوڑے میں نا پہلے اُدھر ہی تھی مگر سوچا اپنی طرف چلوں تو پھر میں ادھر آگئی میں نے ایلی کو کال کیا تھا مگر اس بدتمیز نے کال ہی نہیں اٹھایا اور کچھ دیر میں لایٹ چلی گئی اور میں بری طرح سے ڈر گئی کیونکہ کبھی لائٹ گئی نہیں تھی نا اور پھر مجھے لگا کی کوئی اندر آرہا ہے، اور پھر میں ڈر کر بھاگی اور گر گئی میں پھر اٹھ کر بھاگی اور میں پھر گر گرنے والی تھی کی پھر آپ آگئے اور اللہ کا شکر ہے ورنہ پھر گرتی نا تو سر پھوٹ جاتا اور پھر ایلی " ...

"اور پھر اللہ کا واسطہ تم چپ ہو جاؤ، ڈیڈ نے بس نا جانے کی وجہ پوچھی تھی پوری کہانی نہیں سننی تھی بچپن سے اب تک کی..... " اس کی نان اسٹاپ چلتی زبان کو وہاں آتے ایلیار نے خاموش کرا دیا، اس کی پٹر پٹر چلتی زبان

کی صدا اس کے کانوں تک بھی گئی تھی، ثمین بہت معصومیت سے سب کہہ رہی تھی اس کے چھیڑنے پر ثمین کھسیانی سی ہو کر چپکے سے ان کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ رہی تھی جو خاموشی سے سامنے بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے _اپنی اس عادت پر وہ پہلی بار شرمندہ ہوئی کیا سوچے گے وہ.... زرا سا حال پوچھا اور وہ کچھ زیادہ ہی بے تکلف ہو گئی_____

ایلیار مسکراہٹ چھپاتا آکر اس کے پاس بیٹھ گیا باکس کھول کر پہلے کاٹن اور ڈیٹول نکالا تھا_____

" میں کرلوں گی_ "ثمین نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے لینا چاہا_

"ایک منٹ بھی چپ نہیں بیٹھ سکتی تم_ "ڈپٹ کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا_

"سانڈ کہیں کے اتنی زور سے مارتے ہیں؟ " فائق صاحب کی وجہ سے وہ چیخی نہیں تھی بس ہلکے سے اسے آنکھیں دکھائی_____

فائق صاحب ہلکے سے مسکرا اپنا کوٹ درست کر کے سوفے سے اٹھے_ " ایلی آج کے بعد اسے اکیلے مت چھوڑنا اور تم بھی ثمین اگر ایسی سچویشن ہو جائے تو اکیلے رہنے کے بجائے سب کے ساتھ چلی جانا مگر اکیلے مت رہنا اوکے، ایلی مرحم لگاؤ ثمین کو اچھی خاصی چوٹ لگی ہے_ "وہ دونوں کو ہدایت دے کر بہت نرمی سے کہہ کر وہاں سے نکل گئے_

ایلیار بہت ہی الجھ چکا تھا ویسے ہی الجھا ہوا جاتے ہوئے فائق صاحب کی پشت دیکھ ہی رہا تھا کی ثمین اس کی چہرہ ہاتھوں سے تھام اپنی طرف گھما کر ناز سے بول پڑی_ "مرحم لگائے ایلیار صاحب...." وہ چونک کر ثمین کو دیکھ

کر سر جھٹک کر مسکرایا وہ کچھ پیار کچھ شرارت سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی، آنکھوں میں جیسے ہیرے بھر دیے گئے تھے... اتنی چمک تھی ان آنکھوں میں_____

"ابھی تو کہہ رہی تھی خود لگالوں گی اب کیا_ "ٹیوب کھولتے ہوئے پیار سے اسے دیکھا_____

"تب وہ تھے نا اب اکیلے ہے ہم، چلو لگاؤ اب مجھے دوا_ "اس کے اور قریب کھسکتے ہوئے اپنا چہرہ آگے کیا، ایلیار نے اپنا چہرہ بھڑا کر اس کے سرخ ہونٹوں کو چوم لیا_____

"جو حکم ملکہ عالیہ_ "پھر مسکرا کر کہتے ہوئے کاٹن بھیگا کر اس کی چوٹ پر رکھا_

"اللہ درد کر رہا ہے_ "جلن ہوئی تو ثمین کی ہائے ہائے بھی شروع ہو گئی_____

"دیکھ کر چلتی نا میری جان_ "کاٹن لگاتے ہوئے وہ پریشانی سے اس کی سی سی بھی سن رہا تھا اور اس کی پیشانی کی زخم پر پھونک بھی رہا تھا، ثمین کی آنکھیں اس کے پریشان چہرے پر جم سی گئی، پھر بے اختیار ہو کر وہ اس کے گلے میں مالا کی طرح لپٹ گئی_____

"میں بہت ڈر گئی تھی ایلی، تمھیں بلانا چاہا تھا تو تم بھی تو نہیں آرہے تھے_ "اس کے گلے سے لگے لگے اپنا چہرہ اٹھا کر آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑ دی_

"سوری یار.... ممی نے ایک فائل دے کر اسی میں پھنسا دیا تھا، ورنہ میں تو اسی وقت آنے والا تھا جب بڑی ماں نے کال کر کے اپنے جانے کا بتایا تھا.... سوری مائی لو اب کبھی ایسا نہیں ہو گا_ "وہ معذرت کرتا اس کی پیشانی پر

اسی طرح سے کاٹن سے پوچھ رہا تھا ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے اس کے بال بھی پیچھے کر رہا تھا انداز بہت محبت لئے ہوا تھا_____

"موبائل تو دیکھ لیتے"_ ثمین نے منہ بنایا_

"کہانا سوری اب آئندہ نہیں ہو گا_" جھک کر پھر سے اس کے ہونٹ چوم کر اسے بنا اپنے سے الگ کئے ہوئے ایک ہاتھ بڑھا کر ٹیبل سے باکس سے مرحم کا ٹیوب بھی اٹھایا_____

"چلو معاف کیا، تم بھی کیا یاد کرو گے کس سخی بیوی سے پالا پڑا ہے جو ایسے بار بار تمھاری خطا بخشتی رہتی ہے_" اس کے اترا کر سے کہنے پر مرحم لگاتا ایلیار مسکرایا_ اس کی یہ مسکراہٹ بڑی ہی دل فریب تھی، ثمین کا دل مچلا تھا تو اس نے اپنا چہرہ اوپر کر کے کر اس کے گال پر اپنے لب رکھے ایک بھرپور بوسہ لے کر اپنا چہرہ الگ کیا_ ایلیار کی آنکھیں تک مسکرا دی.... اس کے ایسے پیار پر_____

"تم پر پیار بھی آرہا ہے اور دل کہہ رہا ہے دو جھانپڑ لگاؤں بھی... لگا دوں دیر سے آنے پر_" اس بار وہ ہنس دیا_____

"ممی کے اعتراض کے باوجود بھی میں سب چھوڑ چھاڑ کر بھاگا آیا... اب کل ممی کی ڈانٹ بھی کھاؤں گا اور تم مار بھی لو آج_" اس کی چوٹ پر پھونکتے ہوئے ایلیار جھوٹ موٹ کا خفا ہوا_ ثمین نے نچلا لب دانتوں میں دبا کر اپنی مسکراہٹ دبائی، وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا ثمین نے شرارت سے اپنا ہاتھ اٹھایا تھا جیسے اسے جھانپڑ لگا ہی دیں گی مگر بجائے تھپڑ کر چہرہ بڑھا کر اس کے ہونٹوں کا بوسہ لیا تھا_____

"لومار دیا_ "شرارت سے وہ ہنسی_

"اللہ ایسے تو سیدھے دل پر چوٹ لگتی ہے_ "بے انتہا خوشی سے وہ اسے لئے لئے سوفے پر پیچھے کی طرف گرا تھا_____

"ایلی، میرے پاؤں میں بھی چوٹ لگی ہے_ "وہ زیادہ ہی رومانٹک ہوتا ثمین نے جلدی سے کہا تھا ایلیار جھٹکے سے اسے لئے لئے اٹھ گیا_ "کہاں؟" جھک کر اس کا پاؤں دیکھا_____

"یہاں_ "اپنا دایاں پاؤ اٹھا کر اس کے چہرے کے آگے کر دیا جہاں اس کی انگلیوں پر سرخ سرخ سے کٹ لگے تھے_

"کتنا گرتی ہو تم یار... میری آدھی زندگی تو تمھاری چوٹ پر مرحم لگاتے ہی گزر جائے گی_ "وہ اسے چڑانے کے لئے اس کا پاؤں پکڑ کر بولا_____

"اچھا اور آدھی لڑنے میں ہے نا_ "تپ کر اپنا پاؤں پیچھے کر لیا_____

"نہیں تم سے بے تحاشا محبت کرنے میں_ "اس کے بے ساختہ جواب پر ثمین اتنی خوش ہوئی تھی کی اپنی جگہ سے جھٹکے سے اٹھ کر پھر سے اس کے گلے سے لگ کر لٹک گئی تھی..... "ارے ارے "اس کے اس طرح لپٹنے سے وہ اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ سکا تھا دونوں ہی سوفے سے لڑھکے تھے، اب حال یہ تھا وہ نیچے تھا اور ثمین اس کے اوپر، ثمین مسکراتی جھک کر اس کے چہرے کو بے تحاشا چومنے لگی، ایلیار دل میں خوشی سے جھوم اٹھا مگر اوپر سے اسے چھیڑنے کے لئے بولا_

"کیا کرتی ہو ڈیڈ ہے گھر پر_ "ایلیار نے اسے سنبھال کر بیٹھتے ہوئے اس کے چہرے پر ڈھلک آئی لٹو کو آہستہ سے پرے کیا اس کی آنکھوں میں جذبہ مچلنے لگے تھے_____

"چلو ہم تمھارے روم میں چلتے ہیں_ "وہ آج نا جانے کس موڈ میں تھی والہانہ محبت سے ایلیار کو دیکھتی اس کے چہرے پر دایاں ہاتھ بھی پھیرا.... ایلیار نے حیرت بھری خوشی سے اس کا چہرہ دیکھا_____

"یار کہیں سر پر زیادہ چوٹ ووٹ تو نہیں لگ گئی ہے_ "ثمین نے اس کے مذاق پر بجائے برا ماننے کے اس کے گلے میں بانہیں ڈالے ڈالے اس کا چہرہ دیکھا_ "آج دل پر اثر ہوا ہے، آج معلوم ہوا ایلی کی تم کیسے میرے لئے ضروری ہو.... تم نہیں تھے تو جیسے لگ رہا تھا میں کچھ بھی نہیں، اور اب تم آ گئے تو اب سارا خوف سارا ڈر کھو چکا ہے، مجھے کبھی اکیلے مت چھوڑنا ایلی_ "اس کی آنکھوں میں محبت کا دریا ایلیار کو سب بھلا رہا تھا_ اس نے ثمین کو اپنی بازوں میں کس کر جکڑ لیا وہ اور بھی اس سے لگ گئی_____

"تم میری زندگی ہو ثمین، میری سانسوں کی ڈور تم سے بندھی ہے، اتنا بزی ہونے کے باوجود بھی ایسا لگا کی تم خطرے میں ہو اور میں سب چھوڑ چھاڑ کر آ گیا، تمھیں زرا سی بھی تکلیف ہو مجھ سے برداشت نہیں، آئی لو یو ویری مچ لو یو سو مچ مائی لائف_ "ایلیار نے اسے اپنی بانہوں میں جکڑ لیا اس کے بالوں اور گردن میں چہرہ چھپاتے ہوئے وہ بیتاب سا ہو رہا تھا..... خود ثمین کی آنکھیں بند تھی اور وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی اس کے پیار بھرے لمس میں کھوئی ہوئی تھی_

ان دونوں کو کوئی ہوش نہیں تھا کی وہ دونوں اس وقت کہاں ہے اور دوبارہ لاؤنج آتے باہر کھڑے فائق صاحب نے ان دونوں کے اظہار محبت کے ایک ایک لفظ کو سنا تھا مگر ان کے چہرے پر جو خوشی تھی اگر ایلیار دیکھ لیتا تو اسے واقعی شاک لگ جاتا _____

"اب چھوڑو بھی کوئی دیکھ لیں گا_" ثمین کو احساس ہوا کہ وہ لوگ کھلے لاؤنج میں بیٹھے ہے تو وہ خود کو چھڑانے کی کوشش میں بولی تھی_

"بس ہو گیا الگ ہونے والا بھوت سوار_" وہ منہ بنا کر اسے چھوڑ کر الگ ہوا_

"مجھ پر بھوت نہیں فرشتہ سر پر بیٹھا ہے کیونکہ پری ہوں نا_" اس کے اتر کر کہنے پر ایلیار ہی نہیں باہر کھڑے فائق صاحب بھی مسکرا دئے_____

"اللہُ اکبر..... چڑیل صفت پری_" وہ اسے چڑانے کا موقع کیوں ہاتھ سے جانے دیتا ساتھ کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ کر اٹھا کر سوفے پر بیٹھا دیا_ ثمین نے چڑ کر کچھ کہنا چاہا ہی تھا کی اب اندر آتے فائق صاحب کو دیکھ کر سنبھل کر بیٹھ گئی_

ایلیار بھی سنبھل کر سنجیدہ سا ہو گیا_" آئے ڈیڈ چائے منگواتا ہوں آپ کے لئے... ..." ثمین کے پاس سے اٹھ کر وہ دوسرے سوفے پر بیٹھتے ہوئے نرمی سے انہیں دیکھ کر بولا_____

"میں کہہ کر آیا ہوں تم بیٹھو.... چائے ملازم سے اسٹڈی روم میں بھیجواں دینا_ "ان دونوں پر ایک نظر ڈال کر پیار سے کہتے وہ اسٹڈی روم کی طرف بڑھ گئے_ انہیں جاتا دیکھ کر ایلیار اچھل کر ثمین کے پاس پھر سے آ بیٹھا

"چلو پیر میں مرحم لگا دو اب_ "ثمین نے جھٹ سے اپنا پیر آگے کر دیا

"خادم لگا ہوں تمھارا_ "کرنا تو اسے تھا مگر وہی اسے ستانے کی عادت بولنا ضروری سمجھا_

"میرے شوہر لگے ہو اور مجھے معلوم ہے بڑے شوق سے یہ کام کروں گے_ "ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے سوفے کے ہتھے پر کہنی رکھ کر سر ٹکا کر پیر اس کے زانو پر رکھ دیا انداز بڑا شاہانہ تھا

"شوق سے اجی پورے جی جان سے_ "زرا سا اٹھ کر وہ اپنا کوٹ اتار کر پھینک چکا تھا، ٹائی کی ناٹ نکال کر سوفے پر اچھالی گریبان کے بٹن کھولے اور آستین کے کف لینکس کھولتے ہوئے کہنیوں تک چھڑائی

"یہ تم دوا لگانے جا رہے ہو یا کشتی لڑنے_ "اس کی ساری کاروائی دیکھ کر اپنی مسکراہٹ دباتی وہ شرارت سے بولی_

"پیار کی کشتی جانم.... " اسے آنکھ مار کر اس نے اس کا پیر تھاما_ ثمین نے شرارت سے اس کے کھلے گریبان پر اپنے پیر رکھے... ایلیار بس اسے دیکھ رہا تھا، ثمین نے پیر کو حرکت دے کر شرٹ کو کھسکاتے ہوئے سینے پر اپنے پاؤں پھیرے تھے، اس کی ایسی حرکتیں ایلیار بہکا تھا آنکھوں میں نشہ سا تیرا_

"یہ جلوے سرکار کے آج لگتا ہے، پورا زیر کرنے کا موڈ ہے_" مدہوشی سے مسکراتے ہوئے اس نے ثمین کے چہرے کو دیکھا_

"میرا موڈ ہے ایلی_" ثمین نے دھیرے دھیرے پیروں حرکت دیتے ہوئے مزا لیا تھا_____

"کس چیز کا_" وہ مدہوش سا جھکنے لگا _____

"تمھیں لات مارنے کا_" اچانک ہی شرارت سے اسے اپنے پیر سے دھکا مار کر وہ ایک دم سے کھکھلاتی ہوئی سوفے سے اتر کر دور بھاگی تھی_____

"ثمین کی بچی_" اس کی شرارت پر ایلیار بھی اس کے پیچھے اٹھ کر دوڑا_____

"پکڑو تو جانوں_" اسے منھ چڑا کر وہ ہرنی کی طرح کلانچے بھرتی باہر کی سمت بھاگی تھی_

"اچھا تو چیلنج مجھے چیلنج_" ایلیار ہنس کر کہتا اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے پیچھے تھا_ دونوں ہنستے ہوئے ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہے تھے_ پورے لان میں چکر لگا کر دونوں ہی ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے.... لان کے ایک کونے میں آ گئے تھے جہاں اونچی اونچی پھولو کی جھاڑیاں تھی جہاں انہیں کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا اور یہی موقع تھا کی اس بار ایلیار نے فرتی سے برق کی رفتار سے اسے کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا

_____

"اچھا نہیں کرتی چھوڑ دو بچے آنے والے ہوں گے_" اس کے ارادے سمجھ کر ثمین نے ہنستے ہوئے اپنے کو چھڑانا چاہا_____

"پہلے اپنے اس بچے کو تو دیکھ لو جسے تمھاری ضرورت ہے_" شرارت سے ثمین کو جھٹکا دے کر سیدھا اپنے مقابل میں کھڑا کر کر اپنے اور قریب کرتے ہوئے وہ اس کے چہرے پر آئی لٹو کو پیچھے کرنے لگا_ گیٹ سے داخل ہوتی کار کا ہارن بجا تو دونوں کو ہوش آیا تھا_ ثمین نے اسے دھکیلنے کی کوشش کی تو ایلیار نے بھی ناچار ہو کر اسے خود سے الگ کیا وہ ایسی جگہ تھے جہاں سے کار گزر کر کھڑی ہوتی_ "کیسی سرور بخش ہو تم_" وہ دیوانہ وار اسے دیکھتا اس کا ہاتھ تھام چکا تھا_

"اچھا بس ہوش میں آجاؤ، اب شروع مت ہو جانا_" دوپٹہ کو سر پر لیتی وہ عاجزی سے بولی تھی_____

"ہوش کیونکر آئے اب تو بیمار ہونے کی خواہش چھڑ گئی ہے_" ثمین کا ہاتھ تھامے تھامے وہ مدہوش سا اسے دیکھ رہا تھا_

"مجبوری ہے بیمار کا علاج ممکن نہیں_" شوخی سے کہہ کر وہ ہاتھ چھڑا کر آگے بڑھی_____

"مسیحا ہو کر ایسا کہتی ہو_" بالوں میں انگلیاں پھیرتا وہ اس کے ہمراہ ہوا_____

"مسیحائی چاہئے تو ویٹ کرو "_

"کتنا "....

"جب تک موقع نا فراہم ہو"_

"تم کہو تو ابھی کر دوں "_

"اچھا اب چپ رہو بچے آ گئے ہیں "_

"وہی تو کہہ رہا ہوں بچوں کے لئے موقع ڈھونڈنا ہی پڑے گا_ "وہ شرارت کے موڈ سے باہر ہی نہیں آ رہا تھا

"ایلی تم بہت بد تمیز ہو_ "وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی

"اس میں بد تمیزی کیا ہے اس بار کوشش کرتے ہیں بچوں کے لئے_ "ایلیار نے اسے آنکھ ماری

"منہ دھو رکھو_ "ثمین نے منہ چڑایا

"چاچو چاچو_ "بچے لان میں ہی چاچو کو دیکھ کر فوراان کی طرف بڑھے تو ایلیار نے اپنی بانہیں پھیلا دی_ بچے آ کر اس سے لپٹ گئے اس نے دونوں کو اپنی گود میں اٹھا لیا تھا

"کہو تو تمھیں بھی اٹھالوں_ "ثمین اسے آنکھیں دکھا کر اندر کی سمت بڑھ گئی پھر اسے بچوں کے لئے کچھ کرنا ہی نہیں پڑا.... ایلیار ہی ان کے سارے کام کرتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا ساتھ ہی ثمین سے بھی چھیڑ چھاڑ جاری رکھی تھی

کھانے کی ٹیبل پر بھی بس وہ دونوں، بچے اور فائق صاحب ہی تھے_ نگار کسی پارٹی میں گئی ہوئی تھی اور بڑی ماں وغیرہ ابھی تک نہیں آپائیں تھیں

"چاچو کل سنڈے ہے اور آپ نے کہاں تھا اس سنڈے سے پہلے آپ ہمارے ساتھ گیم کھلیں گے اور کارٹون بھی دیکھے گے_" کھانا کھاتے ہوئے عاقب نے ایلیار کو اپنا وعدہ پورا کرنے کا یاد دلایا_فائق صاحب بہت دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے_____

"میں نے کب منع کیا ہے آج ہم سب دیر تک جاگیں گے_" ایلیار نے عادل کے منھ میں لقمے ڈالتے ہوئے خوشی خوشی ہامی بھر لی_____

"چاچی بھی ہمارے ساتھ رہے گی نا ہے نا چاچی_" عادل نے خوش ہو کر ثمین کی طرف دیکھ کر فرمائش کری، فائق صاحب کے سامنے تو وہ جھٹ سے ہاں نہیں بول سکتی تھی بس مسکرا کر عادل کے بال چھوئے_____

"نانو آپ اکیلے کیا کرے گے سو کر... آپ بھی ہمارے ساتھ گیم کھیلے_" عاقب نے بڑے پیار سے خاموشی سے کھانا کھاتے ہوئے فائق صاحب سے فرمائش کی_____

"میں کہاں کھیلتا ہوں گیم ویم بیٹا، آپ لوگ کھیلے گا میں دیکھ لوں گا_" فائق صاحب نے مسکرا کر قریب ہی بیٹھے عاقب کے بالوں کو سہلایا_____

چاچی بھی کھلیں گی_" آج کل عادل ہر بات میں اس کی تائید چاہتا تھا_ایلیار نے چپکے سے اس کی طرف دیکھا "

____

"بس آپ کے ساتھ_ "جھک کر کہتے ہوئے مسکرا کر عادل کے گال کو کس کے چوما_____

"آپ نے کلر تو نہیں لگایا ہے نا_ "اس نے فوراً اپنے گال رگڑے_____

"ایک دن اچھے سے لپ اسٹک لگا کر پورا منھ تمھارا لال کر دوں گی_ "وہ منھ ٹیڑھا کر کے اس کے گال نوچ بیٹھی _اپنی ہنسی چھپانے کے لئے ایلیار نے سر جھکا لیا، خود فائق صاحب بھی دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

_____

"میں نہیں بیٹھتا آپ کے پاس... آپ گال نوچتے ہو_"عادل بھی خفا ہوا_____

"ٹھیک ہے میں بھی نہیں کھیلوں گی تمھارے ساتھ_"ثمین نے بھی ناک چھڑائی_____

"اوکے آپ مت کھیلیں... میں، چاچو، عاقب بھیا اور نانو ہم چار... آپ آؤٹ_"ثمین کی آنکھیں پوری کھل گئی وہی ایلیار بمشکل اپنا قہقہہ قابو میں کر رہا تھا_اب کی فائق صاحب کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آگئی_عاقب کو البتہ کوئی فرق نہیں پڑا تھا_____

"ٹھیک آنا اب میرے پاس اپنی فرمائش لے کر_"وہ جل کر ٹیبل سے اٹھ گئی_

"ثمین بیٹھو کھانا کھاؤ بچے سے بھی لڑتی ہو_"اس بار ایلیار نے پیار سے ٹوکا_____

"میں لڑ نہیں رہی تمھارے لاڈلے کو بتا رہی ہوں، بلکہ تم تینوں سے کہہ رہی ہو مجھ سے بولنا بھی اب مت_" وہ تینوں کو انگلی دکھا کر پھر سے بیٹھ گئی_فائق صاحب مسکراتے ہوئے کھانا کھا رہے تھے_____

"ہم نے کیا کیا ہے چاچی... آپ میرے ساتھ کھیلنا_"عاقب نے بیچارگی سے اسے دیکھا_____

"مجھے نہیں کھیلنا_"روٹھی روٹھی سی منھ بناتی، ایلیار نے محبت بھری نگاہوں سے اپنے محبوب کی طرف دیکھا_

"چاچی آپ غصہ میں بہت کیوٹ لگتی ہے_"اتنا سا بتا بھر کا لڑکا اور ایسی پٹر پٹر چلتی زبان اس بار ایلیار کیا فائق صاحب بھی ہنس دئے_ثمین نے پہلے تو عادل کو گھورا پھر ہنس کر اسے خود سے لگا لیا_____

"سوری چاچی آپ ہمارے ساتھ گیم میں کھیلیں اور میں آپ کو آؤٹ بھی نہیں کروں گا، اوکے ہم ساتھ میں آئس کریم اور چاکلیٹس کھائے گے اوکے_ "اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ ثمین کی گود میں چھڑ گیا گلے میں بانہیں ڈال کر اس کے گالو کو چوما... ثمین اتنے سے ہی سرشار ہو گئی اسے خود سے لپٹا کر پٹاپٹ اس کے گال چومے

کھانے کے بعد ملازم سارے برتن وغیرہ اٹھانے لگے تو ایلیار بچوں کو لے کر لان میں نکل گیا، ان کے ساتھ فائق صاحب بھی تھے، ثمین کچن میں آکر بچوں کے لئے ملک شیک اور بڑوں کے لئے کافی بنانا شروع کر چکی تھی

---

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

فائق صاحب سے باتیں کرتے ہوئے ایلیار کی نگاہوں نے ادھر کا رخ کیا تھا جہاں سے وہ ٹرے لے کر آرہی تھی _ ثمین ہولے ہولے چلتی ان لوگوں کے پاس آگئی____

"ڈیڈ کافی پی کر دیکھے، ثمین کافی بہت اچھی بناتی ہے_" جیسے ہی اس نے ٹرے ایلیار کی طرف بڑھائی وہ تیزی سے فائق صاحب سے بولا تھا_ وہ بس مسکرائے تھے، ثمین نے ٹرے میں رکھے مگ ان کی طرف بڑھائے جانے کیوں ہاتھوں میں لرزش سی ہوئی_____

"تھینکس_" انہوں نے نا صرف تھاما تھا بلکہ اسے مسکرا کر دیکھا بھی ثمین عجیب سے احساسات میں گھر گئی_ آنکھوں میں نمی سی آئی جو ایلیار سے مخفی نہیں رہی تھی_

"آؤ بیٹھو_" اسے ٹرے رکھ کر جاتا دیکھ کر وہ نرمی سے بولا_____

"بچوں کو ملک دے آؤں_" بہانہ کر کے جانا چاہا_

"میں یہی بلاتا ہوں... تم بیٹھو_" ایلیار نے اس کی کلائی پکڑ کر وہی اپنے پاس بیٹھا دیا، چپ کے سے ایک نظر فائق صاحب پر بھی ڈالی، ان کے انداز میں کوئی بھی تبدیلی نظر نہیں آئی تھی وہ بار بار الجھا جا رہا تھا_____

"عاقب عادل آؤ بیٹا... اپنے اپنے ملک شیک ختم کرو_" اپنا مگ اٹھاتے ہوئے اس نے کچھ دور پر دوڑتے بچوں کو آواز بھی دی، وہ دونوں دوڑتے ہوئے آئے فٹ سے گلاس ختم کیا اور پھر سے بھاگ کر کھیلنا شروع_ ثمین بس مگ تھامے ہنسی تھی_____

"آپا کب تک آئے گی نیلم اور ساقب کے ساتھ_" گھونٹ گھونٹ بھرتے ہوئے فائق صاحب نے یونہی پوچھ لیا_____

"پھوپھو وغیرہ اب وہی رکیں گی... اب کل صبح تک ہی آئے گی_" ایلیار نے ان کے سوال کا جواب دیا

"اچھا تمھاری بات ہوئی تھی کیا میں نے بھابھی کو کال کی تو انہوں نے کال پک نہیں کی_" ثمین نے اپنا مگ رکھتے ہوئے اس کی شکل دیکھی

"بزی رہی ہو گی... کرے گی کچھ دیر میں_" وہ اسے بتاتے ہوئے اپنا مگ بڑے آرام سے ثمین کے مگ سے بدل چکا تھا_ ثمین نے تو نہیں دیکھا مگر فائق نے دیکھ لیا تھا وہ ایلیار کی ایک ایک حرکت پر غور کر رہے تھے

"بچے رہ لیتے ہیں نیلم کے بنا_" انہوں نے ایک نظر بچوں کی طرف دیکھا

"یہ ہے نا ان کی ماں پلس چاچو_" بے اختیاری سے اس نے بنا سوچے سمجھے ایلیار کے بازوں پر ایک ہاتھ مار کر کہا مگر ایلیار کی گھورتی نگاہ سے سٹ پٹا کر ان کی طرف دیکھا جو اس کے جواب پر بھی سنجیدہ تھے.. جیسے کوئی نوٹس نہیں لیا ہو

"بچے میرے پاس بہت آرام سے رہ لیتے ہیں ڈیڈ_" وہ جلدی سے بولا تھا ثمین شرمندہ سی بس مگ اٹھا چکی تھی

"ہمم.... کافی گھلے ملے ہیں تم سے_" فائق صاحب پیار سے ایلیار کو دیکھنے لگے، جس کی محبت میں کبھی کوئی کمی نہیں تھی

"ارے ایسے ویسے بس پوچھے مت، پوری اماں جان ہے بچوں کی.... " ثمین کی زبان پھر پھسلی ساتھ ہی قریب بیٹھے ایلیار کا کاندھا بھی ہلا ڈالا.... وہ بس سر ادھر ادھر ہلاتا کافی کے گھونٹ بھر رہا تھا.... اس بار فائق صاحب مسکرائے وہی ثمین شرمندہ سی ہو کر اٹھ گئی یہاں سے جانے میں ہی اپنی بھلائی لگی تھی، پرانی جیلسی جو تھی کوئی ایلیار کی تعریف کرتا تو اس کی زبان کہاں رکنے والی_ وہ تیز تیز بچوں کے پاس چلی گئی، ایلیار مسکراتی نظروں سے اسے بچوں کے ساتھ کھیلتے اور دوڑتے دیکھ رہا تھا_____

"کچھ پتا چلا تمھیں، اس رات کس نے ثمین کو زخمی کیا تھا_ "اچانک سے فائق صاحب نے ایلیار سے پوچھا تھا، وہ چونک کر ان کی طرف متوجہ ہو گیا وہ اب بہت سنجیدہ تھے ثمین کی طرف دیکھتی ان کی آنکھوں میں سب تھا مگر نفرت کہیں نہیں تھی_____

"نہیں ڈیڈ مگر کوئی گھر کا ہی تھا_ "ایلیار بہت زیادہ پریشان تھا جب فائق نہیں تو پھر کون، اسے اس سوال کا جواب نہیں مل رہا تھا_____

"آج رات پھر کوئی ایسا ہی کرنا چاہتا تھا ایلیار_ "وہ جو بولے ایلیار بری طرح سے اچھلا تھا _____

"واٹ... " بے یقینی سے وہ ان کا سنجیدہ چہرہ دیکھ رہا تھا_____

"ہمم.... میں باہر گیا تو کوئی تھا مجھے دیکھ کر بھاگ گیا_ "اسے بتاتے ہوئے... وہ ثمین کو بھی دیکھ لیتے وہ پوری طرح سے بچوں میں مگن تھی_____

"آپ سچ کہہ رہے ہیں... " ایلیار کو یقین نہیں ہو رہا تھا_____

"میرے پاس جھوٹ بولنے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے ایلی_ "اس بار ان کی مسکراہٹ بہت زخمی تھی، کیسا دکھ تھا ان کی آنکھوں میں، ایلیار کی ہمدردانہ طبعیت پر کڑی ضرب پڑی تھی.... ان کے چہرے پر پھیلے ہوئے دکھ اور محرومی کے سائے... وہ اندر تک دکھی ہو گیا_____

"ڈیڈ کون ہے وہ شخص، اب تو مجھے بتادے_ "اس بار وہ بہت سنجیدہ تھا_____

"ایلی وہ کون ہے... کیا ہے.... تم اس میں مت پڑو، بس آج سے تم سے کہہ رہا ہوں_ تم ثمین کو اکیلے مت چھوڑنا_ وہ تم دونوں کو کبھی ایک ساتھ نہیں دیکھ سکتا_ "انہوں نے خود کو سنبھال لیا، ایلیار بس انہیں دیکھ رہا تھا

_____

"ڈیڈ.... " ہونٹوں سے بس اتنا نکلا_

"آئی نو کی تمھیں کیا جاننا ہے مگر وقت آنے دو سب بتادوں گا میرے بچے، بس اپنے ڈیڈ پر بھروسہ رکھنا_ تمھارا ڈیڈ کبھی اپنے بچے کی خوشیوں کا دشمن نہیں ہو سکتا_ "انہوں نے اس بار تھوڑا آگے بڑھ کر ایلیار کا شانہ تھپکا پھر پیچھے ہو کر اسی پوزیشن میں بیٹھ گئے جیسے پہلے تھے_ ایلیار مسکرا بھی نہیں سکا_____

"جیسا چل رہا ہے ویسا کچھ دن چلنے دو ایلیار_ حقیقت تو کھل کر آ ہی جائے گی_ "اس کے الجھے پریشان چہرے کو دیکھ کر وہ اداسی سے مسکرائے_____

"آپ وہ شخص نہیں ہے نا ڈیڈ.. جو ثمین سے نفرت کرتے ہے_ "اس کے ہونٹوں سے جملے سرسراتے ہوئے نکلے تو فائق صاحب کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا_____

"مجھے معلوم ہے_ تم غور کر چکے ہو کی مجھے ثمین سے نفرت نہیں مگر میں نے کہا نا وقت آنے دو سب بتا دوں گا "_ دوسرے ہی پل خود کو سنبھال کر وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ بولے_ "ابھی بس کیسے بھی کر کے ثمین کی جان بچانا تمھارا مقصد ہونا چاہیے "_

"کیا ہوا ہے ماضی میں ڈیڈ_ "اس نے جیسے ان کی بات سنی ہی نہیں بہت پتھریلے انداز میں ان سے پوچھا تھا _ انہوں نے ایک سرد آہ بھر کر کہنا شروع کیا_ "ایلی ماضی جب بھی کھلیں گا ہمیشہ بس دکھ ہی دیں گا_ جب بھی سب کے سامنے آئے گا_ بس زندگیوں میں زہر گھل جائے گا اس لئے ضروری نہیں کی سب جانا ہی جائے_ تم میری اولاد سے بڑھ کر ہو تمھیں دکھ تو کیا دکھ کی آنچ تک تم پر پہنچا نہیں سکتا میں_ اس لئے میری ایک التجا مان لو جیسا سب ہے ویسا ہی رہنے دو_ جیسا سب سمجھتے ہیں انہیں سمجھنے دو بس کچھ دن بس کچھ دن اور میں سب ٹھیک کر لوں گا_ "ان کی آنکھوں میں ہی نہیں ان کا چہرہ تک اس سے یہی التجا کر رہا تھا_____

"ڈیڈ آپ مجھ سے سب چھپا کر اتنے دن سے خود کو کیوں اذیت دے رہے ہے_ "ایلیار کو ان کی آنکھوں میں بس سچ ہی سچ نظر آیا تھا_____

"یہ اذیتیں ہماری خود کی خریدی ہوئی ہے نا میرے بچے.... تو اس اذیت میں تم کیوں جلو_ گناہ گار ہم تھے.... میں اور تمھارا باپ_ ہم دونوں نے اپنے اپنے گناہوں کی سزا کاٹنی ہے، تم اور ثمین، تم دونوں کا کوئی قصور نہیں، معصوم ہو تم دونوں تو پھر تمھیں کیوں وہ اذیت دوں جو صرف ہمارا نصیب بنی_ "وہ جیسے بہت ہار کر بول رہے تھے_ ایلیار ایک دم چپ سا ان کی تکلیف دہ آنکھوں کو دیکھ رہا تھا_ ان کی آنکھوں میں ایسا غموں کا سمندر چھپا ہوا تھا جو بیان کرنے کے بھی قابل نہیں تھا_____

"ایلیار مجھ سے وعدہ کرو ابھی میں جو چاہ رہا ہوں تم اس بات کو مان کر قائم رہوں گے، تم گھر میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گے وعدہ کرو، جیسا چل رہا ہے سب ویسے ہی چلنے دوں گے_" فائق صاحب ایک دم سے اٹھ کر اس کے پاس والی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے اور اپنے سرد ہوتے ہاتھ سے ایلیار کا ہاتھ تھام لیا_____

"ڈیڈ لیکن مجھے سچائی جاننے کا تو حق ہے نا_" ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے جکڑ کر وہ بہت زیادہ سنجیدہ تھا_

"ہے میرے بچے ہے مگر آج تمھیں یہ سب بتانے کا میرا بس ایک مقصد تھا کی تم جیسے بھی ہو ثمین کی حفاظت کرو اسے کبھی اکیلا مت چھوڑنا_ چاہے وہ کوئی بھی ہو، میں ہوں، یا تمھاری ماں ہو،" ایلیار بہت ہی الجھن سے انہیں دیکھ رہا تھا_

"ڈیڈ میں ہوں ثمین کے ساتھ مگر" ....

"اگر مگر کچھ نہیں بس تم سے جو کہا ہے وہی کرو ایلی، تم ثمین سے محبت کرتے ہو نا_" اس بار وہ بری طرح سے چونکا تھا اپنے شک کو یقین میں بدلتے دیکھ کر_ فایق صاحب اس کا ہاتھ چھوڑ کر ثمین کی طرف دیکھنے لگے_ بچوں کے ساتھ اسٹینڈ والے جھولے پر جھولتی وہ بے تحاشا ہنس رہی تھی... کتنی خوش تھی ان کی اپنی بیٹی ان کے جگر کا ٹکڑا جس کی حفاظت کے لئے انہوں نے وہ سب برداشت کیا جو دھیرے دھیرے ان کے دل کو کاٹ چکا تھا_ کتنا سخت تھا ان کے لئے یہ سب مگر ثمین اور ایلیار کے لئے یہ بھی سہا انہوں نے_____

"آپ جانتے تھے ڈیڈ پھر آپ نے کیوں_" وہ آگے بول ہی نہیں پایا اس قدر حیران تھا وہ_____

"میں سب جانتا ہوں ایلی، تم کب ثمین سے ملے تم کیوں اس کے پیچھے بھاگتے تھے، کیسے تم نے اس دن اس کی محافظ بنے سب جانتا ہوں.... اچھے سے جانتا تھا ثمین ہی وہی لڑکی ہے جو تمھیں سترہ سال کی عمر میں ملی تھی_" اتنی دیر میں پہلی بار وہ مسکرائے اور ایلیار کی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا_____

"وہ ایگرمینٹ وہ نفرت کا اظہار سب ڈرامہ تھا ایلیار بس اتنا سمجھ لو یہ ضروری تھا اور...." اس سے پہلے کی وہ کچھ اور کہتے کی گیٹ پر نگار کی گاڑی کا ہارن سن کر وہ خاموش ہو گئے_

"تم سمجھو میں نے تم سے کچھ نہیں کہا اوکے... " سگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر وہ ویسے ہی سنجیدہ ہو گئے_ جیسے ہمیشہ ایلیار نے ان کو دیکھا تھا_ ایلیار بھی مصلحت کے تحت خاموش ہو گیا ورنہ بیچینی تو سب جاننے کی تھی_

"خیر جب اتنا سب کچھ کھل گیا ہے باقی راز بھی کھل ہی جائے گے_" دل ہی دل میں سوچ کر ایک نظر سگریٹ پیتے فائق صاحب کو دیکھ کر ادھر دیکھنے لگا جہاں ممی کی کار اب گیٹ کے اندر آ رہی تھی_ ڈرائیور بیک ڈور کھول کر ادب سے ان کے اترنے کا منتظر کھڑا تھا_ بیک سیٹ سے نگار گردن تانے غرور سے نکلی تھی_ ایلیار بس انہیں دیکھ رہا تھا_ ادھر نگار کی بھی نگاہ ان دونوں پر پڑ گئی تھی اس لئے خراماں خراماں چلتی وہ ان دونوں تک پہنچ گئی

_____

" ایلی..... میں نے کہا تھا سارا کام نپٹا کر آنا مگر تم سب چھوڑ چھاڑ کر بھاگ آئے_ میں دیکھ رہی ہوں آج کل تم بہت لاپرواہی کرنے لگے ہو_" وہ قریب پہنچتے ہی شروع ہو گئی تھی_ ایلیار کا موڈ بری طرح سے آف ہوا تھا ایک تو ویسے بھی ٹینشن اس پر ممی کا رعب_____

"ایلی کو میں نے بلایا تھا ضروری فائل اس کے پاس تھی_ "اس بار فائق صاحب بول پڑے... پہلی بار انہوں نے اس کی خاطر جھوٹ بھی بول دیا_ ایلیار نے تشکر بھری نظروں سے انہیں دیکھا_____

"بتا کر تو آ سکتا تھا_ کال پک اپ بھی نہیں کی_ "نگار تھوڑی نرم پڑ کر وہی کرسی کھینچ کر آرام سے بیٹھ گئی_ فائق صاحب نے بے اختیار ادھر دیکھا جہاں ابھی کچھ دیر پہلے بچے اور ثمین تھے مگر وہ لوگ نظر نہیں آ رہے تھے_ شکر ہی تھا نگار نے ثمین کو بھی لان میں نہیں دیکھا_

"میرا فون سائیلینٹ موڈ پر تھا ابھی بھی دیکھے اسی موڈ پر ہے_ "اپنا موبائل نکال کر نگار کو دکھاتا وہ بس زبردستی مسکرایا تھا_ بچے اور ثمین دکھائی نہیں دے رہے تھے، وہ فائق صاحب کی باتوں سے اتنا الجھا ہوا تھا کی سمجھ میں ہی نہیں آیا کب وہ دونوں کے ساتھ وہ اٹھ کر کہاں چلی گئی_____

"ایوری تھینک از او کے کیا ڈھونڈ رہے ہو تم؟... " بیچین سے ایلیار کو دیکھتی نگار پوچھے بنا نہیں رہ سکی_

"نہیں ممی وہ میں عادل اور عاقب یہی کھیل رہے تھے نظر نہیں آ رہے_ "ایلیار بولنے کے ساتھ ہی اٹھ کر کھڑا بھی ہو گیا_

"وہ لوگ اندر چلے گئے ہیں_ "سگریٹ کا کش لیتے ہوئے فائق صاحب نے اطمینان سے بتایا_____

"ان کے ماں باپ ہے تم کیوں اتنے پریشان ہوتے ہو_ " نگار اس بار ایلیار کے پریشان چہرے کو دیکھ کر ناگواری سے بولی تھی_____

"کیا ہو گیا ہے ممی آپ کو اب آپ بچوں کے لئے بھی سوال جواب کرے گی_ "اس بار وہ چپ نہ رہ سکا بچوں سے اسے والہانہ لگاؤ تھا_____

"میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا اندر ان کے ماں باپ ہو گے_ تمھیں اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے_ان کے بچے ہیں وہ دیکھے_ "اپنے کاندھے جھٹک کر وہ تعجب سے ایلیار کو دیکھ رہی تھی_فائق صاحب نے تاسف سے انہیں دیکھا_____

"وہ صرف بھائی کے بچے نہیں میرے اپنے ہی بچوں کی طرح سے ہے..... میں ان کا چاچو ہوں اور آپ کی اطلاع کے لئے بتا دوں گھر میں بھابی بھائی دونوں نہیں ہے، تو بچے میری ذمہ داری ہے ان کا خیال رکھنا میرا فرض_ "خود پر کنٹرول کرتا وہ دھم سے وہی کرسی پر بیٹھ گیا_____

"سارے فرض جیسے تمھارے ہی نام ہو گئے ہیں، کبھی بچوں کا کبھی زبردستی کا تھوپا گیا بیوی کا فرض_ "اس بار نگارلا تعلق نظر آتے فائق صاحب کو دیکھ کر ناک بھوں چھڑا چکی تھی_ایلیار افسوس سے سر ہلا کر پھر سے اٹھ گیا

_____

"مجھے نیند آ رہی ہے گڈ نائٹ.... " وہ کہہ کر پھر رکا نہیں لمبے لمبے ڈگ بھر کر اندرونی حصے میں چلا آیا_اپنے روم میں جانے کے بجائے وہ سیدھے بڑی ماں کی طرف آیا تھا_بچے اور ثمین کہیں نظر ہی نہیں آ رہے تھے

_____

"کہاں گئے یہ تینوں.... " سوچتے ہوئے وہ لاونج، لیونگ روم، بڑی ماں کے روم تک دیکھ آیا_ بچوں کے روم میں بھی بچے نہیں تھے_ اب بس بھائی بھابھی کا روم بچا تھا وہ تیز تیز قدموں سے ادھر بڑھا تھا دروازہ پورا بند نہیں تھا اور اندر سے ٹی وی چلنے کی آواز آرہی تھی_ بھابھی کو بہت شوق تھا آدھی آدھی رات تک مووی دیکھنا وہ بھی اپنے بیڈ روم میں بستر کے اندر گھس کر سو ان کی خواہش پر بھائی کی ناگواری کے باوجود بھی بڑا سا ایل اے ڈی وہی روم میں موجود تھا_____

آہستہ سے ڈور کھول کر اس نے اندر قدم رکھا ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی_ میڈم بیڈ کے سامنے ٹیبل پر سیرو کے حساب سے کھانے کے چیزیں رکھے بیڈ کی پائنتی پر اوندھے منہ لیٹی مزے سے کارٹون مووی دیکھ رہی تھی اور منہ لگاتار چل رہا تھا_ کہنی کے بل اونچی بیٹ کے بل لیٹی اور پاؤں ہوا میں ہل رہے تھے اور عادل و عاقب ان کے جانشین بنے پیٹ کے بل لیٹے منہ میں چپس بھرتے چاچی کے اغل بغل ان سے لگ کر لیٹے ہوئے تھے_ روم کی ساری لائٹس بند تھی بس اسکرین اور سائڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کی مدھم سی روشنی سے ہی روم تاریکی سے بچا ہوا تھا_____

ایلیار کو لگا اس کی ساری ٹینشن ساری اداسی دور بھاگ چکی ہو_ اتنا مکمل منظر تھا بس اس کی کمی تھی_ ابھی تک ایلیار کے آنے کی ان تینوں کو خبر نہیں ہوئی تھی_____

"چاچی، چاچو کو بلا لائے" یہ شاید بیس بار تھا کی عاقب نے پھر سے پوچھا تھا_

"خود ہی آجائے گے تمھارے چاچو دیکھنا تم" منہ میں بھرے پاپ کارن کو نگل کر بمشکل کہا_____

"مگر ابھی تک آئے تو نہیں_" عادل کو بڑی فکر ہو رہی تھی_

"ڈونٹ وری میں یہاں ہوں تو چاچو کہیں اور جا ہی نہیں سکتے_" وہ بڑے فخر سے گردن اکڑا کر بولی ایلیار مسکرایا_____

"کیوں_" عاقب نے فوراپوچھا_

"چاچو چاچی کو لے کر سوتے ہیں کیونکہ چاچی کو ڈر لگتا ہے نا_" عادل بڑی معصومیت سے چاچی کے گال پر ہاتھ پھیر رہا تھا_" چاچی آپ کے چیکس بہت سافٹ ہے_ بالکل میری طرح دیکھے...." اللہُ اکبر ایلیار نے دم میں ہنس کر قدم آگے بڑھائے_____

"میرے گال چھوڑو یہ کس نے کہا تم سے کی میں ڈرتی ہوں_" ثمین کی ناک پھلی تھی_____

"چاچو نے کہا آپ ان کی چھوٹی بچی ہے نا_" اس بار ایلیار اپنی بے ساختہ ابھرنے والی مسکراہٹ روک نا سکا _____

"بدھو چاچی چاچو کی وائف ہے_" عاقب نے سمجھانا چاہا _____

"اچھا بس کرو مووی دیکھو تمھارے چاچو بہت بد تمیز انسان ہے_" ثمین نے دونوں کی پشت پر ہلکے ہلکے سے ہاتھ مار کر چپ کرایا_____

"میڈم میں بد تمیز بالکل نہیں ہوں_" وہ جیسے ہی بولا تینوں کا سر اس کی طرف گھوما تھا_____

"چاچو... " دونوں بیڈ سے کود کر چاچو سے لپٹ گئے، ثمین منھ ٹیڑھا کر کے اسی طرح لیٹی موووی دیکھنے میں مست ہو گئی_____

"چاچو گیم کھیلے_ " عاقب گلے میں جھول کر لٹکا عادل ایک طرف کاندھا پکڑ کر چھڑنے کی کوشش کر رہا تھا _ ایلیار دونوں کو سنبھال کر بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھا_____

"میں یہ موووی چینج نہیں کرنے دوں گی_ "ثمین نے اطلاع دینا فرض سمجھا_

"کارٹون موووی ہے یہ... " وہ اب اسے چڑانے کے لئے اسے دیکھ کر بولا_____

"تو کیا ہوا اچھی تو لگ رہی ہے نا_ "اس کے پٹ سے کہنے پر ایلیار آرام سے اب بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا اور ایک پاؤں پر عادل اور ایک پاؤں پر عاقب بیٹھ کر موووی دیکھ رہے تھے_ ان تینوں کی ساری توجہ موووی کی طرف دیکھ کر ایلیار بور ہو کر اپنا موبائل چیک کرنے لگا_ کچھ ہی دیر میں عاقب اس کے پاؤں سے اٹھ کر ثمین کی بغل میں لیٹ گیا تو ایلیار نے موبائل سے نگاہ ہٹا کر ثمین کی طرف دیکھا پاؤں اٹھائے ہوئے وہ لگاتار ہلا بھی رہی تھی، ایلیار نے شرارت سے اپنا ہاتھ بڑھا کر ثمین کے ہلتے پیر و پر اپنے ہاتھ کی انگلی رکھ دی_ بہت دھیرے دھیرے وہ ثمین کے پیر و پر انگلی کا دائرہ بنا رہا تھا_ اس کے چھوتے ہی ثمین نے چونک کر گردن موڑ کر ایلیار کی طرف دیکھا وہ بڑے پیار سے اس کے پیروں پر انگلیاں پھیر رہا تھا اور اس کے پیروں کو چھونے میں کھویا ہوا تھا_ ثمین نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا آرام سے گردن موڑ کر پھر سے ساری توجہ کارٹون موووی کی طرف کر لی_____

" چاچو مجھے نیند آرہی ہے" تبھی عادل آنکھ ملتا سیدھا ہو کر مڑا تو_ ایلیار نے گہری سانس لے کر ثمین کو پاؤں کو چھوڑ دیا وہ گھبرا کر جھٹ سے پرے کھسکی تھی.... عادل آکر ایلیار کی گود چھڑ گیا_ "چاچو سونا ہے_ "وہ اس کے سینے سے لگ گیا تو ایلیار نے اسے سینے سے لگا کر تھپکا_____

"آجائے میرا بچہ، میں سلا دوں_ "ثمین نے سب بھلا کر محبت سے عادل کی طرف اپنی بانہیں بڑھائی_ اسے بڑا شوق تھا عادل کو اپنے پاس سلانے کا مگر وہ آتا ہی نہیں تھا_____

"نہیں چاچو کے پاس_ "وہ منہ بسور کر ایلیار کے شانوں پر چہرہ چھپا چکا تھا ثمین کا بنتا منہ دیکھ کر وہ شرارت سے بولا_____

"اپنے بچوں کو سلا کر یہ شوق پورا کر لینا_ "عادل کے سر کو تھپکتے ہوئے اسے شرارت سے دیکھا_____

"ہمم.... بس جلدی سے ہو جائے بچے_ "وہ اتنی حسرت سے بولی کی ایلیار کو ہنسی آگئی_

"ابھی تو تم خود بچی ہو میری بچی.... " عادل کو ایک ہاتھ سے سنبھال کر شانے سے لگا کر اپنے دوسرے ہاتھ سے اس نے ثمین کے گال نوچے_____

"وہ تو ہوں ہی بٹ اپنا بچہ بھی چاہیے_ "ایلیار اس بار شرارت سے ہنسا_

"کوشش تو کرنے نہیں دیتی_ "اس بار ثمین نے آنکھیں دکھائیں_ "بس کرو_ "کہنے کے ساتھ بازوں پر ایک ہاتھ مارا بھی_____

"عاقب بیٹا بس کرو رات بہت ہو گی ہے اب سو جائے آپ_ "ایلیار اس بار عاقب سے پیار سے بولا تو وہ سر ہلا کر اٹھ کر ثمین اور ایلیار کے بیچ تکیہ رکھ کر لیٹا تھا_____

"ہائے... میرا پیارا بچہ.. چاچی کی جان_ "ثمین نہال ہو کر اسے خود سے لپٹا کر تھپکنا شروع ہو گئی، وہ بھی بڑے آرام سے اس کی کمر پر پیر رکھ کر سونے کی کوشش کر چکا تھا_ ایلیار مسکراتا ہوا آدھے سوئے آدھے جاگے عادل کو شانے سے لگائے لگائے بیڈ سے اٹھا_ پہلے آ کر مووی آف کی پھر نائٹ بلب جلا کر دوبارہ بیڈ پر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہوتے ہوئے عادل کو تکیہ پر لیٹا کر اس کا پشت سہلایا_ ثمین بڑے پیار سے عاقب کی پشت تھپکتی تو کبھی اس کا سر سہلاتی، کتنی مکمل سی لگ رہی تھی_____

"ایسا لگ رہا ہے نا ثمین کی ہم آئندہ کی پریکٹس کر رہے ہے_ "ایلیار کو بہت مکمل پن کا احساس ہو رہا تھا_

"ہاں کتنا اچھا لگ رہا ہے ہے نا ایلی ہم روز عادل اور عاقب کو اپنے پاس سلائے گے_ "وہ جوش میں اٹھ کر بیٹھ گئی_____

"تب ہمارے بچے کیسے آ پائے گے_ "وہ شوخ ہوا تو ثمین نے بس ناک چھڑا کر اسے دیکھا_ وہ ہونٹ گول کر ہوا میں ہی اسے چوم چکا تھا ثمین مسکرا کر دوبارہ عاقب کو تھپکنے لگی_ دونوں بچے کچھ ہی دیر میں سو گئے تو ایلیار نے ثمین کی طرف دیکھا وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی_

"اب کیا خیال ہے جناب_ "کہنی تکیہ پر رکھے وہ اونچا ہو کر مدھم آواز میں بولا آنکھوں میں مدہوشی سی تھی_

"نیک ہی خیال ہے_ "وہ بھی کہنی کے بل ہوتی سرگوشی میں بولی_ دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے میں کھوئی ہوئی تھی، زرا سا خماری، محبت کا دریا بسائے، دو چمکتی ہوئی آنکھیں جن میں ماحول کے فسوں نے رنگ دکھانا شروع کر دیا تھا_ اسے دیکھتے دیکھتے ہی وہ ایک ہی جست میں دونوں بچوں کے اوپر سے کود کر ثمین کی بغل میں گرا تھا_ پیچھے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے لگانا چاہا_ "کیا کرتے ہو بچے یہاں سو رہے ہے_" سیدھے ہوتے ہوئے وہ مچلی تھی_____

"تو چلو کہیں اور چلتے ہیں نا" گہری سانس لے کر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے ثمین کو بھی اٹھا دیا_ "کہاں چلے، یہاں بچے اٹھ گئے تو_ "سر گھما کر سوئے بچے کو دیکھا پھر ایلیار کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ مسکرائی تھی_____

"بالکونی میں چلتے ہیں... اٹھو باتیں کریں گے_ "ایلیار کو اس کی مسکراہٹ اور بھی بیتاب کرنے لگی، اپنا دایے ہاتھ کا انگوٹھا اس کے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے اس کی آنکھیں ہی نہیں آواز بھی بہک رہی تھی_____

"نہیں جاتی_ "ثمین نے اپنا چہرہ دور کرتے ہوئے سرگوشی میں کہا ورنہ دل میں تو اس کی حرکتوں سے افان سے اٹھ رہے تھے_____

"پلیز" ثمین نے ایلیار کی گلابی ہوتی آنکھوں سے نظریں چرالی نا جانے کیا بات تھی اتنا سب کچھ ان کے بیچ ہونے کے باوجود بھی اب بھی وہ اس کی آنکھوں سے شرما جاتی تھی_ عجیب طرح کے احساس سے گھر کر اس سے نظریں ملانے میں مشکل لگتی_____

"اچھا چلو مرو" اس کے تپ کر کہنے پر اس نے بس اپنی مسکراہٹ دبالی_ اسے لئے لئے وہ بالکونی کی طرف بڑھا تھا_

"واو، بھابھی نے کیا بالکونی سجائی ہے ہم بھی ایسے ہی سجائے گے اپنے روم کی بالکنی_" ثمین شاید پہلی بار ادھر آئی تھی دیکھتے ہی تعریفی جملے اس کے ہونٹوں سے نکلے تھے_ ایک طرف پڑا کاوچ، خوبصورت گملوں میں لگے پھول وہ ایسے ڈیکوریٹ تھی کی انسان یہی بیٹھ کر لطف اٹھائے_ سب کچھ بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا_____

ایلیار نے کچھ نہیں کہا تھا بس اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا، ثمین خاموشی سے اس کی بیتابیاں جھلکاتی محبت میں کھونے لگی وہ ایسے ہی کھویا رہتا کی ایک دم سے ایلیار کے تیز کانوں میں آرام سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی .....

"کوئی روم میں ہے.... " ثمین کے چہرے سے اپنا چہرہ اٹھا کر اس کے کانوں میں سرگوشی کی پھر اس سے بھی تیزی سے اسے آزاد کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا، ثمین تو بری طرح سے گھبرا گئی تھی_____

"ڈونٹ وری میں دیکھتا ہوں... بی ایزی_" ثمین کا گال پیار سے تھپک کر تسلی دیتے ہوئے وہ اس پر سے ہٹ اپنی شرٹ درست کرتا، بالوں میں انگلیاں پھیر کو انہیں سنوارا_____

"ایلی میرا دوپٹہ میں نے روم میں ہی چھوڑ دیا تھا_" اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے رونی سی ہو کر ایلیار کا پر سکون چہرہ دیکھا_____

"تم یہی رہو میں لے کر آتا ہوں_" اس کے گالوں کو پھر سے تھپک کر وہ بالکونی کے ڈور تک آیا تھا

_____

"دیکھا میں نا کہہ رہی تھی، ہمارے دیور جی یہی ہوں گے_ دیوارنی جی بھی وہی ہے نا_" جیسے ہی وہ ڈور کھول کر روم میں داخل ہوا تھا، نیلم بڑی شرارت سے ساقب سے بولی تھی_ ایلیار بس بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا اچھی شامت بنی تھی اس کی بلکہ دونوں کی_ سوفے پر بیٹھے ساقب جوتا اتار رہے تھے مگر چہرے سے صاف لگ رہا تھا کی کتنی مشکل سے وہ اپنی ہنسی دبا رہے تھے_

"آپ لوگ جلدی نہیں آ گے_" اب وہ دونوں شرمندہ تو ہو ہی چکے تھے اس لئے کان کھجاتے ہوئے بچوں کے پاس نیم دراز بیٹھی نیلم کو بھی دیکھا_____

"کہو تو واپس چلے جائے_" نیلم کی آنکھوں میں بے انتہا شرارت تھی_

"مجھے سونے کے لئے یہی روم ملا تھا_" ایلیار بیچارگی سے بس دل میں سوچ کر کلس رہا تھا_ "نہیں بس ایسے ہی پوچھ لیا_" ساقب دبی دبی مسکراہٹ سے اپنے شرمندہ شرمندہ سے چھوٹے بھائی کو دیکھ رہے تھے، کتنا اچھا لگ رہا تھا وہ_

"کوئی بات نہیں یار، بالکنی میں ہی تھے نا.... تو اتنا شرمانے کی کیا ضرورت ہے_" ساقب نے بڑے پیار سے ایلیار کی شرمندگی دور کرنی چاہی_____

"میں نہیں شرمارہا اپنی بیوی کے ساتھ ہی تھا_" اس کا بولنا تھا کی نیلم اور ساقب کا قہقہہ چھوٹا اور وہ تپ کر بیڈ تک آیا تھا_____

"باتیں کرنے گے تھے وہاں بچے ڈسٹرب نا ہو اس لئے..... عجیب فضول لوگ ہے_" تیز تیز چل کر اس نے بستر تک آکر ثمین کا دوپٹہ ڈھنڈنا شروع کیا_

"ایسی باتیں کرنے ہم بھی بہت جا چکے ہے_" ساقب کی شوخی ایلیار بس دانت کچکچا کر اپنے کام میں لگا رہا

_____

"لو دے کر آؤ اور میڈم سے کہو باہر آجائے اب_" ہنستی ہوئی نیلم نے دوپٹہ اپنی تکیہ سے نکال کر ایلیار کی طرف اچھالا_ وہ بس انہیں گھور کر بالکنی کی طرف بڑھ گیا_ ادھر ثمین روہانسی سی ہوئی سب سنتی شرمندی سے کھڑی تھی_ ایلیار کو اس کی شکل دیکھ کر ہنسی آئی تھی_ "سب تمھاری وجہ سے ہے، دوپٹہ تو لینے دیتے_" وہ خفا خفا سی معصوم بچی لگ رہی تھی_____

"ایٹس اوکے یار.... ہم میاں بیوی ہے کوئی عاشق معشوق نہیں_" جلدی جلدی سر پر دوپٹہ لپیٹتی ثمین کو پیار سے دیکھ رہا تھا وہ_____

"عاشق و معشوقہ ہی بن گئے ہیں، چھپ چھپ کر ملتے_" چڑ کر بولتی وہ اسے ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی_

"مزہ تو چھپ چھپ کر ہی ملنے میں ہے دیوارنی جی_" بالکنی کے دروازے سے نیلم کا سر اندر گھس کر دونوں کو دیکھ رہا تھا_____

"آپ کو بڑی خبر ہے بھائی کے ساتھ خوب چھپ چھپ کر مزے لئے ہے_ "ایلیار اب بالکل نارمل ہو چکا تھا اس لئے برابری سے جواب دینا شروع کیا، ثمین بس شرمندہ سی سر جھکا کر روم میں آئی تھی_

"کیوں بنو رانی کہاں چلی_ "نیلم نے اسے پکڑ کر وہی روک لیا_ ساقب کو بھی روم میں دیکھ کر ثمین شرم سے پانی پانی ہو گئی_____

"ہاتھ چھوڑے بھابھی_ "وہ ان کی طرف دیکھتی منمنایی تھی_

"ایسے کیسے دیور جی سے تو... " انہوں نے شرارت سے جملہ آدھا چھوڑا_

"اللہ بھابھی کبھی تو سریس ہو جایا کرے_ "وہ بے بسی سے ان سے دھیمی آواز میں بولی_ چپکے سے ساقب بھائی کی طرف بھی دیکھا، بظاہر وہ اب الماری کی طرف جا رہے تھے مگر ہونٹوں پر دبی دبی ان کی مسکراہٹ_ ثمین بھابھی کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سرپٹ بھاگی تھی_____

"اب آپ.... " نیلم نے ایلیار کی طرف دیکھا_____

"موقع چھوڑنا بے وقوفی ہے بھابھی آپ بھی فائدہ اٹھا لے_ "انہیں آنکھ مار کر کہتے ہوئے وہ بھی ثمین کے پیچھے روم سے نکلا تھا_ پیچھے ساقب اور نیلم کی ہنسی اس نے صاف سنی تھی، کچھ دیر پہلے کی سچویشن سوچ کر اب وہ کھل کر مسکرا رہا تھا_ اپنے قدموں کی رفتار تیز کر کے وہ بھی ثمین تک پہنچا تھا_____

"تو کس کے روم میں چلے میڈم_ "ثمین کے قدم سے قدم ملا کر اس سے پوچھا بھی_ ثمین نے بس اسے گھورا تو اس نے بیچارگی سے کہا"میرا کیا قصور جو بھائی بھابھی آ گئے اب تم مجھ سے ناراض تو مت ہو جان " _

"نہیں تم سے ناراض نہیں، اب بھابھی دیکھنا کتنا چھیڑ چھاڑ کرے گی_ "وہ کچھ اور ہی بات پر پریشان تھی جو کوئی مسئلہ نہیں تھی_ ایلیار دل ہی دل میں ہنسا ثمین اس معاملے میں کچھ زیادہ ہی حساس تھی_____

"مسئلہ نہیں وہ چھیڑنے لگے تم ان کو چھیڑ دینا_ "آرام سے ساتھ چلتے ہوئے مشورہ دیا_____

"مجھے نہیں آتی ان کی جیسی باتیں " _

"ہاں یہ تو ہے.... بھابھی بے شرم بہت ہے_ "وہ اسے چھیڑنے مزاحیہ انداز میں بولا_____

"وہ بے شرم تو نہیں ہے، وہ تو بہت اچھی ہے، میں ان کی دیوارنی بھی تو ہوں اسی لئے زرا سا مزاق کر لیتی ہے _"ثمین فورا برا مان گئی_____

" مذاق کر رہا تھا یار.... بھابھی تو واقعی بہت ہی اچھی ہے... اچھی ہی کیا بہت ہی مخلص اور محبت سے پر عورت ہے _"ایلیار کی باتوں میں واقعی نیلم کے لئے محبت تھی، وہ انہیں بھابھی ہی نہیں اپنی بڑی بہن بھی سمجھتا تھا_ دونوں ساتھ ساتھ چلتے ثمین کے بیڈ روم تک آئے تھے_ ثمین روم میں آتے ہی دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینک کر واش روم کی طرف بڑھی_____

ایلیار مسکرا کر آکر بیڈ پر سیدھا سیدھا لیٹا تھا، قریب ہی ثمین کا پڑا ہوا دوپٹہ اٹھا کر اپنے چہرے پر رکھ لیا_ پھر اٹھ کر وہ ایک نگاہ واش روم کے بند دروازے کو دیکھ کر یونہی ڈرایر کھول بند کرنے لگا تو اس کی نگاہ اس فوٹو پر بھی پڑی تھی، ثمین سے ملتی جلتی بہت ہی خوبصورت فریم میں لگی تصویر_ یہ پہلی بار تھا جو وہ ثمین کے ذاتی سامان کو ہاتھ لگا رہا تھا_ وہ بہت دھیان سے فوٹو دیکھ رہا تھا پتہ نہیں کیوں ایسا لگا ان کو کہیں دیکھا ہے_ مگر لاکھ زور ڈالنے

پر بھی سمجھ میں نہیں آیا کی کہاں دیکھا ہے_ ایک بار پھر سے اس نے ڈرایر کھول کر غور سے سب چیک کیا کہیں کوئی اور فوٹو وغیرہ مل جائے_ اندر البم بھی تھا، جس میں ثمین کے بچپن سے لے کر جوانی تک کی تصویر تھی مگر سب مبین انکل کے ساتھ_ اس عورت کا تو بس ایک فوٹو فریم تھا_ وہ ساری فوٹو بہت شوق سے دیکھتے ہوئے کھویا ہوا بیٹھا تھا_____

"اتنے غور سے کیا دیکھ رہے ہو.... " اپنے ساتھ آ بیٹھی ثمین کی آواز سن کر ایلیار البم لے کر اس کی طرف رخ موڑ کر بولا_

"تم بچپن میں کتنی کیوٹ تھی _" ایک ایک تصویر پلٹتا وہ کافی خوشی اور شوق سے سب فوٹوز دیکھ رہا تھا

_____

"میں تو ہمیشہ سے کیوٹ ہوں اور تم کالا بلا.... " اترا کر بال جھٹکے ساتھ ہی اسے چڑانے کے لئے شوخی کی مگر اسے حیرت ہوئی جب ایلیار نے کوئی دھیان نہیں دیا_____

"ایلی میں نے تمھیں کالا کہا_" جھک کر البم دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکا تاکی وہ متوجہ ہو جائے

____

"کوئی نہیں کالا..... میں جانتا ہوں میں بہت گڈ لوکینگ ہوں، میری رنگت بہت صاف ہے_" اس پر تو کوئی اثر ہی نہیں ہوا وہ فوٹو دیکھنے میں کھویا ہوا تھا_____

"مجھے معلوم تھا تم بس بنتے ہو کوئی حساس وساس نہیں ہو سب ڈرامہ ہے تمھارا تاکی" ....

"یہ کون ہے ثمین؟... " اس کی باتوں پر دھیان دئے بغیر اس بار اس نے البم رکھ کر فریم اٹھا کر ثمین سے اشتیاق سے پوچھا_____

"یہ میری پیاری سی حور جیسی سارا آنٹی ہے_" فریم دیکھتے ہی ثمین کی آنکھوں میں محبت کا دریا امڈ آیا ایلیار کے ہاتھ سے فریم لے کر بہت پیار سے فوٹو پر ہاتھ پھیرا_____

"اچھا.... میں نے سمجھا تمھاری اپنی ممی ہے_" وہ سچ میں ابھی تک یہی سمجھ رہا تھا_____

"میری ممی کو تو میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں ایلی_" اس بار وہ ہلکے سے اداسی سے مسکرائی، ایلیار نے ایک دم سے اسے اپنے ساتھ لگا لیا ساتھ ہی بولا تھا_" یہ تم سے کافی ملتی جلتی ہے نا اس لئے مجھے غلط فہمی ہوئی تھی_" ثمین کی پشت تھپکتے ہوئے بہت ہی نرمی سے بولا بھی تھا_____

"نہیں سارا آنٹی ایک بار بولی تھی میں ان پر ہوں_" ایلیار سے الگ ہوتے ہوئے جلدی سے کہا تھا_ ایلیار نے غور سے اسے دیکھا... فائق صاحب کو ڈیڈ کہتے ہوئے وہ اب بھی جھجھکتی تھی، اس کے اس طرح سے دیکھنے پر ثمین زبردستی مسکرائی_ سر جھٹک کر اس نے ثمین کے ہاتھ سے فوٹو فریم لے کر پھر سے دیکھتے ہوئے بولا.... " ہاں تم ڈیڈ سے بہت شبیہ رکھتی ہو ان کی جیسی آنکھیں ان کے جیسے بالوں کے کلر، اور بھی بہت سی باتیں، مگر تمھارے ہونٹ، تمھاری ہنسی بالکل ان کی جیسی نہیں لگتی دیکھو... " فریم اس کے چہرے کے پاس لے جا کر وہ بہت غور سے دونوں کی صورت دیکھ رہا تھا_ کوئی بھی آرام سے دھوکا کھا جاتا کی یہ اس کی ممی کی فوٹو ہے

_____

"ہاں یہ تو ہے، مگر سارا آنٹی تو بابا کی بیوی ہے، میری ممی تو ان کی بیوی ہے_ "اس بار وہ بھی زرا سی الجھی تھی_

"سدھر نا مت کبھی ان کے، اُن کے علاوہ بھی کچھ کہہ دیا کرو_ "سنجیدگی سے اس کے ہاتھ سے فریم لے کر ڈرایر کھول کر فوٹو اور البم اس میں رکھنے لگا، ثمین کچھ نہیں بولی تھی بس انگلی مروڑتی ہوئی چپ دی بیٹھی تھی

_____

"تمھارے پاس کوئی اور فوٹو نہیں ہے ان کی_ "اس کی طرف گردن موڑ کر دیکھتے ہوئے اس نے یونہی پوچھ لیا _ ثمین نے ہونٹ بنا کر ناں میں سر ہلا دیا_ ایلیار سر ہلا کر سر جھٹک چکا تھا_____

"تم پریشان ہو ایلی... " ثمین کو اس کے چہرے پر الجھن سی نظر آئی تھی_____

"نہیں بس یہ فوٹو دیکھ کر سوچ رہا تھا کی تمھاری سارا آنٹی کو میں نے کہیں دیکھا ہے_ "ایلیار نے پھر سے ذہن پر زور ڈالا شاید یاد آجائے کی اس عورت کو اس نے کہاں دیکھا ہے_____

"مجھے تو نصیحت کی جاتی ہے کی ان اور ان کی کیا ہوتا ہے اور خود تمھاری سارا آنٹی، وہ تمھاری بھی تو ساس جیسی ہے اپنی آنٹی کہتے ہوئے منہ دکھتا ہے_ "ایلیار نے فوراً اپنے ساتھ بیٹھی ثمین کو دیکھنے لگا_ وہ کمر پر ہاتھ رکھے آنکھیں سکوڑے ناک پھلا کر اسے گھور رہی تھی_ ایلیار کے ہونٹوں پر بڑی دلنشین مسکراہٹ نے گھیراؤ کیا تھا وہ اس کی زندگی میں اس طرح تھی جیسے جینے کے لئے حیات..... جب اس کا محبوب ساتھ ہے تو پھر یہ الجھن یہ پریشانی کوئی معنی نہیں رکھتی، پل میں ایلیار کا موڈ تبدیل ہوا تھا_____

اسے شوخی سے دیکھتے ہوئے وہ بیٹھے بیٹھے ہی آگے بڑھا تھا_ اس کے ارادے بھانپ کر ثمین تیزی سے پیچھے کھسکی _ایلیار مسکراتا ہوا زرا اور کھسکا تھا تو ثمین اور پیچھے کھسکی تھی _

"بس کرو ورنہ نیچے گر جاؤں گی.... پاس آنے میں کوئی مشکل ہے_ "اسے دیکھتے ہوئے ایلیار کے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ تھی_____

"بہت بڑی مشکل ہے" _

"کیسی مشکل" _

"آپ کے ارادے نیک نہیں " _

"آپ جیسا صنم ہو تو بھلا ارادے نیک کہاں رہ سکتے ہیں_ "اپنی آنکھوں میں اسے بھرتے ہوئے اس بار اسے ایک ہی جست میں پکڑنا چاہا_ ثمین اس سے پہلے ہی تیار تھی ایک طرف جھک کر وہ بڑی صفائی سے ایلیار کی گرفت سے نکل چکی تھی_ اس کی پکڑ سے نکل جانے پر ثمین زور سے کھکھلائی_____

"میڈم مجھ سے بچنا آسان نہیں_ "ایلیار اس بار پھر سے اس کے پیچھے تھا_ وہ کھکھلاتی ہوئی اسے پورے روم میں نچا رہی تھی_ دونوں کی ہنسی کی آواز پورے روم میں گونج رہی تھی_ اس بار اسے پکڑنے کا ارادہ کر کے ایلیار اسی سمت مڑا تھا جدھر سے وہ گھوم کر اس سے بھاگنا چاہتی تھی_ ثمین جیسے ہی مڑی ایلیار نے اسے کھینچ کر اپنے سینے میں جکڑ لیا_ ہنستی ہوئی ثمین اس سے خود کو چھڑا رہی تھی اور ایلیار ہنستے ہوئے اس کی کمر کو جکڑ کر بستر پر گرا تھا_____

دونوں کی خوشی سے بھرپور ہنسی پورے روم میں پیار کا سرگم پھیلا رہی تھی_ ہنسی رکی تو دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں وارفتگی سے دیکھا تھا،اب آنکھوں میں محبت کے سمندر لئے وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے_ ایلیار کے ہاتھوں نے ثمین کی کمر کو اور بھی جکڑا تھا وہی ثمین نے بھی ایلیار کی گردن میں اپنے ہاتھ سراسرائے تھے_ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے اور قریب ہوئے تھے_ اتنے کی تیز تیز چلتی سانسوں سے سانسیں ٹکرانے لگی_____

..........*.....*.....*.....*.....*

"آجاؤ نگار ادھر ہی آجاؤ سب موسم کو انجوائے کر رہے ہے ادھر ہی... تم بھی ادھر ہی آجاؤ_ "نگار کو پورچ کی طرف آتے دیکھ کر ہی بڑی ماں نے بہت ہی نرمی سے بلایا تھا انہیں_ وہ بھی آج بڑے فریش موڈ میں تھی کی ان کی مان کر وہاں پر رکھی کرسیوں میں سے ایک پر آکر آرام سے بیٹھی تھی، عادت کے مطابق بڑی نزاکت سے ایک پیر پر دوسرا پیر رکھ لیا، ہاتھ میں لیا موبائل سامنے ٹیبل پر رکھ دیا_____

"آج تم جلدی آگئی آفس سے_ "بڑی ماں نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سادگی سے پوچھا_ ساتھ ہی چائے کی کیتلی اٹھا کر کپ میں چائے نکالنے لگی_____

"جی بس ایسے ہی موسم بڑا اچھا ہو رہا ہے، اسی لئے آپ یہاں بیٹھی انجوائے کر رہی ہے_" اپنے اسٹیپ میں کٹے ہوئے بالوں کو نفاست سے کاندھوں سے جھٹک کر انہوں نے لان میں برستی جھما جھم بارش کی طرف دیکھا _کافی دیر سے بارش ہو رہی تھی اور لان کے ہر پتے... ہر ڈالی... بارش کے پانی سے بھیگ رہیں تھیں

"ہاں میں تو اپنے روم میں تھی، بچیاں مجھے یہاں اٹھا لائی، لو چائے اور یہ سنکس لو، نیلم اور ثمین نے بڑے شوق سے بنائے ہے_" بڑی ماں نے خود ان کے لئے چائے بنائی اور پلیٹ میں سنکس ڈال کر بھی ان کی طرف بڑھائے_ وہ بس مسکرا دی ہاتھ بڑھا کر بس چائے کا کپ لیا سنکس کو چھوا بھی نہیں

"نیلم اور بچے دکھائی نہیں دے رہے ہیں_" چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے انہوں نے ایسے ہی سرسری سا پوچھ لیا انداز لاپرواہی والا تھا

" وہاں دیکھو بچوں کے ساتھ دونوں بارش کا انجوائے کر رہیں ہیں_" بڑی ماں نے آنکھوں سے اشارہ کیا تو نگار نے زرا سا رخ موڑ کر اس طرف دیکھا ان کی نگاہ اس منظر پر جمی تھی_ لان کے ایک طرف شیڈ بنے ہوئے تھے جہاں ساقب نے بچوں کے لئے راڈ والے جھولے ڈالے ہوئے تھے مصنوعی آبشار اور خوبصورت سیڑھیوں سے سے بنا وہ شیڈ_ اب انہوں نے دھیان دیا تھا ادھر نیلم اور بچے اور ان کی دشمن بھی موجود ہیں

انہوں نے ادھر دیکھتے ہوئے چائے کی چسکی لی، ہنستی مسکراتی بارش میں بچوں کے ساتھ جھولا جھولتی ثمین..... وہ پوری بھیگی ہوئی تھی مگر دوپٹہ بڑے سلیقہ سے سر پر لپیٹا ہوا تھا، پیر وتک آتا وہ گلابی فراک والا سوٹ پہنے، ہمیشہ کی طرح حسین تر سے حسین، بارش میں بھیگتی جیسے کوئی خوبصورت پھول_ بہت تیزی سے ان کے ذہن کے

پردے پر ثمین سے ملتا جلتا ایک چہرہ لہرایا تھا بہت سے منظر آنکھوں کے سامنے پھرنے لگے_ سر جھٹک کر انہوں نے پھر سے رخ بڑی ماں کی طرف موڑ لیا_____

"عجیب بچوں والی حرکتیں ہے، آپ نے آپا نیلم کو بہت چھوٹ دے رکھی ہے.... دو بچوں کی ماں ہے وہ مگر زرا بھی سنجیدگی نہیں اس میں_" وہ کہنا تو ثمین چاہتی تھی مگر نام لیا بس نیلم کا_____

"نگار... نیلم میری بیٹی ہے اس کا اپنا گھر ہے جیسے چاہے رہے، اور بچوں کی ماں بن گئی ہے تو کیا ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے، کیا چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو انجوائے کرنا، شرارتیں کرنا سب بند کر دے_" بڑی آپا کے منھ سے ایسی تلخ بات سن کر انہوں نے کڑوا گھونٹ حلق کے نیچے اتارا_ ناگواری سے اپنی بڑی نند کو دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی_____

"ایلی نہیں آیا ابھی تک_" نگار نے بات ہی بدل ڈالی_ ایلیار کو وہاں نہیں دیکھ کر زرا سا سکون ہی ہوا تھا ورنہ بچوں کے ساتھ وہ بھی لگا ہوتا اور ان کا خون جل جل جاتا_____

"نہیں آج کل وہ دیر میں ہی آتا ہے، فائق کے ساتھ بہت بزی ہے وہ_" بڑی ماں نے بتایا تو وہ کچھ اور بھی مطمئن سی ہو گئی تھی_ ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے وہ بار بار ثمین کی طرف بھی دیکھ لیتی - جس کی کھلا کھلاہٹ رک ہی نہیں رہی تھی_ ناجانے کیوں دل میں بہت تیزی سے کچھ چبھنے لگا_ وہ کیسے خوش رہ سکتی ہے، وہ کیوں خوش ہے، اسے تو خوش وہ دیکھ ہی نہیں سکتی تھی_ ناجانے انہوں نے آج یہ محسوس کیا تھا کی وہ ویسی نظر نہیں آرہی ہے جیسا وہ چاہتی ہے، وہ تو گلاب کے پھولوں سے زیادہ کھلی کھلی نظر آرہی تھی_____

" ثمین بہت خوش ہے_ "نگار ثمین کو دیکھتے ہوئے اچانک بولی تو... بڑی ماں نے ان کا چہرہ دیکھا، ان کی آنکھوں میں ایسا کچھ تھا کی بڑی ماں نے محسوس کر کے سنجیدگی سے کہا تھا .....

"خوشیوں پر ثمین کا بھی حق ہے، ویسے بھی ثمین کسی چیز کو سر پر سوار نہیں رکھتی ہے بچوں جیسی ہے وہ بالکل، ابھی کچھ دیر پہلے اپنے بابا سے بات کی ہے تو اس لئے بہت خوش ہے_ "بڑی ماں نے سب چھپانا ہی بہتر جانا انہیں نگار کی آنکھوں سے احساس ہوا تھا کی انہیں کچھ بتانے کا فیصلہ صحیح نہیں ہے_ اس لئے ایسا کہہ دیا جس میں جھوٹ بھی نہیں تھا کچھ دیر پہلے ہی اس کی مبین سے بات ہوئی تھی اور انہوں نے بھی سنی تھی_____

"کون بابا... فائق سے بات ہوتی ہے اس کی_" نگار نا سمجھی سے ان کو دیکھنے لگی بابا سے فائق کو سمجھی تھی

_____

"مبین کی بات کر رہی تھی فائق کو وہ بابا نہیں کہتی_ "بڑی ماں اب بھی سنجیدہ تھی_____

"کہنا بھی نہیں چاہئے اس کا حق ہی نہیں یہاں_ باپ اس کا بیزار، شوہر بس نام نہاد کا_ کس حق سے رہ رہی ہے یہ میرے گھر میں_ کب جا رہی ہے یہاں سے_" نگار کچھ بیچینی سی محسوس کر رہی تھی_ اس لئے تلخی سے انہوں نے جو کہا تھا بڑی ماں نے بہت ناگواری اور غصے سے ان کی طرف دیکھا_____

"ثمین سے تمھیں کیا خطرہ ہے نگار وہ بیچاری اگر یہاں ایلی کی بیوی بن کر بھی رہے تو کیا پریشانی ہے_ ایلی" .....

"نہیں ہے وہ ایلی کی بیوی سمجھی آپ آپا_" اپنے ہاتھ میں تھما کپ انہوں نے ایک دم سے فرش پر پٹخ دیا تھا آنکھوں میں جیسے نفرت چھلک پڑی، اتنی نفرت بڑی ماں ساکت سی نگار کو دیکھنے لگی_ اس نفرت میں پہلی بار

انہوں نے نگار کا چہرہ سیاہ پڑتا محسوس کیا تھا، پہلی بار انہیں یہ احساس ہوا، ثمین کو فائق سے نہیں بس نگار سے خطرہ ہے_____

"آپ لوگ یہ مان کر رہیں آپا.... جب تک میں یہ رشتہ ختم نہیں کرا دوں گی چین سے نہیں بیٹھیوں گی_ میں اس لڑکی کو کبھی بھی اپنی بہو نہیں قبول کروں گی.. مر جاؤں گی مگر اسے خوش نہیں دیکھوں گی_" بڑی ماں ساکت سی ان کی زہر میں ڈوبی بات سن رہی تھی_ ان کی آنکھوں میں جو صدمہ تھا نگار کو احساس ہو گیا وہ جذبات میں آج غلط کر بیٹھی ہے.... نگار گہری سانس لے کر خود پر کنٹرول کرنے لگی، یو اپنا آپ کھونے پر اندر ہی اندر خود کو سرزنش کرنے لگی_____

"سوری آپا مجھے بس غصہ آ گیا تھا_" ان کے چہرے پر کوئی بھی شرمندگی کا احساس نہیں تھا، وہ بس فارمیٹلی نبھا رہی تھی، یہ وہ بھی جانتی تھی_ کتنے لمحے بس خاموشی سے بیٹے تھے کسی کے پاس کہنے کے لئے کچھ تھا بھی نہیں_ بڑی ماں خاموش سی سوچوں میں غرق تھی اور نگار اپنی ہی ادھیڑ بن میں_____

"واؤ آتے ہی اتنے مزے دار سنکس اور چائے_ وہ بھی اہسی غضب کے موسم میں_" ایلیار کی پرجوش آواز پر نگار اپنے دھیان سے باہر نکل آئی_ بڑی ماں ایلیار کو دیکھ کر زبردستی مسکرائی، پتہ نہیں کیوں دل میں یہ سوچا.... ایلیار ابھی نا ہی آیا ہوتا تو اچھا تھا، جانے کیوں نگار سے انہیں ڈر لگنے لگا تھا_____

ساقب اور ایلیار دونوں ہی ساتھ آ کر وہاں رکھی کرسیوں میں سے ایک ایک کرسی کھسکا کر بیٹھے تھے_ ساقب نے تو بیٹھتے ہی پلیٹ میں ڈھیر سارے سنکس بھرے تھے_____

"آرام سے بھائی کہیں بھاگا نہیں جارہا ہے_" ان ہی کی پلیٹ سے چکن پکوڑوں کو اٹھاتے ہوئے اس نے شوخی سے ان کی طرف دیکھا_____

"بھاگا تو جارہا ہے... تم ہی لے کر بھاگ رہے ہو، اپنی پلیٹ پکڑ لو تم_" ساقب نے اس کے ہاتھ سے پکوڑے چھین کر اپنی پلیٹ میں واپس رکھ لئے، اس بار بڑی ماں مسکرائی دونوں بچوں جیسے اب بھی لڑتے تھے

_____

"جاؤ اپنے روم میں فریش ہو جاؤ ایلی_" ساقب کی پلیٹ میں سے پھر سے ہاتھ بڑھاتے ایلیار کو دیکھ کر نگار ٹوکے بنا نہیں رہ سکی_____

"ممی میرا موڈ بہت فریش ہے اور فریش نہیں ہونا مجھے_" ایلیار مسکرا کر ان سے کہتا اپنی پلیٹ میں سنکس نکال رہا تھا_ نگار کس مقصد سے ایلیار کو ہٹانا چاہتی تھی یہ بڑی ماں بھی سمجھ رہی تھی، بس افسوس سے اپنے بھتیجے کو دیکھا جو اپنی زندگی کو سنوارنے کی کوشش میں لگا تھا مگر کیا نگار کے ہوتے ہوئے ایسا ممکن تھا اب وہ حقیقت میں فکر مند ہو گئی تھی_____

"کیا بات ہے پھوپھو بہت چپ ہے آپ_" ایلیار نے اس بار رول کھاتے ہوئے اپنی پیاری پھوپھو کی طرف بھی دیکھا جب سے وہ آکر بیٹھا تھا وہ ابھی تک ایک لفظ نہیں بولی تھی_ ان کی خاموشی محسوس کر کے ایلیار نے ان سے پوچھے بنا نہیں رہ سکا_ نگار نے ناگواری سے ناک سکوڑی... ہو گیا پھوپھو بھتیجے کا ڈرامہ شروع_____

"کچھ نہیں بیٹا بس ایسے ہی_ "خود کو سنبھال کر وہ بس ہولے سے مسکرائی ایلیار مطمئن ہو کر ادھر دیکھنے لگا جدھر دل کی دھڑکنیں صدا دے رہی تھی کی محبوب کدھر ہے _____

"اتنی بارش اور یہ شوق.... " کوئی دیکھے یا نا دیکھے ثمین کو ڈھونڈتی ایلیار کی بیچین نظر آتے ہی سب سے پہلے ادھر گئی تھی، مگر بولا اب تھا_ ساقب نے کھاتے ہوئے ادھر ہی دیکھا جدھر وہ لوگ آرام سے ان دونوں سے بے خبر تھی آپس میں سر جوڑے پٹر پٹر بولتی اور قہقہے لگاتی_____

"سارے فالتو شوق میری بیوی میں بھرے ہوئے ہیں_ "منھ بنا کر کہتے ہوئے انہوں نے پلیٹ میں ڈھیر ساری چٹنی انڈیلی_

"بھابھی سے کہہ دوں، آپ کیا بول رہے ہے_ " ایلیار نے ان کو چھیڑنے کے لئے ان کی طرف دیکھا

_____

"شوق سے ویسے تمھیں بھی تو وہی پہنچنے کی جلدی ہو گی_ "آدھی بات تیز اور آدھی بات اس کے کان میں جھک کر کہی وہ بس انہیں دیکھ کر ان کے پیر پر مار بھی چکا تھا_____

"آپ کو نہیں ہے ایسی بارش اور دور بیٹھا صنم_ "ایلیار نے مار لینے کے بعد کان میں جھک کر سرگوشی بھی کی_

"اپنی اماں کی طرف دیکھ کر بات کرو پھر صنم کی طرف جانا_ "ساقب نے بہت آہستہ سے بڑبڑا کر اس کی توجہ نگار کی طرف کروائی، جو ان دونوں کی گھور رہی تھی_ ایلیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_

"ایلی چائے لو_" نگار نے اس کا دھیان چائے کی طرف کیا جو وہ بیٹھتے ہی بھول گیا تھا اور اب بس ساقب سے شوخی بگھاری جا رہی تھی_____

"آپ آج جلدی آ گئی ممی آفس سے_" اس کا پوچھنا تھا کی ساقب بڑبڑائے...." بیچارے کو ٹائم نہیں ملے گا_" ایلیار نے گردن موڑ کر ساقب کو گھورا وہ کھاتے ہوئے ہونٹ بھی گول کر چکے تھے_____

"ساقب چپ چاپ کھاؤ بڑبڑ مت کرو_" بڑی ماں نے ٹوک دیا نگار کا بنتا منہ دیکھ کر، نگار کچھ زیادہ ہی اب ایلیار کو بس اپنی طرف کھینچنا چاہتی تھی اس کا لگاؤ گھر کے کسی بھی فرد کے ساتھ انہیں برداشت نہیں ہو رہا تھا_

"تھینکس پھوپھو_" ایلیار نے خوش ہو کر ساقب کو منہ چڑایا_

"تھینکس مامی آپ کے یہاں ہونے کا_" انہوں نے بھی اپنا بدلا پورا کیا_

"تھینکس فار واٹ_" نگار نے اپنے شانے اچکائے_

"اتنا شاندار موسم ہے... آپ ہمارے ساتھ بیٹھی ہے ایلی تو بہت خوش ہو رہا ہے کی ممی کتنے دنوں بعد اس کے پاس ہے،_ آپ آرام سے آج اسے کوئی پارٹی وغیرہ میں لے جائے... مجھ سے کہہ رہا تھا آپ کے ساتھ جانے کو_" اف ساقب کی باتیں، ایلیار کا دل کہا ٹیبل پر رکھی چائے کی کیتلی ان کے سر پر انڈیل دے_____

"ساقب کیا کہہ رہا ہے ایلی_" نگار کچھ تعجب سے اسے دیکھ رہی تھی_

"صحیح کہہ رہے ہیں ممی کتنے دن بعد آپ ہمارے ساتھ بیٹھی ہے، ہمیشہ خوش رہا کرے_" اس بار وہ واقعی خوشی سے بولا تھا بہت دنوں بعد نگار کو نارمل جو دیکھ رہا تھا_____

"تم خوش تو میں خوش مائی سن_ "انہوں نے پیار سے ایلیار کا گال تھپکا_ اس بار بڑی ماں نے راحت کی سانس لی، _نگار ایلیار کی خوشی کے لئے سب بھلا سکتی ہے اگر ایلیار ان سے کہے گا تو وہ مان جائے گی.... بہر حال یہ بات سب جانتے ہیں نگار کی جان ایلیار میں بستی ہے، اس کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے_ ماحول میں تناہو اتناؤ کم ہوا تو دھیرے دھیرے وہ لوگ آپس میں ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگے_____

باتیں تو ایلیار بھی کر رہا تھا مگر وہ چاہ کر بھی بار بار ادھر دیکھنے سے خود کو روک نہیں پا رہا تھا_ ثمین اور بھا بھی اب شیڈ کے نیچے بیٹھ کر لگاتار ایک دوسرے سے نا جانے کون کون سی باتوں میں لگی ہوئی تھی_ ثمین بار بار اپنی ہتھیلی میں بندیں جمع کرتی اور کبھی خود پر تو کبھی بھابھی پر اچھالتی اور اس کا چہرہ ایسے لگے رہا تھا کوئی گلابیاں گھول کر اس کے چہرے پر پھینک چکا ہو.... بارش کی بوندوں سے نکھر کر اور بھی حسین ہوتا چہرہ_ سیڑھیوں پر رکھے پیر بھیگے ہوئے دو کنول کے پھول_ ایلیار چائے پیتے ہوئے سر سے پیر تک اسے نہار رہا تھا دل کیسے سنبھالے ہوئے تھا یا تو وہ خود جانتا تھا یا اس کا خدا_____

بچے فٹ بال میں لگے ہوئے تھے اور ابھی تک ادھر متوجہ نہیں ہوئے تھے ورنہ ان کے بہانے وہ آرام سے ان دونوں کے پاس پہنچ جاتا_ ایلیار نے بے بسی سے نگار کی طرف دیکھا، وہ اپنے موبائل فون میں بزی بڑے سکون سے بیٹھی تھی اور لگتا ہے ان کا ارادہ یہاں سے جانے کا بھی نہیں تھا_ سرد آہ بھر کر اس نے ایک بار پھر ادھر دیکھ کر اپنی ساری توجہ چائے کے کپ کی طرف کر لی_____

ادھر بھابھی کے ساتھ بیٹھی ثمین نے گھٹنے سکڑ کر دونوں بازوں کا گھیرا بنا کر خود کو سکڑ لیا_ بھابھی اسے زبردستی اب لے کر یہاں پر جم کر بیٹھ گئی تھی_ "بھابھی اب مجھے سردی لگ رہی ہے... اندر چلے بہت ہو گئی بارش میں

انجوائے مینٹ_ "اتنی دیر سے پہلے بچوں کے ساتھ فٹبال کھیلا پھر جھولے کا مزہ لیا اب یہاں بیٹھی ہوئی تھی بارش نے آرام سے سردی لگانا شروع کر دی تھی_____

"شرط کا فیصلہ تو ہو جانے دو میری گڑیا سی دیورانی جی_ "نیلم نے شوخی سے اس کے گالوں پر چٹکی کاٹی، آنکھوں میں ڈھیروں شرارت کی چمک لئے انہوں نے یہاں سے نظر آتے اپنے شوہر اور دیور کو بھی دیکھا_____

"بھابھی وہ لوگ نہیں آئیں گے_ نک چھڑی ممی جو بیٹھی ہوئی ہے، ایلی احتیاط سے کام لے رہا ہے اور ویسے بھی میرا ان کی شعلے اگلتی نگاہوں کا جھیلنے کا کوئی موڈ نہیں ہے، ایلیار کے ساتھ مجھے دیکھ کر وہ ایسے دیکھتی ہے مجھے جیسے سالم نگل جائے گی_ "وہ منہ بناتی چپکے سے ادھر بھی دیکھ لیتی_ اتنی دور سے بھی ایلیار کی نگاہ خود پر محسوس کر رہی تھی_ دل کے تار جہاں جڑے ہو وہاں سب محسوس ہو جاتا ہے_ اور دل مچل مچل کر چاہ رہا تھا وہ بھی اس بارش میں اس کے پاس ہو اس کی بانہیں ہو اور ڈھیروں محبت، اگر وہ دونوں اکیلے ہوتے تو اب تک_ سوچ کر ثمین ہلکے سے ہنسی تھی_____

"کیا سوچ کر ہنسا جا رہا ہے بنو_ "بھابھی کی تیز نظروں سے اس کی نگاہ بچی نہیں رہی تھی_____

ثمین نے حیا بھری مسکراہٹ سے ناں میں سر ہلایا تھا_ "ہائے اگر ایلی ابھی تمھارے یہ حیا بھرے چہرے کو دیکھ لیں تو قسم کھا کر کہتی ہوں ممی تو کیا ڈیڈ کے بھی سامنے تمھیں اٹھا کر لے جاتا اور پھر تمھاری تو خیر ہی نہیں رہتی پورا پاگل ہے تمھارے عشق میں__ "بھابھی نے بڑے جوش سے اس کے دونوں گال چٹکی میں دبا کر ادھر ادھر گھما کر اپنا چہرہ بڑھا کر اس کے گال محبت سے چوم بھی لئے_____

"بھابھی بہت بیہودہ ہو گئی آپ_ "وہ کراہ کر ہولے سے چلائی، ان سے اپنا آپ چھڑا کر وہ بری طرح سے شرمائی تھی ان کی بے باک بات پر_____

"دیکھ لیں اپنی بیوی کو میری امانت میں کیسے خیانت کر رہی ہے_ "یہ منظر ایلیار سے کیسے مخفی رہ سکتا، ساقب کے کان میں کہتے ہوئے اس کا منھ بھی بنا تھا_ ساقب بس کھاتے ہوئے ہنسی چھپا کر سر جھکا کر بیٹھ گئے_ بڑی ماں سب سمجھ رہی تھی اس لئے بس مسکراتے ہوئے پیار سے سب کو دیکھ لیتی_____

"بیہودگی تو وہ دکھائے گا میرا پیارا دیور_ "بھابھی اب موڈ میں آچکی تھی_

"لگتا ہے آپ کے اوپر کچھ زیادہ ہی موسم کا اثر ہو گیا ہے کہے تو بھائی کو بلوا دوں_ "اس بار ثمین نے ان کے کھلے بالوں کی ایک لٹ کھینچی_____

"ہائے.... اپنی تو خیر ہی خیر ہے میری ساس اتنی ڈینجر نہیں چاہے تو ان کے سامنے اٹھا کر لے جا سکتی ہوں_ " نیلم نے بڑی ترنگ میں آکر اپنے میاں کی طرف دیکھا مگر وہ تو بس کھانے میں لگے ہوئے تھے ساتھ ہی موبائل بھی دیکھا جا رہا تھا_ نیلم کا منھ بن گیا تو ثمین زور سے ہنسی تھی_____

"ساس ڈینجر ہونا ہو شوہر کو عاشق ہونا چاہیے کیوں بھابھی ڈیر_ "ثمین نے انہیں تپانے کے لئے ان کے شانے پر کہنی جمائی_

"ساقب تو ہے ہی سڑے موڈ کے_ "وہ منھ ٹیڑھا کر کے اپنے بال جھٹک کر جوڑا بنا چکی تھی_

"بھابھی اب چلے_ "ثمین نے پھر سے کہا شاید انہیں رحم آجائے_____

"چپکی بیٹھی رہو، دیور جی کو آنے تو دو_ "وہ اس پر رحم کھانے کے موڈ میں نہیں تھی_____

"دیور جی ممی کے چنگل میں ہے اللہ کسی کو بھی ایسی ساس نا دے_ "ثمین سکڑ کر بیٹھی منہ بنا کر نگار اور ایلیار کو بھی دیکھ لیتی_____

"کہتی تو تم صحیح ہو، مگر ڈرو مت کیا کر لیں گی وہ، تمھارا شوہر تمھاری مٹھی میں ہے بس اسے قابو میں رکھنا_ "نیلم بڑے جوش سے بولی_

"ہاں ایلی کی تو جان ہوں میں، ڈرتی تو میں ان سے بالکل نہیں ہوں بس ایلی کی وجہ سے چپ ہو جاتی ہوں_ "اس نے فخر سے گردن اکڑائی_____

"اللہ تم لوگوں کی محبت سلامت رکھے_ دیکھو میں یہ نہیں کہتی کی تم ان سے بد تمیزی کرو مگر غلط بات پر چپ بھی نا رہنا ورنہ ایسی ڈینجر ساسوں کا دماغ خراب ہو جاتا ہے_ "نگار کو تپی تپی نگاہوں سے دیکھتی وہ اسے سمجھا بھی رہی تھی_ ثمین نے منہ بنا کر ہاں میں سر ہلایا_____

"ہائے بھابھی کاش میری ساس بھی بڑی ماں جیسی ہوتی_ "اب وہ بڑی ماں کو دیکھنے لگی سیدھی سادھی محبت سے گندھی اس کی آواز میں حسرت سی گھل گئی_____

"بڑی ماں تو میری ممی جیسی ہے_ خیر اداس نا ہو وہ تمھاری بھی ساس ہے یہی سوچ کر خوش ہو لو_ "نیلم نے اچھے سے تسلی دی_____

"بڑی ماں میری ماں ہے... ساس تو بس وہی ہے اور زندگی بھر ساس ہی رہنا ہے انہوں نے_ ایلی کی محبت نا ہوتی تو ایک منٹ نا لگاتی گھر چھوڑنے میں_ "گردن جھٹک کر ہونٹ ٹیڑھا کر کے جیسے اس نے نگار کو منہ چڑایا

"صحیح، اب بھی دیکھو کیسے فن ڈال کر بیٹھی ہے ورنہ ایسے موسم میں تو ساجن کا ساتھ ہو بارش کی بوندیں ہو_" بھابھی کہہ کر لہک کر کھڑی بھی ہو گئی اور لان میں کھلے میں آ کر دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا کر جھومنا بھی شروع ہو گئی_ ثمین کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی تھی وہی سیڑھیوں پر گرتی لڑھکتی ہنسے جا رہی تھی_ اس طرح اسے ہنستے دیکھ کر نیلم کو کیا سوجھی تھی کی اسے بھی کھینچ کر بارش کے پانی میں لا کر کھڑا کر دیا اور ادھر ایلیار کا دل جیسے کسی نے بے قراری میں بھیگا ڈالا ہو_

"آج زلزلہ ضرور آ جائے گا_ "ساقب بڑی دلچسپی سے جھومتی جھامتی نیلم کو دیکھنے لگے اب ان کا دل بھی مچل اٹھا تھا اپنی محبوب بیوی کے ساتھ بارش میں رنگ جمانے کا، ثمین کو گول گول گھماتی نیلم بڑی ترنگ میں تھی دونوں کی ہنسی سے پورا لان گونج رہا تھا_

" دو منٹ کو کوئی سکون سے نہیں بیٹھ سکتا کیا بیہودگی ہے_ "نگار بڑی ناگواری سے ادھر دیکھ کر پھر سر جھٹک کر پھر سے موبائل دیکھنے لگی_

"بچیوں کو بہت دن بعد ایسا ہنگامہ کرتے ہوئے دیکھ رہی ہوں... جیسے پورا گھر چہک رہا ہو اب_ "بڑی ماں اپنے ہی موڈ میں تھی وہ بہت خوشی سے دونوں کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی_

"یہ بچیاں ہیں... ایک دو بچے کی ماں ایک شادی شدہ_"اس بار ایلیار اور ساقب نے ایک دوسرے کا منہ دیکھا نگار بڑبڑا کر وہی بیٹھی رہی اور دونوں نے ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا_____

"میں بھابھی سے کہنے جارہا ہوں کی آپ انہیں چڑا رہے ہے_"ایلیار اٹھنے کا ارادہ کر کے بولا_

"ایلی بیٹھو یہی کوئی ضرورت نہیں بارش میں بھیگنے کی چائے ہو چکی ہے تو جاؤ روم میں فریش ہو جاؤ_"اسے اٹھتے دیکھ کر نگار نے بہت سختی سے حکم دیا_____

"مجھے اور چائے پینی ہے، آج لنچ بھی نہیں کیا تھا بھوک لگی ہے_"دل میں وہ بری طرح سے تپا تھا اس لئے منہ بنا کر پھر سے چائے نکالنی شروع کی_بڑی ماں نے افسوس سے نگار کو دیکھا.... کتنی کم ظرف نکلی ہے وہ اب وہ کام بھی کرنے لگی جو خود نگار کو سخت ناپسند تھے_کبھی ایلیار پر کسی بات کی پابندی نا لگانے والی نگار اسے اپنا پابند بنانا چاہ رہی تھی_____

"_اب میرا دل بھی بے قابو ہو رہا ہے_"ساقب اس بار ایلیار کے کان میں پورے کے پورے گھس ہی گئے تھے_____

"یہ ماؤں کے پہرے تو ہٹے_"جل کر گرم چائے کا بڑا سا گھونٹ لیا_____

"کچھ ترکیب نکالے_"ساقب پر جوش ہوئے_

"کاش بچے مجھے دیکھ لیں تو پھر بہانا مل جائے گا_" وہ اتنی حسرت سے بولا کی شاید قبولیت کا وقت تھا، اس کی دعا قبول ہو گئی خود ہی کھیلتے کھیلتے بچے تھک کر پورچ کی طرف مڑے اور وہاں چاچو اور پاپا کو بیٹھے دیکھ کر بچے دوڑتے ہوئے پورچ تک آ گئے_____

"چاچو چاچو.... چلے فٹ بال کھیلے کب سے ہم آپ کا ویٹ کر رہے تھے_" عادل اور عاقب ایک ساتھ چاچو کی گود چھڑ گئے_____

"نہیں ابھی نہیں ابھی میں تھکا ہوں_" چور نظروں سے نگار کے سخت ہو چکے چہرے کو دیکھ کر اس نے اوپری اوپری سے انکار کیا دل میں تو لڈو پھوٹنے لگے تھے_____

"چلو چاچو کو رہنے دو میں چلتا ہوں_" ساقب بڑے آرام سے کھڑے ہو کر کوٹ اتار کر کرسی پر پھینکتے آستینوں کو چھڑاتے ہوئے کرسی کھسکا چکے تھے_ ایلیار سر سے پیر تک جل گیا ان کے اس طرح سے جانے پر

_____

"نہیں چاچو بھی چلے_ چاچو چلے... چلے... " شکر تھا بچے زیادہ سمجھدار تھے، اسے زبردستی کھینچنے لگے وہ نگار کی طرف دیکھتا ایسے اٹھا جیسے بچوں کی وجہ سے جا رہا تھا_ بڑی ماں اپنی مسکراہٹ دباتی اٹھی تھی پھر وہ دھیرے دھیرے اندر چلی گئی اور نگار تلملاتی ہوئی وہی بیٹھی تماشا دیکھ رہی تھی_____

بھابھی نے دونوں کو ایک ساتھ آتے دیکھ کر گول گول چکر دیتی ثمین کو بڑی شرارت سے ادھر زور لگا کر دھکیلا تھا جدھر ایلیار بچوں کے ساتھ آ رہا تھا..... ثمین بری طرح لڑکھڑا کر گر جاتی کی ایلیار نے فرتی سے اسے اپنے

سینے میں سمیٹنے کے لئے بانہیں پھیلا دی، ثمین بڑے زور سے اس کے فولادی سینے سے ٹکرائی تھی، وہ اسے تیزی سے سمیٹ چکا تھا ثمین نے چہرہ اٹھا کر ایلیار کی والہانہ محبت چھلکاتی آنکھوں میں دیکھا_ دونوں کی آنکھوں میں ایک ہی جیسی محبت کی آگ بھڑک رہی تھی ایک ہوتی دھڑکنیں ایک ہی راگ الاپ رہی تھی کی بس وہ دونوں ہو اور کوئی نہیں_ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دونوں بے خبر ہو گئے تھے_ ادھر نگار پوری قوت سے کرسی پیچھے گھسیٹ کر وہاں کھڑی ہو گئی_____

"کیا خیال ہے نیلم سب کو بھگا دیا جائے_" ساقب نیلم کے پاس آتے ہوئے ان کے شانے پر اپنے بازوں رکھتے ہوئے شرارت سے دونوں کو دیکھ رہے تھے_ نیلم زور سے ہنسی تو وہ دونوں جیسے ہوش میں آ گئے تھے، ثمین اچھل کر اس سے دور ہوئی تھی_ سر پر بھیگا دوپٹہ اور اچھے سے لپیٹ کر ساقب اور نیلم کی طرف دیکھا شرم سے آنکھیں جھکی جا رہی تھی_ ادھر نگار کی آنکھوں میں ایسے ہی کئی منظر لہرائے تھے اب ان کی برداشت جواب دے گئی جھٹکے سے مڑ کر وہ اندر چلی گئی تھی_____

"دیکھا میں نا کہتی تھی دونوں آئیں گے، جیت گئی نا میں شرط_" نیلم خوشی خوشی سے تالی بجا کر ثمین سے بولی_

"کیسی شرط لگا کر بیٹھی تھی آپ میری بیوی سے_" ایلیار نے زبردست بارش میں بھیگتے ہوئے بالوں میں انگلی پھنسا کر اسے پیشانی سے ہٹایا زرا سا مڑ کر پورچ کی طرف بھی دیکھا، نگار کو وہاں نا دیکھ کر دل میں سکون اتر گیا... اب وہ کھل کر ہنستا ثمین کے پاس آ کر کھڑا ہوا تھا_____

"ہماری آپس کی بات ہے تمھیں کیوں بتائے_" نیلم نے آنکھیں مٹکا شرمائی ثمین کی طرف دیکھا اس نے آنکھیں دکھا کر تنبیہ کی_

"ہمیں تو شریق کر لے_ "ساقب رومانٹک بنتے ہوئے نیلم کے شانے پر جھکے_

"ایسے کیسے جائے چائے پی لیں ہم تو بارش انجوائے کر رہے ہے_ "نیلم جلی ہوئی تھی اس لئے دھکیل کر دور کیا _ ثمین نے نچلا لب دانتوں میں دبا کر ہنسی دباتے ہوئے نیلم کو دیکھا پھر منہ بناتے ساقب کو_ ادھر ایلیار بس اسے دیکھنے میں لگا ہوا تھا خود پر جمی ایلیار کی نگاہوں کا ثمین کو اچھے سے اندازہ ہو رہا تھا_ "بھابھی اب اندر جاؤں میں سردی سی لگ رہی ہے_ "اپنی بھلائی اسے اندر جانے میں ہی لگی تھی_____

"اچھا اتنی دیر سے سردی نہیں لگ رہی تھی، میرے آتے ہی اندر جانے کا خیال چپ چاپ یہی رہو_ "عادل کو گود میں اٹھا کر وہ اور بھی اس کے قریب ہو کر کھڑا ہو گیا_ ثمین ایک نظر اسے دیکھ کر نیلم کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی، یو بارش میں بھیگ کر عجیب سے احساس سے دوچار ہو رہی تھی وہ_ ایلیار نے ہونٹ گول کر کے اپنے سجن کے انداز دیکھے اس کی تو ہر ادا ہی جان لیوا تھی_____

"اب چھپنے سے کام نہیں چلے گا، شرط پوری کرو_ "نیلم نے شرارت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر سامنے کر دیا _ ایلیار اور ساقب ناسمجھی سے اب انہیں دیکھ رہے تھے_____

"بھابھی میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں_ "ثمین چور نظروں سے ایلیار کی طرف دیکھ کر آہستہ سے بولی تھی آنکھیں پھر سے جھک گئی_____

"اچھا جی اب ہم اندر جائے تب کروں گی_ "نیلم پھر بھی تیار تھی اس کی کمر میں ہاتھ لگا کر گدگدی کی تو وہ اچھل کر ان سے دور ہٹی_____

"کیسی شرط منانی ہے بھابھی_ "ایلیار کو جستجو ہوئی وارفتگی سے ثمین کو دیکھتے ہوئے پوچھا_ ابھی نیلم منہ کھولتی کی ثمین نے بڑھ کر نیلم کے منہ پر ہتھیلی جمادی_ ساقب ہنس کر عاقب کے ہاتھ سے بال لینے لگے جانتے تھے نیلم کی شرط بھی ان ہی کی طرح بے باک ہو گی_ ثمین بیچاری کتنی شرمیلی ہے وہ یہ بھی جانتے تھے، وہ عاقب کے ساتھ فٹبال کھیلنے لگے_____

"ابے کہنے تو دے_ "بھابھی نے اس کی نازک سی ہتھیلی منہ سے ہٹالی_

"بھابھی نہیں نہیں.... " وہ زور سے چلائی تھی ایلی عادل کو اتار کر ان کے پاس کھسکا_____

"چلے دھیرے سے کان میں ہی بتادے_ "ثمین کا ہاتھ پکڑ کر وہ نیلم کی طرف جھکا_____

"ہم نے شرط لگائی تھی کی اگر ایلی سب چھوڑ چھاڑ کر یہاں آگیا تو " .....

"اللہ بھابھی میں نے یونہی کہہ دیا تھا_ "وہ پھر سے چلائی وہ شرم سے چھوئی موئی سی ہوئی.... ایلیار نے اس کے ہونٹوں پر ہتھیلی جمادی وہ مچلی تو اسے بازوں میں جکڑ لیا_ "چلے بھابھی پھر آگے بولے.... " آنکھ مار کر نیلم کو دیکھا_ وہ زور سے ہنس کر شرارت سے بولی .....

"یہی کی میں ہار گئی تو ساقب کو کس کر کے ان سے پیار کا اظہار کروں گی اور اگر یہ ہار گئی تو یہ تمھارے ساتھ وہی کرے گی مگر دیکھو کیسے مکر رہی ہے_ "بھابھی ثمین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارت سے بولی_ یہ سنتے ہی ایلیار نے ہنس کر ثمین کے منہ سے ہتھیلی ہٹا کر اسے چھوڑ دیا_____

"اب کبھی جو میں آپ سے بول دوں_ "اس سے چھوٹتے ہی وہ بہت جل کر نیلم سے بولی_ نیلم نے اسے زبان دکھائی تو اس نے بھی ناک چھڑا کر انہیں چڑایا_____

"واہ بھابھی دل خوش کر دیا آپ نے، روز روز ایسی شرط لگایا کرے چلو اب پوری کرو_ "ایلیار پر شوق نگاہوں سے اس کے ناراض چہرے کو دیکھ کر خوشی سے بولا_ بھابھی نے قہقہہ لگایا وہی ثمین بری طرح سے تپ گئی_ " جھانپڑ لگاؤں گی تمھیں "_

"یہ اسی لائق ہے_ "ساقب ہنستے ہوئے ایلیار کے شانہ پر مار چکے تھے_

"چاچو لڑائی بند کرے چلے کھلیں ناورنہ لڑای میں کھیل رہ جائے گا_ "اتنی دیر سے ان کی باتیں سنتا عاقب جھنجلا کر بولا_____

"اوکے دو ٹیم کر لیتے ہیں کرکٹ کھیلتے ہیں_ "ایلیار نے جلدی سے عاقب سے کہا_

"ٹھیک ہم لڑکیاں اور عاقب ہمارے ساتھ_ "نیلم دوپٹہ باندھ کر میدان میں اتر آئی_____

"یس کم آن شروع کرو_ "ساقب بھی جوش سے کہہ کر بیٹ اٹھا چکے تھے_

"پہلے بیٹنگ میں کروں گا_ "عادل بیٹ لے کر تیار ہوا تو ثمین نے جھٹ سے جھک کر عادل کے گال نوچے _ایلیار محبت سے اسے دیکھتا سر پر کیپ فٹ کرنے لگا پھر طے یہ پایا کہ پہلے بیٹنگ وہ دونوں کرے گے اور وہ لوگ بولینگ_ کھیل شروع تو ہو گیا مگر وہ دونوں چاہ کر بھی انہیں آوٹ نہیں کر پا رہیں تھیں، بار بار وہ شاٹ مارتے اور دوڑ دوڑ کر ان کے پیر شل ہونے لگے اوپر سے عاقب کا بنتا منھ_____

"اللہ بھابھی میں اب نہیں دوڑ سکتی میرا دم گھٹ جائے گا دوڑ دوڑ کر.... اللہ میں مر گئی_" آخر کار ثمین تھک کر چور ہو کر وہ بال وہی پھینک کر گھاس پر ڈھیر ہو گئی سانس پھلا ہوا تھا اور پیروں میں درد ہونے لگا تھا_ بارش میں بھاگنا اور مشکل تھا کتنی بار تو وہ پھسل پھسل کر وہی لان میں گری تھی_ ایلیار اور ساقب کے قہقہے نے اسے تپا بھی ڈالا تھا_____

"میں بھی گئی ہی سمجھو... اب جان نہیں بچی، قسم سے دوڑا دوڑا کر میرا دس کلو تو وزن ان دونوں نے کم کروا دیا ہے_" نیلم بھی ہانپتی ہوئی وہی گھاس پر ثمین کے پاس پوری کی پوری ڈھیر ہو گئی نرم گھاس پر وہ چت پڑ گئی _ساقب اور ایلیار کے قہقہہ پورے لان میں گونج رہے تھے_____

"مما، چاچی آپ اٹھے پاپا چاچو کی ٹیم جیت جائے گی_" عاقب روہانسا سا ان دونوں کے پاس آ گیا_

"بیٹا زندہ رہے تو ہی جیت دیکھے گے_" نیلم ہانپتی ہوئی بمشکل بولی تھی_

"میری توبہ جو ان بے ایمانوں کے ساتھ کھیلی.... ایسے کھیلتے ہے زرا سا رحم نہیں ان میں شاٹ مار مار کر رن بنائے جا رہیں ہیں_" ایلیار اور ساقب ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ثمین کی شکایت سن رہے تھے_____

"اچھا چلو ہم اتنے ہی رن پر مان جاتے ہیں_ اب تم دونوں کی بیٹنگ_" اس بار ایلیار اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ کر پیار سے بولا_____

"ایسا کیسے ابھی کتنی بالز بچی ہوئی ہے_" ساقب نے جھک کر نیلم کا ہاتھ جکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں انہیں کھڑا کر دیا_____

"کچھ سیکھے ایلی سے کتنی پرواہ کرتا ہے اپنی بیوی کی ایک آپ ہے_" ان کے اس طرح سے کھینچ کر اٹھانے پر ناراض ہو گئی تھی_____

"زیادہ ڈرامہ مت کرو_" ساقب نے منہ بنا کر انہیں چڑایا_ تو انہوں نے ان کے ہاتھ میں پکڑا بیٹ جھپٹ کر ان کے گھٹنے پر بجایا تھا_ ایلیار ثمین کا بازوں پکڑ کر اٹھاتے ہوئے ہنسا تھا ثمین بھی مسکرائی_ پھر یہ طے پایا کی اب اتنے ہی رن بنانے کے لئے وہ لوگ بیٹینگ کرے گی_____

"سنبھل کر چوٹ ووٹ نا لگوا لینا_" اپنے سر سے کیپ اتار کر ثمین کے سر پر رکھتے ہوئے اس نے جھک کر اس کے گالو کے پاس ہونٹ لے جا کر کہا تھا انداز بڑا ہی مدہوشی سمیٹے ہوا تھا، ثمین بس اسے دیکھ کر شرمائی تھی

_____

"رومانس کا وقت نہیں بچوں_" ساقب دور سے ہی چلائے تو ایلیار ہنستا ہوا بال ہاتھ سے اچھالتا باؤلنگ کرنے کے لئے پوری طرح سے تیار ہوا تھا_ ثمین خوشی خوشی سے بیٹ پکڑ کر کھڑی تھی_ اس نے ہلکی ہلکی بال کرانی شروع کی تو ثمین نے دو چار شاٹ مارے مگر اناڑی پن سے..... ایلیار اپنی ہنسی دباتا بال کو پھینک رہا تھا_ "آؤٹ آؤٹ" اس بار ساقب نے کیچ پکڑ کر بال ہوا میں لہرا کر کہا_____

"نہیں نہیں میں نہیں مانتی، چیٹنگ کی ہے آپ نے، میں نہیں مانتی نو بال تھی یہ_" ثمین بڑے دھڑلے سے بیٹ کاندھے پر رکھ کر چلائی_____

"قسم سے بھائی.... یہ دسویں بار ہے، میڈم جہاں آوٹ ہوتی ہے وہاں نو بال کہہ دیتی ہے_" اپنی مسکراہٹ دباتا وہ ساقب کے بنے منھ کو دیکھ رہا تھا_

"تو اور مان جاؤ تم ہر بار بیوی کی.... دس بار تو تم نے یہی کیا ہے آرام سے نو بال مان لی جب تو یہی کرے گا تو میڈم کہاں مانے گی_" ساقب ہونٹ بھینچے دونوں کو گھور رہے تھے_____

"نہیں نہیں ثمین صحیح کہہ رہی ہیں نو بال تھی_" نیلم بھی شامل ہوئی_

"ایک تو ہے ہی دوسرا تو چیٹر پکا والا ہے_" ساقب اب اپنی بیوی کو گھور رہے تھے_

"اچھا میں چیٹر اور آپ کیا ہے_" نیلم بیٹ تان کر ان کے سامنے کھڑی ہو گئی_

"تمھارا پیارا شوہر_" انہوں نے جھک کر ان کے گال ہی چوم لئے سب کے سامنے ان کی یہ حرکت نیلم بھابھی لاکھ بولڈ صحیح بری طرح سے شرمائی تھی_

"شرم تو بیچ کھائی ہے آپ نے_" انہوں نے تپ کر ان سے کہا_ بچے شوق سے ان کو دیکھ رہے تھے اور ایلیار انديکھا بنا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا، ثمین بڑی مشکل سے اپنی ہنسی چھپاتی سر جھکائے تھی_

"اماں.... چھوڑوں یہ شرمانا ورمانا سب بچے ہی اپنے ہے_" ساقب بھائی بڑے آرام سے دوبارہ وہی حرکت کر چکے تھے_ اس بار نیلم نے بیٹ کھینچ کر انہیں مارا تھا_ ایلیار اور ثمین ہنستے ہوئے نیلم کو دیکھ رہے تھے_____

"ہنس کیا رہے ہو تم بھی تو موقع کے تلاش میں ہو_" ساقب ڈھیٹ بن کر ایلیار کو دیکھ رہے تھے_

"میں نہیں کھیلتی اب_ "اس سے پہلے وہی گت اس کی بنتی ثمین نے بیٹ پھینک کر جانا چاہا_____

"ڈونٹ وری میں نہیں کر رہا_ "ایلیار نے بے اختیار اس کا ہاتھ تھام کر روک لیا_ تو اس بار نیلم اور ساقب ہنسے تھے_____

"چاچو ہر بار گیم رہ جاتا ہے... وہ تو پورا کرے.... آپ پاپا کی طرح چاچی کے کس مت لینا گیم رک جاتا ہے_" اس بار عادل میاں سے برداشت نہیں ہوا تھا، وہ میدان میں کود پڑے تو ان تینوں کے قہقہہ کے ساتھ ثمین کی شرمیلی ہنسی بھی لان میں بارش کی بوندوں کی طرح سرگم بجاتی گونج اٹھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"اتنی دیر بارش میں بیٹھا ہی کیوں میرا بچہ کی سردی ہو گئی_ "اپنے پاس بیٹھی ثمین کو پیار سے چھوتے ہوئے وہ فکر مند بھی تھا اور بہت دلار سے اس کے سر پر رکھی شال کو بھی چھو کر اس کا سر سہلا رہا تھا..... یہ اتفاق ہی تھا کی دونوں سب سے پہلے ہی ڈائینگ روم میں ڈنر کے لئے آ گئے تھے اب ایک دوسرے کے پاس بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے_____

ایلیار آنکھوں میں پوری دنیا کا پیار بسائے اپنی زندگی کو دیکھ رہا تھا_ جس جو اب سردی لگ گئی تھی سوں سوں کرتی وہ بالکل بچی سی لگ رہی تھی ڈول جیسی_____

"بارش میں اتنا مزہ آ رہا تھا نا اس لئے اور آخر میں تم نے بھی آنے نہیں دیا_ "ٹشو سے اپنی سرخ ہوتی ناک رگڑتے ہوئے بھولے پن سے جواب دیا، آنکھوں سے پانی بھی بہہ رہا تھا_____

"سوری یار بارش میں تم اتنی حسین لگ رہی تھی کی میرا دل مچل گیا_ "ٹشو باکس سے ٹشو کھینچ کر وہ بہت پیار سے اس کی آنکھوں کا پانی صاف کر رہا تھا_____

"ایٹس اوکے... میرا دل بھی بس تمھارا ہی ساتھ چاہ رہا تھا_ "اپنے ہاتھ شال سے نکال کر اس نے ایلیار کے چہرے پر رکھ دیے_____

"تمھارا دل تو میرے پاس ہے پھر وہ کیسے ایسی خواہش کر سکتا ہے_ "اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں کی گرم حدت پہنچائی_

"تمھارے والے دل نے_ "ثمین نے ناز سے کہہ کر اس کی ناک بھی چھوئی_ ایلیار ہولے سے ہنسا تھا_ "آئی لو یو مائی لائف "اس کی پر کشش ہنسی پر ثمین نے بے ساختہ سے کہا تھا_____

"لو یو سو مچ بٹ آئندہ احتیاط کرنا بھیگنے سے، بہت الرجی ہے تمھیں_ "جھک کر باری باری ثمین کے دونوں شانہ چوم کر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_____

"تم ہو نا میرا خیال رکھنے والے "....

"وہ تو ہے، دوا لی یا ڈاکٹر کے پاس لے چلوں_ "ثمین کے سرد ہاتھوں کو اپنی ہتھیلی میں دبا کر وہ گرمی بخش رہا تھا

"ڈنر کے بعد کھالوں گی، بٹ ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا، ٹشو دو مجھے_ "منہ بنا کر کہا پھر ٹشو بھی مانگا ایلیار نے اس کی طرف پورا باکس ہی کھسکا دیا_ ابھی وہ کچھ اور بھی کہتا کی فائق صاحب کو آتے دیکھ کر وہ سیدھا بیٹھ گیا ثمین بھی سنبھل کر بیٹھی تھی_ وہ آکر ان دونوں کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے_ ثمین نے زور سے ٹشو سے ناک رگڑتے ہوئے بہتا پانی سکڑا تو انہوں نے فوراً اس کی طرف دیکھا_____

"کیا ہوا فلو ہوا ہے_ "ٹشو سے ناک رگڑتی ثمین کو دیکھتے ہی انہیں فکر لاحق ہوئی تھی بہت پریشانی سے پوچھا بھی _ان کے یہ انداز ثمین تو حیران ہوئی مگر ایلیار نارمل ہی رہا حقیقت جو معلوم ہو گئی تھی_ "جی ڈیڈ بارش میں بھیگنے سے_ "ثمین نے جھٹ سے ایلیار کی طرف دیکھ کر آنکھیں دکھائی کیا ضرورت تھی بتانے کی_____

"تمھیں الرجی ہے نا ثمین، کیوں بھیگی تم بارش میں_ "انہوں نے فوراً پیار سے ڈپٹا تھا ان کے اس طرح ڈانٹنے پر ثمین کا منہ کھل گیا_ وہ جانتے ہیں اسے ٹھنڈے پانی سے الرجی ہو جاتی ہے، ایلیار مسکرا کر ثمین کے تاثرات دیکھ رہا تھا.... اسے کہاں پتہ تھا کی فائق صاحب کی نفرت بس دکھاوے کی تھی_ معلوم تو اسے بھی نہیں تھا اور ایک عمر اس غلط فہمی میں گزار دی مگر جب سے اس رات فائق صاحب سے سچ سنا تھا اسے یقین ہو گیا تھا ڈیڈ ثمین کو دنیا میں سب سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور اس کے لئے بہت خوشی کی بات تھی مگر ایک الجھن بھی تھی پھر کون ہے وہ دشمن... ماضی میں کیا ہوا جو اسے بتایا نہیں جا رہا تھا_____

"ایلی اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤ_ "انہوں نے اسے نرمی سے حکم دیا تو ایلیار چونک کر خیالات سے باہر آگیا

"نہیں نہیں میں نے نہیں جانا، وہ انجیکشن لگا دیں گے تو... " ثمین بے ساختہ ڈری ڈری بولی تو جہاں ایلیار ہنسا وہی فائق صاحب بھی مسکرا دیے_

"میں ٹھیک ہو جاؤں گی ایلی تم نے دوا دی ہے نا_ "اس بار وہ بہت میٹھی آواز میں بولی_____

"میں نے کب.... "ایلیار نے تعجب سے دیکھا_____

"دی ہے ابھی لا کر دی نا.... " ہونٹوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں تنبیہ لے کر اسے گھورا_____

"ڈیڈ ثمین کچھ دیر میں ٹھیک ہو جائے گی، ایسا وقتی ہوتا ہے میں نے اس سے پہلے بھی ٹھیک ہوتے دیکھا ہے_" اس نے نرمی سے کہہ کر فائق صاحب کی پریشانی دور کرنی چاہی_____

"اوکے مگر یہ بیمار پڑی نا تو تمھارے کان کھینچوں گا اور پھر کئی انجیکشن بھی لگیں گے میں خود ڈاکٹر کے پاس لگواؤں گا_ "انہوں نے سالاد کی پلیٹ کھسکا کر اپنی طرف کرتے ہوئے بنا ان دونوں کے دیکھتے ہوئے کہا تھا

_____

"ایلی نہیں مجھے انجیکشن نہیں لگوانا_ "ثمین کی جان پر بنی تھی جھٹ سے ایلیار کے بازوں تھام کر بچوں کی طرح منھ بسورا_____

"پاگل... ڈیڈ مذاق کر رہے ہے_ "وہ ہنسی چھپائے اس کے گال تھپک کر فائق صاحب کو بھی دیکھنے لگا جو اپنی مسکراہٹ ضبط کر رہے تھے_____

"بولو نا ان کو.... میں نے انجیکشن نہیں لگوانے_" وہ اب بھی ڈری ہوئی تھی انہیں خود سے مذاق کرتے جو کبھی نہیں سنا تھا، وہ سنجیدہ تھے، ثمین ڈری ہوئی_

"اف.... ڈیڈ آپ خود کہہ دیں میری جان کھا جائے گی_" ایلیار جھنجھلا کر ان سے بولا تو انہوں نے ناک پر انگلی پھیر کر ثمین کی طرف دیکھا جیسے وہ اپنی ہنسی ضبط کرنا چاہتے ہو_____

"میں انجیکشن نہیں لگواؤں گا... " آخر کار انہوں نے ایلیار کی مشکل حل کر دی_____

"آپ کو معلوم ہے میں انجکشن دیکھ کر بیہوش تک ہو جاتی ہوں... بابا سے پوچھ لیجیے گا_" یہ پہلی بار تھا کی وہ فائق صاحب سے براہ راست بولی تھی انداز بڑا بھولے پن سے بھرا تھا_____

"یہ دیکھے ڈیڈا انجیکشن دیکھ کر بیہوشی_" ایلیار کو ہنسی سی آئی_" بیمار ہوتی تو انکل پھر کیسے ٹھیک کرتے تھے تمھیں_" ایلیار اپنی ہنسی چھپاتا سنجیدہ بن گیا_____

"تم ہنس رہے ہو میری بات پر_" ثمین کو برا لگا تو اس نے جھٹ سے ہنسی دبائی_

"نہیں میرا بچہ میں بالکل ہنس نہیں رہا_" فائق صاحب بہت دلچسپی سے دونوں کو دیکھ رہے تھے_ منہ بناتی ثمین اور پیار سے مناتا ایلیار_ ناجانے کیوں آنکھوں کے گوشے نم ہوئے تھے_____

"تمھیں معلوم ہے بابا ساری میٹھی میٹھی میڈیسن لاتے اور سارا آنٹی گھریلو نسخے آزماتی تھی.... دعائیں دم کرتی تھی میں بیمار پڑ جاتی نا تو وہ ساری ساری رات جاگتی تھی میرے پاس، بابا تک سوتے نہیں تھے_" گردن اکڑا کر بڑے فخر سے بتایا_____

"نام بتادو میں بھی لے آؤں میٹھی میٹھی دوائیں_" ایلیار مسکراہٹ دباتا سادگی سے بولا_____

"بابا سے پوچھ لینا سارا آنٹی نے سب دواؤں کے نام لکھ کر اپنی ڈائری میں رکھے ہوئے تھے_" ثمین کے اس طرح بولنے پر ایلیار کو اس پر بہت پیار آرہا تھا_

"سارا تمھیں بہت چاہتی تھی نا_" ایک دم سے فائق صاحب نے پوچھا تھا دونوں نے ایک ساتھ انہیں دیکھا تھا

_____

"جی بہت بہت زیادہ... بالکل ماں جیسا_" ثمین کی آواز میں بہت فخر گھلا تھا_

"ساراماں ہی تھی تمھاری... بہت چاہتی تھی تمھیں اتنا کی اس کے لئے میں نے تمھیں خود سے دور کر دیا_" وہ شاید کہیں اور کھوئے تھے_ ایلیار بری طرح سے چونکا تھا وہ مبین انکل کی بیوی کا ذکر کیوں اتنے پیار سے کر رہے ہے_ سارا نام لیتے ہوئے ان کی آواز میں کیوں اتنی تڑپ ہے، آنکھوں میں درد سا جھلک رہا تھا اور ان کے لئے کیوں کہا ڈیڈ نے کی وہ ان کے ثمین سے دوری اختیار کر چکے تھے_____

"تم سارا کو ممی نہیں کہتی کیوں_" ان کے دوسرے سوال پر ثمین نے بس انہیں دیکھا پھر ایلیار کی طرف وہ فائق صاحب کے سارے تاثرات دیکھ پرکھ رہا تھا_____

"پتا ہے ایلی سارا آنٹی کتنا بولتی تھی... مجھے ماما کہو مگر پتا نہیں کیوں میرے منہ پر آنٹی چھڑ گیا تھا شاید سب کا سن سن کر_" ثمین بڑی خوش خوش اسے بتا رہی تھی اور ایلیار بس فائق صاحب کو دیکھ رہا تھا_____

"تمھاری سارا آنٹی مبین انکل کی رشتہ دار تھی کیا.... ان دونوں کی لو میرج تھی کیا بہت ذکر سنا ہے انکل کے منھ سے ان کا بہت چاہتے تھے ان کو وہ_ "موقع تو نہیں تھا مگر ایلیار نے باتوں ہی باتوں میں ثمین سے پوچھ لیا_ شاید آج کچھ اور بھی راز کھل جائے اس نے چپکے سے فائق صاحب کی طرف دیکھا ان کے چہرے پر کتنے تاریک سائے پھیل گئے تھے_ ایلیار کا شق یقین میں بدلا ہونا ہو سارا کا تعلق ایسا تھا جو فائق صاحب کے ماضی سے جڑا ہے مگر کون سا_____

"معلوم نہیں ایک بار بابا سے پوچھا تھا کی وہ سارا آنٹی سے کہاں ملے بابا بولے تم ابھی چھوٹی ہو ان سب معاملات مت پڑو... اس کے بعد پھر کبھی میں نے پوچھا بھی نہیں.... ہاں مگر بابا اور آنٹی میں محبت کے ساتھ ساتھ انڈراسٹینڈنگ بھی بہت تھی_ وہ دونوں بغیر کہے ایک دوسرے کے دکھ بانٹ لیتے تھے_ "وہ بہت پر جوش ہو کر ان دونوں کے بارے میں ایلیار کو بتا رہی تھی_____

ایلیار بہت غور سے فائق صاحب کو دیکھ رہا تھا، جن کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو رہا تھا ابھی وہ کچھ اور پوچھتا کی باقی سب کو آتے دیکھ کر اسے خاموش ہونا پڑا ....

کھانا ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ ہی کھایا گیا_ سب بول رہے تھے بس تین افراد کے علاوہ_ نگار ویسے ہی چپ رہتی ہے آج کچھ اور خاموش تھی_ فائق صاحب ہو کر بھی وہاں موجود نہیں تھے اور ایلیار اپنی ہی الجھنوں میں گرفتار ہوا تھا_ سب سے پہلے فائق صاحب اٹھ کر گئے تھے_ ایلیار بہت زیادہ الجھ چکا تھا_ ڈنر کے بعد ثمین بھابھی کے ساتھ مصروف ہو گئی تو وہ کچھ دیر ٹہلنے کے ارادہ کر کے باہر نکل آیا_____

بارش پوری طرح سے رکی ہوئی تو نہیں تھی مگر بہت ہلکی ہو چکی تھی وہ آرام سے پھوار میں بھیگتا بنگلہ سے باہر نکل کر بے وجہ سڑکوں پر ٹہلتا رہا تھا اپنے بچپن سے لے کر اب تک کی ساری کڑی سے کڑیاں جوڑ توڑ کر کچھ بھی حاصلِ نہیں ہوا تو تھک ہار کر وہ پھر سے بنگلہ کی طرف چلا آیا_ اسے اچھی خاصی دیر ہو چکی تھی اور ثمین پریشان ہو چکی ہو گی یہ سوچ کر وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا اندر آیا تھا باقی سب سونے کے لئے جا چکے تھے_ روم میں جانے سے پہلے اسے کچھ خیال چھو کر گزرا تو وہ مسکرا کر ایک طرف بڑھا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"ایک کام بھی تم لوگ ڈھنگ سے نہیں کر سکتے ہو_ میں نے اب تک کس بات کی تنخواہ دی ہے تم لوگوں کو_" نگار ایک طرف لان کے آخری سرے پر ٹہلتے ہوئے.. موبائل کان سے لگائے ہوئے لگاتار اس طرف موجود شخص کو بھڑک کر باتیں سنا رہی تھی_____

"اس بار مجھے اس لڑکی کی موت چاہئے_ وہ جب تک مرے گی نہیں میرے دل کو چین نہیں ملے گا اگر وہ نہیں مری تو میرا بیٹا کبھی اس سے الگ نہیں ہو گا سمجھے تم لوگ_" نگار اس بار بہت زور سے دہاڑی تھی_ ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے وہ غصے اور نفرت سے بول رہی تھی_____

"پہلے بھی تم لوگوں کی وجہ سے کام خراب ہوا تھا اگر اس دن اس کا باپ آ گیا تھا تو کیا قیامت آ گئی تھی..... دونوں کو مار ڈالتے بندے مارنے میں اب کیوں موت پڑ گئی تھی تم لوگوں کو_ "نگار کا بس نہیں چل رہا تھا کی خود ہی گن لے کر ثمین کے ساتھ ساتھ فائق کا بھی خاتمہ کر ڈالے_____

"اچھا ٹھیک ہے ایلیار آ گیا تھا بس یہی ایک بہانہ تم لوگوں کے پاس ہے.... ایلیار کی وجہ سے ہی تو وہ اب تک زندہ ہے اور تم لوگ سنو ایلیار کو کبھی پتہ نہیں چلنا چاہئے کی ثمین کی اصل دشمن اس کی ماں ہے ..... " ان کی آواز زہر میں بجھی تھی مگر اب آہستہ ہو گئی تھی_____

"مجھے کیسے بھی صحیح مگر اس لڑکی کی اب موت چاہئے وہ بھی جلد سے جلد_ "وہ حکم دے کر کان سے موبائل ہٹا کر آف کر چکی تھی_____

"تم کیا سمجھتی ہو ثمین بی بی مجھ سے میرا بیٹا ہتھیا لوں گی میں نے تمھاری ماں سے زین چھینا تھا اور اب اس کی بیٹی سے اپنا بیٹا چھینو گی، تب جا کر مجھے سکون ملیں گا...." وہ ثمین کے تصور سے بولتی نفرت اور حسد کی ماری ایسی مورت بن چکی تھی کی اس بار خود ان کے بیٹے کا معاملہ تھا یہ بھی بھول چکی تھی_____

"بہت حفاظت کر رہا ہے نا تمھارا باپ.... دیکھنا ایک دن اسی کے سامنے ہی تمھارے اتنے ٹکڑے کروں گی کی وہ گن بھی نہیں پائے گا_ "شعلہ اگلتی وہ لگاتار غائبانہ ثمین سے کہہ رہی تھی.... اس وقت وہ ایک ایسی نفسیاتی مریض لگ رہی تھی جسے اپنی بھی سدھ نا ہو_____

"ایلیار تم اتنی آسانی سے نوشی کی بیٹی سے محبت نہیں کر سکتے تمھیں اس سے نفرت کرنی ہے جیسے میں کرتی ہوں _ جیسے ایک بار میں نے کاٹی تھی اس کی کلائی اب اس کا گلا کاٹ دوں گی_" وہ ایک دم سے ہلکے سے چیخ پڑی تھی

_____

"تم جہاں کہیں بھی ہو نوشی سن لو... میں تمھیں جیتنے نہیں دوں گی، تم نے ساری زندگی مجھے محبت کے لئے ترسایا ہے تو میں تمھاری بیٹی کو ایلیار کی محبت کے لئے ترسا دوں گی، میں نگار ہوں نگار... میں محبتیں چھین کر اپنا نصیب بنا لیتی ہوں، سمجھی تم نوشین_" وہ آسمان کی طرف چہرہ اٹھائے پاگلوں کی طرح چلا رہی تھی.... لان کی اس خاموشی ان کی نفرت بھری آواز گونج رہی تھی_____

"تم نے میرا زین مجھ سے چھینا تھا نا تو میں نے تم سے... زین ہی نہیں، تمھاری محبت، تمھاری عزت، تمھارے ماں باپ کا مان، تمھارا غرور، یہاں تک تمھارا شوہر بھی چھین لیا... فائق تک کو تم سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا.... تمھیں تباہ کر دیا اور اب تمھاری بیٹی کی باری ہے اب وہ نگار کی سازشوں کا شکار ہو گی اور نگار پھر سے جیتنے کا جشن منائے گی_" وہ بولتے بولتے ایک دم سے ہنسنے لگی.. ہنستے ہنستے وہ وہی لان کے بھیگے فرش پر بیٹھی تھی... آنکھوں میں ان چاہا پانی اترنے لگا مگر اب بھی وہ ہنسے جا رہی تھی .....

*..... *..... *..... *..... *..... *.... *

ایلیار بہت آہستہ آہستہ سیڑھیاں چھڑ کر اپنے روم میں آیا تھا..... اس کا ارادہ اپنے روم میں جا کر کپڑے چینج کر کے پھر ثمین کے روم میں جانے کو تھا..... وہ اسی آہستہ قدموں سے اپنے روم میں آیا تھا_ روم میں آ کر وہ سیدھے الماریوں کی طرف بڑھا اور وہاں سے کپڑے اور نیا ٹاول نکالتے ہوئے نگاہ بالکنی کے کھلے ڈور پر گئی تھی

_____

"کون ہو سکتا ہے_" اسے یاد تھا کی بالکنی کا ڈور وہ بند کرتے ہوئے گیا تھا تو اس وقت وہاں کون ہے.... یہ سوچ کر وہ بالکنی تک آیا تھا جیسے ہی اس نے ادھر دیکھا تو اس کی آنکھیں وہاں اطمینان سے بیٹھی ہستی پر گئی پھر گلاس وال پر ہتھیلی ٹیک کر وہ سر جھکا کر ہنسا تھا_____

""ہنسو مت، آجاؤ.... یہ بارش میں واک کرنے کی کیا تک تھی_" آرام سے سوفے پر بیٹھی ثمین نے کہنے کے ساتھ ساتھ کافی کا مگ بھی اٹھا کر ٹیبل پر رکھا_ کمفرٹر میں اچھے سے لپٹی وہ بڑی فرصت سے وہاں موجود تھی، اب تک اس کی الرجی خاصی کم ہو چکی تھی_ ایلیار جیسے اپنی ساری الجھنوں کو بھول چکا تھا، ساری اداسی دور ہو

گئی.... اس کا عشق اس کے پاس ہے تو پھر باقی چیز بھی وہ انشاءاللہ درست کر لیں گا_ یہی سوچ کر سرشاری سے اس کے قدم سوفے تک آئے اور وہاں آکر ریلنگ سے ٹیک لگا کر اس نے ثمین کی طرف دیکھا_____

"تم یہاں کیا کر رہی ہو وہ بھی اکیلے.... " ثمین کے گلابی ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کی آواز میں جیسے شہد گھلا ہوا تھا_____

"آپ کا انتظار.... لو کافی پیو ابھی گرم ہے، سردی نالگ جائے تمھیں_ "وہی حال ثمین کا بھی تھا... ویسا ہی پیار ویسی ہی شیرینی آواز میں گھلی ہوئی تھی، ہاتھ بڑھا کر کافی کا مگ اس کی طرف بڑھایا_____

"شکریہ کافی کا، کیا پاس آجاؤں.... "مگ تھامتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا بھی_____

"اچھا.... آج اجازت کیوں جناب_ "ثمین نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا تاکہ وہ تھام لے.... ایلیار نے تیزی سے اس کا موم جیسا مرمری ہاتھ تھام کر ادھر ہی اس کے قریب آبیٹھا_____

"بس دل کہہ رہا ہے اپنے جسم و جان کے مالک سے اجازت لے کر سارے کام کروں_ "مگ ٹیبل پر رکھ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگا لیا_____

"اچھا.... میں مالک تو آپ کیا_ "اس بار وہ اسے دیکھتے ہوئے ہولے سے ہنسی تھی.... ساتھ ہی اس کے دوسرے ہاتھ میں تھما تاول لے کر ایلیار کے گیلے بال دوزانو بیٹھ کر نرمی سے پوچھنے شروع کئے_____

"ہم تو آپ کے بے دام غلام ہے_ "اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے پیٹ پر اپنا چہرہ رگڑا_____

"سیدھے بیٹھو بد تمیز_ "اسے گدگدی لگی تو اس کے شانہ پر مار کر ڈپٹا_ ایلیار ہنس کر سیدھا بیٹھ گیا.... " مانا سالڈ باڈی ہو مگر کیا ضرورت تھی سردی میں ٹہلنے کی_ "اس کا سر اچھے سے پونچھ کر اب وہ اس کی پولو ٹی شرٹ کے بٹن کھول رہی تھی_ وہ بس اسے دیکھے جا رہا تھا_ ثمین نے ٹی شرٹ اتار کر اس کے بدن کو بھی پوچھا_ ایلیار ہوا کے زور سے بار بار اس کے چہرے پر آتی لٹو کو پیچھے کرنے لگا_____

"رہنے دو مجھے نہیں پہننی_ "دوسری شرٹ اٹھا کر ثمین نے پہنانی چاہی تو اس نے منع کیا_____

"کیوں؟ "

"بس دل نہیں کہہ رہا "_

"سردی لگ جائے گی چلو پہنو " ...

"جیسا آپ کا حکم نوکر ہے ہم_ "ادب سے سر جھکا دیا تو ثمین نے مسکرا کر ٹی شرٹ اس کے گلے میں ڈالی ایلیار نے بازوں ڈال کر پہنی تھی_ ثمین کھسک کر اس کے اور قریب ہو گئی پھر اس کا پر کشش چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں بھر کر بولی تھی .....

"تم نوکر نہیں تم میرے مالک ہو.... میری روح تک کے حاکم، میری جان، میرے جسم کے بادشاہ_ "ساتھ ہی بہت ہی آہستہ آہستہ سے اس کے ہونٹوں کو چوما بھی تھا ایلیار بھی اس کے ہونٹوں کو بہت نرمی سے چوم رہا تھا _کچھ دیر ایسے ہی گزری تھی دونوں نے آنکھیں کھول کر ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا_ بے پناہ محبت کے احساس سے آنکھیں بوجھل ہو رہی تھی_ ثمین نے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا تو ایلیار اسے بازوؤں میں

بھر کر وہی ٹیک لگا کر بیٹھ گیا پیر اٹھا کر کاؤچ کے اوپر رکھ لئے_ وہ خاموش سی اس کے سینے پر اپنی انگلی اس کی ٹی شرٹ کے اوپر پھیر رہی تھی_ ایلیار بار بار جھک کر اس کا سر چوم لیتا_____

"تمھیں رات کی بارش کیسی لگتی ہے ایلی_" ثمین اس سے الگ ہو کر اب اس کے سینے سے پشت ٹکا کر آسمان سے برستی ہلکی ہلکی بوندوں کو خوشی خوشی سے دیکھ رہی تھی_____

"بالکل ایسی کی تن من میں آگ بھڑک جائے_" ماحول کا فسوں اب ایلیار پر چھڑنا شروع ہو چکا تھا... چہرہ جھکا کر بڑی نرمی سے بالوں کی چوٹی ہٹا کر دایے کاندھے پر رکھ دی اور اپنے چہرے کو جھکا گردن کی پشت پر ہونٹ رکھے_ ہاتھ ثمین کے پیٹ پر کسنے لگے_____

"ایلی میرا دل باتوں کا کر رہا ہے_" اپنے پیٹ پر رکھے ایلیار کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے_____

"کرونا میں سن رہا ہوں_" اس کی آواز میں بوجھل پن چھلک رہا تھا_ ہونٹ اب بھی سراہی دار گردن کو چوم رہے تھے_____

"مت کرو، ابھی بس میرے پاس بیٹھ کر باتیں کرو_" ثمین نے زرا سا گردن پرے کر کے رخ موڑ کر اسے دیکھا بھی_____

"یار تم کرونا باتیں... اس وقت مجھے کافی بھی بھولی ہے، بارش بھی بھولی ہے، ساری الجھنیں بھی، بس تم ہی تم ہو..... میں سن رہا ہوں تمھیں اب ضروری ہے میں بھی بولوں_" اچھے سے بتا کر اس نے ثمین کا سر پکڑ کر سیدھا کرتے ہوئے پھر سے اپنا چہرہ ثمین کی گردن پر رکھ دیا اس بار اور بھی شدت تھی_____

"اف ایلی ایسے باتیں ہوتی ہے_" اس بار وہ اس کے بانہوں کے گھیرے سے ہی نکل کر اس کے سامنے بیٹھی تھی_

"میری باتیں ایسی ہی ہو گی آج تو موقع بھی ہے... ماحول بھی_" اس کے بیتابی اس کی بیچینی آنکھوں سے بھی ظاہر ہوئی تو ثمین کے ہونٹوں پر حیا آلود مسکراہٹ رینگی_

"تو منع کہاں کر رہی ہوں "_

"ہائے آپ کی ادائے بندہ تو گیا کام سے اب_" ایلیار نے کہہ کر اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا_____

"بندہ کچھ دیر اور صبر کر لے دیکھو کیسی خوبصورت بارش ہو رہی ہے، شام میں تو سب تھے تم سے بات ہی کہاں ہوئی اور اب تم بس شروع ہو جاؤ اور پھر ایک بار شروع ہوتے ہو تو چھوڑنے والے نہیں تم پھر بارش میں باتیں کب کرے گے ہم_" ایلیار بڑی خاموشی سے آنکھوں میں محبت کا دریا لئے اس کی معصوم شکایت سن رہا تھا

_____

"تو چلو پھر اچھے سے بارش کا مزہ لیتے ہیں جان من_" وہ ایک دم سے اسے لے کر کاوچ سے اٹھ گیا_____

"کہاں چلے_" تعجب سے اس کے شانوں کو دبوچا_____

"چلو تو جان " ....

"نیچے تو اتاروں_" وہ بولی تو ایلیار نے ہنستے ہوئے اس کے پاؤں زمین پر رکھ دئے_

"کہاں لے چل رہے ہو_" اسے پہلے بالکنی پھر روم سے بھی باہر نکلتے دیکھ کر ثمین آہستہ سے بولی_____

"باتیں کرنے_" ایلیار مسکرا کر اس کا ہاتھ تھامے تھامے روم سے باہر نکل آیا، کوریڈور پورا خالی تھا میدان صاف دیکھ کر دونوں ساتھ ہی دبے پاؤں چلتے چلتے بنگلہ سے باہر پورچ کے ایک طرف آئے تھے_____

"اب تمھاری آنکھیں بند کرتا ہوں اوکے گھبرانا مت بس دو منٹ کے لئے_" ایلیار نے اس کی آنکھوں پر اپنی چوڑی ہتھیلی رکھ دی اور اسے لے کر پورچ کے ایسے حصہ میں لایا تھا جہاں کسی کے آنے کا امکان نہیں تھا اور یہاں سے لان کا نظارہ بہار دکھا رہا تھا_____

"ناؤ اوپن یور آئیز.... " سرشاری سے کہہ کر ثمین کی آنکھوں سے ہتھیلی ہٹالی_ _____

"اللہ ایلی یہ تم نے کیا ہے_" وہ خوشی سے دیوانی ہوتی چاروں طرف دیکھ رہی تھی، لان کے ایک طرف بنے پورچ کو اس نے کمکموں سے سجا دیا تھا... وہاں رکھا کاؤچ مہکتے پھول سامنے برستی بارش_____

"ہاں تمھیں بہت پسند ہے نا یہ سب، تو صرف تمھارے لئے_" اس کی خوشی تو بس ثمین کی خوشی سے چمکتی آنکھیں ہی تھی_____

"ایلی... " ایک دم سے پلٹ کر ایلیار کے شانہ پر اپنی بانہوں کا ہار لپیٹ کر اچک کر پنجوں کے بل ہوئی تھی اور پھر اس کے ہونٹ کو چوم چکی تھی، ایلیار نے اسی حالت میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھالیا_____

"آؤ بیٹھتے ہیں جی بھر کر باتیں کرے گے_ "ثمین کو اٹھائے اٹھائے دھم سے بڑے سے کاوچ پر گرا تھا_ اب وہ نیچے تھی اور وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس جان نثار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا_ ثمین اسی طرح اس کے گلے میں اپنے ہاتھ ڈالے ہوئے سرشاری سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"باتیں کرنی ہے یا ایسے ہی پیار سے دیکھوں گی جان... " ایلیار نے جھک کر اس کی پیشانی پر پیشانی ٹکرائی

_____

"اتنا پیار دے کر اب کون کمبخت بس باتیں کرے_ "بہکی نگاہوں سے ایلیار کے ہونٹ پر اپنی انگلیاں رکھی _اس بار وہ خماری سے ہنسا تھا_____

"جانم باتیں ہی کرتے ہیں، یہاں کھلے میں پیار کیا نا تو کوئی دیکھ لیں گا تو جوتے پڑے گے_ "ہنستے ہوئے وہ ایک بیگ پلٹا تھا اب ثمین اس کے سینے پر تھی اور ایلیار کاؤچ پر_____

"جو میری جان کو جوتے مارے گا نا اس کی جان لے لوں گی میں_ "اس کے ناک چھڑا کر کہنے پر ایلیار بس ہنسا تھا _تبھی ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا تھا اور بارش کی ڈھیروں بوندیں ان دونوں کے وجود پر گری تھی_ کیسا مدہوش کن احساس تھا ایلیار دم بخود سا ہوا_____

"سردی ہے بہت_ "ثمین جھرجھری لے کر اس کے سینے سے لپٹ گئی_____

"اسی لئے تو بلینکٹ بھی رکھ دیا تھا... ابھی تو فلو سے کچھ نجات ملی تھی ورنہ ابھی چھینکنا شروع کر دوں گی تم_ " اسے لئے لئے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بلینکٹ اٹھا کر اس پر اور خود پر ڈالا تھا_ کشنز سے ٹیک لگا کر وہ دونوں ایک

دوسرے سے لگ کر بیٹھے تھے... ثمین کا سر ایلیار کے بازوں پر تھا اور وہ ایک بازوں میں بھرے دوسرے ہاتھ سے اس کا مرمری ہاتھ تھامے سہلا رہا تھا_____

"تم کتنے اچھے ہو ایلی.... پتا ہے جب میں پہلی بار یہاں آئی تھی نا تو بابا نے کہا تھا کی کوئی ہے جو ہم سے بھی زیادہ تمھارا خیال رکھے گا اور دیکھ لیا کی تم کتنا میرا خیال رکھتے ہو_" اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ کھوئی کھوئی سی بول رہی تھی_____

"اپنی ہی جان کی رکھتا ہوں.... تم میں میری جان جو بسی ہے_" اس بار اس کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر اس کے ہاتھوں کی پشت کو چوما... ثمین نے اس کے شانہ سے سر ہٹا کر اس کا محبت کی روشنی سے اور چمک گئے چہرے کو اپنی نظروں میں بھر لیا_____

"اور میری جان تم میں بس گئی ہے تمھاری ایک پل کی دوری بھی برداشت نہیں مجھے_ تم مجھے چھوڑ کر کہیں بھی مت جایا کرو_" بچوں جیسی ضد سے بول کر پھر سے ایلیار کے شانہ پر سر ٹیک دیا_____

"آفس بھی نہیں جایا کروں_" ثمین کے گال پر انگلی رکھ کر کر وہ ہنسا تھا_____

"ہاں... مت جایا کرو "_

"ڈیڈ کہیے گے نالائق ہو گیا ہوں"_

"کہنے دو بس میرے پاس رہا کرو کبھی دور نا رہو_" ثمین کی بچکانی ضد پر وہ بس مسکرا رہا تھا_____

"دور کہاں جاؤں گا... تم سے دور کبھی ہو بھی نہیں سکتا_ ہمیشہ اپنی گڑیا سی محبوب بیوی کے پاس رہنا ہے مجھے_" اس بار کہنے کے ساتھ ہاتھ پیچھے لے جا کر ثمین کی چوٹی تھامی تھی_ اس کا دل کہہ رہا تھا وہ اس کے کھلے بالوں کو محسوس کرے_ حیرت کی بات تھی اس نے کوئی اعتراض بھی نہیں کیا_ ایلیار نے ایک ایک کر کے اس کی چوٹی کے سارے بل کھول دئے_ تیز ہواؤں کے زور سے بال بکھرے تو ایلیار نے بے خودی سے انہیں انگلیوں سے سنوارنا شروع کر دیا_

"ایک بات بتاؤ ایلی_" اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ایلیار کا اس نے ہاتھ تھام لیا_____

"کیا؟" وہ بس اسے آنکھوں میں بھر رہا تھا_____

"مجھ سے اتنی محبت کرتے ہو تو پھر تم مجھ سے ملتے کیوں نہیں تھے_" اس کے پوچھنے پر ایلیار کی آنکھوں میں سوال اترا_____

"کب کی بات کر رہی ہو تم_" نا سمجھی سے اسے دیکھا بھی_____

"اس حادثے کے بعد_" ثمین ہلکے سے مسکرائی_____

"کون سے حادثے کے بعد یار.... جب سے ملی ہو حادثے ہی حادثے ہو رہے ہے_" وہ اب بھی نہیں سمجھا تھا، ثمین نے منہ بنا کر اس کا ہاتھ جھٹکا جو وہ اس کے بالوں میں پھیر رہا تھا_____

"تب کی بات کر رہی ہوں، جب کچھ سال پہلے مجھے فارا سے بچا کر گھر چھوڑ کر گئے تھے بدھو.... " کہنے کے ساتھ ساتھ اس کی پیشانی پر ہاتھ بھی مارا_____

"اچھا وہ..... ڈیڈ نے اسٹڈی کے لئے لندن جو بھیج دیا تھا_ اس لئے مل نہیں پایا اور جب آیا تو مصلحت کے تحت نہیں ملا_ "ایلیار ہنس کر کشنز گود میں رکھ کر ثمین کے مقابل میں ہو گیا_____

"اچھا اور جب ملے تو پھر کیوں نہیں بتایا کی تم وہی ہو وہی ایلیار.... جو مجھ سے اتنی محبت کرتا تھا_ "ثمین بھی اسی کے انداز میں کشنز گود میں رکھ سامنے بیٹھی_____

"تھا نہیں کرتا ہوں وہ بھی عشق لاعلاج_ "اپنی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اپنی چمکتی آنکھوں میں والہانہ پن سمیٹے ہوئے دیکھا_____

"معلوم ہے.. پر بتایا کیوں نہیں_ "ثمین نے بھی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا_____

"تم نے بھی تو یاد نہیں رکھا پہچانا کیوں نہیں مجھے_ "اس بار ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ تھی_

"اتنا بدل جو گئے تھے ویسے بھی اس وقت میں تمھیں دیکھتے ہوئے ڈرتی تھی_ "وہ بیٹے دن یاد کر کے ہولے سے ہنسی_

"کیوں میں کوئی بھوت تھا_ "وہ مسکرایا_____

"بھوت تو نہیں مگر بھوتوں کی طرح گھورتے تھے_ "ثمین نے زبان نکال کر چڑایا بھی_____

"کیا کرتا دل تو کرتا تھا تمھیں سب کے درمیان سے آٹھا لے جاؤں_ "ایلیار کی آواز میں پیار ہی پیار گھلا ہوا تھا اور آنکھوں میں محبت کا سمندر جو ثمین کو ڈبوں رہا تھا_____

"لو فر لگتے تھے پکے اتنی سی عمر اور یہ عاشقی_ "دل تو کہا اس پر ڈھیروں پیار برسا دے مگر بس کہا تو اتنا ہی_ ایلیار نے کشنز گود سے پرے کر کے اس کا ہاتھ تھام لیا_____

"تم میری چھوٹی عمر کی لت ہو... ایسی لت کی تا عمر پیچھا چھڑا نہیں سکتا_ "وہ اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتا مدھم آواز میں بولا ثمین نے شرارت سے اس کی ناک پر اپنی ناک رگڑی_ "پیچھا چھڑانے کا دل کہہ رہا ہے "_

"اف پاگل میرا وہ مطلب نہیں تھا_ "وہ جھوٹی خفگی سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا_____

"تم خود ہو پاگل_ "منہ بنا کر ایلیار کے ہاتھ جھٹکے_____

"ناراض مت ہو جان... میرا ابھی زرا سی بھی تمھاری خفگی جھیلنے کا ارادہ نہیں ابھی بس پیار ہی پیار_ "ایلیار نے اسے اس بار کھینچ کر اپنی گود میں بیٹھا لیا_

"نارارض رہا کہاں جاتا ہے_ "اپنے دونوں پیر پھیلا کر وہ آرام سے اس کی گود میں بیٹھی تھی ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام کر چوڑی پیشانی سے بال پیچھے کر کے وہاں اپنے لب رکھے پھر دیر تک وہاں اپنے لب رکھے ہوئے وہ اس کا تن من تک سرابور کر چکی تھی_____

"ثمین..... " ایلیار نے بند آنکھوں سے اسے پکارا_____

"ہمم.... " ایلیار کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے ہوئے اس کی اپنی آنکھیں بھی بند تھی_____

"شرط نہیں پوری کی تم نے_ "وہ جو بولا تو ثمین نے اس کی پیشانی چھوڑ کر ایلیار کا چہرہ دیکھا_ "کون سی شرط .... "

"بھابھی سے جو لگائی تھی_ "ثمین کی کمر میں ہاتھوں کا گھیرا ڈال کر اسے دیکھا_

"اتنی بار تو چھو لیا_ "ثمین نے اپنی مسکراہٹ دبائی_

"شرط تو اب بھی نہیں پوری کی_ "اس کی کمر کو جھٹکا دے کر اپنی بانہوں کا گھیرا اور تنگ کیا.... اس نے اپنے ہاتھ ایلیار کے شانہ پر رکھ کر اسے زرا سا دور کرنا چاہا_ ایلیار نے اسے پھر سے جھٹکا دے کر خود میں سمیٹ کر ثمین کا چہرہ جھکانا چاہا_____

"نہیں اٹھو چلو کچھ دیر بھیگتے ہیں_ "ایلیار کے دونوں شانوں پر اپنے ہاتھ جما کر اسے خود سے دور کرنے کو شش جاری تھی_____

"پھر سے بیمار پڑنا ہے_ "وہ سادگی سے بولا گرفت ڈھیلی کر دی _____

"کچھ نہیں ہوتا میرا دل کہہ رہا ہے_ "ثمین اس کی گود سے اتر کر نیچے اترنے لگی_____

"تمھیں الرجی ہے اور سردی بھی بڑھ رہی ہے.... بیمار ہو گئی تو_ "ایلیار نے اس کے ہاتھ کو تھام کر اسے نیچے اترنے سے روکا تھا ثمین کے چہرے کو فکر سے دیکھتے ہوئے کہہ کر اسے باز رکھنا چاہا_____

"تم ہو نا کچھ نہیں ہو گا_ "وہ اب موڈ میں آ گئی تھی آنکھ مار کر اس کے ہاتھ تھام کر کھینچا، ایلیار بس ہنسا تھا

_____

"سوچ لو ڈیڈ سے ڈانٹ مت کھلوا دینا_ "کاؤچ سے پیر اتارتے ہوئے اس بار شرارت سے کہا_____

"ڈرامہ مت کرو چلو نا_ "وہ زبردستی اس کا ہاتھ تھام کر کھینچنے لگی_ ایلیار کو اٹھنا ہی پڑا_____

بارش اب تیز ہو گئی تھی کھلے میں آتے ہی سرد ہوا کے ساتھ بارش کی بوندوں نے بھی ان کا استقبال کیا تھا

_____

"سوچ لو نازک میڈم سردی ہے_ "ثمین کا ہاتھ کھینچ کر اسے قریب کرتے ہوئے اپنی بانہوں میں جکڑ لیا ایک ہی لمحے میں بھیگ گئی.... ثمین کی لٹو کو چہرے پر سے ہٹایا بھی انداز وارفتگی لئے ہوئے تھا_ سرکش جذبات منھ زور ہونے لگے_

"سوچ لیا چلو آؤ_ "وہ اپنا آپ چھڑا کر اس کا ہاتھ تھام کر ایک طرف کو بڑھی تھی_ ایلیار اس کے ساتھ بھیگتا ہوا چاروں طرف دیکھ بھی رہا تھا_____

ابھی ابھی جیسے اس کی چھٹی حس نے خبردار کیا جیسے کوئی انہیں دیکھ رہا ہے_ چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا تھا اپنا وہم سمجھ کر اس نے ثمین کی طرف دیکھنا شروع کیا تو سب بھول گیا_ وہ گول گول گھومتی مسرور سی تھی

_____

"کیسا لگ رہا ہے ایلی، اچھا لگ رہا ہے نا_ "وہ خوشی خوشی اس سے بولی_

"تم ساتھ ہو نا تو سب اچھا نہیں.... سب کچھ شاندار لگتا ہے جانے من_ "برستی بارش سامنے حسین محبوب ایلیار پوری طرح سے ماحول کی خوبصورتی میں گم ہو گیا_ ثمین کا ہاتھ تھام کر پھر سے اپنے قریب کھینچ لیا_____

." آئی لو یو سو مچ_ "سرشاری سے کہہ کر ثمین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے قریب تر کر لیا_

"میرا دل کہہ رہا ہے آج خوشی سے تمھارے ساتھ ناچوں.... ساری دنیا کو بتادوں کی تم سے کتنی محبت کرتی ہوں _" وہ سرشار سی اپنے پیروسے سلیپر نکال ایلیار کے پیرو پر اپنے پیر رکھ کر اس کے گلے سے لگ کر پیچھے کی طرف جھکی تھی ایلیار نے اپنی پکڑ اور مضبوط کر کے دھیرے دھیرے جھکا تھا_ ثمین کے گلے سے لپٹے دوپٹے کو بہت نرمی سے الگ کر کے اس نے اس کی گردن پر اپنا چہرہ رکھ دیا پھر وہ برستی بارش میں اس کی گردن پر برستی بارش کی بوندیں اپنے ہونٹوں میں جذب کر رہا تھا_____

ایلیار مدہوشی سے اس کی کمر جکڑے اسے چھو رہا تھا_ ثمین کی آنکھیں بند ہو گئی ہاتھ بیتابی سے ایلیار کے بازوں پر پھر رہے تھے_ دل میں کسک سی بڑھنے لگی اس کی بیتابیاوں سے بیچین ہو کر وہ سیدھی ہو گئی_ ایلیار نے بوجھل آنکھیں کھول کر اسے دیکھا، ثمین نے ایک ہاتھ اس کے گلے میں ڈال کر اور دوسرے ہاتھ اس کے بائے گال پر رکھ کر مدہوش سے بولی_ "آئی لو یو ایلیار زین علی... لو یو ویری مچ یہ اظہار اس لڑکے کے لئے جو مجھ سے دیوانوں کی طرح محبت کرتا ہے_ "_ ایلیار کی آنکھوں کی چمک دوگنی ہو گئی دل جیسے خوشی سے ناچ اٹھا

_

"میری زندگی ہو تم میرا دل میرا سب کچھ آئی لو یو لو یو سو سو مچ_ "وہ خوشی سے چہک اٹھا_ ثمین نے اسے دیکھتے دیکھتے ایلیار کے لبوں کو چھو لیا_ اس بار اس نے اس کی خواہش کے مطابق اس کے ہونٹوں کو چھو کر جیسے اسے معتبر کر دیا_____

"اندر چلے جانم_ "لمحے گزرے تو ایلیار نے ثمین کو تھام کر ہاتھ آگے بڑھایا... ثمین نے مسکرا کر اس کی ہتھیلی پر اپنے ہاتھ رکھ دئے پھر اس نے چاروں طرف دیکھا_ "ایلی ہم واقعی پاگل ہو گئے ہیں اگر کوئی آجاتا تو " .....

"بقول آپ کے پیار کیا تو ڈرنا کیا_ "ثمین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے لگا لیا_

"پاگل نا ہو تو.... " ثمین کو اب احساس ہو رہا تھا کی اس طرح کی دیوانگی میں کیسا بچکانہ پن ہے_____

"میں تو بہت خوش ہوں اس پاگل پن سے_ "ایلیار چاروں طرف دیکھتے ہوئے بہت ہی خوشی سے بولا تھا

_____

"اچھا بس کرو چلو اب اندر مجھے سردی لگ رہی ہے_ "ثمین کو اب سردی کا احساس ہونے لگا تھا چہرہ موڑ کر ایلیار کو دیکھا بھیگتے ہوئے وہ آرام سے کھڑا تھا_____

"چلو چلتے ہیں_ "ایلیار نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا اسے اسی طرح اپنے سے لگائے لگائے وہ دونوں لان کا راستہ طے کر کے اندر آئے تھے_____

"ہاتھ ہٹاؤ اب ہم اندر آ گئے ہیں_ "جیسے ہی وہ لوگ اندر آئے تھے ثمین نے اس کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانے چاہے_____

"اندر آ گے تو کیا.... میں تو نہیں چھوڑنے والا_ "ایلیار نے شرارت سے اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر ثمین کی گردن میں اپنی ناک رگڑی_____

"اللہ... مت کرو گدگدی ہوتی ہے_ "اپنے چہرے کو حرکت دے کر اس نے اس کا چہرہ ہٹانا چاہا_____

"اچھا اور یہاں... " اس کی شرارت کی رگ اور بھڑکی تھی اس کی کمر میں انگلیاں چلاتے ہوئے چھیڑا

_____

"ایلی.... " وہ ہنستے ہوئے مچلی تھی مگر اس کی شرارت بھی عورج پر تھی_ لگاتار وہ اس کی کمر پر گدگدی کر رہا تھا
"مت کرو پلیز چھوڑ دو" ثمین بے تحاشا ہنستے ہوئے اس کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر چھوٹنے کی کوشش کر رہی تھی_____

"اب بولو کی مجھے اپنی کرنے دوں گی ورنہ میں نہیں چھوڑنے والا_" اس کی ہنسی ثمین کی ہنسی کے ساتھ مل کر سارے حال میں مدھر ساز گھول رہی تھی_____

"اچھا ٹھیک ہے.... اللہ بہت گدگدی ہو رہی ہے ایلی_" وہ مچل کر مچل کر ہنستے ہوئے اس سے چھوٹنا چاہتی تھی
_ایلیار نے ہنستے ہوئے اپنی انگلیوں کی حرکت روک دی اور اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا_____

"بہت بیہودہ ہو تم_" ثمین نے اس کے سینے پر اپنے ہاتھ پھیرے آنکھوں میں پیار بھری خفگی تھی_____

"جو کہو بس تمھارا ہوں بیہودہ، مکار کمینہ، بد تمیز، سب تمھارا_" اس کی کمر کو جھٹکا دے کر اپنے سے اور لگا لیا آنکھوں میں والہانہ محبت بھری تھی_____

"جی معلوم ہے آپ صرف میرے ہے اپنی ساری ڈرامے بازیوں سمیت_" ثمین نے ناز سے اپنا چہرہ بڑھا کر اس کی ناک اپنے ہونٹوں سے چومی_____

"یہ ڈرامہ بازیاں میڈم بس آپ کے لئے کھیلی ہے ورنہ اتنی آسانی سے تو آپ میری بانہوں میں آنے والی نہیں تھی_" مسکرا کر کہتے ہوئے اپنی ناک ثمین کی ناک سے رگڑی_____

"تمھاری محبت میں اتنی طاقت ہے نا ایلیار وہ ساری بندیشیں توڑ کر مجھے تمھارے پاس کھینچ لائی_ "ثمین نے محبت میں چور ہو کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا_____

"میں نے تمھیں سترہ سال کی عمر میں دیکھا ثمین اور اسی عمر میں تم سے محبت کی وہ حد چھولی کی اب مجھے لگتا ہے اگر تم سے محبت نہیں کروں تو مر جاؤں گا_ "ثمین نے نم ہوتی آنکھوں سے بس ناں میں سر ہلایا تھا، وہ ہولے سے مسکرا دیا_____

"ہمیشہ میرے قریب رہنا کبھی مجھ سے دور جانے کی بات مت کرنا ایلی ورنہ میں خود جی نہیں پاؤں گی_ "وہ بے اختیار اس سے لپٹ گئی_____

"تم میری جنت ہو ثمین... تمھاری بانہوں میں تمھاری پناہوں میں ہی میرا سکون ہے_ اتنی منتوں کے بعد تو تم میرے نصیب میں لکھی گئی ہو تمھیں چھوڑ کر کیسے رہ سکتا ہوں_ "اس کے گیلے بالوں میں اپنا چہرہ رگڑتے ہوئے اس کی آواز مدھم ہوئی تھی_ کچھ دیر ایک دوسرے کی دھڑکنوں کو سنتے ہوئے وہ لپٹے ہوئے کھڑے رہے تھے

_____

"ایلی اب چلے_ "اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اس نے خود کو چھڑانا چاہا_ وہ دونوں اب سیڑھیوں تک آ چکے تھے_____

"ہاں چلتے ہیں، بھیگی بھیگی تو بس جنونی کر رہی ہو مجھے_ "ایلیار نے اس کی کمر کو جکڑتے ہوئے ثمین کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ کر وہاں ہلکے سے کاٹا بھی_

"کھا جاؤ تم بس_ "اس کے سینے پر مکا مار کر پتی تھی وہ_____

"یار کیسی لت لگی ہے تم قریب ہوتی ہو نا تو بس.... " وہ پھر سے اس کی گردن پر چوم کر وہاں اپنا سر رکھ چکا تھا

_____

"لت.... میں کوئی چیز ہوں_ "وہ اس کا سر دھکیل کر دور ہونے لگی_____

"صرف لت نہیں تم میری کمزوری بن گئی ہو_ دن رات تمھیں چھونے کا جنون سر پر سوار رہتا ہے_ "دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سیڑھیوں کو بھی طے کر رہے تھے اور ایک دوسرے سے جدا بھی نہیں ہو رہے تھے_ ایسا دیوانا پن چھڑا ہوا تھا کسی کے بھی دیکھنے کا کوئی ڈر نہیں تھا_

"اور اگر یہ جنون ناپورا کروں تو_ "آخری بچی سیڑھیوں پر قدم رکھتے ہی ثمین نے شرارت سے اسے دور دھکیلا تھا_____

"تو آج تمھاری خیر نہیں_ "اسے کھینچ کر اس بار وہ بیچین ہو کر ایک ہی جھٹکے میں ثمین کو اٹھا کر کاندھے پر لاد چکا تھا وہ اس کے کاندھے پر ہاتھ مارتی ہاتھ پاؤں چلا رہی تھی_ کچھ ہی لمحوں میں دونوں بیڈ روم میں تھے_ ایلیار نے اسے بیڈ پر لا کر پٹخا تھا_____

"قسم سے... تمھیں یونہی بدتمیز نہیں کہتی میں_ "اس کے اس طرح پٹخنے پر وہ ناراض ہوئی تھی اٹھنے کے لئے اس نے اپنی کہنی بیڈ پر ٹیکی_

"اب تو اس بد تمیز کو برداشت کرنا ہی پڑے گا میڈم_ "اپنے گھٹنے بستر پر ٹیک کر ایلیار نے اسے پھر سے بیڈ پر گرا دیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"آج صبح ہونے میں دیر ہو گئی تمھاری_ "ثمین جیسے ہی ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر بھابھی کی طرف آئی تھی _نیلم اسے دیکھتے ہی شرارت سے آنکھیں نچا کر بولی، اسے سر سے پیر تک نہارا_____

"میں تو کب سے اٹھی ہوں بس ادھر دیر سے آئی_ "ان کی شرارت پر تپ کر اس نے بہانہ کیا مگر نیلم کا قہقہہ.... ثمین بری طرح سے شرمندہ ہو گئی_ان کے پاس بیٹھ کر کشن انہیں دے مارا جو ہنسے جا رہی تھی_ شکر تھا اس وقت وہ وہاں اکیلے تھی کوئی اور نہیں تھا_____

"اس میں بیچارے ایلی کا کیا قصور.... جو اسے تنہا ڈائینگ روم میں بھیج دیا_ "نیلم ہنستے ہنستے ہی بیچ میں شرارت سے بولی_____

"بیچارہ... سارا اسی کا قصور ہے_ "ثمین نے منہ بنا کر انہیں دیکھا تو نیلم شرارت سے اس کے کان کے پاس جھکی _"جب ایسی حسین بیوی مل جائے تو کمبخت اچھے اچھے شریف بے ایمان ہو جائے_ "ان کی شوخیاں... ثمین نے انہیں پرے دھکیلا تھا_

"آپ کو بڑا تجربہ ہے... بے ایمانوں کا_ "گھورتے ہوئے انہیں چھیڑا بھی_____

"ظاہر ہے تم سے زیادہ سال پہلے شادی شدہ ہوں_ "ان پر کیا اثر ہونا تھا ویسے ہی اسی ترنگ میں جھوم کر بولی

_____

"اسی لئے ساری شرم گھول کر پی لی ہے_ "دانت پیس کر وہ نیلم کو گھور رہی تھی جن کا موڈ تبدیل ہی نہیں ہو رہا تھا_____

"اماں چھوڑو اب تم سے کیا شرماؤں_ "عادت کے مطابق زور سے ہاتھ بھی مارا_

"کیوں میں کوئی بے شرمی کا کورس ہوں_ "اپنا ہاتھ سہلاتے ہوئے وہ تپی_____

"تم میری دیوارنی جو ہو تو تم سے تو میرا حق بنتا ہے مذاق کرنے کا_ "پیار سے گال بھی نوچ ڈالے_____

"بس رہنے دے مذاق اور پلیز ہاتھ قابو میں رکھا کرے اپنے_ "وہ ان سے اپنے گال چھڑا کر دور ہٹی بھابھی زور سے ہنسی تھی_ "ہنسنا بند کرے اور یہ بتائے بڑی ماں کدھر ہے نظر نہیں آ رہی_ "چاروں طرف دیکھ کر بڑی ماں کا پوچھا_____

"اپنے روم میں ہے... تمھارا پوچھ رہی تھی ناشتے کے وقت، اور جب میں نے شرارت سے ایلیار کی طرف دیکھا.... قسم سے کمال کا ایکٹر ہے یہ تمھارا میاں، مجال ہے جو کمبخت کے چہرے پر کوئی تاثر آ جائے_ "بھابھی اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر مزے سے بیان کر رہی تھی اور ثمین منہ پر ہاتھ رکھ کر بس ہنس رہی تھی_____

"میرا دل تو کہہ رہا تھا اسی وقت اوپر جاؤں اور تمھیں کھینچ کر لے آؤں سب کے سامنے پھر دیکھتی اس کی ایکٹنگ کے مظاہرے_ "ثمین نے ان کی شرارت سے کہنے پر اس بار انہیں دھپ لگائی_____

"اسے تو میں شام میں دیکھ لوں گی فل حال تمھیں تو دیکھ لوں_ "انہوں نے کہنے کے ساتھ ساتھ ہی اس کا دوپٹہ سر سے کھینچ دیا_____

"بھابھی کیا کرتی ہے_ "ثمین چڑ کر اپنا دوپٹہ پورا اتار کر ہلکے نم بالوں کا ڈھیلا ہو گیا جوڑا بنانے لگی، نیلم آنکھوں میں ڈھیروں شرارت لئے ثمین کو دیکھ رہی تھی_ "کیا دیکھ رہی ہے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آپ_ "اس طرح اپنی جانچ کرتی نظروں سے وہ خائف ہوئی_____

"بڑے ہی بد تمیز ہے اپنے دیور جی کیا حال کیا ہے میری دیورانی کا_ "انہوں نے بڑے افسوس سے ہاتھ بڑھا کر ثمین کی گردن پر ہاتھ رکھا_ ثمین کو فوراً سمجھ میں آ گیا وہ کیا دیکھ رہی ہے_____

"اللہ ہی سمجھے آپ کو_ "وہ کانوں کی لو تک سرخ ہو گئی جھٹ سے دوپٹہ اٹھا کر سر پر لپیٹ گھبراہٹ اور شرم کی وجہ سے ہاتھوں میں لرزش اتری_ وہ انہیں اتنی پیاری لگی اور ڈھیروں پیار آیا تھا اس پر بڑھ کر اسے خود سے لپٹا لیا_____

"پگلی اتنی گھبرا کیوں رہی ہو.... جب ایسا دیوانہ چاہنے والا ہو تو بس شکر کرو اللہ کا.... بس اللہ سے ہماری یہی دعا ہے کہ تم دونوں کی محبت کو کبھی کسی کی نظر نا لگے_ "بھابھی نے اسے پیار سے خود سے لگائے ہوئے دعا بھی دی، ثمین بس ہلکے سے مسکرا دی_____

"ویسے ایلی کا کوئی قصور نہیں... تم ہو ہی نازک کانچ کی وہ بیچارہ تو ڈر ڈر کر چھوتا ہو گا"_ ثمین کو الگ کرتے ہوئے وہ پیار سے بولی_____

"بیچارہ جھوٹی سائیڈ نا لے اس کی_" ثمین کا بنتا منھ اس پر معصومیت سے اس کا بولنا نیلم بمشکل اپنا قہقہہ دبا سکی تھی_____

"آنے دو اسے کان پکڑ کر ڈانٹوں گی "_

"اور جیسے وہ سن لیں گا_" ثمین نے ہونٹ ٹیڑھے کئے_____

"کیا سنے گا ایلی..... ایسے مذاق سے بچتا ہے اس کی عادت نا معلوم ہوتی نا توجم کر اسے چھیڑتی، اب بندہ مذاق بھی کرے تو کیا کرے... جب سامنے والا ایسے مزاق پر بس مسکرا ادھر ادھر ہو جائے_" نیلم کو دیکھتی ثمین نے بس سر جھٹکا ایلیار واقعی ایسے مذاق نہیں کرتا تھا.... ہاں ہنسی ٹھٹھول بھابھی سے ہوتی مگر اپنے دائرے میں رہ کر، بھابھی بھلے ہاتھ چلا لیتی مگر وہ دور سے ہی ہنستا بولتا بھابھی کے علاوہ تو کسی سے بھی باتیں نہیں کرتا_ اپنے بنائے اصول پر چلتا تھا وہ_____

"بعد میں یاد کر لینا اسے چلو کچن میں چلتے ہیں... کچھ بناتے ہیں بھوک سی لگ رہی ہے_" نیلم اس کے شانہ پر ہاتھ مار کر اٹھ گئی_ ثمین اپنا کاندھا سہلاتی سوفے سے پیر نیچے رکھ کر ان کے ہمراہ ہو لی_ پھر شام ہونے تک وہ ادھر ہی بھابھی کے ساتھ لگی رہی تھی_____

"کیا ہوا دل نہیں لگ رہا ہے_ بڑی بیچین بیچین سی لگ رہی ہو_" بار بار گھڑی دیکھتی ثمین کو نیلم چھیڑے بنا نہیں رہ سکی_____

"نہیں بس ایسے ہی ایلی نے دیر نہیں کر دی آج_" ناچاہتے ہوئے بھی اس کے منھ سے نکلا تھا_ نیلم بس ہنسی تھی_____

"آجائے گا... کہیں پھنسا ہو گا ورنہ صاحب کا دل تو بس تمھارے ہاس رہنے کا کرتا ہو گا_" نیلم نے چھیڑا تو وہ بس مسکرائی تھی_____

"نیلم ثمین کہاں ہو؟" وہ دونوں آرام سے بیٹھی باتیں کر رہی تھی کی بڑی ماں گھبرائی گھبرائی سی انہیں پکارتی ادھر ہی آئی تھی جدھر وہ لوگ بیٹھی تھی_____

"کیا ہوا بڑی ماں؟.." ان کے گھبرائے چہرے کو دیکھ کر دونوں ہی گھبرا کر کھڑی ہو گئی تھی_____

"ڈرائیور سے کہو کار نکالے.... ہمیں ہاسپٹل جانا ہے، نگار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے_" ان کے منھ سے جو نکلا تھا ثمین کا دل دھک سے رہ گیا_ ایلیار کا سوچ جر اس کا دل تڑپا.... وہ جیسی بھی ہو ایلیار کی ماں تھی اور وہ بہت پریشان ہو چکی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

وہ لوگ ڈرائیور کے ساتھ ہاسپٹل پہنچی تو وہاں فائق صاحب اور ساقب بھی پہنچے ہوئے تھے_ ایکسیڈنٹ زیادہ خطرناک نہیں تھا بس معمولی سے چوٹیں تھی، نگار کے پیر میں ہلکا سا فریکچر ہو گیا تھا، ڈاکٹر نے انہیں کچھ دن کا بیڈ ریسٹ بتایا تھا_____

بڑی ماں اور نیلم کے ساتھ وہ بھی گھبرائی گھبرائی سی ان کے روم میں آئی تھی_ ایلیار نگار بیگم کے بیڈ سے لگا بیٹھا بہت پریشان سا ان کا ہاتھ تھامے ہوئے ان کا حال پوچھ رہا تھا_ بڑی ماں کو دیکھ کر اس نے نیلم اور پھر نیلم کے پیچھے دیکھا ان کے پاس کھڑی تقریباً چھپتی ثمین پر بھی نگاہ پڑی تھی_____

"کیسے ہو گیا یہ نگار یہ سب.... کیسی طبیعت ہے؟" بڑی ماں گھبرائی گھبرائی سی ان کے بیڈ کے پاس آ گئی

_____

"میں ٹھیک ہوں آپا_" انہوں نے مسکرا نرمی سے کہا_____

"ٹھیک ہے آپ.... اتنی چوٹیں لگ گئی ہے ممی، آپ کبھی بھی لاپرواہی سے کار ڈرائیو نہیں کرتی آج کیسے_" ایلیار بہت ہی پریشان سا ان کا ہاتھ تھامے بولا تھا_ ثمین کے دل کو اس کی چہرے کی پریشانی اور فکر نے تڑپایا تھا

_____

"ایلی آئی ایم فائن.... بس ہو گیا ایکسیڈنٹ مری تو نہیں ہوں_" نگار ہاتھ بڑھا کر اس کا گال چھوتے ہوئے خوشدلی سے بولی_____

"پلیز ممی ایسا مت بولے.... ممی آپ کو میری عمر لگ جائے_ "ایلیار ایک دم سے بے اختیار ہوا تھا اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے سینے سے لگ گیا تھا_ نگار کے لئے اس کی جذباتیت کیسی تھی سب جانتے تھے_ اندر آ چکے فائق صاحب نے ایک گہری سانس بھری_____

"ایلی.... میں بالکل ٹھیک ہوں_ "نگار نے ڈرپ لگے ہاتھ سے اس کا شانہ تھپکا_

"ایلی نگار ٹھیک ہے میرے بچے... ایسے کروں گے تو وہ پریشان ہو جائے گی_ "پاس کھڑی بڑی ماں نے بھی اس کا شانہ تھپکا وہ اسی طرح سے انہیں لپٹا رہا تھا_____

"میں ٹھیک ہوں ایلی.... تم ہو نا میرے پاس میں بالکل ٹھیک رہوں گی میرے بچے_ بس تم مجھ پر اعتبار رکھنا_" ایلیار کا شانہ تھپکتے ہوئے ان کی نگاہ فائق صاحب کی سرد نگاہوں سے ٹکرائی تھی_ دونوں کی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا کی ثمین نے محسوس کیا جیسے دو دشمن ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہو_ وہ غور سے فائق صاحب کو دیکھنے لگی جن کے چہرے پر زرا سی بھی نگار کے لئے فکر نہیں تھی_____

کچھ دیر میں سب ہی نگار کا حال احوال پوچھ رہے تھے اور وہ انگلی مروڑتی ایک طرف کھڑی تھی_ اسے اپنا آپ وہاں سب سے فالتو سا لگا تھا..... جو سب سے زیادہ اس کا خیال کرنے والا تھا وہ اس وقت نگار میں کھویا ہوا تھا یا یہ کہنا صحیح ہو گا کی نگار نے اسے اپنی طرف لگایا ہوا تھا_____

پہلی بار ثمین کے دل میں یہ خیال بہت تیر کی طرح چبھا تھا کی واقعی ایلیار کے لئے نگار اول تھی سب بعد میں آتے ہیں_ لاکھ چاہا آنکھیں نم نا ہو مگر چاہ کر بھی وہ گلے میں پھنسے آنسوؤں کو دور نا کر سکی_ سب کی طرف ایک

بار پھر دیکھا سب کی توجہ نگار پر ہی مرکوز تھی_ وہ پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ چپکے سے وہاں سے نکل آئی

"گھر چلوں گی ثمین_" اپنے پیچھے فائق صاحب کی آواز سن کر وہ تیزی سے اپنی آنکھیں صاف کر کے مڑی تھی مگر انہوں نے اس کی نم آنکھیں دیکھ لی تھی

"نگار کو محبتوں سے کھیلنا بہت اچھے سے آتا ہے ثمین.... اس کی پرانی عادت ہے دلوں کو الگ کر دینا_" اس کی نم آنکھیں ان سے چھپی نہیں رہ سکی_ ثمین بس سر جھکا گئی کہنے کو کچھ تھا بھی نہیں

"آؤ چلے... جس کی توجہ کی تم منتظر ہو ابھی اسے کچھ نظر نہیں آئے گا_ وہ اندھی محبت اور بہرے اعتبار میں گرفتار ہے_" وہ جو بول رہے تھے اسے بالکل بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا_ بس سر اٹھائے ٹکر ٹکر انہیں دیکھ رہی تھی_ ان کی بات میں چھپے مفہوم کو وہ سمجھ ہی نہیں سکی

"چلو.... ہم چلتے ہیں_" اس بار انہوں نے مسکرا کر اس کا سر تھپکا ثمین جیسے بت بن گئی، جس باپ نے رخصتی جیسے اہم موقع پر بھی اس کا سر پر دست شفقت نا رکھا تھا وہ آج

"چلو بیٹا.... یہاں ابھی ہم دونوں کی کسی کو کوئی ضرورت نہیں ہے_" انہوں نے ایک بار گی روم کے دروازے کی طرف نگاہ کر کے اداسی سے کہا تھا_ ثمین کے دل میں ان کی بات بری طرح سے لگی تھی_ حقیقت میں اسے بھی یہی لگ رہا تھا، مجال ہے جو ایلیار نے ایک نگاہ کے علاوہ اسے دیکھا بھی ہو مانا کی موقع بہت سنگین ہے.... اسے

کوئی محبت پیار والے جملے بھی نہیں چاہیئے تھے_ وہ اگر اسے خود نگار کے پاس لے جاتا تو وہ دیر نا لگاتی ان کا حال پوچھنے کو_ ایلیار جانتا ہے کی اس کے اور نگار کے بیچ کیسے تعلقات ہے کیسی کشیدگی ہے مگر اسے تو .....

"کیا سوچ رہی ہو چلو ثمین بیٹا_ "اس سے پیار سے کہہ کر وہ مڑے تو بیٹا لفظ سن کر وہ بھی آٹو میٹک ان کے پیچھے ہو لی_ وہ لوگ خاموشی سے پارکینگ تک آئے تھے_ ثمین کے لئے انہوں نے فرنٹ ڈور کھولا تو وہ جھجھکتے ہوئے کار میں بیٹھ گئی_ کار اسٹراٹ کر کے روڈ پر ڈال کر انہوں نے ایک بار پھر ثمین کی طرف دیکھا

"پریشان ہو_ "سنجیدگی سے پوچھا بھی ثمین پھر سے چونک گئی_ وہ اس بار مسکرائے تھے_____

"پریشان مت ہو.... نگار جتنے چاہے ڈرامہ کھیل لیں وہ ایلیار کو تم سے چھین نہیں سکتی_ "ایک بار پھر وہ ثمین کو شاک لگا چکے تھے، اس کا منہ کھل گیا ایلیار اور بابا سے جو سنا تھا وہی تو اس کی محبت کے سب سے بڑے دشمن تھے تو پھر یہ کیا کہہ رہے ہیں_____

"ثمین تمھارا باپ اتنا ظالم نہیں کی اپنی سگی بیٹی کی خوشیوں کو تباہ کر دے_ "انہوں نے جیسے اس کی سوچ تک پڑھ لی اس بار وہ درد سے مسکرائے.... ثمین کا دل عجیب طرح سے گھبرانے لگا کیا ہو رہا تھا سب کیا حقیقت تھی

"ثمین کچھ بھی مت سوچو.... سب صحیح ہو جائے گا، جب تک تمھارا بابا زندہ ہے کچھ بھی نہیں ہو گا تم کو_" انہوں نے ایک عظم سے کہہ کر اس کا گال تھپکا_____

وہ بس خاموشی سے ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی_ دل میں ہوک سی اٹھی تھی سب کچھ عجیب سا لگنے لگا_ پھر پورا راستہ وہ الجھی الجھی سی رہی تھی اور فائق صاحب بھی بس کار ڈرائو کرتے ہوئے آئندہ کا لائحہ طے کر رہے تھے اب انہیں کیا کرنا ہے وہ سوچ چکے تھے، ایک بار پھر وہ وہ ایلیار کو آزمانا چاہتے تھے اگر اس بار ایلیار کامیاب ہوا تو زندگی بھر ثمین اس کی ورنہ وہ اپنی بیٹی کو اس آگ میں نہیں جلنے دیں گے، جس میں جل کر نوشی خاک ہو گئی

_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"آرام کرے آپ ممی.... اب کچھ دن کوئی کام نہیں اور کوئی بھی ٹینشن نہیں، آپ کا بیٹا آپ کا سارا کام سنبھال لیں گا_" نگار کو آرام سے بستر پر بیٹھاتے ہوئے وہ خوش دلی سے بولا تھا_____

"میں آرام سے ہی ہوں، تمھارے ہوتے ہوئے مجھے کس چیز کی ٹینشن_" نگار نے مسکرا کر خود پر جھکے ایلیار کا گال تھپکا_____

"یعنی آپ کا مطلب ہے میں ٹینشن ہوں آپ کی_" اس بار وہ مسخرے پن سے بول کر انہیں دیکھ کر منہ بنا چکا تھا_____

"شریر... " نگار نے ہنس کر اس کے گال پر چپت لگائی_____

"لو یو ممی_ "ایلیار نے ان کی پیشانی چھو کر محبت سے ان کا ہاتھ تھاما_____

"لو یو ٹو مائی سن ہمیشہ خوش رہو_ "نگار نے بھی فرط محبت سے اسے گلے لگالیا_____

" کیسی طبیعت ہے اب نگار_ "اس بار فائق صاحب اندر آکر سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھنے لگے_ ایلیار ان سے الگ ہو کر بیڈ کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا_ فائق صاحب اب اس کی ممی کا حال پوچھ رہے تھے.... وہ انہیں اتنا بے حس نہیں سمجھتا تھا پہلی بار اس کے دل میں ان کے لئے بال آیا تھا_____

"ٹھیک ہوں، زندہ ہوں_ "نگار نے بڑی خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا_____

"زندہ رہنا بھی چاہیے ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے_ "وہ جو بولے تھے ایلیار نے ہونٹ بھینچ لئے_____

" دیکھا تو بہت کچھ ہے فائق صاحب شاید آپ ابھی بہت کچھ دیکھنے کے تمنائی ہے_ "نگار بھی کون سا کم تھی پلٹ کر اچھے سے وار کیا_____

"تمنا تو کچھ اور دیکھنے کی تھی مگر بہر حال تمھیں زندہ دیکھ کر خوشی ہوئی_ ویسے کار کو دیکھ کر تو ایسا لگ رہا تھا کی کار کا ایکسیڈنٹ زبردست ہوا ہے مگر تمھیں چوٹیں معمولی ہی آئی_ "وہ بڑی طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ نگار کو سر سے پیر تک نہار رہے تھے، نگار کے پیر میں بس چوٹ آئی تھی اور کچھ خراشیں_____

" آپ کیا چاہتے تھے ڈیڈ... ممی کو خطرناک چوٹیں لگتی... وہ بچ گئی اللہ کا شکر ہے اور انہیں زیادہ چوٹیں نہیں آئی.... تو بجائے اس کا شکر کرنے کے آپ اس طرح ان سے باتیں کر رہے ہے، مرحم نہیں رکھ سکتے تو کم سے کم طنز تو مت کرے_ "ایلیار اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر بہت ہی گستاخی سے ان سے بولا تھا_ فائق صاحب نے تعجب

سے ایلیار کے لہجے اور اس کے غصے کو دیکھا، دوسرے ہی لمحے وہ خود کو سنبھال چکے تھے_ ایک نگاہ نگار کو بھی دیکھا جن کے چہرے پر ہمیشہ والی جیت کی چمک تھی_____

ابھی وہ کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کی نیلم کے ساتھ آتی ثمین کو دیکھ کر وہ مڑ کر سوفے پر بیٹھ گئے شاید ابھی اور تماشا دیکھنا تھا یا محبتوں کو پرکھنا چاہتے تھے_____

ثمین کو اندر آتے دیکھ کر ایلیار کے اعصاب بھی ڈھیلے ہو گئے_ دونوں کی نگاہیں ٹکرائی اور ایک کی آنکھوں میں ناراضگی اور دوسرے کی آنکھ میں شکوہ اترا_____

"کیسی ہے مامی آپ؟ بڑی ماں نے کہا آپ کا ناشتہ یہی لا دوں تو لے آئی_ اب کیسی طبیعت ہے آپ کی_" نیلم خوشدلی سے پوچھ کر ثمین کے ہاتھ سے ٹرے لے کر ٹیبل پر رکھنے لگی_____

"ٹھیک ہوں.... مجھے بھوک نہیں تھی ابھی_" نگار نے اپنی ازلی بے پرواہی سے جواب دیا_ ایلیار نیلم کے پیچھے چھپتی ثمین کو ہی دیکھ رہا تھا، ایک بار بھی اس نے اسے کال تک نہیں کیا تھا_ رات بھر وہ اس کی ایک کال کا منتظر رہا تھا_ ادھر ثمین بھی اسی بارے میں سوچ رہی تھی جو ایلیار سوچ رہا تھا_____

"بھوک کیسے نہیں.... ثمین تم مامی کے لیے چائے بناؤ_" کہنے کے ساتھ ساتھ ہی پاس کھڑی ثمین کی پسلی میں کہنی ڈھکیلی تاکی وہ ان کا حال پوچھ لے_ کتنی مشکل سے اسے سمجھا بجھا کر یہاں تک لائی تھی_ اب ساس ڈائن ہی صحیح مگر حال تو پوچھنا ہی چاہئے_____

"بھابھی زبردستی کسی کا حال پوچھوانے لایا نہیں جاتا لوگ خود پوچھ لیتے ہیں_" اس بار ایلیار ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا_ لاکھ وہ سمجھتا تھا کی ثمین کے ساتھ نگار کا رویہ ٹھیک نہیں مگر اخلاقاً ثمین کو ان کا حال پوچھنا چاہئے تھا.... کل بھی ہاسپٹل سے چھوڑ کر بھاگ آئی، ایک بار بھی کال کر کے اس کا بھی نہیں پوچھا ایلیار کا دل دکھا تھا وہ کم سے کم اس سے تو بات کر سکتی تھی_ ثمین نے ایک دم سے اس کی طرف دیکھا_ دل میں بہت تیزی سے کل والی چھبن بڑھ گئی_____

"نہیں ایلی ثمین تو خود آئی ہے، بہت پریشان تھی وہ کل سے مامی کے لئے کیوں ثمین..." نیلم زبردستی مسکرا کر پھر سے ٹھس کھڑی ثمین کو ٹھوکا دے چکی تھی_____

"جی نہیں میں بالکل پریشان نہیں تھی، اور نا ہی ان کا حال پوچھنے آئی ہوں.. آپ مجھے زبردستی لے کر آئی ہیں_" ایلیار کے طنز پر اس کا دل دکھا تھا بنا سوچے سمجھے وہ بولا جو نہیں بولنا چاہیے تھا_ نیلم نے بے ساختہ اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا_____

"اچھے سے جانتا ہوں اس لئے تو بھابھی سے کہہ رہا تھا، میری ممی کو تمھارے حال پوچھنے کی ضرورت بھی نہیں تمھاری بے حسی دیکھ بھی لی میں نے_" ایلیار بھی اسی کے انداز میں بول کر ٹرے سے سوپ لے کر نگار کے پاس بیٹھ گیا_ فائق صاحب نے اپنی آنکھوں سے گلاسز ہٹا کر نگار کی طرف دیکھا وہی پرانی چمک ان کے چہرے پر پھیل چکی تھی_ لگتا ہے محبت کی آزمائش ضروری ہے یہ سوچ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے_____

بولنے کو تو بول دیا مگر اب پچھتاتے ہوئے ثمین سر جھکا کر جانے کو مڑی تھی_ اپنے اس طرح سے بولنے پر افسوس ہوا تھا اور ایلیار کے طنز پر دل کے ٹکڑے_ کتنے جھوٹے ہوتے ہیں یہ بہلاوے کی آپ کو چاہنے والا کبھی آپ کو ڈی گریڈ نہیں کرے گا مگر اس نے سانس لے کر آنسوؤں کو بہنے سے روکا_____

"ثمین جا کر اپنا سامان تیار کرو مبین تمھیں لینے آ رہا ہے.... ابھی ایک گھنٹے میں تم اس گھر سے جا رہی ہو_" اچانک سے فائق صاحب ایک فیصلہ کر کے کھڑے ہو گئے_ ان کی آواز میں ایک طرح کا حکم تھا_____

ایلیار نے جھٹکے سے ان کی طرف دیکھا_ ثمین بھی اپنی جگہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی_ نیلم پریشان تھی اور نگار پر سکون ہو چکی تھی_____

"کھڑی کیا ہو... میں نے کیا کہا جاؤ اپنا سامان ریڈی کرو یہاں تمھاری کسی کو ضرورت نہیں_ آل ریڈی سب یہاں ایک دوسرے کے لئے بہت سوٹیبل ہے، یہاں ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے بس کردار بدل گئے_" اس بار انہوں نے نگار کو دیکھ کر نہیں ایلیار کو دیکھ کر یہ بات کی تھی_ ایلیار پریشان ہو کر انہیں دیکھ رہا تھا یہ کیسا فیصلہ لیا ہے انہوں نے.... وہ بہت بے یقینی سے انہیں دیکھ رہا تھا_ ثمین کو بہت زور کا رونا آیا تھا_ وہ تیزی سے وہاں سے نکل کر اپنے روم میں آئی تھی_ روتے روتے وہ الماری کھول کر کھڑی ہو گئی گالوں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے وہ کپڑے نکال نکال کر بیڈ پر رکھ رہی تھی_____

"تو تم جا رہی ہو_" کپڑے نکال کر ابھی بیگ میں رکھ ہی رہی تھی کی ایلیار دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا

_____

"تو کیا کروں، تم کو میری ضرورت نہیں اور میں تو بے حس ہوں ناسو مجھے کیا پرواہ اسی لئے اسی بے حسی سے جا رہی ہوں_ تمھیں مبارک ہو تمھاری نیکیاں_" اپنے آنسو رگڑ کر پوچھتی وہ اسے نظر انداز کر کے الماری کی طرف مڑ گئی_____

"ثمین تم نے میری بات تو کہہ دی مگر تم نے اپنی بات نہیں دیکھی کیا کہا تھا تم نے میری ممی سے_ ایسے بات کی جاتی ہے میری ممی سے_" ایلیار کو بھی غصہ آ رہا تھا ایک تو پہلے سے ممی کی وجہ سے ٹینشن تھی، اس پر فائق صاحب کا فیصلہ، اس پر سے ثمین کے طنز.... وہ بھی تلخ ہو گیا_____

"میری ممی، میری ممی... ہمیشہ بس تمھیں وہی دکھائی دیتی ہے، میں کون ہوں تمھاری ایلیار.... میری بھی کوئی حیثیت ہے تمھاری نظروں میں، جب دیکھو مجھے ان کے سامنے دو کوڑی کا کر کے رکھ دیتے ہو_" ثمین کو اس کی بات نے اور بھی سلگا دیا_ ایک جھٹکے سے کپڑے پھینک کر وہ اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی_____

"ثمین وہ میری ماں ہے.... اور تمھاری حیثیت کیا ہے میری نگاہوں میں کیا اس سے تم بے خبر ہو... جو بار بار مجھ سے بد گمان ہو جاتی ہو، اس سے پہلے بھی میں نے تم سے کچھ کہا ہے ممی کے لئے_ کچھ اور مانگا ہے_ بس زرا سا ان کا خیال کر لو اور ان کی عزت اور کچھ نہیں تم بجائے طنز کے ان کا حال نہیں پوچھ سکتی تھی_" ایلیار کو برا تو لگا مگر اس نے تحمل سے اسے سمجھانا چاہا_____

"ایلی اس بار صرف تم ایک طرفہ سوچ رہے ہو_ زرا سوچو جو عورت مجھے اتنی بار زلیل کر چکی ہے، جو سیدھے منھ مجھ سے بات نہیں کرتی، میں کیسے ان سے ایک دم سے خوشدلی سے بول سکتی ہوں، پھر بھی میں ہاسپٹل گئی مجھے جھجھک ہو رہی تھی اس کا مطلب یہ نہیں تھا کی میں پریشان نہیں تھی مگر تم نے میرا رویہ دیکھا مگر ان کا

نہیں... وہ کیسے طنز سے مجھے دیکھ رہی تھی وہ مجھے جتا رہی تھی تم صرف ان کے ہو_ تمھیں صرف ان کا احساس ہے_" کہتے کہتے اس کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی_____

"ثمین اب ڈیڈ کی طرح تمھیں بھی وہی دکھائی دینے لگا.... جو اصل میں ہے ہی نہیں آخر تم باپ بیٹی کو میری ممی سے کیا تکلیف ہے_" اس بار اسے غصہ آیا تھا_ اس کی آواز اونچی ہو گئی اور ثمین شاکڈ_____

"ایلی تمھیں احساس ہے تم کیا کہہ رہے ہو تم_" ثمین کی آنکھوں میں بے انتہا دکھ جھلکا_ اسے ایلیار پر ہمیشہ یہ مان تھا کی وہ بہر حال سطحی سوچ نہیں رکھتا ہے، اس کا شعور بیدار ہے_____

"اچھی طرح سے جانتا ہوں میں کیا کہہ رہا ہوں اور اب میں تم سے ایک شوہر کی حیثیت سے کہہ رہا ہوں.... تم وہی کرو گی جو میں کہوں گا_ تم کہیں نہیں جا رہی ہو اور ابھی اور اسی وقت جا کر ممی کا حال بھی پوچھو گی_" اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے جبڑے کسے_____

"اور نا کروں تو کیا کر لو گے_" ثمین نے لب بھینچ کر دانت پر دانت جمائے پوچھا... دیکھ لیں کی اب وہ کیا کہتا ہے

_

"تو میں تمھیں جانے سے نہیں روکوں گا مگر اس کے بعد میں تمھیں منانے نہیں آؤں گا_ اب تم اپنی مرضی سے آؤ گی_" ایلیار کی آواز سرد ہو گئی_____ "ٹھیک ہے مت آنا یہ تمھاری غلط فہمی ہے کی میں اب واپس آؤں گی... مسٹر ایلیار زین علی مجھے اپنی خودداری بہت عزیز ہے... میں بحیثیت محبوب تمھارے لئے جان بھی دے دوں گی مگر بحیثیت شوہر تمھاری کوئی بات نہیں مانوں گی کی تم مجھے میری نظروں میں گراؤں_" ثمین

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتی جھٹکے سے مڑ کر اپنا بیگ گھسیٹ کر روم سے نکلنے ہی لگی تھی.... کی خاموشی سے سب سنتے ایلیار نے جاتی ثمین کا بازوں جارحیت سے جکڑ لیا_____

"بحیثیت محبوبہ تم نے میری نرمی کا بہت فائدہ اٹھا لیا مگر آج سے اب بحیثیت میری بیوی ہوتے ہوئے اب تمھیں میرا ہر حکم ماننا ہو گا ثمین ایلیار زین علی_" وہ اسے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بول کر اسی بازوں دبوچ کر روم سے باہر لے آیا تھا.... ثمین بیگ سمیت اس کے ساتھ گھسیٹتی چلی آئی تھی_____

"ایلیار چھوڑو مجھے، میں کوئی بات نہیں مانوں گی تمھاری_" اسے نگار کے روم کی طرف بڑھتے دیکھ کر ثمین غم و غصے سے چیخ پڑی_____

"شٹ اپ، ایک لفظ بھی تمھارے منھ سے نکلا تو آج تھپڑ مارنے کا مجھے کوئی غم نہیں ہو گا_" ثمین ساکت ہو گئی وہ اس کا ایلیار نہیں تھا یہ صرف نگار کا بیٹا تھا_____

"ویل ڈن مجھے تم سے بھی یہی امید تھی_" فائق صاحب کی طنزیہ آواز سن کر دونوں ایک ساتھ وہی روم سے کچھ دوری پر کوریڈور میں ہی رک گئے تھے_ ایلیار کی پیشانی پر بل پڑ گئے اور ثمین کی آنکھیں بھر آئی_ وہ قدم قدم چلتے اس کی طرف آئے تھے اور انہوں نے ایلیار کی طرف دیکھتے ہوئے ایک ہی جھٹکے میں ثمین کا بازوں اس کی گرفت سے چھڑا کر اپنی سائڈ پر کھڑا کر دیا_____

"آج تم نے دکھا دیا ایلیار.... ہم مرد عشق کے دعوے میں کتنے نچلے ہوتے ہیں، عشق عشق کرتے ہیں اور ایک ہی جھٹکے میں سارے عشق کو کنارے کر کے اپنے ہی عشق کو منھ چھپا کر رونے پر مجبور کر دیتے ہیں_" ان کی

آواز میں کتنے دکھ چھلکے تھے اسے ایلیار نے اچھے سے محسوس کیا تھا_ مگر بس خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا

_____

"مجھے تم پر بہت گمان تھا ایلی اور اسی گمان نے مجھے ثمین کو یہاں لانے پر مجبور کیا تھا_ لیکن جب تک یہ گمان تھا ثمین یہی تھی مگر آج سارے گمان راکھ ہو گئے ہم سب ہار گئے_ میں، مبین یہاں تک تمھارا باپ زین بھی_" وہ کیا کہہ رہے تھے ثمین کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا بس ان کا دکھ بھرے چہرے نے رلا دیا وہ روتے ہوئے خاموش کھڑے ایلیار کو شکایت سے دیکھ رہی تھی_____

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ڈیڈ... نا ہی مجھے اپنے عشق پر کوئی شک ہے_ ثمین کو جتنا چاہتا تھا اس سے زیادہ چاہتا ہوں مگر میرے بھی کچھ اصول ہے رشتوں کو جتنی عزت دی جائے... اتنا ہی محبتیں بڑھتی ہے_ یہ آپ کی تربیت ہے جو مجھے یہ سب کروا رہی ہے_ آپ کیسے ہار گئے جب آپ نے مجھے سب کی عزت کرنی سکھائی_ میری زندگی میں جو جگہ ثمین کی ہے وہ ممی نہیں لے سکتی اور جو جگہ ممی کی ہے وہ ثمین نہیں لے سکتی_" ایلیار ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولتا بہت سنجیدہ تھا_ فائق صاحب بس ہلکے سے مسکرائے تھے جیسے اس نے بچکانی سی بات کی ہو_____

"اچھا لیکن مجھے کیوں ایسا لگتا ہے کی تم ہر بار نگار کو ثمین پر ترجیح دیتے ہو بلکہ مجھے چھوڑو جب سب کو اپنی جگہ رکھا ہے تو ہر بار ثمین کو کیوں لگتا ہے کی تم اسے ڈی گریڈ کر دیتے ہو ممی کے سامنے.... اسے ہی کیوں تم معافی مانگنے پر مجبور کرتے ہو اور ابھی بھی اسی طرح اسے گھسیٹ کر نگار کے سامنے لے جانا چاہتے تھے کیوں ایلیار

کیوں؟_" اس بار انہوں نے بھرپور طنز کیا تھا اس بار روتی آنکھوں اور غمگین نظر آتی ثمین کی طرف بھی دیکھا... وہ اپنی آنکھوں میں شکوے لئے ایلیار کو ہی دیکھ رہی تھی_____

"کیوں کہ ثمین نے مجھے سمجھنے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی ہے_ وہ نادان ہے اور نادانی میں بار بار ہر جگہ مجھے اور خود کو مصیبت میں کھڑا کر دیتی ہے_ سچویشن کیا ہے... کیا کرنا چاہئے، اس نے سمجھنے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی ہے_"وہ سنجیدگی سے جو بھی بولا تھا فائق صاحب لاجواب ہوئے تھے مگر ثمین بھڑک گئی_____

"میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتی یا تم یہ کام کرتے ہو_ میں نادان صحیح کیونکہ تمھارے جیسی مکاری مجھے نہیں آتی_"وہی پرانی بلا سوچے سمجھے بولنے کی عادت، ایلیار کا دماغ پہلے سے ہی خراب تھا اور خراب ہوا تھا

_____

"مجھے مکار کہنے سے پہلے جاؤ پہلے بولنے کی تمیز سیکھو تم، پھر مجھ سے بات کرنا_"اتنا کڑوا لہجا ثمین سر سے پیر تک بھڑک گئی_____

"تم سے بات کرنا تو دور تمھاری شکل بھی دیکھنا نہیں مجھے، ابھی تک تو ان کے کہنے پر جا رہی تھی_ اب اپنی مرضی سے جا رہی ہوں مسٹر ایلیار اور تم روکو یا نا روکو مجھے.... منانے آؤ یا نا آؤ_ میں تمھارے پاس اب کبھی نہیں آؤں گی_"زہر بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ مڑ کر اپنے بیگ تک گئی تھی اور پھر گھسیٹ کر بیگ کا ہینڈل تھام لیا_____

"تو یہ تمھارا آخری فیصلہ ہے_"ایلیار لگاتار اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوری سنجیدگی سے بولا_____

"ہاں آخری اور اٹل فیصلہ ہے میرا_ میں بہت بے عزت ہو گئی اس گھر میں_ کیا ملا ہے مجھے تمھارے ساتھ رہ کر... ہر روز ایک نئ ٹینشن، ہر روز ایک نیا دکھ_ "ثمین غصہ میں ہمیشہ سب بھول جاتی تھی_ اس کا غصہ ایسا ہی تھا_ ایلیار نے اس بار افسوس سے اسے دیکھا جو ہمیشہ بدگمان نا ہونے کا وعدہ کر کے بھول جاتی ہے_ اسے بھی غصہ چھڑا تھا، ان کے جھگڑے سے اب ملازمین تک کو خبر پو گئی تھی... ضرور نگار بھی سن رہی ہو گی فائق صاحب دل میں سوچتے ہوئے مشکل سے برداشت کر رہے تھے_____

"اوکے... جاؤ بہت شوق سے جاؤ_ میں بھی تھک گیا ہوں اس روز روز کے تمھارے ڈرامے سے، روز ایک نیا جھگڑا لے کر کھڑی ہو جاتی ہو_ "وہ اس بار چیخ کر بولا تھا... اتنی مشکلات اور اس کی محبت کی یہ بے قدری وہ یہ سب کہنے پر مجبور ہو گیا_____

"کیا کہا تم نے... تم مجھ سے تھک گئے ہو مجھ سے_ "ثمین ہاتھ میں پکڑے ہوئے بیگ کو پھینک کر تیزی سے اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی_ دونوں اس وقت فائق صاحب کیا سارے گھر والوں کی موجودگی بھی بھولے ہوئے تھے_ فائق صاحب سب برداشت کرتے ہوئے ان کے جھگڑے کی حد دیکھ لینا چاہتے تھے_____

"تم جو سمجھو_ "اس بار ایلیار نے نگاہ چرائی_

"اتنی جلدی تھک گئے_ اتنی جلدی میری محبت ڈرامہ لگنے لگی_ اتنی جلدی تمھاری محبت کے رنگ پھیکے پڑ گئے، اتنی جلدی_ "اس بار وہ غصہ سے پاگل ہوئی تھی اس کے سینے پر اس نے کئی ہاتھ مارے تھے_ ایلیار ہونٹ بھینچے اسے روتے اور خود کو مارتے دیکھ رہا تھا_____

"بس ایسی ہے تمھاری محبت ایلیار یہی ہے تمھاری محبت_ "تھک کر خود ہی وہ دور ہو کر وہ بری طرح سے روئی تھی_

"ثمین_ "اس بار فائق صاحب گہری سانس لے کر آگے بڑھے تھے_ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے اسے تسلی دینی چاہی_ اس وقت ثمین کو کسی ہمدرد کی ضرورت تھی اس لئے وہ ان کے گلے سے لگی تھی_ فائق صاحب جیسے منجمد ہو گئے_ اپنے سے لگی بلکتی ثمین کو انہوں نے تعجب سے دیکھا_ البتہ ایلیار اسی طرح سے کھڑا رہا تھا نجانے کیا ہو گیا تھا... اسے نا اس کے چہرے پر کوئی نرمی آئی نا اس کی آنکھوں کے تاثرات بدلے_ فائق صاحب کو اس بار ایلیار پر افسوس کے ساتھ ساتھ غصہ بھی آیا تھا_____

"ثمین چلو تم میں تمھیں چھوڑ آؤں اور رونا بند کرو، ابھی تمھارا باپ زندہ ہے_ "انہوں نے ثمین کے سر پر تھپکتے ہوئے بہت ہی تلخی سے کہا تھا_ ایلیار اس بار تلخی سے ہنسا تھا_____

"آج باپ بیٹی کو ان کا پیار مل گیا تو بیٹی کو میری محبت کی میری ضرورت ہی نہیں رہی_ "ثمین ایک جھٹکے سے فائق صاحب سے الگ ہو کر ایلیار کو دیکھنے لگی_____

"ایلی یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو.. کیا مطلب ہے تمھاری اس بات کا_ "فائق صاحب کو پہلی بار ایلیار کا لہجا برا لگا تھا_____

"اور کس لہجے میں بات کروں ڈیڈ... آج آپ نے دکھا دیا کی اگر اپنے سگے پر کوئی آنچ آجاہے نا تو دل تڑپ اٹھتا ہے_ ممی صحیح کہتی ہے کی جب موقع آئے گا نا تو آپ اپنی بیٹی کا ہی ساتھ دیں گے اور میں آج سمجھ گیا_ اپنی اولاد

اپنی ہوتی ہے اور غیر کی اولاد غیر_" وہ اس طرح بولا تھا کی فائق صاحب کا رنگ سفید پڑ گیا_ پہلی بار ان کے چہرے کا رنگ ایسا متغیر ہوا تھا_ ثمین کے دل پر جیسے کسی نے جیسے کاٹ ڈالا اس نے ایک بار اپنے باپ کی طرف دیکھا اور ایک دفعہ اپنے شوہر کی طرف .....

دوسرے ہی لمحے ایلیار کے پاس آکر اس نے ہاتھ اٹھایا تھا... ایلیار کے کچھ سمجھنے سے پہلے ایک بھرپور تمانچا اس نے ایلیار کے منہ پر دے مارا تھا_ ایلیار تو ایلیار.. فائق صاحب سناٹے میں رہ گئے_____

"اور آج مجھے بھی یقین ہو گیا کی تربیت چاہے جتنی اچھی کر لو.... خون کا اثر رنگ ضرور دکھاتا ہے_" اس کے منہ سے الفاظ نہیں انگارے نکلے تھے ایلیار شاکڈ سا اسے دیکھ رہا تھا_____

"تم اس شخص کے بارے میں بات کر رہے ہو، اسے سگا سوتیلا سکھا رہے ہو.... جو آج تک صرف تمھارے لئے صرف تمھارے لئے مجھے بھی چھوڑ کر یعنی اپنی سگی اولاد چھوڑ کر اپنا سارا وعدہ نبھاتا رہا_ یہ وہ شخص ہے ایلیار زین علی جس نے تمھیں تمھارے باپ سے زیادہ محبت دی_ آج جو تم سب کے لئے اچھے بنے پھرتے ہو.... وہ صرف میرے باپ کی وجہ سے ہے ورنہ تم وہ بنتے جو تمھارے خون میں ہے_ تم نگار کی اولاد ہی بنتے ان ہی جیسے مطلب پرست ان ہی جیسے احسان فراموش.. ان کے ہی جیسے زندگیوں سے کھیلتے ہوئے"_ ..

"ثمین..... " ایلیار نے ایک دم سے اپنا ہاتھ اٹھایا تھا مگر وہ ہاتھ ہوا میں ہی محلک رہ گیا... اسے یاد آ گیا کی اس نے خدا کی قسم کھائی تھی کی کبھی ثمین پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا_____

"مارو شوق سے مارو مگر جو سچائی ہے نا وہ بدل نہیں جائے گی، ایلیار صاحب میں لاکھ نادان صحیح میں بیوقوف صحیح مگر میری آنکھوں میں وہ صلاحیت ہے کی میں دیکھ سکوں کون آپ کا اپنا ہے اور کون پرایا مگر افسوس کی تم اتنے سمجھدار ہونے کے بعد بھی آج تک سچ نہیں جان سکے_ وہ سچ جو میں نے اپنی ہزار نادانیوں کے بعد بھی جان لیا اور جس دن سچ سامنے آئے گا نا مسٹر ایلیار تمھارے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں ہو گا_" وہ بہت ہی نفرت سے بولتی ایک دم سے مڑی تھی اور خاموش کھڑے فائق صاحب کو دیکھا_ ان کے چہرے کا رنگ اب بھی ویسا ہی تھا جیسا کچھ دیر پہلے تھا ایک دم سفید، اور آنکھوں میں ڈھیروں غم_____

"یہاں میرا کوئی سامان نہیں.... آپ چلے مجھے وہی چھوڑ دے، جہاں سے میں آئی تھی، میرا اس گھر سے ناتہ شاید اتنا ہی تھا_" اتنا کہہ کر وہ رکی نہیں تھی کوریڈور نکلتی سیڑھیاں اترتی چلی گئی_ جاتی ثمین کو دیکھتے ہوئے ایلیار کی آنکھوں میں سرخی اترنے لگی_____

فائق صاحب دھیرے دھیرے چلتے ہوئے ایلیار کے مقابل میں کھڑے ہو گئے_" ایلیار.... نا میں طنز کر رہا ہوں نا ہی سچائی بتانا چاہتا ہوں_ بٹ آج ایک بات سمجھ میں آگئی کی محبت میں لوگ اندھے بہرے اور دماغ سے سوچنا بند کر دیتے ہیں_ چاہے وہ بیوی کی ہو، محبوبہ کی ہو یا ایک ماں کی ہو اور جہاں سے دماغ نہیں کام کرتا ہے دھوکا بھی وہی سے ہوتا ہے_ لیکن سب تب سمجھ میں آتا ہے جب ٹھوکر لگتی ہے اور جن کے نصیب میں ٹھوکر کھانی لگی ہو وہ بچ نہیں سکتا_ لیکن میری اللہ سے یہی دعا ہے کی تم ہر ٹھوکروں سے بچے رہو_" اتنا کہہ کر وہ رکے نہیں تھے بہت شکستہ قدموں سے رسے سیڑھیوں کی طرف گئے تھے_ اب ایلیار تنہا تھا کوریڈور میں بالکل تنہا کتنے لمحہ ایسے ہی گزرے وہ پتھر بنا وہاں کھڑا رہا تھا..... ایسا لگ رہا تھا جیسے اب وہ کبھی بھی یہاں سے ہل نہیں پائے گا_

آخر کب تک ایک دفعہ ہر جگہ پر نظر ڈالی... ہر طرف بس ثمین کی یادیں بکھری ہوئی تھی... ابھی دو دن پہلے ہی تو وہ اسے یہاں سے محبت سے اٹھا کر روم تک لے گیا تھا اور آج یہی سے وہ اسے اس کی محبت سمیت ٹھکرا کر جا چکی تھی_ "ہمیشہ کی طرح آزمائش مجھے ہی دینی پڑتی ہے_" وہ تلخی سے مسکرا کر سر جھٹکتا تھکے تھکے قدموں سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا... اب اس کا یہاں دل نہیں لگنا تھا وہ کچھ دیر کے لئے ہی صحیح فرار چاہتا تھا.... ایسا لگ رہا تھا ذہن کے ساتھ ساتھ دل بھی خالی ہو چکا ہے_ وہ اسی خالی ذہن اور خالی دل کے ساتھ ساتھ اپنی کار لے کر بنگلے سے ہی نکل گیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"فائق اتنی ناامیدی کس لئے..... آللہ پر بھروسہ رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا_" مبین نے سر جھکا کر بیٹھے فائق کے پاس بیٹھتے ہوئے نرمی سے ان کا کاندھا سہلا کر تسلی دی_____

"مبین... میں اس بار اپنے اندر اب اور حوصلہ نہیں پیدا کر پا رہا ہوں_ میری آزمائش کب ختم ہو گی، کب مجھے معافی ملے گی_ میرے گناہ کی سزا اب میرے بچوں کو بھی جھیلنے پڑ رہی ہیں_" وہ بہت ہی ہارے ہارے سے اس اپنا سر پکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے... ان کی آواز ہی نہیں وہ خود بہت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے تھے_____

"کچھ نہیں ہوا ہے ہمارے بچوں کے ساتھ_ دیکھنا دو دن میں ہی ایلیار آئے گا ثمین کے پاس_" مبین صاحب ہمیشہ کی طرح پر امید تھے، انہوں نے ان کے ساتھ ساتھ خود کے دل کو بھی جیسے سمجھایا_____

"نہیں مبین اس بار ایسا نہیں ہے... تم نے اس کی باتیں نہیں سنی، اس نے لبھی مجھ سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی_" فائق صاحب نے سر اٹھا کر مبین کو دیکھتے ہوئے بہت دلھ سے کہا تھا_____

"تمھیں نہیں ہو گا مجھے یقین ہے، مجھے اس کی محبت پر یقین ہے_" ان کا یقین.. فائق تلخی سے مسکرائے

_____

"ایلی کو میں نے اپنے ہاتھوں سے پالا ہے مبین لیکن مجھے لگتا ہے میں پھر سے ہار گیا.... میں نگار کے ہاتھوں بری طرح سے ہار گیا، ایک بار پھر ایک زین اور فائق ہی میرے سامنے آ کھڑا ہوا..... میں مبین نہیں بنا سکا_" اپنے دوست کی طرف دیکھتے ہوئے ان کی آنکھوں میں بیتی یادوں کی راکھ دگول اڑا رہی تھی_____

"وہ مبین ہے بھی نہیں فائق.... وہ ایلیار ہے سب سے الگ، میں جانتا ہوں اسے... وہ ضرور تم سے معافی مانگنے آئے گا_" فائق صاحب ان کی طرف دیکھتے ہوئے سر جھٹک کر اسی تلخی سے بولے....." کبھی کبھی خوش فہمیاں بہت اذیت ناک ثابت ہوتی ہے_" مبین نے بس ان کا شانہ تھپک کر آہستہ سے کہا .....

"تمھیں ثمین کو سمجھانا چاہیے تھا فائق.... شوہر ہے وہ اس کا، اور کون سے میاں بیوی میں لڑائی نہیں ہوتی... تم اسے بجائے سمجھانے یہاں لے کر کیوں چلے آئے_" وہ ثمین کے لئے بہت فکر مند تھے.. جب سے وہ آئی تھی

بیڈروم میں خود کو لاک کر کے بیٹھی ہوئی تھی، انہیں یقین تھا وہ ایلیار سے لڑ کر آ تو چکی ہے مگر کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتی_____

"یہ آزمائش ہے ایلیار کی اور اگر اس میں وہ فیل ہوا نا تو اسے ثمین کو بھولنا ہو گا_"وہ جیسے حتمی فیصلہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے_____

"فائق پاگل ہو گئے ہو_"وہ غصہ ہوئے_____

"بس مبین بہت ہو چکا اب... میں اس عورت کی چالوں سے بھر چکا ہوں_میرا دل کرتا ہے اسے شوٹ کر ڈالوں_"وہ حقیقت میں نگار کے بوجھ سے اب آزاد ہو جانا چاہتے تھے.. بہت پہلے انہوں نے اپنے لئے یہ سزا چنی تھی مگر اب ان کی برداشت کی انتہا تھی_____

"فائق اتنے دن کے صبر کا کیا یہ صلہ دوں گے... تم نے سارا سے وعدہ کیا تھا_"مبین نے پھر سے انہیں سمجھانے کی کوشش کی_____

"اسی وعدے کا ہی تو پاس تھا کی نگار کو سالوں سے برداشت کرتا رہا مگر اب نہیں مبین... اگر میری تربیت نے رنگ دکھایا اور ایلیار واپس پلٹ کر آیا تو اسے اس کا وہی ڈیڈ ملیں گا جو اس سے بہت محبت کرتا ہے لیکن اگر اس کی ماں کے خون کا اثر رنگ لایا تو وہ ثمین کو اب بھول ہی جائے_"وہ ایک فیصلہ کر کے کہتے ہوئے تیزی سے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے اور ادھر مبین صاحب اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے.... فائق لاکھ تبدیل ہو چکے تھے مگر اب

بھی فیصلہ کرنے میں اسی شدت پسندی کا اظہار کر چکے تھے، جس کی وجہ سے آج تک پچھتاوے ان کا نصیب بن گئے تھے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"ثمین دیکھو تو تم سے کون ملنے آیا ہے_" وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی مسلسل بس ایک شخص کو یاد کر رہی تھی کی اپنے روم میں بابا کی آواز سن کر بہت تیزی سے اٹھ کر باہر نکلی تھی .....

دل میں کئی خوش گمانیاں جنم لے چکی تھی مگر لاؤنج میں بیٹھی نیلم بھابھی کو دیکھ کر اس کا دل بجھ گیا، سارا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا مگر پھر سر جھٹک کر وہ ان کی طرف خوشی سے بڑھی_____

"ثمین.... " بھابھی اپنی جگہ سے اٹھ کر تیزی سے آ کر اس سے لپٹ گئی_ وہ بھی ان سے محبت سے لپٹ گئی_ بھابھی سے اس کی دلی وابستگی تھی وہ اس کی بہن سہیلی ہمراز سب تھی_ کتنی دیر وہ لوگ ایک دوسرے کے گلے سے لگی رہی تھی_ مبین صاحب ان دونوں کو مسکرا کر دیکھتے لاؤنج سے نکل کر چلے گئے تاکی وہ آپس میں اچھے سے باتیں کر سکے_____

"کیسی ہے آپ بھابھی_" ان سے الگ ہو کر وہ بھیگی آنکھوں اور مسکراتے لبوں سے ان کا حال پوچھ رہی تھی

_____

"تمھارے آنے سے بہت اداس ہوں_" نیلم نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت سے اپنی پیاری سی سہیلی اور چھوٹی بہن کو دیکھا_____

ثمین بس اداسی سے مسکرادی_" ایسے سب چھوڑ چھاڑ کر کیوں آگئی ثمین_ جھگڑے کس گھر میں نہیں ہوتے اور میاں بیوی میں تو ہمیشہ ہی ہوتے ہی رہتے ہیں مگر ایسے کوئی اپنا گھر چھوڑ کر تو نہیں آتا_" بھابھی اسے سمجھاتی ہوئی اسے لے کر پاس رکھے سوفے پر بیٹھ گئی_____

"بھابھی یہ اس نوعیت کا جھگڑا نہیں تھا کی میں آرام سے وہاں اتنی بے عزتی کے باوجود بھی بیٹھی رہتی اور پھر مجھے تو آنا ہی تھا بھابھی شاید ہمارا ساتھ یہی تک تھا_" ثمین کے چہرے پر دکھ اور ملال الکے رنگ اور گہرے ہو گئے_____

"ایسے کیسے یہی تک تھا.... پاگل ہوئی ہو وہ گھر ہے تمھارا شادی ہوئی ہے تمھاری ایلی کے ساتھ... کھیل نہیں جو جب چاہا ختم ہو جائیں گا_" نیلم نے فوراً اسے تیز لہجے میں جھڑکا تھا_____

"اچھا رہنے دے سب_ آپ بتائے بڑی ماں کیسی ہے بچے اور بھائی... میں سب کو بہت مس کر رہی ہوں_" ثمین نے موضوع ہی بدل دیا یہ موضوع بس دل توڑنے کا ہی کام کرتا ہے_ اپنا چہرہ بشاش بنا کر اس نے شوق سے پوچھا_____

"سب خیریت سے ہے اور تمھیں بہت زیادہ یاد کر رہے ہیں_ بچے چاچی کے بنا اداس ہے بڑی ماں دن رات تمھارا ذکر کرتی ہے_ ساقب کو اب گھر میں کچھ اچھا نہیں لگتا بس بزنس میں گم ہے_" بھابھی اس کا ہاتھ تھامے ہوئے بہت سنجیدہ تھی_ ثمین نے سر جھکا لیا_____

"اور تمھارا دیوانہ عاشق باتیں تک کرنا بھول چکا ہے_ بس آتا ہے اور روم میں بند ہو جاتا ہے_ ثمین ایلیار کی حالت ہم سب میں سے کسی سے بھی دیکھی نہیں جا رہی ہے.... پلیز چلو اپنے گھر چلو وہ دیوانہ ہیں تمھارا... تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا وہ_" بھابھی کی بات پر اس کی آنکھوں سے ایک دم آنسو لڑھکے تھے.. خود پر لگائے گئے سارے ضبط کے پہرے ٹوٹ گئے وہ بے آواز بری طرح سے روئی تھی_ انہوں نے ایک دم سے اسے گلے سے لگا لیا_____

"بھابھی میں کیسے اس گھر میں جاؤں جب وہ خود مجھے رکھنا نہیں چاہتا_ مجھے اس کی محبت پر کبھی بھی شک نہیں مگر جو محبت آپ کو تحفظ کا احساس نہ دے سکے، معتبر نا کر سکے وہ کس کام کی_" ان کے گلے سے لگی وہ روتے روتے بولے جا رہی تھی .....

"بھابھی آپ نے اس دن اس کے انداز نہیں دیکھے.... اس نے صرف میری نہیں اس انسان کی محبت کو بھی پائمال کر دیا جس نے اپنی پوری زندگی اس کے لئے برباد کر دی_ وہ ہمیشہ اپنی ممی کے لئے مجھے ڈی گریڈ کرتا رہیں گا... کبھی ان کے آگے میرا ہاتھ تھام کر نہیں کہہ سکتا کی ہاں آپ غلط ہے اور ثمین صحیح..... اسے دکھائی ہی نہیں دیتا کی اس کی ممی نے کون کون سے گیم کھیلے ہے وہ ہمیشہ سے ہماری محبت کی دشمن ہے_ وہ کبھی نہیں سمجھ

سکتا کبھی نہیں_ "وہ روتی جا رہی اور ایلیار کے لئے اس کے ہونٹوں پر بس شکوے ہی شکوے تھے_ بھابھی نے ایک گہری سانس لے کر اسے اپنے مقابل میں کر دیا_____

"ثمین یہ جو ساس والا رشتہ ہے نا اس میں ہمیں زرا سی گنجائش چھوڑنی چاہئے_ شوہر کتنا بھی آپ سے محبت کرتا ہو وہ کھلم کھلا آپ کے سامنے اپنی ماں کو برا بھلا نہیں کہہ سکتا_ "انہوں نے روتی بلکتی ثمین کے آنسو پونچھتے ہوئے بہت نرمی سے سمجھایا_____

" میں یہ تھوڑی نہیں کہہ رہی ہوں وہ انہیں برا بھلا کہے مگر کم سے کم سمجھ تو سکتا ہے کی اس کی ممی کی کیسی فطرت ہے_ "ثمین نے ان کا چہرہ دیکھا نیلم ہولے سے مسکرائی تھی ....

"پگلی ہو سکتا ہے ایلیار ان کی فطرت ان کی برائی سے آگاہ ہو مگر ثمین تم یہ مت بھولو وہ تمھارے سامنے اپنی ماں کو برا بھلا نہیں کہے گا اور نا مامی کے سامنے تمھاری برائی کرے گا... تم نے کبھی سنا ہے کی اس نے تمھاری برائی کی ہو بلکہ ہمیشہ تمھاری دفاع ہی کی ہے_ "اس بار ثمین نے برا سا منھ بنایا_____

"اچھا.... اس دن تو کیسے ان کے ہی سامنے کہہ دیا تھا میری خیریت کی اسے ضرورت نہیں میں بے حس ہوں_ " نیلم نے سر تاسف سے ہلا کر اس کا شکایت سنی .....

"اور تم نے تو بھی پورا منھ کھول کر کہہ دیا تھا کی تم ان کی خیریت پوچھنے نہیں آئی تھی، میں زبردستی لائی تھی_ " ثمین اس بار لاجواب ہوئی تھی، سر بھی جھک گیا_____

"ثمین لالھ وہ بری صحیح مگر اس وقت تمھارا یہ کہنا ضروری تھا..... کیا تھا جو تم اپنا منھ بند رکھتی، تم جانتی ہو ایلیار اپنی ممی کے لئے بہت حساس ہے اور تم اس کی جان ہو مگر تم نے بجائے اس کا دل رکھنے کے اور کام خراب کر دیا _ اگر بجائے اس کے کی دھڑ سے جواب دیتی زرا سا تحمل کر کے ان کا حال پوچھ لیتی تو ایلیار کا مان بھی رہ جاتا نانامی کے سامنے _ "نیلم بڑی بہنوں کی طرح اسے سمجھا رہی تھی _ ثمین چپ چاپ اپنی انگلی مروڑتی سوچ رہی تھی اگر بھابھی کو تھپڑ والی بات بتا دیں تو بھابھی تو اسے ایک تھپڑ ہی لگا دینا ہے _____

"بھابھی میں چائے لے کر آتی ہوں آپ کے لئے _ "گھبرا کر اس نے فوراً انہیں کہہ کر اٹھنا چاہا _ نیلم سمجھ گئی فل حال وہ اس موضوع سے بچ رہی تھی _____

"نہیں تم بیٹھو کتنے دنوں سے بچے تم سے ملنے کے لئے کہہ رہے تھے، چاچی بغیر اداس ہو گئے ہیں وہ _ "مسکرا کر اسے دیکھا _____

"میں بھی بہت اداس ہوں... آپ بچوں کو لے آتی نا _ "ثمین واقعی ان کے لئے اداس ہو رہی تھی _____

"لے آتی کیا _ بچے آتے ہوں گے... تمھارے بھائی نے آوٹینگ کا پروگرام بنایا ہوا ہے انہوں نے شام کا وعدہ کیا ہے... تب تک ہم شاپنگ پر چل رہے ہے _ "بھابھی سارے پروگرام سیٹ کرتی اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ گئی _____

"ایسے کیسے بھابھی بابا سے تو پوچھا نہیں_ "ثمین گھبرا گئی بھابھی کے ساتھ شاپنگ کا تجربہ بہت خطرناک تھا وہ ساری مارکیٹ میں نچاڈالتی ہے_____

"اس کا کیا میں انکل سے پوچھ لیتی ہوں"_ وہ اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لے آئی_بابا کے ساتھ فائق صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے وہ شاید آفس سے آرہے تھے،ویسے بھی آج کل وہ کافی رات تک یہی رہتے تھے_____

"انکل میں لے جاؤں ثمین کو شاپنگ پر پھر وہاں سے ساقب نے آؤٹینگ کا پروگرام بنایا ہے....بچے چاچی سے ملنے کے لئے تڑپ رہے ہے_میں رات تک پہنچا دوں گی اسے_ "بھابھی ایک سانس میں ساری بات کرتی دونوں بزرگ ہستیوں کو دیکھ رہی تھی_فائق صاحب نے ایک نظر نیلم پھر ثمین کو دیکھا_____

"ہاں ہاں کیوں نہیں لے جاؤ_ اس کا بھی دل بہل جائے گا_" مبین صاحب نے فوراً اجازت دے دی

_____

"چلو مل گئی اجازت_ "وہ اس کا ہاتھ گھسیٹ کر بولی_

"چینج تو کرنے دے مجھے_ "ثمین نے منمنا کر ان سے کہا_

"کوئی نہیں بس سیدھے سے چلو_ "وہ اسے گھسیٹ گھساٹ کے لے گئی تھی جہاں گیٹ پر ڈرائیور سمیت کار کھڑی تھی_____

"نیلم ثمین کو ایلیار سے ملوانے لے جارہی ہے_ "فائق گیٹ پر نظر رکھے ہوئے ان دونوں کو جاتے دیکھ رہے تھے ہونٹوں پر بہت مدھم سی مگر اب مطمئن سی مسکراہٹ تھی_____

"اچھا دماغ درست ہو گیا صاحب زادہ کے ساتھ ساتھ ان کے ڈیڈ کا بھی_ "مبین ان کو دیکھ کر ہنسے تھے_ انہوں نے ایک نگاہ ان کی شوخی پر دیکھ کر بس سر جھٹکا تھا_____

"مبین مجھے لگتا ہے ایلیار نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے_ "فائق اب پھر سے مبین کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولے_____

"مگر کیوں "_

"پتا نہیں "_

"شاید اسے سب معلوم ہو گیا ہے"_

"نہیں مبین جس طرح ہم نے اور نگار نے ساری حقیقت کو بدل ڈالا ہے ہمارے علاوہ کوئی نہیں جانتا ماضی میں کیا ہوا تھا_ "فائق صاحب سگریٹ نکال کر لائٹر سے جلاتے ہوئے اب بہت ہی پر سکون تھے_____

"ہمم.... ایلیار کیسے مان گیا ایک دم سے "مبین صاحب بھی ویسے ہی مطمئین نظر آرہے تھے جیسے فائق صاحب اب ہو چکے تھے_____

"شاید اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے یہ تو میں مانتا ہوں ثمین کے بنا ایلیار نہیں رہ سکتا اور یہ بھی جانتا ہوں وہ نگار پر بہت اعتماد کرتا ہے_ "وہ گہرے گہرے کش لیتے ہوئے اپنے سینے میں بھری کڑواہٹ کو باہر نکال رہے تھے_____

"چھوڑو اچھا ہے نا ہماری بیٹی کو ایلی منالیں تو وہ خوش ہو جائے_ اس کی اداس شکل مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی تھی_ "مبین کی آواز میں ثمین کے لئے محبت ہی محبت تھی_____

"ادھر ایلیار کا بھی یہی حال ہے مسکرانا تک بھولا ہوا ہے... اسے بہت جلد اپنی غلطی کا احساس ہو گیا یہ میرے لئے باعثِ خوشی ہے_ "وہ ہلکے سے مسکرائے_____

"فائق.... نگار کا کیا کرنا ہے، کیا ساری زندگی ثمین اور ایلیار کی زندگی میں ایسے ہی اس کی مداخلت ہوتی رہیں گی _"مبین نے اس بار انہیں تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھایا_____

"وہ نفسیاتی مریض ہے مبین... وہ نفرت اور حسد کی بیماری میں مبتلا ہیں.... جس دن بھی اسے پتہ چلا نا وہ خونخوار ہو جائے گی نوشی اس پر پھر سے حاوی ہو جائے گی_" فائق صاحب کی پیشانی پر بھی تفکر کی لکیریں پڑ گئی

_____

"سارا کی پوری زندگی تباہ کرنے کے بعد اب بھی اسے چین نہیں_ "مبین صاحب نفرت سے بولے تو وہ اداسی سے مسکرائے_ "وہ سارا کی نہیں نوشی کی دشمن ہے اور ثمین میں وہ نوشی کو دیکھتی ہے "_

" کبھی کبھی مجھے لگتا ہے سارا نے غلط فیصلہ کیا تھا اسے نگار کے بیٹے سے ہماری بیٹی کو نہیں باندھنا چاہئے تھا_" اپنے دل میں چھپے سوال کو وہ فائق صاحب کے سامنے ظاہر کر بیٹھے_____

"سارا جانتی تھی نگار کی ہار اس کا بیٹا ہے_" ان کے سینے کی گھٹن اب پھر سے بڑھنا شروع ہو چکی تھی

_____

" کبھی کبھی سوچتا ہوں فائق کیسے تقدیر نے ہم تینوں کو ایک ہی ڈور سے باندھ دیا ہے_ "کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر مبین پرانی یادوں میں کھوئے تھے_____

"مبین تم تو سرخرو ہو مگر ہم... " مبین نے چونک کر فائق کا دھواں دھواں ہوتا چہرہ دیکھا پھر فوراً خود کو سنبھال کر خوش دلی سے کہا.... " خیر جانے دو جو ہوا سو ہوا اب بس ہماری بیٹی خوش رہے ہمیں کچھ اور نہیں چاہیئے "_

"مجھے یقین ہے... واپسی میں ایلیار اس کے ساتھ ہو گا_ "فائق صاحب بہت سکون سے بول کر مبین کو دیکھ کر مسکرائے وہ بھی مسکرا کر انہیں دوسری باتوں میں لگا کر فل حال کے لئے سب بھلا دیا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"یہ کہاں لے آئی آپ مجھے بھابھی_ "نیلم کے ساتھ اندر آتے ہوئے وہ حیرانی سے پوچھ بیٹھی_ حیرانی کی بات تو یہ تھی بھابھی بس کچھ ہی دیر شاپنگ کر کے ادھر چلی آئی..... وہ خوش ہو گئی تھی کی چلو ان کو اس کا خیال آ ہی آ گیا_____

"بھابھی مجھے لنچ کروانا ہے... قسم سے بھوک لگ رہی ہے بہت زیادہ _" انہیں ایک طرف بنے بہترین ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ خوش ہو گئی_____

"آؤاندر چلے تمھیں ملوانا ہے کسی سے وہ کھانا بھی دیں گا_"بھابھی اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے لفٹ کی طرف لے آئی_____

_____ کون بھابھی؟"ثمین زرا سا مشکوک ہوئی "

"ہے میری سہیلی_ "بھابھی نے مونث کا صیغہ استعمال کیا تو ثمین پر سکون ہو گئی_ وہ لفٹ کا بٹن دبا چکی تھی، سب سے آخری فلور کی بٹن دبا کر انہوں نے ثمین کی طرف دیکھا_ وہ شیشے کے پار دیکھ رہی تھی ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگی_ لفٹ رکی تو وہ اسے لے کر باہر نکل آئی. یہاں قطار سے روم بنے ہوئے تھے_ وہ اسے لئے لئے ایک روم میں گھسی پھر اس کا ہاتھ پکڑے پکڑے روم سے باہر کھلے ٹیرس پر چلی آئی_ جہاں بس دو لوگ کے لئے ٹیبل اور چیئر لگی ہوئی تھی_____

ثمہن نے پہلے بہت غصہ سے بھابھی کی طرف دیکھا اور پھر اس کی طرف.... جو آنکھوں پر بلیک سن گلاسیز لگائے وہ آرام سے پیر پر پیر رکھے ان میں سے ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا_ کوٹ پینٹ میں ملبوس بڑے نک سک سے تیار ہو کر شاید وہ اسے دکھانے آیا تھا کی اس کے بغیر بھی وہ ویسا ہی خوش و خرم ہے&_____

"لو پکڑوں اپنی امانت دو گھنٹے بعد آؤں گی میری دیورانی مجھے صحیح سلامت لوٹا دینا_ "سامنے بیٹھے ایلیار سے وہ شرارت سے بولی.... ثمین کو بھابھی کی چالاکی پر بے حد غصہ آرہا تھا_____

"دو گھنٹے صرف دو گھنٹے..... میڈم چار گھنٹے تو ہاتھ پیر جڑوانے میں لگا دیتی ہے_ بھابھی پھر یہ ظلم نہیں_ "ایلیار مسکراتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا جوس کا گیلاس ٹیبل پر رکھ کر اٹھ کر ان کے پاس آگیا_ نیلم نے ایک قہقہہ لگا کر شرارت سے ثمین کی طرف دیکھا وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر ان کی طرف بہت ہی خونخوار نگاہ سے دیکھ رہی تھی _ ایلیار کی طرف اس نے پھر دیکھا بھی نہیں_____

"سوری میری جان.... میرا کوئی قصور نہیں یہ اتنا روتے ہوئے منت کر تا رہا تھا تو اس لئے ماننا پڑا ورنہ میں اب بھی تمھاری سائڈ پر ہوں.... پوچھ لو اپنے میاں سے میں نے کتنی بار اسے ڈانٹا ہے_" بھابھی ایک ہاتھ سے کان چھوتی معصوم بنی تو ثمین نے دانت پیسے_____

"آپ سے بعد میں نپٹوں گی_" اس نے مڑ کر جانا چاہا تو نیلم نے اسے جکڑ کر ایک زور کا دھکا دیا تھا وہ سیدھے جا کر ایلیار کے سینے سے ٹکرائی اس نے فوراً اسے اپنے بازوؤں میں سنبھال لیا&_____

"سن لو ثمین جان.... اس سے بس ہاتھ پیر جڑوالینا اور میری ایڈوانس میں نصیحت رکھ لو خوب ہاتھ پیر جڑوا کر بھی من مانی کی اجازت بالکل مت دینا_ ایسے شوہروں کو ایسے ہی ٹھیک کیا جا سکتا ہے انہی تو تڑپانے میں ہی مزا ہے_" وہ بہت شرارت سے ثمین کو آنکھ مار چکی تھی_ ثمین نے انہیں گھور کر اپنا آپ ایلیار سے چھڑانا چاہا

_____

"آپ جائے سیدھے سے... اور خبر داد جو میری محبوب بیوی کو الٹی سیدھی پٹی پڑھائی، ویسے بھی تھپڑ تک مارنا تو آپ اسے سیکھا چکی ہے_" ایلیار آرام سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ان سے جھوٹی خفگی سے بولا تھا

_____

"تھپڑ مارا تھا اس نے تمھیں_" بھابھی کا منہ کھلا تھا_____

"نہیں میں نے مذاق کیا ہے یہ میرے گال پر مچھر مار رہی تھی_"اس سے پہلے ثمین کچھ بولتی ایلیار نے نرمی سے کہہ کر بات کو مذاق کے رنگ میں دے دیا_بھابھی ہنس دی اور ثمین اب بس بنا حرکت کئے کھڑی تھی

"جا رہی ہوں نیچے ساقب آ گئے ہوگے اور سنو میری دیوارنی کو گھر لے کر آؤ سیدھے سے_"بھابھی نے ایلیار سے پیار سے کہہ کر تنبیہ بھی کی

"ابھی تو آپ کہہ رہی تھی لینے آئے گی_"ثمین گھبرا کر ان سے بولی_

"تمھیں کیا پرابلم ہے بھابھی آپ جائے ہم آ جائے گے_"بھابھی ہنستے ہوئے چلی گئی تو ایلیار نے ثمین کی طرف دیکھا_ثمین نے بس پلکیں اٹھا کر ایلیار کی طرف دیکھا تھا دوسرے ہی لمحے ایلیار نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا_وہ بھی کوئی مزاحمت نہیں کر رہی تھی بس گرم جوشی نہیں تھی ٹھس سی کھڑی ہوئی تھی

"ابھی بھی ناراض ہو_"اسے اپنے سینے سے الگ کر کے بازوؤں سے تھام کر ثمین کی آنکھوں میں جھانکا

"پھر تم نے ڈرامہ کیا ہے نا_"سلگ کر ناک پھولائی

"سوری_"ایلیار نے بیچارہ سا منھ بنایا_

"ایلی تم کتنے ڈرامہ کرتے ہو.... پریشان کر دیا ہے تم نے مجھے_ ہر بار ایک نیا ڈرامہ اللہ میں کیا کروں اس شخص کا _"وہ اس بار منھ بنا کر روہانسی ہوئی تھی_ اسی طرح آسمان کی طرف دیکھ کر جیسے اس نے دہائی دی تھی_ ایلیار کو اس کی ایسی ادا پر ڈھیروں پیار آیا_____

"تو تمھیں کیا لگا واقعی میرا پیار بس وہی تک تھا_ میری جان میرا پیار تو میں مر بھی جاؤں نا تو تمھارے لئے ختم نہیں ہو سکتا_ ایلیار کی سانسوں کی ڈور ثمین کے وجود سے بندھی ہے_"وہ والہانہ محبت سے اسے دیکھتا اپنے سینے سے لگا چکا تھا_ اس بار وہ بھی اس سے لپٹ گئی تھی_ وہ سب ایک ناٹک تھا کیسا باعث سکون بنا تھا دل کا ورنہ کتنی بار وہ اندر ہی اندر سے ٹوٹ چکی تھی_____

ایلیار نے اسے سینے سے لگائے لگائے ویسے ہی اٹھا کر روم میں لے آیا_ ثمین نے بس اس کے گلے میں اپنے دونوں ہاتھوں کی مالا ڈال دی سر البتہ اس کے سینے پر رکھا ہوا تھا_ وہ اسے لئے لئے بیڈ پر گرا تھا_ دونوں نرم بستر پر کچھ اوپر اچھلے تھے_ ثمین نے ایلیار کے سینے پر کہنی رکھ کر اپنا چہرہ اونچا کیا_"ضروری تھا مجھے تڑپانا جلانا_" بہت ناز سے شکوہ بھی کیا_____

"تمھیں ناراض کر کے کیا میں سکون سے تھا_ دو ہفتوں سے جیسے مر رہا تھا ثمین... ایسا لگ رہا تھا میرا دل بند ہو جائے گا تمھیں دیکھے بغیر تمھیں اپنے قریب ناپا کر میں پل پل مرا ہوں_"وہ بہت ہی تڑپ لئے اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ پھیر رہا تھا ساتھ ہی اس کے ارد گرد بندھا اسکارف بھی کھول کر ایک طرف رکھ دیا_ ثمین کی آنکھوں کی جوت دوگنی ہو گئی وہی تو تھا جس کے لئے ہی تو وہ بنی تھی.. وہ تھا تو زندگی تھی.. خوشیاں تھی ورنہ کچھ نہیں_____

"معلوم ہے ایک دوسرے کے بنا ہم دونوں ہی جی نہیں پاتے ہیں پھر بھی ایسا کیا_" بہت پیار سے وہ اس کے چہرے کے ہر ایک نقش پر اپنے ایک ہاتھ کی انگلی پھیر رہی تھی_____

"مجبور تھا میری جان معاف کر دو کہو تو سچ میں ہاتھ پیر جوڑ لوں_" اس کی وہی انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھ کر چومی بھی تھی_____

"ایلی سوری... "اس بار اس کی آواز میں ندامت گھلی_

"سوری بٹ وائے_" وہ اب بھی بار بار اس کی انگلی پھر اس کے ہاتھوں کو بار بار چوم رہا تھا انداز بے حد محبت بھرا تھا_____

"میں نے تھپڑ مارا تمھیں... اتنا برا بھلا کہا_" ثمین نے وہی ہاتھ چھڑا کر اس کے اسی گال پر رکھ دیا جہاں اس نے مارا تھا_

"مجھے اچھا لگا_" اس کے ہاتھ کو وہی اپنے گال پر پکڑ کر وہ مسکرایا_____

"پاگل نا ہو تو_" ثمین نے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنی پیشانی ماری_____

"بولا بھی تو غلط تھا حق بنتا تھا میرا_" کتنا بڑا ظرف تھا اس کا ورنہ کوئی اور مرد ہوتا تو انا کا مسئلہ بنا لیتا_ ثمین کو اس پر بے تحاشا پیار آیا تھا جھک کر پوری بیتابی سے اس کے چہرے کو چوما تھا ایک بار نہیں سینکڑوں بار.... ایلیار کی آنکھیں بند ہو گئی_ وہ دیوانہ تھا اس دیوانی لڑکی کا_____

"ویسے مجھے اچھا لگا کی حساب برابر ہو گیا..... اب تم کبھی نہیں کہوں گی کی تم نے مجھے مارا تھا_"اس بار وہ شرارت سے مسکرایا_ ثمین بھی ہنس دی_____

"آئی لو یو... لو یو... لو یو... لو یو_"بار بار کہہ کر اس نے ایلیار کے لبوں کا بوسہ لیا_ وہ اسے لیے لئے اٹھ کر بیٹھ گیا _اس طرح کی ثمین اس کی گود میں تھی اور اس نے اپنے گھٹنے بستر پر ٹیکے ہوئے تھے اور ایلیار کے پیر بیڈ کے نیچے لٹک رہے تھے_

"واو یار ہاتھ پیر بھی نہیں جوڑنے پڑے اور تم ناراض بھی نہیں سارا ٹائم بھی بچا ہے اپنے پاس_"بہت خوشی سے کہہ کر اس نے ثمین کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے_____

"جی نہیں وہ جو اتنا روئی.... وہ بھی اتنا تڑپ تڑپ کر روئی ہوں میں.... ان دو ہفتوں میں اس کا حساب کہاں گیا_ "ثمین نے اسے دھکا دے کر دور کیا وہ پھر سے بیڈ پر گر گیا تھا اور اس کے سینے پر ہاتھ رکھے وہ اس کے پیرو پر بیٹھی ہوئی تھی اب وہ پیار سے خفا ہوئی_____

"اور جو میں رویا اس کا کون حساب دیے گا_ ساری رات جلتا رہا ہوں تمھاری جدائی میں_ اس پر سے ڈیڈ سے بدتمیزی کرنے پر الگ احساس جرم_"ثمین کے دونوں ہاتھ اپنے سینے سے ہٹا کر اس نے اس کی انگلی میں اپنی انگلی پھنسالی ثمین زرا سا اس کے سینے پر جھک سی گئی مگر اپنی انگلی اس کی انگلیوں سے نکالا نہیں_____

"ڈرامہ کیوں کیا پھر "....

"ثمین تم جانتی ہو_"ایلیار کے چہرے پر سایہ سا لہرایا_____

"ایلی تمھیں معلوم ہو گیا_ "وہ زرا سا جھجھکی آنکھوں میں دکھ چھلکے_

"بہت پہلے سے ہی ثمین_ "اس بار وہ پھر سے اٹھ کر بیٹھ گیا_ ثمین اس سے اپنے ہاتھ چھڑا کر اٹھ کر اس کی بغل میں بیٹھ گئ_____

"سچ میں تمھیں کیسے پتا چلا ایلی_ "بہت پریشانی سے اس کے ہاتھ تھامے_

"ثمین میرے لئے بہت سخت تھا اس کا یقین کرنا مگر جب ڈیڈ سے آدھی ادھوری حقیقت پتا چلی تو میں الجھ گیا پھر میں نے سب کے رویے جانچے اور ثمین پھر پتا چلا کی گھر میں چھپا دشمن میری ممی ہے_ "وہ یہ سب بولتے ہوئے جیسے بہت قرب سے گزر رہا تھا_____

"ایلی... " ثمین نے اس کے بازوں پر بہت پیار سے اپنے ہاتھ پھیرے آنکھیں نم ہوئی_____

"ٹھیک ہوں میں... سنبھال چکا میں خود کو_ "اس کے وہی ہاتھ ایک ہاتھ سے تھام کر اس نے ثمین کے گال تھپتھپا کر بمشکل مسکرایا_ ثمین نے بس زبردستی مسکرا کر اسے تسلی دی_____

"اور تب میں نے سوچا کی تمھارا فل حال کچھ دن کے لئے گھر سے چلے جانا ہی بہتر ہے اور مجھے ممی کو بھی یقین دلانا تھا کی میں ان کے آگے تمھیں کچھ نہیں سمجھتا_ جب چاہوں ان کے کہنے پر تمھیں چھوڑ سکتا ہوں_ ان کو یہ یقین دلانا ضروری تھا ثمین ورنہ وہ تمھیں مارنے کا ارادہ کر چکی تھی.... میں تمھارا محافظ ہوں ثمین اور تمھاری حفاظت کے لئے فل حال یہ سب کرتے ہوئے میرے دل پر جو قیامت گزری میں ہی جانتا ہوں ورنہ میں کیا نہیں جانتا تم کتنی معصوم ہو_ تمھارے دل میں تو کوئی کدورت رہ نہیں سکتی تھی وہاں بس جھجھک تھی اور تم حق

پر تھی ثمین_ "وہ دھیرے دھیرے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے دکھ سے بول رہا تھا اور ثمین خود کو ملامت کر رہی تھی کی ایلیار کی محبت کے آگے اس کی محبت کتنی چھوٹی ہے وہ کتنی جلدی اس کے جیسے انسان کو دکھ پہچانے کی باعث بن جاتی ہے ہمیشہ اسے سمجھے بغیر بس اپنا آپ دیکھتی ہے_____

"ایلی مجھے معاف کر دو، میں بہت بری ہوں، بہت بری، ہر بار کتنا تمھیں اذیت پہنچا دیتی ہوں، میں تمھاری اتنی محبت کے قابل نہیں میں بہت بری ہوں_ "اسے ایک دم سے ڈھیروں رونا آیا تھا اس کے سینے سے لگ کر وہ دھواں دھار رو رہی تھی_____

"بیوقوف_ "بہت پیار سے کہہ کر اس نے ثمین کو خود میں سمیٹ لیا اور پیار سے اس کی پشت تھپتھپائی_ "ادھر دیکھو میری طرف_ "زبردستی اپنے سینے سے اسے جدا کر کے اس کا چہرہ دیکھا ثمین برستی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی .....

"اتنا رویا کیوں جا رہا ہے، تمھاری جگہ میں ہوتا میں بھی یہی کرتا اور تم بری کیوں کو ہو گئی تم تو میری جان ہو میری زندگی_ "_ بہت نرمی اور محبت سے وہ اس کے آنسو صاف کر رہا تھا_ "اور ایک بات تم میرے قابل نہیں... میں تمھارے قابل نہیں ہوں، بقول تمھارے کالا کلوٹا سا سانڈ جیسا ہوں... ممی کو تو پیارا لگتا ہوں بٹ تمھیں_ "وہ اس کے آنسو پونچھتے ہوئے شوخ ہوا تو ثمین کھسیانی سی ہوئی_____

"کتنی پرانی بات یاد رکھتے ہو تم... وہ تو بس غصہ میں کہا تھا ورنہ تم سے اچھا تم سے پیارا تو میری نظر میں کوئی ہے ہی نہیں_ تم دنیا کے سب سے بہترین سب سے اچھے شوہر ہو_ "وہ بہت ہی معصومیت سے بولی تو ایلیار ہنس دیا

_____

"خوبصورت تو اب بھی نہیں کہا"_

"اچھا ڈرامہ مت کرو اتنے زیادہ ہینڈسم ہو اتنے پر کشش مجھے تو ڈر لگتا ہے کی کہیں میری نظر نا لگ جائے_"اس بار والہانہ پن سے اس کے چہرے کو بھی چھوا_کوٹ پینٹ میں وہ بہت ہی پر کشش لگ رہا تھا_ایلیار بس مسکرایا تھا_"ایلی انہیں معلوم ہے سب "_

"کس بارے میں "_

"ہمارے بارے میں "_

"ہاں اس رات جب ہم بارش میں تھے، ممی نے دیکھ لیا تھا_"ثمین کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئی ہونٹ وا ہو گئے_اس حال میں وہ اتنی پیاری لگی تھی کی ایلیار خود کو روک نہیں پایا تھا_ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا اور دوسرے ہی لمحے میں اس کے چہرے کو تھام کر ثمین کے کھلے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں بھر لیا _اس کی مزاحمت کے باوجود بھی وہ پوری مدہوشی سے گھونٹ گھونٹ گلابی لبوں کے جام کو پی رہا تھا اور اپنے تشنہ دل کی پیاس بجھا تھا اور جب تک پیاسے دل کو سیراب نہیں کر لیا... اس نے ثمین کے چہرے کو چھوڑا نہیں تھا

"اللہ مرو تم کبھی نہیں سدھرنا تم_"جب اس نے چاہا تبھی چھوڑا تھا اسے چھوٹتے ہی ثمین پھولی سانسوں سے جل کر بولی تھی ہاتھ کی پشت سے اپنے ہونٹوں کو پونچھتے ایلیار نے شرارت سے اس کا چہرہ دیکھا گلابی لب اب سرخ ہو گئے تھے_____

"یار کیسی حسین ہو تم....." ثمین کے لب چٹکی میں بھرے_ ثمین نے تگڑا سا ہاتھ اس کے ہاتھوں میں مارا

_____

"یہاں میں سوچ سوچ کر شرم سے مری جا رہی ہوں کی انہوں نے ہمیں اس حال میں_ "وہ بولتے بولتے روہانسی ہو گئی_

"تو کیا ہوا دیکھ لیا تو، بہت ماڈرن ہے وہ_ "وہ اسی کے انداز میں شرارت سے بولا_

"کیا ہوا تمھیں... ساری شرم گھول کر پی چکے ہو بد تمیز انہوں نے ہمیں دیکھا "_

"کیسے دیکھا "_

"ایک دوسرے کے ساتھ_ "ایلیار دلچسپی سے اس کی پریشانی دیکھ رہا تھا_____

"کوئی بات نہیں خود ہی ہٹ گئی ہو گی اب اتنی بے شرم تو میری ممی نہیں ہو گی کی پورا سین دیکھے_ "وہ آرام سے بولا_____

"ہاں یہ تو ہو سکتا ہے_ مگر تم نے.... " وہ پریشانی سے بولتے بولتے غصہ سے اسے دیکھنے لگی ایلیار کے ہونٹوں سے ہنسی کا فوارا چھوٹا تھا وہ بیڈ پر گرا بے تحاشا ہنس رہا تھا_____

"ہنسو خوب ہنسو بے شرم انسان یہاں میری جان سولی پر ہے اور تم اب تو مجھے لگتا ہے کسی اور نے بھی دیکھا ہو گا _"ہنستے ہوئے ایلیار کو دانت پیستے ہوئے اس نے مکا بھی مارا تھا_____

"ڈیڈ نے بھی_ "وہ ہنسی روک کر بڑے آرام سے اس کی آدھی بچی جان بھی نکال چکا تھا_____

"ایلی تم میرا ہارٹ فیل کروادوں گے_ "وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ اڑے اڑے رنگ سے دیکھ رہی تھی_ ایلیار سنجیدہ ہو کر اٹھ گیا_____

"ہو سکتا ہے ڈیڈ اسٹڈی روم میں رہیے ہو_ "لاپرواہی سے کہہ کر اپنا کوٹ اتار کر بیڈ کی پائنتی پر پھینک دیا

_____

"ایلی واقعی میں بیہوش ہونے والی ہوں"_ ثمین کا رنگ تبدیل کو رہا تھا_

"ہو جاؤ... میں ہوں نا تمھیں سنبھال لوں_ "ثمین کے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ اپنی آستین کے کف لینکس کھول کر آستین کہنی تک چھڑا رہا تھا_____

"نہیں تم مجھے زہر لا دو کیسے سامنے جا سکتی ہوں میں ان کے_ ہائے تم نے مجھے کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا_ "ثمین رونی صورت سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"کتنی اسٹوپیڈ ہو تم، ڈفر میں پاگل ہوں جو کسی کے سامنے یہ سب کروں گا_ "اس بار اس نے اس کے سر پر چپت لگائی_ اس کی شرارت اب سمجھ میں آئی مگر اطمینان بھی تو ضروری تھا اس لئے پھر سے پوچھا_ "پورا اطمینان تھا وہاں کوئی نہیں تھا سچ بول رہے ہو نا_ "آنکھیں سکڑ کر وہ اسے دیکھ رہی تھی_____

"ممی نے تب دیکھا ہو گا جب ہم نیچے پورچ میں تھے یا شاید جب اوپر جا رہے تھے_ "اپنے گریبان کے بٹن کھول کر گلے سے ٹائی نکالتے ہوئے بہت ہی آرام سے بتا رہا تھا_____

"اور وہ_ "ثمین جلدی سے بولی_

"ڈیڈ تو اس دن گھر میں تھے ہی نہیں میں نے خود انہیں گھر سے باہر جاتے دیکھا تھا_ "ایلیار کی بات پر ثمین نے سکون کا سانس لیا_____

"سچ کہہ رہے ہو نا_ "مگر وہی شک والی عادت پھر سے تائید چاہی_

"نہیں جھوٹ کتنی شکی بیوی ملی ہے مجھے_ "اس نے بری طرح سے گھورا تو ثمین نے ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلائے_ وہ منہ بنا کر پھر سے بولا_ "عجیب بدگمان لڑکی ہے، تم سے زیادہ اپنے پرسنلز کو لے کر حساس ہوں میں.... اپنے درمیان کے جو بھی راز ہے بس ہم جانتے ہیں، ہم دونوں ایک جان ایک جسم ہے اور بس مجھے سخت ناپسند ہے اپنے پرسنلز دوسرے سے شیئر کرنا_ "ٹائی کھول کر جیب میں رکھتے ہوئے وہ خفگی سے اسے دیکھ رہا تھا

_____

"اللہ کا شکر ہے_ "ثمین نے اطمینان سے ہاتھ اٹھا کر شکر کیا_ ایلیار سر جھٹک کر تکیہ گود میں رکھ کر اطمینان سے بیڈ پر پیر اٹھا کر بیٹھ گیا_____

"تمھیں کیسے پتا چلا کی تمھاری ممی وہاں ہے_ "ثمین کو اب سب جاننے کی جستجو ہوئی_

"میں نے جانبوجھ کر کیا تھا ورنہ وہ ساری سجاوٹ میں بالکونی میں بھی کر سکتا تھا_ "ثمین نے ہونٹ ٹیڑھا کیا جیسے اس کا یہ کام پسند نہیں آیا ہو_____

"منہ مت بناو مجھے سب کرنا ہی تھا_ "وہ سنجیدہ تھا_

"مگر کیوں" جھٹ سے سوال کیا_

"ثمین اب بھی ماضی چھپا ہوا ہے_ میں سارا سچ جاننا چاہتا ہوں، سب جاننا چاہتا ہوں اور جان کر رہوں گا... بچہ نہیں ہوں جو فضول کی گھڑی گئی کہانی سے مطمئن ہو جاؤں.... ممی اتنی نفرت کیوں کرتی ہے وہ کیوں وہ میری خوشی بھی نہیں چاہتی اور تم میری مدد کروں گی_ "سب کہتے ہوئے اس نے ثمین کا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچا

"میں کیا کر سکتی ہوں_ "وہ زرا سا گھبرائی کبھی ایسی سچویشن سے پالا جو نہیں پڑا تھا

"زیادہ نہیں بس ڈیڈ اور انکل کی باتیں سن کر مجھے بتاؤں گی_ اسی لئے بھیجا ہیں تمھیں_ "ایلیار نے نرمی سے اس کے گھبرائے گھبرائے چہرے پر ہاتھ پھیرا

"بی جمالو والا کام میرے سپرد_ "ثمین نے برا مانا

"یہ بی جمالو کون ہے_ "وہ سچ میں نہیں سمجھا تھا تعجب سے پوچھا_

"جو کام دے رہے ہو ادھر کی بات ادھر وہی مراد ہے_ " اس کے بغل میں بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی اور آرام سے ایلیار کے بازوں کو کھینچ کر اپنے شانہ پر رکھ دیا

"میں ممی کی وہ گرہ باز کرنا چاہتا ہوں ثمین_ میں انہیں ٹھیک کرنا چاہتا ہوں تمھاری مدد چاہیے ثمین_ "اسے اپنے سے لگاتے ہوئے جیسے التجا کی

"ٹھیک ہے مگر ایلی میں بہت شاکڈ ہو گئی ہوں... کیا یہ سب ہمارے ساتھ ہی ہونا ہے میری تو جان ہی نکل جاتے ہے یہ سوچ کر اگر وہ... " اس سے آگے وہ بول ہی نہیں پائی اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپالیا_____

"کیسے نکل سکتی ہے بھلا جب وہ میرے پاس ہے_ "ایلیار نے اسے اپنے سینے میں سمیٹے ہوئے اس کے سر پر اپنی ٹھوڑی رکھی اور بالوں کو سہلایا تھا_____

"ایلی کبھی مجھ سے دور مت ہونا جھوٹ میں بھی نہیں مجھے تم سے دور نہیں رہنا_ "اس کے سینے میں اپنا چہرہ رگڑتے ہوئے وہ خوفزدہ سی تھی_

"تم سے دور ہوں بھی نہیں ثمین ہمیشہ تمھارے پاس رہوں گا_ "اسے خود میں سمیٹ کر اٹل ارادوں سے کہا _کچھ دیر دونوں ایک دوسرے میں کھوئے سکون کو محسوس کر رہے تھے جو ایک دوسرے کی بانہوں میں تھا

_____

"اچھا سب جھوٹ تھا تو اتنا برا برا کیوں کہا مجھ سے... صحیح سے تو بول سکتے تھے مجھے بالکل اچھا نہیں لگا_ "ایلیار اس بار مسکرا دیا اب میڈم اپنے اصلی رنگ میں آ رہی تھی_____

"اور تمھارے منھ سے تو جیسے پھول جھڑ رہے تھے تھپڑ تک مارا تم نے_ "ایلیار کی شکایت پر ثمین نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر اس کا خفا خفا چہرہ دیکھا_

"اب ایسا بولوں گے تو.... " خود کو چھڑا کر وہ الگ ہو گئی_

"ثمین تم نے یقین بھی کر لیا، ایک بار سوچا نہیں میں ویسا نہیں ہوں تمھارا ایلیار کیسے تبدیل ہو سکتا ہے.... ہر بار وعدہ کرتی ہو اور بد گمان ہو جاتی ہو_ "ناچاہتے ہوئے بھی اس کی ہونٹوں پر شکوہ مچل گیا_____

"تم ناراض ہو_ "ثمین گھبرائی، اس کی ناراضگی جان جو لے لیتی تھی_

"ہاں بہت بہت_ "کہنے کے ساتھ ساتھ منھ بھی پھلا لیا، اس کا مصنوعی غصہ، ثمین نے مسکراہٹ دبائی

_____

"تو منانے کے لئے کیا کروں_ "بہت پیار سے پوچھا_____

"خود ہی سوچو_ "کہنے کے ساتھ بستر پر چٹ لیٹ گیا_ انداز بہت روٹھا روٹھا تھا_ "جو تمھارے دماغ میں چل رہا ہے نا اچھے سے واقف ہوں سارے ڈرامے ہے_ چلو اٹھو مجھے لنچ کروانے لے چلو بھوک لگی ہے_ "ثمین ہنستی ہوئی جا کر سوفے پر بیٹھ گئی_____

" کبھی جو دل خوش کر دو بس رومانس کے موقع پر کھانا یاد آ جاتا ہے_ "ایلیار بیڈ سے اٹھتے ہوئے تپا تپا سا اسے دیکھ رہا تھا____

"دل بھی خوش کر دوں گی مگر ابھی نہیں ابھی موڈ نہیں_ "ثمین آرام سے ٹیبل پر اپنے پاؤں رکھ کر اترائی

_____

"اچھا وعدہ میرے حساب سے دل خوش کروں گی_ "ایلیار نے معنی خیزی سے کہا_

"وعدہ... ابھی لنچ کھلاؤ اور پھر چلو جلدی سے_ "ایلیار اب سمجھا تھا وہ کیوں بچ رہی ہے ہنستے ہوئے روم سروس کا فون اٹھا کر لنچ کا آرڈر کر کے اس کے پاس آ گیا_ ثمین جھٹ سے اٹھنے لگی تو ایلیار نے اس کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا_____

"کہاں جا رہی ہو دو ہفتوں سے دور رہ کر دل نہیں بھرا میری جان کا"_ بہکی آواز بہکی نگاہیں ثمین اس کی بانہوں میں کسمایی_____

"تمھارے ارادے خطرناک ہے_ "ایلیار کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ بنانا چاہا_

"جب تم پاس ہو تو ارادے نیک ہو بھی نہیں سکتے ہیں_ "ویسے ہی بہکتی نگاہوں میں بھرے ہوئے اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو ہٹا کر جھٹکا دیا ثمین اس کے سینے سے آ لگی_ اس کی ہر مزاحمت کے باوجود بھی اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دئے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"چلو اندر آؤ نا بابا سے نہیں ملنا_ "کار جیسے ہی گیٹ کے باہر رکی ثمین نے ایلیار کا چہرہ دیکھا_____

"ڈیڈ سے ڈرتا ہوں, وہ ہو گے اس وقت_ "ایلیار کو اب جھجک سی محسوس ہو رہی تھی_ اصلی بات فائق صاحب کو نہیں معلوم تھی اس لئے وہ عجیب سا فیل کر رہا تھا_____

"بنو مت کچھ نہیں ہو گا سب یہی سمجھے گے تمھیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے اور تم مجھے منا کے اپنے سسرال رکنے آئے ہو_ چلو اترو آج یہی رکنا ہے تمھیں_" ثمین بڑے مزے سے ساری کہانی بناتی اسے شرارت سے دیکھ رہی تھی_____

"وہ تو ٹھیک ہے رک بھی جاؤں گا مگر ڈیڈ سے شرمندہ ہوں یار.... انہیں کہاں معلوم ہو گا میرا مقصد کیا تھا اتنی بدتمیزی کی ان سے اچھا نہیں لگ رہا ہے_" ثمین نے اس بار بہت پیار سے اس کا چہرہ چھوا_____

"ڈرو مت تمھارے سسر صاحب اتنے ڈینجر بھی نہیں ایک آدھ جھانپڑ اور کھالینا_" بہت شرارت سے اسے چھیڑا ایلیار نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا_

"بتاؤں تمھیں کون کتنا ڈینجر ہے_" شرارت سے اس کے گالو میں دانٹ گاڑے_____

"سوچ سمجھ کر نشان ڈالنا میں دو دو تمھارے سسر کے سامنے جاؤں گی، وہ تمھارا حشر کر دیں گے_" ثمین نے شوخی سے اسے دور دھکیلا_____

"ڈرتا نہیں ہوں میں دو دو سسر سے_ تمھیں اتنے نشان دے کر صبح جاؤں گا سسر صاحب بھی دیکھ کر خوش ہو جائے گے_" ثمین کو کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے وہ وارفتگی سے دیکھ رہا تھا_____

"بدتمیز... " ثمین اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرائی_ ایلیار نے بس اس کی ناک پکڑ کر دبائی پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ تھام کر اندر آئے تھے_ جیسے ہی وہ لوگ اندر آئے تھے سامنے ہی مبین صاحب بیٹھے نیوز دیکھ رہے تھے_ ثمین نے فوراً اپنا ہاتھ ایلیار کے ہاتھ سے چھڑوالیا_____

"السلام علیکم انکل... " ایلیار شرمندہ شرمندہ سا مبین صاحب کو دیکھ کر بولا_ وہ ایک دم خوشی کے احساسات کے ساتھ ایلیار کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے_____

"وعلیکم السلام.... آ گیا میرا بیٹا، فائق صحیح کہتا تھا کی ایلی خود آئے گا_ "پاس آتے ہی انہوں نے پیار سے اسے گلے سے لگا لیا، ایلیار شرمندہ شرمندہ سا ان کے گلے لگا تھا_ ثمین بس مسکرا رہی تھی_____

"میں نے کبھی ایلیار کے بارے میں غلط کہا بھی نہیں ہے_ وہ میرا بیٹا ہے اپنے باپ سے ناراض رہ بھی نہیں سکتا ہے_ "اچانک سے فائق صاحب دوسرے روم سے باہر نکلے تھے... ایلیار کے آجانے سے وہ اپنی تربیت کی جیت پر بہت خوش تھے_ ان کو دیکھ کر ایلیار احساس ندامت سے بھر گیا_ مبین صاحب سے الگ ہوتے ہوئے اس کی نگاہیں جھکی ہوئی تھی_ ثمین اب البتہ بہت خاموشی سے سب دیکھ رہی تھی_

"السلام علیکم ڈیڈ_ "بہت مشکل سے اس کی آواز نکلی_____

"علیکم سلام اچھا لگا تمھارا آنا_ "انہوں نے سارے فاصلے مٹا کر اسے گلے سے لگا لیا ایلیار بچوں کی طرح ان سے لپٹ گیا_____

"سوری ڈیڈ مجھے معاف کر دے میری بدتمیزی کے لئے آئی ایم سو سوری ڈیڈ میں بہت شرمندہ ہوں_ "ان کے گلے سے لگا وہ بہت شرمندہ سا ان سے کہہ رہا تھا_ دل میں جو گلٹ تھا وہ اتنی آسانی سے تو جانے والا نہیں تھا

_____

"اپنے بیٹے سے میں ناراض نہیں ہوں ایلی بار بار سوری کر کے مجھے شرمندہ مت کرو، آئی لو یو مائی سن لو یو سو مچ_ میں نے بھی تمھیں غلط سمجھ لیا تھا_" اسے سینے سے لگائے ہوئے انہوں نے اس کی پشت بھی تھپکی وہ ان کی سگی اولاد سے بھی بڑھ کر تھا_ اس سے ان کو بہت محبت تھی آج یہاں آکر اور ثمین کو منا کر اس نے پھر سے ان کا مان رکھ لیا تھا انہیں فخر تھا اس پر_____

سب دیکھتی ثمین کی آنکھوں میں حسرتیں اتر آئی.... ابھی تک وہ فائق صاحب کے ایسے پیار سے محروم تھی_ انہوں نے ابھی تک ایسا اظہار اس سے نہیں کیا تھا نجانے کیوں وہ سب وہ اس سے کیوں نہیں کہتے تھے، ایک جھجھک اب بھی ان دونوں کے درمیان تھی_ مبین صاحب خاموشی سے کھڑی ثمین کو اپنے شانہ سے لگایا تو وہ چونک کر انہیں دیکھ کر مسکرا دی_____

"دیکھ لیں بابا.... داماد برا بھلا کرے پھر بھی گلے سے لگایا جاتا ہے، آپ نے زرا سا اسے ڈانٹا نہیں_ آپ کی بیٹی کو اتنا رلایا ہے اس نے گھر سے نکال دیا تھا_" ثمین کو اب شرارت سوجھی تھی ناک چھڑا کر اس نے مبین صاحب سے شکایت کی_ مبین صاحب زور سے ہنسے تھے ادھر فائق صاحب اور ایلیار بھی الگ ہو گئے_ فائق صاحب مسکرا رہے تھے اور ایلیار نے بری طرح سے اسے گھورا تھا_____

"تم تو ہو ہی جیلس_ مجھ سے سب کا پیار دیکھا ہی نہیں جاتا_" ہاتھ کمر پر رکھ کر وہ بھی لڑنے کے لئے تیار ہو گیا

_

"جلے میری جوتی کالے کلوٹے سے لوگوں سے_" ثمین نے اسے منہ چڑا کر جلایا_

"دیکھ رہے ہے ڈیڈ اپنی بیٹی کی زبان_" ایلیار نے اس بار فائق صاحب کی طرف دیکھا جو مسکراہٹ چھپا رہے تھے_____

"میں کیا کہہ سکتا ہوں تمھارے آپس کی بات ہے_" انہوں نے بس اتنا کہا تھا پیار سے اپنے دونوں جگر کے گوشے کو دیکھا_

"ثمین غلط بات شوہر ہے تمھارا_" مبین صاحب نے پیار سے اس کے سر پر چپت لگائی_

"ہاں تو میں نے کب انکار کیا ہے_" وہ منھ بنا کر ان سے لپٹی_ ایلیار کی پر شوق نظریں اس کے چہرے پر تھی _____.

"اب کھانا کھا کر جاؤں گے نا_" فائق صاحب نے پاس کھڑے ایلیار کے شانہ پر ہاتھ رکھا_ ایلیار نے بس ہاں میں سر ہلایا ان سے آج یہی رکنے کا کہنے میں جھجک ہو رہی تھی_____

"کیسی بات کر رہے ہو فائق.... پہلی بار آیا ہے ایلی وہ رکے گا یہی، سارا ابھی ہوتی تو تمھیں ضرور ڈانٹتی_" مبین صاحب ایلیار کی جھجک محسوس کر کے ان سے جلدی سے بولے_ ان کے چہرے پر سایہ سا لہرایا ہر بار کی طرح جو ایلیار نے بھانپ لیا_____

"یہی تو غم ہے نوشی بنا کچھ کہے چلی گئی_" وہ اچانک بولے تو ایلیار نے چونک کر انہیں دیکھا_____

"بابا کھانا کیا بنایا جائے_" اف اس کی نادان محبوبہ یہی وقت تھا بولنے کا شاید مبین صاحب کچھ اور بولتے.... ایلیار نے اپنی زندگی کی طرف دیکھا وہ مبین صاحب کو دیکھ رہی تھی_____

"کچھ اسپیشل بناتے ہیں ایلیار کی پسند کا کیوں ایلیار_" انہوں نے بہت خوشی کے ساتھ اس سے پوچھا_____

"میں سب کھالیتا ہوں انکل میرے لئے زحمت نہیں کرے_" مسکرا کر انکار کیا_

"زحمت کرنی بھی نہیں ہے، وہ بھی تمھارے لئے بالکل نہیں بابا میرے لئے اسپیشل بنائے گے_" مجال ہے جو وہ اس سے کبھی لڑے نا بہت اتر کر اسے تپایا بھی فائق صاحب مسکرا کر ان دونوں کی نوک جھونک دیکھ رہے تھے

_____

"پہلی بیٹی دیکھی ہے جو اپنے بابا سے کھانا بنوانے کی بات کہہ رہی ہے_" اس نے بھی جلایا_____

"تم سے مطلب یہ میرے اور میرے بابا کی آپس کی بات ہے، تم اپنے ڈیڈ سے بات کرو_" اف ایلیار کا دل کہا اپنا سر پیٹ لے کب اسے عقل آئے گی ڈیڈ کیسے اداس ہو گئے تھے اس کی بیوقوفی پر_____

"جاؤ تم خود بناؤ انکل زحمت نہیں کرے گے_" ایلیار نے اس بار رعب دکھایا دونوں بزرگ آرام سے کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے_____

"مجھ پر رعب نا جھاڑنا ورنہ اپنے گھر سے نکال دوں گی_" اس نے ناک پھلا کر انگلی دکھائی_____

"اپنا گھر میڈم یہ میرا ابھی گھر ہے_ بیٹا ہوں میں آپ کے بابا کا_ تم جلتی کلستی رہو جل ککڑی کہیں کی_" ایلیار نے اچھے سے اسے جلایا_____

"تم.... " وہ جیسے اس کے بال نوچنے کے لئے جھپٹی تھی کی مبین صاحب نے اس کا بازوں پکڑ لیا_" کیا کرتی ہو ثمین بہت بد تمیزی ہو گئی.... جاؤ کچن میں سامان نکالو میں آرہا ہوں_" انہوں نے پیار سے اسے ڈپٹا_____

"بابا آپ اس کے لئے مجھے ڈانٹ رہے ہے_ "ثمین کو صدمہ لگا جیسے_____

"چہ.. چہ... چہ... ثمین بی بی کو ڈانٹ پڑی وو بھی میرے لئے_ "ایلیار کو بہت ہی مزا آیا تھا_____

"اچھا بس کرو ہر وقت لڑتے رہتے ہو_ "فائق صاحب نے ایک چپت لگا دی تو ثمین کے کلیجے میں ٹھنڈک پڑ گئی _منھ چڑا کر وہ کچن کی طرف گئی_____

ان تینوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا_کچھ دیر ان دونوں کے ساتھ بیٹھ کر ایلیار چپکے سے کچن کی طرف نکل آیا_____

"میں سوچ رہی تھی کی تم کب آنے والے ہو_ "اسے دیکھتے ہی فریز سے سامان نکال کر کچن کاؤنٹر پر رکھتی ثمین مسکرائی_وہ بھی مسکرا کر وہی کاؤنٹر سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا نظروں میں بس وہی تھی_____

"کھاؤ گے_ "اس نے فروٹس نکال کر اس کے سامنے رکھے_____

"ضرور.... " خوشدلی سے کہہ اپنے لئے ایک سیب اٹھا کر اس نے دانت گاڑے_

"لاؤ کاٹ دوں_ "اسے ایسے ہی سیب کھاتے دیکھ کر ثمین نے ہاتھ بڑھایا_ایلیار نے شرارت سے اس کے وہی ہاتھ تھام کر اپنے دانت گاڑے وہ چیختی کی اس سے پہلے ہی کچن کے باہر مبین صاحب کے کھانسنے کی آواز آئی تھی_انہوں نے شاید انہیں اپنے آنے سے خبر دار کیا تھا_وہ دونوں اچھل کر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے_ ثمین فریز کھول کر گوشت وغیرہ نکالنے میں لگ گئی اور ایلیار پھر سے کاؤنٹر سے ٹیک لگا کر اپنا آدھ کھایا ہوا سیب اٹھا چکا تھا_____

"ثمین شروع کرے سب کام_ "مبین صاحب بولتے ہوئے کچن میں آ چکے تھے_ ثمین نے خوشی خوشی بس سر ہلا کر ان کی طرف ایپرن بڑھایا_____

"سچ میں ثمین تم انکل سے کھانا بنواؤں گی_ "ایلیار ابھی تک سب مذاق سمجھا تھا انہیں ایپرن باندھتے دیکھ کر تعجب سے ہنستی ثمین اور مسکراتے مبین صاحب کو دیکھا_____

"بیٹا جی میں اپنے شوق سے کھانا پکاتا ہوں_ ثمین کو تو میں نے کبھی کوئی کام کرنے ہی نہیں دیا_ بس سارا نے زبردستی اسے سکھایا، وہ بھی میری غیر موجودگی میں ورنہ میری بچی اپنے ہاتھ جلائے یا اسے گرمی لگے مجھے برداشت نہیں_ "وہ تفصیل سے بتا کر سارے گوشت اور چکن کے پیکٹ اٹھا کر دھلنے کی تیاری میں سینک کی طرف بڑھے_ ایلیار بہت ہی حیران ہو رہا تھا آج تک ایسا باپ بیٹی والا پیار جو دیکھا نہیں تھا_____

"دیکھا میں نا کہتی تھی مجھے میرے بابا جیسا کوئی نہیں چاہ سکتا_ اتنے ناز سے پالا ہے مجھے میرے بابا نے_ "بہت اترا کر ایلیار سے کہہ کر وہ مبین صاحب سے لپٹ گئی_ انہوں نے بہت محبت سے اسے گلے لگایا تھا_

"تبھی تو انکل آپ کی بچی کسی کام کی نہیں رہ گئی_ "جھوٹے افسوس سے اس نے گردن ہلائی_ مبین صاحب اس بار ہنسے تھے_

"کیا مطلب ہے تمھارا سارے کام آتے ہیں مجھے_ "ثمین تو جل ہی گئی مبین صاحب سے الگ ہو کر ایلیار کی طرف ناراضگی سے دیکھا_____

"آتے ہیں تو کھانا بناؤ، مجھے اچھا نہیں لگتا کی انکل کام کرے_ تمھیں اچھا لگیں گا نہیں کرنا تو بتاؤں میں آرڈر کروں یا باہر چلتے ہیں سب_" ایلیار کو بہت عجیب سا فیل ہو رہا تھا مبین صاحب اس کے لئے زحمت کرے

"ایک شرط پر پکاؤں گی تم میرا ہاتھ بٹاو_" ثمین نے ناک پھلا کر اپنی بات رکھی_

"مجھے کہاں آتے ہیں کچن کے کام وام سوری_" ایلیار نے اس بار بیچارگی سے شانے اچکاتے ہوئے معذرت کی اور سیب کا بچا ہوا آخری حصہ دانتوں سے کاٹ کر بقیہ ڈسٹ بین میں ڈال دیا_ مبین صاحب بہت دلچسپی سے اسے اور ثمین کو دیکھ رہے تھے

"دیکھا بابا کتنا پھوڑ داماد ڈھونڈا ہے آپ نے اپنے لئے... ایک کام نہیں کر سکتا_" ثمین نے فوراً مسکراتے ہوئے مبین صاحب سے شکایت کی ابھی وہ کچھ بولتا کی وہ بے ساختہ بول اٹھے_ "داماد تو میرا ایسا ہے کی جیسا کسی کا نہیں ہو گا_" اتنا سنتے ہی ایلیار نے ثمین کو جلانے کے لئے اپنے کالر کھڑے کئے ثمین نے فوراً منھ ٹیڑھا کیا

"بس اسے سر پر چھڑا دے_" بابا کی طرف دیکھ کر شکوہ بھی کیا_ "جھوٹی تعریف نہیں ہے... داماد کی ہی وجہ سے ہی تو میری بیٹی کے چہرے پر ایسا خوشی کا نور چھایا ہوا ہے_ داماد صاحب سے لڑ کر آئی تھی تو کیسے منھ بنا کر اداس اداس پھر رہی تھی میری بچی_ جس کے آنے سے تم اتنی خوش ہو تو میں تعریف بھی نہیں کروں_" مبین صاحب نے کہنے کے ساتھ ساتھ ثمین کو چھیڑ کر سینک کی طرف مڑ گئے_ ثمین کھسیانی سی ہو کر کانوں میں اپنے بال پیچھے کرنے لگی_ ایک نگاہ ایلیار کی طرف دیکھا بھی اس کے دیکھتے ہی ایلیار نے بڑی شرارت سے اسے آنکھ

ماری تھی_ اس نے ہونٹوں ہی ہونٹوں میں بدبدا کر اسے گالی دی تھی_ بدلے میں اس نے فلائنگ کس اچھالا تھا_____

"یہاں کھڑے کیوں ہو کچھ نہیں آتا تو جاؤ باہر بیٹھو_ "کچھ نہیں کہتے بنا تو اسے ڈپٹا_____

"ثمین کیا بدتمیزی ہے کتنی لڑاکا ہو گئی ہو تم_ "مبین صاحب نے چکن پانی کے نیچے رکھتے ہوئے پیار سے اسے ڈانٹا_

"کوئی بات نہیں انکل ثمین کا پیار جتانے کا یہی طریقہ ہے میں تو شروع سے عادی ہوں_ "ثمین کا بنتا منھ ایلیار نے معصوم بن کر نرمی سے کہا_____

"ثمین اچھی بات نہیں بیٹا_ "اس بار وہ اور بھی پیار سے سمجھانے لگے_

"ایلیار صاحب پلیز آپ کچن سے تشریف لے کر جائے_ آپ کو گرمی نا لگ جائے آپ جا کر آرام سے لاؤنج میں بیٹھے ہم باپ بیٹی آپ کے لئے کھانا حاضر کر دیں گے_ اوکے بابا اب ٹھیک ہے_ "وہ بہت جل کر تمیز سے ایلیار کو بولی تھی ایلیار کا بے ساختہ قہقہہ نکلا تھا_ مبین صاحب بھی ہنس دئے_____

"بہت ٹھیک ہے یہ تو تڑاک بس کرو اب تو تمیز سے آپ کہا کرو"_ انہوں نے ہنستے ہوئے سمجھایا_

"جی اب آپ آپ جائے ایلیار... آپ باہر تشریف لے جائے آپ... " ثمین نے خوب چبا چبا کر لفظ ادا کئے_ اسے بار بار آپ اپ کی تکرار کرتے سن کر ایلیار ہنستے ہنستے وہی کاؤنٹر پر ڈھیر ہونے لگا تھا_____

"دیکھ لیں یہ ہے عزت کے قابل.... مرو تم ایلی_ "اس کی بے تحاشا ہنسی پر ثمین منہ بسورتے ہوئے ان سے شکایت کرنے لگی_ "سوری یار ویری سوری مگر پلیز یہ آپ واپ رہنے دو مجھے ہنسی آنے لگتی ہے_ "ایلیار بمشکل ہنسی روکتے ہوئے سادگی سے بولا_ مبین صاحب نے مڑ کر بہت ہی محبت سے اسے دیکھا_____

"کیا ہوا اتنی ہنسی کس بات کی_ "فائق صاحب ابھی تک اپنے موبائل میں بزی تھے جیسے ہی فرصت ملی وہ بھی ادھر آ گئے_____

"دیکھ لیں اپنے بیٹے کو آتا جاتا تو اسے کچھ نہیں بس میرا مذاق اڑاتا رہتا ہے_ "_ انہیں دیکھتے ہی ثمین نے فوراً شکایت لگائی_ وہ بس ہولے سے مسکرائے_

"اور تمھیں تو بہت کچھ آتا ہے_ کھانا تک تو بنا کر نہیں دے سکتی_ "ایلیار نے بھی شکایت کی_____

"اور تمھیں تو جیسے قسم قسم کے کھانے بنانے آتے ہیں_ "کمر پر ہاتھ رکھ کر وہ کٹ کھنی بلی بنی_

"میرے بیٹے کو بہت کچھ آتا ہے مگر کچن کے کام چھوڑ کر_ "فائق صاحب نے فوراً ایلیار کی سائڈ لی تو ایلیار نے ثمین کو منہ چڑایا وہ اس بار سچ میں بری طرح سے جلی تھی مڑ کر چھری اٹھا کر پیاز چھیلنے لگی_ تینوں مردوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی اپنی ہنسی چھپائی_

" ایسا کرتے ہیں تم دونوں باہر جاؤ آج ہم اپنے کالج کی یاد تازہ کرے گے_ "فائق صاحب اچانک سے بولے تھے وہی مبین صاحب نے آگے بڑھ کر ثمین کے ہاتھ سے چھری لے لی_____

" آپ دونوں_ "ایلیار تو ایلیار ثمین بھی حیران ہو کر فائق صاحب کو دیکھنے لگی_

"ہاں ہم دونوں تمھیں معلوم ہے فائق کھانا بہت اچھا بناتا تھا.... ہم کالج کے ہاسٹل میں ساتھ کھاتے بناتے تھے _"مبین پرانی یاد میں کھوئے_____

"چلو پھر آج پھر سے یادیں تازہ کرتے ہیں_"فائق صاحب نے دوسرا ایپرن اٹھاتے ہوئے بہت خوشدلی سے مبین سے کہا_____

"واؤ، تم کباب بناؤ بقیہ میرے حصے میں_"ثمین اور ایلیار تعجب سے منھ کھولے ان لوگوں کو دیکھ رہیں تھے _____

"تم کب سے کھانا بنانے لگے... بدسلیقہ انسان_"انہوں نے مبین کو چھیڑا_____

"بس سیکھ لیا سارا اکثر بیمار ہو جاتی تھی اور ثمین چھوٹی تھی_سارا سے ہی سیکھا تھا میں نے_"وہ بہت پیار سے اپنی محبوب بیوی کا ذکر کر رہیں تھے_____

"ہاں نوشی کے ہاتھ میں زائقہ بہت تھا_"ایسی ہی چمک فائق صاحب کے چہرے پر بھی تھی.. ایلیار بہت غور سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا_____

"بابا مجھے پیاز وغیرہ دے میں کاٹ دوں_"ایلیار کا دل کہا اس کے ساتھ اپنا سر بھی دیوار سے ٹکرا دے محترمہ کا اسی وقت بولنا ضروری تھا.... وہ لوگ ان دونوں کی موجودگی بھلا کر بولنا شروع ہوئے تھے کچھ پتا چل سکتا تھا مگر ہائے رے اس کی معصوم بیوی_وہ لوگ چونک کر ان دونوں کی طرف دیکھنے لگے_____

"تم لوگ ابھی یہی ہو جاؤ یہاں سے ہم سب کر لیں گے ایلی لے جاو ثمین کو_ "_ فائق صاحب نے مڑ کر ایلیار کو رعب سے حکم دیا چار و ناچار اس نے سر ہلایا_ صاف لگ رہا تھا ان دونوں کو بھگایا جا رہا تھا_____

"جی ڈیڈ، جا رہا ہوں_ "ایلیار ثمین کا ہاتھ پکڑ کر اسے کچن سے کھینچ کر کچن سے باہر کی سمت لے آیا_____

"تمھارا بولنا ضروری تھا اس وقت میڈم_ " جیسے ہی وہ دونوں کچن سے دور ہوئے ایلیار نے اسے گھڑکا تھا

_____

"میں نے کیا بولا_ "وہ معصومیت سے سر اٹھا کر اس کا سنجیدہ چہرہ دیکھنے لگی تو ایلیار بس ایک گہری سانس لے کر اپنا سر جھٹک چکا تھا_____

"کچھ نہیں_ "اس کا ہاتھ تھامے تھامے وہ اسے بنگلہ سے باہر لان میں لے آیا_ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے تھامے چہل قدمی کرتے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے_____

"ثمین تم نے ایک بات نوٹ کی ہے انکل سارا کہتے ہیں تو بے ساختہ ڈیڈ کے منھ سے نوشی نکلتا ہے_ "وہ الجھا ہوا سا تھچلتی ثمین سے بولا_____

"ہاں تو کیا_ "لاپرواہی سے شانے جھٹکے_ وہ اپنے دماغ کو فضولیات میں نہیں الجھاتی تھی.. اب بھی لاپرواہی سے اسے دیکھا_____

"مجھے ایسا کیوں لگتا ہے سارا آنٹی اور نوشی ایک ہی ہستی ہے_" آہستہ آہستہ قدموں سے چلتا وہ اسی الجھن میں گرفتار تھا_____

"بدھوں... ایسے کیسے ہو سکتا ہے نوشی میری ممی ہے اب ایسا تو نہیں ہو سکتا نا_ میری ممی نے پہلے ان سے شادی کی بعد میں بابا سے_" ثمین نے زرا سا برا مان کر پریشان ایلیار کی طرف دیکھا_ چلتے چلتے رکی تھی وہ_____

"ہاں یہ تو ہے_" اسے اپنی بات ہی بچکانی لگی اس لئے فوراً تائید میں سر ہلایا_ ثمین سر جھٹک کر پھر سے اس کے ہمراہی میں دھیرے دھیرے چہل قدمی کرنے لگی_____

"بٹ میرے ڈیڈ بھی تو تمھاری ممی سے محبت کرتے تھے_" باتوں کا رخ اس نے اب دوسری طرف موڑ کر پھر سے ثمین کی طرف دیکھا_ اس بار رک کر اس کے تاثر جانچے_____

"وہ الگ بات ہے مگر یہ والی پچتی نہیں_ تم اپنے دماغ سے یہ فتور نکالو کی میری ممی اور سارا آنٹی ایک ہے_ اب وہ ایک ساتھ تینوں مردوں سے تو محبت نہیں کر سکتی تھی نا اور پھر وہ میری ممی ہوتی تو یہ بات مجھے پتہ کیوں نہیں رہتی_" ثمین نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا_ ایلیار کو یہ بھی بات اس کی صحیح لگی تھی، اس لئے وہ پھر سے خیالوں میں کھویا کھویا آہستہ آہستہ چلنے لگا_____

ثمین کی نگاہ قریب ہی پھولوں پر بیٹھی تتلی پر پڑ گئی تو وہ وہی رک کر کنج کے پاس مڑی تھی_ اسے پکڑنے کا ارادہ کر کے بہت آہستگی سے ہاتھ بڑھایا بڑی پیاری تتلی تھی بھی رنگ برنگی خوبصورت پروں والی_____

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے ثمین، تینوں مردوں کو ان سے ہی محبت ہو گئی ہو_" ایلیار نے اچانک بہت سنجیدگی سے کہا اور گردن موڑ کر ساتھ چلتی ثمین سے تائید چاہی مگر ثمین بی بی ساتھ چل رہی ہوتی تو سنتی نا اسے اپنے بغل میں نا پا کر وہ تیزی سے پیچھے مڑا_____

"قسم سے عادل بھی فیل ہے میڈم کے آگے_" یہ سوچ کر اس نے گردن تاسف سے ادھر ادھر ہلائی_"کیا ہو رہا ہے یہ_" ہاتھ کمر پر رکھ کر اسے گھورا_تو ثمین نے تیزی سے مڑ کر اس کی طرف دیکھا بس ہونٹ پر انگلی رکھ کر اسے خاموشی اختیار کرنے کا اشارہ کیا تھا_ایلیار چند قدم کا فاصلہ طے کر کے اسے کنج سے اپنی طرف کھینچ کر بولا_____

" تتلی کو چھوڑو اور میری بات غور سے سنو_کیسے بھی کر کے مجھے سب جاننا ہے_"ثمین کا بازوں پکڑ کر اس نے سنجیدگی مگر بہت نرمی سے اس سے کہا تھا_____

"تو جانو مجھے بیچ میں مت گھسیٹو مجھے کچھ بھی جاننے کی جستجو نہیں_جو ہوا سو ہوا اور وہ بیت گیا اب مٹی ڈالو_" وہ قدرتی طور پر بچوں والی معصوم فطرت کی تھی_کچھ ہمیشہ بچپن سے ساری گھریلو سیاست سے الگ تھلگ اس کی پرورش ہوئی تھی اس لئے اسے ان اب باتوں میں انٹرسٹ نہیں تھا_اب بھی لاپرواہی سے کہہ کر پھر سے تتلی پکڑنے کے لیے دبے پاؤں بڑھی_____

ایلیار اس کی ساری باتوں کے ساتھ اس کی اسی معصوم طبیعت کا بھی دیوانا تھا_"تمھیں میں گھسیٹ بھی نہیں رہا مائی لائف اس تتلی کی جان چھوڑ دو_"پیار سے کہہ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر پھولوں کی ڈال کو جنبش دی تتلی فر سے اڑ گئی_"اتنی پیاری تتلی تھی میں تمھیں گفٹ دیتی_"کاندھے سے سرکتا دوپٹہ پھر سے وہی ٹکا کر اس نے منہ بنا کر اس کی طرف دیکھا_ایلیار ہولے سے ہنسا_____

"مجھے بس خصوصی گفٹ تم سے چاہیئے ہوتا ہے بیچاری تتلی نہیں_"پیار سے اس کی ناک پکڑ کر ہلائی_اس بار ثمین اسے غور سے دیکھا_کچھ پریشان کچھ الجھا مگر محبت سے پر اس کی نگاہیں_____

"پریشان مت ہو ایلی سب ٹھیک ہو جائیں گا_ اتنی ٹینشن کیوں لے رہے ہو اچھا نہیں لگتا مجھے تم ہنستے مسکراتے شوخی کرتے رہا کرو_ "ایلیار کو اچھا لگا کی اسے اس کی پرواہ تھی، بہت پیار سے پھر سے اس کا ہاتھ تھاما_____

"ثمین میں جاننا چاہتا ہوں ممی کا کیا قصور ہے ان سارے قصے میں_ وہ کیوں ایسی نفرت میں گھل رہی ہیں_" ایلیار کی آواز میں دکھ سا گھلا تھا_ اس کے حساس دل کو بہت زیادہ تکلیف پہنچی تھی سب جان کر_ اب بھی اس کے چہرے پر قرب سا چھلکا تھا_____

"ایلی میرا بچہ اداس کیوں ہے_ "اس بار وہ قریب آکر اس کے بغل میں ہاتھ ڈال کر لپٹی تھی_ بالکل اس کے انداز میں بولی تھی جیسے وہ اس سے اکثر بولتا تھا_ ایلیار اس بار کھل کر مسکرایا تھا، وہ واقعی اس کے لئے باعث سکون تھی... آنکھیں جگمگائی تھی_____

"تم پاس ہو تو اداس رہ بھی نہیں سکتا مائی لو مائی سوئٹ ہارٹ_ "اس کا چہرہ اٹھا کر اس نے بہت پیار سے اس کی پیشانی چومی_ بدلے میں اس نے بھی اس کا چہرے کو خود پر جھکا کر اس کی پیشانی چومی_____

"ماضی میں کچھ خاص نہیں ہوا ہو گا_ دیکھ لینا تم بس مجھے لگتا ہے.... تمھارے ڈیڈ نے میری ممی کی وجہ سے ان سے شادی سے انکار کر دیا ہو گا اور وہ میری ممی کی دشمن بن گئ اور اسی دشمنی میں وہ مجھ سے بھی خار کھاتی ہے_" پھر سے اس سے الگ ہوتے ہوئے ثمین نے ساری کہانی بنا ڈالی_____

"تمھیں کیسے پتہ_ "اس نے آنکھیں سکڑی محترمہ کو دیکھے آگے کیا سناتی ہے_____

"ایسا کہانیاں پڑھی ہے میں نے.... ڈراموں میں دیکھا ہے_" اس کے بھولے پن پر ایلیار نے اپنی مسکراہٹ چھپائی_

"پھر آگے کیا پڑھا دیکھا ہے_" دلچسپی سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا وہ_" پھر کیا بتاؤں_" ثمین نے شانہ جھٹکے_

"پھر ڈیڈ نے ان سے شادی کر لی مگر انہوں نے تمھاری ممی کو بھلایا نہیں ہو گا اسی لئے ممی تم سے اتنی دشمنی نکال رہی ہے_" ایلیار نے آگے کی کہانی بنی_

"ہاں یہ ہو سکتا ہے مگر پھر ہمارا نکاح کیسے ہوا_" سر ہلا کر سوالیہ نظروں سے پوچھا_ اس کا پتہ تو ایلیار کو بھی نہیں معلوم تھا وہ کیا بتاتا_____

"ہٹو یار دماغ پک جاتا ہے میرا چھوڑو ہم اپنی باتیں کرتے ہیں_" وہ اسے لئے لئے وہی نرم گھاس پر بیٹھ گیا_ ثمین بھی اس کے پاس وہی ٹک گئی_ ایلیار گھٹنوں پر ہاتھ کا ہلکا بنا کر بیٹھا ہوا تھا_ ثمین نے اس کے گھٹنوں پر رکھے ہاتھ پر اپنی ٹھوڑی رکھ کر خود کو دیکھتے ایلیار کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا_____

"ہماری زندگی میں سب عجیب بھلے رہا ہو مگر ہم ایک دوسرے سے بے تحاشا محبت کرتے ہیں کیا یہ کافی نہیں ہے_" وہ پیار سے اسے دیکھتی بہت مسرور سی تھی_ اتنے دنوں کے بعد ایلیار اس کے پاس اس کے قریب تھا، ثمین کا دل جیسے خوشیوں سے ناچ رہا تھا، سارا سماں ہی بہاری سارنگین سا لگ رہا تھا_____

"اور یہ محبت کبھی کم نہیں ہونی چاہیے ثمین میں کہیں بھی رہوں_ ہمارے درمیان فاصلے چاہے آتے جاتے رہے مگر ہماری محبت کم نہیں ہونی چاہئے_" ایلیار نے اسے دیکھتے ہوئے کہا وہ پیار سے اسے دیکھتا اب بھی سنجیدہ تھا_ مگر آنکھیں اب جگمگاتی اپنی محبت اس پر لٹا رہی تھی_____

"مجھے اب کوئی فاصلے نہیں چاہیے ایلی مجھے اپنے ساتھ لے چلو_" اس کے گھٹنوں پر سے اس کے ہاتھ ہٹا کر وہ ایلیار کے سینے سے آلگی_ ایلیار نے اس کے ارد گرد بازوں باندھے_ اپنی ٹھوڑی اس کے سر پر رکھی_____

"ایلی کوئی بھی بہانا کرو مگر مجھے اپنے ساتھ رکھو، بھلے جھوٹ مھوٹ کی ناراضگی جتانا مگر مجھے اپنے ساتھ لے چلو_" وہ ضدی لہجے میں کہتی اس کے سینے میں جیسے چھپ رہی تھی_ ایک یہی پناہ ہی تو اس کے لئے سب سے محفوظ تھی_ ایلیار نے مسکرا کر اس کے ارد گرد اپنے بازوں کا دائرہ اور تنگ کیا_____

"پگلی میں نے تو بس ایک بات کہی تھی_ ہمارے درمیان اب کوئی فاصلہ نہیں ہو گا_ میں آؤں گا نا تم سے روز ملنے ابھی تمھارا وہاں جانا مناسب نہیں_ ایسے کیسے تمھیں لے جا سکتا ہوں جبکہ مجھے معلوم ہے کی ممی سب جان گئی ہے وہ تمھیں نقصان پہنچا سکتی ہے_" ایلیار بہت پیار سے اس کے بالوں کو سہلاتا اسے سمجھا رہا تھا_ اب ثمین کو کیسے بتائے کی اس رات اس کی کلائی کاٹنی والی اس کی ممی تھی اس رات اسے گھر میں تنہا پا کر حملہ کروانے والی بھی اس کی ممی تھی_ یہ سب جاننا اس کے لئے کتنا سخت تھا_ کوئی اس سے پوچھتا لیکن سب ثمین کو بتا کر وہ اسے خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا_____

"نہیں نہیں مجھے تمھارے ساتھ جانا ہے اور جانا ہی ہیں ورنہ تم میرے ساتھ یہی رہو، میرے پاس کوئی بھی بہانہ بناؤ مگر میرے پاس رہو_" اس کی شرٹ دبوچ کر اس نے اپنا سر اٹھا کر ایلیار کی طرف دیکھا_ آنکھوں میں ناجانے کون سا خوف چھپا ہوا تھا_ اور بہت ضدی لہجے میں وہ اپنا فیصلہ اسے سنا چکی تھی_____

"بس کچھ دن اور صرف کچھ دن میرا بچہ دیکھو ضد مت کرو پلیز_" ثمین کی ضد پر بہت نرمی اور محبت سے اس نے اسے پچکارا تھا_ ثمین کی آنکھوں میں نمی جھلکی تو ایلیار نے اس کا چہرہ تھام لیا_____

"کچھ دن اور سب پتا چلنے دو ثمین اگر سب جاننے کے بعد ممی پھر بھی نہیں مانی یا انہوں نے اپنا سلوک تم سے نہیں بدلا تو پھر میرا تم سے وعدہ ہیں ہم کہیں اور سیٹ ہو جائے گے.... الگ اپنی دنیا میں رہیں گے مگر اب ممی کا رویہ برداشت نہیں کروں گا اوکے... بس کچھ دن میری جان میرا بچہ_" پیار سے سمجھاتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھر کر محبت سے اس کی آنکھوں کو جھک کر چوما_____

"ایلی مجھے خوف آتا ہے ایسا لگتا ہے میں تمھیں کھو دوں گی_" ثمین نے جیسے خوف سے اس کے بازوں دبوچ لئے_____

"ہمیں ہمارے اللہ نے ایک کیا ہے وہ بھی بہت مضبوطی سے کوئی ہمیں الگ نہیں کر سکتا_ ایلیار کی جان ہو تم اور اپنی جان سے وہ جدا نہیں رہ سکتا_" اس کے چہرے کو ویسے ہی تھامے تھامے ایک عظم سے کہا_ آنکھوں میں محبت کی موجیں ٹھاٹھیں مار رہی تھی_ ثمین کے دل کو جیسے ڈھارس سی ملی تھی_____

"جان ہوں_ میرے بنا رہ بھی نہیں سکتے تو پھر کیوں دور کرتے ہو ہمیشہ مجھے اپنے آپ سے_ میرے پاس رہو نا ہمیشہ مت جاؤ مجھے چھوڑ کر_ "ثمین پھر سے اس کے سینے پر سر رکھ کر بیٹھ گئی_ ہاتھوں کی مٹھی میں اس کی شرٹ دبوچ لی تاکی وہ اسے چھوڑ کر نا جائے_____

"کہاں جارہا ہوں تمھیں چھوڑ کر_ آج تو ہوں نا یہاں تمھارے پاس تمھارے قریب اور وعدہ روز تم سے ملنے آیا کروں گا چاہے سو بہانے بنانے پڑے_" اس کے سر کو کبھی کبھی پشت کو سہلاتے ہوئے اپنے ارادے کو اور قوی کر رہا تھا_____

"وعدہ روز آوں گے اور یہی میرے پاس رہوں گے_"ثمین نے پھر سے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا

_____

"وعدہ کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ تمھیں دیکھے بنا جی کہاں سکتا ہوں_" ایلیار نے چہرہ جھکا کر اس کے پھولوں سے نرم اور گلابی گال چومے_

"تبھی اتنے دنوں بعد آئے_" شکوہ کر کے منہ بنایا_____

"آتا تو روز تھا بس چھپ کر تمھاری ایک جھلک دیکھ کر چلا جاتا تھا_" محبت سے گندھے اس کے الفاظ ثمین کی آنکھوں میں جگنو چمکے_____

"اور میرا نہیں سوچا میں کیسے تمھیں دیکھتی بس تمھاری فوٹو سے دل بہلایا ہے_" ثمین نے ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی پر سے ایلیار کے بال ہٹائے جو اب بگڑ کر بکھر رہے تھے_" اور گالیاں بھی دی ہو گی_"سکون سے اسے اور بھی خود سے لپٹا کر اس بار اس کا موڈ بدلنے کے لئے شوخی سے کہا تا کہ وہ پرانے موڈ میں آجائے_____

"گالیاں سیرو کے حساب سے دی ہے اور اب بس میرے پاس رہو_ تمھیں معلوم ہے این دنوں میں میں ٹھیک سے سو بھی نہیں سکی ہوں تمھارے بنا_"ثمین اب بھی اسی اداسی سے اس کے سینے پر سر رکھے بولی_____

"سو تو میں بھی نہیں سکا میری جان.... بس تمھارا خیال، تمھارے دل دکھانے کی سزا بھگتی ہے میں نے_"وہ جھک کر اس کا سر چومنے لگا_ ثمین اس کے بازوں پر ہاتھ پھیرتی بس وہ سکون محسوس کر رہی تھی جو اس کے سینے سے لگ کر اسے ملتا تھا_____

"تمھارے بنا کیسے کاٹے ہے یہ دن رات میں بتا بھی نہیں سکتا_"وہ اسے لئے لئے وہی نرم گھاس پر لیٹ گیا_

"کتنا اچھا ہوتا نا ایلی اگر ہماری زندگی میں سب نارمل ہوتا_"اس کے سینے پر ٹھوڑی رکھ کر اس نے ایلیار کا چہرہ دیکھا_"نارمل بنانے کی ہی تو کوشش کر رہا ہوں جانم تا کی سب کچھ نارمل ہو جائے تو ایک لمبے ہنی مون پر تمھیں لے چلوں گا_ وہاں تمھاری شکایتیں دور کروں گا اور اپنے دل کی ساری حسرتوں کو پوری کروں گا_" ثمین کو پوری قوت سے خود میں جکڑ کر وہ آنے والے دنوں کی خوبصورت یاد میں کھویا تھا_____

"جو چاہے کرنا مگر اتنا جان لو مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں بس محبت ہی محبت ہے تم سے اپنی جان سے بھی زیادہ_"ثمین زرا سا کھسک کر اپنے چہرے کو ایلیار کے چہرے کے برابر لا کر وارفتگی سے بولی_____

"کتنی زیادہ_ "اس کی ناک سے ناک ملا کر ایلیار نے والہانہ محبت سے پوچھا_ ہاتھ اب کمر پر کسے تھے_____

"اتنی کی کوئی پیمانہ ناپ نہیں سکتا_" والہانہ پن سے اس کے چہرے کو کئی بار چوما_ وہ دونوں ایک دوسرے میں کھونے ہی لگے تھے کی اچانک ثمین کی نگاہیں پھولوں کے کیاریوں کے پاس چلی گئی اور پھر ایک دل دہلانے والی چیخ اس کے ہونٹوں سے نکلی تھی_ وہ اچھل کر اس کے سینے سے ہٹ کر گرتی پڑتی دور جا کر کھڑی ہو گئی _ آنکھیں خوف سے پھٹ سی گئی اتنا بھی ہوش نہیں رہا کی گھاس پر گرا اپنا دوپٹہ ہی اٹھالیں_ ایلیار کی ساری خماری اڑن چھو ہو گئی_____

"کیا ہوا ثمین_ "گھبرا کر وہ برق کی تیزی سے کھڑا ہو گیا_ اور اسی تیزی سے ثمین کے پاس آ گیا_____

"ایییییلیییی بییییلیییی_ "وہ چلا کر بول کر دو قدم اور دور ہٹی تھی _____

"بلی" اس کے منہ سے بلی سن کر ایلیار نے بہت ہی حیرانی سے مڑ کر ادھر دیکھا جدھر وہ خوف سے اشارہ کر رہی تھی اور پھر بس اس نے اپنا سر پیٹا تھا_ پھولوں کی جھاڑیوں کے پاس ایک کالی سی بلی اپنی چمکتی آنکھوں سے سارا نظارہ کر رہی تھی_ ایلیار دانت پر دانت جما کر ثمین کی طرف مڑا.... میڈم ایسے خوف سے لرز رہی تھی وہ بلی نا ہو کر بلیک پینتھر ہو_____

"اچھا بھلا وہ رومانٹک فلمی سین دیکھ رہی تھی تمھیں کیا پیٹ میں درد اٹھا تھا_ ایسے چلاتے ہیں انسان کا ہارٹ فیل ہو جائے_ "وہ تپ کر دانت کچکچا کر اسے دیکھ رہا تھا_ اچھا بھلا تو وہ اب موڈ میں آئی تھی ورنہ یا تو شرم سے نہیں کرتی یا خفا ہو جاتی_ سارے موڈ کا ستیاناس کر کے آرام سے بلی سے ڈرا جا رہا تھا_____

"ایلی وہ ہمیں دیکھ رہی تھی_ اللہ بہت خوفناک سی ہے وہ.... ہشت..... ہشت..... " آنکھیں میچتی ڈر ڈر کر بولتی ہاتھ اٹھا کر بلی کو بڑے پیار سے بھگانے والی اس کی ادا_ اس بار وہ شرارت سے ہنسا تھا_____

"ایسے پیار سے بھگاوں گی تو وہ تم سے لپٹ جائے گی_ "پاس آکر اس نے ثمین کے گلابی ہوتے گال نوچے_

"تم بھگاوں نا دیکھو کیسے گھور رہی ہے ہشت.... ہشت_ بھاگو... بھاگو_ "بلی نے کیا بھاگنا تھا وہ اور بھی آرام سے وہی بیٹھ کر اپنے پنجے چاٹنے لگی_____

"یار فری میں اسے سب دیکھنے کو مل رہا ہے وہ کیوں بھاگیں گی آؤ کانٹینیو کرتے ہیں_ وہ سب سیکھ کر اپنے میاں یا بیوی پر آزمائے گی_ "شرارت سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس نے ثمین کو اپنے قریب کھینچا_____

"نہیں نہیں مجھے نہیں سیکھانا_ "ثمین ڈر کر اپنے آپ کو چھڑانے لگی_ ایلیار کو شرارت سوجھی تھی اسے کمر سے اٹھا کر ادھر ہی لے جانے لگا_ اتنے میں بلی بھی بڑے آرام سے اٹھ کر ان کے پاس آنے لگی_____

"بابا... بابا..... مجھے بچائے_ "بلی کو قریب آتے دیکھ کر ثمین بی بی ڈر کر اور بھی تیزی سے پوری آواز سے چلائی تھی_____

"کتنا چلاتی ہو تم_ "ایلیار نے بابا کی صدا سن کر اس کی کمر چھوڑ دی کہیں بابا آگئے تو اچھے سے مٹی پلید ہو جائے گی_ ثمین وہی گھاس پر گر کر اب بھی چلا رہی تھی اور بابا لوگ کیونکر نا آتے جب ایسی سریلی آواز میں بیٹی صدا دے رہی تھی_ پورا محلہ نا اکٹھے ہو جائے تو بھی کم تھا_ پھر اس کی بچاؤ بچاؤ کی صدا پر دو دو بابا اندر سے بھاگے آ رہے تھے.... ایلیار نے باہر آتے دونوں بزرگ کو دیکھ کر تیزی سے مڑ کر اپنی شرٹ کی بٹن بند کئے پھر اسی

تیزی سے کچھ دور پڑا ثمین کا دوپٹہ اٹھا کر نیچے گری ثمین کے کے شانہ پر ڈال دیا_ اتنی دیر میں وہ آنکھیں بند کئے بس بچاؤ بچاؤ کی صدا لگائے جا رہی تھی_ ایلیار نے اب اپنے کانوں پر دونوں ہاتھ رکھ لئے_____

"کیا ہوا ثمین کیا ہوا میری بچی_" مبین صاحب بہت گھبرائے ہوئے سے ان تک پہنچے تھے_ ان کے پیچھے فائق صاحب بھی اور ان کے چہرے پر بھی گھبراہٹ تھی بلکہ کچھ زیادہ ہی تھی_____

"بابا_" ثمین چیخنا بند کر کے اٹھ کر مبین صاحب کے گلے سے لٹک گئی_____

"الحمدللہ کان بچ گیا_" ایلیار شکر مناتا کانوں سے ہاتھ ہٹا کر بولا_

"کیا ہوا ایلیار.... " فائق صاحب گھبرا کر قریب کھڑے کھڑے ایلیار سے پوچھنے لگے_

"بلی.... " اس نے ہونٹ زبردستی کی مسکراہٹ میں پھیلاتے ہوئے بس اتنا کہا_ گھورا وہ ثمین کو رہا تھا_ جس نے رومانس کو تریجڈی میں بدلا تھا_ " بلی کیسی بلی_" وہ کچھ نہیں سمجھے یہی حال مبین صاحب کا بھی تھا_ وہ پریشان سے بس ثمین کو تھپک رہے تھے جو ان کے گلے سے لٹکی لرز رہی تھی_____

"بلی یعنی وہ بلی جسے بیچ میں کام خراب کرنے کی عادت ہے_" اس کی بات ان لوگوں کو سمجھ میں ہی نہیں آئی تھی_____

"صاف صاف بتاؤ کیا ہوا ہے_ ثمین ایسے کیوں ڈر گئی_ تم نے کوئی شرارت کی_" فائق صاحب نے اس بار ناراض ہونے کا ناٹک کیا_____

"استغفر اللہ.... ڈیڈ آپ کی بیٹی ڈراتی ہے اسے کوئی ڈرا نہیں سکتا اور صاف صاف بتا تو رہا ہوں بلی یعنی ڈیڈ سی فار کیٹ والی بلی_ "اس بار ایلیار نے بتا کر اپنی ہنسی نہیں روکی تھی وہ بے ساختہ ہنستا چلا گیا_____

"کیا پاگل پن ہے_ "فائق صاحب کچھ تعجب کچھ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے_ نا اس کی ہنسی سمجھ میں آ رہی تھی نا ابھی تک ثمین کا ڈرنا_ یہی حال مبین صاحب کا بھی تھا_

"بابا بلی آ گئی تھی وہ بھی اتنی کالی سی.... آپ کو معلوم ہے نا بڑی بی کہتی تھی کالی بلی پر جن ہوتے ہیں_" ثمین کا دل کچھ سنبھلا تھا اس لئے زرا سا ان سے الگ ہو کر مبین صاحب کے چہرے کو دیکھ کر معصومیت سے بتایا

_____

"جن "ایلیار اس بار اپنا پیٹ پکڑ کر قہقہے لگا رہا تھا_ ہنسی تو فائق صاحب کو بھی آ گئی تھی_ بس ایک مبین صاحب مشکل میں تھے اگر ہنس دیتے تو ثمین بہت ناراض ہو جاتی اس لئے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے مسکراہٹ ہونٹوں پر لاتے ہوئے اسے گلے سے لگا لیا_ "ڈرو مت کوئی جن ون نہیں ہوتے سب خیالی باتیں ہے_" اسے پھر سے گلے لگا کر پیار سے چمکارا_____

"ہنسو تم بد تمیز انسان، بابا اس نے مجھے اٹھا کر بلی کے پاس لے جانا چاہا_" ہنستے ہوئے ایلیار کو غصہ سے دیکھ کر مبین صاحب سے شکایت بھی لگائی_

"ایلی"_ فائق صاحب نے ہنسی کو دباتے ہوئے ہنستے ایلیار کو آنکھوں سے تنبیہ کی_____

"بلی پر سوار جن سے ملانے لے جا رہا تھا_" وہ بمشکل ہنسی دباتا ان کی طرف دیکھ کر بولا تو فائق صاحب کیا اس بار مبین صاحب بھی زور سے ہنسے تھے_

"اسے کچھ مت کہے بس ہنسے آپ دونوں_" وہ روہانسی ہوتی پیر پٹخ کر اندر کی جانب مڑ گئی_" ارے ارے میرا بچہ میں کہاں ہنس رہا تھا_"" مبین صاحب سب سے پہلے گھبرا کر اس کے پیچھے لپکے تھے_ ایلیار اور فائق صاحب نے ایک دوسرے کو بس ہنستے ہوئے دیکھا تھا_____

"ایلی نگار کو معلوم ہے تم یہاں ہو_" اچانک سے فائق صاحب سنجیدہ ہو گئے_ اتنی دیر سے دل میں مچلتا سوال اب انہوں نے پوچھا تھا_ وہ بھی سنجیدہ ہو کر ان کی شکل دیکھنے لگا کیا کہے جواب دیتے نہیں بن رہا تھا_____

"نہیں معلوم ہے، ہے نا_" انہوں نے جیسے اس کی مشکل حل کر دی_ ایلیار نے بس سر جھکا لیا_ اسی طرح سر جھکائے ہوئے جوتے کی نوک سے گھاس کرید اتھا_____

"ایلی کیا تم ثمین کو لے جانے کے لئے آئے ہو_" انہوں نے اس بار دوسرا سوال پوچھ لیا_____

"فل حال تو نہیں ڈیڈ... ثمین یہاں خوش ہے میں سوچ رہا ہوں کچھ دن انکل کے پاس رہنے دیتا ہوں جب تک وہ واپس گاؤں نہیں جا رہے ہے_" اس بار اس نے سر اٹھا کر ان کا سنجید چہرہ دیکھا_____

"ہاں ٹھیک ہے، جب سے ثمین ہمارے پاس آئی ہے مبین کے ساتھ رہ بھی نہیں پائی ہے... اسی بہانے تھوڑی دن رہ لیں اس کے پاس_" وہ بھی شاید اسی ادھیڑ بن میں تھے کی ایلیار کو کیسے منع کرے اس کے خود کہنے سے انہیں اطمینان ہو گیا_____

"جی، بعد میں لے جاؤں گا_" سادگی سے تائید میں سر بھی ہلا دیا_ انہیں بھی اطمینان ہو گیا_____

"نہیں تم رہنے دو، میں خود واپس لے آؤں گا_" اسے منع کر کے وہ بھی اندر کی جانب بڑھے_____

"اچھا.... " ایلیار ان کی بات مان کر سر ہلا کر ان کے ہمراہ چلنے لگا_

"ویسے تم ملتے جلتے رہنا جیسے آج آئے ہو ویسے ہی_ ثمین خوش رہتی ہے_" اپنے ساتھ چلتے ایلیار کے شانہ پر پیار سے تھپکی دی_ وہ بس مسکرایا ہی تھا_

"تم نے بتایا نہیں نگار کو کیسے معلوم نہیں یا اسے بتا کر آئے ہو_" خوش دلی سے کہتے کہتے وہ ایک بار گی نگران سے اپنے ساتھ چلتے ایلیار کو دیکھنے لگے_

"ممی کل سے آفس جوائن کر چکی ہے... ان کی روز کی روٹین لایف شروع ہو گئی ہے پہلے جیسی_ میرے معاملات میں دخل دینا انہوں نے چھوڑا ہوا ہے_" اس بار ایلیار سامنے کی سمت دیکھتے ہوئے بولا تھا_ فائق جانتے تھے اس طرح ثمین کے گھر چھوڑ کر جانے سے نگار مطمئین سی ہو گئی ہے اور جب ثمین نہیں تو وہ ایلیار کی کھوج میں نہیں رہتی_ نگار کا ایک لایف اسٹائل ہے وہ اسی میں جینا پسند کرتی ہے_ ایلیار سے بے انتہا محبت کے باوجود بھی نگار نے نا اس پر پورا دھینا دیا نا کبھی اپنا پابند کیا وہ جیسے چاہے رہے نگار کو کوئی ٹینشن نہیں ہوتی تھی_ ان کے پیار جتانے کا انداز ہی نرالا تھا_____

"کیا سوچ رہے ہے ڈیڈ_" ایلیار کے پوچھنے پر فائق صاحب نے بس نفی میں سر ہلایا تھا پھر ان کے ساتھ وہ بھی اندر چلا آیا_ فائق صاحب کو ابھی کچن میں کچھ اور کام نپٹانے تھے وہ بھی ان کے ساتھ ساتھ ہی کچن کی طرف آیا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"کتنا مکمل لگ رہا ہے نا اپنا گھر کاش ایسے ہی سب ہمیشہ مکمل رہے_ کسی بھی قسم کی ٹینشن کے بغیر_" فائق صاحب اپنے سے کچھ دور کھڑے ایلیار اور ثمین کو دیکھ کر بہت ہی حسرت سے بولے تھے_ وہ اور مبین صاحب مل کر سیکھو پر کباب بھون رہے تھے_ پورے لان میں بھوننے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی_

"ہمم.... یہ تو ہے ثمین کتنی خوش ہے نا_ ہم نے سارا کے ساتھ یہی خواب تو دیکھا تھا کی وہ ہمیشہ خوش رہیں_ "مبین صاحب تو بس ثمین کے خوشی سے جگمگاتے چہرے کو ہی دیکھ رہے تھے_ ایلیار کے ساتھ ٹیبل سیٹ کرتی وہ لگاتار بول رہی تھی اور وہ بس کبھی مسکرا دیتا کبھی کچھ جواب دیتا دونوں ایک ساتھ کتنے مکمل کتنے خوش لگ رہے تھے_ جیسے زین اور نوشی، جیسے فائق اور نوشی یا شاید انہوں نے اس کے آگے سوچا ہی نہیں سر جھٹک کر وہ سرخ سرخ کوئلے پر سیکھے پلٹنے لگے_____

"ثمین ایلیار کے بنا نہیں رہ سکتی_ وہ بہت محبت کرتی ہے اس سے اور ایلیار وہ تو ہے ہی اس کے پیچھے دیوانہ_" فائق اب جان بوجھ کر ان دونوں کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے_ کیوں کہ انہیں اپنی نظر لگ جانے کا خطرہ لگ رہا تھا_____

"ایلیار ہے ہی ایسا کی ہر کوئی اسے چاہے_ مجھے تو حیرت ہوتی ہے نگار جیسی عورت کا بیٹا ایسا کیسے ہو سکتا ہے_" اس بار مبین کے چہرے پر سنجیدگی سی آ گئی_____

"وہ زین کا بھی تو بیٹا ہے زین بھی تو بہت محبت سے پر تھا_" فائق نے ان کا چہرہ دیکھ کر جواب دیا_____

"ہاں کبھی کبھی سوچتا ہوں... فائق ہم تینوں کیسے ایک دوسرے سے جڑے تھے_ ہم نے ایک ہی اسکول سے پڑھا ایک ہی کالج گئے ایک ہی جیسی چیزیں چنی اور حد تو ہے ایک ہی لڑکی سے تینوں نے محبت کر لی_" ان کے منہ سے اچانک نکالا تھا_ تو فائق کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرا گیا_____

"محبت تو تینوں نے کی مگر وفا تو نبھائی صرف تم نے اسی لئے تو....." آگے وہ بول نہیں پائے بس ہونٹ بھینچے وہ سیکھوں کو الٹ پلٹ رہے تھے_____

"فائق آگے کیا سوچا ہے تم نے.... میں نے پہلے ہی کہا تھا تم سے ثمین کو کوئی خطرہ پہنچا تو میں اسے لے کر چلا جاؤں گا ہمیشہ کے لئے_ اس بار کوئی نوشی قربان نہیں ہو گی_" بہت ہی سلگتے ہوئے انہوں نے پھر سے ثمین کی طرف دیکھا_ پرانے زخم پھر سے ہرے ہونے لگے_ جن پر کبھی مرحم رکھا ہی نہیں گیا تھا_____

"میں چاہتا ہوں ایلیار اور ثمین کو یہاں سے بہت دور بھیج دوں..... جہاں نگار کی پرچھائی بھی نہیں پہنچ پائے اور یہ کام بہت جلد کرنا ہو گا اس سے پہلے کچھ راز کھل جائے_" انہوں نے اپنے اٹل ارادوں سے انہیں آگاہ کیا

"فائق میرا خیال ہے تم ایلیار کو سب بتا دو تو اچھا ہے وہ سمجھ سکتا ہے_" اس بار مبین نے ان کا چہرہ دیکھا

"اسے کیسے بتا دوں مبین وہ برداشت نہیں کر سکتا... نگار پر اسے اندھا اعتماد ہے جب تک اپنی ممی کے منھ سے نہیں سنے گا اسے اعتبار نہیں ہو گا_" فائق صاحب نے ایک نگاہ ایلیار پر ڈال کر بہت آہستگی سے کہا تھا

"بات تو کر کے دیکھو" .....

"مبین ایلیار میرا بیٹا ہے، میرے جگر کا ٹکڑا اپنے ہی بچے کے دل پر میں داغ کیسے لگا سکتا ہوں.... وہ ٹوٹ جائے گا بکھر جائے گا_ جب یہ سنے گا کی اس کی ممی نے اپنی انا کے لئے ایک نہیں کئی زندگیوں کے ساتھ کھیلا ہے وہ قاتل ہے قاتل_" فائق صاحب کی آنکھوں میں جیسے خون اترنے لگا یہی حال مبین کا بھی تھا_ بہت سے منظر ان کی آنکھوں میں تیرنے لگے_ تڑپتی نوشی، بے رحمی سے مارا گیا اس کا بچہ_ تڑپتا فائق، روتا بلکتا بچھتاتا زین اور خون میں ڈوبا اس کا مردہ وجود_ خود کی لگائی حسد کی آگ میں جلتی تڑپ تڑپ کر ڈیڈ کی دیکھا گھل چھلچھلا_ اور نگار جس نے بس ایک کو حاصل کرنے کے لئے اپنے غرور میں کتنے دلوں کو اجاڑا تھا

"کیا ہو گیا ڈیڈ اور انکل سب جل جائے گا"_ وہ لوگ اپنی اپنی سوچوں میں ایسے گم ہو گئے تھے کی سب کچھ بھول گئے تھے_ ایلیار کی آواز پر وہ لوگ چونک کر حال میں واپس آ گئے_ فائق صاحب نے فوراً سیکھوں کو پلٹنا چاہا تھا مگر بے دھیانی میں ان کا ہاتھ جلتے ہوئے سرے پر لگا تھا_ " سی.... " انہوں نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچا تھا_____

"کیا ڈیڈ کہاں کھوئے رہتے ہیں آپ آج کل،_" ایلیار نے فوراً ان کا ہاتھ تھام لیا اور بہت پریشانی سے ان کی وہ انگلی دیکھی جو بہت سرخ ہو رہی تھی_____

"کچھ نہیں ہوا ہے بس زرا سی سرخی ہے"_ ایلیار کو پریشان دیکھ کر انہوں نے لاپرواہی سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی_____

"ڈیڈ چوٹ زرا سی ہو یا زیادہ ہو دوا کی سب کو ضرورت ہوتی ہے_ میں دوا منگواتا ہوں ثمین ثمین_" پیار سے ان سے کہہ کر اس نے باہر آتی ثمین کو آواز لگائی_____

"کیا ہو گیا_" گھبرا کر وہ تیزی سے آتی بولی_" پہلے ٹیوب لے کر آؤ بعد میں ساری ڈیٹیل پوچھ لینا_" فائق صاحب کی انگلیوں پر پھونکیں مارا تا وہ اس سے بولا تھا_ ثمین سر ہلا کر پھر سے اندر دوڑی_ اتنی دیر میں مبین صاحب بس خاموشی سے ساری سیکھے پلیٹ میں نکال رہے تھے_ وہ کچھ نہیں بولے تھے بس مسکرا کر دونوں کو دیکھ بھی لیتے_____

"کیا ضرورت تھی ڈیڈ آپ کو یہ سب کرنے کی ہم کچھ آرڈر کر لیتے_ انکل بھی کب سے لگے ہے اور آپ بھی_" اس بار اس نے خفا ہو کر ان دونوں کو دیکھا البتہ فائق کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا_

"داماد کی خاطر داری کرنا اعجاز ہوتا ہے_ "مبین صاحب اپنے پرانے رنگ میں آکر مزے سے بولے_ فائق مسکرا دیے_

"پلیز انکل ثمین مت بنے میں آپ دونوں کا بیٹا ہوں اور بیٹا ہی رہنے دے_ " وہ ایسا منہ بنا کر بولا تھا کی ان لوگوں کو ہنسی آگئ_____

اتنے میں ثمین بھی ہاتھ میں ٹیوب پکڑے دوڑتی ہوئی دوبارہ آگئ_ " کس کا ہاتھ جل گیا"_ پھولی سانسوں سے قریب آتے ہی پوچھا_ " ڈیڈ کا"

"ہائے کیسے" ...

"ہائے غلطی سے لگ گیا لاؤ دو مجھے.." وہ اس کے جیسا ہی بول کر ہاتھ آگے بڑھا کر مرہم والی ٹیوب لینے لگا

_____

"دکھاؤ مجھے میں لگا دیتی ہوں_ "وہ گھبرا کر ٹیوب کا کیپ کھولنے لگی_ ایلیار نے انگلی اس کی طرف بڑھا دی _فائق صاحب بس ثمین کے گھبرائے پریشان چہرے کو دیکھ رہے تھے_____

"میں سب ٹیبل پر رکھتا ہوں_ "مبین ساری سیکھے ٹرے میں رکھ کر ٹیبل کی طرف بڑھ گئے_

"ثمین تم لگاؤ میں انکل کی مدد کر دوں_ " ایلیار ان کا ہاتھ ثمین کو تھما کر بہانے سے وہاں سے ہٹا تھا_

"اب درد نہیں ہو رہا ہے نا آپ کو_ " وہ بڑے پیار سے ان کا ہاتھ تھام کر مرحم لگانے کے بعد پھونکتی پوچھ بھی بیٹھی_

"نہیں ایسا لگ رہا ہے برسوں کے زخم پر کسی نے مرحم رکھ دیا ہو_" اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ان کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی_ ثمین نے سر اٹھا کر ان کا چہرہ دیکھا جہاں اب کوئی سختی کوئی سرد پن نہیں تھا بس محبت ہی محبت تھی_ دل کہا ایک بار بابا کہہ کر ان کے سینے سے لگ جائے مگر برسوں کی جھجک اور دوری نے ان دونوں کے لئے اتنے فاصلے درمیان لا دئے تھے جسے ثمین ختم نہیں کر پا رہی تھی_____

"آپ پریشان مت ہوئیں، ایلی ہے نا وہ سب سنبھال لیں گا_" کتنا مان تھا اسے ایلیار پر اور یہ ایلیار کی دی ہوئی محبت اور اعتبار تھا جو اسے ایسا مطمئن کر چکا تھا_ اگر ایسا ہی اعتبار انہوں نے نوشی پر کیا ہوتا تو شاید آج وہ ان کے درمیان ہوتی ثمین کے ساتھ ان کے بچے کے ساتھ_ ایک دم سے ان کی آنکھوں سے آنسو چھلکے تھے انہوں نے فوراً مڑ کر اپنی آنکھیں صاف کی مگر ثمین کو وہ آنسو اداس سا کر گئے نا جانے کتنے غم وہ سب سے چھپا کر جی رہے ہے_____

"آپ رو رہے ہے_" وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکی_____

"نہیں تو بس آنکھوں میں جلن سی ہو رہی تھی اس لئے پانی سا چھلک گیا_" خود کو بہادری سے سنبھال کر وہ ثمین کی طرف پلٹ کر مسکرائے تھے_

"اچھا میں آئی ڈراپ ڈال دوں بابا کے پاس ہے_" ثمین نے پریشانی سے پوچھا_

"میں مبین سے خود مانگ لوں گا تم پریشان مت ہو_" اس کا سر تھپک کر وہ اس بار مڑ کر ادھر چلے گئے جدھر پہلے سے مبین اور ایلیار کھڑے سب رکھ رہے تھے_____

"پتا نہیں کب ان کے منھ سے بیٹی نکلے گا اور مجھے اپنے سینے سے لگائے گے_" وہ اداسی سے سوچتی ادھر ہی چلی آئی جہاں سب جمع تھے_____

"ثمین تم نے چکھا ڈیڈ اور انکل نے تو کمال کر دیا ہے یار بہت مزے کا ہے_" ایلیار مزے لے لے کر کباب کھاتے ہوئے ثمین سے بھی بولا_ان لوگوں نے مل کر کھانا اتنا مزے دار بنایا تھا کی اس کے منھ سے بے ساختہ تعریفیں نکلی_

"مجھے کیا معلوم تم ہی اکیلے اکیلے ٹھونسنے کا کام کر رہے ہو_" اس کے ہاتھ سے سیکھ چھین کر وہ اسے چڑانے کے غرض سے بولی_فائق صاحب اور مبین صاحب ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس دیے_____

"لو تو تم بھی ٹھونس لو_" کہنے کے ساتھ ہی اس کے منھ میں کباب کا ٹکڑا بھر دیا_ثمین کا پورا منھ بھر گیا

_____

"سنبھل کر اٹک نا جائے_"-مبین نے فوراًہاتھ اٹھا کر ٹوکا وہ ثمین کے معاملے میں تھے بھی بہت حساس_

"کچھ نہیں ہوتا انکل_" لایلیار نے ثمین کو تپانے کے لئے کباب کا پیس منھ میں ڈال کر اس کی طرف دیکھا_وہ اسے گھورتے ہوئے آہستہ آہستہ چبا رہی تھی_

"لو بیٹا یہ کولڈ ڈرنک لو_" انہوں نے اس بار کولڈ ڈرنک سے بھرا گلاس اٹھ کر اس کی طرف بڑھایا_فائق صاحب بس چپ چاپ دھیرے دھیرے کھانے میں لگے ہوئے تھے_ابھی تک وہ خود کو سنبھال نہیں پائے تھے آج پھر سے زخم ہرے ہو گئے تھے_____

"بابا دیکھا آپ نے یہ آپ کا داماد ایسے ہی مجھے مار ڈالیں گا_" کولڈ ڈرنک کا گھونٹ بھرتے ہوئے وہ بہت مشکل سے بولی تھی مگر اس مشکل میں بھی ایلیار کی شکایت ہی کہی تھی_____

"اچھا سوری لو یہ کھاؤ_" ایلیار نے فوراً سوری کر کے اسے منانے کے لئے اس بار چھوٹا سا لقمہ اس کے منہ کی طرف بڑھایا_____

"میں کھا سکتی ہوں_" دو بڑوں کی موجودگی میں اب وہ اتنے آرام سے تو نہیں کھا سکتی تھی اس لئے نوالہ اس کے ہاتھ سے لے لیا_ مبین صاحب نے مسکرا کر سر جھکا لیا_ "اللہ قسم سے بہت ہی مزے کا ہے اب یہ طے ہوا سب میں کھاؤ گی_" کباب کو خوب چٹنی میں ڈبو ڈبو کر اس نے منہ میں ڈالا_____

"بعد میں کرین مگوانی پڑے گی ہمیں ثمین بی بی کو اٹھانے کے لئے_" بنا بولے ایک دوسرے کو چھیڑے بغیر تو وہ دونوں رہ ہی نہیں سکتے تھے_ مبین سوچ کر بس مسکرائے جا رہے تھے_____

"تم ہو نا کرین کی کیا ضرورت ہے اٹھاتے پھرنا_" کھانے میں شاید وہ بزرگوں کی موجودگی بھولی ہوئی تھی_ ایلیار جان بوجھ کر کھانسا تو ثمین خود کو کوستی کھسیا کر جلدی جلدی منہ چلانے لگی_____

"ڈیڈ آپ کھا نہیں رہے ہے_" ایلیار کی توجہ اس بار فائق صاحب کی طرف ہو گئی_

"نہیں کھا تو رہا ہوں"_ انہوں نے کہہ کر فوراً لقمہ منہ میں ڈالا_ وہ بس مسکرا دیا، پھر باتوں کے دوران ہی کھانا ختم ہوا تھا_ آپس میں ہنستے مسکراتے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے کھانا ختم ہوا تھا_ کھانا ختم کر کے

فائق صاحب کچھ ہی دیر میں جانے کے لئے اٹھ گئے_" رکوں گے نہیں_" انہیں جانے کے لئے تیار دیکھ کر مبین نے سادگی سے پوچھا_____

"ایلیار ہے نا یہاں مجھے اب اطمینان رہے گا اس لئے جا رہا ہوں وہاں بھی میرا رہنا ضروری ہے_"فائق صاحب نے اپنا کوٹ اٹھا کر اپنے ایک ہاتھ پر ڈال لیا_____

"فائق تم سے ایک بار پھر کہہ رہا ہوں ایلیار کو سب سچ بتا دو کہیں ایسا نا ہو کی پچھتانا پڑے_" مبین بہت سنجیدگی سے ان کا اداس اور پھیکا پڑا چہرہ دیکھ رہے تھے_

"دل نہیں مانتا مبین جو زخم ہم نے کھائے ہیں کیا وہیں زخم ایلیار کا بھی نصیب بن جائے_" ان کی آواز میں درد سا چھلکا تھا_____

"بات زخم کی نہیں بات آئندہ کی ہے فائق... کم سے کم اسے سچائی معلوم تو ہونی چاہیے کی اس کی ماں نفرت کی آگ میں کس حد تک جا سکتی ہے_ وہ بہت آرام سے ثمین کی جان تک لے سکتی ہے_ وہ پاگل ہے وہ ثمین کو نہیں نوشی کو مارے گی_" مبین نے انہیں حقیقت کا رنگ دکھانا چاہا_____

"اس بار ایسا نہیں ہو گا مبین اس بار فائق مر جائے گا مگر کوئی بے گناہ جان سے نہیں جائے گا_" فائق صاحب کی آنکھوں میں سرخی اتری_____

"اور میں یہ بھی نہیں چاہتا ایک دوست کھو چکا ہوں دوسرا دوست نہیں کھو سکتا_" مبین نے ان کا ہاتھ تھام لیا_فائق نے انہیں اپنے گلے سے لگا لیا وہ تینوں صرف دوست نہیں تھے ایک دوسرے کے بھائی ایک دوسرے کے ہمراز سب کچھ تھے_____

"میں ایلیار کو بتانے کی ہمت جٹالوں اسے سب بتادوں گا_اس کی ساری الجھن دور کر دوں گا_" فائق صاحب ان سے الگ ہوتے ہوئے ان کا شانہ تھپک کر پھیکا سا مسکرائے_____

"انشاءاللہ وہ سمجھ جائے گا اور سب سنبھالنے کی کوشش بھی کرے گا_بس تم اپنا خیال رکھو جو ہوا سو ہوا فائق اب تو اپنے آپ کو سزا دینا بند کر دو_ثمین کو بیٹی کہہ کر گلے سے لگالو وہ تمھاری بیٹی ہے اور میں جانتا ہوں وہ بھی بس تمھاری پہل کی منتظر ہے_" مبین صاحب نے امید سے کہتے ہوئے اس بار انہیں نرمی سے دیکھا

_____

"ثمین پر میرا حق اسی دن ختم ہو گیا تھا جب اسے تم لے گئے تھے_میں تو وہ گناہ گار باپ ہوں جس نے اسے اس کی ماں کے ساتھ پھینک دیا تھا_میرا حق بیٹی کہنے کا تبھی ختم ہو گیا تھا مبین.... یہ حق صرف تمھارے پاس ہے اور رہے گا_" خالی خالی لہجے میں کہتے ہوئے اس بار اس انہوں نے اپنی آنکھوں کی نمی چھپائی مبین کا دل درد سے بھر گیا_____

"تمھارے کہنے سے کبھی حق ختم نہیں ہو جائے گا ایک بار تو".....

"نہیں مبین اس قصے کو رہنے دو میری سزا کبھی ختم نہیں ہو سکتی_ میں نے بہت بڑا گناہ کیا تھا اور مجھے بخشش مل ہی نہیں سکتی_" فائق صاحب بہت مشکل سے مسکرائے تھے_ زخم زخم ہوتی ان کی مسکراہٹ مبین کے دل کو بہت غمگین کر گئی_ ابھی وہ کچھ اور کہتے کی ایلیار اور ثمین کو کچن سے نکلتے دیکھ کر خاموش ہو گئے_ ثمین سارے برتن وغیرہ سمیٹ کر زبردستی اسے اپنے ساتھ برتن دھلوانے لے گئی تھی یہ کہہ کر کی کوئی کام نہیں کیا تو اب برتن دھلوانے میں مدد کرو_ ان کے لاکھ منع کرنے اور آنکھیں دکھانے کے باوجود بھی وہ ایلیار کو برتن دھلنے پر لگوا کر ہی چین سے سب سمیٹ چکی تھی_

"دیکھ لیں ڈیڈ آپ کے بیٹے کو ماسی کے کام پر بھی لگوا دیا، میں ایک بزنس مین اور برتن دھلے میں نے اللہ کی پناہ_" ایلیار منہ بناتا ٹشو سے ہاتھ پونچھتے ہوئے شکایت بھی کر رہا تھا_

"وہ بھی تو بزنس مین ہے انہوں نے بھی تو اتنے اچھے کھانے بنائے وہ تو تم سے شکایت نہیں کر رہے_" سر پر ڈھلک گیا دوپٹہ پھر سے سلیقے سے اپنے سر پر جماتے ہوئے اس نے دوبدو جواب دیا_

"ثمین اچھا نہیں کیا تم نے صبح ماسی آتی نا_" مبین صاحب زرا سا شرمندہ ہوتے ہوئے ثمین سے پیار سے بولے

_

"کوئی بات نہیں انکل اچھا تجربہ تھا برتن دھلنے کا بھی"_ ثمین کا بنتا منہ دیکھ کر ایلیار نے جلدی سے کہا تھا_ فائق صاحب اس بار دل سے مسکرا دیے_" میں چلتا ہوں"

"آپ جا رہے ہے ڈیڈ_" ایلیار فوراً ان کی طرف بڑھا_

"ہاں تم ہو نا یہاں مجھے اطمینان رہے گا ثمین اور مبین کی ذمہ داری تمھیں سونپ کر جا رہا ہوں خیال رکھنا_" اپنے قریب آ چکے ایلیار کا انہوں نے پیار سے گال تھپکا_____

"جی چلے آپ کو باہر تک چھوڑ دیتا ہوں_" وہ ان سے بول کر ان کا ہاتھ تھام چکا تھا ان کے ساتھ مبین صاحب اور ثمین بھی باہر چھوڑنے تک آئے تھے_____

" ڈیڈ آپ پریشان مت ہو میں ہوں نا آپ کا بیٹا سب سنبھال لوں گا_مجھے آپ پر پورا یقین ہے_" ان کی کار کا ڈور کھولتے ہوئے ایلیار اچانک بولا تو فائق نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا وہ بہت سنجیدہ تھا مگر اس کے چہرے پر ان کے لئے پیار اور نرمی تھی_____

"آئی پراوڈ آف مائی سن_" انہوں نے فرط محبت سے اسے گلے لگا لیا وہ بھی چھوٹے بچے کی طرح سے ان سے لپٹا تھا_

"ڈیڈ بس آپ اپنا خیال رکھیے میں آپ کو نہیں کھو سکتا_" جانے کیوں اس کی آواز نم ہوئی تھی_

"آئی لو یو مائی سن ہمیشہ ایسے ہی رہنا_" انہوں نے نم آنکھوں سے اس کی پشت کو تھپکی دی تھی_____

"بابا ایسا نہیں لگ رہا ہے کی ایک بیٹی کو اس کے ڈیڈ سسرال چھوڑ کر جا رہے ہے_" باہر نکل کر دور سے ہی ان کا پیار دیکھتی ثمین قریب آتے ہی بولے بنا نہیں رہ سکی_مبین صاحب تو ہنسے ہی تھے خود ایلیار اور فائق صاحب بھی الگ ہوتے ہوئے ہنسے تھے_____

"کوئلے تو راکھ ہو گئے مگر جلنے کی بو ابھی تک آ رہی ہے ناڈیڈ_" ایلیار نے بن کر اپنی ناک چٹکی سے بند کرتے ہوئے بہت شوخی سے اس کا جلا بھنا چہرہ دیکھا_ فائق بس ثمین کے چہرے کو دیکھ کر سر جھکا چکے تھے_____

"میں کیوں جلوں میں تو اپنے بابا کے پاس اپنے میکہ میں ہوں_" وہ اسے زبان دکھا کر ساتھ کھڑے مبین صاحب کے بازوں سے لٹکی_ بدلے میں اس نے بھی منہ چڑایا تھا_____

"اتنا لڑوں گے نا تو بچے بھی ایسے لڑتے جھگڑتے منہ بناتے پیدا ہو گے_" اس بار مبین صاحب دونوں کو پیار سے ڈانٹا_ ان کی بات پر فائق صاحب بہت خوشی سے ہنسے تھے_ جہاں وہ شرما کر دوپٹہ کانوں کے پیچھے اڑسنے لگی وہیں ایلیار بھی جھینپا تھا_____

"میری تو بس یہی دعا ہے بس ایلیار کے بچوں کو دیکھ سکوں رہ سکوں_" فائق صاحب جیسے ساری اداسی بھول گئے_ ایلیار اپنی جینز کی جیب میں ہاتھ ڈال کر مسکرایا_____

"بس اللہ جلدی سے خوشخبری سنائے یہی تمنا ہے_" انہوں نے ثمین کو خود سے لگا لیا.... ثمین حیا سے چپ سی ہو گئی تھی_ ایلیار کی پر شوق نظریں اس پر جم سی گئی_____

"آمین...." فائق صاحب نے دل سے دعا مانگی_____

"انشاء اللہ جلد سے جلد آپ دونوں کی خواہش پوری ہو گی مگر ڈیڈ میرے بچے آپ کو دادا کہیں گے نانا نہیں_ یہ آپ کنفرم کر لیں بعد میں جھگڑا نہیں ہونا چاہئے_" ایلیار کی دوٹوک بات پر اس بار ان لوگوں کا قہقہہ گونجا تھا وہی ثمین بری طرح سے تپی تھی_____

"اپنا تو قبضہ رکھا ہی ہے بچے بھی ددھیال والے بنانے ہے میرے بچوں کے دو دو نانا ہو گے_" ثمین کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑنے کے لئے تیار ہو گئی_____

"مت بھولو یہ میرے ڈیڈ ہے... میرے ڈیڈ میرے بچوں کے دادا ہوں گے_" ایلیار بھی اسے گھورتا لڑا_

"ارے بھائی بچے آنے دو ہم خود ہی ڈیسائڈ کر لیں گے کیا کہنا ہے دادا نانا_" مبین صاحب نے ہنستے ہوئے جھگڑا ختم کروانا چاہا_

"آپ تو بھی دادا نہیں بننا چاہتے بابا ویسے ویسے بھی داماد تو آپ اسے سمجھتے نہیں_" ثمین نے مڑ کر انہیں دیکھا

_

"نہیں میری جان میرے تو نواسے ہی ہو گے فائق کا معلوم نہیں_" انہیں اس پر ڈھیروں پیار آیا تھا فوراً خود سے لگا کر کہا_

"مجھے کوئی اعتراض نہیں دادا کہے یا نانا بس میرے بچے ہمیشہ خوش رہے_" انہوں بہت محبت سے ایلیار اور ثمین کو دیکھا____

"نو وے ڈیڈ آپ بس دادا ہے_" وہ کسی صورت میں اس بار ماننے کو تیار نہیں تھا_

"یہ بھی صحیح_" انہوں نے فوراً سر ہلایا_ ایلیار خوش ہو کر ان سے لپٹ گیا -

"کیسے صحیح یہ مت بھولے میں آپ کی بیٹی ہوں_" ثمین نے ایلیار کی خوشی دیکھ جھٹ سے کہا تھا_

"ہمم یہ بھی صحیح ہے_ "ثمین کا پھولا منہ فائق صاحب گھبرا کر جلدی سے بولے_

"اس کا مطلب ڈیڈ آپ مجھے پرایا کر رہے ہے" _ ایلیار جھوٹے دکھ سے منہ لٹکا کر کھڑا ہو گیا_ "اس کے ڈرامہ میں مت آئے گا آپ.... بہت ڈرامہ کرتا ہے_ "ثمین نے تیزی سے ہاتھ اٹھا کر انہیں بتانا اپنا فرض سمجھا _ مبین صاحب بس اب ہنس رہے تھے فائق صاحب نے بے بسی سے دونوں کے چہرے دیکھے_

"اچھا ٹھیک ہے جو آئے گا وہ کنفرم کر کیں گا تم دونوں کی ہی نہیں مان رہا ہوں_" انہوں نے جھگڑا ختم کرنے کے لئے مصلحت سے کام لیا_

"یس یہ ٹھیک ہے میری اولاد ہو گی میرا کہا مانے گی_ "ایلیار نے جھٹ سے گردن اکڑا کر ثمین کو دیکھا_

"ہاں میں تو کرائے کی ہو گی_" وہ اتنا سلگ کر بولی کی اس بار تینوں لوگ کا قہقہہ لان میں گونجا_ ثمین پیر پٹخ کر وہاں سے واک آؤٹ ہی کر گئی_____

"اب مناتے رہنا ساری رات اتنا چڑایا ہے_" مبین صاحب کی شوخی پر وہ بس سر جھکا کر نچلا لب دانتوں میں دبا کر ہنسا تھا_

"میں چلتا ہوں اب اوکے"_ فائق صاحب بہت مطمئن سے ہو کر بے انتہا خوش نظر آتے ایلیار کا سر تھپک کر کار کا ڈور کھولنے لگے_

"اوکے ڈیڈ میں آفس میں ملتا ہوں_ "ایلیار سنجیدہ ہو کر نرمی سے ان کا شانہ سہلا کر بولا_____

"انشاءاللہ اچھا مبین چلتا ہوں"_ ایلیار سے کہہ کر انہوں نے مبین صاحب کی طرف بھی دیکھا_ "اللہ حافظ_" انہوں نے مسکرا کر کہا_ وہ دونوں کو دیکھ کر اپنی کار میں بیٹھ گئے_ جب تک ان کی کار گیٹ سے نہیں نکلی وہ لوگ وہی کھڑے رہے تھے_ گیٹ کیپر نے گیٹ بند کیا تو مبین صاحب نے ایلیار کے شانہ پر اپنا ہاتھ رکھا_ "اندر چلے_"

"ہمم... کچھ دیر باتیں کر سکتے ہیں انکل یہی واک بھی ہو جائے گی اور باتیں بھی_" ایلیار نے ان کا ہاتھ تھام کر بہت نرمی سے کہا_____

"ہاں کیوں نہیں تم سے زیادہ باتیں کرنے کا موقع ہی نہیں ملا ابھی تک_" مبین صاحب سر ہلا کر اس کے ساتھ ہم قدم ہوئے تھے_____

"آپ کا اسکول کیسا چل رہا ہے انکل_" ان کے ساتھ چلتے ہوئے اس نے فارمل سوال پوچھا_____

"الحمدللہ بس مہربانی ہے رب کی_"_ انہوں نے شکر کے احساس کے ساتھ آسمان کی طرف دیکھ کر جواب دیا تھا_

"اس بار زیادہ چھٹی لے کر آئے ہے نا آپ ورنہ کہاں رہ پاتے ہیں_" ایلیار دھیرے دھیرے چلتا بیچ بیچ میں ان کا مہربان چہرہ بھی دیکھ لیتا تھا_ وہ فائق صاحب کی طرح بہت شاندار نہیں تھے مگر اس عمر میں بھی ایک وقار ان کی شخصیت کی خاص صفت تھی_ بہت ہی مہربان اور نرم سے نقوش والا ان کا چہرہ ان کی شخصیت کی ترجمانی تھا

_____

"ہاں بس ثمین سے ملنے کا دل کہا تو آ گیا_ اس سے ملے بنا رہ نہیں سکتا_" ان کی آنکھوں میں ثمین کے لئے بے پناہ محبت تھی_____

"انکل میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں_" اس بار وہ زرا سا جھجکتے ہوئے انہیں دیکھنے لگا پتا نہیں وہ بتائے یا نہیں

_

"پوچھو مگر ایسے سوال کی میں جواب دے سکوں_" وہ سمجھ گئے تھے کی وہ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس لئے بس اتنا کہا

_

"جی بس دل میں کچھ الجھنیں سی ہے_" ایلیار وہی رکھی کرسیوں پر ان کا ہاتھ تھام کر پہلے انہیں بٹھا کر پھر خود بیٹھا_

"بیٹا جان زندگی خود ایک الجھی ہوئی ڈور ہے... جتنی سلجھ جائے اسی کو راہ حل سمجھ کر بقیہ کو چھوڑ دے تو سب آسان ہو جائے گا.... دھیرے دھیرے باقی ڈور بھی سلجھ ہی جائے گی_" انہوں نے ایلیار کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ آواز میں سمجھایا_____

"کچھ الجھی ڈور ایسی ہوتی ہے انکل اگر انہیں سلجھایا نہیں گیا تو وہ آپ کی پوری زندگی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے_ جس میں آپ کے اپنے بھی الجھ سکتے ہیں_" ایلیار کے سنجیدہ چہرے پر کچھ ایسا تھا کی مبین صاحب بس گہری سانس لے کر اس کا ہاتھ چھوڑ کر کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے_____

"کیا جاننا چاہتے ہو ایلیار_" وہ ایک دم سے بہت زیادہ سنجیدہ ہو گئے تھے_

"میرے ڈیڈ ثمین کی ممی کو بہت چاہتے تھے نا یہ گھر بھی میرے ڈیڈ نے ثمین کی ممی کے لئے خریدا تھا نا_" ایلیار جو جاننا چاہتا تھا اس کے لئے اس نے تمہید باندھی تھی_____

"ہاں زین سارا میرا مطلب ہے نوشی کو بہت چاہتا تھا_" وہ ایک دم سے بول کر ہڑبڑا ایے تھے_____

"انکل سارا اور نوشی ایک ہی ہستی ہے نا"_ ایلیار یہی جاننا چاہتا تھا یہ سوال اسے کئی روز سے بہت پریشان کر رہا تھا آخر کار اس نے پوچھ کر مبین کو صاحب کو بالکل ساکت کر دیا_____

مبین صاحب نے اس بار تھک کر اپنا سر کرسی کی پشت سے لگا دیا_" جب تمھیں معلوم ہو ہی گیا ہے تو بتا دیتا ہوں ایلیار..... فائق نے جب نوشی کو طلاق دے دی تھی تو اس کے بعد میں نے نوشی سے شادی کی تھی_ اس کی شناخت چھپانے کے لئے میں نے اس کا نام سارا میں تبدیل کر دیا تھا_" بہت ہی تھکے تھکے انداز میں آنکھیں موند کر انہوں نے دکھ سے کہا تھا_ ایلیار سمجھ تو گیا تھا مگر پھر بھی اسے ایک جھٹکا لگا تھا_____

"یعنی ثمین اپنی ممی کے پاس تھی اور وہ بے خبر ہے کی سارا آنٹی ہی نوشی تھی اور اہسا کیا ہوا تھا کی نوشی آنٹی کو اپنی شناخت تک چھپانی پڑی_" وہ بہت شاکڈ تھا... کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کی کیا سے کیا ہو گیا تھا کی نوشی نے اپنی شناخت تک بدل ڈالی_____

"یہ سارا کی خواہش تھی وہ ثمین کو ماضی سے روبرو نہیں کروانا چاہتی تھی_ ماضی میں جو کچھ ہوا تھا وہ نہیں چاہتی تھی ثمین اپنے ہی سگے باپ سے نفرت کرے_" مبین صاحب اب بھی آنکھیں بند کئے کئے ہی بہت تھکی ہوئی آواز میں بول رہے تھے، خود ان کے لئے بھی سب دوہرانا بہت تکلیف دہ تھا_____

"انکل پلیز مجھے بتائے آپ نے جو ماضی ہمیں بتایا وہ سچ نہیں تھا نا_ "مبین صاحب نے آنکھیں کھول کر اس کا پریشان چہرہ دیکھا پھر وہ سیدھے ہو گئے_____

" ایلیار وقت آنے دو سب پتا چل جائے گا تمھیں_ "انہوں نے پیار سے اس کا گال تھپکا_____

"انکل صرف مجھے سب جاننا ہے، یقین رکھے میں ثمین کو کچھ نہیں بتاؤں گا_" اس نے جیسے منت کرتے ہوئے ان کا ہاتھ تھام لیا_____

"ایلیار میں مجبور ہوں فائق کی وجہ سے مجبور ہوں.... فائق تمھیں سب بتا دیں گا_" انہوں نے بہت مجبوری سے اپنے سامنے بیٹھے ایلیار کے پریشان چہرے کو دیکھا_____

"انکل آدھا سچ جان چکا ہوں اور آدھا بھی جان کر رہوں گا کسی بھی صورت میں_" ایلیار نے بہت عظم سے کہا تو وہ اس بار چونکے تھے_" تم کیا جانتے ہو ایلیار" ....

"یہی کی ثمین کی دشمن ڈیڈ نہیں، میری اپنی ممی ہے_" اس بار اس کی آنکھوں میں بہت تکلیف جھلکی یہ حقیقت اس کے لئے بہت ہی اذیت ناک تھی_" ایلیار...." مبین صاحب کو واقعی شاک لگا تھا_____

"ڈیڈ یہ کیوں سمجھتے نہیں ہیں انکل، میں گیارہ سال کا بچہ نہیں رہا جسے بہلا لیا گیا تھا.... میں بڑا ہو چکا ہوں جو دکھایا جا رہا ہے وہ سچ نہیں ہے یہ سمجھ سکتا ہوں_ میں لاکھ اپنی ممی سے بہت محبت کرتا ہوں مگر ان کی برائیاں نظر آتی ہے مجھے_ انکل میں نے ثمین سے صرف پیار نہیں کیا ہے اس سے عشق کرتا ہوں اور میں نا ہی زین ہوں نا ہی فائق..... کی اپنی محبت کو نفرتوں کی بھینٹ چھڑانے کے لئے کسی کی بھی بات پر اندھا اعتماد کر لوں... مجھے جو

چاہے جیسے چاہے اپنی محبت میں ورغلا دے، ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گا_" وہ بہت تلخی سے بولتا سانس لینے کے لئے رکا تھا_ مبین صاحب چپ چاپ اس کے چہرے کو ایک ٹک دیکھ رہے تھے

" انکل..... مجھے خدا نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دی ہے، میں اس پر عمل کرتا ہوں_ صرف ایک طرف کی بات سن کر میں کیسے ثمین کو مجرم مان سکتا ہوں_ میں نے اس سے نہیں خود سے وعدہ کیا ہے ہمیشہ اس کی حفاظت کرنے کا اس کی ہر بات پر اعتبار کا..... اگر ثمین کی نیچر میں زرا سا بھی کھوٹ ہوتا تو میں ایک بار اسے مجرم ٹھہرا بھی دیتا مگر میں اسے اس سے بھی زیادہ جانتا ہوں وہ معصوم ہے بچوں جیسی معصوم، پھر آپ کو یاڈیڈ کو کیوں لگا کی جو ممی کہیں گی میں اسی پر اعتبار کروں گا، میں ان کی چال میں پھنس جاؤں گا_ ممی کے سامنے ثمین کے ساتھ جو کیا ایک تو وہ میری ماں ہے میں انہیں بھی ڈی گریڈ نہیں کر سکتا.... دوسرے میرا مقصد ثمین کی حفاظت تھا اور کچھ نہیں_" وہ جیسے جیسے بولتا گیا مبین صاحب کے دل میں جیسے ڈھیروں سکون اترتا جا رہا تھا

"میری ممی نے جو غلط کیا ہے... اس کی سزا دینے کا حق مجھے نہیں مگر میں اب انہیں کوئی اور گناہ نہیں کرنے دوں گا، ایک بار پھر ماضی نہیں دہرایا جائیں گا، کیونکہ اب فائق یا زین نہیں ایلیار ان کے سامنے ہیں، ثمین میری محبت ہے میری بیوی اور تاعمر میری ہی رہیں گی... وہ نا بھی چاہے تو بھی، انہوں نے ثمین کو قبول نہیں کیا تو پھر ہم الگ رہ لیں گے_" مبین صاحب کی آنکھیں نم سی ہونے لگی... وہ جو کچھ کہہ رہا تھا اس کے ارادے کا پتہ اس کی آنکھیں صاف دے رہی تھی، اب انہیں کوئی خوف کوئی پریشانی نہیں رہ گئی_____

"آج مجھے لگ رہا ہے سارا کی ساری دعائیں قبول ہو گئی_ اب اگر ہم نا بھی رہے ایلیار کوئی غم نہیں تم ثمین کے محافظ ہو_" مبین صاحب نے اس کا ہاتھ تھام کر ایک دم سے جھک کر ان ہاتھوں پر اپنا سر رکھ دیا_____

"انکل.... " ایلیار نے گھبرا کر ان کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ کھینچ لئے اور بہت ہی نرمی سے ان کا چہرہ تھام کر ان کے سر اٹھا کر اونچا کر دیا_ ان کی آنکھنم تھی مگر وہاں خوشی کے آنسو تھے_" انکل.. "ان آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ایلیار ساکت سا ہو گیا، ہمیشہ مبین صاحب کو اس نے باحوصلہ افعاد میں سے پایا تھا اور آج وہ آنسو بہا رہے تھے_____

"فائق تم پر ایسے ہی نہیں فخر کرتا تم ہو اس کے لائق ایلیار_ زین آج ضرور سرخرو ہو گیا ہو گا سارا کے آگے _کیسا تڑپ تڑپ کر وہ اس دنیا سے گیا تھا، وہ نوشی سے شدید محبت کرتا تھا مگر اعتبار نا کرنے کی سزا اس نے بہت لمبی جھیلی تھی_"ان کی آنکھوں سے روانی سے آنسو بہے تھے_ ایلیار کی آنکھیں بھی نم ہو گئی_____

"انکل اب تو مجھے بتا دیں کی ممی نے کیا کھیل کھیلا کی میرے ڈیڈ زندگی بھر کے لئے مسکرانا بھی بھول گئے تھے _" ایلیار بہت امید سے انہیں دیکھ رہا تھا_ مبین صاحب نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے ایلیار کو دیکھا اور ایک سرد سانس لے کر انہوں نے کہا تھا .....

"تمھیں آج ایک کہانی سناتا ہوں ایلیار... محبت کی، اعتبار کی معصومیت کو پائمال کرنے کی اور پھر نفرت میں سب بکھر جانے کی....." وہ پھر سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آسمان کی طرف دیکھتے ماضی میں کھو گئے

_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"یہ تمھیں کیا ضرورت آپڑی کی جونیئر سیکشن کی طرف چلے آئے_" مبین اس کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے دہائی دیتا بول رہا تھا_زین اسے زبردستی اپنے ساتھ ادھر گھسیٹ لایا تھا_____

"بس کچھ منٹ یار.... یہ نوٹس بس اپنی کزن کو دے دوں پھر چلتے ہیں_ مجھے یہاں زندگی نہیں گزارنی_" زین نے اس کا بازوں سختی سے جکڑا ہوا تھا ورنہ وہ بھاگنے میں زرا بھی دیر نہیں لگاتا_ بڑی مشکل سے اسے وہ کھینچ کھانچ کر لایا تھا... اکیلے آنے میں عجیب سا لگ رہا تھا_ یونیورسٹی میں وہ تینوں ہی بلاوجہ ادھر اُدھر گھومنے سے پرہیز ہی کرتے تھے_____

"اچھا بازوں تو چھوڑو میرا.... سب سمجھے گے کی زین علی کو لڑکیوں کے ڈیپارٹمنٹ میں آتے ہوئے ڈر لگتا ہے اس لئے اس نے مبین ملک کا بازوں کا سہارا لیا ہوا ہے_" مبین اپنا بازوں چھڑاتے ہوئے مزاق میں بولا_ _____

"زین علی کسی سے نہیں ڈرتا_" اسے اپنی خوبصورت آنکھوں سے گھورتے ہوئے اکڑ دکھائی_____

"اچھا تو پھر تاڑنے کے لئے آیا ہو گا_ "وہ پھر بھی چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا_____

"اگر فائق ہوتا نا تو تیرے جیسے بندے کے ساتھ کبھی نہیں آتا میں... جسے دوسروں کو پریشان کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں_ "زین نے اس کے شانے پر ایک زبردست ہاتھ مار کر خفگی سے کہا_____

"فائق ہوتا تو بھی نہیں آتا لڑکیوں کے سائے سے بھاگتا ہے وہ.... تیری کزن کو تو ویسے بھی وہ دور کا سلام بھی نہیں کرے_ "مبین نے منھ بنا کر جس انداز میں کہا زین کو ہنسی آ گئی.... اس کی کزن نگار کچھ نک چھڑی ٹائپ تھی تو وہ دونوں ایک ہی ملاقات میں اس سے خار کھانے لگے تھے_____

"فائق اگر لڑکیوں سے بھاگتا ہے تو... تو ان کے سائے میں جینا چاہتا ہے_ "زین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے مبین کو چھیڑا وہ لوگ ساتھ چلتے ہوئے ایک دوسرے ایسے ہی چھیڑ چھاڑ کر رہے تھے..... پاس سے گزرتی

لڑکیاں رک رک کر زین علی کو ستائشی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی مگر اسے ان نگاہوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی

"اجی میں تو تم دونوں کا دوست بن کر پھنس گیا ہوں.... تم دونوں کے آگے مجھے کون گھاس ڈالنے والا... اب بھی دیکھ لو سب تمھاری طرف کیسے پیار بھری نگاہوں سے دیکھے جا رہیں ہیں_" مبین نے جھوٹی آہ بھرتے ہوئے شرارت سے آنکھیں نچا کر اس کی توجہ آس پاس کروانی چاہی... اس میں کوئی شک نہیں تھا کی زین علی کی شخصیت ایسی تھی کوئی بھی لڑکی ایک پل میں ہی اپنا دل ہار بیٹھے مگر وہ آج تک کسی کو لفٹ ہی نہیں دیتا تھا

"مبین تم بیہودہ ہوتے جا رہے ہو "_

"نوازش "...

"میں اب تجھے کہیں نہیں لے کر جاؤں گا_" یہ دھمکی ایسی تھی کی مبین نے جھٹ سے سنجیدہ بن کر کہا..... " اچھا مزاق کر رہا تھا مگر یار تمھیں یہ اپنی کزن کو نوٹس دینے کی کیا ضرورت پڑ گئی بقول تمھارے کافی ذہین فتین ہیں وہ" ....

"ڈفر.... نوٹس اسے اپنی کسی دوست کے لئے چاہیئے... وہ اپنے نوٹس کسی سے شیئر نہیں کرتی اور وہ اس کی بیسٹ فرینڈ ہے تو مجھ سے پرانے نوٹس مانگ لئے_" وہ سادگی سے بتا کر نگار کو تلاشنے لگا_____

"تمھاری کزن بہت مغرور سی نہیں ہے زین... عجیب سی ہے وہ_" مبین اب سنجیدہ تھا_____

"ہے تو بٹ بائی نیچر بہت ہی اچھی ہے... سب کی مدد کرتی رہتی ہے_ بس زرا لاڈلی ہے ماموں مامی کی اور قدرت نے کچھ صلاحیتوں سے نوازا بھی ہے_" وہ نگار کو تلاشتے ہوئے خوش دلی سے اس کے بارے میں بتانے لگا

_____

"مجھے تو بس ٹھیک ہی لگی... اتراہٹ کس بات کی ہے_" اس کا منہ بنا ہوا تھا.. کچھ دوری پر نگار نظر آگئی تھی

_____

"مبین وہ میری فرسٹ کزن ہے_" زین نے پیار سے ٹوکا_____

"میں نے کب کہا سیکنڈ کزن ہے... اچھا تو جا مجھے تیری کزن کی بنی ہوئی شکل نہیں دیکھنی جو مجھے دیکھ کر ہو جاتی ہے_" مبین وہی کوریڈور پاس رک کر اس کا انتظار کرنے لگا.. زین تیزی سے نگار کی طرف بڑھ گیا تو وہ آس پاس دیکھتے ہوئے کوریڈور میں گھومنے لگا ایک طرف موڑ پر وہ مڑا کی تبھی اچانک ایک لڑکی سے بری طرح سے ٹکرایا تھا_____

"اللہ امی..... میرا سر... " ٹکر زبردست تھی، وہ لڑکی اپنا سر پکڑ کر وہی بیٹھتی چلی گئی_____

"آئی ایم سو سوری، آپ کو لگ گئی_" مبین فوراً پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا_____

"نہیں مجھے کہاں لگی... میں تو دیوار سے ٹکرا گئی مجھے ٹکرانے کی عادت جو ہے_" اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھے رکھے وہ بہت چڑ کر سر اٹھا کر مبین کو دیکھتی ہوئی بولی تھی اور وہی لمحہ تھا جب مبین ساکت سا ہو گیا_ وہ لڑکی نہیں تھی

حسن اور معصومیت کا مکمل مجسمہ تھی_ پہلی نظر کی محبت کیا ہوتی ہے پہلی بار اس کا دل آشنا ہوا تھا، وہ پہلی ہی نگاہ میں اسے دل دے بیٹھا تھا_____

"تمیز نہیں ہے تمھیں دیکھنے کی.... پورا کا پورا نگل جاؤں گے بد تمیز...." اس کے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے پر نوشی اپنا دوپٹہ سر پر درست کر کے غرائی_____

"جی وہ... " پہلی بار اس کی زبان گنگ سی تھی_____

"کیا وہ پلکیں تک تو جھپک نہیں سکتے... حد ہو گئی بد تمیزی کی_" وہ ناک چھڑاتی، بڑبڑاتی اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر کھڑی ہو گئی... مبین بھی اس کے ساتھ تیزی سے کھڑا ہو گیا_____

"دور رہو مجھ سے_" وہ اس سے پہلے کی کچھ کہتا اسے انگلی دکھا کر دوڑتے قدموں سے اس کے سامنے سے بھاگ گئی تھی.... مبین جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا... دل کے ساتھ ساتھ وہ لڑکی اس کا صبر و قرار بھی لوٹ کر چلا گئی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *.... *

"یہ مبین کا بچہ کہاں چلا گیا_" نگار کو نوٹس دے کر اور اس کی خواہش کے باوجود چند فارمل باتیں کر کے وہ اس سے پیچھا چھڑا کر وہاں سے بھاگا آیا تھا.... تب سے وہ مبین کو ڈھونڈ رہا تھا جو گدھے کے سینگ کی طرح غائب ہو گیا تھا_____

"آج اس کی میرے ہاتھوں خیر نہیں..." وہ غصے سے بول کر دھڑادھڑ سیڑھیاں اتر کر ایک طرف مڑا تھا کی دور سے بھاگتی ہوئی ایک لڑکی اس سے بری طرح سے ٹکرا گئی تھی_____

"اللہ.... آج صبح صبح کس کا منھ دیکھ کر اٹھی تھی میں.... ضرور اس منحوس اپنے کزن کا.... مار ڈالو سب لوگ مجھے مار ڈالو... میرا یونی میں آخری دن بنادو_" وہ اپنا پیر پکڑ کر وہی گھاس پر بیٹھتی چلی گئی... جتنی اسپیڈ سے وہ گری تھی اتنی ہی اسپیڈ سے اس کی زبان بھی چل رہی تھی_اس ٹکر پر زین جو بوکھلایا ہوا تھا... وہ جلدی سے اس کے پاس ہی پنجوں کے بل بیٹھ گیا تھا_____

"سوری مس میں ...

"ہاں اب تم بھی سوری کا پتھر نہیں پوری چٹان میرے منہ پر پھینک کر مجھ پر احسان لاد دو_" جھٹکے سے سر اٹھا کر اس نے سوری کرنے والے کو خونخوار نگاہوں سے گھورا.... زین دمبخود ہو کر اپنا خواب حقیت بن کر سامنے آ جانے پر آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگا.... یہ تو اس کے خوابوں کی ملکہ تھی جیسی وہ سوچتا تھا بالکل ویسی ہی پریوں سی .... آج تک اپنے دل کو سینت سینت کر اس نے اس کے لئے ہی تو رکھا ہوا تھا_____

"ہائے میرے اللہ.... ان لڑکوں کی آنکھوں میں تم نے ایکسرے مشین کیوں فٹ کر دی ہے.... ہر لڑکی کو تاڑنا شروع کر دیتے ہیں... صرف میرے اس کمینے کزن کو چھوڑ کر میرے اللہ_" وہ نجانے اپنے کس کزن سے خار کھا کر بیٹھی تھی کی ہر بات میں ہی اس کا ذکر کر دیتی تھی_____

"مجھے معلوم نہیں تھا کی آپ ادھر سے آ رہی ہے_" وہ بہت نرمی سے اس سے معذرت کرنے لگا مگر دل تھا کی سنبھالے سے بھی سنبھل نہیں رہا تھا_____

"ماشاءاللہ آنکھیں تو اللہ نے آپ کو بڑی خوبصورت اور بڑی بڑی دی ہے تو بندہ ان آنکھوں کا ہی استعمال کر لیا کرے_"وہ منہ بناتی لڑتی اسے ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی_____

"ماشاءاللہ حسن کے ساتھ ساتھ زبان بھی اللہ نے آپ کو خوب دی ہے... بندہ اس کا استعمال اچھے الفاظ کے لئے بھی کر لیں_"اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے وہ اس کے چہرے کو ہر نقش کو اپنے دل میں اتار رہا تھا_____

"اے مسٹر میری نقل مت اتارنا "_

"بندے کو زین علی کہتے ہیں "_

"تو میں کیا کروں... نام بدلوانے کا کام میرا نہیں "_

"کافی دلچسپ باتیں بھی کر لیتی ہے آپ_ "وہ چاہ کر بھی اس کے چہرے پر سے نگاہ ہٹا نہیں پا رہا تھا_____

"لگا کر ایک چماٹ بھی اچھا مار لیتی ہوں میں_ "وہ ناک چھڑا کر گھورتی اٹھنے لگی مگر اس کے ہونٹوں سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی وہ پیر پکڑ کر بیٹھ گئی_____

"کیا ہوا آپ کو ...

"تمھارا سر ہوا ہے تم نے میرا پیر توڑ دیا_ ہائے میں اب لنگڑی ہو جاؤں گی... ضرور سمرا کے سڑیل بھائی نے مجھے بد دعا دی ہو گی... وہ تو چاہتا ہی نہیں تھا میں یونیورسٹی آؤں_ "وہ پیر پکڑے اب غائبانہ شاید اپنے اسی کزن کو پھر سے کوسنے لگی تھی_____

"اچھا اس سمرا کے بھائی کو بعد میں کوس لیجیے گا مجھے دکھائے کیا ہوا ہے_ "زین کو اس کی فکر سی ہوئی... نرمی سے بول کر ہاتھ آگے بڑھا کر اس کا پیر دیکھنا چاہا_____

"کیوں تمھیں کیوں دکھاؤں تم میرے ماما لگتے ہو_ "وہ تو پوری ہری مرچ تھی_____

"استغفر اللہ... مجھے ماما لگنے کا شوق بھی نہیں لائے دکھائے پیر...." منھ بنا کر وہ پھر بھی اس کا پیر دیکھنا چاہتا تھا تاکی دیکھ سکے اسے زیادہ چوٹ تو نہیں لگ گئی_____

"تم ڈاکٹر ہو ...

"اف... یہی سمجھ لو.... " وہ سر ہلا کر بے بس سا ہوا_____

"تو تم میڈیکل کے اسٹوڈنٹ ہو گے نا_ "وہ بغور اسے دیکھنے لگی، زین کو ہنسی آنے لگی وہ اس کے چہرے پر شاید میڈیکل اسٹوڈنٹ کا ٹیگ ڈھونڈ رہی تھی جیسے_____

"یہی سمجھ لو پاؤ دکھاؤ_ "اس کے ہونٹوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ کی رمق وہ غصہ ہو گئی... "دیکھو اس وقت میں مجبور ہوں ورنہ تمھیں چماٹ لگاتی ....

"بعد میں لگا دینا پاؤں دکھاؤ... " اس بار کہنے کے ساتھ ساتھ بڑے حق سے اس کے پاؤں کو کھینچ کر دیکھنے لگا... گلابی گلابی بے حد حسین پاؤں وہائٹ سینڈل میں قید تھے.... زندگی میں پہلی بار اسے لگا اس نے اتنے خوبصورت پاؤں دیکھے ہو... وہ بڑے پیار سے اس کے سینڈل کھول کر اس کے پاؤں میں لگی مٹی صاف کر رہا تھا.... اسے اگر فائق یا مبین دیکھ لیتے تو حیرت کے مارے بیہوش ہی ہو جاتے ...

"ہلکی پھلکی سی چوٹ ہے آپ میرے سہارے سے چلے میں ڈاکٹر کے یہاں لے چلتا ہوں_" اس کے پیروں کو صاف کر کے وہ چانج پر رکھ کر جیسے ہی سر اٹھا کر بولا... اس کی نگاہ اس پری وش کے چہرے پر ٹک گئی تھی، وہ پوری آنکھیں پھاڑے، پورا منھ کھولے اسے صدمے سے دیکھ رہی تھی، زین کو اب احساس ہوا اس نے کتنے حق سے اس کے پاؤں تھام لئے تھے_____

"اس طرح مت دیکھو.... انشاءاللہ تم میری ہونے والی بیوی ہو، مجھے تم سے ابھی اور اسی وقت محبت ہو گئی ہے تو اسی حق سے میں نے تمھارا پاؤں پکڑا تھا تو میں شرمندہ تو بالکل نہیں ہوں_ "اس کے اظہار پر اس لڑکی کا منھ اور کھل گیا، زین کو اس کی ادائے گھائل کر رہی تھی اور اس سے پہلے ہی کی وہ بے بس ہو جاتا تیزی سے کھڑا ہو کر اس نے اس لڑکی کا بھی بازوں نرمی سے تھام کر کھڑا کر دیا... ... ایک کے بعد ایک جھٹکا وہ بالکل چپ سی ہو گئی تھی_____

"تمھارا نام کیا ہے مائی ڈول..." وہ اب بیچینی سے اس سے اس کے بارے میں سب جاننا چاہتا تھا... اس کا بازوں تھامے ہوئے وہ زرا سا ان پھٹی پھٹی گرے آنکھوں میں جھانکنے لگا .....

"زین.... تم یہ کیا کر رہے ہو_ "وہ شاید خود کو اسے چھونے سے روک نہیں پاتا ایک تیز آواز پر وہ ناگواری سے سیدھا ہو گیا وہ لڑکی اب بھی صدمے سے اسے دیکھ رہی تھی_ زین نے اپنی طرف تیزی سے آتی نگار اور ایک معمولی شکل وصورت کی لڑکی کو دیکھا تھا_____

"تم یہاں ہو نوشی اور میں ساری یونیورسٹی میں تمھیں ڈھونڈ آئی_" نگار کے ہمراہ والی لڑکی نے قریب آتے ہی اس کا بازوں تھام کر اسے جھنجھوڑ دیا.... نوشی... تو اس کا نام نوشی ہے زین کے دل کی کلی کھل گئی_ وہ اپنی روشن آنکھوں سے اسے دیکھ کر مسکرایا.... نگار نے بہت ناگواری سے یہ مسکراہٹ اور نوشی کو دیکھا_____

"میں تمھیں ہی ڈھونڈ رہی تھی... اب چلے_" سمرا کے جھنجھوڑنے پر نوشی ہوش میں آگئی، ایک غصے بھری نگاہ مسکراتے ہوئے زین پر ڈال کر وہ سمرا کے لاکھ احتجاج کے باوجود بھی اسے کھینچ کھانچ کر وہاں سے لے گئی تھی

_____

"کیا ضرورت تھی اس لڑکی سے اتنا قریب ہو کر بولنے کی_" ان دونوں کے جاتے ہی نگار نے لگاتار جاتی ہوئی نوشی کو دیکھتے ہوئے زین کے بازوں پر ہلکے سے مارا، وہ چونکا پھر سنبھل گیا_____

"وہ میری وجہ سے گر گئی تھی بس معذرت کر رہا تھا_ اچھا میں اب چلتا ہوں_ "زین سنجیدگی سے کہہ کر زبردستی مسکرا کر بہت تیزی سے نگار کی نگاہوں سے دور ہوتا چلا گیا... نگار کی بیتاب نگاہوں نے بہت دور تک اس کا پیچھا کیا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

نوشی آرام سے چپس چباتے ہوئے سمرا کے ساتھ اپنا فیورٹ شو دیکھنے میں مست تھی کی اوپری کمرے میں رکھا ٹیلی فون بڑی زور سے گھنٹی بجاتا سناٹا توڑ چکا تھا.... سب کے سونے کا ٹائم تھا اور سب اپنے اپنے کمرے میں سو رہیں تھے_____

"نوشی جاؤ دیکھ آؤ کس کا فون ہے... ابا اٹھ گئے تو نا یہ شو بھی رہ جائے گا.... میں نہیں اٹھنے والی تم جاؤ جو بھی ہے اسے جلدی سے خدا حافظ کہہ کر آ جاؤ_" اپنے سے ایک سال بڑی سمرا بڑے آرام سے اس پر حکم چلا لیتی تھی.... اب بھی رعب سے کہہ کر اسے ہی اٹھایا تھا، وہ ایسے ہی اس سے سارے کام نکلوا لیتی تھی، نوشی نا چاہتے ہوئے بھی چپس کا پیکٹ اٹھائے اٹھائے اپنا پسندیدہ شو چھوڑ کر فون کرنے والے کو کوستی اٹھ گئی_ بہت تیزی سے سیڑھیاں چھڑ کر وہ اوپری روم میں آئی تھی_____

"ہیلو... کون ہے؟_" وہ فون کا ریسیور اٹھا کر بڑے لٹھ مار انداز میں بولی_____

"السلام علیکم_ "ادھر سے آنے والی مردانہ مگر خوبصورت آواز سن کر نوشی نے اچنبھے سے ریسیور ہٹا کر اسے دیکھا پھر کان سے لگایا_____

"وعلیکم السلام... آپ؟_ "اس کی آواز بہت آہستہ تھی_____

"اپنا ڈاکٹر سمجھو یا پھر مریض... ہم تو بس تمھارے ہیں اب_ "نوشی نے گھبرا کر چاروں طرف دیکھا اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا وہ فون اٹھا کر دوسرے سرے پر آگئی یہاں بالکل سناٹا چھایا ہوا تھا اور وہ اس عاشق کو اچھے سے سمجھا سکتی تھی تاکی اس کا دماغ درست ہو جائے_____

"تم.... تمھیں میرے گھر کا نمبر کیسے ملا مسٹر اور تمھاری اتنی ہمت کی تم مجھے فون بھی کرلو_ "وہ آہستہ مگر غراتی آواز میں اس مسٹر عاشق کا مزاج درست کرنے لگی_____

"ہم عاشق ہیں میڈم اپنے محبوب کا سایہ بھی ڈھونڈ لے یہ تو نمبر ہی ہے_" ادھر تو اس کے غصے کا کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا_____

"تمھارے جیسے عاشق کا دماغ درست کرنا مجھے آتا ہے سمجھے تم_" وہ وہی پڑی لکڑی کی کرسی پر دھم سے بیٹھ گئی_____

" چماٹ مار کر_" وہ ہولے سے ہنسا... نوشی نے دل میں اعتراف کیا کی اس کی ہنسی بڑی پیاری ہے پھر سر جھٹک کر غرایی... "نہیں لٹھ مار کر "_

"وہ بھی کھالوں گا بس.... شرط ہیں لٹھ مارنے والے ہاتھ آپ کے ہو "_

"دیکھو ...

"جب سے تمھیں دیکھا ہے میں پاگل ہی ہو رہا ہوں"_

"تو جاؤ علاج کرواؤ اپنا تم "_

"بس تمھارے پاس علاج ہے"_

"دیکھو تم نے غلط لڑکی کا پیچھا پکڑا ہے_ مجھے ایسی ویسی مت سمجھنا اس دن مجھے شاک لگ گیا تھا ورنہ اسی دن ایسے جوتے مارتی ناساری عاشقی جھڑ جاتی_ "نوشی کو بہت غصہ آرہا تھا اس پر بلاوجہ ہی پیچھے پڑ گیا ہے_____

" میں بھی ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں... تم پوری یونیورسٹی میں کسی سے بھی پوچھ لو، میں نے آج تک کسی لڑکی کی طرف اس خاص نگاہ سے دیکھا بھی نہیں تھا_ بہت صاف ستھری زندگی گزاری ہے.... مگر تمھیں دیکھ کر پہلی بار عشق میں پڑ گیا ہوں یقین کرو میں تم سے سچی محبت کر بیٹھا ہوں_ "وہ ایک دم سنجیدہ ہو کر اپنی خوبصورت آواز میں محبت کا اظہار کر رہا تھا_____

"اچھا... پہلی ہی ملاقات میں کون کسی لڑکی سے اظہار کرتا ہے_ "نوشی فون کے تار کو ہاتھوں میں لپیٹتے ہوئے سرگوشی میں بول رہی تھی.... اس لڑکے میں کچھ تو بات تھی کی نوشی کو اب اپنا غصہ ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا

_____

"تو تم چاہتی تھی کی میں پہلے تم سے ملاقاتیں کرتا_"وہ مسکرایا_____

"میرا یہ مطلب نہیں تھا_"نوشی گڑبڑا سی گئی، ....

"تمھارا جو بھی مطلب رہا ہو میرا تم سے ملنے کا پکا ارادہ ہے.... سن رہی ہو نوشین نعیم علی میں کل تمھارا اسٹاپ پر کار لے کر ویٹ کروں گا اور اگر تم نہیں آئی تو خدا قسم اسی کار سے تمھارے گھر آ جاؤں گا اور تمھیں اٹھا لے جاؤں گا_"وہ ایک دم سے لگاتار بول کر اسے ہونک بنا کر فون کاٹ گیا_____

نوشی ہکا بکا سی ریسیور کو دیکھ رہی تھی یہ کون سا نمونہ ہے..... اس نے اسے اپنی کنیز سمجھ رکھا ہے کیا_ "اوکے مسٹر آؤں گی تو ضرور مگر تمھارا دماغ درست کرنے_ "وہ دانت کچکچاتی.. کرسی سے اٹھ گئی.... جانے کیوں دل عجیب سے انداز میں دھڑک رہا تھا,وہ ایک بار پھر تیزی سے نیچے جانے کے لئے دھڑا دھڑ سیڑھیوں کو پار کر رہی تھی کی اس کا ٹکراؤ اوپر آتے فائق سے ہوا تھا... وہ آج کل چھٹیاں لے کر گھر آیا تھا اور شاید سونے کے لئے چھت پر جا رہا تھا . .....

نوشی کو دیکھ کر وہ ٹھٹک کر رک گیا، سیڑھیوں پر بس اتنی جگہ تھی کی ایک ہی انسان آرام سے گزر کر جا سکتا ہے دو جائے گے تو ٹکر ضرور ہو گی_____

"پھر سے اوپر جاؤ اور سیڑھیاں خالی کرو، جب میں چلا جاؤں تب تم نیچے جانا_ "بہن کے تو رعب میں آ جاتی تھی مگر بھائی کو تو وہ دشمن میں حساب کرتی تھی، اس کے آرڈر دینے پر وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بہت روکھائی سے بولی..... "میں کیوں جاؤں تم جاؤ نیچے، مجھے نیچے جانا ہے، جب میں نیچے چلی جاؤں تو جانا اوپر"_

"زبان سنبھال کر بولا کرو مجھ سے_"اس کی زبان درازی پر فائق بھڑک گیا_____

"تم بھی اپنا تھوبڑا درست رکھ کر مجھ سے بولا کرو_"وہ بھی کیا اس سے کم تھی... اسی کے انداز میں گھورتے ہوئے ترشی سے جواب دیا_____

"بدتمیز...." اس نے اس خوبصورت ڈائن کو دانت کچکچا کر گھورا_____

"بیہودہ...." وہ جل کر بالکل اس کے پاس سے ہی گزر نکلی تھی، اس خوبصورت بلا سے ٹکرنا ہو فائق کو کنارے ہٹنے میں دیوار سے چوٹ ہی لگ گئی تھی، یہاں تک کی کہنی ہی چھیل گئی.. وہ ماتھے پر بل لئے اس جاتی ہوئی

مغرور لڑکی کی پشت پر لہراتی چوٹی کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ ناگن ہو، اسی طرح دانت پیس کر وہ باقی ماننده سیڑھیاں چھڑکر اوپر کی طرف بڑھ گیا ...

نوشی نے مڑ کر اس کی چوڑی پشت کو زبان دکھائی تھی.... بچپن سے لڑکپن تک یہ اپنا یہ شاندار سا مغرور کزن اسے جتنا پیارا اور اپنے قریب محسوس ہوتا تھا، اب اتنا ہی وہ اسے اپنا دشمن مانتی تھی... وجہ تھی سمرا کے منھ سے سنی ہوئی اپنی برائیاں جو فائق ہمیشہ اس کے بارے میں کرتا ہے، نجانے کیوں فائق نے اس سے بیر باندھ لیا تھا، وہ بھی غصے میں اسے الٹا سیدھا بول کر اپنا غبار نکال لیتی تھی، یہ جانے بغیر کی ان دونوں کی ہمدرد اور دوست جیسی بہن اپنے حسد اور نفرت میں ان دونوں کو ہی ایک ایک باتیں اپنی طرف سے بڑھا چھڑا کر بتا کر بیچ میں بس اپنا مطلب نکال رہی تھی

*..... *..... *..... *..... *..... *

زین بڑی بیچینی سے اپنی کار سے ٹیک لگائے گھنٹے بھر سے اس کا بیچینی سے انتظار کر رہا تھا... جانے وہ آئے یا نا آئے وہ دھڑکتے دل کے ساتھ بار بار اپنی گھڑی دیکھ رہا تھا.... اسٹاپ پر اس وقت بس اکا دکا ہی لوگ دکھائی دے رہے تھے .....

"اے مسٹر کیوں بلایا ہے مجھے..." وہ بیچینی سے اسے ڈھونڈ رہا تھا اور وہ نا جانے کب چھپ چھپا کر اس کی کار کی آڑ سے نکل آئی... نوشی کی آواز پر زین تیزی سے پلٹا_____

"عاشق تو محبوب کا سایہ بھی ڈھونڈ لیتے ہیں، اور تم ہو کی میں کب آ گئی یہ بھی پتہ نہیں چلا تمھیں_" وہ ہونٹ گول کر کے اسے چڑاتی ہوئی مذاق اڑانے والے انداز میں بولی_ سرشاری سے اسے دیکھتے ہوئے اس کے آ جانے سے زین کا دل مسرت سے ناچ اٹھا_____

"محبوب کا سایہ کیا اب تو پورا کا پورا محبوب ہی ہم اپنی محبت کی قید میں بند کر لیں گے، وہ مجھ سے چھپ کر اب نہیں رہ سکتا_ "بڑے ہی حق سے اس نے نوشی کا ہاتھ کھینچ کر اپنے قریب کر لیا... وہ بری طرح سے گھبرا گئی، وہ اس کا دماغ درست کرنے یہاں آئی تھی مگر اسے لگنے لگا اس نے غلط کیا یوں اکیلے آ کر... یوں کھلے عام ایسے اس کا حق جتا کر خود کے قریب کر لینا، رسوائی کے ڈر سے اس کی آنکھوں میں خوف سا چھلکا تھا_____

"مجھ پر یقین رکھو نوشی، تمھاری عزت مجھے خود کی عزت سے بھی پیاری ہے..... کبھی بھی تمھیں نا رسوا ہونے دوں گا نا رسوا کروں گا_ "وہ اپنی آنکھوں میں دیوانگی لئے نوشی کی ہراساں آنکھوں میں جھانکتا ایک جذب سے بولا تھا.... نوشی کی ان آنکھوں کی گہرائیوں نے ڈبویا تھا..... وہ ساکت سی اس لڑکے کو دیکھ رہی تھی جس کی آنکھوں میں صرف محبت ہی محبت تھی اور کچھ بھی نہیں، دل اس کی محبت پر ایمان لانے کے لئے ہمکا

_____

"میری محبت نے تمھارے دل میں دستک دے دی ہے نا_" وہ اس پر جھکا اسی طرح اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اپنے ابھرتے عکس کو دیکھ کر مسکرایا... نوشی ہڑبڑا گئی_____

"مجھے چھوڑو.... مجھے جانا ہے_" وہ اس سے نگاہ چرا کر دور ہٹنے کی کوشش کرنے لگی... زین نے مسکرا کر اس کا گھبرایا گھبرایا سا انداز دیکھا_____

"اب زندگی بھر تمھیں چھوڑنے والا نہیں ہوں میں... بس کچھ لمحے اپنے مجھے دے دو.. تم مجھ پر اعتبار کر سکتی ہو نوشی_" اس کی محبت بھری پاک آنکھیں..... نوشی کو خبر ہی نہیں ہوئی اس کے دل نے دغا کر دیا اور گردن خود بخود ہاں میں ہل گئی..... زین کو اس کی ایک ہاں سے جیسے دنیا جہان کی خوشی مل گئی تھی_____

"تھینکس مائی لائف، _" وہ خوشی سے سرشار مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے... اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی کار کا فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھا کر خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر بیٹھ گیا_____

نوشی بار بار اپنا دوپٹہ سر پر درست کرتی بہت نروس سی ہو رہی تھی... اسے ایک دم سے کیا ہو گیا ہے وہ کیسے اس پر ایسے اعتبار کر سکتی ہے.... اس نے ایک جھجکتی ہوئی نگاہ ڈرائیو کرتے زین پر ڈالی... ٹھیک اسی وقت اس نے بھی اسے دیکھا تھا ....

"تم پریشان ہو رہی ہو نوشی _" وہ اس کے پریشان چہرے کو دیکھ کر بہت دوستانہ انداز میں ڈرائیونگ کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا_____

"مجھے پلیز واپس چھوڑ دو..." وہ اپنی کیفیت سمجھ نہیں پا رہی تھی... ایک طرف اس کے دل میں پرانی یادوں میں چھپا کسی شخص کا عکس بار بار جانے کیوں اس کی مخالفت کر رہا تھا، دوسری طرف اس کا دل کہہ رہا تھا وہ بس دھوکا ہے زین کی محبت سچی ہے..... وہ اپنے دل سے گھبرا کر بول اٹھی.... زین نے ایک طرف کار روک دی اور اس کی طرف گھوم گیا_____

"نوشی ادھر دیکھو میری طرف... " وہ اپنے لہجے میں التجا سمیٹ کر بہت ہی محبت سے بولا تھا.... نوشی نے ڈرتے ڈرتے ان سحر پھونکنے والی آنکھوں میں دیکھا... کچھ دیر پہلے ہی ان ہی آنکھوں کے اسی سحر نے اسے اس شخص کا عکس بھلا دیا تھا... اب بھی ان آنکھوں میں بے تحاشا چھلکتی محبت نے اس شخص کے عکس کو مٹا دیا.... وہ زین کی آنکھوں میں چھلکتی محبت کے سمندر میں ڈوب کر سب بھول گئی_____

"آئی لو یو نوشی تم میری زندگی بن گئی ہو.... تم میرا وہ خواب ہو جس کی تلاش میں اب تک تھا... میں تمھیں دیکھتے ہی بس تمھارا ہو گیا ہوں.... کیا تم بھی میری ہو جاؤں گی... دیکھو پلیز مجھے مایوس نا کرنا میں اللہ کی قسم کھا کر

کہتا ہوں کی میں تمھاری جدائی سے مر جاؤں گا...." وہ جو بول رہا تھا اس کی تڑپ اس کی آنکھوں سے بھی چھلک رہی تھی_____

"پلیز نوشی میری محبت قبول کر لو... مجھے میری محبت سمیت قبول کر کے تم مجھے زندگی بخش دو_ دیکھو پلیز ناں مت کرنا، میں جانتا ہوں فل حال تمھاری زندگی میں کوئی نہیں.... مجھے وہ شرف بخش دو کی میں تمھیں اپنی زندگی میں شامل کر لوں_" وہ اونچا لمبا سا اتنا شاندار بندہ... جس کے پاس دنیا کی ہر آسائشیں تھی، وہ پھر بھی کیسے اس کے جیسی ایک معمولی سی حیثیت والی لڑکی کے آگے سر جھکائے التجا کر رہا تھا.... نوشی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی اور اس کی یہ مسکراہٹ زین کو ساری دنیا کی خوشی دے گیا_____

"آئی لو یو نوشی_" فرط محبت سے اس نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنی آنکھوں سے لگا لئے.... پھر جیسے ہی اس نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں سے لگانا چاہا نوشی نے تیزی سے اپنے ہاتھ کھینچ لئے .....

"پلیز زین مجھے یہ سب پسند نہیں_ "وہ اس سے نگاہیں ملائے بغیر دور ہٹی تھی_____

"سوری یار... بس خوشی بہت زیادہ تھی اس لئے، اب پرامس جب تک تم نہیں چاہوں گی میں خود پر قابو رکھوں گا_ "وہ مسکرا کر محبت سے اسے دیکھتا ہوا اتنی سادگی سے بولا کی بے ساختہ نوشی کو ہنسی آگئی.... وہ بے خود سا اس پری چہرے کو دیکھ رہا تھا_____

"ایسے دیکھنا بند کرو اور مجھے وہی ڈراپ کر دو جہاں سے لے کر آئے ہو_ "نوشی اس کی نگاہوں سے نروس ہوتی اپنا دوپٹہ درست کر رہی تھی_____

"کچھ دیر میرے سنگ گزار لو میری جان.... پھر جو حکم میری ملکہ کا ہو گا خادم انجام دیں گا_ "وہ اس کے آگے سر جھکا کر پھر سے کار اسٹارٹ کر چکا تھا_ نوشی اس کے انداز پر بس ہولے سے ہنسی تھی.... اس دن نوشی اور زین

نے گھنٹوں ساتھ بتائے، ایک دوسرے سے بے شمار باتیں کرتے ہوئے، ان دونوں نے زندگی بھر کے لئے ایک دوسرے کو اپنامان لیا، آئندہ زندگی کے لئے بے شمار خوابوں کو اپنی آنکھوں میں سجالئے مگر ان دونوں کو معلوم نہیں تھا کی تقدیر نے ان دونوں کو ہی آنکھوں سے سارے سہانے خوابوں کو نوچ کر وہاں محبت کی بربادی کی کرچیاں بھر دینی ہیں_____

*..... *..... *.... *..... *..... *.... *

"یہ کس چکر میں پڑ گئے ہو تم آج کل... " آج بڑے دنوں بعد وہ ان دونوں کے پاس فرصت سے بیٹھا تھا کی اسے دیکھتے ہی فائق نے اسے ناراضگی سے دیکھا، جس کا سرشار چہرہ اس کی اندرونی خوشیوں کی ترجمانی کر رہا تھا

_____

"عشق کے چکر میں میرے یار عشق کے چکر میں_"وہ کرسی پر آرام سے ٹیگ لگا کر آنکھیں بند کر کے پکا عاشق لگا اسے.... محبت کو پا لینے کی چمک اس کی آنکھوں، اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی... اس کا پور پور چیخ رہا تھا وہ کتنا مسرور و سرشار ہے، مبین نے اسے دیکھتے ہوئے نگاہیں جھکا لی کہیں اس کی نظر نا لگ جائے زین کی خوشیوں کو_____

"سنبھل کر عشق مشق کے چکر صرف برباد ہی کرتے ہیں_"فائق نے منہ بنا کر جیسے ہی کہا زین نے تڑپ کر آنکھیں کھول دی .....

"بکواس مت کر تو فائق... کبھی برباد ہونے کی بد دعا مت دینا_"جو تڑپ اور اذیت اس کی آنکھوں میں ابھری فائق اپنی کہی بات پر شرمندہ ہو گیا_____

"فائق تمھیں بد دعا نہیں دے رہا، اس نے مذاق میں کہا.... تم ہمیشہ خوش رہو بس ہماری یہی دعا ہے_" مبین نے سنجیدگی سے زین کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت سے تھپکا .....

"مجھے بھی معلوم ہے میرا بھائی جیسا دوست مجھے بد دعا دے بھی نہیں سکتا البتہ گالیاں ضرور دے سکتا ہے_" زین نے ایک دم سے موڈ بدل کر شوخی سے بات کہہ کر معنی خیزی سے اسے دیکھا.... نوشی فائق کی کزن ہے یہ بات جان کر اسے خوشی ہوئی تھی مگر ایک جھجک سی تھی کی فائق نا جانے کیا سوچے اس لئے ابھی تک اس نے فائق کو یہ بات نہیں بتائی تھی.... نا بتانے کی ایک وجہ نوشی بھی تھی جس نے اسے سختی سے منع کیا ہوا تھا

"تمھیں گالی دینے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہاں نصیحت ضرور کروں گا کی زین اپنی اسٹڈی پر دھیان دو... آخری سمسٹر ہیں اور تم اتنے لاپرواہی اختیار کر چکے ہو_" فائق نے اسے پڑھائی کی طرف بھی دھیان دلانا چاہا... مبین بس خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا، آج کل وہ بہت زیادہ خاموش رہنے لگا تھا_____

"ہم زہین لوگ ہے یار انشاءاللہ ٹاپر کی ہی لسٹ میں آئیں گے_" زین نے اپنے کالر کھڑے کرتے ہوئے فائق کو تپایا_____

"ہاں فیلئر کی لسٹ میں_" وہ جل کر اس کے انداز دیکھ رہا تھا_____

"کیا ہے فائق یار... تم مجھے سمجھنے کی کوشش کرو، میں اس لڑکی کے لئے بہت سنجیدہ ہوں_" زین نے جھوٹی خفگی سے منہ بنایا تو فائق سر جھٹک کر خاموشی سے مسکراتے مبین کی طرف مڑا .....

"یہ تو عشق کے چکر میں گیا_ تم کس خوشی میں اپنی زبان ادھار دے کر بیٹھ گئے ہو.... کتنے دن سے دیکھ رہا ہوں کی بہت چپ چپ رہنے لگے ہو_ "فائق اب خاموش بیٹھے مبین کی طرف متوجہ ہو گیا_____

"اپنا مبین بہت پڑھاکو ہو گیا ہے... وہ اب کتابوں پر دھیان دینے لگا ہے_ "زین نے قریب بیٹھے مبین کی گردن دبوچی ....

"کیا کروں تو نے لڑکی پر دھیان دے دیا تو تمھاری جگہ مجھے کتابیں پکڑنی پڑی_ "مبین نے مسکرا کر زین کے ہاتھ سے اپنی گردن چھڑائی_ فائق غور سے مبین کے چہرے کو دیکھ رہا تھا، اس کی آنکھیں اس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی_____

"کہیں تو بھی تو اس کی طرح کسی لڑکی کے چکر میں نہیں پڑ گیا ہے_" فائق نے یونہی مذاق میں پوچھ لیا مگر مبین کے چہرے کا رنگ ایک لمحے میں تبدیل ہوا اور اس نے دوسرے ہی لمحے میں خود کو سنبھال لیا_____

"لڑکی اپنے نصیب میں نہیں، خیر میں لائبریری جا رہا ہوں تمھیں چلنا تھا تو چلو_" وہ زبردستی مسکرا کر تیزی سے کرسی چھوڑ کر کھڑا ہو گیا اور اسی تیزی سے اپنی کتابیں ٹیبل سے سمیٹی .....

"میں کچھ دیر میں آتا ہوں_" فائق نے سنجیدگی سے اس کی عجلت دیکھی_____

"اوکے_" مبین لمحوں میں وہاں ان دونوں کو چھوڑ کر نکل گیا، فایق نے زین کو دیکھا تو اس نے انجانے پن سے اپنے کاندھے اچکا دئے وہ بھی سر جھٹک کر زین سے باتیں کرنے لگا_____

*.... *..... *..... *..... *..... *

مبین شیلف سے کتابیں نکال رہا تھا کی اس کی نگاہ ایک طرف کتابیں دیکھتی نوشی پر گئی تھی، اسے ایک بار پھر سے اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ کر مبین کے دل میں درد سا اٹھنے لگا تھا... زین کی محبت وہی لڑکی ہے جسے اس نے خود ایک بار گی میں ہی اپنا دل دے دیا تھا، یہ جان کر اسے بہت صدمہ لگا تھا.....

لیکن اس نے اسی دن اپنے قدم پیچھے ہٹا لئے تھے، اس کی محبت ایک طرفہ تھی، نوشی زین کی ہو چکی تھی، یہ سمجھ کر اس نے محبت کو پانے کے لئے کوئی اقدام نہیں اٹھایا، اس کے لئے اپنی محبت اور اپنی دوست کی خوشی اولین ترجیح رکھتی تھی .....

نوشی زین ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ خوش رہیں بس اس کی اب یہی ایک دعا تھی... حالانکہ اس کے دل کے ٹکڑے سے ہو گئے تھے، پہلی بار زندگی میں وہ اس درد سے آشنا ہو گیا تھا جسے محبت کا روگ کہتے ہیں، بڑی مشکل سے اس نے خود کو سنبھالا تھا مگر جو روگ لگا چکا تھا، اس نے اس کے ہونٹوں سے سچی مسکراہٹ چھین لی تھی اور اب شاید اسی غم کے ساتھ جینا تھا.... مبین درد سے مسکرایا پھر سر جھٹک کر دوبارہ سے کتابیں دیکھنے لگا_ وہ نوشی سے نگاہیں ہٹا کر اب جلد سے جلد لائبریری سے نکل جانا چاہتا تھا_____

"تم یہاں کیا کر رہی ہو_" فائق کی تند آواز پر مبین نے چونک کر سر اٹھایا... فائق نوشی کے پاس کھڑا تھا اور اس سے سختی سے پوچھ رہا تھا_____

"لائبریری ہوں تو کتابیں ہی دیکھ رہی ہو گی نا_"نوشی نے بہت ناگواری سے اپنے سامنے کھڑے فائق کو دیکھتے ہوئے چبا چبا کر جواب دیا_____

"سمرا کہاں ہے_"اپنی بلو ٹچ دیتی گرے آنکھوں سے وہ نوشی کو گھور رہا تھا.... ان آنکھوں کی خوبصورتی سے نوشی اکثر سوچتی تھی اگر ان آنکھوں میں غصے کی جگہ نرمی ہوتی تو وہ اور بھی خوبصورت لگتی لیکن ان نگاہوں میں ہمیشہ اپنے لئے غصہ اور نفرت ہی دیکھی_____

"مجھے کیا معلوم میں اپنے بیگ میں رکھ کر نہیں گھوم رہی..." وہ روکھائی سے جواب دے کر اسے نظر انداز کرتے ہوئے بک شیلف سے کتابیں نکالنے لگی_____

"تمھیں کبھی بات کرنے کی تمیز نہیں آئے گی_ "وہ جتنا اس سے چڑتا تھا اس کی بے نیازی اسے اور بھی چڑا دیتی تھی.... وہ اکثر سوچتا ایک بار تو اس سے پوچھے کی وہ کیوں اسے اتنا برا سمجھتی ہے.... کیوں اس کے کردار پر حرف اٹھاتی ہے، کب اس نے دیکھا ہے کی فائق لڑکیوں سے فلرٹ کرتا ہے.... بچپن سے اس کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی وہ کیوں اس سے نفرت کرتی ہے مگر ہر بار انا آڑے آ جاتی اور اسی غصے میں وہ ہمیشہ نوشی سے اگر مخاطب ہوتا تو ان کے بیچ بس جھگڑا ہی ہوتا.... دونوں ایک دوسرے سے اور بھی دور ہو جاتے_____

"تمھاری ہی کزن ہوں نا تو بدتمیزی تم سے ہی پائی ہے_ "نوشی نے کتابیں نکالتے ہوئے مڑ کر اسے طنز سے دیکھا_____

"خبردار جو یہاں سب کو بتاتی پھری کی تم میری کزن ہو_ "فائق نے دانت پیس کر اسے دھمکی سی دی_____

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمھارے جیسے سڑیل انسان کی کزن کہلوانے کا... جو بات بھی کرے تو بس انگارے برسائے_" وہ اب اسے غصے سے گھور رہی تھی دونوں ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے ایک دوسرے کے دشمن لگ رہے تھے.... ادھر مبین خاموشی سے ان دونوں کے جھگڑے سن رہا تھا، لائبریری کا یہ حصہ بالکل سنسان سا تھا_ کسی نے ان کے جھگڑے نہیں سننے تھے سو اس لئے لڑے جا رہے تھے_____

"چچا نے تمھیں زیادہ سر چھڑا لیا_" فائق کا بس نہیں چل رہا تھا، اس سنہری گڑیا کے بال نوچ ڈالے.. اس کی حسین آنکھیں نکال دے جو اسے غصے کے باوجود بھی ڈسٹرب کرتی ہے_____

"اور تمھیں کس نے سر چھڑایا ہوا ہے سمجھتے کیا ہو تم خود کو...." مبین نے سر تاسف سے ہلایا، دونوں کے جھگڑے بڑھ رہے تھے، اس سے پہلے کی بات زیادہ بڑھتی اور کوئی اور بھی متوجہ ہو جاتا... وہ ایک طرف شیلف سے نکل کر ان دونوں کے قریب آ گیا_____

"فائق تم یہاں کیا کر رہے ہو..." اس کی آواز پر دونوں ہی چونک گئے، نوشی نے منہ بنا کر قریب آ چکے لڑکے کو دیکھا جس سے پہلی ملاقات کوئی خوشگوار ملاقات نہیں تھی، اس پر سے یہ فائق کا دوست، وہ مڑ کر شیلف سے پٹخ پٹخ کر کتابیں اٹھا اٹھا کر انتخاب کرنے لگی_____

"ہاں میں تمھیں ہی ڈھونڈنے آیا تھا... زین کے ساتھ اس کے فلیٹ پر جا کر آج اسٹڈی کریں گے_" فائق مڑ کر مبین سے سنجیدگی سے بولا... مبین نوشی کے بارے میں جانتا تھا اس لئے وہ پر سکون تھا کی مبین نے ان دونوں کو جھگڑتے دیکھ بھی لیا تو کیا_____

زین کے نام پر نوشی چونکی تو کا شک صحیح نکلا جس دوست کا ذکر زین اکثر کرتا رہتا ہے یہ وہی فائق ہے.... یہ انسان کہیں جو اس کا پیچھا چھوڑ دے_ وہ کتابیں وہی پٹخ کر بہت تیزی سے لائبریری سے نکلی تھی.... اس کا دل عجیب سا ہو رہا تھا وہ بہت جھنجھلائی ہوئی یونیورسٹی کے الگ تھلگ سے حصے میں چلی آئی_____

"کہاں جارہی ہے میڈم..." وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کی وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا، اپنی آنکھوں میں دنیا جہان کی محبت سمیٹے ہوئے_____

"زین پلیز میں نے تم سے منع کیا تھا نا تم یونیورسٹی میں مجھ سے مخاطب بھی نہیں ہو گے... پلیز جاؤ یہاں سے_" نوشی نے زین کو دیکھا پھر ادھر اُدھر... وہ نہیں چاہتی تھی اس کے قصے یونیورسٹی میں عام ہو جائے اور وہ خود سے ہی نظریں نا ملا پائے_____

"نوشی ایک دن بعد تمھیں دیکھ رہا ہوں... خود پر قابو نہیں رکھ سکا، تمھیں دیکھا تو تمھیں دیکھنے کی چاہ میں چلا آیا_" زین نے اپنی صفائی دیتے ہوئے جیسے ہی کہا نوشی نے گہرا سانس لیا... اس کی آنکھوں اس کے لئے جو تڑپ ابھرتی تھی، کبھی کبھی نوشی سوچتی وہ زین سے انصاف نہیں کر پا رہی ہے... کچھ تو تھا کی وہ زین کی محبت کا جواب اس طریقے سے نہیں دے پا رہی تھی جو محبت کا اصول تھی_____

ایک دن بعد ملے ہے نا کی ایک صدی بعد جو تم ایسے دیوانے پھر رہے ہو_ "ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آواز میں روکھائی سی آگئی_ زین کی دیوانگی سے وہ خوف زدہ ہو جاتی تھی_____

"اللہ نہ کرے جو ہمارے بیچ صدیاں آئے...." وہ تڑپ سا گیا اور نوشی کا ہاتھ تھام کر دیوانہ سا ہوا_____

"پلیز زین..." اس کے ہاتھ پکڑنے پر وہ ناراض ہوئی تو زین نے جھٹ سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا_ دل میں اس پاکیزہ پری کے لئے عزت اور بڑھ گئی_____

"کم سے کم دیکھ تو لینے دو مجھے_ "نوشی نے بس گہری سانس کے کر اتنا کہا_ "اچھا مسٹر مجنوں جاؤ تم یہاں سے _"

"نوشی آج مجھ سے کہیں باہر مل لو_ "زین کا بہت دل چاہ رہا تھا نوشی کو کہیں دور لے کر جائے، جہاں وہ تنہا ہو اور دل بھر کر وہ اس سے باتیں کر سکے، اسے دیکھ سکے_____

"نہیں زین اچھا نہیں لگتا، فون پر باتیں تو ہو جاتی ہے نا اور یونیورسٹی میں تم مجھے دیکھ تو لیتے ہو نا_ "نوشی نے نرمی سے انکار کرتے ہوئے جیسے اس دیوانے کو سمجھایا_____

"پلیز صرف آدھا گھنٹہ_ "وہ اتنی محبت سے بولا کی نوشی مجبور سی ہوئی____ "زین ...

"پلیز... بائی گاڈ صرف آدھا گھنٹہ لوں گا تمھارا " _

"ٹھیک میں کوشش کروں گی "_

"کوشش نہیں وعدہ_"اس کی محبت کے آگے نوشی کو ہار ماننی ہی پڑتی تھی،اس نے ہلکا سا مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا توزین کی کا چہرہ کھل سا گیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

exponovels

سمرا بڑی تیزی سے کلاس میں اکیلے بیٹھی نگار کے سر پر پہنچی تھی، وہ بڑے سکون سے اپنے نوٹس مکمل کر رہی تھی.... سمرا نے معنی خیزی سے نگار کے جھکے سر کو دیکھا، وہ بڑے انہماک سے لکھ رہی تھی.... نگار اس کے اسکول کے زمانے کی فرینڈ تھی، وہ نگار کی بہت بڑی فین تھی، اس کا اسٹائل، اس کا پیسے والا ہونا، اس کا پر اعتماد انداز، یہاں تک اس کا کسی چیز کو حاصل کرنے والا جنون جس کے بارے میں صرف سمرا جانتی تھی، نگار کا یہ بدترین پہلو تھا، بچپن سے ہی اس نے دیکھا ہے نگار کو اگر کوئی چیز پسند آجاتی ہے تو اسے حاصل کرنے کے لئے وہ جنونی ہو جاتی تھی اور جب تک وہ چیز اس کے پاس نا ہو جائے وہ پاگل ہی رہتی تھی اور وہ اس چیز کو حاصل کر کے اسے توڑ پھوڑ دیتی تھی_____

ابھی تو وہ جو دیکھ کر آئی تھی اس سے تو نگار کی زندگی بندھی ہوئی تھی، وہ اس کے عشق میں تو پاگل ہی تھی اور جب پسند پر وہ پاگل ہو جاتی ہے تو پھر عشق پر تو کسی حد تک بھی جا سکتی ہے..... بیچاری نوشی، سمرا کے ہونٹوں پر مکارانہ مسکراہٹ ابھری... بچپن سے ہی سمرا کو اس احساس نے کی وہ کم صورت ہے اور نوشین بلا کی خوبصورت... اس جلن نے اسے ایک حاسد میں تبدیل کر دیا_____

صرف نوشی ہی نہیں وہ اپنے بھائی فائق سے بھی حسد کرتی تھی.... جب جب اسے احساس ہوا کی وہ اپنے ہی بھائی سے صورت میں کمتر ہے، تب تب وہ اس کی بہنوں والی محبت ختم ہوتی گئی... وہ دن بدن منافق ہوتی چلی گئی...

فائق کو معلوم بھی نہیں ہوا کی جس بہن کو وہ اس قدر چاہتا ہے، جان چھڑکتا ہے، وہ کیسے کیسے اس کی زندگی میں زہر گھولتی رہی تھی_____

وہ حاسد ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر ہوشیار تھی کی جب ہی اس نے محسوس کیا کی فائق اور نوشی کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لئے جذبات تبدیل ہو رہیں ہیں... وہ دونوں ایک دوسرے ایک خاص نگاہ سے دیکھنے لگے تبھی سے اس نے ان دونوں کے دلوں کو الگ کرنے کے لئے اپنی طرف سے من گھڑت کہانیاں سنا کر ان دونوں کو بیچ نفرت کے بیج ڈال دیا... ادھر وہ فائق کی برائیاں کرتی اس کے لڑکیوں کے فلٹرنگ والے قصے سناتی اور ادھر فائق کو بھی ایسے ہی نوشی کے قصے سناتی..... دھیرے دھیرے اسے اس کھیل میں اتنا مزا آنے لگا کی وہ خود سے جڑے ہر لوگوں کے ساتھ یہی کرنے لگی_____

"اس بار تو تو گئی نوشی... چلو میرا جھوٹ بھی صحیح ثابت ہو جائے گا... اس بدھو فائق کو اس بار سچ بتاؤں گی_"وہ مکاری سے ہنستی بال جھٹک کر نگار کے پاس آگئی_____

"ہائے نگار.... کیا کر رہی ہو_ "ایک ادا سے کہتے ہوئے وہ نگار کے سامنے بیٹھ گئی_____

"نوٹس بنا رہی تھی..." نگار نے سر اٹھا کر سمرا کو دیکھا پھر مسکرا کر پین بند کر دیا، اب سنرا آ گئی ہے تو وہ مشکل ہی لکھ پائے، اس کی مزے دار باتیں اسے اچھی لگتی تھی.. جس میں اس کی تعریفیں زیادہ ہوتی تھی_____

"اوہ تم یہاں بزی ہو ادھر تمھارا کزن مجھے ڈپارٹمنٹ میں دکھا تھا... اللہ کتنا ہینڈسم ہے وہ اور ....

"سمرا اگر تم نے اس کا نام بھی اب زبان سے لیا تو تمھاری جان لے لوں گی_ "نگار ایک دم سے شیرنی کی طرح غرائی، اس کی آنکھوں میں سرخی کے ساتھ ساتھ ایسی خطرناک چمک تھی کی سمرا کو جھرجھری آ گئی

_____

"اف تم تو برا مان گئی_"وہ سنبھل کر مسکرائی_"زین تو میرے فائق بھائی جیسا ہے_اس کے بارے میں، میں کیسے ایسا سوچ سکتی ہوں_"ہونٹوں پر مکارانہ مسکراہٹ لے کر اس نے بھڑکی نگار کو ٹھنڈا کرنا چاہا_____

"بھائی جیسا ہے بھائی نہیں، تم اپنے اسی بیوقوف بھائی کو ہی اپنا بھائی سمجھو، زین سے نزدیکی بنانے کی ضرورت نہیں، جیسے میں جانتی نہیں تمھیں لڑکوں سے فلرٹ کرنا کتنا پسند ہے_" نگار نے اس بار اس کی طبیعت صاف کرنا ضروری سمجھا، سمرا کھسیا سی گئی_____

"اچھا چھوڑو... میں یہ کہہ رہی تھی زین بڑا بیتاب سا دکھ رہا تھا، میں نے سوچا شاید تمھارے لئے ادھر آ کر تمھیں ڈھونڈ رہا ہو گا... آخر منگیتر ہو اس کی_"وہ بھی سمرا تھی... دوسروں کی دکھتی رگ کب دبانی ہے اسے اچھے سے معلوم تھا.. اب بھی نگار کے چہرے کے بدلتے رنگ سے لطف اٹھایا... نگار لاکھ چھپائے مگر زین اسے اپنی کزن سے زیادہ اسے اہمیت نہیں دیتا تھا یہ نگار ہی نہیں سمرا بھی سمجھ گئی تھی_____

"تم وہ بات کہو سمرا جو کہنے آئی ہو_" نگار تحمل سے سمرا کو دیکھ رہی تھی ورنہ اس کا گلا دبانے کی اس کی خواہش ہو رہی تھی_____

"وہی تو کہنے جا رہی ہوں..." اس نے آنکھیں مٹکا کر نگار کے ضبط کا امتحان لیا_" تمھارا زین آج کل چکر میں پڑ گیا ہے اور تمھیں معلوم ہے وہ بھی کس کے چکر میں..." وہ زرار کی نگار کی آنکھیں کھل گئی_" اپنی نوشی کے چکر میں، بھئی یہ تو ماننا پڑے گا اپنی نوشی کی قسمت بڑی تیز ہے، ایک سے ایک شاندار مرد اس کے چکر میں پڑتے ہے.... گھر پر فائق بھائی اور یہاں آتے ہی زین بھائی کی نگاہ میں وہ سما گئی... زین بھائی تو اس کے دیوانے سے لگ رہے تھے، ویسے نگار ایک بات ہے کمال کی جوڑی لگ رہی تھی ان کی دونوں قریب .....

"جھوٹ بول رہی ہو تم... میرا زین ایسا نہیں ہے... وہ لاکھوں حسین لڑکیوں کو ٹھکرا چکا ہے تو وہ نوشی کیا چیز ہے" سمرا بولتی ہی جاتی کی نگار ڈیسک پر ہاتھ مار کر پاگلوں کی طرح چیخی، سمرا اس کے چہرے کو دیکھ کر استہزایہ انداز میں ہنسی

"میڈم نگار اس غلط فہمی سے نکل جاؤ کی زین تم سے شادی کرے گا... یہاں ہر حسین مرد کو خود سے زیادہ حسین لڑکیاں ہمسفری کے لئے چاہیے... تاکی وہ فخر سے سر اٹھا کر جی سکے، تمھارا زین بھی اب تک شاید اسی تلاش میں تھا، تم دیکھ لینا وہ تمھارے سامنے خود اطراف کرے گا کی اسے تم نہیں، نوشی بیوی کے روپ میں قبول ہے" سمرا کی زہر میں ڈوبی باتیں... نگار نے جبڑے کستے ہوئے اس مکار لڑکی کو دیکھا، جو کل تک اس کے ہر اسٹائل.. اس کی ہر ادا کی تعریف کرتی تھی آج آئینہ دکھا رہی ہے

"میری بات پر یقین نہیں آرہا ہے تو چلو تمھیں سچائی دکھا دیتی ہوں" سمرا نے خود کو گھورتی نگار کا بازوں تھاما اور نگار کو گھسیٹتی ہوئی ادھر لے جانے لگی جدھر سے نوشی اور زین چھپ چھپا کر جانے والے تھے.... نگار اس کے ساتھ ایسے چل رہی تھی جیسے اس کی اپنی کوئی مرضی ہی نا رہ گئی ہو

سمرا اسے وہی لے آئی... بس اسٹاپ کے اس حصے میں جہاں زین کی کار کھڑی تھی... سمرا نگار کو لے کر زین کی ہی کار کے قریب ایک دوسری کار کی آڑ میں چھپ گئی.... " تماشا دیکھو اب اپنے زین کا_" سمرا پھسپھائی اور نگار کی آنکھیں اس منظر پر جم گئی_____

ہولے ہولے چلتی نوشی زین کی کار کی طرف آرہی تھی... دھوپ میں اس کا گلابی چہرہ اور بھی تمتمانے لگا تھا... " سوری میری جان، تمھیں اس دھوپ میں بھی اپنے پاس بلایا_"زین تیزی سے جا کر نوشی کے وجود پر کسی ابر رحمت کی طرح سایہ دار بن کر کھڑا ہو گیا، نگار کے دل پر چھریاں چل گئی، زین کی آواز میں محبت کی ایسی تڑپ تھی جیسے وہ نوشی کا محبوب نہیں غلام ہو_____

"یہ تو بلانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا... اتنی گرمی لگ رہی ہے اور تمھیں مجھے کہیں لے جانا ہے_"نوشی اس کے قریب کھڑی سر اونچا کر کے اسے دیکھتے ہوئے منھ بنا کر بولی_____

"ایک تو میرا صنم نازک بہت ہے.. خیر ہم آپ کا سایہ بن کر آپ کو کار تک لے چلتے ہیں_ "زین بھرپور خوشی سے بولتا اس کے ساتھ اس طرح چلنے لگا کی نوشی کی طرف آنے والی دھوپ کی تپش اس کی پشت کو جلانے لگی، مگر اسے اس بات کی خوشی تھی اس کا محبوب اب سائے میں ہے_____

"زین ہمیشہ مجھ سے ایسے ہی محبت کرتے رہوں گے نا_ "پہلی بار نوشی کو اس کی دیوانگی سے ایک الگ ہی طرح کا احساس ہوا تھا... یہ اولین بار تھا کی دل نے چپکے سے کہا یہی وہ شخص ہے جو دنیا میں اسے سب سے زیادہ چاہ سکتا ہے_____

"نہیں بالکل نہیں..." زہن ان آنکھوں میں جھک کر دیکھتے ہوئے اچانک جو بولا نوشی کی پوری آنکھیں کھل گئی اور زین اس میں ڈوب کر ابھرا تھا_____

"اس سے بھی زیادہ محبت کروں گا اتنی کی تمھاری محبت میں دم بھی نکل جائے نا تو غم نا ہو_" سرگوشی میں بولتے ہوئے وہ نوشی کو والہانہ محبت سے دیکھ رہا تھا_____

"زین.. نوشی نے تڑپ کر اس کے ہونٹوں پر اپنی نازک ہتھیلی رکھ دی.... یہ اپنا دیوانہ لڑکا دھیرے دھیرے نوشی کے دل میں اپنی محبت کی جڑیں مضبوط کر رہا تھا_ زین نے حیرت پھر خوشی سے اس کا ہاتھ تھام لیا یہ پہلی بار تھا کی نوشی نے اس کے ہاتھ پکڑنے پر اپنا ہاتھ نہیں کھینچا تھا.....

"گستاخی معاف کروں گی جان_" کہتے کہتے اس نے نوشی کی ہتھیلی پر اپنے لب رکھ دئے اس لمس میں محبت تھی، عقیدت تھی، احترام تھا اور کوئی گندگی نہیں.... نوشی کے ہونٹوں پر حیا بھری مسکراہٹ ابھری، پلکیں گلابی گالوں پر گر کر لرز سی گئی_____

"ہائے... ایسے آپ کے انداز کہیں آج ہی بندہ آپ سے نکاح پڑھوا کر بھگا کر نہ لے جائے_" وہ تو اس کے حسین چہرے پر نگاہ ہٹانا ہی بھول گیا تھا، دونوں ہی اس وقت سارا جہان بھول چکے تھے_____

"بد تمیزی نہیں...." نوشی نے اس کے چوڑے سینے پر مکا مارا_ "میرے گھر بارات لے کر آنی ہو گی آپ کو_" اس کے ناز و انداز پر زین مارے حیرت اور خوشی سے پاگل ہی ہونے لگا.... اسے نوشی سے ملتے ہوئے کافی دن ہو چکے تھے مگر آج سے پہلے نوشی نے ایسی محبت نہیں دکھائی تھی_____

"سر کے بل آؤں گا بارات لے کر تمھیں اپنا بنانے کے لئے..." ایک دم سے اس نے بڑے حق جھک کر اسے پھولوں کی طرح سمیٹ کر گود میں اٹھالیا اور اسی طرح اسے اپنی کار میں کھلے ڈور سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا دیا.... ڈور بند کر کے وہ سرشار سا کار کے اطراف میں گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر بیٹھ گیا_____

نگار صدمے سے چور سی ہو کر جاتی ہوئی کار کی طرف دیکھ رہی تھی... ایک ہی دن میں اس کی محبت کا گلشن اجڑ گیا، اس کے دل کے اتنے ٹکڑے ہوئے کی لہو آنکھوں سے ٹپک گیا.... سمرا نے مڑ کر نگار کو دیکھا... وہ پتھر کا مجسمہ بنی لہو رنگ آنکھوں سے جاتی ہوئی کار کو دیکھ رہی تھی اور پھر ایک بھرپور طنزیہ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر تھی... کہنے کو وہ نگار کی بہترین دوست تھی مگر اسے زرا سی بھی ہمدردی نگار سے نہیں محسوس ہو رہی تھی بلکہ وہ آج نگار کا غرور کا بت شکن ہونے پر مسرور تھی.... منافق لوگوں کی ایک پہچان ہوتی ہے وہ کسی بھی رشتے میں خالص نہیں ہوتے، ان کی منافقت ہر جذبات پر بھاری پڑ جاتی ہے...یہی حال سمرا کا تھا اسے اپنی ذات کے علاوہ کبھی کسی سے نا محبت ہوئی نا ہمدردی

*..... *..... *..... *..... *..... *

اپنے بیڈ روم میں وہ اوندھا لیٹا نوشی کی آج کی ملاقات کی خوشگوار یادوں میں کھویا ہوا تھا_ آج تو نوشی سے اس کی ملاقات ہی جدا تھی.... پہلی بار وہ اس کے ساتھ کو پا کر بہت خوش تھی... اس نے اس سے ڈھیروں باتیں شیئر کی، آج زین نہیں نوشی بولتی رہی اور وہ دیوانہ وار نگاہوں سے اسے دیکھتا سنتا رہا تھا_____

"جلدی سے تمھاری اسٹڈی کمپلیٹ ہو اور زین تمھیں اپنا بنا کر اپنے گھر میں لے آئے اور پھر تمھیں اپنی بانہوں میں بھر کر اپنی بیتاب محبت کی ایک ناتمام داستان سناڈالے_" وہ ہاتھوں میں تھمی ہوئی اس کی تصویر کو والہانہ محبت سے دیکھتا، اس کے تصور سے مخاطب تھا.... نوشی کا بے حد اسرار تھا کی جب تک اس کی اسٹڈی مکمل نہیں ہو جاتی وہ اپنے گھر والوں کو رشتے کے لئے نہیں بھیجے گا اور نا ہی فائق سے اس کا ذکر کرے گا_____

"نوشی..." اس نے بیتاب ہو کر سیدھے ہوتے ہوئے اس کی تصویر پر اپنے لب رکھ دئے... کچھ دیر وہ اسی حالت میں اس کی تصور میں کھویا ہوا ایسے ہی لیٹا ہوا تھا کی اس کے خیالوں میں خلل ڈالنے کے لئے اس کے بیڈ روم کا دروازہ دھاڑ سے کھول کر کوئی اندر آیا تھا.... زین کے ہاتھوں سے تصویر پھسل کر بیڈ پر گر گئی... تیزی سے اٹھتے ہوئے گردن موڑ کر آنے والے کو دیکھا_____

"یہ کیا بدتمیزی ہے نگار... تم اس وقت میرے بیڈ روم میں کیا کر رہی ہو_" نگار کو رات کے اس وقت اپنے بیڈ روم میں دیکھ کر زین کی پیشانی پر بل پڑ گئے_____

"کیا تعلق ہے تمھارا اس لڑکی سے_" نگار زخم کھائی ہوئی شہرنی بنی سیدھے بیڈ کی طرف آکر زین کے مقابلے میں کھڑی ہو گئی.... زین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ تن کر کھڑی تھی_____

"کس لڑکی کا_" زین نے چونک کر نگار کا پہلی بار اجڑا حلیہ دیکھا... ہمیشہ نفاست سے خود کو سجا سنوار کر رکھنے والی نگار آج بغیر میک اپ کے بہت ہی معمولی لگ رہی تھی، مگر آنکھوں میں ایسی آگ تھی کی زین کو اس آنکھوں کے شعلوں سے عجیب سی گھبراہٹ ہوئی_____

"میرے ساتھ معصوم بننے کا ڈرامہ مت کرنا زین... تم اچھے سے جانتے ہو، میں کس لڑکی کی بات کر رہی ہوں_" اس کی آنکھوں سے جیسے لہو ٹپک رہا تھا... زین نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے_____

"محبت کرتا ہوں میں اس لڑکی سے.... زندگی ہے وہ میری اور وہ لڑکی میری ہونے والے بیوی بھی ہے_" زین نے آرام سے کہہ کر خنجر نگار کے سینے میں اتار دیا... اس کے اظہار سے وہ اور بھی لہولہان سی ہو گئی_____

"اور میں کون ہوں زین.... یہ میری انگلی میں جو رینگ ہے، اس کے بارے میں کیا کہوں گے تم_ "وہ اپنی انگلی میں پہنی ڈائمنڈ رینگ کو زین کی آنکھوں کے سامنے دکھاتے ہوئے چیخی، درد و غم سے وہ پاگل سی ہوئی جا رہی تھی_____

"نگار اس رینگ کے بارے میں مجھ سے سوال مت ہی کرو تو اچھا ہو گا_ جب میری ممی نے تمھیں یہ رینگ پہنائی تھی تو میں نے پہلے ہی تم سے کہا تھا نا کی یہ سراسر میری ممی کا فیصلہ ہے، تم انکار کر دو مگر تم نہیں مانی.... میں نے آج تک تمھیں اپنی کزن کے علاوہ اور کچھ نہیں سمجھا_ "زین کی کڑوی مگر سچی بات پر نگار تڑپ کر سامنے کھڑے اس شخص کے گریبان تھام بیٹھی .....

"یہ رینگ میں نے اس لئے پہنی زین کیونکہ مجھے یقین تھا، ایک نا ایک دن میری محبت اپنا آپ منوا لیں گی، مجھے غور سے دیکھو زین میں نگار ہوں.... میں نے بچپن سے لے کر اب تک صرف تمھیں چاہا دیوانگی کی حد تک اور تم ایسے مجھے ٹھکرا رہے ہو_ میرے ساتھ ایسا مت کرو زین پلیز میرے ساتھ ایسا مت کرو... مجھے اپنا لو، مجھے اپنا بنا لو_ میں تمھارے بغیر پاگل ہو جاؤں گی_ "ایک دم سے گریبان تھامے تھامے وہ زین سے لپٹ کر اس سے روتے ہوئے محبت کی بھیک مانگنے لگی، جو نگار کبھی بھی کسی کے سامنے نہیں جھکی، نہیں گڑگڑائی، وہ محبت میں بھکارن بھی بن گئی_____

"نگار مجھے سمجھنے کی کوشش کرو.... میں نے تمھیں اپنی دوست سے زیادہ کچھ اور نہیں سمجھا، میں بے بس ہوں، تم اچھی ہو بہت اچھی ہو مگر نوشی نہیں... وہ میری زندگی ہے میری روح، میں اس کے بغیر مر جاؤں گا_"زین کو اس کا یوں اپنے سے لپٹ جانا اچھا تو نہیں لگا مگر اس کی تڑپ اور رونے سے اس کے ہمدرد دل نے مجبور کر دیا کی وہ کچھ پل اسے سہارا دے کر اس لڑکی کو پیار سے سمجھا سکے... نگار کے سر کو تھپک کر اس نے بے بسی سے اسے اپنی مجبوری بتانی چاہی_____

مگر نگار بجائے سمجھنے کے اور بھی بھڑک گئی، اس سے الگ ہو کر وہ اس کی شرٹ کو سینے سے جکڑ کر چلائی..... " زین اس جاہل گنوار کو تم مجھ پر فوقیت دے رہے ہو_ مجھے دیکھو غور سے دیکھو... کیا کمی ہے مجھ میں، میں ہر لحاظ سے اس سے بیسٹ ہوں، دیکھو مجھے کیا نوشی میرے جیسی ہو سکتی ہے_ وہ تمھارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکتی ہے_"محبت کا دعویٰ بھی تھا اور اپنی ذات کا غرور بھی.... زین سمجھ گیا وہ محبت سے زیادہ ہار سے جنونی ہو گئی ہے_ وہ ہمیشہ زین پر اپنا حق سمجھتی تھی اور اسی حق نے اسے مجبور کر دیا یہاں آنے پر..... زین کو اس سے جو تھوڑی بہت ہمدردی محسوس ہو رہی تھی وہ بھی اس کے دل سے غائب ہو گئی.... اپنی طرف خونی نگاہوں سے دیکھتی نگار کا اس نے ہاتھ جکڑ کر اس نے اس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ جھٹکے سے جدا کر دی_____

"مائنڈ یور لینگویج نگار.. میں نوشی کے بارے میں ایک لفظ بھی غلط نہیں سنوں، تم جو بھی ہو مجھے کوئی مطلب نہیں، مگر میری نوشی جیسی کوئی دوسری نہیں ہو سکتی_"نگار کو لگا جیسے زین نے اسے حقارت بھری نگاہوں سے دیکھا ہو_ اسے نوشی سے کمتر جان کر ٹھکرا دیا ہو_ وہ زخمی ناگن کی طرح پھنکاری .....

"کیا کرلوں گے تم.... میں ہزار بار اسے غلط کہوں گی.. ہزار بار اسے نیچا دکھاؤں گی.... اس لڑکی کی اوقات ہی کیا ہے میرے سامنے، گاؤں کی جاہل گنوار لڑکی جسے بولنے کی تمیز نہیں... جسے اونچی سوسائٹی میں موو کرنے کی کوئی پہچان نہیں، جو گندی ...

"شٹ اپ نگار جسٹ شٹ اپ_" زین جبڑے بھینچ کر اس پر چیخا، وہ بہت مشکل سے خود پر ضبط کر رہا تھا

_____

"یو شٹ اپ زین علی... اس گری ہوئی لڑکی کے لئے تم مجھے ٹھکرا رہے ہو.... وہ لڑکی اتنی گری ہوئی ہے اتنی لوز کریکٹر وہ...." اس سے پہلے وہ اور بھی زہر اگلتی کی پڑنے والے ایک تھپڑ نے نگار کے گال کو سرخ کر دیا_ اس تھپڑ سے نگار کی لہو ٹپکاتی آنکھیں پھٹ پڑی_____

"کریکٹر لیس وہ نہیں... تم ہو نگار تم ہو، جو آزادی کے نام پر آج دھڑلے سے مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی ہو.... وہ پاک ہے بالکل معصوم، تم تو اس کے پیروں کی دھول بھی نہیں ہو سکتی.... اگر تم اتنی ہی باکردار ہوتی نا تو رات کے اس وقت میرے روم میں آکر مجھ سے محبت کی بھیگ نا مانگ رہی ہوتی، مجھ سے لپٹ نہیں رہی ہوتی_" نگار گالوں پر ہاتھ رکھے زین کی آنکھوں میں ابھرنے والی نفرت کی شدت سے اور بھی زخمی ہو رہی تھی

_____

"ناؤ گٹ لاسٹ..... آئندہ تم نے میری نوشی کے بارے میں ایسی بیہودہ بکواس کی نا تو زین علی تمھیں چھوڑے گا نہیں، تمھیں تمھاری اوقات یاد دلا دیں گا، اب جاؤ اور میرے سامنے آنے کی کوشش بھی مت کرنا_ آئی ہیٹ یو نگار آئی ہیٹ یو_ "زین نے خاموش کھڑی نگار کا بازوں تھام کر اسے ایک ہی جھٹکے میں کھینچ کر اپنے روم سے باہر دھکیل کر دروازہ نگار کے منھ پر بند کر دیا_____

نگار کچھ دیر پتھر کا بت بنی کھڑی رہی تھی، پھر ان کے دل میں نوشی کے لئے نفرت کا ایسا زہر پھوٹا کی اسی وقت اس نے نوشی کو برباد کر کے اسے مارنے کی قسم کھالی.... نگار کی عادت تھی جب تک وہ چیزوں کو اپنے قبضے میں کر کے اسے برباد ہی کیا نابود ہی نا کر دے اسے سکون میسر نہیں ہوتا تھا_____

"ساری زندگی تمھارے لئے خود کو سینت کر رکھا زین اور تم نے مجھے کریکٹر لیس کہہ دیا..." وہ زین کے بنگلہ سے نکلتے ہوئے اب پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی.... ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں نفرت آگ دہکنے لگی... چہرہ نفرت سے سیاہ پڑنے لگا .....

"ٹھیک ہے زین علی تو آج نگار قسم کھاتی ہے... تمھاری نوشی کو بدکردار ثابت کر کے اسے تباہ کر دوں گی اور اس کے بعد اسے اس مٹی میں خاک نا کر دیا تو میرا نام نگار نہیں.... اب نگار کا مقصد صرف تمھیں حاصل ہی نہیں کرنا ہے، تمھاری نوشی کو بدترین زندگی جیتے ہوئے موت کی سزا بھی دینا ہے_ "وہ زمین پر ٹھوکر مارتے ہوئے وہی بیٹھ گئی... اپنے دونوں ہاتھوں سے گھاس نوچ کر وہ وہاں سے مٹی ہٹاتی جیسے نوشی کی قبر کھود رہی تھی_ نوشی

کی بربادی کی داستان یہی سے شروع ہوئی تھی اور تب تک نہیں ختم ہوئی جب تک نگار کو نوشی کا خاک میں ملنے کا یقین نہیں ہو گیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

موبائل پر رینگ ہوئی تو مبین صاحب چونک کر ماضی سے نکل آئے... انہوں نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے ایلیار کو دیکھا... اس کے چہرے بھی دکھ اور افسوس رقم تھا اور آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی .....

"ممی کی کال ہے، میں دیکھ لوں_" بہت ہی ٹوٹی ہوئی مسکراہٹ تھی ایلیار کے ہونٹوں پر... مبین صاحب کے لبوں پر اس کی حالت سے افسوس بھری مسکراہٹ ابھری... وہ دکھ سے دور جاتے ایلیار کو دیکھ رہے تھے

_____

ایلیار پانچ منٹ میں ہی بات ختم کرتے ہوئے ان کے پاس آ گیا.... "نگار نے اس ٹائم کس لئے کال کی تھی ایلیار_" جیسے ہی وہ قریب آ کر پھر سے بیٹھا، مبین صاحب فکر مندی سے پوچھنے لگے_____

"جی وہ مجھے کل کسی کام سے آفس بلا رہی ہے اور کوئی پریشانی کی بات نہیں_" وہ اب بہت سنجیدہ تھا اس کے چہرے پر وہ خوشی نہیں تھی جو کچھ دیر پہلے ثمین کے ساتھ اس کے چہرے پر تھی_____

"ایلیار... ماضی میں جو ہوا وہ بھلے ہی خوشگوار نا رہا ہو مگر ایک بات یاد رکھنا... ہم سب کی دعائیں ہمیشہ تم دونوں کی ساتھ ہیں، سارا کو جب پتہ چلا تھا کی ایلیار ہی وہ لڑکا ہے جو ثمین سے محبت کرتا ہے، وہ بہت مطمئین ہو گئی تھی_ ہمیشہ اس کی دعاؤں میں تم رہے ہو_" وہ ایلیار کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اسے پیار سے دیکھ رہے تھے

_____

"یہ آپ سب کے دعائیں اور نوشی آنٹی کے صبر کا ہی نتیجہ ہے کی میں اور ثمین ایک دوسرے سے اتنی محبت کرتے ہیں_ میں آپ کا بہت ہی مشکور ہوں انکل آپ نے ان دونوں کی حفاظت کی_" ایلیار نے مسکرا کر ان کے ہاتھوں کو تھام کر عقیدت سے آنکھوں سے لگایا تھا_ مبین صاحب نے فرط محبت سے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا

_____

"آگے کیا ہوا تھا انکل..." وہ آگے کی کہانی جاننے کے لئے بیچین ہوا، ان سے الگ ہو کر بے صبری سے پوچھا

_____

"انشاءاللہ پھر سب بتادوں گا تمھیں مگر ابھی نہیں.... بہت رات ہو گئی ایلیار، ثمین بھی تو پریشان ہو رہی ہو گی کی ہم دونوں کہاں رہ گئے ہیں_ انشاءاللہ اب جب تم کہوں گے تب بتادوں گا... بہت لمبی داستان ہے یہ ایلیار اور اگر ثمین نے سن لیا نا تو وہ بہت معصوم بھی ہے اور نادان بھی کچھ غلط فہمیاں نا پال لیں ہم لوگوں کی طرف سے _" اس کا گال تھپک کر انہوں نے کہا تو ایلیار نے فوراً تائید میں سر ہلایا... وہ صحیح کہہ رہے تھے_ باقی سب اسی دن جاننا چاہیے جب ثمین نا ہو، اسے واقعی فل حال کچھ پتا نہیں چلنا چاہیے... آج وہ بہت خوش بھی تھی اور اس کی خوشی کے لئے ایلیار سب برداشت کر سکتا تھا_____

"آؤ اندر چلے بہت دیر ہو گئی ہے، تم بھی تھک گئے ہو_" مبین صاحب اس کا سر تھپک کر اٹھ گئے تو وہ بھی گہری سانس لے کر اٹھ گیا_ وہ لوگ بہت خاموشی سے اندر آئے تھے_____

ثمین ٹی وی لاؤنج میں بہت آرام سے بیٹھی اپنا فیورٹ ڈرامہ دیکھ رہی تھی_ ہاتھوں میں پاپ کارن کا پیکٹ بھی تھا_" ہو گئی سسر داماد کی بات ختم.... مجھے تو لگ رہا تھا ساری رات وہی لان میں ہی رہنا ہے آپ دونوں کو_" انہیں ساتھ اندر آتے دیکھ کر ثمین بہت تیزی سے مگر منہ بنا کر ہی بولی تھی_____

"تم کیوں جل رہی ہو اور جملہ درست کرو، سسر داماد نہیں باپ بیٹے اپنی پرسنل بات کر رہے تھے_" ایلیار اپنا موڈ فریش کرنے کے لئے فوراً اسے چھیڑنے کے لئے بولا تھا_____

"بس اٹھو اب سونا نہیں بعد میں جواب دے دینا"_ ثمین کو تنتنا کر جواب دینے کے لئے منہ کھولتے دیکھ کر مبین صاحب نے پیار سے ٹوک دیا_ وہ منہ ٹیڑھا کر کے پھر سے پاپ کارن کھاتے ہوئے ڈرامہ دیکھنے لگی

_____

"ثمین رات بہت ہو گئی ہے جاؤ جا کر سو جاؤ اب، ایلیار کو بھی صبح آفس جانا ہے_" مبین صاحب نے اس بار آگے بڑھ کر ریموٹ سے ایل ای ڈی آف کر دیا_ ایلیار آرام پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا اسے ثمین کا بگڑتا موڈ دیکھ رہا تھا_____

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

"زرا سا تو رہ گیا تھا بابا، مجھے دیکھنے دے پلیز بابا، ایلی تم جاؤ سو جاؤ، وہاں تمھارا روم ہے_" بڑے مزے سے ریموٹ اٹھا کر پھر سے ڈرامہ چلا کر ایلیار کو ملکہ نے حکم بھی دیا_ انکل نا ہوتے تو وہ اسے بتاتا اتنے دن سے دور ہے اور محترمہ کو کوئی خیال ہی نہیں، وہ فل حال اس میں کھو کر اپنی پریشانیوں کو بھول جانا چاہتا تھا_____

"کل دیکھ لینا آتا ہی رہتا ہے ابھی جاؤ_" اس بار انہوں نے پیار والی سختی دکھائی تو ثمین کو اٹھنا ہی پڑا_ دوپٹہ شانوں پر درست کر کے پیکٹ اٹھائے اٹھائے وہ روم کی طرف بڑھ گی، سلیپر پہننے کی بھی زحمت نہیں کی تھی اس نے_____

"جاؤ آرام کر لو اور کوئی ٹینشن مت لو، اللہ سب بہتر کرے گا_" مبین صاحب نے خاموش کھڑے ایلیار کا شانہ تھپکا پھر مڑ کر وہ اپنے روم کی طرف بڑھ گئے تو ایلیار بھی ادھر بڑھا جدھر ثمین گئی تھی_____

روم میں ثمین اب بیڈ پر اوندھی لیٹی موبائل کھول کر بیٹھ چکی تھی_"یہاں بھی شروع ہو گئی تم_" ایلیار نے ڈور لاک کر کے بیڈ کی طرف آتے ہوئے نرمی سے کہا_ ساتھ ہی اپنی شرٹ کے بٹن بھی کھولنے شروع کئے

_____

"بس تھوڑا سا رہ گیا ہے وہ دیکھ لوں_" ثمین کی نگاہ بس موبائل پر تھی اور منہ تیزی سے چل رہا تھا_ دوپٹہ بڑے آرام سے اتار کر تکیہ پر رکھا جا چکا تھا_____

" اچھا ٹھیک ہے بٹ میں پہنوں کیا ایکسٹرا کپڑے نہیں ہے میرے پاس_" ایلیار شرٹ اتارتا ہوا اس سے سادگی سے پوچھ رہا تھا_ ثمین نے اس بار چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا پھر موبائل کو وہی تکیہ پر رکھ کر ٹھوڑی کے نیچے مٹھی بنا کر رکھی اور شرارت سے اسے دیکھا_ "کچھ نہیں ویسے بھی بے شرموں کے سردار ہو "_

اس کے شوخ جواب نے ایلیار نے ہاتھ میں پکڑی شرٹ اس کے چہرے پر پھینکی اور دھم سے اس کے پاس اس کے اوپر گرا تھا_ "رومانٹک بات کہا جا رہا ہے مگر تم موبائل کی جان تو چھوڑ کر آ جاؤ"_ ثمین نے اپنے چہرے سے شرٹ ہٹا کر اسی شرٹ سے اسے مارا تھا_____

"بھاگو یہاں سے ابھی میرا موڈ نہیں مجھے یہ والا ڈرامہ پورا دیکھنا ہے_" ایلیار منہ بناتا اٹھ کر بیٹھ گیا_____

"میاں کی کوئی پرواہ نہیں_" وہ شکایت کرتا اٹھنے ہی لگا تھا کی ثمین نے اس کا ہاتھ تھام لیا_

"پرواہ تو صرف آپ کی ہے_" اس کے ہاتھ کو تھامے تھامے وہ اٹھ کر بیٹھی تو ایلیار نے خوش ہو کر اس کی طرف رخ موڑ لیا_

"تو پھر ہوٹل والا وعدہ پورا کرو_" اسے کھینچ کر اپنی بانہوں میں بھرنا چاہا_

"نہیں مجھے پہلے ڈرامہ دیکھنا ہے_" ثمین اسے منہ چڑاتی پھر سے موبائل اٹھا کر بیٹھ گی_ ایلیار نے اسے بس گھورا تھا_

"گھورو مت، الماری میں تمھارے لئے کپڑے ہے... میں نے خریدے ہے جا کر پہن لو_" ملکہ نے بڑے پیار سے حکم دیا تھا ایلیار مسکرا کر اٹھ گیا_____

"یہاں آکر کب سے تمھیں شاپنگ کا شوق ہو گیا تم مارکیٹ کیسے چلی گئی_ "_ ایلیار کو سچ میں تعجب ہوا تھا_ الماریوں کی طرف جاتے ہوئے پوچھا بھی_

"وہاں سے آنے کے بعد بابا خوش کرنے کے لئے آؤٹینگ پر لے کر گئے تھے... وہاں بابا شاپنگ پر بھی لے گئے تو چپکے سے خرید لیا، دل میں یہ یقین تھا تم آؤں گے ضرور تب دے دوں گی_ "ثمین بہت خوشی خوشی بتاتی اسے دیکھ رہی تھی_

"اتنی محبت اور دور دور سے_ "وہ سب بھولنے لگا تھا دل میں چھائی ساری اداسی، دکھ کہیں کھو گیا تھا_ اب دل ودماغ پر بس ثمین ہی ثمین تھی_ دل چاہا اس کے ہاتھ سے موبائل چھین کر بس اس میں کھو جائے مگر اپنی ملکہ کی ناراضگی کے ڈر سے دل مسوس کر الماری کھولی.... ایلیار نے الماری کے پٹ کھولے تھے_ ایک نگاہ ہینگر میں ٹنگے کپڑے دیکھے پھر ثمین کو_____

"مہینے بھر کے کپڑے لے کر آئی تھی کیا_ "وہ کپڑے ادھر ادھر کرتا ثمین کو دیکھ بھی رہا تھا، بات کپڑوں کی نہیں اس محبت کی تھی، جو ثمین کو ناراض رہ کر بھی اس سے تھی_____

"بس تمھارے لئے سب خریدا... اسی طرح خوش رکھا خود کو_ "وہ موبائل تکیہ پر سے اٹھاتی بس ایلیار کو دیکھ رہی تھی، آج اس کے وجود سے جیسے اس کا روم مکمل ہو گیا تھا_____

"آئی لو یو مائی لائف لیکن تم بتاؤ اس میں سے کیا پہنوں_ "خوشی سے اسے دیکھتے ہوئے ثمین کی رائے بھی مانگی

_____

"کوئی سا بھی تم پر تو سب اچھا لگتا ہے "_

"ساری رومانٹک باتیں بس دور رہ کر کرنی ہے_ "وہ ایک شرٹ اور ٹاؤزر والا ہینگر کھینچ کر نکالتا بیڈ کی طرف بڑھا

"چپ چاپ سے جا کر چینج کر لو_ "اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر ثمین نے جھٹ سے پھر سے موبائل کی طرف دیکھنا شروع کر دیا

"میری محبت کا ناجائز فائدہ اٹھا لیا کرو تم_ "وہ جھوٹی خفگی دکھاتا واش روم کی طرف بڑھا

"اتنی محبت دوں گے تو فائدہ تو اٹھاؤں گی ہی نا_ "وہ بہت اترا کر جھومی

"اس سے بھی زیادہ محبت دوں گا اور تم شوق سے فائدہ اٹھاتی رہنا وہ بھی ہر طرح کا میری جان_ "وہ والہانہ محبت سے اسے دیکھتا واش روم چلا گیا... ثمین بے انتہا خوشی کے ساتھ موبائل دیکھنے لگی، ایلیار ڈریس چینج کر کے واپس آیا تو اسے اب بھی ڈرامے میں غرق دیکھ کر اسے روم میں ہی موبائل میں مصروف چھوڑ کر ایک طرف بنی بالکنی میں چلا آیا تھا_ یہاں ریلنگ کے پاس کھڑے ہو کر مبین صاحب کی بتائی ساری باتیں سوچنے لگا کیسے کیسے اتفاق سے زندگی گزری تھی_ سوچوں میں کھویا وہ اپنی فکروں میں گم تھا

"یہاں کیوں آ گئے_ " ابھی وہ سوچوں میں ہی غرق تھا کی جب ثمین آ کر اس کی پشت سے لپٹی تھی_ ایلیار کی بغل میں سے ہاتھ ڈال کر اس کے شانوں پر اپنے ہاتھ رکھ دئے اور اسی طرح اس سے لپٹے ہوئے اپنا سر اس کی

پشت پر ٹیک دیا_ ایلیار نے اس کا ایک ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگا کر چوما.... بولا وہ کچھ نہیں تھا_ بس خاموشی سے اسے محسوس کر رہا تھا اس کے دل کی دھڑکن سے اپنے دل کو نئی زندگی دے رہا تھا_____

"ایسے چپ کیوں ہو ایلی"_ ثمین نے اسی طرح ایلیار کی پشت پر سر رکھے ہوئے پیار سے پوچھا_" بس یونہی تم بولونا_ ڈرامہ ختم ہو گیا تمھارا_" ایلیار گہری سانس لے کر اس بار اس کی طرف پلٹ گیا تھا پھر اس کے منھ سے بے ساختہ تعریف نکلی تھی .....

"واؤ آج یہ کرم کیسے_" ایلیار نے جیسے ہی پلٹ کر اسے دیکھا، اس کی آنکھوں میں تعجب کے ساتھ ساتھ جگنو سے چمکے تھے_ سنگ مرمر سا تراشا بدن اپنی ساری رونمائی لئے اس کی آنکھوں کو خیراں کر رہی تھی_ تو وہ جھوٹ موٹ کا ڈرامہ والا ناٹک کر رہی تھی_ اسے سرپرایز دینا تھا وہ بھی ایسا سرپرایز_____

"اچھا ہے نا آج ہی بھابھی کے ساتھ لائی ہوں_" وہ بلا جھجک کے اس سے الگ ہو کر کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو گئی_ بالوں کی لٹ کو پیچھے کی طرف جھٹکا اف اس کا قاتلانہ انداز_____

"بجائے اچھا کے یہ پوچھتی ہاٹ لگ رہی ہوں نا_" ایلیار کی آنکھیں اس پر جیسے جم گئی تھی، پینک کلر کی اس کی سلیولیس نائٹی اس کے جسم کو نمایاں کر رہی تھی_ اس پر سے لائٹ سا میک اپ اور بالوں کو اس نے اٹھا کر کریچر میں جکڑا ہوا تھا پھر بھی کچھ لٹیں اس کے چہرے اور گردن کو چوم رہی تھی_ اس کا بے تحاشا حسن اور بھی بھڑک اٹھا تھا_ ایلیار سب بھول گیا ساری پریشانی ساری الجھنیں_ دل میں بس اب سرکش جزبات افان مچانے لگے_____

"اف کیسے گندے ہو تم بس اچھا اور پیارا کہا کرو_" خود پر جمی ایلیار کی نگاہوں نے جیسے ثمین کی ساری محنت وصول ہو گئی مگر ری مارکس پسند نہیں آیا_____

"اچھا کہوں یا پیارا کہوں یا ہوش میں آنے کی کوشش کروں.... ہوش تو گم کر چکی ہو، مجھے پاگل بنانے کی یہ ادا تو گھائل کر گئی ہے_" ایلیار نے ایک ہی جھٹکے سے اس کی کلائی پکڑ کر اپنے قریب کھینچ لیا_ وہ سیدھے اس کے سینے سے آ لگی_ ثمین اب زرا سا شرمائی اور گھبرائی تھی_ ایلیار کی بہکی نظریں اور بہکی آواز اب بھی وہ شرما جاتی تھی_ اس لئے چہرے پر گلابی رنگ پھرنے لگا_ "ایسا حسین روپ دھر کر مجھے تباہ کرنے کا کوئی حق نہیں آپ کا _" ثمین کے کھلے بازوں پر انگلی نیچے سے اوپر لاتے ہوئے اس کی آنکھیں بہک رہی تھی_____

"بس تمھارے پاس ہی تو ہے سارے حق_ "کسمسا کر وہ شرمائی شرمائی سی بولی_____

"ایک تو ایسا روپ اوپر سے تمھارا یہ شرمانا_ مجھے تو تم نے لوٹ ہی لیا ہے_" اس کی یہی ادا تو ایلیار کو اور بھی دیوانہ کرتی تھی_____

"چپ نہیں رہ سکتے تم_ "ثمین نے بلش ہو کر اسے گھورنا چاہا لیکن اس کی نگاہوں کی وہ بے باک چمک ثمین کی پلکیں جھٹ سے گر گئی_ وہ بڑے ہی والہانہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے جھکا تھا بڑی شدت سے اس کے شانہ پر اپنے سلگتے ہونٹ رکھ دئے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"آ گئی میری بیٹی، میں تو اپنی بچی کی صورت دیکھنے کے لئے بھی ترس گئی تھی_" ثمین کو گلے سے لگاتے ہوئے بڑی ماں بہت ہی محبت سے بولی تھی_ وہ ابھی کچھ دیر پہلے یی مبین صاحب کے ساتھ ادھر آئی تھی، مبین صاحب کو اچانک گاؤں جانا پڑا تو فائق اور ایلیار سے مشورہ کر کے وہ اسے یہاں چھوڑ گئے تھے_____

"میں بھی آپ کو بہت یاد کر رہی تھی بڑی ماں، کتنا آپ سے ملنے کا دل ہو رہا تھا_ بس مجبور تھی وہ لوگ مجھے یہاں لا ہی نہیں رہے تھے، آپ کا بیٹا تو خاص طور پر مجھے میکے بٹھائے ہوئے تھا_" ثمین بھی ان کے شانے پر دونوں بازوں کو لپیٹے ان سے لپٹی ہوئی بہت ہی خوشی خوشی سے بولی_____

"آنے دو نالائق کو کان کھینچوں گی اس کے_" انہوں نے جیسے ثمین کا دل خوش کر دیا_ "سچ میں کھینچے گی نا_" بڑی اس کی معصومیت پر زور سے ہنس دی... کتنی کمی محسوس ہو رہی تھی انہیں اپنی اس بیٹی کی_____

"اب کبھی مت جانا ہمیں چھوڑ کر_ کیسے گھر کو سونا کر کے چلی گئی تھی تم_" بڑی ماں اس کا سر تھپکتی بہت سرشار تھی، ایلیار بیوی کی حیثیت سے وہ اسے اور بھی پیاری ہو گئی تھی____

"اور کیا جھگڑے کس گھر میں اور کس میاں بیوی میں نہیں ہوتے_ اب جھگڑا ہو بھی جائے تو تم اس طرف آکر بسیرا کر لینا مگر پلیز گھر چھوڑ کر مت جانا_" وہاں آکر بڑی ماں کے پاس بیٹھتی نیلم بھی بولے بنا نہیں رہ سکی_ ثمین بس خوشی سے ہنسی تھی_____

"میں تو اب نہیں آنے والی تھی، بس وہ بابا کو اچانک گاؤں جانا پڑا اور وہ مجھے لے آئے_ آپ کے دیور کو اچھے سے بتانا تھا مجھے لڑنے کا مزا_" ثمین بڑی ماں کے کاندھے پر ٹھوڑی رکھ کر شرارت سے نیلم کو دیکھ رہی تھی_ بڑی ماں نے پیار سے اس کا گال تھپکا_____

"تم دونوں کی دکھاوے کی لڑائی میں اچھے سے سمجھ گئی ہوں_ کیوں بڑی ماں یہ دونوں بس ڈرامہ کرتے ہیں نا لڑنے کا اور ایک دن بھی ایک دوسرے کے بنا رہا نہیں جاتا_" نیلم پیر پر پیر رکھ کر بڑے آرام سے ثمین کو شرمندہ کر چکی تھی_ وہ بس کھسیانی ہو کر انہیں آنکھیں دکھانے لگی تھی_____

"اللہ تم دونوں کی محبت کو سلامت رکھے_ کسی کی بھی بری نظر نا لگے_" بڑی ماں نے بہت پیار سے ثمین کو اپنے سامنے کر کے اس کی پیشانی چومی تھی_____

"آمین_" نیلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دل سے آمین کہا تھا_ دل میں تو ثمین کے بھی اپنی محبت کی ہمیشگی کی صدا نکلی تھی_____

پھر وہ لوگ آپس میں باتوں میں جٹ گئی_ آرام سے لان میں بیٹھی وہ لوگ دنیا جہان کی باتیں کر رہی تھی_ باتیں کرتے ہوئے ثمین کو بیچینی سے ایلیار کے آفس سے آنے کا انتظار تھا_ وہ دو دن پورا اس سے ملی بھی نہیں

تھی تھی_ وہ مجبوری کی وجہ سے آ بھی نہیں پایا تھا اور ثمین نے اس سے ناراض ہو کر اپنا موبائل بھی آف کرتے ہوئے جنگ کا اعلان کر دیا تھا_ مگر اب اپنے گھر آ کر ایلیار کے بغیر وہ بیچینی سی محسوس کر رہی تھی_____

نگار بیگم بڑے آرام اور سکون سے وہاں سے گزر کر اپنے روم میں جا رہی تھی کی لان میں گونجتی ہنسی مذاق کی باتوں کی آوازیں ان کے کانوں میں پڑی تو انہوں نے تھوڑا تجسس سے ادھر کی طرف دیکھا تھا_ جہاں آپا کے ساتھ وہ دونوں بھی بیٹھی تھی_____

"تو تم پھر سے آ گئی_" نگار نے بہت ہی سرد تاثر کے ساتھ ثمین کو دیکھا تھا_ وہ آنکھوں میں برف سی کاٹ لئے ثمین کو گھور رہی تھی_ دماغ میں پھر سے کئی تصویریں بننے بگڑنے لگی_ ایک ایک کر کے بہت سے منظر نے انہیں جلانا شروع کر دیا تھا_ "تمھیں بھی معلوم پڑ جائے گا کی نگار سے کھیل کھیلنے کا کتنا برا انجام ہو سکتا ہے تمھارے لئے_" بہت زہریلے انداز میں سوچتی وہ ثمین کو بس نفرت سے گھورے جا رہی تھی _____ _

"کیا دیکھ رہی ہے ممی؟.." اچانک ہی ایلیار نے پیچھے سے ان کے شانہ پر ہاتھ رکھ دیا تو وہ چونک کر مڑی تھی

_____

"یہ لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے_" بنا کوئی تمہید باندھے وہ بہت زہر بھرے انداز میں بولی تھی_ ایلیار بس گہری سانس لے کر انہیں دیکھنے لگا_ ان کے چہرے پر بس نفرت ہی نفرت تھی بے تحاشا نفرت_ جسے پہلے کی طرح اب انہوں نے چھپانے کی کوشش بھی نہیں کی_ ایلیار نے ایک نظر بے خبر ثمین کو دیکھا پھر نگار کو

_____

"اسے اس کا باپ لے کر چلا گیا تھا نا اور یہ اس گھر سے ہمیشہ کے ارادے سے گئی تھی نا.... پھر یہ میرے گھر میں کیا کر رہی ہے_" وہ اب بھی بہت ہی زہریلے انداز میں ثمین کو دیکھ رہی تھی_ ایلیار بہت سنجیدہ ہو گیا_ نگار بیگم اب کھل کر اس کی مخالفت کرنا شروع ہو چکی تھی اور اب اسے بھی سب ظاہر کرنا تھا_____

"مبین انکل چلے گئے ہے_ اس لئے ڈیڈ ثمین کو یہاں لے آئے ہیں_" وہ بہت تحمل سے اپنا غصہ دباتے ہوئے انہیں ثمین کے آنے کی وجہ بتا رہا تھا_____

"تو یہ اپنے نام نہاد کے باپ کے ساتھ نہیں جا سکتی تھی_ دنیا میں اس کا کوئی اور ٹھکانا نہیں جہاں یہ اپنا منحوس چہرہ لے کر دفن ہو جائے_ کیوں بار بار میرے گھر میں آ جاتی ہے_" وہ اس بار بہت زور سے چلائی تھی_ ان کے اس طرح چلانے سے وہ لوگ بھی متوجہ ہو ہی گئی تھی_____

بڑی ماں جلدی سے اٹھ کر وہاں آئی ان کے پیچھے نیلم اور گھبرائی سی ثمین بھی_ ایلیار نے ماتھے پر سیکڑوں بل ڈال کر نگار کا بے تحاشہ غصے بھرے انداز کو دیکھا_ وہ خود پر بہت ضبط کر رہا تھا_ ورنہ دل تو یہی کہہ رہا تھا کی اپنی ممی سے پوچھے_ کیا اپنی نفرت میں انہیں یہ بھی بھول گیا ہے کی ثمین اس کی بیوی ہے اور اس گھر پر اس کا حق ہے_ اس طرح بولتی چلاتی وہ کہیں سے بھی ایک ویل مینرڈ عورت نہیں لگ رہی تھی_ جیسی وہ ہمیشہ سے ظاہر کرتی تھی_____

"اس کا باپ ابھی زندہ ہے تو پھر اسے کہیں اور ٹھکانے کی کیا ضرورت پڑیں گی_" فائق صاحب ان کے سارے جملے سن کر ادھر ہی آ گئے_ وہ ایلیار کے ساتھ ہی آئے تھے مگر مبین صاحب کی کال کی وجہ سے انہیں وہی رک جانا پڑا اور اسی وجہ سے انہیں یہاں پہنچنے میں زرا دیر ہوئی تھی_ نگار کے چلانے پر وہ بھی متوجہ ہو گئے

تھے اور ان کے آخری جملے سن کر بہت ہی نفرت سے بھرے تھے وہ_ اس لئے وہاں آکر انہوں نے پتھریلی آواز میں نگار سے کہا_____

"سگا باپ بھی زبردستی کے بنائے گئے ٹھکانے پر قبضہ جما کر بیٹھا ہوا ہے_ سارے بے شرموں کا خاندان میرے اسی گھر میں جما ہے_" نگار بہت ہی حقارت سے انہیں اور ثمین کو دیکھ کر پھنکاری_ فائق صاحب کی پیشانی پر ہزار بل پڑے تھے_ ادھر ثمین کو عجیب طرح کی شرمندگی کا احساس ہوا تھا_ آنکھیں بھی نم سی ہو گئی_ نگاہیں فوراً ایلیار کی سرخ ہوتی آنکھوں سے جا ٹکرائی_____

"کون زبردستی رہ رہا ہے اور کون بے شرموں کے خاندانوں سے ہیں، تم اچھے سے جانتی ہو... لگتا ہے تمھیں پھر سے بتانا پڑیں گا کی میری کیا حیثیت ہے_" فائق صاحب ان کے مقابل میں کھڑے ہو کر ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کڑوے لہجے میں بولے_____

"تمھاری حیثیت یہ ہے فائق معین علی کی تم ایک نہایت ہی گھٹیا انسان ہو اور تمھارا گھٹیا پن ایسا ہے کی تم نے اپنی دو کوڑی کی بیٹی کو میرے بیٹے کے لئے استعمال کیا.... اس کی خوبصورتی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میرے بیٹے کو جال میں پھنسایا.... اس کا سودا کیا ایک دلال کی طرح_" وہ بہت چبا چبا کر بہت ہی گری ہوئی بات بول رہی تھی_ ان کے ذلالت پر اتر آنے پر، فائق صاحب کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی، ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لی انہوں نے

_____

وہی یہ سب سن کر ثمین جیسے شرم سے زمین میں ہی گڑ گئی_ آنکھوں سے فوراً آنسو بہہ کر گالوں پر لڑھکے تھے_ نگار کی باتیں ایسی تھی کی بڑی ماں کا دل کہا آج وہ انہیں تھپڑ ہی مار دے، وہ تعنے دیتے ہوئے یہ بھی بھول رہی

تھی کی اس میں ان کے اپنے بیٹے کی ہی توہین ہے_ نیلم بہت غصے سے انہیں دیکھ رہی تھی اور ایلیار کا بس چل رہا تھا آج اپنے آپ کو ہی ختم کر دے ساری جھنجھٹ ہی ختم ہو جائے گی... ساری کہانی مبین صاحب سے سن کر وہ بہت زیادہ ٹوٹ چکا تھا_ "ممی_" ایلیار دانت پر دانت جمائے انہیں دیکھ رہا تھا_ ثمین کی بھیگی آنکھوں سے گرتے آنسو کا سوال پڑھ کر اب اسے چپ نہیں رہا جا رہا تھا_____

"تم تو خاموش ہی رہنا ایلیار.... ہر گز ہمارے بیچ میں مت بولنا، ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا تمھارے لئے_" نگار اس کی طرف مڑ کر اس کے اوپر بہت غصے سے دہاڑی تھی_ یہ پہلی بار تھا کی انہوں نے اس طرح اس سے غصے سے ٹوکا تھا_ وہاں موجود سب کے چہرے پر تعجب بھرے اثرات ابھرے تھے... وہی ایلیار کے چہرے کا سرد پن اور بڑھ گیا_____

"یس... تم مت بولو ایلیار یہ میرے اور اس کے بیچ کا ہی معاملہ ہے اور میں ہی اسے ختم کروں گا_" فائق صاحب آنکھوں سے خون ٹپکاتے ہوئے نگار کو دیکھ رہے تھے_ انہوں نے ایلیار کو دیکھتی نگار کا بازوں پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا اور انگارے برساتے لفظوں میں بولنا شروع کیا .....

"آج بتا دوں نگار کی اگر میں گھٹیا ہوں تو تم اس سے بھی زیادہ گھٹیا اور گری ہوئی عورت ہو_ جس نے اپنے مفاد کے لئے اپنے بیٹے کی خوشیاں تک کی بھی پرواہ نا کرتے ہوئے اس کی محبت کو برباد کرنا چاہا_ تم نے ثمین کی جان تک لینی چاہی_" نگار کے بازوں کو تھامے تھامے وہ غرا رہے تھے_ بڑی ماں اور نیلم کو جیسے شاک لگا تھا_ ثمین رونا بھول کر صدمے سے ایلیار کی شکل دیکھنے لگی_ ایلیار کی نگاہیں شرمندگی سے جھک گئی تو وہ اب سمجھی کیوں ایلیار اسے اب نگار سے دور رکھنا چاہتا تھا_____

"جھوٹ بالکل جھوٹ میں نے کبھی ایسی حرکت نہیں کی_ تم تو ہمیشہ ایسے تھے اپنا جرم میرے اوپر ڈال دینا چاہتے ہو_" نگار نے اپنا بازوں چھڑا کر سرے سے انکار کیا تھا ایلیار کا سر اور جھک گیا_ اس جھگڑے سے آج اس کے دل کے سو سو ٹکڑے ہو رہے تھے_____

"مجھے معلوم ہے تم یہی کہوں گی_ اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش تم نے ہمیشہ کی نگار مگر یہ تمھاری بھول ہے کی تمھیں سب بے گناہ سمجھتے ہیں_ تمھاری اصلیت سب پر کھل چکی تھی پہلے بھی اور اب بھی_ میں اپنی بیٹی کے اوپر کبھی تمھارا سایہ بھی نہیں پڑنے دیتا مگر تمھارے شوہر کی التجا نے مجبور کر دیا.... وہ تمھیں ہارا ہوا دیکھنا چاہتا تھا_ تمھیں معلوم ہے زین نے ثمین کا نکاح کیوں کروایا تھا_ صرف اور صرف تمھیں سزا دینے کے لئے، وہ نوشی کا بدلہ تمھارے بیٹے سے اس کی بیٹی سے ہمیشہ کے لئے باندھ کر لینا چاہتا تھا_ وہ نوشی سے اتنی محبت کرتا تھا کی اگر وہ اس سے جان بھی مانگ لیتی تو وہ خوشی خوشی دے دیتا تمھارا بیٹا کیا چیز تھا، اس نے اس کی محبت پر بیٹا، جائداد، یہاں تک اپنی جان بھی لٹادی_" ان کی حقارت بھری نظریں سچائی بتاتے ہوئے وہ غراتے ہوئے بول رہے تھے، نگار کو اب صحیح معنوں میں شاک لگا تھا_____

"اور بھی بتاؤں تمھاری حیثیت کیا ہے.... " وہ ان کے چہرے پر جھک کر آنکھیں ڈال کر زہر زہر ہو رہے تھے_" زین کی نظر میں تم دو کوڑی کی کیا ایک کوڑی کی بھی نہیں تھی_ زبردستی کی اس شادی سے وہ نفرت کرنے لگا تھا تم سے، اتنی نفرت کی اس نے کبھی دل سے تمھیں بیوی کی بھی حیثیت نہیں دی محبت کیا دیتا... صرف ایک عورت ہی سمجھا اور میری نظر میں تم ایک ایسی عورت ہو کی کبھی میرے دل میں ایک لمحے کے لئے بھی تمھیں کوئی حیثیت دینے کا خیال چھو کر بھی نہیں گزرا_ تم مجھے عورت نہیں ہمیشہ ناگن نظر آئی_ مجھے تم سے ہمیشہ گھن

آئی اور آتی ہے_ تم اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود بھی میری نظر میں اس عورت کی طرح رہی.... جس پر میں نے کبھی ایک مرد بھری نگاہ ڈالنا بھی گوارا نہیں کیا، شوہر ہونا تو بہت دور کی بات ہے_" وہ بہت آہستہ آہستہ سے بولے تھے مگر وہاں موجود سب کے کانوں میں ان کے ہر جملے صاف صاف پہنچ رہے تھے_____

ایلیار کے دل کو جیسے کسی نے مسل دیا تھا یہ اس کی ماں کی نہیں اس کی بھی بے عزتی تھی مگر وہ یہ بے عزتی سہنے کے لئے مجبور تھا کیونکہ نگار کے جرم تلے وہ دب چکا تھا_ وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہ گیا تھا_ احساس توہین سے نگار کا چہرہ سرخ ہو گیا... فائق سے نگاہ ہٹا کر انہوں نے باری باری سب کے چہرے کی طرف دیکھا تھا پھر ان کی نگاہ ثمین پر ٹھہر گئی_ انہیں لگا جیسے وہ نوشی ہو اور اس پر ہنس رہی ہو_ جیسے وہ کہہ رہی ہو دیکھ لو نگار تم ساری کوششوں کے باوجود بھی مجھ سے پیچھے رہ گئی، کل بھی تم میرے ہاتھوں ہاری تھی آج بھی تم میرے ہاتھوں سے ہار گئی..... نوشی ان پر لگاتار ہنس رہی تھی اور نگار لہو رنگ آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی_____

اف ان کی خونی نگاہیں.... ثمین ان کی نگاہوں سے بے انتہا خوف زدہ ہو کر نیلم کے پیچھے چھپنے لگی..... نگار اسے دیکھتے ہوئے جیسے درد سے بلا بلا اٹھی یوں سرے عام اپنی بے عزتی پر وہ زخمی ناگن کی طرح پھنکاری_____

"بڑا غرور ہے نا تمھیں اپنی بیٹی اور اپنی مری ہوئی بیوی پر نا تو آج میں دکھا دوں گی کی میرا بیٹا صرف اپنی ماں کا ہے، وہ وہی کرے گا جو میں چاہوں گی_ تب تمھیں پتا چلے گا کی کون کس پر تھوکتا ہے_" وہ جھٹکے سے ایلیار کی طرف مڑی، وہ بالکل ساکت کھڑا بس خود کو تماشا بنتا دیکھ رہا تھا_ تماشا تو ہی بن گیا تھا وہ.... ہر کسی نے اسے اپنے مفاد کے لئے استعمال کیا_ اپنی اپنی نفرت کے لئے استعمال کیا... اپنی اپنی انا کا پرچم بلند رکھنے کرنے کے لئے_ وہ آنکھوں میں بے تاثر سا انداز لئے نگار کو دیکھ رہا تھا_____

"ایلیار تم ابھی اور اسی وقت ثمین کو طلاق دوں گے_" ان کی اچانک اس بات پر ایلیار کے دل پر ایک خنجر اور گڑا تھا_ ثمین نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا_ فائق صاحب نے ہونٹ بھینچ لئے_____

"نگار بس کرو کیا تماشا لگایا ہوا ہے_ شادی بچوں کا کھیل نہیں ہے_" بڑی ماں تڑپ کر آگے بڑھی_ ایلیار کے چہرے پر چھا گئے غموں کے احساس نے انہیں تڑپا دیا تھا_ وہ کیسے نہیں بولتی_____

"آپا آپ بیچ میں مت بولے یہ میرے اور میرے بیٹے کا معاملہ ہے آپ کے بیٹے کا نہیں_ اس لئے زبردستی کی دخل اندازی مت کرے_ پھوپھو ہے پھوپھو ہی رہے، ماں بننے کی کوشش مت کرے_" انہوں نے ہاتھ اٹھا کر بہت ہی بدتمیزی سے انہیں ٹوکا تھا_ ایلیار خالی خالی نظروں سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا_ جن کا یہ دعویٰ تھا کی وہ دنیا میں اسے سب سے زیادہ چاہتی ہے_ اس کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہے اور آج اس سے اس کی زندگی چھین لینا چاہتی ہے_____

"ایلیار تم اسے ابھی اور اسی وقت طلاق دوں گے_ تم اس انسان سے اپنی ممی کی بے عزتی کا بدلہ لوں گے_" وہ ایلیار کی ہر حالت سے بے خبر فائق صاحب کو دیکھتے ہوئے زخمی ناگن کی طرح پھنکار رہی تھی_ ثمین کی آنکھوں میں بے انتہا خوف چھلکا تھا.... دل کی دھڑکنیں رکنے لگی اس نے سہارے کے لئے نیلم کا ہاتھ اور مضبوطی سے تھام لیا_ وہ بیچاری خود حیران پریشان سی اس کا ہاتھ تھامے ہوئے کھڑی تھی_ فائق صاحب اب کچھ نہیں بول رہے تھے اب فیصلہ ایلیار کے ہاتھ میں تھا وہ جو چاہے کرے_ وہ بھی اب دیکھنا چاہتے تھے محبت پھر کیا کرتی ہے

_____

"ایلیار کیا کہا میں نے تم سے_ طلاق دو اس لڑکی کو_" انہوں نے ساکت کھڑے ایلیار کا بازوں ہلا کر بہت غصے سے اسے دیکھا_____

"کیوں؟..." وہ بولا تو بہت سرد آواز تھی اس کی_____

"کیوں؟" انہیں شاک لگا ایلیار کے جواب پر وہ چلائی_" تمھاری ماں کی بے عزتی کر رہا ہے یہ شخص.... زندگی بھر اس نے مجھے تڑپایا، میری یہ حیثیت ہے اس کے آگے اور تم کہتے ہو کیوں.... تمھیں اپنی ماں کی پرواہ نہیں ان کی عزت کی کوئی احساس نہیں_ آج تمھیں اس کی بیٹی کو طلاق دے کر، اس کے غرور کو توڑ کر، اپنی ماں کے اتنے سالوں کے صبر کا انعام دینا ہے، اسے مزا چھکا دو کی تم اپنی ماں کے لئے کیا کر سکتے ہو_" وہ جو کچھ بول رہی تھی فائق صاحب مشکل سے خود پر کنٹرول کر رہے تھے_ ثمین کا دل کہا ان کا منہ نوچ لیں جو اپنے آپ کو مظلوم اور اس کے بابا کو ظالم ثابت کر رہی تھی_____

"یہ آپ دونوں کا میٹر ہے میں کچھ نہیں کر سکتا_ بہت سالوں پہلے آپ نے مجھے یہی کہہ کر چپ کرا دیا تھا نا ممی، جب میں نے آپ سے پوچھا تھا کی آپ دونوں نارمل ممی ڈیڈ کی طرح کیوں نہیں ہیں.... کیوں آپ دونوں ایک دوسرے سے محبت سے پیش نہیں آتے.... تو آپ نے ہی مجھے چپ کروا دیا تھا یہی کہہ کر نا کی یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے، میاں بیوی کے پرسنلز میں دخل اندازی مت کرو_ تمھیں بولنے کا کوئی حق نہیں تو آج مجھے کیوں گھسیٹ رہی ہے اپنے درمیان_" وہ بہت ہی تحمل سے انہیں سب یاد دلا رہا تھا_ نگار اور بھی بھڑک گئی_____

"ایلیار وہ اور معاملہ تھا یہ میری عزت کا سوال ہے، تمھیں ثمین کو طلاق دینی ہو گی"_ سب ایسے کھڑے تماشے دیکھ رہے تھے جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو_____

"طلاق دینے کا حق نہیں میرے پاس_" وہ اب بھی بہت تحمل سے سب برداشت کرتے ہوئے کہہ رہا تھا

"ہیں.. سارے حق تمھارے پاس ہیں، تم جھوٹ بول رہے ہو.... تم ابھی کا ابھی اسے طلاق دو ابھی کا ابھی ورنہ... " نگار اس بار انگلی اٹھا کر بولی

"ورنہ کیا... " ایلیار کی آنکھوں کی سرخی بھڑتی ہی جا رہی تھی

"اس بار تمھیں اپنی ماں اور بیوی میں سے ایک کو چننا ہو گا_" وہ غرایا

"آپ کیا سمجھتی ہے آپ مجھے اس دھمکی سے کنوینس کر لیں گی اور میں آپ کی مان جاؤں گا.... ثمین کو کبھی طلاق نہیں دوں گا نونیور کبھی نہیں مر جاؤں گا تو بھی نہیں_" ایلیار کے اٹل ارادے کا اس کی آواز سے ہی پتا چل رہا تھا_ نگار کی آنکھیں پھٹ گئی اور باقی سب کے چہرے پر سکون چھا گیا

"ایلیار میں خود کو مار ڈالوں گی اگر تم نے ثمین کو طلاق نہیں دی تو_" اپنی بات منوانے کے لئے نگار کسی بھی حد تک جانے کے لئے تیار تھی... ثمین کا دل ڈر کر سکڑنے لگا

"میں ثمین کو طلاق نہیں دوں گا بلکہ اس بار کوئی نہیں مرے گا نا آپ نا ثمین.... اس بار میں خود ہی آپ دونوں کی زندگی سے نکل جاؤں گا_ ہمیشہ میری ہی ذات آپ لوگوں کے بیچ جھگڑا بنتی ہے نا تو میں چلا جاؤں گا ہمیشہ کے لئے_ میری وجہ سے سارے جھگڑے ہیں نا تو میں ہی ختم ہو جاؤں_" اس بار وہ اتنے غم اور غصے سے پھٹ پڑا تھا

کی ایک بار گی نگار کا دل بھی تڑپ گیا_ ثمین نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا_ وہ اس کی طرف دیکھ ہی نہیں رہا تھا وہ اب بھی نگار سے بہت ٹوٹے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا_____

"کوئی یوں سودا کرتا ہے اپنی اولاد کا، جیسے میرے ماں باپ نے میرا کیا ہے_ ڈیڈ نے اپنی انا کی تسکین کے لئے، اپنے انتقام کے لئے، میرا نکاح کروایا اور آپ اپنے بدلے کے لئے مجھ سے میری محبت چھین لینا چاہتی ہے.. مجھ سے طلاق دلوانا چاہتی ہے..... آپ لوگ بتائے میری کوئی حیثیت ہے کوئی اوقات ہے آپ لوگوں کی نگاہوں میں_ "درد سے اس کی آواز نم ہو رہی تھی_ "بچپن سے میں ایک ایسا بچا رہا ہوں ممی.... جو ایک نفرت محبت کی جنگ کے بیچ زبردستی اس دنیا میں لایا گیا اور اب بھی اس بچے کے جوان ہونے کے باوجود بھی اسی جنگ میں میرا ہی استعمال ہو رہا ہے_ ہر کوئی مجھے اپنے اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہوئے اپنی جنگ کی بازی میں میرے ساتھ کھیل رہا ہے، میری خواہش میری خوشی کی پرواہ ہے کسی کو_ "اس کی درد میں ڈوبی آواز اور حقیقت بھری باتیں، فائق صاحب کی نگاہیں جھک گئی، ایلیار کے غم سے بولنے پر انہیں اندر ہی اندر پچھتانے پر مجبور کیا تھا

_____

"میں اندر ہی اندر سے مر رہا ہوں ممی، میں نے ہمیشہ خالص محبت بانٹی تاکی مجھے بھی خالص محبت ملے مگر ہر بار پھر بھی میری ذات ہی سب کے تکلیف بنی_ کسی نے مجھ پر اعتبار نہیں کیا کسی کو مجھ سے وہ محبت نہیں جیسی میں چاہتا ہوں_ سب کو اپنے اپنے جذبات کی پرواہ سب کو اپنا اپنا انتقام لینا ہے_ سب کو ایلیار کی ذات پر سے گزر کے ہی اپنا مقصد پورا کرنا ہے_ کیوں ممی کیوں میری کوئی فیلنگز نہیں_ میری بھی کچھ خواہشات ہے میں بھی انسان ہوں کوئی فٹ-بال نہیں جس کے پیر وتلے آجاؤں وہ اپنی مرضی سے کک مارے اور اب مجھ سے میری

زندگی چھیننا چاہتی ہے نا تو پھر ٹھیک ہے میں ہی چلا جاتا ہوں سب کے درمیان سے نا میں رہوں گا نا کوئی انتقام ہو گا نا کوئی مقصد_ "اس بار وہ برداشت نہیں کر سکا تھا وہ غصے اور درد سے بولتا چلا گیا_ سب کے سب اپنی جگہ پر ساکت ہو گئے_____

ثمین کے دل میں جیسے کسی نے چھری چلا دی ہو وہ ایلیار کی تڑپ پر تڑپ اٹھی اور اسی تڑپ نے جیسے اسے سب کی موجودگی بھلا دی_ دوسرے ہی لمحے میں وہ تیزی سے نیلم کے پاس سے تقریباً دوڑ کر ایلیار کے گلے سے آ لگی _" مجھے معاف کر دو ایلی... آئی ایم سو سوری میں بھی تمھاری گناہ گار ہوں_ میں بھی ان ہی لوگوں کی طرح ہوں جو ہمیشہ تم سے اپنا حق سمجھ کر محبت وصولتی رہی ہوں.... تمھارے جیسے اچھے بندے کے لئے ہم سب ڈیزرو نہیں کرتے تھے مگر پھر بھی ایلی آئی لو یو سو مچ.... لو یو سو مچ مجھے معاف کر دو... مجھے چھوڑ کر مت جانا_ میں بہت بری ہوں بہت بری مگر پھر بھی پھر سے مجھے معاف کر کے میرے پاس رہو میرے ساتھ_" ایلیار سے پوری قوت سے لپٹی وہ بری طرح سے روتے اس سے التجا کر رہی تھی_ ایلیار کے دل میں جلتی آگ پر جیسے کسی نے پانی ڈال دیا_ ثمین کے ایسے ریکیشن کی اسے امید نہیں تھی اپنی محبت پر اسے ناز ہوا تھا_ ایک ثمین ہی تو تھی جو اسے سمجھ سکتی تھی... وہ بھلے نادان صحیح مگر ہمیشہ اسے خالص ہی محبت سونپیں گی، وہی ہے جو بغیر کسی فائدے کے اسے ہمیشہ ٹوٹ کر چاہیں گی.... ثمین کو سمیٹ کر اس نے سکون سا محسوس کیا تھا_____

"ایلی آئی لو یو... لو یو سو مچ مجھے معاف کر دو_ میں اب کبھی بھی تم سے ناراض نہیں رہوں گی، وعدہ تم سے بحساب محبت کروں گی، مجھے اپنے ساتھ ہی لے چلو چاہے وہ موت ہی کی طرف کیوں نا ہو_" اپنا چہرہ اس کے سینے سے ہٹا کر اس نے ایلیار کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں بھر لیا .....

"کبھی تم سے نہیں لڑوں گی کبھی تم سے کوئی بد تمیزی نہیں کروں گی_ ہمیشہ تم پر اعتبار کروں گی بس مجھے چھوڑ کر مت جانا_" وہ روتے ہوئے بہت معصومیت سے اس سے وعدہ کر رہی تھی_ بڑی ماں اور فائق صاحب بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہے تھے_ نیلم کی بھی آنکھیں نم تھی دیکھ تو نگار بھی رہی تھی مگر ایک بت کی طرح ایلیار کے الفاظوں سے جو دل میں مامتا جاگی تھی وہ ثمین کے اس طرح اس سے لپٹتے اور اظہارِ محبت کرنے سے کہیں دور جا سوئی_ وہ اب ایلیار ثمین نہیں... نوشی اور زین بن گئے ان کے لئے.... نفرت بھڑک گئی_____

"تمھیں چھوڑ کر جا بھی نہیں سکتا کبھی بھی نہیں_" ایلیار سنجیدگی مگر محبت سے اس سے بولا اور اسے پھر سے اپنے سینے سے لگا لیا_ وہی تو تھی اس کے دل کا سکون دل کا قرار_____

"واہ بھئی واہ.... آج پتا چل گیا حسن کے دام کیا کیا رنگ دکھا سکتے ہیں_" نگار نے ایک دم سے طنز سے کہتے ہوئے تالی بجائی تو ثمین کو سینے سے لگائے ہوئے ایلیار کے چہرے پر پھر سے سختی چھا گئی_ اب نگار دوسرا تماشا کرے گی یہ سوچ کر وہ اور بھی سنجیدہ ہو گیا_____

"نگار جتنے تماشے سب کو دکھانے تھے دیکھ لئے گئے ہے، بس سب ختم کروں گی تم_ تم طلاق کے علاوہ جو چاہو میں کرنے کے لئے تیار ہوں ایلیار اور ثمین کے لئے_" فائق صاحب اس بار بہت ہی تحمل سے ان سے بولے تھے_ گھر کے ملازمین جمع ہو گئے تھے اور وہ اب نہیں چاہتے تھے کی ایلیار کے جذبات پر پھر کوئی ضرب لگے اس لئے مصلحت کے تحت انہوں نے یہ سب ختم کرنا چاہا_ ایلیار نے ایک بار اپنی سگی ماں اور ایک بار اپنے اس ڈیڈ کو دیکھا.... انہوں نے صرف اس کے لئے کتنی قربانیاں دی اور آج پھر وہ جھک رہے تھے_____

"تماشے تو اب لگیں گے اور کیا شان سے لگیں گے... زرا اپنی بیٹی کی بھی تو بے شرمی دیکھو، کیسے میرے بیٹے سے گلے لگ کر عشق کا اظہار ہو رہا ہے_" وہ طنز سے ثمین کو دیکھ رہی تھی_ ثمین شرمندہ سی ہو کر دور ہٹنے لگی مگر ایلیار نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا_ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے لگا لیا، ثمین کو جیسے ہمت مل گئی تھی جب اس کی محبت اس کا عشق ہر لمحے ایک چٹان کی طرح اس کے ساتھ کھڑا ہے تو اسے ڈرنے کی کیا ضرورت، وہ اس کی بیوی ہے، ان کے بیچ جائز رشتہ ہے، شرمندگی کوئی چیز نہیں، وہ نڈر سی ہو گئی_____

"واہ ایسا عشق.... اور ہو بھی کیوں نہیں جو لڑکی رخصتی سے پہلے ہی اپنا جسم ایسے عاشق پر لٹا دے_ وہاں لڑکا تو ایسے ہی دیوانہ ہو گا_" اف ان کی اتنی گھٹیا باتیں_ ثمین کا چہرہ مارے اہانت کے سرخ ہو گیا وہ کیسے گری باتوں پر اب اتر آئی تھی_ ایلیار نے جبڑے بھینچے ممی اتنی گری باتیں کرے گی اسے معلوم نہیں تھا_" نگار زبان سنبھال کر باتیں کرو"_ فائق صاحب بھڑکے تھے_____

"کیوں زبان سنبھالوں اپنی بیٹی کی بے شرمی برداشت نہیں ہو رہی ہے_ وہ تو اپنے نکاح کے بارے میں جانتی بھی نہیں تھی اور اس سے پہلے ہی میرے بیٹے سے تعلقات بنا گئی_ اچھی تربیت کی تھی اس کی ممی نے، جیسی وہ خود تھی ویسی ہی پرورش کی اس نے_" وہ جو بولی ثمین کو شرم کے ساتھ ساتھ تعجب بھی ہوا تھا_ اس کی ممی کا یہاں کیا زکر انہوں نے کب اس کی تربیت کی_____

"ممی آگے آپ ایک لفظ بھی نہیں بولیں گی ایک لفظ بھی نہیں_" ایلیار اس بار اونچی آواز میں ان سے بولا تھا

_____

"میں بولوں گی اور ہزار بار بولوں گی اپنی ماں کی طرح اسے بھی اپنی جوانی سنبھالی نہیں جا رہی تھی_ اس کی ماں نے میرے شوہر اور بیٹی نے بیٹے کے "....

"نگار.... " اس کے آگے وہ بول نہیں پائی فائق صاحب کا ہاتھ اٹھا تھا اور نگار کا منہ گھوم گیا_ وہاں ایسا سناٹا چھا گیا کی کسی کی موجودگی کا احساس بھی نہیں ہو رہا تھا_____

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری نوشی کے بارے میں ایسی گھٹیا باتیں کرنے کی_ وہ پاک تھی بالکل خالص.... زین کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں تھا، اس کی پاکیزگی کا گواہ میں خود ہوں اور میری بیٹی اس سے بھی زیادہ پاکیزہ و پاک کیونکہ اس کی تربیت اسی نوشی نے کی جو خود پاکیزگی کی مورت تھی_ جو وفاؤں سے گھوندھی تھی_" فائق صاحب دہاڑ رہے تھے وہ سب برداشت کر سکتے تھے مگر نوشی کے کردار پر اب کوئی حرف برداشت کر نہیں سکتے تھے_ یہ ان کے دل کا ناسور تھا وہ جیتنی پاک و معصوم تھی، اتنی ہی اسے بدکردار ثابت کر کے اسے سزا دی گئی_ وہ نگار کو یوں دیکھ رہے تھے جیسے آج اسے مار ہی ڈالیں گے_____

"تم اب بھی چپ رہوں گے ایلی_" نگار نے اس بار اپنا آخری پانسا پھینکا_____

"آپ شاید اسی قابل ہے ممی_" ایلیار کا کہا گیا یہ جملہ ان کے منہ پر جیسے تمانچے کی طرح لگا تھا_ وہ جیسے پاگل ہو گئی_____

"تم سب گھٹیا ہو سب کے سب، تم بھی زین کی اولاد ہو نا اسی انسان کا خون، اسی کی طرح دھوکا تمھارے خون میں شامل ہے، اس نے بھی مجھے دھوکا دیا تھا... میرا منگیتر ہوتے ہوئے بھی اس کی گھٹیا ماں سے دل لگا بیٹھا، ویسے

ہی تم بھی میرے بیٹے ہوتے ہوئے اس کی گھٹیا بیٹی سے محبت کرنے لگے، تم اور تمھارا باپ دونوں ہی ایک ہی طرح کے حوس کے پجاری تھے ایک ہی جیسے گھٹیا... مکار، دھوکے باز.... دھوکا دینا تمھاری فطرت میں شامل ہے _" وہ نفرت میں اس طرح اسے بھی گالیاں دینے لگیں گی اس کا ایلیار کو یقین نہیں ہو رہا تھا_ وہ اس کے ڈیڈ کو گالی دے رہی تھی_ اسے صحیح معنی میں اب صدمہ لگا تھا_____

"نگار کچھ تو شرم کرو، شرم نہیں آتی میرے بے گناہ اور معصوم بھائی اور بھتیجے پر الزام لگاتے ہوئے، زین کا نہیں کم سے کم ایلیار کا ہی خیال کر لو جسے گالی دے رہی ہو، وہ تمھارا بھی بیٹا ہے_" بڑی ماں سے برداشت نہیں ہوا تھا، بہت غصے اور دکھ سے انہیں دیکھتے ہوئے انہیں غیرت دلانی چاہی_____

"چپ ایک دم چپ تو کون ہوتی ہے بیچ میں بولنے والی بڑھیا... ساری زندگی میرے شوہر اور پھر میرے بیٹے کو میرا نہیں ہونے دیا_ سب تیرا کیا دھرا ہے، سب تو نے سکھایا ہے_" وہ ان پر ہی الٹ پڑی، بڑی ماں کا رنگ بدلا اور ان کی اتنی بے عزتی ایلیار بھڑک ان کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا_____

"میں اگر گھٹیا اور دھوکے باز ہوں نا ممی تو اس میں میرے باپ کے خون کا کوئی اثر نہیں..... بلکہ اس میں آپ کے خون کا ہی اثر ہو گا_" ایلیار کے وہ زہریلے لفظوں کو سن کر نگار کا ہاتھ اٹھا تھا اور ایلیار کے گال کو سرخ کر گیا _سب ساکت سے ہو گئے_ ثمین نے دونوں ہاتھ منھ پر رکھ لئے_____

"مارے اور مارے جتنا دل کہے اتنا مارے مگر آپ کے مارنے سے کوئی بھی حقیقت تبدیل نہیں ہو جائے گی _آپ نے سب کو برباد کیا سب کو تباہ کیا، ایک ڈیڈ کو پانے کے لئے آپ نے ساری حدیں پار کر لی، سب برباد کر

دیا، سب کی خوشیاں کھا گئی، سب کی زندگی کی خوشی چھین لی اور بدلے میں خود بھی جل رہی ہے اور دوسروں کو بھی اسی آگ میں جلا رہی ہے_" وہ ایک ایک لفظ سے ساری حقیقت کھول رہا تھا .....

"آپ ایک نفسیاتی مریضہ ہے ممی... دراصل آپ کو کسی سے محبت کبھی تھی ہی نہیں، آپ کو صرف اپنی ذات سے محبت تھی، آپ حسد اور غرور کی ماری وہ عورت تھی جنہیں جب یہ احساس ہوا کی وہ خوبصورت نہیں تو آپ نے ہر خوبصورت چیزوں سے اس کا بدلہ نکالنا شروع کر دیا... چاہے وہ چیزیں رہی ہو یا انسان، آپ اسے برباد کر کے اپنے نفس کو تسکین دیتی تھی، آپ کو میرے ڈیڈ سے بھی محبت نہیں تھی.... آپ انہیں بھی ہر خوبصورت چیزوں کی طرح حاصل کر کے توڑ پھوڑ دینا چاہتی تھی، اسی لئے آپ نے انہیں محبت کی جنگ میں ہرا کر حاصل کیا اور پھر آپ انہیں روز مرتے روز جیتے دیکھ کر خوش ہوتی رہی، میرے ڈیڈ کی تڑپ سے آپ کو لطف آتا تھا... آپ کے اندر کے نفسیاتی روح کو تسکین ملتی تھی_" وہ آہستہ آہستہ انہیں وہ آئینہ دکھا گیا جس سے نگار بھی واقف ہو کر نگاہیں چراتی تھی، آنکھیں پھاڑے وہ اپنے ہی بیٹے کو زندگی بھر کی کڑواہٹ نکالتے دیکھ رہی تھی_____

"لیکن اب اور نہیں، اب بہت ہو گیا ممی آپ کا چیزوں سے لے کر انسانوں تک کو برباد کرنے کا کھیل.... اب آپ کو میں پھر سے وہی کہانی نہیں دہرانے دوں گا.... آپ سب حقیقت جانتی ہے پھر بھی میں اب سب بتا دیتا ہوں آپ کو_ ممی ثمین سے میں محبت کرتا ہوں، یہ وہی لڑکی ہے جس سے میں محبت کرتا آرہا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا_ ثمین میری زندگی ہے اور اب تک میں اس لئے چپ چاپ سارا تماشا اس لئے برداشت کرتا رہا

تھا کی مجھے غلط فہمی تھی کی ڈیڈ ثمین کے دشمن ہے مگر میں اب سب جان گیا ہوں ممی" _ ثمین کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئے وہ ان کے سامنے مضبوط دیوار کی طرح کھڑا تھا_____

نگار کے چہرے کا رنگ تبدیل ہونے لگا_" اور ایک بات آپ جان لیں ممی، اب میں آپ کو وہ کرنے کی بالکل اجازت نہیں دوں گا جو آپ نے زین اور فائق کے ساتھ کیا تھا_ اب اگر آپ نے کوئی کھیل کھیلا یا ثمین کے ساتھ کچھ بھی برا کرنا چاہا تو یہ مت بھولیں گا کی اس بار مقابلہ میں آپ کا اپنا بیٹا ہے_ میں مرنا پسند کروں گا مگر اپنی محبت کی رسوائی نہیں برداشت کروں گا_" نگار کے پر جیسے سکتہ طاری ہو گیا_ وہ آنکھیں پھاڑے ایلیار کے سرد مگر خطرناک انداز دیکھ رہی تھی_ یہ کیسا پلٹا کھایا تھا وقت نے وہ جیسے اس وقت بوکھلا گئی تھی تیزی سے فائق صاحب کی طرف مڑی اور بہت ہی جارحیت سے ان کا گریبان تھام کر چیخی_____

"تم نے پٹی پڑھائی ہے نا میرے بیٹے کو، تم نے اسے ساری سچائی چھپا کر اسے میرے خلاف بھڑکایا ہے نا، کہو تم نے کیا ہے نا سب_ یہ سب تمھاری چال ہے اس سے کہو میں نہیں تم سائیکو ہو_" وہ جیسے پاگل سی ہو رہی تھی _ ایلیار نے اپنے جبڑے بھینچ لئے، باقی سب انہیں بس تاسف سے دیکھ رہے تھے_____

"نگار میں اتنا کم ظرف نہیں کی تمھارا اصلی چہرہ دکھانے کے لئے تمھارے بیٹے کو تمھارے خلاف استعمال کروں_" فائق صاحب نے بہت ہی تحمل سے انہیں برداشت کرتے ہوئے اپنا گریبان ایک جھٹکے سے ان کے ہاتھ سے چھڑا لیا_ وہ زرا سا پیچھے کی طرف لڑکھڑائی ....

"نہیں یہ تمھاری چال ہے، میں کچھ نہیں جانتی، میں تو اس شخص کے بارے میں یہ بھی نہیں جانتی تھی کی یہ نوشی کا شوہر ہے_ میں نہیں جانتی کسی نوشی کسی سارا کو_" وہ اب ایک دم سے پلٹا کھاتے ہوئے ساری حقیقت

سے انکار کر رہی تھی ان ساری باتوں سے جو ابھی خود اپنے منھ سے قبول کر چکی تھی_ کتنی مکار عورت ہے یہ ثمین کو پہلی بار ان سے بے تحاشا نفرت محسوس ہوئی تھی_ نگار لگاتار انکار میں گردن ہلاتے ہوئے ایلیار کے پاس آگئی_____

"میں نہیں جانتی کسی نوشی کسی سارا کو.... کسی کو بھی نہیں یہ سب چال ہے اس کی ایلی، تمھاری ماں نے کچھ نہیں کیا میں نے کبھی بھی زین کو نوشی کے خلاف نہیں بھڑکایا میں نے کچھ نہیں کیا تھا_" وہ بہت ہی بوکھلاہٹ ایلیار کے ہاتھ تھامے اسے دیکھ رہی تھی شاید وہ اب بھی سب کے بارے میں کہہ دے ہاں وہ بے گناہ ہے_____

"جب آپ کچھ نہیں جانتی ممی تو پھر آپ نوشی اور سارا کے بارے میں کیسے سب جانتی ہے کیسے آپ یہ جانتی ہے کی میرے ڈیڈ کو نوشی آنٹی کے خلاف بھڑکایا ہی گیا تھا_ کوئی اور وجہ بھی تو ہو سکتی تھی اور کیسے آپ اتنے کانفیڈینس سے ان کے بارے میں ایسی گھٹیا باتیں کر رہی تھی_" ایلیار کا دل اب برداشت نہیں کر پا رہا تھا اس کا صبر اب ختم ہو جانا چاہتا تھا_____

" میں سچ کہہ رہی ہوں ایلیار میں کچھ نہیں جانتی کچھ نہیں_" وہ اب بھی بڑی مکاری سے ساری بات سے انکاری تھی_____

"ممی اور کتنے جھوٹ بولیں گی اور کتنے روپ اچھائی کے دھر کر مجھے ٹھگیں گی، میں تھک گیا ہوں ممی، اپنے دل کو سنبھالتے سنبھالتے، ہر روز ایک نئی حقیقت کھل کر آپ کا سیاہ چہرہ، آپ کا سارا سیاہ اعمال ظاہر کر دیتا ہے، سچ تو یہ ہے ممی کی آپ نے انہیں بھڑکایا تھا_ آپ نے انہیں بدکردار ثابت کیا تھا_ آپ نے سب کی زندگی میں زہر گھول دیا_ آپ نے سب کیا، یہاں تک کی آپ نے معصوم سی ثمین کی جان بھی لینی چاہی، کس جرم میں اس جرم

میں کی آپ کا بیٹا اس سے محبت کرتا ہے_" وہ بت سی بنی اپنے ہی بیٹے کی آنکھوں میں نظر آتی نفرت کو دیکھ رہی تھی... وہ پہلی بار ان پر چلا رہا تھا، نفرت سے انہیں دیکھ رہا تھا اور اسی بات نے ان کو پتھر کا بنا دیا تھا وہ ایک ٹک اسے دیکھ رہی تھی_____

"آپ نے جو دھوکہ مجھے دیا ہے نا ممی، وہ دھوکہ زندگی بھر میرے دل میں خنجر کی طرح گڑا رہیں گا اور جب جب میں آپ کو دیکھوں گا نا تو مجھے یاد دلاتا رہیں گا کہ میری ماں قاتل ہے قاتل_" ایلیار کے کہے الفاظ، نگار کے کانوں میں جیسے کسی نے سیسہ پگھلا کر ڈال دیا ہو_ وہ چپ نہیں ہوا تھا دل میں دبا غبار ایک آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا تھا_____

"آپ نفرت اور حسد کی وہ مثال بن گئی ہے ممی کی آپ نے اپنے اوپر توبہ کا در بھی بند کر دیا ہے، آپ کے دل میں آپ کے اعمال نے مہر لگا دی ہیں، ورنہ ایک بار ثمین کی ممی کی زندگی برباد کرنے کے بعد آپ دوبارہ ان کو تباہ کرنے کی جرأت نہ کرتی، آپ کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے ممی آپ نے نوشی آنٹی، ڈید، یہاں تک میرے سگے باپ کو بھی برباد کر ڈالا..... اور اب وہی سب آپ ثمین کے ساتھ بھی کر بیٹھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ کا بیٹا اسے دیکھ کر سانسیں لیتا ہے، وہ نہیں تو ایلیار بھی نہیں، اس کا محافظ تھا میں مگر مجھے معلوم نہیں تھا کہ میری سگی ماں ہی اس حفاظت کے دائرے سے نکال کر اس پر ظلم برپا کر دے گی_" نفرت سے بولتے بولتے اس کی آنکھوں سے ناچاہتے ہوئے بھی کتنے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے_____

اس منظر نے وہاں کھڑے ہر نفر کی آنکھوں سے آنسو ٹپکا دئے تھے_ فائق صاحب نے دکھ سے اپنی آنکھیں بند کر لی یہی وجہ تھی کہ آج تک وہ خاموشی اختیار کئے ہوئے تھے_ جانتے تھے ایلیار ٹوٹ کر بکھر جائیں گا_ اور

ٹوٹ کر بکھرنے اور پھر جڑنے کا عمل بہت دردناک ہوتا ہیں _ نگار دم سادھے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی_____

"یہ کیسا حسد تھا آپ کو سب سے کہ آپ نے کبھی محسوس ہی نہیں کیا کہ اس نفرت اور حسد نے اپ کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر ڈالا... ساری زندگی محبتیں آپ سے دور رہی، اتنی اکیلی تھی آپ دلوں کو اجاڑ کر، اور میں ساری زندگی یہ سمجھنے والا کہ مجھے لوگوں کی پہچان ہیں لوگ مجھ سے اپنا آپ چھپا نہیں سکتے_ اپنی ہی ماں کی فطرت سے انجان رہا_ اس کے گناہوں کو کسی اور کا گناہ سمجھتا رہا_ "_ وہ جیسے زہر زہر ہو رہا تھا زندگی بھر نا رونے والا ان کا ایلی ان کا ہنستا مسکراتا بیٹا، آج ان کی ہی وجہ سے آنسو بہا رہا تھا_____

" آپ نے مجھے بے موت مار ڈالا ممی، آپ نے مجھ سے سر اٹھا کر جینے کا غرور چھین لیا_ ڈیڈ سے نظریں ملا کر میں بات نہیں کر سکتا_ ثمین کے سامنے سر اٹھا کر فخر سے یہ نہیں کہہ سکتا کی میری ممی جتنی بھی سخت مزاج صحیح مگر وہ دل کی پاک عورت ہے، ہر بناوٹ ہر برائی سے صاف ہے ان کا دل_ " وہ جیسے نگار سے ان کی سانس بھی چھین رہا تھا_ ثمین بہت دکھ سے آنکھوں سے لگاتار آنسو بہاتے ہوئے اپنے محبوب شوہر کو دیکھ رہی تھی_ جس کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آئے تھے وہ ہر مشکل کو بہت ہمت سے فیس کرتا تھا مگر آج وہ جیسے ٹوٹ کر بکھر چکا تھا_____

"اب صرف آپ سے اتنی التجا ہے ممی اگر آپ کے دل میں اپنے بیٹے کے لئے زرا سا بھی پیار ہے یا اگر آپ کو میری زندگی عزیز ہے تو پلیز ممی اب سے سارے کھیل کو ختم کر دے، اب سے دوسروں کی زندگیوں سے کھیلنا چھوڑ دے، اب یہ قبول کر کے کی محبتیں کبھی بھی چھین کر حاصل نہیں کی جاتی_ " وہ ان کے آگے ہاتھ جوڑے

کھڑا بہت ہی دکھ سے بول رہا تھا_ نگار بت بن چکی تھی_ ایک لفظ بھی ان کی ان کے بند ہونٹوں سے نہیں نکلا تھا

_____

"ممی اس بار نفرت سے پرے ہو کر سوچیے گا ضرور کی آپ نے کیا کر ڈالا ہے، اور اگر اب بھی آپ کو اپنی جیت اپنی انا کا پرچم سر بلند کرنا ہے نا تو یہ مت بھولئے گا کی اس بار آپ کا بیٹا سولی چھڑے گا.... کیونکہ ثمین اس کی زندگی ہے، اس کی دھڑکن، اس کی سانسیں، وہ نہیں تو آپ کا بیٹا بھی نہیں_ اگر اب بھی آپ نہیں بدلی نا ممی تو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ثمین کو لے کر یہاں سے چلا جاؤں گا_ جہاں آپ کی پرچھائیاں بھی اس پر کبھی نہیں پڑے_" وہ اتنا کہہ کر اب وہاں رکا نہیں تھا بہت تیزی سے مڑ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے وہاں سے سب کی نگاہوں سے دور جا رہا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"ایلی..." ثمین اسے روکنے کے لئے تڑپ کر اس کے پیچھے جانا چاہتی تھی کی فائق صاحب نے اس کا ہاتھ تھام لیا _ ثمین نے روتے ہوئے انہیں دیکھا تو انہوں نے نفی میں سر ہلایا تھا، ثمین ٹھہر گئی_____

"نیلم اور ثمین بیٹا آپ لوگ اندر جائے... آپا آپ بھی پلیز جا کر اندر آرام کرے_" انہوں نے ایک دم سے سنجیدگی سے کہا تو نیلم نے بس سر ہلایا تھا_ پھر نیلم اور بڑی ماں کے ہمراہی میں ثمین بہت ہی مرے مرے

قدموں سے اندر گئی تھی_ ملازم بھی سارے اندر جا چکے تھے_ ماحول پر ایسا سکوت چھایا تھا جیسے ابھی ابھی کسی کی میت یہاں سے اٹھ کر گئی ہو_____

فائق صاحب نے اب کی نگار کو دیکھا_ وہ ایسی ہو گئی تھی جیسے پتھر کی ہو گئی ہو، بالکل بت ایک ہی طرف دیکھتی.... فائق کو ان کی حالت دیکھ کر پہلی بار اپنے دل میں ٹھنڈک اترتی محسوس ہوئی تھی، ایک دن ایسی ہی حالت نوشی کی بھی تھی.... برسوں سے دل میں لگی آگ جیسے سرد ہوئی ہو، وہ آہستہ آہستہ سے چلتے ان کے سامنے اپنے پورے قد سے آکر کھڑے ہو گئے_ نگار کی پتھرائی آنکھیں فائق صاحب کے شاندار چہرے پر ٹک گئی_____

" آج تمھیں دیکھ کر مجھے افسوس بھی ہو رہا ہے نگار اور خوشی بھی_" وہ تلخی سے مسکرائے نگار کی پتھرائی آنکھوں میں بہت کچھ پگھلا_" افسوس اس بات کا کی ایلیار کو جو پتا چلا اس کا مجھے ہمیشہ دکھ رہیں گا، بہت خالص تھا وہ، تمھارا یہ روپ تمھاری سچائی اسے توڑ گئی ہے اور یہی میں نہیں چاہتا تھا، زین سے وعدہ کیا تھا کہ اس کے بیٹے کو تمھارے کارنامے کی خبر نہیں ہونے دوں گا، مگر..... " انہوں نے نگار سے نگاہ ہٹا کر سرد آہ بھری پھر سر جھٹک کر نگار کو دیکھا .....

" خوشی اس بات کی ہے جو سزا تمھیں ملی ہے نا وہ کوئی تمھیں نہیں دے سکتا تھا_ ساری زندگی چاہ کر بھی ایلیار کی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر تم اچھائی کا ڈرامہ نہیں کر سکتی، تم کو پوری دنیا کی کوئی فکر نہیں تھی مگر ایلیار کے آگے تمھیں ہمیشہ بہت اچھا بنے رہنا تھا، اور خالص بنے ہونے کا جو ڈرامہ تم نے اب تک رچا ہوا تھا اس کا اب

ڈراپ سین ہو گیا، تمھارا سگا بیٹا سب جان گیا_ تمھارا اصلی چہرہ اس نے دیکھ لیا_ یہی میں چاہتا تھا_" وہ ہولے سے مسکرائے.. نگار اب بھی بت بنی انہیں بس دیکھ رہی تھی_____

"بس تمھاری سچائی سامنے لانے کے لئے ہم نے اتنے عذاب جھیلے.... ہمیشہ اس گھر میں خود کو اپنی ہی بیٹی کا دشمن ثابت کیا... تاکی تم مطمئن رہو اور ایلیار مجھے ثمین کا دشمن سمجھ کر خود بخود ہمارے لئے ساری آسانیاں پیدا کرتا رہے، اور اس نے وہی کیا جو جو ہم نے چاہا.... کیونکہ ہم جانتے تھے اگر ہم یہ سب کئے بغیر اسے سچائی بتانے کی کوشش بھی کی نا تو ایلیار کبھی بھی ہماری بات یقین نہیں کرتا شاید وہ ثمین کو تب چھوڑ بھی دیتا مگر تمھیں گناہ گار نہیں سمجھتا، ہے نا نگار_" وہ جس طنز سے انہیں دیکھ کر زخمی انداز میں مسکرائے، نگار کے ہونٹ کچھ کہنے کے لئے لرزے مگر اندرونی ٹوٹ پھوٹ ایسی تھی کی وہ کچھ نہیں بول سکی_____

"نانگارنا.... تم کچھ مت کہنا، آج میرے بولنے کا دن ہے، آج مجھے اپنے دل کی گھٹن نکال لینے دو.... برسوں سے تمھارے لئے میں اتنا زہر لے کر پھر رہا ہوں کی میرا دل اب اس زہر سے نیلا سا پڑ گیا ہے... وہ زہر نکل کر اب تمھیں زہر زہر کر دینا چاہتا ہے اتنا کی تم اس زہر کی اذیت سے تڑپو... ایسے کی موت مانگو مگر تمھیں موت نا ملے جیسے میں دن رات گھٹ گھٹ کر تمھارے ساتھ سے مرا ہوں_" اتنی نفرت، ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نگار کو حقیقت میں لگنے لگا جیسے وہ زہر انہیں بھی نیلا کر رہا تھا_____

"تم نے زین کی زندگی برباد کی اس کا ساتھ پانے کے لئے.... تم نے نوشی کو ہرانا تھا اس لئے تم نے اسے ہرا دیا، اسے بدکردار ثابت کر کے بدترین سزا دلوا دی.... تم سب پا چکی تھی نگار، اپنا زین، اس کا ساتھ، اس کا بچہ... دوسری دنیا میں خوش تھی تم پھر کیوں تم نے دوبارہ واپس آ کر کیوں یہ سب کیا... اس سارے معاملے میں میرا کیا

قصور تھا، میرے بچے کا کیا قصور تھا جسے تم نے مارا، میرے ماں باپ کا کیا قصور تھا جو تمھاری ہی وجہ سے اس دنیا سے چلے گئے.... میں نے سب کھو دیا نگار سب کچھ کھو دیا... اپنے ماں باپ، اپنی بیوی، اپنا بچہ یہاں تک کی اپنی بیٹی بھی، تمھاری اس کہانی میں میرا تو کوئی کردار نہیں تھا پھر بھی ہر کسی کے جرم کی سزا صرف میرے ہی نصیب میں ہی کیوں لکھی گئی_ "فائق کی آنکھوں میں اتنا درد تھا کی نگار جیسی عورت کو لگا اس درد سے آج ان کا دل بھی زخمی ہو جائے گا_ فائق نے آنکھیں بند کر کے خود کو برداشت کرنے کے قابل بنایا پھر سنبھل کر آنکھیں کھولی

"نگار بتاؤں آج تک تم کیوں محبت کو ترسی، کیوں تمھارے نصیب میں محبت نہیں تھی.... تم کہتی ہو کہ محبت خوبصورت چہرے سے ہوتی ہے تو نگار بیگم یہ بتاتا چلوں کہ اگر محبت خوبصورت چہرے سے ہوتی تو میری بیٹی کبھی ایلیار سے محبت نہیں کرتی، سچی محبت صرف ایک خوبصورت اور خلوص بھرے دل سے ہوتی ہیں_ جس سے تم ہمیشہ سے محروم تھی اور نوشی مالامال، تبھی زین کی نظر محبت اس پر ٹھہری، منگیتر ہونے کے باوجود بھی تم پر نہیں_ تم کیا جانو کیسا عشق کرتا تھا وہ اس سے مگر اپنی ایک غلطی کے سبب اس نے اس خالص دل کو کھو دیا _اور اس خالص دل کو ٹھکرانے کی سزا ہم دونوں نے تمھارے ساتھ کے عذاب کے ساتھ کاٹی ہے_ "وہ انہیں نفرت سے دیکھتے ہوئے مڑ گئے... ان کی برداشت اب جواب دے گئی تھی، آنکھوں میں بہت کچھ جلنے لگا تھا، نگار کو اسی حالت میں چھوڑ کر وہ وہاں سے تیز قدموں سے چلے گئے تو نگار وہاں تنہا رہ گئی_____

آہستہ آہستہ ان کے وجود میں بھی حرکت ہوئی تھی_ بہت آہستہ اور شکستہ قدموں سے چلتے ہوئے وہ اندر آئی تھی اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے ملازم انہیں دیکھ دیکھ کر کیا سرگوشیاں کر رہیں تھے، انہیں کچھ نہیں سنائی دے رہا تھا..... وہ سیدھے دیکھتے ہوئے ایک ایک قدم اٹھاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھی دوپٹہ قدموں سے الجھ کر فرش پر جھول رہا تھا اور وہ پتھر کی بت سی خود کو ہی گھسیٹ رہی تھی، اپنے کمرے میں وہ اسی حالت میں داخل ہوئی....

آہستہ آہستہ لڑکھڑاتے قدموں سے واش روم کی طرف بڑھیں، آنکھوں میں بہت جلن ہو رہی تھی، مگر انہیں رونا کبھی بھی پسند نہیں رہا تھا_ انہیں رلانا اچھا لگتا تھا، وہ تو بہت مضبوط تھی رونا کمزوری کی نشانی تھی اور اپنے کو انہیں کمزور کبھی ثابت نہیں کرنا تھا_ چاہے وہ جتنی اکیلی ہو جاتی واش روم میں داخل ہو کر وہ جھک کر پانی کھول چکی تھی، بے تحاشا پانی کے چھینٹے مارنے کے باوجود بھی آنکھوں کی جلن تھی کہ جاتی ہی نہیں تھی ....

نگار نے سر اٹھا کر آئینہ میں اپنا عکس دیکھا_ ان کا دل دھک سے ہو گیا، یہ وہ تو نہ تھی یہ تو کوئی بدصورت سی بوڑھی عورت تھی_ وہ ساکت آنکھوں سے آئینہ میں نظر آتا اپنا بدصورت چہرہ دیکھ رہی تھی_ دیکھتے دیکھتے ہی یہی عورت ایک دم سے کسی اور کے عکس میں تبدیل ہو گئی .....

"نوشی.... " انہوں نے آئینہ پر ہاتھ مارا وہ بہت زور سے ہنسی تھی، وہی پیاری ہنسی جس کا زین دیوانہ سا تھا_ وہ زین جس کی وہ بچپن سے لے کر اب تک دیوانی تھی_ وہ زین جس پر ہمیشہ انہوں نے اپنا حق سمجھا تھا، وہ زین ان کے جیسی شاندار عورت کو چھوڑ کر اس گنوار عورت سے دل لگا بیٹھا تھا، دل کیا لگایا تھا بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب تھا وہ دیوانہ ہو گیا تھا_ اس کے حواسوں پر دن رات بس نوشی ہی سوار رہتی تھی، وہ سب بھول گیا تھا_ نگار کو وہ

دن یاد آیا جب نوشی کو زین کے ہمراہ دیکھ کر وہ پاگل سی ہو گئی تھی اور وہ اسی دن وہ زین کے روم میں اجڑی ہوئی سچائی جاننے کے لئے پہنچ گئی تھی اور زین کے منہ سے نفرت بھرے الفاظ سن کر اس کے بعد انہوں نے قسم کھا لی تھی کی اب نوشی کی بربادی ہی ان کی زندگی کا مقصد ہے_____

..........*..... *.... *.... *..... *..... *

"ہائے نوشی_" نگار نے دور سے ہی ہاتھ ہلاتے ہوئے تنہا بیٹھی نوشی کو پکارا تو نوشی نے بہت ہی حیرت سے سر اٹھا کر اسے اپنی طرف آتے دیکھا... آج یہ کیسا معجزہ ہو گیا کی نگار اس سے مخاطب ہو گئی، اسے دیکھتے ہی منہ بنا لینے والی نگار کیسے مسکرا کر اس کے پاس آ رہی تھی_____

"کیسی ہو نوشی... آج کل بڑی بزی لگ رہی ہو... تم سے تو ملاقات ہی نہیں ہوتی_" وہ اس کے قریب ہی گھاس پر بیٹھ کر ایسی لگاوٹ سے بولی جیسے ان کے بیچ ہمیشہ سے بہت ہی دوستانہ رہا ہو_____

"ہاں وہ پیپر ہونے والے ہے نا_" وہ متعجب تھی مگر پھر بھی ہلکے سے مسکرا کر اسے نرمی سے ہی جواب دیا.. انگلیوں میں دبا پین پیپر پر رکھ دیا_____

"میری مدد کی ضرورت ہو تو بتانا تم، تمھاری پوری ہیلپ کر دوں گی میں_" نگار نے اپنی خدمت پیش کرتے ہوئے اس کے مرمری گلابی ہاتھ بھی تھام لئے.... نوشی کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر وہ غور سے اس کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی، جس ہاتھ کو زین نے اس کے ہاتھ کو جھٹک کر بڑے پیار سے تھام لیا تھا .....

کیا کمی تھی اس کے ہاتھوں اور نوشی کے ہاتھوں میں، بس رنگ کا ہی تو فرق تھا.... نگار کو نوشی کے ہاتھ اپنی تمام تر خوبصورتی کے باوجود بھی اپنے ہاتھوں کے سامنے بہت معمولی لگے، ناناخنوں پر مہنگی کیوٹکس، ناتو انگلیوں میں کوئی ڈائمنڈ رینگ، ناکوئی قیمتی بریسلٹ... بس کلائیوں میں سادی سی کانچ کی دو چار چوڑیاں ...

کیا نگار نظر انداز کرنے کے لائق تھی، سوچتے ہوئے اس کی نگاہیں اب ہاتھوں سے پھسلتے ہوئے، نوشی کے چہرے تک جا پہنچی... بے تحاشا حسین چہرہ، کیا حسن مرد کی نگاہوں میں اتنا معنی رکھتا ہے کی وہ اسے پانے کے لئے اپنے اسٹینڈرڈ سے بھی گر جائے، یہ معمولی سے ڈریس میں بیٹھی ہوئی لڑکی جس کا باپ ایک کسان ہے، کیا زین کے ساتھ وہ زین کے ساتھ شانہ بشانہ اس کی سوسائٹی میں چل سکیں گی_____

نوشی حیران پریشان سی نگار کو تک رہی تھی وہ اس کے ہاتھوں کے بعد اب اس کے چہرے کو دیکھتی ناجانے کون سے دیس میں پرواز کر رہی تھی، نوشی کو اس کی آنکھوں سے جانے کیوں گھبراہٹ سی ہوئی_____

"تمھیں مجھ سے کوئی کام تھا نگار_" زبردستی مسکرا کر نوشی نے نگار کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ کھینچ لئے تو نگار بھی خیالوں کی دنیا سے باہر نکل آئی_____

"لگتا ہے تم میرے پچھلے روئے کی وجہ سے مجھ سے بہت ناراض ہو_" وہ اب اپنی دلی کیفیت چھپاتے ہوئے اپنے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ سجائے اسے جھٹکے پر جھٹکے دے رہی تھی، وہ سمرا کی سہیلی تھی اور ہمیشہ اسے دیکھ کر اس کی تیوری چھڑی ہی رہتی تھی تو آج ایسا کیا ہو گیا کی وہ اتنا بدل گئی، اسے نوشی سے دوستی کرنے میں دلچسپی پیدا ہو گئی_____

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں_" اب نوشی کیا کہتی اس لئے اب بھی زبردستی مسکرا کر نگار کو غور سے دیکھا، وہ نک چھڑی نگار کے بجائے بڑی مہربان سی لڑکی لگ رہی تھی، ہونٹوں پر دوستانہ اور بڑی نرم سی مسکراہٹ

_____

"ایسی بات نہیں تو ابھی تک تم نے مجھ سے دوستی کیوں نہیں کی_" نوشی کا دل کہا تمھارے انداز تھے دوستی کرنے والے مگر وہ اتنی منہ پھٹ بھی نا تھی، مروت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے اس لئے بس خاموشی سے نگار کو دیکھتی رہی_____

"چلو میں مانتی ہوں، میں ہر کسی سے فرینڈلی نہیں ملتی مگر تم تو بہت خاص ہو میرے لئے_" نگار آنکھوں میں چمک لئے نوشی کو دیکھتے ہوئے چہک سی رہی تھی_____

"کس وجہ سے_" نوشی زرا سا گھبرائی...اس سے نگاہیں چرا کر وہ خواہ مخواہ کتاب کے صفحات الٹ پلٹ کرنے لگی، نگار زین کی کزن ہے کہیں زین نے تو نہیں..... وہ سوچ کر ہی گھبرا سی گئی، دل پریشان سا ہو گیا اگر نگار کو خبر ہو گئی تو وہ سمرا کو بتا دیں گی اور کہیں سمرا گھر پر ذکر نا کر دے_____

"اپنی سمرا کی کزن کی حیثیت سے اور کس وجہ سے یار_" اس کی گھبراہٹ نگار فوراً بھانپ گئی اور دل ہی دل میں وہ طنزیہ ہنسی_" محبت کر ڈالی اور زرا سی ہمت نہیں کی دنیا کو فیس کر لے_" وہ دل میں سوچتی مگر اوپر سے خوش دلی سے ہی بولی تو نوشی نے سکون کا سانس لیا_____

"تو آج سے اپنی دوستی پکی_" نگار نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر نوشی کو جیسے مجبور کر دیا دوستی کرنے پر .....

"پکی_" نوشی نے اس کی ہتھیلی پر اپنے ہاتھ رکھ دئے تو نگار کی آنکھوں کی چمک گہری ہو گئی_" مرتے دم تک تم سے یہ دوستی نبھاؤں گی نوشی_" اس کے ہونٹوں پر جو پر اسرار مسکراہٹ تھی، اسے نوشی جیسی معصوم لڑکی

سمجھ نہیں سکی تھی، کاش سمجھ جاتی تو اس سے کبھی دوستی کا ہاتھ نہیں ملاتی، جس نے دوستی کی آڑ میں اس سے ایسی دشمنی نکالی تھی کی اس دشمنی کے وار نے نوشی کے پورے وجود کو لہولہان کر ڈالا تھا_____

اس کے بعد سے نگار نے ایسا دوستی کا روپ بدلا کی وہ نوشی کی بہترین دوستوں میں شامل ہونے لگی تھی... وہ سمرا کے ساتھ ساتھ اب نگار پر مکمل اعتماد کر بیٹھی تھی، اسی بیچ نگار نے زین سے بھی اپنے اس رات کے خراب رویے کی معافی مانگ لی... ساتھ ہی اسے یہ بھروسہ بھی دلایا وہ اب اس کی اور نوشی کی شادی کروا کر رہیں گی، بڑے آرام سے اس نے ایک طرف نوشی تو دوسری طرف زین کو اپنے شیشے میں اتار لیا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"سمرا میرا میک اپ اوور تو نہیں لگ رہا ہے نا_" وہ سمرا کی ہمراہی میں اس کا بازوں تھام کر چلتی بہت نروس سی نظر آ رہی تھی_ آج نگار کی برتھ ڈے تھی اور اس نے اپنی ساری فرینڈز کو شہر کے سب سے مہنگے ہوٹل میں پارٹی دی تھی_ نوشی آنا تو نہیں چاہتی تھی مگر نگار کا بے حد اسرار تھا، وہ نہیں آتی تو نگار ناراض ہو جاتی اس لئے وہ

سمرا کے زبردستی کرنے پر آ تو گئی تھی مگر اب پریشان ہو رہی تھی، اس خیال سے سمرا نے اسے میک اپ کی دوکان بناڈالا تھا، یہاں ہوٹل میں وہ کسی نا کسی کی نگاہ خود پر ٹکتے محسوس کرتے ہوئے اور بھی نروس ہو رہی تھی

"تم تو آج پری لگ رہی ہو میری جان... اتنی کی یہاں موجود مرد حضرات تمھارے قدموں میں اپنا دل کیا سب کچھ لٹانے کے لئے تمھاری ایک نگاہ کے منتظر ہیں_" سمرا نے اس کے ہاتھ پر تھپکی دیتے ہوئے آنکھ مار کر شوخی سے کہا.. نوشی کو اس کی شوخی زرا سی بھی اچھی نہیں لگی_ اسے گھور کر وہ ادھر اُدھر نگار کو تلاش کرنے لگی .....

تھوڑی ہی دوری پر اپنی اور بھی دوستوں کے ساتھ وہ ان دونوں کو ہی نظر آ گئی، سمرا اور نوشی کو دیکھا تو ہاتھ ہلا کر اپنی طرف بلا لیا، وہ دونوں ان لوگوں کی طرف آ گئی_ آج تو نگار کی خوشی دیکھنے لائق تھی، وہ بڑے اسٹائل سے تیار اچھی خاصی خوبصورت لگ رہی تھی، نوشی کو اس نے خاص طور پر اپنی ساری فرینڈز اور کزنز سے ملوایا تھا_ ہر کسی نے ہی نوشی کی تعریف کی تھی_____ _

مبین نے چونک کر ایک طرف سے اٹھتے اونچے اونچے قہقہوں اور بے پناہ شور کو سن کر ادھر ہی کی طرف دیکھا تھا.... ڈھیر ساری لڑکیوں کا گروپ، اس میں زین کی کزن نگار اور فائق کی بہن کے ساتھ نوشی بھی ان کے

درمیان بیٹھی ہوئی تھی، مبین نوشی کو دیکھتے ہی ایک لمحے کو سب بھول گیا، آج تو اس کی چھب ہی نرالی تھی، مبین نے بمشکل اس پری کے چہرے سے اپنی نگاہیں ہٹائی، وہ زین کی امانت تھی بھلا وہ کہاں اسے دیکھنے کا حق رکھتا ہے، دل میں دبا ہوا درد پھر سے سر اٹھانے لگا .....

اسے معلوم ہوتا کی جس امیر زادی نے آج خاص طور پر اپنا برتھ ڈے سلیبریٹ کرنے کے لئے یہاں ٹیبلز بک کروائی ہے، خاص پروگرام رکھے ہیں، وہ نگار ہے تو وہ کبھی بھی آج اپنی ڈیوٹی انجام دینے ہوٹل نہیں آتا.... اس ہوٹل میں مبین پارٹ ٹائم جاب کرتا تھا اور یہ بات اس کے دونوں دوستوں کو بھی نہیں معلوم تھی... وہ شروع سے ہی بہت خوددار قسم کا لڑکا تھا، اپنے ماں باپ کے گزرنے کے بعد اس نے اپنے چچا، تایا پر بوجھ بننے کے بجائے محنت کرتے ہوئے خود ہی اپنی پڑھائی کا بوجھ اٹھایا ہوا تھا.... ہوٹل کا مالک اس کی ایمانداری اور کام سے بہت ہی خوش رہتا تھا .....

"فیصل تم میری جگہ آج کاؤنٹر سنبھال سکتے ہو_" اس کا دل اب کسی بھی کام میں نہیں لگنے والا تھا، اس نے اپنے ساتھی سے التجا کی تو وہ خوشی سے تیار ہو گیا، مبین نے راحت کی سانس لی، وہ جلد سے جلد ہوٹل سے نکل جانا چاہتا تھا_ فیصل کو اپنی جگہ بیٹھا کر وہ ہوٹل کے یونی فارم کو چینج کرنے کے لئے تیزی سے چینجنگ روم میں داخل ہوا تھا_____

"یہ کیا کر رہے ہو تم_" وہ اپنے کپڑے چینج کر کے باہر ہی نکلنے والا تھا کی اس نے ویٹر کو ایک طرف کھڑے ہو کر چپکے چپکے سافٹ ڈرنک کے گلاسوں میں کوئی پاؤڈر ملاتے ہوئے دیکھ کر ٹوک دیا_ ویٹر اسے دیکھ کر جس طرح سے گھبرا گیا اس سے مبین چونک سا گیا____

"جی وہ مبین سر... باہر ایک میڈم کی طبیعت خراب ہے، انہوں نے مجھے یہ میڈیسن دی کی اسے ملا کر لے آؤ_" ویٹر اگلے ہی پل خود کو سنبھال کر مہارت سے جھوٹ بول چکا تھا مگر مبین نادان نہیں تھا کی وہ اس کا جھوٹ نہیں سمجھ سکتا، میڈیسن ہوتی تو وہ وہی ٹیبل پر لیتی ایسے چپکے سے ...

"کون سی میڈم نے میڈیسن لینی ہے_" وہ سنجیدگی سے ویٹر کے ماتھے پر آیا پسینہ دیکھ رہا تھا_____

"وہی جن کا آج برتھ ڈے ہے، ان کی طبیعت خراب ہے، میں جاؤں سر... وہ ویٹ کر رہی ہے_" ویٹر ٹرے اٹھا کر بھاگنے کی کوشش میں تھا_____

"اوکے لے جاؤ_" مبین نے اس وقت کچھ بولنا مناسب نہیں سمجھا مگر وہ ٹھٹھک گیا تھا، کچھ تو گڑبڑ تھی اس احساس نے اس کے قدم روک دئے، اس کے پاس فل حال ثبوت نہیں تھا کی وہ ویٹر کو پکڑ سکے لیکن ایک فیصلہ کرتے ہوئے وہ ہوٹل کے ایک طرف نکل آیا_____

نوشی آہستہ آہستہ جوس کا سپ لیتے ہوئے سب کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی، سب کے ساتھ ہنسی مذاق، باتیں کرتے ہوئے وہ پوری طرح سے انجوائے کر رہی تھی، نگار اس کو خاص اہمیت دے رہی تھی نوشی کو نگار اب بہت اچھی لگنے لگی تھی... سچ کہا ہے کسی نے کسی سے ملے بغیر اس کے ساتھ وقت بتائے بغیر ہمیں اپنی رائے نہیں قائم کر لینی چاہیے، نگار اسے جتنی نک چھڑی، مغرور دکھتی تھی، حقیقت میں وہ بہت ہی پیاری نیچر کی اور بہت نیک ہی لڑکی تھی، نوشی کی رائے اس کے بارے میں پوری طرح سے تبدیل ہو چکی تھی_____

"سمرا میرے سر میں ایک دم سے بہت درد ہونے لگا ہے... مجھے نیند سی آ رہی ہے_" جوس پیتے ہی نوشی کو عجیب سا احساس ہونے لگا تھا، ایسا لگ رہا تھا اسے بہت زیادہ گرمی لگنے لگی ہو... ذہن الگ سویا جا رہا تھا... وہ ہلکے ہلکے سر دباتی ساتھ بیٹھی سمرا سے بولی_____

"کیا ہوا نوشی اینی پرابلم_" صرف سمرا ہی نہیں، نگار بھی اس کی حالت سے باخبر ہو گئی تھی، جس کے چہرے پر پسینہ سے آ رہا تھا اور وہ بار بار ٹشو سے صاف کر رہی تھی_____

"اس کی طبیعت کچھ خراب ہو رہی ہے_" سمرا نے ایک نگاہ نوشی کے سرخی چھاتی آنکھوں کو دیکھا اور پھر نگار کو، دونوں کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی_____

"اوکے تم ایسا کرو نوشی، میں نے اپنی ایک دو فرینڈز جو دوسرے شہر سے آئی ہے ان کے لئے یہاں روم بک کروائے ہے_ کچھ دیر وہاں جا کر آرام کر لو تمھیں بہت آرام مل جائے گا_" نگار اپنی جگہ سے اٹھ کر نوشی کے پاس آ کر اسے شانوں سے تھام کر اٹھانے لگی_____

"نہیں میں اب جاؤں گی... مجھے عجیب سا فیل ہو رہا ہے، پلیز سمرا اب چلے یہاں سے_" وہ اپنی کیفیت سے پریشان تھی، پیاس سے گلا خشک سا ہو رہا تھا خود کو سنبھال کر وہ سمرا سے جانے کی ضد کرنے لگی_ سمرا نے نگار کی طرف دیکھا اور سب بھی اب ان کی طرف متوجہ ہو چکی تھی_____

"نوشی طبیعت ٹھیک نہیں کچھ دیر آرام کر لو ٹھیک ہو جائے گی، ابھی کچھ دیر میں یہاں تمھارا فیورٹ سنگر آنے والا ہے، ڈیڈ نے خاص طور پر سفارش کی ہے اس سے یہاں پروگرام کرنے کے لئے_" نگار نے اس کا ہاتھ تھام کر بڑے پیار سے التجا کرتے ہوئے جیسے نوشی کو منانا چاہا_ نوشی نے سمرا کی طرف دیکھا_____

"مان جاؤ نا نوشی پھر کہاں موقع ملے گا ہمیں، پیپر بعد تو ابا کہیں نکلنے بھی نہیں دیں گے_" سمرا نے بھی منایا تو نوشی کو چاروں ناچار ہامی بھر کر نگار کے ساتھ جانا ہی پڑا.... نگار سب کو وہی چھوڑ کر نوشی کو لے کر لفٹ کی طرف بڑھی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

وہ آہستہ آہستہ نیند کی وادیوں میں اتر ہی رہی تھی کی اسے لگا، جیسے ایک ہاتھ اس کے چہرے پھر جسم پر رینگنے کے لئے بڑھ رہا ہو... لاکھ وہ مدہوش نیند کی آغوش میں جا رہی تھی مگر اس رینگنے ہوئے ہاتھوں کے گھناؤنے احساس نے نوشی کو بیدار کر دیا_____

"ک... ک... کون ہو تم؟" آنکھیں کھول کر ایک اجنبی صورت کو اپنے قریب دیکھ کر نوشی پوری طاقت سے اسے دھکا دے کر اچھل کر بیڈ سے اتر کر ایک طرف کھڑی ہو گئی.... وہ اجنبی جو کافی مطمئن تھا کی وہ بیدار نہیں ہو گی اس لئے نوشی کے ایک ہی دھکے سے وہ بیڈ کے نیچے لڑھکا تھا مگر دوسرے ہی پل وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا_____

نوشی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑے اجنبی کو دیکھ رہی تھی... اس کی آنکھوں میں غلاظت کی چمک تھی اور ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ... " کون ہو تم اور تمھاری ہمت کیسے ہوئی روم میں آنے کی_" وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھی، آنکھیں بند ہو رہی تھی مگر پھر بھی خود کو زبردستی بیدار رکھتے ہوئے اس نے اس شیطان سے سختی سے پوچھا_____

"مجھے تم اپنا ایک رات کا شوہر کہہ سکتی ہو_" اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے وہ اس کی ہی طرف بڑھتے ہوئے بہت ہی خباثت سے ڈری ہوئی ثمین کو آنکھ مار چکا تھا_____

"ک... ک کیا بکواس کر رہے ہو، چلے جاؤ ورنہ میں شور مچا دوں گی، نیچے میری سہیلیاں ہے، سب پلیس کو بلا لیں گی_" وہ پیچھے ہٹتے ہوئے کپکپاتی آواز میں اسے دھمکی دے رہی تھی_____

"اف.. مجھے معصوم لڑکیوں کی یہی ادا تو اور بھی گھائل کر دیتی ہے کی وہ بیچاری اپنی معصومیت میں بڑے آرام سے میرا شکار بن جاتی ہے_" اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر مرنے ایکٹنگ کرتے ہوئے وہ انسان نہیں شیطان کا پتلا لگ رہا تھا، اس طرح سے بولتے اور حرکتیں کرتے ہوئے، کتنی گھناؤنی تھی اس کی آنکھیں جو نوشی کے وجود کو چھید رہی تھی_____

"چلے جاؤ میں کہہ رہی ہوں چلے جاؤ.... نگار، سمرا، کوئی ہے پلیز مجھے بچاؤ_" وہ لگاتار پیچھے ہٹتے ہوئے اب چلانے کے ساتھ ساتھ روتی بھی جا رہی تھی، پیچھے ہٹتے ہوئے اس کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ سی تھی_____

"تمھاری جیسی حسین مورت چھوڑ کر کوئی کیسے بھلا جا سکتا ہوں_ ویسے چلاتی رہو تمھاری پکار سن کر کوئی نہیں آئے گا یہاں_" اس خبیث نے ہنستے ہوئے نوشی کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور اس نے چیختی چلاتی نوشی کو چپ کرنے کے لئے جھکنا ہی چاہا تھا کی دھاڑ سے دروازہ کھلا اور آنے والے نے ایک ہی جست میں اس شیطان کا کالر پیچھے سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے نوشی سے الگ کر کے دور اچھال دیا_____

" مبین..." نوشی کے فریادی ہونٹوں سے اس شخص کا نام نکلا جو فرشتہ بن کر اس کے لئے آیا تھا اور پھر وہ دوڑ کر اس کے قریب پہنچ کر اس کی پناہ میں آ گئی، مبین نے جبڑے بھینچ کر روتی ہوئی بغیر دوپٹے کی نوشی کو دیکھا پھر اس خبیث انسان کو جو اسے اب گھور رہا تھا_____

"کون ہو تم اور تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے اور میری گرل فرینڈ کے بیچ میں آنے کی_" وہ شخص اب خود کو سنبھال چکا تھا، تیزی سے اٹھتے ہوئے وہ غرا کر ان کی جانب بڑھا، نوشی ڈر کر مبین کی پشت پر چھپ گئی... مبین نے بس اپنے بازوں پر رکھے نوشی کو ہاتھ کو تھپکا اور پھر نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے بازوں پر سے ہٹا کر وہ شیر کی طرح اس لڑکے کی طرف آ کر اس پر جھپٹ پڑا تھا_____

"میں کون ہوں اور کیا ہوں ابھی بتاتا ہوں_" مبین نے ایک زبردست مکا اس کے منھ پر مارا تھا وہ لڑکا الٹتا ہی چلا گیا.... نوشی ایک طرف ڈری سہمی کھڑی اس فرشتے کو دیکھ رہی تھی، جو اس کے لئے اس لڑکے کو بری طرح سے مار رہا تھا_ آج اگر وہ نا آتا تو.... نوشی آنکھوں میں بہتے آنسوؤں کے ساتھ ان دونوں کو لڑتے دیکھ رہی تھی، وہ لڑکا کچھ ہی منٹوں میں اپنی جان چھڑا کر بھاگا..... بپھرے ہوئے مبین نے اس کے پیچھے جانا چاہا مگر بے تحاشا روتی ہوئی نوشی پر نگاہ پڑتے ہی وہ تھم گیا، وہ اسے ہی دیکھتی ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی..... مبین سمجھ سکتا تھا کی اس کی کیا حالت ہو رہی ہو گی اس وقت _____

وہی ٹھہر کر اس نے چند گہری گہری سانسیں لے کر اپنے اعصاب کنٹرول کئے تھے، اس کا خون کھول رہا تھا، اسے نگار سے یہ امید نہیں تھی کی وہ نوشی کے ساتھ اس قدر گھناؤنا کھیل کھیلیں گی..... ویٹر کو گلاس وہاں لاتے پھر وہی گلاس نگار کے ہاتھوں نوشی کو دیتے اور پھر اسے زبردستی ہوٹل روم میں لے جاتے ہوئے مبین نے صاف صاف دیکھا تھا اور اس کے بعد اس لڑکے کا روم میں جانا، وہ اسی وقت سب سمجھ گیا.... اگر وہ آج ہوٹل میں نہیں ہوتا تو..... وہ آگے سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا اس کا دماغ یہ سب سوچ کر خراب ہو رہا تھا، اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا ورنہ وہ ابھی جا کر زین سے نگار کی ساری سچائی بتا دیتا مگر فل حال وہ مجبور تھا_____

نوشی روتی ہوئی وہی فرش پر بیٹھتی چلی گئی... کچھ دیر پہلے جو کچھ اس کے ساتھ ہونے جا رہا تھا وہ سب سوچ سوچ کر خوفزدہ بھی تھی اور صدمے میں بھی.... مبین ایک گہری سانس بھر کر نوشی کے قریب بیٹھ گیا پھر اس کے سامنے ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس نے آہستہ سے روتی نوشی کو پکارا.... "نوشی سب ٹھیک ہے، تمھیں کچھ نہیں ہو سکتا_ اٹھو شاباش جاؤ جا کر منھ دھل لو، اپنا حلیہ درست کر لو، ہمیں یہاں سے جلد ہی نکلنا چاہئے_" نرمی سے روتی ہوئی نوشی کا سر تھپک کر وہ بہت ہی محبت سے بولا تھا... نوشی نے روتی آنکھوں سے سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھا، جس نے آج اس کی عزت بچا کر نوشی کو اپنا قرض دار کر دیا تھا.... اس کے عام سے نقوش والے چہرے پر نرمی تھی خلوص بھری مسکراہٹ تھی... ان کالی آنکھوں میں اتنی پاکیزگی تھی کی بے اختیار وہ اس سے لپٹ کر دھواں دھار رونا شروع ہو چکی تھی .....

مبین ایک پل کو ساکت سا ہوا مگر دوسرے ہی پل اس کی کیفیت سمجھتے ہوئے اس نے نوشی کو سمیٹ کر اس کے سر کو تھپکنا شروع کیا، وہ سمجھ سکتا تھا کی نوشی کی کیا حالت ہے، کسی باعزت لڑکی کے لئے اپنی عزت بچ جانے پر یہی رد عمل ہو گا _____

"نوشی بس کرو، سنبھالو خود کو..." اس کا رونا کم نہیں ہوا تو مبین کو کہنا ہی پڑا، وہ اب اپنے دل کے ہاتھوں بے بس ہو رہا تھا جو اس کے رونے پر تڑپ سا رہا تھا_____

نوشی کو بھی احساس ہو گیا کی وہ کتنی دیر سے اپنے محسن کے سینے سے لگی اسے پریشان کر رہی تھی، اپنی بیوقوفی پر شرمندگی بھی ہونے لگی ساتھ ہی اب اپنی حالت کی خبر ہوئی، وہ بغیر دوپٹے کے اس کے سامنے ہے... نوشی کو الگ ہوتے ہی سکڑتے سمیٹتے دیکھ کر مبین احترام سے نگاہ اس پر سے ہٹا کر تیزی سے کھڑا ہو گیا، جس تیزی سے کھڑا ہوا تھا اسی تیزی سے بیڈ پر پڑا ہوا دوپٹہ اٹھایا.... اور جھک کر سکڑ سمٹ کر بیٹھی نوشی کے دونوں کاندھوں پر ڈال کر لپیٹتے ہوئے نوشی کو نرمی سے تھام کر اپنے مقابل میں کھڑا کر دیا_____

"جاؤ منہ دھل کر اپنا حلیہ درست کر لو تو ہم اس ہوٹل سے نکلتے ہیں_" بہت ہی دوستانہ اور مہربانی سمیٹے ہوئے تھی اس کی آواز_ نوشی نے سرخ ہوئی آنکھوں سے اس مہربان شخص کو دیکھا_____

"مبین... تمھیں چوٹ لگی ہے_ "خود اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا مگر مبین کی چوٹیں دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی_ اس کے چہرے پر کچھ خراشیں تھی اور ہونٹ سے بھی خون نکل رہا تھا، نوشی کا پیار سے گوندھا ہمدرد دل تڑپ اٹھا وہ کوئی اجنبی نہیں تھا، اس کا محسن تھا، اس کی عزت بچانے والا، وہ ساری زندگی اس کا قرض نہیں اتار سکتی تھی_____

مبین نے دو انگلیوں سے اپنے ہونٹ چھوئے پھر لاپرواہی سے سر جھٹکا_ "کچھ نہیں ہوا ہے، تم پریشان مت ہو_ تم جاؤ جلدی کرو ہمیں یہاں سے چلنا بھی ہے_ "مبین اس سے نگاہ ہٹا کر جانے کے لئے مڑا تو نوشی نے اس کا ہاتھ تھام لیا_ "نہیں تمھیں چوٹ لگی ہے، زخموں کو کبھی چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے... تم رکو میرے پاس ایک ٹیوب ہے_ "نوشی کے فکرمند لہجے پر مبین ہولے سے مسکرایا، ایک روز ایسے ہی باتوں ہی باتوں میں چڑتے ہوئے فایق نے بتایا تھا وہ گرنے پڑنے کی کچھ زیادہ ہی شوقین ہے تو اپنے ہینڈ بیگ میں پورا میڈیکل اسٹور لے کر گھومتی رہتی ہے_____

"میں ٹھیک ہوں نوشی فکر مت کرو، زخم بڑے ہو یا چھوٹے مبین میں اتنا دم تو ہے کی وہ انہیں برداشت کر سکے "نوشی کو لگا جیسے وہ بہت درد سے مسکرایا ہو_____

"یہ کون سی فلاسفی ہے، مجھ سے تو نہیں برداشت ہے درد، تکلیف سے تو" .....

" اللہ نا کرے جو کبھی تمھیں کوئی درد یا تکلیف سہنی پڑے_" مبین کے ہونٹوں سے بے ساختہ نکلا مگر اپنی بے ساختگی پر وہ شرمندہ ہو گیا، نگاہیں چراتے ہوئے وہ نیک لڑکا، نوشی مسکرائی_____

"تم بہت اچھے ہو مبین، میں خواہ مخواہ تمھیں برا بھلا کہتی تھی ہمیشہ... وہ فائق کی وجہ سے تھا مگر مجھے نہیں معلوم تھا تم اتنے اچھے ہو، اب کبھی تمھاری برائی نہیں کروں گی_"نوشی معصومیت سے بولتے ہوئے اب اس کا ہاتھ چھوڑ کر اپنا ہینڈ بیگ سائڈ ٹیبل سے اٹھا کر ٹیوب تلاش کرنے لگی، مبین کے لئے اب زندگی بھر اتنا ہی کافی

تھا کی وہ اسے بہت اچھا سمجھتی ہے... اس کا صابر دل اسی بات پر خوش ہو کر اپنے سارے درد کو بھلائے اب سرشار تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"فائق تم آسکتے ہو اس وقت_"نوشی نے چونک کر اپنے سے کچھ فاصلے پر کھڑے مبین کو دیکھا.... وہ لوگ ہوٹل ایریا سے کافی دور نکل آئے تھے مگر بجائے اسے ہاسٹل پہچانے کے مبین نے وہی بائک ایک پٹرول پمپ پر روک کر فائق کو فون کیا تھا_____

"پلیز کوئی سوال مت کرو، بس آ جاؤ_ "مبین بہت آہستہ آہستہ بات کر رہا تھا، نوشی کو سمجھ میں نہیں آیا کی وہ فائق کو کس لئے بلا رہا ہے_____

"تم نے فائق کو کیوں بلایا ہے مبین، وہ آتے ہی مجھے اور بھی برا بھلا کہیں گا_ "نوشی کو برا لگا تھا مبین کا فائق کو فون کرنا، ایک تو وہ اس سے چڑتی تھی دوسرے وہ اس سے گھبرا رہی تھی کی وہ رات کے اس وقت اسے مبین کے ساتھ دیکھ کر غصہ نا ہونے لگے... یا شاید اور بھی غلط فہمیاں پیدا نا ہو جائے ویسے ہی وہ اسے اچھی لڑکی نہیں سمجھتا ہے_____

"دیکھو نوشی.... اس وقت میرے ساتھ تمھارا ہاسٹل جانا مناسب نہیں_ "وہ جانتا تھا نوشی چڑتی ہے فائق سے مگر وہ اسے بلانے پر مجبور تھا، اس کے علاوہ وہ کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا_____

"کیوں جانا مناسب نہیں_ "نوشی کے جھنجھلا کر پوچھنے پر مبین نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اسے دیکھا پھر سنجیدگی سے جواب دیا_ "کیونکہ میرا تم سے کوئی ایسا تعلق نہیں، جو میں آرام سے تمھیں ہاسٹل چھوڑ آؤں "_

"تم میرے محسن ہو مبین، تم چلو میرے ساتھ_ "وہ نوشی تھی جیسی وہ خود معصوم تھی سب کو سمجھتی تھی مگر اسے یہ نہیں معلوم تھا، یہ دنیا رشتوں کا سرٹیفکیٹ مانگتی ہے آپ سے.. یہاں نیکی، خلوص، محبت کا کوئی رشتہ نہیں ہوتا ہے_____

"نوشی میرا تمھارے ساتھ جانا مناسب نہیں، فایق تمھارا کزن ہے_" مبین نے کافی نرمی اور تحمل سے اس بیوقوف سی لڑکی کو سمجھانا چاہا_____

"کزن ہے مگر دشمن سے بڑھ کر ہے_" ادھر تو کچھ اور ہی مزاج چھائے ہوئے تھے، نوشی اب قدرے سنبھل چکی تھی اور اس دوا کا اثر بھی کم ہو چکا تھا، وہ منھ بنا کر بولتے ہوئے اب اسے وہی پرانی نوشی لگی_____

"تم دونوں میں کیا مس انڈر اسٹینگ ہے نوشی، میں نہیں جانتا مگر میرے خیال میں تم دونوں نے ہی شاید ایک دوسرے سے کچھ غلط فہمیاں پال لی ہیں_" مبین اسے غور سے دیکھتے ہوئے ہلکے سے مسکرایا_____

"مجھے کوئی غلط فہمی نہیں، سمرا ہی بتاتی ہے کی وہ مجھے بہت برا بھلا کہتا ہے، مجھے ایک بری لڑکی سمجھتا ہے_" وہ بہت ہی دل گرفتہ سی ہو کر منھ بنا کر اسے دوستوں کی طرح بتا رہی تھی _____

"کیا کبھی فائق نے ڈائریکٹ تم سے ایسا کہا ہے نوشی کی وہ تمھیں بری لڑکی سمجھتا ہے_" مبین نے اچانک بہت سنجیدہ ہو کر اس سے پوچھ لیا تو نوشی کی گردن بے اختیار نفی میں ہلی تھی _____

"نوشی، اللہ نے ہمیں خود بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا کی ہے، کوئی آپ کا کتنا بھی قریبی ہو مگر یوں اس کی ہر بات پر آنکھ کان بند کر کے اعتبار نہیں کر لیتے، باقی تم خود سمجھدار ہو-" وہ دھیرے دھیرے بولتا نوشی کو دنیا

کا سب سے پیارا انسان لگا، جس کے چہرے پر خلوص اور اس کی نیک فطرت کی چمک تھی، وہ زندگی بھر اب اسے بھول نہیں سکتی تھی_____

"نوشی، پلیز اب نگار اور سمرا پر سوچ سمجھ کر بھروسہ کرنا، خاص طور پر نگار پر وہ.... " مبین ابھی کچھ اور بھی کہتا کی فائق کی بائک کی ہیڈ لائٹس ان دونوں پر پڑی تھی، مبین خاموش ہو گیا_____

"تم یہاں کیا کر رہی ہو نوشی؟.... " بائک ان دونوں کے قریب روکتے ہوئے فائق نے مبین کے ساتھ کھڑی نوشی کو دیکھ کر تیزی سے پوچھا اور نوشی نے چونک کر فائق کے پریشان چہرے کو دیکھا، بجائے اسے مبین کے ساتھ دیکھ کر وہ غصہ ہونے کے اسے اپنے لئے فکر مند لگا، نوشی کو پہلی بار یہ احساس ہوا کی فائق کے بارے میں سمرا شاید غلط ہی بولتی رہی ہے_____

"فائق یہ اپنی فرینڈ کی برتھ ڈے میں آئی تھی، اس کے سر میں درد ہونے لگا تو نوشی اکیلے ہی وہاں سے نکل آئی مگر ٹیکسی نہیں ملی، میں یہاں سے گزر رہا تھا تو میری نظر پڑ گئی اور میں نے اس لئے تمھیں فون کر دیا_" مبین نے ایک ہی سانس میں من گھڑت کہانی فائق کو سنا ڈالی، حیرت سے مبین کو دیکھتی نوشی اس کی اور بھی مشکور ہو گئی_____

"رات کے اس وقت ہاسٹل سے نکل کر تم پارٹی اٹینڈ کرتی پھر رہی ہو اور تم میں کوئی عقل و قل ہے یا نہیں _ایسے نکل جاتے ہیں، سمرا کہاں ہے اس کے ساتھ کیوں نہیں آئی... اور اگر کچھ ہو جاتا تو میں چچا کو کیا جواب دیتا، وہ میری ذمہ داری پر تم دونوں کو یہاں چھوڑ کر گئے ہیں_" مبین سے کہانی سن کر فائق نے اسے لگاتار بولتے ہوئے بے بھاؤ کی سنادی تو اس کی اتنی باتیں سنا دینے پر نوشی نے مبین کی طرف ایسے دیکھا، جیسے کہہ رہی ہو دیکھ لو، یہ ایسا ہی ہے کی اسے برا بھلا کہا جائے _____

"فائق اس وقت رہنے دو پھر پوچھ تاچھ کر لینا، تم اسے ہاسٹل لے جاؤ ابھی_" اس کی آنکھوں کے شکوے پڑھ کر مبین نے جلدی سے اس کی جان بچانی چاہی_____

" تمھارا بہت مشکور ہوں مبین، اس کی وجہ سے تمھیں اتنی پریشانی ہوئی_" فائق اپنی بائک پر ہی بیٹھے بیٹھے مبین کے ہاتھ تشکر کے احساس تلے تھام چکا تھا، نوشی نے غصے سے اپنا رخ پھیر لیا_____

"مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوئی، نوشی بہت سمجھدار لڑکی ہے بس اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی، تم اسے غلط سمجھ کر ناراض نا ہوا کرو_" وہ ایسا ہی تھا ہر رشتے میں مخلص، نوشی کی دفاع کرتے ہوئے اس نے فائق کو جیسے سمجھانا چاہا_____

" یہ اور سمجھدار، انجام کی پرواہ کئے بغیر ایسے رات میں گھومتی صدا کی بیوقوف لڑکی ہے یہ_" فائق نے برا سا منھ بنا کر رخ موڑ کر کھڑی نوشی کو بھی دیکھا، مٹے مٹے میک اپ سے وہ اور بھی حسین ہو رہی تھی، فایق نے ہمیشہ کی طرح نگاہیں چرا لی_____

"تو کیا تم سے اجازت لے کر آتی اور میری چھوڑو اپنی کہو.... تم رات کے اس وقت ہاسٹل چھوڑ کر کیا مستی کرتے پھر رہے تھے_ تایا سے ضرور کہوں گی کی تم راتوں کو آوارہ گردی کرتے ہو_" آخر کب تک برداشت کرتی وہ مڑ کر کمر پر ہاتھ رکھ کر کٹکھنی بلی بن گئی، مبین کا دل کہا اپنا سر ہی پیٹ لیں ان دونوں کا کبھی جھگڑا ختم نہیں ہو سکتا_____

"دیکھا تم نے اس کی زبان_" فائق نے جس طرح سے مبین سے نوشی کی شکایت کی پہلی بار مبین ساری ٹینشن بھلا کر دل سے ہنسا تھا، اسے ہنستے دیکھ کر دونوں ہی نے منھ پھلا لئے_____

"اب میں مطمئن ہوں کی میرا آئرن مین نوشی کو خیریت سے پہنچا دیں گا... سو تم دونوں جی بھر کر لڑتے رہو، میں اب چلا_" اس سے پہلے کی اسے ان دونوں کے بیچ اسے شٹل کاک بننا پڑتا، وہ ان دونوں کو باری باری دیکھتا اسی طرح سے ہنستا ہوا، اپنی بائک اسٹراٹ کر کے دونوں کو ہاتھ ہلا کر خدا حافظ کرتا پھُر ہو گیا_____

"مجھے اس مصیبت کے ساتھ تنہا چھوڑ گیا سالا_" فائق ہلکے سے بڑبڑایا، نوشی نے آنکھیں سکڑ کر اپنے سڑے ہوئے کزن کو گھورا_____

"چلو میں تمھیں ہاسٹل چھوڑ دوں_" فائق نے اس بار نرمی سے ہی کہا تھا____

"تم مجھے ٹیکسی کروا دو میں بائک سے نہیں جاؤں گی_" نوشی نے سینے پر ہاتھ باندھ کر گردن اکڑا کر جس طرح کہا اس سے فائق کو آگ ہی لگ گئی_____

"سیدھی طرح سے بیٹھتی ہو یا... " وہ خونخوار ارادے سے اترنے ہی لگا تھا کی نوشی ساری اکڑ بھول کر جلدی سے اس کے پیچھے کافی فاصلے سے بیٹھی تھی مگر جیسے ہی فائق نے بائک اسٹرارٹ کر کے روڈ پر دوڑائی نوشی کی چیخ نکل گئی.... مبین کافی سلو بائک چلا کر یہاں تک لایا تھا مگر یہ کمینہ فائق.... یہ تو ہوا سے باتیں کر رہا تھا

"فائق پلیز اسپیڈ کم کرو میں گر جاؤں گی_ "اس کے کاندھوں کو دونوں ہاتھوں سے دبوچے ہوئے وہ چلائی تو فائق کو پہلی بار اس ڈرا کر لطف آیا... اس کی بات پر کان نا دھرتے ہوئے اس نے اسپیڈ اور بڑھا دی... نوشی کی جان ہی نکلنے لگی وہ دوپٹہ سنبھالے یا خود کو یا اپنی چیخیں..... کوئی چارہ نا پا کر اس نے دوپٹہ اچھے سے جکڑ کر فائق کی کمر میں ہاتھ ڈال کر وہ اس سے جڑ کر کس کے لپٹ گئی_ فائق کا دل کہا آج دل کھول کر قہقہے لگائے وہ اسی طرح سے اسپیڈ میں بائک چلاتا.... اکا دکا روڈ پر دوڑتی کاروں کو پیچھے چھوڑتا، بائک دوڑا رہا تھا بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا نوشی کو ڈرا کر اپنے بدلے نکال رہا تھا_____

ان ہی کاروں میں سے ایک کار ایسے شخص کی بھی تھی اگر فائق کو خبر ہوتی وہ آج کی شوخی کے سبب کیا زہر نوشی کی زندگی میں بھر چکا تھا تو وہ کبھی بھی ایسی شوخی کرنے کی سوچتا بھی نہیں_____

"ارے تمھارا بھائی کس کے ساتھ فلرٹنگ کر رہا ہے_ "کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی نگار نے کار کے آگے آگے جاتی بائک کو دیکھتے ہوئے گردن موڑ کر بیک سیٹ پر بیٹھی سمرا سے مذاق میں پوچھا، وہ فائق کو پہچانتی تھی

"پتہ نہیں شاید کوئی گرل فرینڈ ہے، ارے نہیں یہ تو اپنی نوشی ہے نگار_" سمرا اچک اچک کر بائک کو دیکھتی چیخی_____

"ہاں.... لگتا ہے تمھارے بھائی کی بڑی دوستی ہے جو رات کے اس وقت وہ دونوں روڈ پر گھوم رہے ہیں_" نگار سامنے دیکھتے ہوئے مسکرائی... بائک کی رفتار بہت تیز تھی وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گئی_____

"بھائی نوشی کو کہیں لے کر اکثر گھومتے پھرتے ہیں، نوشی کی بھائی سے بہت دوستی ہے نا_ شاید وہ دونوں ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہے_" سمرا نے بھی اچک کر جاتی ہوئی بائک کو بڑے غور سے دیکھتے ہوئے نگار کو آنکھ ماری.... نگار جس کا موڈ ایک بات پر خراب تھا اور دوسری بات پر خوشگوار.... وہ بڑے زور سے ہنس دی، گردن موڑ کر اس نے اپنی بغل والی سیٹ پر بیٹھے جبڑے بھینچے زین کو دیکھا_____

وہ اس کی فرمائش پر اسے ہوٹل میں لینے پہنچا تھا، وہ اسے کچھ اور دکھانا چاہتی تھی مگر مبین نے اس کا کام خراب کر دیا لیکن نگار تب بھی بہت خوش تھی، اس کے بدلے میں اسے اتنی کام کی چیزیں ملی تھی کی اس سے ہی اس کا کام بن سکتا تھا اور اب کا یہ منظر... وہ ہمیشہ کہتی تھی کی خدا بھی ان لوگوں کا ساتھ دیتا تھا جو جیتنے کے لئے ہر ترکیب آزماتے ہیں، جو کبھی نہیں جھکتے ہیں... نگار بھی ان ہی لوگوں میں سے تھی جو حصول کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے، چاہے اس میں دل ٹوٹے، چاہے اعتبار یا کوئی انسان، انہیں کبھی پرواہ نہیں رہی تھی _____

بائک ریڈ لائٹ پر رکی تو نوشی نے فائق سے الگ ہوتے ہوئے اس کے کاندھے پر کئی مکے برسا دئے_"تم بہت ہی.... " اس کی آدھی بات منھ میں ہی رہ گئی گرین سگنل ملتے ہی فائق نے پھر سے بائک دوڑا دی اور نوشی چیخ کر پھر سے اس سے لپٹ گئی..... یہ منظر ان سے کچھ فاصلے پر موجود کار میں بیٹھے زین نے بھی دیکھا تھا، اس کی

آنکھیں ضبط سے سرخ ہوئی جا رہی تھی اور اسٹیرنگ پر پکڑ اور بھی مضبوط.... اس کی حالت نگار کو بہت ہی لطف دے رہی تھی، اب تک وہ کچھ نہیں بولا تھا مگر اس کی حالت چیخ چیخ کر اس کی اندرونی کیفیت کا پتہ دے رہی تھی_____

جیسے ہی بائک ہاسٹل کے گیٹ پر رکی تو نوشی اچھل کر بائک سے اتری تھی.... فائق ہنسی چھپاتے ہوئے خود بھی بائک سے اتر گیا تا کی نوشی کو ہاسٹل کے اندر لے جا کر وارڈن کو توضیح دے سکے کی نوشی کس لئے ہاسٹل اس وقت پہنچی ہے_____

"تم نہایت ہی کمینے انسان ہو، میری جان نکال کر تم ہنس رہے ہو_" وہ ہنستے ہوئے فائق پر جھپٹنے کے لئے تیار تھی مگر فائق نے اپنی طرف بڑھتی نوشی کی کلائی اپنے دائیں ہاتھ کی گرفت میں جکڑ لی .....

"سارے راستے تمھارا ہاتھ چلانا برداشت کر لیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کی اب یہاں بھی برداشت کر لوں گا_" وہ اس کی کلائی سختی سے اپنی گرفت میں جکڑے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا_____

"تم اسی قابل تھے، تم نے میری جان لینی چاہی_" نوشی ان گرے آنکھوں میں دیکھتی دانت پیس کر بولی

_____

"تمھاری جان لینا ہوتا تو اسی دن لے لیتا جب میرے دل نے مجھ سے دغا کیا تھا_" اس کی کلائی جھٹک کر اس نے نوشی کو اپنے قریب کر لیا_" آئندہ اگر تم نے مجھ سے پوچھے بغیر ہاسٹل سے قدم نکالا تو بہت برا ثابت ہوں گا میں تمھارے لئے_" سختی سے کہہ کر نوشی کی کلائی چھوڑ کر وہ اس سے دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا، بالوں میں ہاتھ

پھیرتے ہوئے وہ گیٹ کی طرف بڑھا اور گیٹ کیپر سے باتیں کرنے لگا... نوشی کا دل کہا اس کے گھنے براؤن بالوں کو اتنا نوچے کی وہ آج گنجا ہی ہو جائے_____

"اب کیا ساری رات ادھر ہی کھڑی رہنا ہے، اندر چلو_" گیٹ کھلوا کر فائق نے پیچھے مڑ کر رعب سے نوشی کو حکم دیا تو نوشی پیر پٹخ کر اس کے قریب آئی_" مجھ پر رعب مت جھاڑنا_" کہنے کے ساتھ ہی اس کے مضبوط بازوؤں میں پوری طاقت لگا کر اپنے ناخن گاڑ دئے اور تیزی سے کھلے گیٹ کے اندر بھاگی..." اف جنگلی کہیں کی_" بچپن سے وہ اسے ہی چٹکی کاٹنے میں ماہر رہی تھی، فائق بازوں سہلاتا خود بھی گیٹ کے اندر چلا آیا

ان دونوں نے ہی اپنی اپنی لڑائی میں یہ دیکھا ہی نہیں کی زین اپنی کار کچھ فاصلے پر کھڑی کر کے بلیک شیشے چھڑائے جلتی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا... نگار کو سمرا سمیت اس نے اس کے بنگلے پر اتار دیا تھا اور کار دوڑاتے ہوئے فائق کی بائک کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں تک پہنچ گیا تھا..... شک کا یہ پہلا بیج تھا جو صرف نوشی کے لئے ہی نہیں، فایق کے لئے بھی اس کے دل میں پنپ چکا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

نوشی نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دے کر سر اونچا کر کے آسمان کی طرف دیکھا، جب وہ ہاسٹل سے نکلی تھی تو آسمان بالکل صاف تھا مگر اچانک ہی سے کالے بادلوں نے پورے آسمان کو گھیر لیا تھا اور لگ رہا تھا اب وہ کبھی بھی برس پڑے گے... وہ پریشان سی ہوئی اگر بارش شروع ہو گئی تو... خیر زین سے کہیں گی وہ جلدی سے اسے ہاسٹل چھوڑ دے ....."

یہ سوچ کر وہ مطمئین ہو کر بنگلے کے گیٹ کو دیکھنے لگی... یہ نجانے کس کا بنگلہ تھا جہاں زین نے اسے بہت اسرار کرتے ہوئے فوراً بلایا تھا... وہ آنا تو نہیں چاہتی تھی مگر اس دل کا کیا کرتی جس کے بہت مجبور کرنے پر خود کو مشکل سے رضا مند کرتے ہوئے وہ یہاں تک آئی تھی..... جیسے ہی اس نے کال بیل پر ہاتھ رکھا گیٹ اپنے آپ کھل گیا، نوشی نے گھبراتے ہوئے گیٹ پر ہلکے سے دھکا دیا تو وہ کھلتا ہی چلا گیا .....

گیٹ کھلا ہی چھوڑ کر اس نے قدم شاہ راہ پر رکھے..... نوشی کو گھبراہٹ سی ہو رہی تھی مگر بنگلہ کے اندر آتے ہی لان کی خوبصورتی دیکھ کر وہ سب بھول گئی.... ہری بھری بیلوں سے ڈھکا یہ ویسا ہی گھر تھا جیسا اس نے مذاق ہی مذاق میں کبھی زین سے فرمائش کرتے ہوئے کہا تھا کی وہ ایسا ہرا بھرا سا آشیانہ بنائیں گی، جہاں چاروں طرف پھول ہی پھول ہو... آس پاس لوگوں کی بھیڑ نا ہو... سکون ہو، بارش ہو_____

وہاں سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا اس نے زین سے بیان کیا تھا... وہ بڑی خوشی سے آگے بڑھی... یہاں اتنے زیادہ رنگ برنگے آنکھوں کو خیراں کر دینے والے پھولوں کے پودے تھے کی وہ دلچسپی سے ایک ایک پودوں کی خوبصورتی اور نرمی کو اپنے ہاتھوں سے محسوس کرتی چاروں طرف گھوم رہی تھی.... اسے تو اب زین بھی یاد نہیں رہ گیا تھا جس سے وہ ملنے آئی تھی_____

"کیا دیکھ رہی ہو نوشی..." اپنے پیچھے اچانک سے زین کی آواز سن کر نوشی بے پناہ خوشی کے احساس کے ساتھ مڑی اور اسی خوشی سے وہ زین سے پوچھنے لگی_"زین یہ کس کا گھر ہے.... تم نے دیکھا یہاں تو پورا باغ ہی سجا ہوا ہے... ہم نا جب اپنا گھر بنائیں گے نا تو ایسے ہی پودے اپنے لان میں لگوائے گے.. مجھے تو کئی کے نام بھی نہیں معلوم... تم سب کے نام پتہ کروا کر لکھ لو... پھر ہم ساتھ جا کر سب لا کر اپنا لان سجائے گے_"زین خاموشی سے اس کے خوشی سے بھرپور چہرے کو دیکھ رہا تھا.... وہ اتنی معصومیت سے اپنی خوشی بیان کر رہی تھی کی ایک بار گی زین کا دل سب بھولنے لگا مگر رات کے منظر یاد آئے تو پھر سے شک نے محبت کے احساس کو سلا دیا

_____

"زین بتاؤ نا یہ کس کا گھر ہے... تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے...." نوشی اس کی خاموشی محسوس کر کے پھر سے اس کی طرف مڑی اور پیار سے اسے دیکھا..... جانے کیوں اسے زین بہت سنجیدہ لگا.. اس کی آنکھوں میں آج وہ محبت اور دیوانگی نہیں تھی جو ہمیشہ اسے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں اتر آتی تھی_____

"کیوں تمھیں برا لگ گیا.. میں نے تو تمھیں دن کے اجالے میں بلایا ہے... کم سے کم رات کی تاریکی میں تو نہیں_"زین آہستہ آہستہ بولتا چند قدم کا فاصلہ طے کر کے اس کے مقابل میں آ کر کھڑا ہو گیا، کیا تھا ان آنکھوں میں.... نوشی کو کچھ غلط کا احساس ہوا_____

"کل رات تم فائق کے ساتھ کیا کر رہی تھی_"وہ کچھ پوچھتی اس سے پہلے ہی زین نے اچانک سے پوچھ لیا.. کل رات سے اس کے سینے میں ایک آگ لگی ہوئی تھی اور وہ نوشی سے سب صاف کر لینا چاہتا تھا، بہر حال وہ نوشی سے دیوانگی کی حد تک محبت کرتا تھا... اسے اتنی آسانی سے اپنی زندگی سے نہیں نکال سکتا تھا_____

"تمھیں کیسے پتہ چلا_" نوشی کو نا تو اس کا سوال اچھا لگا نا اس کا لہجہ... سنجیدگی سے زین کی شک کی لپک دیتی آنکھوں میں دیکھا_____

"ایسے تو ہمیشہ مجھ سے کہتی تھی کی فائق سے میری نہیں بنتی، وہ مجھ سے خار کھاتا ہے مگر کل آرام سے اس کے ساتھ بائک پر اس سے لپٹی گھوم رہی تھی_ وہ کس حق سے تمھیں چھو رہا تھا_" وہ ایسا ہی تھا جو دل میں ہوتا صاف صاف بول دیتا... محبت کا اظہار بھی جھٹ پٹ کر دیا اور اب اپنے شک کو بھی نوشی پر ظاہر کر دیا

_____

"ان باتوں کا کیا مطلب ہے تمھارا.... اور یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو تم مجھ سے... تم شک کر رہے ہو مجھ پر_" نوشی کو بہت دکھ ہوا تھا اس کے اس طرح سوال کرنے پر... زین کی شک بھری آنکھوں سے وہ غصے سے بھر گئی_ جس قدر وہ محبت کرتا تھا اس کا اعتبار اتنا ہی کم ظرف نکلا_____

"نوشی میں شک نہیں کر رہا ہوں لیکن مجھے وجہ جاننے کا حق ہے، مجھے بتا دو فائق کے ساتھ تم آدھی رات تک کہاں تھی، وہ کس حق سے تمھارے ساتھ تھا_" زین کی بات پر نوشی طنز سے ہنسی تھی پھر اسی طنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے تلخی سے بولی ...

"وہ کم سے کم میرا کزن تو ہے مگر تم کون سے حق سے مجھ سے ایسے سوال کر رہے ہو زین علی... تمھارے پاس کون سا سرٹیفکیٹ ہے رشتے کا جو میں تمھیں صفائی دیتی پھروں_" اسی غصے میں اس نے زین کے دل میں نشتر چبھو دیا، بارش کے قطرے اب تار بن کر دونوں کے وجود پر گرنے لگے تھے مگر ایک دوسرے کو غصے سے دیکھتے ہوئے دونوں ہی بے خبر تھے_____

"یعنی میرا کوئی حق نہیں تم پر، تمھارے اور میرے بیچ محبت کا تعلق تمھیں بے ارزش لگتا ہے_ "زین کو دکھ کے ساتھ ساتھ اس پر بے انتہا غصہ بھی آیا_____

"مسٹر زین علی... ہمارے بیچ فل حال ایسا کوئی رشتہ نہیں کی میں اپنے کردار پر تمھاری انگلی برداشت کروں_ تم سے محبت کی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کی تم مجھ پر انگلی بھی اٹھاؤ_ "اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ شیرنی کی طرح غرائی_____ _

"نوشی میں تمھارے کردار پر انگلی کر بھی نہیں رہا مگر .....

"کیا مگر اپنے دل میں جھانک کر دیکھو زین جہاں میرے لئے شک جنم لے چکا ہے..... تمھاری آنکھوں وہ محبت جو مجھے یہ احساس دلاتی ہے بس ایک تم میرے اپنے ہو اور کوئی نہیں، وہ کہی دور جا سوئی ہے_ "غصے میں وہ زین کی شرٹ سینے سے اپنی مٹھی میں جکڑ چکی تھی .....

"اور آج تم مجھے یہاں بلا کر یہ پوچھ رہے کو کی میں فائق کے ساتھ کیوں تھی.... کل رات کیا مصیبت مجھ پر ٹوٹی بجائے یہ جاننے کے سیدھے مجھ سے پوچھ رہے ہو کی میں کل رات فائق کے ساتھ کہاں گھوم رہی تھی_ تم نے مجھے اگر فائق کے ساتھ دیکھا تھا نا تو اسی وقت آتے اور مجھ سے اسی حق سے پوچھتے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوتا تمھارے سوال پر، میں آرام سے تمھیں صفائی دیتی مگر اس وقت نہیں.... نہیں زین علی جاؤ پہلے شک کی اینک

آنکھوں سے اتار لو پھر میرے پاس آنا_ "وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ایک لفظوں سے اسے ساکت کرتی اس کی شرٹ جھٹک کر جانے کے لئے مڑی .....

"نوشی میری بات سنو_ "زین نے تیزی سے بڑھ کر اس کی کلائی جکڑلی ...

"نہیں سننی مجھے تمھاری بات تم..." ناچاہتے ہوئے بھی نوشی کی آواز بھرا گئی اور اس کی آنکھوں میں آنسو آئے ہی تھے کی زین بوکھلا گیا.... وہ ان آنکھوں کا دیوانہ تھا تو کیسے برداشت کر لیتا کی وہ آنکھیں اس کی وجہ سے بھیگ جائے، اس نے خود پر ہزار لعنت بھیجتے ہوئے پھر سے اس کا ہاتھ تھام کر خود سے لگانے کی کوشش کی ....

"نوشی، آئی ایم سوری یار، پلیز رو تو مت_ "زبردستی اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہ ندامت سے چور تھا، نوشی صحیح کہہ رہی تھی، اسے کل رات ہی سب کلئیر کر لینا چاہئے تھا، پہلے کبھی تو اس نے ان دونوں کو ایک ساتھ نہیں دیکھا تھا.. ہمیشہ آنکھوں دیکھا سچ تو نہیں ہوتا.... پھر نوشی اس کی محبت تھی اور فائق تو اس کا بچپن کا دوست ہے، وہ بچپن سے اسے جانتا ہے اس کی شرافت اس کی نیک فطرت، کیا وہ انجان تھا.. زین اب نادم ہو رہا تھا

"سوری بس سوری، اتنا کہہ دینے سے میں نہیں ماننے والی... اب کبھی مجھ سے ملنے کی کوشش بھی مت کرنا_ " وہ روتے ہوئے اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے ہوئے غصے سے چلا رہی تھی ....

"تم سے ملے بغیر تو میں مر ہی جاؤں گا_" اسے زبردستی اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے اس کی آواز محبت سے لبریز ہو گئی تھی_____

"نہیں نہیں تم جھوٹے ہو... بالکل جھوٹے... تمھیں مجھ سے کوئی عشق وشق نہیں_" وہ اتنے غصے میں آچکی تھی کی اب وہ اس کے سینے پر زور زور سے مکے مار رہی تھی..... وہ اس کی کمر میں گرفت سخت کرتے ہوئے آرام سے اس کی مار کھا رہا تھا_____

"عشق تو ایسا ہے کی میرے عشق نے مجھے اب جنونی بنا دیا ہے_" نوشی نے اسے مارنا چھوڑ کر سر اٹھا کر اپنے دیوانے کو دیکھا.... وہ دونوں پوری طرح سے بھیگ گئے تھے مگر ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ دنیا بھولنے لگے ....

"سوری سے تم ماننے والی نہیں تو آج تمھیں منانے کے لئے کچھ گستاخی کر دوں.... جس سے تم اپنے زین کو معاف کر سکو_" ایک ہاتھ نوشی کی کمر پر کستے ہوئے دوسرے ہاتھ اس نے نوشی کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور اس کے انگوٹھے نے نوشی کے نچلے لب کو چھوا تھا..... کہیں آسمان پر بجلی کڑکی تھی ویسی ہی بجلی ان دونوں کے وجود میں بھی دوڑی ....

اوپر سے برستی بارش اور بانہوں میں کھڑا ایسا محبوب، زین کی آنکھیں بہکی سی تھی، لگاتار اس کے لبوں پر انگوٹھے کو مسلتے ہوئے زین کے دل پر اس کا رویا رویا گلابی چہرہ بجلی بن کر گر رہا تھا، بارش کے پانی میں بھیگتے ہوئے وہ آدھ کھلے پھول سے بھی زیادہ حسین سرخ لب.... زین ساری قسمیں توڑ کر اس کا چہرہ ہتھیلیوں میں بھر کر جھکا تھا..... نوشی نے تڑپ کر دور ہٹنا چاہا اس سے ہی پہلے ہی وہ ان لبوں کو قید کر چکا تھا، اتنی دیوانگی تھی اس لمس میں کی نوشی ناچاہتے ہوئے اس دیوانگی میں کھو گئی... آنکھیں بند تھی اور رگوں میں خون کا دوران تیز ہو گیا.....

بارش میں دھیرے دھیرے جیسے اور تیزی آ رہی تھی، زین کی دیوانگی بھی بارش کا مقابلہ کرنے لگی تھی، اس کی بازوؤں میں نوشی اب کسمسائی... اس کا سانس جیسے اب بند ہونے لگا تھا، زین کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دور دھکیلنا چاہا وہ اور دیوانہ بن بیٹھا، نوشی کے دونوں ہاتھ جکڑ کر اسے اپنے بازوؤں میں بری طرح سے جکڑ لیا وہ چاہ کر بھی اب ہل نہیں پا رہی تھی.....

لمحوں پر لمحے بیٹے آخر کار اس نے اس کے لبوں کو آزادی بخشی، نوشی نے تھک کر اس کے سینے میں ہی پناہ لے لی _"آج میں تمھیں ایسا اپنا بنالوں گا کی پھر تمھیں مجھ سے کوئی بھی چھین نہیں پائیں گا _"وہ بوجھل آواز میں کہہ کر اسے تیزی سے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر اندر کی طرف بڑھ گیا..... یہ دیکھے بغیر ایک سایہ بھی ان کے پیچھے پیچھے اس بنگلے میں داخل ہوا تھا... جو آنکھوں میں آنسو، نفرت، اور ہار کی کرچیاں لئے اس کی پشت کو دیکھے جا رہا تھا .....

زین نوشی کو بازوؤں میں اٹھائے اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ رہا تھا، نوشی نے کچھ کہنا ہی چاہا تھا کی زین نے اس سے پہلے ہی اسے گود میں ہی اٹھائے اٹھائے اس کے ہونٹوں کو بند کر دیا، وہ اسی طرح اس کے ہونٹوں کو بند کئے اپنے بیڈروم میں داخل ہو گیا، بیڈروم میں داخل ہوتے ہی اس نے پیر کی ٹھوکر سے اپنا بیڈروم لاک کر دیا تھا.....

کچھ دوری پر چھپ کر کھڑے اس سائے نے بیڈروم کے بند دروازے کو دیکھا اور پھر وہ سایہ مڑ کر دوڑتے قدموں سے وہاں سے پ لان اور پھر گیٹ کھول کر اس بنگلے سے باہر نکلا تھا

نگار تو یہاں چھپ کر ان دونوں کی جدائی کا تماشا دیکھنے آئی تھی مگر تقدیر نے پلٹ کر اس پر ہی وار کر ان کے ہی ملن کا نظارہ دکھا کر اس پل نگار کو بری طرح سے شکست دے دی..... " نگار تو ہار گئی تو آج ہار گئی، نوشی نے تیرا زین آج مکمل تجھ سے چھین لیا ہے.... وہ اس کی ہو گئی اور وہ اس کا... تو چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکی... " وہ وہی روڈ پر بیٹھ کر بے تحاشا روتے ہوئے چیخ رہی تھی ....

نگار کا دل جیسے کوئی آج مسل رہا تھا، زین سے بچپن سے لے کر اب تک اس نے اتنی محبت کی تھی کی وہ اس کے لئے جان دینے پر بھی ہچکچاتی نہیں.... وہی زین آج نوشی کو آج اپنے بیڈروم تک لے کر چلا گیا وہ اسے اپنا آپ تک سونپ گیا_ "زین....." وہ آسمان کی طرف نگاہ کر کے پورے حلق کے بل چلائی.... مگر اس برستی بارش میں اس کی چیخوں کو کوئی بھی سننے والا نہیں تھا

"میں مار ڈالوں گی اسے، مار ڈالوں گی، اس نے میرے زین کو مجھ سے چھین لیا... اس نے مجھے تہی داماں کر دیا.... اس کی وجہ سے میرا زین کبھی میرا نہیں ہو سکا، وہ میرے قریب بھی ہوا تو اس نے نگار کو کبھی نگار سمجھا ہی نہیں، اس کے دل و دماغ میں ہمیشہ نوشی سوار رہی.... اس نے نگار کو کبھی نارمل رہنے ہی نہیں دیا... میں مار ڈالوں گی

اسے میں مار ڈالوں گی اسے_" نگار نے پوری قوت سے آئینہ میں دکھتے نوشی کے عکس پر شیمپو کی باٹل کھینچ کر ماری تھی..... واش روم کا آئینہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا اور ان کا چہرہ ہر ٹکڑے پر واضح ہو گیا، وہ ماضی سے حال میں آگئی_____

نگار پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی، وہ ہنستی ہی جا رہی تھی اور ساتھ ہی ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے.... آج جو کچھ ایلیار نے ان سے کہا تھا ان کی مامتا درد سے آنسو بہا رہی تھی مگر نفرت اور حسد کی سیاہی ایسی تھی کی مامتا کے بھی اجلے رنگ پر اس نے سیاہی پھیر دی .....

"نہیں نوشی میں تمھیں کبھی جتنے نہیں دوں گی، ایلیار کے ساتھ تمھاری بیٹی کو دیکھنا میری ہار ہے اور نگار نے کبھی ہار قبول نہیں کی میں ہمیشہ جیتی ہوں اور ہمیشہ جیتتی رہوں گی میں ہارنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوئی... کیا تم ایلیار کیا فائق تم دونوں مجھے ہرا نہیں سکتے.. میں جس دن ہاری نا اس دن میری موت ہو گی_" پاگلوں کی طرح بڑ بڑاتے ہوئے وہ واش روم سے باہر نکلی تھی، اب ان کا رخ اپنی الماریوں کی طرف تھا... وہاں سے وہ اپنا بہترین ڈریس نکال کر پھر سے واش روم میں آگئی ....

کچھ ہی دیر میں جب نگار ڈریسنگ سے نکلی تو وہی نگار تھی جو ان کی شخصیت کا خاص حصہ تھی... چہرے پر سختی لئے گردن اکڑائے ہوئے وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر آکر بیٹھ گئی... ان کے اپنے آفس کے کام پڑے ہوئے تھے جو وہ آتے ہی کرنا چاہتی تھی مگر اس ثمین کو دیکھ کر..... " مجھے اب کسی سے بھی مطلب نہیں، میں اب نارمل ہونا چاہتی ہوں... کوئی نوشی کوئی ثمین میری زندگی میں نہیں_" انہوں نے سختی سے یہ سبق خود کو سکھایا اور لیپ ٹاپ آن کرتے ہوئے انہوں نے پوری طرح سے اپنے آپ کو کام میں گم کر لیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"ساقب جاؤ جا کر ڈھونڈو، میرا بچہ کہاں چلا گیا ہے_ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے نجانے کس حال میں ہے وہ، شام سے آدھی رات ہو گئی ہے اور ابھی تک اس کا کچھ پتا نہیں_ اسے کچھ ہوا تو اس کی پھوپھو مر ہی جائے گی_" بڑی ماں اب تک کتنی بار آنسو بہاتے ہوئے یہی سوال سب سے کر چکی تھی_ جب سے ایلیار گیا تھا وہ ایسے ہی روتی ہوئی تڑپ رہی تھی... آج نئے سرے سے جوان بھائی کی موت کا غم بھی تازہ ہو گیا تھا_____

"پتا نہیں کہاں گیا ہے بڑی ماں وہ، موبائل بھی بند ہے اس کا_ اتنا سب کچھ گھر میں ہو گیا نیلم تم کو ہی بتا دینا چاہئے تھا نا مجھے، میں روکتا اسے یا کم سے کم اس کے پیچھے جاتا مگر کسی کو بھی ساقب کو خبر کرنے کا ہوش نہیں آیا_" ساقب ادھر سے ادھر ٹہلتے ہوئے بہت پریشانی سے ایلیار کا نمبر ٹرائی کر رہے تھے اور ساتھ میں نیلم پر غصہ بھی ہو رہے تھے_ ثمین اپنا موبائل ہاتھ میں لئے بس اسے دیکھے جا رہی تھی.. اس امید میں کی وہ شاید اسے بتا دے کی ہاں وہ خیریت سے ہے_ دل تو اس کا بھی بہت رونے کا ہو رہا تھا مگر بڑی ماں کی حالت اتنی خراب تھی کی وہ خود پر ضبط کئے سر جھکا کر بیٹھی تھی_____

"اللہ ہی سمجھے گا تمھیں نگار، تم نے میرے ہنستے کھیلتے بھائی کو برباد کیا_ اب میرے جگر کے ٹکڑے کے ساتھ بھی ویسا ہی ظلم کرتی رہی_ کیسا میرا ہنستا مسکراتا بچہ آج ایسا رویا.... ارے میں جانتی ہوں میرے بچے کے دل پر

کیسی چوٹ لگی ہے_ وہ اب کیسے سب بھول پائے گا_" بڑی ماں کا دل جیسے غموں سے پھٹا جا رہا تھا، وہ نگار کو کوستے ہوئے اور بھی تیزی سے روئی تھی_____

"بڑی ماں خود کو سنبھالے آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی_" ثمین اور نیلم ان کی حالت سے پریشان ہو کر انہیں سنبھالنے لگی_ ساقب بھی بہت پریشان تھے_ ایک تو ایلیار کی گم شدگی دوسرے بڑی ماں کی یہ حالت

_____

"انکل بھی نہیں ہے_" ساقب کو اب فائق صاحب کی بھی فکر ہوئی کہاں چلے گئے تھے وہ_ عجیب حالات ہو گئے تھے ان کے ساتھ_ کسے بلائے کسے ڈھونڈنے جائے_____

"ارے کیسے میں فائق سے آنکھیں ملاؤں_ کیا کیا ظلم نہیں سہے اس نے، اس پر سے ہم سب اسے قصور وار مانتے رہے تھے اور ساری سچائی سے انجان رہے_" بڑی ماں کا رونا ہی نہیں رک رہا تھا، وہ لوگ ان کو تسلی دلاسے دیتے ہوئے اور بھی فکر مند ہوئے تھے_ جب وہ اپنا بلڈ پریشر اتنا بڑھا چکی تھی کی ان لوگوں کو ڈاکٹر کو بلانا پڑ گیا تھا_ ان کی بس ایک ہی رٹ تھی کی ان کے ایلیار کو بلایا جائے اب تو گھر میں سب پریشان ہو چکے تھے

_____

"پھوپھو.... کیا ہو گیا آپ کو_" لاؤنج میں آتے ایلیار نے بہت پریشانی سے روتی بڑی ماں اور سب کو جمع دیکھا ان لوگوں کے قریب آتے ہوئے وہ اپنی ساری پریشانی بھول گیا... وہ تیزی سے چل کر ادھر آیا تھا_ جہاں ان کا فیملی ڈاکٹر بھی حیران پریشان سا بیٹھا بڑی ماں کا بلڈ پریشر چیک کر رہا تھا_ اس کو دیکھ کر سب کے چہرے پر بہالی آ گئی سکون کا سانس لیا تھا سب نے_ ثمین کے بیچین دل کو اسے صحیح سلامت دیکھ کر قرار مل گیا_____

"ایلیار میرے بچے... کہاں رہ گیا تھا تو... " _بڑی ماں نے اسے دیکھتے ہی اپنی بانہیں پھیلا دی_ وہ تیزی سے چل کر ان کے بغل میں بیٹھ کر انہیں اپنے بازوؤں میں لے چکا تھا..... " پھوپھو کیا حال بنایا ہوا ہے آپ نے_ " اپنی ساری پریشانی سارے غم بھلا کر وہ اب ان کے لئے پریشان ہو چکا تھا_ ان کی حالت دیکھ کر اب اسے شرمندگی بھی ہو رہی تھی کی اس نے یہ کیوں نہیں سوچا اس کے اس طرح بنا بتائے غائب ہو جانے اس کے چاہنے والوں کا کیا حال ہو گا_ بڑی ماں کو بازوؤں میں بھرے بھرے اس نے پریشان ساقب، گھبرائی نیلم اور اپنے دل کے چین پر بھی نگاہ ڈالی، ثمین کا حال وہ ایک ہی نظر میں پہچان گیا تھا_ نگاہوں ہی نگاہوں میں معذرت بھی کر ڈالی _ ثمین کے ہونٹوں پر بس ایک اداس سی مسکراہٹ تیری_____

"میرا دل پھٹ جائے گا ایلی... مجھ سے اب برداشت نہیں ہو رہا_ " بڑی ماں اس سے لپٹ کر اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی_ اپنے ساتھ انہوں نے سب کی آنکھوں میں آنسو لائے تھے_____

"کیا بات ہو گئی ساقب بڑی ماں اس طرح رو رہی ہے ان کے لئے ایسا رونا اچھا نہیں ہے_ آج تک میں نے انہیں ایسے روتے ہوئے بے حوصلہ نہیں دیکھا ہے_ کوئی پرابلم ہو گئی ہے_ " ڈاکٹر بلڈ پریشر چیک کر چکا تھا اور اب بہت ہی سنجیدگی سے سب بھانپ رہا تھا_ سب کے سب خاموش ہو گئے، اس طرح سے ان لوگوں نے تو سوچا نہیں تھا، لوگوں کو کیا جواب دیں گے_____

"کچھ نہیں سلمان.... آج بڑی ماں کو زین ماموں بہت یاد آ رہے ہے اور اس پر سے یہ ایلی کسی کام سے باہر نکل گیا، موبائل بھی اس کا آف ہو گیا تھا اور بڑی ماں کو تو تم جانتے ہو وہ اس کے لئے کتنی پریشان رہتی ہے_ اس سے رابطہ نہیں ہوا تو رونے لگی اور بس انہوں نے اپنی طبیعت خراب کر لی_ " ساقب بڑی ہی مہارت سے بتاتے

ہوئے دوسری طرف سے بڑی ماں کے ساتھ بیٹھ کر انہیں سنبھالنے لگے، ثمین اور نیلم اٹھ کر دوسرے سوفے پر بیٹھ گئی_____

"بڑی ماں ایلی آگیا ہے آپ خود کو سنبھالے ورنہ آپ کا بی پی اور بڑھ جائے گا_ اس نالائق کو بعد میں بتاتا ہوں _سب کو پریشان کر دیا_" ایلیار کے شانے سے لگی اپنی ماں سے پیار سے کہتے ہوئے ساقب نے ایلیار کی طرف دیکھتے ہوئے زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی_ ڈاکٹر اس کا دوست صحیح مگر گھر کی عزت اچھالنا اس گھر کے کسی فرد کو پسند نہیں_ نگار کے کارناموں کی خبر چھپی ہی رہے تو بہتر تھا_____

"کیا یار ایلیار.... تم کب سے اتنے غیر ذمہ دارانہ حرکت کرنے لگے_" ڈاکٹر سلمان مذاقیہ لہجے میں ایلیار سے بول کر بڑی ماں کو سجون کا انجیکشن دینے کے لئے نکال چکے تھے، وہ مسکرا بھی نہیں پایا_ بڑی ماں کو بھی حالات کی سنگینی کا احساس ہو گیا تھا اس لئے اپنے کو سنبھال کر آنسو پونچھ لئے_____

ڈاکٹر نے انہیں سکون کا انجیکشن دینے کے لئے تیار کر لیا تو ساقب اور ایلیار کے سہارے سے وہ اپنے روم تک آئی تھی_ ڈاکٹر نے انہیں وہی انہیں انجکشن پھر دوائیں دی تھی کچھ اور ہدایت کر کے وہ جانے کے لئے آٹھ گیا تو ساقب ڈاکٹر کو چھوڑنے کے لئے چلے گئے_____

"پھوپھو مجھے کچھ نہیں ہوا، میں بالکل ٹھیک ہوں_ آپ اگر اس طرح پریشان ہوتی رہی نا تو میں زیادہ پریشان ہو جاؤں گا_ آپ میری ہمت ہے، میرا حوصلہ، پھوپھو ہر مشکل میں آپ نے مجھے سنبھالا ہے_"_ ایلیار ان کے پاس ہی بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھا بہت حوصلہ سے انہیں خود سے لگائے سمجھا رہا تھا_ بڑی ماں نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ ہلکے سے مسکرا دیا .....

"میں ایک دم ٹھیک ہوں، خود کو سنبھال چکا پھوپھو_ اب اگر آپ روتی رہی اور آپ کی طبیعت خراب ہو گئی نا تو میں بہت پریشان ہو جاؤں گا_" ان کے بالوں کو سہلاتے ہوئے وہ انہیں بہت پیار سے بہلا رہا تھا_____

"میرا بچہ، میری جان، میرا زین_" انہوں نے فرط محبت سے اسے خود سے لگا کر کئی بار چوما تھا_____

باقی لوگ بس ان کو نم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے_ ثمین کے دل کو سکون پہنچ رہا تھا اسے اب نارمل سا دیکھ کر _ نیلم اور ثمین دوسرے سوفے پر بیٹھی بس خاموشی سے سب دیکھ رہی تھی کہنے کے لئے کچھ تھا بھی نہیں

_____

"بس یہ آخری دفعہ تھا اب میں اپنی پھوپھو کو روتے اور پریشان ہوتے نا دیکھوں_ پھوپھو جو ہوا اچھا نہیں ہوا مگر ہم اب سے سب صحیح کر سکتے ہیں نا_" ایلیار ان کے شانہ کو سہلاتا محبت سے بولا تھا_ ایک نظر اس نے سوفے کو تھام کر کھڑی ثمین کو بھی دیکھا تھا اس کے دیکھتے ہی وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی_____

"ایلی صحیح کہہ رہا ہے بڑی ماں انشاء اللہ اب ہم سب مل کر سب صحیح کر لیں گے سب کچھ ٹھیک _" اندر آتے ساقب نے اس کی بات سن کر ایک عزم سے کہا_____

"ہاں ہم سب مل کر پھر سے ایلیار اور ثمین کی رخصتی بھی کر دیں گے دھوم دھام سے_" نیلم مارے جوش کے بہت تیزی سے چہکی تھی_ ساقب نے تیزی سے سر گھما کر اپنی زرا سی نادان بیوی کو گھورا تھا_ یہاں سچویشن کون سی ہے اور ان کو مذاق سوجھ رہا تھا_____

"میں تو یونہی سب کو خوش کرنے کے لئے کہہ رہی تھی_" وہ بیچاری ساقب کے اس طرح گھورنے پر شرمندہ سی ہو گئی، جلدی سے اپنی صفائی پیش کی_ ثمین نے اپنی بے ساختہ امڈ آئی مسکراہٹ لبوں میں دبائی_____

بڑی ماں اور ایلیار ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تھے_" پھوپھو چلے اب آپ آرام کرے آپ کا بیٹا اب آپ کے پاس ہے"_ ایلیار نے پھر انہیں دوادے کر آرام سے انہیں اپنے بیڈ پر لٹایا تھا_ ان کے ہی پاس بیڈ سے ٹیک لگا کر وہ ان کا سر بھی دبا رہا تھا_ ساقب بھی اپنی ماں کے پاس پیر وکے پاس بیٹھے ان کے پیر سہلا رہے تھے_ ثمین بس چپ چاپ بیٹھی گاہے بگاہے ان لوگوں کو دیکھ لیتی_ نیلم عادل کے رونے کی آواز سن کر اب بچوں کے پاس جا چکی تھی_____

"ثمین بیٹا ایسے کیوں بیٹھی ہو_" بڑی ماں اب پر سکون ہو چکی تھی اس لئے خاموش بیٹھی ثمین سے پیار سے پوچھا_ ایلیار کی نگاہوں میں اس کے لئے محبت امڈ آئی، پریشان سی روئی روئی وہ معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی_ کیا وہ تھی نفرت کے قابل جو نگار اس سے نفرت کرتی ہے_ ایک بار پھر ایلیار کے ذہن میں تلخ سوچوں نے گھیرا ڈالا_____

"میں ٹھیک ہوں بڑی ماں_" وہ مدھم آواز میں نرمی سے بولی_____

"تھک گئی ہے میری بچی، کب سے تو تمھارا انتظار کر رہی تھی، ایلیار جاؤ بیٹا اب جا کر آرام کرو تم بھی تھکے ہو گے_ ساقب بچہ تم بھی جاؤ... جب سے آفس سے آئے ہو، ایسے ہی پریشان سے میرے پاس ہو_" بڑی ماں تینوں سے ایک ساتھ بولتی آرام سے آنکھیں بند کر چکی تھی_ انجیکشن اور دوائی کے اثر کی وجہ سے انہیں اب نیند آ رہی تھی_____

"ایلی جاؤ ثمین کو بھی لے جاؤ بیچاری کب سے بیٹھی بیٹھی تھک گئی ہے_" ساقب ایلیار سے بولتے ثمین کو بڑے پیار سے دیکھ رہے تھے_ اسے شاید اب نیند آنے لگی تھی جو اس کے چہرے اور آنکھوں سے صاف دکھائی دے رہی تھی_____

"نہیں نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں_" وہ شرمندہ شرمندہ سی ہو کر اٹھ گئی_ ایلیار بڑی ماں کے اوپر کمفرٹر برابر کر کے بیڈ سے اتر گیا_ بڑی ماں اتنی دیر میں سو چکی تھی وہ تینوں بڑی خاموشی سے بڑی ماں کے روم میں سے نکل آئے تھے_____

"سب لوگ بعد میں سو لینا پہلے آؤ ڈنر کر لے، آج تو ڈنر سب کا ہی رہ گیا ہے_" ان لوگوں کو باہر آتے دیکھ کر نیلم ٹیبل پر برتن رکھتے ہوئے خوشدلی سے ان لوگوں سے بولی تھی_____

"بھابھی آپ کی مہربانی کا بہت بہت شکریہ مگر میرا بالکل موڈ نہیں ہے_" ایلیار زبردستی مسکرا کر اپنی طرف جانے کے لئے مڑا_____

"ایلی چلو چپ چاپ کھانا کھاؤ ورنہ زبردستی تمھیں کھلاتا ہوں_"_ ساقب نے بڑے بھائیوں والے رعب سے اسے ڈانٹا تھا_

"بھائی پلیز مجھے سچ میں زرا سی بھوک نہیں آپ لوگ کھائے_ ثمین کھانا کھالو جا کر_" وہ بہت ہی بیچارگی سے ان سے بول کر ثمین کی طرف دیکھنے لگا_

"مجھے بھی بھوک نہیں ہے_ بھابھی آپ بھائی کو کھانا دے بھوک لگیں گی تو ہم خود نکال کر کھالیں گے_ ٹھیک ہے نا ایلی_" ثمین سمجھ سکتی تھی وہ اس وقت اسے کھانے کی نہیں اس کی محبت کے سہارے کی ضرورت ہے_ نیلم سے کہہ کر اس نے ایلیار کو دیکھا، آنکھوں میں اس کے لئے بے پناہ محبت بھرے وہ اسے دیکھ رہی تھی_ ایلیار اس بار دل سے مسکرا کر تائید میں سر ہلا چکا تھا_____

"بھابھی آپ بھائی کو کھانا دے ہم چلتے ہیں... چلے اپنی طرف_" وہ نیلم سے کہہ کر ثمین کا ہاتھ تھام چکا تھا_ اس سے پہلے نیلم اور ساقب زبردستی کرتے، وہ اور ثمین وہاں سے نکل کر اپنے پورشن کی طرف چلے آئے

_____

"ثمین ڈیڈ کہاں ہے؟.." ایلیار یہ سوال کب سے پوچھنا چاہتا تھا مگر سب کے سامنے پوچھنے سے اس نے پرہیز ہی کیا تھا_____

"مجھے نہیں معلوم وہ گھر میں ہے یا کہیں اور.... تمھارے لئے اتنا پریشان تھی ان کے بارے میں سوچا ہی نہیں میں نے_" ثمین بہت شرمندہ سی ہوئی واقعی اسے احساس بھی نہیں ہوا تھا_ وہ جو اس کے جنم داتا ہے، جنہوں نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا، ان کے بارے میں اس نے سوچا ہی نہیں وہ کہاں ہے کس حال میں ہے_ شاید ان کے بیچ اتنے فاصلے تھے کی کبھی پٹ ہی نہیں پائے_____

"سوری مائی لائف میں نے بہت پریشان کر دیا تھا نا تم کو_" ایلیار کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا، ساتھ چلتی ثمین کو اپنے بازوں میں لے کر خود سے لگا لیا_____

" بہت زیادہ ایلی اب کبھی ایسا مت کرنا، کیسے کیسے خیال ستا رہے تھے کم سے کم موبائل تو آن رکھتے_ " ثمین اس کا پیار پاتے ہی اس سے لپٹ گئی_ ایلیار نے اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا پھر فرط محبت سے چور ہو کر کئی بار جھک جھک کر اس کے دوپٹہ سے ڈھکے سر کو چوما تھا_ کچھ لمحے ایسے ہی گزرے تھے_____

"روم میں چلتے ہیں تم بھی تھک گئی ہو_ " ایلیار اس کی پشت تھپک کر اس کے چہرے کو دیکھنے لگا_ ثمین نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا_ وہ اسے خود سے لگائے لگائے سیڑھیوں کی طرف بڑھا_____

سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے ایلیار کے دل میں اب ہلچل سی مچ رہی تھی... کچھ ہی فاصلے پر ڈیڈ ممی کا بھی روم تھا، وہ دونوں نجانے کس حال میں ہوں گے ڈیڈ روم میں ہوں گے یا کہیں اور..... ممی کا کیا حال ہے نجانے وہ کیا کر بیٹھی ہو..... کیا اسے اس وقت ان کے روم میں جانا چاہئے یا نہیں.... وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا شاید وہ سو گئی ہو_ ایلیار اپنی سوچوں میں الجھا الجھا سا چل رہا تھا_____

"ثمین تم یہی ٹھہروں میں بس ایک منٹ میں آتا ہوں_ " ایک فیصلہ کر کے اس نے ثمین کو وہی کوریڈور میں ٹھہرنے کو کہا اور تیزی سے نگار کی روم کی طرف بڑھا تھا_____

"ثمین تم یہی ٹھہرو میں بس ایک منٹ میں آتا ہوں_ " ایک فیصلہ کر کے اس نے ثمین کو وہی کوریڈور میں ٹھہرنے کا کہا اور وہ تیزی سے نگار کے روم کی طرف بڑھا تھا_____

ثمین اس کی پشت دیکھتی ریلنگ سے ٹیک لگا چکی تھی... اسے کچھ تھکان سی محسوس ہو رہی تھی شاید آج کی ٹینشن کی وجہ سے، وہ ایلیار سے کہنا چاہتی تھی کی وہ اسے چھوڑ کر نا جائے مگر اس کے دل کی بیچینی سمجھ کر وہی سیڑھیوں کے پاس ریلنگ سے ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے وہ اس کا انتظار کرنے لگی_____

ایلیار اپنے دل کو سمجھاتا نگار کے اور فائق صاحب کے روم تک آیا تھا_ دروازہ پر اس نے ناک کیا مگر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا، ایک دو بار اس نے پھر سے دستک دی تو ڈور کھلا اور نگار کا پر سکون چہرہ نظر آیا.... ایلیار کے دل کو جیسے اطمینان نصیب ہو گیا انہیں صحیح سلامت دیکھ کر_____

"تمھارے اچھے ڈیڈ اس روم میں نہیں... انہیں تلاش کرنا ہے تو جاؤ اسٹڈی میں دیکھ آؤ_" ان کا محبت سے خالی طنزیہ لہجہ ایلیار کو زخمی کر گیا مگر بھی وہ مسکرا ہی ان سے پوچھنے لگا...." ممی میں آپ کے لئے پریشان تھا، آپ ٹھیک ہے نا_" نگار نے ہونٹ بھینچ کر ایک نگاہ ایلیار اور پھر کچھ دوری پر بیٹھی ان دونوں کی ہی طرف دیکھتی ڈری ڈری ثمین کو دیکھا_____

"یہ تمھاری اور تمھارے باپ کی غلط فہمی ہے کی میں تم سے ہار کر ٹوٹ جاؤں گی.. نگار ٹوٹتی نہیں توڑتی ہے..." ایلیار ان کے پر غرور انداز پر سنجیدگی سے انہیں دیکھ رہا تھا_____

"اب تم جا سکتے ہو، نگار کو تمھاری ہمدردی کی ضرورت نہیں_" وہ اسی طرح غرور سے کہہ کر اس کے منھ پر دروازہ بند کر چکی تھی.... ڈیڈ صحیح کہتے تھے کی اس کی ماں کو کوئی توڑ نہیں سکتا، انہیں ساری زندگی اپنے غرور، اپنی انا کو بلند ہی رکھنا ہے... ایلیار کو ان کا رویہ دکھی کر گیا مگر ایک اطمینان بھی تھا کی انہوں نے اپنے ساتھ کچھ

غلط نہیں کیا... وہ غصے میں کوئی خطرناک قدم اٹھا لیتی تو وہ ساری زندگی خود کو معاف نہیں کر پاتا_ چند گہری سانسیں لے کر وہ مڑ کر ثمین کی طرف آ گیا ...

وہ اس کے انتظار میں وہی سیڑھیوں پر بیٹھی ریلنگ سے ٹیک لگا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی_ بہت تھکی تھکی سی مگر اس کی آنکھوں میں ایلیار کے لئے بے پناہ محبت تھی سچی محبت.... ایلیار کے زخمی دل پر وہ محبت بھری آنکھیں مرحم بن گئی_____

"پاگل.... اتنی تھکی ہوئی لگ رہی ہو... تم روم میں چلی جاتی نا_" ایلیار محبت سے کہتا تیزی سے اس کے قریب آ گیا اور اپنا ایک ہاتھ اسے تھامنے کے لئے بڑھایا_____

"وہ خیریت سے ہے نا_" ثمین اسے دیکھتے دیکھتے اس کا بڑھا ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئی_ ایلیار کو اس پر بے تحاشا پیار آیا تھا خود سے لگا کر اس کے بکھرے بالوں کی لٹے سنوارتے ہوئے کہا_ "ہمم.... ممی خیریت سے ہیں.... مگر ڈیڈ روم میں نہیں ہیں... شاید وہ آج رات باہر ہی رہے جیسے اکثر رہتے ہیں_" اس کے بالوں کی لٹوں کو اس کے چہرے کے اطراف سے ہٹاتے ہوئے اس کا لہجہ پیار میں گوندھا ہوا تھا_____

"کہاں گئے ہوں گے وہ ایلی... اتنے پریشان لگ رہیں تھے وہ ایسے میں کہاں گئے ہو گے_" ثمین اب بس فائق صاحب کے لئے فکر مند ہو گئی، دل میں اب سے پہلے مچلتی ساری جستجو کی نگار کیا کر رہی ہے.. کیسی ہے.. کہیں گم ہو گئی_____

"ڈونٹ وری، ڈیڈ جب بہت ڈسٹرب ہوتے ہیں تو پوری رات مسجد میں گزارتے ہے_" اس کی پریشان شکل دیکھ کر ایلیار نے ایک ہاتھ سے اس کا گال تھپکا تھا_____

"ایلی کال کرونا انہیں_" وہ اس کا ہاتھ تھام کر فکر مندی سے بولی_____

"اچھا کرتا ہوں.... تم روم میں چلو پہلے، مجھے تم بہت تھکی ہوئی سی لگ رہی ہو، چل کر آرام کرو اب..... میں کرتا ہوں کال ڈیڈ کو_" وہ اسے خود سے لگا کر تسلی دیتا پھر اسے چھوڑ کر جینز کے پیکٹ سے موبائل نکالنے لگا

_____

"نہیں تم کال کرو میں انتظار کر لوں گی یہی بیٹھ کر_" ثمین مسکرا کر کہتی پھر سے سیڑھیوں پر بیٹھنے ہی لگی کی ایلیار نے اس کی کمر میں اپنے بازو ڈال دئے اور ایسے ہی اس کی کمر میں گرفت سخت کرتے ہوئے اسے اپنے مقابل میں کھڑا کر دیا_____

"انتظار اب میرے بیڈ روم میں بیٹھ کر بھی کیا جا سکتا ہے میری جان.... اب ساری بندشیں ٹوٹ چکی ہیں_" وہ موبائل نکالنا چھوڑ کر ایک دم سے بہت سرشاری سے اسے دیکھنے لگا_ ثمین نے حیرت بھری خوشی سے ایلیار کا ایک دم سے سرشار اور پرسکون چہرہ دیکھا مگر ہونٹ خاموش سے ہی تھے _____

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو_" اس کا ایسی محبت سے دیکھنا ایلیار نے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر سینے سے لگا لیا

_____

"ایسے ہی رہنا ایلی... تم پریشان مت ہوا کرو... میرا دل ڈوبنے لگتا ہے_" وہ اس کے سینے سے لگتے ہی اور بھی لپٹ گئی_____

"ہمیشہ ایسے ہی رہوں گا، تمھارا دیوانہ، تمھارا عاشق، تمھارا مجنوں_" اسے اپنی پوری طاقت سے سینے میں بھرتے ہوئے وہ سرشار سا تھا... اس کا محبوب پاس ہے تو اب کیا غم_ ثمین کچھ نہیں بولی بس خاموشی سے اس کے توانا سینے سے لگی اس کی دھڑکنوں کا شمار کر رہی تھی_____

"انشاءاللہ ثمین اب ممی تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی_" اسے سینے سے لگائے ہوئے اس کے مطمئین انداز پر، ثمین سر اٹھا کر خوشی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی_"انہوں نے خود کہا ہے ایلی ایسا " ....

ایلیار نے جھک کر اس کی پیشانی چومی اور پھر بولا_"ثمین میں ان کا رویہ بدل تو نہیں سکتا مگر اس کا تمھیں یقین دیتا ہوں وہ اب ہماری لائف میں کوئی دخل اندازی نہیں کرے گی_ وہ پیار تو نہیں دے گی مگر کبھی نفرت سے اب کچھ کہے گی بھی نہیں، اب تمھیں کوئی نقصان بھی نہیں پہنچائے گی_" ثمین کا چہرے کو اپنی ہتھیلی میں بھر کر وہ جیسے اس سے زیادہ اپنے دل کو مطمئن کر رہا تھا_____-_

"کوئی بات نہیں ایلی... میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کی اب ہم ایک ساتھ رہیں گے... بلا جھجھک، کسی بھی خوف کے بنا اور پھر تمھاری اتنی چاہتوں کا خزانہ ہے نا میرے پاس... پھر کسی اور کی چاہتوں کا، کسی اور کے ماننے چاہنے کی گنجائش ہی نہیں بچتی میرے پاس_" اپنے چہرے کو تھامے اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر والہانہ محبت سے وہ اسے دیکھ رہی تھی_ ایلیار کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا، ثمین کو پھر سے اس نے اپنے سینے میں جکڑ لیا_ دونوں ایک دوسرے سے شدت سے لپٹے پوری دنیا بھلا دینا چاہتے تھے_____

"ثمین ایک بات کہوں_ "ایلیار نے اس کی پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بہت مسرور سا بولا_____

"کہو... "ثمین آنکھیں بند کئے مدھم آواز میں بولی.... ایک ہاتھ ایلیار کے مضبوط بازوں پر وہ بہت آہستہ آہستہ سے پھر رہے تھے_____

"تم نے یہ سوچا کی آج کے بعد ہم اب ہر بندش سے آزاد ہے... ہر بیڑیوں سے پاک... اب میں تمھیں اپنے روم میں آرام سے لے جا سکتا ہوں اور اب.... " ثمین کے دونوں بازوں کو تھام کر اس نے اپنے مقابل میں کھڑا کر دیا... اسے شرارت سے دیکھتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑا_____

"لیکن ایلی ایک پرابلم ہے_ "ثمین اس کے جملے کے مطلب کو سمجھ کر بجائے شرمانے کے سنجیدہ سی ہوئی

_____

"کیسی پرابلم، پھر سے تمھیں کوئی ناراضگی تو یاد نہیں آ گی_ "ایلیار کا منہ بنا تھا_____

"نہیں_ "ثمین نے اپنی ہنسی دبائی_

"اللہ کا شکر ہے_ "وہ ایسے انداز میں بولا کی ثمین کی ہنسی چھوٹی تھی_____

"ہنسو مت... میں ڈر گیا تھا، مجھے اب کھل کر اپنی محبت کی شدت دکھانی ہے_" اس کی شوخی پر ثمین نے اس کے بازوں پر ایک ہاتھ مارا تھا ....

"اچھا مار پیٹ بعد میں، بولو کیا پرابلم ہے_ "ہنستے ہوئے اس کی ناک دبائی_____

"پرابلم یہ ہے کہ مجھے اپنے روم میں سونے کی عادت پڑ گئی ہے تو مجھے جلدی جگہ تبدیل ہونے پر نیند نہیں آتی _"وہ بہت معصومیت سے اس کی شکل دیکھ رہی تھی_____

"تو تمھارا کیا مطلب ہے_"ایلیار نے بھویں سکڑی_____

"یہی کی تم میرے روم میں شفٹ ہو جاؤ ورنہ مجھے نیند نہیں آئی گی_"ثمین نے اس بار پیار سے اس کے گلے میں اپنے بازوں ڈالے_____

"اب آپ کو سونے ہی کون کمبخت دیں گا، کہا تھا نا ایک دن سب ٹھیک ہو جانے دو دن رات تم پر ابر محبت بن کر برسوں گا میں_"اف اس کی بہکی آنکھیں... ثمین نے فوراً اس کے گلے سے اپنے بازوں نکال کر دور ہٹی تھی

_____

"اب تو میں اور نہیں آنے والی تمھارے روم میں، میں اپنے روم میں سوؤں گی اور تم اپنے_" ایلیار نے ہونٹ گول کر کے اس کا چہرہ دیکھا پھر ایک جھٹکے سے اسے اپنے پاس کھینچ لیا... ثمین کی کمر میں اپنے ہاتھ ڈال کر پکڑ مضبوط کی تھی_____

"آؤں گی نہیں تو، زبردستی اٹھا کر لے جاؤں گا_اب اپنی خیریت منانا میری بے قراریوں سے.... اتنا پیار کروں گا دن رات تم کو سب سے میرے پیار کی نشانیاں چھپاتی پھیروں گی_" اس کی بے باک باتیں ثمین کی پلکیں جھک گئی، ہونٹوں پر شرمیلی مسکراہٹ کے جلوے.... ایلیار کا دل کہا آج اس پر ٹوٹ کر برس جائے مگر جیسے تیسے خود کو سنبھال کر بس اتنا کہا تھا_"ایک کال کر لوں ڈیڈ کو پھر بتاتا ہوں تمھیں جو مجھے ایسے ایسے روپ دکھا کر بجلی

گراتی رہتی ہو_ "اپنے ہاتھ اس کی کمر پر سرکاتے ہوئے بہت زور سے چٹکی کاٹی تھی_ نازک بی بی بہت زور سے چیخی تھی_____

"آہستہ یار... پورا گھر جمع کرلوں گی تم_" ایلیار نے ہنستے ہوئے اسے چھوڑ دیا_____

"بہت ہی بے رحم ہو تم... بد تمیز جنگلی_" _ ثمین منہ بسورتے ہوئے اسے غصے سے دیکھنے لگی_ ایلیار نے اسے اپنی طرف کھینچ کر گھما دیا اور ثمین کو خود سے لگا کر اس کے شانے پر جھک کر ٹھوڑی رکھتے ہوئے مخمور آواز میں بولا_" میڈم اب بے رحم کہو یا جنگلی، ہماری ساری بد تمیزی کو برداشت کرنا ہے آپ کو "_

"اللہ ایلی.... تم بہت واہیات ہو گئے ہو_" ثمین اس بار بری طرح سے گلابی ہوئی تھی_ اسے پرے دھکیل کر وہ دور ہٹی... شرمائی ہوئی وہ پوری سرخ ہو رہی تھی_____

"مار ہی ڈالو مجھے_" وہ جیسے بے بس ہوا_____

"اچھا اب بس کال کرلو پہلے انہیں_" ثمین نے اس کا دھیان خود پر سے ہٹانا چاہا_____

"ہاں ڈیڈ سے بات کرلوں_" ایلیار نے بھی ساری شرارت کچھ دیر بعد پر چھوڑ کر دوبارہ موبائل نکالا تھا مگر اس نے کئی بار کال ملائی لیکن ہر بار ادھر بیل جاتی رہی تھی اور فائق صاحب کال پک اپ نہیں کر رہے تھے_ ایلیار دل ہی دل میں پریشان ہوا تھا.... ڈیڈ چاہے جہاں بھی رہتے اس کی کال کا تو ہمیشہ جواب دیتے تھے_ ثمین اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی_____

کیا ہوا ایلی؟... " وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکی_____

"کچھ نہیں تم اپنا موبائل لے کر آؤ زرا_ "ایلیار اس کے لئے پر سکون انداز میں مسکرا کر بولا_____

"جواب نہیں دے رہیں ہیں_ "ثمین فکر مند ہوئی تھی_____

"ہاں... موبائل کہاں ہے تمھارا_ "ایلیار نے اس سے پوچھتے ہوئے ایک بار پھر انہیں کال ملائی_____

"میرا موبائل وہی بڑی ماں کے لاؤنج میں رہ گیا ہے_ "ثمین سیڑھیوں کی طرف مڑتے ہوئے بولی_ " چلو میں بھی چلتا ہوں_ "ایلیار گہری سانس لے کر اس کے ہمراہ ہو گیا_ دونوں ساتھ ساتھ چلتے بڑی ماں کے لاؤنج تک آئے تھے_ ثمین کا موبائل وہی ٹیبل پر پڑا تھا_ ایلیار نے تیزی سے موبائل اٹھایا پھر وہ اس سے بھی تیزی سے فائق صاحب کا نمبر ڈائل کر چکا تھا، اس بار بھی مایوسی ہاتھ لگی تھی_ بیل جا رہی تھی مگر ڈیڈ کال پک نہیں کر رہا تھا_ ایلیار اب بہت فکر مند ہو گیا_____

"کیا ہو گیا؟.. "ثمین اس کے چہرے پر فکروں کے جال دیکھ کر گھبرائی_____

"کچھ نہیں، میں ان کے دوسرے نمبر پر کال کرتا ہوں_ "ایک ہاتھ سے نمبر ملاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے ثمین کا گال تسلی دینے والے انداز میں تھپکا_ ایلیار بہت امید سے نمبر ملا کر منتظر تھا_____

"ہیلو ڈیڈ... "ادھر سے جیسے ہی کال پک کی گئی اس نے شکر مناتے ہوئے فوراً کہا_ ثمین بھی متوجہ ہوئی تھی_____

"اوہ سوری انکل میں سمجھا ڈیڈ ہے_ "دوسری طرف مبین صاحب کی آواز سن کر وہ پھر سے مایوس ہو گیا، حیرت بھی ہوئی کی ان کا نمبر مبین صاحب کے پاس کیسے_____

"نہیں وہ بس ڈیڈ کا پتا کرنا تھا_ وہ کال کارسپانس نہیں دے رہے ہے_" ایلیار آہستہ آہستہ انہیں سب بتانے لگا _ثمین بس اپنی انگلیوں کے ناخن کو چباتی بہت پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی_ ایلیار کے چہرے پر اب شرارت اور سکون کی کوئی رمق نہیں تھی_____

"ایلیار فائق وہی ہو گا_ تم فوراًوہاں جا کر دیکھو_" ادھر سے مبین صاحب نے جو پتا بتایا اسے سن کر ایلیار حیران رہ گیا_____

"وہ گھر تو آپ نے...." آگے بولتے بولتے وہ ثمین کو دیکھ کر چپ ہو گیا_____

"میرا گھر فائق نے ہی خریدا تھا میری لاعلمی میں.... تم ابھی کا ابھی نکلو، میں بھی پہنچتا ہوں، فائق وہاں تنہا ہے اور کبھی بھی اس نے موبائل بند نہیں کیا ہے_" مبین صاحب کی بات پر وہ انہیں خدا حافظ کر کے ثمین کا موبائل اسے تھما کر بولا .....

"ثمین تم یہی رہو، میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں_" اس کا گال تھپک کر وہ زبردستی مسکرا کر جانے کے لئے مڑا _____

"ایلی میں بھی چلوں گی تمھارے ساتھ_" ثمین نے اس سے بھی تیزی سے اس کا بازوں تھام لیا_____

"میں جلد ہی آؤں گا اور انشاءاللہ ڈیڈ کو لے کر آؤں گا_" ایلیار نے اسے بھروسہ دلاتے ہوئے بہت پیار سے اس کا سر سہلایا_____

"میں ساتھ چلوں تو کیا برائی ہے ایلی... میرا ان پر کوئی حق نہیں ہے_" اس بار اس کی آنکھیں دھندلائی تھی_ ایلیار کا دل مچلا مگر مبین صاحب نے سختی سے اسے کہا تھا ثمین کو وہاں لے کر نہیں جانا_____

"تمھارا ہی حق ان پر، بلکہ سب سے زیادہ ہے مگر مجھ پر یقین ہے نا تمھیں_ڈیڈ انشاءاللہ خیریت سے ہے_ تمھارا جانا مناسب نہیں، ڈیڈ مجھے ڈانٹے گے کی ان کی چہیتی کو کیوں پریشان کیا_" اپنی ساری پریشانیوں اور فکروں کو چھپا کر وہ اس بار چہرے کو بشاش بناتے ہوئے، اس کے شانے کو تھام چکا تھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا_وہ بس اسے دیکھ رہی تھی_____

"میرے ہوتے ہوئے انہیں کچھ نہیں ہو گا ٹھیک.... اب مسکراؤ میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں پھر تمھیں اپنے روم میں لے جاؤں گا_" جھک کر ثمین کی پیشانی چوم کر اس کے گالوں کو سہلایا_ثمین بس ہاں میں سر ہلا کر ہلکے سے مسکرائی_____

"مائی سوئٹ گرل... ایسا کرو تب تک بڑی ماں کے روم میں چلی جاؤ میں آتا ہوں_" اس کا گال تھپک کر وہ تیزی سے مڑ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا_اس کے جاتے ہی ثمین کا دل بری طرح سے گھبرانے لگا تھا_دل اتنا گھبرا رہا تھا کی وہ اسی وقت وضو کر کے جائے نماز بچھا کر اپنے رب کے حضور میں جھک کر ایلیار اور فائق صاحب کے لئے دعا کرنے لگی_____

ایلیار کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تو ثمین کا پہلے ہی سے پریشان دل اور بھی بری طرح سے گھبرانے لگا، موبائل اٹھا کر دیکھا... کوئی کال کوئی میسج بھی نہیں تھا ....

ایک بار پھر گھبراہٹ میں اس نے تیزی سے کال ملائی تھی رینگ جارہی تھی مگر وہ کال پک نہیں کر رہا تھا_ ثمین کی گھبراہٹ میں اضافہ ہی ہوا تھا_ اس نے دوبارہ کال ملائی_ اس بار دوسری بیل پر ایلیار نے ہیلو بول دیا

_____

"کہاں ہو ایلی تم.. میرا دل بہت گھبرا رہا ہے بہت_" اس نے چھوٹتے ہی پوچھا تھا_____

"میں تمھیں کال کرنے والا تھا ثمین_" ایلیار کی بھیگی بھیگی آواز سن کر ثمین کا دل بیٹھنا شروع ہوا تھا_____

"ایلی سب خیریت ہے نا_" بہت ڈرتے ڈرتے اس نے پوچھا تھا، ہاتھوں میں پکڑی تسبیح پر پکڑ مضبوط ہو گی

_____

"ثمین دیکھو پریشان مت ہونا... نا ہی رونا اوکے_" وہ بہت ہی صبر سے اسے سمجھانے لگا_____

"ایلی انہیں کچھ ہو گیا ہے نا_" ثمین کو اپنی آواز گہرائی سے آتی محسوس ہوئی تھی_____

"کچھ نہیں ہو گا ڈیڈ کو.... وہ بہت اسٹرانگ ہے.. بس تم خود کو سنبھالو_ میں بھائی کو کال کرتا ہوں تم ان کے ساتھ ہاسپٹل آجاؤ، ٹھیک ہے.... ثمین تم خود کو.... " وہ کیا کہہ رہا تھا، کیا نہیں، ثمین کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا... اس کے کانوں میں سائے سائے سی ہونے لگی.... دل جیسے بند ہونے لگا... کانوں سے موبائل کب پھسلا کچھ نہیں پتا چلا... وہ وہی مصلیٰ پر بھربھری مٹی کی طرح گری تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"آہستہ سے گڑیا.... ہاتھوں میں ڈرپ لگی ہے_ "ثمین نے جیسے ہی آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی، مبین صاحب کی مہرباں آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی_ وہ بالکل خالی زہن کے ساتھ ان کے مہربان چہرے کو دیکھ رہی تھی

"اب کیسی طبیعت ہے میری گڑیا کی_ "مبین صاحب اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئے _ ثمین کو جیسے سب یاد آ گیا... ایلیار کا جانا، اس کی کال اور.... ثمین نے آگے نہیں سوچا اور اب اس وقت وہ ہاسپٹل کے بیڈ پر تھی_ ہاتھوں میں ڈرپ لگی ہوئی تھی

"بابا.... " ثمین کو جیسے ہی سب یاد آیا تھا وہ بے ساختہ رونا شروع ہو چکی تھی_ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب پھوٹ پڑا

"ثمین میری جان میری بچی_" انہوں نے اسے اپنی آغوشِ محبت میں بھر لیا_ ثمین ان کی گود میں مبھ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا تھا

"فائق اب ٹھیک ہے ثمین.... ڈاکٹروں نے اسے خطرے سے باہر بتایا ہے، کچھ دیر میں مل لینا اس سے تم... رو رو کر اپنی طبیعت خراب کر لوں گی تو اسے اور بھی تکلیف ہو گی_" مبین صاحب اس کا سر سہلاتے ہوئے محبت سے اسے سمجھا رہے تھے

" بابا... مجھے لے چلے ان کے پاس، مجھے انہیں دیکھنا ہے_ " وہ روتے روتے ان کا ہاتھ تھام کر التجا کرنے لگی

_____

"لے چلوں گا لیکن کچھ دیر میں... ڈاکٹر فائق کو روم میں شفٹ کر دیں گے پھر تمھیں لے کر جاؤں گا... ابھی تمھاری ہی طبیعت ٹھیک نہیں ہے_ ایلیار پہلے ہی سے بہت پریشان ہے، ابھی تمھیں روتا دیکھیں گا تو اور پریشان ہو جائے گا_ رونا بند کرو اب شاباش_ " مبین صاحب اس کے بہتے آنسو صاف کرتے پیار سے اسے سمجھا رہے تھے_____

" مجھے بس ان کو دیکھنا ہے بابا_ " ثمین کا دل قابو میں ہی نہیں آ رہا تھا وہ لگاتار روتی جا رہی تھی_ ساتھ ہی اٹھ کر بیٹھنے کی بھی کوشش شروع کر دی_____

"ثمین، بس یہ ڈرپ ختم ہونے دو لے چلتا ہوں_ تمھاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں اپنا نہیں تو اپنے ہونے والے بچے کا خیال کرو_ " وہ اس کے رونے پر اور اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرتے دیکھ کر گھبرا کر جلدی سے بولے تھے.... ثمین ایک دم سے ساکت ہو گئی، مبین صاحب خوشی سے مسکرائے... اللہ نے آج ان لوگوں کو غم کے ساتھ ساتھ خوشی سے بھی نواز دیا.... جہاں فائق کی بیمار ہو جانے سے وہ لوگ بہت غمگین ہو گئے تھے... وہیں ثمین کی پریگینسی کی خبر سن کر ان کے دلوں کو اس خبر نے خوشیوں سے بھر دیا تھا_____

" وہ بہت بخشنے والا ہے... اس نے ہماری دعائیں سن لی، ہماری گڑیا اب ماں بننے والی ہے..." ثمین کو نرمی سے پھر سے لیٹاتے ہوئے وہ بہت خوش تھے، ثمین اب چپ سی بس اپنے بابا کو دیکھے جا رہی تھی..... " فائق یہ خبر سنیں

گا تو اپنی ساری بیماری بھول جائے گا... بس تم خود کو سنبھالو_" انہوں نے جھک کر پیار سے اپنی گڑیا کی پیشانی چومی... تبھی ڈور کھول کر ہاسپٹل روم میں آتے سنجیدہ ایلیار کو دیکھ کر وہ مسکرائے_____

ہوش آگیا تمھیں_"ایلیار بہت تیزی سے بیڈ کی طرف آیا تھا_اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کی وہ کیا کرے، " ایک طرف ڈیڈ کے اچانک اٹیک سے وہ بہت پریشان اور فکر مند تھا، دوسری طرف ملنے والی اتنی بڑی خوشی کا وہ اظہار بھی نہیں کر پا رہا تھا_____

"ایلیار تم ثمین کا خیال رکھو، میں فائق کے پاس جاتا ہوں_" مبین صاحب ان دونوں کو اکیلا چھوڑنے کے لئے اٹھ کر روم سے نکل گئے_____

"ثمین ڈیڈ ٹھیک ہے اب_" ان کے جاتے ہی ایلیار اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھا تھا... لیٹی ہوئی ثمین کا بغیر ڈرپ والا ہاتھ لے کر سہلانے لگا_____

"ٹھیک ہے تو مجھے انہیں دیکھنے کے لئے کیوں نہیں لے جاتے_" اسے پھر سے رونا آیا.... ایلیار کے تھکے تھکے چہرے کو دیکھنے لگی_ اس کی آنکھیں بھی بہت سرخ ہو رہی تھی مگر ان سب کے باوجود بھی وہ باپ بننے والی خوشی کے سبب مطمئین بھی تھا_____

"کیوں نہیں لے جاؤں گا.... میں لے جاؤں گا ابھی تمھیں.... بس ڈرپ ختم ہونے دو"_ ایلیار نرمی سے اس کے سر کو سہلاتے ہوئے ثمین کو پھر سے آرام سے تکیہ پر لٹا چکا تھا_____

"کیا ہو گیا انہیں ایلی وہ خیریت سے ہے نا_" ثمین کی آنکھوں میں خوف چھلک رہا تھا_ اس وقت اسے بس ان کی فکر تھی_____

"ڈیڈ ہارٹ پیشنٹ ہے ثمین... انہیں اٹیک ہوا تھا مگر خدا کا شکر ہے وہ اب خطرے سے باہر ہے_" ایلیار اس کے ہاتھ میں لگی ڈرپ کی نلی صحیح کرتے ہوئے سنجیدگی سے بتا رہا تھا_____

"میں کیسی بیٹی ہوں ایلی... ایک بار بھی میں نے ان سے پوچھا بھی نہیں وہ کیسے ہے، کہاں جا رہے ہے_ حالانکہ وہ میرے سامنے ہی روم سے نکل کر گئے تھے_ میرے سر پر شفقت سے ہاتھ بھی پھیرا تھا مگر میں نے ان سے کچھ بھی نہیں کہا.... ان کے چہرے پر دکھ کے سائے پھیلے تھے_ وہ تکلیف میں بھی تھے مگر میں نے کچھ نہیں کہا بس مجھے تمھاری فکر تھی تمھاری ٹینشن_ "وہ روتے ہوئے بہت بے بسی سے سب بول رہی تھی_ ایلیار نے اس کا دوسرا ہاتھ تھام کر اپنے ہاتھوں میں لے کر سہلانا شروع کر دیا.... بولا کچھ نہیں چاہتا تھا وہ اپنے دل میں بھرا غبار نکال دے_____

"میں بہت بری ہوں ایلی... نا میں تمھاری اچھی بیوی ہوں، نا ایک اچھی بیٹی_ میں اپنے باپ اور شوہر کی بے تحاشا محبت کے قابل نہیں_ تم نے صحیح کہا تھا ایلی میں بہت سیلفش ہوں مجھے بس اپنی ہی پڑی رہتی ہے_" ایلیار نے اس بار اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ دی_ ثمین نے برستی آنکھوں سے اس کا پریشان مگر مہربان چہرہ دیکھا.... جہاں اس کے لئے ہمیشہ محبت کا ایسا دریا موج مارتا رہتا تھا، جس کی گہرائیوں کو وہ کبھی ناپ ہی نہیں سکتی تھی_____

"اب ایک لفظ بھی میری معصوم سی محبوب بیوی کے بارے میں نہیں بولنا_ وہ کیا ہے کیسی ہے سب میری آنکھوں میں پڑھ لو_ اس کی معصومیت اور پاکیزہ فطرت ایسی ہے نا میں جتنی بھی محبت کروں وہ کم ہے_" ایلیار نے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے_ ثمین کے آنسو خود بخود تھم گئے، دل میں سکون سا اتر آیا_ ایلیار کے لب پھسل کر اس کی بھیگی پلکوں تک آئے تھے اور ان لبوں نے بہت پیار سے اس کی پلکوں کو خشک کر دیا_____

"ہماری زندگی میں سب کب ٹھیک ہو گا ایلی_ "ثمین نے بھیگی سی آواز میں جیسے تھک کر سوال پوچھا تھا_____

"سب ٹھیک ہو گیا ہے ثمین... اللہ نے اتنی بڑی خوشی بھی تو دے دی ہمیں_ "یہ اتنی دیر میں پہلی بار تھا ایلیار دل سے مسکرایا... ثمین کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھام لیا_ "حادثے کس کے ساتھ نہیں ہوتے مگر یوں ہمت نہیں ہارتے.... تمھارے اس طرح بیہوش ہو جانے سے میں کتنا گھبرا گیا تھا، بتا نہیں سکتا_ "ایلیار اس پر جھکا اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اداسی سے مسکرایا_____

" میری طبیعت پہلے سے ہی ٹھیک نہیں تھی... اس لئے مجھے لگا میرا دل بند ہو جائے گا_ "ثمین نے اپنے بغیر ڈرپ لگے ہاتھ سے اس کا چہرہ تھاما_____

"میرے بغیر یہ کبھی نہیں بند ہو سکتا ہم ساتھ جیئے گے انشاءاللہ ساتھ مرے گے_ " باری باری اس کے بھیگے گال چوم کر وہ سیدھا ہو گیا_____

"مجھے لے چلو ان کے پاس ایلی_ " ثمین نے اس کا ہاتھ تھام لیا_____

"لے چلتا ہوں مگر وعدہ کرو رونا نہیں ہے_ اب رونا دھونا بالکل نہیں چلیں گا.... ہمیں اپنے بچے کا خیال رکھنا ہے _"ایلیار نے پیار سے تنبیہ کی ثمین نے بس سر ہلایا تھا_____

"میرا بہادر بچہ_ "ایلیار نے اس کا گال تھپک کر اسے اٹھنے میں مدد دی پھر نرس سے ڈرپ نکلوا کر اس نے ثمین کو اپنے سہارے سے تھامے تھامے بیڈ سے اتارا تھا_ دوپٹہ تکیہ سے اٹھا کر ثمین کے سر کے ارد گرد باندھا

_____

"رونا نہیں ورنہ طبیعت خراب ہو گی ہے نا_ سب پریشان ہو جائے گے_" دوبارہ اس نے کہا تو ثمین نے اس بار بھی بس ہاں میں سر ہلایا_ ایلیار اس کا سر چوم کر اسے لے کر روم سے باہر آ گیا_ کوریڈور میں ساقب بھائی بھی تھے اور مبین صاحب بھی شاید ہاسپٹل اسے ساقب بھائی ہی لے کر آئے تھے_____

ثمین سوچتے ہوئے دھیرے دھیرے چلتی آئی سی یو تک آئی_ شیشے کے اس پار بیڈ پر لیٹا ان کا بیہوشی میں ڈوبا وجود دیکھ کر اس کی آنکھوں میں پانی سا اترنے لگا_" وعدہ خلافی نہیں....."اس کی آنکھوں میں پانی دیکھ کر ایلیار نے جھک کر اس کے کان میں کہا_ ثمین نے پلکیں جھپک جھپک کر آنسوؤں کو اندر دھکیلا تھا_____

تھوڑی دیر میں فائق صاحب کو پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا_ ڈاکٹروں کی تاکید تھی انہیں زیادہ بولنے نہیں دیا جائے اور ٹینشن تو بالکل نہیں_ فائق صاحب نے بہت آہستہ آہستہ آنکھیں کھول کر اپنے اطراف میں دیکھا تھا_____

"ڈیڈ... کیسی طبیعت ہے آپ کی_" ایلیار ان کے بیڈ کے ہی پاس بیٹھا ان کا ہاتھ تھام کر بہت بیتابی سے پوچھ رہا تھا_____

فائق صاحب نے زرا سا چہرہ موڑ کر ایلیار کی پریشان صورت دیکھی_ اس کے ساتھ ہی پریشان سا کھڑا ساقب... "کیسا فیل کر رہے انکل...." وہ بھی بہت ہی فکر مند سا تھا ان کے لئے_____

"ٹھیک ہوں_" کمزور آواز میں جواب دے کر انہوں نے مسکرانے کی کوشش کی_____

"اتنے کمزور کب سے ہو گئے تم میرے یار_" دوسری طرف بیٹھے مبین صاحب نے خوشدلی سے بولا تھا_دل ہی دل میں وہ بہت ڈرے ہوئے تھے مگر سب کے لئے خاص طور پر ثمین کے لئے انہوں نے اپنی ساری پریشانی چھپائی ہوئی تھی _____

فائق صاحب ایلیار کا ہاتھ تھامے تھامے گردن موڑی مبین کے ساتھ ان کی اجان سے پ ءاعی بیٹی بھی موجود تھی.... اس کا ضبط کرتا بہت زیادہ رویا رویا چہرہ، وہ اسے ایک ٹک دیکھنے لگے_اس کے لئے پریشان محبت سے انہیں دیکھتی مگر جھجھکتی ہوئی وہ مبین کا شانہ تھام کر کھڑی بہت معصوم سی لگی انہیں_____

"ثمین بہت پریشان تھی تمھارے لئے آؤ بیٹھو ثمین..... " مبین صاحب ان کی آنکھوں کی حسرت فوراً سمجھ کر ثمین کو ان کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھا چکے تھے_وہ انگلی مروڑتی بس انہیں دیکھ رہی تھی ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا اس نے_____

ایلیار کا دل کہا ثمین سے کہے وہ انہیں بابا کہہ کر ان کا حال پوچھ لیں تو ڈیڈ کے دل کو راحت مل جائے مگر وہ صرف سوچ سکتا تھا کہہ نہیں سکتا تھا_ثمین کو سمجھانے کا سوچ کر اس نے فائق صاحب کے ہاتھ کو پیار سے تھپکا_" میں ٹھیک ہوں اب مائی سن_" اس بار ثمین سے نگاہ ہٹا کر انہوں نے کمزور سی آواز میں ایلیار کو تسلی بخشی

_____

"آپ کو ٹھیک رہنا ہی ڈیڈ ہمیشہ ہمارے پاس رہنا ہے ایک دم صحیح سالم_" ایلیار نے بہت عقیدت سے ان کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگا لیا_____

" اور کیا ابھی تو ہم سو سال اور جیئے گے... ابھی تو ہمیں نانا دادا بلانے والا آنے والا ہے، بس تم ڈیسائڈ کر لو تم دادا ہو یا نانا_ "مبین صاحب نے ماحول میں رنگ بھرنے کے لئے شوخی سے فائق صاحب کو دیکھا_____

"آف کورس انکل.. یہ کوئی کہنے کی بات ہے... ڈیڈ دادا ہی ہے_ "ایلیار نے ماحول میں خوشگواریت بھرنے کے لئے شوخی دکھائی.... " ایسے کیسے دادا، نانا ہے وہ_ "ایلیار چھیڑے اور ثمین کو غصہ نا آئے ایسا ہو ہی نہیں سکتا... ساقب اور ایلیار نے بے ساختہ قہقہہ لگایا تو ثمین جھینپ کر اٹھ کر مبین صاحب کے سینے میں منھ چھپا گئی

_____

فائق صاحب زرا سی الجھن سے ان سب کو دیکھ رہے تھے_ "تمھیں بہت بہت مبارک ہو فائق، ہماری گڑیا اب ماں بننے والی ہے_ "مبین صاحب نے ثمین کو سینے سے لگائے ہوئے، فائق صاحب کی الجھن دور کر دی... انہوں نے فوراً ایلیار کی طرف دیکھا اس نے ہلکے سے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا ...

"یس انکل، آپ کا بیٹا اب ڈیڈ بننے والا ہے_ "ساقب نے ایلیار کے شانے کو خوشی سے تھپکا تھا_ ثمین مبین صاحب کے سینے میں منھ چھپا کر کھڑی عجیب سے جھجھک اور شرم محسوس کر رہی تھی مگر ہونٹوں پر خوشی بھری مسکراہٹ تھی_____

فائق صاحب کی آنکھیں خوشی اور شکر کے احساس سے بھیگنے لگی... اللہ نے آج کتنی بڑی خوشی انہیں دی ہے وہ بیان نہیں کر سکتے تھے.... " ڈیڈ، اب بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے_ "ایلیار نے ان کا ہاتھ تھام لیا تو انہوں نے خوشی سے بس سر ہلایا تھا فرط مسرت سے وہ خود کو بولنے کے قابل نہیں پا رہے تھے...

مبین صاحب ان کی حالت سمجھ کر بس ان کا شانہ تھپکا... " میں بالکل ٹھیک ہوں مبین... مجھے اب جینے کی وجہ مل گئی ہے_ "ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر وہ کمزور مگر خوشی سے بھرپور آواز میں بولے تو مبین صاحب کے ساتھ ساتھ ایلیار بھی مطمئن ہو گیا_____

تھوڑی دیر میں ڈاکٹر دوبارہ فائق صاحب کو چیک کر کے انہیں آرام کرنے کی ہدایت کر گیا اور جاتے جاتے بس کسی ایک کو وہاں فائق صاحب کے پاس رکنے کی اجازت دی تھی ڈاکٹر نے_____

"تم لوگ جاؤ اب... اپنے یار کے پاس میں رہوں گا_" مبین صاحب اطمینان سے بیڈ کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے_ ان تینوں سے بولے تھے_____

"نہیں انکل آپ بھائی اور ثمین کے ساتھ گھر جائے اور آرام کرے_ میں ہوں ڈیڈ کے پاس... میں ڈیڈ کو چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں"_ ان کے فیصلے پر ایلیار نرمی سے بولتا فائق صاحب کے سر کو سہلا کر بولا.... وہ خاموش تھے مگر پر سکون_____

"یہ نہیں ہو سکتا تم جاؤ.... کب سے تم ہی یہاں ہو_ "مبین نے صاحب نے حتمی فیصلہ سنایا_____

"انکل آپ بھی تو تھکے ہے، اتنا لمبا صفر کر کے آئے ہیں_ میں ڈیڈ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا_ "ایلیار کسی صورت میں بھی ماننے کو تیار نہیں تھا_

"میں بھی یہی رہوں گی، بابا کے ساتھ_"_ ثمین جا کر مبین صاحب کے پیچھے ان کی کرسی تھام کر کھڑی ہو گئی

_____

" تم تو ہر گز نہیں رہنے والی... اپنی حالت پر غور کرو، ایسی حالت میں تمھیں اب آرام کرنا ہے گڑیا... ایلی جاؤ لے کر ثمین کو، اسے آرام کی ضرورت ہے_ "مبین صاحب نے ثمین کو شفقت پدری والی ڈانٹ سے چپ کرا دیااور ایلیار کو پیار سے حکم دیا_____

"کوئی نہیں رک رہا ہے یہاں_ ثمین انکل کو لے کر جاؤ اور ایلیار تم بھی... بہت بھاگ دوڑ کر کی تم نے اب میں ہوں انکل کے پاس"_ اس بار ساقب نے اپنا فیصلہ سنا کر فائق صاحب کو مسکرا کر دیکھا_____

"جی نہیں کوئی نہیں رہے گا.... میں ہوں اپنے دوست کے پاس_" مبین صاحب نے ایک ساتھ تینوں کو حکم دیا_____

"مبین کو رہنے دو میرے پاس ایلی... تم لوگ جاؤ، ثمین کو اب آرام کی ضرورت ہے_" ایلیار یا کوئی اور کچھ بولتا فائق صاحب نے آہستہ سے بول کر بحث ہی ختم کر دی_____

"بس فائق کا فیصلہ سن لیا تم لوگوں نے... اب جاؤ انشاءاللہ اطمینان سے صبح آنا تم لوگ_" کسی کی بھی بولنے کی گنجائش ختم کر کے کرسی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے_ "جاؤ گھر جاؤ اور اب سکون سے سو جانا_ فائق کے پاس میں ہوں کچھ نہیں ہونے دوں گا اسے_" مبین صاحب آ کر ایلیار کو گلے سے لگا کر بہت محبت سے بولے تھے

_____

"آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کوئی فکر رہے گی بھی نہیں_" ایلیار ان سے الگ ہو کر ان کے شانہ کو عقیدت سے چوم کر الگ ہو گیا_____

"ڈیڈ ہم جا رہے ہے_ انشاءاللہ صبح حاضر ہو جاؤں گا_" ایلیار فائق صاحب کے پاس ان پر جھکا تھا بہت محبت سے ان کی پیشانی چومی_ انہوں نے ایک ہاتھ سے اس کا سر تھپکا تھا وہ مسکرا کر سیدھا ہو گیا_

"انکل چلتا ہوں اپنا خیال رکھیں گا_" ساقب نے بھی ان کا شانہ محبت سے چھوا_ وہ بس مسکرا دئے_____

"جاؤ گھر اور پریشان مت ہونا.... مجھے اپنی گڑیا بالکل بھی روتی اداس اچھی نہیں لگتی_" مبین صاحب نے ساکت کھڑی ثمین کو خود سے لگا کر بہت پیار سے تھپکا_____

"اپنا خیال رکھئے گا اور دوا کھانا مت بھولئے گا.. اپنی دوا لائے ہیں نا ساتھ_" ثمین کو ان کی فکر ہوئی تھی

_____

"نہیں دوا نہیں لایا مگر لے لوں گا یہی سے_" مبین صاحب نے پیار سے اس کا گال پر تھپکی دی_____

"یاد سے ورنہ میں ایلی سے کہوں وہ لا دے گا_" ثمین نے ان کے کالر کو چھرتے ہوئے بولا_____

"آپ بتائے میں لے آتا ہوں_" ایلیار نے تیزی سے کہا_____

"نہیں ضرورت نہیں ابھی نرس سے مانگ لوں گا اب جاؤ تم لوگ_" مبین صاحب مسکراتے ہوئے بیٹی داماد کو پیار سے دیکھ رہے تھے_____

"یاد سے لے دوا لے لیجیے گا، صبح آکر پوچھوں گی خود نرس سے_" ثمین نے ناک چھڑا کر ان سے اتنے رعب سے کہا کی ایلیار اور ساقب ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس دئے_ بس ایک فائق صاحب تھے جو چپ سے تھے

_____

"اچھا میری ماں اب جاؤ بھی... " انہوں نے اس کے سر پر پیار سے چپت لگائی_____

"جا رہی ہوں نا... آپ کو معلوم ہے، آپ کو دیکھ کر میرا آپ کو چھوڑنے کا دل نہیں کرتا_"وہ پیار سے ان کے گلے سے لگ کر ناز سے بولی_ایلیار سینے پر ہاتھ باندھے بس اسے دیکھے جا رہا تھا_جو فائق صاحب کی حسرت بھری نظر سے بے خبر مبین صاحب سے بیٹوں والا پیار جتا رہی تھی_____

ایلیار جانتا تھا جو مقام مبین صاحب کا ثمین کے دل میں ہے وہ فائق صاحب شاید ہی کبھی پا سکیں_وہ فائق صاحب کو بھی چاہتی تھی... بہت چاہتی تھی آخر کار وہ ان کی سگی بیٹی تھی مگر جو فاصلے انہوں نے اپنی غلطی سے درمیان میں لائے وہ کم ہونا بہت مشکل تھا_ثمین شاید ہی مبین صاحب جیسی محبت انہیں دے پائے لیکن وہ کوشش تو کر سکتا ہے.... ثمین کو راضی کرے گا کی وہ ڈیڈ کی حسرتوں کو بیٹیوں والی محبت سے مٹا دے_____

ساقب کا موبائل پر رینگ ہوئی تو انہوں نے موبائل نکال کر کال دیکھی نیلم کا نمبر تھا_" نیلم پریشان ہو رہی ہے، میں اسے خبر کرنا ہی بھول گیا تھا "_

"بھائی آپ اپنی کار سے پہنچے.. میں ثمین کو لے کر نکلتا ہوں... وہاں سب پریشان ہو رہیں ہوں گے_"ایلیار نے جلدی سے کہا تو ساقب سر ہلاتے تیزی سے روم سے نکل گئے_____

" چلے ثمین_"ایلیار نے اس بار ڈائریکٹ اس سے کہا تھا_____

"ہاں، بابا آپ آرام سے رہیں گا اور"....

"اچھا بابا بہت ہو چکا اب جاؤ بھی اماں جان_ "مبین صاحب نے ہنس کر اسے دیکھا تو وہ مسکرا کر مڑی... اس بار اس نے فائق صاحب کی طرف دیکھا وہ آنکھیں بند کئے شاید سو چکے تھے_____

ثمین نے بہت آہستہ سے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا فائق صاحب نے چونک کر آنکھیں کھولی_" آپ جلدی سے اچھے ہو کر گھر آجائے مجھے آپ کی بھی بہت ضرورت ہے_ آپ کے بنا وہاں کچھ بھی اچھا نہیں لگیں گا_" ان کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں بھر کر وہ محبت بھری آواز میں ان سے بولی تھی_ فائق صاحب کی آنکھوں میں اور پھر چہرے پر چھایا وہ خوشی کا احساس_ ایلیار ایک دم سے خوش ہو گیا، خون کی کشش واقعی رنگ لاتی ہے، کوئی اپنوں سے کب تک دور رہ سکتا ہے_____

"تم نے کہا نا تو ضرور ٹھیک ہو جاؤں گا.. بس اپنا خیال رکھنا_" اس بار ان کی آواز خوشی سے کانپی تھی_ دوسرے ہاتھ سے انہوں نے ثمین کا گال چھوا ثمین نے بے اختیار ہو کر ان کا وہی ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا لیا_ آنکھوں سے آنسوؤں کا ریلا بہہ جانا چاہتا تھا کی ان کا ہاتھ چھوڑ کر وہ کنارے ہٹ گئی، بہت مشکل سے اس نے خود کو سنبھالا تھا_____

"اچھا انکل اب ہم چلتے ہیں_ "ایلیار مبین صاحب سے کہہ کر پھر سے فائق صاحب کو پیار دے کر ثمین کا ہاتھ تھام کر روم سے باہر نکل آیا، ہاسپٹل سے لے کر کار تک کا سفر بہت خاموشی سے دونوں نے طے کیا تھا

_____

کار میں جیسے ہی ایلیار نے اسے اپنے شانے سے لگایا تھا ثمین نے سر اٹھا کر نم آنکھوں سے ایلیار کا چہرہ دیکھا...." سب ٹھیک ہے، بس اب تم رونا مت، طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری_" وہ پیار سے اس کے چہرے کو چھوتے ہوئے سمجھانے لگا_____

ثمین کچھ نہیں بولی بس سر اس کے شانے پر رکھ کر آنکھیں موند لی، ایلیار نے مسکرا کر کار اسٹراٹ کر کے ہاسپٹل کی پارکنگ سے نکال کر روڈ پر دوڑائی تھی_____

.... *..... *..... *..... *..... *

"گھر آ گیا ہے ثمین_" کار گیٹ سے اندر داخل کر کے ایلیار نے اپنے بازوں پر رکھا ثمین کا سر ہولے سے سہلایا_ ثمین سر اٹھا کر اسے دیکھتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی_ ایلیار کار کا اینجن بند کر کے فرنٹ ڈور کھول کر اترنے لگا تو اس نے بھی اپنی طرف کا ڈور کھول کر اپنے قدم کار سے باہر رکھے_ کار سے اترتے ہی ایلیار تیزی سے کار کے اطراف میں گھوم کر اترتی ہوئی ثمین کی طرف آیا تھا_____

"کیا ہوا؟... " اسے اتنی عجلت سے کار سے اتر کر اپنی طرف تیزی سے آتے دیکھ کر ثمین نے بہت تعجب سے اس سے پوچھا تھا_____

"آج پورے حق سے تمھیں اپنے روم میں لے جانا ہے... کسی کے بھی ڈر اور مصلحت سے پاک ہو کر گود میں اٹھانے والی رسم نبھانی ہے_" ثمین نے زرا تعجب بھری خوشی سے اس کا پر سکون اور خوشی بھرا انداز دیکھا_ قریب آتے ہی ایلیار نے زرا سا جھک کر اسے اپنے بازوں میں اٹھایا تھا پھر اسے اپنی بانہوں میں سنبھال کر وہ سیدھا ہو گیا_____

" بہت شوق تھا یہ رسم اس گھر میں ادا کروں اور تمھیں اپنے روم میں لے کر چلوں اور اب اللہ نے یہ موقع مجھے میرے بچے سمیت دے دیا ہے_" ثمین کو دیکھتے ہوئے اس کی جادو بھری آنکھوں میں ہزاروں جگنو سے جگمگا رہے تھے، سچی خوشی سے اس کا پر کشش چہرہ اور بھی پر کشش ہو گیا تھا_____

"پاؤں دیے ہے مجھے اللہ نے چل کر بھی جا سکتی تھی تمھارے روم تک، وہ بھی اپنے بچے سمیت_" ثمین نے اس کے گلے میں دونوں بازوں باندھ کر جھوٹی ناراضگی دکھائی_____

"مجھے بھی اللہ نے ہاتھ دئے ہے اٹھا کر لے جانا میرا فرض ہے_" وہ بھی ایلیار تھا جواب بھی اسی کی طرح حاضر ہوا تھا_____

"ٹھیک ہے مجھے کیا میں تو آرام سے ہوں_" ثمین نے اس بار مزے سے منھ بنا کر اپنے بازوں ایلیار کی گردن میں اور تنگ کر دئے_____

"اور مجھے اسی طرح تمھیں اٹھانے میں آرام ملتا ہے_" ایلیار نے اپنا چہرہ جھکا کر اس کے چہرے کو چھونا ہی چاہا اس سے پہلے ہی ثمین نے منھ چڑا کر اپنے چہرے کو پرے کر لیا_____

"یہ کیا ہے...." ایلیار کی بھویں کھینچی تھی_____

"اٹھانا تمھاری مرضی یہ میری مرضی_" ناک چھڑا کر بہت اچھے سے چڑایا تھا_____

"پیار کے معاملے میں تو تمھاری مرضی ماننی ہی نہیں ہے مجھے، اپنی مرضی سے جب چاہوں جہاں چاہوں پیار کروں گا_" ایلیار نے ہونٹ گول کر کے کہتے ہوئے اسے اچھے سے سمیٹ کر اپنے بازوؤں میں اوپر کی طرف اٹھایا تھا اور پھر اس کی مزاحمت کے باوجود بھی اچھے سے اس کے چہرے کے کئی بوسے لے ڈالے_____

"اتاروں مجھے بے ایمان انسان_" ثمین نے مچل کر اپنے ہاتھ پیر پھینکے_____

"سنبھل کر یار بچے کو ڈراؤ گی کیا_" وہ ہنستا ہوا اسے مضبوطی سے تھامے تھامے اسے اسی طرح اٹھائے ہوئے اندر آیا تھا... پھر ساری راہ طے کر کے اسے اپنے روم تک لے کر آیا تھا_____

"ویلکم ٹو مائی روم مائی لائف_" روم کا ڈور پیر کی مدد سے کھولتے ہوئے وہ بولا تھا اور پھر اندر آ کر اسی طرح ثمین کو بیڈ پر احتیاط سے بیٹھاتے ہوئے بہت مسرور سا تھا وہ_____

"ایسے بول رہے ہو جیسے کبھی روم میں نہیں آئی ہوں تمھارے.... پہلے بھی کئی بار آ چکی ہوں_" ثمین نے منھ ٹھیڑا کر کے خود پر جھکے ایلیار کو دھکا دے کر پرے کرنا چاہا_ ایلیار نے وہی اس کے دونوں ہاتھ اپنے دونوں ہاتھ میں جکڑ لئے_____

" آئی ہونا... بہت بار آئی ہو مگر چھپتے چھپاتے چوری چوری_ آج پورے حق سے لے کر آیا ہوں_ "ثمین کے چہرے پر آگئی ایک لٹ کو ہٹاتے ہوئے وہ بہت پیار سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"ہاں حق سے مگر خالی خولی سا روم.... میری کتنی تمنا تھی کی تم کچھ خاص انداز میں میرا ویلکم کرتے مگر اپنی قسمت ایسی کہاں.... جب بھی ملے ایسے ملے... جیسے ایمرجنسی لادی گئی ہو_" وہ اس بار مصنوعی خفگی سے اس کا ہاتھ جھٹک کر بن کر بولی تھی_ مقصد صرف ایلیار کو ستانا تھا ورنہ جیسے حالات تھے وہ کیوں کر ایسی خواہش کر سکتی تھی_ اسی کی شکایت پر ایلیار بھرپور انداز میں مسکرایا تھا_____

"اچھا تو آپ کی خواہش کے مطابق آپ کو ایسی جگہ پر لے چلوں گا کی وہاں اپنا ویلکم دیکھ کر تم خوش ہو جاؤ.... جہاں تمھاری ساری خواہش پوری ہو جائے مگر تمھیں پھر میری ہر بات ماننی پڑیں گی... نانکر، شرم حیا، کچھ نہیں چلیں گی_" ایلیار نے اسے دیکھتے ہوئے شرارت سے اس کے بازوں پر اپنی انگلی پھیری_____

"ٹھیک ہے مان لوں گی_ تب تک تم بھی مجھ سے دور رہو_" ثمین نے شرارت سے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر ہلائی

_____

"اب ایسا ظلم تو مت کرو_" ایلیار نے فوراً کہا تو وہ کھکھلا کر ہنسی تھی_ ایلیار نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا

_____

"کچھ بھی ہو ایلی ایک وہ دور بھی گزر گیا اور اللہ نے ہمیں اتنی بڑی خوشی بھی دے دی_" ثمین اب سکون سے اس کے سینے پر سر رکھے بہت مطمئن تھی_____

"ہاں یہ تو ہے.... بس ڈیڈ جلدی سے اچھے ہو جائے ساری پریشانی ختم ہو جائے گی_" ایلیار اس کے سر کو سہلاتا بہت اطمینان سے بولا_____

"ایلی وہ کہاں پر تھے اور انہیں اچانک کیا ہو گیا تھا_" ثمین کے سوال پر ایلیار نے گہری سانس لی_ ابھی ایک آزمائش سے اور گزرنا تھا، ثمین کو کیسے بتائے کی سارا اور نوشی ایک ہی ہستی ہے_ ثمین ماں بننے والی نہ ہوتی تو وہ شاید بتانے کی کوشش بھی کرتا لیکن اس کے لئے فل حال یہ شاک خطرناک ہو سکتا تھا_____

"ڈیڈ نے بہت ٹینشن لے لی تھی، خیر شکر ہے اب کوئی خطرہ نہیں_" وہ اس کا ہاتھ ہولے ہولے سہلاتے ہوئے زبردستی مسکرایا_____

"تم کچھ چھپا رہے ہو_" ثمین شک بھری نظروں ایلیار کو دیکھنے لگی_____

"نہیں بابا... تم سے کچھ بھی نہیں چھپانا اب_ بس میں اب تھک گیا ہی ہوں_" ایلیار تیزی سے کھڑے ہو کر اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے الماریوں کی طرف مڑ گیا_____

"ہاں تھک تو گئے ہو گے... میں کپڑے نکال دوں تمھارے_" ثمین بیڈ سے اتر کر ادھر ہی بڑھی جدھر وہ الماری کھولنے کی غرض سے کھڑا تھا_____

"جی نہیں آپ بس آرام کرے کپڑے میں خود نکال لوں گا_" ثمین ہولے سے مسکرائی_ ایلیار شرٹ اتار کر اب اپنے کپڑے نکال رہا تھا_ ثمین اسے پیار سے دیکھتی جا کر بیڈ پر سکون سے بیٹھ کر اپنا دوپٹہ سر سے کھولنے لگی تاکی وضو کر کے وہ تھوڑی دیر سکون سے سو جائے_____

پھر دونوں نے ہی وضو کر کے ایک ساتھ ہی نماز ادا کی تھی_ ایلیار کو اب بھی جائے نماز پر بیٹھے دیکھ کر ثمین اپنی جائے نماز تہہ کر کے اپنی جگہ رکھ کر بیڈ تک آئی تھی..... ایک طرف تکیہ برابر کر کے آرام سے کمفرٹر کھول کر اپنے اوپر ڈال کر وہ بہت سکون لیٹ گئی_____

ایلیار بھی جائے نماز تہہ کر کے ساری لائٹس آف کرتے ہوئے بیڈ تک آیا تھا_ کمفرٹر اپنے اوپر لے کر وہ ثمین کے پاس کھسکا تھا_ ثمین نے کروٹ بدل کر سر ایلیار کے بازوں پر رکھ دیا_____

"ایلی واقعی آج احساس ہو رہا ہے ہم صحیح معنوں میں ایک ہو گئے ہیں_" آج وہ جیسا محسوس کر رہی تھی ویسا سکون اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا_____

"بس پوچھو مت.. کیا احساس ہو رہا ہے_ جو بیان کرنا مشکل ہے_" وہی احساس خود ایلیار کے دل میں بھی تھا، ثمین کو خود سے لگا کر اس نے ثمین کے بالوں کو والہانہ محبت سے چوما تھا_ ثمین نے اس کے سینے پر اپنے ہاتھ رکھ کر بہت ہی سکون سے آنکھیں بند کی تھی_ ایلیار بھی اس کے ہاتھوں کو اٹھا کر اپنے لبوں سے لگاتا اسی کروٹ ہوا تھا_ ثمین کو اپنے سینے میں بھر کر اور بھی قریب کر لیا_____

"اب انشاءاللہ ساری زندگی تمھیں ایسے ہی بانہوں میں لے کر سونا ہے مجھے_" بے حد مسرور سا وہ آنکھیں بند کر چکا تھا_ ثمین بند آنکھوں کے ساتھ مسکرائی تھی پھر کچھ ہی منٹ لگے تھے ان دونوں کو بے خبر ہونے میں _ مگر نا وہ اس سے الگ ہوئی نا ایک لمحہ کے لئے ایلیار نے اسے خود سے الگ ہونے دیا تھا_____

*... *.... *.... *.... *..... *..... *

ایلیار تیزی سے سیڑھیوں کی طرف جاتا ایک لمحے کے لئے ٹھہر گیا... اس کی ممی کو تو بھی اس کے باپ بننے کی خوشی کی خبر کا جاننا ضروری تھا لیکن کیا وہ اس خبر سے خوش ہو گی، ایلیار کے ہونٹوں پر اداس سی مسکراہٹ آئی تھی.... زندگی کی اتنی اہم خبر اور اس کی ماں خوش ہو گی یا ثمین کے بچے کی وجہ سے وہ اس بچے سے بھی نفرت کرے گی یہ سوچ کر اس کے دل میں لگے زخموں سے ٹیس اٹھی_____

لیکن وہ اس کی ممی تھی، وہ ان سے اپنی ہر خوشی شیئر کرنا چاہتا تھا... جیسے اس گھر کا ہر فرد خوش تھا، صبح ہی صبح نیلم نے زبردستی ثمین کو اٹھا کر اپنی طرف لے کر چلی گئی تھی... وہاں انہوں نے ایک ہنگامہ مچایا ہوا تھا... پھوپھو کتنی خوش تھی اسے اور ثمین کو ڈھیروں دعائیں دے ڈالی... ایلیار کو ہاسپٹل جانا تھا اسی لئے تیار ہونے کی غرض سے وہ ثمین کو وہی چھوڑ کر اپنے روم میں آ گیا تھا اور اب .....

نگار کو بھی یہ خبر اسے ضرور دینی چاہیے وہ اپنے دل کو سمجھاتا نگار کے اور فائق صاحب کے روم تک آیا تھا_ دروازہ پر جیسے ہی اس نے ناک کرنے کے لئے ہاتھ لگایا تھا وہ کھلتا چلا گیا_ روم میں نگار بڑے آرام سے فل ریڈی ہو کر اپنا لیپ ٹاپ چیک کر رہی تھی_ اپنے آفس کے لئے ریڈی وہ بالکل فریش تھی جیسے ان کے اوپر کچھ گزری ہی نہیں ہو_ آرام سے ایلیار کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر بھی انہوں نے بس اسے ایک نظر دیکھا تھا پھر سے اپنے کام میں لگ گئی_____

ایلیار سمجھ چکا تھا اس کی ممی کو کوئی نہیں توڑ سکتا وہ بھی نہیں_ فائق صاحب صحیح کہتے تھے یہ عورت صرف اپنے لئے جیتی ہے_____

"مجھ سے کیا کام پڑ گیا تم کو کی اپنی پیاری بیوی کو چھوڑ کر تمھیں میرے روم میں آنے کی ضرورت پڑ گئی_" ٹھنڈا مگر آگ برساتا لہجا جو کبھی ایلیار کے لئے نہیں تھا مگر شاید اب وہ بھی ان ہی لوگوں میں شامل ہو چکا تھا جس سے ان کی ممی نفرت کرتی تھی_____

"آپ ٹھیک ہے نا ممی_" مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتا وہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی... سب سہنے کے بعد بھی ان سے محبت کرتا تھا_ اس کے اس طرح سے نرمی سے بولنے پر نگار ایک بار گی سناٹے میں آ گئی پر دوسرے ہی لمحے انہوں نے خود کو سنبھال لیا_____

"ایک بات کان کھول کر سن لو ایلیار.. مجھے تمھاری ہمدردیاں نہیں چاہیے... میں نگار ہوں نگار، میں کسی بھی محبت، کسی بھی سہارے کے بغیر جی سکتی ہوں.... مجھے میرے بیٹے کا بھی سہارا نہیں چاہیے ایلیار زین علی_" وہ اب بھی اسی غرور سے گردن تانے اسے دیکھ رہی تھی_ ایلیار آہستہ آہستہ چلتا ان کے پاس آیا تھا نگار اسے بری طرح سے گھور رہی تھی_ ایلیار بہت دھیرے دھیرے سے ان کے پاس بیٹھا تھا .....

"آئی ایم سو سوری ممی مجھے معاف کر دے میری ہر بد تمیزی کے لئے_ ہر گستاخی کے لئے_" نگار جیسے ایک دم سے ساکت ہو گئی وہ ان کے ہاتھوں پر اپنا چہرہ رکھتے ہوئے بہت نرمی سے ان سے کہہ رہا تھا_ نگار کی آنکھوں میں نا چاہتے ہوئے پھر بھی آنسو آنا چاہتے تھے مگر وہ خشک آنکھوں سے ایلیار کے سر کو دیکھ رہی تھی_____

"ممی میں اب بھی آپ سے اتنی ہی محبت کرتا ہوں جتنی ساری سچائی جاننے کے پہلے کرتا تھا... میں آپ سے محبت کرنا نہیں چھوڑ سکتا مگر میرے دل میں جو زخم لگے ہے نا ممی وہ ساری عمر مجھے تڑپائے گے_ میں آپ سے اب کچھ نہیں کہوں گا..... مجھے معلوم ہے آپ کو کسی سہارے کی ضرورت نہیں مگر میں پھر بھی آپ کو اکیلا بھی نہیں ہونے دوں گا_" ان کے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں سے لگا کر اس نے سر اٹھا کر نم آنکھوں سے نگار کے ہر جذبات سے عاری چہرے کو دیکھا_____

"ممی ثمین ماں بننے والی ہے، آپ کے ایلیار کے بچے کی ماں... آپ دادی بننے والی ہے_" ایلیار نے ان کے ہاتھوں کو تھامے تھامے ہی جو خبر سنائی نگار کے پتھر بنے وجود میں شگاف پڑی، وہ چونک کر ایلیار کو دیکھنے لگی

_____

" ممی پلیز اب تو سب بھول جائے.... اب تو نفرتوں کو بھول کر نارمل ہو جایئے.... اب تو یہ مان لیں کی ہمیں وہی ملیں گا جو ہماری قسمت میں ہے.... ہم کسی سے وہ چھین نہیں سکتے جو کبھی ہمارا تھا ہی نہیں_" ان کی آنکھوں میں آئی نمی کو دیکھتے ہوئے بہت غمگین ہو رہا تھا_ وہ بس ایک ٹک اسے دیکھ رہی تھی_____

"آپ کو ثمین کی شکل سے بھی نفرت ہے... اس کا وجود برا لگتا ہے نا تو میں ثمین کو لے کر چلا جاؤں گا_ اس کی شکل بھی آپ کو کبھی نہیں دکھاؤں گا مگر پلیز اب کسی اور کے ساتھ ساتھ خود کو اذیتیں دینا بند کر دے_" وہ بہت سنجیدگی سے انہیں دیکھ رہا تھا_ نگار کچھ نہیں بولی تھی بس اپنے ہاتھ چھڑا لئے_____

"مجھے اب اس لڑکی کی کوئی پرواہ نہیں_ تم اسے چاہتے ہو وہ تمھاری بیوی ہے اور اب تمھارے بچے کی ماں.... بس اس سے زیادہ کچھ نہیں، وہ یہاں رہے یا کہیں اور تمھاری مرضی_ آئی ڈونٹ کیئر_" سپاٹ چہرہ سپاٹ آنکھیں، یعنی پھر بھی وہی غرور، وہ کبھی نہیں جھک سکتی... ایلیار نے گہری سانس لی _____

"ایلیار ناؤ یو گو تم جاسکتے ہو کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں_" اسے منھ کھولتے دیکھ کر نگار نے بہت ہی سرد پن سے ٹوکا، ایلیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا_____

"جانے سے پہلے ایک بات سن لو میں تمھاری بیوی سے نفرت کرتی تھی اور کرتی رہوں گی_" یعنی اب بھی وہ اپنی ضد پر قائم تھی، ایلیار کو صحیح معنوں میں بہت تکلیف پہنچی تھی_" ممی.... " اسے پھر سے گہرا صدمہ لگا

_____

"میری پوری بات سن لو ایلی.... نفرت اپنی جگہ مگر اب مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں.... تم اب پر سکون رہو میں اب اپنی نفرت اس پر نہیں نکالوں گی_ تمھاری زندگی میں کوئی دخل نہیں دوں گی_" بغیر اسے دیکھے وہ سپاٹ و سخت لہجے میں بولی تو ایلیار کے دل میں پہلی بار سکون کی لہر دوڑی.... وہ کم سے کم اب کوئی انتہائی قدم نہیں اٹھائے گی اور یہ وہ اپنے منھ سے کہے یا نا کہے مگر یہ صرف اس کے لئے کہا تھا صرف اس کی محبت میں_ ایلیار انہیں دیکھتے ہوئے مڑ کر ان کے روم سے باہر نکل آیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

سورج کی کرنیں ہاسپٹل کے پردے سے چھن چھن کر اندر آکر ہاسپٹل روم کو روشن کرنے لگی تو فائق صاحب کی آنکھ کھل گئی_ آنکھوں کو روشنی سے بچانے کے لئے انہوں نے دھیرے سے کروٹ بدلی تھی_ کروٹ بدلی تو سب سے پہلے نگاہ بیڈ کے قریب ہی کرسی پر بے آرامی سے سوتے ایلیار پر پڑی .....

کرسی کی پشت پر سر ٹکائے اور اپنی لمبی لمبی ٹانگیں پھیلائے ہوئے وہ بے خبر سو رہا تھا_ گردن ایک طرف کو لڑھک گئی تھی_ روشن آنکھیں بند تھی، وہ قدرے غیر آرام دہ حالت میں سویا ہوا تھا_ فائق صاحب محبت سے اسے دیکھے جا رہے تھے_ ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا انہیں ہاسپٹل میں رہتے ہوئے اور وہ روز یہی اس کے پاس ہی رہتا، آفس، گھر کہیں بھی جانا اس نے بالکل چھوڑا ہوا تھا_ رات اس کے پاس بھی وہی ہوتا_____

بس پہلی رات اس نے مبین صاحب کو ان کے پاس رہنے دیا تھا پھر اس کے بعد وہ رات دن ان کے پاس تھا_ اس معاملے میں کسی کی بھی نہیں سنی تھی اس نے.... ساقب نے چھیڑا بھی تھا کی بیوی سے دوری کیسے برداشت کرلوں گے تو ہنس کر اس نے جوابی کارروائی کی تھی_ "بیوی سے دوری مجھے جھیلنے دے تب ہی اسے پتہ چلیں گا کی میں واقعی اپنے ڈیڈ کا فرمانبردار بیٹا ہوں_" اس کے کہے گئے جملے یاد آئے تو وہ اسے دیکھتے دیکھتے ہولے سے ہنس دئے_____

ثمین سے دوری برداشت نہیں مگر ان کے لئے وہ اس سے دور بھی رہ رہا تھا اور ان کی اپنی بیٹی ثمین... اس حالت کے باوجود بھی صبح سے رات تک وہ ان کے پاس رہتی.... بھولی بھالی سی حسرت سے ان کو دیکھتی مگر فائق صاحب اب بھی دل میں چھپے اپنے پیار کو ظاہر نہیں کر پائے تھے_ شاید اب بھی وہ خود کو گناہ گار سمجھتے تھے_ انہیں لگتا تھا نوشی نے انہیں معاف نہیں کیا ہے جو ان کے اور ان کی بیٹی کے درمیان اب بھی فاصلے تھے، ایک جھجک تھی_____

نگار کی طرف سے اب بھی انہیں خدشات تھے مگر ایلیار کے یقین پر وہ چپ تھے_ مبین بھی یہی ٹھہرا ہوا تھا اس لئے وہ مطمئن سے تھے_____

"گڈ مارننگ سر.... " ابھی وہ سوچو میں ہی غرق تھے کی نرس روز کے چیک اپ کے لئے اندر آگئی_ انہوں نے بس سر ہلا کر جواب دیا .....

"السلام علیکم.... " نرس چیک اپ کر ہی رہی تھی کی اندر آتی ثمین کی سرشار سی صورت دیکھ کر فائق صاحب کے چہرے پر رونق آگئی_ صبح ہوتے ہی وہ روز کی طرح مبین صاحب کے ساتھ حاضر ہو چکی تھی_____

"وعلیکم سلام.... " فائق صاحب اٹھنے لگے تو نرس نے انہیں اٹھنے میں مدد دی تھی، ان کی پشت پر تکیہ لگا کر انہیں سہارا دے دیا_____

" کیسی طبیعت ہے آپ کی.... " ثمین ہر روز کی طرح جھجھکتے ہوئے پوچھ رہی تھی_ ہاتھوں میں لیا شاپر اس نے سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا_____

"الحمدللہ، تم بتاؤ ثمین تم ٹھیک ہو نا... طبیعت کیسی ہے اور نگار کی طرف سے کوئی پریشانی نہیں ہے نا_" فائق صاحب کی فکر مندی پر وہ بس مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر مڑ کر ایلیار کو دیکھنے لگی جو گہری نیند میں تھا

_____

"اسے دوسرے بیڈ پر سونے میں کیا دقت ہے.... روز یہی چیئر پر ہی ملتا ہے_" ثمین سب چھوڑ چھاڑ کر ایلیار کی فکر میں مبتلا ہوئی..... اس قدر بے آرامی سے وہ کرسی پر سو رہا تھا کی اسے دیکھ کر ثمین کا دل بے قرار سا ہو گیا

_____

"تمھیں بانہوں میں بھرے بغیر نیند نہیں آتی ہے نا اس لئے بیڈ پر نہیں سوتا_" نیند میں ڈوبی ایلیار کی آواز، آنکھیں بند تھی اور رومانس شروع_ فائق صاحب ایسے بن گئے جیسے سنا ہی نہیں اور نرس مسکراتی ہوئی نکل گئی.... ثمین خفا ہونے کے ساتھ ساتھ شرمندہ بھی ہو گئی_____

"ایلی ہوش میں آکر اب اٹھ جاؤ_" دانت پر دانت رکھ کر اس نے ایلیار کو کچھ اور کہنے سے باز رکھنا چاہا_ ایک نگاہ چپکے سے فائق صاحب کی طرف دیکھا... بظاہر وہ آنکھیں بند کئے سنجیدہ سے نیم دراز تھے مگر کان تو کھلے تھے ان کے اور یہ ایلی کا بچہ، نیند میں ہی کہیں شروع نا ہو جائے_____

"تم ہوش میں آنے دو تب نا آؤں ہوش میں..... تمھارے عشق میں اب تک بیہوش پڑا ہوں اور تمھارے لبوں.... " اللہ یہ اسے آج کیا ہوا ہے.... ثمین نے فوراً اس کی فرش پر پھیلی لمبی لمبی ٹانگ پر اپنی ہیل والی جوتی گاڑ دی_____

نیند میں بھی ایسی افتاد پر ایلیار نے ہڑبڑا کر فوراً سیدھے ہو گیا اور بمشکل آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا_ آنکھیں دکھاتی اور خونخوار بنی اس کی محبوب بیوی اور آنکھیں بند کئے لیٹے ہوئے فائق صاحب مگر مشکل سے مسکراہٹ چھپاتے .....

ایلیار کو اب ہوش آیا تھا لیکن اسے شرمندہ کیا ہونا تھا... بس سنجیدہ ہو کر اس نے ہاتھ اوپر کرتے ہوئے ایک انگڑائی لی اور اپنی گردن ادھر ادھر گھمانے لگا، ثمین اسے گھور رہی تھی... کیسا معصوم بن گیا ہے اب یہ... جیسے ابھی کچھ دیر پہلے کچھ بکواس ہی نہیں کی تھی_ " بیڈ پر سونا منع ہے..." اسے گردن گھما گھما کر دباتے دیکھ کر ثمین نے غصے سے ٹوکا_____

"نہیں... تمھارے بنا بیڈ پر نیند.... میرا مطلب ڈیڈ کے پاس رہنا ہے... انہیں کب کیا ضرورت پڑ جائے اس لئے_" وہ شاید پھر سے شروع ہو جاتا کی ایک بار پھر پڑنے والی پیر و پر ہیل کی نوک نے زبان کو سنبھالنے کا سگنل دے دیا... اس کی آنکھوں کے شعلوں سے بچنے کے لئے جلدی سے بات بھی بدل دی، جس میں سچائی ہی تھی _____

"مجھے کچھ چاہیے ہو گا تو میں آواز بھی دیں سکتا ہوں تمھیں مگر تم پر کوئی اثر نہیں ہوتا_" اس بار فائق صاحب نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھتے ہوئے پیار سے ڈپٹا_ ایلیار نے بس مسکراہٹ میں ہونٹ پھیلائے اور پھر سے ہاتھوں سے گردن ہلکے ہلکے دبائی... ایک ہی زاویہ پر گردن رکھے رکھے اب درد سا ہونے لگا تھا_____

"مانامت کرو تم، یہ دوسرا بیڈ مریض کے ہمراہ کے لئے ہی لگا ہوا ہے... ضروری ہے یہی سونا اتنی بار ٹوکا ہیں مگر ہر صبح یہی چیئر پر ہی ملتے ہو_" اسے گردن ادھر اُدھر گھوماتے ہوئے دیکھ کر انہوں نے پھر سے پیار سے ڈپٹا

"اوکے.... " مسکراہٹ کے ساتھ فرمانبرداری سے کہا گیا... اپنی ڈانٹ پر بس روز کا یہی جواب فائق صاحب نے تاسف سے سر ہلایا.... اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے ایلیار نے بیڈ پر بیٹھی ثمین کو دیکھا اسے ڈانٹ پڑتے دیکھ کر محترمہ کی مسکراہٹ ہی نہیں چھپ رہی ہے

"وہی روز کا اوکے... یہ اوکے کب اوکے ہو گا تمھارا_ تمھیں نیند کیسے آجاتی ہے اس چیئر پر_" فائق صاحب اچھے سے اسے ڈانٹنے کے موڈ میں تھے، اپنی وجہ سے ایلیار کی بے آرامی اچھی نہیں لگتی تھی

"یہاں محبوب بغیر نیند کس کمبخت کو آتی ہے_" ایلیار ثمین سے نظر ہٹا کر ہولے سے بڑبڑایا مگر آواز مدھم ہی تھی کیونکہ دوبارہ ہیل کی نوک نہیں کھانی تھی_ ٹیک لگا کر بیٹھے فائق صاحب کی طرف دیکھ کر ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلا کر پھر سکوڑ لئے... یعنی یہ فائق صاحب کے لئے یہ اشارہ تھا کی آپ پیار سے ڈانٹ لیں وہ سکون سے سن رہا ہے

"ایک تو رات میں کسی اور کو رکنے نہیں دیتے میرے پاس_ مبین ہے، ساقب ہے، کوئی بھی رک سکتا ہے مگر نہیں تو نہیں... مانتا ہی نہیں یہ لڑکا_" اس کی مسکراہٹ پر انہوں نے اسے گھورا

"آپ کی بیٹی کو آپ کے داماد سے دوری بہت پسند ہے.... اسے تڑپانے کے لئے یہی اپنے شوہر کو اپنے ایک ابا کے پاس چھوڑ کر دوسرے ابا کے ساتھ بھاگ جاتی ہے_ اسی لئے آپ کے پاس ٹھہرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے_ "اس کی شوخی پر ثمین کی آنکھیں پھیل گئی، ثمین کو اس سے یہ امید نہیں تھی وہ فائق صاحب سے ایسا بولیں گا وہ بھی ایسا نرا سفید جھوٹ.... ایلیار نے ثمین کی کھلا منھ اور پھٹی آنکھیں دیکھ کر بہت شوخی سے اسے آنکھ ماری تھی _ فائق صاحب نے اپنی مسکراہٹ دبائی آج بہت دنوں بعد وہ پرانے ایلیار جیسا لگا تھا، ثمین کو خوب ستانے والا موڈ_____

"مزاق مت کرو ایلی... " فائق صاحب نے مصنوعی خفگی سے اسے بس گھڑکا تھا_ ثمین اسے بری طرح سے اب گھور رہی تھی_ وہ ڈھیٹ بنا مسکراتا چیئر سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہو گیا_____

"مذاق.... کیسی بات کر رہے ہیں ڈیڈ، سسر سے بھلے داماد مذاق کرتا اچھا لگیں گا_ میری یہ مجال جو میں اپنے سسر صاحب سے شوخی بگھاروں_ "ایلیار کچھ زیادہ ہی موڈ میں آ گیا تھا_ ثمین کا دل کہا کس کر دو چپت لگا دے اسے ....

اسے لگاتار دیکھتے ہوئے بکواس کرتا، عاشقوں کی طرح آنکھ مارتا وہ بے شرموں کا سردار لگ رہا تھا_____

"تم میرے بیٹے ہو بس... داماد والا رشتہ رہنے ہی دو_ "فائق صاحب ہنستے ہوئے اتنا کہہ کر اٹھنے لگیں تو ایلیار فرتی سے اٹھ کر انہیں تھام چکا تھا..... " اب اتنا بھی بیمار نہیں ہوں میں، خود اٹھ بیٹھ سکتا ہوں_ اب ڈاکٹر سے کہہ کر چھٹی کرواؤں میری.... دل گھبرا گیا ہے یہاں پڑے پڑے_ " اس کے تھامنے پر ایلیار سے کہتے ہوئے وہ اس کے سہارے سے اٹھ کر بیٹھ گئے_____

"آپ کو بیمار کوئی کہہ بھی نہیں رہا ہے... بس اور جوان ہونے کے لئے یہی رکھا ہے آپ کو_ زرا اور نکھار آ جانے دیجئے وجاہت میں_" اف اس کی زبان... ایلیار کی شوخی پر ثمین زور سے ہنسی تھی اور انہوں نے اس کے پشت پر ایک زوردار دھموکا مارا تھا_____

"دیکھا... کتنے جوان ہو گئے ہیں آپ، زبردست طاقت سے مار لگائی ہے آپ نے_" ان کے زبردست ہاتھ کا بھی بنا کوئی اثر لئے اس کی شرارت جاری تھی_____

"اور میں بھی دیکھ رہا ہوں تمھاری زبان بہت کھل گئی ہے_" فائق صاحب نے پیار سے اس کے کان پکڑے_ ایلیار ہنستا ہوا کھڑے کھڑے ہی جھک کر ان کے گلے لگ گیا_____

"ایسی ویسی زبان کھلی ہے اس کی بلکہ سرے سے کوئی فل اسٹاپ ہے ہی نہیں... آپ روزانہ اسے ایسے ہی مار لگایا کرے ٹھیک ہو جائے گا_" ثمین ایلیار کی چھوڑی کرسی خود سنبھال کر بیٹھتی ہوئی ایلیار کا لاڈ دیکھ کر تپ کر بولی

_____

"تم تو ہو ہی میری اہمیت سے خار کھانے والی_" ایلیار کی جوابی کارروائی پر فائق صاحب فوراً بولے تھے

_____

"اچھا بس تم دونوں شروع مت ہو جانا_" ان کے ڈپٹنے سے دونوں جلدی سے خاموش ہو گئے_____

"انکل کے ساتھ ہی آئی ہو یا بھائی چھوڑ گئے ہیں_" اس بار سنجیدہ ہو کر ثمین سے سادگی سے پوچھتے ہوئے وہ فائق صاحب کو چھوڑ کر سیدھا ہو گیا_____

"نہیں بابا آئے ہے ساتھ مگر کوئی کال آگئی تھی ان کی... وہی گراؤنڈ میں رک گئے وہ_ "ثمین سادگی سے بتاتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی_ ثمین کے بتانے پر وہ سر ہلا کر اس کا لایا ہوا شاپر کھول کر اس میں سے جوس کا پیک نکال چکا تھا .....

جوس کے دو گلاس بھر کر ایلیار نے پہلا گلاس فائق صاحب کو دیا اور دوسرا ثمین کی طرف بڑھایا..... "میں نہیں پی رہی، بڑی ماں اور بھابھی نے گلے تک ٹھونسا کر مجھے یہاں آنے دیا ہے اور کچھ گیا تو سب باہر نکل آئے گا_" ایلیار نے بس اسے دیکھتے ہوئے اس کی منہ بنا کر بولی ہوئی ساری باتیں آرام سے سنی مگر جوس کا گلاس والا ہاتھ اسی طرح اس کی طرف بڑھائے ہوئے پینے کا اشارہ دیا .....

"میں سب الٹ دوں گی..." ثمین نے پھر سے دھمکی دی_ فائق صاحب مسکراتے ہوئے اپنے گلاس سے سپ لے رہے تھے_____

"جتنا تم الٹ دوں گی میں اس سے زیادہ تمھیں پھر سے بقول تمھارے ٹھونس دوں گا.... چلو شاباش پکڑو گلاس_ "اس کی دھمکی پر بھی کوئی اثر نہیں ہوا تو ثمین نے رونی صورت بنا کر گلاس پکڑا .....

"ایسی کیوٹ سی صورت مت بناؤ... میں واش روم سے واپس آؤں تو یہ فنش ہو چکا ہو_ "اس کی شکل پر ڈھیروں پیار آرہا تھا مگر ڈیڈ کی موجودگی کی وجہ سے وہ خود پر قابو رکھتا... پیار والی سختی سے کہتا آرام سے چلتا ہوا واش روم کی طرف جانے لگا مگر جاتے جاتے بھی فائق صاحب سے نظر بچا کر خود کو گھورتی ثمین کے گال چٹکی میں دبا کر نوچ کر ہی گیا تھا_ اس نے گال اتنی تیز نوچا تھا کی ثمین بہت مشکل سے اپنی چیخ دبا پائی تھی_ گال سہلاتے ہوئے

بری طرح سے اس کی پشت کو گھورا تھا دل ہی دل میں ہزار گالی بھی دے ڈالی_ ایلیار دل میں ہنستا ہوا واش روم میں گھس گیا_____

"کیا ہوا بیٹا چپ کیوں ہو_" فائق صاحب نے خاموش بیٹھی واش روم کے دروازے پر نظر رکھے ثمین سے پوچھا تھا_____

"جی کچھ نہیں_" وہ گالوں پر ہاتھ رکھے زبردستی مسکرائی_ دل تو کہہ رہا تھا واش روم میں گھس کر اسے جوتے مارے مگر.... لاچاری سے وہ آہستہ آہستہ گلاس سے جوس کے سپ لیتے ہوئے خالی کرنے لگی

_____

"ثمین، ایک بات سچ سچ بتانا_" وہ جوس پی چکی تو انہوں نے ایک دم سے سنجیدہ ہو کر ثمین سے کہا_ ہاتھ بڑھا کر اپنے ہاتھ میں لیا خالی گلاس اٹھا کر سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا_____

"جی کہئیے_" ثمین پریشان ہوئی تھی جانے کیا پوچھنے والے تھے_ انہوں نے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا تو ثمین جھجھکتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان سے زرا فاصلے پر وہی بیڈ پر ٹک گئی_____

"نگار تمھیں پریشان تو نہیں کر رہی ہے؟" وہ کیا کرتے ان کا دل ایک باپ کا دل تھا اور وہ کسی پر بھی یقین کر سکتے تھے مگر نگار پر نہیں_____

"نہیں، وہ تو گھر پر زیادہ رہتی ہی نہیں_ ان دنوں میں مشکل سے انہیں دو ایک بار ہی دیکھا ہے میں نے_ مجھ سے تو کوئی بات بھی نہیں کرتی_ "وہ معصومیت سے انہیں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے گلاس کو گھماتی بتا رہی تھی_____

"ثمین... ایک بات جان لو ایلیار لاکھ کہے کی نگار بدل چکی ہے، لاکھ اسے نگار پر بھروسہ ہو مگر کبھی نگار پر اعتبار نہیں کرنا.... وہ ایلیار کی ماں ہے اس لئے اسے یقین ہو سکتا ہے مگر تم مت کرنا_ جتنا ہو سکے تم اس سے دور رہنا_ "انہوں نے اس کے ہاتھ سے گلاس لے کر سائڈ پر رکھ کر بے ساختہ اس کا ہاتھ تھام لیا_ ثمین بس ان کا مہربان چہرہ دیکھ رہی تھی_ کتنی فکر تھی انہیں اس کی.... ثمین نے مسکرا کر بس سر ہلایا_____

"ویسے مبین ہے تو تمھارے پاس مگر تم پھر بھی احتیاط کرو_ ایک دو دن میں بھی میں ڈسچارج ہو ہی جاؤں گا پھر انشاءاللہ سب ٹھیک کر لوں گا میں_ "ثمین بس پیار سے انہیں دیکھے جا رہی تھی_ دل کہنے لگا آج ان کے سینے سے لگ کر اپنی ساری محرومی مٹا دیں مگر اپنی نیچر کیا کرتی جو پہل کرنے میں ہمیشہ پیچھے ہی رہتی تھی تھی _____

"آپ جلدی سے گھر آ جائے_ "بس کہا تو اتنا.... فائق صاحب نے مسکرا کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا_____

"کیا باتیں ہو رہی ہے_ "وہ کچھ اور بھی کہتے تبھی مبین صاحب خوشدلی سے بولتے ہوئے اندر آ گئے_ ثمین انہیں دیکھ کر ان کے پاس سے اٹھ گئی_____

"کہاں رہ گئے تھے تم... اتنی لمبی کال_ "انہیں دیکھ کر فائق صاحب کا موڈ اور بھی خوشگوار ہو گیا_____

"گاؤں سے فون تھا وہاں کچھ پرابلم ہو گئی ہے، سب سے بات کر رہا تھا کی کوئی دور کر دے پریشانی.... تمھیں چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں مگر لگتا ہے جانا پڑے گا_" ساری بات بتاتے ہوئے وہ پریشان سے ہوئے_ وہاں مشکل بھی زیادہ تھی اور یہاں سے جانا بھی نہیں چاہتے تھے_____

"دو چار دن کی بات ہی ہے نا... چلے جاؤ میں بالکل ٹھیک ہوں_" ان کی پریشانی دور کرنے کے لئے فائق صاحب نے مسکرا کر اطمینان دلایا_____

"ثمین کا کیا ہو گا اسے چھوڑ نہیں سکتا اس گھر میں.... تم اور ایلیار یہاں ہو تو...." وہ بہت دھیرے سے بولے تھے _ ثمین خاموشی سے باری باری ان لوگوں کی شکلیں دیکھ رہی تھی _____

"ثمین یہی رہے گی.... ہاسپٹل میں ہی اب میرے پاس_ ایلیار بھی یہی ہے تو ثمین کی دیکھ بھال وہی اچھے سے کر سکتا ہے.... پھر بس دو دن کی بات اور ہے دونوں رہ سکتے ہیں میرے پاس_" انہوں نے ایک دم سے اپنا فیصلہ سنا دیا_ انہیں نگار پر بالکل بھروسہ نہیں تھا... آپا کی فیملی کا اس گھر میں ہونے کے باوجود بھی انہوں نے مبین صاحب کے بھروسے ثمین کو اس گھر میں جانے دیا تھا.. کچھ ثمین کی حالت کی وجہ سے بھی مگر اب جب مبین جا رہے تھے تو وہ ثمین کو وہاں نہیں بھیج سکتے تھے .....

واش روم سے نکلتے ہوئے ایلیار نے بھی ان کا فیصلہ صاف صاف سنا تھا_ دل ہی دل میں مارے خوشی کے وہ اچھلا تھا کی اب یہ دو دن ثمین بھی یہی ساتھ رہیں گی.... کم سے کم اب اسے اس کی دوری تو نہیں برداشت کرنی ہو گی، ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا ثمین سے دور رہتے ہوئے_ ڈیڈ کی محبت کا قرض اتنا زیادہ تھا کی ثمین کی بھی دوری برداشت کر رہا تھا_____

"آپ کہاں جا رہے ہے انکل_" الگ تھلگ کھڑی ثمین کو بھرپور نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پھر اس سے نگاہ ہٹا کر مبین صاحب سے پوچھا_____

"اسکول میں ایک کام پڑ گیا ہے جو بنا جائے حل نہیں ہو گا_ اس لئے دو چار دن کے لئے جانا پڑے گا_" انہوں نے پاس آ کر کھڑے ہو گئے ایلیار کے شانے پر ہاتھ رکھا_____

"آپ کہے تو میں چلا جاؤں_" اس نے بہت خلوص سے پیشکش کی _____

"نہیں بھئی.. تم فائق اور ثمین کے پاس رہو ان کو تمھاری زیادہ ضرورت ہے_ فائق ٹھیک ہو جائے تو میری گڑیا اور میرے نواسے کو لے کر ملوانے لاتے رہنا اس کے بابا سے.... اب ہر بار بیٹی کے گھر تو آنا اچھا نہیں لگتا_" مبین صاحب نے اس بار قریب ہی کھڑی ثمین کے سر پر ہاتھ پھیر کر ایلیار کو دیکھا_____

"بیٹی کے گھر تو آنا اچھا نہیں لگتا مگر بیٹے کے گھر میں رہنا تو آپ کا حق ہے اور ایک بار آپ اپنا کام ختم کر کے آ جائے میں آپ کو جانے نہیں دوں گا_" ایلیار نے بہت محبت سے ان کا ہاتھ تھام لیا_ ان سے اسے ایک خاص طرح کی عقیدت محسوس ہوتی تھی اسے_ ساری کہانی جاننے کے بعد وہ اس کے لئے ایک عظیم ہستی بن گئے تھے_____

"آپ کیوں جا رہے ہے بابا.... ہمیشہ کے لئے یہی رہ جائے نا، ہم سب یہی ہے پھر آپ وہاں کیوں جاتے ہیں_ سارا آنٹی نے مجھ سے وعدہ لیا تھا... ہمیشہ آپ کا خیال رکھنے کا، آپ کے ساتھ رہنے کا، سارا آنٹی کو میں کیا جواب دوں گی_" اس بار ثمین ان کے گلے سے لگ گئی_ وہ اب بھی اس حقیقت سے بے خبر تھی کی سارا اس کی سگی

ماں تھی اور اسے یہ حقیقت کون بتائے... اس کا حوصلہ کون لائے، وہاں موجود تینوں مردوں نے ایک دوسرے سے نگاہ چرائی تھی_____

"سارا ہوتی تو اسے برا لگتا داماد کے گھر پڑ جانے پر_" مبین صاحب نے خود کو سنبھال کر مذاق کا رنگ دے کر اسے بہلانا چاہا_____

"بابا آپ کی بیٹی بھی یہی ہے تو آپ اسے کیوں چھوڑ کر جا سکتے ہیں_" ان سے لاڈ سے کہتے ہوئے اس نے ان کے کرتے کے کالر کو بھی درست کیا_ فائق صاحب کو نجانے کیوں یہ منظر محرومی میں مبتلا کرنے لگا_ یہ حق تو ان کا تھا مگر خود انہوں نے یہ حق مبین کو دے دیا تھا_____

"بیٹی کو چاہنے والوں کے پاس چھوڑ کر جاتا ہوں یہ دل میں سکون ہے نا_ اتنے چاہنے والے سب گھر والے_ ایلیار جیسا محبت کرنے والا شوہر اور پھر تمھارے بابا یعنی فائق بھی تو یہی ہے.... اس سے بڑھ کر کوئی اور بات ہو سکتی ہے_" مبین صاحب نے ثمین کو شانہ سے لگاتے ہوئے فائق کو دیکھا_____

"میرے بابا بس آپ ہے اور کوئی نہیں اور آپ ہی مجھے چھوڑ کر جا رہے ہے_" ثمین بنا سوچے سمجھے بول چکی تھی.... ایلیار نے فائق صاحب کا رنگ تبدیل ہوتے دیکھ کر تاسف سے سر ہلایا، کب ثمین کو ان باتوں کا خیال آئے گا کب کیا بولنا ہے_ وہ جانتا تھا کی وہ بہت معصوم ہے اسی لئے ایسے بول پڑتی ہے_ اس کی معصومیت بھری بات پر فائق صاحب کے چہرے پر ایک تاریک سایہ سا لہرایا تھا جو نا مبین صاحب سے مخفی رہا تھا نا ایلیار سے

_____

فائق صاحب نے آہستہ سے لیٹ کر آنکھیں بند کر لی، چہرہ بالکل سرد و سپاٹ ہو گیا_ مبین صاحب اور ایلیار نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا_ مبین صاحب ثمین کو چھوڑ کر بیڈ تک آئے تھے_____

"اچھا فائق چلتا ہوں تم آرام کرو_" انہوں نے بہت ہی محبت سے ان کا کاندھا چھوا_____

"جلدی آنا_" اتنی دیر میں خود کو سنبھال کر بہت مشکل سے انہوں نے مسکرا کر کہا تھا_____

"ضرور تم بس اپنا خیال رکھنا_" ان کا شانہ تھپک کر وہ ثمین کو لے کر باہر نکل گئے_____

"میں انکل کو باہر تک چھوڑ کر آتا ہوں ڈیڈ_" ایلیار نے کہا تو انہوں نے سر ہلا کر اجازت دی تھی پھر جیسے تھک کر آنکھیں بند کر لی_ ایلیار روم سے نکل کر مبین صاحب کے پیچھے گیا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

ثمین اور ایلیار مبین صاحب کو چھوڑنے کے لئے ہاسپٹل کے گراؤنڈ میں آ گئے_ گراؤنڈ میں آ کر وہ لوگ ایک طرف آ کر کھڑے ہو گئے_" جلدی آنے کی کوشش کروں گا_"_اداس سی ثمین کا ماتھا چوم کر انہوں نے اسے تسلی دی_ ثمین بس انہیں دیکھنے لگی_____

"اپنا بہت زیادہ خیال رکھنا اور بالکل بھی لڑنا جھگڑنا مت ایلیار سے_" انہوں نے پیار سے اسے تنبیہ کی تا کی اس کی اداسی دور ہو جائے خاموش کھڑا ایلیار ہولے سے ہنس دیا_____

"ہاں صرف میں ہی تو جھگڑا کرتی ہوں.... اور یہ تو... " وہی ہوا ثمین فوراً بر امان گئی_

"دیکھ لیں انکل ابھی سے لڑنا شروع ہو گئی ہے میڈم_"ایلیار نے مبین صاحب سے شکایت کی... " لڑ کہاں رہی ہوں... "_ ثمین منہ بنا کر ایلیار کو دیکھ رہی تھی_____

"تم دونوں خوش رہا کرو بس ہم سب یہی چاہتے ہیں_"انہوں نے اس بار دونوں ہاتھ اٹھا کر ثمین اور ایلیار کے شانہ کو تھپکا تھا... " ثمین ایک بات کہوں مانوں گی_"ایک دم سے وہ سنجیدہ سے ہو گئے_____

"آپ حکم کرے بابا_"وہ پیار سے انہیں دیکھ رہی تھی_____

" فائق تمھیں بہت چاہتا ہے ثمین، تم اس کی نوشی کی نشانی ہو..... اس نے شدت سے محبت کی تھی نوشی سے شاید زین سے بھی زیادہ..... اس نے تمھاری حفاظت کے لئے، میرے اور سارا کے لئے تمھیں ہمیں بخش دیا تھا، بہت قربانیاں دی ہیں اس نے صرف تم دونوں کے لئے_"انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھوا ثمین آنکھوں میں آنسو لئے مسکرائی_ ایلیار بس سینے پر ہاتھ باندھ کر ان دونوں کو دیکھ رہا تھا_____

"ہماری خوشی کے لئے وہ تم سے کبھی نہیں ملا... کبھی اپنا حق نہیں جتایا... آج تک تم سے بابا کہنے کا بھی حق نہیں مانگا.... صرف میری وجہ سے_"ثمین نے سر جھکالیا، ایلیار بہت غور سے مبین صاحب کو دیکھ رہا تھا_____

"وہ چاہتا تو کبھی تمھیں خود سے دور نہیں کرتا کیونکہ اس کے پاس اپنی بیٹی کے علاوہ کچھ نہیں بچا تھا مگر اس نے یہ قربانی بھی دی..... سارا کے لئے، میرے لئے کبھی تم سے ملنے کی کوشش بھی نہیں کی، اتنے سالوں سے وہ تڑپتا رہا، تمھیں کبھی کچھ بتانے کی کوشش نہیں کی اس لئے کی کہیں تم مجھ سے دور نا ہو جاؤ.... وہ تمھارا سگا باپ ہے ثمین، خونی رشتوں میں بڑی کشش ہوتی ہے اگر وہ دور ہو تو وہ ہمیشہ اپنی طرف کھینچتے ہے اور یہ وہ لوگ بہتر جانتے ہے جو خونی رشتوں سے دور ہو_"وہ بہت ہی غمگین سے ہو رہے تھے... ثمین کا جھکا سر تھپک کر وہ مشکل سے مسکرائے_____

"فائق نے اپنے کئے کی بڑی لمبی سزا کاٹی ہے ثمین، بڑی سختیاں جھیلی ہے، کیا آسان تھا نگار سے یہ چھپانا کہ تم وہی لڑکی ہو جسے ایلیار چاہتا ہے، پورے دس سال اس راز کو راز رکھنے میں کئی سختیاں تھی اگر نگار کو بھنک بھی پڑ جاتی تو وہ تم دونوں کو کبھی ایک نہیں ہونے دیتی_"ان کی بات پر ایلیار کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزر گئے جو مبین صاحب سے چھپے نہیں رہے_____

"میرا مقصد کسی کی بھی دل آزاری کرنا نہیں میں بس یہ چاہتا ہوں، تم لوگ جانو کہ فائق نے کیا کیا کھو کر تم دونوں کو ایک دوسرے کا بنایا ہے_"مبین صاحب سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس بار مڑ کر ایلیار کو گلے سے لگا لیا.....

"ایلیار، فائق یونہی تمھیں اپنے بیٹے کی طرح نہیں چاہتا... اس کا فخر یونہی تو نہیں تم اسی کے لائق ہو.... تم نے جو محبت کی مثال قائم کی ہے نا میں ساری زندگی تمھارا مشکور رہوں گا_" انہوں نے فرط محبت سے اس کا سر چوما پھر اس سے الگ ہو کر پھر سے وہ ثمین کی طرف مڑے خاموش سی، اداس اداس ان کی اپنی گڑیا ....

"فائق کی محرومیت کا علاج بس تمھارے پاس ہے گڑیا، ایک بار اسے بابا کہہ کر اس کی عمر بھر کی سزا ختم کر دو_" جھک کر اس کے سر کو چوم کر انہوں نے اسے اپنے شانے سے لگا لیا.... ان کا دل اب بھاری ہونے لگا، اس وقت سارا انہیں بری طرح سے یاد آنے لگی تھی .....

"اچھا اب چلتا ہوں_" ایلیار کا کاندھا تھپ تھپا کر وہ مڑ کر وہاں آ چکی ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے_ ایلیار اور ثمین کچھ دیر ایسے ہی کھڑے جاتی ہوئی ٹیکسی کو دیکھتے رہے تھے_ پھر ایلیار نے اپنا سر جھٹک کر مڑ کر ثمین کو دیکھا وہ سر جھکائے کھڑی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی_____

"کیا ہوا... " اپنے ایک ہاتھ کو اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کے جھکے سر کو اٹھایا_ ثمین کا دل بھر آیا نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی نکل کر گالوں میں بہنے لگی_____

"ضروری ہے مجھے تکلیف میں مبتلا کیا جائے_" اس کی ٹھوڑی ویسے ہی تھامے تھامے بہتے آنسو دیکھ کر ایلیار نے دکھ سے کہا_ ثمین نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں ڈھانپ لیا_ ہچکیوں سے اس کا بدن لرزنے لگا تھا ....

ایلیار نے اس کا چہرہ چھوڑ دیا اور جیسے بے بس سا ہو کر انگلیاں اپنے بالوں میں پھنسائی.... ثمین رونے پر ایک بار اذیت سے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھول کر ثمین کی طرف دیکھا، ماضی کا یہ دردناک اوراق جب جب پلٹے جائیں گے دونوں کو ہی تکلیف میں مبتلا کر دیں گا_____

" ثمین... " ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے سینے میں چھپایا تھا.... وہ اس کے سینے سے لگ کر اور بھی بری طرح سے روئی تھی، اپنے بازوں اس کے ارد گرد مضبوط کرتے ہوئے ایلیار اسے لئے لئے وہی گراؤنڈ کے قدرے کنارے والی سائڈ پر لے آیا..... وہاں درختوں کے ہجوم کے پاس وہ اسے لئے لئے ایک بینچ پر بیٹھ گیا_ اپنے سینے سے لگی روتی ثمین کو کچھ دیر کھل کر رونے دیا، کچھ لمحے ایسے ہی گزرے_____

"اب بس.... طبیعت خراب ہو جائے گی تمھاری_ "اس کی سسکیاں مدھم ہوئی تو ثمین کو خود سے الگ کرتے ہوئے بہت نرمی سے وہ اپنی انگلیوں سے اس کے صاف کرنے لگا تھا_____

"انہوں نے کتنے دکھ سہے ہے ایلی_ "بار بار ناک سکوڑتے ہوئے وہ بہت دکھ سے اس کی طرف دیکھنے لگی_ رونے سے پورا چہرہ گلابی ہو رہا تھا، آنکھیں اور ناک سرخ ہو گئے تھے ایلیار نے اس کا ہاتھ تھاما_____

"یہ انہیں، ونہیں، کیا ہوتا ہے، ڈیڈ کہو یا مبین انکل کی طرح بابا، میں نے کبھی بھی تمھارے منھ سے ان کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے ہوئے نہیں سنا_ "اس کے ہاتھ کو سہلاتے ہوئے اس نے پیار سے ڈانٹ لگائی_____

" کبھی کہا نہیں نا، جھجھک ہوتی ہے_ "وہ شرمندہ سی ہوئی ....

"چلو مان لیتا ہوں، پہلے جب ملی تو ان کا رویہ مصلحتوں کے طور پر تمھارے ساتھ روڈ تھا، اس ٹائم کی جھجک ٹھیک بھی تھی مگر اب کیا.... ثمین اس حادثے کے بعد، سب آشکار ہونے کے بعد، اب بھی تمھاری جھجک کیوں.... اب تو یہ جھجک چھوڑ دو پہل کر لو_" ایلیار بہت پیار سے اس کے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا وہ شرمندہ سی ہو رہی تھی_____

"انہوں نے بھی تو کبھی کچھ نہیں کہا... جس طرح سے تمھیں پیار سے بیٹا بلاتے ہے، پیار سے تمھاری پیشانی چھوتے ہے، ویسا پیار مجھ سے تو نہیں ظاہر کیا، محبت کرتے ہے مجھ سے مگر وہ کیوں نہیں کہتے.... جیسا اظہار تم سے، ویسا مجھ سے کیوں نہیں_" اس کے شکوے پر اس نے آنکھیں سکوڑ کر اپنی معصوم زندگی کو گھورا_____

" تم جلتی ہو ہم باپ بیٹے سے "_

"ہاں جلتی ہوں..... کیا کر لوں گے.... میرے بابا پر قبضہ ہی کر لیا ہے_" اس کے خفگی سے کہنے پر ایلیار نے قہقہہ لگایا، ثمین نے ناراضگی کے طور پر اپنے ہاتھ چھڑا لئے_____

"تم چاہو جل جل کر کالی ہو جاؤ، ڈیڈ پر پہلا حق میرا ہی ہے، یہ قبضہ تو کبھی ختم ہونے والا نہیں... بٹ یار سب جلنا کڑھنا چھوڑ دو میرے بچے کالے ہو جائے گے_" اس کی ناراض آنکھوں میں جھانک کر شرارت سے کہہ کر ثمین کو اس نے ہنسنے پر مجبور کر دیا، وہ ہولے سے ہنسی تو ایلیار نے چہرہ بڑھا کر اس کے لبوں کو چوم لیا_____

"ایلی.... " اس کے پر کشش چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ آہستہ سے بولی_" وہ پہلا نہ صحیح دوسرا حق تو مجھے دے سکتے ہیں_" ثمین نے اس بار اداسی سے کہا اس کی اداس شکل پر ایلیار سنجیدہ ہو گیا_____

"ثمین وہ اپنی محبت کا اظہار کرنے میں جھجکتے ہیں تو وہ حق بجانب ہے.... ابھی تک ڈیڈ اپنے آپ کو تمھاری ممی کا گناہ گار سمجھتے ہیں، گناہ کا احساس ہی ہے جو وہ تم سے کچھ بھی کہنے سے ڈرتے ہیں..... اب بھی اپنے آپ کو نوشی آنٹی کی بد دعا کے گھیرے میں محسوس کرتے ہیں اور ان کو صرف تم اس شرمندگی، اس ڈر سے، اس احساس گناہ کے احساسات سے نکال سکتی ہو، وہ نوشی آنٹی کے گناہ گار ہے ثمین تمھارے نہیں جو تم ان کی پہل کی منتظر ہو_" ایلیار کی کہی بات نے اسے شرمندہ کر ڈالا_ سر جھکا کر وہ اپنے ہونٹ چبانے لگی، ایلیار نے ہاتھ بڑھا کر آہستگی سے اپنی انگلیوں سے اس کے لبوں کو دانتوں کے ظلم سے آزاد کر دیا .....

"ثمین ڈیڈ نے اپنے انجانے میں کی غلطی کہو یا گناہ... اس کی بہت لمبی سزا کاٹی ہے، میری ممی کا ساتھ، تم سے دوری، سب انہوں نے ایک سزا سمجھ کر قبول کی، کیا تم اب ان کی سزا ختم نہیں کرنا چاہتی_ تم نہیں چاہتی ان کو اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے_" ایلیار بہت ہی امید سے اسے دیکھ رہا تھا، ثمین سر اٹھائے ایک ٹک اسے چپ سی دیکھ رہی تھی_____

"انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا ہم دونوں کے لئے، ہمیں خوش دیکھنے کے لئے، وہ ہر قدم پر ممی کے سامنے دیوار بن کر کھڑے رہے تاکہ ہم ایک دوسرے کے ہو جائے، میں ان سے یہ تو نہیں کہہ سکتا.... جائے میری ماں سے اپنے ایک ایک ظلم کا حساب لے لیں مگر تم سے تو کہہ سکتا ہوں نا کہ پلیز تم ان سے ویسے ہی پیش آؤ، جیسے ایک چاہنے والی بیٹی ہوتی ہے..... تاکی انہیں سکون میسر ہو جائے.... وہ ہمارے والدین ہیں ثمین، ماضی میں یا حال میں انہوں نے جو کچھ بھی غلط کیا ہو... بھلے وہ گناہ گار ہو مگر اللہ ہم کو بالکل اجازت نہیں دیتا کہ ہم ان کی غلطیوں

کی وجہ سے ان سے محبت سے پیش آنا چھوڑ دے_ ہمیں کوئی حق نہیں کی انہیں ان کی غلطی کی سزا دے_"
ایلیار اس کے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے اسے لگاتار سمجھا رہا تھا_____

"ایلی.... ایک بات پوچھوں_" ثمین نے آہستہ سے جھجھکتے ہوئے اس کے محبت سے پر روشن چہرے کو دیکھا

_____

"پوچھو... " وہ نرمی سے مسکرایا_

"کیا تم اپنی ممی کو معاف کر سکتے ہو، ابھی تک تم نے ان کا کوئی ذکر نہیں کیا نہ اس دن کے بعد سے ان سے ملنے کی یا بات کرنے کی کوشش کی_" ثمین کے دل میں بہت دن سے یہ سوال مچل رہا تھا_ ایلیار کی اپنی ممی سے والہانہ لگاؤ تھا کیا وہ رہ سکتا تھا ان کے بغیر اور اگر نہیں تو.... کیا ان کے درمیاں اس وجہ سے آگے جا کر ثمین کو کوئی خطرہ بھی ہو سکتا ہے، وہ ان دونوں کو الگ کرنے کی پھر سے کوشش نا کرے اور کہیں ایلیار اسے نگار کو معاف کرنے کے لئے بھی کنوینس نا کرے اور پھر..... اس نے اس سے آگے نہیں سوچا، اس کے دل میں زرا سی بھی نگار کے لئے گنجائش نہیں تھی وہ معاف نہیں کر سکتی تھی انہیں.... ان کی وجہ سے اس کے ماں باپ جدا ہو گئے، اس کی ماں مر گئی، وہ کیسے انہیں معاف کر سکتی ہے .....

ایلیار سنجیدگی سے اس کے چہرے کو پڑھ رہا تھا، وہ اس کے چہرے پر سب لکھا پڑھ کر اداسی سے مسکرایا... " ثمین وہ میری ماں ہے، مجھے جنم دینے والی، جو کچھ انہوں نے کیا ہے، اس کی سزا دینے کا حق مجھے نہیں ہے، مگر یہ بھی حقیقت ہے میرا اعتبار ان پر سے ختم ہو چکا ہے_ جہاں تک ان سے ملنے یا ان کے ساتھ رہنے کی بات ہے، میں کبھی بھی ان سے نفرت نہیں کر سکتا_ انہیں تنہا نہیں چھوڑ سکتا مگر ایک اعتبار ہوتا ہے نا وہ اگر ٹوٹ جائے تو

رشتے نبھانے بڑے مشکل لگتے ہیں_ "اس بار ثمین کا ہاتھ چھوڑ کر اس نے بینچ سے ٹیک لگا کر اپنا سر وہاں ٹیک دیا اور اداس آنکھوں سے اونچے اونچے درختوں کو دیکھنے لگا_ ثمین اسے دیکھتی اس کے آگے بولنے کی منتظر تھی

_____

"تم اگر یہ سوچ رہی ہو کی میں تمھیں کبھی کنوینس کروں گا یا ریکویسٹ کروں گا کی تم ممی کو معاف کر دو یا ان کا خیال رکھو تو یہ خیال اپنے دل سے نکال دو_ "زرا کی زرا گردن موڑ کر ثمین کو دیکھا اور پھر سے اسی پوزیشن میں سر رکھ کر بولنا شروع ہوا .....

"میں ایک حقیقت پسند انسان ہوں ثمین... میں جانتا ہوں انہوں نے جو کچھ بھی تمھارے ساتھ تمھارے سارے خاندان کے ساتھ کیا ہے، وہ معافی لائق ہے ہی نہیں..... اگر تمھیں یہ ڈر ہے کی ہماری زندگی میں ان کی وجہ سے کوئی خرابی پیدا ہو سکتی ہے تو کبھی بھی ایسا نہیں ہو سکتا_ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اب بھی کہہ رہا ہوں مجھے عشق ہے تم سے.... ممی کی وجہ سے یا کبھی کسی اور کی بھی وجہ سے... نا میں تم سے محبت کرنا چھوڑ سکتا ہوں نا کبھی تم سے زرہ برابر بھی ناراض رہ سکتا ہوں، نا ہی ہم دونوں کے بیچ کسی کو دخالت کرنے کی اجازت دے سکتا ہوں... ہم ایک دوسرے کے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے_ لڑے جھگڑے بھی نا تو ایک دوسرے کو خود ہی منا لیں گے... ہمارا اعتبار ایک دوسرے پر کبھی نہیں ٹوٹ سکتا_ "بینچ کی پشت پر سر ٹکائے وہ اسے دیکھے بنا ہی بول رہا تھا مگر ثمین جیسے ہوا میں اڑنے لگی تھی.... ایلیار کی محبت اس کے لئے دنیا بھر کے خزانے سے بھی بڑھ کر تھی، اس کی محبت انمول تھی_____

"اب کبھی ایسا خیال دل میں بھی مت لانا_" ایک بار پھر گردن موڑ کر ثمین کو دیکھا... اس نے اپنے کان چھوئے تو ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی_" ایلی شاید وہ ٹھیک ہو جائے، شاید ان کی نفرت ختم ہو جائے_" ثمین نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جیسے ایلیار کو تلخی سے مسکرانے پر مجبور کر دیا، اسے ممی سے آخری ملاقات یاد آ گئی... کیسے انہوں نے کیا تھا وہ ساری زندگی ثمین سے نفرت کرتی رہیں گی____

"ثمین... افسوس کی میں انہیں بدل نہیں سکتا اور میں اب ہمیشہ تم سے ڈیڈ سے شرمندہ ہی رہوں گا کی سب کچھ جاننے کے بعد بھی میں کچھ نہیں کر سکتا.... وہ میری ممی ہے ثمین بھلا میں کیسے ان سے انتقام لے سکتا ہوں، کیسے انہیں سزا دے سکتا ہوں.. میرے اللہ نے مجھے کوئی حق نہیں دیا کی میں انہیں ان کے ظلم کی سزا دوں، ان کا مقدمہ اللہ پر چھوڑ دو ثمین.... وہی انصاف کرنے والا اور بہترین انصاف کرنے والا ہے_" اس بار ایلیار نے قرب سے اپنی آنکھیں بند کر لی اور سر پھر سے بینچ کی پشت سے ٹیک دیا.... کتنا سخت تھا اس موضوع پر اس کا بات کرنا، ایلیار کے دل کا ایک کونہ ہمیشہ ان کے دئے زخموں سے درد سے تڑپتا رہیں گا_____

ثمین کی زبان خاموش تھی مگر آنکھیں کہہ رہی تھی یہی وہ شخص ہے اگر اللہ اجازت دیتا تو وہ اس کی بھی عبادت کرتی_ آج محبت نہیں ایک عقیدت سی اس سے محسوس ہو رہی تھی_ وہ ٹکی ٹکی باندھیں اپنے محبوب شوہر کو دیکھ رہی تھی_ ایلیار نے گہری سانس لے کر سر بینچ کی پشت پر رکھے رکھے گردن موڑا تھا ثمین کی آنکھوں میں آنسو بھی تھے مگر ان آنکھوں محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار تھا.... وہی تو تھی اس کے درد دل کی دوا... ساری زندگی اس کی بے پناہ محبت اس کے زخموں پر مرحم بن جائے گی، وہ ہمیشہ کی طرح سب بھل گیا بس ایک ثمین ہی رہ گئی.... اسے دیکھتے دیکھتے ہی وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_____

"ایسے موقعے پر اداس محبوب کو تسلی دی جاتی ہے_ کوئی رومانٹک سا اظہار کیا جاتا ہے، کوئی کسنگ وسنگ کر لی جاتی ہے نا کہ اس کے بدلے میں بس شوہر کو اتنی محبت سے دیکھا جاتا ہے کی وہ بے قرار ہو کر جگہ، مقام سب بھلانے کی گستاخی نا کر بیٹھے_" ایلیار کے ایک دم سے شرارت سے بولنے پر ثمین بھیگی آنکھوں سے ہنس دی_ ایلیار نے فرط محبت سے اس کا سر تھام کر اپنے ہونٹوں سے ثمین کی پیشانی پر محبت سے پر حدت لمس چھوڑا تھا _ ثمین نے آہستہ سے اپنا سر اس کے فراخ سینے پر رکھ دیا_ ایلیار نے اس کے ارد گرد اپنے بازوں باندھے کچھ لمحے یونہی گزرے تھے_____

"اندر چلے اب وہ اکیلے ہے_" ثمین نے آہستہ سے الگ ہوتے ہوئے ایلیار کا چہرہ دیکھا_____

"سدھر نا مت_" وہی مرغی کی ایک ٹانگ نہیں بلکہ گدھی کی ایک ٹانگ... ایلیار نے تاسف سے سر ہلایا

_____

"تم ہو نا سنوار دینا_" ثمین نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے_ آنکھوں میں محبت کا ایک جہان آباد تھا_____

"اللہ ہی رحم کرے مجھ پر... آج تو محبوب بھی پاس رہے گا کہیں پاگل نا ہو جاؤں میں_" وہ خوشی سے بھرپور آواز میں بولتا اس کے دونوں ہاتھوں کو دبوچ چکا تھا_____

"پاگل تو تم نے کر دیا ہے، مجھے اپنے سحر میں تمھارے علاوہ کوئی دکھتا ہی نہیں_" ثمین نے بے اختیار اس کے مسکراتے لب چوم لئے_____

"اللہ اللہ.... اب تو کوئی گارنٹی نہیں دوں گا_ "ثمین کا اظہار.... ایلیار بے انتہا خوشی سے چہکا_____

"کس بات کی_ "وہ دھیمے سے ہنسی____

"یہی کی ڈیڈ کے سامنے گڑبڑ نا کر دوں_ "بہت معنی خیزی سے ثمین کی آنکھوں میں دیکھا_ "کیسی گڑبڑ.... "وہ سچ میں نہیں سمجھی تھی_ اپنے ہاتھ چھڑانے چاہے_____

"ان کے سامنے ہی شروع نا ہو جاؤں_ "ایلیار نے ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنی طرف کھینچ لیا_ ثمین نے گھبرا کر چاروں طرف دیکھا_____

"پاگل ہوئے ہو ہم ہاسپٹل کے گراؤنڈ میں ہے زرا سا صبر نہیں تمھیں_" خود کو چھڑانے کی کوشش میں وہ گلابی بھی ہوئی جا رہی تھی_____

"صبر کیسے ہو سکتا ہے.... جب سامنے آپ کی جان، ایسی گلابی ہو کر پوری سوئٹ بن جائے تو کھانے کا ہی تو دل کرے گا_ "بہت ہی شوخی سے اس نے ثمین کے گال میں اپنے دانت گاڑے_____

"اللہ ایلی پلیز مت کرنا.... " وہ گھبرائی گھبرائی سی ایلیار کو شرارت پر مجبور کر رہی تھی مگر ایک تو جگہ غیر مناسب اوپر سے فائق صاحب اندر اکیلے ہو گے اس خیال سے وہ سرد آہ بھر کر اسے چھوڑ چکا تھا_____

"آج تو پوری سوئٹ ہی کھا جاتا مگر.... " اس سے چھوٹتے ہی ثمین کھڑی ہو کر منھ چڑا کر دور ہٹی .....

"اچھا اب بس کنٹرول میں رکھنا اپنی زبان ان کے سامنے کوئی بھی فضول بک بک نہیں.... "ثمین نے خود کو سنبھال کر اسے آنکھیں دکھائی_____

"کیا کیا کنٹرول میں رکھے"_

"ایلی" ....

"اچھا بابا نہیں بولتا_" اس کے چلانے پر وہ ہنستا ہوا پھر اس کا ہاتھ تھام کر گراؤنڈ سے چلتے ہوئے ہاسپٹل کی بلڈنگ میں داخل ہو گیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"السلام علیکم لو برڈس..... کہاں کی سیر کر رہے تھے آپ دونوں_" وہ دونوں جیسے ہی روم میں داخل ہوئے تھے، نیلم بہت چہک کر بولی تھی_ روم میں اب بڑی ماں، ساقب نیلم اور بچے بھی موجود تھے_ ثمین سب کو دیکھ کر تیزی سے نیلم کی طرف بڑھی_____

"چاچو.... چاچو.... " بچے سیدھے ایلیار کی ٹانگوں سے لپٹ گئے_ ثمین جا کر نیلم کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی_" اگر آپ نے اپنی زبان کے مظاہرے یہاں دکھائے نا تو اچھے سے خبر لوں گی آپ کی_" ان کے ساتھ کھڑے

ہوتے ہوئے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے دھمکی بھی دے ڈالی_ نیلم نے بس اسے زبان نکال کر چڑایا تھا _فائق صاحب اب ٹیک لگا کر بیٹھے ساقب سے آفس کے سلسلے میں کوئی بات کر رہے تھے_ چہرہ بھی اب ایک دم نارمل تھا کچھ دیر پہلے والے غم کے سائے معدوم ہو چکے تھے.... ایلیار غور سے انہیں دیکھتے ہوئے عادل کو اٹھانے لگا_____

"ابھی تک تو تم لوگوں نے ناشتہ بھی نہیں کیا.... ثمین تم نے کچھ بھی نہیں کھایا_ "بڑی ماں سارے شاپر کھول رہی تھی... ساتھ ہی ثمین کو پیار سے ڈانٹا_____

"بڑی ماں یہ بڑا گلاس آپ کے بچے نے زبردستی میری حلق میں انڈیلا ہے...پوچھے اس سے_ "ثمین نے جلدی سے اپنی دفاع کرتے ہوئے ایلیار کو شکایتی نگاہوں سے دیکھا.... ویسے تو کوئی خاص پریشانی نہیں تھی مگر اسے کھانے پینے سے جان چراتے دیکھ کر بڑی ماں اور نیلم پیچھے پڑی رہتی تھی اوپر سے ایلیار تو تھا ہی سوا سیر.... زبردستی اسے پورا دن کچھ نا کچھ کھلاتا رہتا تھا_ ثمین کی شکایت پر سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی_ "فائق نے بھی ناشتہ نہیں کیا ابھی تک_ "بڑی ماں کو ثمین کو چھوڑ کر فایق صاحب کی فکر لگی_____

"پھوپھو ڈیڈ نے جوس لیا تھا پھر ان کی میڈیسن کے آدھے گھنٹے بعد کچھ کھانے کے لئے ہے اس لئے_ "ایلیار نرمی سے بتا کر عادل کو گود میں اٹھا کر ایک طرف رکھے سوفے پر بیٹھ گیا_ عاقب کو بھی اپنے پاس بیٹھا لیا

_____

"مبین انکل کو کس لئے جانا پڑ گیا_ "ساقب نے ثمین اور ایلیار کو دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا_ ایلیار انہیں ان کی جانے کی وجہ بتانے لگا ادھر ثمین نیلم کے ساتھ ناشتہ لگانے لگی_ بڑی ماں فائق صاحب سے باتیں کرنے لگی تو

ساقب اٹھ کر ایلیار کے پاس ہی سوفے پر بیٹھ گئے_ نیلم نے فائق صاحب کو ان کا پر ہیزی ناشتہ دے کر ایلیار کو بھی ناشتہ دیا تھا_ ثمین سب کے لے فلاسک سے چائے نکالنے لگی_ ناشتے کے فوراً بعد ساقب آفس جانے کے لئے کھڑے ہو گئے .....

"اچھا انکل اب آفس کے لئے نکلتا ہوں_" وہ اپنا کوٹ درست کر کے کھڑے ہو گئے_ ایلیار بھی ان کے ساتھ کھڑا ہوا تھا_ عادل اب بھی گود میں تھا_____

"ایلیار اب تم بھی آفس جانا اسٹرائٹ کر دو_" فائق صاحب نے اچانک سے اس سے پیار سے کہا_____

"کیوں یہاں میں آپ کو برا لگتا ہوں_" وہ شوخی سے کہہ کر عادل کو گود سے اتارتا ان کے قریب آ گیا

_____

"بیٹا باپ کے پاس رہے کس کو برا لگتا ہے_" انہوں نے اس کا ہاتھ تھام لیا_____

"تو پھر کیا پرابلم..... اب آپ جب تک اچھے نہیں ہو جاتے نو آفس، نو گھر..." _ ایلیار ان کے قریب ہی بیڈ پر ٹک گیا_" بھائی تو ہے ہی وہ سب سنبھال لیں گے فل حال_" ایلیار نے سامنے کھڑے ساقب کو دیکھا

_____

"جی انکل آپ بس جلدی سے اچھے ہو جائے اور آفس آئے_" ساقب نے خلوص دل سے دعا کرتے ہوئے جھک کر ان کا شانہ چھوا، وہ اس کے ہاتھ کو تھپک کر مسکرائے_____

"ہاں جلد سے جلد تم اچھے ہو کر گھر آؤ فائق..... بڑا سونا سونا لگتا ہے گھر تم دونوں کے بنا_ "اس بار بڑی ماں نے بھی کہا تھا_____

""ہاں پھر ہم ایک بہت بڑا فنکشن رکھیں گے اور اس میں ثمین اور ایلی کے گھر آنے والے نئے مہمان کی خوشی کا سلیبریشن، ساتھ ہی ان کی رخصتی_ "عادت کے مطابق نیلم نے چہک کر سب کو ہنسنے پر مجبور کر دیا_____

"یہ آپ کو بار بار میری رخصتی کا خیال کیوں آجاتا ہے_ "ثمین نے جل کر کہا_

"ایک رسم بچی ہے نا_ "نیلم نے ایلیار کو دیکھ کر آنکھ ماری_ "ہاں لوٹنے والی_ "وہ منہ بناتا اٹھ کھڑا ہوا_

_____

"ٹھیک ہے انکل اور بڑی ماں آپ کا کیا خیال ہے پھر سے ایک اچھے سے فنکشن کے بعد ان دونوں کو رخصتی کر کے ہنی مون پر نا بھیج دیا جائے_ "اس بار ساقب نے ساتھ آ کھڑے ایلیار کے شانہ پر ہاتھ مار کر شوخی دکھائی_____

"نیکی اور پوچھ پوچھ_ "ایلیار کی تو دلی مراد پوری ہونے والی تھی_ ثمین نے بس خاموش سے آنکھیں دکھائی

_____

"ایلی کی تو دلی مراد بر آئی ہے_ "نیلم نے چڑانے کے لئے کہا تھا_ اسے آنکھیں مٹکاتے دیکھ فائق صاحب ہنسی آ گئی.... انہیں ہنستے دیکھ کر بڑی ماں کو دلی سکون ملا تھا_____

"اللہ کا کرم ہے سب ٹھیک ہو گیا اب.... " بڑی ماں نے پیار سے ایلیار کے بازوں پکڑے تو اس نے انہیں فوراً اپنے بازوؤں میں بھر لیا_____

"جی آپا میر ابیٹا خوش رہے اور مجھے کچھ نہیں چاہیئے_ "سب دیکھتے اور سب سنتے فائق صاحب بھی بہت پر سکون ہو چکے تھے_____

"بس بیٹا ہی بابا.... " ثمین اچانک ہی بولی تو سب کے سب ایک دم سے چپ ہو گئے_ فائق صاحب نے چونک کر ثمین کو دیکھا انجانے میں ہی صحیح کیا اس نے انہیں بابا بولا تھا یا انہیں دھوکا ہوا ہے... ان کا دل زور سے دھڑکا

_____

ایلیار شکر کا سانس لیتا ہوا اور خوشی کے بھرپور احساسات کے ساتھ ساکت بیٹھے فائق صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور ان کے شانے پر اپنے بازو پھیلا کر شرارت سے ثمین کو دیکھنے لگا_ "جو میرا ہے اس پر حق جتانا کیسا، ڈیڈ تو پہلے ہی میرے ہے_ آف کورس انہیں بیٹی سے زیادہ بیٹے کی فکر ہونی ہے_ " اس نے فائق صاحب کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ثمین کو چھیڑا تاکہ وہ پھر سے وہی لفظ کہے جو ان کے دل کی خواہش تھی_____

"جی نہیں بیٹیوں کا پہلا حق ہوتا ہے بابا پر..... اس لئے میرے بابا پر بس پہلا حق میرا ہے_ کیوں بابا آپ صرف میرے بابا ہے نا میرے پیارے بابا_ " ثمین آنکھوں میں آنسو لئے اور معصومیت سے بولتی بالکل ان کے سامنے بیٹھ گئی_ فائق صاحب نے اپنی آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولی.... یہ کوئی خواب نہیں تھا ان کی بیٹی ان کی نوشی کی نشانی آج انہیں بابا کہہ کر مخاطب کر رہی ہے .....

"فائق، آج اپنی ساری محرومیاں دور کرلو_ آج ساری سزائیں معاف ہو گئیں آج عذابوں کے بوجھ سے تم آزاد ہو گئے_ بڑھو اور اپنی بیٹی کو سینے سے لگالو_" جیسے نوشی نے چپکے سے ان کے کانوں میں صدا دی تھی، ان کا دل جیسے بند ہونے لگا، ایلیار نے ان کے شانوں پر اپنے بازو ہٹا لئے اور ان کے پاس سے اٹھ گیا_ انہوں نے کانپتے ہاتھوں سے بڑھ کر ثمین کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا اور پھر برسوں کی خواہش دل سے نکلی تھی، انہوں نے اپنا چہرہ بڑھایا .....

ثمین کی پیشانی پر اپنے لب رکھے کتنے ہی آنسو باپ بیٹی کے چہرے کو بھیگوتے چلے گئے، ثمین کے دل میں یہاں سے وہاں تک ایسا سکون اترا تھا جیسا کبھی اس نے محسوس نہیں کیا تھا.... سچ تو یہ ہے کہ واقعی ماں باپ کی محبتوں کے آگے دنیا کی ساری محبت پھیکی ہے_____

"ثمین میری بچی، میری نوشی کی نشانی_" انہوں نے ایک دم سے تڑپ کر اسے سینے سے لگالیا، پھر برسوں کا غبار آنسوؤں کے ساتھ بہنے لگا تھا، اتنی دیر سے کھڑے سب دیکھتے وہاں موجود سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی تھی اور آنکھوں میں آنسو بھی ....

"مجھے معاف کر دو میری بچی، میں نے بڑا ظلم کیا تم پر بھی..... میں تمھارا گناہ گار ہوں_" وہ روتے ہوئے اسے سینے سے لگائے کہتے جا رہے تھے ثمین تڑپ کر ان کے سینے سے الگ ہو گئیں.....

" آپ میرے گناہ گار نہیں ہے بابا.... آپ نے تو ہمیشہ مجھ سے محبت کی، میری حفاظت کی، آپ میرے بہت اچھے بابا ہے بہت ہی اچھے_" ان کے آنسو اپنی ہتھیلیوں سے صاف کرتی وہ محبت سے بول رہی تھی_ فائق صاحب اس کے ہاتھ تھام کر اس پر اپنا سر جھکا کر پھر سے روئے تھے_____

"بس کرو فائق.... سنبھالو خود کو، حد کرتے ہو، بچوں کی طرح رو رہے ہو_ "بڑی ماں نے آگے بڑھ کر ان کے پشت پر نرمی سے ہاتھ رکھ کر تھپکی دی.... وہ یونہی ثمین کے ہاتھ پر سر رکھے روتے رہے تھے_ ان کا دل قابو میں ہی نہیں آرہا تھا ان کی حالت سے سب کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھی_____ _

"بابا پلیز مت روئے.... " ثمین روتے ہوئے انہیں تکلیف سے دیکھ رہی تھی_ ایلیار بھیگی آنکھیں پوچھتے ہوئے، قدم قدم چل کر دوسری طرف سے آکر ان کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا .....

"ڈیڈ، سب ٹھیک ہو گیا ہے اب... " ان کے دونوں شانے تھام کر ان کا جھکا سر اٹھایا_ فائق صاحب نے ثمین کے ہاتھ چھوڑ کر اپنے آنسو صاف کر لئے.... ساقب نے فوراً بڑھ کر پانی کا بھرا گلاس اٹھایا اور لا کر فائق کے ہاتھ میں تھما دیا_ انہوں نے بغیر کسی کی طرف دیکھے ہوئے ان کے ہاتھ سے گلاس تھام لیا، پانی پی کر واقعی ان کے دل کو کچھ راحت ملی تھی، ثمین نے خالی گلاس ان کے ہاتھ سے لیا_____

" ڈیڈ.... " پاس بیٹھے ایلیار نے ان کا چہرہ چھوا_____

" ٹھیک ہوں میں، پریشان مت ہو_ "اپنے قریب بیٹھے ایلیار کے شانے پر اپنے بازوں پھیلا کر انہوں نے اسے اپنے شانے سے لگا لیا.... " مائی سن.... " اس کے سر کو جھکا کر چومتے ہوئے وہ محبت سے لبریز ہو کر بولیں_ ایلیار آسودگی سے مسکرا دیا، ان کو اس کا کتنا خیال تھا اس کا جواب کوئی اس سے پوچھتا_ ان کے سینے سے لگے لگے ایلیار نے ہونٹ گول کر کے ثمین کی طرف دیکھا یوں دیکھنے کا مقصد سرف اسے چڑانا تھا_ ثمین نے سمجھ کر غصے سے اسے ناک چھڑا کر منہ چڑایا_____

"بہت خراب بات ہے_" اس کے ایلیار کو منہ چڑاتے دیکھ کر نیلم نے اس کے سر پر پیار سے چپت لگائی_____

" اسے بھی تو دیکھے مجھے جتلا کر چڑا رہا ہے_" اس نے فوراً شکایت کی اس بار فائق صاحب ہنس پڑے، ہر بوجھ سے آزاد خوشی سے بھرپور ہنسی، یونہی ہنستے ہوئے دونوں کو اپنے حصار میں لے لیا_____

"تم دونوں ہی میرے جگر کا ٹکڑا ہو.... نہ کسی کو کم... نہ کسی کو زیادہ، بھلا ایک باپ اپنی جان سے پیاری اولادوں میں فرق کر سکتا ہے_" باری باری دونوں کے سر کو چوم کر انہوں نے بڑی ماں کی طرف دیکھا_____

"اب تو خوش ہو نا فائق_" بڑی ماں کو لگا جیسے آج زین ان کے سامنے بیٹھا ہے_____

"جی آپا آج جیسے لگ رہا ہے سارے عزاب سے چھٹکارا مل گیا_" وہ بہت اطمینان بھری سانس لیتے ہوئے اپنے پورے خاندان کو دیکھ رہے تھے_ اللہ نے ان سے کچھ چھینا تھا تو بدلے میں انہیں اتنا محبت کرنے والا خاندان دے دیا تھا.... اب ثمین کے بعد تو کوئی حسرت دل میں بچی ہی نہیں تھی_____

"دادو آپ اب گھر چلے پھر ہم سب مل کر پارٹی کرے گے_" کافی دیر سے خاموش بیٹھے عادل اور عاقب بھی ان کے پاس آ کر ان کی گود میں چھڑ کر بیٹھ گئے_ ایلیار اور ثمین مسکراتے ہوئے ان کے پاس سے اٹھ گئے_ پھر اس کے بعد ساقب بچوں کو لے کر انہیں اسکول چھوڑنے چلے گئے وہی سے انہیں آفس کے لئے نکلنا تھا_ فائق صاحب آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئے تو ثمین اور نیلم اپنی باتیں کرنے کے لئے روم سے نکل کر باہر چلی گئی_ ایلیار بڑی ماں کے ساتھ ایک طرف کونے میں لگے سوفے پر بیٹھ گیا_____

"ممی کیسی ہے پھوپھو؟" یہ سوال وہ ان کے علاوہ کسی اور سے پوچھ بھی نہیں سکتا تھا_ سوال پوچھنے کے ساتھ ساتھ کچھ فاصلے پر بیڈ کی طرف بھی دیکھا_ فائق صاحب دوا کے اثر سے اب غنودگی میں چلے گئے تھے

"جیسی تھی ویسی ہی ہے.... ناپہلے اس نے کسی کی پرواہ کی نا اب ہے_ ایلی ایسا لگتا ہے جیسے نگار کوئی پتھر ہو.... نا اسے اپنے کئے پر کوئی پچھتاوا ہے.... ناشرمندگی بلکہ وہی غرور وہی انا، سب نے غلط سوچا تھا کی اگر تمھیں پتا چلے گا تو نگار ہار جائے گی.... نہیں ایلی وہ کبھی بھی خود کو جھکنے نہیں دیں گی_" بڑی ماں بڑی سرد آہ بھر کر بولی تھی_ نگار کا اصلی چہرہ دیکھ کر جتنا غم ایلیار کو تھا اتنا غم انہیں بھی تھا_ ایلیار نے ان کے منہ سے یہ سن کر جیسے تھک کر سوفے کی بیک سے سر ٹکا دیا_ آنکھوں میں سرخی سی چھانے لگی_____

"وہ ٹوٹی ہے پھوپھو مگر کبھی ظاہر نہیں کرے گی، مگر وہ یہ نہیں جانتی پھوپھو انہوں نے میرے ساتھ جو کیا ہے وہ تاعمر مجھے تڑپائے گا کچوکے لگائے گا_" بڑی ماں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بالوں کو پیار سے سہلایا

"میری خود اعتمادی، میرا غرور، مان سب ممی نے خاک میں ملا دیا، کبھی سر اٹھا کر میں ثمین اور ڈیڈ سے نگاہ نہیں ملا سکتا، کوئی اپنی اولاد کے ساتھ ایسا کرتا ہے جیسا ممی نے میرے ساتھ کیا، انہیں اس بات کا بھی احساس نہیں تھا کہ جب مجھے پتا چلیں گا تو مجھ پر کیا گزریں گی، کاش میں ان ہی کی طرح خود غرض ہوتا کسی کی پرواہ نہیں کرتا تو پھر سارے احترام بھلا کر انہیں ان کے کئے کی سزا ضرور دیتا مگر میں کیا کروں اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی میں انہیں کچھ نہیں کہہ سکتا، کیونکہ وہ میری ماں ہے پھوپھو_" ایلیار ان کی طرف دیکھتے ہوئے بہت تلخ ہو رہا

تھا،وہ سمجھ سکتی تھی اس کی کیفیت وہ منھ سے کچھ نہیں بولی بس اس کا ہاتھ تھپکا_ وہ لوگ بہت آہستہ آہستہ بول رہے تھے تاکی ان کی گفتگو کوئی اور نا سن سکے_ ایلیار ان کے علاوہ کسی سے بھی اپنا یہ غم نہیں کہہ سکتا تھا

_____

"اب بھی دیکھے پھوپھو.... انہوں نے ایک بار بھی ڈیڈ کا حال تک نہیں پوچھا، چلو سارے رشتے ایک طرف مگر ڈیڈ ان کے شوہر بھی تو ہے مگر پھر بھی وہ اتنی بے حس ہے پھوپھو.... میں باپ بننے والا ہوں اس کی بھی خوشی نہیں ہوئی انہیں، اسی بچے کے صدقے میں سب بھول کر خوش ہو جائے مگر نہیں... انہیں واقعی اپنے علاوہ کسی سے محبت نہیں_" ایلیار کے ہونٹوں پر بڑی تلخ سی مسکراہٹ آئی تھی_____

"نگار کے لئے اب کیا کہوں ایلی بس یہ دعا ہے اللہ اب سے اسے عقل دے.... اب کوئی حسد اور نفرت کے جذبے میں وہ کوئی غلط قدم نا اٹھالیں_" اس کی اداس شکل پر انہیں بہت دکھ ہو رہا تھا، کتنا زخمی تھا وہ اندر سے

_____

"ممی نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اور اس بار انہوں نے وعدہ خلافی کی تو ناوہ مجھے کھو دیں گی، میں اس بار سارا قصہ ہی ختم کر دوں گا_" اس کی آنکھوں میں اس بار کچھ کر گزرنے کا عظم دیکھ کر بڑی ماں کا دل لرز گیا_____

"کیسی باتیں کر رہے ہو ایلی میرا دل گھبرانے لگتا ہے_" انہوں نے ایک دم سے اس کے ہاتھ اپنے کمزور ہاتھ میں جکڑ لئے_____

"چھوڑے پھوپھو بس آپ دعا کرنا ہم دونوں کے لئے کی اب ہمیں کوئی الگ نا کرے_" ان کے اس طرح خوفزدہ ہونے پر اس نے خود کو سنبھال کر اس بار نرمی سے انہیں دیکھا_____

"میری دعا تو ہمیشہ تمھارے ساتھ ہے بس میر ابیٹا ہمیشہ خوش رہے_" ایلیار نے اپنی پھوپھو کو بڑی محبت سے گلے سے لگالیا_____

"اچھا یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ فائق کو چھٹی کب مل رہی ہے_" انہوں نے اس بار بات ہی بدل ڈالی_____

"دو دن اور کا کہہ رہا ہے ڈاکٹر بس پھوپھو ڈیڈ ٹھیک ہو جائے ہم سب پھر سے ویسے ہی خوشی سے ایک ساتھ رہیں گے_" ایلیار نے اس بار خوش ہو کر بیڈ کی طرف دیکھا_____

"تم نے ثمین کو بتایا اس کی ماں کے بارے میں_" بڑی ماں نے اچانک سے ہی پوچھ لیا_____

"وہی تو سوچ رہا ہوں بڑی ماں.... اسے کیسے بتاؤں، وہ ایسی کنڈیشن میں بھی تو ہے_" ایلیار کو نئی فکر لاحق ہوئی تھی، اس آزمائش سے بھی گزرنا ہی تھا_____

"میرا خیال ہے اس بات کو تم فائق پر چھوڑ دو... وہ سمجھے گا تو بتائے گا جیسے اتنے دن بے خبری میں گزر گئے کچھ دن اور صحیح_" انہوں نے صحیح کہا تھا ثمین کو یہ بات مبین صاحب یا فائق صاحب اپنے حساب سے سمجھ کر بتائے تو ہی ٹھیک ہے_____

"مبین بتائے تو زیادہ اچھا ہے.... بڑا اچھا انسان ہے مبین، اس سے مل کر بڑا اچھا لگتا ہے..... کیا سگا باپ چاہے گا ایسا چاہتا ہے ثمین کو.... پھر اس نے جو کیا اس محبت کی مثال نہیں_ "بڑی ماں کی آواز میں مبین صاحب کے لئے پیار کے ساتھ احترام بھی تھا_____

"انکل کی بہت اچھی نیچر ہے... ویسے کیسی عجیب بات ہے پھوپھو، تینوں دوستوں کو ایک ہی لڑکی سے محبت ہوئی اور تینوں نے اپنی اپنی جگہ پر محبت کی ایسی مثال قائم کر دی_ " ایلیار جب بھی اس بارے میں سوچتا وہ ہمیشہ ان اتفاقات اور حادثات پر دکھی ہو جاتا_____

"ہمم.... کیا کہوں... خدا نے تینوں کو الگ الگ آزمایا.... جس میں فائق اور زین ہار گئے اور مبین سربلند..... " بڑی ماں کی آنکھوں میں ناچاہتے ہوئے بھی نمی سی آگئی... بھائی کا غم پھر سے تازہ ہونے لگا جو شاید اب کبھی بھر پائے .....

"میرے ڈیڈ بہت چاہتے تھے نوشی آنٹی کو ناپھوپھو.... " ایلیار کا دل بھی بھاری ہو گیا_____

"چاہت تو بہت چھوٹا لفظ ہے ایلی... وہ پور پور اس کے عشق میں ڈوبا تھا مگر صرف ایک غلطی صرف ایک غلطی نے اس سے زندگی بھر کے لئے محبت سے خالی کر دیا...." وہ درد میں چور ہو کر ایلیار کو دیکھتے ہوئے ماضی میں کھوئی تھی.... جب زین اس رات کے بعد ان کے پاس آیا تھا.....ایلیار سے سب کہتے ہوئے ان دونوں کو ہی یہ احساس نہیں ہوا کی فائق صاحب جاگ رہے تھے..... ان دونوں کی باتیں سن کر ایک بار پھر انہیں وہ سب نئے

سرے سے یاد آ گیا.... وہ ساری یادیں جو ساری زندگی کے لئے عذاب کے ساتھ ساتھ نوشی کی محبت کی طرح ہمیشہ ان کے دل میں بسی رہیں گی .....

"پلیز زین... مجھے چھوڑو، یہ ٹھیک نہیں ہے_"نوشی اس کے بازوؤں سے نکلنے کی کوشش کرتی بہت ہی گھبرائی ہوئی تھی، وہ زین کی آنکھوں میں دیکھنے سے کترا رہی تھی.... آج اس کی جسارتوں سے وہ اس کے بازوؤں میں چھوئی موئی سی ہو رہی تھی _____

"چپ ایک دم چپ.... اب کوئی بات نہیں، بس اب میری سنو_"زین نے اسے نرمی سے بیڈ پر لا کر بیٹھاتے ہوئے پیار سے بول کر اسے چپ کروا دیا... نوشی نے پلکیں اٹھا کر ان دو سحر زدہ کرنے والی آنکھوں میں دیکھا..... زین وہی اس کے قدموں میں فرش پر بیٹھ گیا جیسے وہ کوئی دیوی ہو اور وہ اس کا پجاری... اس کے گھٹنوں پر اپنا سر رکھتے ہوئے اس نے نوشی کے مخروطی انگلیوں والے مرمری ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لئے .....

"نوشی میں یہاں تمھیں حاصل کرنے کے نیت سے نہیں لایا ہوں.... بس یہ بتانا چاہتا ہوں کی تمھاری ناراضگی، تمھاری دوری، اب مجھے مارے جا رہی ہے، کیا تم مجھ سے نکاح نہیں کر سکتی تا کی میرے سارے خدشات

سارے خوف مر جائے... مجھے بہت ڈر لگنے لگا ہے نوشی، مجھے ایسا لگتا ہے کی کوئی تمھیں مجھ سے چھین لیں گا.....
"وہ اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر اس کے زانو پر سر رکھے آہستہ آواز میں بولتا اپنے دل کے خوف کو اس پر ظاہر کر رہا تھا_ نوشی ساکت سی اس دیوانے کی باتیں سن رہی تھی... اسے پتہ ہی نہیں چلا کی کب خود بخود ہی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں نے زین کے گیلے بالوں کو پیار سے سہلانا شروع کر دیا، نوشی کی ساری محبت جیسے اس کی انگلیوں میں اتر آئی تھی، جسے محسوس کر کے زین کے بے قرار دل کو سکون میسر ہونے لگا_____

"میں تمھارے بغیر مر جاؤں گا نوشی، پلیز مجھے اپنی زندگی میں شامل کر لو... مجھ سے وعدہ کرو تم اب کبھی مجھ سے ناراض نہیں ہو گی، مجھ سے اب دور جانے کی بات نہیں کروں گی_ "اس کے زانو پر اپنا چہرہ رگڑتے ہوئے وہ درد سے سسکا تھا، اس کی تڑپتی محبت نے جیسے نوشی کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا_____

"زین...." اس کے ہونٹوں سے سرسراتے ہوئے اس کا نام نکلا تھا... کیا کوئی اسے اتنا چاہ سکتا ہے، وہ تو دیوانہ تھا اس کا.... نوشی نے اس کے شاندار چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا، زین کی نم آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے اس نے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے.... زین کے تڑپتے مچلتے دل کو یہ اظہار اسی طرح سیر اب کر گیا جیسے باہر برستی بارش کی بوندیں تپتی زمین کو سیر اب کر رہی تھی_____

"وعدہ رہا تم سے میرا، اب تم سے دور نہیں رہنا...." وہ اس کے چہرے کو اپنے نازک ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں بھر کر مضبوط ارادوں سے عہد کر رہے ہی تھی... اس عہد وفا نے زین کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ لا دی_____

"آئی لو یو..." وہ کہتے ہوئے اٹھ کر اس کے قریب بیٹھا تھا اور نوشی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی ہتھیلیوں کو کئی بار چوما تھا پھر سر اٹھا کر نوشی کی طرف دیکھا... بھیگی بھیگی وہ ان چھوا سا پھول لگ رہی تھی، ایسی کی کسی کو بھی گھائل کر دے، زین ایک دم سے بیتاب ہو کر جھکا ہی تھا کی نوشی نے جھٹ سے اپنی ہتھیلی اس کے ہونٹوں پر رکھ دی اور مسکرا کر نفی میں سر ہلایا...." تڑپا لو مجھے، ایک بار بیوی بن جانے دو میری... ساری تڑپ کا بدلہ لوں گا گن گن کر..." اس کی بے باک بات پر نوشی کا چہرہ اور بھی گلابی ہو گیا، پلکیں گالوں پر گر کر لرزی

تھی... زین کے لئے یہ منظر قاتلانہ تھا، وہ زیر ہو جاتا کی خود کو سنبھال کر وہ تیزی سے اس کے قریب سے اٹھ کر بیڈ سے کھڑا ہو گیا_____

"تم کپڑے چینج کر لو نوشی... پھر میں تمھیں ہاسٹل چھوڑ دیتا ہوں_" اس سے رخ موڑ کر وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھا تھا_____

"کپڑے...." زین کی پشت کو دیکھتے ہوئے نوشی نے برا سا منھ بنایا_" میں یہاں رہنے کے لئے آئی تھی کیا.... جو کپڑے لے کر آتی_" زین نے پلٹ کر اس کا خفا خفا چہرہ دیکھا پھر زور سے ہنس دیا ...

"ہنسو مت، سب تمھارا قصور ہے بد تمیز انسان، ایک تو ناراض ہو کر مجھے رلایا اوپر سے بارش میں بھیگا بھی ڈالا_" اس کے ہنسنے پر نوشی کو خوب ہی تپن ہوئی تھی_ زین کو اس کے کیوٹ سے غصے پر ڈھیروں پیار آیا تھا... الماری کھول کر نیا ٹاول نکال کر وہ پھر سے اس کے پاس آ گیا_____

"میرے کپڑے پہن لو... کپڑے سوکھ جائے گے تو پھر سے یہی ڈریس پہن لینا، ایسے بھیگی ہوئی کہیں بیمار نا پڑ جاؤ تم..." ٹاول اس کی طرف بڑھاتے ہوئے اس کی آواز میں محبت ہی محبت کے ساتھ ڈھیروں فکر بھی تھی

"تمھارے کپڑے.... دماغ خراب ہے کیا تمھارا_"نوشی نے ٹاول لیتے ہوئے حیرانی سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا بھی، زین اس کی ان ہی معصوم اداؤں پر دیوانہ وار فدا تھا

"دماغ تو آپ نے ہی خراب کیا ہے جان...." اس کی سرخ ہوتی ناک پیار سے چٹکی میں دبا کر وہ پھر سے الماری کی طرف بڑھ گیا... اس کے لئے اپنے کپڑے نکالے اور الماری کے پٹ بند کرتے ہوئے پھر سے بیڈ کی طرف آ گیا_____

"اٹھو میرے کپڑے پہن لو، ساتھ میں یہ شال لے لینا، تمھیں کمفیرٹیبل فیل ہو گا، بٹ یہ کپڑے چینج کر لو مجھے اپنی جان سے پیاری محبوبہ کو بیمار نہیں دیکھنا.. چلو جاؤ شاباش_" زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کپڑے اور نئ شال نوشی کے ہاتھوں میں دے کر پیار سے حکم دیا_نوشی مجبور ہو کر اسے دیکھتی ہوئی بیڈ سے اٹھی ....

"واش روم ادھر ہے_"زین نے اسے ہاتھ سے واش روم کا ڈور دکھایا...

"اچھی زبردستی ہے_ "نوشی بڑبڑا کر ادھر بڑھ گئی تو زین ہنستے ہوئے پھر سے الماری کی طرف آیا تھا، الماری سے اپنے کپڑے لے کر وہ روم سے ہی نکل گیا_____

نوشی کپڑے چینج کر کے واش روم سے نکلی تو وہ روم میں کہیں نہیں تھا... وہ آہستہ آہستہ چلتی شال اچھے سے اپنے ارد گرد لپیٹ کر روم کا ڈور کھول کر باہر نکل آئی، ویسے ہی آہستہ قدموں سے چلتی وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی تھی.... یہ بنگلہ باہر سے جتنا خوبصورت تھا اندر سے بھی اس کی خوبصورتی کا پورا پورا خیال رکھا گیا تھا، نوشی کی ستائشی نظریں چاروں طرف گھوم رہی تھی_____

"آجاؤ... گرم کافی تیار ہے_ "زین اوپن کچن سے کافی کے دو مگز لے کر نکلتا ہوا اسے پکار کر سوفوں کی طرف بڑھا تو مست مگن سی گھومتی نوشی چونک کر اسے دیکھنے لگی_____

"بہت اچھی لگ رہی ہو میرے کپڑوں میں_" اس کی تعریف پر نوشی نے دانت پیسے صاف لگ رہا تھا وہ بمشکل اپنی ہنسی دبائے ہوئے تھا... ہنسی تو آئینہ میں خود کو دیکھ کر اسے بھی آئی تھی اس لئے اس سے خفا ہونے کا ارادہ چھوڑ کر اپنے دل میں مچلتے سوال کو پوچھنا زیادہ ضروری سمجھا.... " زین یہ کس کا گھر ہے_" اس کے سامنے والے سوفے پر بیٹھتے ہوئے جلدی سے پوچھا، ستایش کے ساتھ ساتھ تجسس بھی اس کی آنکھوں میں صاف جھلک رہا تھا_____

"اچھا لگا تمھیں_" زین کافی کا مگ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرایا... نوشی نے شال میں چھپے ہاتھ نکال کر کافی کا مگ تھام لیا_____

"اچھا.... یہ تو میرے خوابوں کی جنت جیسا ہے، تم ایسا ہی گھر بنانا میرے لئے_" مگ اپنے دونوں ہاتھوں سے جکڑ کر وہ چاروں طرف خوشی خوشی سے دیکھ کر فرمائش کر رہی تھی_____

"بنانے کی کیا ضرورت ہے.... یہ گھر تمھارا ہی ہے میری جان_" اپنے مگ سے گھونٹ گھونٹ کافی بھرتے ہوئے زین نے سامنے بیٹھی نوشی کو حیران کر دیا.... "مذاق کر رہے ہو نا_" منھ بناتے ہوئے خفگی اس کی آنکھوں میں جھلکی_____

"بالکل بھی نہیں.. یہ گھر تمھارا ہے تمھارے زین سمیت، اب حیران، ناراض، خوش بعد میں ہوتی رہنا... کافی پی لو ورنہ سرد ہو جائے گی_" اس کی پیاری پیاری بنتی بگڑتی صورت کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے زین نے کافی کے مگ پر اس کا دھیان لگایا اور اپنے مگ سے گھونٹ گھونٹ لیتے ہوئے وہ اس سرشاری کو محسوس کر رہا تھا جو نوشی کی موجودگی اور اس کی قربت سے اسے مل رہی تھی_____

"تم نے یہ گھر میرے لئے لیا ہے زین_" نوشی کی حیرانگی ختم ہی نہیں ہو رہی تھی مگ اب بھی بس ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا، اب تک ایک گھونٹ بھی اس نے نہیں بھرا تھا_____

"اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے_ "زین کو ہنسی سی آئی .....

"اور تمھارے ممی ڈیڈ.... وہ لوگ راضی ہو جائے گے ہمارے ساتھ یہاں رہنے پر_ "بات وہاں پہنچ رہی تھی جس موضوع پر زین فل حال اس وقت بات نہیں کرنا چاہتا تھا_____

"یار میں نے خود اپنے ہاتھوں سے تمھارے لئے کافی بنائی ہے... تمھیں معلوم ہے فائق اور مبین کے بعد تم وہ اسپیشل ہستی ہو جس کے لئے میں نے کافی بنائی ہے اور تم نے ایک گھونٹ بھی نہیں لیا اب تک میں تمھاری تعریف کا منتظر ہوں_ "زین نے اس کا دھیان اس موضوع سے ہٹانے کے لئے اپنا مگ لے کر وہ اٹھا تھا اور پھر آکر جس سوفے پر وہ بیٹھی تھی اس کے ہی قریب بیٹھ گیا... نوشی اس کی بات پر ہولے سے مسکرائی اور اس نے ہاتھ میں پکڑا کافی کے مگ سے بڑا سا گھونٹ بھرا .....

"کیسی لگی..." زین کی پر شوق نظریں نوشی کے چہرے پر جمی، وہ اس کے منہ سے اپنے لئے تعریفی جملے سننے کا منتظر ہوا .....

"یہ کافی تو بالکل بھی اچھی نہیں ہے... بہت ہی کڑوی ہے، اتنی کڑوی کافی پی کر میرا تو منہ ہی کڑوا ہو گیا...." وہ تعریف کا منتظر تھا اور ادھر انداز ہی نرالے تھے جناب کے، زین نے منہ بنا کر اور بھویں سکڑ کر اس کے شوخ انداز دیکھے... وہ اس طرح سے اپنے ہونٹوں کو بار بار زبان نکال ایسے صاف کر رہی تھی جیسے واقعی اس کا منہ کڑوا ہو گیا ہو لیکن آنکھوں میں شرارت کی ڈھیروں چمک تھی ....

"تو تمھارا منہ کڑوا ہو گیا ہے.. نوشی بیگم_" وہ اسی طرح بھویں سکڑ کر اسے دیکھتا جھوٹ موٹھ کا سنجیدہ ہوا، ہاتھ میں پکڑا ہوا اپنا کافی کا خالی مگ ٹیبل پر رکھا اور پوری طرح سے گھوم کر نوشی کی طرف ہو گیا ....

"اور کیا پورا کا پورا منھ کڑوا ہو گیا_" اسی طرح بولتی ایک بار پھر کافی کا گھونٹ بھرا_ "اللہ کتنی گندی کافی بناتے ہو تم زین، ایسی کڑوی کافی ہے یہ، تبھی تمھارا دوست فائق اسی لئے اتنا کڑوا بولتا ہے، اسی کافی کا اثر ہو گا_" وہ اسی طرح شرارت سے اسے دیکھتی ایک بار پھر بڑا سا گھونٹ بھر کر پھر سے کڑوا سا منھ بنا چکی تھی

"اوکے آپ کا پورا منھ کڑوا ہو گیا ہے تو...." اس نے ایک دم سے نوشی کے ہاتھوں سے مگ لے لیا اور اس سے پہلے نوشی کچھ سمجھتی اس نے نوشی کو وہی سوفے پر دھکا دے دیا .....

"نہیں زین نہیں..." خود پر جھکتے زین کی ٹی شرٹ کے کالر کو اس نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں میں جکڑ لئے، پل پل اپنے چہرے پر جھکتے زین کے کے ارادے بھانپ کر وہ گلابی ہونے لگی، اپنی شرارت اب گلے پڑنے لگی .....

"اس بار ایسی سوئٹ سی چیز دوں گا کی ساری کڑواہٹ بھول جاؤں گی تم_ "نوشی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے نوشی کے ہاتھوں کو جکڑ کر اپنا کالر چھڑا لیا اور پھر وہ پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھک کر کافی کی ساری کڑواہٹ اپنے ہونٹوں میں جذب کرنے لگا...وہ اس کے لبوں پر موجود کافی کے

مزے کو اپنی محبت کی شیرینی میں تبدیل کر رہا تھا_ نوشی کی ساری جان سمٹ کر جیسے اس کے لبوں پر آ گئی، اس کی شدت سے وہ پگھلی سی جا رہی تھی.... لمحوں پر لمحے گزرنے لگے_____

"سوئٹ اچھی لگی میری جان..." نوشی کا سانس اچھے سے بند کر کے ہی اس نے اس کے لبوں کو آزادی دی تھی... شوخی بھری گہری نگاہیں.. گہری سانسیں، نوشی کا ان آنکھوں سے شرم سے برا حال ہوا تھا، زین کی نگاہیں اس کے چہرے سے ہٹنے سے انکاری ہو گئی، اس کی شدت سے اس کے لبوں کی سرخی دو آتشہ ہو گئی تھی...اس کی بیتابیوں نے شانوں کے ارد گرد لپٹی شال کو بے ترتیب کر دیا تھا، وہ کھل کر زین کی نگاہوں کو بہکانے سے لگی، اس کی صاف و شفاف گردن پر اس نے جھک کر اپنے لب رکھ دئے .....

"زین..." نوشی کی سانسیں اٹک سی گئی.... اس کے شانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنا چاہا، زین خود کو سنبھال کر تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا ساتھ ہی اس کی کلائی پکڑ کر کھینچ کر بیٹھاتے ہوئے نوشی کی شال اس کے ارد گرد اچھے سے لپیٹ دی_____

"ہاتھ ہٹاؤ اپنے.. پہلے بد تمیزی کرو پھر شریف بنو_ "اس کے ہاتھ پر زبردست ہاتھ مار کر اس نے خفگی سے کہتے ہوئے زین کو ہنسنے پر مجبور کر دیا... " تمھارا منھ کڑوا ہو گیا تھا اور مجھے یہ کیسے برداشت ہو سکتا ہے کی میری جان کو تلخی سہنی پڑے اس لئے منھ میٹھا کر دیا_ "پوری شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے اس نے لوفروں کی طرح آنکھ ماری... نوشی نے تیزی سے سوفے سے کشن اٹھا کر اس پر برسانے شروع کر دئے... اب وہ اس پر کشن برسا رہی تھی اور زین کے قہقہے سے پورا بنگلہ گونج رہا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

زین نے کار ہاسٹل سے کچھ دور کے فاصلے پر روک دی اور گردن موڑ کر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی نوشی کو دیکھا....
اس کے دیکھتے ہی وہ ہلکے سے مسکرا دی_____

"ہم دونوں اگر آج ہی نکاح کر لے تو کیا بری بات ہو جائے گی_" وہ آج جانے کتنی بار یہ بات اس سے کہہ چکا تھا، نوشی زور سے ہنسی_____

"میں سنجیدہ ہوں_" اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھے وہ اسے دیکھتے ہوئے خفا ہوا_____

"اور میں مذاق کے موڈ میں_" اس نے جیسے اسے چڑایا .....

"چلو نا یار چل کر نکاح کر لیتے ہیں پھر میں تمھیں اسی گھر میں لے جاؤں گا اور ہم دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو گے... دن رات ایک دوسرے کے ساتھ ایک دوسرے میں گم، ایک دوسرے ..."

"اور ایک دوسرے میں گم دوسروں کی مار کھائے گے_"نوشی نے اس کی پیشانی پر ہاتھ مار کر اسے خوبصورت خواب سے جگا دیا... "کس میں اتنا دم ہے جو مجھے یا میری جان کو ہاتھ بھی لگا سکے_"زین نے محبت سے اس کا وہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑ لیا_____

"میرے ابا میں.. وہ بڑا سا لٹھ لے کر جب تمھارے سر پر برسائے گے نا تو ساری عاشقی جھڑ جائے گی جناب کی_"آنکھیں نچا کر، ناک چھڑاتے ہوئے وہ زین کو اور بھی اپنا دیوانہ کر رہی تھی_____

"ڈرتا نہیں ہوں سسر صاحب سے_"نوشی کے ہاتھوں کو دبا کر گردن اکڑائی_____

"ہونے والے سسر صاحب_"اس نے تصحیح کی .....

"نوشی... تم کب بات کروں گی اپنے اماں ابا سے... میں ملنا چاہتا ہوں ان سے_"وہ پھر سے سنجیدہ ہو گیا، دل بار بار جانے کیوں بیچین ہوا جا رہا تھا_____

"بس دو چار دن میں چھٹیاں ہو جائے گی تو جاتے ہی ابا سے بات کروں گی_"اس کی آنکھوں میں دل کی بیچینی جھلک پڑی تو نوشی بھی سنجیدہ ہو گئی، بہت پیار سے اس نے زین کے چہرے کو چھوا، زین آسودگی سے مسکرا دیا

_____

"ٹھیک ہے.... سنو میں نے تمھارے بارے میں اپنے گھر والوں سے بات کر لی ہے ممی کو کئی اعتراض ہے، اصل میں...." پھر اس نے نوشی سے کچھ نہیں چھپایا... نگار سے منگنی پھر اس کا جھگڑا... پھر نگار کا تبدیل ہو جانا اپنے گھر والوں کی بحث سب بتا دی... نوشی کو جانے کیوں خوف محسوس ہوا، حقیقت تو یہی تھی وہ اب خود اس دیوانے سے بے پناہ محبت کرنے لگی تھی، اس سے دوری اب اسے منظور نہیں تھی، زین نے اس کی آنکھوں میں خوف دیکھا تو اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا_____

"ممی مانے یا نہیں مانے ایک بات تو طے ہے کہ شادی مجھے صرف تم سے کرنی ہے...ڈیڈ کو راضی کرنا بہت آسان ہے، آپا تو تمھارے فوٹوز دیکھ کر ہی راضی ہو چکی ہے اور اگلے ہفتے وہ آ رہی ہے دیکھ لینا وہ ممی کو بھی منا لیں گی _" اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے وہ اس کے دوپٹہ سے ڈھکے سر کو بار بار چوم بھی رہا تھا، اپنے ہر عمل سے وہ نوشی کو محبت کا احساس بخش رہا تھا_____

"اور اگر تمھاری ممی نہیں مانی تو..." نوشی نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر زین کے چہرے پر اپنی خوفزدہ آنکھیں گاڑی_____

"تو یہ میری جان... کی شادی تو مجھے تم سے ہی کرنی ہے چاہے بھگا کر ہی نا لے جاؤں_" کہتے کہتے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے_____

"شرافت سے بارات لے کر آنا میں نہیں کرنے والی بھاگ کر شادی_" بہت ناز سے اس کے سینے پر دوبارہ سر رکھ ایک ہاتھ اس کے بازوں پر مارا بھی تھا_____

"شادی کرے گے تو تمھارے اچھے بھی.... چاہے دنیا مانے یا نا مانے مگر تمھیں تو اپنا بنا کر رہوں گا ورنہ موت کو گلے لگالوں گا_" اسے پوری قوت سے اپنے بازوؤں میں بھینچ کر جیسے اس نے اپنی بات سے نوشی کی جان نکالی

_____

"زین.... کبھی بدلوں گے تو نہیں نا، ہمیشہ ایسے ہی مجھے چاہوں گے نا_ "نوشی اس کے سینے میں چہرہ چھپا کر نم آواز میں بولی_____

" کبھی نہیں... کبھی نہیں_ "اس کے چہرے کو تھام کر اس نے جھک کر اس کی پیشانی چومی تھی، نوشی آسودگی سے مسکرادی ....

لیکن اس دیوانے کے سارے وعدے دھرے کے دھرے رہ گئے... محبت کے پہلے ہی امتحان میں زین بری طرح سے فیل ہوا تھا.... جس نوشی کی معصومیت اور پاکیزگی پر وہ آنکھیں بند کر کے یقین کر سکتا تھا.. اسی نوشی کی معصومیت اور پاکیزگی پر اس نے خود کیچڑ اچھال کر اس نے نوشی کے دل پر ہزار زخم لگا دئے تھے... جس

زین نے اپنے عشق کی آنچ سے نوشی کے دل میں بے پناہ محبت کی آگ سلگا دی تھی، اسی زین نے شک اور بے اعتباری کی مار سے اس آگ کو سرد کر کے وہاں بس نفرت کا سرد احساس بھر دیا تھا_ پھر حقیقت کھل جانے کے بعد لاکھ زین نے سر پٹخا، محبتوں کی دہائیاں دی... یہاں تک کہ دیوانگی میں مر مٹا مگر نوشی کے دل کو ایک بار جس بے اعتباری اور جس نفرت زدہ آنکھوں نے پتھر بنا دیا تھا وہ کبھی نا پگھلا .....

اور پگھلتا بھی کیسے زین کی بے اعتبار محبتوں کو تو فائق کی شدید محبت نے کب کا اس کے دل سے نکال پھینکا تھا اور پھر مبین کی خالص محبت اور نیک دلی نے زین کے دئے گئے زخموں کے نشان بھی مٹا ڈالے تھے .....

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"دیکھا بھائی.... اپنی آنکھوں سے دیکھ لے ہماری کزن محترمہ کی بے حیائی_" سمرا نے اس کے کانوں میں نفرت سے سرگوشی کی... زین اور نوشی اب کار سے نکل کر اسی کار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے باتیں کر رہے تھے....وہ دونوں اس طرح کار کی آڑ میں سب کی نظروں سے چھپے ہوئے تھے.... لیکن ہاسٹل کے گیٹ سے کچھ دوری پر فائق سمرا کے ساتھ بائک لے کر کھڑا اس منظر کو ساکت سا دیکھ رہا تھا .....

اپنی آنکھوں سے پہلی نار نوشی کو کسی لڑکے کے ساتھ دیکھ کر فائق کی آنکھوں میں قہر سے اتر آیا..... آج تک سمرا نے جو کچھ بھی نوشی کے بارے میں اس سے کہا تھا، اس پر یقین رکھنے کے باوجود بھی فائق کے دل کا ایک کونا ہمیشہ اس بات سے انکاری رہا تھا کی نوشی بری لڑکی ہے، وہ حصہ ہمیشہ اس سے مخالفت کرتے ہوئے نوشی کی معصومیت پر مرتا تھا .....

وہ اب تک اپنے دل کی اس دغابازی سے ناراض تھا جو ایک حصہ اسے ہمیشہ نوشی کی طرف کھینچتا تھا، لاکھ چاہنے کے باوجود بھی وہ اس حصے سے نوشی کی چاہت کو مٹا نہیں پایا تھا.... مگر آج آنکھوں نے جو یہ منظر دیکھا تو نفرت

کی آگ ایسی دل میں سلگی کی وہ حصہ بھی ان شعلوں کے چپیٹ میں آ گیا، محبت سلگتے ہوئے راکھ میں تبدیل ہونے لگی_____

"یہ نیا لڑکا پھانسا ہے اس نے آج کل_ دن رات اس کے ساتھ گھومتی رہتی ہے.... اب تو سر عام بے حیائی پر اتر آئی ہے، دیکھے کیسے اس سے چپک کر کھڑی ہے، ابا اور چچا کی عزت کو خاک میں ملا دی ہے اس نے_" سمرا لگاتار فائق کے پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو چکے چہرے کو دیکھتے ہوئے ان شعلوں کو اور بھی بھڑکا رہی تھی_____

فائق کی پکڑ بائک کے ہینڈل پر سخت ہوتی جا رہی تھی.... وہ لڑکا کون تھا وہ نہیں جانتا تھا، کیونکہ اس کی پشت اس کی طرف تھی یا نفرت اور جلن کا احساس ایسا تھا کی وہ یہ بھی پہچان نہیں پایا کی یہ لڑکا زین سے کتنی شبیہ رکھتا ہے مگر نوشی کا چہرہ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا، لگاتار ہنستے ہوئے وہ اس لڑکے سے اپنے ہاتھ چھڑوا رہی تھی مگر وہ لڑکا بار بار جھک کر کوئی بات کہتا اور کوئی نا کوئی گستاخی کر ہی دیتا... وہ کبھی اسے پیار سے گھورتی کبھی جھوٹی ناراضگی دکھاتی .....

فائق کی آنکھوں میں خون اترنے لگا... صرف اس کا ہی اعتبار نہیں بلکہ وہ اپنے باپ کے اندھے اعتماد کو بھی اپنے پیروں تلے روند کر پائمال کر رہی تھی ....

ادھر لگاتار کبھی نوشی تو کبھی فائق کو دیکھتے ہوئے سمرا بہت ہولے ہولے مسکرا رہی تھی... اسے یقین تھا آج کا یہ منظر اب اس کے بھائی کی زندگی سے نوشی کا خطرہ ہمیشہ کے لئے دور کر دیں گا، اسے نوشی سے نفرت تھی وہ بھلا کیسے اپنے بھائی کی آنکھوں میں اس کا عکس دیکھ کر یہ قبول کر لیتی کی جس نوشی سے وہ بچپن سے ہی نفرت اور حسد کرتی ہے... وہ نوشی ساری زندگی کے لئے اس کی بھابھی بن جاتی اور وہ ان دونوں کو دیکھ دیکھ کر اور بھی احساس کمتری میں مبتلا ہوتی رہتی .....

اس نے ہی فائق کو یہاں مارکیٹ جانے کے بہانے سے بلوایا تاکی جب وہ سمرا اسے نوشی کے بارے میں دریافت کرے تو وہ اسے بتا سکے کی نوشی اپنے کسی عاشق سے ملنے گئی ہے اور یہ بات پھر سے فائق کو غصے میں بھر دے....

آج کل وہ دیکھ رہی تھی اس کے بھائی کا رویہ نوشی کے لئے نرم سا ہونے لگا تھا وہ سمرا کی باتوں پر اب دھیان نہیں دے رہا تھا .....

اور یہی سمرا کو منظور نہیں تھا وہ اسے زین جیسے امیر اور شاندار بندے کا ہونے دے سکتی تھی نا ہی اپنے وجاہت سے بھرپور بھائی کا.... وہ نوشی کو خوش دیکھ ہی نہیں سکتی تھی... جیسے ہی نوشی زین کے بلاوے پر چلی گئی تبھی سے وہ بیچینی سے فائق کو بلانے کے لئے ترکیبیں سوچ رہی تھی اور قدرت نے اسے ایسا شاندار موقع فراہم کروا دیا... کہاں صرف بتانا تھا، یہاں تو عاشقی کے منظر فائق کو دکھا بھی دئے_____

"میں آج اسے نہیں چھوڑوں گا_" آخر کب تک برداشت کرتا.... فائق مارے تیش سے بائک سے اترنے لگا تو سمرا بوکھلا گئی، سارا کھیل خراب ہونے لگا ....

"نہیں بھائی پلیز خود پر قابو رکھے، ہنگامہ ہو گیا تو ہماری کیا عزت رہ جائے گی ہاسٹل میں، پلیز بھائی میری خاطر اس وقت کچھ نا کہے_" فائق کا بازوں تھام کر وہ کمال کی ایکٹنگ کرتے ہوئے آنکھوں میں آنسو بھی لے آئی... سمرا دل ہی دل میں ڈری ہوئی تھی کی یہ لڑکا زین ہے یہ جان کر نگار اور سمرا کا سارا پلان ہی خراب ہو جائے گا...

اس کا بھائی زین سے بہت محبت کرتا ہے اور اس کے لئے وہ آرام سے ان دونوں کو ایک کرنے کے لئے چچا کو منوا لیں گا.. ہو سکتا ہے نوشی کی حقیقت بھی ظاہر ہو جائے بھلا زین کیوں برداشت کرے گا فائق نوشی سے بدگمان رہے_____

"تم کیا چاہتی ہو میں بے غیرت بن جاؤں یہ سب دیکھ کر بھی، میں ابھی اس کا دماغ درست کرتا ہوں_" دل پر جو چوٹ لگی تھی وہ اسے بے قابو سا کر رہی تھی... دل تو یہی کہہ رہا تھا اس لڑکی کو جھنجھوڑ کر رکھ دے اس سے پوچھے وہ کیوں ایسی ہے، اس نے فائق کو ہمیشہ برا سمجھ کر کیوں اس کی آنکھوں میں چھپی محبت کو پہچانا نہیں، کیوں اسے اجنبی بنا کر غیروں کو اپنا بنالیا، وہ آج اس سے اپنے سارے سوالوں کے جواب جاننا چاہتا تھا . .....

"بھائی پلیز کچھ تو خیال کرے.. یہ مت بھولے اس سے ہماری ہی عزت اچھلے گی، ہم بدنام ہو جائے گے.... آپ اس سے اکیلے میں پوچھ لیجیے گا، کل ہم گاؤں جا رہے ہے نا..." سمرا اس کا بازوں مضبوطی سے تھامے ہوئے کسی بھی صورت میں اسے منالینا چاہتی تھی، فائق ابھی کچھ اور کہتا کی وہ لڑکا نوشی سے خدا حافظ کہتا اپنی کار میں بیٹھ کر چلا گیا، نوشی تنہا وہی کھڑی اسے ہاتھ ہلاتی ہوئی مسکراتی ہوئی مڑی تھی کی اس کی نگاہ کچھ دوری پر بائک پر بیٹھے

فائق اور اس کے قریب کھڑی سمرا پر پڑی، اتنی دور سے بھی فایق کے چہرے پر اتنی سختی اور نفرت دکھائی دے رہی تھی کی نوشی اندر تک کانپ گئی_____

سمرا نے سکون سے اب فائق کا بازوں چھوڑ دیا... اب اسے کوئی خطرہ نہیں تھا، اب وہ نوشی سے لڑے جھگڑے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا، نوشی کیا کم تھی وہ بھی الٹا اپنی بیوقوفی سے فائق کی بھڑکی آگ میں گھی والا ہی کام کرے گی... سمرا مکاری سے مسکرائی اب تو بس تماشا دیکھنا تھا ....

فائق بائک سے اترتا اور پھر بائک وہی اسٹینڈ پر کھڑی کر کے تیز قدموں خوفزدہ سی کھڑی نوشی تک آیا تھا، یہ پہلی بار تھا کی نوشی کو فائق کی آنکھوں میں جھلکتی سرد مہری سے خوف سا محسوس ہوا تھا ....

قریب آتے ہی فائق کا ہاتھ اٹھا تھا اور نوشی کے گالوں پر جیسے آگ سمٹ آئی تھی... وہ گالوں پر ہاتھ رکھے صدمے سے فائق کو دیکھ رہی تھی... چونک تو سمرا بھی گئی تھی اپنے بھائی سے ایسے رد عمل کی امید جو نہیں تھی

_____

"آئی ہیٹ یو نوشین نعیم علی آئی ہیٹ یو... آج سے ساری زندگی بس اب تم سے نفرت ہی کروں گا صرف نفرت_ "اس کے منھ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ جیسے زہر میں ڈوبا ہوا تھا... نوشی کو جانے کیوں گال پر ہونے والی جلن کے بجائے ان الفاظوں کی جلن نے دل کو زیادہ تکلیف دی تھی .....

ہمیشہ ان آنکھوں میں اس نے محبت تلاشی تھی مگر ملی اسے بیزاری اور غصہ ہی.... جس کی وجہ سے جب فائق سے ملتی جلتی زین کی آنکھوں میں اسے محبت ملی تو وہ خود بخود اس محبت سے محبت کرنے لگی تھی... مگر آج اسے احساس ہو گیا وہ غلط کر رہی تھی، یہ جو نفرت سے دیکھتی خوبصورت آنکھیں ہے نا اس کے اپنے زین کی آنکھوں کے آگے زرہ برابر بھی قیمت نہیں رکھتی..... نوشی کے دل کا وہ ایک حصہ جہاں فائق کے عکس ہمیشہ جگمگا تا رہتا تھا، اس پر نفرت کی گرد اڑی اور وہ حصہ ملیامیٹ ہو گیا_____

"تم کیا مجھ سے نفرت کروں گے... میں خود کہتی ہوں فائق معین علی آئی ہیٹ یو... تم دنیا کے سب سے برے اور نفرت کے قابل مرد ہو_ تم سے نفرت کرتی ہوں میں صرف نفرت_ "وہ حصہ کیا داغ دار ہوا.... نوشی کے منھ سے جلتے ہوئے انگارے نکلے اور فائق کے دل میں بھڑکی آگ میں محبت کی راکھ اڑنے لگی_____

اتنی نفرت کا احساس تھا کی دونوں کے ہونٹوں سے اب ایک دوسرے کے لئے کوئی الفاظ بچے ہی نہیں تھے.... دونوں ایک دوسرے کو اسی نفرت سے دیکھتے مڑے، نوشی بھاگتی ہوئی گیٹ کے اندر چلی گئی اور فائق تیز قدموں سے چلتا بائک تک آیا اور پھر کسی کی طرف دیکھے بغیر پوری جارحیت سے بائک کو اسٹراٹ کر کے زن سے اڑا لے گیا_____

"خس کم جہاں پاک.... چلو اب ان دونوں کی طرف سے مجھے کوئی خطرہ نہیں رہے گا، اب بچا زین تو اس کا انتظام تو پہلے ہی سے نگارنے کر لیا ہے.... تو، تو اب گئی نوشی... زین سے بھی اور فائق سے بھی_ "سارے تماشے دیکھتی ہوئی سمرا نے نوشی کے تصور کو زہن میں رکھ کر مکاری سے آنکھ ماری اور ایک زوردار گھناؤنا سا قہقہہ لگایا.....

لیکن سمرا کو معلوم ہوتا کی تقدیر نے ابھی کیا کھیل کھیلنا ہے تو اس کے سارے قہقہے دم توڑ دیتے، صرف سمرا ہی نہیں، نوشی اور فائق کو بھی معلوم نہیں تھا جس شدت سے وہ دونوں ایک دوسرے سے نفرت کا اظہار کر کے الگ الگ راہوں پر جا چکے تھے.... قدرت نے ان دونوں کی ہی راہوں کو ایک کرنے کا فیصلہ لکھ دیا تھا، وہی شدید نفرت ایک دن فائق کے اور نوشی کے دل کے اس ایک حصے سے راکھ میں دبی چنگاری اور دھول میں اٹے عکس کو ایسا اجاگر کر دیں گی کی نفرت سے بھی زیادہ محبت کی شدت سے دونوں کے دل کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو پائیں گے ....

نوشی کے دل میں نازین کی محبت رہ پائے گی نامبین کی خالص محبت کبھی وہ مقام بنا پائے گی جو محبت فائق کی محبت کے درد کی صورت میں ہمیشہ رہ جائے گی .....

*..... *..... *..... *..... *..... *.... *

"تم اداس مت ہو ایلی.... انشاءاللہ اب سے سب ٹھیک ہو گا_ بس اب ثمین کا اور خیال رکھو تا کی میرا چھوٹا ایلیار خوب صحت مند دنیا میں آئے_"بڑی ماں کی خوش حال آواز پر فائق صاحب اپنے خیالوں سے چونک کر باہر نکل آئے، ایلیار اور بڑی ماں ان کی حالت سے بے خبر اب بھی محو گفتگو تھے .... انہوں نے اپنی بھیگی آنکھیں پونچھی، نوشی کی یاد ایسی تھی جو ہمیشہ ان کی آنکھوں کو نم کر دیتی تھی .....

"کون اداس ہو رہا ہے بھئی.... ہمیں بتائے اس کی اداسی ہم دیورانی جیٹھانی مل کر دور کر دیں گی_" بڑی ماں کی آخری گفتگو سن کر اندر داخل ہوتی نیلم اپنے مخصوص اسٹائل میں بولی تھی_ ان کے پیچھے مسکراتی ہوئی ثمین بھی تھی، فائق صاحب نے تیزی سے آنکھیں بند کر لی وہ جس کروٹ تھے روم کا ڈور اسی طرف تھا، فل حال وہ بولنے کی پوزیشن میں نہیں تھے_____

" آپ دیورانی جیھٹانی کو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر شوہروں کی برائی کرنے سے فرصت ملے تو نا اداسی دور کرے گی_" ایلیار نے فوراً موڈ بدل کر دونوں کو ایک ساتھ چھیڑا تھا_____

"میں تو نہیں کرتی تمھاری برائی... ہم تو دوسری باتیں کر رہے تھے_" ثمین معصومیت سے اپنی دفاع کرتی بڑی ماں کے پاس سوفے کے ہتھے پر بیٹھ گئی_____

"ہاں دوسری باتیں یعنی شوہروں کو مٹھی میں کرنے کے نسخے_" اس بار اس نے شرارت سے نیلم کو دیکھ کر آنکھیں نچائی اور ثمین کو آنکھ بھی ماری_ ثمین نے اسے آنکھیں دکھائی وہی نیلم بھی کھسیانی سی ہو کر ہنس دی_ بعد میں جب ثمین سے پتا چلا کی ایلیار نے اس دن ساری گفتگو سنی تھی تو اپنی لاکھ بولڈ نیس کے باوجود بھی وہ شرمندہ سی ہو جاتی تھی_____

پھر وہ لوگ کافی دیر تک بیٹھ کر باتیں کرتے رہے تھے_ لنچ بھی بہت خوشگوار ماحول میں ساتھ کھایا گیا_ ساقب سیدھے آفس سے ادھر ہی آئے تھے، انہیں فائق صاحب سے ایک دو فائلوں پر سائن کروانے تھے_ کچھ دیر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر وہ بڑی ماں اور نیلم کو بچوں سمیت لے کر چلے گئے تو وہاں بس وہ تینوں ہی رہ گئے

_____

ثمین آج بہت خوش تھی، ہنستی کھکھلاتی پلیٹ سے چن چن کر فروٹس کھاتے ہوئے لگاتار بولتی اور اسے بے انتہا خوش دیکھ کر اس سے بے پناہ محبت کرنے والے دو نفوس دل سے سرشار تھے .....

"یار اب بس بھی کر دو، ساری عمر کا آج ہی بول ڈالوں گی کیا ڈیڈ سے_" اسے چھیڑنا تو ایلیار نے اپنا فرض سمجھا ہوا تھا، پلیٹ سے فروٹ اٹھا کر منہ میں ڈالتے ہوئے ثمین کو شرارت سے دیکھا_ جب وہ چڑتی تھی تو اس کا پیارا سا بنتا منہ دیکھ کر اسے اس پر بے تحاشا پیار آتا تھا، وہ اسے اتنی پیاری لگتی تھی کی جان بوجھ کر وہ اسے چھیڑتا رہتا تھا_____

"تمھارے پیٹ میں کیوں مروڑ اٹھنے لگیں، نہیں سننی میری باتیں تو جاؤ روم سے چلے جاؤ_" عادت کے مطابق وہ چڑ گئی_ فائق صاحب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی_____

"میں کیوں جاؤں اپنے ڈیڈ کو چھوڑ کر نئے نئے رشتے دار بنے لوگ جائے_" فائق صاحب کے کاندھے پر سر رکھتے ہوئے بڑے لاڈ سے کہا گیا، آنکھوں میں شرارت کی بجلیاں بھری ہوئی تھی_ فائق صاحب نے بھی پیار سے اس کا سر سہلایا_____

"جی نہیں ہم پکے رشتے دار ہیں... دور کے رشتے دار آپ جائے، جہاں جانا ہے_" ثمین نے ناک چھڑا کر اس کی لمبی لمبی ٹانگوں پر جما کر دو ہاتھ بھی مارا تھا_ وہ دونوں ہی ان کے بیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے... بغل میں ایلیار اور پیروں کے پاس بیٹھی ثمین، وہ خود بھی کھا رہی تھی اور گھڑی گھڑی سیب کی پھانک ان کے منہ میں بھی ڈال دیتی ... فائق صاحب اپنے دل میں بہت ہی سکون سا اترتا محسوس کر رہے تھے، دوپہر والی اداسی کا نام و نشان اب کہیں بھی نہیں تھا_____

"آپ کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں_ "اف.... مار کھا کر بھی رومانس_ ثمین اس کی اس طرح فائق صاحب کے سامنے ہی عاشقی جھاڑنے پر کھسیانی سی ہو کر چلائی "ایلی... " آنکھیں نکال کر گھورا_____

"میرا مطلب ہے.... تم بول بول کر میرے ڈیڈ کے سر میں درد نا کر دو اس لئے میں یہی رہوں گا، میرے رہنے سے کنٹرول میں تو رہے گی تمھاری زبان_ "اس کے گھورنے پر وہ سیدھا ہو کر بات بنا کر فائق صاحب کے پاس سے اٹھ گیا اور بیڈ کے قریب ہی کرسی کھینچ کر اطمینان سے بیٹھ گیا_____

"واقعی میرے بولنے سے آپ کے سر میں درد ہو جائے گا بابا_ "ثمین نے اس طرح اس کے کہنے پر ہنستے ہوئے فائق صاحب کی طرف دیکھ کر بہت پریشانی سے پوچھا تھا، ہاتھ میں سیب کی پھانک اٹھا کر ان کی طرف بڑھایا بھی _ ایلیار نے اپنی بے ساختہ امڈ آنے والی ہنسی مشکل سے دبائی_____

"نہیں تو، ایلی مذاق کر رہا ہے.... میری بچی تو اتنا پیارا بولتی ہے بس سنتے رہو_ "انہوں نے زرا سا آگے کو جھک کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے دونوں گال تھپکے اور منہ کھول کر پھانک اپنے منہ میں لے لی_ ثمین بے تحاشا خوش ہو گئی... فوراً گردن موڑ کر ایلیار کو زبان دکھائی_____

"ڈیڈ کو دوسروں کا دل رکھنے کی بہت عادت ہے_ "وہ بھی کہاں باز آنے والا تھا_____

"ایلی کے بچے_ "ثمین نے اس بار گود میں رکھا کشن اسے دے مارا، جسے آرام سے کیچ کرتے ہوئے اس نے اپنی پشت پر سیٹ کیا اور آرام سے اپنے دونوں پیر اٹھا کر بیڈ پر رکھ کر اور بھی آرام دہ پوزیشن میں نیم دراز ہو گیا

_____

"بد تمیز.... " ثمین نے ہاتھ مار کر اس کا پیر ہٹانا چاہا کیونکہ پاؤں اس نے رکھے بھی کہاں تھے جدھر وہ آرام سے بیٹھی تھی اس کا بس چلتا تو ثمین کی گود میں پاؤں رکھ لیتا_____

"مبین پہنچ گیا ہو گا ثمین... تم یہ سب فنش کر کے اسے کال کر لو_ "اس سے پہلے کی ایلیار جوابی کارروائی کرتا اور جھگڑا اور لمبا ہو جاتا، فائق صاحب نے تیزی سے بول کر دونوں کی زبانی گولا باری کو بند رکھنا چاہا_____

"میری بات ہو گئی انکل سے، وہ خیریت سے پہنچ گئے ہیں آپ کے لئے فکر مند بھی تھے_ " ایلیار نے اسی پوزیشن میں بیٹھے بیٹھے فائق صاحب کی طرف دیکھ کر بتایا_____

"فضول میں فکر مند ہو رہا ہے مبین.... اب میں بیمار و یمار نہیں، بالکل فٹ ہوں، کوئی فکر نہیں مجھے، میرا بیٹا اور بیٹی میرے پاس ہے مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے_" دونوں کی طرف محبت سے لبریز شفقت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے فائق صاحب زندگی میں پہلی بار اتنے خوش دکھ رہے تھے.... ایلیار انہیں خوش دیکھ کر اب مطمئن سا ہو گیا تھا_ دل میں بس گیا ندامت کا احساس کم ہوا تھا_____

"میں بابا سے بات کر لوں_" ثمین مبین صاحب کا ذکر سن کر ہی پیچین ہو گئی جھٹ سے پلیٹ پرے کر کے وہ تیزی سے اٹھ کر بیڈ سے کود کر اترنا ہی چاہتی تھی کی اس سے پہلے ہی ایلیار نے کمال فرتی سے اسے تھام لیا...." سنبھل کر.... اپنا خیال ہے کی نہیں_" ایلیار نے پیار سے ڈپٹا تو ثمین نے زبان دانتوں تلے دبائی کتنی بھلکڑ تھی وہ یہ بھی بھول جاتی ہے کی وہ کس حالت میں ہے ....

"ثمین کیا لاپرواہی ہے بیٹا، ایسے اترتے ہیں_" اسے اس طرح کودنے کے آمادہ دیکھ کر فائق صاحب نے گھبرا کر ٹوکا، وہ تو ایلیار نے بروقت اسے تھام لیا تھا ورنہ وہ تو... انہوں نے پیار سے ایلیار کو دیکھا_____

"عادت بنالیں ڈیڈ میڈم کو کود کود کر گرنے کی بہت بیماری ہے... میری ڈیوٹی میں اضافہ ہو گیا ہے_" ایلیار بغیر پیشانی پر بل لئے اسی طرح خوش دلی سے بولتا ثمین کی کمر سے ہاتھ ہٹا چکا تھا.... جہاں شرمندہ ثمین ناراض ہوئی وہی فائق صاحب نے بڑی محبت سے ایلیار کو دیکھا_____

"آکر بتاتی ہوں تمھیں_" دانت کچکچا کر اسے دھمکی دیتے ہوئے وہ اب احتیاط سے اتری اور سلیپر پیر و میں ڈالنے لگی..... " بتا دینا_" پھر سے کرسی سنبھال کر بیٹھتے ہوئے اس نے ہاتھوں کا تکیہ بنا کر سر کے پیچھے رکھ لیا... ثمین اپنا موبائل لے کر دھیرے دھیرے چلتی روم سے ملحق چھوٹی سی بالکونی میں چلی گئی_____

"ایلیار.... " ثمین کے جاتے ہی فائق صاحب نے بہت سنجیدگی سے آنکھیں بند کر کے مسکراتے ایلیار کو پکارا تھا

_____

"جی ڈیڈ_ "ایلیار آنکھیں کھول کر فوراً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_ ٹانگیں بھی بیڈ سے اتار کر نیچے رکھ لی اور بہت دھیان سے ان کا سنجیدہ چہرہ دیکھا_____

"ایلی میں نے آپا اور تمھاری بات سنی تھی، تم کیوں پریشان اور شرمندہ ہوتے ہو، تمھارا کبھی کوئی قصور نہیں تھا ایلی.... تم خود کو قصوروار سمجھنا چھوڑ دو_ "ان کی نرمی سے کہی گئی بات پر ایلیار کی مسکراہٹ غائب ہو گئی_ چہرے پر دکھ کی لہر دوڑ گئی، سیدھے بیٹھتے ہوئے وہ اداسی سے مسکرا دیا .....

"ڈیڈ مجھے لگتا ہے جیسے آپ کی زندگی خراب کرنے میں میرا ہاتھ بھی ہے_ نا میں ہوتا نا ڈیڈ آپ کو میری ممی سے شادی کرنے پر مجبور کرتے_ "اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے وہ بہت سنجیدہ ہو گیا تھا_____

"ادھر آؤ ایلی..." پیار سے حکم دیتے ہوئے فائق صاحب اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھا چکے تھے، ایلیار ان کا ہاتھ تھام کر ان کے روبرو بیڈ پر ہی بیٹھ گیا، یوں کی نگاہیں شرمندگی سے جھکی ہوئی تھی اور چہرے پر اداسی کے سائے چھائے ہوئے تھے_____

"پاگل... " انہوں نے اس کے ہاتھوں کو پیار سے سہلایا... " ایسا کبھی نہیں سوچنا ایلی تمھاری وجہ سے کبھی مجھے اپنی زندگی تباہ نہیں لگی بلکہ تمھیں پاکر تو میری محرومی دور ہو گئی تھی_ ایسا لگتا تھا جیسے خدا اب بھی مجھ پر مہربان ہے کی مجھے ایلیار جیسا بیٹا عطا کر دیا_" انہوں نے پوری سچائی سے کہتے ہوئے خاموش بیٹھے ایلیار کے ہاتھوں کو پیار سے تھپکا... وہ بس سر اٹھا کر ان کی مہرباں سی شکل دیکھنے لگا_____

"تم میرے بیٹے ہو، میرے اپنے، بھلا تمھیں اندر ہی اندر گھٹتا میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں_ تمھیں ایک بات بتاؤں ایلیار..... میں ہر مشکل ہر غم برداشت کر سکتا ہوں مگر اپنے بیٹے کو اداس پریشان، شرمندہ ہوتا

نہیں دیکھ سکتا_ "انہوں نے اس بار اس کا چہرہ اپنی ہتھیلی میں بھر کر جھک کر اس کی پیشانی چومی تھی_ ایلیار کے دل میں جیسے سکون سا اتر آیا_____

" یہ شرمندگی، یہ ندامت، جتنی بھی ایسی کوئی فیلنگ ہے نا، سب اپنے دل سے نکال پھینکو اور پھر سے ایک نئے سرے سے زندگی کی شروعات کرو_" انہوں نے ہمیشہ کی طرح اسے پھر سے نئے حوصلوں سے نوازا تھا

_____

"جی.... میں پھر سے نئی شروعات کروں گا مگر اب آپ بھی اپنے دل پر کوئی بوجھ مت رکھے، بس خوش رہے _" ایلیار نے اس بار ان کا ہاتھ تھام کر مسکرایا.... انہوں نے بس آنکھوں کے اشارے سے ہاں میں جواب دے کر اس کا ہاتھ دبایا ....

"اور ایک بات، نگار اگر پھر بھی چاہے کچھ غلط کر ڈالے تم کوئی غلط قدم نہیں اٹھاؤں گے... سمجھے تم، ہم سب ہے نا ایک ساتھ، ایک دوسرے کے لئے، انشاءاللہ کبھی بھی اب کچھ غلط نہیں ہو سکتا_" انہوں نے پیار سے اسے تنبیہ کی تو ایلیار نے بس ہاں میں سر ہلایا، اس بات پر اس کے پاس کہنے کے لئے الفاظ تھے ہی نہیں_____

"میں ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو جاؤں تو تم ثمین کو لے کر ہنی مون پر نکل جاؤ... جب سے رخصتی ہوئی ہے بس مشکلات ہی تھی تم دونوں کے لئے... گھومنے پھرنے جاؤ اپنی زندگی کو انجوائے کرو، بہت دن رہ لئے ٹینشن میں ایک دوسرے سے دور.... اب ہر پریشانی دور کر لو اور جتنے دن چاہو ثمین کو لے کر کہیں چلے جاؤ_" انہوں نے اس بار اس کا ہاتھ چھوڑ کر مسکراتے ہوئے ایلیار کا گال تھپک کر کہا تھا_ ایلیار بس ہلکے سے مسکرایا_____

"تم سے ایک بات اور ایلی...." وہ سنجیدہ ہوئے_ "جیسے اب تک نوشی کی حقیقت چھپی رہی اسے فل حال چھپی ہی رہنے دو_ بے خبری اچھی چیز ہوتی ہے ایلیار اور پھر ثمین ابھی جھیل بھی نہیں پائے گی، اس کی کنڈیشن اب ایسی نہیں کی ہم اسے اتنا بڑا شاک دے_ تمھیں کچھ بتانے کی ضرورت ہے ہی نہیں.... میں یا مبین اگر وقت پڑا تو اپنے طریقہ سے بتانے کی کوشش کرے گے_ تم بس اسے خوش رکھو_" ایلیار سنجیدگی سے بس ان کا چہرہ دیکھ

رہا تھا.... ہمیشہ کی طرح سنجیدہ مگر اطمینان جھلکاتا ان کا وجیہہ چہرہ..... " ہنستے مسکراتے رہا کرو.. مجھے اپنا سنجیدہ بیٹا اچھا نہیں لگتا_ "بیڈ سے اٹھتے ہوئے اس کا شانہ تھپک کر انہوں نے ایلیار کو ہنسنے پر مجبور کر دیا_____

"جیسا حکم سرکار کا مگر آپ کہاں جا رہے ہے_ " ایلیار تائید میں سر ہلا کر ہنستے ہوئے انہیں بیڈ سے اترنے میں مدد دینے لگا_____

"واش روم تک جا رہا ہوں، تم بیٹھو_ "انہوں نے نرمی سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوالیا_____

"میں لے چلتا ہوں نا... " ایلیار نے پھر سے ان کا ہاتھ تھامنا چاہا_____

"ابھی میں اتنا بھی بڈھا نہیں ہوا ہوں_ "انہوں نے اسے کاندھے سے تھام کر اسے کرسی پر پھر سے بٹھا دیا

"کس نے کہا آپ بڈھے ہے.... زرا روم سے باہر نکل کر نرسوں کے دلوں سے تو پوچھے، جو آپ کو دیکھ کر دل تھام لیتی ہے، بس آپ کی شاندار شخصیت کی گن گاتی پھر رہی ہے_ "ایلیار بہت شرارت سے انہیں دیکھ رہا تھا

"لاحول ولا قوۃ..... بہت شریر ہو گئے ہو تم_ "انہوں نے اس بار اس کے سر پر اچھے سے چپت لگائی تھی_ وہ ہنس کر پرے ہو گیا فائق صاحب مسکراہٹ دباتے واش روم میں چلے گئے تو ایلیار اچھل کر اپنی جگہ سے اٹھا تھا

ثمین ابھی تک بالکنی میں تھی اور اس کا دل محبوب کے لئے بے قرار_ سلیپر پیروں میں ڈال کر تیزی سے بالکنی تک آیا تھا_ ثمین آرام سے موبائل کان سے لگائے ریلنگ پر کہنی رکھے نیچے گراؤنڈ میں دیکھتی باتوں میں کھوئی تھی_____

ایلیار نے تیزی سے ثمین کی کمر میں ہاتھ ڈال دئے_ ایک لمحے وہ چونکی تھی پھر گردن موڑ کر اسے دیکھا ساتھ ہی ایک گھوری دے کر پھر سے باتوں کا کلام جوڑ لیا_ ادھر وہ اس کی کمر میں گرفت سخت کرتے ہوئے بے قرار سا ہوا، اتنے دن سے وہ اس سے دور تھا وہی جانتا تھا کیسے رات دن گزارا تھا اس نے..... آج ثمین کو قریب پا کر اپنی بانہوں کے گھیرے میں جکڑ کر، ایلیار سب بھولنے لگا_____

بڑی بے قراری سے اس نے ثمین کے دوپٹہ کو دونوں شانوں سے اتار کر ریلنگ پر رکھ دیا_ بالوں کی چوٹی آہستہ سے گردن سے ہٹا کر دائیں کاندھے پر رکھ کر بڑی شدت سے اس نے اس کی گردن اور کھلے شانوں پر

اپنے ہونٹ پھرائے تھے اور یہ سب کرنے کے لئے ثمین نے اسے آسانی فَراہم نہیں کی تھی وہ باتیں کرتے ہوئے لگاتار اسے پیچھے دھکیل رہی تھی مگر اس کا زور ایلیار کے آگے کچھ بھی نہیں تھا_____

پوری قوت سے اس کی نازک کمر کو جکڑے اس نے گردن پر اپنے لب پیوست کر کے وہ لگاتار اپنی محبت کی مہر وہاں ثبت کرتا جا رہا تھا_ ثمین کا بات کرنا محال ہونے لگا_ ثمین نے بہت بے بسی سے اس کے ہاتھ جھٹکنے چاہے مگر ساری کوششیں بے کار ہی تھی .....

"اچھا بابا میں بعد میں بات کرتی ہوں.. اللہ حافظ_ "اپنی آواز کو بڑی مشکل سے نارمل رکھتے ہوئے اس نے اپنی بات کہی تھی پھر جیسے ہی اس نے خدا حافظ کیا، ایلیار نے موبائل اس کے ہاتھ سے نکال کر اپنی جینز کے جیب کے حوالے کر دیا اور اسے گھما کر اپنے مقابل میں کر دیا.... اس سے پہلے کی وہ کوئی لعنت ملامت کرتی ثمین کو کوئی موقع دئے بنا ایلیار نے ثمین کے کھلے لب بڑی شدت سے اپنے ہونٹوں میں دبوچ لئے_____

ثمین کے ہوش بھی گم سے ہو گئے_ اپنے دونوں ہاتھ اس نے ایلیار کے گھنے بالوں میں پھنسا لئے_ اسی حالت میں اپنی پیاس بجھانے کے لئے اس نے ثمین کو بالکونی کی دیوار سے ٹیک دیا_ ثمین نے تڑپ کر بہت مشکل سے اپنے ہونٹوں سے آزادی دلوائی_ " پلیز ایلی کیا کر رہے ہو_ " بمشکل سانسوں کو سنبھال کر سرگوشی میں بولتے ہوئے اس نے ایلیار کو پرے دھکیلنا چاہا_____

"اپنا حق وصول رہا ہوں، تمھیں کوئی اعتراض_ " اپنی گرفت کا دباؤ بڑھاتے ہوئے وہ خود سب بھول کر مدہوشی میں ڈوب رہا تھا_____

"اعتراض کے بچے... اندر روم میں بابا ہے_ "اس کی شدتوں سے ثمین کو قابو پانا مشکل لگ رہا تھا مگر جگہ اور وقت اتنا غیر مناسب تھا کی اس نے ایلیار کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر اسے پھر سے دور دھیکلنا چاہا_____

"وہ واش روم میں ہے.... ڈیڈ کو دیر لگتی ہے"_ ایلیار نے اس کے ہاتھ جکڑ کر دیوار سے لگا دئے اور اس کی گردن پر جھک گیا_____

" نہیں نہیں ایلی نہیں کرو_ "وہ بہت گھبرا کر بالکنی کے دروازے کو دیکھنے لگی تھی، فایق صاحب کے آنے کا ڈر اس پر سوار تھا _____

"کچھ نہیں ہوتا کوئی نہیں ہے_" ایلیار پوری طرح سے بہکا ہوا تھا آواز جیسے نشے میں ڈوبی تھی _____

"پلیز ایلی مت کرو_ "وہ مچلی تھی_____

"کیسے نا کروں.... جب تم پاس نہیں تھی خود کو سمجھا لیتا تھا مگر آج تمھیں دیکھ کر کوئی قابو نہیں اب_" ثمین کے چہرے پر اپنی ڈورے تیرتی آنکھیں گاڑے ہوئے اس نے اپنی انگلیاں گلابوں سی خوبصورت اور نرمی لئے ہوئے گالوں پر پھیری.... ثمین نے نا میں سر ہلایا_____

"شرافت سے مان جاؤ ورنہ تم جانتی ہو میرے آگے تمھاری ایک نہیں چلنے والی_" لبوں پر مدہوش مسکراہٹ لئے اس نے ثمین کے سرخ گالوں پر باری باری جھک کر ہلکے سے کاٹا تھا_____

"میں ابھی چلاؤں گی ہاتھ چھوڑو میرے_" ایلیار نے ہونٹ گول کر کے اس کے احتجاج پر ایک گستاخی کی..... " نا کرو.... " ثمین کا احتجاج اب بھی جاری تھا_____

"یار کیا پرابلم ہے... ادھر کوئی دکھ نہیں رہا، ادھر ڈیڈ روم میں نہیں اور ویسے بھی وہ بہت سمجھدار ہے، اتنی سینس تو سب میں ہوتی ہے کی میاں بیوی کو کوئی ڈسٹرب نا کرے_" اس بار ثمین کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر پیار سے کہا_ ثمین کا گلابی ہوتا گھبرایا گھبرایا حسین مکھڑا اسے اور بھی جسارت پر اکسا رہا تھا_____

"اچھا نہیں لگتا.... تم نا کوئی جگہ بھی شروع ہو جایا کرو_" ثمین نے خفگی سے اسے گھورا_____

"سب تمھارا قصور ہے، کیوں مجھے اپنا اتنا دیوانہ بنا ڈالا ہے_" ایلیار نے کہہ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے قریب کرنا چاہا_____

"اچھا ٹھیک ہے کر لو من مانی_" وہ جیسے ہی راضی ہوئی ایلیار نے گرفت ڈھیلی کرتے ہوئے اسے قریب کرنا چاہا... " اف ایلی وہاں کوئی ہے.... " ثمین نے ایک دم سے گھبرا کر ایک طرف انگلی سے اشارہ کیا اور جیسے ہی

وہ مڑا وہ برق کی فرتی سے اپنی حالت نظر انداز کر کے اپنا دوپٹہ اٹھا کر بالکنی سے نکلی تھی_ معلوم تھا فرتی میں کوئی کمی آئی تو وہ ایلیار کے ہتھے چھڑ جائے گی_____

روم میں آتے ہی پیروں کی رفتار نارمل ہو گئی_ امید کے مطابق فائق صاحب آرام سے اپنے بیڈ پر بیٹھے موبائل میں بزی تھے_ ثمین نے دوپٹہ جلدی سے شانوں پر پھیلایا اور چہرہ بھی درست کیا_ قدموں کی آہٹ پر فائق صاحب نے سر اٹھا کر اس کی طرف مسکرا کر دیکھا_ پدری شفقت سے بھری ان کی مسکراہٹ بالکل نارمل مسکراہٹ تھی مگر ثمین خود کا کیا کرتی وہ ان سے شرم سی محسوس کر رہی تھی... کیا سوچیں گے وہ..... دل ہی دل میں ایلیار کو گالی دے کر وہ بھی زبردستی مسکرائی_____

"ہو گئی مبین سے بات تمھاری_" انہوں پھر سے موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے سادگی سے پوچھا_____

"جی آپ کے لئے بہت پریشان تھے_" ثمین اب بھی اپنی شرمندگی دور نہیں کر پا رہی تھی... بہت آہستہ آہستہ چلتی وہ ان کے پاس والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی_چہرہ لاکھ نارمل کرنے کے باوجود بھی تپ رہا تھا، وہ اپنے چہرے پر ہتھیلی رکھ کر اس کی تپش کو کم کرنے لگی_____

"خواہ مخواہ میں اتنا پریشان ہو رہا ہے وہ... میں بالکل ٹھیک ہوں_" انہوں نے پیار سے ثمین کو دیکھتے ہوئے کہا_ ثمین کچھ نہیں بولی، بس چپ چاپ سے کرسی پر اپنے دونوں پاؤں بھی اٹھا کر رکھ لئے_جسم میں اب تک سنسناہٹ سی ہو رہی تھی_ایلیار کو خفا کرنا کہاں چاہتی تھی مگر شرم وحیا بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے_وہ کیسے ایلیار کی بات مان لیتی جب کی روم میں اس کے بابا موجود تھے_____

"بدتمیزوں کا سردار.... شرم تو چھو کر نہیں گزری اسے، ایسے ہی سب اس کی شرافت کا مجسمہ کہتے ہیں، ایک نمبر کا بدتمیز انسان ہے_" وہ بہت ہلکے ہلکے سے بڑبڑائی تھی_____

"کیا ہوا کچھ کہہ رہی ہو بیٹا_" فائق صاحب نے موبائل دیکھنا چھوڑ کر سر اٹھایا اور اس کا غصے والا انداز دیکھا

"جی..... کچھ تو نہیں بس ایسے ہی..." وہ کھسیانی سی ہو کر مسکرائی

"ایلیار ابھی تک وہی ہے_" اس بار بھی سادگی سے ہی انہوں نے پوچھا تھا

"جی کوئی کال وال آگئی تھی اس کی_ کسی سے بات کر رہا ہے_" اب شرم کی وجہ سے اس نے جلدی سے بہانا بھی گڑ دیا

"اچھا... " وہ نرمی سے مسکرا کر پھر سے اپنے موبائل میں بزی ہو گئے_ ثمین نے ادھر دیکھا جہاں سے اب ایلیار اندر آ رہا تھا..... منھ بنا ہوا تھا اور اسے گھورتے ہوئے وہ اسے دیکھ رہا تھا_ ثمین نے جلدی سے نگاہیں موڑ لی اور اپنے پیرو کی انگلیوں کے ناخون پر انگلی پھیرنی شروع کر دی_____

"بات ہو گئی تمھاری_" ایلیار کو قریب دیکھ کر فائق صاحب نے اس بار موبائل سے سر اٹھا کر اس سے پوچھا_

_____

"ہمم....." اندر آتے آتے اس کے کانوں میں اس کا بنایا ہوا بہانا پڑ گیا تھا اس لئے بس اتنا ہی کہا تھا_ ثمین اس کی طرف دیکھنے سے بچ رہی تھی_____

"اپنا موبائل پکڑو.... " پاس آکر اس کا موبائل گود میں اچھال دیا_ ثمین نے فوراً موبایل پکڑا ورنہ وہ نیچے ہی گر جاتا_____

"ڈیڈ آپ کی میڈیسن کا ٹائم ہو گیا ہے_" ایلیار سنجیدگی سے بول کر سائڈ ٹیبل سے فائق صاحب کی دوائیں نکالنے لگا، سارا کام وہ خاموشی سے کر رہا تھا_ فائق صاحب نے اتنی خاموشی محسوس کر کے سر اٹھا کر دونوں کی طرف باری باری دیکھا_____

"یہ ایک دم سے تم دونوں اتنے چپ کیوں ہو گئے ہو_" انہوں نے محسوس کیا تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے کچھ ناراض سے تھے_____

"میں پہلے بھی کم ہی بول رہا تھا_" بہت ٹکا سا جواب دیا تھا اس نے مگر لہجے میں کہیں بھی بدتمیزی نہیں تھی

_____

" اور میں تو جیسے قیامت تک کا بول رہی تھی_ " ثمین کب تک چپ رہتی بہت جل کر بولی_ فائق صاحب نے مسکرا کر دونوں کے پھلے منھ دیکھے_____

"پھر سے لڑے ہو تم دونوں_ " ایلیار نے ان کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا تھا بس خاموشی سے انہیں دوائیاں دینی شروع کی..... " تم بتاؤ ثمین پھر سے جھگڑا ہوا ہے تم دونوں کے بیچ_ " انہوں نے اس بار ثمین کی طرف دیکھا_ ثمین نے جھگڑے کی نوعیت کیا بتانی تھی بس ناں میں سر ہلایا_____

" اس کی زبان کی بیٹری ڈاؤن ہو گئی ہے ڈیڈ اور کچھ نہیں..... ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہوا ہے_ " ایلیار نے اس بار مسکرا کر انہیں تسلی دی تھی_ فائق صاحب اس بار بہت زور سے ہنسے تھے_ ثمین نے خاموش کھڑے ایلیار کو بس منھ چڑایا تھا_ وہ منھ بناتا وہی فائق صاحب کے پاس بیٹھ کر دوسری طرف دیکھنے لگا_ خفا خفا سا ثمین کو اب اس پر بے انتہا پیار سا آ رہا تھا_____

ثمین نے آہستہ سے اپنے دونوں پیر کرسی سے نیچے فرش پر رکھے تھے_ فائق صاحب سے نگاہ بچا کر بیڈ سے نیچے لٹکتے ایلیار کے پیر پر ہلکے سے اپنا پیر مارا جیسے چاہ رہی تھی وہ اس کی طرف دیکھے_ ایلیار نے بھویں سکڑ کر ایک نظر اسے دیکھا تو ثمین نے فوراً اپنے کان پکڑ لئے مگر ایلیار نے سر جھٹک کر پھر سے گردن موڑ لی_ ثمین نے جل کر ایک بار پھر اسے پیر مارا، ایلیار نے بس گھوری دی_____

فائق صاحب سب سمجھتے دل ہی دل میں ہنستے ظاہری طور پر انجان بنے اپنا موبائل دیکھ رہے تھے_ "ڈیڈ موبائل بس کرے، اب سونے کی کوشش کرے"_ وہ سنجیدگی سے کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھ گیا_ اٹھنے کا مقصد یہ بھی تھا کی بار بار ثمین اسے پیر پر ٹھوکر مار رہی تھی اور اس نے اٹھنے میں ہی اپنی خیر منائی_____

"چلو جاؤ جا کر بیڈ پر لیٹو میری جگہ چھوڑو_" ایلیار نے کھڑے ہو کر کرسی کی پشت پکڑ کر زور سے ہلائی، ثمین کو ایک دم سے بہت غصہ آیا_____

"مرو تم.... کبھی انسان مت بننا، جانور کہیں کے جنگلی بد تمیز_" ایک تو وہ اتنی دیر سے اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی اور وہ اسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا_ اوپر سے یہ والی حرکت اس کا دماغ فوراً الٹا تھا کھڑی ہو کر وہ ہلکے سے چیخی تھی_____

"کیا ہو گیا بھئی_" فائق صاحب نے سر اٹھا کر حیرت سے پوچھا_____

"اپنے لاڈلے سے پوچھے.... جسے تمیز چھو کر نہیں گئی، ابھی میں گر جاتی اور کچھ ہو جاتا تو_" بڑھا چھڑا کر جیسے اس نے ایلیار کی شکایت اس لئے لگائی کی یہ سن کر فائق صاحب سسر بن کر داماد کو جھاڑ لگا دیں گے_____

"چلا تو ایسے رہی ہو جیسے ماونٹ ایورسٹ سے گر رہا تھا_" اس کی شکایت پر ایلیار خفا ہوا_____

"تمھارا بس چلے تو وہ بھی کر ڈالو اور چھوڑو یہ کرسی میں اس پر سونے جا رہی ہوں_" ثمین نے قریب آ کر اس کے بازوں اپنے دونوں ہاتھوں سے نوچے_____

"دماغ خراب ہے.... جاؤ بیڈ پر یہ میری جگہ ہے_" فائق صاحب سر اٹھائے دونوں کو بچوں کی طرح لڑتے دیکھ رہے تھے_____

"نہیں جاتی... آج یہی سوؤں گی... نام لکھوایا ہے تم نے یہاں_" وہ ایسے کرسی کے لئے لڑی جیسے وہ عام کرسی نا ہو کر صدر اعظم صاحب کی کرسی ہو_____

"کیا بچوں کی طرح لڑ رہے تم دونوں.... کوئی نہیں سو رہا یہاں پر، جاؤ وہاں بیڈ پر سو جاؤ تم دونوں_ "کرسی کی جنگ جاری رہتی کی فائق صاحب نے دونوں کو ہی پیار سے ڈانٹ کر بیڈ کی طرف اشارہ کر کے جانے کا بولا _ ثمین نے آنکھیں پھاڑ کر اپنے بابا کو دیکھا_____

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو، تمھارا شوہر ہی ہے ایلی.... ایک بیڈ شیئر کرنے میں کوئی حرج نہیں_" فائق صاحب کی بات اور وہ منھ کھولے اپنے ماڈرن باپ کو دیکھ رہی تھی... البتہ ایلیار کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی، اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے_____

"مجھے نہیں سونا بیڈ پر یہ پھیل کر سو جائے گا میں گر جاؤں گی_ "لو اب نئی لڑائی، فائق صاحب نے تاسف سے سر ہلایا_____

"اور تم جو لات مارتی ہو اس کا کیا" _

"تم نا ایک نمبر کے جھوٹے مکار ہو" _

"کیا تم دونوں نے عادل اور عاقب کو بھی فیل کیا ہوا ہے.... چلو جاؤ سو جاؤ چپ چاپ بیڈ پر جا کر اور اس کرسی پر میں تم دونوں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھوں _" انہوں نے اس بار پیار والی سختی دکھائی تو ایلیار نے بہت ہی تپانے والے انداز میں ثمین کی طرف دیکھا تھا_

ثمین منہ پھلائے ہوئے دھم دھم کرتی جا کر ایک طرف بیڈ پر بیٹھ گئی_ بیڈ سنگل تھا مگر غنیمت تھا ایک ساتھ دو بندے سو سکتے تھے مگر اس طرح فائق صاحب کے سامنے وہ کچھ ہی دوری پر تو تھے اور ایلی کا بچہ شروع ہو گیا تو ....

ثمین نے ناراضگی بھری نگاہ ایلیار پر ڈالی وہ وہی کرسی پر بیٹھا فائق صاحب سے کچھ کہہ رہا تھا آواز بہت مدھم تھی اس لئے سننے میں نہیں آرہی تھی_____

ثمین نے نگاہیں پھیر کر تکیہ برابر کیا تھا پھر ایک طرف سکڑ سمٹ کر وہ جلدی سے لیٹ گئی تھی_ ایلیار نے چپکے سے ثمین کی طرف دیکھا پھر وہ دل ہی میں مسکرا دیا_ ثمین فطرتاً بہت ہی شرمیلی ٹائپ کی لڑکی تھی کسی کے سامنے وہ سب برداشت نہیں کر پاتی تھی اور ایلیار کو اسے چھیڑنے میں ہی مزا آتا تھا_____

فائق صاحب سونے کے لئے لیٹ گئے تو اپنا موبائل لے کر وہ آہستہ آہستہ چلتا سوئچ بورڈ تک آیا، روم کی ساری لائٹس آف کر کے اس نے نائٹ بلب آن کر دیا اب روم میں بہت مدھم سی روشنی تھی_ بہت آہستہ قدموں سے وہ آگے بڑھا تو ثمین نے بہت گھبرا کر اس کی طرف دیکھا تھا مگر ایلیار بجائے بیڈ کی طرف آنے کے سوفے کی طرف چلا گیا_ ثمین نے فوراً زرا سا اونچا ہو کر ادھر کی طرف دیکھا_ ایلیار سوفے پر دراز ہوتا آرام سے اپنا موبائل چیک کر رہا تھا ثمین کی طرف اس نے دیکھا بھی نہیں_ ادھر ثمین کو اب صحیح معنوں میں بیچینی نے

گھیرا تھا کیا وہ سچ میں ناراض ہو گیا تھا.... ثمین کو گھبراہٹ سی ہوئی، وہ ناراض رہے یہ کہاں منظور تھا

ایلیار بہت آہستہ قدموں سے آگے بڑھا تو ثمین نے بہت گھبرا کر اس کی طرف دیکھا تھا مگر ایلیار بجائے بیڈ کی طرف آنے کے ایک طرف لگے سوفے کی طرف چلا گیا_ ثمین نے فوراً زرا سا سر اونچا کرتے ہوئے ادھر سوفے کی طرف دیکھا_ ایلیار اب جا کر سوفے پر دراز ہو کر آرام سے اپنا موبائل چیک کر رہا تھا ثمین کی طرف اس نے دیکھا بھی نہیں.... ثمین کو اب صحیح معنوں میں بیچینی نے گھیرا تھا وہ ناراض رہے یہ بھی کہاں منظور تھا

فوراً موبائل آن کیا اور جلدی جلدی ٹائپ کر کے ایلیار کے موبائل پر ٹیکسٹ سینڈ کیا_ ایلیار کے موبائل نوٹیفکیشن آیا تو اس نے ثمین کا ٹیکسٹ کھول کر چیک کیا_

"ناراض ہو گئے ہو کیا... " ٹیکسٹ کے ساتھ ساتھ سوری والا اموجی بھی تھا_____

"نہیں بہت خوش ہوں..... تمھاری مہربانی پر_" اس نے بھی ٹائپ کر کے ثمین کے موبائل پر سینڈ کیا

_____

"ایلی اچھا لگتا ہے ایسے... بابا تھے_" ثمین جلدی جلدی ٹائپ کر رہی تھی_____

"وہاں نہیں تھے....روم میں تھے بابا_" اس کا شکوہ پڑھ کر ثمین ہولے سے مسکرائی_____

"تھے تو نا اور اگر بابا اٹھ کر آ جاتے تو_" ٹائپ کرتے ہوئے پھر سے سر اٹھا کر سوفے کی طرف دیکھا... وہ اب بھی اس سے بے نیاز نظر آ رہا تھا نگاہیں موبایل پر تھی اور انگلیاں ٹائپ کر رہی تھی_____

"بابا کی بچی... بابا بہت سمجھدار انسان ہے_ تمھاری طرح بیوقوف نہیں_ "ایلیار نے ٹیکسٹ کے ساتھ غصے والا اموسینڈ کیا....

"میں بے وقوف ہی صحیح..زرا سا قابو نہیں تم میں..بدتمیزوں کے سردار ہو تم_ "اس کے غصے پر، ثمین نے بھی ناک سے دھواں چھوڑنے والا اموبھیجا_____

"تمھارا بس چلے تو مجھے کبھی موقع نہیں دو، مجھ سے دور ہی رہو_ "ایلیار کے ٹیکسٹ کو پڑھ کر ثمین کو اب ہنسی آئی_____

"یعنی کبھی نہیں دیا موقع..... " ثمین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اس نے آگے ٹائپ کیا_ "کیا تمھارے بنا اور تمھاری شدتوں سے کبھی دور رہی ہوں میں_ تمھیں تو میں نے رخصتی سے پہلے ہی موقع دے دیا تھا مسٹر بدتمیز مجنوں_ "اس بار کا اس کا پیغام پڑھ کر ایلیار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی_ اتنی دیر میں پہلی بار اس نے

گردن موڑ کر ثمین کی طرف دیکھا_ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی، اس کے دیکھتے ہی بہت معصوم سی شکل بنا کر موبائل ہاتھ میں لئے لئے اس نے کان پکڑ کر جیسے اسے منایا تھا_____

ایلیار فوراً سوفے سے اٹھ کر بیٹھ گیا_ ایک نگاہ فائق صاحب کے بیڈ کی طرف دیکھا.... ان کی آنکھیں بند تھی، وہ اب سو تک سو چکے تھے_ ان کی دواؤں میں نیند کی بھی ڈوز رہتی تھی جس کی وجہ سے ان کے اٹھنے کا کوئی امکان نہیں تھا_ ایلیار سوفے سے اٹھ کر آہستہ قدموں سے چلتا ثمین کے بیڈ کی طرف بڑھا_ تو وہ گھبرا کر اٹھ کر بیٹھ گئی_ ایلیار آکر سیدھا بیڈ پر چھڑ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا_____

"آ گیا میں.... اب مجھے مناؤ، جس طرح دل کہے اس طرح_" بیٹھتے ہی اس نے ثمین کا ہاتھ تھام لیا، لبوں پر مسکراہٹ کھل گئی تھی_____

"کیا مناؤں.... تم یہی سوؤں گے کیا_" _بڑی بیچارگی سے ایک نظر فائق صاحب کے بیڈ کی طرف اور دوسری نظر اس نے ایلیار پر ڈال کر آہستہ سے پوچھا_____

"کہو تو روم سے ہی باہر چلا جاؤں، تمھیں چین پڑ جائے گا_" ایلیار نے جل کر اس کی پیشانی پر دو انگلی ماری

_____

"اف میرا یہ مطلب تو نہیں تھا_" ثمین بہت بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"بالکل جائز شوہر ہوں تمھارا... وہ بھی بچپن کا شوہر پھر بھی تم ایسا بیہیو کرتی ہو جیسے بوائے فرینڈ ہوں تمھارا_" اس بار وہ ناراضگی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر ثمین کے بغل میں تکیہ برابر کر کے لیٹ گیا، روٹھا ہوا محبوب ثمین کو اس پر پیار سا آیا_____

"ہاں تو کیا کروں.... بیوی ہوں تو کیا سب کے سامنے گلے کا ہار بنی رہوں_" وہ زرا سا گردن موڑ کر فائق صاحب کو دیکھ کر ایلیار کے اوپر جھکی ایلیار نے اسے اپنے بازوؤں میں فوراً بھر لیا..... "گلے کا ہار نہیں میری جان بن کر رہو_" بہت ہی پیار سے وہ اس کے پیشانی ہر آتے بالوں کو پیچھے کر رہا تھا_____

"جان تو ہوں ہی_" ثمین نے ٹھوڑی اس کے سینے پر رکھ کر بہت ہی اترا کر کہا_____

"اسی لئے اتراتی ہو... جانتی ہو نا بندہ بشر غلام ہے آپ کا کچھ کر نہیں سکتا_ "اس کا موڈ بھی اب تبدیل ہو گیا تھا، نگاہوں میں محبت کا جہان سمائے وہ اب بھی اس کی پیشانی پر آتے بالوں کو پیچھے کر رہا تھا_____

"اترانے کی بات تو ہے ہی.... ایلیار زین علی کی جان ہوں کوئی ایسے ویسے کی نہیں نا_ "بہت ہی محبت سے اس نے ایلیار کی ناک ایک انگلی سے چھوئی_

"اوے میری جان.... دل خوش کر دیا تم نے_ "مارے خوشی کے ثمین بازوں میں بھر کر جکڑ لیا_____

"بس دور سے ہڈی توڑوں گے کیا_ "ثمین نے جل کر خود کو چھڑانا چاہا_____

"تمھارے دور کی ایسی کی تیسی_ "ایلیار نے بہت ہی احتیاط سے ایک ہی جھٹکے سے ثمین کو بستر پر گرا کر اسے اپنے گھیرے میں لے لیا_____

"اللہ ایلی تم نے گھر میں سب کو اپنی بے شرمی کے مظاہرے دکھادئے ہیں_ کم سے کم بابا کے سامنے تو مت کرو _"کوئی چارہ نا پا کر اس نے بس اس کے بازوں پر مکے برسائے تھے_____

"تمھیں ایسا اپنے عشق کا فخر بخش دوں گا کی آپ کے بابا مغرور ہو جائے گی، اتنا چاہتا ہوں ان کی بیٹی کو_ "پیار کے امرت میں ڈوبی ایلیار کی سچی محبتوں کے جملے ثمین کے کانوں میں رس کی طرح گھلے تھے_ دور ہونے کی ساری مزاحمت دم توڑ گئی_____

"مغرور تو تم نے مجھے کر دیا ہے، تمھاری چاہت مجھے ہواؤں میں اڑاتی ہے_" وہ اس کی نگاہوں کی تپش سے پگھل کر اب بس اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے بس اپنی محبت کا سرور بخش رہی تھی _ایلیار نے بھی جھک کر کتنے ہی بوسے اس کے چہرے کے ہر نقش پر چھوڑے تھے_ ثمین آنکھیں بند کئے اس محبت میں ڈوبی تھی_ پھر آنکھیں کھول کر ایلیار کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا.... " اب تو ناراض نہیں ہو نا_" مدھم آواز میں مدہوشی سے تھی_____

"ناراض اور تم سے.... ہو ہی نہیں سکتا_" فرط محبت سے اس کے ہونٹوں کو شدت سے چوم کر وہ پھر سے تکیہ پر دھم سے گر کر ثمین کی سائڈ میں لیٹ گیا_____

"پھر اتنا منھ کیوں پھلائے ہوئے تھے_" ثمین کہنی تکیہ پر رکھ کر اس کے پر کشش چہرے کو اپنی نگاہوں میں بھر رہی تھی_____

"اگر اس وقت ایسا نا کرتا تو گارنٹی دیتا ہوں کی ڈیڈ کے سامنے تمھیں اٹھالے جاتا اور پھر تم چیختی رہتی_" بہت ہی شوخی سے گردن موڑ کر ثمین کو دیکھا بھی اور ایک ہاتھ سے اس کی ناک بھی چٹکی میں دبا کر ہلائی_____

"بہت بے شرم ہو_" ثمین اس کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر سیدھی ہو کر لیٹ گئی_____

"صرف آپ کا قصور ہے، دیوانہ بناڈالا ہے بلکہ اپنا مجنوں اور اب ایک عدد بچے کا بابا بھی_" اس بار ایلیار کہنی کے بل اونچا ہو کر ثمین کے چہرے کو دیکھنے لگا، خوشی اس کی آنکھوں میں پھوٹی پڑ رہی تھی_____

"ایلی مجھے اتنا مت چاہو مجھے ڈر لگنے لگتا ہے... تمھارے بنا ایک پل گزارنا میرا مشکل ہو گیا ہے_ اتنے دن سے تم سے دور رہنا دوبھر ہو گیا تھا_" وہ کروٹ بدل کر ایلیار کے سینے سے لپٹ گئی_____

"اور میرا تو سانس لینا بھی تمھارے بنا مشکل ہے ثمین.... تم سے دور رہنا ساری ساری رات نیند نہیں آتی حالانکہ تم سے موبائل پر بات بھی کرتا تھا... چیٹینگ بھی، مگر تمھیں دیکھے بنا، تمھیں چھوئے بنا میرا جینا بہت مشکل تھا اور آج تمھیں اپنے پاس پا کر اسی لئے میں اتنا بے قرار ہو گیا تھا_" ثمین کو اپنے بازوؤں میں بھرے وہ اس کی گردن میں اپنا چہرہ رگڑتا بوجھل ہوتی آواز میں بول رہا تھا_ دونوں ایک ہی کروٹ میں لیٹے ایک دوسرے کی بانہوں میں چھپ جانا چاہتے تھے_____

"اور آج تم میرے پاس ہو میرے دل کے پاس میری بانہوں میں_" ایلیار کی بیقراری پر ثمین نے اپنا چہرہ اس کے سینے سے ہٹا کر ایلیار کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شوخی سے کہا .....

"تب تو بابا کا شکریہ ادا کرو کی وہ کام سے چلے گئے اور بابا نے روک لیا_" کہنے کے ساتھ ہی پھر سے اسے اپنے سے زرا سا دور کیا_____

"ممی کا ڈر نہیں ہوتا تو ڈیڈ تمھیں گھر جانے دیتے مگر وہ اب بھی بے اعتبار ہے_ "ایلیار سرد آہ بھر کر ثمین سے الگ ہو کر پھر سے سیدھا ہو کر لیٹ گیا_____

"اداسی نہیں چلے گی.... ابھی بس صرف ہماری باتیں، ہماری محبت_ "ثمین نے فوراً اس کا بازوں اپنی کمر میں ڈال کر اسے خود سے لگانا چاہا_ ایلیار مسکرا کر پھر سے اسی کروٹ ہو گیا_____

"تو پھر اجازت دو نا_ "ثمین کے ہونٹوں پر اپنی انگلی پھیری آنکھوں میں چاہتوں کا نشا سا تھا_____

"پھر شروع ہو رہے ہو تم_ "منھ بنا کر کہا گیا_____

"تم ختم نہیں کرتی نا_ "ایلیار لگاتار اس کے ہونٹوں پر انگلی پھیر رہا تھا_____

"بالکل نہیں ابھی جاؤ سوفے پر سو جاؤ_ "ثمین نے اس بار اسے خود سے پرے کر دیا_____

"سو جاؤں..... اتنے دن سے دور ہوں تم سے، وہ بھی سوفے پر سو جاؤں_ "ایلیار جیسے تڑپ اٹھا_____

"ایسا کہہ رہے ہو جیسے برسوں سے دور ہو"_ ثمین اپنی ہنسی دباتی سیدھی ہو کر لیٹ گئی_____

"میرے لئے برس ہی تھا_ "ایلیار نے سر ثمین کے شانہ پر رکھ کر بیچارگی دکھائی_

"اچھا بابا... بس کرو مان لیا، بہت ظلم ہوا تم پر، اب مجھے نیند آ رہی ہے، سونے دو، تمھیں معلوم ہے بھابھی کہتی ہے ایسے میں خوب سونا چاہیئے_" ثمین نے ہولے سے ہنس کر اس کا سر اپنے شانہ سے دور دھکیل کر بھابھی کا قول اس لئے دہرایا تاکی وہ اسے سونے دے_____

"ٹھیک ہے پھر چلو سوتے ہیں_" کہہ تو وہ صحیح رہی تھی اس لئے ایلیار نے آرام سے مان کر اسے پھر سے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا_____

"ایسے سوتے ہیں جاؤ سوفے پر_" ثمین نے منھ بنا کر زور لگا کر اسے دور کرنا چاہا_____

"آرام سے پڑی رہو.... میں نہیں جا رہا سوفے پر، ڈیڈ نے بھی پرمیشن دی ہے_" وہ بڑے آرام سے اسے خود میں سمیٹ کر آنکھیں بند کر کے سرشار سا بولا تھا_____

"ان ہی کی ڈھیل ہے... کہاں دیکھا ہو گا کسی نے اتنے ماڈرن باپ بیٹے نہیں بلکی سسر داماد_ "وہ بہت جل کر بولی تھی البتہ اب دور کرنے کی کوشش ختم کر دی تھی_____

" سسر داماد نہیں ہے ہم.... فضول میں رشتہ مت جوڑو_ "ایلیار آنکھیں بند کئے ہوئے سادگی سے بولا_

" ہمم زبردستی... " وہ ناک چھڑا کر آنکھیں بند کر چکی تھی، اب اسے ایسے ہی سونا تھا اس لئے مزاحمت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا_____

"ایسا لگ رہا ہے آج پھر سے زندہ ہو گیا ہوں"_ ایلیار نے ایک بار پھر اس کا سر چوم کر دوبارہ آنکھیں بند کر لی

_____

" ضروری ہے ایسے ہی سویا جائے ایلی، قسم سے تم بہت بد تمیز ہو زرا بھی شرم نہیں تم میں_ " ثمین نے ایک بار پھر کوشش کرنی چاہی_ سامنے ہی فائق صاحب کا بیڈ تھا وہ شرمندگی سی محسوس کر رہی تھی_____

" آپ کے سارے شکوہ گلے، گالیاں سر آنکھوں پر مگر اب بس سو جاؤ اور میرے بے بی کے ساتھ اس کے بابا کو بھی سونے دو_ " ایلیار نے اسے اور بھی خود سے لگا کر آنکھیں بند کئے کئے ہی ثمین کے پیٹ پر ہاتھ رکھا..... اب حال یہ تھا کی ایلیار کے بازوں پر ثمین کا سر تھا اور ایک بازوں اس کی کمر پر پیٹ پر رکھا ہوا تھا اور ایک پیر اس کے پیر پر تھا_____

"بد تمیز.... " ثمین جل کر بس اتنا بولی تھی پھر اس نے بھی سونے کی کوشش کی تھی کچھ ہی منٹوں میں وہ بے خبر ہو گئی تھی_ ایلیار بھی سکون سے نیند کی وادیوں میں اتر گیا_

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"اف گھر جانے کا احساس کتنا روح بخش ہوتا ہے، کوئی مجھ سے پوچھے..... ایسا لگ رہا ہے جیسے کتنے دنوں بعد گھر جا رہی ہوں، کیوں بابا آپ بھی ایسا فیل کر رہیں ہوگے نا_" ثمین بچوں کی طرح خوش ہو کر بیڈ پر بیٹھے فائق صاحب سے پوچھ بیٹھی.... آج فائق صاحب کو ڈسچارج ہو کر گھر جانا تھا اور وہ بار بار خوشی سے چہک رہی تھی

" تم کو اچھا فیل ہو رہا ہے تو مجھے بھی بہت اچھا لگ رہا ہے_" انہوں نے اپنے پاس بیٹھی ثمین کے گال تھپکے_" اب چکر نہیں آ رہے ہیں نا_" انہوں نے فکر مندی سے اس کے چہرے کو دیکھا... صبح سے وہ چکر کی وجہ سے

نڈھال تھی، ایلیار کے ساتھ ساتھ وہ بھی گھبرا گئے تھے... فوراً ڈاکٹر کو دکھایا تو ڈاکٹر نے کمزوری بتائی اسے ریسٹ کرنے کا بول کر زیادہ چلنے پھرنے سے منع کر دیا تھا_____

" جی نہیں اب میں بالکل ٹھیک ہوں، بس ویسے ہی چکر آ گئے تھے... آپ فکر مت کرے_" ان کے فکر دور کر کے وہ مسکرا کر بولی، ہاسپٹل روم میں اس وقت بس وہ دونوں ہی تھے، ایلیار ڈاکٹر کے پاس گیا ہوا تھا

_____

"خیال رکھا کرو نا گڑیا..." وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرائے، ثمین نے حیرت بھری خوشی سے کہا_" آپ نے بابا کی طرح مجھے گڑیا کہا_" اس کی بے پناہ خوشی سے چمکتی آنکھیں دیکھ کر وہ ہولے سے مسکرائے .....

"جب تمھیں پہلی بار گود میں لیا تھا نا اسی وقت تمھیں دیکھتے ہی میرے دل میں یہی خیال آیا تھا کی یہ تو میری کانچ سی گڑیا ہے... میں نوشی سے اکثر کہتا تھا کی میری بیٹی تم سے زیادہ گڑیا جیسی لگتی ہے_" یہ پہلی بار تھا کی وہ ثمین کو دیکھتے ہوئے نوشی کا ذکر کر بیٹھے... ثمین نے ان کی آنکھوں میں اپنی ماں کے لئے بے پناہ محبت اترتی محسوس کی تھی_____

"بابا... ایک بات کہوں.." ثمین انہیں دیکھتے ہوئے زرا جھجک کر بولی_____

"میری گڑیا کو مجھ سے کوئی بھی بات کرنے سے پہلے اجازت لینے کی ضرورت نہیں_" انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے دونوں گال پیار سے چھوئے، ثمین خوش سی ہو گئی، بے تحاشا خوشی کے احساس تلے وہ ان کے قریب کھسکی اور ان کے کالر درست کرنے لگی_____

"بابا.... آپ کے پاس میری ممی کی کوئی فوٹو نہیں ہے؟... میں نے آج تک اپنی ماں کی فوٹو بھی نہیں دیکھی، وہ کیسی تھی، کیسی دکھتی تھی.. سب کہتے ہیں کی وہ میری جیسی تھی.... پلیز بابا آپ کے پاس تو ان کے فوٹوز ضرور ہوگے، آپ کی شادی کے یا پہلے کے... پلیز بابا مجھے دیکھنا ہے اپنی ماں کو... مجھے فوٹو دکھائیں گے نا_"ان کی شرٹ کے کالر کو چھوتے ہوئے وہ بڑی حسرت سے ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے فرمائش کر رہی تھی لیکن فائق صاحب چپ کے چپ ہو کر رہ گئے .....

بیٹی نے پہلی بار ان سے کچھ مانگا بھی تو کیا.... جو وہ اسے دے کر غموں کے پہاڑ اس کے سر پر نہیں توڑ سکتے، انہیں سمجھ میں نہیں آیا آخر وہ کس طرح سے اسے سمجھائے یا انکار کرے کی ثمین کا دل بھی ناٹوٹے اور نوشی یا سارا کا راز بھی چھپا رہ جائے_____

"بولے نا بابا فوٹو ہے نا آپ کے پاس_"وہ سراپا ان کے جواب کی منتظر تھی اور وہ بے بس .....

"نوشی آنٹی کی فوٹو ڈیڈ کے پاس ہے یا نہیں ہے یہ نہیں جانتا مگر میں نے تمھاری بچپن کی فوٹو بہت دیکھ رکھی ہے.. ناک بہاتی... مٹی کھاتی... اور ایک تو ایسی کالی پیلی گندی سی کی میں دیکھ کر ڈر گیا تھا کیوں ڈیڈ_" وہ مشکل میں گھرے تھے کی کھلے ڈور سے روم کے اندر آتے ایلیار نے لگاتار سنجیدگی سے بولتے ہوئے جیسے اس نے انہیں بہت بڑی مشکل سے نکال دیا کیونکہ اتنا سن کر ثمین اپنی فرمائش بھول کر ایلیار کو گھورنے لگی ....

فائق صاحب نے شکر کی سانس لے کر ایلیار کی طرف تشکر بھری نظروں سے دیکھا، وہ آنکھوں سے تسلی دے کر ثمین کی طرف دیکھنے لگا_____

"سچ کہہ رہا ہوں یار، ایسے کیوں گھور رہی ہو... وہ کیا ہے نا.... تم تھی تو گڑیا مگر افریقی گڑیا پتہ نہیں کیسے گلابی ہو گئی... ڈیڈ کوئی پینٹ وینٹ تو نہیں کر دئے تھے آپ لوگوں نے اس کے چہرے پر_" وہ لگاتار شرارت سے بولتے ہوئے ثمین کو پوری طرح سے ثمین کی توجہ اس موضوع سے ہٹا چکا تھا_ اندر آنے سے ہی پہلے اس نے ثمین کی بات سن لی تھی اور اس سے پہلے فائق صاحب مشکل میں پڑ جاتے اس نے ثمین کے دماغ سے اس خواہش کو فل حال نکال پھینکا... وہ خونخوار بلی بنی اسے بری طرح سے گھور رہی تھی_____

فائق صاحب نے بے اختیار ایک قہقہہ لگایا اور ثمین کا پارہ اور بھی ہائی ہو گیا... "خود تو اب بھی افریقی کا بچہ لگ رہا ہے اور مجھے کہا جا رہا ہے.... میں ہمیشہ سے بہت کیوٹ ہوں.. تم رہے ہو گے ایسے... بابا آپ نا مجھے اس کے بچپن کے فوٹو دکھائے ابھی کا ابھی_" وہ ایلیار سے چبا چبا کر کہتی ایک دم سے فائق صاحب سے ضدی لہجے میں بولی

_____

"اوہ... میڈم میں ہمیشہ سے ہینڈسم بچہ رہا ہوں، چاہو تو ڈیڈ سے پوچھ لو_" وہ فائق صاحب کے قریب آتے ہوئے ثمین کو چڑا رہا تھا_____

"اللہ رے یہ خوش فہمیاں_" اس کی اتراہٹ پر ثمین نے منہ بنا کر چڑایا_____

"اچھا بس کرو تم دونوں... اب تو مجھے اپنے آنے والے پوتے پلس نواسے یا نواسی کی فکر ہے کہیں وہ اس جنگجو نا ہو جائے_" وہ دونوں مشکل سے ہی چپ ہوتے کی فائق صاحب نے ہنستے ہوئے بول کر جنگ ختم کروادی... ثمین ایلیار سے رخ موڑ کر پاس رکھی کرسی ہر بیٹھ گئی اور ایلیار مسکراتے ہوئے فائق صاحب کا بازوں تھام کر بولا .....

"ڈیڈ ڈاکٹر سے پرمیشن لے لی ہے، کار ہاسپٹل گیٹ پر آچکی ہے اور اب چلے ہم لوگ گھر چلتے ہیں "_

"آؤ بیٹا... گھر چلتے ہیں_" وہ اتنی محبت سے اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر بولے کی ثمین سارا غصہ بھول کر خوشی خوشی ان کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئی_____

ایلیار اور ثمین کے ہمراہ وہ گیٹ تک اور پھر وہ خود بیک ڈور کھول کر آرام سے بیٹھ گئے، ثمین فرنٹ ڈور کھول کر ایلیار سے ناراض ناراض سی ہو کر بیٹھی تھی_____

exponovels

ایلیار نے کار اسٹرارٹ کرتے ہوئے زرا سا گردن موڑ کر پیچھے بیٹھے ہوئے فائق صاحب کو دیکھا وہ اسے دیکھ کر مسکرا دئے تھے، ان کے چہرے پر چھائی خوشی کی چمک، آسودہ مسکراہٹ ایلیار کے دل میں سکون اتر گیا، ایسا ہی تو دیکھنا چاہتا تھا وہ انہیں..... پھر گردن سیدھی کر کے پاس بیٹھیں ثمین کو بھی ایک نظر دیکھا جو ناراضگی کے طور پر کار کی ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی_____

"اتنی خاموش کیوں ہو گئیں میری گڑیا_" کار روڈ پر دوڑ رہی تھی اور وہ دونوں بالکل چپ تھے... فائق صاحب نے فوراً ثمین کی خاموشی محسوس کی تو پوچھ بیٹھے_____

"آپ کے داماد نے مجھے کالی نیلی پیلی بولا اور افریقی بھی اور آپ نے اسے سسر بن کر ڈانٹا بھی نہیں اس لئے_" روٹھی روٹھی وہ اسی طرح باہر کی طرف دیکھتی ناراض بچوں کی طرح بولی کی ایلیار کے قہقہہ کے ساتھ، ان کی

ہنسی بھی شامل ہو گئی_ ثمین اور بھی خفا ہو کر پوری طرح سے رخ موڑ کر کار ونڈو کی طرف دیکھنے لگی

_____

"ایلیار کی تو عادت ہے مزاق کرنے کی... تم برا مت مانا کرو.... کچھ بولو نا بیٹا_ "انہوں نے پیار سے کہہ کر اسے منانا چاہا... ثمین نے گردن موڑ کر ہنستے ہوئے ایلیار کو دیکھ کر منھ ٹیڑھا کیا_____

"کیا ڈیڈ اتنی مشکل سے تو خاموش ہوئی تھی، آپ میڈم کو زیادہ سر پر نہ چھڑائے بہت پریشان کرتی ہے بعد میں _"ایلیار نے شرارت سے ایک ہاتھ اسٹیرنگ سے ہٹا کر اس کے پھولے گال چھوئے ثمین نے زوردار ہاتھ اس کے ہاتھ پر مارا تھا_____

"میں نا اب بالکل بھی تم سے نہیں بولنے والی اور اب ڈلیوری تک میں بڑی ماں کی پورشن تک رہوں گی_ "ثمین نے ہمیشہ کی طرح وہی دھمکی دی جس سے ایلیار کی جان جاتی تھی_____

"تمھیں لے کر بھاگنے والا ہوں... وہاں دیتی رہنا مجھے یہ دھمکی_ "اس کی طرف جھک کر ایلیار نے اس کے کان میں سرگوشی کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے گال بھی اپنے ہونٹوں سے چھو لئے اور تیزی سے پھر سیدھا ہو گیا.... ادھر ثمین اس کی اس شوخ جسارت پر سرخ ہو گئی، بہت گھبرا کر زرا سا گردن موڑ کر بیک سیٹ پر دیکھا... فائق صاحب اب آنکھیں بند کئے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آرام دہ حالت میں بیٹھے تھے_____

"کبھی مت سدھرنا..." وہ مسکراتے ایلیار کو دیکھتی بہت ہولے سے بڑبڑائی، ایلیار نے گردن موڑ کر آنکھ مارنے کے ساتھ ہونٹ گول کر کے فلائنگ کس بھی اس کی طرف اچھالی تھی، ثمین بس مٹھیاں بھینچ کر اور دانت کچکچا کر کار سے باہر دیکھنے لگی_____

کار گیٹ کے اندر داخل ہوئی تو فائق صاحب آرام سے کار سے نیچے اترے تھے.... ایلیار بھی اپنی طرف کا ڈور کھول کر اترا.... پھر کار کے اطراف میں گھوم کر دوسری طرف آ گیا.... اس نے ہاتھ فائق صاحب کو تھامنے کے لئے بڑھایا_ "میں خود چل لوں گا ایلی_ "انہوں نے ایک بھرپور نگاہ اپنے زین کے آشیانہ پر ڈالی پھر ایلیار کو پیار سے منع کیا_ ایلیار مسکرا کر پیچھے ہٹ گیا_____

"میں چاہتا ہوں.. آج میں اپنی بیٹی کا ہاتھ تھام کر خود اس گھر میں لے چلوں.... چلوں گی نا ثمین_ "انہوں نے کار سے اترتی ثمین کا ہاتھ تھام کر ایک دم سے اپنی برسوں پرانی خواہش کا اظہار کیا تو ثمین نے فوراً سر ہلا کر ان کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ رکھ دیا_ ایلیار خوشی سے مسکراتا ہوا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا_____

"آؤ ایلی... آج ہم دونوں باپ بیٹا ثمین کو لے کر اس گھر کے اندر چلے، یہ زین کی خواہش تھی کی وہ ثمین کو تمھارے ساتھ اس گھر میں لے جائے_ "انہوں نے مڑ کر ایلیار کو دیکھا، ایلیار اسی طرح مسکراتے ہوئے ثمین کے دوسری طرف آ کر کھڑا ہو گیا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا... ثمین نے ایک نگاہ اس کا چمکتا چہرہ دیکھا اور پھر اپنی ہتھیلی اس کی پھیلی چوڑی ہتھیلی پر رکھ دی، ایلیار نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا .....

ثمین نے دونوں کے ہاتھ تھام کر اپنے قدم آگے بڑھائے لیکن نجانے خوشی کا احساس تھا کہ یا پیروں کی لرزش کا.... وہ بری طرح سے لڑکھڑائی..... " سنبھل کر_ "ایک طرف ایلیار اور دوسری طرف سے فائق صاحب نے اسے مضبوطی سے سنبھالا تھا_____

ثمین نے ایک طرف کھڑے اپنے بابا اور دوسری طرف کھڑے اپنے محبوب شوہر کو دیکھا..... دو مضبوط سہارے.... کسی بھی لڑکی کے لئے یہ سہارے کتنے فخر کا احساس دلاتے ہے وہیں لڑکیاں جان سکتی ہے، جن کے پاس دونوں سہارے ہو اور آج وہ اس احساس سے مالامال تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *.... *

ساقب نے فائق صاحب کی صحت یابی اور نئے آنے والے مہمان کی خوشی میں گھر میں ہی ایک پارٹی ارینج کر لی تھی.... دونوں ہی پورشن میں اچھے خاصے مہمان جمع ہو گئے تھے_ ملازمین بھاگ بھاگ کر ادھر ادھر دوڑتے کاموں میں بھی لگے ہوئے تھے اور سب کی خاطر مدارت بھی کر رہے تھے .....

سوفے پر بیٹھے فائق صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ باتوں میں بزی تھے، بات بات پر مسکراتے آج وہ بہت خوش نظر آ رہے تھے.... ان ہی کی طرف دیکھتے ایلیار نے شکر کے احساس سے لبریز ہو کر چھت کی طرف دیکھا ،پھر ادھر دیکھا جہاں بڑی ماں مہمان خاتونوں کے ساتھ مصروف تھی_ ساقب بھائی بھی اپنے دوستوں کے ساتھ نظر آ رہے تھے، بچوں کا کہیں بھی پتا نہیں تھا_____

بس یہاں نہیں تھی تو وہ نگار تھی، اس کی ممی، صبح سے ہی نجانے وہ کہاں غائب تھی..... ایک دم سے ایلیار کو وحشت نے آگھیرا تھا_ دل و دماغ پر ایسی بے زاری چھائی کہ سارے منظر سے دل اچاٹ ہو گیا اور ایسا اچاٹ ہوا کہ پھر اس کا دل ہی نہیں لگ رہا تھا..... وہ یہاں سے اٹھ کر بھاگ جانا چاہتا تھا مگر یہ دنیا کے دستور جسے نبھانے کے لئے وہ چہرے پر بناوٹی مسکراہٹ سجائے وہیں پر بیٹھا رہا_____

کچھ ہی دیر میں اس کے کچھ دوست بھی آ گئے تھے اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ، ایلیار کو نا چاہتے ہوئے بھی ان سے خوشحالی سے ملنا پڑا ان سے ملنے میں مصروف تھا کی ساقب اس کے قریب آ گئے.... "ایلی تم میرے ساتھ آؤ زرا _" ساقب بھائی نے اس کے پاس آ کر اس کے بازو کو تھاما وہ سب سے اسکیوز کرتا ان کے ہمراہ ہو لیا_____

" میں کہیں بھاگا نہیں جا رہا، آپ میرا بازوں تو چھوڑے_" ایلیار نے یوں اپنے بازو دبوچ کر لے چلنے پر دہائی دی_____

"کیا پتا اگلی بار کی طرح اس بار بھی بھاگ جاؤ_" رخصتی والے دن کا حوالہ دے کر وہ اس کا بازوں آزاد کرتے ہوئے ہنسے_____

"اگر یہ مزاق تھا تو بالکل بھی ہنسنے کے لائق نہیں_" ان کے ساتھ چلتے ہوئے برا مان کر انہیں دیکھا_____

"یہ اس لئے تھا کہ ہنسو اور یہ بارہ بجاتی شکل درست کرو_" انہوں نے پیار سے اس کے گال نوچے_____

" میں عاقب اور عادل نہیں_" وہ اپنا گال نوچے جانے پر چڑا_____

"قد میں بھلے ہی تم مجھ سے کچھ زیادہ ہو مگر ہو بالکل میرے عادل اور عاقب کی طرح_" انہوں نے اسے شانہ سے لگالیا، ایلیار کی ساری بے زاری دل پر چھائی اداسی دور ہو گئیں، بھلا جس کے اطراف میں اتنے چاہنے والے موجود ہو وہ کیونکر پریشان و غمگین رہے_____

"مائی سویٹ بگ برو_" وہ بھی ان کے کاندھے سے لگا_____

"آجاؤ، سب ثمین کو دلہن بنارہیں ہیں، میرا شیر دلہا بن کر تیار ہو جائے_" انہوں نے اس کے ہاتھ تھام کر اپنے پورشن کی طرف کھینچا،

"ناٹ اگین.... یہ آپ کو اور بھابھی کو کیا آئڈیا آگیا کی اس میں ہماری دوبارہ رخصتی بھی کر دے.... مجھے نہیں بننا دلہا، آپ میری دلہن کو بس مجھے سونپ دے، میں چلا اپنے روم میں_" وہ ہاتھ چھڑا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا، نجانے بھابھیپ ثمین کو صبح سے لے کر کس کمرے میں گم ہو گئی تھی.... اس کی نگاہیں اسے ڈھونڈتے ہوئے بچوں پر بھی پڑی.... بچے اپنے ڈھیر سارے کزنز بچوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھے.....

ایلیار یہی سوچ رہا تھا کہ تبھی بچے ابھی تک اس کے پاس آئیں نہیں، وہ عادل اور عاقب کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ساقب نے اس کا ہاتھ کھینچا_____

"بچوں کو رہنے دو اپنے میں مست، چاچو کو دیکھ لیا نہ تو تمھیں چھوڑنے والے نہیں، میرے ساتھ چلو ابھی_" اس کے لاکھ اعتراض پر بھی انہوں نے اسے اپنے کمرے میں لا کر ہی دم لیا_____

" چلو شاباش، اسے پہن کر جلدی سے تیار ہو جاؤ_" انہوں نے بیڈ سے اٹھا کر نئے کپڑے اس کے ہاتھ میں تھمائے_____

" بھائی کیا ہے یہ سب، پہلے پارٹی پھر مہمانوں کو جمع کر لیا، اب یہ سب، ہماری شادی ہوئے دو مہینے سے زیادہ ہو گئے ہیں_ "اس نے کپڑے دیکھ کر کوفت سے کہا_____

"یہ سب انکل کی صحت یابی کی خوشی اور تمھارے باپ بننے کی خوشی میں ہے اور اب ہم سب کی خواہش ہیں کہ تم دونوں آج سے زندگی کی نئی شروعات کرو_ "انہوں نے اس کے شانہ پر ہاتھ رکھا_____

"نئی زندگی کی شروعات_ "وہ تلخی سے مسکرایا_ "مہمانوں سے جاکر پوچھ لیں کی وہ ممی کے نا ہونے پر کیسی باتیں بنا رہے ہیں، ڈیڈ مریض تھے اور ان کی بیوی ہی غائب ہے، نئے مہمان کی دادی ہے مبارک باد دینا چاہتے

ہیں لوگ مگر خبر نہیں وہ کہاں ہے_ ہر بار ایک نیا موضوع لوگوں کو مل ہی جاتا ہے ایلیار زین علی کو تماشہ بنانے کے لیے_ "وہ بہت تلخ ہوا تھا، ہاتھ میں پکڑے کپڑوں کو بیڈ پر اچھالا_____

"ماروں گا ایک جما کر تو پدماغ صحیح ہو جائے گا، تمھیں کب سے لوگوں کی پرواہ ہو گئی_ "انہوں نے پیار بھری جھڑکی دی_____

"مار لے مگر بھائی میری زندگی میں یہ کڑواہٹ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی_ "وہ سر جھکا کر بیڈ پر بیٹھتا بہت ہی دکھ سے بولا_____

"مامی کی وجہ سے پریشان ہو_ "ساقب اس کے قریب ہی بیٹھ گئے اور اس کا ہاتھ تھام کر پیار سے کہا.... "دیکھو ایلی اب تمھیں انہیں ایسے ہی روپ میں اکسیپٹ کرنا ہو گا_ وہ کبھی نہیں بدل سکتی "_

"بھائی وہ خود کو بدل نہیں سکتی کیا میرے لیے بھی نہیں_" ایلیار خود کو بہت بے بس سا محسوس کر رہا تھا

"ایلی سوری مگر مجھے کہنا پڑ رہا ہے مامی فطری طور پر خود غرض ہے وہ کبھی نہیں بدل سکتی_" ساقب جو کہہ رہے تھے حقیقت تھی ایلیار کا سر اور بھی جھک گیا_" جانتا ہوں بھائی کبھی اسی نیچر پر ان کے فخر کرتا تھا_" وہ بہت تلخی سے ہنسا تھا

"تمھارا کوئی قصور نہیں جب ان کی نیچر ہی ایسی ہے ایلیار... مامی نے جو بھی کیا مگر ہم بالکل نہیں چاہیں گے کہ ہمارے خاندان کی عزت زمانے بھر میں اچھالی جائیں، مامی بزنس ڈیلینگ کے سلسلہ میں لندن گئیں ہیں بس، اور کچھ نہیں، جو کچھ ہوا وہ اسی دن دفن ہو چکا، ہم کیا، خود فائق انکل نہیں چاہتے کہ اس بات کا کوئی بھی ذکر

سارے زمانے میں ہو_ "ساقب نے اس کا ہاتھ تھام کر تھپکا ایلیار نے سکون سے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولی دل سے آخری کانٹا بھی بڑی دیر کے بعد نکلا تھا_____

یہ سچ تھا کہ اب تک لوگوں سے، خاندان والوں سے بھاگنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ کہیں اس سے کوئی نگار کے بارے میں نہ پوچھ لے..... انہوں نے جو کچھ کیا تھا صرف عمر بھر کا روگ ہی نہیں احساس جرم اور شرمندگی بھی اسے بخش دی تھی_ سر اٹھا کر جینے کا غرور بھی چھینا تھا، ابھی تک وہ نظریں ملا کر بات کرنے میں سے سب سے ڈر رہا تھا لیکن اب اس نے گہری سانس لی_____

نگاہوں میں فائق صاحب کا مرتبہ اور بلند ہوا_ کون معاف کرتا ہے کون چاہتا ہے کہ برباد کرنے والوں کو کوئی اچھے الفاظ میں یاد کریں اس کی ظاہری امیج ہمیشہ اچھی بنی رہیں مگر انہوں نے اس کے لئے نگار کی وہیں امیج بنائیں رکھی جیسی وہ دوسرے لوگوں کے لئے تھیں، ساقب اس کی کیفیت سمجھتے ہوئے بس تسلی بخشنے کے لئے اس کے ہاتھوں کو تھپک رہے تھے_____

"اب ان باتوں کو چھوڑو، جن کے تصور میں بھی بس تکلیفیں ہیں، سارے اندیشہ، ساری بے زاری دور کر کے جلدی سے آ جاؤ، ورنہ اگلی بار تم غائب ہوئے تھے، اور اس بار نیلم ثمین کو روم میں جانے نہیں دیں گی_" کہتے کہتے انہوں نے آخری جملہ شرارت سے ادا کئے_____

"ایسی ہی آنے نہیں دیں گی_" وہ بھی سب بھلا کر دھونس سے بولا وہ ہنس پڑے پھر بیڈ سے اٹھتے ہوئے کپڑے بھی اٹھا کر اس کی طرف پھینکا ایلیار نے فوراً کپڑوں کو کیچ کیا_____

"اب فضولی چھوڑو اور چینج کر کے جلدی سے آؤ_" کہتے کہتے وہ کمرے سے نکل گئے ایلیار شانہ اچکا کر واش روم میں گھس گیا، نک سک سے تیار ہو کر اس نے آئینہ پر ایک نگاہ ڈالی.... " پرفیکٹ" کہتے ہوئے کوٹ پہن کر اپنے اوپر پرفیوم اسپرے کر کے ایک بار پھر اپنے بالوں میں ہیر برش پھیرا_____

"ڈن، ہم تو تیار ہو گئے اب صنم کے جلویں بھی دیکھ لیں_ "مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی تھی_ دل اس کے خیال سے ہی سرشار سا ہو رہا تھا_____

" چل بیٹا ایلیار کچھ دیر اور صبر کر لے، ابھی نیچے ظالم سماج کا ایک جمع غفیر ہیں_ "اپنے دل میں مچلتے جذبات کو سمجھا کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا_____

"آ گیا آپ کا بچہ.... " جیسے ہی وہ نیچے آیا، ساقب بھائی بڑی ماں سے بولے، سب کی نگاہ اس پر جمی تھیں، مطمئین، خوشی سے دمکتا، فائق صاحب کے دل اطمینان سے بھر گیا_____

"کتنا اچھا لگ رہا ہے میرا بچہ، بالکل شہزادہ، اللہ نظرِ بد سے بچائے ہمیشہ_" بڑی ماں خوشی سے آگے بڑھیں، ایلیار نے فوراً آگے بڑھ کر ان کے آگے سر جھکایا اس کی پیشانی پر پیار دے کر وہ اس کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ آئیں_____

"ہمیشہ ایسے ہی خوش رہا کرو_" فائق صاحب نے بڑھ کر اسے گلے لگایا وہ ان کے گلے لگ کر وہی ہمیشہ والا سکون محسوس کر رہا تھا..... " بہت ہینڈسم لگ رہا ہے میرا بیٹا_" انہوں نے اس سے الگ ہو کر اس کے شانہ کو تھاما _____

"اپنے ڈیڈ کا مقابلہ جو کرنا تھا_" وہ شریر ہوا، یہ سچ بھی تھا اس عمر میں بھی فائق صاحب بہت شاندار تھے_" شریر... " انہوں نے اس کے گال پر چپت لگائی _____

" صحیح تو کہہ رہا ہوں میں، آپ تو اب بھی " ....

" اچھا بس، بک بک نہیں_ "اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا فائق صاحب نے ہنس کر ٹوک دیا_____

"انکل صحیح کہہ رہے ہیں، بک بک بند، اور چپ چاپ بیٹھ جاؤ_ "ساقب نے اسے سوفے پر پکڑ کر بیٹھا دیا

"دولہا میاں تو آ گئے، دلہن کہاں ہے_ "ایلیار کے دوستوں نے شرارت سے ایلیار کو دیکھتے ہوئے آواز لگائیں

"دلہن بھی آجائیں گی، ایلیار بھائی سے کہیں اپنے حواس درست رکھیئے گا_ "نیلم کی کزنز وہاں آتے ہوئے بولی، وہ بس مسکرا دیا، اپنے گھر والوں کے علاوہ وہ کسی سے بھی ہنسی مذاق نہیں کرتا تھا، ہاں مگر اخلاق سے سب سے پیش آتا تھا، اس کی خوش اخلاقی اور نرم فطرت کی وجہ سے سب اسے پسند کرتے تھے_____

"ہمارے دوست کے حواس کبھی نادرست نہیں رہیں، بڑے مضبوط اعصاب ہیں ایلی کے_ "ایلیار کے دوست اب شروع ہو چکے تھے، پھر کیا تھا جوابی کارروائی بھی ہونے لگیں، ایلیار کان بند کر کے چپکے سے وہاں سے اٹھ کر قدرے پر سکون جگہ پر بیٹھ گیا_ کسی نے اس کے اٹھ کر جانا محسوس بھی نہیں کیا سب اپنی بحث میں لگیں تھے

_____

"چاچو، چاچو_ "عاقب اور عادل نے اب چاچو کو دیکھا تھا دونوں دوڑتے ہوئے سوفے پر چھڑ کر اس کے دائیں بائیں آکر اس سے لپٹ گئے_____

"اب یاد آئیں چاچو کی_" ایلیار نے فوراً انہیں اپنے بازوؤں میں بھرا_____

"ہم تو سارے کزنز کے ساتھ کھیل رہے تھے نا وہاں پر، ماما نے بتایا نہیں کہ آپ آ گئے ہیں_" عاقب کی معصومیت سے بولنے پر ایلیار نے فرطِ محبت سے اس کے گال چومے_____

"چاچو آپ گھر کیوں نہیں آتے تھے، میں نے بہت مس کیا آپ کو_" عادل نے اس کے گال پر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ پھیرے_____

"میں مل تو لیتا تھا آپ لوگوں سے وہاں ہاسپٹل میں_" اس نے اس بار عادل کو سینے سے لگا کر زور سے بھینچا

_____

"لیکن رات میں تو نہیں آتے تھے نا_ "اس نے پھر بھی شکایت کی_____

" تمھاری چاچی کو ڈر لگتا تھا نا، اس لئے نہیں آیا_ "اس نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی_____

" تب آپ چاچی کو ہماری طرح سے فائٹینگ سکھائیں نا تا کہ وہ بھوت کو بھگا دے_ "عادل کی معصوم بات پر وہ زور سے ہنس پڑا دور بیٹھی مہمان خواتین کے ساتھ باتوں میں بزی بڑی ماں نے اس کی طرف دیکھ کر شکر کا سانس لیا وہیں فائق صاحب اور ساقب بھی مطمئین ہو گئے تھے کہ وہ خوش تھا، سب سے الگ تھلگ بیٹھنے پر ان لوگوں نے دیکھ کر بھی اس سے کچھ کہا نہیں ایلیار کو ہنگاموں سے الجھن تھی، مزاق، شرارتیں سب بچوں، اور ان لوگوں تک ہی محدود تھی، اٹھ کر بھی اسی لئے گیا تھا کہ یہاں اب طوفان بدتمیزی مچ گئی تھی..... ساقب اور فائق صاحب نے ایک دوسرے کو دیکھا، پھر مسکرا کر مرد حضرات سے باتوں میں مصروف ہو گئیں

_____

" چاچی کو تمھاری فائٹینگ سکھا دیں نا تو تمھارے چاچو کی ایک ہڈیاں سالم نہیں رہیں گی_"اس نے گود میں بیٹھے عادل کے پاس جھک کر دھیرے سے کہا_____

" چاچو، چاچی دلہن بن کر بہت پیاری لگ رہی ہیں_"عاقب نے اس سے معصومیت سے کہہ کر اس کے آتش شوق کو اور ہوا دی_____

"ہم نے تو نہیں دیکھا_"اس نے منھ بنایا _____

"میں لے کر آتا ہوں آپ دیکھ لیں_"عاقب فوراً سوفے سے کود کر اتر کر بھاگا _____

"آپ نہیں لے کر آئیں گے چاچی کو_" اس نے عادل کے نرم ملائم پھولے پھولے گال چھوئے_____

"مجھے بس آپ کے پاس رہنا ہے_" عادل جم کر اس کی گود میں بیٹھ گیا، اس نے ہنس کر اس کے بال بکھیرے، تبھی ہنسی، قہقہوں کی گونج پر اس نے فوراً اپنی گردن موڑ کر ادھر دیکھا تھا، رنگ برنگے لباسوں سے سجی لڑکیوں کا ایک جھنڈ ثمین کے ساتھ تھا، ایک طرف کسی اور نے اور ایک طرف سے نیلم بھابھی اسے سنبھالیں ہوئے تھی، سامنے کوئی اور کھڑی اس کے نگاہوں میں رکاوٹ بنی تھی نجانے وہ کون سا دوپٹہ درست کر رہی تھی کہ ایلیار کو ثمین کا چہرہ دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا، اور جب وہ اپنا کام ختم کر کے دور ہٹی تو ایلیار پلکیں جھپکانا بھی بھول چکا تھا، دلہن تو وہ پہلے بھی بنی تھی اور ہوش تو تب بھی اڑے تھے.... مگر آج تو بات ہی جدا تھی، شاید ماں بننے کے نور نے اس کے حسن کو اور بھی دوبالا کر دیا تھا..... ایلیار کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کا چہرہ زیادہ گلابی ہو رہا تھا یا اس کے لباس کا عکس تھا، وہ جیسے سب بھول گیا تھا_____

" چاچی، آپ کو چاچو کو دکھانا ہے، انہوں نے ابھی تک آپ کو نہیں دیکھا ہیں_" عاقب دوڑتے قدموں سے ثمین کے پاس پہنچ گیا تھا، ثمین کے چوڑیوں، گجروں سے سجا ہاتھ تھام کر کھینچا_____

"ارے ارے سنبھل کر... چاچی ایسے دوڑ نہیں سکتی_ "نیلم نے پیار سے بیٹے کو ٹوکا... ثمین نے گھبرا کر عاقب کو دیکھا وہ تو پہلے سے اتنی نروس ہو رہی تھی اوپر سے یہ عاقب، اور سب کی ہنسیں، اس کا سر اور جھک گیا

_____

"اوکے ممابٹ میں لے جاؤں گا چاچی کو چاچو کو دیکھنا ہے_ "عاقب سمجھداری سے سر ہلا کر ثمین کے ہاتھ کو تھامے ہوئے تھا_____

"بیٹا، آپ کے چاچو دیکھ رہے ہیں اور کیا خوب دیکھ رہے ہیں، جیسے پہلی بار دیکھ رہیں ہو_ "نیلم نے ایلیار کو یوں ثمین کو دیکھتے ہوئے دیکھ کر بڑی زور کی ہنسی آرہی تھی_____

"میں لے چلوں گا چاچی کو_" عاقب ضد سے بولتا ثمین کا ہاتھ یوں ہی تھامے رہا، سب کھکھلاتی، ثمین سے سرگوشیاں کرتیں، ایلیار تک پہنچیں تھیں،_____

"دیکھیں چاچو، چاچی پیاری لگ رہیں ہیں نا، آپ بھی دیکھ لیں_" عاقب نے آخر کار اپنا کام پورا کر ہی لیا تھا اسے دکھانے کا، اس لئے اب ثمین کا ہاتھ چھوڑ کر پھر سے ایلیار کے پاس چھڑ کر بیٹھ گیا، عادل بھی اپنی گول گول چمکتی آنکھوں سے اپنی چاچی کو دیکھ رہا تھا، سب کی ہنسی، ایلیار فوراً ہوش میں آکر سنبھل کر بیٹھ گیا، بھابھی نے ثمین کو وہیں اس کے پاس بیٹھا دیا_____

" بڑی دھوم تھی تمھاری شرافت کی، ثمین کو دیکھتے ہی سب ختم ہو گئی_" نیلم ثمین کا ٹیکا درست کرتے ہوئے اس کے کانوں میں شوخی سے بولی _____

"بیوی کو دیکھنے میں شرافت کبھی ختم نہیں ہوتی اور بڑھتی ہے_" اپنے پاس بیٹھیں ثمین کو دیکھتے ہوئے وہ بھی انہیں کے انداز میں بولا، نیلم ہنس کر سیدھی ہو گئیں، بڑی ماں نے دونوں کے پھر سے صدقہ دیئے، قربانی کروائی.... دیر رات تک یہ ہنگامہ چلتا رہا تھا، دھیرے دھیرے مہمان ایک ایک کر کے رخصت ہونے لگیں تو گھر میں سناٹا چھانے لگا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"بھابھی میں چینج کروں گی اب_ "ثمین نے اپنے پاس آرام سے سوفے پر ٹیک لگا کر پیر اٹھا کر بیٹھیں نیلم سے کہا، اس وقت وہاں صرف وہ، بڑی ماں اور نیلم ہی بیٹھیں تھی، بچے تھک کر اب آرام سے دوسرے سوفے پر سو رہیں تھے_____

"چپ سے بیٹھیں رہو ابھی رسم بچی ہیں، ایلیار کو آنے دو_ "انہوں نے اپنی چوڑیاں اتارتے ہوئے اسے ڈپٹا

_____

"تھک گئی ہے بچی، آج ہی تو آئی ہے ہاسپٹل سے کب تک بیٹھیں گی تم پہنچا دو کمرے میں.... ایسے میں زیادہ بیٹھنا نہیں چاہئے... ثمین بچہ تم لیٹ جاؤ اب_ "بڑی ماں کو تھکی تھکی ثمین کی شکل پر رحم آیا تھا نیلم سے پیار سے کہا_____

" آرام ہی آرام کرنا ہے اب بس ایلی کو آنے دے، اس سے کام ہیں مجھے_ "نیلم رازداری سے ثمین کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی اتاری چوڑیاں سوفے پر ڈھیر کرتی جارہی تھی_____

"کوئی فضول سی ہی رسم ہو گی، آپ اپنے دیور کے ساتھ ہی پوری کر لیجیے گا، مجھے پہنچائیے کمرے میں، بلکہ میں بڑی ماں کے کمرے میں جاتی ہوں_ "ثمین ان کی رازداری پر مشکوک ہوئی تھی خفگی سے کہتی خود ہی اٹھنے کی کوشش کی_____

"آرام سے بیٹھو ورنہ حشر کر دوں گی تمھارا، بڑی آئی بڑی ماں کے کمرے میں جانے والی_ "نیلم نے اسے تیزی سے ڈانٹا، وہ منھ بناتی چپکی سی وہیں کشن رکھ کر دراز ہو گئی، بڑی ماں اور نیلم نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا

_____

"خود تو بوجھ سے آزاد ہو رہی ہے اور مجھے باندھا ہوا ہے، میں بھی اتار دوں جیولری_ "نیلم کو اب جیولری اتارتا دیکھ کر ثمین نے شکوہ کے ساتھ ساتھ التجا کی_____

"خبر دار جو ایک بھی سوئی کانٹا کم ہوا، چپ سے بیٹھوں بس_ "نیلم نے ہاتھ اٹھا کر دھمکی دی_____

" دیکھیں بڑی ماں_ "ثمین نے منہ بسورا_____

"ایلیار کو ہی بلا دو تم_ "بڑی ماں کو ثمین پر بھی رحم آرہا تھا اور ایلیار کا بھی خیال تھا انہوں نیلم سے کہا_____

"وہ مہمانوں کو گیٹ تک چھوڑنے گیا ہے، آتا ہو گا_ "نیلم پھیل کر بیٹھتے ہوئے اطمینان سے بولی _____

"اللہ کا شکر ہیں، سب خیریت سے گزر گیا، اللہ نے آزمائشوں کے بعد اتنی خوشیاں دے دی، شکر تھا کہ کسی نے نگار کے بارے میں زیادہ پوچھا نہیں_ "بڑی ماں اللہ کا شکر کرتی بہت مطمئین نظر آرہیں تھی_____

"ان کا ذکر ہی نہ کرے، مجھے تو سوچ سوچ کے ہی بس غصہ آتا ہے کہ کوئی عورت اتنی خود غرض کیسے ہو سکتی ہے، پہلے ثمین کی ممی کے ساتھ برا کر کے ان کا دل نہیں بھرا ہے جو اب تک کچھ بھولنے کو تیار نہیں... چلے شوہر سے کوئی مطلب نہیں مگر ان کے آنے والے پوتے کا سلیبریشن تھا مگر دیکھے شکل تک نہیں دکھائی_ "نیلم نے نفرت سے کہتے کہتے ہوئے ثمین کی طرف بھی دیکھا ثمین انہیں بہت عزیز تھی... اس کی ممی کے ساتھ جو ہوا انہیں اس کا دل سے افسوس تھا_____

"جو ہوا سو ہوا، نگار سے انصاف اللہ لیں گا مگر اب کوئی ضرورت نہیں پرانی باتیں دوہرانے کی، ایلیار کو تکلیف ہو گی، کچھ بھی ہو بہر حال اس کی ماں ہے، اتنی مشکل سے اپنا بچہ مجھے آج اتنا خوش نظر آرہا ہے، کیسے سرشار سا ہے اللہ اسے ہمیشہ خوش رکھے_ "ایلیار کے لئے ان کی آواز میں شہد گھلا ہوا تھا ہاتھ اٹھا کر دعا کی_____

"خوش کیوں نہیں ہو گا اتنی مشکل سے تو تم اس کے ہاتھ آنے والی ہو_ "نیلم نے کھسک کر چپ بیٹھی ثمین کے کان میں کہا ثمین نے ان کی شوخی پر ان کے بازوں میں زور سے چٹکی کاٹی.... " ہائے اللہ " وہ درد سے چیخی

_____

"کیا ہوا_ "بڑی ماں نے ثمین کو چٹکی کاٹتے دیکھا نہیں تھا نیلم کے چلانے پر گھبرا کر پوچھا_____

"بھابھی کے ہاتھوں میں بہت درد ہیں شاید_ "ثمین نے مسکراہٹ میں ہونٹ پھیلا کر نیلم کو دیکھتے ہوئے بڑی ماں کو جواب دیا_____

"ہو گا کیوں نہیں، آج نیلم نے بڑی محنت کی ہیں، زیادہ درد ہو رہا ہیں تو مالش کر لو_ "بڑی ماں پیارے اور سادہ انداز میں نیلم سے بولی_____

" نہیں بڑی ماں، ٹھیک ہے اب_ "بڑی ماں سے کہتے ہوئے اپنا بازو سہلاتے مسکراہٹ چھپاتی ثمین کو گھورا بھی _____

"آج تو تھک گئے یار..... " اتنے میں ساقب بولتے ہوئے اندر آئیں تھے اور آتے ہی بڑی ماں کے پاس سوفے پر ان کی گود میں ڈھیر ہو گئے_____

"اور اکٹھا کر لے سب کو، ثمین بیگم کی گود بھرائی کروالیں، پارٹی منوالیں، لوگوں کی بک بک سن لیں، اتنا ہنگامہ ہو گیا تھا کی میرے تو سر میں درد ہونے لگا_ "اس کے پیچھے پیچھے ایلیار بھی بڑبڑاتا، ثمین اور نیلم کو دیکھتا دوسرے

سوفے پر دھم سے گرا تھا..... نیلم کچھ بولنے والی ہی تھی کہ فائق صاحب کو بھی اندر آتے دیکھ کر ادب سے پیر سوفے کے نیچے رکھ کر سیدھی ہوتی شریف بہوؤں کی طرح بیٹھ گئ... ثمین پہلے ہی سے اٹھ کر بیٹھ چکی تھی

"تم لوگوں کا ابھی بھی کوئی محفل جمانے کا پروگرام ہیں کیا_"سب کو آرام سے سوفے پر ڈھیر دیکھ کر انہوں نے سنجیدگی سے باری باری سب کو دیکھا

" میرا تو برپا ہو کر ختم ہوئی محفل کا ہی کوئی پروگرام نہیں تھا کجا کہ اب پھر محفل، ڈیڈ آپ جا کر آرام کرے اور اب ہم بھی چلے..... چلو آجاؤ تم آرام کر لو اب_"ایلیار لگاتار بولتا اٹھ گیا، ساتھ ہی نیلم کے پاس بیٹھی ثمین کی طرف ہاتھ بڑھایا .....

نیلم کو اپنا سارا پروگرام خطرہ میں پڑتا دکھا تھا، شرافت گئیں بھاڑ میں وہ سوچتی فوراً اٹھ گئی_____

"ایسے کیسے، پہلے میرا نیگ لاؤ اپنی شادی والے دن تو بھاگ گئے تھے، ولیمہ والے دن مجھے خیال نہیں آیا پھر حالات نہیں بنے مگر آج نہیں..... ابھی کا ابھی نکالو فوراً میرا ڈبل نیگ ورنہ میں ثمین کو جانے دینے والی نہیں_" وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اس کے آگے کھڑی ہو گئی، فائق صاحب مسکرائے تھے اور بڑی ماں بھی ہنس دی..... ساقب نے زرا سی آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا اور منہ بنا کر پھر بند کر لی..... ثمین کو اب سمجھ میں آیا کہ اسے کس لئے روکا گیا ہے_____

"اتنی دیر سے اسی لئے مجھے روکا گیا، یہ کام آپ مجھے یہاں بیٹھائے بغیر بھی کر سکتی تھی_" بے زاری سے کہتے ہوئے اس نے قریب کھڑے فائق صاحب کو دیکھا_" بابا آپ مجھے سہارا دے زرا، مجھے اپنے روم میں جانا ہے_" پاس کھڑے فائق صاحب کا اس نے بیٹھے بیٹھے ہاتھ تھاما_____

"تم ایلیار کے ساتھ آؤ، اوکے" انہوں نے پیار سے حوروں سی نظر آتی اپنی گڑیا کے دوپٹہ سے ڈھکے سر کو تھپکا، وہ تو نظر بھر کر دیکھنے سے بھی اسے ڈر رہے تھے کہیں اسے خود کی نظر نہ لگ جائے، دونوں ساتھ ساتھ اتنے پیارے لگ رہے تھے کہ کتنی بار خوشی سے ان کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں_____

"ایلی ثمین کو کمرے میں لے چلو، نیلم بیٹا نیگ میری طرف سے لے لو مجھے بھی تو اپنی بیٹی کو اتنی بڑی خوشی میں تحفہ دینا چاہیے_" فائق صاحب نے ایلیار سے نرمی سے کہتے ہوے پھر نیلم سے بھی کہا ساتھ ہی اپنا والٹ نکال کر کئی نوٹ کھینچا_____

"نہیں نہیں انکل..... " وہ تھوڑا گھبرائیں فائق صاحب سے کبھی اتنی بے تکلفی نہیں تھی_____

"اُدھر انکار ہے... تو نیگ مجھے دے دیں انکل_" ساقب نے لیٹے لیٹے ہاتھ پھیلائے، ایلیار کو ہنسی آئی

_____

"تم بھی لے لینا، فل حال ابھی بس نیلم کا حق ہے_" ساقب سے کہتے ہوئے انہوں نے نیلم کی طرف نوٹ بڑھائیں، نیلم نے ایک نظر ان کے شفیق چہرے پر ڈالیں پھر خوشی خوشی سارے پیسے تھام لئے_____

"رات بہت ہو گئی ہے، ایلی، ثمین کو اپنے کمرے میں لے جاؤ_" کچھ دنوں پہلے بھلے مصلحت کے تحت ہی صحیح انہوں نے ثمین سے یہ حق چھینا تھا اور آج پھر سے وہ اسے یہ حق دے رہے تھے، ثمین کا سر تھپک کر وہ وہاں سے چلے گئے_____

" چلے ہٹے اب خلاصی ہو گئیں نا، نیگ مل گیا اب دیوار چین ہٹائے_ "ایلیار نے نیلم کو اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے شرارت سے کہا_____

"ایسے کیسے ابھی تو پوری وصولی ہو گی، تب بیوی ملیں گی_ "انہوں نے فائق صاحب کے دئے گئے پیسوں سے اپنے چہرے پر ہوا لی_____

"اتنی لالچی بہو ہیں آپ کی... دیکھ لے پھوپھو_ "خاموش بیٹھیں بڑی ماں کو اس نے شکایت کرتے ہوئے نیلم کو دیکھا بڑی ماں بس مسکرا دی_____

"ایسی ویسی بہت بڑی، تمھارے بھائی کو تو ڈاکوؤں کی طرح لوٹتی ہیں_ " آنکھ بند کئے کئے ساقب نے بولنا ضروری سمجھا، ثمین کو بڑی زور کی ہنسی آئی_____

" شوہر ہو تا کس لئے..... " نیلم نے پیسے مٹھی میں جکڑ کر گردن تانی_____

"یعنی مانتیں ہیں کہ ڈاکو ہیں آپ_" ایلیار نے شرارت سے کہا..... "سو فیصد" ان کے بولنے سے پہلے ہی ساقب دوبارہ بولے ثمین اس بار پھر ہنسی_____

" تمھاری بڑی کھی کھی نکل رہی ہیں_"نیلم نے ثمین کے پاس بیٹھ کر اسے ہاتھ مارا_____

"بھابھی مت کرے، اپ کا ہاتھ بس ہم بیچارے سہہ سکتے ہیں، بہت نازک ہیں میڈم لگی تو رونے بیٹھ جائیں گی اور پھر یہ میک اپ بہہ جائیں گا، اور پھر وہیں چڑیل صورت، اور" .....

" اور تمھارا سر..... " شرارت سے بولتے ایلیار کو ثمین نے جل کر سوفے سے کشن اٹھا کر مارا تھا، ایلیار نے ہنستے ہوئے کشن کیچ کر لیا_____

"بڑی ماں میں آپ کے کمرے میں چلتی ہوں_" ثمین نے اسے ناراضگی سے دیکھتے ہوئے بڑی ماں سے کہا انہوں نے کچھ بولنے کے لئے منھ کھولا ہی تھا کہ ایلیار جلدی سے بولا .....

"پھوپھو بس میری ہیں، میری ماں، زیادہ لاڈ دکھانے کی ضرورت نہیں، تم لوگوں کی ساس ہیں پھوپھو، زیادہ ان لوگوں کو منھ مت لگائیں پھوپھو ورنہ آپ کی بہوؤں کا دماغ خراب ہو جائیں گا، جو ویسے پہلے سے بھی موجود نہیں_" وہ بڑی ماں کے دوسری طرف بیٹھ کر ان کا شانہ پکڑ کر بولا، وہ ہنسیں تو ثمین اور نیلم دونوں نے برا مانا _____

"بڑی ماں یعنی آپ اس کی بات سے ایگری کرتی ہیں جو ہنس رہی ہے_" ثمین نے لاڈ سے شکوہ کیا_____

"تم چاروں میرے اپنے ہو میرے اپنے بچے_ "انہوں نے چاروں کی طرف پیار سے دیکھا_____

"چاروں ہیں تو یہ بھائی کس خوشی میں اتنی دیر سے قبضہ جمائے آپ کی گود میں سر رکھے آرام فرما رہے ہیں، ہٹیں بھائی، پھوپھو کی گود میں سر رکھ کر لیٹنا میرے لئے ریزرو ہیں_ "ایلیار نے ساقب کے سر کو ان کی گود سے ہٹایا_____

"بچپن سے میری ماں پر قبضہ جمایا ہوا ہے_ آج تو چھوڑ دو، اپنی بیوی کو اٹھاؤ اور گم ہو_ "ساقب نے اس کے ہاتھ کو پرے کر کے اسی پوزیشن میں لیٹے لیٹے ثمین کی طرف اشارہ کیا_____

"کیا لے جاؤں آپ کی بیوی نے ایسے پکڑا ہوا ہے کہ جیسے عمر بھر یہی رکھنے کا ارادہ ہو_" اس نے نیلم کو دیکھتے ہوئے شکوہ کیا_____

"عمر بھر تو نہیں مگر جیب ڈھیلی نہیں کی نہ تو آج کی رات تو یہی رہیں گی یہ میرے ساتھ_" نیلم نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے ثمین کا بازو دبوچا، وہ کراہی تھی ان کی مضبوط پکڑ پر ایلیار صحیح کہتا ہے ان کا تعلق ضرور پہلوانوں سے ہیں_____

"دیکھ لیں بھائی یہ تاناشاہی، دو مہینے پرانی دلہن پر ایسا دعویٰ_" ایلیار جل کر بولا_____

" چھوڑو نیلم، نیگ چاہیے مجھ سے لے لینا_" بڑی ماں کو ایلیار کا بنا منہ کہا برداشت فوراً نیلم کو ٹوکا_____

"ایسے کیسے چھوڑ دوں بڑی ماں.... اتنی آسانی سے میں ماننے والی نہیں ہاں آپ جو چاہیں دے دیں_ "نیلم نے مسکراہٹ دباتے ہوئے ایلیار کو دیکھا_____

"پورے خاندان سے نیگ مانگنے والی کون سی رسم ہیں، پہلے ڈیڈ، اب پھوپھو، کچھ دیر میں بھائی سے بھی مانگنے بیٹھ جائیں گا_ "ایلیار بری طرح سے جل گیا، ثمین نے مسکرا کر سب سے نظر بچا کر اسے چپکے سے دیکھا نک سک سے تیار وہ بہت اچھا لگ رہا تھا اتنا کہ دل نے چپکے سے اس کی بلائیں لے ڈالی_____

"ان سے کیا لینا دینا ان کی جیب تو ہماری ہی ہیں_ "نیلم نے شرارت سے اپنے شوہر صاحب کو دیکھا.... " ہاں بس لوٹنے کے لئے.... "اپنا درد بیان کرنے کے لئے وہ اٹھ کر بیٹھ گئے_ نیلم اور ایلیار نے قہقہہ لگایا ثمین بھی ہنسی تھی، بڑی ماں نے اپنے چاروں بچوں کو ہنستے ہوئے دیکھ کر دل سے ان کی دائمی خوشی کی دعا کی_____

"بس اب رات بہت ہو گئی ہے، تم لوگوں کا جھگڑا تو کبھی ختم نہیں ہونے والا مگر ثمین پر تو رحم کھاؤ... اسے آرام کی ضرورت ہے_" بڑی ماں ان لوگوں کو پیار سے ڈانٹ کر اٹھنے لگی، ایلیار نے فوراً اٹھ کر انہیں سہارا دیا _____

"کمرے میں لے جانا ہیں ثمین کو تو میں لے چلتی ہوں_" نیلم شوخی سے ایلیار کو دیکھتی اٹھ گئی_____

"بس رہنے دیں، وہاں جا کر پھر ڈٹ جانا ہے آپ کو جو لینا ہیں یہی بولے_" ایلیار بڑی ماں کے ہاتھ کو تھامے تھامے جھوٹی ناراضگی سے انہیں دیکھ رہا تھا_____

"کچھ نہیں دینا اس ڈاکو کو تم اٹھاؤ اپنی بیوی کو میں دیکھتا ہوں_ "اس بار ساقب آستینیں اوپر چھڑا کر میدان میں اتریں_____

"واہ، جیو میرے بھائی_ " ایلیار فوراً بڑی ماں کو چھوڑ کر خوشی سے چہک کر آگے بڑھا، بڑی ماں ہنس کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی_____

" ارے واہ آپ کون ہوتے ہیں میرے اور میرے دیور کے بیچ میں آنے والے_ "نیلم کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑنے کے لئے تیار ہو گئیں، ثمین ایلیار کو اپنے قریب آتے دیکھ کر گھبرا گئی_____

" بہت ہو چکی یہ لوٹنے والی رسمیں، مجھے انقلاب لانا ہے، اپنی شادی میں بہت لوٹا گیا ہوں میں مگر بس یہ ظلم اب بند.... دلہانہ ہو گیا اے ٹی ایم ہو گیا، ہر کوئی آئیں اور بے کار رسموں کے بہانے پیسے نکال لیں_ "ان کی بات پر

گھبراہٹ کے باوجود بھی ثمین کھکھلا کر ہنس دیں، اس کی ہنسی، ایلیار کا قرار لوٹنے کے لئے کافی تھی اپنی نگاہیں ہٹانے میں اسی بڑی مشکل ہوئی تھی، نیلم کمر پر ہاتھ رکھے غصے سے اپنے میاں کے زرین کلمات سن رہیں تھیں _____

"چلو، اٹھاؤ اپنی دلہن_" انہوں نے نیلم کے ہاتھ جکڑ کر اسے ثمین کے پاس سے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا اور ایلیار کو حکم دیا_____

" نہیں، نہیں میں خود سے چل لوں گی_" ثمین بری طرح سے بوکھلائی_____

"یہ بھی رسم ہیں بے وقوف دولہا دلہن کو اٹھا کر لے جاتا ہے، بتایا تو تھا تمھیں_" اس نے مسکرا کر ثمین کو آنکھ ماری، ثمین نے اسے آنکھیں دکھائی_____

"ہر بار کوئی رسم نہیں نبھانا مگر یہ رسم تو تم ضرور نبھاؤں گے_" نیلم کو ثمین کی گھبراہٹ اور ایلیار کی خوشی پر ہنسی آئیں تھی ساقب نے ان کی کمر میں اپنے ہاتھ ڈال کر خود سے لگایا_____

"میں کہہ رہی ہوں نا میں خود چل لوں گی_" وہ ایلیار کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گھبرائی شرمائی کچھ ناراضگی سے آہستہ سے بولی آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے روکا_____

"یار پرانی دلہن ہو تم، اور ویسے بھی کوئی بھی تو نہیں ہے یہاں، بس بھائی بھابھی ان سے کیا پردہ_" ایلیار کہتے کہتے آرام سے اسے گڑیا کی طرح اپنے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا، نیلم اور ساقب کے قہقہہ، ثمین شرم سے پانی پانی ہو گئیں_____

"آپ کا ڈھیر ساری شاپنگ اور آپ کی پسندیدہ جگہ پر ڈنر ڈن ہیں بھابھی، جب کہیں گا بندہ حاضر ہو گا_"نیلم کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے نیلم کو خوش کر دیا، انہوں نے خوش ہو کر اسے ویکٹری کا نشان دکھایا تھا، وہ بھرپور خوشی کے احساس سے یونہی اسے اٹھائے اٹھائے اپنے پورشن کی طرف بڑھ گیا_____

*..... *..... *..... *.... *..... *..... *

" اتنا گھور کیوں رہیں ہو، رسم تھی یہ اٹھانا ضروری ہوتا ہے_" ایلیار نے شرارت سے اپنے گلے میں بازوں ڈالیں ناراض سی ثمین کو دیکھا وہ لگاتار اسے گھورے جا رہی تھی_____

"ہاں مجھے معلوم ہے آپ رسم کے کتنے قائل ہیں "_

"آپ... " ایلیار کو ہنسی آئی_____

" کبھی نہ کہوں تمھیں آپ مگر بڑی ماں نے بولا ہیں_"وہ منھ بنا کر بولی_____

"چھوڑو یار، آپ واپ، تم ہی کہوں مجھے وہی اچھا لگتا ہے اپنی جان کے ہونٹوں سے "وہ پیار سے اسے دیکھ رہا تھا
_____

"ہاں پھر بڑی ماں کہیں گی میری بات نہیں مانی_"ثمین نے ہونٹ ٹیڑھے کئے _____

"اوکے سب کے سامنے کہہ لینا اکیلے میں تو میں تم ہی رہوں گا_ "خوشی جیسے اس کے روم روم سے پھوٹ رہیں تھی_____

"اب کہاں لے جارہے ہو اللہ اب گود سے تو اتار بھی دو_ "ایلیار اسے گود میں اٹھائے اٹھائے بجائے روم میں جانے کے بنگلے سے باہر ہی نکل آیا تھا... جب ثمین کی اچھے سے اوڑھی گئی شال شانوں پر سے کھسکنے لگی تھی وہ ہلکے سے چیخی تھی_ اگر شال کھل جاتی تو سارے راز عیاں ہو جاتے_____

"اس شال کے نیچے کون سے راز چھپے ہے_" والہانہ محبت سے ثمین کے پریوں سے سجے سنورے روپ کو نگاہوں میں بھرے وہ مسکرایا_____

"جہاں لے چل رہے ہو وہی دیکھ لینا فلحال مجھے اتارو نا_" ثمین نے ہلکے سے مسکرا کر پھر اپنے ہاتھ پاؤں مارے

"میڈم اب آپ کے وعدے نبھانے کے وقت ہو گیا ہے... سارے وعدے سود سمیت وصول کرنے ہے_"
بڑی بے باکی سے ثمین کو دیکھتے ہوئے وہ ثمین کو شرمانے پر مجبور کر رہا تھا

"بس شروع ہو جاؤ جگہ تو دیکھ لیا کرو_" ثمین چاروں طرف دیکھتے ہوئے شرمائی شرمائی سی بولی

"اف یہ جلوے حضور کے میں تو ابھی سے دیوانہ ہو رہا ہوں_" ایلیار نے جھک کر اس کے ہونٹوں کو چھونا چاہا_
ثمین نے فوراً اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لیے_ ایسا کرنے میں اس کے دونوں بازوں کھل گئے تھے جو

سلیو لیس آستین کی وجہ سے کھلے ہوئے تھے_ اور ان کی دودھیا چمکتی رنگت ایلیار کی حالت اور خراب ہوئی تھی

_____

"آج کیا قیامت مچانے کا ارادہ کر لیا ہے جانم، مجھے تباہ کر دوں گی کیا_" ایلیار کی آواز بہک سی ہی گئی تھی_ جھک کر اس کے بازوں پر اپنے ہونٹ رکھ دئے... ثمین کو اب احساس ہوا اس نے اندر سلیو لیس بلاؤز پہنا ہوا ہے جو کھل گیا ہے_____

"نہیں کرو ایلی... پلیز ایلی کہاں لے جا رہے ہو_" جلدی سے اپنے بازوں شال سے ڈھک کر وہ حیا آلود مسکراہٹ سے اس سے نگاہیں چرا رہی تھی_____

"تمھیں محبتوں کے شہر لے جانا چاہتا ہوں_" اپنی کار کے پاس رک کر اس نے ثمین کو بہت آہستہ سے فرش پر کھڑا کیا تھا_____

"روم میں چلتے نا اب کہاں لے جا رہے ہو میں تھک بھی گئی ہوں_" ایلیار نے فرنٹ ڈور کھول کر اسے بیٹھایا تھا تو وہ بولی تھی_____

"ایسی جگہ لے جانا چاہتا ہوں جہاں ہمیں ڈسٹرب کرنے والا کوئی نہیں ہو_" کار اسٹرا ٹ کرتے ہوئے اس نے بہت شوخی سے ثمین کی طرف دیکھا_____

"تم ہو ہی پورے_" کار سے باہر دیکھتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی تھی_____

"کیاہو پورے_ "ایلیار نے جلدی سے پوچھا_____

"کچھ نہیں_ "ثمین اسے دیکھنے سے بچ رہی تھی_ آج تو اس کی چاہت کے رنگ ہی انوکھے تھے_ ثمین کو پتا نہیں کیوں اس سے شرم سی محسوس ہو رہی تھی_____

"یار اب تک شرما جاتی ہو تم.... اب تو پرانی ہو جاؤ_ "ایلیار نے ثمین کا رخ اپنی طرف موڑ کر اس کی آنکھوں میں شرارت سے دیکھا_ ساتھ میں وہ کار بھی پورچ سے نکال کر گیٹ تک لایا تھا کی اسی وقت نگار کی کار گیٹ سے داخل ہوئی تھی، ایلیار نے اپنی کار وہیں روک دی، ثمین نے چپکے سے ایلیار کو دیکھا، اسے یقین تھا وہ اب ضرور کار سے اتر کر نگار سے ملنے جائے گا .....

نگار کار کا ڈور کھول کر اپنی اسی اکڑ کے ساتھ نکلی تھی.... ڈرائیور کار گیراج کی طرف لے کر چلا گیا، ثمین بس چپکے چپکے ایلیار کو دیکھ رہی تھی جو سنجیدہ تھا، وہ کار بھی نہیں بڑھا سکتا تھا کی نگار ان کے کار کے سامنے سے ہی چل کر آ رہی تھی، ثمین کو یقین تھا یہ انہوں نے جان بوجھ کر کیا تھا، صرف اور صرف اسے جتلانے کے لئے .....

وہ دھیرے دھیرے چلتی ایلیار کی کار تک آئی تھی اور رک گئی.... " السلام علیکم ممی_ "ایلیار نے اپنی طرف کے کار کے شیشے نیچے کرتے ہوئے انہیں سلام کیا، نگار نے ایک نگاہ ایلیار پھر اس کی بغل میں دوسری سیٹ پر بیٹھی ثمین کو دیکھا.... بے پناہ حسن نے ان کی آنکھوں کو چکاچوندھ کر دیا، ثمین نے تیزی سے اپنا رخ موڑ لیا

"ایلیار مجھے تم سے کچھ کام ہے_ "وہ اتنی تیزی اور قطعیت سے بولی کی ناچاہتے ہوئے بھی ایلیار کو ان کی بات پر غصہ آیا.... یہ دیکھنے کے باوجود بھی کی وہ ثمین کے ساتھ جا رہا ہے وہ اسے ایسا حکم دے رہی تھی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کی یہ کام صرف بہانا ہے وہ صرف ثمین کو خوش نہیں دیکھ سکتی... اپنی ہی کہی بات سے وہ پھر رہی تھی

"گستاخی معاف ممی... فل حال ہم کہیں جا رہے ہے، آپ سے پھر بات کروں گا_" بہت ہی تحمل سے کہا... ثمین نے نگار کے متغیر ہوتے چہرے کو دیکھا اور پھر اپنے محبوب شوہر کو... آج اسے یقین ہو گیا کی ایلیار کبھی بھی نگار کی وجہ سے اسے ڈی گریڈ نہیں کرے گا .....

ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے اس نے ایلیار کے شانے پر اپنا سر رکھ دیا تو ایلیار کے دل کو بھی اس اعتبار نے مطمئن کر دیا .....

"اوکے ممی... اللہ حافظ_" مسکرا کر اس نے ہاتھ ہلایا اور کار زن سے ان کی سائڈ سے نکال کر گیٹ تک لائی اور نگار کھلی آنکھوں سے ایلیار کی کار کو گیٹ سے باہر جاتے دیکھ رہی تھی.... ایلیار نے کبھی ان کا کہا نہیں ٹالا تھا، ہمیشہ ان کی بات مانی لیکن ایک ثمین کے آجانے سے سب تبدیل ہو گیا وہ سب بھول گیا .....

جس نوشی کو انہوں نے عزت سے سر اٹھا کر جینے کا حق چھین لیا تھا... اسی نوشی کی بیٹی کیسے سر اٹھا کر انہیں دیکھتے ہوئے ایلیار پر حق جتا کر گئی تھی... کیا وہ انہیں جتا گئی تھی کی ان کے بیٹے پر اب ان کا کوئی حق نہیں ....

پہلی بار شکست کے احساس نے جیسے نگار کے دل میں سوئی جنونیت کو پھر سے جگا دیا، ایلیار کے لئے انہوں نے خود سے عہد کیا تھا وہ اپنے بیٹے کی زندگی میں اب کوئی دخل نہیں دیں گی، انہیں ثمین سے کوئی لینا دینا نہیں رکھنا مگر آج پھر سے ان کے اندر وہی نگار جاگی جو حصول کے لئے کسی حد تک بھی گر سکتی ہے .....

"تم نے میرا بیٹا چھینا ہے نا تو میں تم سے تمھاری خوشی، تمھاری محبت، تمھاری زندگی بھی چھین لوں گی..... نوشی سے میں جو نفرت کرتی تھی نا اب اس کا زہر اس کی بیٹی کے جسم میں اتار دوں گی_"اب تک گیٹ کے پار دیکھتے ہوئے وہ زہریلی ناگن سی پھنکاری.... یہ بھی بھول کر اس زہر کی مار سے صرف ثمین ہی نہیں ان کا اپنا بیٹا ہی کیا نیا آنے والا وجود بھی زندگی ہار سکتا ہے، جس سے ان کا گہرا تعلق تھا_____

کار تیزی سے روڈ پر دوڑ رہی تھی جب ثمین نے ہولے سے ایلیار کے شانے سے سر اٹھا کر سنجیدگی سے ڈرائیو کرتے ایلیار کی طرف دیکھا..... اس کا دیکھنا تھا کی اس نے اسی وقت ثمین کی طرف دیکھا، ثمین کی آنکھوں میں وہ کس حال میں ہے سوال کے ساتھ ساتھ اس کے لئے فکر بھی تھی، وہ مسکرایا .....

"ڈونٹ وری... میں اداس نہیں ہوں کیونکہ آج میں صرف تمھارے ساتھ رہ کر صرف تمھیں محسوس کرنا چاہتا ہوں، نئی زندگی کی شروعات کسی ٹینشن کے بغیر شروع کرنی ہے مجھے_" ہلکی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے ڈرائیو کرتے کرتے وہ جھکا تھا اور خود کو پیار سے دیکھتی ثمین کی پیشانی محبت سے چھو کر پھر سے سیدھا ہو گیا، ثمین کے ہونٹوں پر مطمئن سی مسکراہٹ کھل گئی_____

"اور کیا.... نئی زندگی کی شروعات ہے اور ابھی ہی تو ہماری رخصتی ہوئی ہے، ٹینشن پھر کسی دن پر رکھ دیتے ہیں_" ثمین نے مطمئن ہو کر پھر سے اس کے شانے پر سر رکھ کر ناز سے کہا_____

"یس.... رخصتی اور اب زبردست سہاگ رات_" اس کی شرارت پر ثمین نے فوراً اس کے بازوں پر مکا مارا تھا_ ایلیار نے ہنس کر اپنا ایک ہاتھ اسٹیرنگ سے ہٹا کر اسے اپنے حصار میں لے لیا پھر وہ ڈرائیونگ کرتا رہا تھا اور ثمین کو نیند سی آگئی..... وقت بیتا اور اس کی آنکھیں تب کھلی جب ایلیار نے اس کا شانہ ہلکے سے ہلا کر منزل پر پہنچنے کا بتایا تھا_____

"آگیا تمھارا محبت کا شہر... جس کے لئے تم نے مجھے تھکا ڈالا_" ثمین اس سے الگ ہوتے ہوئے نیند بھری آنکھوں سے ایلیار کو دیکھ رہی تھی_ نیند میں گلابی ہوتی اس کی حسین آنکھیں اور بھی مدہوش سی لگ رہی تھی، ایلیار کا دل ڈول گیا ان آنکھوں میں_____

"جی نیند پوری ہو گئی تو اب نیچے اترے جانم_" ایلیار وارفتگی سے دیکھتے ہوئے اس کے بالوں کی ایک کرل کی گئی لٹ کو چھونے لگا جو بار بار گالوں کو چوم رہی تھی_____

"ابھی کہاں پوری ہوئی ہے نیند.... اب تو اور آرہی ہے نیند_ "ثمین کو سچ میں نیند آنے لگی تھی، ایلیار کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر سیٹ سے ٹیک لگالی_____

"چلے اب اتر جائے سونے کا وقت گزر گیا_ "ایلیار اس کا ہاتھ تھام کر ڈور کھول کر اترا اور ساتھ ہی اسے بھی احتیاط سے کار سے نیچے اتار چکا تھا_____

"ایلی یہاں کیوں..... " ثمین نے بہت تعجب سے فارم ہاؤس کو دیکھا تھا_ خاموشی میں ڈوبا مگر پوری طرح سے روشن_ آسمان پر چمکتا پورا چاند اور بہتی ہلکی ہلکی ہوائیں پورا رومانٹک سا ماحول_____

"اپنے پہلے ملن کی یاد گار ہے یہ جگہ، اس سے اچھی شروعات تو کہیں ہو ہی نہیں سکتی تھی_ "ایلیار نے ایک دم سے بڑھ کر ایک بار پھر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھالیا تھا_ ثمین نے بہت ہی شرما کر اس کے سینے میں چہرہ چھپا لیا .....

"یہی جگہ ملی تھی تمھیں.... " ثمین اس کے سینے میں گلنار ہوتا چہرہ چھپائے ہوئے ہی جھوٹی خفگی سے بولی تھی، یہاں کیا آئی سب یاد آ گیا، پرانی یادیں کتنی دلنشین ہوتی ہے، کیسے آپ کو ساری محبتیں یاد دلا دیتی ہے

"یس... یہی جگہ یاد گار تھی میرے لئے اور رہیں گی ہمیشہ، یہی اپنی دیوانگی دکھانی ہے تمھیں_ "بہت ہی شرارت سے وہ ثمین کو بازوؤں میں لئے لئے چھیڑتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ رہا تھا_

"جان لے لوں گی تمھاری_ "امید کے مطابق وہ فوراً شرمانا چھوڑ کر لڑنے کے لئے تیار ہو گئی_____

"حاضر ہوں... جیسے لینا ہے، جس طرح لینا ہے، لے لیجیے میری جان، میرے حضور_ "بہت ہی رومانٹک ہوتے ہوئے وہ سر جھکا کر بولا_ ثمین اب شرمائی گھبرائی ہوئی اس کے سینے میں چھپ رہی تھی، وہ اسے گود میں سمیٹے ہوئے فارم ہاؤس کے اندر داخل ہو گیا_____

"جان من، شرمانا چھوڑے اب زرا اپنے اطراف میں تو دیکھے_" ایلیار نے بہت محبت سے کہتے ہوئے اسے پھولوں کی طرح پھولوں سی سجی روش پر اتارا تھا_ ثمین تعجب بھری خوشی سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی_ ایلیار نے تو پورا ہال ہی جنت بنا ڈالا تھا_ زمین پر بکھرے سرخ گلاب جلتی کینڈلز_ لہراتے نیٹ کے وائٹ پردے ایسا رومانٹک سا ماحول_ زمین پر بچھا ہوا بستر اور اس کے اطراف میں لہراتے پردے اور بے تحاشا پھولوں سے ڈھکا ہوا بستر_ ہر طرف سرخ گلابوں کی بکیں وہ جگمگاتی آنکھوں سے ہر طرف دیکھ رہی تھی_ کینڈلز کے ساتھ چھوٹی چھوٹی لکمکوں کو پردوں پر لڑیوں کی صورت میں لٹکایا گیا ہوا تھا_ ہر طرف ایسی خوشبو پھیلی تھی جو سانسوں میں اتر کر روح تک کو معتر کر رہی تھی_____

"کیسا لگا میرا سرپرائز... " ایلیار نے پیچھے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ٹھوڑی اس کے شانہ پر رکھی_____

"ایلی کب کیا یہ سب تم نے... تم نے تو سچ میں اتنی خوشی دی ہے مجھے_" ثمین بہت سرشار سی ہو کر چاروں طرف دیکھ رہی تھی_____

"اب تم مجھے خوش کر دو مجھے خود کو سونپ کر_" ایلیار نے اسے گھما کر اپنے سامنے کرتے ہوئے ثمین کی شال اتارنی چاہی جو اس نے اوڑھی ہوئی تھی کب سے وہ اس کے شوق کو ہوا دے رہی تھی_ نیچے سے تو نظر آ رہا تھا کی اس نے ساڑھی باندھی تھی مگر اوپر سے اس نے شال لے کر خود کو پوری طرح سے چھپایا ہوا تھا_____

" ایسے کیسے تم نے اب تک میرا گھونگھٹ کھول کر مجھے رونمائی کا گفٹ بھی نہیں دیا، بھابھی پوچھیں گی تو کیا جواب دوں گی_" ثمین نے کس کر شال پکڑ کر اپنی ہتھیلی گفٹ لینے کے لئے آگے بڑھائی_ آنکھوں میں شرارت سی چمک رہی تھی_____

"یہ بھابھی نا.... میری اچھی سی بچی کو پورا بگاڑ کر ہی دم لیں گی_" ایلیار نے منھ بنا کر اس کا مطالبہ سنا تھا

_____

"بھابھی بہت اچھی ہے_" ثمین کی تیوری چھڑی_____

"میں انہیں برا کہہ بھی نہیں رہا مگر یہ جو روز روز تمھیں نئے نئے نسخے بتاتی ہے نا وہ میرا کباڑا کرتا ہے_" کمر پر ہاتھ رکھے وہ ثمین کے نکھرے دیکھ رہا تھا_____

"کیا کباڑا کیا ہے میں نے تمھارا_ "فوراً ناراض ہوئی تھی وہ_ "میری جان دیکھو مجھے ابھی تم سے لڑنا نہیں ہے مجھے نا پیار کرنا ہے_ "اسے ناراض ہوتے دیکھ کر ایلیار نے اسی تیزی سے اس کا ہاتھ تھام کر پیار سے منانا چاہا

"ہاں تو منع نہیں کر رہی لیکن پہلے میرا گھونگٹ اٹھاؤ، مجھے رونمائی کا تحفہ دو پھر جو چاہو_ "لو وہی مرغی کی ایک ٹانگ، ایلیار نے اپنی پیشانی چھوئی ....

"ثمین قسم سے، اچھے سے خبر لوں گا تمھاری_ "اس بار اس نے چڑ کر اس کی شوخی پر گھورا

"میں موبائل لائی ہوں.... بابا کو کال کر کے تمھاری شکایت لگواؤں گی، کہوں گی آپ کے بیٹے نے آپ کی بیٹی اور نواسے کا خیال نہیں رکھا_ "اندر اندر ہی ایلیار کو ستا کر وہ لطف اندوز ہو رہی تھی مگر اوپر سے ناراض ہو کر اور بھی اسے ستا رہی تھی_____

"اتنا سب کچھ اریخ کیا... اتنا رومانٹک سا ماحول بنایا، اب یہ تمھاری فضول سی ضد_ "ایلیار کا بنا منھ دیکھ کر ثمین کو بہت ہنسی آ رہی تھی_ جانتی تھی وہ کتنا بے قرار ہے اس کے لئے، بس ستا کر وہ خوش ہو رہی تھی_ _____

"یہ ضد نہیں میرا حق ہے_ تم نے مجھے رونمائی کا تحفہ نہیں دیا تھا اب دو_ "بہت اترا کر وہ ادھر ادھر ہلتی مزے سے اسے پریشان ہوتے دیکھ رہی تھی_____

"اور میرا حق اس کا نہیں سوچنا_ "کمر پر ہاتھ رکھ کر وہ جل کر بولا_____

"کون منع کر رہا ہے مگر تم مجھے پہلے کوئی گفٹ دو... اس کے بعد گڈ نیوز والا گفٹ بھی ادھار ہے_" ثمین کے ایک اور مطالبے پر ایلیار بچ سا ہوا تھا_____

"بھول گیا یار ابھی کچھ نہیں ہے، سچ مچ بھول گیا_" ایلیار نے بڑی بیچارگی سے اپنی جیبیں ٹٹولی جیسے شاید کوئی گفٹ نکل آئے_ ثمین نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی دبائی_____

"تو پھر لے کر آؤ_" اس بار ایلیار نے پوری آنکھیں کھول کر اسے یوں دیکھا جیسے وہ مذاق کر رہی ہو_____

"مذاق نہیں ہے تم لے کر آؤ، میں ویٹ کر لوں گی_" مسکراتے ہوئے اسے تپایا تھا_ ایلیار نے بالوں میں انگلیاں پھیر کر اپنی محبوب ترین بیوی کے ستانے والے روپ کو دیکھ کر ایک گہری سانس لی پھر اس کا ہاتھ تھام کر بہت محبت سے منانا چاہا_____

"اچھا ابھی رہنے دو، اب ہم گھر تو جا نہیں رہے.... میں کل ہی تمھیں تمھاری پسند کا ڈھیروں گفٹ دلا دوں گا، تم اشتہار لگوا کر بھابھی کو ہی کیا.... ساری پبلک کو دکھا دینا مگر پلیز ابھی تو پیار سے مان جاؤ میں زبردستی کرتا اچھا لگوں گا کیا_" پیار سے کہتے کہتے خود سے قریب بھی کرنا چاہا_____

"زبردستی کر کے تو دکھاؤ_" ثمین نے جھٹ سے اسے دھکا دیا تھا_____

"ایک منٹ میں نا تمھاری اکڑ نکال سکتا ہوں مگر تم جان ہو نا میری اس لئے بس پیار اور صرف پیار_ "ثمین اس بار اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی_ ایلیار نے گھور کر اسے دیکھا .....

"کیا کہا تھا کوئی نکھرا نہیں کروں گی، اور اب اتنی دیر سے ستا رہی ہو_" اس بار وہ ثمین سے رخ موڑ کر ناراضگی سے اپنا کوٹ اتارنے لگا_ ثمین نے مسکراتے ہوئے اپنی شال بہت آہستہ سے اتار کر سوفے پر اچھالی تھی_ پھر دو قدم کا فاصلہ طے کر کے ایلیار کے پاس آئی اور اس کے بازوں پر ہاتھ رکھا .....

"آپ کو ستا کر ہم جا بھی کہاں سکتے ہیں_ نکھرے بھی آپ کے لئے اور پیار بھی آپ کے لئے، کبھی کوئی پابندی لگائی ہے اپنے محبوب پر_" مدہوش کرتی اس کی خوبصورت آواز اور ہونٹوں سے نکلے یہ جملہ... ایلیار کے سارے جسم میں سرور کی کیفیت دوڑنے لگی دل خوشی سے ناچ اٹھا_ وہ آہستہ سے ثمین کی طرف مڑا تھا اور پھر وہ اسے دیکھ کر منجمد ہو گیا_ آج تو اس کا روپ ہی الگ تھا، مشرقی اور مغربی انداز میں سجی وہ اس کے جذبات کو پوری طرح سے بھڑکا چکی تھی_ لائٹ بلو کلر کی جارجٹ کی ساڑھی اس کے بدن کو اور بھی ابھار رہی تھی_ وہ کیا کیا دیکھے سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ حقیقت ہے یا خواب_____

"کیوں ہوش اڑ گئے نا آپ کے_" ثمین آہستہ سے ایک ادا سے ساڑھی لہرا کر تھوڑی دور ہٹی تھی .....

"اتنی حسین لگ رہی ہو کہ دل کہہ رہا ہیں تمہیں فریم کروا کر رکھ لوں_" وہ ایلیار تھا ڈھنگ کی تعریف کہاں کر سکتا تھا، ثمین جو کوئی اچھا سا رومانٹک جملہ سننا چاہتی تھی جل ہی گئی_____

"ہاں رکھوالو فریم، بنوانے کے لئے کہاں چلوں_" طنز سے کہتے ہوئے اس سے رخ موڑ کر جا کر پھولوں سے سجے بستر پر بیٹھ گئی_____

"سوری، سوری، میرے تو حواس اڑے ہوئے ہیں تمھیں دیکھ کر، ڈھنگ کی بات کہاں نکلیں گی_" اس کی ناراضگی دور کرنے کے لئے فوراً معذرت کر کے اس کے پاس بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا_ جذبوں کا سمندر اس کی آنکھوں میں موج مارنے لگا، ثمین کی پلکیں کانپی_____

"میں چینج کر لوں ایلی سچ میں بہت تھکن ہو رہی ہے_" ان آنکھوں کی مستی سے آج بھی ثمین کو حیا محسوس ہوتی تھی، یونہی آنکھیں جھکائے جھکائے اپنے ہاتھوں کو لرزش کو چھپانے کے لئے جلدی سے کانوں سے رنگ اتارنا چاہا ....

ایلیار کے ہونٹوں کو بہت دلنشیں مسکراہٹ نے چھوا..... " اتنی حسین ہو تم کی میرے پاس تعریف کے کوئی جملے بھی نہیں ہے_" بوجھل آواز میں کہہ کر ایلیار نے جھک کر اس کے کانوں پر اپنے ہونٹ رکھ دئے، ثمین کی آنکھیں بند ہو گئی.... ایلیار اب بہت ہی نرمی سے اس کے کانوں سے خود ہی ایئر رینگز اتار رہا تھا .....

ایک ایک جیولری اتارتے ہوئے ایلیار کی سانسوں کو بھی ثمین اپنے بہت قریب محسوس کر رہی تھی..... دونوں ہی خاموش تھے مگر کمرے میں موجود ہر بے جان چیز جیسے محبت کے گیت گنگنا رہی تھی .....

"آج تم میں کھو کر میں گم ہو جانا جاتا ہوں..... اس طرح کی ایلیار، ایلیار نار ہے سراپا عشق کی بارش بن جائے اور تم پر ٹوٹ کر برس جائے_" ثمین کے بالوں کے ایک ایک ہیچ و خم کو کھولتے ہوئے اس کی آواز مدہوش تھی، ثمین اور بھی سمٹ گئی..... ایلیار نے اس کا ہاتھ تھام کر جھٹکے سے خود پر گرایا تھا وہ سیدھے اس کے اوپر آ گری ریشمی بال ایلیار کے چہرے پر بھی بکھر گئے .....

"بہت بول چکی تم.... اب صرف میں بولوں گا، بہت شکایت ہیں نا تمھیں مجھ سے، اب ایسی تعریفیں کروں گا کہ کبھی تمھیں مجھ سے کوئی شکایت نہیں رہیں گی_" مدھم آواز میں کہتا وہ اسے خود میں سمیٹ چکا تھا، ثمین کے حواس اس کی تعریف پر پوری طرح سے اڑ چکے تھے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

اسٹڈی روم سے ملے ہوئے روم میں جاتے ہوئے فائق صاحب اپنی جگہ ٹھٹک سے گئے..... کتنے دنوں بعد انہوں نے اس عورت کو دیکھا تھا وہ ناچاہتے ہوئے بھی وہی ٹھہر کر کھڑے ہو گئے .....

سامنے سے آتی نگار کے چہرے پر اتنی وحشت چھائی ہوئی تھی کی فائق صاحب لگاتار انہیں دیکھتے جا رہے تھے ..... رک تو نگار بھی گئی تھی انہیں وہاں کھڑے دیکھ کر، اپنی اپنی جگہ پر دو نفوس کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں چھائے احساسات کو پڑھ رہے تھے .....

ایک کی آنکھوں میں پہلی بار شکست کے رنگ تھے تو دوسرے کی آنکھوں میں سکون کے ساتھ ساتھ مقابل کو ہرا دینے کی جیت کی چمک..... یہی چمک شکست کھانے والی بجھی آنکھوں میں بہت ہی تیزی سے چبھی تھی اور پھر سے نفرت کی آگ بھڑک گئی_____

"کیسی ہو نگار.... تم نے تو میرا حال جاننے کی کوشش بھی نہیں کی مگر میرا حوصلہ تو دیکھو کی میں پھر بھی تم سے تمھارا حال پوچھ رہا ہوں_" فائق صاحب اپنے اسی مخصوص انداز میں بولتے جو صرف نگار کے لئے ہوتا تھا، دھیرے دھیرے چل کر نگار کے مقابل میں آکر کھڑے ہو گئے_____

"تمھیں کیا لگتا ہے کی میں کسی برے حال میں ہوں_" مقابل کی سرد آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر کڑواہٹ سے مخاطب ہوئی_ فائق سر جھٹک کر طنز سے ہنسے_____

"بس کرو نگار.... اب بس کر دو، تم نے جو اپنے اوپر یہ بے نیازی کا کھول چھڑایا ہوا ہے نا، یہ جو غرور سے گردن تانے کھڑی ہوئی ہو نا یہ سب بس ایک دکھاوا ہے....." فائق کی نیلاہٹ چھلکاتی گرے آنکھوں میں نگار کو اپنے لئے بس حقارت ہی حقارت نظر آئی، وہ لبوں پر تمسخر آمیز مسکراہٹ سجائے اسی طرح انہیں دیکھتے ہوئے بول رہے تھے .....

"اپنی شکست قبول کر لو نگار، تم بہت پہلے ہی ہار گئی تھی اور اس ہار کو اب قبول کر لینے میں ہی تمھاری بھلائی ہے _"ان کا ایک ایک لفظ نگار کو انگاروں پر لوٹانے کے لئے کافی تھا، جو منظر گیٹ پر دیکھ کر آئی تھی اور جو شکست انہوں نے ایلیار سے کھائی تھی، وہ ان کے لئے پہلے ہی سے قابل قبول نہیں تھی اور اب فائق کا طنز.....

نگار جھپٹ کر ان کا گریبان تھام لینا چاہتی تھی کی اس سے پہلے ہی انہوں نے نگار کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑ لی اور ایک تیز جھٹکا دے کر نگار کو دور دھکیل دیا..... نگار سنبھلتے سنبھلتے بھی بری طرح سے لڑکھڑا کر فرش پر گھٹنوں کے بل گری تھی_____

"میرا گریبان تھامنے کی کوشش بھی مت کرنا نگار، تمھارے خون آلود ہاتھ میں کبھی اپنے اوپر برداشت نہیں کر سکتا_ "فائق کی غراہٹ پر نگار نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا اور پھر وہ ایک ہی جھٹکے میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی .....

"تم سب مرد ایک جیسے ہوتے ہو فائق معین علی ایک جیسے.... ہمیشہ خود کو پاک صاف ثابت کر کے ہر گناہ کا بوجھ عورت پر ڈال دیتے ہو_ "وہ زہریلے لہجے میں بولتی اب ان کے مقابل میں آ کر کھڑی ہو گئی .....

"اگر میں اس کہانی میں قصوروار ہوں تو تم سب کیسے معصوم بن گئے.... اس کہانی میں ایک میں ہی نہیں سب ہی برابر کے گناہ گار تھے، سمرا، زین، مبین، اور یہاں تک تم بھی...." وہ پھر سے ان کی آنکھوں میں دیکھتی پوری آواز سے چلائی، فائق صاحب نے ہونٹ بھینچ لئے .....

"نوشی کے سب سے بڑے گناہ گار تو تم تھے فائق صرف تم تھے، تم سب سے زیادہ دعوے دار تھے اس سے محبت کے... بچپن سے اس سے محبت کرتے تھے مگر تم نے کیا کیا تھا فائق معین علی اس کے ساتھ.... ایک ہی جھٹکے میں ساری محبت بھلا کر نوشی کے منھ پر طلاق دے ماری_ "وہ زہر اگل رہی تھی اور فائق کے دل میں اس زہر کے اثر سے پرانے لگے زخموں پر نیلاہٹ پڑنے لگی_ ان کی آنکھوں میں سرخی چھانے لگی_____

"میں نوشی سے نفرت کرتی تھی اور ہمیشہ کرتی رہوں گی اور اسی نفرت میں.. میں نے سارا کھیل کھیلا مگر تم سب جو اس سے محبت کے دعوے دار تھے تم سب کیوں اس محبت کے صدقے میں اسے معاف نہیں کر سکے بولو فائق معین علی بولو_ "نگار فائق کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے طنز سے ہنسی ....

"کیوں نہیں بولتے تم... کیونکہ تمھارے پاس کوئی جواب ہے ہی نہیں، ہمیشہ محبت کے اس کھیل میں تم اور زین ناکام ہوئے تھے ناکام..... سنا تم نے فائق... تم اور زین دونوں ہی مجھ سے زیادہ گناہ گار تھے اور ہو..... ایلیار اور ثمین ہی کیا پوری دنیا کے سامنے خود کو پاک اور مجھے گناہگار بناتے رہے ہو اور .....

وہ کچھ اور بول ہی نہیں پائی فائق نے بڑھ کر ان کی گردن اپنے ایک ہاتھ کے شکنجے میں کس لی تھی_" تمھارے گناہ یاد دلاؤں، یاد دلاؤں کی کیا کیا کھیل کھیلے تم نے، کتنے دل اجاڑے، کتنی زندگیاں برباد ہوئی، آج وہ سب یاد دلاتا ہوں تمھیں.... " نگار کی گردن پر شکنجہ کستے ہوئے ان کی آواز میں برف سی کاٹ تھی ....

"وہ تم ہو جس نے نوشی کو ہر طرح کا نقصان پہنچانا چاہا، اسے بدکردار ثابت کرنے کے لئے اسے دو ٹکے کے عیاش آدمی کی حوس کا نشانہ بنانا چاہا.... اور اسی حالت میں اس کی فوٹوز لے کر اسے بدنام کرنا چاہا، تم ہی ہو جس نے میرے بھائی جیسے دوست سے محبت جیسی قیمتی چیز چھین کر اسے خالی دل کر دیا...وہ جب تک جیا گھٹ گھٹ کر جیا، یہاں تک اس نے اپنی جان خود سے لے لی.... یاد ہے زین تمھیں، اس کی موت یاد ہے تمھیں_" ان کے گردن پر شکنجہ کستے ہوئے ان کے لبوں سے انگارے نکل رہے تھے.... نگار کا دم گھٹ رہا تھا مگر وہ بجائے ان سے اپنی گردن آزاد کروانے کے ان کی آنکھوں میں بس دیکھے جا رہی تھی_____

"تم ہی ہو جس نے مبین جیسے باکردار شریف انسان کو جب وہ صرف اور صرف اس کی عزت بچا کر محفوظ کر رہا تھا، تم نے اسے میری نوشی کے ساتھ غلط رنگ میں جوڑ کر زین اور مبین کے بیچ ایسی دراڑ ڈلوائی کی وہ تاعمر ناپٹ سکی، تم ہی ہو جس کی وجہ سے نوشی کو ناکردہ گناہوں کی بدکرداری کے جھوٹے جرم میں اس کے باپ سے وہ مار کھانی پڑی جس نے اس کے جسم پر ہی نہیں روح پر نیل ڈال دئے تھے.. تم ہی ہو جس کی وجہ سے نوشی کی عزت پورے گاؤں میں اچھالی گئی، ہمارے سروں پر خاک ڈالی گئی... تمھاری ہی وجہ سے اس کی شادی ٹوٹی_ "وہ ایک ایک کر کے نگار کے سارے جرم گنوا رہے تھے_____

"تم ہی ہو جس کی وجہ سے شادی کی پہلی ہی رات میں نے اس پر ظلم و ستم کا پہاڑ توڑا... تم ہی وہ ناگن ہو نگار جس کی وجہ سے پورے ایک سال میں اپنی معصوم بیوی سے اس قدر نفرت کرتا رہا کی اس کے ماں باپ کے مرنے پر بھی میں دو لفظ اس سے ہمدردی کے نا بول سکا، آج تک میں اپنے چچا چچی سے شرمندہ ہوں.... " نفرت کے ساتھ ساتھ ان کی آنکھوں میں گزرے زمانے کے کرب کی اذیت بھی جھلکنے لگے .....

"اور بتاؤں تمھارے جرم نگار اور بتاؤں... " وہ زور سے چیخے.... نگار کی گردن جھٹک کر چھوڑ کر وہ چیختے ہوئے برسوں کا دبا غبار نکال رہے تھے_ "تم ہی وہ ہو جس کے ناٹک کی وجہ سے میرے باپ کی اچانک موت ہو گئی... تم ہی جس کی وجہ سے میری ماں بھی مر گئی اور تم ہی وہ جس کی وجہ سے میں نے اپنے ان ہی ہاتھوں سے ہاں اپنے ان ہی ہاتھوں سے_ "انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھا کر سرخ آنکھوں سے دیکھے_ "اپنی نوشی کو ان ہی ہاتھوں سے مارا یہ جانتے ہوئے بھی کی اس کے پیٹ میں میرا ہی بچہ پل رہا ہے اور صرف اتنا ہی نہیں طلاق کا پتھر بھی اس کے سر پر دے مارا.... اور یہ میں نے کیا یعنی فائق معین علی نے یہ کیا صرف اور صرف تمھاری نفرت اور حسد نے ہم سب کو کٹھ پتلی بنا دیا تھا....." درد بن لہو بن کر ان کی آنکھوں میں جھلکنے لگا، اپنی خون آلود آنکھوں سے انہوں نے ساکت سی کھڑی نگار کو دیکھا، وہ پتھر کی بت بنی فائق کو دیکھ رہی تھی_ فائق نے جبڑے بھینچ کر اس عورت کو دیکھا جو اوپر سے اتنی رکھ رکھاؤ والی عورت نظر آتی ہے مگر اندر سے وہ کتنی گھناؤنی ہے_ ایک بار پھر وہ ضبط کی انتہا پر پہنچ کر ان سے مخاطب ہوئے .....

"تمھارے سارے گناہ میں ہم برابر کے شریک صحیح نگار مگر تم بھول گئی ہو تم ہی وہ ہو جس نے میری درد سے تڑپتی نوشی پر کوئی رحم نہیں کھایا تھا.... ارے کم سے کم ایک عورت ہونے کے ناتے تو اس پر رحم کر لیتی.... کیسے تم نے اس پر اپنی نفرت انڈیلی تھی، وہ بچہ زندہ رہتا اگر تم اسے اتنی بے دردی سے نہیں مارتی..... تمھیں زرا سا

بھی ایک درد سے تڑپتی عورت پر رحم نہیں آیا_" درد خون کے آنسو بن کر ان کی آنکھوں سے بہہ نکلا، فائق نے دانت بھینچ کر آنکھیں بند کر کے خود پر قابو پانا چاہا .....

"ہماری زندگی میں سب اجاڑ کر بھی... سب تباہ و برباد کر کے بھی تم کہتی ہو، کی ایک اکیلے کی تم قصوروار نہیں، ساری زندگی تمھاری وجہ سے میں اپنی بیٹی سے دور رہا، پاس آئی تو اسے گلے سے نہیں لگا سکا، کتنے دکھاوے کتنے بے رخی کے ناٹک کئے، کیسے کیسے ضبط سے میں گزرا.... کیا تم احساس بھی کر سکتی ہو میری اذیتوں کا_" ان کی آواز اب آہستہ ہو گئی تھی مگر اس آواز میں بس دکھ ہی دکھ گھلے ہوئے تھے_____

"ایلیار جیسے معصوم کو کیا کچھ نہیں سہنا پڑا صرف تمھاری وجہ سے اور اب بھی تم بجائے اپنی غلطی تسلیم کرنے کے دوسروں کو اس کے قصور یاد دلوا رہی ہو_" وہ قدم قدم چلتے ایک بار پھر ان کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے .....

"ایک بات کان کھول کر سن لو نگار.... اب بہت ہو چکا، اپنی نفرت، اپنا پاگل پن یہی اسی جگہ دفن کر دو... اگر اس بار تم نے میری بیٹی کی زندگی تباہ کرنے کی کوشش بھی کی تو میں ہی وہ شخص ہوں گا جس کے ہاتھوں سے تمھارا قتل ہو گا_" اپنی لہو رنگ آنکھوں سے نگار کی سرد آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ سرد انداز میں ان کے ہونٹوں سے ادا ہوئے تھے پھر وہ رکے نہیں تھے تیزی سے مڑ کر وہ اپنے روم میں چلے گئے تھے.... اب نگار تھی اور ماحول میں گونجتا ہول ناک، وحشت ٹپکا تا سناٹا_____

*.... *..... *..... *..... *..... *..... *

فائق صاحب اپنے روم میں آتے ہی ایک طرف رکھے سوفے پر ڈھ سے گئے... آج نگار کی باتوں نے پھر سے ان کے دل میں وہی آگ بھڑکا دی تھی جو کبھی سرد نہیں ہی نہیں ہوئی تھی .....

دل میں درد سا ہونے لگا اور نا چاہتے ہوئے بھی کتنے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر آنکھوں کے گوشوں سے نکل کر کنپٹی کے بالوں میں جذب ہونے لگے.... کتنے ہی پل اسی طرح بیٹے اور دل کا درد آہستہ آہستہ آنسوؤں کی صورت میں بہتا ہی رہا .....

فائق نے جلتی آنکھیں کھول کر چھت کی طرف دیکھا، "نوشی..." یہ نام ان کے ہونٹوں سے ایک آہ کی صورت میں نکلا پھر وہ کسی طرح خود کو سنبھال کر اٹھ کھڑے ہوئے، آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے وہ ایک طرف بنی دیوار گیر الماریوں کی طرف بڑھے .....

ان میں سے ایک کا پٹ کھول کر انہوں نے دیوار میں نسب لاکر کے بٹن دبائے... چند ہی سیکنڈ میں لاکر کھل گیا، فائق نے لاکر کے اندر سے اپنا کل آثاثہ نکالا تھا، آج تک اس سے زیادہ قیمتی چیز انہوں نے کچھ اور مانا ہی نہیں تھا .....

انہوں نے پیار سے البم کے کور پر ہاتھ پھیرا اور پھر بغیر الماری بند کئے ہوئے ہی وہ البم ہاتھوں میں تھامے ہوئے آکر بیڈ پر بیٹھ گئے.... البم کھلتے ہی پہلی تصویر پر ان کی نگاہ پڑی، ان کے اماں ابا کی تصویریں، انہوں نے بہت ہی عقیدت سے اس تصویر پر ہاتھ پھیرا... ایک بار پھر انہوں نے تصویر پلٹی دوسری تصویر چچا اور چچی کی تھی ان کے لبوں سے پھر آہ نکلی.... اس نفرت کے کھیل میں وہ اپنے چچا چچی سے معافی تک نا مانگ سکے تھے.... اس کے چچا چچی بیٹی کا دکھ لے کر ہی دنیا سے چلے گئے

فائق تصویریں پلٹنے لگے، ان کی بچپن کی فوٹوز، سمرا کی، ان کی، یہاں تک کی نوشی کے بھی..... بچپن کی وہ ساری تصویریں دیکھتے ہوئے مسکرا بھی رہے تھے اور پلکیں بھی بھیگتی جا رہی تھی، کئی تصویروں کے بعد ان کی نگاہ ایک تصویر پر ٹھہر گئی، یہ ان تینوں کی تصویر تھی، یعنی زین مبین اور وہ خود، یہ تصویر انہیں بہت کچھ یاد دلا گئی .....

ان تینوں کی دوستی کا رشتہ کتنا مضبوط تھا مگر شک کی تلوار نے ایک ہی جھٹکے میں دوستی جیسے مضبوط دھاگے سے بندھے رشتے کو بھی کاٹ ڈالا تھا.... تصویر دیکھتے دیکھتے ہی انہیں وہ سب یاد آیا جب نگار کے بچھائے جال میں زین پھنستا ہی گیا اور اس نے نوشی کو بے اعتبار کر دیا .....

انہیں اب بھی یاد تھا اس دن کے بعد پھر انہوں نے نوشی سے بالکل لاتعلقی اختیار کر لی تھی، انہیں اس کی شکل سے بھی نفرت ہو گئی تھی..... اور اسی وجہ سے وہ اس حادثے سے بے خبر رہے تھے جس سے مبین گزرا..... جس نے زین کے دل کو اجاڑ دیا، جس کی وجہ سے زین اور مبین ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تھے

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"تم کہنا کیا چاہتی ہو نوشی کی میں تم کو بھول جاؤں_ "نوشی کی بات سن کر زین پاگل ہونے لگا وہ کیسے اس سے اتنی آسانی سے کہہ سکتی ہے کی وہ اسے بھول جائے_ مانا کی ان دونوں کی زندگی میں طوفان آگیا تھا مگر وہ اس طرح اس سے بچھڑ کیوں رہی تھی_____

"تو اور کیا کہوں زین... تمھاری ممی نے میرے ابا کی اتنی بے عزتی کی، انہیں کیا کیا تعنے نہیں دیے، زندگی میں پہلی بار میرے ابا کو ان کی سادگی کو گنوار اور پیسوں کے لالچی کا ٹیگ دیا گیا، وہ صرف میری خاطر میری خواہش پر تمھارے گھر گئے تھے.... اس لئے نہیں کی دل بھر کر ان پر ان کی بیٹی پر کیچڑ اچھالے جائے_ "زین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نوشی درد و غم کے احساس سے پھٹ پڑی، زین کا سر جھک گیا_____

"مجھے معاف کر دو نوشی پلیز مجھے معاف کر دو... مجھے نہیں معلوم تھا میری ممی تمھارے ابا سے اس لئے ملنا چاہتی تھی، میں بہت شرمندہ ہوں، میں خود جا کر انکل سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگوں گا مگر پلیز مجھے خود سے الگ مت کرو_"اس کے ہاتھوں کو تھامنے کے لیے زین نے ہاتھ بڑھائے مگر نوشی نے اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کر لئے ....

"زین... ہم دونوں کبھی ایک نہیں ہو سکتے، پہلے تو تمھاری ممی ہی تیار نہیں تھی اب تو میرے ابا بھی اس شادی کے خلاف ہے... ہمارے نصیب میں ایک دوسرے کا ہونا نہیں لکھا_"آنکھوں میں آنسوؤں کا دریا لئے وہ اپنے سامنے بیٹھے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جس سے جدا ہونا اس کے لئے بھی سوہان روح تھا_____

"میں وہ نصیب ہی بدل دوں گا جس میں تم سے بچھڑنا لکھا ہے.... " زین نے عظم سے کہہ کر نوشی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا_ "نصیب ہوتا نہیں ہے نوشی نصیب ہم بناتے ہیں، محنت سے کوشش سے، ایک دنیا بھی اگر کوشش کر لیں نا تو بھی میں تم سے الگ نہیں رہوں گا، ہم دونوں ایک ہوں گے ایک دوسرے کے بنیں گے_ "نوشی نے اس کی آنکھوں میں محبت کی طاقت کی چمک محسوس کی تھی_____

"لیکن کیسے.... ابا اور تایا نے میری شادی طے کر دی ہے زین، یہ تم بھی جانتے ہو_ "وہ زین پر یقین رکھنے کے باوجود بھی تقدیر سے ڈری ہوئی تھی_____

"اور میں یہ شادی ہونے ہی نہیں دوں گا... تم میری ہو نوشی صرف میری، میں سب کچھ تباہ کر دوں گا مگر تمھیں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا_ "زین نے اسے کھینچ کر اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا، اس طرح پوری قوت سے بازوؤں میں بھرے ہوئے تھا جیسے اب اسے کبھی نوشی سے الگ نہیں ہونا تھا_____

"زین میں بھی تمھارے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی... پلیز کچھ کرو مگر یہ شادی مت ہونے دو، مجھے خود سے دور مت ہونے دو_" وہ بھی ان مضبوط بازوؤں سے کہاں جدا ہونا چاہتی تھی، ڈری ڈری وہ اس کے سینے میں سمٹ رہی تھی_____

"تم میری ہو نوشی میری... کوئی مانے یا نہیں مانے ہم نکاح کر لیں گے، پھر یہ ملک چھوڑ دیں گے، اس ملک، یہاں بسنے والے ظالم لوگوں سے بہت دور چلے جائیں گے_" زین کے اچانک اس فیصلے پر نوشی فوراً اس سے الگ ہو گئی .....

"یعنی بھاگ کر شادی "_

"ہاں.. کیا حرج ہے_ "زین نے تائید میں سر ہلایا_ "نوشی میں نے بہت منایا ممی کو مگر وہ نہیں مانی، ڈیڈ بھی مجبور ہے ممی کی ضد کی وجہ سے اور اب تو تمھارے ابا بھی اور میرے خیال سے وہ بھی نہیں ماننے والے_ ہمارے پاس کوئی اور آپشن نہیں نوشی_ "وہ خود ایسا نہیں چاہتا تھا مگر نوشی کو کھونے کا ڈر اس قدر حاوی تھا کی وہ کوئی بھی راستہ اپنانے کے لئے تیار تھا_____

"نہیں زین یہ غلط ہے، میں کیسے اپنے گھر والوں کی عزت اچھال سکتی ہوں... نہیں نہیں....." نفی میں سر ہلاتی وہ بہت پریشان ہو چکی تھی... زین سے محبت ضرور تھی مگر اپنے گھر والوں کی عزت کا بھی خیال تھا .....

"تو پھر کیا چاہتی ہو، کسی اور کی دلہن بننے کے لئے تیار ہو_ کسی اور سے شادی کر لوں گی_ "اس کے انکار پر زین نے چھبتا ہوا سوال کر لیا... نوشی سے کچھ کہا نہیں گیا بس آنکھوں میں آنسو بھرے وہ اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی..... زین نے اسے پھر سے اپنے سینے میں چھپا لیا ....

"ہم صرف ایک دوسرے کے ہے نوشی اور ہمیشہ رہیں گے_" اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے وہ پیار سے اس کا ہاتھ بھی اپنے ایک ہاتھ میں لئے سہلا رہا تھا_____

"کوئی اور بھی تو راستہ ہو سکتا ہے زین تم فائق سے بات کرو_" جانے کیسے نوشی کے منہ سے نکل گیا، اسے تاریکی میں بس فائق کی ہستی ایک اجلی کرن نظر آئی تھی .....

" کبھی بھی نہیں میں فائق سے کوئی بات نہیں کر سکتا_" اب وہ اسے کیا بتاتا شک کا جو کیڑا اس کے دماغ میں گھر کر گیا تھا وہ اسے بار بار یہ یقین دلاتا ہے کی فائق نوشی کے لئے کوئی نرم گوشہ رکھتا ہے، وہ اسے نوشی سے چھین لیں گا_____

"تم ایک بار بات تو کر کے دیکھو زین ہو سکتا ....

"ایک بار کہہ دیا نا نہیں نا تو نہیں... " زین کے سرد لہجے پر نوشی چپ سی ہو گئی، اس کے خاموش ہو جانے پر زین کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہو گیا_____

"آی ایم سوری... " اس نے نوشی کے ہاتھ پھر سے تھام لئے_"میرا دماغ بہت خراب ہو چکا ہے نوشی، تمھیں کھونے کا ڈر مجھے پاگل کر رہا ہے، میں کچھ کر لوں گا نوشی شاید خود کو ختم ہی کر لوں پلیز نوشی مان جاؤ " .....

"تم لوگ برا نا مانو تو میں کچھ مشورے دے سکتی ہوں تم دونوں کو_"ایک دم سے نگار کی آواز سن کر دونوں بری طرح سے چونک گئے، جانے وہ کب سے ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی .....

"تم کیا کر لوں گی، تم نے ہی تو مشورہ دیا تھا نوشی کے ابا کو ممی سے ملوانے کا_ "زین کو اس کی موجودگی اچھی نہیں لگی، اس نے بہت ناگواری سے اسے دیکھتے ہوئے تلخی سے کہا.... نوشی نے تعجب سے نگار کی طرف دیکھا

"سوری زین میں بہت شرمندہ ہوں، میں نے بس یہی چاہا کی پھوپھو نوشی کے ابا سے مل لیں تو شاید ان کی رائے بدل جائے..." وہ لبوں پر بے چارگی والی مسکراہٹ سجائے ان دونوں کے پاس آگئی..... نوشی کو اس پر غصہ آرہا تھا، اسی کی وجہ سے اس کے ابا کو ذلت اٹھانی پڑی تھی .....

"میں نے تم دونوں کا بھلا چاہا تھا، پلیز مجھے معاف کر دو نوشی، تم کہو تو میں خود تمھارے ابا سے معافی مانگ لوں گی اور زین کی سفارش بھی کروں گی_ میں دل سے چاہتی ہوں تم دونوں ایک ہو جاؤ.... زین کو اس کی محبت مل جائے میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے_" وہ آنکھوں میں آنسو لئے باری باری ان دونوں کو دیکھتی ندامت سے چور لہجے میں بول رہی تھی .....

"ایٹس اوکے... رومت، ہم تم سے ناراض نہیں_ "زین کے ہمدرد دل فوراً پگھل گیا، کچھ بھی تھا وہ اس کی کزن ہونے کے ساتھ ساتھ دوست بھی تھی، اسے یقین تھا اس پر مگر نوشی کچھ نہیں بولی، ہوٹل والے واقعہ کے بعد وہ نگار کھٹک سی گئی تھی، نگار کو اس کی پرواہ بھی نہیں تھی وہ صرف زین کو اپنے شیشے میں اتارنے آئی تھی جو وہ کر چکی تھی_____

"میں یہاں صرف تم دونوں کی مدد کرنے کے لئے آئی ہوں اور میں تمھاری مدد کر کے رہوں گی.... تم صرف میری سنو، میں نے سب پلان کر لیا ہے، بس تمھیں انجام دینا ہے_ "وہ زین کا ہاتھ تھامے بڑے مخلصانہ انداز میں دوستوں کی طرح اسے اپنا سارا پلان سمجھا رہی تھی.... زین اس کا مشکور ہو رہا تھا لیکن نوشی بالکل خاموش تھی، اس کا دل بار بار بس یہی صدا دے رہا تھا کی قسمت ان کے ساتھ کوئی کھیل کھیلنے والی تھی_____

*.... *.... *..... *..... *..... *..... *

"سمرا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے... ابا اور تایا کو دکھ پہنچے گا اس طرح میرے جانے سے_ "نوشی اپنے ساتھ چادر میں منھ چھپائے بیٹھی سمرا کے بازوں تھام کر بری طرح سے ڈری ڈری ہوئی بولی تھی_____

"کچھ نہیں ہوتا تم گھبراؤ مت، ابا اور تایا بیشک پہلے غصہ ہوں گے مگر پھر مان جائیں گے، میں خود انہیں موقع دیکھ کر سمجھاتی رہوں گی، بس تم اپنے آنے والے سنہرے پلوں کو سوچو تمھاری تو یار پوری لائف بدل جانے والی ہے_ "سمرا اسے اپنے ساتھ چلتی نوشی کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئے تسلی دے رہی تھی.... مگر آنکھوں میں مکارانہ چمک بڑھتی ہی جا رہی تھی_____

"مجھے کچھ صحیح نہیں لگ رہا سمرا، دل بہت گھبرا رہا ہے... ہم واپس چلتے ہیں_ "نوشی کو رہ رہ کر خوف ستا رہا تھا، ٹیکسی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی_____

"نوشی ڈیئر سب صحیح ہے یار، تمھیں تمھاری محبت ملنے والی ہے ساتھ ہی اتنا چاہنے والا شوہر ملنے والا ہے، یہ سوچو زین تم سے کتنی محبت کرتا ہے تو اگر واپس چلی گئی تو وہ کہیں مر ہی نا جائے_" سمرا نے اسے سمجھاتے ہوئے آخری وار کیا اور یہ وار ایسا تھا کی نوشی خاموش ہو گئی_____

"کچھ مت سوچو بس زین کے بارے میں سوچو.... یار تو کتنی لکی ہے اتنا شاندار، اتنا پیسے والا شوہر تمھیں ملنے والا ہے اوپر سے دیوانوں کی طرح چاہتا ہے_ تیرے تو بڑے عیش ہو گئے ہیں_" سمرا اب اسے سنہرے خوابوں کی جھلکیاں دکھانے کی کوشش میں لگ گئی، نوشی بس ہلکے سے مسکرائی تھی سمرا کی باتوں سے اس کا ڈر کچھ کم ہوا تھا مگر دل میں اب بھی بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی.... اس کے ابا اماں اس کی شادی کی تیاری کر رہے تھے اور ادھر وہ ان کی مرضی کے خلاف کسی دوسرے سے نکاح کر کے اس ملک سے جا رہی تھی .....

اس دن نگار نے ان دونوں کو ہی یہی مشورہ دیا تھا بلکہ صرف مشورہ ہی نہیں دیا تھا، ان کے جانے کے سارے انتظامات بھی اپنے ذمہ لے لئے تھے.... زین نے اپنے اور نوشی کے لندن جانے کے ٹکٹ بک کروا لئے تھے، ادھر نگار نے ان دونوں کے نکاح کے لئے اپنے اس بنگلہ میں سب انتظام کر لیا تھا جو اس کی زاتی ملکیت تھا..... اس نے سمرا کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا.... یہ سمرا ہی تھی جس کی مدد سے نوشی آج گھر سے نکلنے سے کامیاب ہو گئی تھی اسی نے ابا کو منوا لیا تھا کی وہ دونوں نگار کے ساتھ نوشی کی شادی کے کپڑے لینے شہر جانا چاہتی ہے..... ابا بھی آخر تھوڑی ہیل حجت کے بعد مان ہی گئے اور اب وہ سمرا کے ساتھ نگار کے بنگلہ پر جا رہی تھی

"سمرا میں ٹھیک کر رہی ہوں نا_" ٹیکسی انہیں ایڈریس پر چھوڑ کر چلی گئی اور سمرا گیٹ کو نگار کی دی گئی چابی سے کھول رہی تھی جب ایک بار پھر نوشی نے پوچھا_____

"سو فیصد درست، تم بالکل ٹھیک کر رہی ہو... آج کے بعد تم اپنے اس فیصلے سے ہمیشہ میری بھی مشکور رہوں گی" سمرا نے مڑ کر اس کا بازوں دبوچا اور اسے کھلے گیٹ سے بنگلہ کے اندر لے آئی، یہ اندر باہر سے سجا بڑا ہی خوبصورت بنگلہ تھا

وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتی بنگلہ کے اندر داخل ہوئی تھی، چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا تھا کوئی ایک بھی نفوس اس بنگلہ میں نظر نہیں آرہا تھا .....

"اف نگارا ابھی تک پہنچی نہیں، یہ زین کی بھی لگتا ہے تیاری مکمل نہیں ہوئی ہے جو اب تک پہنچا نہیں" سمرا اسے لے کر لاؤنج میں آکر چاروں طرف دیکھ کر اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر بولی

"چلو ہم بھی چلتے ہیں، سب آ جائیں گے تو پھر آئیں گے_" نوشی کو ہول ناک سناٹے سے پھر بے تحاشا خوف محسوس ہوا... چاروں طرف دیکھتے ہوئے وہ مڑ کر جانے ہی لگی کی سمرا نے اس کا بازوں دبوچ لیا .....

"پاگل ہوئی ہو اس طرح کیسے جاسکتے ہیں ہم.... جانتی ہو فائق بھائی کو اگر خبر ہو گئی نا تو ہمارا تو کام ہی ختم کر دیں گے وہ..... تم ایسا کرو یہی بیٹھو، میں نگار کو فون کر کے آتی ہوں... تب تک تم ایسا کرو یہ ڈریس چینج کر لو بعد میں تو بس جلدی جلدی ہی مچی رہیں گی_" سمرا نے نوشی کے قدموں میں پھر سے زنجیر ڈال دی_____

سمرا اسے بیڈ روم میں چھوڑ کر ڈور بند کرتی چلی گئی تو نوشی کا دل اب بری طرح سے گھبرانے لگا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا_ اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کے لئے اس نے شاپر کھول کر اس میں سے ڈریس نکالا، سرخ آتشی جوڑا... نوشی کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگی، سب یاد آ رہے تھے ابا اماں، تایا تائی یہاں تک اس سے نفرت کا اظہار کرنے والا فائق بھی .....

کچھ دیر وہ بھیگی پلکوں کے ساتھ ڈریس دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر ڈریس لے کر وہ واش روم میں گھس گئی .....

وہ ڈریس چینج کر کے جیسے ہی روم میں داخل ہوئی اس کی نگاہ فوراً بیڈ پر گئی تھی اور نوشی کی آنکھیں پھٹ گئی، وہ بت بنی اس انسان کو بیڈ پر آرام سے نیم دراز دیکھ رہی تھی .....

نوشی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے بیٹھے اس خبیث انسان کو دیکھ رہی تھی، جس کی ہوس پرست آنکھیں اس کے سراپے پر گڑی ہوئی تھی، وہ تاعمر اس شخص کی گندی نگاہوں کو نہیں بھول سکتی تھی .....

"ت... ت... م... م..." سارے حرف اس کے ہونٹوں سے الگ الگ ہو کر ادا ہوئے تھے، وہ خبیث انسان شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا_ یہ وہی شخص تھا جس نے ہوٹل والے روم میں اسے اپنی ہوس کا نشانہ بنانا چاہا تھا، اس وقت مبین جیسے فرشتہ صفت انسان نے اس کی عزت اس شیطان سے بچائی تھی مگر آج.... نوشی ہراساں سی اسے پتھرائی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی_____

"ہاں میری بلبل.... میں آپ کا عاشق... " اس شخص نے ڈر کر سفید ہوتی نوشی کو دیکھ کر آنکھ ماری_ "ایک بار پھر تمھاری دوست پلس دشمن نے مجھے یہ سنہرا موقع دے دیا ہے کی میں تمھارے جسم سے کھیل کر اپنی پیاس بجھالوں...." وہ مکروہ ہنسی ہنستا بہت ہی آہستہ آہستہ قدموں سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا_____

"تم... جھوٹ بول رہے ہو، سمرا یہی ہے، میں اسے بلاتی ہوں... سمرا... سمرا_ "وہ خوفزدہ تھی مگر ایک ڈھارس اب بھی دل میں تھی کی سمرا یہاں موجود ہے، وہ ضرور اس کی مدد کو آئیں گی اور اسے اس شیطان سے بچالیں گی_____

"تم کچھ زیادہ ہی معصوم ہو بے بی گرل.." وہ جھوٹے افسوس سے سر ہلا کر پھر زور سے ہنسا تھا، نوشی اس کی ہنسی سے اور بھی خائف ہو گئی_____

"بے بی گرل... افسوس جس سمرا کو تم اپنی ہمدرد سمجھ رہی ہو، وہ مجھ سے قیمت وصول کر کے تمھیں میرے پاس چھوڑ کر یہاں سے جا چکی ہے.... اب آگے دیکھو..... وہ بچ نجانے کیا کیا فراڈ تم سے کھیلنے والی ہے... بٹ، مجھے کیا میں اپنا کام تب تک کر ہی لوں گا_"نوشی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے اس کی ساری خباثت بھری باتیں سن رہی تھی، کیا وہ سچ کہہ رہا ہے... اور اگر یہ سچ ہے تو.... نوشی کا جیسے دل بند ہونے لگا..... "سمرا..... سمرا.... کوئی ہے مجھے اس خبیث انسان سے بچالو پلیز کوئی ہے.... زین...." اس کے لبوں سے فریاد بن کر یہ نام نکلا تھا، آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب نکل پڑا_____

"کوئی فائدہ نہیں میری جان... آج کوئی تجھے میرے ہاتھ سے بچانے والا نہیں، اس دن تو اس کمینہ نے تو تجھے بچا لیا تھا مگر آج تو تجھے خدا بھی نہیں بچا سکتا_"زمین کو اپنے جوتے تلے روندتا وہ نوشی کی طرف بڑھ رہا تھا... نوشی لگاتار روتی ہوئی پیچھے کھسک رہی تھی ....

"کون ہو تم... میں نے کیا بگاڑا ہے تمھارا... پلیز مجھے جانے دو_ "بے بسی کا احساس، اپنی عزت کا خیال، نوشی نے روتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دئے .....

"کون ہوں، کیا کر رہا ہوں، ان سب باتوں میں کیا رکھا ہے سوئٹ ہارٹ، اصل مزا تو جوانی کو ہر پل انجوائے کرنے میں ہے نوشی ڈیئر..." اس شیطان پر اس کی التجا کا کوئی اثر نہیں ہوا.... وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا اس کی طرف بڑھا جا رہا تھا اور وہ روتے ہوئے ادھر ادھر گرتی پڑتی پیچھے کھسک رہی تھی .....

"تم پر ترس بھی آ رہا ہے مگر میں کیا کروں میری جان میں خود بے بس ہوں..." وہ بن بن کر بولتا شیطانی چمک آنکھوں میں لئے نوشی کی جان نکال رہا تھا_ "کیا کروں میری جان، جب سے ہوٹل کے اس کمرے میں تمھیں دیکھا تھا، تب سے تم نشہ بن کر میرے دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہو اور تمھیں میں کسی بھی قیمت پر حاصل کر لینا چاہتا تھا اور دیکھو آج میں کامیاب ہوں..... اب چاہے تم میرے ساتھ انجوائے کرو یا اس زین کے ساتھ اصل مقصد تو سب کا ایک ہی ہوتا ہے_ اتنا ڈرو مت میری بلبل.... شاباش آرام سے میری بانہوں میں آ جاؤ_ "اپنے بازوں نوشی کی طرف بڑھاتے ہوئے اس کی گھناؤنی ہنسی... نوشی کو اس سے کراہیت محسوس ہوئی_____

"دیکھو تم میرے پاس مت آنا... اگر زین کو پتا چلا ناوہ تمھارا قتل کر دیں گا...وہ ابھی آتا ہو گا، اور نگار بھی_" نوشی نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنی آخری بچی امید کے تحت ہمت پیدا کی اور اسے انگلی دکھا کر دھمکی دی.. اس کی معصومیت پر بس وہ زور سے ہنسا تھا..... "کون سی مدد بلوانا چاہتی ہو نوشی جان... تمھاری مدد نے ہی تمھیں میرے پاس چھوڑا ہے_" وہ کیا کہہ رہا تھا اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا .....

"تم جھوٹ بول رہے ہو، زین اور نگار ایسے نہیں ہے_" نوشی نے انکار میں سر ہلایا ....

"جو تم سمجھو.... آی کین ناٹ ایکسپلین، بٹ ایک بات بتا دوں کی تمھاری کزن سمرا اور تمھاری دوست نگار نے ہی مجھے ہوٹل میں دعوت دی تھی... اس نے ہی مجھ سے کہا تھا میں اپنی خواہش پوری کر لوں اور وہ ہم دونوں کی اسی حالت میں تصویریں حاصل کر لیں اور آج بھی اسی نے تمھیں میرے بنگلہ میں لا کر مجھے سونپ کر اپنا مقصد حاصل کرنا ہی چاہا ہو گا_" وہ اسے ساری سچائی بتاتا جیسے نوشی کے سر پر دھماکا کر رہا تھا_____

"تم جھوٹے ہو، مکار ہو، میں نہیں مان سکتی_" ساری حقیقت کھلی جارہی تھی مگر اب بھی وہ نفی کرتی درد و غم سے چیخ پڑی .....

"تو مت مانو... آئی ڈونٹ کیئر_" اس نے بے پرواہی سے کاندھے جھٹکے اور خود سے بچنے کی کوشش کرتی نوشی کی طرف بڑھنے لگا_" میں یہاں کچھ منوانے آیا بھی نہیں ہوں، مجھے اپنی خواہش پوری کرنی ہے، وہ آگ سرد کرنی ہے جو تمھیں دیکھ کر میرے دل میں سلگ گئی ہے_" وہ اب اپنے مقصد کو جلد سے جلد حاصل کر لینا چاہتا تھا... سامنے کھڑی کلیوں سی کھلی مہکتی لڑکی کو مسل کر اپنے نفس کو تسکین دے دینا چاہتا تھا_____

نوشی کو اب بچ جانے کی کوئی امید نظر نہیں آرہی تھی، وہ لگاتار اس سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی مگر کب تک.... وہ ماہر شکاری تھا، لڑکیاں اس کے لئے ہمیشہ آسان شکار رہی تھی.... نوشی کی لاکھ بچاؤ کی کوشش کے باوجود بھی وہ اسے کمر سے جکڑ کر بیڈ پر پٹخ چکا تھا .....

"چھوڑ دو مجھے کمینے زلیل.... " نوشی لگاتار سراپا احتجاج بنی اسے نوچ گھوسٹ رہی تھی کسی بھی طرح سے اس خبیث شکاری سے بچنے کی پوری کوشش تھی اس کی مگر .....

"ایسے کیسے چھوڑ دوں بڑی قیمت ادا کی ہے تمھیں حاصل کرنے کی_" وہ اسی شیطانی مسکراہٹ سے جھکا اسے پوری طرح سے دبوچنے کے لئے تیار ہو چکا تھا .....

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

مبین نے سامنے نظر آتے آہنی گیٹ کو ایک گہری سانس لے کر دیکھا اور پھر کال بیل پر ہاتھ رکھ دیا... بیل دبائی مگر بیل شاید خراب تھی.... مبین اب وہیں کھڑا سوچ رہا تھا کی وہ اندر جائے یا نہیں جائے یہی سب سوچتا وہ اسی کشمکش میں گیٹ کے سامنے کھڑا تھا ....

آج زین نوشی سے نکاح کرنے جا رہا تھا اور بجائے زین کے اس سے نوشی نے آنے کی التجا کی تھی اور اسے یہاں کا ایڈریس دیا تھا... جانے کیا حادثات ہوئے جو زین اور نوشی نے اس طرح نکاح کرنے کا فیصلہ لے لیا، وہ زین سے جاننا چاہتا تھا مگر نا جانے زین کیوں ان دونوں سے ہی اتنا اُکھڑا اُکھڑا آج کل تھا کی چاہنے کے باوجود بھی مبین اس سے نا نگار کی ہوٹل والی سازش کے بارے میں بتا پایا نا اسے آئندہ سے خبر دار کر سکا .....

فائق بھی آج کل جانے کیوں ساری دنیا سے خفا تھا.... امتحانوں کے بعد بغیر ان دونوں سے ملے وہ گاؤں چلا گیا.... ان تینوں کی جتنی گہری دوستی تھی، اتنی ہی تینوں کے درمیان دوریاں آچکی تھی.... تینوں ہی ایک دوسرے سے کوئی بات کہیں بغیر... اپنی ناراضگی کی وضاحت دئے بغیر، ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تھے ...

وہ یہاں آنا نہیں چاہتا تھا مگر یہاں آنے کی ایک اور بھی وجہ تھی، ایک تو نوشی کی بات وہ نہیں ٹال سکتا تھا دوسرے وہ آخری بار اپنا حوصلہ آزمالینا چاہتا ہے... آخری بار اپنی ایک طرفہ محبت کا درد لئے دل کو نوشی کے دیدار سے سیر اب کر دینا چاہتا تھا، وہ اب کبھی بھی زین اور نوشی کے بیچ نہیں آنا چاہتا تھا... اس کی دعائیں ہمیشہ ان دونوں کے ساتھ رہیں گی وہ ہمیشہ ان دونوں کی خوشیوں کا دعا گو رہیں گا.... مگر اس دل کا کیا کرتا جو درد سے تڑپ رہا تھا اور آخری بار نوشی کو جی بھر کر دیکھ لینا چاہتا تھا .....

یہی سب سوچتے ہوئے اس نے گیٹ پر ہاتھ رکھا.... حیرت کی بات یہ تھی کی گیٹ کھلا ہوا تھا، مبین نے دھکا دیا تو گیٹ کھلتا ہی چلا گیا... وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھا ابھی لان پار کر کے اندر داخل ہی ہوا تھا کی اس کے کانوں میں ایک نسوانی چیخ پڑی .....

کوئی لڑکی جیسے بہت بے بسی سے مدد کے لئے چیخ رہی تھی، مبین کا غیرت مند خون ابال مارنے لگا.... وہ سیدھے دوڑتے قدموں سے اس طرف بڑھا جدھر سے لگاتار چیخنے کی آواز آرہی تھی، مبین نے ڈور پر ہاتھ مارا... ڈور لاک نہیں تھا ایک ہی دھکے میں کھلتا چلا گیا .....

سامنے جو منظر مبین کی آنکھوں نے دیکھا، وہ منظر دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا.... بے بسی سے روتی بلکتی نوشی اور اس پر حاوی ہونے کی کوشش کرتا وہی شیطان، ایک بار پھر سے نوشی کو نوچ گھوسٹ کر اپنی ہوس پوری کرنا چاہتا تھا ....

مبین کے جبڑے تن گئے، آنکھوں سے شعلے پھوٹ پڑے، ایک ہی جست میں وہ بیڈ تک آیا اور اس نے اس شیطان پر ایک چھلانگ لگا دی.... اپنی ہوس پوری کرنے کی کوشش میں وہ بے خبر تھا... مبین نے اسے نوشی کے اوپر سے کاندھوں سے تھام کر کھینچ کر اتارا اور سیدھا کرتے ہوئے ایک زبردست وار کیا.... اچانک پڑنے والی لات سے وہ ایک ہی جھٹکے میں چِھٹک کر بیڈ کے نیچے گر گیا .....

"مبین...." ایک بار پھر اللہ نے مبین کو ہی اسس کی عزت کا رکھوالا بنا کر بھیج دیا تھا، نوشی روتی ہوئی بیڈ سے اٹھ کر مبین کے سینے سے لگ گئی.... مبین کا خون کھول رہا تھا، نوشی کو اپنے حصار میں لے کر اس نے بری طرح سے روتی ہوئی نوشی کو دیکھا اس شیطان کی شیطانیت سے نوشی کے کپڑے پھٹ چکے تھے.... مبین نے تیزی سے اپنی شرٹ اتاری اور نوشی کے کاندھے پر ڈال کر شرٹ اس کے ارد گرد لپیٹ دی .....

"مبین...." بے بسی کا احساس تھا یا شکر کا احساس نوشی پھر سے اس کے سینے سے لگ گئی، وہ جبڑے بھینچے اس شیطان کو زمین سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اپنی لہو رنگ آنکھوں سے گھور رہا تھا... مبین کی آنکھوں میں ایسے شعلے لپک رہے تھے جیسے آج اس شخص کا خون ہی کر دیں گا ....

"ایک تو مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا، تو ہی کیوں میرے اور اس کے بیچ اپنی ٹانگ آڑانے آجاتا ہے_ کیا لگتی ہے یہ تیری.... بہن ہے یہ تیری یا محبوبہ، جو تو خدائی فوجدار بن کر ہمیشہ ٹپک پڑتا ہے_" وہ شخص اٹھتے ہوئے مبین کو کچا چبانے کے لئے گھور رہا تھا... اس کی وجہ سے پھر سے ہاتھ آیا شکار اس کے ہاتھوں سے نکل رہا تھا .....

"تیرے لئے میں آج موت کا فرشتہ ہی ہوں... تیری ہمت بھی کیسے ہوئی پھر سے اپنے گندے ہاتھوں سے نوشی کو چھونے کی... آج تو میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکتا_"مبین نوشی کو ایک طرف کر تا شیر کی طرح دہاڑ کر اس کی طرف خطرناک ارادے سے بڑھا .....

ایک بار وہ اس مبین سے اچھے سے پیٹ چکا تھا اور آج تو اس کے ارادے اور بھی خطرناک تھے..... اس بار اسے بھاگنے میں ہی عافیت لگی، اس سے پہلے کی مبین کے ہاتھ اس کی گردن پر شکنجہ بن کر کس جاتے، وہ وہی فرش پر جھکا اور اس نے کمال مہارت سے ایک لات مبین کے گھٹنوں پر دے ماری، مبین پیچھے کی طرف لڑکھڑا گیا تو اسی موقعے کو غنیمت جان کر وہ دوسری طرف سے پھرتی سے اچھلتا ایک ہی لمحے میں روم سے باہر تھا اور جاتے جاتے وہ روم بھی لاک کر گیا ....

مبین بھی تیزی سے سیدھا ہو کر اس کے پیچھے بھاگا تھا مگر وہ شیطان اس سے بھی پھرتیلا نکلا، مبین نے بھڑک کر بند دروازے پر پہلے ایک ہاتھ مارا اور پھر ایک لات دے ماری ....

ادھر نوشی اب فرش پر بیٹھی ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی، مبین کچھ دیر بند دروازے کو گھورتا رہا پھر چند گہری سانسیں لے کر وہ پلٹا، اب اس کی نگاہ بری طرح سے روتی نوشی پر گئی، اس کے رونے میں اتنی تڑپ تھی کی مبین کا دل بیچین ہو گیا، وہ تیز قدموں سے اس کے پاس آکر وہی فرش پر اکڑوں بیٹھ گیا .....

"سب ٹھیک ہے نوشی، پلیز اس طرح مت روؤں، میں آگیا ہوں نا، تمھیں کچھ نہیں ہو گا_"اس کے اس قدر تڑپ تڑپ کر رونے سے اس کا دل بے قرار ہو رہا تھا، آنکھوں میں دکھ چھلک گیا، نوشی نے ہچکیاں لیتے ہوئے اپنے سامنے بیٹھے اس دیوتا کو دیکھا، ایک بار پھر وہی اس کا محافظ بن کر اسے اس شیطان سے بچا چکا تھا.... سارے اپنے پرائے ہو گئے مگر یہ شخص جو اس کا کبھی کچھ نہیں رہا وہی اس کا سب سے اپنا بن گیا .....

"تم اکیلے کیسے... اور آج تو نکاح تھا نا تمھارا زین کے ساتھ.... زین کہاں ہے؟؟وہ تمھیں کیسے اکیلے چھوڑ کر چلا گیا؟؟؟؟"بہت فکر سے اسے دیکھتے ہوئے مبین نے جلدی جلدی پوچھا.... اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کچھ غلط تھا، یہاں کوئی دوسرا ہی کھیل کھیلا جا رہا ہے_____

"مجھے کچھ نہیں معلوم، کچھ نہیں جانتی میں.... سب جھوٹے ہے، سارے رشتے فریبی ہے، صرف سب مجھے برباد کرنا چاہتے ہیں_ سن نے مجھے دھوکہ دیا ہے_" وہ درد و غم سے چلا اٹھی اور گھٹنوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی... اس شیطان کے منھ سے جو کچھ سنا تھا، اس کا رشتوں سے، اعتبار سے، محبت سے یقین ہی ختم ہو گیا تھا .....

مبین خاموش سا ہو گیا، اس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی_"نوشی پلیز رونا بند کرو، تم میرے ساتھ چلو، میں تمھیں تمھارے گھر چھوڑ دیتا ہوں "_

"کون سے گھر مبین... وہ گھر جسے میں خود اپنی مرضی سے چھوڑ آئی ہوں_" جھٹکے سے سر اٹھا کر روتی آنکھوں سے اس نے مبین کا پریشان چہرہ دیکھا.... " سب کچھ چھوڑ کر یہاں چلی آئی مگر یہ نہیں جانا میں اپنے گھر کی دہلیز پار کر کے بھیڑیوں کے جنگل میں آ گئی ہوں، یہاں ہر کوئی میرا سودا کر بیٹھا ہے.... ہر کوئی مجھے برباد کرنا چاہتا ہے،

مبین میرا کیا قصور ہے، میں نے اس پر اعتبار کیا اور وہ ہی مجھے بیچ کر چلی گئی_" وہ اپنے ہوش میں نہیں لگ رہی تھی، مبین کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا... وہ کس کی بات کر رہی تھی، یہ گھر کس کا ہے، زین یہاں کیوں نہیں، وہ شخص یہاں کیسے.... بہت سے سوال تھے مگر فل حال ابھی بس نوشی کو سنبھالنا تھا، اس کی حالت خراب تھی_____

"پہلے تم یہاں سے اٹھو..." مبین نے اس کے دونوں شانوں کو تھام کر اسے زبردستی اٹھایا اور پھر اسے اسی طرح تھامے ہوئے بیڈ پر بیٹھا دیا .....

"تم پہلے رونا تو بند کرو، میں ہوں نا یہاں... تم مجھ پر یقین رکھو، میرے ہوتے ہوئے کوئی تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا..." اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے مبین پیار سے اسے اپنے ہونے کا تحفظ بخش رہا تھا لیکن نوشی کے رونے میں کوئی کمی نہیں آئی .....

"دیکھو... رونے سے کبھی کوئی حل نہیں نکلتا نوشی، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں، تمھیں حفاظت سے تمھارے ابا اماں کے گھر پہنچادوں گا، مجھ پر تو یقین کر سکتی ہو نا_" مبین اب اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر دوستوں کی طرح بولا تو نوشی نے روتے روتے سر ہلا دیا .....

"شکریہ اس اعتبار کا، شاباش اب چپ ہو جاؤ تو میں کچھ آگے کا سوچوں_" وہ اس کا سر تھپک کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا_" تم یہی رکو میں یہ ڈور کھول کر باہر دیکھوں، وہ خبیث کہاں گیا ہے، وہ یہاں کیسے پہنچا .....

"نہیں مبین، مجھے چھوڑ کر مت جاؤ...." نوشی اتنی خوفزدہ تھی کی تیزی سے اٹھ کر اس کے سینے سے لگ گئی_" تم مجھے چھوڑ کر مت جاؤ، وہ پھر آجائے گا_" وہ اس سے کس کر لپٹی جا رہی تھی، مبین نے خود کو بے بس سا پایا، وہ بکھری ہوئی تھی اور صرف سہارا چاہتی تھی، اس وقت اسے تحفظ کی ضرورت تھی.... بے بسی سے خود سے لپٹی نوشی کو دیکھا پھر اس کے ارد گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار باندھ لیا_____

"میں تمھیں کہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا نوشی.... میں ہوں تمھارے پاس_ وہ کمینہ انسان تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا_" اسے اپنے ہونے کا بھرپور احساس دیتے ہوئے وہ اس کے سر کو تھپک رہا تھا.... ابھی وہ کچھ اور بھی کہتا کی دروازے کے لاک کھلنے کی آواز کانوں میں گونجی اور اس سے پہلے کی وہ نوشی کو خود سے دور کر پاتا، دھاڑ کی آواز آئی اور دروازہ پوری طرح سے کھل کر دیوار سے ٹکرا گیا، مبین کی نگاہ سامنے کھڑی ہستی کی سرخ آنکھوں سے ٹکرائی.... ان آنکھوں میں کیا نہیں تھا، دوستی ٹوٹنے کا مان، اپنے لئے نفرت... محبت کی بے اعتباری اور سب کچھ تباہ کر دینے کی آگ ....

خود نوشی بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کھڑے زین کو دیکھ رہی تھی اور اس کے پیچھے کھڑی نگار کو بھی، جس کی آنکھوں میں آج اسے پہلی بار ناگن سی چمک دکھائی دی تھی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"واؤ... یہاں تو ایک اور لو اسٹوری چل رہی ہے.... میں تو نکاح میں شامل ہونے کے لئے آئی تھی مگر یہاں تو نکاح سے پہلے ہی کسی اور کے ساتھ پریکٹس چل رہی ہے_" مبین اور نوشی کو دیکھتے ہوئے نگار نے کہہ کر بڑے زور دار انداز میں سیٹی ماری ....

مبین جیسا مضبوط اعصاب کا مالک بھی اس حالات سے گھبرا سا گیا... نوشی کی تو پہلے ہی سے حالت خراب تھی اب تو جیسے کانٹوں بدن خون نہیں والی حالت ہو چکی تھی .....

"دیکھو زین ایسا کچھ نہیں... میں تمھیں سب بتاتا ہوں_" مبین کو حالات کس طرح ان کے خلاف بنائے جا رہے تھے سب نگار کی آنکھوں میں نظر آرہا تھا، اسے سمجھتے ہوئے دیر نہیں لگی تھی کی وہ بڑے آرام سے دونوں کو اپنے جال میں پھنسا چکی تھی .....

"کیا بتاؤں گے زین کو تم.... یہی نا کی تم بس گواہ کے طور پر یہاں آئے تھے اور تم سے ہی پہلے یہاں کوئی اور آ گیا تھا، جو بیچاری نوشی کی عزت لوٹنے کی کوشش کر رہا تھا اور تم اسے بس اس شیطان سے بچا کر اب سینے سے لگا کر تسلی دے رہے تھے.... یہی کہانی گڑنے والے ہو نا تم..." نگار بڑی مکاری سے بولتی مبین کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی.... مبین کا دل کہا ابھی کا ابھی اس عورت کا گلا دبا دے مگر فل حال اسے صرف نوشی کی فکر تھی .....

"زین میرا یقین کرو... واقعی ایسا ہی ہوا ہے.... میں ....

"بکواس بند کرو اپنی..." مبین کے آگے بولنے سے پہلے ہی زین غصے اور نفرت سے چیخ اٹھا... وہ تیزی سے مبین تک آیا تھا اور اس نے مبین کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی ایک زوردار مکا مبین کے منہ پر دے مارا تھا... نوشی نے اپنے لبوں پر ہتھیلی رکھ لی...

مبین کے ہونٹوں سے خون نکل آیا مگر وہ اپنی جگہ مضبوطی سے کھڑا زین کو اب بھی سمجھانے کی کوشش کرنے لگا..... " زین ایک بار ٹھنڈے دماغ سے میری بات سن لو... میں جانتا ہوں تم اس وقت بہت غصے میں ہو مگر ایک بار پلیز میری بات سن لو...." وہ بڑی برداشت سے زین کو اشتعال کو سرد کرنے کی کوشش کر رہا تھا تا کی نگار کی حقیقت اسے بتا سکے .....

"تم جیسے زلیل شخص کی میں اب شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا... تم بات سننے کی بات کر رہے ہو_"زین اس وقت اپنے آپ میں نہیں تھا، اس کی خود کی سوچنے سمجھنے کی طاقت کو شک نے نگل لیا تھا، بجائے مبین کی بات سننے کے وہ بری طرح سے بھڑک کر اس نے مبین کا گریبان تھام کر ایک بار پھر اسے مکا دے مارا تھا .....

زین اسے بری طرح سے مار رہا تھا مگر مبین اب بھی ضبط کرتا اس کی مار کھاتا اپنی بات سمجھانے کی کوشش میں لگا تھا .....

"نہیں زین پلیز اسے مت مارو... پلیز زین اسے مت مارو_" زین کی مار سے مبین کو زخمی ہوتے دیکھ کر نوشی تڑپ کر ایک دم سے روتی ہوئی اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی... زین کی لہو رنگ آنکھیں نوشی پر آ ٹکی، اس کے بکھرے بال، زخمی ہونٹ اور تن پر مبین کی شرٹ... اس کے دل میں نفرت کی ایک آگ بھڑک گئی.... مبین کا گریبان جھٹک کر وہ خون اگلتی آنکھوں سے نوشی کی طرف رخ موڑ کر اس کی روتی آنکھوں میں، اپنی شعلہ ور آنکھیں گاڑ کر بولا .....

"تمھاری ہوس اگر مٹ نہیں رہی تھی تو مجھ سے کہہ دیتی یا کسی بھی گلی میں کسی آوارہ کو پکڑ لیتی، وہ تیری آگ سرد کر دیتا... کم سے کم میرے ہی دوست سے اپنے نفس کی آگ تو نہیں بجھاتی تم_" وہ الفاظ نہیں تھے... وہ تیزاب تھے جس نے نوشی کو چھلنی چھلنی کر دیا... اس کی آنکھیں پتھر ہو گئی وہ بت بنی اس دیوانے کو دیکھ رہی تھی.... جس نے کبھی عاشقی کا دعویٰ کیا تھا.. جو اس کی محبت میں فنا بھی ہو سکتا تھا مگر اس کا اعتبار کچی مٹی کی دیوار جیسا نکلا، ایک ہی ٹھوکر میں دیوار مٹی ہوئی قبر کا نشان بن گئی .....

نگار آرام سے دیوار سے ٹیک لگائے سینے پر ہاتھ باندھے دونوں کو دیکھتی اپنے دل میں سکون سا اترتا محسوس کر رہی تھی، خود مبین کو شاک لگا تھا، جس طرح سے زین نوشی کا عاشق تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ اپنی محبت پر ہی یقین کھو دیں گا، کم سے کم نوشی کے لئے ایسے گرے ہوئے جملے تو نا استعمال کرتا_____

"مجھے تم سے زیادہ خود سے گھن آرہی ہے جو میں نے تم جیسی گری ہوئی لڑکی سی محبت کی... اسے پاکیزگی کی مورت سمجھ کر پوجا، عقیدت سے چھوا.... مگر مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم اس قدر گری ہوئی ہو کی تمھارا کبھی ایک مرد سے دل بھر ہی نہیں سکتا، کل تک تم فائق کی بانہوں میں اپنی ہوس پوری کر رہی تھی اور آج اس زلیل کے ساتھ اپنی بھوک مٹا رہی تھی اور نجانے اور کس کس کے ساتھ .....

"زین...." وہ اپنی زبان کے تیروں سے نوشی کے کردار کو تار تار کر رہا تھا کی مبین کی برداشت ختم ہو گئی... اس نے بڑھ کر زین کا گریبان تھاما اور پوری شدت سے اس کے منھ پر ایک مکا دے مارا.. "تیری ہمت کیسے ہوئی نوشی کے بارے میں ایسی گری ہوئی بات کہنے کی_ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا تو اتنا گھٹیا ہے_ "غصے سے اس کے

گریبان کو مٹھی میں جکڑے وہ چلایا... مبین کا خون کھول رہا تھا اور زین نے استہزایہ مسکراہٹ کے ساتھ مبین کو دیکھا ....

"کیوں تجھے کیوں برا لگ رہا ہے.... کیا اس نے تجھ سے بھی محبت کے دعوے کئے ہیں..." اپنے گریبان کو اس نے مبین کے ہاتھ سے چھڑائے بغیر وہ اسی طرح سے طنز سے ہنسا.. پھر معصوم بن کر بولا.... "ارے ارے رک، کہیں تو بھی تو اس سے محبت نہیں کر بیٹھا.... کہیں تو نے اس کے ساتھ نفس کے سودے کے ساتھ ساتھ دل کا بھی تو سودا نہیں کر دیا_" گریبان تھامے ہوئے مبین کو وہ بڑے طنزیہ نظروں سے دیکھتا تمسخر آمیز لہجے میں بول رہا تھا_____

"ہاں کرتا ہوں محبت... بہت محبت کرتا ہوں_" مبین نے چیخ کر اعتراف کر ڈالا، نوشی نے جلتی آنکھیں بند کر لی اور نگار کا دل چاہا وہ خوشی سے جھوم اٹھے، اس بیوقوف کے اظہار نے اور بھی کام آسان کر دیا.... مبین پورے جلال سے زین پر چیخ رہا تھا .....

"تیرے چاہنے سے پہلے اس سے محبت کرتا ہوں مگر میری محبت یک طرفہ ہے لیکن اس ایک طرفہ محبت میں بھی میں اس معصوم لڑکی پر خود سے زیادہ اعتبار کرتا ہوں... کوئی آسمان سے بھی اتر کر اس کے خلاف گواہی دے نا پھر بھی میں اس لڑکی کو غلط نہیں کہوں گا...." مبین نے اس کا گریبان جھٹک دیا....."مگر تیری محبت تو دو طرفہ تھی، تو اسے خود سے زیادہ چاہتا ہے نا، کیا تیری محبت اتنی کچی ہے کی تو ٹکے ٹکے کے لوگوں کی باتوں پر بھی یقین کر لیں_"وہ ایک نگاہ نگار کو دیکھ کر زین سے اب بھی غصے سے بول رہا تھا_____

"اوکے، میں غلط صحیح.... تم دونوں پاک صاف، تو اپنی یہاں موجودگی کی جو کہانی سنائے گا میں یقین کر لوں گا... تو کہیں گا یہ لڑکی پاک ہے میں آنکھیں بند کر کے مان لوں گا مگر تو پھر یہ بتا یہ سب کیا ہے_"زین نے کہتے کہتے اپنی جینز کے پاکٹ سے کچھ فوٹوز نکال کر سامنے کھڑے مبین کے اوپر اچھالے، ساری تصویریں مبین سے ٹکرا کر اڑتی ہوئی قدموں میں گرنے لگی... کچھ نوشی کے پاس بھی قدموں تک گئی تھی، اس نے جھک کر کانپتے ہاتھوں سے ایک فوٹو اٹھایا... یہ اس دن کے فوٹو تھے جب... نوشی کے ہاتھ سے فوٹو پھسل کر قدموں میں گر گیا

_____

"یہ.. یہ..." مبین خود شاکڈ تھا... ہوٹل والی رات کو بڑی خوبصورتی سے غلط رنگ دے دیا گیا تھا... کوئی بھی بڑے آرام سے یقین کر لیتا کی وہ دونوں اس رات ایک ساتھ غلط انداز میں تھے.... مبین نے اپنی پیشانی ملی، اس نے ایک دم سے نگار کی طرف دیکھا اس کا دیکھنا تھا کی نگار نے بڑی خباثت سے مسکراتے ہوئے اسے آنکھ دے ماری تھی .....

"کہہ دو اس دن بھی تم اسے بچانے کے لئے گئے تھے... اس دن بھی کسی نے تم دونوں کو پھنسانا چاہا تھا، اور ساتھ میں مجھے یہ بھی بتا دو کی جب تم دونوں کا کوئی افیئر نہیں تو تم ایک ساتھ اس بنگلہ پر کیوں....." زین نفرت کی آگ میں بالکل اندھا بن گیا تھا... وہ یہ بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا کی اگر ان دونوں کے بیچ کچھ ہوتا بھی تو اور جسے وہ چھپانا ہی چاہتے ہیں تو کیوں اسے فوٹوز بھیجے گے ...

"زین میں نہیں جانتا اس دن کس نے یہ فوٹوز لی یہ کس کا بنگلہ ہے... زین ایک بار صرف ایک بار نفرت سے پرے ہو کر سوچ اور ..

"ہاں کہہ دو کی یہ میرا بنگلہ ہے... اسے سمرا لے کر آئی تھی اور پھر ہمیں نہیں پا کر وہ فون کرنے چلی گئی تھی بیچاری نوشی کو چھوڑ کر اور کوئی شیطان صفت آ گیا اور تم خدائی فوجدار بن کر نوشی کی عزت بچانے پہنچ گئے..." مبین کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی نگار کی زبان چلنے لگی، کتنی آرام سے وہ حقیقت کو جھوٹ میں تبدیل کر کے مبین اور نوشی کو غلط ثابت کر رہی تھی_ مبین کے جبڑے کس گئے اور نوشی کی آنکھوں سے دریا بہہ رہا تھا، وہ کیا بولے، کیا صفائی دے.. کیا سمجھائے.... جب سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں سوائے نفرت اور شک کے علاوہ کچھ اور تھا ہی نہیں_____

"بلکہ سچ تو یہ ہے زین کہ یہ میرے کزن ساحل کا بنگلہ ہے.... وہ یہاں تنہا رہتا ہے اور تم دونوں اس نوشی کے بوائے فرینڈ ہو... اکثر تم تینوں ایک ساتھ یہی ملتے رہے ہو_" نگار پوری طرح سے اپنا بنایا ہوا جال نوشی اور مبین کے ارد گرد کس رہی تھی_____

"یہ جھوٹ ہے... تمھاری یہ مکار کزن جھوٹ بول رہی ہے زین_ یہ سب اس کا ہی پلان ہے، یہ صرف تمھیں نوشی سے الگ کرنے کے لئے کہانی گڑ رہی ہے_" مبین نگار کو کچا چبا دینے والی نگاہوں سے دیکھتا پوری آواز سے چلایا_____

"اچھا میں جھوٹ بول رہی ہوں... تم رکو ابھی سچ کیا ہے سب ظاہر ہو جائے گا... ساحل.... ساحل_" نگار نے کہتے ہوئے ساحل نامی انسان کو آواز دی، ایک ہی لمحوں میں ساحل نامی شخص اس روم میں داخل ہو گیا ....

اسے دیکھتے ہی نوشی کی آنکھوں سے آنسو بہنا بند ہو گئے وہ کھلی آنکھوں سے اس خبیث کو دیکھ رہی تھی .....

"کیوں میرے دوست تم مجھے نہیں پہچانتے اور نوشی ڈیئر کیا تم مجھے نہیں جانتی.... " وہ خباثت سے مسکراتا نوشی اور مبین سے مخاطب تھا اور وہ دونوں گنگ سے اسے دیکھ رہے تھے_____

"تم...." نوشی کے ہونٹوں نے جنبش کی .....

"تو تم اسے نہیں جانتی...." اس کی آنکھوں میں پہچان کے رنگ صاف دکھائی دے رہے تھے، زین کی آنکھوں میں اب خون چھلک جانا چاہتا تھا_____

"یہ... یہ... نوشی کا چہرہ سفید ہوا جا رہا تھا_____

"زین یقین کرو ہم تینوں کو اس گیم میں پھنسایا جا رہا ہے.... میں تو صرف بس تمھارے نکاح میں شامل ہونے آیا تھا.... " مبین اب بھی زین کو سمجھانا چاہتا تھا_____

"کس نے بلایا تھا تمھیں نکاح میں... میں نے کہا تھا تم سے کی تم میرے نکاح میں آؤ بولو کس نے بلایا...." زین دہاڑا تو مبین چپ سا ہو گیا اب اسے یقین ہو گیا تھا اسے نوشی نے نہیں بلایا بلکہ یہ بھی نگار کی ہی چال رہی ہو گی.... زندگی میں پہلی بار وہ خود کو پوری طرح سے بے بس پا رہا تھا .....

"زین... تم یقین کرو یا نا کرو، تمھیں اس لڑکی نے اپنے جال میں پھنسایا ہے، جیسے مجھے پھنسایا ہوا تھا_"ساحل کو جیسے ہی نگار نے اشارہ دیا وہ طوطے کی طرح شروع ہو گیا، زین سب سنتے ہوئے بت بنی نوشی کو نفرت سے دیکھ رہا تھا_____

"اس لڑکی کا تو یہی کام ہی ہے، یہ لڑکی اور اس کا یار یہ مبین تم دونوں کے ساتھ دھوکا کر رہے تھے.... یہ لڑکی تو اتنی گری ہوئی ہے کی ایک ساتھ کئی کئی عاشقوں کو اپنے پیچھے لگائے رکھتی ہے... مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا میں

اسے استعمال کر چکا مگر تمھارے لئے تو بڑی غیرت کی بات ہو گی ایسی لڑکیاں تم جیسے شریف انسان کو سوٹ نہیں کرتی.... یہ تو ....

"تو... کمینے آج میں تیری جان لے لوں گا..." مبین اس کی گھٹیا باتوں سے بھڑک کر اس ساحل پر جھپٹا اور اس نے کچھ ہی لمحوں میں اسے لاتوں پر رکھ دیا ....

"کیا ہو رہا ہے یہاں_ "روم میں ایک گونجدار دہاڑ سے سارا ماحول ساکت ہو گیا اور ایک بار پھر نوشی کی پتھرائی آنکھیں دروازے کی طرف اٹھی اور پھر وہی ٹھہر گئی... اس کا دل فریاد کرنے لگا.... "اے اللہ اب بس، تو اب مجھے اس دنیا سے اٹھالیں بس اب میری سانسیں مجھ سے چھین لیں..." اس کا دل رو رو کر فریاد کر رہا تھا اور آنکھیں اپنے ابا کے صدمے میں ڈوبتی آنکھوں سے مل کر جیسے نور کھو رہی تھی .....

لیکن کوئی فریاد عرش تک نہیں پہنچی.... وہاں پھر سے وہی سب دہرایا جارہا تھا اس کے باپ اور تایا کے سامنے نگار اور سمرا اس کے کردار کی دھجیاں اڑا رہی تھی.... جو شخص دیوانوں کی طرح اس سے محبت کرتا تھا، جس کے عشق کی آگ نے اس کے دل میں محبت کے شعلے سلگا دیے تھے... وہی اس کے اوپر اپنی نفرت کا تیزاب ڈال کر ان شعلوں کو راکھ کر گیا، وہ اس پر تھوک کر جا چکا تھا .....

وہ شیطان صفت ساحل اس پر کیچڑ اچھال کر مبین سے بری طرح سے مار کھا کر بھاگ چکا تھا... اور جو اس کا محافظ تھا، جو صرف اس کے لئے لڑ رہا تھا، جسے اس کی پاکیزگی پر یقین تھا اس مبین کو تایا بری طرح سے مار رہے تھے اور وہ صرف اور صرف اس کے لئے سر جھکائے مار کھا رہا تھا .....

ابا اور تایا اب اس کی طرف بڑھے.... وہ ابا تھے یا تایا نوشی کو کوئی خبر نہیں تھی، جو کوئی بھی تھا وہ اسے بالوں سے کھینچ کر گھسیٹتے ہوئے اس بنگلہ سے باہر لے جا رہے تھے....، نوشی بے نور آنکھوں اور مردہ جسم کے ساتھ ان دونوں کے ساتھ گھسٹ رہی تھی .....

اس کی نگاہ خود کو مکاری اور نفرت سے دیکھتی سمرا پر پڑی... آج دوستی کے سارے راز کھل گئے، کیسے دوست بن کر اس نے اپنی احساس کمتری کا، اپنی جلن کا، نوشی سے تاعمر کا بدلا لے لیا تھا... وہ اب ساری زندگی نوشی سے برتر ہی رہیں گی .....

نوشی کی نگاہ اس سے ہوتی نگار پر گئی، جیت کے احساس سے لبریز غرور سے گردن تانے کھڑی نگار.... کیا خوب صورت دھوکا دیا تھا اس نے... نوشی ہمیشہ کے لئے رسوا ہو گئی اور وہ سرنگوں، زین اس کا ہوا اور نوشی خال دل اور خالی دامن ہونے کے ساتھ ساتھ محبتوں سے بھی محورم ہو گئی ....

سب سے ہوتی اس کی نگاہ اپنے لئے نم ہوتی مگر مشکل سے سب برداشت کرتی کالی آنکھوں سے ٹکرائی... نفرت اور محبت کے اس کھیل میں صرف اس کے لئے اس کی بھی عزت کو داغ دار ہو گئی... اس کے چہرے پر زخموں کے نشان تھے، ناک اور منھ سے خون ٹپک رہا تھا مگر آنکھوں میں صرف اس کے درد کا احساس.... نوشی کو اس

درد نے ساری زندگی کے لئے اذیت دے دی، مبین کی آنکھوں میں دیکھتے دیکھتے اس کی آنکھوں سے لہو بن کر آنسو ٹپکے تھے ....

اس کے بال بری طرح سے کھینچ رہے تھے... بہت بے دردری سے اسے گھسیٹ کر لے جایا جا رہا تھا... اس کی عزت کے ساتھ آج محبت کا بھی بڑی دھوم سے جنازہ اٹھا تھا.... نوشی کا جسم ہی نہیں اس دن زخمی ہوا تھا بلکہ اس کے دل کے بھی کئی ٹکڑے ہوئے تھے، روح تک پر بھی نیل پڑ گئے .....

اور یہ زخم ایسے تھے کی تاعمر نا اس پر فائق کی شدید محبت مرحم رکھ پائی... نا مبین کی خالص محبت دوا بن پائی.... جب جب اس زخم کو وقت نے ادھیڑا، زخم ہرے ہو گئے اور نوشی لہولہان ہو جاتی_____

"اللہ کا شکر ہے، تم نے مجھے میری دیورانی واپس دیکھنے کو تو دی.... ورنہ میں نے تو سوچ لیا تھا کہ لگتا ہے اب بچے کے ساتھ ہی واپس آؤں گے تم دونوں_" نیلم بڑی محبت سے ثمین سے لپٹی ہوئی بہت ہی شرارت سے ایلیار کو دیکھتے ہوئے بولی تھی، وہ دونوں ابھی کچھ دیر پہلے ہی اپنے ہنی مون سے گھر واپس آئے تھے_____

"سوچ تو یہی رہا تھا مگر کیا کروں آپ کی دیورانی کی ضد تھی کی بس اب چلو، اب چلو_" ایلیار نے ان ہی کی طرح شرارت سے ان کو جواب دے کر بڑی ماں کے گلے میں بازوں باندھے اور ان کے شانہ کو بھی چوما_

بڑی ماں سرشار سی ایلیار اور ثمین کی دیکھ رہی تھی، سچی خوشی سے دمکتا ان کے ایلیار کا پرکشش چہرہ اور دمکتی ہوئی ثمین ....

دونوں ساتھ ساتھ اتنے اچھے اور خوش لگ رہے تھے کی انہوں نے کئی بار دونوں کی نظر اتاری اور ڈھیروں کے حساب سے صدقہ نکالا تھا_____

" تم دونوں ایسے رفو چکر ہو گئے تھے کی اب تو میں نے ساقب سے کہہ دیا تھا کی چلے مجھے لے چلے ان دونوں کے پاس.... دونوں کو زبردستی لے آؤں گی، اتنی اکیلی ہو گئی تھی میں....." نیلم ثمین کو بار بار خود سے لگاتی بے تحاشا خوشی سے بول رہی تھی_____

" کہیں اسی بہانے آپ کا بھی ہنی مون منانے کا تو ارادہ تو نہیں ہو گیا تھا... ہمیں بلانے کے بہانے آپ کا بھی ہنی مون ہو جاتا_ "بڑی ماں کے شانے پر ٹھوڑی ٹکائے وہ نیلم کو شوخی سے دیکھ رہا تھا... ثمین کو ہنسی آئی اور نیلم نے مصنوعی خفگی سے ایلیار کو گھورا....."بڑا بولنا آ گیا ہے تمھیں... تمھارا دل بھی نہیں کہہ رہا تھا آنے کا_" ایلیار کو پیار بھری ناراضگی سے دیکھتے ہوئے ساتھ کھڑی ثمین کے گال پر ہلکے سے چپت لگائی_ وہ بس اپنے گال سہلا کر بے چارگی سے مسکرائی تھی_____

"اللہ نہیں نکلا تمھارے منھ سے_" ثمین کو بڑی شرارت سے انہوں نے دیکھا تو وہ آنکھیں دکھا کر بڑی ماں کی بغل میں بیٹھ گئی_____

"ہمیشہ ایسے ہی خوش رہنا تم دونوں_ "بڑی ماں نے ایک بار پھر سے اسے لپٹا کر اس کی پیشانی چومی_ ایلیار پوری دلچسپی سے ثمین کے گلاب کھلتے چہرے کو دیکھ رہا تھا_ قدرت کی سارا حسن جیسے اس کے وجود میں سمٹ آیا تھا.... ایک تو وہ تھی ہی حسین اس پر سے ماں بننے کا نور اس پر ٹوٹ کر برس رہا تھا، وہ ایسی حسین ہو رہی تھی کی ہر کسی کی نظر بس اسی پر ٹک جائے اور یہ اس کی دی گئی بے پناہ محبت کا اثر تھا، اس نے اسے ٹوٹ کر چاہا تھا اپنے پیار کے دریا سے سیر اب کر دیا تھا_ اس طرح پھولوں کی طرح کھلی کھلی وہ ایلیار کی محبت کو آخری حدود پر لے جا چکی تھی_ اب تو وہ سانسیں بھی اسے دیکھ دیکھ کر لیتا تھا_____

"پورے دو مہینے دیکھ دیکھ کے دل نہیں بھرا ہے، جو اب بھی اسے گھورے جا رہے ہو_" وہ ثمین جو دیکھنے میں اتنا محو تھا کی سب کی موجودگی بھی بھول گیا_ بھابھی نے بڑی زور کا ہاتھ اس کے بازو پر مارا تو وہ ہوش میں آ گیا

_____

"غلط فہمی ہے آپ کی جو میرا دل بھر جائے گا میری بیوی سے.... اور دیکھنا جرم ہے کیا جو اتنا تگڑا ہاتھ مار دیا_" اپنا بازوں سہلا کر اس نے نیلم کو تپ کر جواب دیا_ نیلم نے بڑی زور کا قہقہہ لگایا بڑی ماں ہنسی تھی اور ثمین نے بس ایلیار کو آنکھیں دکھائی، جو شروع ہو چکا تھا_____

" بابا کہاں ہے اور ساقب بھائی.... گھر میں بچے بھی نہیں ہے_ سب سے ملنا ہے مجھے_" ثمین نے بڑی ماں سے بے قراری سے پوچھا.... اب گھر پہنچ گئی تو سب سے ملنے کے لئے دل بیچین ہونے لگا تھا، بڑی بے قراری سے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی_____

"بچے ٹیوشن پر اور فائق آج کل آفس سے لیٹ آتا ہے_ ساقب بھی اسی کے ساتھ آئے گا، تم لوگ آنے کا بتا دیتے تو سب گھر پر ہوتے_" بڑی ماں نے بڑے پیار سے ثمین کا شانہ سہلایا_____

"اسے ہی شوق چھڑا تھا سر پر ایزد دینے کا_" منھ بنا کر ایلیار کی شکایت بھی کی، وہ بس مسکرا کر بولا .....

" بعد میں دفتر کھول لیجیے گا شکایتوں کا، اب ہم گھر آ ہی چکے ہے...." اس کی شکایت پر وہ شوخی سے کہہ کر سوفے سے اٹھ کھڑا ہوا.... " میڈم ابھی روم میں چلے اور آرام کر لیں یا میرے کپڑے نکال دے، مجھے فریش ہونا ہے_" سادگی سے کہہ کر اس نے بہانے سے ثمین کو وہاں سے اٹھانا چاہا_____

"تمھیں کب سے ہیلپ کی ضرورت پڑنے لگی..... کوئی نہیں جا رہی ہے یہ کپڑے وپڑے نکالنے خود کر لو سارے کام..... آؤ ثمین میرے ساتھ، اتنی باتیں جمع کر رکھی تمھارے لئے_" نیلم بڑے ہی رعب سے بڑا پن جھاڑتی ثمین کا ہاتھ تھام کر اسے اٹھا چکی تھی .....

"مجھے بھی سب بتانا ہے بھابھی آپ کو.... اتنی ساری جگہ گئے ہم لوگ، آپ سب لوگوں کے لئے ڈھیروں گفٹ لائے ہیں، سب دکھانے ہے_" ثمین خوشی خوشی پرجوش سی ہوتی ان کے ہاتھ تھام کر ان کے ساتھ ہو لی

_____

ایلیار سرد آہ بھر کر پھر سے صوفے پر بڑی ماں کے پاس بیٹھ گیا_ "بچپنا بہت ہے ثمین میں اب بھی.... معصوم سی گڑیا ہے بالکل، بڑا خیال رکھنا پڑے گا... خیر سے اب چھوتا مہینہ ختم ہونے لگا ہے_" بڑی ماں شہد جیسی آواز میں جاتی ہوئی ثمین کو پیار سے دیکھ رہی تھی_____

"حد سے زیادہ بچپنا ہے، دیکھ لیجیے میاں کو اہمیت دینا گوارا ہی نہیں، اپنی حالت کی بھی پرواہ نہیں کرتی میڈم_ ایک نہیں مانتی میری، آپ کی بہو_" ایلیار شکایت لگاتے ہوئے ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا_____

"جھوٹی شکایت مت کیا کرو_" انہوں نے پیار سے سر پر چپت لگائی_____

"تو سچی کر لیتا ہوں_" چپت کھانے کے بعد بھی اس پر کہاں اثر ہونا تھا_____

"میں پھر بھی اپنی بیٹیوں کو ڈانٹنے والی نہیں_" بڑی ماں کی بات پر وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا_" یار پھوپھو... میری بڑی حسرت ہے آپ اپنی بہوؤں کے کان کھینچے_" اس بار وہ اس کے مسخرے پن سے کہنے پر ہنسی تھی

_____

"بیٹیاں ہیں وہ میری.... تم دونوں کے البتہ کان کھینچوں گی_" انہوں نے صحیح میں اس کے کان پکڑ کر کھینچے تھے

_____

"بس اسی لئے وہ دونوں ہم دونوں بھائیوں کے رعب میں نہیں آتی ہیں_ "مصنوعی خفگی سے ایلیار نے اپنے کان چھڑائے تھے_____

"ایلی بہت شریر ہو گئے ہو_ "وہ اس کے کے کان چھوڑ کر ہنستی ہوئی بولی تو ایلیار ان سے لپٹ گیا_ "پھو پھو دنیا کی ساری محبت ایک طرف.... آپ کی محبت والی ڈپٹ ایک طرف، بہت یاد آتی تھی آپ کی_ "ان سے لپٹ کر وہ بالکل بچہ بنا ہوا تھا_____

"بڑی ماں جھوٹ بول رہا ہے یہ، اس کی بات پر یقین مت کیجئے اگر مس کرتا تو جلدی نا آ گیا ہوتا_ "اندر آتے ساقب نے اس کے جملے سن لئے تھے اسے دیکھ کر جو بے تحاشا خوشی ہوئی وہ الگ مگر چھیڑنے کے لئے شوخی سے کہا بھی_____

"آپ سے تو پھر بھی جلدی آگیا ہوں، اپنا ہنی مون یاد ہے آپ کو_ چھ ماہ بعد بھی آنے کا دل نہیں کہہ رہا تھا_"
ایلیار بھی کہاں چھوڑنے والا تھا بڑی ماں سے الگ ہوتے ہوئے اٹھ کر وہ بولتا ہوا ان کے گلے بھی لگ گیا
ساقب نے اسے گلے لگا کر فرط محبت سے اس کی پشت تھپکی ایلیار کا بھی حال ان سے جدا نہیں تھا

"ڈیڈ... " ساقب سے گلے لگے لگے ہی فائق صاحب کو دیکھ کر وہ فوراً ساقب کو چھوڑ کر ان کی طرف بڑھ گیا_ وہ بھی اچانک سے ایلیار کو اپنے سامنے دیکھ کر بے تحاشا خوش ہو گئے_ "آ گئے تم لوگ_ "تیزی سے بڑھ کر ایلیار کو اپنے سے لگا لیا

"کیسے ہے آپ ڈیڈ... " وہ بہت محبت سے ان سے پوچھ رہا تھا_ "بالکل فٹ اور تم کو دیکھ کر اور بھی ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہوں_ "ان کی آواز میں بے انتہا خوشی سی چھلک تھی.... وہ بہت خوش نظر آنے لگے تھے_ "ثمین کہاں ہے؟؟؟" پیچین نظروں نے بیٹی کو ڈھونڈا.... ثمین کو نا پا کر وہ زرا سے بے قرار ہوئے تھے

"بھابھی کے ساتھ ان کے روم میں ہے، میں بلواتا ہوں ابھی_ "ایلیار نے مسکرا کر ان کو تسلی دی اور ملازمہ کے ذریعے ثمین کو بلاوا دیا.... فائق صاحب اور ایلیار ایک ساتھ سوفے پر بیٹھ گئے_ ساقب پہلے ہی بڑی ماں کے پاس بیٹھ چکے تھے_ وہ لوگ آپس میں باتیں کرنا شروع ہی ہوئے تھے کی ثمین نیلم کے ساتھ وہاں آئی تھی

_____

"بابا.... " فائق صاحب کو دیکھتے ہی دور سے ہی اس نے صدا لگا دی_ وہ فوراً صوفے سے اٹھ کر اس کی طرف قدم بڑھا چکے تھے_ ثمین آ کر ان کے گلے سے لگ گئی_ "آہستہ بیٹا آہستہ.... احتیاط سے چلا کرو_ "انہوں نے اسے سنبھال کر پیار سے کہا مگر ثمین اپنے ہی میں مگن تھی_ "کچھ نہیں ہوتا.... پتہ ہے بابا میں نے کتنا یاد کیا آپ کو_ "ان کے فراخ سینے سے لگی وہ منہ بسورتی ہوئی بولی_____

"میں نے بھی_ " وہ پیار سے اسے لپٹا کر بار بار اس کا سر چوم رہے تھے_ " تم دونوں کے بنا گھر بہت سونا ہو گیا تھا _"بولتے ہوئے اس بار انہوں نے پیار سے ثمین کی پیشانی بھی چومی_ ماں بننے کے اثرات اب ثمین کے وجود

سے ظاہر ہونے لگے تھے، اس کی چمکتا چہرہ، خوشی سے دمکتی آنکھیں فائق صاحب اطمینان سے بھر گئے..... پھر فائق بیٹی کو تھام کر ایک طرف سوفے پر بیٹھ گئے، ثمین بہت خوش خوش ان سے باتیں کر رہی تھی _

"یا اللہ تیرا شکر ہے جو تو نے ساری آزمائش ختم کر کے مجھے خوشیاں بخش دی_" فائق صاحب بیٹی کو دیکھتے ہوئے اپنے پروردگار کے مشکور ہو رہے تھے

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"اچھا اب شرافت سے چلو یہاں پر تم، کوئی بھی دیکھ لیں گا_ ہاتھ ہٹاؤ میری کمر پر سے میں مریض نہیں خود سے چل سکتی ہوں_ "وہ لوگ ڈنر کے لئے نیچے حال میں جا رہے تھے_ ثمین نے کوریڈور سے گزرتے ہوئے ایلیار کی شرارت پر اسے دور ہٹانا چاہا تھا_ جس کی شوخیاں کم ہی نہیں ہو رہی تھی_____

"شروع ہو گئی تم، مجھے نا تمھیں گھر لانا ہی نہیں چاہیے تھا_ "ایلیار نے منہ بنا کر اپنا ہاتھ ثمین کی کمر سے ہٹا لیا تھا

_____

"تم نہیں لاتے تو میں خود بھاگ آتی_ بور ہو گئی تھی تمھارے ساتھ میں_ "اسے تپانے کے لئے ثمین نے کہہ کر ساتھ چلتے ایلیار کو بہت شوخی سے دیکھا بھی تھا_____

"یعنی ہماری سنگت میں آپ بور ہو رہی تھی اور چاہتوں کے حصار سے آپ بھاگ آتی_" جھوٹ موٹ کی ناراضگی سے وہ وہی ٹھہر کر ثمین کو مصنوعی دکھ سے دیکھنے لگا_ جس کے لبوں پر اسے جلانے والی مسکراہٹ آگئی

_____

"یس.... آپ کی شوخیوں گستاخانہ حرکتوں سے بھاگ آتی، جو بہت بڑھ گئی ہے، بے شرمی کی ساری حدود کو پار کر چکی ہے_" ایلیار کے مقابلہ میں کھڑی ہو کر بہت ہی ادا سے اس کے سینے پر ٹی شرٹ کے اوپر انگلی ماری_ ایلیار نے ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلا کر ثمین کی کلائی اپنے ایک ہاتھ سے جکڑلی_____

"میڈم یہ بے شرمی تو بڑھتی جائے گی اور بڑھتی ہی جائے گی اور بے شرمی کی حدود کو ایسا پار کر لیں گی کی تم کچھ نہیں کر پاؤں گی... سوائے مجھ میں ڈوبنے کے_" بڑی ہی شرارت سے اس نے سامنے کھڑی ثمین کی کلائی مروڑی..... " اللہ... " ثمین درد سے کراہی_____

"اب کہو میرے عشق نے کیا حال کیا ہے تمھارا_" ایلیار نے اس کی کلائی اور مروڑی_____

"تمھارے عشق نے میرا حشر بگاڑ دینا ہے بد تمیز بیہودہ انسان... چھوڑو مجھے درد ہوتا ہے_" ثمین نے خفا ہو کر اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا_کلائی میں اچھا خاصا درد ہونے لگا تھا_____

دوسرے لمحے میں ایلیار نے ایک جھٹکے سے اس کی کلائی جھٹک کر اسے خود سے لگا لیا_ ثمین ایلیار کے سینے سے آ لگی_ نگاہیں سیدھے ایلیار کی جگمگاتی آنکھوں سے ٹکرائی_____

"زرا پوچھو سب کی نظروں سے..... حشر بگاڑا ہے یا اور بھی سنوار دیا ہے آپ کے حسن کو_ آئینہ میں خود کو دیکھئے میڈم.... کھلتا ہوا مہکتا پھول بن کر حواسوں پر چھڑ رہی ہو_" ثمین کی کمر میں ایک ہاتھ ڈالے اور دوسرے ہاتھ کی شہادت والی انگلی اس کے گلاب کھلتے گلابی گالوں پر پھیرتے ہوئے ایلیار کی آنکھوں میں نشا سا چھڑ رہا تھا،

آواز بوجھل سی ہو گئی_ ثمین کچھ بولنے ہی والی تھی کی نگاہ ایک دم سے سیڑھیاں چھڑ کر اوپر آتی نگار پر پڑی تو وہ گھبرا کر بولی_____

"ایلی تمھاری ممی.... " ثمین نے فوراً اسے دور ہوتے ہوئے ادھر کی طرف اشارہ کیا، ایلیار نے تیزی سے سیڑھیوں کی طرف دیکھا_ لمحوں میں ہی وہ اوپر آتی نگار کو دیکھ کر سنبھل گیا_ نگار کی نگاہ بھی دونوں پر پڑ چکی تھی_ ان دونوں کو ایک ساتھ وہاں کھڑے دیکھ کر وہ بھی ٹھٹھک گئی تھی_____

"کیسی ہے ممی آپ_" اس بار بجائے اسے چھوڑ کر نگار کی طرف لپکنے کے، وہ ثمین کا ہاتھ تھام کر اسے لے کر دھیرے دھیرے ان کی طرف بڑھا تھا_ ثمین بہت جھجک اور زرا سے خوف سے ناچار ہو کر ایلیار کے ساتھ آگے بڑھی تھی_ ان سے آخری ملاقات یاد آگئی تھی_____

ایلیار کو دیکھ کر نگار کے سرد و سپاٹ چہرے پر محبت بھرا احساس ابھر آیا_ اتنے دنوں بعد اسے دیکھ کر وہ سب بھول گئی جیسے..... اور ایلیار اسی محبت کے احساس سے ان کے اپنے بیچ کی تلخی بھول گیا_____

" ممی... کیسی ہے آپ_" قریب آتے ہی ثمین کی کلائی چھوڑ کر وہ بہت ہی محبت سے ان کے گلے لگ گیا_ نگار ایک لمحہ کو ساکت سی ہوئی تھی_ پھر مامتا کے احساس نے جیسے سب بھلا دیا، پہلی بار ایلیار ان سے اتنی دور چلا گیا تھا، اس کی جدائی نے ان کی نفرت پر دھول ڈال دی تھی..... نگار نے اسے خود سے لپٹا لیا_ اپنے دونوں ہاتھوں سے انہوں نے ایلیار کی پشت تھپکی تھی_____

"مائی سن، آئی مسڈ یو ویری مچ... " ان کے منھ سے پیار بھرے جملہ سن کر ایلیار کا دل خوشی سے جھوم اٹھا_ آج اتنے زمانے بعد وہی محبت بھری مامتا کی تپش دل تک پہنچی تھی_____

ایلیار کی پشت تھپکتے ہوئے نگار کی نگاہ ثمین پر پڑی، بجلی سی کوندی اور نگار کو سب پھر سے یاد آ گیا.... ثمین کی بھی نگاہیں ان کی نگاہوں سے ٹکرائی، اور کچھ ایسی کاٹ تھی ان نگاہوں میں کی وہ اندر سے کانپ سی گئی_ وہ ایلیار کو گلے سے لگائے بس اسے دیکھے جا رہی تھی ثمین سے چہرے سے ہوتی ہوئی ان کی نگاہ ثمین کے وجود میں ظاہر ہوتے اس حصے پر پڑی.... اس بار کچھ الگ ہی احساس انہیں ہوا تھا، ان کے اپنے ایلیار کی اولاد، وہ اس کے ایلیار کے بچے کی ماں بننے والی ہے.... کچھ ایسے انجان جذبات طوفان بن کر اٹھے کی نگار نے تیزی سے نگاہ پھیر لی

"میں نے آپ کو بہت مس کیا تھا ممی_" ایلیار ان دونوں کی کیفیت سے انجان، ان سے گلے لگے لگے مسرور سا ہو رہا تھا

"کیسے ہو تم؟" اسے الگ کرتی بڑے پیار سے ایلیار کا چہرہ چھونے لگی_ کتنا اچھا لگ رہا تھا وہ.... جیسے ساری دنیا کی خوشی اسے مل گئی ہو اور چہرے پر سچی خوشیوں کی چمک نے اسے اور بھی پرکشش بنا دیا تھا_ ثمین چپ چاپ بس

انگلی مروڑتی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی_ماں بیٹے ایک دوسرے میں ایسے گم تھے کی جیسے ثمین وہاں موجود ہی نا ہو_____

"بالکل ٹھیک ہوں ممی اور بہت خوش بھی اور آپ سے مل کر اور بھی خوش گیا ہوں"_ان کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر وہ نرمی سے ان سے کہہ رہا تھا_____

ثمین کو عجیب سا لگ رہا تھا ان لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے_ماں بیٹے کے درمیان جیسے اپنا آپ مس فٹ سا لگا_یوں لگ رہا تھا جیسے زبردستی ان لوگوں کے پاس کھڑی ان کی باتیں سننا چاہ رہی ہو_اس لئے وہاں سے جانے کا ارادہ کر کے وہ آہستہ آہستہ قدموں سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی_اس کا یوں چلے جانا ایلیار نے اچھے سے محسوس کیا تھا، وہ دھیرے دھیرے جاتی ثمین کو مسلسل دیکھ رہا تھا اور نگار سے باتیں بھی کر رہا تھا_پتا نہیں نگار نے محسوس کیا تھا کہ نہیں ان کے چہرے سے پتا ہی نہیں چل رہا تھا_وہ بڑی فرصت سے اس کا حال احوال پوچھ رہی تھی_ایلیار سر جھٹک کر ان کے سوالوں کا جواب دینے لگا_____

نگار کچھ دیر بعد روم میں فریش ہونے چلی گئی تو وہ بھی نیچے آ گیا_ ابھی ڈنر میں وقت تھا اور بڑی ماں کی فیملی اپنے پورشن سے آئی نہیں تھی_ فائق صاحب حسب دستور اسٹڈی روم میں بند تھے اور ثمین دکھائی نہیں دے رہی تھی_ وہ اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے لان کی طرف نکل آیا_ وہ لان میں بڑے آرام سے کرسی پر بیٹھی موبائل ہاتھوں میں لئے مصروف تھی_ ایلیار مسکرا کر اس کی طرف بڑھ گیا_ ثمین نے موبائل سے نگاہ اٹھا کر سامنے آتے ایلیار کو دیکھ کر موبائل آف کر کے سامنے رکھی میز پر رکھ دیا_____

"تم چلی آئی یہاں اور میں.... " وہ قریب آتے ہی بولنا شروع ہی ہوا تھا کی ثمین نے بہت ہی ناگواری سے اسے ٹوک دیا .....

"ایلی پلیز اب یہ مت کہنا میں نے کیوں نہیں تمھاری ممی کا حال پوچھا.... کیوں ایسے چلی آئی.... تم نے پوچھ لیانا کافی نہیں ہے_" یہ بات اس نے جس انداز میں بہت ہی منھ بنا کر کہی تھی ایلیار کو بہت ناگوار گزری تھی

_____

"نہیں... بلکہ یہ کہنے جارہا تھا کی کھڑی رہنا تھانا میرے ساتھ، خود کو مس فٹ کیوں محسوس کیا_ کیوں محسوس کیا کی میری نظر میں اب بھی ممی کی اہمیت زیادہ ہے_"وہ بہت سنجیدہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا_اس کے بالکل صحیح اندازے پر ثمین شرمندہ سی ہو کر نگاہیں چرا گئی_ایلیار گہری سانس لے کر اس کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا_____

"ثمین میں نے پہلے بھی کہہ دیا تھا اب بھی کہہ رہا ہوں_ میں ان لوگوں میں سے نہیں جو اپنی محبت کو ماں کی محبت کے آگے رسوا کرے_یا ایک کے آگے دوسرے کو ڈی گریڈ کرے_" ثمین پر گھڑوں پانی پڑ گیا... اس نے اب بس سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھنا شروع کر دیا_شرمندگی تھی کی بڑھتی ہی جارہی تھی_____

"تم ان کا حال پوچھو یا نا پوچھو_ تمھارا اپنا فیصلہ ہے، اس کے لئے کبھی بھی میرے دل میں تمھارے لئے غلط خیال نہیں آئے گا_" وہ اب بھی بہت سنجیدہ تھا ثمین نے فوراً سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا_"وہ ایلی میرا مطلب یہ نہیں تھا بس میں....." بہت آہستہ سے اس نے اپنی دفاع کرنی چاہی_____

"سمجھ سکتا ہوں لیکن میں نے ان کے سامنے تمھیں نظر انداز نہیں کیا تھا_ اتنے دن بعد ممی سے ملا تھا اس لئے.... ورنہ تمھاری جو اہمیت ہے میرے دل میں، وہ کوئی نہیں لے سکتا_ تم کبھی ایسا محسوس مت کرنا ثمین کی ممی کے اہمیت کے آگے میری نگاہوں میں کسی کی اہمیت نہیں، وہ اپنی جگہ مگر تم بہت خاص ہو میرے لئے بہت خاص_ میں لفظوں میں بیان بھی نہیں کر سکتا کی تم کیا ہو میرے لئے_" وہ سنجیدگی سے اپنی بات کہہ کر دوبارہ سے اٹھ کھڑا ہوا_____

"ایلی وہ.. میں تم.... " ثمین کے دل میں شرمندگی کے احساس نے کچوکے سے لگائے تھے شرمندگی سے بات ہی نہیں بن رہی تھی_____

"اٹس اوکے، میں ڈنر کے لئے بلانے آیا تھا، کب سے تم نے کچھ نہیں کھایا ہے جلدی سے آجاؤ_" اس کا گال پیار سے تھپک کر وہ مڑ کر اندر کی طرف بڑھ گیا_____

ثمین کو خود پر بہت غصہ آرہا تھا، اپنی بنا سوچے سمجھے بولنے والی عادت پر وہ جی بھر کر شرمندہ ہو رہی تھی.... کیا تھا وہ چپ رہتی کتنا سنجیدہ سا ہو گیا تھا ایلیار_ اتنی چاہتوں کے باوجود بھی وہ اسے ہرٹ کر دیتی تھی_ دل ہی دل میں خود کو کوستی وہ اپنا موبائل میز سے اٹھا کر اندر کی طرف بڑھی تھی_____

ڈائینگ روم میں سب ہی تھے یہاں تک نگار بھی، کھانا خوشگوار ماحول میں ہی کھایا گیا تھا_ سب پر سکون تھے بس ایک ثمین کو چھوڑ کر... بار بار چپکے سے وہ سامنے بیٹھے ایلیار کو دیکھ لیتی_ جو پوری طرح سے فائق صاحب اور ساقب بھائی کے ساتھ باتوں میں غرق تھا_ اتنے دنوں کی غیر موجودگی میں جو کچھ آفس میں ہوا تھا وہ لگتا تھا سب پوچھ ڈالیں گا_____

"جیسے سالوں بعد آنا ہوا ہے_ جو اتنا آفس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے_" بہت تپ کر سوچتے ہوئے وہ چاول کھا رہی تھی_ کھانے کے بعد بچے آئس کریم کی ضد کرنے لگے تو ایلیار بڑی خوشی خوشی اٹھ گیا_

ثمین ایلیار کے خود سے بولنے کی منتظر تھی کی وہ کہیں وہ بھی چلے تو وہ جھٹ سے ساتھ ہو لیں اسی بہانے وہ اس سے معافی بھی مانگ لیتی مگر اس کا دل جل کر خاک ہو گیا جب اس نے جھوٹے منہ بھی اس سے پوچھنا گوارا نہیں کیا کی ثمین آؤ ساتھ چلو_ بچے خوشی خوشی چاچو کے ساتھ چلے گئے_ ثمین بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی_____

*.... *.... *..... *.... *..... *..... *.... *

"کیا بات ہے منہ کیوں بنا ہوا ہے_" بھابھی نے کافی کا مگ لے کر ساتھ میں بیٹھتے ہی پوچھا_"میرا منھ.... نہیں تو_ بس نیند آ رہی ہے_ بہت تھکن ہو رہی ہے بھابھی_"مگ ان کے ہاتھوں سے لیتے ہوئے وہ سنبھل کر مسکرائی_____

"تھک گئی ہے بچی... جاؤ بیٹا جا کر سو جاؤ_ "بڑی ماں نے پیار سے اسے چمکارا_

"تھوڑی دیر میں جاتی ہوں بڑی ماں_ "اکیلے روم میں جانے کا دل نہیں کہہ رہا تھا اس لئے منع کر کے وہ بھابھی سے باتیں کرنے لگی_ کچھ ہی دیر میں جیسے ہی ایلیار کے کار کا ہارن بجا وہ جھٹ سے نیند آنے کا بول کر اٹھ کر روم کی طرف بڑھ گئی_____ _

روم میں آتے ہی وہ آرام سے موبائل لے کر ایلیار کے آنے کا انتظار کرنے لگی مگر پھر اس کی ساری بیچینی، ساری شرمندگی، غصے میں تبدیل ہونے لگی جب کافی انتظار کے بعد بھی ایلیار روم میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا_ وہ بار بار ٹائم دیکھ کر جل بھن کر کباب ہوئی جا رہی تھی_____

ایلیار نے روم میں داخل ہو کر بیڈ کی طرف دیکھا_اسے دیکھتے ہی ثمین نے ہاتھ میں پکڑا موبائل بیڈ کی سائڈ ٹیبل پر پٹخ کر رکھ دیا اور بہت ہی غصے سے اس کی طرف دیکھنا شروع کیا تھا_____

"تم سوئی نہیں ابھی تک_"ایلیار اندر آتے ہوئے سادگی سے پوچھنے لگا اب تک وہ سو جاتی تھی.... ادھر اس کا پوچھنا تھا کی ثمین کو اور غصہ آیا تھا_پارہ ہائی ہو گیا اور گود میں رکھا تکیہ ایک طرف پھینک کر وہ بیڈ سے اتر گئی .....

اس کے اٹھتے ہی ریشمی لباس کی سرسراہٹ اور ہاتھوں میں پہنی ڈھیروں چوڑیوں کے شور نے ایلیار کو اپنی طرف متوجہ کر لیا_آتے ہی لگتا ہے بھابی اور پھوپھو نے سہاگن والے سارے روپ سنوار دئے تھے_ایک تو محبوب اتنا حسین،اس پر سولہ سنگھار اور غصے کی لالی کوئی بچے تو کیسے بچے_____

"سونے ہی جا رہی تھی، تم غلط فہمی میں مبتلا مت ہو کی تمھارا انتظار کر رہی تھی_" ثمین کو خبر ہی نہیں تھی کی اس کے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہے اس لئے وہ اسی غصے سے ناک پھلا کر اپنے سلیپر پیر و میں ڈال کر واش روم جانے کے لئے بڑھی_____

"غلط فہمیاں میں پالتا بھی نہیں_" بڑی ہی سادگی سے اس کا دل جلا کر وہ گھوم کر بیڈ کے دوسری طرف آ کر بیٹھ گیا_____

"ہاں تم تو خوش فہمیاں پالتے ہو نا_" ہنی مون ختم لڑائی شروع، ثمین سر سے پیر تک جل کر راکھ ہو گئی _____

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

"کیا ہے یار مرچیں چبائی ہے کیا_ کم غصہ کرا کرو ورنہ میرا بچہ لال مرچ بن کر پیدا ہو گا_" ایلیار نے بس اتنا کہہ کر آرام سے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے تکیہ اپنی گود میں رکھ لیا_____

"وہ لال مرچ ہو یا ہری مرچ... تم سے مطلب، تم کھا کر آئے نا آئسکریم میٹھے میٹھے ہو گئے ہو_" تپی تپی وہ الماری کی طرف بڑھ گئی_____

"ثمین میرا لڑنے کا بالکل موڈ نہیں ہے، بہت تھک گیا ہوں نیند آ رہی ہے_" وہ اس کی کمر پر لہراتی ناگن سی چوٹی کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا اور دل میں سوچ رہا تھا... " سارے ساز و سامان ہے میرے محبوب کے پاس، دل و جان لوٹ کر بندے کو مار ہی ڈالنے کا "_

"ہاں تو سو جاؤ_ میں نے کیا تمھارے سر پر باجا بجایا ہوا ہے_ "وہ اس کے خیالوں سے بے خبر بس تپی، جلی جا رہی تھی، مڑ کر خونخوار نگاہوں سے اسے گھورا_____

"اگر لڑنا بند کروں گی تو نا سو سکتا ہوں نا_ "تکیہ بستر پر رکھ کر وہ آرام سے اوندھے منھ ہو کر لیٹ گیا... دل میں پھر سے بڑبڑایا... " ان کی نگاہوں کے تیر سے بچنے کا بس یہی ایک طریقہ ہے میرے پاس "_

"میں لڑ رہی ہوں_ "ثمین نے جیسے صدمے سے اسے دیکھا_____

"نہیں میں لڑ رہا ہوں.... پلیز ثمین میرے سر میں درد ہو رہا ہے چپ ہو جاؤ، بہت بولتی ہو تم_ "اوندھے پڑے ایلیار کے منھ سے ایسی باتیں سن کر ثمین دماغ ہی الٹ گیا .....

"ہاں اب تو میری وجہ سے سر درد ہی ہو گا نا.... صحیح کہتی ہے بھابھی ہنی مون ختم، پیار ختم.... پھر تو بیوی بس سر درد ہی لگے گی، میں بھی سر درد لگنے لگی_ کچھ دن میں جب اور موٹی ہو جاؤں گی چڑیل بھی لگنے لگوں گی پھر بچے کے بعد ڈائن_ ہائے اللہ کیسے ہوتے ہیں یہ شوہر..... سچ کہتی ہے بھابھی، سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں، مطلبی، بے وفا.... بس شروع شروع میں ایسا پیار جتائے گے، جیسے آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں_ پھر سر درد لگے گی پھر فالتو بوجھ لگے گی_ لڑاکا لگے گی پھر اسے باہر لے جانے میں بے کار لگے گا، جھوٹے منھ ساتھ جانے کے لئے پوچھا نہیں جائیں گا_" اللہُ اکبر.... ایلیار آرام سے ساری دہائیاں ساری صلواتیں سن رہا تھا اور سنتے ہوئے اپنی خیر منا رہا تھا کی اس کے مذاق کو جاننے کے بعد وہ کیا حال کرے گی اس کا_____

"ابھی سے ایسا شوہروں والا پھولا منھ.... ابھی میں تو اتنی پرانی بھی نہیں ہوئی تھی، ابھی ہماری شادی کو کتنے دن ہوئے ہے_" ثمین کی باتیں سن کر ایلیار کا دل کہا ایک زوردار قہقہہ لگائے مگر قہقہے کے بعد لات کھا کر روم سے باہر جانے کا اس کا بالکل ارادہ نہیں تھا_ اس کے ہنسنے پر تو وہ دھکے مار کر روم سے ہی نکال دے گی_____

"پندرہ سال سات مہینے چودہ گھنٹے اور" ....

"ہاں بس ٹایم یاد کروالو، پرانی ہوں نا تو بھیج دو مجھے میرے بابا کے پاس.... دل بھر گیا ہے تو میں کل ہی چلی جاؤں گی اپنے بابا کے پاس اور فائق بابا کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤں گی، چھوڑوں گی نہیں اپنے بابا کو تمھارے پاس_" وہ آگے بولتا کی ثمین بری طرح سے چیخ کر بہت زور سے بولی تھی_____

"ایک تو یہ بابا لوگ کی دھمکی.... " اللہ تو نے بھی کیا کیا میرے ساتھ، ایک سسر سنبھالا نہیں جاتا، یہاں دو دو سسر، جب دیکھو مجھ دیوانے کو بابا کی دھمکی دی جائے گی_ "وہ دل ہی دل میں سوچتا کراہا_____

"میں گدھی ہوں، جو بولے جا رہی ہوں تم بس چپ چاپ کان بند کئے پڑے ہو_" ثمین کو اب اس کی خاموشی برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ اس کے سر پر آ کر چیخی_____

"گدھی تو نہیں کہا میں نے، تم خود سمجھ رہی ہو تو ہو گی_" ثمین کی آنکھیں پھٹ گئی.... اوندھے پڑے منہ سے ایسے لفظ سن کر، کل تک چاند، پھول سے تشبیہات دی جا رہی تھی اور آج گدھی.....

"تم خود ہو گدھے، جانور، سانڈ، بدتمیز اور اور کالا بھی_" ایلیار نے فوراً سر اٹھا کر ثمین کی طرف دیکھا_ وہ ہونٹ بھینچ کر طنز سے مسکرائی_ اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے.... وہ خوش ہو گئی_____

"کالا ہوں تو کیا ہوا... دل تو میرا بالکل پاک صاف ہے سفید اجلا سا_" ادھر ایسا جواب سن کر ثمین کو پتنگے لگ گئے... ایلیار اطمینان سے کہہ کر دوبارہ تکیہ میں منہ گھسا چکا تھا_____

" تمھارا مطلب میرا دل صاف نہیں " ...

" یہ تو نہیں کہا میں نے " ....

"مطلب تو وہی تھا نا " ....

"اچھا ناراض مت ہو سوری بول دیتا ہوں.." سر اٹھا کر سوری کا پتھر مارا_____

"نہیں چاہیے تمھارا سوری_ "اپنی حالت کی پرواہ نہیں ہوتی تو اب تک وہ اس کے سر پر ایک بال نہیں چھوڑنے والی تھی_____

"ٹھیک ہے... " بڑے سکون سے پھر وہی کبوتر کی طرح سر گھسا لیا گیا اور ثمین جو اس کے منانے کی منتظر تھی بری طرح سے سلگ اٹھی... جا کر پوری جارحیت سے الماری کھول کر اپنے کپڑے نکالے اور اسی جارحیت سے زور سے الماری کا پٹ بند کر کے مڑی_ غصے سے اوندھے منھ لیٹے ایلیار کو دیکھ کر پیر پٹخ پٹخ کر واش روم کی طرف گئی تھی_ ایلیار نے سر اٹھا کر واش روم کی طرف دیکھا.... دروازہ اتنی زور سے بند کیا گیا تھا کی کانوں میں دھماکا ہو رہا تھا_____

" روم میں کچھ بھی صحیح سالم نہیں بچنے والا_ "اپنے کان میں انگلی چلا کر وہ پھر سے اٹھ کر بیٹھ گیا..... موبائل نکال کر آرام سے بیڈ سے ٹیک لگا کر وہ ثمین کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا_ دس ہی منٹ میں ثمین باہر نکلی تھی ایلیار ایک نظر اس کے تمتمائے چہرے کو دیکھا اور پھر سے موبائل دیکھنے لگا_____

ثمین کا پارہ اسی طرح سے ہائی تھا_ وہ بالوں میں برش پھیر کر انہیں کھلا ہی چھوڑ کر بیڈ کے ایک طرف آئی اور تکیہ پیچ کر درست کرتے ہوئے وہ ایلیار سے کافی فاصلے پر کروٹ ہو کر لیٹ گئی_ ایلیار نے موبائل سے نگاہ ہٹا کر ثمین کی طرف دیکھا.... پھر مسکرا کر کمفرٹر اٹھا کر اس پر ڈالنے کی کوشش کی مگر ثمین نے کروٹ بدلے بدلے ہی کمفرٹر ڈالنے والے اس کے ہاتھ کو دور جھٹک دیا_____

"اوڑھ لو سردی لگنے لگے گی ابھی تمھیں_" مسکرا کر پھر سے اسے تیلی دکھائی تاکی وہ پھر سے جوش میں آکر لڑے_____

"سردی لگے یا گرمی، میرے ہاتھ ہے میں خود اوڑھ لوں گی_" وہ کروٹ بدلے بدلے ہی اس سے اور پرے کھسک گئی_____

"اپنے خادم کے ہوتے ہوئے ایسا کیسے کر سکتی ہے آپ... میں ہوں نا آپ کا نوکر سارے کام میرے ذمہ_" بہت ہو چکا ستانا، ایلیار محبت سے اس کے شانے پر ٹھوڑی رکھ کر پیار سے بولا_____

"خادم.... " وہ اس کا سر اپنے شانے سے جھٹک کر اٹھ بیٹھی... " خادم کیا ہوتا ہے، شوہر کہو، شوہر.... جو بس منھ پھلائے رہے، جو رعب جھاڑے، جو باہر گھومنے جائے اور جھوٹے منھ نا پوچھے_ "اس کے اتنا تپ کر کہنے پر اس بار وہ خود پر قابو ہی نہیں رکھ سکا، ایلیار زور سے ہنسا تھا_ ثمین نے تکیہ کھینچ کر اسے دے مارا اور پھر سے لیٹ کر کروٹ بدل لی_____

" بچوں نے ضد کی تھی اس لئے لے گیا_ ان کا بھی تو حق ہے ان کے چاچو پر_ تم نہیں چاہتی کوئی ایلیار پر اپنا حق جتائے_ "وہ اب بھی اسی ستانے کے موڈ میں تھا بہت ہی شرارت سے ثمین کے گال نوچنے چاہے مگر اس نے پورے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا_____

"میں ایسا کیوں چاہوں گی_"برا مان کر وہ پھر سے اٹھ بیٹھی.... " میں نے منع کیا تھا لے جانے کو مگر مجھے بھی تو لے جاسکتے تھے_"_شکایت بھی کرنی ضروری تھی_____

"میرا بچہ مجھ سے اچھے سے ناراض ہو گیا_" اس بار وہ سارے جہاں کا پیار سمیٹ کر اس کے قریب کھسکا..... ثمین نے ناراض نگاہوں سے ایلیار کے بے انتہا محبت چھلکاتے روپ کو دیکھا جس کی وہ عادی تھی

_____

"تمھارا پھولا منھ جو دیکھنا تھا اس لئے سارے ڈرامے کئے.... اتنے دن سے اپنی سویٹ ہارٹ کا بنا منھ جو نہیں دیکھا تھا، دل کہہ رہا تھا آج اسے اچھے سے ستایا جائے_" وہ زبردستی اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا بہت ہی محبت سے اسے منا رہا تھا_____

"کوئی نہیں ہوں تمھاری سوئٹ ہارٹ_ تمھیں معلوم ہے ایسے میں لڑکی کو غصہ نہیں دلاتے_ بھابھی کہتی ہے اس سے" ....

"پیار والا غصہ دلا کر جب مناتے ہیں نا تو بے بی کے اوپر بہت اچھا اثر پڑتا ہے، وہ بھی خوش ہو رہا ہو گا ہماری سوئٹ سوئٹ لڑائی سے میری جان.... " اسے اپنے سینے میں بھرتے ہوئے ثمین کی ساری کوشش ختم کرتے ہوئے اپنے بازوؤں میں بھر کر اس کے گالوں کو کئی بار چوما تھا_____

"نہیں ہوں میں جان وان میں اب پرانی ہو گئی ہوں درد سر ہوں_" اب اتنی آسانی سے تو وہ ماننے والی نہیں تھی_ لگاتار اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ ایلیار کو پرے بھی دھکیلنا چاہتی تھی_____

"پرانی تم اور پرانی، تم تو میری نئی نویلی دلہن ہو، بالکل نئی گفٹ پیپر میں لپٹی_ "ایلیار اس بار اس طرح بولا تھا کی ثمین کو ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی آگئی_____

"اللہ کا شکر ہے مان گئی میری دلہن_ "وہ خوشی کا نارا لگاتا اسے بے تحاشا چومنا شروع ہو چکا تھا، ثمین ہنستے ہوئے اس کی محبت کی شدت سے مسرور ہو رہی تھی_____

"اتنی فکر تھی میرے ناراض ہونے کی تو کیوں ناراض ہوئے تھے... اتنے سنجیدہ تھے ڈنر پر، ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا_ بس زرا سا بول دیا غلطی سے منھ سے نکل گیا اتنا دل پر لے لیا_ "وہ اب بڑے ناز سے اپنا چہرہ اٹھا کر اس کا سرشار سا چہرہ دیکھتے ہوئے ناز بھرے انداز میں اس کے کالر کو چھونے لگی_____

"تم سے اور ناراض.... کبھی ہو ہی نہیں سکتا، میں جانتا ہوں میری پاگل سی محبوب بیوی کو بچوں جیسی نیچر ہے، وہ بس ایسے ہی بول دیتی ہے بنا کسی بناوٹ کے_ وہ تو معصوم سی پیاری سی میری بے عقل بچی ہے_" ایک ہاتھ سے اسے سنبھالے ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس نے اس کا چہرہ ادھر ادھر گھمایا انداز میں ایسا پیار بھرا تھا کی ثمین کی روح تک سرشار ہو گئی_____

"جھوٹ موٹ بھی مت کرا کرو، میرا دل خراب ہونے لگتا ہے_" وہ اس کے سینے سے لگ کر دراز ہو گئی

_____

"کہا نا بس تمھارا کیوٹ سا بنا منھ دیکھنا تھا ورنہ میری مجال جو اپنی جان کا دل دکھا دوں_" ثمین کو سمیٹ کر سینے سے لگاتے ہوئے وہ خوشی سے مسکرایا_____

"دل تو دکھا ہے میرا_" ثمین کا اس بار اسے ستانے کا پورا ارادہ تھا جھٹ سے الگ ہو کر وہ دور ہٹی_____

"تو سر قلم کر دیجئے_" سر جھکا کر اس کی گود میں ہی رکھ دیا_____

"سزا تو ملے گی"_ ثمین نے فوراً اس کا سر اپنی گود سے ہٹایا_____

"بس خود سے دور مت کرنا باقی سب منظور_" ایلیار کی آواز میں اب مدہوشی چھڑنا شروع ہو چکی تھی قربتوں کے لئے دل مچلنے لگا_ وہ پاس ہو اور جذبات بہکے نا ایسا اس کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا تھا وہ نشا تھی اس کے لئے جس کی تلب دن رات بڑھتی ہی جا رہی تھی_____

"مجھے آئسکریم کھلانے لے چلو_ "ثمین نے جھٹ سے اپنی فرمائش رکھی_____

"ابھی چلتے ہیں بٹ پہلے میری وش پوری کرو_ "وہ اسے دیکھتے ہوئے جھکا اور ثمین کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دئے، اس سے پہلے وہ ان لبوں کو جکڑتا ثمین نے اسے دھکا دے دیا_____

"ایک دم نہیں کرنا کچھ... پہلے مجھے لے چلو_ "ایلیار نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا، اب ستایا تھا تو ہرجانہ تو بھرنا پڑیں گا .....

"چلے میڈم... آئسکریم آپ کھالیں، اس کے بعد میں اپنا منھ اچھے سے میٹھا کروں گا_ "بیڈ سے اتر کر سائڈ ٹیبل سے کی چین اور موبائل اٹھا کر جینز کے جیب کے حوالے کرتے ہوئے ثمین کی طرف دیکھا... وہ اسے زبان دکھا کر اچھے سے دوپٹہ اپنے ارد گرد لپیٹ کر اس کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو چکی تھی_____

"تم نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے نا تاکی بعد میں مجھے آدھی رات میں اپنے ساتھ لے کر باہر گھومتے پھرتے رہو_" ایلیار کے ہمراہ کوریڈور پار کرتے ہوئے ثمین نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا_____

"جی... جان بوجھ کر اور پوری پلاننگ سے..." سیڑھیوں تک آتے ہی ایلیار نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھالیا.....

"بس ڈرامہ ہی کرتے رہا کرو_" اس کے گلے میں اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر وہ ہولے سے مسکرائی.... " جو کہے، بس خوش رہا کرے_" جھک کر اس کی پیشانی چوم کر وہ اسے لئے لئے سیڑھیاں پار کرتے ہوئے باہر کی سمت بڑھ گیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"یہ پورا تمھیں فنش کرنا ہے، کم آن یہ ٹوسٹ کا پیس ختم کر کے یہ بھی پینا ہے_" اس کے آگے دودھ کا گلاس رکھتے ہوئے اس نے پیار سے ثمین سے کہا.... منھ میں زبردستی بھرے ہوئے ٹوسٹ کو چباتے ہوئے ثمین نے گردن موڑ کر ایلیار کی طرف دیکھا نہیں تھا بلکہ گھورا تھا.... فائق صاحب نے ناشتہ کرتے ہوئے بیٹی کا پھولا منھ دیکھا، پھر مسکراہٹ چھپا کر سر جھکا کر ناشتہ کرنے لگے_____

"دیکھ کیا رہی ہو، پورا گلاس پینا پڑے گا_" ایلیار نے اس کے دیکھتے ہی پیار سے آنکھیں دکھائی.... ناشتے کے ٹیبل پر موجود سب کی ہی نگاہیں ان دونوں پر تھی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی لیکن صرف ایک نگار کو چھوڑ کر... جو سپاٹ چہرے کے ساتھ اپنا ناشتہ ختم کرتے ہوئے سب برداشت کر رہی تھی، کتنا مشکل تھا ان کے لئے

یہ سب برداشت کرنا بار بار ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوٹ رہا تھا، دل تو یہی کہہ رہا تھا سب جے ہنستے مسکراتے چہرے نوچ لیں خاص طور پر اس فائق کا جس نے ان کے نصیب میں ہار لکھ دی تھی .....

"مجھے یہ نہیں پینارات بھی پیا تھا اب پھر_" ثمین نے ہاتھ بڑھا کر گلاس دور کھسکا دیا ....

"چپ چاپ سے گلاس ختم کرو، روز چکر آتے رہتے ہیں_" ایلیار نے پیار سے ڈپٹ دیا... آج کل اس کی طبیعت زیادہ خراب رہ رہی تھی، ڈاکٹر نے اس کی ڈائٹ کا خاص خیال رکھنے کے لئے سخت تاکید کی تھی_____

"ثمین ایلیار تمھارے بھلے کے لئے کہہ رہا ہے_" فائق صاحب نے بھی ٹوکا تو اس کا منھ پھول گیا، ایلیار نے مسکرا کر گلاس کی طرف اشارہ کیا .....

"بڑی ماں، پلیز اپنے بیٹے کو منع کرے نا یہ دودھ سے میری طبیعت مالش ہونے لگتی ہے_" باپ اور شوہر سے کوئی امید نہیں دکھی تو ثمین نے بڑی ماں سے التجا کی_____

"دھیرے دھیرے پی کر ختم کر لو میری بچی.." انہوں نے چمکار کر جیسے ہی کہا... ساقب اور نیلم ہنس دئے

_____

"تم یہ گلاس ختم کر لو تو ثمین میں ایسا کرتا ہوں، تمھارے لئے گول گپے آرڈر کر دیتا ہوں_" ساقب نے اسے لالچ دیا_____

"مجھے فل حال کچھ نہیں کھانا... اٹھتے ہی ساتھ جوس.. پھر فروٹ.. پھر ناشتہ... اب یہ دودھ، ایسے میں تو میں سو موپہلوان ہو جاؤں گی_" وہ چڑ کر جو بولی ڈائینگ ٹیبل پر سب کی ہنسی گونج اٹھی_____

"نیلم سے سیکھ لو... اس کا ایک منٹ کے لئے بھی منھ رکتا ہی نہیں تھا_" ساقب نے ہنستے ہوئے پاس بیٹھی بیوی کو چھیڑا بھی، وہ بس انہیں گھور کر رہ گئی.... فائق صاحب کے سامنے وہ شرافت کے ہی موڈ میں رہتی تھی

_____

"چاچو... بے بی کب آئے گا، مجھے اس کے ساتھ کھیلنا ہے اور میں اسے اپنے ساتھ اسکول بھی لے جاؤں گا... میں نے اپنے سارے فرینڈز سے بتایا ہے ہمارے گھر ہماری بہن آنے والی ہے_" عادل کچھ زیادہ ہی پر جوش تھا نئے مہمان کے آنے کی خوشی میں .....

"اور اگر بھائی ہو گیا تھا_ "ایلیار نے مسکرا کر اسے دیکھا_____

"نو پرابلم چاچو... پھر بھی اسے اسکول لے کر جاؤں گا اور اس کے ساتھ فٹ بال بھی کھیلوں گا_ "وہ اچھے بچوں کی طرح سر ہلا کر مزے سے بولا، ایلیار ہنس کر اپنا ناشتہ ختم کرنے لگا.... سوائے نگار کے سب ہی مسکراتے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے جب ثمین نے سب کو باتوں میں مگن دیکھا تو دودھ کا گلاس اٹھا کر چپ کے سے عاقب کے گلاس میں ڈالنا ہی چاہا تھا کی جب ایلیار اس کا ہاتھ تھام کر بول اٹھا... "میں دیکھ رہا ہوں...ہوشیاری مت کرو "_

"مجھے نہیں پینا_ "اپنے پکڑ جانے پر وہ ایک بار پھر ضد سے بولی_____

"چاچی اگر آپ یہ فنش کر لیں گی تو میں آپ کو اپنے چاکلیٹ لا کر دے دوں گا_" ایلیار کے کچھ کہنے سے ہی پہلے عاقب نے پیار سے آفر دی .....

"میں بھی اپ کو سارے چاکلیٹ اور چپس کے پیکٹ دے دوں گا_" عادل کیوں پیچھے رہتا اس نے بھی چاچی کو دیکھتے ہوئے سر ہلاتے ہوئے کہا تو ثمین کا ایک دم سے دل بھر آیا.... سب کی طرف دیکھا اتنی ساری محبتیں... اللہ نے اس کے دامن میں محبتیں ہی محبتیں بھر دی تھی... وہ ایک دم سے خوشی کے مارے رونا شروع ہو گئی .....

"اچھا بابا مت پیو مگر رو تو مت_" ایلیار ایک دم سے گھبرا گیا، اسے لگا اس کی طبیعت خراب ہو گئی ہے، وہ پریشان ہو کر اس کے ہاتھ سے گلاس لے کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے خود سے لگا کر چپ کرانے لگا ....

"کیا ہوا گڑیا_" فائق صاحب بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آ گئے... سب ہی پریشان ہو گئے بس ایک نگار تھی، جو جوس کا گلاس پیتی ہوئی بڑے غور سے ثمین کو دیکھ رہی تھی .....

"مجھے سب کی محبت پر رونا آ گیا.. یہ خوشی کے آنسو ہے_" وہ آنسو پوچھتی اس طرح بولی کی ساقب اور نیلم کے قہقہے کے ساتھ ایلیار بھی ہنسنے لگا_ بڑی ماں بھی مسکرا دی اور فائق صاحب نے ہنس کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا.... وہ روتی جا رہی تھی اور سب پیار سے اسے چمکار کر محبت سے سمجھا رہے تھے، ہر کوئی اسے ہنسانے کی کوشش کر رہا تھا .....

"کچھ لوگ کتنے خوش قسمت ہوتے ہیں..... ان کے نصیب میں سب کی محبتیں ہوتی ہے.... نوشی کی بیٹی ہونے کے باوجود بھی تم کتنی نصیب والی ہو ثمین.... ہر محبت سے مالا مال... اتنی آسانی سے ساری محبتیں تمھیں نصیب ہو گئی، تمھیں تو کبھی کوئی محنت کرنی ہی نہیں پڑی_" نگار سوچتے ہوئے ماضی میں کھونے لگی... جب نوشی کو زین کی نظروں میں گرا کر انہوں نے اپنی محبت کا قلعہ فتح کر لیا... کتنی خوش تھی وہ جب زین نے ان سے شادی کی

ہامی بھر لی تھی.... وہ بہت خوش تھی اتنی خوش کی انہیں لگا انہوں نے ایک نوشی کو نہیں ساری دنیا کو ہرا دیا تھا .....

وہ بہت خوش تھی، جیت کے نشے میں چور تھی، مگر ان کی جیت کو ہار میں تبدیل ہونے کا دن تب سے شروع ہوا تھا جب وہ دلہن بن کر زین کے بیڈ روم میں پہنچی تھی .....

نگار نے گردن اٹھا کر چاروں طرف دیکھا، بیڈ روم کو بالکل ان کی پسند سے آراستہ کیا گیا تھا، جیسا انہوں نے اپنی پھوپھو سے فرمائش کرتے ہوئے کہا تھا.... وہ آہستہ آہستہ چلتی ڈریسنگ کے سامنے آ کھڑی ہوئی... وہ آج شہر کے سب سے مہنگے پارلر سے تیار ہوئی تھی، انہوں نے اپنا پورپور زین کے لئے سجایا ہوا تھا ....

مہنگا ڈریس، قیمتی جیولری.. نفاست سے کیا گیا میک اپ... سب کچھ تھا، سب نے دل بھر کی ان کی تعریف کی تھی... وہ سچ مچ زین کے ساتھ بہت جچ رہی تھی، ہر کسی نے ان کے کپل کی تعریف کی تھی_____

"دیکھنا نوشی میں بہت جلد زین کے دل سے تمھارا نام و نشان مٹا دوں گی... نگار نے جس کو چاہا، وہ ہمیشہ اس کا ہوا ہے، اب یہ زین میرا ہو گیا ہے تو اس کا دل بھی کچھ دن میں میرا ہو جائے گا_" غرور سے گردن تان کر انہوں نے ایک بار پھر گھوم پھر کر خود کو دیکھا اور ابھی وہ بیڈ کی طرف بڑھ رہی تھی کی ڈور کھلا اور ان کی نگاہیں اندر آتے زین پر جم کر ساکت سی ہو گئی .....

بکھرا حلیہ... الجھے بال... گریبان کے سارے بٹن کھلے.... لہو رنگ آنکھیں، زین لڑکھڑاتے قدموں سے ڈریسنگ کی طرف بڑھا.... اس نے تو ایک نظر بھی اپنے لئے پور پور سجی دلہن پر ڈالنا گوارا نہیں کیا تھا

_____

نگار اتنی آسانی سے تو ہار نہیں ماننے والی تھی، وہ تیزی سے چل کر زین کے راستے میں حائل ہو گئی.... " کہاں تھے تم اور یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے تم نے_ "زین نے سرخ ہوتی نگاہ سامنے کھڑی زبردستی کی بنائی گئی اپنی بیوی پر ڈالی.... اس کی ممی نے اپنی جان لینے کے عوض میں نگار سے شادی کی ہاں کروائی تھی ورنہ وہ اب تا عمر کسی بھی لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا_____

"ایٹس نان یور بزنس... لیو می_ "وہ اتنی برفیلی آواز میں بولا کی نگار کو اس کی آنکھوں میں چند پل کا غصہ نہیں جنموں کی نفرت نظر آئی تھی... یہ وہ نفرت تھی جسے دنیا کی کوئی محبت بدل نہیں سکتی تھی_____

"بیوی ہوں تمھاری... حق ہے مجھے تم سے پوچھنے کا_ "وہ پھر بھی ہار نہیں ماننے والی تھی، زین کی سرخ آنکھوں میں اپنی قاتلانہ آنکھوں کا جادو چلانا چاہا_____

"بیوی..." مگر جادو بے زور تھا، وہ استہزایہ انداز میں ہنسا اور زرا سا نگار کے سامنے جھکا..."تم بیوی اس لئے بن گئی کی میری ماں نے اپنی جان کا سودا کیا تھا میرے ساتھ، ورنہ میرا اب کسی بھی لڑکی پر تھوکنے کا بھی من نہیں _"اف اتنی حقارت، ایسی بے عزتی.... یہ سب کہتے ہوئے زین کے منھ سے عجیب بو آئی تھی_____

"تم نے شراب پی ہے زین_"نگار کو شاک لگا تھا_____

"ہاں پی ہے، تمھیں کوئی اعتراض_"وہ کسی بات پر شرمندہ ہی نہیں تھا... کہہ کر وہ سیدھا ہو گیا_____

"زین تمھارا دماغ خراب ہے، تم پاگل ہو گئے ہو ...

"ہاں میرا دماغ خراب ہو چکا ہے... " اس بار وہ پوری آواز سے چیخا تھا_ "میں مر رہا ہوں اندر ہی اندر، میں پاگل ہو رہا ہوں اور تم جانتی ہو یہ کس لئے ہے کی میں نے تم سے شادی کیوں کر لی... مجھے تم سب لڑکیوں سے نفرت ہو گئی ہے، تم سب مطلب پرست ہوتی ہو، تم لوگ اس قابل ہی نہیں کوئی شریف مرد تم سے محبت کر سکے.... تم سب بس اپنے لئے جیتی ہو کسی اور کی فیلنگز سے تم لوگوں کو مطلب ہی نہیں_ "وہ چیختے ہوئے نگار کو ساکت کر چکا تھا .....

"جس لڑکی سے خود سے زیادہ محبت کی وہ بے وفا نکلی، مجھے دھوکا دے گئی.... مجھے ساری زندگی کے لئے مار گئی اور تم...."وہ چیختے چیختے اپنی انگارا ہوتی آنکھوں سے نگار کو گھورنے لگا ....

"تمھیں یہ مراہو ازین اپنی ملکیت کرنا تھا سو تم نے کر لیا نگار زین علی..... یہ مراہو ازین علی مبارک ہو تمھیں، تم ساری زندگی کوشش کر کے مر بھی جاؤں گی نا تو بھی زین کو زندہ نہیں کر سکتی... وہ مر چکا ہے، اب صرف بس

ایک جیتا جاگتا ایسا زین علی زندہ ہے جو صرف پتھر ہے... صرف پتھر، قبول کرنا ہے تو کرو ورنہ یہ رہا باہر جانے کا راستہ اور وہ رہا دروازہ تم ابھی چاہو یا کل، جب چاہو اس گھر سے جا سکتی ہو.... مجھے کبھی کوئی اعتراض نہیں رہے گا _" وہ نگار کے دل کے ٹکڑے کرتا اپنی نفرت انڈیل کر آگے بڑھا اور نگار کا بازوں سختی سے تھام لیا، وہ چپ چاپ اس کی جارحانہ انداز دیکھ رہی تھی .....

"یہ ڈرامہ اب ختم ہو چکا ہے، تو اب تم کہیں بھی جا سکتی ہو.... آج رات زین علی اپنے مرنے کا دھوم سے ماتم کر لینا چاہتا ہے_" وہ نگار کو گھسیٹتے ہوئے روم کے دروازے تک لایا تھا.... اور مجسمہ بنی نگار کو دھکا دے کر بیڈ روم سے باہر نکال کر اس نے دروازہ پوری طاقت سے بند کر لیا_____

نگار وہی کارپیٹ پر اوندھے منھ گری تھی، انہوں نے تو خواب میں بھی ایسا نہیں سوچا تھا اپنی شادی کی پہلی ہی رات وہ اس طرح سے دھکا دے کر بیڈ روم سے نکالی جائے گی.... اس معاملے میں ان کی اور نوشی کی قسمت

ایک ہی جیسی نکلی تھی، دونوں کو ہی شادی کی پہلی رات اپنے اپنے دل پر یہ زخم اٹھانا پڑا تھا، فرق صرف اتنا تھا وہ فتح پا کر بھی زندگی بھر زین کی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں بنا سکی اور نوشی ہار کر بھی فائق کے دل پر راج کرنے لگی .....

اس رات زین کے گھر والے... مہمانوں نے سب نے ہی یہ منظر دیکھا تھا.... نگار وہی فرش پر پتھر کی طرح بیٹھی بیڈ روم کے دروازے کو دیکھتی رہی تھی... سب اسے اٹھانے کو آگے بڑھے تھے مگر کسی کی بھی کوشش کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا، دروازہ بند تھا مگر لگاتار زین کے رونے چیخنے کی آواز آ رہی تھی، وہ نوشی کا نام لے لے کر رو رہا تھا... فریاد کر رہا تھا اس کی فریاد میں اتنی تڑپ تھی کی اگر اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ خود بھی اس تڑپ پر رونے لگتی ....

نگار ساری رات اسی طرح بیٹھی رہی، یہاں تک کی صبح ہوتے ہی زین گھر سے بھی چلا گیا مگر وہ اپنی جگہ سے نہیں اٹھی.... اس دن سب کی کافی منتوں کے بعد وہ وہاں سے اٹھی تھی... مگر دل پر جو اس رات کی بے عزتی کا زخم لگا تھا، اس رات کا بدلہ انہوں نے ایک بار پھر نوشی سے اس کی زندگی دوبارہ اجاڑ کر لے لیا تھا.....

"کیا سوچ رہی ہو نگار...." وہ ماضی میں اس طرح گم تھی کی ڈائینگ ٹیبل کے ارد گرد بیٹھے سارے لوگوں کی موجودگی بھی بھول گئی تھی، کسی نے ان سے پوچھا تو نگار بری طرح سے چونک کر یادوں کے جھروکے سے واپس حال میں آگئی .....

"کیا ہوا نگار... پریشان ہو_" یہ بڑی ماں تھی جو ان سے فکر مندی سے پوچھ رہی تھی، لاکھ وہ نگار کی سچائی جاننے کے بعد ان سے بہت ناراض صحیح مگر اس وقت ان کا ہمدردانہ دل نگار کے چہرے پر چھائے تاریکیوں کے سائے سے پریشان ہو اٹھا تھا، نگار کی آنکھیں نا جانے کیا ضبط کرنے میں سرخ ہو رہی تھی_____

"نہیں، میں پریشان نہیں_" انہوں نے بہت چاہا کی اپنی اسی مخصوص اکڑ سے بے نیازی سے یہ بات ان سے کہہ دے مگر چاہ کر بھی وہ اپنی آواز کی شکستگی دور نا کر سکی، سر جھٹکتے ہوئے انہوں نے خود کو نارمل کرنا چاہا، ساتھ ہی اپنے اطراف میں نگاہ ڈالی اب سوائے ان کے اور بڑی ماں کے علاوہ وہاں کوئی نہیں تھا_____

"طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو آفس مت جاؤ_" بڑی ماں کی فکر بڑھ گئی تھی... انہیں نگار آج شادی والے دن کی نگار لگی، جب زین نے اسے شادی کی پہلی ہی رات سارے مہمانوں کے ہوتے ہوئے بھی دھکا دے کر بیڈ روم سے نکال پھینکا تھا، نگار کے چہرے پر ویسی ہی وحشت تھی، ویسی ہی سرخ آنکھیں، اور ویسی ہی سرد آواز

_____

"نہیں میں ٹھیک ہوں... ایلیار چلا گیا کیا؟" وہ خود کو سنبھال کر بے دھیانی سے پوچھ بیٹھی تھی .....

"لو تمھیں پتا بھی نہیں چلا.... ابھی تو کچھ دیر پہلے آفس کے لئے اٹھ کر گیا ہے، جاتے وقت تمھیں خدا حافظ بھی کر گیا مگر تم نے سنا ہی نہیں، طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمھاری_ "انہوں نے سادگی سے سے بتاتے ہوئے پھر پریشان ہو کر پوچھا وہ اب انہیں غور سے دیکھ رہی تھی ...

"کیا جاننا چاہتی ہے آپ... بار بار کیا پوچھ کر مجھے یہ جتلا رہی ہیں کی میں اب تنہا رہ گئ ہوں.... اس طرح کیوں میرے زخموں پر نمک چھڑکنا چاہتی ہے آپ، بار بار مجھ سے میرا حال پوچھ کر کیا جاننے کی کوشش کر رہی ہیں _"آخر کب تک..... نگار کے دل میں پکتا لاوا باہر آ ہی گیا اور وہ آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑی.... ان کے اس طرح پھٹ پڑنے پر بڑی ماں کو بہت ہی دکھ پہنچا، وہ تو اپنی نرم طبیعت کی وجہ سے مجبور ہو کر پوچھ بیٹھی اور وہ اتنا غلط مطلب نکال بیٹھی... وہ ایسی ہی تھی، ہمیشہ محبتوں کی ناقدری کرنے والی_____

"میرا یہ مطلب نہیں تھا نگار، میں تو بس تمھیں پریشان دیکھ کر پوچھ بیٹھی_ "انہوں نے پھر بھی نرمی سے کہہ کر اپنی صفائی پیش کرنی چاہی لیکن نگار پر الٹا ہی اثر ہوا تھا وہ اور بھی بھڑک گئ ....

"آپ سب کو کیا لگتا ہے، میں اپنی شکست پر مر رہی ہوں، مجھ سے ہمدردی جتا کر، مجھے یہ سارے دکھاوے دکھا دکھا کر آپ لوگ مجھے بدل دیں گے..... نہیں آپا نہیں، میں نگار ہوں نگار... میں ساری زندگی ایسے ہی رہوں گی.... آپ سب کو کیا لگتا ہے میں اتنی جلدی ہار مان لوں گی... میں خود کو تباہ کرنے والوں کو برباد کر دیتی ہوں اور میں آپ سب کو ایسا کر کے دکھاؤں گی دیکھ لینا آپ_ "وہ بڑی ماں کے اوپر اتنی زور زور سے چلا رہی تھی کہ ان کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی.... وہاں آچکی نیلم انہیں بہت غصے سے دیکھ رہی تھی، ملازمین تک جمع ہو گئے تھے اور ابھی ابھی ایلیار کو آفس کے لئے باہر تک چھوڑ کر آئی ثمین ایک طرف کھڑی انہیں افسوس سے دیکھ رہی تھی_____

"اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی اب کیا برباد کرنا چاہتی ہو نگار... ارے خدا کے قہر سے ڈرو، سب کی خوشیاں تو کھا گئی ہو تم... اب کیا بیٹے کی بھی خوشی تم سے برداشت نہیں ہو رہی ہے... اپنے حسد میں اب اپنی ہی مامتا کا بھی خون کر دوں گی_ کم سے کم بیٹے کو تو چھوڑ دو، اس کی خوشی کو توڑنے کی کوشش نہ کرو_ "بڑی ماں کی برداشت جواب دے گئی، وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی اور زندگی میں پہلی بار وہ غصے میں آکر نگار کو ملامت کر بیٹھی، نگار ان کی زبان سے ملامت والے جملے سنتے ہی اور بھی آپے سے باہر ہو گئی_____

"میرا بیٹا...." نگار زور سے چیخی_ "کہنے کو تو وہ میرا بیٹا ہے مگر تم لوگوں نے کبھی اسے میرا ہی بیٹا رہنے دیا..... بس یہی ایک بیٹے کی محبت میری اپنی تھی، اسے بھی تم سب لوگوں نے چھین لیا، اسے بھی مجبور کر دیا کی وہ مجھے غلط سمجھ کر مجھ سے دور ہو جائے_" یہ عورت جانے کس مٹی کی بنی تھی جسے کبھی اپنے کئے گئے گناہوں پر پچھتاوا ہوتا ہی نہیں.... اب بھی جھوٹا الزام لگا کر خود کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کر رہی تھی.... ثمین نگار کو دیکھتے ہوئے دکھ اور افسوس کے ساتھ غصے سے بھی سوچ رہی تھی_____

"بیٹا ہمیشہ سے تمھارا تھا نگار، اسے کسی نے بھی تم سے نہیں چھینا.... دوسروں کو الزام دینے کے بجائے اپنے کارناموں پر زرا نگاہ تو ڈال لو کہ وہ کیوں تم سے دور ہو گیا... اب بھی وقت ہے نگار بیٹے کی خوشی کی خاطر سنبھل جاؤ ورنہ شاید پچھتانے کا بھی موقع نا ملے تمھیں_" بڑی ماں نے بڑے تحمل سے کہتے ہوئے انہیں حقیقت کا آئینہ دکھانا چاہا اور ساتھ ہی تنبیہ بھی کی مگر نگار کو ان کی سچی باتیں اور نصیحت اور بھی جلا گئی .....

"ہمیشہ دوسروں کی خوشی دوسروں کا خیال.... سب کو ہمیشہ کی طرح دوسروں کی خوشی دکھی ان کا ہی خیال رہا، ہمیشہ یہ لگا میں نے سب برباد کر دیا ہے مگر کبھی کسی کو دکھا کہ نگار کی خوشیاں کیسے ڈسی گئی.. کیسے وہ برباد ہو گئی..." کہتے کہتے نگار کی آنکھوں میں برسوں کا چھپا دکھ چھلک اٹھا.... اور سب کے سب ساکت ہو گئے تھے_____

"بچپن سے مجھے ہمیشہ میری کم صورتی کا احساس دلایا گیا... ہر دولت تھی میرے پاس سوائے ایک حسن کے، تو اس میں میرا کیا قصور تھا جو میرے ماں باپ مجھ سے زیادہ خوبصورت تھے، ہمیشہ مجھے یہی تعنہ ملا کی میں اپنے ماں باپ کی اولاد نہیں لگتی، خاندان میں سب سے الگ ہوں... مجھے لوگوں نے سائیکو بنا دیا میں ہر خوبصورت چیز کو حاصل کر کے اسے برباد کرنے لگی اور مجھے سمجھانے کے بجائے ہمیشہ میرے گھر والوں نے مجھے سپورٹ کیا... میرے ماں باپ سے لے کر آپ لوگوں تک.... یاد ہے آپا ہمیشہ آپ لوگوں نے میری ہر ضد پوری کر دی... مجھے جیتنے کا شوق تھا اور اس شوق کو جنون کس نے بنایا آپ سب لوگوں نے_یاد ہے نا آپ کو آپا... " نگار بولتے بولتے پاگلوں کی طرح ہنسی... بڑی ماں بس تاسف سے انہیں دیکھ رہی تھی... وہ اب بھی خود غرضی سے سوچ رہی تھی، انہیں جب جب سمجھا گیا وہ اتنی پاگل ہو جاتی تھی کی ماموں مامی مجبور ہو جاتے تھے اس کی ضد پوری

کرنے پر اور صرف ماموں مامی ہی کیا وہ لوگ بھی... کیونکہ نگار کی طبیعت میں نرمی تھی ہی نہیں

"پھر میں نے ٹھان لیا میں ایسی بنوں گی کی کوئی میرا مقابلہ نہیں کر سکے، میں اپنی شخصیت کو اس طرح سنواروں گی کی میں ہمیشہ سب سے الگ نظر آوں... ہر جگہ بس نگار ہی نگار ہو اور میں ایسی بنی، جو لوگ مجھے کمتر سمجھتے تھے وہ میری شخصیت سے مرعوب ہونے لگے، ہر نیدان میں جیت مکر انصیب بنی مگر میرے ساتھ کیا ہوا آپا آپ کو معلوم ہے نا..." وہ بولتے بولتے سسکی.... سب کی نگاہوں میں ان کے ترحم تھا، افسوس تھا

"مجھے ایک بار پھر ہرا دیا گیا...ایک بار پھر احساس دلا گیا کی میں ساری کامیابیاں حاصل کر کے بھی اب بھی لاحاصل پر ہی کھڑی تھی کیونکہ میرے پاس حسن جیسی چیز نہیں تھی..." بڑی ماں ایک ٹک انہیں دیکھ رہی تھی، نگار اپنے آنسو صاف کر کے پھر سے بولنا شروع ہوئی .....

"اور مجھے یہ احساس دلانے والا کون تھا، مجھے ہرانے والا کون، میرا اپنا زین، میری محبت زین، بچپن سے میں جس انسان کو اس دنیا میں سب سے زیادہ چاہتی تھی، جس کے لئے میں خالص تھی، وہ اگر مجھ سے کہہ دیتا کی نگار تم میرے لئے جان دے دو تو میں ہنس کر اپنی جان اس کے قدموں میں ڈال دیتی لیکن اس نے میرے ساتھ کیا کیا، اس نے میرا دل ہی اجاڑ دیا، اس نے نگار پر نوشین نعیم علی کو فوقیت دے دی، وہ نوشین جسے میں نے کبھی کسی قابل سمجھا نہیں تھا، جو مجھے ہمیشہ ایک معمولی لڑکی لگی اور کیوں نہیں لگتی، وہ تھی ہی کیا ایک معمولی کسان کی بیٹی، گاؤں سے پڑھنے آنے والی گنوار لڑکی، جس کا لباس ہمیشہ سادہ رہتا، جس کے پاس نا اعتماد تھا نا کوئی خاصیت، نا وہ کوئی بہت ذہین تھی، بس اس کے پاس صرف ایک چیز تھی اور وہ تھا حسن، بے تحاشا حسن، بالکل اپنی بیٹی کی طرح_" نگار بولتی جا رہی تھی اور سب سنتی ثمین کی آنکھوں سے اب آنسو رواں ہو گئے، سامنے کھڑی عورت کیسی حقارت سے اس کی ماں کا ذکر کر رہی تھی.....

یہ بھول کر وہ لڑکی بھلے دنیاوی دولت سے خالی رہی ہو مگر محبت اور معصومیت کی دولت سے مالا مال تھی_ وہ اگر معمولی ہوتی تو بھلا زین علی جیسا امیر اور شاندار انسان، نگار جیسی ماڈرن لڑکی کو چھوڑ کر نوشی جیسی کمتر لڑکی کے پیچھے دیوانہ کیوں ہوتا... وہ لڑکی اگر اتنی ہی معمولی تھی تو کیوں اب تک نگار جیسی اعلیٰ شخصیت کی حامل عورت فائق معین علی کے دل کو کبھی چھو بھی نہیں پائی.... وہ لڑکی بہت خاص تھی بہت خاص مگر اس لڑکی کی خاصیت نگار جیسی، احساس برتری میں مبتلا، خود غرض اور حاسد عورت نہیں سمجھ سکتی تھی_____

ادھر نگار ثمین کے خیالات سے بے خبر بولتی جارہی تھی_"اور حسن کی بدولت اس نے مجھ سے میرا زین چھین لیا... وہ عاشق ہو گیا اس کا اور ایسا عاشق ہوا کی اس نے نگار کو ٹھکرا دیا... اس کی التجائیں رد کر دی... اسے کریکٹر لیس قرار دے دیا اور تب میں نے ہاں میں نے قسم کھائی تھی جب تک اس کی محبت کو رسوا نا کر دوں گی چین سے نہیں بیٹھوں گی اور میں نے وہی کیا میں نے ایسا کھیل کھیلا... میں نے ایسا جال بنا کی زین ہی کیا فائق اور مبین سب کے سب پھنستے چلے گئے، میں نے مبین کے ساتھ نوشی کو بد کردار ثابت کر دیا اور .....

"آپ نے میرے بابا کے ساتھ کیا کیا..." ثمین کو ان کے منھ سے سب سن کر شاک لگا تھا، اس کہانی میں اس کے بابا کہاں سے آ گئے، اس عورت نے اس کے فرشتہ صفت بابا کے ساتھ بھی کھیل کھیلا تھا... ان کی بھی زندگی برباد کی، وہ دھیرے دھیرے چلتی ان کے سامنے آ گئی_"آپ نے میرے بابا کے ساتھ کیا کیا تھا_"آنکھوں میں دکھ اور تعجب لئے وہ نگار کے مقابل کھڑی ہو گئی .....

نگار نے زہر خند مسکراہٹ سے اسے سر سے پیر تک گھورا، ایسے ہی تو ایک بار نوشی ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی.. ایسی ہی حیران ویسے ہی صدمے میں ڈوبی، بس فرق صرف اتنا تھا اس وقت اس کے وجود میں پلتی ایک جان سے نگار کا کوئی تعلق نہیں تھا مگر ثمین کے وجود میں پرورش پاتے اس وجود سے ان کا بہت گہرا تعلق تھا اور یہی ایک تعلق انہیں جھکنے پر مجبور کر رہا تھا، جو وہ کبھی نہیں کر سکتی وہ مر سکتی ہے مگر جھک نہیں سکتی

"بولے میرے بابا کا اس کہانی سے کیا تعلق ہے، آپ نے ان کے ساتھ کیا کیا..." ثمین سرد و سپاٹ انداز میں ان سے پوچھ رہی تھی، نگار کے ہونٹوں پر چبھتی سی مسکراہٹ تھی

"بس کرو نگار بہت ہو چکی تمھاری بیہودہ بکواس، اب خدا کے واسطے بس کرو_ "کچھ ایسا ان چاہا نا ہو جائے جس سے بس پچھتاوے ہی ہاتھ آئے بڑی ماں نے بہت ہی غصے سے ٹوک دیا..... سب کچھ خاموشی سے دیکھتی نیلم

نے حالات بگڑتے دیکھ کر فوراً موبائل سے ایلیار اور ساقب کے پاس میسج سینڈ کیا کی وہ لوگ جلدی سے گھر جائے_____

"کیوں چپ ہو جاؤں، اسے بھی تو بتادوں کی اس کی ماں کتنی باکردار تھی، جس نے ایک ساتھ کئی کئی مردوں کو اپنے جال میں پھنسایا ہوا تھا_" نگار اب ثمین کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اب بھی اس کی ماں کے لئے حقارت سے بول رہی تھی مگر بار بار ان کی نگاہ اپنے سے جڑے تعلق رکھنے والی جان پر جا ٹکتی.... ابھی کل ہی تو ایلیار نے خوشی خوشی بتایا تھا کی وہ اب دنیا میں آنے والا ہے اور آج وہ.... نگار نے بڑی زور سے سر جھٹکا

_____

"نگار میں کہہ رہی ہوں خاموش ہو جاؤ... آگے بولا تو..." بڑی ماں زور سے چیخی..... مگر ثمین نے نگار کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش کر دیا_ "نہیں بڑی ماں آپ مت بولے... انہیں بولنے دے، انہیں وہ زہر بھی اگلنے دے جو آخری بار میرے دل میں اتر جائے_ "بڑی ماں اپنا سر پکڑ کر وہی کرسی پر بیٹھ گئی اور نیلم بیچاری گھبرائی گھبرائی سب دیکھ رہی تھی، وہ بس ایلیار کے جلد آنے کی دعا کر رہی تھی

"یہ وہ زہر ہے ثمین فائق علی جو ساری زندگی بھی میں تمھارے دل میں اتارتی رہوں تب بھی اس کا اثر ختم نہیں ہو گا، یہ زہر تمھاری ماں کا دیا ہوا ہے اور اس کے سارے وجود تک میں بھی اتار کر مجھے سکون نہیں ملا تو تم کیا چیز ہو_ "نگار کی آنکھوں میں آگ سی لپک تھی اور الفاظ میں کڑواہٹ .....

"میری ماں نے ایسا کون سا گناہ کر دیا تھا جو انہیں برباد کر کے بھی آپ کو چین نہیں ملا_ "ثمین کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا سامنے کھڑی یہ عورت کے ساتھ کیا کچھ نا کر ڈالے، جس کے دل کی سیاہی دن بدن بڑھتی جارہی تھی

"برباد..." نگار زور سے ہنسی_ "تم کو لگتا ہے میں نے اسے برباد کیا تھا...."وہ پاگلوں کی طرح ہنسے جارہی تھی اور سب خاموشی سے انہیں دیکھ رہے تھے_ نگار ہنستے ہنستے اپنی آنکھوں میں آجانے والا ان چاہا پانی اپنی انگلیوں کے پوروں سے صاف کر کے ثمین سے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولی .....

"سب کو یہی لگتا ہے میں نے تمھاری ماں کو برباد کر دیا مگر سچ تو یہ ہے کہ وہ تو ہمیشہ آباد رہی میں نے ہمیشہ برباد کرنا چاہا... تباہ کرنا چاہا، اور وہ ہمیشہ آباد ہوتی رہی، کبھی زین کے ساتھ کبھی فائق کے ساتھ اور آخر میں اس مبین کے ساتھ... اسے تو ان تینوں کی بے پناہ محبت نصیب ہو گئی، وہ اب تک ان کے دلوں میں راج کر رہی ہے مگر میں تو ہمیشہ خالی ہاتھ رہ گئی خالی ہاتھ اور خالی دل، دیکھو میرے ہاتھ یہ تمھیں خالی نہیں نظر آتے_"وہ پاگلوں کی طرح کہتے کہتے اپنے ہاتھ ثمین کے سامنے پھیلا کر اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی، ثمین کو شاک پر شاک لگ رہے تھے ان کے منھ سے سب سن کر .....

"میرے بابا سے میری ماں کا کیا تعلق، آپ جھوٹ بول رہی ہے، میری ماں کا میرے بابا کے ساتھ کوئی افیئر نہیں تھا_"وہ بے یقینی سے نگار کو دیکھتے ہوئے بمشکل بولی، اسے اپنا سانس اٹکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا..... " ثمین میں سب بتا دوں گی تمھیں، تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے.. نیلم ثمین کو لے جاؤ_"بڑی ماں اس کی بدلتی رنگت سے گھبرا کر اس کے پاس آ گئی، نیلم دوڑ کر ثمین کو تھامنے لگی .....

"نہیں میں کہیں نہیں جاؤں گی..." وہ ان سے اپنے ہاتھ جھٹک کر نگار کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی... " میرے بابا سے کیا تعلق تھا میری ماں کا_ "نگار استہزایہ انداز میں اسے دیکھ کر ہنسی .....

"بہت افسوس ہوتا ہے مجھے تم پر ثمین بہت افسوس کی کیسے تم ہمیشہ اپنے ارد گرد موجود مردوں کے ہاتھوں بیوقوف بنتی رہتی ہو، تمھارا وہ نام نہاد کا باپ، تمھارا سگا باپ یہاں تک کی تمھارا محبوب شوہر ہمیشہ تم سے جھوٹ بولتے رہیں ہیں ..." وہ اب بھی اسی طرح سے طنزیہ انداز میں اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی

"کیا جھوٹ بولا ہے انہوں نے.... " ثمین کے ہونٹوں سے الفاظ سرسراتے ہوئے نکلے، وہ پل پل خود کو موت کے قریب جاتے ہوئے محسوس کر رہی تھی

"تمھاری ماں ایسی بد کردار عورت تھی، جس نے ان تینوں سے چکر چلایا، اس نے زین اور فائق دونوں کو دھوکا دے کر آخر میں تمھارے پیارے بابا سے شادی کر لی تھی، جس عورت کو تم ہمیشہ اپنی مبین بابا کی بیوی سمجھتی رہی تھی.... وہ در اصل تمھاری اپنی سگی ماں تھی... سارا مبین عرف نوشین نعیم علی_" ان کے منھ سے ایک ایک الفاظ نکل کر ثمین کے ارد گرد دھماکا کر رہے تھے... ساری دنیا اس کی تباہ ہو رہی تھی... کتنے سالوں سے اسے دھوکا دیا گیا، یہ کیسی حقیقت تھی جو اس کی پوری ہستی کو ہلا گئی تھی...

"جھوٹ بول رہی ہے آپ، جھوٹ بول رہی ہے... میرے بابا مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولتے... آپ جھوٹی ہے_" ثمین پہلی بار اپنا اعصاب کھو کر اپنی حالت بھلائے ان کی طرف لپکی تھی تاکی ان کا منھ نوچ لیں، وہ اس کے بابا اور سارا انٹی کو غلط ثابت کر رہی تھی جو اسے کبھی برداشت نہیں ہو سکتا ....

ثمین کے ہاتھ ان کے چہرے تک پہنچ جاتے کی نگار نے ایک نگاہ خود سے جڑے تعلق والے اس جلد آنے والے پر نگاہ ڈالی اور لمحوں میں فیصلہ کر کے ایک ثمین کو دونوں بازوں جکڑ کر اسے ایک زور دار دھکا دیا تھا .....

"نگار...." بڑی ماں پوری آواز سے چیخ پڑی ادھر ثمین کو ان سے اس بے رحمی کی کبھی امید نہیں تھی اس نے گرتے گرتے سنبھلنے کے لئے نگار کا ہی ہاتھ تھامنا چاہا لیکن نگار گرتی ثمین کو دیکھتے ہوئے دو قدم پیچھے کی طرف کھسکی اور ثمین کے ہاتھ بس ان کی انگلیوں کو چھو کر چھوٹتے چلے گئے، وہ وہی پیٹ کے بل ماربل کے فرش پر پورے وجود سے گری تھی...." اللہ..." اور اس کے منھ سے ایک دردناک چیخ نکلی جو پورے گھر میں گونجتے ہوئے دوڑتے قدموں سے اندر آتے ایلیار کے کانوں تک بھی پہنچی تھی .....

"ثمین...." چیخ تو نیلم کی بھی نکل گئی وہ گھٹنوں کے بل ثمین کے پاس بیٹھ کر اسے سیدھا کرنے لگی، بڑی ماں صدمے میں ڈوبی پہلے نگار اور ثمین اور پھر دوڑتے قدموں سے اندر آتے ایلیار کو بت بنی دیکھ رہی تھی، شاید انہیں نگار سے اب بھی اس حد تک جانے کی امید نا تھی .....

ایلیار دوڑتا ہوا زمین پر گری درد سے تڑپتی ثمین کے پہنچا اور اس کی نگاہوں نے جو منظر دیکھا، دل بند ہونا کیا ہوتا ہے آج بخوبی ایلیار کو معلوم ہو گیا.... اس نے دوسرے ہی لمحے جھک کر پل پل بیہوشی کی طرف جاتی ثمین کو اپنے بازوؤں میں اٹھالیا اور اسے لے کر مڑتے ہوئے اس کی نگاہ نگار کی نفرت زدہ چہرے پر گئی اور ایلیار نے پہلی بار اس عورت سے نفرت سی محسوس کی تھی.... "ایلیار فوراً ثمین کو ہاسپٹل لے چلو_" نیلم نے چیخ کر اسے وہاں سے مڑ کر جانے پر مجبور کر دیا، وہ مڑ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا .....

مگر اس ایک نگاہ نے نگار کے دل کو پارہ پارہ کر دیا، آج تک سب کی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت دیکھی تھی مگر آج جو کاٹ اور نفرت ایلیار کی آنکھوں ابھری وہ نگار کو توڑ گئی، ان کے قدموں میں سے جان نکلی اور وہ بھر بھری ریت کی طرح فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی_____

"نگار تم عورت نہیں ڈائن ہو ڈائن... تم نے اپنے ہی بیٹے کی خوشیاں کھا کر یہ ثابت کر دیا ہے_ "بڑی ماں شدید نفرت سے کہتی وہاں سے تیزی سے چلی گئی..... اور نگار وہاں بالکل اکیلی رہ گئی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

خود پر ضبط کرنے کے باوجود بھی ایلیار کی آنکھیں بار بار دھندلا جاتی اور ہاسپٹل کے اس بند شیشے کا دروازہ بار بار اس دھند کے لپیٹ میں آجاتا..... آنکھیں بے دردی سے رگڑنے کے باوجود بھی بار بار بھیگ رہیں تھیں، اپنی جگہ پر مضبوطی سے کھڑے ہونے کے بعد بھی وہ اندر سے گیلی مٹی کی طرح ڈھا جا رہا تھا .....

دل دوہرے غم سے جیسے کٹ رہا تھا، ثمین کی اذیتیں، اس کے بچھڑ جانے کا خوف اور جو اس دنیا میں آنے والا تھا اس کے کھونے کا ڈر... ایلیار کے ہونٹ سلے ہوئے تھے مگر دل بار بار اللہ سے رو رو کر فریادیں کر رہا تھا

_____

اس کی ممی نے اس بار اس پر وہ وار کیا تھا کی ایلیار چاہ کر بھی اپنے دل میں ان کے لئے کوئی رحم پیدا نہیں کر پا رہا تھا... جس حال میں ثمین کو ہاسپٹل لایا گیا تھا وہ منظر اس کے خون میں ابال پیدا کر کے اسے آج آتش فشاں بن جانے پر مجبور کر رہا تھا.. آج سارے رشتے، سارے احترام بھلا کر اس کا دل کہہ رہا تھا وہ جا کر ان سے سب کے بدلے لے ڈالے، نوشی کا، فائق کا، مبین کا... اپنے باپ کا ان سب کا جس جس نے نگار کے ہاتھوں زخم کھائے ہیں، یہاں تک اپنے بچے کا بھی_____

وہ کتنا بیوقوف تھا جو خوشی خوشی ان سے اپنے بچے کی ہر بات ان سے شیئر کرتا رہا تھا یہ سوچ کر کی وہ شاید اسی طرح خود کو بدل لیں گی مگر وہ اپنی ہی ماں کی نفسیات کو وہ سمجھ نہ سکا، وہ کبھی بھروسے لائق نہیں تھی، وہ کبھی ان دونوں کو خوش نہیں دیکھ سکتی تھی، ایلیار کس سے بین کرے، کس سے فریاد کرے، "اللہ..... " آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے دل سے بے آواز صدا نکلی تھی_____

قریب ہی ہاسپٹل کی گیلری میں ترتیب سے لگی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھے ساقب نے سر اٹھا کر ہاسپٹل کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے ایلیار کو دیکھا، ضبط کرتا اور بار بار اپنی آنکھیں رگڑتا اس کی حالت قابل رحم تھی، چاہنے کے باوجود بھی وہ اس سے ایک لفظ بھی بول نہیں پا رہیں تھے، وہ کیسے اور کیا اسے تسلی دیتے، وہ خود بہت زیادہ صدمے تھے... سامنے بیٹھی نیلم نم آنکھوں کو بار بار صاف کرتی بالکل چپ سی بیٹھی تھی اور بڑی ماں بس مسلسل مصلیٰ بچھائے بس بے آواز ثمین کے لئے دعا مانگ رہی تھی .....

سب سے الگ تھلگ بیٹھے فائق صاحب بالکل پتھر کا مجسمہ بنے بس بند دروازے کو دیکھے جا رہے تھے_ ایک بار پھر کوئی بے گناہ ہی ظلم کا نشانہ بنا تھا، ایک بار پھر وہ تہی داماں ہو جائیں گے، نوشی کی طرح ثمین بھی انہیں چھوڑ

کر چلی جائیں گی، یہ ڈر انہیں خوفزدہ کر رہا تھا_ ایک بار پھر نگار ان کی زندگی ان سے چھین رہی تھی، ثمین کو نگار نے کیسی ضربِ پہنچائی تھی کہ دھیرے دھیرے وہ اس کی جان ہی لے رہا تھا... ڈاکٹر اس کی اور بچے دونوں کی حالت تشویشناک بتا رہے تھے، وہ موت اور حیات کے دوراہے پر کھڑی تھی_____

"مجھے معاف کر دے میرے اللہ اب اور نہیں، اللہ تو میری سانسوں کو لے لیں مگر میری بیٹی کو زندگی بخش دیں _"کتنے آنسو ان کی آنکھوں سے نکل کر ان کے گریبان میں جذب ہونے لگیں .....

"یا اللہ کب مجھے معافی ملیں گی، کب میں اس عذاب سے نجات حاصل کر پاؤں گا، میرے گناہوں کی سزا میری بیٹی کو کیوں مل رہیں ہے... وہ بے گناہ ہے معصوم ہے_ اس کا تو کوئی قصور نہیں تھا، مدتوں بعد بیٹی کا پیار ملا کیا اس لئے کی ایک بار پھر ہمارے گناہوں کی وجہ سے ایک معصوم کی جان جائے_ "تڑپتے ہوئے ان کے دل سے آہ نکل رہی تھی، سب سوچتے سوچتے ان کے کانوں میں ایک دم سے نوشی کی بددعایں گونجنے لگی.... ان کی آنکھوں کے سامنے سارے منظر کسی فیلم کی طرح چلنے لگیں_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"فائق آپ کو خدا، رسول کا واسطہ.... بس ایک بار، بس ایک بار میری بات سن لیں، فائق مجھے ایک موقع تو دیں اپنی صفائی میں کچھ کہنے کو.... ایک بار میری بات پر یقین کر لیں میں وہ لڑکی نہیں تھی... میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں فائق، میں آپ کو کیسے دھوکا دے سکتی ہوں_"غصے سے اندھے ہوئے فائق سے وہ مار کھانے کے باوجود بھی ان کی ٹانگوں سے لپٹی رو رو کر فریاد کر رہی تھی، اپنی بے گناہی کا وہ رو رو کر انہیں یقین دلا رہی تھی لیکن وہ نفرت اور غصے میں اندھے ہو کر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکے تھے_____

"اپنے ابا کو ابھی کچھ دیر پہلے دفنا کر آ رہا ہوں، اپنے ان ہی ہاتھوں سے ان کے وجود کو قبر میں اتارا ہے جس کی تم قاتل ہو... تمھاری وجہ سے میری اماں ہاسپٹل میں موت سے لڑ رہی ہیں اور تم ہم سب کو تباہ کر کے اب مجھے خدا رسول کا واسطہ دے رہی ہو اپنی گناہ گار زبان سے صفائی دیتے ہوئے تمھیں شرم نہیں آئیں گی.... " انہوں نے اپنے قدموں سے لپٹی نوشی کو ٹھوکروں سے لہولہان کر دیا.... معین علی کی اچانک موت سے سارا خاندان وہاں جمع تھا.. محلے والے اکٹھا تھے اور ان ہی کے درمیان فائق نے اس کے سر سے عزت کی وہ چادر پھر سے چھین لی جو خود اپنے ہاتھوں سے نوشی کے سر پر ڈال دی تھی .....

اسے گالیاں دی جا رہی تھی، سب ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہے تھے، سمرا روتی ہوئی سب کو اس کے گناہ بتا رہی تھی اور فائق انسانیت بھی بھلائے اسے بیچ صحن میں ذلیل کر رہا تھا اور محبت کہیں چھپی اپنی ناقدری پر آنسو بہا رہی تھی .....

آخر مہمانوں میں ہی سے کسی ایک نے رحم کھاتے ہوئے نوشی کو بچایا نہ ہوتا تو وہ نوشی اور اپنے بچے کے قاتل بھی ہوتا مگر پھر بھی کیا فائدہ تھا وہ قاتل تو اب بھی تھا، صرف نوشی کے ہی نہیں خود کی بھی خوشیوں کا

ان کی نفرت میں بڑھاوا دینے کے لئے سمرا بھی تو وہیں تھی، نگار کے ساتھ سارا کھیل آرام سے کھیل کر، اپنے سگے باپ کی موت کی وجہ بن کر بھی اس کے دل سے حسد اور نفرت نا گیا تھا... وہ پھر بھی نوشی کی دشمن بنی روتے ہوئے چلا چلا کر اسے بد کردار، گناہ گار ثابت کر رہی تھی اور وہ اس کی ہر بات پر یقین کرتا گیا.....

" سمرا تمھیں خدا کا واسطہ.... سب سچ سچ بتا دو فائق کو_ کیا ملیں گا مجھے پھر سے برباد کر کے، سمرا میں تمھارے پاؤں پڑتی ہوں اپنے بھائی کو سب بتا دو، میرے اوپر رحم کھاؤ.. اللہ کے لئے مجھے اس بار برباد مت کرو_ " اپنے زخموں کی پرواہ کئے بغیر نوشی گرتی پڑتی سمرا کے قدموں میں جھک گئی، اس کے پاؤں پکڑ کر اس نے اس عورت سے رحم کی امید کی جو حسد کی آگ میں جلتی شیطان صفت ہو چکی تھی_____

"مجھے برباد کرتے ہوئے یہ ڈرامہ نا آیا مکار عورت، سب کچھ تو چھین لیا ہم سے... مجھے جھوٹے الزام سے تباہ کیا، میرے بھائی کی خوشیاں ڈس لی، میرے باپ کو کھا گئی ہے، میری اماں موت سے لڑ رہی ہے اور اب کیا میرے میرے بھائی کی بھی جان لیں کر سکون ملیں گا تجھے..... نکل جا ہمارے گھر سے، میرا بھائی تجھ پر تھوکیں گا بھی نہیں_ " سمرا نے جھک کر اس کے بال کھینچ لئے تھے... ساتھ ہی اس کے پیٹ پر لات ماری تھی_ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ دوبارہ ماں بننے کے عمل سے گزر رہی تھی، نوشی درد سے چیختی وہی دوہری ہو گئی.... مہمان سارے دم سادھے تماشائی بنے تھے_____

"ڈرامہ کرتی ہے بس_ "درد سے تڑپتی نوشی اور حقارت سے نوشی کو دیکھتی سمرا نفرت سے بول رہی تھی_ ادھر فائق بالکل بے حس بن گیا تھا.... کتنا بے رحم تھا ہو گیا وہ اس دن، جس سے وہ عشق کا دعوٰی کرتا تھا وہی عشق اس کی نگاہوں کے سامنے لہولہان ہو رہا تھا اور وہ سفاکیت سے بس اسے گھور رہا تھا_____

" بھائی اسے ابھی طلاق دیں اور اس کی ناجائز اولاد کے ساتھ اسے گھر سے باہر نکالے_ بھائی یہ گندگی کی پوٹلی ہے، ثمین آپ کا خون نہیں، یہ اسی عاشق کا خون ہے جس کے ساتھ یہ بھاگ جانا چاہتی تھی، اماں نے مجھے چپ کرا دیا تھا مگر اب تک میں چپ تھی مگر اب نہیں رہوں گی_ ساری دنیا کو اس کے کرتوت بتاؤں گی_ "سمرا چیخ چیخ کر جو کہہ رہی تھی وہ نوشی کو بت بنا گیا.... وہاں موجود ہر لوگوں نے انگلی منہ میں دبالی اور یہ الزام تابوت میں آخری کیل ثابت کرنے کی پوری وجہ بنی، فائق نے اسی وقت اسے طلاق دی تھی .....

سمرا درد سے تڑپتی نوشی کو گھسیٹتے ہوئے چچا کے پورشن میں لے گئی تھی، اسے اس طرف کے صحن میں دھکیل کر دروازہ بند کر دیا تھا_____

" اللہ ہر بار میں ہی کیوں لٹ جاتی ہوں، میں ہی کیوں برباد کی جاتی ہوں، کیا بگاڑا ہیں میں نے سب کا..... ہر بار مجھے بدکاری کی گالی دی جاتی ہے، کوئی مجھ پر اعتبار کیوں نہیں کرتا، اللہ میں کیا کروں، کس سے فریاد کروں_ " دروازے کے باہر سے نوشی کی آواز گونج رہی تھی_ نجانے کیسے وہ درد برداشت کرتی، اب دہاڑ مار مار کر اپنی بربادی پر رو رہی تھی... چیخ چیخ کر اللہ سے فریادیں کر رہی تھی، ایسے تو وہ اس دن بھی نہیں روئی تھی جب پہلی بار اس پر یہی ستم توڑا گیا تھا_____

نوشی کی فریاد عرش تک پہنچ رہی تھی مگر نا پہنچی تو دروازے کے دوسری طرف موجود لوگوں تک کیونکہ دل جب پتھر کے ہو جائے تو فریادوں سے نہیں، خدائی مار سے ٹوٹتے ہیں.... اور ایسے ٹوٹتے ہیں کہ کرچی کرچی ہوئے پتھر کے ٹکڑے سارے جسم میں پیوست ہو کر سکون قرار چھین لیتے ہیں اور تا قیامت آپ اس گناہ کے درد سے نجات نہیں پا سکتے_____

" اللہ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے ظالموں، دیکھ لینا تم لوگ، ایک دن تمھارے ظلم تمھارے سامنے آئیں گے اور معافی کا وقت گزر چکا ہو گا_ سمرا تم نے مجھے برباد کیا ہے نا تم بھی برباد ہو جاؤں گی، فائق آپ بھی دیکھ لینا ایک دن ایسا آئیں گا آپ تڑپیں گے، روئیں گے، معافی مانگیں گے مگر آپ کو معافی نہیں ملیں گی_ ساری عمر تڑپ تڑپ کر گزاریں گے آپ مگر آپ کو کبھی سکون میسر نہیں ہو گا_ "وہ درد بھرے انداز میں چلا رہی تھی_ تڑپ تڑپ کر بد دعائیں کر رہیں تھی مگر وہ دن پتھروں کے پگھلنے کا نہیں تھا بلکہ اندھی ہو چکی ان کی سمجھ کی فتح کا تھا.... اس لئے ان پر ان آہوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا، درد سے تڑپتی نوشی کی آہوں سے، بلک بلک کر روتی ثمین کی صداؤں سے، اپنے کان بند کر کے وہ گھر سے ہمیشہ کے جانے کے لئے اپنا سامان باندھ رہے تھے

_____

" اللہ اگر میں سچی ہوں تو آج مجھے موت آ جائیں_ میری موت ہی ان پتھر دلوں کو یقین دلائیں گی کہ میں سچی ہوں، پاک ہوں، یا اللہ مجھے اپنے پاس بلا لے_ مجھے اب موت دے دیں_ "نوشی اب بھی فریاد کر رہی تھی، اس کی صدائے سیدھے عرش سے ٹکرا رہی تھی مگر زمین پر بسے انسان نامی پتھروں کے دلوں سے

نہیں... فائق اپنا مختصر سا سامان لے کر اسی دن ہمیشہ کے لئے اپنا گھر بار چھوڑ کر نکل گیا اور وہ صدائے ٹکرا ٹکرا کر منھ چھپا کر رونے لگی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

چاروں طرف نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا اور ہر سوں موت کا سناٹا پھیلا ہوا تھا... ثمین روتی بلکتی اس کے پہلو میں سو گئی تھی اور نوشی دھیرے دھیرے اسے تھپکتے ہوئے پتھر کی مورت بنی بس آسمان کی طرف دیکھے جا رہی تھی ....

شام سے رات ہوئی پھر صبح ہوئی اور پھر تاریکی کے سائے اس کی زندگی کی طرح ہر طرف چھائے جا رہے تھے... مگر نوشی اسی طرح صحن میں ایک طرف بیٹھی بس ایک ہی نقطے کی طرف دیکھے جا رہی تھی..... کل سے جو اس پر قیامتیں ٹوٹی تھی، اس نے اس سے جینے کی خواہش ہی چھین لی تھی مگر بس ایک ثمین اور اپنے پیٹ میں پل رہے بچے کا خیال نہیں ہوتا تو دل جو مرنے کی خواہش کر رہا تھا، وہ اس پر عمل ضرور کر لیتی_____

وہ پھر سے لٹ گئی، برباد کر دی گئی... اور اسے برباد کرنے والے اسے اس بے رحم دنیا میں تنہا کر کے جا چکے تھے... کوئی تو اپنا نہیں بچا تھا اس کے پاس، محلے والوں نے اس کی حالت پر رحم کھا کر اس کے زخموں پر مرحم رکھ دیا تھا... کسی نے ثمین اور اس کے لئے کھانا بھی بھجوا دیا تھا، یہ سب غیر تھے، اس کے بارے میں لاکھوں باتیں بنانے کے باوجود بھی کوئی نا کوئی رحم کھا ہی گیا مگر رحم کھایا نہیں تو اس کے اپنوں نے .....

"فائق..." نوشی کے ہونٹوں سے بے آواز نکلا اور آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر اس کے گالوں پر بہنے لگے، اس بار کا زخم اتنا گہرا تھا کی اس کا دل جیسے کٹ رہا تھا..... " اے خدا میں کیا کروں، میں کہاں جاؤں تو ہی بتا_ "اس کے دل سے فریاد نکل رہی تھی، بے آواز روتے ہوئے وہ بس اپنے اللہ سے فریاد کر رہی تھی .....

اندھیرے اور رات کے سناٹے میں دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز بڑے آرام سے گونجی تو نوشی کا دل خوف سے سکڑنے لگا، اتنے بڑے گھر میں اس کے اور ثمین کے علاوہ وہاں کوئی اور نہیں تھا، قدموں کی چاپ دھیرے دھیرے قریب آرہی تھی... نوشی نے ثمین کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگالیا اور کمزوری اور زخموں کے باوجود بھی وہ اپنی ساری ہمت جمع کر کے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی_____

کوئی آہستہ آہستہ چلتا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا.... نوشی کی آنکھیں پھٹ گئی، چاند کی روشنی میں اس کا چہرہ نوشی کے سامنے صاف ظاہر ہو گیا .....

"کیسی ہو نوشی..." نوشی کی پھٹی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ مسکرائی .....

"نگار..." نوشی کے صرف لب ہلے آواز باہر نہیں آئی، وہ پلک جھپکیں بغیر نگار کو ایک ٹک دیکھ رہی تھی، شانے پر سر ٹکائے ہوئے ثمین ہلکے سے کسمسائی تو نوشی ہوش میں آگئی..."تم..." ثمین کو تھپک کر اس نے اسی صدمے بھری حالت سے پوچھا_____

"ہاں میں نگار زین علی_" گردن اب بھی اکڑ کے ساتھ تنی ہوئی تھی مگر آنکھوں میں بے انتہا نفرت کے ساتھ ساتھ اپنی ہی طرح تہی داماں ہو جانے کا احساس نوشی کو صاف نظر آیا تھا... نوشی کو اس کی آنکھوں میں وہی خالی پن نظر آیا جو اس کی آنکھوں میں سجا دیا گیا تھا .....

ادھر نگار سامنے کھڑی زخمی لڑکی کو نفرت سے دیکھ رہی تھی، جس سے سب کچھ چھین کر بھی وہ حصول جیسی چیز سے لاحاصل تھی_____

"تم یہاں کیوں آئی ہو نگار.... اب کیا دیکھنا چاہتی ہو، اب کیا مجھ سے چھیننے آئی ہو، یا پھر سے میرا تماشا دیکھنا ہے تمھیں_ "نوشی سرد آواز میں بولنے کے ساتھ ہولے سے ہنسی تھی، درد میں لپٹی زخم زخم ہنسی .....

"کہہ سکتی ہو مگر جانتی ہو یہ تماشا کس نے لگایا ہے نوشی، کیا تمھیں ایک بار پھر جاننے کی جستجو نہیں کی تمھیں تباہ کرنے والا کون ہے_ "ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ مگر آنکھوں میں شدید چبھن لئے وہ نوشی کو دیکھ رہی تھی

_____

"کون..." نوشی کا ذہن اب پوری طرح سے شل ہونے لگا تھا، ایک دن میں ہی اس نے وہ دکھ اپنی جان پر اٹھا لئے تھے کی وہ چاہ کر بھی کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی_____

"میں نوشی ڈیئر میں ہوں وہ...." وہ ایک دم اس کی آواز میں بولی اور نوشی صدمے سے اسے دیکھ رہی تھی، اس کی نفرت میں وہ کس قدر گر چکی تھی ....

"کیا ملا تمھیں یہ سب کر کے، کیا بگاڑا ہے میں نے تمھارا نگار، ایک بار تم نے میرے سر سے عزت کی چادر اتار پھینکی تھی اور اس چادر کو فائق نے میرے سر پر دوبارہ ڈال کر مجھے معتبر کر دیا تو ایک بار پھر تم نے اسے اتنی بے دردری سے چھین لیا...." نوشی کی آنکھوں سے ایک بار گرم سیال درد بن کر پھوٹ پڑا .....

"اس میں بھی صرف تمھارا قصور ہے، میں کچھ نہیں کرتی، لیکن وجہ بتاؤں تمھیں برباد کرنے کی نوشی ڈیئر...." نگار چند قدم اور آگے بڑھی، اس کی آنکھوں میں کچھ تو ایسا تھا کی نوشی نے سہم کر ثمین کو اور بھی اپنے سینے میں بھینچ لیا..... نگار اس خوف کو دیکھ کر مسکرائی اور اس کے لبوں نے دھیرے دھیرے ہلنا شروع کیا تھا .....

"کبھی مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں ہوتا اگر میرا زین میرا ہو جاتا، وہ اب بھی صرف تمھارا ہے صرف تمھارا.... میری ہر کوشش کے باوجود... میری بے پناہ محبت کے بعد بھی، وہ اب بھی تیری یاد میں تڑپتا ہے، اب بھی اس

کی آنکھوں میں نوشی کا عکس چمکتا ہے، اب بھی اس کے خاموش ہو چکے لبوں پر ہمیشہ تمھارا نام آجاتا ہے، اب بھی میرے قربتوں کے لمحے میں وہ تمھارے احساس میں کھو جاتا ہے_" نگار نوشی کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے سرگوشی کرتی پھنکار سی رہی تھی_____

"مجھے تمھارے زین سے کوئی مطلب نہیں، خدا کی قسم میرے دل میں زرہ برابر اس انسان کی محبت نہیں ہے، میں صرف فائق سے محبت کرتی ہوں مگر تم نے اس ....

"تم نہیں کرتی تو کیا، وہ تو کرتا ہے اور ٹوٹ کر کرتا ہے_" نوشی کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی نگار چیخ پڑی اس کی آواز پورے صحن میں گونج گئی، نوشی کے کاندھے سے لگی ثمین جاگ گئی اور نیند میں ہی دھیرے دھیرے رونا شروع کر دیا تو نوشی ہلکی آواز میں روتی ثمین کو تھپکتے ہوئے نگار سے روتے ہوئے بولی.....

" تو اس میں کہاں سے میرا قصور نکلتا ہے نگار.... تم نے اسے چھین تو لیا تھا مجھ سے، میں نے پھر بھی صبر کر لیا کیونکہ مجھے اسی دن اس زین نامی شخص سے نفرت ہو گئی تھی.... میرے دل میں زین کے لئے کوئی گنجائش نہیں

بچی... میں کبھی تمھاری زندگی میں کوئی دخالت نہیں کرتی، مجھ سے تمھیں کبھی کوئی خطرہ نہیں تھا پھر کیوں نگار پھر کیوں.... "نوشی کا دل درد سے پھٹا جا رہا تھا، وہ روتے ہوئے اس بے حس لڑکی کو دیکھ رہی تھی جس نے اپنے غرور میں اس کی زندگی کو پوری طرح سے اجاڑ دیا، اس کے بچوں سے اس کا باپ چھین لیا، نوشی کے شانے سے لگی ثمین اب بھی ہلکے ہلکے رو رہی تھی، جیسے وہ سب سمجھ رہی ہو_____

"تم کیا تمھاری حیثیت کیا، میری نگاہ میں تمھاری حیثیت ایک کیڑے سے زیادہ نہیں ہے نوشی، جسے میں جب چاہوں مسل دوں_ تم میرا کبھی کچھ بگاڑ نہیں سکتی تھی مگر میں نے قسم کھائی تھی نوشین کی تمھیں زندگی بھر محبت اور عزت کے لئے ترساؤں گی سو کیسے تمھیں تمھارے فائق کے ساتھ اتنا خوش دیکھ سکتی تھی اس لئے میں نے سمرا کے ساتھ یہ سب ڈرامہ کیا.... میرے لئے کبھی کسی کو برباد کرنا مشکل نہیں رہا، میں ہمیشہ وہی کرتی ہوں جو مجھے جیت کی خوشی دے_ جو میرا دل دکھاتا ہے نا میں اسے تباہ کر دیتی ہوں، کچل دیتی ہوں_" نگار غرور سے بولتے ہوئے اپنے رب تک بھی بھلا چکی تھی، اس نے نوشی کو دیکھتے ہوئے حقارت سے اپنا سر جھٹکا....

پہلی بار نوشی کو اس سے بے تحاشا نفرت محسوس ہوئی، وہ اپنی زات کے غرور میں خدا کو بھلائے فرعون بن چکی تھی، ایسی عورت کے سامنے رونا اور فریاد کرنا اپنے ذاتی الٰہی کے عدل کا انکار کرنا تھا .....

اس نے اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کئے اور سرد نگاہوں سے نگار کو دیکھتے ہوئے اس کی حیثیت یاد دلانے کا فیصلہ کیا_ "اگر میں اتنی ہی بے حیثیت ہوں تو نگار زین علی تمھیں اپنا عالی شان محل چھوڑ کر اس وقت میرے در پر آنے کی ضرورت نہیں پڑتی.... تم یہاں میرا تماشا دیکھنے آئی ہو مگر میں تمھیں بتادوں نگار، میں اگر چاہوں نا تو اسی وقت تمھارا تماشا یہاں لگوا سکتی ہوں_ "ثمین کو شانے سے لگائے وہ زخمی اور ٹوٹی ہوئی ہونے کے باوجود بھی نگار کے سامنے پورے حوصلے سے کھڑی تھی_____

"کیا کر سکتی ہو تم... کون ایسا ہے جو تم پر یقین کریں گا، تمھارے پاس کوئی ثبوت ہے کی میں نے وہ سب تمھارے ساتھ کیا ہے_ "نگار ایک دم سے کہتے ہوئے ہنسنے لگی، نوشی کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ ابھری، نگار کی ہنسی کھوکھلی تھی بالکل کھوکھلی .....

"جاؤ نگار زین علی جاؤ یہاں سے، تم کیا میرا تماشا دیکھوں گی اور میں کیا تمھارا تماشا لگواؤں گی، تمھاری کھوکھلی ہنسی نے سب بتادیا کی تم خود ایک تماشا بن گئی ہو...."نوشی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور اس مسکراہٹ نے نگار کے منھ پر بھرپور تمانچا لگا دیا....." تمھارا غرور جھوٹا، تمھاری جیت ہاری ہوئی اور تمھاری مذاق اڑاتی ہنسی ہر احساس سے خالی ہے_ تم کیا میری اوقات مجھے یاد دلاؤں گی جس کی خود کی کوئی اوقات نہیں ہے.... تم کیا مجھے سزا دوں گی تم نے جو مجھ سے چھینا تھا وہ خود لاعلمی میں تمھیں تمھارے گناہوں کی ہر روز سزا دیتا ہے اور نگار یہ سزا پل پل تمھیں تمھاری دو کوڑی کی حیثیت یاد دلاتی رہیں گی_"نوشی ایک ایک لفظ کی مار نگار کو مارتے ہوئے اسے برفیلی نگاہوں سے دیکھ کر ثمین کو کاندھے سے لگائے لگائے مڑی اور وہ ابھی اندر جانے ہی لگی تھی کی نگار کو اس کے سارے جملوں نے جنونی بنادیا ....

وہ زخم کھائی ناگن کی طرح بڑھی اور پوری جارحیت سے اس نے نوشی کی کمر پر ایک ٹھوکر دے ماری تھی... نوشی اس اچانک حملے سے سنبھل نا سکی اور ثمین اس کے ہاتھ سے چھٹک کر دور جا گری اور وہ خود پیٹ کے بل وہی اینٹوں کے بنے فرش پر گری تھی...." اللہ..."نوشی کی حلق سے ایک دردناک چیخ اس سناٹے میں گونج گئی .....

ثمین جو سو رہی تھی ایک دم سے گرنے سے چیخ چیخ کر رونے لگی، نوشی نے درد سے تڑپتے ہوئے اٹھنا چاہا مگر نگار پر اس وقت حیوانیت سوار تھی، وہ تیزی سے نوشی تک آئی اور اسے بالوں سے کھینچ کر اس نے دوبارہ اسے بے دردری سے مارنا شروع کر دیا.... اس پر ایک طرح کی وحشت سوار تھی نگار اس وقت عورت نہیں ڈاین بن چکی تھی... نوشی کو وہ تب تک مارتی رہی تھی جب تک نوشی اپنے ہی خون میں نہا نہیں گئی.... انسانیت کہیں دور جا چھپی تھی، ایک عورت ہی دوسری عورت پر ظلم ڈھا رہی تھی اور چھوٹی سی ثمین بے تحاشا روتے ہوئے ڈری ڈری وہ منظر دیکھ رہی تھی

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"آپ یہاں بیٹھ جائے چچا میں ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں_" مبین اپنے چچا کو لے کر ہاسپٹل آیا ہوا تھا... ان کی طبیعت آج کل زیادہ ہی خراب رہتی تھی، وہ آج ان کا پورا چیک اپ کروانے کی نیت سے ہی ہاسپٹل آیا ہوا تھا_ اپنے چچا کو آرام سے بٹھا کر نرمی سے بولتا ڈاکٹر روم کی طرف بڑھ گیا .....

تیزی سے کوریڈور سے گزرتے ہوئے اس کی نگاہ یونہی پاس سے گزرتے اسٹریچر پر گئی اور اسے لگا اس کی آنکھوں کو دھوکا ہوا ہے.... مگر دل ایسا بیچین ہوا کی ناچاہتے ہوئے بھی اس کے قدم اس طرف بڑھ گئے، جہاں اسٹریچر کے پاس کھڑا ڈاکٹر مریض کے ساتھ آئے ایک عورت اور مرد سے غصے سے کچھ رہا تھا .....

مبین دھیرے دھیرے چلتا ہوا اسٹریچر کے قریب ہونے لگا تو اس کے کانوں میں آوازیں صاف آنے لگی...." اتنی دیر میں لائے ہیں آپ لوگ پیشنٹ کو... اور کس نے مارا ہے اسے، بچنے کے اب کوئی چانسز نہیں ہے.... ہم یہ رسک نہیں لے سکتے، یہ کیس تو ویسے بھی مار پیٹ کا لگ رہا ہے پلس کیس ہے یہ_ آئی ایم سوری میں اسے نہیں

چیک کر سکتا_ "ڈاکٹر مریض کی اتنی بری حالت دیکھ کر بری طرح سے ساتھ کھڑے ان دونوں سے روکھائی سے دانٹ سا رہا تھا_ مبین کو اب سب صاف صاف دکھ رہا تھا... وہ چہرہ بھلے زخم زخم تھا مگر وہ اسے لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا، مبین کا دل بیٹھنے لگا، دل سے یہی دعا نکل رہی تھی نہیں یہ وہ لڑکی نہیں_____

"ڈاکٹر صاحب... اللہ کا واسطہ، ایک بار دیکھ لیں... ابھی کچھ سانسیں بچی ہے، اسے بچا تو لیں بیچاری یتیم لڑکی ہے، بالکل لاوارث ہے... شوہر نے مار پیٹ کر طلاق دے دی ہے، اس کی چھوٹی بچی زخمی بیمار ہے، آپ ایک بار دیکھ تو لیں....." ساتھ کھڑی عورت ڈاکٹر کا ہاتھ پکڑ کر گڑگڑانے لگی.. مرد بھی کچھ بول رہا تھا وہ لوگ نوشی کے پڑوسی تھے، برسوں کا آنا جانا تھا اور دل میں خوف خدا اتنا تھا کی بے رحمی دکھانے کی ان دونوں کی جرأت نہیں ہوئی_____

مبین صدمے سے چور شل ہوتے دماغ اور بے نور ہوتی آنکھوں سے اس لڑکی کے مردہ ہوتے وجود کو دیکھ رہا تھا، یہ وہ لڑکی تھی جس کے لئے وہ کچھ بھی کرنے کے لئے تیار تھا، جس کی خوشی کے لئے وہ سولی بھی چھڑ جاتا،

آج اس کی یہ حالت..... اس کے ہاتھوں سے اپنے چچا کی رپورٹ کارڈ پھسل کر فرش پر بکھر گئی وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اسٹریچر تک آیا تھا .....

"نوشی.... نوشی کیا ہوا تمھیں، کس نے تمھارا یہ حال کیا_" وہ پاگل ہوتا اس کا زخمی چہرہ ہتھیلی میں بھر کر دیوانوں کی طرح پوچھ رہا تھا... عورت اور مرد حیران پریشان تھے اور ڈاکٹر اس کی دیوانگی دیکھ کر پوچھ بیٹھا ...

"ایکسکیوزمی مسٹر کون ہے آپ ان کے..." دیکھنے میں وہ شخص جو دیوانہ ہو رہا تھا بہت پڑھا لکھا اور سلجھا ہوا لگ رہا تھا، ڈاکٹر کے اکھڑ لہجے میں خود بخود نرمی آگئی_____

"ڈاکٹر اسے بچالیں پلیز.... اسے بچالیں_ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں پلیز اسے بچالیں_" مبین گھوم کر ڈاکٹر تک آیا اور اس کا ہاتھ تھام کر التجا کرنے لگا_____

"دیکھے ہم اس طرح..."ڈاکٹر ہچکچایا ....

"ڈاکٹر آپ کیسے انکار کر سکتے ہیں، آپ کا کوئی فرض نہیں ہے، یہ مر رہی ہیں پلیز اسے بچا لیں... پلیز_"اس کا بس نہیں چل رہا تھا کیسے بھی کر کے نوشی کی زندگی کو محفوظ کر لیں، اس کی تڑپ ایسی تھی کی ڈاکٹر کے دل پر اثر کر گئی ....

"اوکے... میں چیک کرتا ہوں مگر میں انہیں بچانے کی کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا_ سسٹر پیشنٹ کو آپریشن تھیٹر میں لے کر چلے_"ڈاکٹر کہہ کر نرس سے بولا تو وہ سب حرکت میں آ گئے، مبین اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو بالوں میں پھنسائے جاتے ہوئے اسٹریچر کو نم آنکھوں سے دیکھ رہا تھا، دل ڈوب ڈوب جا رہا تھا، ایسا لگ رہا تھا جیسے زندگی اس سے اس کی سانسیں چھینے جا رہی تھی_____

"کون ہو تم بیٹا_ "نوشی کو لانے والے مرد اور عورت نے اس سے پوچھا تو وہ تیزی سے مڑا .....

"کس نے کیا یہ سب اور فائق وہ کہاں تھا..." بجائے اپنی پہچان بتانے کے وہ اب سرخ آنکھوں سے جبڑے بھینچے پوچھ رہا تھا.... وہ عورت اسے ساری داستان سنا رہی تھی اور مبین پاگلوں کی طرح بال نوچتا دیوانہ سا ہو رہا تھا رہ رہ کر اسے پچھتاوا ہو رہا تھا کی وہ اپنے دوستوں سے کیوں غافل ہو گیا، اسے کم سے کم فائق کو اعتماد میں لے کر اس دن کی حقیقت بتا دینی چاہئے تھی... تو آج شاید اتنا بڑا حادثہ نہیں ہوتا..... اسے اپنے دوستوں پر غصے کے ساتھ ساتھ نفرت بھی محسوس ہو رہی تھی، دونوں کی محبت اتنی کچی نکلی، دونوں نے ہی نوشی پر ظلم و ستم کی حد توڑ دی، کاش وہ اسی دن بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیتا، اسے اپنی عزت بنا لیتا تو آج اس کی نوشی کو اتنے غم تو نہیں اٹھانے پڑتے_____

"بیٹا اگر ہو سکے تو فائق سے کہہ دو کم سے کم اپنی بیٹی کا ہی خیال کر لیں... چھوٹی سی معسوم بچی بیمار زخمی پڑی ہے_
"عورت اس ہمدرد کو دیکھ کر اب اپنے سر سے بوجھ اتار دینا چاہتی تھی اس لئے مبین سے التجا کی_____

"کہاں ہے وہ_ "مبین فوراً اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا

"اسی ہاسپٹل میں بہت بخار ہے اسے سر میں چوٹ لگی ہے شاید گر گئی تھی..."مرد نے بتایا تو مبین کا دل کہنے لگا وہ دہاڑے مار مار کر روئے، نجانے کس طرح اس معصوم بچی نے رات گزاری... اگر صبح ہوتے ہی یہ عورت ان کے گھر نہیں جاتی تو.... مبین کا دل ڈر کر سکڑ گیا..... وہ اس عورت کے ساتھ چلتے ہوئے ہاسپٹل کی دوسری طرف آ گیا جدھر معصوم ثمین کو ایڈمٹ کیا گیا تھا_____

بیڈ پر لیٹی چھوٹی معصوم بچی، ہاتھوں میں ڈرپ اور سر پر بندھی پٹی.... کانچ کی گڑیا سی مگر مرجھائے ہوئے پھول جیسی نوشی کی بیٹی... وہ بے اختیار ہو کر اس بچی کے پاس آیا اور اس پر جھک کر اپنا پیار لٹانے لگا، تین سال کی نڈھال بچی نے مشکل سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور اس کے منھ سے بے ساختہ بابا نکلا تھا، وہ بابا جو فائق کہلوانے کی کوشش کرتا تھا وجہ تھی ثمین کا دیر سے بولنا وہ صاف نہیں بولتی تھی اور پہلی بار وہ صاف صاف بابا بولی تو صرف مبین کو ہی بابا کہنے لگی ....

"ہاں میری بچی، میں ہوں تمھارا بابا، میں اب تمھارا بابا ہوں... میں ساری زندگی اب تمھاری اور تمھاری ماں کی حفاظت کروں گا، اب کوئی بھی وحشی انسان تم دونوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا_" وہ اسے اپنے سینے میں چھپا کر خود سے بھی ایک عہد کر چکا تھا_____

*..... *.... *..... *..... *..... *..... *

وہ اسی دن سب چھوڑ چھاڑ کر ہمیشہ کے لئے شہر چلا آیا تھا مگر لگتا تھا اپنی زندگی بھی وہی کھو آیا ہو، اس کے جانے کے بعد اس کی نوشی اور ثمین پر کیا کیا گزری فائق کو کوئی پرواہ نہیں تھی.... دل میں ایک آگ لگی تھی نوشی کے دھوکے سے، اس کی سچائی جان کر وہ سب بھلا چکا تھا، یہ بھی کی وہ اس سے کتنی شدت سے محبت کرتا رہا تھا مگر ایک زرا سی ہوا چلی اور محبت کا گھروندا تار تار ہو گیا_____

اس کی اماں کی حالت ابھی بھی تشویشناک تھی، ہاسپٹل کی بینچ پر وہ سر پکڑے بیٹھا ہوا تھا کہ کسی نے ان کے شانہ پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھا، انہوں نے فوراً سر اٹھایا اور .....

"مبین.... " زمانے بعد وہ کسی مہربان کو دیکھ رہے تھے ان کا دل بھر آیا، دل نے کہا آج بڑھ کر دوست کے گلے لگ کر اپنے سارے دکھ کہہ دے_ اس سے گلے مل کر رونے کی خواہش میں وہ مبین کے مقابل میں کھڑا ہوا اور بڑھ کر گلے لگنا چاہا کی.... مبین نے بڑھے ہوئے ان کے ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام لیا اور سپاٹ آواز میں بولا .....

"تمھارے ابا کے مرنے کا بہت افسوس ہوا مجھے اور تمھاری اماں کے لئے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ صحت یاب ہو جائے_" فائق نے چونک کر مبین کے سرد انداز کو دیکھا، وہ تسلی دے رہا تھا یا بس فارمیلیٹی نبھا رہا تھا... اس کے بڑھیں ہاتھ پہلوں میں گر گئے، گلے ملنے کی خواہش خود بخود دم توڑ گئی، بس خاموشی سے وہ مبین کا زندگی میں پہلی بار اتنا سنجیدہ چہرہ دیکھ رہا تھا، جس کے چہرے پر ہمیشہ محبت کی چمک رہتی تھی وہ سخت پتھر بنا ہوا تھا

_____

"تمھارے ابا کا سن کر تمھارے گاؤں گیا تھا مگر مجھے نہیں معلوم تھا کی تمھارے گھر میں ایک اور موت ہو گئی ہے..... میں ابھی ابھی ایک جنازہ اور دفنا کر آرہا ہوں_ تمھیں تو شاید معلوم بھی نہیں ہو_ "مبین کا انداز بہت کاٹ دار تھا، فائق بری طرح سے چونکا تھا، بیچینی سے اس نے مبین کو دیکھا، جہاں اس کے چہرے پر آج اس کے لئے محبت بھرا کوئی بھی احساس نا تھا، اس کی آنکھوں میں فائق کے لئے سرد پن تھا بلکہ ایک طرح کا غصے کا طوفان بھی چھپا ہوا تھا_____

"جاننا نہیں چاہوں گے کس کا جنازہ دفنا کر آیا ہوں فائق_ "مبین کی آواز اور سرد ہو گئی_____

"کس کا..... " نجانے کیوں فائق کا دل ڈوب سا گیا_____

"تمھاری بیوی نوشی کا اور ایک نہیں دو دو یعنی اس کے ساتھ اس کے پیٹ میں پل رہے تمھارے بچے کا بھی جو تم بھائی، بہن کی مار کھانے سے نوشی کے پیٹ میں ہی دم توڑ چکا تھا_ "زندگی میں پہلی بار مبین نے اس سے نوشی کی موت کا جھوٹ بولا تھا اور ٹھیک ہی کیا تھا اسی جھوٹ کے سبب ہی وہ فائق کو اس کے کئے گئے جرم کی سزا دینا چاہتا تھا، وہ اس اذیت سے اسے دوچار کرنا چاہتا تھا جس سے نوشی گزر رہی تھی.... زہریلے انداز میں فائق کے فق ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے مبین کے دل میں ایک ابال اٹھ رہا تھا.... فائق لڑکھڑا کر وہی بینچ پر گر سا گیا

_____

"کیوں سن کر کوئی افسوس ہوا کیا تمھیں_ "مبین فائق کے تاریک ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے طنزیہ بولا، فائق اپنے آپ کو کچھ کہنے کے قابل ہی نہیں پا رہا تھا، کیا وجہ تھی جو اتنی شدید نفرت کے باوجود بھی دل تڑپ

تڑپ کر دہائیاں دے رہا تھا... سانسیں کیوں رک رہی تھی، وہ مرے یا جیئے اس سے انہیں کیا مگر یہ آنکھیں کیوں نم ہوئی جا رہی تھی..... ادھر مبین اسے دیکھتے ہوئے ملامت کر رہا تھا .....

"فائق تم ایک پڑھے لکھے بہت سمجھدار انسان تھے مگر تم نے جاہلیت کا ایسا ثبوت دیا ہے کہ مجھے تمھیں اپنا دوست کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، تم شوہر ہونے سے پہلے ایک انسان بھی تھے تمھارا دل نہیں کانپا ایک کمزور پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے، تمھاری غیرت کہاں جا سوئی تھی اپنی بیوی کو بھری دنیا میں رسوا کرتے ہوئے، تمھیں معلوم ہے تمھارے جانے کے بعد کون سے ظلم اس معصوم پر ڈھائے گئے_ "مبین برداشت نہیں کر سکا وہ ایک دم سے فائق کے گریبان کو مٹھی میں دبوچ کر اسے بینچ سے کھینچ کر کھڑا کر چکا تھا.... اس کا دل کہہ رہا تھا وہ فائق کو آج مار ہی ڈالیں جس کی وجہ سے نوشی کی حالت نازندوں میں تھی نامُردوں میں، اور اس کی یہی حالت ان کے دل میں نشتر بن کر چبھ رہی تھی_____

اب فائق سے بھی برداشت نہیں ہوا تھا تیزی سے اس نے مبین کا گریبان بھی تھام لیا اور چیخا.... "جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے نہ انسان سے شوہر بنتے تم بھی ایک منٹ نہ لگاتے "_

"سن چکا ہوں میں تمھاری داستان..... "مبین نے غصے سے اپنا گریبان چھڑا کر اسے دھکا دیا فائق لڑکھڑا کر وہیں بینچ پر گرا تھا_____

"سچائی کیا تھی میں بخوبی جانتا ہوں مگر تم نہیں... میں تمھیں سب بتاؤں گا لیکن ابھی صرف تم سے ایک سوال کروں گا کی تم نے کیسے فیصلہ ایک طرفہ کیا... تم نے ملزم کی گواہی لئے بغیر ہی اسے مجرم ٹھہرا کر کیسے سزا سنا دی

_"مبین اب دکھ اور افسوس سے اپنے دوست کو دیکھ رہے تھے، جس نے اپنی زندگی اپنے ہاتھوں سے تباہ کر لی ہے_____

"خود اپنے کانوں سے سنا تھا اس کا اقبال جرم...وہ کتنی حقارت سے بول رہی تھی، اس نے میری بہن کی پوری زندگی خراب کر ڈالی... میرے ابا کی اس صدمے میں جان چلی گئی، میری ماں اپنی سانسیں گن رہی ہے اور تم کہتے ہو میں نے ایک طرفہ فیصلہ کیا تھا_"سیدھے ہو کر مبین کے مقابل میں کھڑے ہوتے ہوئے وہ نفرت سے اپنے دوست کو دیکھ کر بولے جو بجائے ان کا غم سمجھنے کو اس عورت کا ساتھ دینے میں لگا تھا جس نے ان کا ہنستا کھیلتا گھر اجاڑ دیا.... جس نے ان کی محبت کو نفرت میں تبدیل کر دیا .....

مبین نے بہت افسوس سے انہیں دیکھا یہ وہ شخص تھا جسے اللہ نے صرف محبت دینے کے لئے بنایا تھا جو آج اپنی نادانی سے کیا تباہ کر بیٹھا تھا اسے خود خبر نہیں تھی_____

"صرف سنا تھا فائق، تم نے صرف سنا تھا دیکھا تو نہیں تھا نا.... تم جا کر دیکھتے تو صحیح ماجرا کیا تھا، تمھیں سمرا سے بھی پوچھنا چاہیے تھا، اس سے کیوں نہیں گواہی لی... کیا بھائی، بہن، ماں، باپ ہی سچے ہوتے ہیں، لیکن ایک بیوی نہیں، کیا اس سے ہمارا کوئی اعتبار کا تعلق نہیں ہوتا، جیسے ہم اپنے خونی رشتوں کی باتوں کا بغیر کسی ثبوت کے یقین کر لیتے ہیں، کیا اپنے ساتھ بندھ گئی اس عورت کا نہیں کر سکتے_ایک جھٹکے میں اسے بے اعتباری کا تمغہ تھما دیتے ہیں_"مبین دھیمی آواز میں بولتے جا رہا تھا اور فائق خاموشی سے سب سن رہا تھا ....

، "تمہیں معلوم ہے، ثمین کس حال میں ہیں، اپنی بیٹی کی تو تم کوئی خبر لے سکتے تھے_"ان کی خاموشی پر وہ زہر خند ہوا_____

"نہیں ہے وہ میری بیٹی، جس کی ہیں اس سے کہو آکر لے جائے اپنی ناجائز...." اس سے پہلے وہ آگے اور کچھ کہتے مبین نے ایک تھپڑ انہیں دے مارا تھا، فائق نے پہلے تعجب پھر غصے سے مبین کو دیکھا ....

"اس تھپڑ کا بہت اچھے سے میں بھی تم کو جواب دے سکتا ہوں، مگر اپنی دوستی کا بس خیال ہیں" سرخ آنکھوں سے مبین کو دیکھتے وہ ضبط سے بولا_____

"اور اگر تو نے پھر ایسی بیہودہ بات کی تو نا تجھے ایک دو نہیں کئی تھپڑ ماروں گا، شرم نہیں آتی، اپنے خون کو گندہ کہتے ہوئے_" بہت ہی ملامت بھری نظروں سے وہ غرایا، فائق اس بار ہونٹ بھینچ کر مبین کو گھور رہا تھا پیشانی کی رگیں پھڑکنے لگی تھی، برداشت کرنا مشکل تھا .....

"فائق معین علی تمھیں معلوم ہے، تم نے کس شخص پر الزام لگایا ہے.... کیا تم نے کبھی جاننے کی کوشش کی کہ نوشی تم سے شادی سے پہلے کس سے محبت کرتی تھی، کس کے ساتھ بھاگ جانا چاہتی تھی، وہ انسان کون تھا_" مبین کی آواز غراہٹ جیسی تھی، فائق کی آنکھوں میں سوال سا اتر آیا .....

"وہ شخص زین علی تھا فائق... ہمارا دوست زین علی... جس کی کردار کی گواہی تم خود دوں گے، بہت چاہتے تھے وہ ایک دوسرے کو لیکن آج جو غلطی تم نے کی ہے نا وہی غلطی زین نے بھی کی تھی نوشی پر یقین نا کر کے، بالکل تمھاری طرح ہاں اسی طرح اس کی محبت بھی دو کوڑی کی نکلی تھی...." مبین نے ساکت کھڑے فائق کے سینے پر انگلی کی نوک ماری ....

"تم جانتے ہو کیا ہوا تھا اس دن.... اس دن مجھے نوشی کے ساتھ اس کا یار بنا کر پیش کر کے زین کی بیوی اور تمھاری بہن نے ہمیں رسوا کیا تھا کیسے وہ بتاتا ہوں....." مبین بولتا جا رہا تھا، ماضی کا ایک ایک ورق پلٹتے ہوئے اس نے سب بتا دیا اور فائق کی آنکھیں کھلتی جا رہی تھی مگر زبان چپ ہو گئی تھی_____

"اس دن زین نے میری ایک ناسنی، نوشی جیسی پاکیزہ لڑکی پر ہاں وہ پاکیزہ لڑکی جس سے اسے عشق کا دعویٰ تھا اس پر اپنی نفرت انڈیل کر تھوک کر چلا گیا تھا.... اور تم... تم تو اس سے بھی بدتر نکلے نوشی تمھاری عزت تھی، تمھاری بیٹی کی ماں... تمھارا عشق، یوں کرتا ہے کوئی اپنی عزت کے ساتھ، نوشی زین کی بے اعتباری تو سہہ گئی، مگر تمھاری بے اعتباری نے اسے مار ڈالا، مر گئی وہ، اور تم اس کے قاتل ہو فائق علی تم اس کے قاتل ہو_" مبین ایک ایک کر کے انکشاف کرتا گیا اور اس کے کانوں کے پاس جیسے دھماکا ہوتا چلا گیا.... وہ آنکھوں میں بے یقینی لئے مبین کے چہرے پر نگاہ گاڑے بالکل ساکت سا کھڑا تھا جیسے اب جسم میں جان ہی نا ہو .....

"مجھے معلوم ہے تم میرا یقین نہیں کرو گے_ آؤ تم میرے ساتھ چلو تمھیں آج حقیقت کا چہرہ دکھاتا ہوں_" اس نے کہتے ہی فائق کا ہاتھ غصہ سے دبوچا پھر اسے زبردستی اپنے ساتھ لے کر باہر کی طرف بڑھا تھا .....

فائق نے کوئی احتجاج بھی نہیں کیا جو انکشاف ابھی کچھ دیر پہلے مبین نے کیا تھا وہ اسے شاک لگا چکا تھا... بے جان جسم کے ساتھ وہ ان کے ساتھ غائب دماغی سے گھسیٹتے ہوئے چلا جا رہا تھا.. دماغ میں دھماکے ہو رہے تھے اور آنکھیں لہو لہو_____

"اسے پہچانتے ہو....." مبین نے اسی طرح چلتے ہوئے انہیں ہاسپٹل کی پارکنگ میں لا کر کسی کے مقابل میں کھڑا کر دیا، فائق نے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا.... بہت کم مدت ہی صحیح مگر وہ چہرہ اس رات انہوں نے دیکھا

ضرور تھا، یہ وہی شخص تھا جب پچھلے صحن میں رات کے اس پہر انہوں نے سمرا کو اس کے ساتھ دیکھا تھا، جو سمرا کے بقول وہ نوشی کا .....

یہ زہریلی سوچ آتے ہی وہ اس ندامت سے ڈوبے شخص پر جھپٹ ہی جانا چاہتا تھا کہ مبین اس سے پہلے ہی اس کے اور اس انسان کے بیچ میں آگیا .....

"پہلے اس کی بات سن لو تب فیصلہ کرنا گریبان تھامنے کے یہ لائق ہے یا تم....." بے حد طنزیہ نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے وہ ان دونوں کے درمیان سے ہٹ گیا اور پھر جو انکشافات ہوئے اس نے فائق کو جیتے جی ہی جیسے جہنم میں دھکیل دیا تھا

اس نے سب بتا دیا، کیسے سمرا نے اسے استعمال کیا... ہوٹل والی رات اسی کو تصویریں لینے کا کام نگار اور سمرا نے سونپا تھا اور پھر کیسے مبین نے نوشی کو بچایا اور نگار نے اس سے ان دونوں کی تصویریں کھنچوانے کا حکم دیا تھا .....

پھر زین کے نکاح کے دن والی ساری حقیقت... نگار کا نوشی کی آواز بنا کر مبین کو بلا کر پھنسانے والا پلان اور پھر وہ سب پلان جو سمرا نے حسد میں ان دونوں کی زندگی برباد کرنے کے لئے پلان کیا تھا، نوشی تو اس دن گھر پر نہیں تھی.. فائق کو اب یاد آیا نوشی ان ہی کی اجازت سے تو ساتھ والی پروس ہمسایہ کے ہمراہ گاؤں میں موجود پیر صاحب کے مزار پر گئی تھی اسے اپنی کوئی منت اتارنی تھی اور وہ اتنے بے عقل نکلے .....

"اللہ میں اگر سچی ہوں تو مجھے موت آجائے...." کہیں دور نوشی کی آواز ان کے کانوں میں گونجی تھی اور ان کا دم نکلنے لگا .....

"فائق آپ تڑپیں گے، معافی مانگیں گے، مگر آپ کو ساری زندگی معافی نہیں ملیں گی...." نوشی کی بد دعا ان کے کانوں میں رہ رہ کر شور مچانے لگیں، ان کے سینے میں درد بڑھتا جا رہا تھا .....

"بھائی مجھے معاف کر دے، بھائی نوشی سے کہے مجھے معاف کر دے.... یہ اذیت اب سہی نہیں جاتی.... یہ آگ اب برداشت نہیں ہوتی، نوشی مجھے معاف کر دو اللہ مجھے نجات دے مجھے معاف کر دے..." نوشی کی آواز سرا میں تبدیل ہو گئی.... درد سے چیختی چلاتی سمرا کی آوازیں پھر نوشی کی بد دعا اس کی صدا انہوں نے اپنے کانوں پر تڑپ کر ہاتھ رکھ لیا .....

سانس سینے میں اٹک اٹک کر چلنے لگیں انہیں لگنے لگا کی کوئی ان کے گلے پر پاؤں رکھ کر کھڑا دھیرے دھیرے دبا رہا ہو، بند ہوتی آنکھوں سے انہوں نے منظر دیکھا ماضی اب حال میں تبدیل ہو چکا تھا مگر آوازیں اب بھی لگاتار ان کے کانوں میں گونج رہی تھی .....

انہوں نے پاس کھڑے ایلیار یا سامنے بیٹھے ساقب کو دیکھا وہ ان دونوں کو آواز دینا چاہتے تھے اسے مدد کے لئے پکارنا چاہتے تھے مگر حلق میں آواز گھٹ سی گئ .....

ایلیار نے عجیب سے احساس کے تلے اپنی گردن موڑ کر فائق صاحب کو دیکھا.... ان کی غیر ہوتی حالت وہ اپنا گلا پکڑے جھکتے جا رہیں تھے... ایلیار پر بوکھلاہٹ سی سوار ہوئی ان کے قریب تیزی سے آنے میں اس کا پاؤں دیوار سے لگی قطار میں رکھی کرسیوں میں الجھا اور ان کرسیوں پر وہ الٹتے الٹتے بچا تھا، خود کو سنبھال کر برق کی تیزی سے اٹھا اور اس سے پہلے کی فائق صاحب فرش پر گر جاتے وہ انہیں اپنے بازوؤں میں سنبھال چکا تھا .....

"ڈیڈ" ایلیار نے گھبرا کر ان کا چہرہ دیکھا پسینے سے تر چہرہ ساتھ ہی ان کا تنفس بہت ہی آہستہ آہستہ چل رہا تھا، رنگ سفید ہو رہا تھا_ ساقب اور نیلم بھی گھبرا گھبرا کر ان سے کچھ پوچھ رہے تھے... آپا بھی کھڑی تھی مگر ان کی آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھی، سارا منظر تاریکی میں ڈوب گیا اور ایلیار کو ان کی حالت نے دیوانہ سا کر دیا.....

"ڈاکٹر...." انہیں بازوں میں سنبھال کر وہ پوری قوت سے چیخا تھا....

"ڈونٹ وری، ڈپریشن کی وجہ سے ایسا ہوا ہے، آپ کو تو معلوم ہے کی فائق صاحب ہارٹ پیشنٹ ہے ان کا خاص خیال رکھیں مسٹر ایلیار، انہیں ٹینشن سے دور رکھے..... بی پی بہت ہائی ہو گیا تھا ان کا، فل حال میں نے سکون کا انجیکشن دے دیا ہے، کچھ دیر میں ہوش آجائیں گا_ "ڈاکٹر پریشان اور افسردہ کھڑے ایلیار کے شانہ کو تھپک کر کہتا ہوا نرس کی طرف مڑ گیا اور اسے فائق صاحب کے متعلق ہدایتیں دے کر وہ ہاسپٹل روم سے نکل گیا .....

نرس ہدایت کے مطابق فائق صاحب کی دیکھ ریکھ میں لگی ہوئی دوبارہ سے ان کا بی پی چیک کر رہی تھی اور ایک طرف ایلیار ان کے بیڈ کے پاس کھڑا ہوش سے بیگانہ فائق صاحب کو لگاتار ٹک ٹکی باندھیں دیکھ رہا تھا_ ان کی حالت نے اسے واقعی ڈرا دیا تھا، اسے لگنے لگا تھا ایک بار پھر وہ اپنے ڈید کو کھو دیں گا .....

آنکھوں کے نرم گوشہ بھیگنے لگیں تو ساتھ کھڑے ساقب نے بس تسلی دینے والے انداز میں اس کا شانہ تھپکا.... "سب ٹھیک ہو جائے گا ایلی، حوصلہ رکھو_ "ایلیار نے گردن موڑ کر بس ان کا فکر مند لیکن مہربان چہرہ دیکھا مگر منہ سے کچھ بول ہی نہیں پایا، اس کے سارے الفاظ جانے کہاں کھو گئے تھے، کہنے کے لئے جیسے اس کے پاس اب کچھ بچا ہی نہیں تھا_____

"کچھ مت سوچو، فل حال ثمین کے لئے دعا کرو ایلی، اسے کچھ نہیں ہونا چاہئے اگر اسے کچھ ہوا تو شاید سب بکھر جائے گا_" ساقب کے سنجیدہ چہرے پر فکروں کا جال بچھا ہوا تھا، ایلیار کی آنکھوں میں طوفان مچلا اور ہونٹ بھینچ کر وہ مڑ کر ہاسپٹل روم سے باہر نکل آیا.... صرف روم سے ہی نہیں نکلا تھا وہ بہت تیز قدموں سے ہاسپٹل کی بلڈنگ سے نکل کر وہاں سے چلا ہی جاتا کی ساقب جو اس کے پیچھے ہی تیز رفتار سے آرہے تھے، انہوں نے برق کی تیزی سے آندھی طوفان کی طرح جاتے ایلیار کا بازوں کھینچ کر اس کے قدموں کو روک دیا .....

"کہاں جارہے ہو ایلی_" ساقب نے درشتی سے یہ سوال کیا، ایلیار رک گیا مگر مڑا نہیں تو انہوں نے اس کا بازوں کھینچ کر اسے زبردستی اپنے مقابل میں کھڑا کر دیا_" میں نے پوچھا کہاں جارہے ہو ایلیار_" اس بار اور بھی سختی سے انہوں نے اس کا بازوں جھنجھوڑ کر اس کا سپاٹ چہرہ دیکھا .....

"اپنی اس ماں کے پاس جس کے دل میں رحم جیسی کوئی چیز نہیں ہے، ان سے یہ کہنے کی یہ رہا ایلیار.... اور اسے ایک ہی بار میں مار دے تا کی آج کے بعد کوئی بے گناہ ناسولی پر چھڑایا جائے_" وہ دھیمی مگر بہت ہی کڑواہٹ سے ساقب کی آنکھوں میں اپنی سرخ ہوتی آنکھیں ڈال کر بولا، اس کا صبر آج ختم ہو چکا تھا ....

"اس سے کیا ہو گا کیا وہ بدل جائے گی، یا پچھتائے گی، نہیں ایلیار نہیں، اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہونے والا... بلکہ کہیں اس سے زیادہ نقصان نا ہو جائے فل حال اس وقت خاموش رہنے میں ہی بھلائی ہے میرے بھائی.... ." ساقب سنجیدگی سے کہتے ہوئے اسے زبردستی کھینچ کھانچ کر ہاسپٹل گراؤنڈ کے ایک طرف لے آئے جہاں فل حال کوئی نہیں تھا .....

"میرے ہاتھ سے سب کچھ پھسل رہا ہے، میرا سب کچھ چھینا جا رہا ہے، اس سے زیادہ اب اور کیا نقصان ہو گا بھائی.... " ایلیار جھٹکے سے ان کے ہاتھ سے اپنا بازوں چھڑا کر پھر سے جانے کے لئے مڑا تو ساقب نے اس بار اور بھی سختی سے اس کا بازوں دبوچ لیا .....

"ایلی دماغ خراب ہے تمھارا... کیا کرنے جا رہے ہو، انکل کو ٹھیک ہونے دو، ثمین اور اس بچے کے لئے دعا کرو کی وہ ہمیں دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ آئے، اس کے بعد ہم سب ہیں نا اس بار اس مسئلے کا حل نکال ہی لیں گے _"وہ اسے پیار سے سمجھا کر کوئی غلط قدم اٹھانے سے روکنے کی کوشش کر رہے تھے .....

"یہ مسئلہ کبھی نہیں سلجھ سکتا بھائی.. میں گناہ گار ہوں سب کا خاص طور پر اپنی ثمین کا، میں نے اسے بھروسہ دلایا تھا کی میری ممی اب ہماری زندگی میں کوئی دخالت نہیں کرے گی مگر میں ایک بار پھر جھوٹا بن گیا، میرے دعوے جھوٹے ہو گئے_" وہ ان سے اپنے بازوں چھڑا کر وہی لگی کرسیوں میں سے ایک پر نڈھال سا بیٹھ گیا، لگاتار پڑنے والے صدمے اس کے اعصاب پر کوڑے کی طرح لگے تھے، ایلیار بری طرح سے ٹوٹا تھا.... بے اختیار کتنے ہی آنسو اس کی آنکھوں سے موتیوں کی صورت میں زمین پر گرنے لگے تھے .....

"ایلیار... تم اگر ٹوٹ گئے تو پھر ثمین کو کون سنبھالیں گا_" ساقب کے دل پر ایلیار کے آنسو درد بن کر گرے تھے، اس کا دکھ اس نے دل سے محسوس کیا تھا، وہ اس کے پاس ہی بینچ پر بیٹھ گئے ....

"سنبھالو خود کو ایلیار.... " ساقب کی فکر مند مگر مہربان آواز... ایلیار اپنا حوصلہ ہار بیٹھا، یونہی سر جھکائے ہوئے بے اختیار اپنے چہرے کو ہاتھوں سے ڈھک کر وہ رویا تھا، ضبط کا دامن جیسے ہاتھوں سے چھوٹ گیا

"ایلی میرے بھائی_ "ساقب نے تڑپ کر بڑھ کر اسے اپنے سے لگالیا، ایلیار بچوں کی طرح ان کے مہربان سینے میں سمٹ کر اور بھی بے بسی سے رویا تھا، اس کی یہ حالت ان کی آنکھوں کو بھی بھیگا گئی تھی

"ایلی میں جانتا ہوں، تمھیں زخم بہت گہرا لگا ہے مگر میری جان سنبھالو خود کو..... "ساقب بھاری ہوتے دل اور نم ہوتی آواز سے اسے گلے سے لگائے ہوئے ایلیار کی پشت سہلا رہیں تھے

"کیسے سنبھالوں خود کو بھائی، مجھے یہ زخم کاٹے جا رہا ہے کی اسے ہمیشہ میرے لئے سزا دی گئی، ہمیشہ سزا کی حقدار وہی بنی، یہ غم مجھے مار رہا ہے، میں مر جاؤں گا بھائی مر جاؤں گا_ "ایلیار روتے روتے تڑپ کر بولا تو ساقب کے دل کو جیسے کسی نے مٹھیوں میں بھینچ لیا ہمیشہ ہنسنے ہنسانے والا ہر مشکل کو سمجھداری سے حل کرنے والا ان کا جان سے پیارا بھائی آج ایسا ٹوٹا تھا کہ .....

"ایلیار کیسی باتیں کر رہے ہو، تم تو بہت سمجھدار ہو، سنبھالو خود کو_" ساقب نے اس کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر سہلایا_____

"کیسے بھائی.... اپنی ساری سمجھداری اور عقل کے باوجود بھی میں نے ان پر کیوں بھروسہ کر لیا.... میں کیوں نہیں سمجھ سکا وہ میرے آنے والے بچے سے اتنی خوفزدہ تھی کی وہ یوں بے رحم بن کر اسے مارنے کا عمل انجام دے دیں گی...." ایلیار نے سر اٹھا کر ساقب سے اپنا درد بیان کرنا شروع کیا تھا .....

"وہ اس لئے اس بچے سے خوفزدہ تھی کی انہیں یہ یقین تھا وہ اس بچے کی وجہ سے سب بھول جائے گی، وہ ثمین کو قبول کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور یہی ان کو منظور نہیں تھا، انہوں نے جیسے خود سے عہد کر لیا تھا کی نوشی کو خوش نہیں دیکھنا تو نہیں دیکھنا... اور ثمین کا جرم یہ ہے کہ وہ نوشی کی بیٹی ہے، ثمین کا نکاح مجھ سے کروا کر ان کے دشمنوں نے یعنی ان تینوں دوستوں اور نوشی نے جو پلان کیا تھا وہ اسے کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گی، یہی سوچ میں وہ تاعمر ثمین کو برباد کرتی رہیں گی...." وہ دھیرے دھیرے درد بھری آواز میں ساقب سے کہتا جا رہا تھا اور ساقب کے پاس ایلیار کے لئے تسلی کے ایک بھی جملے نہیں تھے، وہ جو کہہ رہا تھا یہ ایک تلخ حقیقت تھی .....

"مگر مجھے بتائے بھائی... اس سب میں ثمین کا تو کہیں سے کوئی قصور نہیں نکلتا... صرف وہ کیوں برباد ہو میں کیوں نہیں، اسے مجھ سے محبت کرنے کی سزا کیوں دی جاتی ہے، محبت تو میں بھی کرتا ہوں نا اس سے، اس سے اول سے ہی خود سے محبت کرنے پر اکسانے والا تو میں ہی تھا نا، وہ تو مجھ سے دور بھاگتی تھی، اسے میں نے مجبور کیا وہ مجھے چاہے اور بے انتہا چاہے تو اکیلی سزا کی حقدار صرف وہ کیوں، میں کیوں نہیں بھائی کیا اس لئے کہ میں ان کی اپنی اولاد ہوں اور وہ نوشی کی.... اس کہانی میں تو سب سے بڑا ان کا گناہ گار میں ثابت ہو رہا ہوں، انہیں مجھ سے نفرت کرنی چاہیے، مجھے مار ڈالنا چاہیے نا، مجھے کیوں زندہ برداشت کرتی ہے_" سرخ آنکھوں سے وہ ان کی طرف رخ کئے ہوئے بہت دکھ سے ان سے پوچھ رہا تھا، ساقب نے گہری سانس بھر کر کہا .....

"ثمین کو محبت کرنے کی نہیں، مامی کے حسد نے زخم پہنچائے ہے ایلیار... وہ حسد میں اتنی اندھی ہو گئی ہے کہ انہوں نے کبھی یہ نہیں دیکھا سامنے والا کون ہے، سامنے تو اس کے اپنے جان سے پیارے بیٹے کی خوشیاں بھی تھی مگر یہ حسد اور نفرت ہوتے ہے نا ایلیار یہ آپ کو انسانیت تک بھلا دیتے ہے، رشتے کیا ہے، جو انہیں نہیں ملا نہ وہ کبھی نوشی کی بیٹی کا نصیب نہیں بننے دیں گی یہ بات ذہن نشین کر لو ایلیار، وہ ثمین کے معاملے میں صرف اور صرف نگار ہے، ایلیار کی ماں نہیں..... " ساقب کی سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے ایلیار نے دانت پر دانت جما لئے اور پھر سے رخ موڑ لیا... حقیقت بہت تلخ تھی اور ایلیار کا دل زخمی، اس سے سب برداشت نہیں ہو رہا تھا ...

ساقب اس کی کیفیت بہت اچھے سے سمجھ رہے تھے مگر وہ کیا کر سکتے تھے اب تو جو ہونا تھا وہ ہو چکا..... دکھ اور افسوس سے انہوں نے پھر سے آہ بھری ہاتھ بڑھا کر اس کے کاندھے کو سہلا کر تسلی دیتے ہوئے تھپکے... ایلیار نے سر جھکا لیا_____

"جو ہوا بہت برا ہوا ہے ایلیار، بس دعا کرو اللہ تعالیٰ اب سے سب ٹھیک کر دے، ثمین ٹھیک ہو جائیں.... اور جب وہ ٹھیک ہو جائے تو اس کے بعد بس یہی ایک حل ہے ایلیار تم ثمین کو لے کر کہیں اور آباد ہو جاؤ.. میرے خیال سے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے تمھارے پاس... مامی کی نظروں سے دور ہو جاؤں گے تو شاید وہ نارمل ہو جائے_"ساقب سنجیدگی سے جو کہہ رہے تھے بالکل صحیح کہہ رہیں تھے، ایلیار نے اس پر عمل کرنے کا پورا عظم کر لیا .....

"ہاں بھائی اب بس بہت ہو چکا.... ایک بار ثمین کو اللہ مجھے دوبارہ بخش دیں تو میں اسے اب کبھی ممی کے سامنے نہیں لاؤں گا، میں اسے لے کر چلا جاؤں گا، اس گھر سے ہی کیا اس شہر اس ملک سے بھی بہت دور... میں اس پر اپنی ماں کا سایہ بھی اب برداشت نہیں کر سکتا_"ایلیار اپنے کو سنبھال کر عظم سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا تو ساقب بھی اس کے ساتھ کہتے ہوئے اٹھ گئے .....

"ہمم... یہی حل ہے اب اور ....

"ایلیار... ساقب..." وہ کچھ اور بھی کہتے کی نیلم دور سے ہی ان دونوں کے پاس دوڑتے قدموں سے پکارتی چلی آرہی تھی... سانس پھولا ہوا تھا اور چہرہ آنسوؤں سے تر... ان کی یہ حالت، ایلیار کا دل ڈوبنے لگا، دھڑکنیں رکنے لگی..... گھبرا تو خود ساقب بھی گئے تھے، ایلیار کا بازوں چھوڑ کر وہ نیلم کی طرف بھاگے...."کیا ہوا نیلم..." ساقب نے بہت ہی گھبرا کر روتی نیلم کو بڑھ کر تھام لیا اور بہت گھبرا کر پوچھا_____

"ساقب وہ..." رونا اتنا زیادہ آرہا تھا کی نیلم کی آواز ہی نہیں نکل رہی تھی... ایلیار کسی بری خبر کے ڈر سے اپنی جگہ سے لڑکھڑانے لگا، سنبھلنے کے لئے وہی گراؤنڈ میں لائن سے لگی ہوئی کرسیوں میں سے ایک لکڑی کی کرسی کی پشت کا سہارا لیا .....

"ایلیار.... ساقب.... ایلیار وہ... وہ" نیلم کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ کیسے ان دونوں کو یہ خبر سنائے... رونے کی وجہ سے ان کی آواز ہی نہیں نکل رہی تھی_____

"نیلم کیوں جان نکال رہی ہو ہماری، کیا ہوا ہے بول بھی دو اب_" ساقب نے ان کے شانے کو تھام کر جھنجھوڑ دیا تو وہ ایک دم سے روتے روتے ہنسی، دونوں کو کچھ بھی نہیں سمجھ آیا... "نیلم سچ میں ہماری جان نکال لوں گی کیا_" ساقب کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ رو رہی ہے یا ہنس رہی ہے_____

"ساقب ہم تایا تائی بن گئے اور ایلیار پاپا.. بیٹا ہوا ہے ثمین کو وہ بھی بالکل صحیح سلامت..." نیلم نے ہنستے روتے بمشکل خود کو سنبھال کر جو خبر دی ایلیار کا دل بہت تیزی سے دھڑکنے لگا... جسم میں روح واپس زندہ ہونے لگی ...

"بھابھی، ثمین...." بیچینی سے نیلم کی طرف دیکھتے ہوئے بمشکل پوچھ سکا تھا، تنفس بہت تیز چل رہا تھا .....

"ثمین ٹھیک ہے ایلی، اسے کبھی کچھ نہیں ہو سکتا، وہ تمھاری محبت کے سائے میں ہمیشہ محفوظ رہیں گی... ڈاکٹر نے بتایا ہے وہ ٹھیک ہے بس ابھی ہوش میں نہیں آئی ہے لیکن ڈاکٹر نے کہا ہے اب کوئی خطرے کی بات نہیں... "آخر کار نیلم نے خود کے جذبات پر قابو پا کر ایلیار کو زندگی کی نوید دے دی تو ایلیار وہی زمین پر گر کر سجدے شکر میں جھک گیا، آنسو اس کی آنکھوں سے رواں تھے اور دل شکر کے احساس سے لبریز..... نیلم اور ساقب ایک دوسرے کو دیکھ کر نم آنکھوں سے مسکرائے تھے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

فائق صاحب نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی، ہاسپٹل روم میں خود کو دیکھ کر انہوں نے تیزی سے اٹھنا چاہا کی بیڈ کے ساتھ کرسی لگا کر بیٹھے ایلیار نے تیزی سے انہیں سنبھال لیا .....

"میں یہاں کیسے اور ثمین... میری بچی کیسی ہے وہ کہاں ہے..." فائق صاحب پوری طرح سے بیدار ہو چکے تھے اور انہیں سب یاد آ گیا تھا، سب یاد آ گیا تو اب انہیں خود پر قابو نہیں رہا... " ریلکس ڈیڈ کول ڈاؤن... ثمین ٹھیک ہے اب، آپ فکر مت کرے_" ایلیار نے انہیں کاندھے سے تھام کر دوبارہ لٹانے کی کوشش کی.... فائق صاحب نے بے یقین نگاہوں سے ایلیار کو دیکھا .....

"ثمین ٹھیک ہے، سچ ایلیار ثمین ٹھیک ہے اب.. تم مجھے بہلا تو نہیں رہے_" ایلیار کا ہاتھ تھام کر وہ کمزور آواز میں پوچھ رہے تھے، ان کی آواز میں تڑپ ہی تڑپ تھی_____

"ڈیڈ کیا ایلیار آپ سے جھوٹ بولیں گا_ "انہیں آرام سے لٹاتے ہوئے وہ دل سے مسکرایا تو فائق صاحب کے تڑپتے دل کو قرار نصیب ہونے لگا، انہوں نے سکون سے آنکھیں بند کر لی اور پھر دوبارہ کھولی، کیسی روح بخش خبر تھی یہ ورنہ انہیں یہ خوف مار ہی چکا تھا کی ان کی بیٹی بھی نوشی کی طرح انہیں چھوڑ کر چلی جائے گی

"ایلی سچ کہہ رہا ہے انکل، ثمین بالکل ٹھیک ہے اور مبارک ہو آپ کو، آپ دادا اور نانا بن گئے ہے_ ایلیار بیٹے کا باپ بن گیا ہے_ "دوسری طرف کھڑے ساقب نے خوشی سے بھرپور آواز میں انہیں بتایا تو فائق صاحب نے اچانک ملی اس خوشی کی خبر سن کر یقین نہیں آیا انہوں نے تیزی سے گردن موڑ کر پہلے ساقب پھر ایلیار کی طرف بے یقین نگاہوں سے دیکھا، ایلیار نے مسکرا کر پلکوں کو خم کر کے ہاں کا اشارہ دیا تو فائق صاحب جیسے پھر سے زندہ ہو گئے، خوشی اتنی زیادہ تھی کی وہ خود سے ہی اٹھ کر بیٹھ گئے ....

"میرے ایلیار اور ثمین کا بچہ..." وہ آنکھیں بند کر کے خوشی سے بدبدائے تو ساقب اور ایلیار نے ایک دوسرے کو دیکھا اور مسکرا دئے،

"آپ کا پوتا اپنے دادا سے ملنے کے لئے بہت بے قرار ہے ڈیڈ، اب جلدی سے اچھے ہو جائے...." ایلیار نے ان کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اپنی آنکھوں سے لگایا تو فائق صاحب ایک دم سے ایلیار کے شانے پر سر رکھ کر بے آواز رونا شروع ہوئے تھے، ان کے اس وقت کیا احساسات تھے، ایلیار اچھے سے سمجھ سکتا تھا، خود وہی جذبات تو اس کے دل میں بھی مچل رہے تھے، اس کی آنکھیں بھی نم ہو گی، ساقب خاموشی سے کھڑے اپنی نم آنکھیں صاف کرنے لگے، جو قیامت ان کے گھر پر بیتی تھی، جس طوفان سے وہ لوگ کچھ دیر پہلے سے گزرے تھے یہ اسی کا اثرات تھے

"ڈیڈ پلیز مت روئے سنبھالے خود کو...." ایلیار بھیگی آواز میں کہہ کر انہیں سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا

"میں ثمین سے ملنا چاہتا ہوں ایلی، مجھے اس کے پاس لے چلو_" وہ خود کو سنبھال کر سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے بے قرار سے ہوئے ...

"ثمین ابھی ہوش میں نہیں آئی ہے ڈیڈ مگر کوئی خطرے کی بات نہیں، ڈاکٹر نے اسے روم میں ابھی شفٹ نہیں کیا ہے.... مبین انکل بھی آ چکے ہے_" ایلیار تفصیل سے بتا کر مبین صاحب کے آنے کا بھی بتا کر ان کے ہاتھ پیار سے سہلا رہا تھا_____

"اسے کس نے بتایا، وہ کتنا پریشان ہو رہا ہو گا_" فائق صاحب اس کے منہ سے مبین کے آنے کا سن کر پریشانی سے بولے_____

"بیٹی ہے نا ثمین ان کی بس انہیں خبر ہو گئی ابھی کچھ دیر پہلے ہی آئے ہیں اور اپنے نواسے کو دیکھ کر ساری ٹینشن بھول چکے ہیں...." بجائے ایلیار کے ساقب نے خوشدلی سے جواب دیا ....

"میں... میں... دیکھنا چاہتا ہوں...." وہ بھی اس بچے کو دیکھنے کے لئے بیچین ہوئے جو ان کے دل میں آج الگ ہی طرح کا خوشنما احساس جگا رہا تھا ...

"شئیور چلے میں آپ کو لے چلتا ہوں_" ایلیار مسکرا کر ان کا ہاتھ تھام کر انہیں بیڈ سے اترنے میں مدد دینے لگا، ساقب بھی گھوم کر ان دونوں کی طرف آ گئے اور ایک طرف سے انہیں سہارا دیا تھا.... وہ دھیرے دھیرے ایلیار اور ساقب کے سہارے چلتے ہوئے اس روم تک آئے تھے جہاں ان کی ثمین اور ایلیار کی اولاد سن کی بھی منتظر تھی .....

"فائق..." جیسے ہی وہ روم میں داخل ہوئے مبین اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے.... وہ حیرت اور دلھ سے اپنے دوست کو دیکھنے لگے، ایک ہی دن میں وہ اچانک بوڑھے لگنے لگے تھے... مبین کو ان کی حالت سے شاک لگا تھا وہ تیزی سے ان کی طرف چلے آئے_____

"کچھ نہیں ہوا ہے مجھے... میں ٹھیک ہوں_" اپنے لئے مبین کو فکر مند دیکھ کر فائق نے ایلیار کا ہاتھ چھوڑ کر مبین کے بڑھے ہاتھ تھام لئے_ ایلیار اور ساقب ایک طرف ہٹ گئے .....

"یہ کیا حالت بنائی ہے، اتنے بیمار تو تم کبھی نہیں لگے فائق، بیٹی کو سنبھالنے کے خود ہی مریض ہو گئے_" مبین نے پیار بھری ڈانٹ پلائی .....

"سب اپنے گناہوں کی سزا ہے مبین...." وہ بدقت مسکرائے_____

"فائق.... بیتی باتوں کو بھلا دینا ہی عقل مندی ہوتی ہے، اب بس کرو ایسا سوچنا، جو کچھ ہوا اس میں تمھارا اتنا قصور نہیں تھا جتنا تم نے خود کو سزا دے ڈالی...." وہ ان کی حالت سے سچ میں بہت فکر مند ہو گئے تھے، وہ برسوں کے بیمار رہے تھے، وہ تو چاہتے تھے کی نگار کی حرکت کی وجہ سے ان سے ڈھیروں شکوے کرے مگر فائق کی حالت دیکھ کر ان کے سارے گلے شکوے دور جا سوئے تھے_____

"مبین کیا تم مجھ سے ناراض نہیں کی میں ایک بار پھر اپنی بیٹی کی حفاظت نہیں کر پایا...." ان کی آواز ندامت میں ڈوبی ہوئی تھی... ایلیار بغور فائق صاحب اور مبین صاحب کے چہروں کو دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کی کیسی تھی ان کی دوستی جسے وقت حالات کبھی توڑ نہیں پائے .....

"تھا بہت تھا مگر اپنے نواسے کو دیکھ کر معاف کر دیا تجھے، شکر مناؤ میرے نواسے کا ورنہ دو دو ہاتھ تو تم سے کر ہی جاتا...." مبین صاحب نے ان کے شانوں پر اپنے بازوں رکھ کر انہیں اپنے حصار میں لے کر شوخی دکھائی تو ان کے ساتھ ساتھ سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی_____

"فائق دیکھو میرے پوتے کو.... کیسے آنکھیں کھول کر سب کو دیکھ رہا ہے_"بڑی ماں نے تبھی بڑھ کر گود میں اٹھایا ہوا نرم کمبل میں لپٹا ہوا چھوٹا سا وجود ان کی آنکھوں کے سامنے کر دیا... فائق صاحب کی بیتاب نگاہیں اس وجود پر جم گئی، انہوں نے ایک دم سے اپنے اندر جذبات کا سمندر امڈنے کے ساتھ ساتھ ایک توانائی بھی خود میں دوڑتے محسوس کی تھی، وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھولتا بند کرتا کسمسا رہا تھا، چھوٹی چھوٹی مٹھیاں بھینچی ہوئی تھی اور گلابی ہونٹوں کو بناتا ہوا ننھا فرشتہ .....

ان کی اپنی ثمین اور ایلیار کی اولاد انہوں نے پہلی بار ایسی خوشی محسوس کی تھی.. صحیح کہتے ہیں لوگ اصل سے زیادہ سود پیارا ہوتا ہے..... انہوں نے بازوں بڑھائے اور بڑی ماں نے مسکرا کر اس بچے کو ان کی آغوش میں دے دیا، فائق صاحب نے جھک کر اس کے چہرے کو چوما اور ان کے دل میں سکون سا اترتا چلا گیا_____

"بہت پیارا ہے نا ہمارا نواسہ... اوہ میرا مطلب تمھارا پوتا پلس نواسا_" مبین صاحب نے ان کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر جلدی سے کہا تو فائق صاحب نے بچے سے نگاہ ہٹا کر سر اٹھا کر دیوار سے ٹیک لگا کر دور کھڑے ایلیار کو دیکھا، ان کا دیکھنا تھا ایلیار ہولے سے مسکرا دیا .....

"یہ میرا پوتا پہلے ہے نواسا بعد میں... ایلی تم نے دیکھا میرے پوتے کو..." انہوں نے ہمیشہ کی طرح ایلیار کا مان اور بڑھا دیا تھا وہ بچے کو لئے لئے اس کی طرف بڑھے ہی تھے کی .....

"ڈیڈ میں ثمین کو دیکھ لوں، اسے ہوش آیا کی نہیں..." وہ بہت تیزی سے کہتا ہوا فوراً روم سے نکل گیا تو فائق صاحب کے ساتھ ساتھ سب کے سب حیران رہ گئے .....

"جب تک ثمین کو ہوش نہیں آجائے گا اور وہ اس سے معافی نہیں مانگ لیں گا اپنے بچے کو نا دیکھے گا ناہی گود میں لیں گا، میں جانتی ہوں ایلیار کو_ "بڑی ماں آہستہ سے بولی تو وہاں موجود سب کے ہونٹوں سے بس افسوس میں لپیٹی ایک سرد آہ نکلی تھی، کسی کے ہونٹوں سے ایک لفظ نا نکل سکا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *

"پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے، آپ لوگ مل سکتے ہیں_ "نرس نے آکر خوش خبری دی تو سب کے چہروں پر اتنے دیر کے بعد سکون اترا تھا، کتنے گھنٹوں کے بعد اسے ہوش آیا تھا، ایلیار کا دل بہت تیزی سے دھڑکا یوں لگا خود کو

دی گئی ساری ہمت جواب دے رہی ہو_ احساس ندامت اتنی شدید تھی کہ پیشانی پر پسینے کی بوندیں چمک اٹھی ہاتھوں کی پشت سے اس نے اپنی پیشانی پر آیا پسینہ پونچھا .....

"آؤ چلے... " فائق صاحب سے اس کی یہ حالت مخفی نہیں رہی تھی اس کے شانہ پر محبت سے اپنے ہاتھ پھیرے وہ ان کی طرف دیکھ بھی نہیں پا رہا تھا..... ثمین کا سامنا کرنے میں ایسی دقت پیش آئیں گی اس کا ایلیار کو اندازہ بھی نہیں تھا_____

سب کے پیچھے پیچھے وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ہاسپٹل کے پرائیویٹ روم میں داخل ہوا جہاں اسے اب شفٹ کر دیا گیا تھا، سب بے قراری سے ثمین کے بیڈ کے اطراف میں جمع ہو گئے، اب تک وہ لوگ ثمین کو بس شیشے کے پار سے ہی دیکھ پائیں تھیں .....

"ثمین.... " بڑی ماں نے بڑی احتیاط سے ثمین کی پیشانی چھوتے ہوئے جھک کر آہستہ سے اسے آواز دی تھی، وہ اب بھی دواؤں کے اثر سے نیم بیہوش سی تھی، آنکھیں ہنوز بند تھی_____

"ثمین، آنکھیں کھولوں ہم سب تمھارے پاس ہیں_" اس بار دائیں طرف کھڑی نیلم نے بھی اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا، نیلم کی آواز سن کر ثمین کے اعصاب جاگنا شروع ہوئے تھے، بہت آہستہ آہستہ سے اس نے اپنی آنکھیں کھولی، آنکھیں سوجی ہونے کی وجہ سے اسے آنکھوں کو پورا کھولنے میں مشکل ہو رہی تھی، پہلی بار میں سب کے چہرے دھندلے دھندلے سے نظر آئیں تھے .....

ثمین نے آنکھیں بند کر کے پھر سے کھولی، تھوڑے لمحوں بعد آنکھوں کے سامنے کا منظر صاف ہوا تو اپنے چاروں طرف اسے اپنوں کے مہربان چہرے ہی نظر آئیں، بڑی ماں، نیلم، ساقب، اور فائق صاحب، اور اس کے بابا بھی..... اس کی نگاہ ان کے مہربان چہرے پر ٹکی اور پھر ان سے ہوتے ہوئے اس ہستی پر... جو اس کی زندگی تھا اور اس کے لئے وہ ہر بار اذیتوں میں ڈالی گئی تھی_____

"ثمین کیسی طبیعت ہے بیٹا... کچھ تو بولو_" اس کی خاموشی سے سب ہی پریشان ہوئے جا رہے تھے، مبین صاحب نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا تو ثمین کو دھیرے دھیرے سب یاد آنے لگا... وہ ساری زہریلی باتیں، وہ حقیقت جو اب تک اس سے چھپائی ہی گئی تھی_ اس نے باری باری خود سے جڑے تینوں مردوں کو دیکھا... پریشان سے مبین صاحب، پریشان، نڈھال اور کچھ خوفزدہ سے فائق صاحب اور ایلیار جس کی نگاہیں جھکی ہوئی تھی وہ تو اس سے نگاہیں ملانے کی ہمت بھی نہیں کر رہا تھا_____

ثمین نے سب سے نگاہ ہٹا کر اپنا چہرہ پھیر لیا، مبین صاحب کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ بھی چھڑا لئے، اس کی یہ حرکت ان کا دل تڑپ اٹھا.... " ثمین گڑیا ....

"بڑی ماں میں سونا چاہتی ہوں_" مبین صاحب کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ کمزور آواز میں بڑی ماں سے کہہ کر آنکھیں موند گئی تو مبین صاحب کے ساتھ ساتھ فائق صاحب کے دل پر چھریاں سی چلی تھی.... وہ ان دونوں سے بدگمان ہو گئی تھی، بس یہی ایک ڈر تو تھا ان دونوں کو .....

مبین صاحب خود بخود دو قدم پیچھے ہٹ گئے، خاموشی سے سب دیکھتے ہوئے ایلیار نے ایک دم سے مبین صاحب کا فق چہرہ دیکھا اور پھر تاریکی میں ڈوبتا اپنے ڈیڈ کا چہرہ، وہ ہمیشہ نادان ہی رہیں گی.....

"بڑی ماں میں ثمین سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں..." ایلیار نے سنجیدگی سے ان سے کہا تھا، اس وقت وہ حد سے زیادہ سنجیدہ سینے پر ہاتھ باندھیں اس کی نگاہ ثمین پر گڑی تھی، سب ایک دوسرے کو دیکھتے آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے روم سے نکل گئے، ایلیار بیڈ کے اطراف میں گھوم کر اسی جانب آیا تھا جہاں ثمین کی ساری کوشش ایلیار سے چہرہ چھپانے ہی کی تھی.... ایلیار پاس رکھی کرسی کو کھینچ کر بیڈ کے بالکل قریب کر کے ثمین کے بالکل سامنے بیٹھ چکا تھا_____

"چہرہ چھپا کر کیا تم مجھ سے بھی چھپ سکتی ہو، کیا میں بھی تمھیں قصوروار لگتا ہوں ثمین_" ایلیار نے بہت آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آگئی بالوں کی الجھی لٹوں کو نرمی اور محبت سے کان کے پیچھے کیا، ثمین نے آنکھیں بند کئے کئے تیزی سے چہرہ دوسری جانب گھمانا چاہا ایلیار نے اسی وقت اس کا چہرہ اپنی ہتھیلیوں میں تھام لیا .....

"ثمین چہرہ چھپانے کی تو مجھے ضرورت ہے، تمھارا گناہ گار تو میں ہوں پھر میں کیوں تمھارے سامنے بیٹھا ہوں_" فوراً کرسی سے اٹھ کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بہت نرمی سے اس نے اس کے شانہ کو تھام کر اسے سیدھا کر دیا... ثمین آنسو ضبط کرنے میں ہلکان ہو رہی تھی، آنکھیں اب بھی بند تھی مگر آنسوؤں کی لکیریں تیزی سے کناروں سے بہہ کر بالوں میں جذب ہو رہیں تھیں، خود کو رونے سے باز رکھنے کی کوشش میں ہونٹ تھرتھرا

رہیں تھے ایلیار کا دل تڑپ گیا، اس کے چہرے کو اپنی ہتھیلی میں بھر لیا اور جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے .....

ایلیار کا محبت بھرا لمس ثمین نے اپنے تھر تھراتے ہوئے ہونٹوں کو دانتوں سے دبا لئے ورنہ وہ چیخ چیخ کر رو پڑتی، جو کچھ اس پر بیتی تھی وہ صرف ایلیار سے بیان کرنا چاہتی تھی مگر دل تھا کی قابو میں آ ہی نہیں رہا تھا

" مجھے معاف کر دو ثمین، میں بہت بے بس ہوں، تمھیں تکلیفیں دینے والے کے میں ہاتھ کاٹ دیتا مگر میں کیا کروں ثمین تمھیں تکلیف دینے والی میری ماں ہیں، تم مجھے جو سزا دوں گی وہ مجھے منظور ہوں گی مگر میرا یوں امتحان نالو، تمھارا یہ انداز مجھے مار ڈالیں گا_ "وہ اس کے چہرے کو اپنی ہتھیلیوں میں بھرے بھرے جھکا ہوا درد سے بول رہا تھا، ثمین خود پر قابو کھوتے ہوئے بری طرح سے روئی تھی ہچکیوں سے جسم لرزنے لگا .....

"ثمین پلیز اس طرح مجھے آزمائش میں ناڈالو_ "وہ خود کو بہت بے بس سا محسوس کر رہا تھا_ اس کا یوں رونا برادشت کرنا بہت محال تھا لگاتار بہتے اس کے آنسو، ہچکیوں سے لرزتا اس کا جسم .....

"اس طرح رونے سے تمھاری طبیعت اور بگڑ جائے گی پلیز ثمین میرے لئے چپ ہو جاؤ ورنہ میں برداشت نہیں کر پاؤں گا اور کچھ کر بیٹھوں گا_ "اس کی پیشانی پر پیشانی ٹکا کر وہ بہت بے بس سا ہو رہا تھا.... آواز بھیگی ہوئی تھی اور اس کے آنسو ٹوٹ کر ثمین کے آنسو سے جا ملے تو ثمین کے ہاتھ اٹھے اور ایلیار کے ہاتھوں پر ٹک گئے.... وہ بے بس ہو جائے یا ٹوٹ جائے یہ ثمین کو کہاں منظور تھا، خود کو سنبھالتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے چپ ہو گئی اور ہاتھ اب بھی اپنے چہرے کو تھامے ہوئے ایلیار کے ہاتھوں پر تھے_____

کچھ دیر دونوں اسی حالت میں رہے تھے، پھر ایلیار نے سیدھے ہو کر ثمین کے چہرے کو اپنی گرفت سے آزاد کیا اور ہاتھ بڑھا کر سائڈ ٹیبل سے ٹشو باکس اٹھایا پھر ٹشو باکس سے ٹشو کھینچ کر نکالا..... اب وہ بہت نرمی سے اس کے چہرے پر بہتے ہوئے آنسو صاف کر رہا تھا ساتھ ہی پیار سے بول بھی رہا تھا .....

"مجھے معلوم ہے میری ثمین پر اس کے ایلیار نے بہت ظلم کیا ہے، اس نے حقیقت اس سے چھپایا، اس غلطی پر وہ اسے ناراض رہیں یا اسے مار ڈالیں، اس کا ایلیار منھ سے اف بھی نہیں کرے گا مگر اس کی ثمین محبت کی ناقدری نہیں کرنے والی ہے، اتنا تو ایلیار اچھے سے جانتا ہے، وہ اپنے بابا سے نہیں ناراض ہو گی، ہے نا.... ان سے کوئی غلط بات نہیں کریں گی اوکے_" اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بہت نرمی اور پیار سے اسے دیکھ رہا تھا، ثمین نے بس نفی میں سر ہلا دیا تو ایلیار نے فرط محبت سے جھک کر اس کے چہرے کے بوسے لے ڈالے، اس کی یہی بے تحاشا محبت ہی تو تھی جو ثمین کو سارے درد بھلا دیتی تھی .....

ایلیار پھر سے سیدھا ہو کر اس کے ایک ہاتھ کو اس اپنے ہاتھوں میں لے کر سہلانے لگا.... "ثمین کبھی بھی انکل یا ڈیڈ سے ناراض مت ہونا، انہوں نے یہ سچائی صرف تمھاری خاطر تم سے چھپائی تا کی تمھیں ٹھیس نہیں پہنچے... مگر انہیں کیا معلوم تھا کی...." بولتے بولتے ایک دم سے اس نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے اور ثمین نے اس کا دکھ سمجھتے ہوئے ایلیار کے ہاتھوں پر اپنا ڈرپ لگا دوسرا ہاتھ رکھ دیا... ایلیار نے اس کا وہ ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کتنی بار آنکھوں اور ہونٹوں سے لگایا تھا .....

"آج سے ہم پرانی کوئی بات نہیں کریں گے ثمین، اب ایک دوسرے سے ماضی کا کوئی سوال، کوئی جواب نہیں.... اب ہم صرف اپنی بات کریں گے اپنے آنے والے کل کی، جو ہوا اسے بھیانک خواب سمجھ کر بھلا دیں گے، اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے گزرا کل بس اذیتیں دیں گا اس لئے انہیں کبھی نہیں دہرائیں گے اوکے.... "اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ زبردستی مسکرا رہا تھا، وہ کتنی تکلیفوں سے مسکرا رہا تھا، ثمین سب سمجھ رہی تھی وہ پلکیں جھپکائے بغیر اسے دیکھ رہی تھی_____

"ہم یہاں سے چلے جائیں گے ثمین، ہم اب یہاں نہیں رہیں گے، جہاں ہمیشہ ہمیں ایک دوسرے سے محبت کرنے کی سزا دی جاتی ہے، ہم کہیں دور چلے جائیں گے اپنی الگ دنیا بسائیں گے، اپنے بچے کے ساتھ اور .....

"ایلی ہمارا بچہ.... " بچہ سننا تھا کی ثمین بے قرار ہو گئی اور ایلیار نے اس بار دل سے مسکرا کر اس کے ہاتھ تھام لئے.... " ہمارا بچہ محفوظ ہے ثمین، مبارک ہو ہم ایک پیارے سے بیٹے کے ممی ڈیڈ بن گئے ہیں...." ثمین آنکھیں پھیلائے اسے دیکھے جا رہی تھی.. اسے تو لگا تھا وہ اپنا بچہ کھو چکی ہے مگر .....

"ایسے مت دیکھو... اللہ نے بہت کرم کرتے ہوئے ہمارے بچے کو زندگی دے دی اور ہمیں سلامتی کے ساتھ عطا کر دیا..." وہ خوشی سے بھرپور آواز میں بول کر تیزی سے اٹھا تھا اور بہت تیزی سے بے بی کاٹ تک آیا پھر اس کی نگاہوں نے پہلی بار اپنے بچے کو دیکھا... معصوم فرشتہ بے خبر سویا ہوا تھا، اسے بہت احتیاط سے اٹھا کر اس نے سینے سے لگا لیا کتنی آسودگی تھی اس احساس میں، اس نے جھک کر کتنے بوسے اس کے چہرے کے لے ڈالے .....

"اب مجھے بھی دوں گے یا بس خود ہی پیار لٹاتے رہوں گے... دل نہیں بھرا تھا ابھی تک_ "ثمین جو بیچینی سے بیٹے کو دیکھنے کی منتظر تھی ساری تکلیفیں سارے غم بھلا کر جھنجھلا کر بول اٹھی، ایلیار اس کی طرف مڑ کر ہنسا .....

"ایلیار کی جان جی..... ابھی تک میں بھی اپنے بچے سے نہیں ملا تھا، پہلے ان کی اماں جان سے ملنا تھا مجھے_" وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آرہا تھا_____

"ایلیار پلیز...." قریب آکر بھی وہ کھڑا ہی رہا تو ثمین مچلی، ایلیار ہنستا ہوا اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا اور احتیاط سے بچے کو ثمین کے ہاتھوں میں دیا تھا، ثمین دھڑکتے دل سے معصوم بچے کو دیکھ رہی تھی، مامتا سینے میں موج مارنے لگی اور اس نے جھک کر بچے کی پیشانی چومی ....

"بالکل مجھ پر گیا ہے نا_" ایلیار اس کے پہلوں میں ہی ٹکا ثمین کو اپنے ایک بازوں کے حصار میں لئے ہوئے بچے کو چھو رہا تھا ...

"ہاں بالکل تم پر بس رنگ مجھ پر ہے_ "ثمین بار بار اسے چومتی اور اس کے ہاتھوں کو چھوتی، بے نیازی سے بول اٹھی اس وقت وہ بس اپنے بچے میں کھوئی ہوئی تھی_____

"تم مجھے کالا کہنا چاہتی ہو_ "ایلیار نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اپنی طرف گھمایا تو ثمین کو اب سمجھ میں آیا کیا بول دیا ہے... "شاید...." بچے کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ سادگی سے بولی اور پھر سر گھما کر بچے کو چومنے لگی... ایلیار ہنس کر اس کے شانے کو چوم کر اسے دیکھنے لگا، وہ بہت کمزور لگ رہی تھی، آنکھیں سوجی تھی اور چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی مگر ماں بن جانے کا نور اس کے چہرے پر چھایا ہوا تھا، اگر یہ لڑکی اس سے چھین جاتی تو، ایلیار کا دل تڑپ سا گیا .....

"ثمین آئی ایم سوری میں بہت شرمندہ ہوں...." ایلیار نے اچانک اس کے شانے پر پیشانی ٹکا کر بھیگی آواز میں بولا تو ثمین نے گہری سانس لے کر احتیاط سے بچے کو اپنے پہلوں میں لٹا کر ایلیار کا سر اپنے شانے سے اٹھایا اور اس کا چہرہ چھوا، اس کی آنکھوں کے گوشے گیلے تھے .....

"تم نے کہا نا ایلی، اب ہم ماضی کی کوئی بات نہیں کریں گے ہے نا اور مجھے واقعی اب اس اذیت کو نہیں دہرانا، بس تم میرے ساتھ ہو مجھے اور کچھ نہیں چاہئے...." زرا سا گردن موڑ کر ایلیار کو دیکھتے ہوئے اس نے اس کے شانے پر اپنا سر ٹکا دیا... ایلیار نے اسے اپنے حصار میں لے لیا_____

"ہاں بس اب ہم اور ہماری ڈھیروں محبتیں... اور کچھ نہیں_" ثمین کے سر کو چومتے ہوئے اس نے آنکھیں سکون سے بند کر لی_____

"دیکھ لیں بڑی ماں ہمیں باہر نکال کر یہاں رومانس کی کلاس شروع کی جا رہی ہے_" وہ دونوں اسی طرح ایک دوسرے کی محبتوں میں کھوئے ہوئے تھے کی نیلم بولتی ہوئی اندر آئی تو ایلیار مسکرا کر ثمین کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا.... سب ہی اندر آ چکے تھے... کچھ پیچین، کچھ فکر مند مبین صاحب اور فائق صاحب بھی_____

"ثمین...." دونوں ہی ایک ساتھ آگے بڑھے تھے تو ایلیار نے بڑھ کر اس کے پہلو سے بچے کو اٹھالیا اور ثمین ان دونوں کو ہی دیکھ کر مسکرا دی.... " بابا..." اس نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے تو اس کے ایک ہاتھ کو مبین صاحب نے تھاما تو دوسرے کو فائق صاحب نے .....

ایلیار اپنے بچے کو بار بار پیار سے چھوتا، ثمین کی طرف بھی دیکھ لیتا جو مبین صاحب اور فائق صاحب کے بیچ میں بیٹھی دونوں بزرگ ہستی کی محبتوں کا مرکز بنی ہوئی تھی، بڑی ماں نے پیار سے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا تو ایلیار مسکرا کر ان سے بچے کے متعلق باتیں کرنے لگا... نیلم اور ساقب نے بھی قریب آکر بچے کو تھام لیا... اب روم میں چاروں طرف چہکاریں تھیں، ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے سب کے چہروں پر سکون تھا

---

*..... *..... *..... *..... *..... *

انہوں نے بہت آہستگی سے گیٹ پر لگا لاک کھولا اور پھر گیٹ کھول کر اندر قدم رکھا تھا.... دودھیا رنگ کی روشنی سے ان کے گھر کا چھوٹا سا مگر صاف ستھرا صحن جگمگا رہا تھا... یوں لگ رہا تھا جیسے اس گھر میں اب بھی مکین بستے ہو، لیکن مکین تو کب کا جا چکے ہے مگر یہ گھر اب جس کی ملکیت میں تھا وہ اس گھر سے غافل نہیں تھا ....

وہ دھیرے دھیرے چلتے ہوئے صحن پار کر کے برامدے میں چلے آئے، تھوڑی دور دیوار پر لگا سوئچ بورڈ ڈھونڈنے میں انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی کیونکہ اس گھر کے ہر کونے کونے سے وہ واقف تھے، برسوں اس گھر میں انہوں نے اپنی زندگی گزاری تھی... سوئچ آن کرتے ہی سارا برامدہ روشن ہو گیا، صحن کی طرح یہاں بھی غرد و گبار کا ایک زرہ بھی نہیں تھا، سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئے تھے .....

اب ان کے قدم گھر کے اندر بڑھے، وہ دھیرے دھیرے چلتے، ہر کمرے میں جا رہے تھے، ہر جگہ یادیں یادیں ہی بکھری ہوئی تھی، گہری سانس لے کر انہوں نے اپنا بیڈ روم کھولا اور ہاتھ بڑھا کر سوئچ آن کر دیا... روشنی پھیل گئی اور سب کچھ منور ہو گیا .....

"مبین آپ آ گئے.... کہاں رہ گئے تھے میرا دل گھبرا رہا تھا_" ان کے کانوں میں اپنی محبوب بیوی کی آواز گونجی مگر وہاں صرف آواز ہی تھی بیڈ روم اس کے وجود سے عاری تھا، مبین صاحب کی آنکھوں کے گوشے نم ہوئے تھے، آج بہت شدت سے انہیں سارا عرف نوشی یاد آئی تھی..... وہ دھیرے دھیرے چلتے اندر آ گئے _____

ثمین ابھی تک ہاسپٹل میں تھی اور اس کے اپنے اس کے پاس تھے، اس لئے آج مبین صاحب فائق سے اجازت لے کر آج زمانے بعد اپنے اس گھر میں چلے آئے جسے نوشی کے لئے خریدا تھا اور نوشی کے ہی لئے انہوں نے بیچ

دیا تھا.... مگر پہلے انہیں معلوم نہیں تھا کی یہ گھر فائق نے خریدا ہے اور جب پتہ چلا تو وہ بس درد سے مسکرا کر رہ گئے تھے .....

فائق کی بے انتہا محبت سے وہ اچھی طرح سے واقف تھے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ نوشی کو بے انتہا محبت دینے کے باوجود بھی وہ نوشی کے دل کے اس گوشے سے کبھی بھی فائق کی چھپی محبت دور نہیں کر پائے تھے... یہ وہ گوشہ تھا جو ہمیشہ فائق کی محبت سے آباد رہا تھا، نا وہاں زین کبھی پہنچ پایا، نا ان کی بے لوث محبت اسے مٹا پائی، انہیں کوئی اعتراض بھی نہیں تھا کیونکہ نوشی سے انہوں نے سچی اور خالص محبت کی تھی .....

خود نوشی بھی تو ان سے پیار کرنے لگی تھی، وہ اگر کہہ دیتے تو وہ ان کی عبادت بھی کر لیتی... نوشی نے ہمیشہ انہیں خوش رکھنے کی کوشش کی اور وہ تھے بھی خوش، اپنی چھوٹی سی دنیا میں وہ تینوں بہت خوش تھے..... چاہے ان کی زندگی میں بیچ بیچ طوفان آتا رہا تھا مگر ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر ہر طوفان کا مقابلہ

کیا، چاہے وہ فائق کو حقیقت پتہ چلنے کے بعد والا طوفان ہو، چاہے سمرا کا اپنے ہر جرم کا اعتراف رہا ہو، چاہے زین کی واپسی، ثمین کا ایلیار سے نکاح اور زین کی موت کا .....

انہوں نے نوشی کے ساتھ ہر مشکلات کا سامنا کیا مگر کچھ مصیبت ایسی ہوتی ہے جو آپ کو ہرا دیتی ہے اور وہ تھی نوشی کی بیماری اور اس کی موت، یہاں وہ دونوں ہار گئے اور نوشی نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا، مبین صاحب نے ایک آہ بھر کر اپنی پلکیں صاف کی .....

وہ دھیرے دھیرے چلتے بیڈ پر آکر بیٹھ گئے اور پھر آہستہ آہستہ لیٹ گئے، آنکھیں موند کر انہوں نے جیسے محسوس کیا ان کا سر نوشی کی گود میں ہو اور وہ بہت پیار سے ان کا سر سہلا رہی تھی..... مبین صاحب کی آنکھیں اب تیزی سے بھیگی جا رہی تھی، دل میں چھپا درد آنکھوں کے ذریعے بہنے لگا تھا، اس گھر میں کیا آئے سب کچھ نئے سرے سے یاد آنے لگا .....

مبین نے اپنی انگلی تھام کر چلتی چھوٹی سی ثمین کو دیکھا اور مسکرا دیا، وہ آج پھر سے ثمین کو نوشی سے ملوانے لے جا رہا تھا... ثمین خوشی خوشی اس کی انگلی تھامے ہوئے مبین کے ساتھ چل رہی تھی، یہ اللہ کی قدرت کا معجزہ ہی تھا یا اس کی مہربانی کہے کہ فائق کے ساتھ رہتے ہوئے بھی ثمین کو مبین سے ایک الگ ہی طرح کا لگاؤ تھا، وہ ہمیشہ اس سے ملنے کے لئے بیچین رہتی، اسے فائق کی طرح بابا ہی کہتی .....

مبین ہمیشہ اس سے ملنے آتا جاتا رہتا تھا کیونکہ ثمین اب فائق کے ساتھ رہ رہی تھی، نوشی کی حقیقت جاننے کے بعد فائق کو اپنی غلطی کا احساس کیا ہوا وہ بیٹی کے لئے بے قرار ہو گیا اور مبین کے پاس کوئی جواز بھی نہیں تھا ثمین کو اپنے پاس رکھنے کا، جس طرح اس نے نوشی کے زندہ ہونے کی حقیقت فائق سے چھپائی تھی اسے ثمین کو فائق کو دوبارہ سونپنا ہی پڑا.... لیکن ان دنوں میں جس طرح مبین نے ثمین کی دیکھ ریکھ کی تھی اور اسے محبت دی تھی فائق اس کا قرض دار ہو چکا تھا .....

دونوں دوست اب پہلے ہی کی طرح ملتے جلتے تھے بلکہ اب تو ثمین کی وجہ سے ان کی دوستی اور گہری ہو چکی تھی مگر اب تک فائق اس حقیقت سے انجان تھا کہ نوشی زندہ ہے اور اب مبین کی بیوی بن کر سارا کے نام سے زندگی جی رہی ہے، مبین ثمین کو اکثر اپنی جس بیوی سے ملوانے لے جاتا رہتا ہے وہ ثمین کی ماں ہی ہے .....

نوشی سے کس طرح اس نے نکاح کیا یہ بھی الگ کہانی تھی، وہ بہت مشکل سے مانی تھی مگر مبین کی کوششیں رنگ لائی اور ایک دن نوشی اس کی زندگی میں شامل ہونے کے لئے رضامند ہو ہی گئی .....

سب کچھ نارمل ہو جانے کے باوجود بھی اب بھی لگتا تھا کی زندگی پہلے جیسے نہیں رہ گئی تھی، اس حادثے کو تین سال ہو چکا تھا اور نوشی کو اس کی زندگی میں آئے چھ ماہ ہو چکے تھے مگر اس حادثے کے اثرات اب بھی شاید ان تینوں کی زندگی میں باقی رہ گئے تھے اور لگتا تھا تا حیات ہمیشہ رہنے والے ہی تھے، مبین ثمین کے ساتھ چلتے ہوئے یہی سب سوچ رہا تھا کی اپنے گھر کے گیٹ پر وہ رک گیا_____

"سارا.... دیکھو کون آیا ہے..." اس نے جیسے ہی گیٹ کھول کر صحن میں قدم رکھا، ثمین کو گود میں اٹھا کر نوشی کو خوشی سے بھرپور آواز میں صدا دی_____

اس کا پکارنا ہی تھا کی نوشی سارے کام کاج چھوڑ کر تیزی سے اندر سے نکل کر باہر برامدے میں آگئی کیونکہ اسے معلوم تھا جب مبین ثمین کو لے کر آتا ایسے ہی گیٹ سے بولتے اندر آجاتا تھا... ثمین کو دیکھ کر نوشی کے مرجھائے چہرے پر خوشی کے رنگ بکھر گئے، بجھی ہوئی آنکھیں مامتا کی روشنی سے جگمگ ہو گئی ....

"ثمین..." وہ دوڑتے قدموں سے برامدے کی دو تین سیڑھیاں پھلانگتی ان ہی تیز قدموں سے ان کے قریب آگئی.... ثمین کے پیارے سے چہرے کو نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اور دل میں حسرتوں کا جہان بھرے اس نے اپنی بانہیں پھیلا دی مگر ہر بار کی طرح ثمین نے مبین کے گلے میں بانہیں ڈال کر انکار میں سر ہلا دیا... نوشی کے چہرے پر مایوسی کے سائے پھیل گئے اور یہ سائے مبین کو بیچین کر گئے_____

"میری گڑیا آنٹی کے پاس نہیں جائے گی، اس نے بابا سے وعدہ کیا تھا نا کی وہ آنٹی کی گود میں جائے گی، ان سے پیار کرے گی، ڈھیروں باتیں کرے گی..." انہوں نے ثمین کو پیار سے منانے کی کوشش کی، اس نے نفی میں سر ہلا دیا تو نوشی کی آنکھیں دھندلا گئی، وقت نے کیا تماشہ دیکھایا کی ان کی بیٹی اپنی ہی ماں کو بھول چکی تھی .....

اس حادثے میں اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا، وہ بچہ اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی مار دیا گیا، وہ اب زندگی بھر ماں نہیں بن سکتی، پورے ایک سال اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ رہی تھی... اور جب ہوش میں آئی تو سب کچھ بدل چکا تھا... دنیا انہیں مردہ سمجھ چکی تھی _ ثمین کی یادداشت سے اس کی ماں کی تصویر مٹ چکی تھی

سب بدلا بس نا بدلی تو مبین کی محبت، وہ کل بھی اس کی خوشی کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا آج بھی بس اس کے لئے ہی جیتا تھا.... نوشی نے بھیگی آنکھوں سے اس عظیم شخص کو دیکھا، ثمین کو پیار سے مناتا وہ اسے نوشی کے پاس جانے کے لئے کہہ رہا تھا..... کیا تھا یہ شخص، کبھی اس کی عزت کا رکھوالا بن گیا تو کبھی اس کا محافظ، وہ زندہ تھی تو صرف مبین کی وجہ سے .....

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

وہ بس اسے دیکھ رہی تھی، کتنا خالص تھا وہ، ہر برائی سے پاک، کوئی ایسے کسی سے محبت کرتا ہو گا جیسی مبین نے کی.... ہمیشہ اس کی خوشی، اس کا ہی خیال، کیا وہ اتنی محبت کے لائق تھی، نوشی کے دل میں دھیرے دھیرے وہ اپنی الگ ہی جگہ بنا رہا تھا، وہ اس کی محبت سے عشق کرنے لگی تھی_____

جب مبین نے اس کے آگے نکاح کا پروپوزل رکھا تو کتنا انکار کیا تھا اس نے مبین سے نکاح کے لئے، اس کے پاس اس عظیم شخص کو دینے کے لئے تھا ہی کیا مگر اس کی پر خلوص محبت کے آگے اسے گھٹنے ٹیکنے ہی پڑے، اب بھی بنا اس سے کوئی گلہ کئے، اس سے اپنا حق مانگے بنا بس اسے ہی خوش رکھنا چاہتا تھا، دن رات اس کوشش میں کی نوشی سب بھول کر زندگی کی طرف لوٹ آئے .....

"کیا سوچ رہی ہو... یہ لو پکڑو اپنی بیٹی... تب تک میں جلدی سے اپنی بیٹی کے لئے اس کی فیورٹ آئسکریم لے کر آتا ہوں_" وہ لگاتار مبین کو دیکھتے ہوئے کھوئی کھوئی کھڑی تھی کی مبین نے اچانک بول کر اسے ہوش کی دنیا میں لا دیا... آخر کار مبین نے ثمین کو منا ہی لیا تھا، نوشی نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی گود میں لے لیا .....

اسے سینے سے لگا کر نوشی سب کچھ بھول گئی، چہرے پر مسکراہٹ کھل گئی تو مبین کا دل بھی خوشی سے بھر گیا، وہ اس کی ایک ایک مسکراہٹ کے لئے ہر مشکلوں سے لڑ سکتا تھا، نوشی کو اس کی زندگی میں آئے چھ مہینے ہو چکے تھے مگر اب بھی وہ اس کے چہرے پر سچی خوشی نہیں سجا سکا تھا اور اسے زندگی کی طرف لانے کے لئے وہ ہر مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار تھا_____

"بابا.. جائے آئسکریم لے کر آئے ورنہ اگر سارا آنٹی رونے لگ گئی تو میں کیسے ان کو چپ کراؤں گی_" ثمین نے ابھی تک کھڑے مبین سے بھولے پن سے کہا تو وہ دونوں ہی اداسی سے مسکرا دئے، ثمین کی نوشی کے پاس نا جانے کی وجہ یہ بھی تھی کہ نوشی چاہ کر بھی اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پاتی تھی.... پہلی بار اسے اپنی گود میں لے کر نوشی اس قدر روئی تھی کی ثمین بہت زیادہ ڈر گئی اور اب تک ثمین کو اس کے رونے سے ڈر لگتا تھا .....

"میں یوں گیا اور یوں آیا، تب تک اپنی آنٹی کو آپ خوش رکھنا، میری سارا کو تم رونے مت دینا.. ٹھیک ہے گڑیا" مبین نوشی کی گود میں موجود ثمین کے گال چھوتے ہوئے ایک نگاہ اداس کھڑی نوشی پر ڈال کر مسکرایا تو ثمین نے بزرگوں کی طرح سر ہلا دیا، نوشی ہولے سے ہنس دی، مبین اس پر پیار بھری نظر ڈال کر چلا گیا تو وہ ثمین کو لے کر اندر چلی آئی

"میری گڑیا آج کیا کھائے گی وہ بتائے تو میں اس کے لئے ڈنر میں وہی بناؤں گی" نوشی کہتے ہوئے اسے لے کر کچن میں چلی آئی اور اسے چھوٹی سی ٹیبل پر بٹھا کر اس کے پاس ہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ثمین کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چومے .....

"پاسٹا کھاؤں گی اور بابا کے لئے بھی لے جاؤں گی آنٹی.... بابا سے میں نے بہت تعریف کی ہے آپ کے سارے کھانوں کی" ثمین معصومیت سے فرمائش کرتی اسے اپنی نیلے رنگ میں رنگی سرمئی کانچ سی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی.... فائق کا ذکر ہو اور نوشی کا دل درد سے نا آشنا رہیں ایسا کیسے ہو سکتا تھا .....

"آپ بابا سے بہت پیار کرتی ہو نا گڑیا_" وہ مشکل سے مسکراتی ثمین کی نیلاہٹ چھلکاتی سرمئی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی، ثمین کی آنکھیں بالکل فائق کی کاپی تھی اور اسے یہ آنکھیں بہت کچھ یاد دلا دیتی تھی_____

"بہت... بہت_" ثمین نے ہاتھ پھیلا کر محبت کا پیمانہ جیسے ناپا اور نوشی کی آنکھیں بھرنے لگی، اس نے زرا سا رخ موڑ کر اپنی آنکھیں دوپٹے سے صاف کی.... تبھی بیل بجی تو ثمین خوشی خوشی ٹیبل سے اتر کر بابا بابا کہتی بھاگی، نوشی بھی اس کے پیچھے پیچھے نکلی تھی.... آئسکریم آنے کی خوشی میں ثمین بہت تیز دوڑ رہی تھی_____

"ثمین گڑیا دھیرے..." نوشی گھبرا کر اس کے پیچھے پیچھے تیز قدموں سے چل رہی تھی، اتنی ہی دیر میں ثمین گیٹ تک پہنچ گئی تھی اور اس نے پورا کا پورا گیٹ کھول دیا اور پھر .....

"بابا....." ثمین مارے خوشی کے چیخ پڑی مگر ادھر دو وجود پر بجلی سی گر پڑی تھی، نوشی جہاں کھڑی تھی وہی کھڑی پتھر کی بن گئی اور یہی حال گیٹ پر کھڑے فائق کا بھی تھا، اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا کی سامنے جو لڑکی کھڑی ہے اس کی اپنی نوشی ہے، وہ زندہ ہے اور وہ اسے صحیح سلامت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا، وہ تو ادھر سے گزر رہا تھا تو سوچا کی ثمین کو لیتے ہوئے جائے لیکن اسے کیا معلوم تھا کی یہاں اس پر ایسی قیامت سی گزر جائے گی .....

"نوشی...." اس کے ہونٹوں سے نکلا اور ایک دم سے وہ اس کی طرف بڑھا ہی تھا کی نوشی ہوش میں آگئی.... اس سے پہلے کی فائق اس کے پاس پہنچ جاتا، اس کے پاس آنے ہی سے پہلے نوشی بہت تیزی سے بھاگتے ہوئے گھر کے اندر جا چکی تھی اور اس نے دروازہ بند کر لیا_____

"نوشی، نوشی... " فائق پاگلوں کی طرح ثمین کو پوری طرح سے نظر انداز کر کے بند دروازے تک پہنچ گیا_" پلیز دروازہ کھولو نوشی پلیز مجھے ایک بار کچھ کہنے کا موقع تو دو... نوشی نوشی خدارا صرف ایک بار صرف ایک بار

میری بات سن لو...." اپنے دونوں ہاتھوں سے دروازہ پیٹتے ہوئے وہ چیخ رہا تھا... دل تھا کی جیسے بے قابو ہوا جا رہا تھا، اس کی نوشی زندہ ہے یہ جان کر وہ پاگل سا ہو رہا تھا_____

"مجھے معاف کر دو نوشی مگر مجھے اس طرح سزا مت دو، مجھے معاف کر دو میں نے بہت غلط کیا نوشی تمھارے ساتھ بہت غلط کیا، میں نے تم پر اعتبار نا کر کے تمھارے ساتھ ساتھ خود کو بھی مار ہی ڈالا..... میں تمھارا گناہ گار ہوں مگر نوشی میں پل پل مر رہا ہوں تمھاری موت کا سن کر، ہر وقت پچھتاوے کی آگ میں جل کر تڑپ تڑپ کر یہ تین سال گزارے ہیں میں نے... پلیز نوشی مجھے ایک بار صرف ایک بار یقین کر لینے دو کی میری نوشی زندہ ہے، وہ مری نہیں ہے....." فائق بول نہیں رہا تھا جیسے فریاد کر رہا تھا، اس کی آنکھوں سے کب آنسو رواں ہو گئے تھے اسے خبر ہی نہیں تھی، بس وہ دروازہ پیٹتے ہوئے نوشی سے التجائیں کر رہا تھا .....

سچ کہا تھا نوشی نے ایک دن ایسا آئے گا جب وہ معافیاں مانگیں گا... گڑگڑائے گا مگر اسے معافی نہیں ملیں گی کیونکہ معافیاں مانگنے کا وقت فائق نے خود اپنے ہاتھوں سے کھو دیا تھا، وہاں آ چکے گیٹ پر سارے منظر کو دیکھتے

مبین اپنے دوست کی بے بسی پر بس یہی سوچ رہا تھا، ڈری سہمی ثمین کو اس نے اپنی گود میں اٹھا کر سینے سے لگا لیا تھا_____

"چلے جائے فائق یہاں سے چلے جائے_ بڑی مشکل سے میں نے خود کو سنبھالا ہے فائق، مجھے بے بس مت کرے، چلے جائے یہاں سے اور اب کبھی مت آئیں گا_" نوشی وہی دروازے سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی بے تحاشا روتی ہوئی جیسے منت کرتی بولی، آج فائق کو کیا دیکھ لیا، مشکل سے آیا صبر کا دامن ہاتھوں سے چھوٹ گیا_____

"نوشی بس ایک بار مجھ سے مل لو بس ایک بار، ایک بار میری سن لو...." وہ روتے روتے پھر سے گڑگڑایا اور دروازے کے اس پار نوشی کے رونے میں اور تیزی آگئی .....

"کس حق سے فائق، کس حق سے، کیوں فائق آپ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں.... آپ بھول گئے کہ آپ نے مجھے طلاق دے دی تھی اب آپ کا مجھ پر کوئی حق نہیں_" وہ ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے روتے ہوئے گھٹنوں میں منھ دے کر اپنی چیخیں دبانے لگی، کیسا دل کٹتا تھا جب جب سب یاد آجاتا_____

"میں کچھ نہیں بھولا نوشی کچھ نہیں بھولا... میں نے جو گناہ کیا وہ مجھے مار چکا ہے مگر میں صرف تم سے ایک رشتے کے حق سے یہ کہہ رہا ہوں، اور وہ رشتہ ہے ہماری محبت کا... میں اب بھی تم سے اتنی ہی شدید محبت کرتا ہوں اور مجھے معلوم ہے تم بھی مجھ سے اتنی ہی محبت کرتی ہو، ہم دونوں ....

"کون سی محبت فائق، کون سے رشتے کی بات کرتے ہے آپ مجھ سے..." اچانک سے ہی دروازہ کھلا اور نوشی ان کے سامنے آکھڑی ہوئی.... فائق جو وہاں گھٹنوں کے بل بیٹھ چکا تھا، بہت آہستہ سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا، وہ پلک جھپکائے بغیر اسے ایک ٹک دیکھ رہا تھا .....

"محبت کا نام بھی مت لے فائق، ورنہ محبت تڑپ تڑپ کر دہائیاں دیں گی، یہ کیسی محبت تھی آپ کی جو اتنی کچی نکلی کی ایک ہی جھٹکے میں وہ سارے رشتے بھلا گئی...." نوشی کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور دکھ کی تصویر بنی اس سے کھڑی سوال کر رہی تھی، فایق کا سر جھک گیا_____

"نوشی میں مانتا ہوں میں غلط تھا میں نے..." اپنی ساری ہمت جمع کر کے اس نے سر اٹھا کر بیچارگی سے نوشی کو دیکھا .....

"تم غلط نہیں تھے فائق تم بے وفا نکلے تم گناہ گار نکلے، تم قاتل نکلے_"نوشی نے ایک دم سے بڑھ کر فائق کا کالر اپنی دونوں مٹھیوں میں دبوچ لیا اور اسے جھنجھوڑ دیا... فائق کی روح پر دھیرے دھیرے گناہوں کے عذاب کا بوجھ بڑھ رہا تھا... اس لمبے چوڑے مضبوط انسان کی ساری توانائی ختم ہو گئی جیسے، اس میں جیسے اتنی بھی ہمت نہیں بچی کی وہ ہاتھ اٹھا کر نوشی کے ہاتھ ہی تھام لیں، اسے چھو کر یقین کر لیں کی جس کے لئے وہ دن رات گھٹ گھٹ کر جی رہا ہے وہ اب زندہ سلامت اس کے سامنے کھڑی اسے اس کے گناہ یاد دلا رہی تھی، نوشی اسی طرح اسے جھنجھوڑتے ہوئے چلا رہی تھی .....

"تم قاتل ہو فائق قاتل ہو... تم میرے ماں باپ کے قاتل ہو، تم تایا تائی کے بھی قاتل ہو تم میرے بچے کے قاتل ہو یہاں تک کی تم ہمارے عشق کے بھی قاتل ہو.... تم نے ہمیشہ میرے علاوہ سارے رشتوں پر یقین کیا، تم مجھ سے محبت تو کر بیٹھے مگر تمھیں مجھ پر کبھی اعتبار نہیں تھا_ کبھی تم نے مجھ پر یقین نہیں رکھا، دنیا والوں نے جب بھی مجھ پر کیچڑ اچھالا تم نے کبھی بڑھ کر اس کی غلاظت کو میرے وجود سے ہٹایا نہیں ہمیشہ اور بھی پتھر مجھ پر برسائے..... " سر جھکائے کھڑے فائق کے کالر کو جھنجھوڑتے ہوئے نوشی چیخ رہی تھی اور آنسو لگاتار اس کی آنکھوں سے ٹپک رہے تھے.... آنسو تو خود فائق کی آنکھوں سے بھی گر رہے تھے، فائق ہی کیا مبین کی آنکھیں دونوں کو دیکھتے ہوئے نم ہوئی جا رہی تھی، بس ایک ثمین کو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا، وہ ڈری سہمی مبین سے لپٹی ہوئی تھی_____

"تمھارا حرف حرف حقیقت صحیح نوشی مگر میرا یقین کرو میں بہت پچھتایا بہت رویا... میں تمھارے بغیر مر رہا ہوں نوشی.... میں نہیں جی سکتا تمھارے بغیر_ " آخر کار فائق نے اپنی ساری توانائی اکٹھی کرتے ہوئے اپنے کالر پر رکھے نوشی کے ہاتھ چھونے چاہے ہی تھے اس سے پہلے ہی نوشی نے اپنے ہاتھوں سے اس کا کالر جھٹک دیا، وہ

پیچھے کی طرف اس طرح سے لڑکھڑایا جیسے اس کے پیروں میں جان ہی نہیں بچی ہو، فائق کی گرے آنکھوں میں دکھ ہی دکھ موجیں مار رہا تھا_____

"سب جیتے ہیں فائق سب زندہ رہتے ہیں، کوئی نہیں مرتا، دیکھو میں بھی تو زندہ ہوں، میں پھر بھی زندہ ہوں، مجھے ہمیشہ موت کے منہ میں دھکیلا گیا اور میں ہمیشہ سب سہنے کے لئے زندہ رہتی ہوں، مجھے موت نہیں مارتی ...." نوشی کی آواز درد و غم سے پھٹ رہی تھی ادھر مبین سب کچھ برداشت کرتے ہوئے خاموش تماشائی بنا ہوا تھا، اسے کچھ بولنا بھی نہیں تھا، وہ جانتا تھا ایک نا ایک دن ایسا ہی ہونا تھا، ایک دن فائق کو حقیقت پتہ چل ہی جائے گی اور نوشی کا درد ابل کر باہر آ ہی جائے گا_____

ادھر نوشی اسی طرح درد سے فائق سے پوچھ رہی تھی... " لیکن فائق بس ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں آخر میرا گناہ کیا تھا کی مجھے تم لوگوں نے زندہ درگور کرنے کی سزا سنائی..... بتاؤ مجھے ہی کیوں ہمیشہ اس طرح برباد کیا گیا _" فائق کے ہونٹ ایسے سل گئے جیسے اب کبھی نہیں کھلیں گے وہ بس بے تحاشا روتی نوشی کو دیکھے جا رہا تھا

_____

"بتاؤ فائق میرا گناہ کیا ہے، کیا میرا یہ گناہ ہے کی خدا نے مجھے حسین بنایا مگر میں نے تو کبھی اس پر غرور نہیں کیا، نا ہی کسی کو خود سے کمتر سمجھا مگر پھر بھی سمرا ساری زندگی مجھ سے جلتی رہی نفرت کرتی رہی... اسی نفرت میں اس نے مجھے یہاں تک لا کھڑا کر دیا...." اس کی آنکھوں میں درد لہو بن کر چھلک اٹھا ... ...

"اور پھر وہ نگار... اس نے تو مجھے موت سے بدتر زندگی جینے پر مجبور کر دیا_" فائق کی رگیں اب ضبط کرتے کرتے ابھرنے لگی تھی، مٹھیاں بھینچ رہی تھی .....

"اس کا زین مجھ سے محبت کر بیٹھا تو اس میں کیا صرف میرا قصور تھا، وہ بھی تو محبت کرتا تھا نا مجھ سے، تو صرف اس کے ظلم کا نشانہ صرف میں کیوں بنی، میرا بچہ کیوں بنا.... میں تم سب سے پوچھتی ہوں فائق، نوشی کا گناہ کیا ہے کم سے کم کوئی مجھے یہ تو بتا دے کی کیوں مجھے تباہ کیا گیا، مجھ سے سب کیوں نفرت کیوں ہے فائق.... مجھے بتائے فائق نوشی کیوں ہر بار اجڑی_" وہ وہی دروازے کی چوکھٹ پر گر کر چیخ چیخ کر رونے لگی، سب کچھ دیکھتی ثمین مبین کے سینے سے اور بھی لپٹ گئی اور وہ سرخ آنکھوں سے سب دیکھ سن رہا تھا_____

"نوشی...." فائق بے بسی کی آخری حدود پر کھڑا بے جان سا ہو کر اس کے پاس ہی گھٹنوں کے بل گرنے والے انداز میں بیٹھا، نوشی نے روتی آنکھوں سے اپنے سامنے بے بسی کی تصویر بنے فائق کو دیکھ کر بس ہچکیاں لیتی بولی _"مجھے اس طرح مت پکارے فائق.... میرا نام لینے کا حق کھو چکے ہے آپ_ میرا دل غم سے پھٹ جائے گا، مجھے ایسے مت پکارے، مت پکارے" وہ بے بسی سے روتی فائق سے جیسے فریاد کر رہی تھی اور فائق کی آنکھوں سے بھی آنسو گرتے ہوئے اس کے کالر میں جذب ہوتے جا رہے تھے .....

"چلے جائے فائق، چلے جائے...."نوشی روتی روتی ہاتھ جوڑ بیٹھی .....

"نہیں نوشی نہیں... میرے ساتھ ایسا مت کرو تم، خدارا بس ایک بار صرف اس بار مجھے معاف کر کے تو دیکھو.... خدا قسم فائق مر مٹے گا مگر اپنی نوشی کو اب کسی کی نفرت کے بھینٹ نہیں چھڑنے دیں گا، وہ خود فنا ہو جائے گا مگر وہ نوشی کو ہر طوفان سے بچائے گا_"نوشی نے روتے ہوئے اپنے سامنے بیٹھے ہاتھ جوڑے فائق کو دیکھا اور اس کی آنکھوں سے اور بھی تیزی سے گرم سیال کا دریا بہہ نکلا، بدن ہچکیوں سے لرزنے لگا .....

"بہت دیر ہو چکی فائق بہت دیر...." اس نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے بہتے آنسو صاف کئے_"ہاسپٹل کے بستر پر زندہ اور مردہ پڑی حالت میں، میں نے آپ کا بہت انتظار کیا تھا، شاید اس وقت دل میں اب بھی یہ یقین تھا آپ آئیں گے اور ضرور آئیں گے مگر آپ مبین کے منہ سے میری موت کا سن کر اس پر بھی یقین کر کے بیٹھ گئے، کبھی جاننے کی کوشش کی آپ نے کی اس نوشی کو کیسے مارا گیا، کیسے اسے دفنایا گیا یا اس کی قبر کا نشان کہاں ہے...." روتے روتے اس بار وہ بہت درد سے مسکرائی اور فائق کچھ کہنے کے قابل ہی نہیں رہ گیا_"نوشی...." بس ہونٹوں سے اس کا نام نکلا، نوشی اپنے آنسو پونچھ کر اٹھ کھڑی ہوئی ....

"آپ نے بہت دیر کر دی فائق معین علی صاحب.... میں نوشین فعیم علی نہیں سارا مبین ہوں.. آپ کے دوست کی بیوی.... " وہ اب بڑے حوصلے سے سر اٹھا کر فائق سے بولی تھی اور فائق کے سر پر جیسے سچ مچ کا آسمان گر پڑا، اس کی پوری ہستی ہی اس خبر سے ہل گئی ہو .....

"سارا یعنی.... " دھیرے دھیرے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ صدمہ بھی تھا_____

"ہاں فائق صاحب میں سارا مبین علی ہوں اور اب یہی میری پہچان ہے، یہی میری شناخت..... آپ کی نوشی مر چکی ہے اور یہی آپ کے لئے صبر کی وجہ بن جائے گا، جایئے اور اب اس در پر کبھی مت آنے کا سوچئے گا.. کیونکہ یہاں صرف مبین علی کی وفادار بیوی رہتی ہے_ "نوشی نے کہہ کر اس نے دروازہ ان کے منہ پر بند کر دیا اور فائق اس طرح پلٹا کی جیسے بھری دنیا میں اس کا سب کچھ لٹ چکا ہو..... خالی ہاتھ خالی دل ہو جانا کیا ہوتا ہے فائق معین علی کو دیکھ کر انسان جان سکتا تھا ...

وہ پلٹے تو ان کی نگاہ گیٹ پر کھڑے مبین پر پڑی، سنجیدہ مگر افسوس اور ترحم سے اسے دیکھتا، گود میں ثمین کو لئے وہ وہی گیٹ پر کھڑا تھا.... فائق کی لٹی پٹی حالت مبین کو اندر تک دکھی کر گئی، فایق ایک ایک قدم انگاروں پر سے گزار کر مبین کے نزدیک آیا تھا، ثمین ڈری ڈری سی نزدیک آتے فائق کو دیکھ رہی تھی_____

"بابا...." وہ جیسے ہی نزدیک آیا ثمین نے ہاتھ آگے بڑھا دئے، فائق نے لہو رنگ آنکھوں سے اپنی بیٹی کو دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اسے مبین کی گود سے اپنے بازوؤں میں لے لیا اور مبین سے نگاہ ملائے بغیر وہ چپ چاپ گیٹ سے باہر نکل گیا ....

مبین اسے بہت افسوس سے اپنی کار میں بیٹھ کر جاتے دیکھ رہا تھا نا اس نے اس سے شکوہ کیا نا وہ غصہ ہوا... بس خاموشی سے وہ چلا گیا، مبین وہی کھڑے کھڑے کتنی دیر تک جاتی ہوئی کار کو اپنی نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھتا رہا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

کمرے میں سورج کی روشنی کے سائے پوری طرح سے بھر گئے تو تکیہ میں منھ چھپا کر سوتی نوشی بیدار ہونے لگی.... نجانے کب تک وہ روتی رہی تھی اور اسی حالت میں جانے کب وہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا .....

اس نے دکھتے ہوئے سر کو تھام کر اٹھتے ہوئے سر اٹھایا اور گھڑی کی طرف دیکھا... گھڑی کی سوئی صبح کے آٹھ کا ہندسہ پار کر چکی تھی، یعنی وہ کل رات سے کمرے میں بند ہے اور اسے خبر بھی نہیں ہوئی.... اس نے مبین کا بھی خیال نہیں کیا، وہ کیا سوچ رہا ہو گا، کتنا پریشان ہو گا، کچھ بھی نہیں معلوم ....

مبین کا خیال کیا آیا نوشی تیزی سے اٹھی اور بیڈ سے اتر جر سیدھے واش روم میں آئی تھی.... واش روم میں آکر اس نے اچھے سے اپنا چہرہ صاف کیا اور پھر تیزی سے روم سے نکل کر باہر آگئی... کچن میں کچھ کھٹ پٹ ہو رہی تھی یعنی مبین آفس جانے کے لئے تیار ہو چکا تھا، نوشی بری طرح سے شرمندہ ہو گئی اسے کچن میں دیکھ کر، تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوے مبین کی نگاہ بھی شرمندہ شرمندہ مگر بے حد اداس انگلیاں مروڑتی نوشی پر پڑ گئی

"اٹھ گئی تم نوشی... آجاؤ ناشتہ کرلو، جیسے تیسے میں نے بنا ہی دیا ہے، آج میرے ہاتھوں کا بدمزہ ناشتہ کا بھی تجربہ کرلو_" یہ پہلی بار تھا کی بجائے اسے سارا پکارنے کے اس نے نوشی کہا تھا، نوشی وہی تھم کر اسے بغور دیکھنے لگی.... وہ نوشی کو دیکھتے ہی مسکرایا مگر اس کے ہونٹوں پر ہمیشہ کی طرح شگفتہ مسکراہٹ نہیں تھی، نوشی کو اس کی مسکراہٹ میں پھیکا پن صاف محسوس ہوا تو اسے اپنے دل میں عجیب طرح کی بیچینی اترتی محسوس ہوئی_____

"تم نے کیوں کیا میں کر دیتی..." وہ تیزی سے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے پلیٹ لے لینا ہی چاہتی تھی کی مبین نے اپنے پلیٹ پکڑے ہاتھ پیچھے کر لئے، نوشی نے تعجب سے اسے دیکھا .....

"نہیں بھئی اپنی عادت میں نے بہت خراب کر لی ہے، بہت ہو چکا اب، آئندہ سے میں ہی ناشتہ بنایا کروں گا_" وہ اسی طرح سے مسکراتا نوشی سے نگاہیں ملانے کی کوشش بھی نہیں کر رہا تھا اور نوشی کو اس کا یہ گریز بیچینی بڑھانے کا سبب بن رہا تھا، دل بے قرار سا ہوا_____

"کیوں....." نوشی کے منھ سے تیزی سے نکلا تو اس بار مبین نے اداسی بھری مسکراہٹ سے اسے دیکھا .....

"اکیلے بندے کو عادت تو ڈالنی ہی چاہیے_" وہ کہہ کر مڑ کر ٹی پین سے چائے کپوں میں انڈیلے لگا اور نوشی کا دل دھک سے ہو گیا ....

"اکیلے...." نوشی کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی، وہ خود کی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی آخر اس شخص کی اداس مسکراہٹ سے اور اس کی باتوں سے اس کا دل کیوں تڑپ رہا ہے_____

"تم ناشتہ کر لو پھر میں تم سے بات کرتا ہوں... فل حال رات سے تم نے کچھ نہیں کھایا ہے آؤ کھالو_" مبین اس بار سنجیدگی سے کہہ کر ساری چیزیں کچن میں ہی رکھی چھوٹی ٹیبل پر سیٹ کر رہا تھا_____

"مجھے کچھ نہیں کھانا جو کہنا ہے صاف صاف کہو_" نوشی کو اس کی گول مول باتوں سے اب غصہ آنے لگا، آخر وہ صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتا جو کہنا چاہتا ہے، اگر کل کے حادثے سے ناراض ہے تو کہے نا کیوں ناراض ہے، کیوں نوشی سے نگاہیں چرا رہا ہے_____

"کچھ کھالو نوشی..." مبین نے اسے پھر سے ناشتے کی طرف متوجہ کرنا چاہا.....

"جو کہنا ہے وہ کہو_" وہ اب بہت سنجیدہ تھی_____

"پلیز نوشی میری بات تحمل سے سننا اور مجھے غلط سمجھنے کی کوشش مت کرنا_" وہ سمجھ گیا بغیر بات جانے وہ ماننے والی نہیں تو مبین اس سے وہ بات کہنے کے لئے خود کو بھی تیار کرنے لگا، کتنی مشکل سے تو اس نے اپنے دل کو سمجھایا تھا، رات بھر ہزار دلیلیں دے دے کر منایا تھا_____

"تمھیں جو کہنا ہے کہو مبین...." نوشی چلتی ہوئی اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی اور مبین کے بازوں کو تھام کر اسے نگاہیں ملانے پر مجبور کر دیا_____

"میں چاہتا ہوں نوشی تم فائق کے پاس واپس چلی جاؤ.... میں تمھیں آزاد کر دوں گا اور تم دونوں پھر سے نکاح کر لینا_"نوشی کی آنکھیں پھٹ گئی تو وہ ایک بار پھر اس کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار ہو گیا ہاتھوں سے مبین کا بازوں چھوٹ گیا_____

"اور میں یہ اس لئے نہیں کرنا چاہتا نوشی کی مجھے قربانی دینی ہے یا مجھے عظیم بننے کا بہت شوق ہے_"وہ نوشی کی پھٹی پھٹی آنکھوں میں دکھ سے دیکھتا درد سے مسکرایا .....

"یہ قربانی دے کر مجھے کوئی عظمت کی مثال نہیں کھڑی کرنا ہے کیونکہ میں یہ اچھے سے جانتا ہوں نوشی کی فائق کی بیوفائی کے باوجود بھی اس سے محبت ہے..... اور یہ بھی جانتا ہوں وہ محبت کبھی بھی کسی کی محبت مٹا نہیں سکتی، اور اب جب فائق یہ جان چکا ہے کی اس کی نوشی زندہ ہے تو پھر میں بیچ میں رہ کر تم دونوں کے درمیان کیوں دیوار بنوں.... میرا یقین کرو نوشی فائق اب کبھی بھی تم سے بیوفائی نہیں کرے گا، وہ ہمیشہ تم سے شدت محبت کرتا رہا ہے اور اب تو اور بھی کرے گا، تم اس کے ساتھ بہت خوش رہوں گی_ "مبین آہستہ آہستہ اپنے دل کی درد بھری چیخوں کا منھ دباتا بہت ہی تحمل سے پل پل رنگ بدلتا نوشی کا چہرہ دیکھتے ہوئے بول رہا تھا_____

"تم ثمین اور فائق، سب کچھ بہت پرفیکٹ رہیں گا نوشی، تم بھی بہت خوش رہوں گی دیکھنا میری دعائیں تمھارے ساتھ ہمیشہ رہیں گی_ ثمین کو ماں باپ دونوں کا پیار ملیں گا، اسے اس کی ماں مل جائے گی_ "وہ پھر سے مسکرایا مگر اس کی آنکھوں نے اس مسکراہٹ کا بالکل بھی ساتھ نہیں دیا تھا_____

"اور تم، تمھارا کیا ہو گا_ "نوشی لبوں کو بھینچے بہت ہی سرد آواز میں بولی .....

"میرا کیا ہے، میں کل بھی تمھاری خوشی میں خوش تھا آگے بھی رہوں گا، اور پھر میرا کیا ہے، ہمیشہ سے تنہا رہا ہوں اب بھی کیا فرق پڑ جائے گا..... بلکہ اس بار سوچ رہا ہوں گاؤں چلا جاؤں...." مبین مڑ کر پھر سے فریز کی طرف چلا گیا وہاں سے فریش جوس کا پیک نکالتے ہوئے اپنی آواز میں زبردستی بے پرواہی سمائی.... " بچپن سے میرا ایک خواب تھا وہاں ایک اچھا اسکول کھول کر بچوں کو پڑھاؤں ان کی اچھی تربیت کر سکوں تو انشاءاللہ اب اپنا وہ خواب پورا کروں گا_" مبین بولتے ہوئے اب بھی خواہ مخواہ فریز میں سے نجانے کیا تلاشنے کی کوشش کر رہا تھا... نوشی تیز قدموں سے اس تک آئی تھی اور اس نے اس کا بازوں تھام کر جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف موڑ دیا .....

"میرے بنا رہ لو گے تم_" اس کی کالی آنکھوں میں اپنی حسین آنکھیں ڈال کر اس نے ڈائریکٹ مبین کے دل پر حملہ کیا .....

"کوشش کروں گا_" مبین سے اب کی کوئی بات نہیں بن سکی نوشی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں درد ہی درد اتر آیا_____

"اور اگر نا رہ سکے تو_" نوشی اب بھی اس کے دل پر وار کر رہی تھی ....

"تمھاری یادیں ہے نا وہ میرے ساتھ رہیں گی،_" وہ بہت کوششوں کے بعد مسکرا سکا تھا اور نوشی اس کی آنکھوں میں اپنے لئے موجود بے انتہا محبت کو دیکھ کر طنز سے مسکرائی ....

"یادوں کے سہارے پوری زندگی کاٹ لوں گے مبین، تم تو سچ میں بڑے عظیم نکلے، وہاں گاؤں میں اپنے بچوں کو اپنی عظمت کے قصے سنانا... سب طرف تمھاری واہ واہ ہو جائے گی ہے نا_" مبین نے اس کے طنز پر کچھ کہنے کے لئے منھ کھولا ہی تھا کی نوشی نے اس کی ہونٹوں پر اپنی ہتھیلی رکھ دی، وہ حیران سا اسے دیکھ رہا تھا .....

"کچھ مت کہے مہان مبین علی صاحب بس اتنا بتائے، پھر دوسری شادی کروں گے کی نہیں_ "وہ مسکراتی ہوئی مبین کے دل سے کھیل گئی، مبین نے جھٹکے سے اس کی ہتھیلی اپنے ہونٹوں سے ہٹالی .....

"نوشی مجھے آفس کے لئے دیر ہو رہی ہے، تم جو فیصلہ کروں گی میں خوشی خوشی قبول کرلوں گا_ واپس آؤں گا تو بتادینا_ "نوشی بس مڑ کر باہر جاتے مبین کو دیکھتی اس کے پیچھے چل پڑی_____

"فیصلہ تو ہو گیا مبین.... میں شام میں تیار رہوں گی_ "مبین نے پلٹ کر نوشی کو دیکھا تو وہ کھل کر مسکرادی، ایک اس کے فیصلے نے نوشی کے چہرے پر کیسی مسکراہٹ کھلادی تھی.... کچھ تو تھا جو دل میں چھبا ..

"بہت اچھے... میں شام کو آوں گا تو پھر فائق کو تمھارا فیصلہ بتادوں گا_" وہ سوفے سے اپنا بیگ اٹھا کر اس میں جانے کیا کھوجنے لگا، چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا، وہ نوشی کے لئے خوش تھا مگر دل نادان کا کیا کرے_____

"نہیں مبین، ابھی نہیں اسے سرپرایز دیں گے... بس تم شام میں جلدی آنا، میں انتظار کروں گی_" نوشی بہت تیزی سے چل کر اس تک آئی اور اس نے مبین کے بازوں پر اپنے ہاتھ رکھ دئے، مبین اس کی طرف دیکھ کر مسکرانے کی خود میں ہمت بھی نہیں پا رہا تھا، بہت تیزی سے اس نے بیگ کاندھوں پر ڈال کر جانے کے لئے قدم بڑھائے_____

"ناشتہ تو کرلو...." نوشی نے آواز دی مگر وہ کہتے ہوئے بہت تیزی سے مڑا_ "آفس میں کھالوں گا بہت لیٹ ہو گیا ہوں_" وہ مڑ کر اپنی آنکھوں کی نمی چھپانے کی کوشش کرتا گھر سے نکل گیا اور نوشی اسے جاتے ہوئے کچھ دیر دیکھتی رہی تھی مگر پھر سر جھٹک کر کچن کی طرف بڑھ گئی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

نوشی نے کھٹکے کی آواز پر پٹ سے آنکھیں کھول کر اندر آتے مبین کو دیکھا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی... وہ اندرونی دروازہ کھول کر کافی تھکے تھکے انداز میں اندر آرہا تھا... چہرے پر حد سے زیادہ سنجیدگی اور آنکھیں بے تحاشا سرخ ہو رہی تھی، نوشی سوفے پر سیدھی بیٹھی ہوئی بغور اسے جانچ رہی تھی، مبین اسے نظر انداز کرتے ہوئے بیڈروم کی طرف بڑھنے ہی لگا کی وہ تیزی سے سوفے سے اٹھ کر اس کے پاس چلی آئی_____

"یہ تمھارے آنے کا وقت ہے... صبح تو خوب عظمت کے جھنڈے گاڑے گئے تھے کی تمھیں پہنچادوں گا، تم جو فیصلہ کروں گی وہ قبول ہو گا اور وغیرہ وغیرہ..... اور اب شام کے بجائے آدھی رات میں عظیم شخص کی واپسی

ہوئی ہے_ "نوشی اس کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر بہت غصہ سے اسے دیکھ رہی تھی.... ایک دن میں ہی اسے کیا ہو گیا تھا کی وہ اس سے اتنی طنزیہ گفتگو کرنے لگی مبین کے دل پر چوٹ سی لگی_____

"وہ آفس میں بہت کام تھا اس لئے آئی ایم سوری.... آج تو نہیں میں کل لے جاؤں گا تمھیں_ "وہ اس سے قطعاً نگاہ نہیں ملا رہا تھا ورنہ آنکھیں دل کا سارا حال کہہ دیتی..... نوشی بہت ہلکے سے مسکرائی_____

"اور اگر یہ کل، کل ہی رہا تو..." مبین نے ہونٹ بھینچ لئے وہ کیوں اس کے دل سے کھیل رہی ہے_____

"کہا نا آفس میں بہت کام تھا میں کل ضرور لے جاؤں گا بلکہ صبح ہوتے ہی_ "اب بھی اس کی ساری کوشش نوشی کے سایڈ سے نکل کر وہاں سے چلے جانے کی تھی مگر وہ اسے جانے بھی نہیں دے رہی تھی جدھر وہ مڑتا وہ ادھر ہی کھڑی ہو جاتی_____

"پلیز نوشی... میں بہت تھک گیا ہوں_" نگاہیں چرائے وہ بہت تحمل سے بولا ...

"مگر میں نے تو تمھارے آفس کال کی تھی، تم تو آج آفس میں تھے ہی نہیں تو پھر کہاں گئے تھے کی تمھیں اتنی تھکان ہو گئی کی ایک نگاہ ڈالنا بھی گوارا نہیں ہے_" نوشی کو اب چڑ سی ہوئی تھی_____

"تم نے..." ایک دم سے مبین نے نوشی کی طرف دیکھا اور اس کی نگاہ نوشی کے چہرے پر ساکت ہو کر رہ گئی.... کتنے زمانے بعد اس نے نوشی کو پرانے رنگ میں دیکھا تھا، ڈیپ ریڈ کلر اور گولڈن کلر کے ڈریس میں اور اس کے ہمرنگ چوڑیاں اور جیولری اور چہرے پر ہلکا میک اپ وہ تو اتنی سی بھی تیاری میں چاند کو شرما رہی تھی..... مبین ایک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا اور نوشی دل سے مسکرا دی_____

"کب سے تیار تھی اور تم نجانے کہاں کی سیر کر رہے تھے_" وہ اپنے کھلے بالوں کو کاندھے سے جھٹک کر آہستہ سے بولی تو مبین ہوش کی دنیا میں آگیا.... یعنی یہ سب تیاریاں جانے کی خوشی میں تھی، وہ اس لئے خوش تھی کی فائق دوبارہ اسے مل رہا تھا_ وہ درد سے مسکرایا_____

"اچھی لگ رہی ہوں نا_" نوشی نے اس کے آگے اپنی چوڑیاں سجے ہاتھ ہلائے تو ان کے شور نے مبین کو اور بھی غمگین کر دیا، یہ سب اس کے لئے نہیں تھا، جس کے لئے تھا اس کے مل جانے کی خوشی میں نوشی بہت خوش تھی اور وہ اس کی خوشی میں خوش،_____

"بہت اچھی لگ رہی ہو.... ہمیشہ ایسے ہی رہنا، دیر تو ہو گئی ہے لیکن میں فریش ہو لوں تو تمھیں لے چلتا ہوں، بس پانچ منٹ میں آتا ہوں_" اس نے دل کو آخر سمجھا ہی لیا... وہ خود کو سنبھال کر نوشی کا گال تھپک کر جانے کے لئے مڑا کی نوشی نے اسے روک دیا .....

"اب آدھی رات کہاں جانا ہے تم نے تو میری بات کا بھی مان نہیں رکھا کیا ہو جاتا اگر جلدی آ جاتے_" وہ منھ بنا کر مبین کو دیکھتے ہوئے شکوہ گو ہوئی_____

"کوئی دیر نہیں ہوئی، میں فریش ہو کر آتا ہوں_" آنکھیں پھر سے نم ہو جاتی کی وہ تیزی سے مڑا اور اس سے پہلے وہ چلا جاتا نوشی نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا مبین رک گیا مگر مڑا نہیں..... نوشی نے اس کے مضبوط ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی نازک انگلیاں پھنسا کر اپنی گرفت سخت کی اور مبین کے سامنے آ گئی.....

"وہ درد کیوں برداشت کر رہیں ہو مبین، جس درد نے مجھے اپنا بنا لیا ہے، نوشی کو نوشی نا رہنے دیا اسے سارا بننے پر مجبور کر دیا... نوشی کھو گئی اور وہ مبین کی سارا ہو گئی_" اس کی انگلیوں میں ویسے ہی انگلیوں پھنسائے نوشی اس کے بازوں سے لگ کر سرگوشی نما آواز میں بول رہی تھی..... وہ کیا کہہ رہی تھی اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا، مبین حیران سا کھڑا نوشی کو اپنے بازوں سے لگا دیکھ رہا تھا .....

اس کی خاموشی پر نوشی نے سر اٹھا کر مبین کا حیران پریشان چہرہ دیکھا اور بس نوشی مسکراتے لب اور نم آنکھوں سے اسے دیکھتی اس کے اور قریب ہوئی وہ ہولے سے مسکرائی اور مبین حیران رہ گیا وہ اس کے سینے سے آ لگی تھی، یہ پہلی بار تھا کی وہ اس کے سینے سے لگی تھی، مبین دمبخود سا رہ گیا.....

"مجھے اب اس عظیم شخص کے علاوہ کسی بھی شخص کی محبت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، مجھے اب صرف اور صرف تمھارے ساتھ رہنا ہے... تمھارے ساتھ ہی ہنسنا ہے، تمھارے ہی ساتھ رونا ہے.... تمھارے بنا اب سارا کا کوئی وجود نہیں، نوشی مر چکی ہے مبین اور وہ کبھی زندہ نہیں ہو سکتی.... مرے ہوئے لوگ زندہ نہیں ہوتے مبین_"اس کے سینے پر سر رکھے وہ مبین کی شرٹ کے بٹن چھوتے ہوئے بھیگی مگر پر سکون آواز میں کہہ رہی تھی اور مبین ساکت سا اس کی ساری باتیں سن رہا تھا_____

"تمھارے سینے سے لگی یہ لڑکی بس سارا ہے سارا مبین.... وہ سر سے پیر تک اب مبین کی ہے، اس کے لئے مبین اور کوئی نہیں...." نوشی نے سر اٹھا کر اپنی بڑی بڑی کاجل مسکارے اور لائنر سے سجی آنکھیں مبین کے چہرے پر گاڑ دی، مبین کو ان آنکھوں میں بس اپنا ہی عکس نظر آیا تھا .....

"اب تم بتاؤ کیا تمھیں یہ سارا قبول ہے اور نہیں بھی ہے تو بھی میں تمھارا پیچھا چھوڑنے والی نہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے ایک یہی شخص ہے جو مجھے زندگی کی ہر مشکل میں میرا محافظ بن کر کھڑا رہیں گا، ساری دنیا بھی مجھے چھوڑ دے مگر یہ شخص ہے نا یہ کبھی میرا ہاتھ نہیں چھوڑیں گا_"نوشی نے بولتے بولتے اپنی بانہیں اٹھا کر اب تک چپ کھڑے مبین کے گلے میں ڈال کر اسے جیسے زندگی کی نوید سنا دی تھی، یہ خوشی کا احساس تھا کی اچانک ملی اس محبت کے اعجاز کا کہ مبین خود کو کچھ کہنے کے قابل ہی نہیں کر پا رہا تھا، بس دونوں ہاتھ اٹھے اور نوشی کی کمر میں جا پڑے، نوشی کھل کر مسکرا دی_____

"اور اگر اب بھی گاؤں جانا ہے نا تو میں نے بھی اپنا سامان پیک کرنا ہے.... میں بھی تمھارے ساتھ چل رہی ہوں، بھلے تمھاری جتنی قابل نہیں مگر اتنی پڑھی لکھی تو ہوں ہی کی ایک دو آسان آسان سبجیکٹ تمھارے اسکول کے بچے کو پڑھا سکوں.... " وہ ایک دم سے شرارت سے بولتی ہوئی اس سے الگ ہو کر دور جانے ہی لگی کی مبین نے اس کی کمر پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچ لیا، نوشی پھر سے اس کے سینے سے آ ٹکرائی .....

"کوئی آسان سا محبت کا سبجیکٹ مجھے بھی سکھا دو کہ میں اس قابل ہو جاؤں کی تم سے کوئی محبت بھرا اظہار کر سکوں جو میرے دل میں برسوں سے بسا ہوا ہے_"خود کو دیکھتی نوشی کی پیشانی پر اپنی پیشانی ٹکا کر وہ بہت مدھم آواز میں بولا تھا... آنکھیں بند تھی اور اس کی گرم سانسیں نوشی کے چہرے کو چھو رہی تھی_____

"تمھیں تو آسان سبجیکٹ بھی سمجھ میں نہیں آنے والے.... جاؤ جا کر پہلے اپنے دماغ کا علاج کرواؤ، عظیم بننے کا بڑا شوق ہے نا تمھیں_"وہ ان سانسوں سے پگھل کر موم ہو جاتی کی اس نے پوری قوت سے مبین کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور دھکیل دیا اور مڑ کر جانے کے لئے قدم بڑھائے کی مبین نے تیزی سے بڑھ کر اس کا دوپٹے کا سرا اپنی انگلیوں میں جکڑ لیا، نوشی ٹھہر گئی مگر مڑی نہیں_____

"میں عظیم نہیں بس تمھاری محبت میں ہر قربانی دینے کے لئے تیار تھا_" وہ بولتا ہوا اسی طرح اس کا آنچل تھامے تھامے قریب ہو گیا، اتنا قریب کی نوشی نے اس کے ہاتھوں کو اپنی کمر میں بندھے ہوئے محسوس کیا تھا

"کیا میں تمھاری اتنی محبت کے قابل ہوں مبین_" نوشی نے گھوم کر اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا لیا

"میری آنکھوں میں دیکھو سارا، تمھیں تمھاری حیثیت پتہ چل جائے گی_" اسے اپنے بازوؤں میں بھرتے ہوئے مبین کی آواز محبت سے لبریز تھی، دونوں کتنے ہی لمحے ایک دوسرے کی دھڑکنوں کو سنتے ساری دنیا کو بھلائے ہوئے تھے

"مجھ سے اتنے شکوے کر لئے جناب نے اپنے بارے میں کیا خیال ہے، میری جان نکالی ہے تم نے_" وہ سارا کو سینے سے لگائے لگائے ایک دم سے بولا تو نوشی زور سے ہنس دی... ہر دکھ سے پاک سچی ہنسی، مبین کا دل اندر تک شانت ہو گیا_____

"مجھے ستا کر ہنسا جا رہا ہے_" اس کے چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے مبین نے مصنوعی خفگی سے اسے دیکھا_____

"وہ تمھاری سزا تھی اس لئے، آئندہ ایسا خیال بھی دل میں لایا نا تو تمھارا حشر بگاڑ دوں گی_" ایسا ناز و انداز مبین پر اس کا یہ روپ بجلی بن کر گرا تھا .....

"اور سزا کے طور پر یوں سج سنور کر تم تو ویسے بھی میرا حشر خراب کر چکی ہو_" ان کالی آنکھوں میں مچلتے جذبات کے طوفان نے نوشی کو ساری شوخی بھلا کر گھبرانے پر مجبور کر دیا... اس کی ٹھوڑی پر مبین کی گرفت سخت ہو گئی اور پل پل جھکتے مبین کے چہرے کو روکنے کے لئے وہ شرم اور گھبراہٹ سے بول اٹھی .....

"مبین پہلے فریش ہو کر ڈنر تو .....

"اب کچھ نہیں.... " وہ کہہ کر جھکا تھا اور نوشی کے سرخ لبوں پر اپنے ہونٹوں کا قفل لگا دیا، نوشی کی آدھی بات اس کے ہونٹوں میں ہی رہ گئی، مبین کے لمس میں اتنی محبت تھی کی نوشی اس لمس میں کھو کر سارے غم بھول گئی.... وہ سراپا محبت تھا اور یہ اس نے ثابت کر دیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

مبین بغیر پلکیں جھپکے اپنے قریب سوئی ہوئی نوشی کو ٹک ٹکی باندھیں مسلسل دیکھتا جا رہا تھا، اسے اب بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کی وہ اتنا خوش نصیب بھی ہو سکتا ہے کی نوشی مکمل طور پر اس کی ہو گئی، اس نے اسے محبت جیسی قیمتی شئ اس کے جیسے حقیر کو بخش دی .....

نوشی اس کی محبت کی بارشوں میں سرابور ہو کر پر سکون سی مدہوش نیند سو رہی تھی مگر مبین ایک لمحے کے لئے بھی سو نہیں پایا تھا، رہ رہ کر لگتا کی جیسے یہ خواب ابھی ٹوٹ جائے گا اور پھر حقیقت اپنی تلخیوں سمیت اسے عرش سے فرش پر گرا دیں گی_____

"اے میرے اللہ تو کتنا مہربان ہے_" وہ دل سے اپنے رب کا شکر گزار ہوا تھا، اس نے جھک کر نوشی کی پیشانی چھوئی تو نوشی سوتے سوتے میں ہلکے سے مسکرا دی، مبین نے جھک کر اس مسکراہٹ کو چھونا ہی چاہا تھا کی بیل کی آواز اس کے کانوں میں گئی ....

"اس وقت کون ہو سکتا ہے_" مبین نے تعجب سے گھڑی دیکھی اور نوشی کی نیند ناٹوٹے اس خیال سے بہت تیزی سے وہ بیڈ سے اتر کر اپنی شرٹ اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھا تھا.... گیٹ کی طرف بڑھتے بڑھتے اس نے شرٹ کے بٹن بند کئے اور بہت تیزی سے گیٹ کا لاک کھولا تھا_____

"فائق..." مبین کو اس وقت فائق کو گیٹ پر کھڑا دیکھ کر شاک لگا تھا... فائق کی آنکھیں لہو رنگ تھی مگر چہرہ ہر احساس سے خالی .....

"سوری، تمھیں اس وقت ڈسٹرب کیا، بس تمھاری ایک امانت تھی میرے پاس وہی لوٹانے آیا ہوں_" حیران پریشان کھڑے مبین سے بولتا وہ بڑی دقت سے مسکرایا اور مبین کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ اپنی کار تک گیا اور بیک ڈور کھول کر اس نے سیٹ پر آرام سے سوئی ثمین کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر کار سے نکال لیا.... جھک کر اپنی کانچ سی گڑیا کے چہرے پر کئی بوسے لئے اور پھر اسے اسی طرح بازوؤں میں لے کر وہ گیٹ پر بت بنے مبین تک آیا تھا_____

"میرے پاس اس سے قیمتی شئ اور کچھ نہیں تھی مبین جو میں تمھیں دے سکتا، آج سے ثمین تمھاری اور سارا کی بیٹی_" اپنے جگر کا ٹکڑا مبین کی گود میں ڈال کر وہ کوئی اور بات کہے سنے بغیر مڑ گیا_____

"فائق میری بات ....

"کچھ مت کہو مبین... پلیز کچھ مت کہنا" وہ مڑا اور زخم زخم ہوتا مسکرایا..." میں جارہا ہوں یہاں سے، تم سب کی زندگی سے، میں بھول گیا تھا میں نے غلطی نہیں کی تھی گناہ کیا تھا، مجھ سے قتل ہوا تھا اور قتل کی سزا ہوتی ہے معافی نہیں..." اس کی آنکھوں میں دکھوں کی تہہ جمی ہوئی تھی اور ہونٹوں پر ٹوٹے کانچ سی ہنسی

"فائق ایسا مت کہو...." مبین کا رحمدل دل تڑپ اٹھا دوست کے غم پر..... وہ سمجھ نہیں پارہا تھا کی فائق کو تسلی دے یا اس سے اتنی قیمتی شئ بخشنے پر شکریہ کہے

"میں ٹھیک ہوں مبین، میرے جیسے انسان کو کبھی موت بھی نہیں آئے گی جب تک وہ عذابوں کی مدت نا پوری کرلیں...." فائق زخم زخم دل کو سنبھالتا سنجیدہ ہو گیا...."بس اب میری اللہ سے یہی دعا ہے اللہ تم دونوں کو بہت خوش رکھے کبھی کسی کی بری نگاہ تم دونوں پر نا پڑے...." فائق نے مبین کے دونوں کاندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے اور ایک گہری سانس لے کر دل کو سنبھالا پھر جھک کر مبین کے بازوؤں میں سوئی ثمین کی پیشانی ایک

بار پھر سے چومی، آنکھوں کے گوشے پھر سے نم ہو گئے، سیدھے ہوتے ہوئے اس نے مبین کو دیکھا

"یہ بھی نہیں کہوں گا کہ ثمین کا خیال رکھنا کیونکہ جانتا ہوں مجھ سے زیادہ تم اسے خوش رکھوں گے..." ثمین کی طرف دیکھ کر اس نے گیٹ کے اس پار دیکھا جہاں ایک آخری بار وہ اس ہستی کو دیکھنے کی حسرت پوری کرنا چاہتا تھا جس کے لئے وہ زندگی بھر کا روگ پال چکا تھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا .....

اس سے پہلے کی دل کا درد آنسو بن کر آنکھوں سے بہہ جاتا وہ تیزی سے مڑا اور کار میں بیٹھتے ہی کار وہاں سے بھگا لے گیا... مبین کچھ دیر ساکت سا وہی کھڑا رہا تھا پھر سانس اس کے ہونٹوں سے آہ بن کر نکلی اور اس نے ثمین کی طرف دیکھا... معصوم فرشتہ سی ان کی کانچ سی گڑیا .....

فائق نے جو آخری قربانی دی تھی اس نے سب کو ہرا دیا تھا... دوسری قربانیاں دی جا سکتی ہیں مگر اولاد کی قربانی دینا ہر کسی کا حوصلہ نہیں ہو سکتا، فائق نے یہ قربانی صرف اور صرف نوشی کی خوشی کے لئے دی تھی، اپنی اپنی جگہ پر ان تینوں میں سے کون سب سے زیادہ محبت کرتا تھا شاید وہ تینوں کبھی نہیں بتا سکتے_____

وہ ثمین کو لئے لئے گیٹ بند کرتا مڑ کر برآمدے تک آیا تھا کی دروازے کی آڑ سے نوشی نکل کر باہر آ گئی، مبین کی آنکھیں اس کی نم ہوتی آنکھوں سے ٹکرائی تو وہ اداسی سے مسکرا دیا .....

"سارا ہماری بیٹی ہمیشہ کے لئے ہمارے پاس آ گئی ہے_" اس نے کچھ نہیں کہا بس اتنا کہہ کر اس نے ثمین کی جھک کر پیشانی چھوئی، نوشی آہستہ آہستہ آگے بڑھی اور اس نے مبین کے بازوں پر ہاتھ رکھ ثمین کے سر کو پیار سے چھوا تھا، مبین نے ثمین کو اپنے دائیں شانے سے لگا لیا اور بائیں ہاتھ کو بڑھا کر نوشی کو اپنے حصار میں لے کر شانے سے لگا لیا وہ تینوں اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ گھر کے اندر چلے آئے تھے_____

ان تینوں کی دنیا ایک دوسرے کے ساتھ جیسے مکمل ہو گئی تھی.... ان دونوں نے ایک دوسرے کو اتنا پیار دیا کی وہ اپنی پچھلی زندگی کے سارے دکھ بھلا گئے، ثمین کی چھوٹی چھوٹی شرارتیں اس کی کھکلاہٹیں ان کی زندگی میں اور بھی رنگ بھر دیتی..... سب کچھ آسان ہو گیا، سارے دکھ مٹ گئے مگر ان دونوں کو ہی معلوم نہیں تھا ابھی انہیں ایک اور بڑی قیامت سے گزرنا تھا .....

ابھی کچھ آزمائشوں کا اور سامنا کرنا تھا، اس بار کی آزمایش نوشی کے لئے اور سخت ہوئی تھی، اس بار صرف فائق ہی نہیں زین بھی اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا، ایک بار پھر سے سب کچھ دہرایا گیا زندگی نے بڑے دردناک انداز میں کروٹ بدلی .....

کسی نے ان کے شانے پر اپنے ہاتھ رکھے تو مبین نے چونک کر صوفے پر سیدھے ہو کر تیزی سے مڑ کر شانے پر ہاتھ رکھنے والے کو دیکھا ....

"بیٹی کو چھوڑ کر چلے آئے یہ جانتے ہوئے بھی کہ بیٹی تمھیں ناپا کر پریشان ہو جائے گی_" فائق اداس مسکراہٹ سے بولتے ان کے سامنے آ کر بیٹھ گئے، مبین نے تیزی سے اپنی گیلی آنکھیں انگلیوں کے پوروں سے صاف کرتے ہوئے فائق سے پوچھا .....

"تم یہاں کیسے، ثمین خیریت سے ہے نا_" فائق کو یہاں دیکھ کر وہ سب بھول کر اب بس ثمین کے لئے پریشان ہو چکے تھے_____

"بالکل خیریت سے ہے، بس تمھارا بار بار پوچھ رہی تھی اس لئے مجھے یہاں آنا پڑا_" فائق سادگی سے کہہ کر چاروں طرف دیکھتے مبین کے پاس ہی سوفے پر بیٹھ گئے_____

"کال کر دیتے فائق، تمھاری طبیعت بھی تو ٹھیک نہیں ہے، ایلیار نے تمھیں آنے ہی کیسے دیا_" مبین اب بھی پریشان سے فائق کے لئے پریشان تھے، جن کی طبیعت اب بھی پوری طرح سنبھلی نہیں تھی_____

"ایلیار نگار سے ملنے گیا ہے_" فائق تھکے تھکے انداز میں سوفے کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند چکے تھے، جب جب بھی وہ اس گھر میں آتے نوشی کی یاد اور بھی شدت سے انہیں تڑپانے لگتی تھی، مبین کی لاعلمی میں انہوں نے یہ گھر خریدا تھا، یہاں انہیں نوشی کی خوشبو بسی ہوئی محسوس ہوتی تھی_____

"اور تم نے اسے روکا بھی نہیں_ "مبین ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بہت سنجیدہ تھے .....

"اب یہ آخری جنگ ہے مبین... میں دیکھنا چاہتا ہوں نگار ایلیار کی نفرت کیسے برداشت کر سکتی ہے_ "فائق بند آنکھوں سے نوشی کے عکس میں کھوئے ہوئے سرد آواز میں بول رہیں تھے، مبین کچھ نہیں بولے بس ان کی شکل دیکھتے ہوئے آنے والے کسی اور قیامت کے ٹلنے کی دعا کر رہے تھے_____

"فائق کیا بات ہے، بہت اداس سے لگ رہے ہو_ "ابھی تک ویسے ہی آنکھیں بند کر کے نیم دراز غمگین نظر آتے فائق کے کاندھے پر مبین نے نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے پوچھا_____

"پتہ نہیں کیوں مبین آج دل بہت بے قرار ہے، آج پھر نا جانے کیوں سب نئے سرے سے یاد آرہا ہے...."
فائق آنکھیں کھول کر سیدھے بیٹھ گئے اور اپنی پیشانی دو انگلیوں سے مسلی، دل بوجھل سا ہو رہا تھا .....

"اپنے آپ کو اس گناہ کے احساس سے نکال لو فائق، بہتر محسوس کروں گے_ "مبین ان کی کیفیت سمجھتے ہوئے نرمی سے اب بھی ان کا شانہ سہلا رہے تھے، وہ جانتے تھے فائق یہاں اس گھر میں آکر اور بھی بے قرار ہو جاتا تھا، نوشی کی یاد اسے اپنا جرم یاد دلا دیتی ہے_____

"شاید یہ گناہ کا احساس کبھی ختم نا ہو مبین، میرے قصور کم تو نا تھے_ "فائق نے زرا کی زرا سا سر اٹھا کر ان کا چہرہ دیکھا اور پھر سے سر جھکا لیا، آنکھیں شدت سے بھیگی تھی_____

"شاید تم صحیح کہہ رہے ہو فائق.... کبھی کبھی مجھے بھی لگتا ہے، اس کہانی میں میرا بھی کہیں نا کہیں تھوڑا بہت قصور ضرور ہے... اگر میں ہوٹل والا حادثہ زین کو بتا دیتا یا نگار کے خلاف ثبوت اکٹھا کر کے زین کو دے دیتا تو شاید نگار کبھی کامیاب نہیں ہوتی یا تمھیں ہی اس رات بجائے چھپانے کے سب بتا دیتا... تو شاید سب کچھ اس

طرح نا ہوتا_ "مبین فائق کی طرف دیکھتے ہوئے بہت آہستہ آواز میں کہتے ہوئے شرمندگی سی محسوس کر رہے تھے، جو کچھ ثمین کے ساتھ ہوا انہیں پریشان کر چکا تھا.... ان کی ندامت پر فائق تڑپ گئے ....

"ہمارے اور خود کے حالات کو ایک ساتھ مت جوڑو مبین، تم بے قصور ہو اور ہم گناہ گار_ "ان سے بول کر وہ پھر سے سوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر نم آواز میں بولنے لگے.... " اس کہانی میں تمھارا کبھی کوئی قصور نکلتا ہی نہیں، تم تو ہمیشہ سے نوشی کی ہر مشکل پر اس کے ساتھ تھے، جب جب اس پر کوئی آفت آئی تم اس کے محافظ بن گئے اور ایک ہم تھے....." فائق کی آواز ناچاہتے ہوئے بھی بھرائی تو انہوں نے ہونٹ بھینچ لئے، مبین بس ان کا چہرہ افسوس سے دیکھ رہے تھے.....فائق نے بڑی مشکل سے پھر سے خود کو بولنے پر آمادہ کیا ....

"اس کہانی میں صرف نگار اور سمرا گناہ گار ثابت نہیں ہوتی مبین بلکہ میں اور زین بھی پوری طرح سے اس گناہ میں شامل ہے، دو عورتوں کی لڑائی میں ہم مردوں نے کیا کیا، اپنی جھوٹی غیرت کو سربلند کرنے کے لئے ایک بے گناہ کو بے موت مار ڈالا، ہم دونوں ہی اپنی اپنی جگہ عشق کے دعوے دار تھے مگر جب یہ عشق کو نبھانے کا، اس کی سچائی ثابت کرنے کا موقع آیا تو کیا کیا ہم نے، نوشی کے اعتبار کا ہی خون کر ڈالا، اسے جیتے جی مار ڈالا... دو

عورتوں کے حسد میں اپنے ہی دل کو راکھ کر ڈالا_" بولتے بولتے انہوں نے جلتی ہوئی آنکھیں بند کر لی، دو آنسو لڑھک کر کنپٹی کے سفید بالوں میں جذب ہو گئے ....

" زین سے زیادہ تو میں گناہ گار ہوں نوشی کا، بیوی تھی وہ میری، میری محبت کے ساتھ ساتھ عزت، اور اسی عزت کو سب کے سامنے میں نے رسوا کر ڈالا، ہم سب نے مل کر اسے تباہ کیا اس کی بربادی میں ہم چاروں کے ہاتھ ہے مبین، ہم چاروں کے_" آنسو ان کی آنکھوں کے کنارے سے بہتے ہوئے کنپٹی کے بالوں میں جذب ہونے لگے، مبین دم سادھے پہلی بار ان کے منھ سے یہ سب سن رہے تھے_____

"بہت دعوے کئے تھے میں نے نوشی سے، کبھی اسے تنہا نا کرنے کا، ہمیشہ ساتھ نبھانے کا مگر میں ہر وعدے کو نبھانے میں بری طرح سے ہار گیا..... حقیقت کھلی بھی تو سب کچھ میرے ہاتھوں سے نکل چکا تھا، میں کیا کرتا سب تو لٹا چکا تھا.... نوشی نے مجھ سے پوچھا تھا کی میں نے کیوں اس کی موت کا یقین کر لیا، کیوں اس کی قبر کا نشان نہیں ڈھونڈا..... آخر اس سے کس منھ سے کہتا کی کیا میں اس قابل رہ گیا تھا کی اس کی قبر پر جا سکتا.... نوشی کے لئے ایک سمرا سے حساب مانگ کر کیا کرتا، کیا میں وقت واپس پلٹا سکتا تھا، نہیں نا اس لئے سمرا کا مقدمہ اللہ پر

چھوڑ کر میں ثمین کو لے کر دوبارہ شہر آ گیا، اماں بھی نہیں رہی تھی اور اچھا ہی ہوا ورنہ وہ کیسے برداشت کرتی سب_ "وہ کچھ لمحے کے لئے چپ ہوئے اور مبین ان کے چہرے پر کرب کی تہہ دیکھ کر خود بھی بہت دکھی ہو چکے تھے....

"اور ایک دن جب نوشی کو زندہ دیکھا تو چاہا کی ایک بار پھر محبت کو پھر سے اپنی مٹھی میں قید کر لوں مگر جو محبت میرے اپنے گناہ کی وجہ سے چھین چکی تھی وہ اللہ مجھے بخش ہی نہیں سکتا تھا، وہ تمھاری نیکیوں کا انعام بن کر تمھیں سونپی جا چکی تھی_ "فائق کی طرف دیکھتے ہوئے مبین بالکل ساکت سے تھے، وہ کیا کہہ سکتے تھے، سچ تو یہ تھا کی تقدیر نے ان تینوں کو ہی آزمایا تھا .....

"پھر بہت مشکل سے میں نے خود کو سنبھالا اور ایک فیصلہ لے لیا کی میں ثمین کو تم دونوں کو سونپ دوں گا، میرے پاس اس سے قیمتی چیز کوئی اور تھی نہیں... پھر تم دونوں کو ثمین سونپ کر میں ہمیشہ کے لئے اس ملک سے چلا گیا یہ سوچ کر اب کبھی بھی تم تینوں کی زندگی میں واپس نہیں آؤں گا..." انہوں نے رک کر سانس لی .....

"مگر ہم سب کو تقدیر نے ایک بار پھر ملا دیا.... کچھ سال یونہی بیٹے تھے کہ ایک دن کسی ہاسپٹل سے فون آیا تھا، سمرا وہاں لاوارثوں کی طرح پڑی زندگی اور موت سے جنگ لڑ رہی تھی اور مجھے بلا رہی تھی، اس بار میں بے حس نہ بن سکا، کیسی بھی تھی وہ میری ماں جائی تھی، میں واپس آ گیا اور ہاسپٹل میں اپنے کئے کہ سزا کاٹتی سمرا کا حال میری روح کو تک کو تڑپا گیا.... خود کی لگائی حسد کی آگ میں وہ بری طرح سے جل رہی تھی، تڑپ رہی تھی، چیخ چیخ کر معافی مانگتی، وہ عبرت کی مثال بن چکی تھی... اس نے پچھتاوے کی آگ میں جلتے ہوئے صرف مجھے ہی نہیں، تمھیں اور یہاں تک زین کو بھی معافی مانگنے کے لئے بلایا تھا.... یاد ہی نا مبین سب_ "فائق بولتے بولتے کہیں دور ماضی میں کھوئے تھے اور مبین کو بھی سب یاد آنے لگا، جب ایک بار پھر قسمت نے ان تینوں کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کر دیا تھا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"مجھے معاف کر دے زین بھائی مجھے معاف کر دے... میں نوشی کی جلن میں پاگل ہو گئی تھی، میں نے...." سمرا زین کے سامنے ہاتھ جوڑے ایک ایک کر کے اپنے سارے جرم کا اعتراف کرتی گئی، وہ ساری سازشیں جو نگار اور اس نے مل کر نوشی کے خلاف رچائی تھی، ہوٹل سے لے کر نوشی کو مارنے تک کی.... اور زین بت بنا سب سن رہا تھا، اس کے ساتھ اتنا گھناؤنا کھیل کھیلا گیا اور وہ ایک پل کے لئے بھی یہ نا سمجھ سکا کی سب کچھ جھوٹ بھی ہو سکتا ہے، سازش ہو سکتی ہے، کسی کی چال ہو سکتی ہے.....

"بھائی مجھے معاف کر دے، بھائی میں جل رہی ہوں تڑپ رہی ہوں.... بھائی خدارا مجھے ایک بار نوشی سے ملا دے، میں جب تک اس سے معافی نہیں مانگ لوں گی، مجھے موت نہیں آئیں گی.... بھائی نوشی سے کہے مجھے معاف کر دے، بھائی اسے بلائے، اسے میرے سامنے لے کر آئے_" سمرا چیخ رہی تھی، چلا چلا کر معافیاں مانگ رہی تھی، رو رو کر فائق کا ہاتھ تھام کر فریاد کر رہی تھی مگر وہ کیا کر سکتا تھا، وہ نوشی پر سے اپنا اختیار کھو چکا تھا، فائق نے نم آنکھوں سے مبین کی طرف دیکھا ....

کچھ دوری پر سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا مبین کا دل سمرا کی حالت دیکھ کر ہمدردی سے بھر گیا مگر فل حال وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا.... حسد اور نفرت نے آج سمرا کو کہاں لا کھڑا کیا تھا، کون سا ایسا ظلم نا تھا جو اس نے نوشی پر نہیں ڈھایا تھا، ہر وہ گرا ہوا الزام نوشی پر لگا کر ثابت کیا جس سے نوشی کی عزت دنیا والوں کے سامنے تار تار ہو گئی..... مگر اس نے کبھی یہ نہیں سوچا تھا کی جب خدا کی لاٹھی پڑتی ہے نا تو انسان کو کہیں پناہ نہیں ملتی اور سمرا اسی عبرت کی مثال بنی بستر مرگ پر اسی نوشی سے معافیاں مانگنے کے لئے تڑپ رہی تھی، جس سے ساری زندگی اس نے نفرت کی تھی .....

سمرا سے ہوتے ہوئے اس کی نگاہ مجسمہ بنے زین کے چہرے پر گئی، اب بھی وہ ویسا ہی شاندار ویسا ہی وجیہہ مگر اس کی جگمگاتی آنکھیں اب کسی بھی خوشی سے خالی نظر آ رہی تھی، اس کی وہی آنکھیں آج تو نئے درد سے بھی آشنا ہو چکی تھی، وہ درد جو اب اسے کبھی چین سے جینے ہی نہیں دیں گا .....

مبین اسے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا کی اسی وقت زین کی نگاہیں مبین کی آنکھوں سے ملی اور احساس ندامت سے کبھی نا اٹھنے کے لئے جھک گئی_____

"مبین مجھے معاف کر دو مبین.... میں نے تم پر بھی بہت بڑا الزام لگایا.... تمھارے دامن کو بھی داغ دار کروادیا، مبین مجھے معاف کر دو، میں تمھاری گناہ گار ہوں مبین بہت بڑی گناہ گار_" سمرا اب رو رو کر اس سے معافی مانگ رہی تھی، مبین نے بس اپنے ہونٹ بھینچ لیے کہنے کے لئے کچھ رہا بھی نہیں تھا.... سمرا کا چیخنا چلانا بہت بڑھ گیا تو ڈاکٹر نے اسے بیہوشی کا انجیکشن لگا کر خاموش کروادیا... سمرا بیہوشی کی حالت میں چلی گئی تو وہ تینوں ہاسپٹل روم سے نکل آئے .....

"مبین...." مبین ان دونوں کو چھوڑ کر گیٹ کی طرف بڑھا ہی تھا کی اپنے پیچھے زین کی شکستہ آواز سن کر وہ آہستہ سے پلٹا .....

"بولئے زین علی صاحب کیا کہنا ہے آپ کو_" اس کی آواز میں ناچاہتے ہوئے بھی کڑواہٹ گھل گئی، زین کے دئے گئے بے اعتباری کے زخم اب بھی بہت گہرے تھے... بہت ناز تھا اسے اپنی دوستی پر مگر اس دن زین کی

نادانی کی وجہ سے ان کی دوستی میں جو شگاف پڑے تھے وہ اب کبھی بھر نہیں سکتے تھے، فائق دونوں کو دیکھتے ہوئے سنجیدہ تھے_____

"مبین میں بہت شرمندہ ہوں، میں....." احساس شرمندگی تھی یا احساس جرم یا اپنی بربادی کا خیال زین کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہ گیا تھا، جملے ادھورے رہ گئے .....

"شرمندہ... " مبین تلخی سے ہنسا اس کی ہنسی تلخ ہونے کے ساتھ دکھ سے بھی لبریز تھی، فائق نے سر اٹھا کر مبین کو دیکھا، آج مبین کو دیکھا تو سارے زخم پھر سے ہرے ہونے لگے پھر سے سب یاد آنے لگا..... ادھر زین کی آنکھوں میں سرخی چھانے لگی، مبین چند قدم کا فاصلہ مٹا کر زین کے روبرو آکر کھڑا ہو گیا_____

"بس شرمندہ ہو زین تم.... کیا تمھارا جرم اتنا ہی سا تھا کی تم شرمندگی کی رٹ لگا کر دلوں پر لگے زخم پر مرحم رکھ دوں گے_"وہ طنزیہ مسکراہٹ سے زین کے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا .....

"یاد کرو وہ دن زین.... میں نے کتنا چاہا تھا کی بس ایک بار تم میری بات سن لو، بس ایک بار ٹھنڈے دل و دماغ سے ایک بار صرف ایک بار مجھ پر اعتبار کرنے کی کوشش کر لو مگر تم نے ایک نا مانی، ایک بھی نا سنی کیونکہ تمھیں جو دکھایا گیا تھا بس اس پر یقین تھا ہے نا_"وہ سر جھٹک کر درد سے ہنسا تو زین کی سرخ آنکھوں میں نمی سی جھلکی .....

"ہم کتنے سالوں سے ساتھ تھے زین کتنے سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے تھے، کیا اس دوستی کا مان رکھ کر تم مجھ پر اعتبار نہیں کر سکتے تھے... تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے، مجھے ذلیل کرتے ہوئے تم نے ایک بار بھی اپنی اور مبین کی برسوں کی دوستی پر رحم نہیں کھایا..." مبین کے الفاظ زین کو زمین میں گاڑے جا رہے تھے اور فائق دونوں کو دیکھتے ہوئے اپنے بھی ہر جرم کا شمار کر رہے تھے_____

"چلو ایک بار مان بھی لوں کہ ایک مرد ہونے کے ناتے مجھ پر اعتبار نہیں تھا...مجھے تم نے جو سمجھا وہ سمجھا مگر کیا اپنی محبت پر بھی یقین نہیں تھا زین... " زین نے کرب سے آنکھیں بند کر لی، نوشی کا ذکر ہو اور فائق کا دل نا تڑپے یہ کہاں ہو سکتا تھا، اس کی آنکھوں میں بھی وہیں تڑپ اتری جو زین کی آنکھوں میں بھی تھی .....

"ایک بار تم اس معصوم کی آنکھوں میں دیکھ کر یقین کر لیتے، ایک بار اس کے آنسوؤں پر رحم کھا لیتے تو زین آج ہم تینوں اس مقام پر ایک دوسرے کے سامنے معافیاں مانگتے نا کھڑے ہوتے.... تم مہینوں سے اسے جانتے تھے اس کے ساتھ کتنے لمحے بتائے تھے، ایک پل کو بھی اس کی معصومیت پر تم کو شک ہوا تھا، وہ لڑکی تمھیں دھوکے باز لگی تھی زین... " مبین کی آواز اب غصے سے اونچی ہو گئی، ان تینوں کو یہ بھی ہوش نہیں تھا کی وہ لوگ کہاں کھڑے ہیں، آنے جانے والے لوگ ان تینوں کی طرف متوجہ ہو رہے تھے .....

"زین علی کاش تم نے دوستی یا محبت کسی ایک پر بھی اعتبار کر لیا ہوتا تو.... یہاں اس ہاسپٹل میں کوئی سمرا نہیں ہوتی، کوئی فائق خالی دامن نا ہوتا.. کوئی زین میرے سامنے یوں ہارا ہوا نا کھڑا ہوتا اور..." وہ ایک پل کے لئے

تھما..." سب کچھ برباد کر کے بھی نگار آج بھی ہر جرم سے بری الذمہ نا ہوئی ہوتی_ جس کا اس کہانی میں سب سے بڑا قصور ہے وہ کتنے آرام سے زندگی جی رہی ہے کبھی تم نے سوچا ہے زین.... اس نے سب کو برباد کر دیا مگر وہ تو آباد ہی ہے... ہے نا زین صاحب.." وہ ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ لئے زین کے ارد گرد آگ بھڑکا چکا تھا.. اس نے مٹھیاں بھینچ لی اور لہو رنگ آنکھوں سے مبین کو دیکھتے ہوئے بہت تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھا تھا... مبین کی باتوں نے زین کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا آج شدت سے احساس ہوا وہ کتنا گرا ہوا نکلا.... کتنی زندگیاں برباد ہو گئی ہے اس کی وجہ سے اور جو ان سب بربادیوں کی وجہ تھی وہ اس کے گھر میں، اس کی زندگی میں، سکون سے اس کے ساتھ ہر روز ایک نیا دھوکا کرتے ہوئے اس کے ساتھ رہ رہی تھی_____

"زین کہاں جا رہیں ہو تم..." خاموش کھڑے فائق نے تیزی سے بڑھ کر زین کا بازوں تھام کر اسے روکا تھا... " کہاں جا رہے ہو، کیا کرنا چاہتے ہو تم_" فائق اس کی آنکھوں میں جھلکتے طوفان سے خائف ہوا تھا، سب کچھ کھو چکا تھا وہ نہیں چاہتا اب اپنا دوست بھی کھو دے_____

"میں آج اس عورت کا خون کر دوں گا، اتنے سالوں سے وہ مجھے دھوکا دے رہی ہے، اس نے میری محبت، میری نوشی کا قتل کیا ہے نا تو میں اسے مار ڈالوں گا آج_" وہ اپنے آپ میں نہیں تھا فائق کی گرفت سے خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ بپھرا ہوا تھا آنکھوں سے جیسے لہو ٹپک رہا تھا_____

"اور پھر کیا ہو گا کیا نوشی تمھیں واپس مل جائے گی، نہیں کبھی نہیں ملیں گی.. بلکہ تمھارے اس فعل سے ایک بار پھر سب کی زندگیوں میں طوفان آجائے گا اور اپنے بیٹے کے بارے میں کچھ سوچا ہے تم نے اس کا کیا ہو گا..... "فائق نے زین کو تھام کر غصہ سے جھنجھوڑ کر ہوش میں لانا چاہا_____

"تم کیا چاہتے ہو میں اس عورت کو چھوڑ دوں جس نے اتنا بڑا کھیل کھیلا میرے ساتھ، اتنے سالوں سے مجھے دھوکے میں رکھ کر میرے جذبات سے کھیلتی رہی، نہیں فائق میں اس دھوکے باز عورت کو نہیں چھوڑوں گا_" زین نے جھٹکے سے اپنا بازوں فائق کے ہاتھوں چھڑا کر اسے دور دھکیلا، فایق اس کی جنونیت سے ششدر سا ہو گیا، مبین نے ہونٹ بھینچے اور پاس آکر ایک ہی جھٹکے میں بپھرے ہوئے زین کا کالر دبوچ لیا .....

"خود کے ساتھ تم کیا کروں گے زین علی... تم تو اس سے بڑے دھوکے باز نکلے.... تم نے بھی تو نوشی کو دھوکا دیا تھا، اس دھوکے پر تمھارے ساتھ کیا کیا جائے_" مبین کے دہکتے ہوئے الفاظ زین بالکل ساکت ہو گیا، وہ جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا... نزدیک کھڑے سارا تماشا دیکھتے فائق کو زین کی حالت کا پورا اندازہ تھا کی آج ان الفاظوں سے زین کے دل پر کیا گزری ہو گی، جو سچائی جاننے کے بعد اب تک اس کے دل پر گزر رہی تھی .....

زین کچھ نہیں بولا تھا بس وہیں زمین پر وہ گھٹنوں کے بل گرا تھا.... اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رویا تو مبین کو اس کی بے بسی اور بکھری حالت نے دکھ میں مبتلا کر دیا تھا، وہیں فائق کی آنکھوں میں بھی آنسو آ چکے تھے_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"بابا... بابا.. کہاں تھے اب تک آپ_"وہ جیسے اپنے چھوٹے سے آشیانہ میں داخل ہوا ثمین دوڑ کر اس کے قدموں سے لپٹ گئی اور مبین نے اسے اپنی گود میں اٹھالیا .....

"کہاں تھے اب تک، ہم دونوں کب سے منتظر تھے لیکن صاحب کو اپنے کاموں سے فرصت ہی نہیں_"نوشی بولتے ہوئے کچن سے نکلی، ہاتھ آٹے سے سنے ہوئے تھے اور چہرے پر پرسکون مسکراہٹ، اسے دیکھ کر مبین کے غموں سے جلتے تڑپتے دل کو سکون سا میسر ہو گیا_____

"سوری یار، آفس میں کام تھا...." معذرت خواہانہ انداز میں نوشی سے کہہ کر وہ ہلکے سے مسکرایا، اب دیر سے آنے کی کیا وجہ بتاتا_____

"آفس میں کام تھا... " نوشی اس کی نقل اتار کر منھ بناتی روٹھ کر کچن میں پھر سے گم ہو گئی ....

"آپ کی آنٹی پھر سے ناراض ہو گئی_ "مبین نے بے بسی سے ثمین کو دیکھا، صبح اس نے بہت پیار سے فرمائش کی تھی جلدی گھر آنے کی اور وہ لیٹ آیا تھا .....

"بابا آنٹی کو منانے کے لئے برگر لے کر آتے ہیں_ "مبین کے گلے میں اپنی چھوٹی چھوٹی بانہیں ڈال کر اپنی کانچ سی چمکتی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ثمین نے اپنے مطلب کی بات کہی تو مبین زور سے ہنس دیا... دل پر چھائے اداسی کے بادل چھٹ گئے، اس کی چھوٹی سی دنیا بس ثمین اور نوشی کے دم سے ہی خوشیوں سے بھری تھی اور وہ اس دنیا میں کوئی طلاطم نہیں چاہتا تھا اس لئے اس نے دل ہی دل میں نوشی کو سمرا کے بارے میں نا بتانے کا فیصلہ کر لیا_____

"پرامس گڑیا کل ہم ضرور برگر کھانے چلیں گے مگر آج آنٹی کے ہاتھوں کا ہی کھانا کھاتے ہیں ورنہ وہ اور ناراض ہو جائیں گی_"مبین پیار سے اس کے پھولے پھولے گال چوم کر کچن کی طرف بڑھ گیا تاکی نوشی کو ثمین کی مدد سے منا سکے .....

پھر ان تینوں نے کھانا خوشگوار ماحول میں ہی کھایا تھا، کھانے کے بعد ثمین کو اس کے روم میں سلانے کے بعد وہ اپنے روم میں آ گیا، نوشی اس کے صبح آفس جانے والے کپڑوں پر پریس کر رہی تھی، ابھی تک انداز روٹھا ہی روٹھا تھا، وہ جانتا تھا ثمین کے سامنے تو وہ مان گئی تھی مگر نوشی اس کے دیر آنے کی وجہ سے اب تک ناراض ہے، اس کی وجہ بھی نوشی کا وہمی سا ہو جانا تھا، مبین کے معاملے میں وہ کچھ زیادہ ہی حساس ہو چکی تھی شاید اب بھی اس کے بھی کھو جانے کا ڈر نوشی کے دل میں تھا، اپنی قسمت سے خائف سی تھی وہ ....

وہ دھیرے دھیرے چلتے ہوئے نوشی کی سائڈ میں آکر دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا، وہ ایسی بن گئی جیسے اس کے علاوہ اب بھی کوئی روم میں موجود نا ہو... لائٹ کلر کے لان کے سوٹ میں ملبوس، بالوں کی لمبی چوٹی، کانوں میں گولڈ کی بالیاں اور ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں، عام سے گھریلو حلیہ اور میک اپ سے پاک چہرہ مگر اس سادگی میں بھی وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کی مبین ایک ٹک اسے دیکھنے لگا، وہ تھی ہی ایسی کی زین اب تک عشق کی آگ میں جل رہا تھا.... فائق نے اس کے لئے جو گ لے لیا تھا اور اپنے دل کی وہ کیا کہے، وہ تو دن رات بس اس پر قربان تھا ...

"کیا ہے ایسے کیا دیکھ رہے ہو، جاؤ سو جاؤ..." اس کی نگاہوں کی گرمی سے نوشی کا دھیان بھٹکنے لگا، آئرن کا سوئچ آف کر کے اس نے بالوں کی لٹ کان کے پیچھے کرتے ہوئے روٹھے روٹھے انداز میں کہہ کر مبین کی نگاہوں کے تسلسل کو توڑنا چاہا .....

"سارا... تم میرے ساتھ خوش تو ہو نا_" مبین بہت سنجیدگی سے اس سے یہ سوال پوچھ رہا تھا، نوشی نے اس بار چونک کر مبین کے چہرے کو غور سے دیکھا، دیوار سے ٹیک لگا کر سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا، کچھ تو تھا کی مبین کی آنکھوں میں جو نوشی کو پریشان کر گیا... کہیں نا کہیں دکھ سا ہلکورے لے رہا رہا تھا مبین کی آنکھوں میں .....

"کیا بات ہے مبین، طبیعت تو ٹھیک ہے نا_ کوئی پریشانی ہے کیا.... آفس میں کوئی پرابلم ہے، بخار تو نہیں ہے نا_" وہ ساری خفگی بھول کر اس کے لئے پریشان ہو چکی تھی... اس کی زرا زرا سی پریشانی یا چھوٹی سی بھی بیماری پر نوشی ایسے ہی گھبراتی تھی، بہت فکر مند ہو جاتی تھی، اب بھی پہلے کلائی چھوئی پھر ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی چھوئی پھر گردن چھوتے ہوئے وہ بخار چیک کر رہی تھی، اس کے اتنے پیار پر مبین نے آسودگی سے مسکرا کر اس کا ہاتھ وہی اپنی گردن پر تھام لیا، نوشی نے بھویں اچکا کر کیا ہوا پوچھا .....

"میں بالکل ٹھیک ہوں میری جان، کوئی بخار وخار نہیں ہے.... بس ایسے ہی پوچھ لیا تھا_" اس کے وہی ہاتھ کو تھامے تھامے اس نے گردن سے ہٹا کر اس کی گلابی ہتھیلی کو لبوں سے لگا کر چوما، ہمیشہ کی طرح اس کے عمل میں بے تحاشا محبت تھی، نوشی سکون سے مسکرا دی .....

"کیا تمھیں یہ پوچھنے کی ضرورت ہے مبین کی میں خوش ہوں یا نہیں_"نوشی کی آنکھوں میں مبین کے لئے محبت کا سمندر تھا، عقیدت تھی، عزت تھی_____

"نہیں... کہانا بس ایسے ہی خیال آگیا_"مبین نے نوشی کو اپنے پاس کھینچنا چاہا تو نوشی نے اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اس کے اور اپنے درمیان فاصلہ برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے خفگی سے کہا .....

"سب جانتی ہوں تمھاری دھاندلیاں... ایسے ہی میری ناراضگی بھلا دیتے ہو، مجھے منانے کے لئے بس بکواس کرتے رہتے ہو تاکی میں سب بھول کر تمھارے پاس چلی آیا کروں_"مبین کو اپنی حسین آنکھوں کی پیار والی ناراضگی سے زیر کرتے ہوئے وہ اس سے دور ہٹنے کے لئے کوشش کر رہی تھی .....

"سب جانتی ہو مگر پھر بھی دوریاں بڑھانی ضروری ہوتی ہے_ "مبین نے شرارت سے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے سے ہٹا کر سایڈ میں کرتے ہوئے اپنی کمر پر باندھ لیا، نوشی اب اس کے بہت قریب ہو چکی تھی اتنی کی اس کی سانسوں کو آرام سے اپنے چہرے پر محسوس کر سکے .....

"ہاتھ چھوڑو میرے، آج میں نہیں ماننے والی_ "اپنے چہرے کو پھیرتے ہوئے نوشی کا چہرہ سرخ ہونے لگا .....

"کوشش تو کرنے دو ماننا یا نا ماننا بعد کا فیصلہ ہے_ "اس کے چہرے پر سرخی مائل رنگوں نے مبین کے جذبات کو ہوا دی تھی... وہ زبردستی اس کی گردن پر جھکتا گستاخی پر آمادہ تھا_____

"فیصلہ ہو چکا ہے مبین صاحب..." بڑی مشکل سے اس کی گرفت سے اپنے ایک ہاتھ آزاد کرتے ہوئے نوشی نے اسے کے کاندھے پر ہاتھ ٹیک کر خود کو دور کیا .....

"کیا فیصلہ ہوا ہے مبین صاحب کی جان_" وہ پھر سے اس کا ہاتھ دبوچ کر اسے اپنی بانہوں میں جکڑ چکا تھا

"یہ کی اب آپ مجھ سے دو فٹ کے فاصلے پر رہے..." مبین مسکرایا اور جھک کر اس کے سرخ لبوں کو چوم لیا، نوشی نے گھورا تو مبین نے پھر سے وہی حرکت کی ....

"ہاں اب بس پیار جتاؤ... کتنے پیار سے فرمائش کی تھی کی تمھارے لئے شاپنگ کرنی ہے مجھے مگر نہیں صاحب کو تو دن رات ہمارے لئے ڈھیروں وقت رہتا ہے مگر اپنے لئے نہیں_" اس کے پیار جتانے پر نوشی نے مصنوعی خفگی سے اسے گھورا، خود کو چھڑانے کی کوششیں بھی دم توڑ گئی تھی

"اچھا بابا سوری، اتنی آسانی سے تم معاف نہیں کرتی تو ہاتھ پیر جوڑ لیتا ہوں، ایک بار فائق نے بتایا تھا تم جلدی مانتی نہیں ہو اگر ناراض ہو جاؤ تو_ "مبین ہنستے ہنستے اچانک سے فائق کا ذکر کر بیٹھا اور نوشی کے چہرے کا رنگ فوراً تغییر ہوا تھا... دل میں کونے کھدرے چھپی محبت نے تڑپ کر دہائی دی_ ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی، مبین کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا .....

"آج میں تو تمھارے پاؤں پکڑ کر معافی مانگ ہی لوں گا، آج ساری رات معافیاں تلافیاں ہو گی_ "اپنی بات کا اثر زائل کرنے کے لئے اس نے شرارت سے نوشی کو بازوؤں میں اٹھالیا، تو وہ ہنس کر اس کے سینے سے آ لگی، مبین اسے بازوؤں میں اٹھائے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھ گیا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

نوشی بار بار گھڑی دیکھتی مبین اور ثمین کا بیچینی سے انتظار کر رہی تھی، آج سنڈے تھا تو مبین وعدے کے مطابق ثمین کو آؤٹینگ پر لے گیا تھا، اسے بھی ساتھ چلنے کے لئے بہت منایا مگر اس نے پیار سے منع کر دیا، وہ گھر سے بہت کم ہی نکلتی تھی، آج تو بہت کام پڑے تھے اس لئے اس نے پہلے انہیں نپٹانے کا سوچا اور کمر کس کر صفائی وغیرہ میں جٹ گئی .....

"باپ بیٹی گھومنے نکلتے ہیں تو واپس آنے کا ان کو خیال ہی نہیں آتا... اس سے اچھا تھا میں خود بھی چلی جاتی_" اچھے خاصے کام نپٹ گئے تھے مگر ان کی واپسی نہیں ہوئی تھی تو وہ ہلکے سے بڑبڑا کر اٹھ کر کچن میں چلی آئی، یہاں رات کے کھانے کی تیاری میں ابھی لگے ہوئے دس منٹ ہی گزرے تھے کی بیل کی آواز پر وہ تیزی سے سر پر دوپٹہ درست کر کے کچن سے نکل کر گیٹ کی طرف بھاگی چلی آئی .....

"اب خیال آیا باپ بیٹی کو...." گیٹ کھولتے ہوئے وہ بولنا شروع ہوئی تھی کی اس کی آواز گلے میں ہی گھٹ گئی.... ایک بار پھر اس کا وجود آندھیوں کی ذد میں آگیا.... ادھر سامنے کھڑا وجود بھی اسے دیکھ کر سب بھول گیا کی اس نے خود سے کیا عہد کیا تھا، اس نے خود سے وعدہ کیا تھا اب کبھی اس کے سامنے نہیں آئے گا، اپنے دل کو پتھر بنالیں گا، اپنی آنکھوں پر پہرے بیٹھالیں گا .....

مگر آج جو اسے پھر سے اپنے سامنے دیکھا سارے وعدے ٹوٹنے لگے، دل موم بن کر قطرہ قطرہ پگھل گیا، اور آنکھوں نے سارے پہرے ہٹا کر دید کی پیاس بجھانے لگی_____

عام سے حلیے میں، سر پر دوپٹہ باندھے وہ اب پہلے سے بھی زیادہ مقدس اور پاکیزگی کی مورت سی لگ رہی تھی، فائق اپنی جگہ پر پتھر کی طرح کھڑا اسے یوں دیکھ رہا تھا جیسے اب نہیں دیکھا تو زندگی بھر وہ اپنے دل کو اس کے دید سے سیر اب نہیں کر پائے گا_____

ادھر نوشی مجسم اپنے سامنے ٹکٹکی باندھے فائق کو صدمے والی کیفیت سے دیکھ رہی تھی، اسے کیا معلوم تھا ایک بار پھر فائق اس کے سامنے آ کھڑا ہو گا اور لاکھ پہرے کے باوجود بھی دل کا وہ حصہ درد سے تڑپ جائیں گا، ویسا ہی شاندار مگر بہت سنجیدہ اور اس کی وہ نیلا پن لئے ہوئی گرے آنکھوں میں اتنا درد کیوں چھلکتا ہوا نظر آ رہا ہے... نوشی کے دل پر آنسو گرے_____

"نہیں نوشی نہیں... یہ شخص اب تیرا محرم نہیں، تو مبین کی ہے، بس اس کی، خود کو سنبھال، اس ذات پاک کی نافرمانی نا کر جس نے ایک بار پھر سے تجھے عزت اور محبت سے نوازا ہے_" کہیں اندر سے کسی نے جھنجھوڑا تو نوشی ہوش میں آ گئ .....

"مبین گھر پر نہیں ہے_ آپ کو جو کام ہے اس کے آنے کے بعد آ کر کہیں گا_" وہ پل میں ہی خود کو سنبھال چکی تھی، اب سامنے موجود شخص اجنبی تھا، اس نے سرد آواز میں کہہ کر گیٹ بند کرنا چاہا کی فائق نے ہوش میں آ کر

تیزی سے گیٹ پورا کھول دیا..... نوشی کو گھبراہٹ سی ہوئی کیا چاہتا ہے یہ شخص، کیا ایک بار پھر اس کی زندگی خراب کرنے کی کوشش میں لگا ہے_____

"فائق... چلے جائے یہاں سے، خدارا میرے پاس مبین کے علاوہ اب کوئی اپنا نہیں ہے، پلیز اسے مجھ سے چھین نا لیجیے گا_"نوشی نے ایک دم سے ہاتھ جوڑ کر بھیگی آواز میں التجا کی تو فائق نے درد سے آنکھیں بند کر لی وہ کیسے اس سے خوفزدہ ہو گئی تھی، وہ بھلا کیسے اس کی زندگی خراب کر سکتا ہے_____

"میں یہاں تم سے اپنے لئے کچھ مانگنے نہیں آیا نوشی.... بس ایک التجا لے کر آیا ہوں_"فائق کی شخصیت کے ساتھ ساتھ اس کی آواز بھی شکستہ خوردہ تھی .....

"ثمین کو لینے آئے ہیں_"نوشی نے تڑپ کر سوال کیا،اس کے پاس فائق سے جڑی بس یہی تو ایک قیمتی شئ تھی اور آج شاید فائق وہیں لینے چلے آئے ہیں،نوشی کا دل سہم سا گیا_____

"ثمین پر میرا حق اسی دن ختم ہو گیا تھا جس دن میں اسے یہاں چھوڑ کر گیا تھا،وہ صرف تم دونوں کی بیٹی ہے_" فائق اس کی آنکھوں میں ثمین کے چھیننے کا خوف دیکھ کر درد سے مسکرا کر سنجیدگی سے بولا_____

نوشی نے آنکھیں بند کر کے سکون کی سانس لی پھر آنکھیں کھول کر سامنے کھڑے فائق پر ایک سوالیہ نگاہ ڈالی پھر کیا اس سے مانگنے آئے تھے فائق،اتنا تو اسے یقین تھا فائق اسے اپنے لئے تو نہیں مانگنے آئے ہیں_____

"آج میں تم سے سمرا کے لئے کچھ مانگنے آیا ہوں نوشی_"نوشی نے بہت چونک کر فائق کے شرمندہ شرمندہ چہرے کو دیکھا .....

" سمر اموت سے لڑ رہی ہے نوشی، ایک بار صرف ایک بار اس سے مل لو، وہ مر رہی ہے، تڑپ رہی ہے، اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھائے بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑ رہی ہے مگر یہ وہ ہی کیا میں بھی جانتا ہوں، جب تک وہ تم سے معافی نہیں مانگ لیں گی اس کی روح نہیں نکلیں گی...." فائق اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑا نم ہوتی آنکھوں سے نوشی کی صدمے میں ڈوبی شکل دیکھ رہا تھا، وہ پتھر سی مورت بنی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

فائق دھیرے دھیرے چلتے ہوئے اس کے سامنے آئے اور پھر نوشی کی آنکھوں سے دریا پھوٹ گیا اپنے قدموں میں گھٹنوں کے بل بیٹھے فائق کو دیکھ کر..... " نوشی تم نے سچ کہا تھا ایک دن ہم سب معافیاں مانگیں گے مگر ہمیں معافیاں نہیں ملیں گی، دیکھو تمھارے قدموں میں بیٹھا ہوں مگر مجھے یقین ہے اگر تم معاف بھی کر دو تو بھی میرا خدا مجھے کبھی معاف نہیں کریں گا_"فائق کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر فرش پر گر رہے تھے اور نوشی نے پہلو میں گرے ہاتھوں سے دامن مٹھیاں میں بھینچ کر آنکھیں بند کر لی .....

"مجھے اب ساری زندگی اسی عذابوں کے ساتھ جینا ہے مگر مجھے اب کوئی شکوہ نہیں، جو میں نے گناہ کیا ہے نا اس کی سزا اور بھی زیادہ تھی لیکن نوشی_" فائق نے روتے ہوئے سر اٹھا کر نوشی سفید پڑتا چہرہ دیکھا.... " تم سے بس آخری بار یہ التجا کر رہا ہوں کی سمرا سے ایک بار ملنے ہاسپٹل آجاؤ، وہ کم سے کم تمھیں دیکھ کر اس تکلیف سے چھٹکارا پا جائے اور اس کی روح نکل جائے، بس اور کچھ نہیں، فائق پھر تم سے کبھی اور کچھ نہیں مانگیں گا_" فائق کی بے بسی، اس کی آنکھوں کا کرب، نوشی کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گالوں پر بہہ رہے تھے اور دل کہہ رہا تھا وہ دہاڑے مار مار کر رونا شروع کر دے_____

فائق اس کی حالت سے خود پر مشکل سے ضبط کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا.... "میں جانتا ہوں اس نے جو تمھارے ساتھ کیا ہے اس کے بدلے میں تم میری التجا ٹھکرا سکتی ہو مگر پھر بھی میرا دل کہتا ہے تم آوں گی کیونکہ نوشی کا دل معصومیت سے بھرا ہے_" وہ اتنا کہہ کر رکا نہیں تھا تیزی سے گیٹ سے نکلتا چلا گیا اور اس کا جانا تھا کی نوشی کے سارے ضبط ٹوٹ گئے وہ وہیں فرش پر گر کر روتی چلی گئی، تقدیر نے ابھی اسے اور کتنا آزمانا ہیں یہ اسے بھی نہیں معلوم تھا_____

بیل کی آواز گونجی تو فائق صاحب ماضی سے باہر نکل آئے انہوں نے اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کیا اور مبین کی طرف دیکھا، آنسو تو اس کی آنکھوں میں بھی تھے، بہت سے غم ان دونوں کے ایک جیسے ہی تھے، نوشی کو کھو دینے کا غم تو مبین نے بھی اپنی جان پر جھیلا تھا .....

"میں دیکھتا ہوں کون آیا ہے_" مبین اپنی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے تیزی سے اٹھ کر باہر نکل گئے تو فائق نے ایک نگاہ چاروں طرف ڈالی، یہاں جگہ جگہ ان کی نوشی کی یادیں بکھری ہوئی تھی، اپنے دل کو سنبھال کر وہ بھی سوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے .....

آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ اندر سے نکل کر برامدے میں چلے آئے، مبین گیٹ تک پہنچ گیا تھا اور لاک کھول رہا تھا، فایق نے آنے والے کو دیکھا اور ان کی پیشانی پر فکر کی لکیریں کھینچ گئی وہ تیزی سے گیٹ تک آ گئے

"یہ میم نے فائق سر کے لئے بھیجا ہے_" وہ نگار کا خاص ملازم تھا، اس کے آفس میں بھی کام کرتا تھا اور نگار کے دوسرے کام بھی نپٹاتا تھا... کیا ہو سکتا ہے فائق نے تیزی سے گیٹ تک آکر اس کے ہاتھ سے لفافہ لے کر اسے جلدی سے کھولا .....

"ابھی کھیل ختم نہیں ہوا ہے فائق معین علی، یہ کھیل آخری موت کے بعد ختم ہو گا کیونکہ عمر بھر کا وار ہو گا تمھارے لئے اور آخری موت کے بعد ہی نگار بھی فنا ہو جائیں گی_" فائق نے تیزی سے ساری لائنوں پر نگاہ دوڑائی اور ان کی آنکھیں پھٹ گئی، خون کا دوران تیز ہو گیا، رگیں تن گئی .....

"کہاں ہے نگار، بوکو کہاں ہے نگار_" انہوں نے نگار کے آدمی کا گریبان تھام کر دہاڑ کر پوچھا، وہ گھبرا گیا اور مبین صاحب نے کچھ نا سمجھتے ہوئے فائق کے ہاتھوں سے زمین پر گر گیا ہوا کاغذ اٹھایا_____

"سر میں نہیں جانتا، بس انہوں نے مجھے یہ لفافہ دیا اور کہاں اس ایڈریس پر پہنچا دوں_" وہ فائق کے بھڑکنے پر گھبرا چکا تھا، ادھر سب پڑھ کر مبین کی بھی حالت فائق جیسی ہی ہو گئی تھی_____

" اچھا تو تمھیں یہاں کا پتہ کس نے دیا، مجھے بیوقوف مت سمجھنا، کہاں ہے نگار_" فائق نے اس بار ایک مکا اس کے منہ پر دے مارا....

"سر میں سچ کہہ رہا ہوں، انہوں نے آپ کے پیچھے اپنے آدمی لگائے ہیں ان ہی سے پتہ چلا کی آپ یہاں ہے، میں سچ کہہ رہا ہوں سر مجھے نہیں معلوم_"وہ فائق کی مار کھاتے ہوئے اب گڑ گڑاتے ہوئے بول رہا تھا ....

"اسے چھوڑو فائق، ہمیں ثمین کے پاس پہنچنا چاہیے، نگار....

"نہیں نگار اس بار ثمین کو نہیں..."مبین کی بات کاٹ کر وہ زرا سے رکے اور جیسے انہیں سارا معاملہ سمجھ میں آ گیا...."مبین ایلیار، اس بار وہ ایلیار کو..."وہ ایک دم سے بری طرح سے بوکھلا گئے اور تیزی سے اس آدمی کو

چھوڑ کر دوڑتے قدموں سے اپنی کار تک بھاگے تھے.... بوکھلائے ہوئے مبین بھی ان کے پیچھے تھے

_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"آؤ ایلیار زین علی آؤ.... مجھے معلوم تھا میرے بلاوے پر تم ضرور آؤں گے، میں تمھارا ہی ویٹ کر رہی تھی_"
وہ ابھی اس بنگلے کے اندر داخل ہی ہوا تھا کی سوفے پر نیم دراز نگار ایلیار کو اندرونی دروازہ کھول کر اندر آتے دیکھ کر بولتی ہوئی سیدھی ہو گئی... آواز میں کڑواہٹ تھی اور آنکھوں میں سرد پن، ایلیار انہیں چبھتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتا قدم قدم چلتا ان سے کچھ فاصلے پر آکر کھڑا ہو گیا_____

"آپ یہاں کیوں آئی ہے_"وہ نگار کے بے تاثر چہرے کو سرد نگاہوں سے دیکھتا ویسی ہی کٹیلی آواز میں بولا... نگار ہنسی اور سر جھٹک کر کچھ فاصلے پر کھڑے ایلیار کو دیکھا.. جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے، آنکھوں میں سرد تاثر اور چہرے پر بے تحاشا سنجیدگی، وہ ایلیار نہیں لگا بلکہ ایسا لگا زین ان کے سامنے آ کھڑا ہوا ہے....

"تمھیں نہیں معلوم یہ جگہ نگار کو بہت پسند ہے، وہ جب جب یہاں آئی اسے ایک غرور کا احساس ہوتا ہے کہ میں نے کیسے نوشی سے اس کی خوشی چھین لی تھی، کم سے کم وہ زین کے ساتھ اس گھر میں تو نہیں بس سکی_"وہ بولتے ہوئے سوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور چاروں طرف گول گول گھوم کر دیکھتے ہوئے گنگناتے ہوئے اس بیڈروم کی طرف بڑھی جدھر انہوں نے سالوں پہلے زین کو نوشی کو گود میں اٹھا کر جاتے دیکھا تھا، وہ دن تھا اور آج کا دن نگار اب تک اس منظر کو نہیں بھول سکی تھی، وہ منظر جب جب یاد آیا دل میں چھپے زخموں سے خون رسنے لگتا .....

ایلیار کو وہ آج اپنے آپ میں نہیں لگی، وہ ذہنی مریضہ لگ رہی تھی، اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو بھی تباہ کر کے وہ اب بھی اسی دھوکے میں خوش تھی کہ انہوں نے سب کچھ جیت لیا ہے .....

"بسی تو آپ بھی زین کے ساتھ کبھی نہیں تھی پھر بھی کیا آپ کو ہمیشہ جیت کا نشہ رہا یا اپنے آپ کو بھی دیکھ کر غرور کا احساس ہوتا ہے، شاید آپ نے کبھی آئینہ نہیں دیکھا ورنہ ایک بار دیکھ لیتی تو سارے بھرم کھل جاتے _" ایک دم سے وہ تلخی سے بولا اور نگار کے قدم تھم گئے اور انہوں نے گنگنانا بھی بند کر دیا، بہت آہستگی سے وہ مڑی اور ایلیار کا چہرہ دیکھا، وہ اب بھی کڑواہٹ سے بول رہا تھا .....

" کبھی اپنی انا اپنے غرور سے ہٹ کر آپ نے اپنے اجڑنے کے بارے میں سوچا ہے، کبھی یہ سوچا کی نوشی کو برباد کرتے کرتے آپ تباہی کے کس راستے پر آ کھڑی ہوئی ہے.... سارے رشتے آپ سے دور ہو گئے، سب آپ سے نفرت کرتے ہیں، کسی کے بھی دل میں آپ نہیں ہیں، یہاں تک کی آپ نے اپنا بیٹا بھی کھو دیا ہے، اسے بھی خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا ہے آپ نے_" وہ اسی طرح آنکھوں میں چھبھن لئے اپنی جگہ پر مضبوطی سے کھڑا بول رہا تھا... ہمیشہ ایلیار کی آنکھوں میں اپنے لئے بے شمار پیار دیکھا تھا مگر آج کسی بھی پیار اور نرمی سے اس کی آواز پاک تھی اور آنکھوں میں نفرت سی، نگار چاہ کر بھی اپنی آنکھوں کو دھندلانے سے نا بچا پائی_____

"کیا ہو جاتا ممی اگر آپ کبھی زین اور نوشی کے بیچ میں نہیں آتی... کیا ہو جاتا اگر دوبارہ فائق کے ساتھ نوشی کو خوش دیکھ لیا ہوتا.... کیا ہو جاتا اگر آپ نے نوشی کو مارنے کی کوشش نہیں کی ہوتی تو وہ بچہ زندہ رہتا.... بولے کیا ہو گیا تھا اگر میرا نکاح نوشی کی بیٹی کے ساتھ ہو گیا تھا... کیا ہو جاتا اگر آپ سب برداشت کر لیتی میری اور ثمین کی محبت دیکھ کر... اور... " وہ بولتے بولتے رکا.. "کیا ہو سکتا تھا اگر وہ بچہ آپ کو دنیا میں آ کر ہرا دیتا ممی، کم سے کم

اپنے ایلیار کے بچے پر تو ظلم نا کرتی.... " اس کی آواز تیز ہو گئی اور نگار بس خاموشی سے اسے دیکھے جا رہی تھی، ان کے پاس اب کہنے کے لئے کچھ تھا بھی نہیں_____

"آپ زندگی بھر نہیں بدل سکتی ممی، کوئی محبت آپ کے دل کی سیاہی کو روشن نہیں کر سکتی، میں ہار گیا بری طرح سے ہار گیا آپ کو نا سمجھ کر..... میں بھول گیا تھا نگار وہ عورت ہے جو کبھی اپنے بیٹے کو بھی خوش نہیں دیکھ سکتی تھی، انہیں اپنے بیٹے سے ہی حسد ہو گیا تھا، یہی بات ہے نا ممی آپ کو اس بار ثمین نہیں ایلیار سے اس کی خوشی نہیں دیکھی گئی_ بولے ممی یہی بات ہے نا، بولے خاموش کیوں ہیں_ "وہ تیز تیز بولتے بولتے ایک دم سے چیخا.... آج برداشت کی ساری حدود ٹوٹ گئی تھی اور دل سارے احترام بھلا کر اسے آتش فشاں بننے پر مجبور کر گیا تھا .....

"ہاں نہیں دیکھ سکتی سمجھے تم ایلیار زین علی نہیں دیکھ سکتی تمھیں خوش..." آخر کار نگار نے اعتراف کر ہی لیا، وہ بھی چیخ پڑی اور ایلیار کو اس بات کا یقین کے باوجود بھی یقین نہیں آیا شاید اب بھی دل میں کہیں یہ بھرم تھا کی وہ ایک ماں ہے ایک ماں ہو کر بھی وہ کیسے اپنے بیٹے کی خوشیوں سے حسد کر سکتی ہے.... مگر ان کے اعتراف جرم سے وہ ٹوٹ گیا، بار بار مٹھیاں بند کرتا اور کھولتا وہ اپنے اعصاب پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا_____

"میں تمھیں بھی خوش نہیں دیکھ سکتی کیونکہ تم میرے ایلیار رہ ہی نہیں گئے، تم اب میرے سامنے زین علی بن جاتے ہو، میرا ایلیار کہیں کھو گیا ہے، وہ بس اب ثمین کا شوہر ہے اور میں یہی برداشت نہیں کر سکتی، میں اب صرف نگار ہوں صرف نگار_" نگار بولتے بولتے ایک دم دہاڑی تھی، ایلیار نے ہونٹ بھینچ لئے .....

"بہت چاہا میں نے کی اپنے دل کو سمجھالوں، تم میں اپنا بیٹا دیکھوں مگر نہیں ہوا مجھ سے، نہیں ہوا مجھ سے سب برداشت.... تم دونوں دن رات میری نگاہوں کے سامنے تھے ایک دوسرے سے بے تحاشا محبت کرتے، ایک

دوجے کی پرواہ کرتے، سچی خوشیوں سے تمھارے چہرے جگمگاتے اور میرے آس پاس شعلے جلنے لگتے_ میری نگاہوں کے سامنے ایلیار زین بن جاتا اور وہ نوشی، تو بتاؤ میں کیسے سب برداشت کر سکتی تھی، جو مجھے نہیں ملا وہ میری نگاہوں کے سامنے کسی اور کو ملے، میں برداشت ہی نہیں کر سکتی... لفظ محبت سے مجھے نفرت ہے ایلیار زین علی اور یہی وجہ ہے مجھے تم سے بھی نفرت ہے_ تم اب میرے بیٹے نہیں بس میرے دشمن تھے اور میں نے اس بار تمھارے دل سے کھیل ڈالا_" نگار بولتی جا رہی تھی اور ایلیار سے سب کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں درد بھی کروٹیں لے رہا تھا، ان کی مامتا تڑپ رہی تھی مگر انہوں نے نگار کی شخصیت کو اپنے اندر زہر سے سینچا تھا جو انہیں کبھی جھکنے ہی نہیں دیتی تھی_____

"جانتے ہو تمھارے بچے کو کیوں مارنا چاہا کیونکہ بہت چاہا کی جیسے سب سے نفرت کرنے لگی ہوں اس سے بھی کروں مگر ہر بار جب جب ثمین کی طرف دیکھتی تو یہ احساس کی اس کے پیٹ میں پلنے والا وجود مجھ سے جڑا ہے... میں سب بھولنے لگتی مگر جب جب ثمین کے چہرے کو دیکھتی نفرت محبت پر غالب ہو جاتی، مجھے اس لڑکی سے نفرت ہے اور ہمیشہ رہیں گی اس لئے میں نے اس بچے کو ختم کرنے کے لئے اسے دھکا دیا...." انہوں نے ایک دم سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اسی نفرت سے کہا جس نفرت نے انہیں بدترین بننے پر مجبور کر دیا تھا.... ایلیار کچھ دیر ان کی آنکھوں میں دیکھتا رہا تھا پھر سر جھٹک کر تلخی سے ہنسا .....

"آپ نے بہت چاہا مگر آپ بھول گئے مارنے والے سے بچانے والا بڑا ہے.... وہ جس کی حفاظت کرتا ہے اسے کوئی گرم ہوا نہیں چھو سکتی، مبارک ہو آپ کو ممی میرا بچہ زندہ ہے اور بالکل صحیح سلامت، وہ آپ کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اس دنیا میں آچکا ہے_" نگار کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی اور ایلیار کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری .....

"کیوں شاک لگا نا آپ کو کی وہ بچہ بچ کیسے گیا، تو ممی آپ کو بتاتا چلوں کی آپ کی نفرت بہت گہری ہی صحیح مگر ایلیار کی محبت کی طاقت کا وہ کبھی مقابلہ نہیں کر سکتی.... وہ ثمین سے اس قدر محبت کرتا ہے کی ہمیشہ یہ محبت اس کی ہر مصیبت سے حفاظت کریں گی، آپ جیسی دس نگار بھی مل کر ساری طاقت لگا دیں نا پھر بھی ہم دونوں کی محبت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی_" وہ دھیرے دھیرے بولتا، نگار کی زبان گنگ سی ہو گئی، ایلیار آہستہ آہستہ چلتا ان

کے مقابلے میں آکر کھڑا ہوا اور اپنی کالی آنکھوں سے ان کی دھندلائی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس بار دکھ سے بولا_____

"اب کجا بچا ہے ممی، بس کرے یہ اپنا پاگل پن ممی بس کرے.... کیوں کرتی ہے آپ ایسا، بہت چاہا میں نے کی میں آپ سے نفرت نہیں کروں مگر آپ کی نفرت نے میرے دل میں بھی اپنا بیج بو دیا.... مجھے لفظ نفرت سے نفرت تھی مگر دیکھے اس نفرت نے آپ سے ہی مجھے نفرت پر مجبور کر دیا_" یہ کہتے ہوئے وہ کس کرب سے گزرا تھا وہ اس کی آنکھوں میں چھلک سا گیا .....

"میں جارہاہوں ممی.... آپ سے بہت دور اور پھر کبھی نہیں آنے کے لئے، اللہ سے میری یہی دعا رہیں گی کی یہ ہماری اب آخری ملاقات ہو.... میں جب تک آپ کی نظروں میں ایلیار رہا تب تک میں آپ کے پاس تھا، آپ کا بیٹا رہا مگر اب جب آپ نے ایلیار کو مار دیا اور اس کی جگہ زین علی کو زندہ کر دیا ہے تو ممی میرا آپ سے دور ہو جانا ہی ہم دونوں کے حق میں بہتر ہے_ "ایلیار بولتے ہوئے جانے کے لئے مڑا نگار کے پاس کچھ کہنے کے لئے رہ بھی نہیں گیا تھا، وہ جہاں تھی وہی کھڑی تیز قدموں سے مڑ کر جاتے ایلیار کو دیکھ رہی تھی_____

ایلیار جیسے ہی بنگلہ کے اندر سے نکلا اس کا خود سے قابو کھویا تھا اس نے اپنا چہرہ ہتھیلیوں میں بھر لیا اور بہت گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے اس نے بہت مشکل سے آنکھوں کو بھیگنے سے باز رکھا اور پھر مڑ کر ایک نگاہ بنگلہ پر ڈالی اور مڑ کر وہ بہت تیزی سے نکل جاتا کی .....

"وہیں رک جاؤ ایلیار زین علی_" اپنے پیچھے نگار کی پتھر سے بھی سخت آواز پر ایلیار آنکھیں بند کر کے کھولتا آہستہ سے مڑا.... نگار کی طرف دیکھ کر ایلیار کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ ابھری_____

"تو آپ اس بار اپنے بیٹے کی ہی جان لینا چاہیں گی_" اس کی آنکھوں میں درد کروٹیں لے رہا تھا اور آواز شکستہ تھی، ایلیار کو لگا اس نے اپنا بہت کچھ ہار دیا ہو، ایک ایک کر کے اعتبار کے دھاگے آج ٹوٹ کر بکھر گئے

_____

"تم میرے بیٹے ہو ہی نہیں، میر ابیٹا کبھی اپنی ماں سے نفرت نہیں کر سکتا تھا مگر تم نے کر ڈالی.... میرے سامنے بس ثمین کا شوہر کھڑا ہے اور آج وہ گیا نا تو اس کی لاش ہی یہاں سے جائے گی_" اس کی طرف گن تانے ہوئے نگار پوری پاگل لگ رہی تھی، آنکھیں خون ٹپکا رہی تھی اور چہرہ کسی بھی جذبات سے بالکل خالی مگر ریوالور تھمے

ہاتھوں میں ہلکی سی لرزش تھی_ ایلیار بے خوفی سے قدم قدم ان کی طرف بڑھا اور ان کے سامنے آ کھڑا ہوا .....

"مجھے آپ سے نفرت ہے اور اب ہمیشہ رہیں گی کیونکہ سامنے کھڑی عورت ہی میرے ڈیڈ کی قاتل ہے_" وہ ان کی آنکھوں میں نفرت سے دیکھتا بولا، نگار کی لہو رنگ آنکھیں پھٹ گئی اور ریوالور تانا ہوا ہاتھ پہلو میں بے جان ہو کر گر گیا..... ان کی یہ حالت ایلیار کی آنکھوں میں بھی بھی خون سا چھلکا .....

"کیوں مارا آپ نے میرے ڈیڈ کو_" وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہلکے سے چیخا، نگار کی پھٹی پھٹی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا وہ شاکڈ سی ایلیار کی آگ کی لپٹیں اٹھتی آنکھوں دیکھ رہی تھی، ہونٹ بہت آہستہ سے ہلے.... "ت..ت... تمھیں کیسے_" ایلیار اسی طرح آنکھوں میں لہو بھرے انہیں دیکھ رہا تھا_____

"کسی کو کبھی کچھ نہیں پتہ چلیں گا یہ سوچ کر اب تک بہت مطمئن تھی مگر یہ گن دیکھ کر کچھ یاد آیا آپ کو....."
اس کی آنکھوں سے نفرت کے شعلے نکل رہے تھے اور نگار نے کس کر آنکھیں میچ لی .. ....

"میرے ڈیڈ کو ایکسیڈنٹ سے پہلے گولی لگی تھی اور یہ گولی آپ نے چلائی تھی نا اس دن آپ یہی گن لے کر نکلی تھی نا_"وہ لہو رنگ آنکھوں سے نگار کو گھور رہا تھا_____

"رک کیوں گئی ہے اٹھائے گن اور آج میرا سینا بھی چھلنی کر دے مجھے بھی مار ڈالے.... کھڑی کیوں ہے لے مار دے مجھے_" ایلیار نے ان کا گن تھما ہوا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر اپنے سینے پر رکھ دیا_____

"چلائے گولی نگار بیگم اور ختم کر دے سارے قصے کو.... ورنہ آج جو مجھے پتہ چلا ہے نا وہ بس تباہی ہی پھیلائے گا، مار دے مجھے_" نگار کے دونوں ہاتھوں کو تھامے ہوئے وہ جیسے اپنے آپ میں نہیں تھا..... نگار نے ایلیار کا وحشت ٹپکاتا چہرہ دیکھا اور جبڑے بھینچ لئے_____

"کہا نا گولی چلائے.... میں اب آپ کا ایلیار نہیں رہا، میں صرف اور صرف ثمین کا شوہر ہوں، میں اس سے بے انتہا محبت کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا اور ہمیشہ اس پر جان دینے تک کی حد تک مرتا رہوں گا، میں اگر مر بھی گیا نا تو میری دھڑکن میری روح پر بس اس کا ہی قبضہ رہیں گا، جیسے زین کے دل پر نوشی کا تھا...." نگار کے

کانوں میں جیسے ایلیار نہیں زین علی بولا تھا ایسے ہی تو وہ چیخ چیخ کر اپنی محبت کا دم بھر رہا تھا، ایسے ہی تو اس کی آنکھوں میں نگار کے لئے نفرت تھی اور نوشی کے لئے بس محبت ہی محبت .....

اس کی دس سال کی تپسیا کا زین نے یہ پھل دیا تھا کی وہ اسے طلاق دے دینا چاہتا تھا، اس سے اس کا بیٹا چھین لینا چاہتا تھا، تبھی تو نگار نے فیصلہ کر لیا تھا وہ اسے طلاق دے کر چھوڑ کر چلا جائے اور دنیا اس پر ہنسے وہ زین کی بیوا کہلوانا پسند کریں گی مگر زین کے ہاتھوں ٹھکرائی ہوئی نہیں اور انہوں نے اسے مار ڈالا اور آج ان کا ایلیار بھی تو انہیں شکست دے کر جا رہا تھا تو وہ کیسے یہ قبول کر سکتی ہے .....

"نہیں مار سکتی آپ گولی، آپ کچھ نہیں کر سکتی اب ساری زندگی تڑپتی بھی رہیں گی تو بھی آپ کا ایلیار اب واپس نہیں آئے گا...." نگار کے بے دم ہوتے ہاتھ جھٹک کر وہ دور ہٹا ...

"آئی ہیٹ یو ممی آئی ہیٹ یو_ "وہ کہہ کر مڑا.... " نگار کبھی ہار نہیں سکتی کبھی نہیں...." ان کے سامنے نگار گردن اکڑائے آکھڑی ہوئی اور نگار نے اپنی ساری طاقت جما کرتے ہوئے اپنا گن والا ہاتھ بلند کیا اور ایک شعلہ بلند ہوا جو جاتے ہوئے ایلیار کی پشت پر جا کر گرا تھا .....

ایلیار کو اپنی پشت میں شعلہ گرتا محسوس ہوا اور لگا سانس رک گئی ہو.... قدم لڑکھڑائے اور مڑ کر نگار کا چہرہ دیکھنے کی کوشش میں وہ وہی گرتا چلا گیا.... اپنی بند ہوتی آنکھوں سے اس نے نگار کو دیکھنا چاہا مگر چاہ کر بھی وہ اپنی آنکھیں کھلی نہیں رکھ پایا... گم ہوتی سماعتوں میں فائق صاحب کے چیخنے اور خود کو پکارنے کی صدا آئی اور پھر اسے لگا اب جسم سے روح نکل گئی ہو_____

ہوا میں خنکی سی تھی اور آسمان پر چاند اپنی پوری آب و تاب سے چاندنی بکھیر رہا تھا... لان میں اس وقت اکا دکا ہی لائٹس روشن تھی اور ایسے میں وہ اپنے ارد گرد شال لیٹتے ہوئے بہت آہستہ آہستہ قدموں سے لان میں چہل قدمی کر رہی تھی... آج طبیعت کچھ بیچین سی تھی، دل بھی عجیب طریقے سے اداس ہو رہا تھا.... ثمین نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا چاند بھی اس کی طرح تنہا سا لگا تھا اسے، جیسے آج چاند اس کی تنہائی کا ساتھی بن گیا ہو، ثمین نے آہ بھر کر اپنے ارد گرد ایلیار کو ڈھونڈا، وہ ہوتا تو اس وقت وہ ایسے تنہا آہیں نا بھر رہی ہوتی، ثمین کو شدت سے وہ یاد آیا تھا، ایلیار کیا یاد آیا بہت سے پرانے زخم بھی ہرے ہو گئے_____

وہ خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی حالانکہ گھر والے تو اب اس کا اور بھی زیادہ خیال رکھتے تھے، مبین صاحب اکثر اس سے ملنے کے لئے بھاگے آتے اور فائق صاحب کا بس چلتا تو اس کی ساری تکلیفیں خود لے لیتے.... ابھی کچھ دیر پہلے ہی نیلم بھابھی اس کے ساتھ ہی باتیں کرتے ہوئے ٹہلتی رہی تھی اور اس کا دل بھی بہلاتی رہی تھی.... عادل کی آواز پر وہ اس کے بیٹے زین کو لے کر اندر جا چکی تھی، جاتے جاتے اسے بھی نصیحت کر کے گئی تھی کی وہ جا کر بیڈ روم میں آرام کرے، زین کو وہ اپنے پاس سلا لیں گی.... وہ بس مسکرا کر تائید میں سر ہلا کر اب تک آرام کرنے بیڈ روم میں نہیں گئی تھی، اسی طرح اپنے شغل میں لگی ایلیار کو یاد کر رہی تھی، جس کے بنا اس کے زندگی کے سارے رنگ پھیکے تھے_____

"تم یہاں کیا کر رہی ہو ثمین_ "اپنے پیچھے فائق صاحب کی آواز سن کر وہ آہستہ سے پلٹی، وہ فکر مند سے اس کے پاس آ رہے تھے، ثمین وہی ٹھہر کر پھیکی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے انہیں اپنے پاس آتے دیکھ رہی تھی، آج کل وہ اس کے لئے بہت پریشان رہتے تھے شاید اس کی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے .....

"طبیعت سنبھلی نہیں ہے تمھاری ابھی تک، اور تم اکیلے ادھر اُدھر کیا گھوم رہی ہو، جانتی ہو ناڈاکٹر نے تمھیں چلنے پھرنے سے منع کیا ہے نا_ "جیسے ہی وہ اس کے نزدیک آئے فوراً ثمین کا ہاتھ تھام کر اسے پیار سے ڈانٹ کر سنبھال کر اندر لے جانے لگے_____

"بابا میں ٹھیک ہوں بس دل گھبرا رہا تھا اس لئے لان میں آ گئی..." وہ ان کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ کر ان کی فکر دور کرنے کے لئے مسکرائی.... فائق صاحب نے غور سے اسے دیکھا... تھکا تھکا چہرہ اور اداس سی ثمین.... بال بکھرے ہوئے اور سلوٹوں سے پُر اجلا لباس _____

"ایلیار کے بنا اداس ہو_" انہوں نے ایک دم سے پوچھا تو ثمین نے نفی میں سر ہلا دیا... اقرار کر کے وہ انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اگر اس نے ہاں کہہ دیا تو وہ اور بھی فکر مند ہو جائیں گے، انہیں اسی پریشانی سے بچانے کے لئے دھیمی آواز میں بس اتنا کہا.... " بابا بس طبیعت گھبرا رہی ہے_" فائق صاحب نے گہری سانس بھری اور اسے تھام کر ہولے ہولے چلتے ایک طرف رکھی کرسیوں کی طرف آ گئے، ثمین کو بیٹھا کر وہ خود بھی اس کے قریب ہی بیٹھ گئے _____

"بس کچھ دن اور ایک بار طبیعت سنبھلنے دو... ہم سب گاؤں چلیں گے وہاں مبین بھی تو ہے تم اس سے مل لینا، وہ بھی تمھیں اور زین کو بہت یاد کر رہا ہے_" وہ اس کے بکھرے بالوں کی لٹیں سنوارتے ہوئے پیار سے بہلا رہے تھے، ثمین بس ان کا مہربان چہرہ دیکھ رہی تھی .....

"میری گڑیا... میری نوشی کی نشانی_" اس کے اس طرح دیکھنے پر ان کی پدرانہ محبت چھلک پڑی انہوں نے اس کی پیشانی چوم کر اپنے دل میں آسودگی اترتی محسوس کی تھی_____

"بابا... آپ میری سارا آنٹی سے بہت محبت کرتے تھے نا_" وہ اچانک پوچھ بیٹھی تو فائق صاحب اداسی سے مسکرادئے .....

"محبت تو اب بھی کرتا ہوں بیٹا اور یہ محبت کبھی کم نہیں ہو گی..." ثمین نے ان کی نم آنکھیں دیکھی تو پیار سے ان کے شانے پر سر رکھ دیا اور نم آواز میں بولی... " مجھے بھی یقین ہے بابا.... کی کہیں نا کہیں وہ آپ سے محبت کرتی رہی ہو گی تبھی تو مجھے آپ کے پاس بھیجنے کے ہی لئے زین انکل کی بات مان لی، مجھے یقین ہے انہوں نے ایلیار سے میرا نکاح صرف آپ کی خوشی کے لئے کروایا تھا ورنہ وہ نگار جیسی عورت کے بیٹے سے اپنی بیٹی کو رشتے میں نا باندھتی_" ان کے شانے پر سر ٹکائے ہوئے ثمین ہولے ہولے بولتے ہوئے ان کے کرتے کے کے بٹن کو بھی چھو رہی تھی، اس کی بات پر فائق نے اس کا سر تھپکتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا .....

"ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا تھا پھر جب مبین نے بتایا تو یقین ہو گیا... نوشی کا احسان ہے مجھ پر، مبین کے ساتھ رہتے ہوئے بھی اس کو میری تنہائی، میرے خالی پن کا احساس تھا، وہ چاہتی تھی تمھیں میرے پاس بھیج دے اور یہ موقع اللہ نے اسے عطا کر ہی دیا.... میں تا عمر اس کا شکر گزار رہوں گا_" وہ اب بھی آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے جیسے نوشی کو شکریہ کہہ رہیں تھے_____

"بابا آپ مجھے بتائے اس کے بعد کیا ہوا تھا، کیسے سب کچھ طے ہو گیا اور نگار نے کیوں زین انکل کو مارا_" ثمین نے اچانک ان کے شانے سے سر اٹھا کر سوال کر ڈالا اور فائق صاحب نے سرد آہ بھر کر ثمین کی طرف دیکھا..... پھر وہ آہستہ آہستہ اسے سب بتانے لگیں_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

مبین ثمین کو اپنے ہاتھوں سے لقمہ کھلاتے ہوئے نوشی سے بھی غافل نہیں تھا وہ دیکھ رہا تھا نوشی کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی... اس کے جانے کے بعد کچھ تو ایسا ہوا تھا کی نوشی آج انہیں پہلے جیسی لگ رہی تھی مگر ثمین کے سامنے وہ کچھ نہیں پوچھ سکتا تھا، ساری کہانی سے ثمین انجان تھی نوشی نے تو اسے یہ بھی نہیں بتایا کی وہ اس کی سگی ماں ہے .....

وہ نہیں چاہتی تھی جو کچھ بھی اس پر بیتا تھا اس کے بارے میں اس کی بیٹی کو کبھی نہیں پتہ چلے، مبین کو بھی یہی صحیح لگا کیا ضرورت تھی ثمین کو ماضی کے بارے میں بتانے کی، بڑی مشکل سے اس کے کچے ذہن سے فائق کی یادیں پاک کی تھی ان دونوں نے_____

"بابا... مجھے اب نیند آرہی ہے_" ثمین کھاتے کھاتے اٹھ کر اس کی گود میں آ بیٹھی تو مبین خیالوں کی دنیا سے باہر نکل آیا_____

"بابا کو کھانا کھانے دو میں سلا دیتی ہوں، آجاؤ گڑیا..." نوشی اپنا کھانا چھوڑ کر اچانک سے بولتی اٹھ گئی تو مبین سمجھ گیا اسے خود کو سنبھالنے کے لئے تنہائی درکار تھی، ثمین آرام سے اس کی گود میں چلی گئی، نوشی مبین سے نگاہیں ملائے بغیر ثمین کو اس کے روم میں لے کر چلی گئی_____

مبین نے نوشی کی پلیٹ کی طرف دیکھا وہ ویسی کی ویسی ہی بھری ہوئی تھی، ایک لقمہ بھی اس سے کھایا نہیں گیا تھا.... نجانے کیا بات تھی مبین فکر مندی سے سر ہلا کر خود بھی اٹھ گیا، اس کی بھی بھوک ختم ہو چکی تھی، اس نے ٹیبل سے برتن اٹھانے شروع کر دئے اور پھر کچن میں لے جا کر ایک ایک کر کے سب کچھ اپنی جگہ پر رکھنے لگا .....

سارے کام ختم کر کے وہ کچھ دیر آ کر ٹی وی کھول کر بیٹھ گیا، نگاہیں ٹی وی پر تھی اور دھیان کہیں اور، وہ بس نوشی کی پریشانی کے بارے میں سوچ رہا تھا، نوشی اس سے کچھ چھپاتی نہیں ہے، وہ اس سے اپنے دکھ شیئر کریں گی ضرور.... مبین سب سوچتے ہوئے وہی سوفے پر نیم دراز ہو کر آنکھیں بند کر گیا .....

شاید وہ نوشی کا انتظار کرتے کرتے نیند کی آغوش میں چلا گیا تھا کی اسے احساس ہوا کی کوئی اس کے گھٹنوں پر سر رکھے ہولے ہولے سسک رہا ہے، مبین نے پٹ سے آنکھیں کھول دی اور نوشی کو کارپیٹ پر اپنے زانو پر سر رکھ کر روتے دیکھ کر وہ سکتے میں آ گیا .....

"سارا کیا ہوا میری جان.... تم ایسے کیوں رو رہی ہو_ "وہ اتنا گھبرا گیا کی تیزی سے اٹھ کر اس کے پاس ہی دوزانو ہو کر بیٹھ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر پوچھا .....

"مبین... میرا دل پھٹ رہا ہے، میں کیا کروں مبین، میری آزمائش کیوں نہیں ختم ہوتی_"کب سے وہ خود پر باندھ باندھے ہوئے تھی مبین کا لمس پاتے ہی وہ باندھ ٹوٹ گیا اور وہ بے تحاشا روتی ہوئی مبین کے سینے سے آ لگی .....

"کون آیا تھا یہاں سارا...." اس کا یوں تڑپ تڑپ کر رونا، مبین اسے خود سے لگا کر اس کا سر سہلاتے ہوئے سنجیدہ ہو گیا... سارا کے رونے میں اور تیزی آ گئی تو مبین نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے ....

"سارا میں نے خود سے عہد کیا تھا تمھاری آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آنے دوں گا... اسی لئے میں نے سمرا والی حقیقت تمھیں نہیں بتائی، میں جانتا تھا ایک بار پھر تم آزمایش میں گرفتار ہو جاؤں گی، ایک بار پھر سب کے چہرے تمھیں ماضی کی دردناک یادوں میں دھکیل دیں گے_" وہ اس کا سر سہلاتا اپنے حصار میں لئے بہت زیادہ سنجیدہ تھا..... نوشی نے روتے روتے اس کے سینے سے سر اٹھا کر مبین کا چہرہ دیکھا_"کون آیا تھا فائق یا... " اس نے جملہ ادھورا چھوڑا .....

"فائق آئے تھے مبین.... " وہ ایک بار پھر سسک پڑی اور اس کے سینے سے لگ گئی، مبین نے گہری سانس لی اور آنکھیں بند کر کے اپنے اعصاب پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگا، ایک بار سمرا سے ملیں گی تو زین کی حقیقت بھی کھلیں گی اور زین سامنے آئے تو نا جانے پھر کیا حالات ہو، .....

"وہ مجھ سے چاہتے ہیں کہ میں سمرا سے ایک بار مل لوں مبین، اسے معاف کر دوں... کتنا آسان سمجھ لیا ہے انہوں نے سب، کیا یہ آسان ہے مبین، اس عورت نے میری زندگی میں اتنے زہر گھولے ہے کی اب تک اس کی نیلاہٹ میرے وجود پر ہے...." نوشی روتے ہوئے درد بھری آواز میں بول رہی تھی، مبین بس اس کا سر سہلاتا اور کبھی پشت سہلاتا اسے تسلی بخش رہا تھا .....

"مجھے ڈر لگتا ہے مبین، مجھے لگتا ہے میں ایک بار پھر سب کھو دوں گی، ثمین کو اور تمھیں بھی.... " اس نے تڑپ کر سر اٹھایا اور مبین کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا_ "میں تمھیں نہیں کھو سکتی مبین... اگر تم مجھ سے جدا ہوئے تو میں اس بار مر جاؤں گی میں ....

"ہشت...." مبین نے نوشی کے لبوں پر اپنی شہادت والی انگلی رکھ دی، اسی طرح اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے ہوئے نوشی روتی آنکھوں سے اس کے محبت کے نور سے چمکتے مہربان چہرے کو دیکھ رہی تھی....

" اب کبھی ایسا سوچنا بھی مت کی مبین کو تم سے کوئی الگ کر سکتا ہے، ہم ایک دوسرے کے لئے بنے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے تاعمر، ہمارے ملنے میں ہاں راستہ سخت تھا، مصیبتیں بھی بہت جھیلی ہم نے مگر ہم ایک ہوئے نا...." وہ لبوں پر محبت سے پر مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہا تھا، نوشی نے روتے روتے ہاں میں سر ہلایا تو مبین کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا، جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے تو نوشی کے تڑپتے دل کو سکون سا ملنے لگا .....

مبین نے اس کی پیشانی سے لب ہٹا کر دیکھا اور بولا... " ہم دونوں کو ہمارے اللہ نے انعام کے طور پر ایک دوسرے کو بخشا ہے اور اس کا بخشا ہوا تحفہ کبھی کوئی چھین نہیں سکتا_" وہ اب بہت پیار سے اس کے بہتے آنسوؤں کو صاف کر رہا تھا، نوشی کو دل قرار سا ملنے لگا اور آنسو تھمنے لگے .....

"ہم نے پہلی آزمائش دیکھی ہے کیا جو میری سارا ایسے ہمت ہار بیٹھی، ارے ہم نے تو آگ کا دریا پار کیا ہے، یہ زرا سے شعلے ہمیں کیا جلا پائیں گے_" وہ اس کے آنسو صاف کر چکا تو اس کا ہاتھ تھام کر بہت پیار سے تھپک رہا تھا، نوشی ایک ٹک اس کا چہرہ دیکھے جا رہی تھی .....

"اتنے آنسو بہاڈالے..... کب سے پریشان دیکھ رہا تھا، تم پہلے بتا دیتی تو میں اسی وقت فائق سے بات کر لیتا اور اسے سمجھا بھی دیتا کی وہ آئندہ سارا سے ایسی توقعات نا رکھے ....

"تم گئے تھے نا سمرا سے ملنے...." نوشی نے اچانک سے پوچھا تو مبین کے ہونٹوں سے سرد آہ نکلی.... " سچ کہتے ہیں لوگ بیوی کی نگاہوں سے شوہروں کے کوئی جرم چھپے نہیں رہتے.." اسے بہلانے کے لئے وہ زرا سا شوخ ہوا .....

"بہت بیمار ہے سمرا_ "نوشی اس کا مذاق نظر انداز کر کے دکھ سے پوچھ بیٹھی، مبین نے گہری سانس بھری ....

"اپنی سزا کے دن کاٹ رہی ہے وہ، جو کچھ اس نے کیا تھا وہ شاید اس سے بھی بری سزا کی مستحق تھی_ "مبین کو ماضی کے سارے واقعات یاد آئے کتنی بے دردی سے اس نے دونوں کے ساتھ کیسا گھناؤنا کھیل کھیلا تھا، .....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

"میں اس سے ملوں گی مبین_ "نوشی نے مبین کے ہاتھوں کو تھام لیا تو وہ پلکوں خم دے کر بس مسکرایا .....

"مجھے کوئی اعتراض نہیں، لیکن وعدہ کرو اب رو رو کر مجھے تکلیف میں مبتلا نہیں کروں گی، معلوم ہے نا تمھارے آنسو میری کمزوری ہے_ "اسے اپنے ایک بازوں کے حصار میں لیتے ہوئے فکر مند تھا وہ_____

"تم ہو نا آنسو بہائے بھی تو تمھارے شانے پر سر رکھ رولوں گی تم سارے آنسو چن لینا_ "نوشی اس کے شانے پر سر رکھ کر وہی سوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی، آزمایش کے بعد مبین جیسا تحفہ پا کر وہ اپنے اللہ کی شکر گزار تھی اور مطمئین بھی_____

"اوکے.... لیکن اب سارے آنسو اپنے لبوں سے چنوں گا بعد میں شکایت مت کرنا_ "وہ شرارت سے جھک کر اس کے گال چوم کر بولا تو نوشی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ مار کر سر اس کے سینے پر رکھ دیا_____

*.... *..... *..... *..... *..... *..... *

ہاسپٹل کے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی نوشی نے ساتھ چلتے مبین کا ہاتھ سختی سے تھام لیا، اس کی ہتھیلیاں بھیگ رہی تھی اور چال میں ہلکی سی لڑکھڑاہٹ تھی .....

"میں ہوں نا تمھارے ساتھ، گھبرانے کی کوئی بات نہیں_" مبین نے اس کا ہاتھ اور بھی مضبوطی سے تھام کر جیسے اسے حوصلہ دیا، نوشی نے سر اٹھا کر ہاسپٹل کی بلڈنگ دیکھی اور پھر دھیرے دھیرے چلتے ہوئے وہ ہاسپٹل کے اندر داخل ہو گئی....

"سمرا اس روم میں ہے، تم اندر جاؤ میں ثمین کو لے کر باہر ہی ہوں شاید اس کا اندر جانا بہتر نا ہو_" مبین نے ہاسپٹل روم کے دروازے پر رک کر ساتھ کھڑی نوشی سے آہستہ سے کہا... مبین کی بات اسے بھی صحیح لگی، ثمین ویسے بھی گھبرائی گھبرائی سی تھی، اندر سمرا کو دیکھ کر اس کے چھوٹے سے ذہن پر کہیں برا اثر نا پڑے، اس لئے سر تائید میں ہلا کر اس نے مبین کا ہاتھ چھوڑ دیا .....

"گھبرانے کی ضرورت نہیں، اور خود کو سنبھالنا، پلیز میرے لئے رونا مت... ٹھیک_" مبین نے اس کا گال تھپک کر پیار سے کہا تو وہ زبردستی کا مسکرا کر جی کڑا کرتے ہوئے دروازہ کھول کر اندر چلی آئی .....

نوشی آہستہ آہستہ قدموں سے بیڈ تک آئی، جیسے ہی اس کی نگاہ بستر پر پڑے وجود پر گئی، نوشی نے اپنی سسکی دبانے کے لئے اپنے ہونٹوں پر ہتھیلی رکھ لی.... وہ سمرا تو نہیں تھی یہ تو ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی ایک ایسی عورت کی مکروہ تصویر تھی جس کے اعمال یہی دنیا میں عبرت کا نشان بن گئے تھے_____

سمرا نے سر گھما کر آنے والے کو دیکھا اور اس کی پہلے سے ابھری ہوئی آنکھیں اور بھی ابل کر جیسے باہر کو نکلنے لگی.... نوشی کو اس سے عجیب طرح کا خوف محسوس ہوا_____

"نوشی.... تم آگئی نوشی... میں جانتی تھی تم ضرور آؤں گی، سب کہتے ہیں تم مر گئی ہو مگر مجھے یقین تھا تم مری نہیں ہو_" سمرا کی حالت عجیب وحشی سی ہو گئے تھی، روم میں موجود نرس کبھی بیڈ کی طرف دیکھتی اور کبھی کچھ دوری پر کھڑی حسن اور معصومیت کی اس مورتی کو جس کو یہ نوشی کہہ کر بلا رہی تھی .....

"نوشی مجھے معاف کر دو، دیکھو تمھیں برباد کر کے میں کیسے جل رہی ہوں، تڑپ رہی ہوں_ نوشی دیکھو مجھے، مجھے تمھاری بد دعایں لگ گئے، تمھیں برباد کیا تھا نا میں خود برباد ہو گئی_" سمرا روتی ہوئی نوشی سے کہہ رہی تھی اور وہ بس آنکھوں میں آنسو بھرے اسے دیکھ رہی تھی، اپنے اندر وہ زرا سی بھی ہمت پیدا نہیں کر پا رہی تھی کی بڑھ کر اس کا ہاتھ ہی تھام لیں، اس کے پیر جیسے فرش پر منجمد سے ہو گئے تھے_____

"نوشی کچھ تو بولو، مجھے گالیاں دو، آؤ مجھے مارو مگر مجھے معاف کر دو نوشی، میں اس تکلیف سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہوں.... جو تمھیں تکلیفیں دینے کی وجہ سے مجھ پر عذاب بن کر نازل ہوئی ہے_" سمرا اب باقاعدہ چیخیں مار مار کر رو رہی تھی، نوشی کو دیکھتے ہوئے وہ اٹھنے لگی تو نرس نے اسے کس کر بیڈ پر جکڑ لیا اور نوشی کی چیخیں اس کے گلے میں گھٹ سی گئی تھی_____

"مجھے مارو نوشی مجھے اپنے ہاتھوں سے مار ڈالو.... میں تمھاری دشمن ہوں، ہمیشہ تم سے حسد کیا تم سے نفرت کی اور صرف تم سے ہی کیا اپنے بھائی سے بھی جلتی رہی، میں نے سب کو برباد کیا چچا چچی کی موت کی وجہ بنی، اپنے اماں ابا کو میں نے مار ڈالا، اپنے بھائی کا بسا بسایا گھر اجاڑ ڈالا، میں قاتل ہوں تم سب کی... آؤ مجھے مارو، ویسے ہی ذلیل کرو نوشی جیسے میں نے تم کو کیا تھا_" سمرا کی سانسیں اکھڑ رہی تھی مگر وہ بولتی جا رہی تھی، چلا چلا کر نوشی سے کہہ رہی تھی، نرس بھی بس اسے دبوچے ہوئے چپ چاپ تماشا دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی کیا ایک عورت اتنی بھی ظالم ہو سکتی ہے کی اپنوں کو ہی برباد کر دیں_____

نوشی کی برداشت اب جواب دینے لگی تھی وہ بیڈ تک آئی اور لرزتی آواز میں بس اتنا کہا... "میں نے تمھیں معاف کیا سمرا اور میرا خدا بھی تمھیں معاف کرے بس یہی میری دعا ہے...." نوشی بول کر منھ پر ہاتھ رکھ ہاسپٹل روم سے باہر نکلتی چلی گئی، پیچھے سمرا چلا چلا کر روتے ہوئے بے قابو ہوئی تو آخر کار نرس نے اسے بیہوشی کا انجیکشن لگا کر خاموش کروادیا _____

جیسے ہی نوشی گراؤنڈ میں نظر آئی، بے قراری سے ٹہلتا مبین تیزی سے اس کی طرف بڑھا.... آکر سیدھے اسے اپنے حصار میں لے لیا "تم ٹھیک ہو نا سارا_" اس کے چہرے کی زرد ہوتی رنگت، قدموں کی لڑکھڑاہٹ اور ہراساں سا انداز مبین نے فکر مندی سے نوشی کو دیکھا .....

"مبین مجھے لے چلو یہاں سے، میرا دم گھٹ جائیں گا_" اس کی حالت بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی تھی، اس کی آواز میں کپکپاہٹ تھی اور دل تھا کی جیسے کوئی مٹھی میں مسل رہا تھا_____

"ہاں چلتے ہیں، ثمین وہاں کھیل رہی ہے اسے لے لیں_"وہ جلدی سے اس کا ہاتھ تھام کر ایک طرف بنے بچوں کے کھیلنے کے لئے بنے پارک کی طرف بڑھ گیا _____

فائق سمرا کے لئے دوائیں لے کر اس کے پاس جا رہا تھا کی اس کی نگاہ اچانک بچوں کے ساتھ کھیلتی ثمین پر پڑی تو دل میں چھپی باپ کی محبت انگڑائی لے کر جاگ گی، ان کی اور نوشی کی کا پی ان کی اپنی بیٹی، جس سے دور رہ کر وہ کیسے جی رہا تھا وہی جانتا تھا .....

فائق ثمین کو دیکھ کر سب کچھ بھول کر بے صبرانہ اس کی طرف بڑھا، بس ایک بار اسے دیکھنے اور چھونے کی چاہ میں وہ اس کے پاس آ گیا .....

"انکل میرا بال دے مجھے_"اس کے قدموں میں شاید اس کا بال آگئی تھی کی ثمین دوڑ کر اس کے پاس آگئی ....

"ثمین، میری گڑیا..." وہ بیتانہ پنجوں کے بل ثمین کے پاس بیٹھا ہی تھا کی پیچھے سے مبین نے ثمین کو پکارا تھا..... فائق کو جھٹکا لگا، پل میں حقیقت اپنی ساری تلخیوں سمیت اسے ہوش میں لا گئی.... وہ ثمین پر حق کھو چکا تھا یہ یاد آتے ہی وہ آنسو چھپا کر بہت تیزی سے اٹھ کر مبین کی طرف مڑا، جیسے ہی مبین اور نوشی کے چہرے پر اس کی نگاہ گئی اس کے قدم خود بخود اپنی راہ کی طرف پلٹ گئے .....

مگر جاتے جاتے بھی اس کی آنکھوں کا درد نوشی کی نگاہوں سے چھپا نہیں رہا.... اس نے ایک نگاہ جاتے ہوئے فائق کہ پشت کو دیکھا اور دوسری نگاہ ثمین کو، جو مبین کی گود میں چھڑ چکی تھی_____

"اگر اللہ نے مجھے موقع دیا تو فائق، میں یہ امانت آپ کو واپس لوٹا دوں گی، آپ کی تنہائی ثمین کے ہی دم سے دور ہو سکتی ہے مگر....." وہ دل میں سوچ کر اداس ہو گئی مگر کیسے، فل حال اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا لیکن اسے نہیں معلوم تھا کی ایک دن اس کے دل سے نکلی یہ تمنا اللہ بڑے خوبصورت انداز میں پورا کر دیں گا، ایلیار کو ثمین کا بنا کر، ان دو دلوں کو آپس میں محبت کی زنجیروں سے جکڑ کر وہ نوشی اور فائق دونوں کے دلوں کو مطمئین کر دیں گا_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"بابا ہم ہاسپٹل کیوں گئے تھے_" مبین بجائے ان دونوں کو گھر لے جانے کے سمندر کے کنارے لے آیا تھا... یہاں اپنی فیورٹ چیزیں کھاتے ہوئے ثمین نے معصومیت سے اس سے سوال کیا .....

"کوئی بیمار تھا گڑیا اسے دیکھنے کے لئے گئے تھے_" وہ ایک نگاہ خاموشی سے آئسکریم میں چمچہ چلاتی نوشی پر نگاہ ڈال کر آہستہ سے بولا .....

"سارا آنٹی کی دوست سے_" وہ اسٹرابیری شیک کا سپ لیتے ہوئے ایسے سوال کر رہی تھی، جس کا جواب دینے میں دونوں کو دقت تھی_____

"یہی سمجھ لو_" مبین نے ہلکے سے مسکرا کر اس کا سر سہلایا_____

"بہت بیمار تھی تبھی سارا آنٹی اتنا روئی ہے_" ثمین نوشی کی روئی روئی آنکھیں دیکھ کر بھولے پن سے بولی

_____

"ہمم...." مبین نے نوشی کا چہرہ دیکھا_"تم منع کرو تو شاید مان جائے کی اتنا نا رویا کرے تمھاری آنٹی.... تمھارے بابا کی تو سنتی ہی نہیں... بابا کو رلانے کے لئے رونے لگتی ہے_"مبین نے مذاقیہ لہجے میں اپنے دل کی بات کہی تو نوشی خود کو سنبھال کر ہولے سے مسکرائی_____

"میرے بابا تو بہت بہادر ہے، وہ نہیں روتے_"ثمین کی بات پر اس بار نوشی ہنس دی، اس کی ہنسی سے مبین کو سکون ملا_____

"جلدی سے بتاؤ بابا کتنے بہادور ہے تا کی تمھاری آنٹی کو ان کی بہادوری پر یقین آ جائے_" مبین کی شرارت پر نوشی نے اس کو گھورا_____

"مبین... بس کرو اب_" آخر کار وہ نوشی کو نارمل ہونے پر مجبور کر ہی گیا تھا، اس کے بازوں پر ہاتھ مار کر وہ اپنی آئسکریم کی طرف متوجہ ہو گئی .....

"آنٹی مسکرادی.. بابا چلے اب ہم پانی سے کھیلتے ہیں...." ثمین نے دونوں کے ہاتھ پکڑ کر اٹھانا چاہا ....

"کوئی نہیں بیمار پڑنا ہے کیا_ "نوشی نے پیار سے ڈانٹا تو ثمین کا منہ بن گیا_____

"کچھ نہیں ہوتا آجاؤ نا یار،_ "مبین نے کھڑے ہو کر اسے اٹھانا چاہا.... پھر وہ نہیں نہیں کرتی رہ گئی مگر دونوں اسے کھینچ کر ہی لے گئے .....

ایک طرف کار سے ٹیک لگائے کھڑا وہ آتے جاتے خوش باش لوگوں کو اپنی سونی سونی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا.... انگلیوں میں سگریٹ دبا ہوا تھا اور بے تحاشا دھواں اس کے ارد گرد جمع ہوتا پھر فضا میں گم ہو رہا تھا..... اس دن سے اب تک اس نے کتنی سگریٹ پھونک ڈالی تھی اسے خود بھی نہیں معلوم تھا، جب سے اس کے سامنے ساری حقیقت کھل کر آئی تھی وہ گھر بھی نہیں گیا تھا، بس یونہی بے مقصد سڑکوں پر کار دوڑاتا اور آدھی رات ہوتی تو اسی بنگلے میں چلا جاتا جسے اس نے نوشی کے ساتھ مل کر گھر بنانے کا خواب دیکھا تھا.....

اپنے سارے خواب تو اس نے اپنے ہاتھوں سے راکھ کر ڈالے تھے، جب جب یہ زہریلی سوچ دماغ میں آتی تو دل کے اور بھی ٹکڑے ہوتے محسوس کرتا، سگریٹ پر سگریٹ پھونکتے ہوئے وہ ساری دنیا بھلائے ہوئے تھا، وہ کون تھا، کیا تھا، گھر میں کیا ہنگامہ مچا ہو گا، سب پریشان ہو رہیں ہو گے اب اسے کوئی پرواہ نہیں تھی... یہاں تک اپنے جان سے عزیز بیٹے کی بھی اسے فکر نہیں تھی_____

لوگوں کی بھیڑ میں اپنی تنہائی کا ماتم کرتے ہوئے تبھی اس کے کانوں میں جانی پہچانی مترنم ہنسی کی آواز گئی تھی، زین بے قرار ہو اٹھا اور سیدھے ہوتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے سگریٹ نیچے گر گئی یہ آواز تو وہ ساری دنیا کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتا تھا... وہ بیچین سا ہو کر اس آواز والے چہرے کو تلاشنے لگا .....

"ثمین... دیکھو زیادہ دور مت جانا، بس دس منٹ آپ دونوں جلدی سے آنا_" ایک بار پھر وہ آواز آئی اور زین کا دل بے تحاشا دھڑکنے لگا.... وہ بہت تیزی سے اس آواز کے تعاقب میں ادھر آ گیا جدھر سے یہ آواز آ رہی تھی_____

پھر وہ ساکت سا ایک طرف کھڑا پھٹی آنکھوں سے کچھ دوری پر پتھر پر بیٹھی نوشی کو دیکھ رہا تھا.... ہلکی ہلکی روشنی میں اس کا چاند سا چہرہ چمک رہا تھا، ہونٹوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک، جس کے لئے اس کی روح تڑپ رہی تھی وہ مجسم اس کے سامنے تھی.... زین کا دل اتنی زور زور سے دھڑکنے لگا جیسے اب بند ہی ہو جائے گا، اس کی نوشی اس کے سامنے بیٹھی ہے... وہ مری نہیں ہے کیا فائق اور مبین نے اس سے جھوٹ بولا..... وہ بغیر پلکیں جھپکائے نوشی کو دیکھ رہا تھا_____

نوشی کو انجانا سا احساس ہوا تو اس نے بے ساختہ گردن موڑ کر اُدھر دیکھا اور پھر اس کی آنکھوں میں بھی تحیر سمٹ آیا... وہ شاکڈ سے پتھر بن گئے زین علی کو اپنے سامنے دیکھ کر اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی_____

اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے نوشی کا دل ایک بار پوری رفتار سے دھڑک کر سکڑا پھر دوسرے ہی لمحے میں معمول رفتار میں دھڑکنے لگا... سامنے کھڑا یہ وہ شخص تھا جس کی محبت کی شدت نے، اس کے جنون بھری دیوانگی نے، اس کے دل میں محبت کا خوبصورت احساس جگا دیا تھا اور وہ بھی اس کی محبت سے محبت کر بیٹھی تھی .....

مگر جیسے ہی حالات نے پلٹا کھایا اور ایک زرا سی گرم ہوا چلی اور سب کچھ بکھر گیا... جس محبت سے اسے محبت ہوئی تھی اسی کی نفرت کی شدت نے پل میں محبت کو نفرت میں تبدیل کر دیا تھا ....

وہ فائق نہیں تھا جس کی محبت کی جڑیں اتنی گہری تھی کی نوشی کی ہزار کوششوں کے باوجود بھی ابھی تک اس کے دل میں پیوست تھی، وہ چاہ کر بھی ان جڑوں کو اکھاڑ نہیں پائی تھی.... مگر یہ زین علی تھا جس کی کمزور محبت ریت کی دیوار کی طرح ڈھیر ہو چکی تھی، جس کا نام و نشان بھی اس کے دل سے مٹ چکا تھا _____

نوشی کو اسے دیکھ کر سوائے نفرت کے کوئی اور احساس نا جاگا بڑی شدت سے وہ دن یاد آیا جب اس کے منہ پر بدکاری کا تھپڑ مار کر یہ شخص اس پر تھوک کر چلا گیا تھا .....

وقت نے ضرور آج اسے موقع دیا تھا کی وہ اس سے اپنا حساب لیں سکے.... کوئی تو آگ تھی جو نوشی اس کی طرف بڑھتے اپنے قدم نہیں روک پائی، وہ دھیرے دھیرے مضبوط قدم اٹھاتی بت بنے زین کی طرف چلی آئی .....

زین کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ خواب دیکھ رہا ہے یا حقیقت ہے، اس کی محبت اس کی دیوانگی اس کے سامنے زندہ کھڑی ہے اور اب اس کے قریب ہو رہی ہے، اس پر تو سکتہ سا طاری ہو چکا تھا .....

"مجھے زندہ دیکھ کر شاید تمھیں یقین نہیں آرہا ہے نازین علی_" وہ بولی تو اس کی آواز میں برف سی کاٹ تھی... آنکھوں میں جلانے والی تپش اور ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ_____

"نوشی..." اس کے لبوں سے سرسراتے ہوئے اس کا نام نکلا.... اور زین ہوش میں آکر آگے بڑھا، وہ بے قرار ہو کر اسے چھو لیتا کی ایک دم سے نوشی غرایی ....

"مجھے ہاتھ مت لگانا زین علی ورنہ..." اس کے سامنے اپنے ہاتھ کا فاصلہ رکھ کر اس نے زین کو وہی روک دیا، اس کی آنکھوں میں جیسے شعلے نکل رہے تھے اور زین علی کے دونوں ہاتھ بے جان ہو کر پہلو میں ہی گر گئے، آنکھوں میں کرب سا چھلک گیا_____

"تم کیا سمجھتے ہو تمھارے سامنے کھڑی یہ لڑکی وہی دیوانی سی، بیوقوف سی لڑکی ہے جس نے تمھیں پہچاننے میں غلطی کی تھی، جس نے تم جیسے مرد پر بھروسہ کر لیا تھا.... نہیں زین علی مجھے اب غور سے دیکھو اب تمھارے سامنے کھڑی یہ لڑکی اب کسی اور کی عزت اور محبت ہے، اسے چھونے کی غلطی بھی مت کرنا_" آنکھوں میں آتش لئے وہ پھنکار رہی تھی اور زین خود کو کچھ کہنے کے قابل بھی نہیں کر پا رہا تھا، بس آنکھوں میں کرب بڑھ رہا تھا اور دل کے زخم چرخے لگا رہے تھے_____

"تم یہ مت سمجھنا کی تمھاری طرف میرے قدم کسی محبت سے بڑھے ہیں، نہیں زین بالکل نہیں.... تم سے کچھ حساب کتاب بچے تھے وہی پورے کرنے ہیں.... آج تمھیں دیکھا تو مجھے سب یاد آ گیا زین... وہ بے عزتی، وہ الزام، وہ بیوفائی کا ٹیگ، وہ بدکاری کا داغ، وہ ناکردہ گناہوں کی سزا... سب یاد آ گیا زین علی سب..... اور آج

حساب کا دن ہے_ "وہ ایک ایک لفظ ادا کرتی زین کو ندامتوں کے دریا میں ڈبو رہی تھی، بڑی مشکل سے اس نے خود کو بولنے پر تیار کیا_____

"تمھاری ساری باتیں درست ہے نوشی، میں تمھارا بہت بڑا گناہ گار ہوں، میں نے جو کیا وہ معافی کے لائق نہیں مگر نوشی پھر بھی تمھارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں... مجھے معاف کر دو، مجھے معاف کر دو_ "نوشی کو دیکھتے ہوئے اس نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دئے اور سر جھکا لیا، نوشی نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی، کتنا آسان سمجھتے ہیں یہ لوگ، کی ہر گناہ کر لیں گے، سزا بھی سنا دیں گے اور بعد میں پچھتاوا ہوا تو معافیاں بھی مانگ لیں گے، یہ سوچے بغیر کی تمھاری غلطیوں کی وجہ سے دوسروں پر کیا کیا نا ظلم ڈھائے گئے ہیں..... وہ دانت پر دانت جمائے اس شاندار شخص کو نفرت سے دیکھ رہی تھی_____

زین نے ہاتھ جوڑے جوڑے سر اٹھا کر نوشی کو دیکھا، اس کی آنکھوں میں بس نفرت ہی نفرت تھی زین کا دل کٹ گیا_ "خدارا نوشی مجھے ایسی نفرت سے مت دیکھو، مجھے یہ نفرت مار ڈالیں گی_ میں تمھارا گناہ گار صحیح مگر آج بھی تم سے دیوانگی کی حد تک محبت کرتا ہوں، چاہ کر بھی تمھاری محبت میرے دل سے نا نکل سکی، تمھارے بغیر زین علی ہر احساس سے خالی ہو گیا... وہ ان سالوں میں کیسے زندہ رہا وہ بتا نہیں سکتا، تمھارے بغیر میں ہر پل مر مر کر جیا ہوں، تڑپ تڑپ کر رات دن بتائے ہے، گھٹ گھٹ کر سانسیں ...

"خاموش زین علی خاموش ہو جاؤ....." وہ ایک دم سے چلا اٹھی اور زین ساکت ہو گیا_ وہ جبڑے بھینچے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی، اپنی سرخ آنکھیں زین کی بھیگی آنکھوں میں ڈالی اور غرائی ....

"تم کہتے ہو تم مر مر کر جیئے ہو، تم تڑپے ہو، سانسیں گھٹ گھٹ کر چلی ہے.... تو میں بتاتی ہوں تمھیں کی کہنے میں اور اس طرح زندگی گزارنے میں کیا فرق ہوتا ہے، مر مر کر جینا کیا ہوتا ہے.... جیتے جی عذاب بھری زندگی بتانا کیا ہوتا ہے.... ان گناہوں کا بوجھ جو کبھی آپ نے کئے ہی نہیں انہیں اٹھا کر زندہ رہنا کیا ہوتا ہے_" وہ زین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ایک لفظ کڑواہٹ سے ادا کر رہی تھی_____

"تم تو مجھ پر نفرت انڈیل کر اپنی زندگی میں گم ہو گئے تھے مگر یہ نوشی پل پل عذابوں کی تلوار پر ننگے پاؤں چلائی گئی ہے... سب نے اس کو بدکردار سمجھا، یہاں تک اس کے اپنے ماں باپ نے بھی... اس کی ہر صفائی کو رد کیا گیا، اس کے کسی سچ کی سنوائی نا ہوئی اسے جھوٹا ثابت کر کے اسے غلازت کا ڈھیر سمجھا گیا، اسے جانوروں کی طرح مارا گیا، گالیوں سے نوازا گیا، عزت کی چادر چھین لی گئی اور تب گھٹ گھٹ کر جینا کیا ہوتا ہے کوئی نوشی سے پوچھے.... "اس کی آواز میں درد ہی درد تھا اور یہ درد زین کی رگوں میں اتر کر اسے کاٹنے لگا_____

"پھر اسی نوشی کو زبردستی ایسے شخص کے سر منڈھ دیا گیا جو اس سے بے انتہا نفرت کرنے لگا تھا.... جس کی نگاہ میں اس لڑکی کی کوئی عزت ہی نا تھی اور شادی کی پہلی ہی رات اسے سارے خاندان والوں کے سامنے ذلیل کر کے ٹھکرا کر وہ شخص اس کے گناہوں میں اور بھی اضافہ کر کے چلا گیا تو مر مر کر بھی جینا کیا ہوتا ہے کوئی اس نوشی سے پوچھے..... " ایک دوسرے کی آنکھوں میں لگاتار دیکھتے ہوئے کب دونوں کی ہی آنکھوں سے آنسو رواں ہو چکے تھے ان دونوں کو ہی خبر نا تھی_____

"اور اگر اس لڑکی کی قسمت پھر بھی اس پر مہربان ہو گئی اور محبت سے دامن بھرا گیا مگر پھر سے نوشی سے نفرت کرنے والوں سے یہ سہا نہیں گیا اور پھر سے اسے دوبارہ وہی سب سہنا پڑا، دوبارہ وہی الزام، دوبارہ وہی بدکاری کا داغ اور اس بار طلاق کا بھی تمغہ، تو زندہ لاش بننا کیا ہوتا ہے اس نوشی سے پوچھو زین علی اپنے سامنے کھڑی اس نوشی سے پوچھو_ "زین کی آنکھوں سے بس آنسو قطرہ قطرہ بہہ رہے تھے اور ہونٹ سل چکے تھے... اب تو اپنے درد سے زیادہ نوشی کے درد پر روح بھی سسک رہی تھی_____

"اور بتاؤں زین علی مجھ پر کیا بیتی... تم اگر نہیں بھی سن سکتے تو بھی تمھیں سننا ہے...." وہ اپنے آنسو پونچھ کر زین کے بہتے آنسوؤں کو دیکھ کر تلخی سے مسکرائی، زین کی پلکوں سے کچھ اور بھی آنسو ٹوٹ کر گرے .....

"تمھاری بیوی نے مجھے دوبارہ برباد کر کے بھی بس نہیں کیا تھا، ابھی تو میں فائق کے دئے گئے زخموں سے چور تھی، اس کے دئے گئے درد سے میرا جسم اور دل دونوں تڑپ رہا تھا کی وہ رات نگار میرے پاس آئی تھی جانتے ہو کیوں...." اس بار زین کی آنکھوں میں شعلے سے بھڑکے، اب تک وہ نگار سے غافل تھا اسے خود کا بھی ہوش نہیں تھا تو نگار سے کیا بدلہ لیتا مگر اب جو نوشی کے منھ سے نگار کا نام سنا بڑی شدت سے نفرت نے سر اٹھایا، اس کی آنکھوں میں آگ بھڑک گئی .....

"وہ ایک بار پھر نوشی کا دھوم سے اجڑنے کا جنازہ دیکھنے آئی تھی، جو شکست اس نے تم سے کھائی تھی اس کا بدلہ اس نے مجھے بے تحاشا مار کر لیا... وہ ایک عورت ہو کر بھی ایک ایسی عورت کو مار رہی تھی جس کے شوہر نے جھوٹے الزامات پر یقین کر کے اسے بے آسرا کر دیا تھا نگار نے تو میرے پیٹ میں پلتے بچے پر بھی رحم نہیں کیا.... " بولتے ہوئے اس کی آواز گلے میں گھٹ گئی تو نوشی نے بڑی مشکل سے آنسوؤں کو گولہ گلے سے نیچے اتارا...." اس رات جیسے میں نے درد سے تڑپ تڑپ کر گزاری خدا سے یہی دعا ہے کی کبھی ایسی رات کسی

عورت کی زندگی میں نا آئے... " نوشی نے کہتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا کتنے ہی آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بکھرے اور پھر اس نے ان آنسوؤں کو گالوں پر رگڑ کر صاف کیا اور پھر سے زین کی طرف دیکھا، اس کی حالت قابل رحم تھی مگر نوشی کس دل سے اس پر رحم کھائے، ان سب حالات کی وجہ بھی تو یہی انسان تھا_____

"تم معافی کے قابل نہیں ہو زین علی کیونکہ ان سب کی وجہ صرف تم تھے زین صرف تم... میں نگار کو کوئی الزام نہیں دوں گی، اس کی تو فطرت ہی ایسی تھی مگر تم تو مجھ سے محبت کیا عشق کے دعوے دار تھے نا... کتنے پل میں نے تمھارے ساتھ گزارے، کیا کبھی تم نے محسوس کیا تھا کی تمھارے ساتھ جو لڑکی پل پل تمھاری محبت میں ڈوب رہی ہے، وہ کیا اتنا بڑا دھوکہ تمھیں دے رہی ہے، جس معصوم لڑکی پر تم مرتے تھے کیا وہ لڑکی کی معصومیت پر زرہ برابر بھی اعتبار نہیں تھا تمھیں، سب کی گواہی پر یقین کر لیا، کیا میری گواہی کی کوئی ضرورت نہیں رہ گئی تھی، مجھ پر نہیں تھا تو کم سے کم دوست کا ہی مان رکھ لیتے، تم نے تو محبت ہی کیا دوستی جیسے مقدس رشتے کو بھی پائمال کر دیا، تم نے "....

"بس کرو نوشی بس کرو... اللہ کے واسطے اب بس کرو.... میں اب برداشت نہیں کر سکتا_ میں مر جاؤں گا_"
نوشی بولتی رہتی کی زین نے چلا کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے، جرم کے احساس نے اسے دھاڑے مار مار کر رونے پر مجبور کر دیا، وہ وہی خاک پر گھٹنوں کے بل گر کر سر جھکا کر ہچکیوں سے رویا تھا.... نوشی کچھ دیر اسے اسی طرح دیکھتی رہی پھر اسی کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ کر آہستہ سے بولی_____

"بس اتنا حوصلہ زین علی... تم سن بھی نہیں سکتے تو سوچو میں نے تو سب کیسے سہا ہے مگر دیکھو اب بھی تمھارے سامنے صحیح سلامت کھڑی ہوں، اٹھو زین علی یہ پبلک پیلس ہے یہاں اپنا تماشہ مت لگواؤ_"نوشی کا دل اب ہلکہ ہو چکا تھا، برسوں کا دبا غبار نکال کر وہ جیسے خود ہلکی پھلکی محسوس کر رہی تھی، زین نے روتے روتے سر اٹھا کر

دوبارہ سے کھڑی ہوتی نوشی کو دیکھا اور بمشکل خود پر قابو پا کر اپنے آنسو صاف کر کے ہارے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا .....

"نوشی پلیز مت جاؤ_ "نوشی پلٹ کر جانے کے لئے مڑی کہ زین نے تڑپ کر اسے پھر سے پکار لیا، وہ ہولے سے مڑی ....

"ہمارے راستے جدا ہو چکے ہیں زین علی، نوشی مر چکی ہے تمھاری بیوی کے ہاتھوں، جاؤ اس سے پوچھ کر دیکھو وہ شاید اعتراف کر لیں کہ ہاں اس نے نوشی کو مار ڈالا تھا_ "دل میں پکتا لاوا نکال تو دیا تھا مگر ایک بار پھر سب یاد آ

رہا تھا، وہ ضبط سے کہتی تیزی سے وہاں سے چلی جانا جاہتی تھی کہ زین تیزی سے گھوم کر اس کے راستے میں حائل ہو گیا .....

"میری نوشی نہیں مر سکتی_ "زین اب اسے وہی دیوانہ لگا جس کی وہ دیوانی ہوئی تھی مگر وقت نے ان دونوں کو ہی اجنبی بنا دیا تھا... نوشی کو اب سوائے اس پر افسوس کے اور کوئی جذبہ محسوس نہیں ہوا .....

"تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے زین صاحب، مرے ہوئے آج تک زندہ نہیں ہوئے ہیں، اور تمھارے لئے یہی اچھا ہو گا کی اس بات پر یقین کر لو.... میں اب کسی اور کی بیوی ہوں_ "وہ اب خود کو سنبھال کر بہت ہی اعتماد سے سر اٹھا کر زین کو دیکھ رہی تھی_____

"نہیں کر سکتا یقین نوشی نہیں کر سکتا_ "وہ درد سے پھٹتی آواز میں چیخا_ نوشی خاموش ہی رہی.... " مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کی تم کس کی تھی کس کی ہو... اب یہ ممکن نہیں کی میں سب سچ جاننے کے بعد تم سے دست بردار ہو جاؤں...." وہ شاید اپنے ہوش میں نہیں تھا.... نوشی کی آنکھوں میں سرخ آنکھوں سے دیکھتا وہ عجیب طرح کا دیوانہ سا لگا .....

"میں بھی یہی چاہتی ہوں کیا تمھیں اس کی پرواہ ہے_" اسے غصے کے ساتھ ساتھ اب اس کی دیوانگی سے خوف بھی محسوس ہوا.... پہلے بھی بہت کچھ کھو چکی تھی اب مبین کو کھونا نہیں چاہتی تھی، اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کوئی بھی تو نظر نہیں آرہا تھا_____

"تم چاہو یا نا چاہو نوشی.... مگر میں تمھیں اتنا چاہتا ہوں نا کی اب تمھارے بن میں سانسیں بھی نہیں لے سکتا، میں تمھارے بغیر مرنا چاہوں گا مگر تم سے جدائی نہیں_" زین کے اٹل ارادے اس کی آنکھوں سے صاف چھلک رہے تھے .....

"جاؤ زین علی وہی واپس چلے جاؤ... جہاں تم سب سے منہ موڑ کر چلے گئے تھے... تمھاری دنیا اب میری دنیا سے الگ ہو چکی ہے_" وہ دل ہی دل میں اس سے خائف ہو چکی تھی مگر مضبوطی سے اپنی بات کہہ کر وہ پلٹی اسی وقت زین نے اس کی کلائی دبوچ لی .....

"یاد رکھنا... تمھاری دنیا بس زین علی ہے نوشی اور زین علی ہی رہیں گا...." وہ نوشی کی آنکھوں میں جھانکتا اسی پاگل پن سے کہتا نوشی کو سچ مچ میں خوفزدہ کر رہا تھا، زین علی کا انداز اس کے لیے نیا تھا.... ابھی کچھ کہتی کی اس نے مبین کو آتے دیکھا تو اپنی پوری توانائی اکٹھا کر کے اس نے زین کی گرفت سے اپنی کلائی کھینچ لی اور پوری رفتار سے دوڑتے ہوئے ثمین کی انگلی تھام کر آتے مبین کے سینے سے آ لگی .....

"مبین..." زین جو اس کے پیچھے جانا چاہتا تھا نوشی کو مبین کے سینے سے لگتے دیکھ کر ایک بار پھر اسے زبردست شاک لگا تھا، تو مبین نے نوشی کو اپنا لیا تھا، کیا زین اب بھی خود غرضی کا مظاہرہ کر سکتا ہے، مبین کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو وہ نوشی کو چھین لیتا مگر ایک بار مبین اور اپنی دوستی پر کلنک لگا چکا تھا، کیا پھر سے وہی سب کرے، زین نے اذیت سے آنکھیں بند کر لی اور پھر کھول کر وہ منظر دیکھا، زین کا دل اتنے ٹکڑوں میں بنٹا کی اس کے بے انتہا درد سے اسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھی اور پھر اس سے کھڑا نہیں رہا گیا وہ دوڑتے قدموں سے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا_____

"کیا ہوا سارا..." ادھر مبین اپنے سینے سے آ لگی نوشی سے حیرت سے پوچھ رہا تھا، مانتا تھا اسے کچھ دیر ہو گئی مگر وہ اتنی خوفزدہ کیوں لگ رہی ہے_____

"مبین... و... و... وہ_" نوشی نے اس کے سینے سے لگے لگے انگلی سے ادھر کا اشارہ کیا جدھر زین کھڑا تھا .....

مبین نے فوراً اُدھر کی طرف دیکھا جہاں وہ اشارہ کر رہی تھی مگر وہاں نیم اندھیرا تھا اور کچھ نہیں... " وہاں کیا ہے سارا_" مبین اب اسے شانوں سے تھام کر اپنے مقابل کرتے فکر مند تھا جانے کیا ہوا کی نوشی اس قدر خوفزدہ ہے ....

"وہاں وہ..." نوشی نے جلدی سے ادھر دیکھتے ہوئے زین کا نام لینا چاہا مگر وہاں کسی بھی ذی الروح کو نا پا کر اس کی آواز گلے میں ہی گھٹ کر رہ گئی ....

"کون تھا وہاں...." مبین نے سنجیدگی سے پوچھا اور نوشی نے بس اطمینان کی سانس لی اور مڑ کر اپنے محافظ کا ہاتھ تھام لیا...."کوئی نہیں وہ بس میرا وہم تھا... تم ہو نا تو کوئی ڈر نہیں چلے مبین گھر چلے اب_"وہ پیار سے ثمین کا ہاتھ تھام کر اس کے بازوں میں اپنی ایک بانہیں ڈال کر اپنی منزل کی طرف بڑھ گئی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

کار پوری رفتار سے اس نے گیٹ کے اندر داخل کی تھی اور پھر کار اپنی جگہ پر پارک کرنے کے بجائے وہی راہ میں چھوڑ کر وہ لڑکھڑاتے قدموں سے کار سے نیچے اترا تھا، گیٹ پر تعینات گارڈز چپ چاپ اسے اندر جاتے دیکھ رہے تھے.... یہ صاحب کا تقریباً روز کا معمول تھا جب سے وہ یہاں آئیں تھے ایسے ہی نشے میں دھت گھر آتے تھے لیکن آج کئی دن کے بعد وہ گھر آیا تھا، گارڈز آپس میں اس کے ہی بارے میں باتیں کر رہیں تھے لیکن اسے کوئی بھی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی، اس کے دل و دماغ میں غموں و درد کے طوفان اٹھ رہے تھے، وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اندر چلا گیا .....

دروازہ پوری طاقت سے کھولا گیا تو اپنے کام میں مصروف نگار نے بہت ناگواری سے آنے والے کو دیکھا، ایک تو اتنے دنوں بعد گھر آیا ہے وہ... اور اس پر سے آج پھر ڈرنک تھا اور اب پھر سے وہی ہنگامہ ہو گا، نگار کی پیشانی پر بل پڑ گئے .....

لیکن نگار کو معلوم نہیں تھا آج ہنگامہ نہیں ہونے والا تھا کیونکہ زین علی کسی ہنگامے کے لائق ہی نہیں رہ گیا وہ سب کچھ ہار چکا تھا.... اس کا دل تو پہلے ہی خالی ہو گیا تھا اب تو ٹوٹ کر بکھر ہی چکا تھا_____

"یہ کون سا طریقہ ہے روم میں آنے کا اور آج پھر تم نے ڈِرنک کی ہے... کہاں تھے اتنے دن سے مسٹر زین علی، اب تو سنبھل جاؤ، تمھارا بیٹا بڑا ہو رہا ہے اس کے لئے تو خود کو بدل لو، اب تو اپنی ناکام محبت کا سوگ منانا چھوڑ دو_" نگار جب جب اسے اس حال میں دیکھتی اپنی شکست کا احساس اسے اور زیادہ ہو جاتا، اب بھی غصے سے کرسی چھوڑ کر کھڑے ہوتے ہوئے زین کو لتاڑا، اس کا حلیہ بھی بگڑا ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے مہینوں سے کپڑے نہیں بدلے ہو، وہ زین نہیں اس کی اجڑی ہوئی تصویر لگ رہا تھا .....

"مجھے تمھاری کوئی بکواس نہیں سننی، گٹ لاسٹ فرام مائی روم_" ادھر وہ نگار کو سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے دہاڑا.... زین کو نگار سے کبھی محبت نہیں رہی مگر نفرت بھی نہیں تھی لیکن آج نفرت کے ساتھ ساتھ اسے اس عورت سے کراہیت بھی محسوس ہوئی تھی وہ اس کے سامنے رہی تو شاید وہ اس کا آج قتل ہی کر ڈالیں

"ہوش میں تو ہو تم_ "زین کے لب و لہجے پر نگار بھڑک گئی، شادی کی بعد سے زین نے دوبارہ وہ کام نہیں کیا تھا، وہ خود میں ہی گم ہو گیا تھا مگر آج پھر سے اس کی آنکھوں میں وہی وحشت نظر آ رہی تھی، جیسی شادی والے دن اس کے لئے تھی .....

"ہوش میں ہوں تبھی بس روم سے جانے کے لئے بول رہا ہوں ورنہ دھکے مار کر اپنے گھر ہی سے کیا زندگی سے نکال پھینکتا_ "وہ نفرت سے نگار کو دیکھتا واش روم کی طرف بڑھتا.... کی نگار سر سے پیر تک سلگ کر تیزی سے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی_ "مسٹر زین علی میں تمھاری بیوی ہی نہیں تمھارے بیٹے کی ماں بھی ہوں، تم اس

لہجے میں مجھ سے بات مت کیا کرو، بہت برداشت کیا ہے تمھیں لیکن اب نہیں کروں گی_" ناگن کی طرح پھنکارتی وہ زین کو گھور رہی تھی .....

زین کو اس کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے نوشی کے سارے الفاظ یاد آنے لگے، اس کی ساری تکلیفیں، اس کا درد، اس کی تڑپ اور اپنے دل کا لٹ جانا بھی، اسے نگار سے زیادہ خود سے بھی نفرت سی محسوس ہوئی، کی کیسے اپنی محبت کے قاتل کے ساتھ وہ اتنے سال سے زندگی گزار رہا ہے، کیا یہ عورت اس قابل ہے کی وہ آرام سے زندگی گزارے... اسے بھی تو وہی تڑپ وہی درد، وہی جلن کا مزہ چکھنا چاہیئے، ہاں وہ نگار کو وہ درد دیں گا جس کا عذاب ساری زندگی اسے چین سے نہیں رہنے دیں گا_____

"زین کبھی خود کو بدلنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے تم... کب تک اس بی وفا لڑکی..." نگار اس کی خاموشی کو محسوس کر کے اب نرمی سے سمجھانے لگی کہ .....

"نہیں ایک دم نہیں_ "زین ایک دم سے انگلی اٹھا کر دہاڑا.... نگار کو پہلی بار اس کی آنکھوں سے خوف محسوس ہوا، وہ چند قدم پیچھے کھسکی.... " بہت سالوں سے تم نے مجھے ہمیشہ اس لڑکی کی بے وفائی یاد دلائی ہے، ان سالوں میں مجھے یہ یقین دلانا چاہا کی تم بہت باوفا ہو، وہ مجھ سے جھوٹی محبت کرتی تھی اور تم سچی مگر....." وہ زرا دیر کے لئے رکا.... "مگر نگار، آج میں اعتراف کرتا ہوں یہ دل ہے نا، تمھاری ساری باتوں سے ہمیشہ سے انکاری رہا... میں چاہ کر بھی اس دل سے نوشی کی محبت نکال نہیں پایا، تمھاری لاکھ کوششوں کے باوجود بھی میرے دل پر اس نے ہمیشہ راج کیا، تم کبھی میرے دل کو چھو بھی نہیں پائی.... مجھے ہمیشہ نا جانے تم سے کیوں وحشت سی ہوئی اور اب سب سمجھ میں آ گیا وہ وحشت کیوں تھی، وہ انجانی نفرت کیوں تھی_ "وہ دھیرے دھیرے بولتے ہوئے

نگار کے دل کے ٹکڑے کر رہا تھا، نگار کی آنکھوں میں وہی وحشت جھلکنے لگی جو ہمیشہ زین کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں اتر چکی تھی .....

"پہلے مجھے تم سے صرف وحشت تھی، اپنی زندگی میں تمھارے ہونے سے ایک گھٹن سی محسوس ہوتی تھی مگر اب مجھے تم سے بے تحاشا نفرت ہے نگار، لیکن پھر بھی میں تمھیں برداشت کروں گا، میں اس بار تمھیں ان سارے عذابوں کے بوجھ سے بھری زندگی دوں گا جو تم نے میرے پیاروں کو دی ہے_" وہ کیا کہہ رہا تھا نگار کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا بس اس کا دل جنونی سا ہو رہا تھا_____

"جو زہر تم نے ہم سب کی زندگی میں گھولا ہے نا نگار، اس زہر کا اثر اب تم پر بھی ہونے والا ہے، بڑے انوکھے انداز سے، ایسے کی تمھیں پتہ بھی نہیں چلیں گا اور تمھاری رگوں میں سارا زہر اتر جائیں گا قطرہ قطرہ..... تمھیں محبت سے نفرت ہے نا اب تمھارے سامنے روز محبت کے تماشے لگیں گے، مجھے یقین ہے پورا یقین ہے،

ان دو دلوں کی محبتیں اتنی طاقت ور ہو گی نا تم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پاؤں گی.... یاد رکھنا نگار تمھاری سزا اب سے شروع ہو گی_ "زین استہزایہ انداز میں کہتے ہوئے ہنسا تو نگار کی آنکھوں میں وحشت سی اتر آئی، اسے پتہ نہیں کیوں ایسا لگا کی جیسے زین نوشی سے مل آیا ہو، کیا وہ اب بھی زندہ ہے .....

"کیا کروں گے تم.... مجھے طلاق دے دوں گے اور نوشی کے ساتھ زندگی بتاؤں گے_ "نگار کو اس وقت یہی لگا تھا اور وہ ایک دم سے جنونی ہو کر زین پر جھپٹ پڑتی کی زین نے اس کے دونوں ہاتھ دبوچ کر وہی بیڈ کی طرف اسے دھکیل دیا، نگار منھ کے بل بستر پر گری تھی_____

"ہاں نگار ہاں میں تمھیں طلاق ہی نہیں دوں گا بلکہ تم سے سب کچھ چھین لوں گا... تمھارا بیٹا، اپنا نام، یہ عیش و آرام، میں تمھیں پل پل تڑپا کر ماروں گا_ "زین کے چیخنے کی آواز پورے روم میں گونج رہی تھی، یہاں تک ان کے روم سے جڑے ایلیار کے روم تک بھی وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر تکیہ میں منھ چھپا کر رو رہا تھا..... ہمیشہ سے اس نے اپنے ممی ڈیڈ کو نارمل لوگوں کی طرح ایک ساتھ رہتے نہیں دیکھا تھا، وہ ان دونوں سے بے پناہ محبت کرتا تھا مگر افسوس کی ان دونوں کو ایک دوسرے سے محبت کرنے پر مجبور نہیں کر پایا تھا_____

ادھر نگار نے سیدھے ہوتے ہوئے زین کو خون چھلکاتی آنکھوں سے گھورا تو اس کے چہرے کو نفرت سے دیکھتے ہوئے زین مڑ کر روم سے ہی نکل گیا اور نگار ساکن سی وہی بیڈ پر گری ہی رہ گئی تھی، زین نے یہ سب کیوں کہا تھا، وہ کیوں ایسا بول گیا تھا، کیوں اس کی آنکھوں میں نفرت تھی وہ اس وقت سمجھ نہیں پائی تھی..... مگر اس کی دی گئی سزا کے عذاب سے وہ اب پاگل سی ہو گئی، اتنی پاگل کی اس نے زین کو مارنے کا فیصلہ کر لیا، اس رات اس نے جو فیصلہ لیا اس پر عمل بھی کیا_____

"یہ تو تمھیں معلوم ہی ہے ثمین کی زین نگار کے لئے کس طرح کی سزا چن کر گیا تھا..... وہ جانتا تھا نگار کے لئے ایلیار کیا ہے، ایک ایلیار ہی تھا جو اسے اپنا لگتا تھا اور زین یہی چاہتا تھا کی ایلیار کو اس سے چھین لیں، جس سے وہ ٹوٹ بھی جائیں گی اور اپنی سزا بھی بھگتیں گی..... " فائق صاحب اپنے پاس بیٹھی ثمین کا ہاتھ تھام کر بہت اداسی سے بولے، ماضی کے ورق جب پلٹیں گئے ہر کسی کے دل کو درد ہی دے گئے_____

"لیکن بابا زین انکل کو یہ نہیں معلوم تھا کہ نگار اپنے ہی بیٹے پر گولی چلا دیں گی_" ثمین کی آنکھوں میں بے انتہا درد امڈ آیا... ایلیار کے خون آلود بدن کو اس نے دیکھا تھا اور کیسے برداشت کیا تھا وہ سب کہنا اس کے لئے ناممکن سا تھا..... فائق کو بھی وہ منظر یاد آیا تو ان کی پلکیں بھیگی تھی "شاید ہمیں یہ یقین نہیں تھا کی نگار ایلیار کو بھی مار سکتی ہے_____"

"ایلیار کو کیسے پتہ چلا بابا کی نگار اس کے ڈیڈ کی قاتل ہے_" ثمین نے جو اب تک نہیں پوچھا تھا وہ آج ان سے پوچھ لیا، فائق صاحب نے آہ بھری_" نگار کو معلوم نہیں تھا جس گن سے اس نے زین کو مارا تھا وہ گن ایلیار نے بہت بار زین کے پاس دیکھا تھا... جو زین کے مرنے کے بعد غائب ہو گئی تھی اور ایلیار کو پھر نہیں ملی تھی اور پھر جب نگار کے ہاتھوں میں اس نے وہ گن دیکھی اسے سب سمجھ میں آ گیا_" فائق صاحب بہت دکھ سے سب ثمین کو بتا رہے تھے_____

"آپ لوگوں نے اس وقت ہی نگار کو پلس کے حوالے کیوں نہیں کر دیا جب انہوں نے زین انکل کو مارا... وہ قاتل تھی اور آپ لوگ انجان رہیں_" ثمین کی غصے سے کہی بات پر فائق صاحب نے افسوس سے سر ہلایا

_____

"ہمیں معلوم ہی کہاں پڑنے دیا زین نے، اس نے جو سزا نگار کے لئے سوچی تھی اس سے بڑی سزا اور کچھ نہیں ہو سکتی تھی، کانون کی سزا اس کے لئے چھوٹی ہوتی یہی سوچ کر اس نے اپنے جینے کی کوئی کثر ہی نہیں چھوڑی، وہ بچ سکتا تھا اگر وہ خود اپنا ایکسیڈنٹ نا کروا دیتا، شاید اسے اب جینے کی کوئی تمنا رہ بھی نہیں گئی تھی.... ہمیں اس وقت بس اتنا پتہ چلا کی کسی راہ چلتے گنڈے نے اسے گولی مار دی اور اس کی وجہ اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا، ایلیار بھی یہی سمجھتا تھا مگر جب وہ گن دیکھی تو اسے یقین ہو گیا کی نگار نے اس کے ڈیڈ کی جان لی تھی اور نگار کے اس وقت کے انداز نے سب کچھ ایلیار پر ظاہر کر دیا_" فائق صاحب یہ سب ثمین کو بتاتے ہوئے بہت زیادہ غمگین ہو چکے تھے ان کی آنکھیں بھیگ رہی تھی_____

"آپ کے لئے بھی تو بہت سخت تھا نابابا نگار جیسی عورت سے شادی کرنا_"ان کی نم آنکھیں دیکھ کر ثمین خود کو سنبھال کر ان کا ہاتھ تھام کر پوچھ بیٹھی_____

"بہت سخت میرے آگے اس فیصلے میں بہت سخت چناؤ تھا، جس عورت کی پرچھائی بھی میں اپنی بیٹی پر برداشت نہیں کرنا چاہتا تھا اسی عورت کی بہو بنا دینا_"ان کی آنکھوں میں گزرے زمانے کا کرب اتر آیا... " ہم سب کے لئے زین کا فیصلہ ماننا بہت سخت تھا، نوشی تو کبھی تیار نہیں تھی مگر زین کے ایکسیڈنٹ نے سب کے دلوں کو موم کر دیا.... " ثمین غور سے ان کے چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

"زین کی آخری خواہش کو پورا کرنا بہت سخت تھا ثمین بہت سخت مگر نوشی کی محبت میں میں یہ بھی کر بیٹھا، میرے اس فیصلے سے زین کے چہرے پر سکون اتر آیا لیکن دوسرا وعدہ اس کا اور سخت تھا، نگار سے شادی ایلیار کو

اپنا ناوہ نگار کو سزا دینا چاہتا تھا، وہ ڈرتا تھا ایلیار کو نگار اپنا جیسا نا بنا دیں مجھے یاد ہے مرتے وقت اس نے کہا تھا_"وہ پھر سے ماضی میں کھوئے، ..

"مجھ سے وعدہ کرو فائق تم میرے ایلی کو زین جیسا نہیں بناؤں گے، اور نا ہی فائق جیسا، "زخموں سے چور بمشکل سانس لیتا وہ خدا سے بس اتنی مہلت مانگ گیا تھا کی فایق کو اپنا پابند کر دیں، ان کا ہاتھ تھامے مبین اور فائق کی آنکھوں سے لگاتار آنسو گر رہیں تھے، ایک طرف کھڑی نوشی کی آنکھوں میں آنسوؤں کا دریا رواں تھا.... وہ اس سے نفرت کرتی تھی مگر آج زخم زخم یہ شخص محبت کی راہ میں فنا ہو کر اس کی ساری نفرت اپنے ساتھ لے جا رہا تھا... وہ اس کی محبت میں زندگی تک ہار گیا تھا_____

زین فائق کا ہاتھ تھامے اکھڑی سانسوں کے ساتھ کہہ رہا تھا_"تم اسے مبین جیسا بنانا ویسا ہی سچا ویسا ہی محبت نبھانے والا، ویسا ہی با اعتبار ہر مشکل کو اپنی سمجھ بوجھ سے حل کرنے والا_"زین کی آنکھیں مبین پر ٹکی تھی

مبین روتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا، زین اس کے بھائیوں جیسا تھا حالات نے دلوں کو دور کر دیا تھا مگر محبت کو مٹایا نہیں تھا_____

"وعدہ کرو تم دونوں کی ایلی اور ثمین کی حفاظت کروں گے، وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ زندگی گزاریں گے.... نگار کو کچھ بھی نہیں بتانا اور جب اسے بتا چلیں تو وہ اتنی بے بس ہونا کی کچھ نہیں کر پائیں تب تمہیں اختیار ہے فائق تم اس وعدہ کے بوجھ سے نکل جاؤ تم جو چاہو اسے سزا دو_" وہ تیز تیز سانس لیتا ان دونوں کو ہی درد میں مبتلا کر رہا تھا ان کا دوست ان کا بھائی جس نے ہمیشہ ہر موڑ پر ان دونوں کی مدد کی تھی آج پہلی بار ان سے کچھ مانگ رہا تھا تو وہ کیسے اس سے یہ وعدہ نا کرتے_ ان دونوں نے ہی وعدہ کر لیا تو زین کے چہرے پر سکون آ گیا اب اس کی نگاہ نوشی پر گئی اور پھر اسی کو دیکھتے ہوئے اس کا دم نکل گیا_____

"میں نے اس سے وعدہ لے لیا بلکہ اپنے لئے سزا کا انتخاب کر لیا تھا، آپ کو معلوم ہو آپ کو اجاڑنے والا آپ کی محبت کا قاتل، ہر وقت سامنے ہو اور آپ کچھ کر نہیں پائے ایسا شخص روز مرتا اور جیتا ہے، اور زین کی انتخاب کی ہوئی سزا کے لئے میں نگار کے ساتھ روز جینے مرنے کا عمل دوہرانے لگا، بہت سخت تھی یہ سزا مگر میں سب سہہ گیا صرف نوشی کے لئے تمھارے لیے_ "فائق اپنے آنسو پونچھ کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے_____

"مجھے معاف کر دے بابا میں آپ کو کتنا غلط سمجھتی تھی_ "ثمین ان کے شانے سے لگ کر بھیگی آواز میں بولتی شرم سار تھی_____

"میری بیوقوف سی گڑیا_ "انہوں نے اسے سینے سے لگا لیا اور پھر اس کا سر تھپک کر بولے_ "جو ہوا وہ بیت گیا ثمین، انشاءاللہ اب کوئی دکھ تمھیں چھوئے گا بھی نہیں یہ ہماری دعا ہے_ " وہ ثمین کا گال تھپک کر اٹھ گئے....."رات بہت ہو گئی ہیں چلو اب جاؤ جا کر سو جاؤ_ "وہ اسے سنبھال کر کھڑا کر چکے تھے تو ثمین ان کی ہمراہی میں چلتے ہوئے اندر آ گئی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

ثمین ہولے ہولے چلتی اپنے بیڈ روم میں چلی آئی، زین کو بھابھی لے گئی تھی تو وہ اب ان ہی کے پاس رہنے والا تھا.... اس کا دو سالہ بیٹا جو اب بہت شرارتی ہو گیا تھا زیادہ تر اپنے تایا تائی... پھوپھو دادی یا دادا پلس نانا کے پاس ہی رہتا، سب کی آنکھوں کا تارا تھا وہ، فائق صاحب اور مبین صاحب نے اس کا نام زین رکھا تھا کیونکہ زین کی قربانی کی ہی وجہ سے ہی ثمین اور ایلیار ملے اور زین کا وجود دینا میں آیا تھا .....

وقت کتنی جلدی بیت گیا مگر اس کے اثرات اب بھی سب کے دلوں پر تھے، ثمین کا دل بہت بوجھل ہو رہا تھا، خالی بیڈ روم ثمین کو کاٹ کھا رہا تھا مگر کیا کرتی وہ روم میں تنہا رہنے پر مجبور تھی_____ _

فائق صاحب کی باتیں سوچتے ہوئے وہ آکر بیڈ پر لیٹ گئی، جانے کب تک وہ بیڈ پر کروٹ بدلتی رہی تھی کی آخر کار نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو ہی گئی، ابھی اسے سوتے ہوئے کچھ ہی دیر گزری تھی کی اپنے ارد گرد وہی دلفریب خوشبو کے احساس نے اسے نیند سے بیدار کر دیا، اپنی پیشانی پر جانا پہچانا لمس محسوس کرتے ہی ثمین نے پٹ سے آنکھیں کھول دی ....

"سوئی نہیں تھی ابھی تک تم_ "وہی کالی جادو بھری نگاہیں، وہی خوبصورت مسکراہٹ اور محبت سے چمکتا جاذب نظر چہرہ، اس پر جھکا وہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا، ثمین پلکیں جھپکائے بغیر اسے دیکھے جا رہی تھی_____

"کیا ہوا ہے میڈم، یقین نہیں آ رہا کی میں آ گیا ہوں_ "اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہو گئی اور ایک دم سے اس نے ثمین کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر جھک کر چومنا شروع کیا تو ثمین بھرپور خوشی کے احساس سے مسکرا دی.... ایلیار واپس آ گیا ہے، اس احساس نے ہی اس کے دل کی ساری اداسی دور ہو گئی، وہ پھول سی کھل گئی_____

"اف ایک ہفتہ پورا ایک ہفتہ کیسے گزارا ہیں میں نے تمھارے بغیر_" وہ اب بھی اس کے چہرے کے ہر نقش کو چھو رہا تھا اور اپنی بیتابیاں اس پر درج کر دینا چاہتا تھا کہ .....

"ایلی... بتایا کیوں نہیں کی تم آج آ جاؤں گے_" آخر کار وہ اس سے خود کو چھڑانے میں کامیاب ہو ہی گئی تو سنبھل کر اٹھتے ہوئے پیار سے شکوہ کیا، ایلیار بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_____

"بتا دیتا تو اپنی جان کو سرپرائز کیسے دیتا اور اس کے چہرے پر چھائی یہ یہ خوشی کے حسین رنگ کیسے دیکھتا جو صرف ایلیار کی وجہ سے ثمین کے چہرے پر چھاتا ہے_" وہ ثمین کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر ہونٹوں سے لگا کر

محبت سے اسے دیکھتا اپنی محبت نچھاور کر رہا تھا.... ثمین دیوانہ وار بس اسے دیکھ رہی تھی اپنی آنکھوں میں بھر رہی تھی.... بزنس کے سلسلے میں وہ مجبوراً اسے چھوڑ کر گیا تھا اور اب ایک ہفتے بعد وہ اسے اپنے سامنے دیکھ کر جیسے زندہ ہو گئی تھی_____

"ایلی اب کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا میں نہیں رہ سکتی تمھارے بغیر_" وہ اس کے شانے پر سر ٹکا کر اس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارتے ہوئے بولی، جب سے ایلیار کو گولی لگی تھی اور وہ موت کے منہ سے بچ کر زندگی کی طرف لوٹا تھا، ثمین اس کے لئے بہت حساس ہو چکی تھی، وہ دونوں اب پہلے سے بھی زیادہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگے تھے____

"کیا میں رہ سکتا ہوں اپنی جان کے بغیر، میں تو تمھیں لے جاتا مگر تمھاری پریگنسی کے لاسٹ منتھ ہے اور اس کی وجہ سے تمھیں یہی چھوڑنا پڑا... ڈیڈ کو نہیں بھیج سکتا تھا کی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی... سو بہت مجبور ہو

کر گیا تھا لیکن کٹ ہی گئے یہ دن... اب انشاءاللہ کبھی اپنی جان سے دور نہیں جانا ہے_" وہ ثمین کے سر کو چوم کر اپنی بانہوں میں بھر کر اپنے دل کو آسودگی بخش رہا تھا_____

"ہمم... کٹ گئے مگر بہت بری طرح سے_" اس سے الگ ہوتے ہوئے اس نے ہونٹ بسورے، ایلیار نے مسکرا کر اس کی ناک چھوئی_" اب آ گیا ہوں نا بیٹے دنوں کی ساری کمی پوری کر دوں گا_" اس کی شوخی پر ثمین نے بس اسے گھورا تھا، کچھ دیر پہلے وہ خود کو کتنا تنہا محسوس کر رہی تھی اور اب.... اس نے ایلیار کا چہرہ تھام لیا .....

"ایسے مت دیکھا کرو جان ورنہ بعد میں تمھیں ہی شکایت ہو گی_" اپنا چہرہ بڑھا کر اس نے ثمین کے سرخی مائل لب چھو کر شوخی کی تو وہ ہنس کر اس کے سینے سے لگ گئی_____

"میری بے بی گرل کیسی ہے_" ایلیار نے اسے اپنے حصار میں لے کر اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ثمین کو دیکھا

"بے بی بوائے ہو گیا تو...." ثمین نے سر اٹھا کر اسے چھیڑا

"تو کوئی بات نہیں میں تب تک کوشش کروں گا جب تک ایک پیاری سی دوسری ثمین نا آ جائے..." ایلیار کی شرارت پر ثمین نے مکا بنا کر اس کے سینے پر دے مارا، ایلیار ہنس کر بولتا ہوا اس کے پاس سے اٹھ گیا_" پہلے فریش ہو لوں پھر لڑائی شڑائی بھی کر ہی لیں گے_" ثمین نے بس اسے منہ چڑایا، ایلیار مسکرا کر اپنا کوٹ اتارنے لگا

"میں کپڑے نکال دوں_" ثمین کہتے ہوئے اٹھنے لگی کی ایلیار نے تیزی سے جھک کر پھر سے اسے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا دی_" آرام کرو تم... میں سب کر لوں گا، کھانا وانا فلائٹ میں کھا چکا ہوں اور اب کوئی کام نہیں، اس لئے مسز آپ بس آرام سے مجھے دیکھتی یہی بیٹھی رہیں_" ثمین کو گال نوچ کر وہ کہتا ہوا پھر سے سیدھا ہو گیا، وہ سر جھٹک کر اسے دیکھنے لگی_____

"ہمارے صاحب زادے صاحب کہاں ہیں، کبھی جو ان کو میں واپسی میں دیکھ لوں_" وہ اب زین کے بارے میں پوچھتا، اپنی گھڑی کلائی سے کھول رہا تھا پھر موبائل اور گھڑی سائڈ ٹیبل پر رکھ دی....

"جی آپ کی طرح ان کے بھی چاہنے والوں کی تعداد کم نہیں ہیں_ گھر والوں نے باری لگوائی ہے انہیں اپنے پاس سلانے کی_" ثمین ٹھوڑی کے نیچے مٹھی رکھے بڑے پیار سے اسے دیکھ رہی تھی، ایلیار گریبان کے بٹن کھولتے ہوئے ہنسا_____

"اچھی بات ہے اس طرح ہمیں جلد موقع مل گیا دوسرے کو لانے کا... انشاءاللہ ایسے ہی سلسلہ چلتا رہا تو پھر تیسرا اور پھر چھوتھا اور ....

"ایلی... " ثمین نے خجالت سے سرخ ہو کر اسے تکیہ کھینچ کر دے مارا، وہ ہنستے ہوئے ہونٹ گول کر کے فلائنگ کس دے کر واش روم کی طرف چلا گیا .....

"بیہودہ کہیں کا.... لوگ اسے شریف کہتے ہیں_ "وہ دھیرے سے بڑبڑائی پھر سر جھٹک کر ہنس دی، ایک خوشی سے بھرپور نگاہ روم پر دوڑائی، ایلیار کے آجانے سے ساری فضا ہی میں محبت کے رنگ گھل گئے تھے، ایسا لگ رہا تھا صرف اس کا دل ہی نہیں کمرے کی ہر چیز گنگنا رہی ہو_____

"آئی لو یو ایلی صاحب لو یو ویری مچ_" وہ آنکھیں بند کر کے بڑبڑا کر ارام سے بیڈ پر لیٹ گئی، اب جو سکون نصیب ہو گیا تھا تو نیند بھی گھیر رہی تھی... وہ آنکھیں بند کر کے نیند کی وادیوں میں جا رہی تھی کی اپنے قریب ایلیار کو لیٹتے محسوس کر کے اس نے دھیرے سے پلکیں کھولی اور پھر بند کر لی_____

"سو گئی ہو کیا_" ایلیار اسے اپنے حلقے میں لیتا اس کے کان میں سرگوشی سے بولا، آواز بوجھل سی ہوئی تھی اس کی .....

"ہمم...." ثمین نے بس اتنا کہہ کر اس کے گلے میں بانہیں ڈال دی_____

"سو جانا میری جان پہلے اپنی ایلی کی بیتابیاں تو دیکھ لو، اس کی بے قراریوں کی داستان کو سن لو، وہ کیسے اپنی زندگی کے بنا سانسیں لے رہا تھا تمھیں سب بتانا ہے_" اس کی گردن پر اپنے چہرے کو چھپاتے ہوئے وہ بے خود سا تھا،

ثمین نے کوئی اعتراض نہیں کیا بس اس کے اور قریب ہو گیی... ایلیار نے ہاتھ بڑھا کر روم کی لائٹس آف کر دی

*..... *..... *..... *..... *..... *.... *

"ثمین بی بی، چھوٹے صاحب کی بلو فائل نہیں مل رہی ہے اس لئے وہ آپ کو بلا رہے ہے_ "وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اس کی ضرورت کی ساری چیزیں رکھ آئی تھی مگر ایک بار پھر ایلیار نے اسے پھر سے ملازمہ کے ہاتھوں بلاوا بھیج دیا تھا... ثمین نے دانت پیس کر لازمہ کی طرف دیکھا وہ دانت نکالے اسے دیکھ رہی تھی

"یار ثمین.... تم اس کے آفس جانے کے بعد ہی نیچے تشریف لایا کرو، تمھارے دیوانے صاحب کو بار بار بہانے سے تمھیں بلانا تو نا پڑا کرے_ "نیلم بھابھی کو ایک بار پھر سے اسے چھیڑنے کا موقع مل گیا تھا_____

"بڑی ماں... سمجھا دے اپنے بیٹے کو ورنہ میری پکی والی ناراضگی ہو جائے گی اس کے ساتھ، اب میں ان کی اولادوں کو سنبھالوں یا ان کو دیکھا کروں_ "وہ چڑ کر بولتی نیلم کو ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی، بڑی ماں بھی مسکرا دی

_____

"دیکھ لو نا بیٹا کوئی کام ہی ہو گا، آفس کے لئے ویسے بھی لیٹ ہو گیا ہے فائل ڈھونڈ دو اس کی_ "بڑی ماں نے پیار سے ثمین کو منا کر ایلیار کی حمایت بھی کر دی_____

بڑی ماں کا حکم کیسے ٹال سکتی تھی وہ اس لئے بس ہنستی ہوئی نیلم کو گھوری دے کر اپنے بیڈ روم میں جانے کے لئے سیڑھیوں کی طرف مڑ گئی، فایق صاحب آفس جا چکے تھے، یہاں تک ساقب بھائی بھی چلے گئے تھے، سارے بچے بھی اپنے اپنے اسکول جا چکے تھے صرف ایک ایلیار صاحب کو چھوڑ کر... صبح ان کی رومانس کی کلاس نہیں ختم ہوتی اور اب تیاری پوری نہیں ہوتی، ہفتے میں ایک دن تو وہ ثمین کو تنگ ضرور کرتا تھا_____

"کیا ہے تمھاری ایسی کون سی فائل گم ہو گئی ہے جو نہیں مل رہی ہے_" بیڈ روم میں آتے ہی وہ ایلیار کو زبردست گھوری دے کر لڑنے کے لئے تیار تھی_____

"محبت کی فائل_" اس پر اس کی ناراضگی کا کیا اثر ہونا تھا، مسکراتے ہوئے ٹائی اسے دکھاتے ہوئے ثمین کو آنکھ ماری_____

"ایلی مجھے تنگ مت کیا کرو_" وہ منھ بنا کر اس کا بکھیرا ہوا سامان اپنی جگہ پر رکھنے لگی_____

"ٹھیک ہے نہیں کروں گا آؤ ٹائی تو باندھ دو_" وہ شرافت کے موڈ میں آتے ہوئے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

_____

"جیسے شرافت سے بولا ہے نا ایسے ہی شرافت سے کھڑے رہنا_" ثمین اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ٹائی باندھنے لگی... ایلیار نے اسے دیکھتے دیکھتے ہاتھ اٹھا کر اس کی کمر پر رکھے .....

"ہاتھ پرے رکھو_" وہ خفا ہوئی_____

"یہ آفس جانا مجھے کبھی اتنا برا نہیں لگا آج ایسا کیوں ہے_"ٹائی باندھتے ہوئے ثمین کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھ کر ایلیار نے بڑی بے بسی سے کہا تو وہ ناراض کے باوجود بھی ہولے سے ہنس دی_____

"ہنسو مت میری حالت پر ہنسنے کے لئے نہیں بولا ہے مجھے بتاؤ کیا کروں کی آفس نہیں جانا پڑے_" اس کے ہاتھ ٹائی سے ہٹا کر اس نے بندھی ٹائی ہی کھولنی شروع کر دی_____

"بابا سے کہہ دوں کی تم آفس نہیں جانا چاہتے اور اب ایلیار صاحب گھر میں رہیں گے، اور پھر وہ تمھارے بہانے پر اچھے سے ڈانٹ پلائے_" بہت ہی شرارت سے اس نے ایلیار کو چھیڑا تھا آنکھوں میں جیسے حسن کی بجلیاں بھرے وہ ایلیار پر گرا رہی تھی_____

"اڑالو مذاق میرے دل پر کیا بیت رہی ہے میڈم کو کوئی پرواہ نہیں_" وہ منہ بناتا کھولی گئی ٹائی پھر سے باندھنا شروع ہو گیا_____

"روز تمھارے یہی ڈائلاگ... آفس نہیں جاؤں گے تو پھر کیا کروں گے_" وہ اب ڈریسر سے ٹیک لگا کر اسے بہت ہی شرارت سے دیکھنے لگی تھی_ ایلیار مسکرا کر اس کے پاس کھڑا ہو گیا ایک ہاتھ ثمین کے کاندھے کے اوپر سے ڈریسر کے شیشے پر ٹیکا اور دوسرے ہاتھ کو ثمین کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا_ اتنی دیر میں وہ بس خاموشی سے ایلیار کی آنکھوں میں بے پناہ محبت کے احساس کو دیکھتے ہوئے اپنے دل میں اتار رہی تھی_____

وہ بہت ہی مدھم آواز میں اس کے کانوں میں شیرنی گھولنے لگا_" میں دن بھر تمھیں دیکھوں گا، تمھیں پیار کروں گا، تمھاری پیاری پیاری سی آواز سنتا رہوں گا، تمھاری گود میں سر رکھ سارے خواب پورے کروں گا_ تمھارے اس قاتل سراپے میں ڈوب کر اپنی جنموں کی پیاس بجھانے کی کوشش کروں گا جو کبھی ختم ہی نہیں ہوتی_" ایلیار کا چہرہ جھکا تھا اور ثمین کے گلاب کھلتے گالوں پر ہونٹ ٹک گئے بہت ہی نرمی سے وہ ثمین کے گالوں پر اپنے ہونٹ رگڑ رہا تھا_ آنکھیں بند تھی اور دونوں ایک دوسرے کی سانسوں کی آواز سن رہے تھے_

اس کی گستاخی بڑھتی کی ثمین نے خود کو سنبھال کر خود کو جھکا کر ایلیار کے حصار سے نکالا تھا اب وہ ہٹ کر دور کھڑی ہو گئی_ ایلیار نے بہت ہی خفگی سے مڑ کر اس کی طرف دیکھا_____

"تم نا دن بھر بس یہی کرنے کے لئے رکوں گے تو اور مجھ سے جھانپڑ بھی کھاؤں گے یہ بھی کوئی تمنا ہے اب پریکٹیکل ہو جاؤ ایلیار میاں، تین تین بچوں کے باپ بن چکے ہو تم_" وہ بڑے آرام سے کہتے ہوئے جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی، پیر اٹھا کر پیر پر رکھ دیا اور ہتھیلی بستر پر ٹیک کر ایلیار کے بنے منھ کو دیکھا_____

"باپ بن گیا ہوں تو کیا، اپنی بیوی بھی سے رومانس بھی نا لڑاؤں... اور تم سے یہی امید ہے بس مجھ سے دور رہنا پسند ہے_ روم میں ہو مگر سوفٹ کی دوری پر رہنا_" تپ کر کہتے ہوئے وہ مڑ کر اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھ کر جلدی جلدی ٹائی باندھنے لگا_ ثمین مسکرا کر اٹھ کر پھر سے اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی_____

ایلیار دل ہی دل میں مسکرایا تھا جب وہ پیچھے سے اس سے لپٹی تھی_ ایلیار کی بغل سے دونوں ہاتھ گزار کر اس نے اپنے ہاتھ ایلیار کے سینے میں باندھ لئے_ "بہت غلط بولا تم نے، تم سے دوری سے تو مجھے ایک لمحہ بھی نہیں برداشت ہے_" اس کے ہونٹوں سے اتنا خوبصورت اظہار سن کر ایلیار فوراً مڑا تھا اور ثمین کو پوری قوت سے اپنے بازوؤں میں بھر لیا_____

"تو پھر کیا میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی_ گولی مارو آفس کو چلو ہم پھر سے بھاگ لیتے ہیں کہیں_" اسی طرح اسے جکڑے جکڑے وہ بے قرار ہوا_____

"پاگل ہو گئے ہو پورے "_

"یس آپ کے پیار میں_" ایلیار خوشی سے بولتے بولتے خود کو جھکایا اور اس کے لبوں کو جکڑ لیا، کچھ دیر وہ ایسے ہی لمحے چراتا رہا کی ثمین نے اسے دور دھیکلا .....

"ایلی اب بس بہت ہو گیا چپ چاپ نکل جاؤ آفس_" بہت تپ کر اس نے شوخی سے خود کو دیکھتے ایلیار کے بازوں پر ہاتھ مارا_____

"اترالو میڈم اپنے مجنوں کا یہ حال کر کے_" وہ مسکرا کر اس کے گال چٹکی سے نوچ کر اپنا والٹ چیک کرنے لگا پھر موبائل اور کیز وغیرہ جیب میں رکھنا شروع کیا_____

"ایلی.... " اس بار ثمین نے بڑی محبت سے پکارا_____

"جی ایلی کی جان_ "وہ ہم تن گوش ہوا تھا_____

"ایلی میں بابا کے پاس چلی جاؤں_" لاڈ سے اس کی ٹائی کی درست ناٹ پھر سے درست کرنی شروع کی تھی_____

"بابا تو یہی تو ہے، جانے کی کون سی بات، آفس تک جانا ہے کیا_" ایلیار نے تعجب سے ثمین کو دیکھا _____

"افوہ یہ بابا نہیں وہ والے بابا_ مبین بابا "_

"اللہ یہ دو دو بابا والا چکر ضرور میرا کباڑا کر دے گا_" وہ دل ہی دل میں کراہا تھا مگر کہا نہیں کہہ کر ثمین کے سارے پیار کو خونخواری میں تھوڑی ہی تبدیل نہیں کرنا تھا_ اس کی سوچ سے بے خبر وہ بہت ہی ناز سے اس کے کوٹ کو چھوتی اسے دیکھ رہی تھی_____

"مجھے گاؤں جانا ہے کل بابا کتنے پیار سے کال کر کے بلا رہے تھے، بچوں کو بہت یاد کر رہیں ہیں، میں کچھ دن کے لئے چلی جاؤں، بابا بہت مس کر رہے ہے_" آخر کار ہر مہینے ابھرنے والا بابا والا پیار پھر سے باہر آ ہی گیا_ یہاں وہ آفس تک جانے میں اپنے دل کو مار رہا تھا اور میڈم گاؤں جا کر اسے مارنا چاہتی تھی_____

"میں ملوانے لے چلوں گا نا جان_ تم اچھے سے ان کی اداسی دور کر کے واپس میرے ساتھ آ جانا_ اوکے میں ڈیڈ سے بات کر لیتا ہوں_" ایلیار نے اس کے دونوں گال تھپک کر بڑے پیار سے تسلی دی_____

وہی ہر بار والی تسلی ثمین نے ناک پھلا کر محبوب شوہر کو گھورا... " مجھے اس طرح نہیں جانا بس گئے اور بھاگ آئے، بیچارے میرے بابا اپنی بیٹی کو اپنے پاس کچھ دن تک نہیں رکھ سکتے، سن لو ایلی اس بار میں کچھ دن رہنا چاہتی ہوں بابا کے پاس_" ثمین نے انگلی دکھائی_____

"ادھر بھی بابا ہے، ان کے پاس ہی تو رہتی ہو_" وہ جان بوجھ کر انجان بن کر ڈریسر کی درازیں چیک کرنے لگا

_____

"ایلی سمجھ رہی ہوں تمھاری چالاکی_" ثمین نے ناراض ہو کر پیر پٹخے_____

"اچھا... جانا کس خوشی میں ہے_ بچوں کے اسکول بھی تو ابھی اوپن ہے_" اس بار وہ سنجیدہ ہوا مگر سنجیدگی میں بھی نرمی ہی نرمی تھی، پیار ہی پیار_____

"وہ میرے بابا ہے، مجھے یاد کر رہے ہے، ان پر میرا کوئی حق نہیں_ مجھے بلا رہے ہے اور میں انکار کر دوں کی نہیں بابا میرے میاں کو اپ کی بیٹی سے دوری برداشت نہیں_" ہاتھ ہلا ہلا کر وہ بولتی ایلیار کو بہت ہی پیاری لگی، وہ ایک دم سے ہنس دیا_____

"کہہ کر دیکھو جان خوشی سے جھوم جائے گے اتنا چاہنے والا شوہر ہے ان کی بیٹی کا_" ایلیار نے پیار سے اسے قریب کرنا چاہا_

"بکواس نہیں وہ میرے بابا ہے اور مجھے جانا ہے_" ثمین ایلیار کا ہاتھ جھٹک کر دور ہٹ گئی_____

"میں نے بابا ہونے پر انکار نہیں کیا ویٹ کر لو خود انکل کو بلوالیں گے_"اس نے پیار سے اس کی ٹھوڑی چھو کر چمکارا_____

"اور جیسے وہ آجائے گے مجھے جانے دو"_

"اور تمھارے اس دیوانے کا کیا ہو گا" _

"بس ایک ہفتہ" ....

"ایک پل بھی نہیں... کہانا میں لے چلوں گا نا، اب ضد مت کرنا کچھ بھی کہوں گی سب مان لوں گا مگر اپنے سے دور نہیں کر سکتا_ "ایلیار نے قطعیت سے کہہ کر بات ہی ختم کر دی اور ثمین کا منھ پھول گیا_____

"تم نا اب خود چلے جاؤ آفس... میں نہیں جا رہی تمھیں لان تک چھوڑنے_ "وہ پیر پٹخ کر ایلیار کو گھورتے ہوئے آندھی کی طرح روم سے نکل گئی_____

"اے خدا.... دو سسر دے کر تو نے اس بندے کو آزمائش میں ڈال دیا ہے.... اب بابا کو لے کر آنا پڑے گا_" وہ چھت کی طرف بے بسی سے دیکھتا بڑبڑایا اور پھر خود بھی روم سے نکل گیا... فل حال ثمین بیگم ناراض ہو چکی تھی سو اب ان کی شکل شام کو ہی دیکھنے کو ملیں گی_____

*..... *..... *..... *..... *..... *..... *

"چاچی، آپ کو چاچو بلا رہیں ہیں..." ثمین کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی کی عاقب نے آکر ثمین کو اپنے لاڈلے چاچو کا پیغام سنایا_____

"اپنے چاچو سے کہو وہیں کار میں میرا ویٹ کرے میں بس ابھی نہیں آنے والی_" اس نے مڑ کر مسکرا کر عاقب کو دیکھا، عاقب اب ایلیار کے کاندھے تک پہنچ رہا تھا مگر چاچو کے عشق میں ابھی تک کمی نہیں آئیں تھی، وہی لاڈ وہی محبت اور ہو بھی کیوں نہیں وہ تھا ہی ایسا کہ سب اسے چاہیں، ثمین نے مسکرا کر سر جھٹکا عاقب اس کا جواب

سن کر کچن سے جا چکا تھا، وہ جلدی جلدی چائے کپوں میں نکالنے لگیں کیونکہ چائے سب کو اسی کے ہاتھ کی چاہیے تھی_____

" تم یہ چائے لاؤنج میں دے اؤ، بابا لوگ کو میں خود دے کر آتی ہوں_" ملازمہ کو ہدایت دے کر وہ ٹرے اٹھا کر فائق صاحب کے کمرے میں چلی آئیں_____

یہاں کمرے میں دونوں نانا کے ساتھ اس کی تین سالہ بیٹی پوری طرح کھیل میں مگن تھی، دونانا اس لئے کہ صبح ایلیار سے لڑائی ہوئی اور شام تک مبین صاحب اس کے سامنے تھے..... وہ خوش ہو گئی تھی مگر ایلی صاحب کو تپانا بھی تو اس کا حق بنتا تھا اس لئے اب تک ناراض تھی .....

ثمین مسکراتی ہوئی ٹرے لے کر ان لوگوں کے درمیان آ کر سوفے پر بیٹھ گئی ہاتھ میں لی ٹرے ٹیبل پر رکھ دی

"تم ابھی تک گئیں نہیں.... ایلی کب سے انتظار کر رہا ہے تمھارا، ابھی تک تمھارا غصہ اترا نہیں_" اسے بیٹھتے دیکھ کر فائق صاحب نے فوراً کہا تھا، ہاے یہ باپ بیٹے کی محبت ایلیار صحیح کہتا ہے وہ فائق صاحب کا زیادہ لاڈلا ہیں

"جا رہی ہوں نا بابا، زرا سا انتظار کر کے آپ کا لاڈلا گھس نہیں جائیں گا، صبح اچھا خاصا اس نے میرا خون جلایا تھا_" وہ منھ بنا کر ٹرے سے چائے کا کپ اٹھانے لگی، فائق صاحب نے مسکرا کر اپنی بیٹی کو دیکھا_____

" ابھی تک تمھارا اور ایلی کا یہ مسئلہ نہیں سلجھا..." مبین صاحب نے گود میں بیٹھیں اس کی بیٹی کے گال چومتے ہوئے پیار سے ثمین کو چھیڑا اس کا منہ بنا_____

"اور نہ ہی کبھی سلجھ سکتا ہے، میرے آنکھوں کے چین ہو یہ دونوں، دونوں یکساں میرے لاڈلے ہے مگر بچی کو سمجھ میں نہیں آتا اور ایلیار کو چھیڑنے میں مزا آتا ہے_" فائق صاحب نے ثمین کے سر پر چپت لگائیں

_____

" جی نہیں، وہ زیادہ لاڈلا ہیں آپ کا کبھی تو اسے داماد کی طرح ٹریٹ کرے تاکہ وہ کم زبان چلائے_" ثمین پھر بھی نہیں مانی چائے کا کپ ان کی طرف بڑھایا_____

"یعنی فائق اسے اور بھی وی ای پی پروٹوکول دے_" مبین صاحب نے اپنی طرف بڑھایا ہوا کپ اس کے ہاتھ سے تھام کر اس کا خفا چہرہ دیکھا_____

"جی نہیں، بچی کا منظور یہ ہیں کہ میں اسے ڈانٹا کروں_" فائق کہہ کر زور سے ہنسے، خوشی سے بھرپور مطمئین ہنسی ثمین اور ایلیار کی کامیاب ازدواجی زندگی، ان کے بیچ کی محبت، پیارے پیارے بچے، سب ان کے دل کو کیسا سکون دیتے تھے مبین اچھے سے سمجھتے تھے، انہیں دیکھتے ہوئے ہمیشہ کی طرح ان کے دل میں بھی سکون اترا تھا، کی نوشی کا خواب پورا ہو گیا تھا_____

"چلو فائق نہیں تو میں اپنی گڑیا کی خواہش کے مطابق ڈانٹ دیا کروں گا_" مبین صاحب نے ثمین کی خوشی کے لئے پیار سے اسے کاندھے سے لگاتے ہوئے تسلی دی_____

"ہاں جیسے میں آپ کو جانتی نہیں، داماد تو بیٹی سے بڑھ کر ہیں، بیٹا بیٹا کہہ کر اسے اور اترانے کا موقع دے دیتے ہیں، دو دو سسر ہیں مگر میری تو حسرت ہی رہ جائیں گی کہ کبھی اسے آپ لوگوں سے ڈانٹ پڑتی، آپ دونوں اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ، ایسے کوئی کرتا ہے_ آج ہی ایک بار ڈانٹ دیتے کیسے مجھے جلایا، بتا نہیں سکتا تھا کی بابا کو بلا لیا ہے_" ثمین آج زیادہ ہی ناراض تھی ان لوگوں نے ہنسی چھپانے کے لئے کپ ہونٹوں سے لگا لیا ورنہ وہ اور ناراض ہوتی پاس بیٹھی زوہا بھی کھلکھائی جیسے ماں کی بات نے بہت لطف دیا ہو_____

"دیکھ لے پوری باپ پر گئی، یہ بھی ہنس رہی ہے_" اس بار وہ لوگ بے تحاشا ہنس پڑیں_____

"وجہ کیا ہے آج کیا کر دیا بیچارے نے...." فائق صاحب کے منہ سے بیچارہ فسل گیا مگر ثمین نے جیسے گھورا انہوں نے تصحیح کر لی "مطلب ایلیار نے..." اس کے گھورنے پر انہوں نے فوراً ایلیار کہا_____

"بیچارہ ہیں وہ، ایک تو صبح جب میں فرمائش کر رہی تھی بابا کے پاس جانے کی تو منھ بھر کر انکار کر دیا... پھر بابا کے آنے کا نہیں بتایا اور اب جب مجھے بابا کے ساتھ کتنی باتیں کرنی ہے تو صاحب کو شاپنگ پر جانا ہے وہ بھی صرف میرے ساتھ.... جب جانتا ہیں مجھے بازاروں میں پھرنا بالکل نہیں اچھا لگتا تو کیوں.... اتنا تھکاتا ہیں وہ مجھے بازار لے جا کر بالکل نیلم بھابھی کی طرح، میں نہیں چل سکتی اتنا، پھر بھی انہیں مجھے ہی لے جانا ہے، بولا کہ آج نہیں چلتے آج بابا آئے ہیں مگر نہیں آج ہی پروگرام بنایا_ "اس کی اتنی لمبی چوڑی شکایت پر فائق صاحب بول اٹھیں_____

"مبین اب کچھ دن رہیں گا ہمارے پاس، ایلیار کو ضروری شاپنگ کرنی ہو گی_ اب جاؤ، اور زرا تگڑی والی شکایت لے کر آنا، تب ڈانٹنے کی سوچی جائیں گی" انہوں نے اسے چھیڑا تو وہ بس منھ بنا کر اٹھ گئیں، زوہا کو دیکھا جو کھیل میں مست تھی .....

"میں اسے بڑی ماں کو دے آؤں وہ پوچھ رہیں تھیں" اس نے اسے گود میں لینے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا

_____

"جی نہیں، فوراًباہر جاؤ ایلی بہت دیر سے منتظر ہیں تم آپا کے پاس بھی گئیں تو بغیر ان سے شکایت کئے جانے والی نہیں_ "فائق صاحب نے پیار سے ڈپٹا_____

"دیکھ لیں، میری شکایت یونہی نہیں..."اس کا منھ فوراً پھولا مبین صاحب پھر سے ہنس پڑے، وہ دونوں لوگوں کو شکایت سے دیکھتی کمرے سے باہر نکل آئی..... جاتے جاتے لیونگ روم میں بھی جھانکا اس کے دونوں بیٹے اور نیلم کے عاقب اور عادل بھی بڑی ماں کے پاس جمع ان سے کوئی قصہ کہانی سن رہے تھے، نیلم بھابھی لگتا ہے بھائی کے ساتھ کہیں گئیں ہوئی ہے، جب سے عادل بڑا ہوا تھا ان کی خواہش کے مطابق اب بھائی انہیں ہر جگہ لے کے جاتے ہیں.... ثمین سوچتے اور مسکراتے ہوئے عبایہ پہن کر باہر نکل آئیں، جہاں ایلیار کب سے کار میں بیٹھا اس کا منتظر تھا_____

"زوہا کو نہیں لائی_ "جیسے ہی وہ فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھی ایلیار نے پوچھا تھا، بیٹی بغیر اس کا کہیں آنا جانا نہیں ہوتا تھا_____

"وہ اپنے نانا لوگ کے پاس ہے، آج اس کے نانا آئے ہے، اس لئے اپنے ڈیڈ کے پاس نہیں آنا اسے_" ثمین نے سر گھما کر اسے دیکھتے ہوئے جیسے چڑایا،_____

"کوئی بات نہیں بٹ ان کی ممی کا کیا، مجھے تو لگ رہا تھا آج کی تاریخ میں میری میڈم نہیں آنے والی_" ایلیار مسکرا کر کار اسٹرا ٹ کر چکا_____

"بابا نے کہا تو آگئی ہوں اور دیر چائے دینے گئیں تھی بابا لوگ کو، اس وجہ سے ہو گئی ہے_" اس نے منہ بنایا اور چہرہ موڑ کر ایلیار کو بھی دیکھا_____

"یہ کہو ہمیشہ والی ناکام شکایت نامہ کھولے بیٹھی تھی_"اس نے شرارت سے اسے چھیڑا تو ثمین نے فوراً اسے گھورا تو وہ زور سے ہنس دیا .....

"تم کچھ بھی کر لو میری جان، وہ لوگ تمھاری خواہش کے مطابق مجھے داماد کی طرح ٹریٹ نہیں کر سکتے، میں بیٹا ہوں ان کا اور بیٹے سے زیادہ محبت ہے انہیں_"ہاتھ بڑھا کر اس کی ناک ایک انگلی سے چھوئی، وہ بس منھ ٹھیڑا کر کے رہ گئی، ایلیار نے زرا سی گردن موڑ کر اس کا ناراض چہرہ دیکھا، ان دس سالوں میں اس کا حسن اور بھی نکھر گیا تھا... اسے لگتا تھا دن بہ دن ثمین کے لئے اس کے عشق میں اضافہ ہی ہو رہا ہیں، اب بھی اس کی ناراضگی اچھی نہیں لگی_____

"کل انکل کا برتھ ڈے ہیں، میں نے سوچا انہیں سرپرایز پارٹی دی جائے.... اس لئے مارکیٹ چل کر شاپنگ کر لیتے ہیں ان کے لئے کیک بھی آج ہی آرڈر کر لیتے ہیں_اور کل ان سے گفٹ میں یہ مانگتے ہیں کی وہ اب ہمارے ساتھ ہی رہیں ہمیشہ کے لئے کہو کسی رہی_"پیار سے اس کا موڈ درست کرنے کے لئے اپنا پلان بتایا اور ثمین خوشی سے اچھل پڑی_____

"ہائے میں تو بھول ہی گئی تھی... ایلی تم کتنے اچھے ہو، کتنا سب کا خیال رکھتے ہو، سچ ہم بابا سے کل یہی مانگیں گے بچوں سمیت وہ منع نہیں کر پائیں گے، ایلی میری جان تمھیں کتنا اچھا سب کچھ مینج کرنا آتا ہے_" وہ خوشی سے ساری ناراضگی ساری شکایت بھول کر اس کے شانہ سے لگ کر اس سے لپٹی سی جا رہی تھی_____

"اب شکایت نہیں کروں گی، میں ایسا ہوں، ویسا ہوں_" اس نے ایک ہاتھ اسٹیرنگ سے ہٹا کر اسے اپنے سے لگاتے ہوئے چھیڑا بھی_____

"وہ تو بس اوپری اوپری ہیں.... دل سے تھوڑی ہی نہیں کرتی ہوں، تم تو میرے بیسٹ شوہر ہو، میری زندگی... میرا سب کچھ_" ثمین نے اپنا چہرہ اٹھا کر اس کا روشن چہرہ دیکھا محبت اور خلوص کی روشنی سے جگمگاتا پرکشش چہرہ اور پھر فرط محبت سے اس کا گال چوم لیا .....

"یار کیوں بہکا رہی ہو گھر چلو سب سود سمیت لوٹا دوں گا_" ثمین جلدی سے دور ہٹی تو ایلیار نے ہنس کر اپنے ہاتھ اس کے شانہ سے ہٹا کر پھر سے اسٹیرنگ پر رکھ دیئے..... پھر مبین صاحب کے لئے ڈھیر ساری شاپنگ کرنے کے بعد اور کیک کا آرڈر دے کے ہی وہ لوگ واپسی کے لئے دوبارہ کار میں آ بیٹھیں_____

کار پھر سے رکی تو ثمین نے پہلے اطراف میں پھر ایلیار کو سنجیدگی سے دیکھا..... " بس دس منٹ میں آتا ہوں.." ایلیار کا چہرہ اب سنجیدہ ہو گیا تھا، وہ خاموش بیٹھی ثمین سے کہتا کار سے اتر گیا، اس سے نہیں کہا کی تم بھی چلو، جانتا تھا سالوں گزرنے کے بعد بھی اس کے دل میں گنجائش نہیں ہے اور ہو بھی کیونکر جب دل ہی صاف نہیں ہوا ہے ابھی تک اس کا، ان کے سب ظلم معاف بھی کر دیتی مگر آخری جرم کیسے معاف کرتی، جو انہوں نے اس کے ایلیار کو مارنے کی کوشش کرتے ہوئے ثمین کو زخم دینا چاہا تھا_____

ثمین دکھی سی ہو کر سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں، ایلیار مہینے میں ایک بار ہی صحیح مگر اپنی ممی کی قبر پر آتا ضرور تھا اور ہر بار اتفاق تھا کہ یا جان بوجھ کر ہی صحیح وہ اس کے ساتھ ضرور ہوتی تھی، شاید وہ چاہتا تھا کہ وہ بھی ان کی قبر پر چلے .....

نگار مر گئیں تھی اور اب مرنے کے بعد ضرور اپنے گناہوں کی سزا کاٹ رہیں ہو گی یہ صرف وہیں نہیں ایلیار بھی جانتا تھا کیونکہ ہم بھلے دنیا میں کتنے گناہ کر کے آرام سے خدا کو بھلائے رہتے ہو مگر وہ ہمیں نہیں بھولتا، ہمارے ہر اعمال کا حساب ہمیں اسی دنیا میں دینا ہے، یہاں نہیں تو عالم برزخ میں اور پھر قیامت کے دن تو سارے گناہوں کا حساب ہے_____

نگار کے گناہ معافی کے قابل نہیں ایلیار سب جانتا تھا مگر اس محبت کا کیا جو ایلیار اپنی ممی سے اب تک کرتا تھا، نفرت کے باوجود بھی وہ محبت مری نہیں تھی اور نگار کی موت کے بعد وہ انہیں معاف کر چکا تھا ....

نگار نے ایلیار کو جس دن گولی ماری تھی اس کے بعد وہ اپنا ذہنی توازن کھو کر اتنی جنونی ہو گئی کی انہوں نے اسی دن، اس بنگلے کو آگ لگا دیا تھا اور پھر اسی بنگلے میں وہ اپنی نفرت، حسد اور جنونیت کے ساتھ جل کر فنا ہو گئی تھی.... آس پاس کے لوگوں نے جب تک آگ بجھائی سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا تھا، نگار پوری طرح جل کر موت کی وادیوں میں جا سوئی تھی، فائق صاحب نے پھر بھی بڑے حوصلے سے ان کی آخری رسومات کو ادا کیا تھا، اس کے بعد سے نگار کا ذکر بھی بھولے سے گھر میں نہیں ہوتا تھا_____

ایلیار جب صحت مند ہو گیا تو اسے نگار کی موت کے بارے میں پتہ چلا تھا مگر اس نے کوئی شکوہ فائق صاحب سے نہیں کیا کی اسے اس کی ممی کی موت کے بارے میں کیوں نہیں بتایا گیا.... نگار کی موت نے ایلیار کی نفرت کو سلا دیا تھا اور اب پھر سے وہ ان سے محبت کرتا تھا، ان کے بارے میں سب کچھ جاننے کے باوجود بھی اسی محبت کے صدقہ میں وہ چاہتا تھا کہ اس کی ممی ان عذابوں کے گھیرے سے نکل جائیں .....

وہ ان کے لئے بغیر کسی کو بتائیں ان کے نام پر کتنے خیراتی کام کرتا ہے، غریبوں کی مدد کرتا رہتا تھا، ثمین کو سب خبر تھی اور وہ جو بھی کار خیر نگار کے لئے کرتا تھا ثمین اسے حق بجانب بھی سمجھتی تھی، ایک بیٹے کی حیثیت سے اس پر فرض بھی تھا، اس لئے اس نے کبھی برا بھی نہیں مانا .....

مگر ایلیار ساتھ میں یہ بھی جانتا تھا کی وہ جتنے چاہے نیکیاں نگار کے لئے کر لیں جب تک ثمین اور فائق صاحب نگار کو دل سے معاف نہیں کر دیں گے اس کی ممی کو نجات نہیں ملیں گی، فائق صاحب کو معلوم ہی نہیں تھا ایلیار نگار کی قبر پر آتا جاتا رہتا ہے مگر ثمین کو تھا کیونکہ ثمین تو اس کی ہمراز تھی، اس کی ہمسفر اور اپنے ہمراز سے تو کچھ نہیں چھپایا جاتا..... جو وعدہ ان دونوں نے کیا تھا ایک دوسرے سے وہ نبھایا بھی ان دونوں نے اپنے ہر غم ہر تکلیف بانٹی، ایک دوسرے سے کچھ نہیں چھپایا، دونوں نے بڑھ کر ایک دوسرے کے ہر غم کو اپنے اندر سمیٹ لیا، ہر راز کو اپنے اپنے دلوں میں دفن کر لیا_____

" کیا ایلیار کی محبت کے صدقہ میں، میں انہیں معاف کرنے کی گنجائش پیدا نہیں کر سکتی.... " یہ سوچ کر وہ ایک ارادہ کر کے کار کا ڈور کھول کر باہر نکل آئی.... پھر دھیرے دھیرے چلتے ہوئے وہ قبرستان میں اس جگہ پہنچی جہاں نگار کی قبر کے پاس ایلیار بیٹھا ہوا تھا_____

ایلیار نے بہت ہی حیرانی سے اپنے پاس آ بیٹھیں ثمین کو دیکھا، اس کے قریب ہی نگار کی قبر پر بیٹھی وہ آنکھیں بند کر کے فاتحہ پڑھ رہی تھی، ایلیار نے اپنا سر جھکا لیا، آنکھیں فوراً بھیگی تھی، احساس تشکر سے دل بھر آیا تھا، اپنے عشق پر یقین تھا کہ ایک دن ایسا ضرور آئیں گا کہ ثمین اس کی محبت کے صدقہ میں ضرور اس کی ممی کو معاف کر دیں گی، ممی زندہ ہوتی تو وہ کبھی ایسی خواہش دل میں نہیں پالتا مگر ان کے مرنے سے اس کے دل میں شدت سے یہ خواہش اٹھتی تھی کہ سب انہیں معاف کر دے اور آج ثمین نے معاف کیا ہے نا تو ایک دن ضرور فائق صاحب بھی انہیں معاف کر دیں گے، ایلیار نے شکر کے احساس سے لبریز ہو کر آسمان کی طرف دیکھا اور پھر سر جھکا کر نگار کے لئے مغفرت کی دعائیں کرنے لگا_____

" چلیں ایلی.... بچے پریشان کر رہیں ہوں گے_ " ثمین نے سر جھکائے ایلیار کے شانہ پر اپنے ہاتھ رکھیں.....

" ہمم... " اپنی آنکھوں کو صاف کرتا وہ گھٹنوں کے پاس سے اپنے پینٹ میں لگی مٹی جھاڑ کر اٹھ گیا ساتھ ہی ثمین کو اپنے حصار میں لے کر چلنے لگا.... احساس تشکر اتنا زیادہ تھا کی اس نے ثمین کو اپنے شانہ سے لگائے لگائے جھک کر اس کے شانے کو عقیدت سے چھوا تو ثمین نے مسکرا کر ہاتھ بڑھا کر اس کا چہرہ چھوا، وہ بھی مسکرا دیا ایک مطمئین مسکراہٹ، وہ لوگ باہر کار تک یوں ہی ساتھ ساتھ آئیں تھے

" تھینکس.. "کار میں بیٹھتے ہی اس نے ثمین سے بس اتنا کہا، آنکھوں میں محبت کا سمندر موجیں مار رہا تھا

" آئی لو یو ایلیار، تم میری زندگی ہو، تمھاری خوشی کے لئے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں_ "ثمین کے محبت بھرے اظہار نے ہمیشہ کی طرح ایلیار کے دل میں پھول کھلا دیئے

"ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے دل اور دھڑکن ہیں ایک دوسرے کے بنا کوئی زندہ نہیں رہ سکتا، ایک دوسرے کے درد کی دوا_" اس کا چہرہ اپنی ہتھیلی میں تھام کر اس نے محبت بھرا پر حدت لمس اس کے چہرے پر چھوڑا تھا، ثمین نے آنکھیں بند کر کے اس محبت کو اپنے دل میں اتارا تھا_____

"کیا خیال ہے اس بار واقعی تمھاری خواہش پوری کر دی جائے_" اس کا چہرہ چھوڑ کر کار سٹارٹ کرتے ہوئے وہ شرارت سے اسے دیکھنے لگا، کچھ دیر پہلے کی اداسی معدوم ہو چکی تھی_____

"مطلب... " وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی_____

" مطلب یہ کہ کسی کو بھی بتائیں بغیر کہیں ایسی رومانٹک جگہ پر چلتے ہیں جہاں ہم دونوں کے علاوہ کوئی اور نہ ہو، بچے یا تو بڑی ماں کے پاس رہتے ہیں یا ڈیڈ کے پاس تو ان کا مسئلہ ہی نہیں، اس غیر ذمے دارانہ حرکت پر تو ضرور سسر صاحب سے ڈانٹ پڑ جائیں گی_ "کار ڈرائیو کرتے ہوئے بڑے مزے سے کہا بھی جا رہا تھا_____

"تمھیں تو کچھ نہیں کہنے والے، الٹا یہی سمجھیں گے کہ میں نے یہ حرکت کی ہیں_ سیدھے سے گھر چلو کل کے کرنے کے لئے بہت کام ہیں_ "وہ تپ کر بولتی اسے ہمیشہ کی طرح بہت معصوم سی لگی_____

"چلو آج نہیں تو پھر کبھی تمھارے برتھ ڈے والے دن کسی رومانٹک جگہ پر چلیں گے بڑے دن ہو گئے ہیں تم پر شدتیں لٹائے، کیا خیال ہے کچھ دن بعد چلا جائیں_ "محبت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا_____

" سوچوں گی.... " ناز سے کہہ کر اس نے تھوڑا سا کھسک کر ایلیار کے شانہ پر اپنا سر رکھ دیا، ایلیار نے محبت بھری ایک نظر اس کے چہرے پر ڈال کر کار کی سپیڈ بڑھا دی، اب گھر جانے کی جلدی تھی جہاں اس کا پورا خاندان ان دونوں کا منتظر تھا اور خوشیوں کی تتلیاں ان دونوں کے لئے پر پھیلائے ان دونوں پر محبتوں سے بھرے ہزاروں رنگوں کی بارش کرنے کے لئے ان دونوں کی ہمیشہ کی طرح منتظر تھی_____

"تمام شد"